ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ارتھ ہم سب آپس میں مِتر بھاؤ سے برتیں

اخبار ست دھرم پرچارک

جلد ۸ — سنہ ۱۹۵۳ بکرمی

ہفتہ وار بروز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

اودیشیہ

(۱) ویدوکت ست دھرم کا پرچار اور ستیہ کا بے تعصبی سے کرنا۔ (۲) شاریرک آتمک سماجک اُنتی کے متعلق مضامین شائع کرنا (۳) کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر پرگٹ کرنا (۴) اہم دھرم سنبندھی و دیگر مختلف خبروں کا اختصار پیش کرنا

نیم

(۱) قیمت عام خریداران سے پیشگی بیرنگی مع محصول ڈاک چار روپیہ چار آنہ بلا محصول تین روپیہ ... جالندھر سالانہ مع محصول تین روپیہ بلا محصول دو روپیہ چار آنہ (۲) کارڈ آنے پر نمونہ مفت (۳) اجرت اشتہارات فی سطر کالم ایک آنہ زیادہ عرصہ کے لئے خاص انتظام

[illegible]

تیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کے بعد

مفصلہ ذیل ادویات ریاست بہاولپور کے نہایت مشہور و معروف نیک نیت ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب جن کو خصوصاً عالیجناب نواب صاحب بہادر جی سی آئی ای والئی ریاست بہاولپور ... ڈگری یافتہ میڈیکل کالج نے ایجاد فرمائی ہیں۔ کہ جنکو نہایت کامیابی کیساتھ ڈاکٹری کا پیشہ کرتے ہوئے تیس سال کا عرصہ روانہ ہو گیا ہے۔ اور جو اپنی اعلیٰ میڈیکل (طبی) لیاقت کیلئے صوبہ پنجاب میں خاص نام و شہرت رکھتے ہیں۔ اور ان ادویات کو پبلک کی بھلائی کیلئے مشتہر کیا گیا ہے۔ جب انکو ہزارہا مریضوں پر کامیابی کیساتھ تجربہ کرنے سے نہایت مفید پایا ہے۔

جوہر عشبہ ہمارے جوہر عشبہ کے برابر صفائی خون کیلئے اور کوئی بہتر دوائی نہ ہوگی یہ جوہر ہمالیہ تبت کی خاص بوٹیوں سے اسلام کی آب ہوا کے موافق بڑی محنت و صفائی سے تیار کیا گیا ہے۔ جو جلد کی بیماریوں اور خون کی خرابیوں کو فوراً دور کرتا ہے۔ بدن کے پھوڑے پھنسی۔ خارش۔ درد اعضاء جسم پر سیاہ بدنما داغ یا دھبے درد عضلات کی انتہا۔ درد مثانہ۔ بدھ۔ وجع المفاصل۔ خنازیر۔ خارش۔ گنٹھیا۔ وغیرہ وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی خورد ۲ کلاں ۴

وچتری ٹینک ٹیبلٹس (دماغی طاقت کی ٹکیاں) یعنی جب مقوی اعصاب۔ لگاتار دماغی محنت سے جبکہ دماغ کمزور ہو گیا ہو چہرہ زرد۔ ہاتھ پاؤں میں درد۔ معدہ کمزور۔ کسی کام کرنیکو دل نہیں چاہتا۔ جب جوانی کی بے احتیاطیوں سے دل اور دماغ کی طاقت سست ہو گئی ہوں۔ تب ان کو یہ ٹیبلٹس اکسیر کا کام دیتی ہیں انکے استعمال سے رگوں اور پٹھوں میں بہت جلدی طاقت آ جاتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ گولیاں مفصلہ ذیل امراض کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ سرعت انزال۔ جریان منی۔ ضعف باہ۔ ضعف دماغ۔ رقت منی۔ ضعف معدہ۔ ضعف دل و جگر۔ ضعف بصر۔ سر کا درد وغیرہ وغیرہ۔ اور گمشدہ طاقت کو واپس لاتی ہیں۔ قیمت ہر ایک نام یعنی ایک خوبصورت ڈبیا جس میں ۳۲ گولیاں ہوتی ہیں مبلغ دو روپیہ اور ۱۰۰ گولی کا بکس ... ان گولیوں کی مفصل اور پوری تعریف اشتہار کے ذریعے بذریعہ تحریر واضح ہو سکتی ہے۔

تامرد کی گولیاں مادرزاد نامردی کو خواہ کسی قسم کی کمزوری اور رگوں پٹھوں کی سستی کیوجہ سے ہو۔ یہ نادر مجرب دوائی فی الفور لطف جوانی دکھاتی ہے۔ قیمت فی بکس للعہ

روغن طلا صرف بیرونی استعمال سے نامردی کے بیمار کو ہماری مجرب نامردی کی گولیوں کے ہمراہ استعمال کرنے سے دوران شباب دکھاتا ہے۔ بالکل بے ضرر ہے۔ آبلہ وغیرہ بالکل نہیں ہوتا۔ قیمت فی شیشی عہ

گنوریا (سوزاک) فرنچ کا مسیحا یہ ذی مرض کے خراب نتائج مشہور ہیں۔ دونوں مریض کو دیکھنے نصیب ہوتے ہیں جن سے تمام عمر تکلیف میں گذرتی ہے۔ اگر ہماری دوائی ہیکہ پر استعمال کیجاوے تو نیا اور پرانا سوزاک کو فوراً چند روز میں جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ اور پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا درد جلن سے بالکل آرام آ جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

سفلس (آتشک) مسیحا کتنا ہی پرانا آتشک کیوں نہ ہو۔ یہاں تک کہ ہڈیوں تک اپنا اثر پہنچا چکا ہو اور بدن پر چٹے پھنسی اور زخم بھی نکلے ہوئے ہوں۔ اور گلے جوڑوں میں درد ہو۔ اسکے استعمال سے زہر جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ اور بخیر شدہ ... صحت کامل ہو جاتی ہے اور بعد بارہ مقام پر نہیں چھوٹتا۔ قیمت فی شیشی خورد ۲ کلاں ۴

جوہر ہیری یہ عجیب و غریب دوا ہر قسم کے بخار کے لیئے اکسیر ہے۔ کونین سے بڑھکر مفید اور پر تاثیر ہے۔ اور جو تپ بخار کے لئے تو فوراً صحت کلی کا علاج ہے اور بالکل نباتاتی اجزا سے تیار کیگئی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

سپلین پلیہ (یعنی طحال) تاپ تلی یا الف کی گولیاں ان گولیوں سے بے شمار لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے قیمت فی بکس عہ

استھما کا مسیحا یعنی دمہ کی بیماری کی مجرب دوائی جس سے سینکڑوں مریض صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ

ذیابیطس کو آرام کرنیوالی گولیاں بار بار پیشاب کا آنا۔ تشنگی۔ لاغری وغیرہ جلدی اسکے استعمال سے بند ہو جاتی ہے۔ اور وہ تکلیف جو کاربنکل (دنبل) آتے ہیں نکلنے نہیں پاتا۔ پیدا ہونے سے خرابی جگر اور درد کمر کو دور کرتی ہیں۔ یہ بڑی مجرب دوائی ہے۔ قیمت فی بکس عہ

دائمی قبض کو دور کرنیوالی گولیاں جن لوگوں کو دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے وہ اسکو چند روز استعمال فرماویں۔ ضرور فائدہ ہوگا۔ قیمت ۱۰ گولی کا بکس ۴ ۔ ۵۰ گولی کا عہ

بواسیر کا عرق مسیحا اسکے چند روز استعمال سے بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی ملیض خواہ کیسی ہی ردی حالت میں ہو۔ بکلی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے۔ اور مسے سوکھ جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ مرہم عہ

عورتوں کی مختلف امراض کیلئے ادویات باوگولہ۔ رحم کی مختلف امراض اور خون حیض کی مختلف شکایات کے لیئے نہایت عمدہ مجرب ادویات ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں۔ باوگولہ کیلئے گولیوں کی قیمت فی بکس عہ۔ دیگر امراض کا حال لکھکر دریافت کر سکتے ہیں۔

آنکھوں کی مختلف امراض کیلئے ادویات آنکھوں کی مختلف امراض مثل دھند۔ جالا موتیا بند۔ سرخی چشم وغیرہ امراض کیلئے ہمارے پاس جدا جدا ادویات مل سکتی ہیں۔ آپ بیماری کا حال لکھیں پوری تو جتنیا تک دوائی منتخب کرکے ارسال کیجاوے گی۔

اسکے علاوہ بہت مجرب دوائیں مثلاً ترقی حافظہ کی گولیاں فی بکس عہ۔ بچوں کے قے کی نادر و مجرب دوائی فی شیشی ۱۲ ۔ درد سر کی دوائی ۱۲ پوڈر عہ۔ دانتوں کا خوشبودار منجن فی بکس ۱۲ ۔ درد دانت کی نادر دوائی فی شیشی ۸ ۔ عرق دافع درد گردہ فی شیشی عہ ۔ بچوں کی بہال ... کیلئے پوڈر ۱۲ ۔ داد کی دوائی فی بکس ۱۲ ۔ گنٹھیا کی دوائی فی بکس عہ ۔ تیل فی شیشی عہ ۔ بڑی فہرست تیار ہے۔

نوٹ مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ تمام۔ دوا بہ ہاسپٹل جالندھر شہر سے خط و کتابت کرنیسے ہر قسم کی مرض کی دوائی نہایت عمدہ مجرب مل سکتی ہے اور نیز دوابہ میڈیکل ہال سے ہر قسم کی انگریزی ادویات نہایت صاف و تازہ خاص ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ اور دوا فروشوں دوکانداروں کی نسبت بارعایت مل سکتی ہیں۔

(۲) دوائیوں کے استعمال کرنے کی ترکیب اور پرہیز وغیرہ کا پرچہ دوائی کیساتھ ملیگا۔ مدعی مرض بر پتہ خود ... مفصل لکھنا چاہیئے۔ ادویات علاوہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجی جاتی ہیں۔ ہمارے ہاں کی مفصل فہرست ادویات مفت

المشتہر پنڈت رام ناتھ میڈیکل پریکٹیشنر و پروپرائٹر کارخانہ دوابہ میڈیکل ہال جالندھر شہر پنجاب

نمبر ۳ | مطبوعہ ۶ پوہ سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۱۸ دسمبر ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

جلسے

آریہ سماج جالندھر کا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۵ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

آریہ سماج لودیانہ کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

آریہ سماج مالیر کوٹلہ کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ء و یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

شہر شور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ء و یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

جیانوالہ علاقہ پٹیالہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۷ و ۱۸ جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

ضرورت

ایک کنواری کنیا ویدک کے لئے بر کی ضرورت ہے۔ لڑکا پنجابی کھتری عمر ۱۵-۱۶ سالہ صحت بدنی عمدہ۔ اور تعلیم کم از کم مڈل انگریزی تک اور اسکے والدین اعلیٰ تعلیم کے شائق اور لڑکا پڑھنے کا خواہشمند اور ہر قسم کی برائی سے مبرا اور لڑکے کے سرپرست کسی آریہ سماج کے سبھاسد ہوں مطلوب ہے۔ خط و کتابت لالہ کرشن گوپال صاحب پردھان آریہ سماج جگراؤں سے ہونی چاہئے۔

عرض

روپیہ کی ضرورت کیوجہ سے اخبار وی پی پارسل بعض احباب کو بھیجی جاتی ہے۔ اگر جناب من غلطی ہو تو پارسل کو امانت میں رکھ کر مینیجر بذریعہ خط و کتابت فہمیدہ کریں۔

ست دھرم پرچارک

پرماتما کی دیالتا اننت ہے

وہ کون منش ہے جو پرماتما کی دیالتا کو انبھو نہیں کرتا۔ اور اس سے پرسن نہیں ہوتا۔ پراتہ کال کو شیتل وایو کا چلنا اور ہر ایک برکھ کو پرسن کرنا اس مہاں پربھو کی دیالتا کو پرکٹ ثابت کرتا ہے۔ شیت کال میں سورج کی کرنوں کا ہر ایک پرش کو پسند آنا اس پرم دیو کی دیالتا کا ثبوت ہے۔ بعض پرش اعتراض کرتے ہیں کہ اگر پرماتما نیاکاری ہے تو وہ دیالو نہیں ہو سکتا اور مثال دیتے ہیں کہ اگر ایک جج کسی چور پر دیا کرکے اسکو چھوڑ دیتا ہے۔ تو وہ نیاکاری نہیں ہو سکتا۔ برخلاف اسکے اگر وہ نیاکاری ہے۔ تو وہ کسی حالت میں دیالو ہو نہیں سکتا۔ اس سے پرماتما کے گنوں کو متضاد ثابت کرتے ہیں۔ ذرا گمبھیرتا کے ساتھ وچار کرنے سے معلوم ہو جاویگا۔ کہ درحقیقت نیا کرنے میں بھی دیا شامل ہے۔ چور کو ڈنڈ دینا اونیا ہے۔ لیکن دوسرے پرشوں پر دیالتا ہے کیونکہ اگر چور کو ڈنڈ نہ ملتا تو وہ دوسرے پرشوں کو ہمیشہ دکھی رکھتا اور بے عزت رکھتا بس حاکم نے چور کو ڈنڈ دینے میں درحقیقت دوسرے پرشوں کے اوپر دیا کی ہے۔ لیکن پرماتما کی دیالتا اس سے بھی ادھک ہے۔

پرماتما ہمارے کرم انوسار ہمیں پھل دیتے ہوئے بھی ہمارے اوپر ہمیشہ دیالتا کرتے ہیں۔ پچھلے جنم کے کرم انوسار تو ہمکو بری یونی آدی دیئے گئے۔ پرنتو موجودہ یونی میں ہمکو سشریر بنا اور شیتل وایو۔ پانی۔ تیج اور نانا پرکار کی اناج وایک قدرتی اشیا جیسے پربت اور کھیتوں کا دینا اسکی دیالتا ہے۔ ہر ایک امیر غریب انسان پڑے ہوئے کی پہلی رات نیند یا ادھ جاگرت میں رکھنا کرنا اسکی اننت دیالتا کا ثبوت ہے۔ ناستک لوگ چاہے اپنی فلاسفی اور سائنس کے دوارے کتنے ہی زمین و آسمان کے قلابے کیوں نہ ملادیں۔ اس پرماتما کی دیالتا سے منکر ہونا اتینت کٹھن ہے۔ پھولوں میں سگندھ کا پیدا ہونا۔ برکشوں سے نہایت لذیذ میوے اور پھلوں کا پیدا ہونا۔ چاند سے ٹھنڈک کا نکلنا کس طرح پرماتما کی اتینت دیالتا کا ثبوت دیتے ہیں۔ نجومی و چارک خواہ کے پرش پرماتما کی اسقدر دیالتا کو دیکھتے ہوئے بھی اس پر شکر کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت انکے اعتراض ایسے ہی سرمول ہوتے ہیں۔ جیسے کہ ان پڑھ آدمی کے اعتراض بادل کے بننے پر یا زمین کی گولائی پر۔ اس لئے جبکہ ہم اس پرماتما کی دیالتا کو دیکھ کر ہمیں بھی دیالتا کا سبق سیکھنا چاہئے ہمیں بھی پرماتما کے ادھین رہتے ہوئے ہر ایک پدارتھ پر دیالتا کرنی چاہئے۔ جسقدر جیو جنتو پرماتما نے ہر ایک کے کرم کے انوسار ادھین کئے انکو متر اور دیالتا کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور اسکی سندرتائی کو دیکھ کر ہری کے جس گائن کریں۔ اور اسکی دیالتا کو ہر دم

سے پریت کریں۔

پرماتما کا راج ہر جگہ ہے

صفت موصوف سے جُدا نہیں ہو سکتا۔ پھولوں میں سگندھت اگنی میں روشنی بجلی میں تیج سگندھت ڈالنے والے۔ اور تیج ڈالنے والے کے راج اور بل کا ثبوت دیتی ہے۔

پھلوں میں سبزی اور نکہت۔ پھلوں سے رسنا اور لذت۔ سبزی اور رسنا ڈالنے والے کی شکتی کا اظہار کرتی ہے۔ چینی میں مٹھاس نمک میں نمکینی۔ لیموں اور نارنجی میں ترشی کونین و چرائیتہ میں تلخی۔ پرماتما کی شکتی اور قدرت کا اظہار کرتی ہے۔ غرضیکہ کوئی پدارتھ کوئی وستو کوئی درب ایسی نہیں۔ جسمیں کہ پرماتما کی ہستی کا ثبوت نہ ملتا ہو۔ [illegible] میں ایک گلاب کی لکڑی سے جو سندر پودا اور خوشبودار پھول نکلتے ہیں اُسکے سبب بیان کرنے کے لئے چاہے نئی روشنی کے منوگیانی کتنی دلیلیں کتنوں نیشن کریں وہ سبب ہیچ معلوم ہوتے ہیں۔ جبکہ اُس کی پنکھڑیوں اور مہک کی بو دماغ کے پردے تک پہونچکر اُس پرماتما کے راج اور ہستی کا نقشہ یاد دلاتی ہے۔ ایشوا اپنشد کے پہلے منتر میں کہا گیا ہے۔ کہ پرماتما سرب جگت کا آدھار ہے۔ اور جگت کے ہر ایک پدارتھ میں واس کر رہا ہے یعنی جگت کی ہر ایک چیز میں اُسکے گُن ملتے ہیں۔ پس پرماتما کی ہستی سے انکار کرنا ایسا ہی ہے جیسے کہ بچے کا ماں کا دودھ پیتے ہوئے کہنا کہ میں تو ماں کا دودھ نہیں پیتا یا آم کھاتے ہوئے اسکی لذت سے انکار کرنا۔ پانی پیتے ہوئے تشنگی کے فرو ہونے سے انکار کرنا۔

کوئی ایسا استھان نہیں جہاں کہ پرماتما کا راج نہ ہو۔ حکیم سقراط پر جبکہ حاکم یونان نے زہر کا پیالہ کا فتویٰ دیدیا تو اسکے شاگردوں نے کہا کہ استاد جی ہم میں اسقدر طاقت ہے کہ آپکو قید خانہ سے اوٹھا کر کسی اور جگہ اس علاقہ سے نکال کر لے جاویں۔ اسنے مسکرا کر کہا کہ عزیزو مجھے جہاں لیجاؤ گے۔ وہاں ہی پرماتما کا راج ہے تم آپ ایشور کی آگیا کو نہیں مٹا سکتے۔ ہری اچھیا جیسی یہاں ہوگی۔ ویسی وہاں بھی ہوگی۔ پس جو شخص کہ ایشور کے راج کو ہر جگہ مانتے ہیں وہ سنسارک کلیشوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ وہ آتما کا ہنن نہیں کرتے۔ بلکہ اُسکے راج میں ہمیشہ آنند ہی آنند پاتے ہیں۔ (ج۔ د)

ایڈیٹوریل نوٹس

شانتی شانتی کی پکار تو سارے مت متانتروں کے رہبر مچاتے ہیں۔ پرنتو جب شانتی کرنے کا سماں آتا ہے۔ تو اسوقت سب جوش و خروش بھول جاتا ہے۔ جہاں عیسائی مت میں انجیل کا حکم تھا۔ کہ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ لگا دے تو دوسری بھی اسکی طرف پھیر دو اسکا اسقدر برعکس ہوا کہ ملکہ مریم اور ملکہ الزبتھ کے وقت میں تو صرف خیالات کے اختلاف ہونے کے لئے تلواریں چلیں۔ اور بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہو گیا۔ ایسا ہی اسلامیہ مت میں [illegible] کی بنیاد ہی تیغ کے خیالات تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ شانتی کی بنیاد کسی کے مذہب کی زیادہ اشاعت پر منحصر نہیں ہے۔ بلکہ شانتی اور چیز ہے۔ اور مذہبی خیالات کا جوش اور چیز ہے۔ درحقیقت شانتی کا [illegible] آتمک انتی ہے۔ پس جس کسی کے آتما نے سنسارک سکھوں اور دنیاوی آنندوں سے اپنے تئیں ورکت کرکے اور دنیاوی کلیشوں اور دکھوں سے اپنے آتما کو نورت کرکے دنیا کو فرض پورا کرنے کا ذریعہ سمجھا۔ شانتی کو بھوگ سکتا ہے۔ اسی لئے وید میں پکار پکار کر کہا گیا ہے۔ کہ زمین آسمان اور سنسارک پدارتھ وغیرہ سب ہمکو شانتی کے دینے والے ہوں۔ درحقیقت سچی شانتی تب ہی ملسکتی ہے۔ جبکہ نہ صرف اُسکے حاصل کرنے کے لئے ابھلاشا کیجاوے یا پرارتھنا کیجاوے بلکہ اُسکے حاصل کرنے اپنی عملی زندگی کا آدھار سمجھا جاوے۔ جنہوں نے شانتی کو حاصل کر لیا انہوں نے ایک گونہ موکش حاصل کر لی کیونکہ جسکا ہردا شانت ہے وہ سنسارک کلیشوں اور ہرشوں کی پرواہ نہیں کرتا ادش ہے کہ وہ اپنے تئیں فرض کا پابند اور ایشوری آگیا پر چلنے والا ثابت کرے۔ بعض پرش تیرتھ پر اشنان کرنا شانتی کا ذریعہ سمجھ لیتے ہیں۔ مگر ایک تیرتھ پر اشنان کرنے کے بعد دوسرے کی ابھلاشا اُٹھتی ہے اسکے بعد تیسرے کی۔ غرضیکہ وہ تیرتھ کا اشنان کرنے کے بعد بھی دل کی کامنا کی ترپتی نہیں ہوتی۔ پھر بھی برہمنوں کی پرتشٹھا

اور لوجا دن و رات کی جاتی ہے۔ اس لیے منش کو چاہیے۔ کہ جہاں تک ہو سکے شانتی حاصل کرنے کا اوپائے کرے۔ رشی مہارشیوں نے اسکا اعلیٰ ذریعہ وید وکت جیون بنانا نکالا تھا اور اسپر عمل کرنے سے یہاں تک وہ شانت ہو جاتا ہے کہ دنیاوی راجے اور مہاراجے انکی آنکھوں میں چیونٹی کی طرح پرتیت ہوتے تھے انکے راج کو وہ تچھ سمجھتے تھے۔ اسیواسطے ایک مہاتما کا وچن ہے کہ جو شخص کہ سنسار کے سکھوں کے پیچھے دوڑتے ہیں۔ وہ اس ہرن کیطرح ہیں جو کہ مرگ ترشنا (سراب) کے پیچھے دوڑتا ہے۔ اس امید پر کہ یہ پانی ہے۔ مگر وہاں پہونچکر زیادہ بیقرار ہو جاتا ہے۔ لیکن جو پرماتما کی آگیا پالن کے لیے پریشرم کرتے ہیں۔ وہ اس پیاسے شخص کی طرح ہیں۔ جو کہ پانی کے چشمہ پر پہونچکر پانی پی کر اپنی پیاس کو بجھا کر شانتی حاصل کرتا ہے۔

آتما کیا وستو ہے۔ یہ ایک پرشن ہے جو کہ اکثر منشوں کے ہردے میں اوتپن ہوتا ہے۔ بعض پڑھے لکھے فلاسفر تو اسکی ہستی سے انکاری ہیں۔ انسان کی زندگی صرف گردش خون پر ہی مانتے ہیں۔ بعض دارشنک جن تو انسان کی زندگی کو صرف پران ہی کہتے ہیں بعض پنچ تتوں کے ملاپ کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ خواہ جیو آتما کا نام کچھ کیوں نہ رکھیں ہمیں اس سے کچھ مطلب نہیں۔ چاہے انجیل میں آتما یا روح کے متعلق حضرت عیسیٰ نے زیادہ بحث نہیں کی۔ چاہے قرآن میں جب محمد صاحب سے جیو آتما کی نسبت پوچھا گیا۔ تو انہوں نے مخول میں ٹالدیا۔ مگر وید اسکی گمبھیرتا کے ساتھ جانچ کرنے سے پرتیت ہوگا۔ کہ جیو آتما وہ وستو ہے جو شریر کی سا... کل کرکے ... شریر کو پران کا کے سہارے سے ... پر چلایا کرتا ہے۔ جیو آتما جسم سے نکل جاوے۔ پھر خواہ کتنی ہوا جسم میں کیوں نہ بھر دو۔ شریر نہیں چل پھر سکتا۔ نہ بول چال سکتا ہے۔ جیو آتما نکل جانے دو۔ رگوں اور پٹھوں کا جسقدر خون چاہو جسم میں بھر دو لیکن شریر کو طاقت اور قوت نہیں آتی۔ پانچ تتوں کو علم کیمیا کے ذریعہ چاہے کتنا جمع کر دو مگر منش میں جان نہیں پڑ سکتی اس سے پیدا ہوا کہ جیو آتما ان سب خیالات سے الگ وستو ہے۔ باقی آئندہ ج ق

میرے ایک نامہ نگار نے ایک بڈھے اور ایک پادری کی باہمی ملاقات ریلگاڑی میں کراکے انکے درمیان باہمی گفتگو کرائی ہے جو دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ پادری بوڑھے سے اسکا سبب پوچھ کر اسے ... کرنا معیوب بیان کرتا ہے۔ اسپر کہ وہ گائے ہے سفید جانور کا ... اللہ بوڑھا جواب دیتا ہے۔ کہ اگر کیوں ... یہ تم لوگ جل ... کی یاترا دینیں سے بچا کر ... کام کر دکھایا اچھا ہو۔ اسمیں شبہ نہیں کہ گئو رکشنی سبھاؤں کے پرچارکوں نے گئو کی تصویر کے ساتھ دیوتا وغیرہ انہیں دکھا کر ایک اچھے کام میں مذہبی فساد کی بنیاد ڈالدی۔ ورنہ اگر معقولیت سے کام لیا جاتا تو شاید گئو رکشا کو بڑی بھاری مدد ملے۔ افسوس تو یہ ہے جاہلوں کی جہالت کا فایدہ اٹھاتے کی غرض سے تعلیم یافتہ لوگوں نے بھی اس وہم پر پردہ ہی ڈالدیا۔ جب تک کہ مضبوط اصولوں پر دیانتداری سے کام نہ کیا جاوے۔ دائمی کامیابی کا درشن نہیں ہوتا

امرتسر سے شری ... جی ... بھارت سیوک لکھتے ہیں کہ ایک شرابی سادھو ... نند نامی یہاں آیا ہوا ہے۔ اس نے بات چیت ہونے پر (جبکہ وہ مست تھا) ... نند نے پرشن کیا کہ شراب پینے کی آگیا سنیاسی کو کس شاستر میں لکھی ہے۔ انکے جواب دینے کی آگیا سادھو جی نے پنڈت شاردا ... دہرم سبھا والے کو دی۔ پنڈت جی نے جھٹ ایک چنڈی کا شلوک پران میں پڑھ دیا اگر یہ بات صحیح ہے تو مجھے بڑا ہی شوک سناتن دہرم سبھا کی حالت پر ہے۔ میں امرتسر کی سناتن دہرم سبھا کے کارکنوں کی توجہ اس واقعہ کی طرف دلاکر ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس امر کی تحقیقات کریں اور جب شاردا ... پنڈت نے ایسی ... حرکت کی ہو تو آئندہ اپنے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھنے دیں۔ ... کر اگر سناتن دہرم سبھا آریہ سماج کے ہر ایک ... کا کھنڈن کرے گی تو کہیں ناستک پن کی گہری غار میں نہ ڈوب جاوے۔

چمنستان سخن۔ ایک رسالہ کانپور سے نکلتا ہے۔ ایک نمبر میرے مطبع میں ... ریویو کے لیے آیا تھا۔ رسالہ تو اس قابل تھا کہ اسکا نوٹس بھی نہ لیا جاوے۔ لیکن چونکہ آجکل اپنے ملک میں فسادوں کا

شوق بڑھتا جاتا ہے۔ اور بڑی بھاری تعداد ایسے بے فکروں کی ہے جو کہ ہر وقت ہوائی قلعے بناتے اور بگاڑتے رہتے ہیں اسلئے کچھ لکھنا ضروری ہوا تاکہ اس رسالہ کی زہر سے کم از کم میرے آریہ اور ہندو بھائی محفوظ رہیں۔ نمبر زیر ریویو میں پہلے پیغمبر عرب کی تعریف کے پل صفحوں میں باندھے گئے ہیں جسکے خاتمہ پر دو صفحوں میں زلف سرکش کا سودائی ہو کر ایک فاضل صحرا نوردی کے لئے طیار ہو رہا ہے۔ مذہبی خیالات سے رہائی پا کر یکدم زلف سرکش کے دام میں پھنس جانا بھی ایک معجزہ ہے۔ اسکے بعد ایک فسانہ شروع کیا گیا ہے جسکی بسم اللہ ہی غلط ہے۔ شروع سے ہی اخلاق کی جڑ کاٹنی شروع کی ہے۔ ایک ہندو مرہٹے کو اسکی چچیری بہن کا عاشق بنایا ہے اور اس ہندو کو ایک ترک کے ہاتھ سے مروایا ہے۔ آخرکار ایک ہندو راجپوتنی کو اس ترک کے عشق میں شاید مسلمان بنایا جاویگا۔ میں بڑے افسوس سے آجکل کے مصنفوں کا میلان طبع ایک دوسرے کے مذہبی خیالات کو صدمہ پہونچانے کیطرف جھکا ہوا دیکھتا ہوں۔ مجھے یہ دیکھ کر بڑا افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے مہذب بھائی فسانوں تک میں تعصب سے کام لیتے ہیں۔ انکی اس حرکت سے مقابلہ کیجئے کہ استاد شرر پنڈت رتن ناتھ صاحب کا جنہوں نے کہ اپنے فسانے کا ہیرو بھی ایک مسلمان (آزاد) بنایا تھا۔ پنجاب کے کسی ہندو بھی اپنی تصنیفات میں تعصب سے کام لیتے ہیں۔ مثلاً حقیقت رائے کے پوتر جیون چرتر میں قاضی کی لڑکی کے عشق کا جھوٹا واقعہ صرف تعصب کا نتیجہ ہے۔ جسے ایک ڈراما نویس نے اپنی تصنیف میں زبردستی گھسیڑ دیا ہے۔ اس قسم کی متعصب تصنیفات کو جب تک کہ عام پبلک حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھے گی۔ تب تک سچی ترقی کوسوں دور رہیگی۔

معاصر آریہ ورت داناپور سے معلوم ہوا کہ یوگ بھاشیہ کا ہندی ترجمہ جو درست ہو کر چھپ رہا تھا۔ اس ماہ میں طیار ہو جائیگا۔ طبع اول میں سوائے لفظی غلطیوں اور عبارت کی دستوری بے ترتیبی کے نفس مضمون میں بھی بعض جگہ بہت کچھ اصلاح طلب باتیں رہگئی تھیں۔ اگر یہ سب دوش دور ہوگئے ہیں۔ تو یہ کتاب نسخہ یہ سرو سادھارن کے لئے بڑی مفید ثابت ہوگی۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں

الشور بھگت از لاہور۔ دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور کے بورڈنگ کے طلباء کا قمار بازی کرتے ہوئے معلوم ہونے کا ذکر کرتے ہوئے نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ اس کالج کی تعلیم کا کوئی صحت بخش اثر نہیں پڑا۔ (یہ وہ بورڈنگ ہے جسکو آجکل کالج کے پرنسپل صاحب گورُوکل ہی بیان کرتے ہیں) الشور بھگت واقعات کی بنیاد پر ثابت کرنیکی کوشش کرتے ہیں کہ کالج میں ویدک یا دھارمک تعلیم بالکل نہیں ہوتی۔ انکی رائے ہے کہ منتظمان کالج کو اسی طرح امتحانوں کے لئے فیس اور موجود سرمایہ پر چلاتے جاویں۔ اور عام اپیل چھوڑ دیویں۔ (اگر ایسا ہو تو پھر آریہ سماج اپنی کل طاقتیں اپنے مشن کی کامیابی پر لگا سکتا ہے۔ ایڈیٹر)

ایک دھرم پریمی سناتن دھرم گزٹ لاہور کی نسبت لکھتے ہیں۔ کہ اسمیں سوائے آریہ سماج پر کمینے حملوں کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ گالی گلوچ کی بھرمار ہوتی ہے۔ نامہ نگار کو جاننا چاہئے۔ کہ ہر ایک شخص وہی تحفہ پیش کر سکتا ہے جو کہ اسکے پاس ہو۔ گزٹ کے ایڈیٹر صاحب کے پاس اسی قسم کا ذخیرہ ہو تو وہ کیا کریں۔ آریہ سماج کو گالیاں تو ایک طرف رہیں۔ اینٹ پتھر کی چوٹیں برداشت کرتا ہوا آج یہاں تک پہونچا ہے۔ اسوقت ان فاسق پیروں کو۔ دکشا گزٹ کے تمرد بند کرنا کام نہیں ہے۔ ایڈیٹر

انیسواں سالانہ جلسہ آریہ سماج لاہور

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ڈیڑھ بجے کے وقت دوپہر کی کارروائی شروع ہوئی۔ دو بھجنوں کے بعد پنڈت دیو دیال جی نے لیکچر شروع کیا۔ آپنے بتلایا کہ نئی روشنی اور نئی تعلیم کا یہ اثر ہو رہا ہے کہ اپنے بزرگوں کے کارنامے حقارت کی نگاہ سے دیکھے جاتے

ہیں - چونکہ اکثر سنسکرت زبان سے ناواقف
ہو جاتے ہیں - اس لیئے آریہ ورت کے رشیوں
کے بارے میں انکی رائے مغربی مورخوں اور
محققوں کی رائے سے حاصل کی ہوئی ہے
اور مغربی عالموں کا باعث نامکمل واقفیت کے
یہی خیال ہے کہ آریہ ورت کے رشی لوگ صرف
جنگلوں میں بیٹھنا اور غاروں میں پڑا رہنا جانتے
تھے اور دنیاوی ودیا و پدارتھ ودیا کے علموں سے
ناواقف تھے لیکن یہ انکا خیال بالکل غلط
ہے - کیونکہ جب ہم آج سے ہزاروں سال پہلے
کی علم کاروں کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں تو
ہم نہایت ہی حیران رہ جاتے ہیں - شکر نیتی
کتاب میں جو بہت مدت پہلے سے لکھی گئی ہے
شاہی محلوں کے تعمیر کرنے کے مفصل سامان اور
سامان مندرج ہیں - جو کہ آجکل کے ڈاکٹر سب
اور انکے اصول سے زیادہ واقفیت کا ثبوت
دیتے ہیں - ایسا ہی اس کے تیسرے ادھیا
کے ۱ باب میں توپ - بندوق اور گولہ و
بارود بنانے کے طریقے مندرج ہیں - ایسا
ہی پلوں سڑکوں اور نہروں کے بنانے
کے طریقے مفصل شلوکوں کے حوالہ سے بیان
ہیں - کہ حاضرین سنکر حیران ہو رہے تھے اور کہتے
تھے کہ شہزادہ کہلا شوالی زبان (اور کلچر کے
مصنف الاسار - جا بل نیا شوالی زبان) میں
موجودہ سائنس کی ترقی میں اعلی خیالات
اور اصول ملتے ہیں - ایسا ہی سراؤں کا انتظام
اور مہمان نوازی کے طریقے جو ہمیں سنائے گئے
پراچین سمیں کی آریوں کی اعلی علمیت و فضیلت
ظاہر کرتے تھے - تت پشچات پنڈت آریہ منی جی
نے "آریہ ورت میں ودیا اور دھرم کا تعلق"
پر ودیا کھیان شروع کیا - آپنے پہلے اکثر شلوکوں کے

اثر پر تقریر کرکے فرمایا کہ جو شخص کہ ہمیشہ اپنے
خیالات تبدیل کرتے رہتے ہیں - کچھ دیر
کے لیئے بناتی کچھ دیر کے لیئے آریہ - وہ کبھی
آتمک انتی نہیں کر سکتے - دھرم وہ چیز نہیں
کہ ہر وقت تبدیل ہوتی رہے - بلکہ دھرم
بنا ودیا کے حاصل نہیں ہو سکتا - اور ودیا دو
پرکار کی ہے - ایک سدھ دوسری اسدھ ودیا
جسکو پراچین سمیں میں وتنتر بھی کہتے تھے
سدھ ودیا کبھی تبدیل نہیں ہو سکتی - اور یہ
ان اصولوں کو بتلاتی ہے - جو کہ انسانی
ذہنی طاقت سے بھی بعید ہو سکتے ہیں
صرف ودیا ہی روح یا آتما کو اعلی خیالات
کا پیرو بنا کرتی ہے - سدھ ودیا میں تمام
علوم و فنون شامل ہیں - جو انسان تحریر اور
تجربہ کے ذریعہ حاصل کر سکتا ہے - وہ دراصل
سدھ ودیا یا برہم ودیا کو حاصل کرنے کا ذریعہ
ہے - وستو تنتر کے حاصل کرنے میں برہم
ودیا انسان کو جسمانی قیود سے چھڑاتی ہے
آریہ ورت میں برہم ودیا اور دھرم ہمیشہ
اکٹھے اور مرکب رہے ہیں - پراچین سمیں
کے رشی اس قسم کی ودیا میں مہارت رکھتے
تھے - ہندوستان میں کبھی سچی ترقی نہیں
ہو سکتی - جبتک کہ لوگ اسی برہم ودیا میں
حاصل کرنے کے لیئے کوشش نہ کریں - اسکے
واسطے پراچین سمے میں مشہور تھے - کیونکہ
وستو تنتر ہی بڑی ضروری چیز ہے - سوائے
برہم ودیا کے دھرم کا حاصل کرنا ناممکن ہے
منش جاتی کا سدھار ودیا یا برہم ودیا
کی اشاعت پر ہی منحصر ہے - آپکی تقریر نہایت
بھر جا بیتی - اور اسکے بعد لالہ منشی رام
جی پریذیڈنٹ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے

برہمچاری نتیہ نند جی اودھوتہ - آپنے ایک
بڑے دلچسپ النکار میں بیان کیا کہ میں نے
ایک دفعہ ایک شخص کو ایک شاہانہ مزین
مکان میں ایک تاریک کونے میں لیٹے ہوئے
دیکھا - وہ نیند میں پڑا تھا - اور یہی اوٹھا یا
نہیں پایا گیا تھا - جب کبھی بھوک معلوم
ہوتی - وہ اپنے ہاتھ پھیلا کر جو کچھ اسکے
ہاتھ میں لگتا بنا آنکھیں کھولے کھا لیتا
اسی نے اس کے سبب کو مشخص نہ کیا - اور
مدت تک اسکی زندگی ایسی گزرتی رہی - میں نے
ایک دفعہ اپنے ہمسایہ سے دریافت کیا - کہ
یہ کون شخص ہے - انہوں نے بتلایا کہ وہ
ایک لکھپتی کا بیٹا ہے - میں نے پھر پوچھا کیا
اسکو وہ بڑا خزانہ معلوم ہے - جو اس گھر میں
مدفون ہے - انہوں نے مجھے بتلایا کہ اپنے باپ
کے مرنے سے دو تین روز پہلے اسکو اس امر
کی اطلاع تھی - فوراً میں نے ایک رشی کو جو
پکا یوگی - اور برہمچاری تھا - اور اسکے
پاس کھڑے ہوئے پایا - جسکی لاٹ پر قدرتی
نور ٹپکتا تھا - اسنے سوئے ہوئے کو پکار کر کہا
کہ او مورکھ کیا تجھے اس جگت میں کوئی حرکت
و تحریک نہیں پرتیت ہوتی - زمین گھومتی
ہے - اجسام فلکی گردش کر رہے ہیں - پرندے
چل رہے ہیں - مویشی پھرتے ہیں - تو کس طرح
اس حالت میں پڑا ہے - ابھی اٹھ کھڑا ہو - یہ
سنکر اسنے کروٹ لی اور آنکھ کھول کر جو دیکھا
تو رشی غائب ہو گیا - وہ جوش کی حالت میں
ادھر ادھر پھرا لیکن چونکہ نیا اور دلکش
نظارا اسکو نظر آیا - وہ رشی کی نصیحت کو بھول گیا
اسکے گرد خوشامدی جمع ہو گئے - اور اسکو
بتلانے لگے - کہ اسکے پاس زمین میں بڑا بھاری

خزانہ دفن پڑا ہوا ہے۔ اُسنے اپنے سامنے ایک چیز دیکھی اور کہا کہ آہا یہہ کیسی منور گاڑی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اسپر زر خرچ ہوتا ہے تب اُسنے فوراً مہریں ننا کر دیں۔ اور اسکو خریدا۔ مگر اس سے بھی اُسکی حرص کا خاتمہ نہ ہوا۔ اسی طرح جب کسی چیز کی خواہش کرتا اسکے حاصل کرنے پر بھی اُسکی کا منشا ترپت نہیں ہوتی تھی۔ تب کئی پُرش اس سے روپیہ کی امداد مانگنے آئے۔ اور کہا کہ ہم تیرے سمبندہی اور سنبندھ ہو ہیں۔ مگر اُنکی التجا کو بھی پورا نہ کر سکا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ اسکو کبھی کوئی اور کبھی دوسرا کام کرنے کے لیے اُکساتے تھے۔ آخرکار اُسکے اندر بیقراری اور اشانتی کی آگ بھڑک اُٹھی اور بیقرار ہو کر یک بخت چلا اُٹھا۔

اس النکار میں جو منش کہ بے خبری کی حالت میں لیٹا پڑا ہے۔ مراد آتما سے ہے۔ جو کہ اُن حالات کی خوبیوں اور فضیلتوں کو نہیں جانتا جنہیں کر رہا ہے۔ وہ آسمانی صدا کی ہمجاتی سے اپنے آرام سے چونک اُٹھتا ہے۔ جوں ہی وہ اُس آواز کے پیچھے دوڑتا ہے۔ اُسکی نگاہ مادی اور دُنیاوی خوشیوں پر جا پڑتی ہے۔ اُسکی ہم اندریاں اُسکی خوشامد کرنے والی ہیں۔ وہ اُسکی بناوٹی اور جھوٹی مترہیں۔ جو کہ اُسکو گمراہی میں ڈالتی ہیں۔ وہ ہمیشہ حقائق طلب ہیں۔ اور منش کو ہمیشہ آنسے خبردار رہنا چاہیے۔ ہم آریہ ورت میں رہتے ہیں۔ جو کہ سر بسر دولت کے خزانہ سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن ہم اس خزانہ سے لاعلم تھے۔ ہمکو مہرشی دیانند سوامی نے ہمارے تکاہل و تغافل سے بیدار کیا جنہوں نے ہمکو بتلایا کہ ہم سنسار کے باقی سب

منتوں کی نسبت زیادہ دولتمند تھے اور ہیں لیکن ہمنے اپنی آنکھیں بھی نہیں کھولی تھیں۔ کہ وہ غائب ہو گیا۔ اب ہم دنیا میں سینکڑوں مذاہب دیکھتے ہیں۔ دنیا کی چاروں طرف سے منش ہمارے گرد آ جمع ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے سمبندھی ہیں۔ اور وہ ہمارے ساتھ مکر کام کرنے کو کہتے ہیں۔ ہمکو ایسے مترا بھلا سوں سے بچنا چاہیئے۔ وہ ہماری طبیعت کو نہیں ملنے۔ اور ہمارے فرائض پر اوپدیش کرتے ہیں۔

لالہ منشی رام جی نے گنگی اور باتیں عمدہ کہیں جنکو ہم نوٹ نہ کر سکے۔ لالہ منشی رام جی کی تقریر فصیح اور دل آمیز ہوتی ہو۔ تقریر ڈیڑھ گھنٹہ تک گہری تو جہ سے سُنی گئی اگرچہ نماز بھی شروع ہو گئی۔ مگر کوئی آدمی اُدھر کو نہیں گیا۔ آدمیوں کی کثرت اسقدر تھی۔ کہ صحن اسقدر بھرپور تھا کہ آدمیوں کے سر پر سے تھالی پھر سکتی تھی دو منزلہ اور بالاخانہ اور سب سے اوپر کی چھت بھی آدمیوں کی کثرت سے لبالب بھرپور تھی بجے کے بعد آرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ رات کے وقت کنفرنس ہوئی۔ جس میں مضمون زیر بحث ودیا پرچار تھا۔ بہت عمدہ نصائح کے ساتھ تقریریں ہوئیں۔ لیکن کوئی کامل نتیجہ نہیں نکلا۔ مگر عام کی رائے اصلاح کے حق میں ہے۔ باقی آئندہ (پ۔ ر۔ ا)

سالانہ جلسہ آریہ سماج منٹگمری

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک۔ دوشنبہ گذشتہ دو پہر سے رو ز ۲ بجے سے ۴ بجے تک ہون ہوا

چار سے ۵ بجے تک پنڈت دولت رام جی کا سرمن اس مضمون پر ہوا۔ کہ اندریوں کو اپنا غلام بنانا چاہیئے۔ تب ہی یہہ جیو آتما شریر روپی نگر میں راج کر سکتا ہے۔ ورنہ اگر اندریاں ہمارے پر غالب ہوں۔ تو جیسے ایک راجہ کی اپنے منتری کے ادھین رہنے سے دشا ہوتی ہے۔ وہی حال ہوگا۔ ازاں بعد ڈاکٹر جنید رام جی کا انگریزی زبان میں امریکہ کے حالات پر ہوا۔ اور کچھ ہندوستانی حال انہوں نے وہاں کی سفرانہ زندگی گزاری اور خرچ کی بابت بیان کیا۔ ایکے انتر آرتی ہو کر جلسہ ختم ہوا۔ دوپہر کی کارروائی ۲ بجے شروع ہوئی۔ ... اور ڈاکٹر جنید رام صاحب نے ملک امریکہ کی عمارات ... ہر وقت ... اور بائیبل کی بابت انگریزی زبان میں تقریر سُنائی۔ ایکے بعد بھجن ہوئے اور ماسٹر آتما رام جی نے وید پرچار فنڈ کے واسطے اپیل کی۔ ماسٹر جی کا مدہر اور سریلی آواز سے آپ صاحبان بخوبی واقف ہیں۔ گو پہلے سالانہ جلسہ پر ان کا وید پرچار کی بابت میں اپیل کرانی اور چندہ اکٹھا کرنے کا بالکل ارادہ نہیں تھا۔ کیونکہ کال کا خیال تھا۔ مگر اپیل کے ہونے پر مبلغ ... روپیہ کے قریب چندہ لکھا گیا جس میں سے ... روپیہ نقد روانہ ہو چکا ہے۔ باقی عنقریب روانہ کیا جاویگا وہ بھی غیبی ہاتھ تھا جس کا تذکرہ میں اوپر کر چکا ہوں۔ اگر یہہ نہ ہوتا تو ایسے سمہ میں جب گندم کا نرخ خاص منٹگمری میں

پرمیسر تھا۔ کون پُرش تھا۔ جو سبھا کے
واسطے قدم بڑھاتا۔ خصوصاً ایسی حالت میں
جبکہ سماج پاس صرف دو مہینے پیشتر چندہ
فراہم کر چکی تھی۔ واقعی یہ غیر معمولی دن
تھا۔ جیسے ہمیں بہت اور خوش کیا
ہم کہاں تک آپکی دیالتا کا دھن باد ادا
کریں۔ وہ ایک ادبھت شکتی ہے جو ہمیں
دھرم کارج میں پریرتی ہے۔ اور اسی کے
سہارے ہمارا جیون ہے۔ اسکے بعد پنڈت
لیکھ رام جی کا لکچر نوین ویدانت کھنڈن پر
ہوا۔ انہوں نے بتلایا کہ شنکراچارج نے
کیوں اور کس طرح پرچار کیا۔ بعدہٗ پریذیڈنٹ
صاحب نے باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کا
اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور آرتی ہوکر
جلسہ برخاست ہوا بعدہٗ رات کو شب گزشتہ کی
طرح حسب درخواست حاضرین ناٹک کیا گیا
اوم شانتی شانتی شانتی

نوٹ

امسال مجھے افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ
سماج کے ممبران نے جلسہ کی تاریخ سے پیشتر بالکل
مدد نہیں دی۔ بلکہ لالہ جیندا رام صاحب اور
لالہ اندر چند و کنہیا لال جی نے جو ممبر بھی نہیں
بلکہ سبھاسد ہیں۔ کل کام متعلقہ کو بلا مدد غیر
سرانجام دیا۔ اسلئے میں انکا از حد مشکور و
ممنون ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ آیندہ
بھی وہ سچے دل سے ہماری مدد کرینگے اور ہمارے
سماج کے بھائی آپسی رنج و عناد کو اگر
ترک کر دیں کوئی حل نکالکر سماج کی خدمت
ہمہ تن دل سے سرانجام کرینگے۔
پریذیڈنٹ صاحب۔ پنڈت لشمبر ناتھ صاحب
نے جو بلحاظ اپنے عہدہ کے سماج کی خدمت
کی۔ اسکے لئے میں چنداں تحریر کرنا نہیں
چاہتا۔ کیونکہ سماج کے دنیا آنکے کارہائے
نمایاں سے خود واقف ہے۔ وہ خود اس سماج
کی روح ہیں۔ زیادہ کیا عرض کروں۔
سماج کے ممبروں نے بروقت جلسہ چندہ ادا
دی۔ اسکے لئے شکریہ ادا کیا جاتا ہے
مگر اتنا تو میرے خیال میں کم از کم ان کا
فرض بھی تھا۔ تاہم شکریہ ہے بلکہ
موقعہ پر اتفاق سے کام لیا گیا۔

بعد جلسہ لالہ متھرا داس جی پرچارک اور
پنڈت دولت رام جی نے قصبہ پاکپٹن
میں دھرم کا اپدیش کیا جسکا مفصل
حال آئندہ چھپیگا۔ ہمارے پرچارک اور اپدیشک
بھائی لالہ گنگا بشن جی کی سہایتا سے
خاص قصبہ پاکپٹن میں باعث ...
چندہ وید پرچار فنڈ کی سہایتا میں آخر
ہوا۔ جہاں تک ہمیں سننا ہے وہ
یہ ہے کہ تکمیل روانہ ہوکر پرتی ندھی
سبھا میں پہونچگیا ہے۔ لالہ صاحب
موصوف سماج کے کاموں میں ہمیشہ
امداد دیتے ہیں۔ چنانچہ سال گزشتہ
میں بھی آپنے قصبہ دیپالپور سے اچھی
امداد دی تھی۔ میں آن کا شکریہ ادا
کرتا ہوں۔ پرماتما ان کو ہمیشہ خوش
خرم اور آریہ دھرم میں دڑہ رکھیں
آجکل پنڈت پورنانند جی مہاراج
سماج ہذا میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔
آپنے ایک لکچر ۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء کو سچے پند
پر دیا اور بتلایا کہ سچا سکھ کس طرح
مل سکتا ہے۔ اور ایشور کا درشن کس طرح
ہو سکتا ہے۔ اسمضمون پر لکچر ہوا تھا
پبلک پر اچھا اثر ہوا اور لوگ از حد
مداح ہیں۔ پنڈت جی آج ایک لکچر
دیکر ملتان تشریف لیجاوینگے۔ ہم آریہ
پرتی ندھی سبھا پنجاب و پنڈت جی کے
خصوصاً مشکور ہیں۔ کہ انہوں نے
اس سماج کو یاد فرمایا۔ اور اپنی امولیہ
وچنوں سے کرتارتھ کیا۔ پرماتما سے
پرارتھنا ہے۔ کہ انکا پرشرم نت پرتی
سپھل ہو۔ اور ہم جہاں تہاں ویدک
دھرم کی عظمت اور پرچار کی خبریں
سنیں۔ ہمیں چاہئے اور شانتی
شانتی پرشیت ہو۔ پرماتما آپ کرپا
کریں۔ اور ہمیں پرچارکوں سہایتا دیں
تاکہ ہتری ویدک ماتی کا گائن ہر سمے
شروع کریں۔ جس سے سکھ پراپت ہوتا
ہے۔

قلم
بندہ گوردھن داس سکرٹری

جاتی سدھار میں ایک اور قدم

یوں تو قومی لیڈر قوم قوم پکارتے ہوئے
ایک تیز رفتار گھوڑے کیسے ابھی بڑھ کر دوڑے
چلے جارہے ہیں۔ لیکن ہم نے جہاں تک
غور کیا ہے۔ وہ صرف چند قدم ہی آگے
بڑھے ہیں۔ ہاں اگر قومی بہتری کا یہی
مطلب ہے۔ کہ قوم چند ایک ایسے آدمی

پیدا کرے۔ جو کہ چار انگریزی کے اکشر پڑھکر
عمدہ عمدہ نفیس ولایتی پارچات کا کوٹ
پتلون ڈانٹے چھ سات روپیہ کا خاص
لنڈن کے پرنسپل بازار کا خریدا ہوا انگریزی
بوٹ پہنے سودیشی وستو پرچار اور انگریزی
فیشن کے خلاف ایک عمدہ پرجوش دل
ہلا دینی تقریر میں لکچر دیتے پھریں۔ یا
قوم کی بہتری کے واسطے رحیہ بہاشہ انگریزی
کے ساتھ سنسکرت ودیا کی ایک بڑی بھاری
ضرورت ظاہر کر کے لوگوں سے دھن اکتر
کریں۔ اور پھر اسی دھن سے انگریزی ودیا
اور انگریزی فیشن کو رواج دینے میں دل
و جان سے کوشش کریں۔ اور سنسکرت کی
تعلیم کو سر پر تھوپنا بتلا دیں۔ یا آپ شودر کی
حالت سے بھی گرے ہوئے مہاتماؤں اور
رشیوں کے لیکھوں اور جیونوں پر بیجا نکتہ چینی
کرتے ہوئے ان کو کلنکت کریں۔ تو بیشک
آجکل کے نیشنل لیڈروں نے ایک بڑی بھاری
ترقی کی ہے۔ لیکن دوستو اس ترقی کو ہم تو
ترقی نہیں کہیں گے۔ اور درحقیقت یہ ترقی
نہیں۔ بلکہ ترقی معکوس ہے۔ اور قوم کو
ایک بڑا بھاری نقصان پہونچانیوالی ہے۔
داناؤں نے کہا ہے۔ کہ کام وہ شروع کرو
کہ جسکے بلا دوسروں سہایت کرنے کی کافی شکتی
رکھتے ہو۔ اگر دوسروں کے بھروسے کام شروع
کروگے۔ تو سخت شرمندگی آپ کو برداشت
کرنی پڑیگی۔ دنیا میں سچی عزت اور شہرت
اسی کی ہے۔ جسکا شروع کیا ہوا کام بغیر
کسی دوسرے کے سہایت ہو۔ اور درحقیقت
اسی کا نام عزت ہے۔ عزت دولت میں
نہیں۔ کئی گھروں میں لاکھوں روپیہ کے دفینہ

ہیں۔ لیکن مالک کو کوئی معمولی حیثیت والا
بھی نہیں سمجھتا۔ عزت تعلیم میں نہیں۔ لاکھو
بی اے اور ایم اے ہیں۔ کہ شراب کی
بوتل ہاتھ میں لئے صنم صنم پکار رہے
ہیں۔ عزت سفید پوشی میں نہیں۔ جرمنی
اور انگلینڈ کے کارخانوں کے قیمتی سے
قیمتی کپڑے کیا کنجروں کے گھروں میں
استعمال نہیں لائے جاتے۔ عزت خوش
الحانی میں یا لمبی تقریروں میں نہیں۔
خوش الحانی اور لمبی تقریر میں میراسی
اور بھٹ کیا کچھ تھوڑی سی لیاقت رکھتے
ہیں۔ یاد رہے عزت کچھ اور ہی چیز ہے۔ آپ
دولت و تعلیم وغیرہ کے گھمنڈ کا الزام
ہمیں دینگے لیکن دوستو نہیں۔ ان
طریقوں سے اگر یہ چیزیں استعمال ہوں
تو بے شک سخت نقصان دہ ہیں۔ ورنہ
یہی چیزیں ہیں۔ کہ سچی عزت و شہرت حاصل
کرنے کے واسطے ہماری سچی مددگار ہیں
ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ کام کو شروع کر کے
اسکو بغیر کسی دوسرے کے سہایت کرنا ہی عزت
ہے۔ لیکن مترو یہی چیزیں ہیں۔ جو کہ کام
کے آرمبھ کرنے کے واسطے ہمیں دلیری تشفی
اور امید دلاتی ہیں۔ جب ہمارے من
میں کسی کام کرنے کی خواہش اتپن ہوتی
ہے۔ دولت للکار کر کہتی ہے۔ کہ روپیہ
کی کچھ پرواہ نہیں۔ میں تجھے مدد دونگی
ودیا تشفی دلاتی ہے۔ کہ بے خوف ہو کر میں
تجھے ایسے آسان طریقے بتاؤنگی۔ کہ کام لطف
لاگت سے ہو جاوے۔ سفید پوشی امید
دلاتی ہے۔ کہ میں چند مددگار تجھے ضرور
پیدا کر دونگی۔ خوش الحانی پکار رہی ہے

کہ دیکھ تیرے مددگار حاضر ہیں۔ بیشک
عزت انہیں کے ورثہ میں ہے۔ کہ جن کی
یہ چیزیں اس طرح سے معاون و مددگار
ہیں۔ لیکن باوجود ان نعمتوں کے حاصل
ہونے کے بھی بعض شخص ایسے ہیں۔ کہ مفت
بے عزت ہو رہے ہیں۔ اگر دولت ہے۔ تو
وہ شراب خانہ کے دروازہ پر لٹا رہی ہے۔
اگر کچھ ودیا ہے۔ تو چوری آدمی ٹھگ بوگس
وسائل سوچنے میں لگا رہی ہے۔ اگر خوش الحانی
ہے۔ تو ایشور کی مہمان کو گاین کرنے سے
ہٹا کر مستی بنوں اور ہیر رانجھا گیتوں
میں پھنسا رہی ہے۔ اور خوش تقریر کا ملکہ
ہے۔ تو آپ عمل کرنے سے کنارہ کش ہوتے
ہوئے است وستوؤں کو تیاگنے کا اپدیش
کر رہے ہیں۔ یا پہلک گن یہی وجہ ہے
کہ بہت سے کام شروع ہوئے۔ لیکن جب
ایسے پرش انکے چلانیوالے بن بیٹھے
تو وہ جلد ہی بند ہو گئے۔ کئی شخص لمبی
لمبی تقریروں میں سنسکرت ودیا کی ضرورت
جتلاتے رہے۔ لیکن جب انکو میدان
میں آنے اور آرمبھ کرنے کے واسطے
للکارا گیا۔ تو بیچارے چپ چاپ حباب
آب کی طرح بیٹھ گئے۔ کئی صاحب استری
شکشا کو جاتی سدھار کا ذریعہ بتلاتے رہے
لیکن عملی امتحان میں سب سے اخیر نمبر نکلے۔ کئی
صاحبان نے ویدک ودیا کے پرچار کو اعلیٰ
ذریعہ بتایا۔ لیکن وقت پر صرف انکی تجویز
ہی سامنے رکھی رہ گئی۔ انکا درشن بھی انکو
کٹھن ہو گیا۔ کئی صاحبان نے سودھی بال
بدھواؤں کو تکلیف کے خوفناک گڑھے
سے نکالنا قومی بہتری سمجھا۔ لیکن پیشقدمی

لوگ با تقلید کرنے سے بھی قدم پیچھے کو رکھا لیکن
دھن ہیں وہ پرش جنہوں نے ہر ایک کام میں
جسکو کہ انہوں نے شروع کیا برابر قدم
اوٹھاتے جا رہے ہیں۔ اور انکو بڑی خوبی و خوش
اسلوبی سے نبھا رہے ہیں۔ بے شک سچی عزت
کے وہی مستحق ہیں۔ مہا ودوان سوامی دیانند
سرسوتی نے ودیا۔ دھن اور خوش بیانی کو
بیہودہ ستیہ چلا [illegible] سے قومی سدھار کا بیڑا
اوٹھایا۔ اور [illegible] سے قومی بھیروں کو جگایا
اور بتایا۔ کہ لیڈری اسکا نام ہے۔ اپنی ودیا کے
پورن پنڈتائی کی مدد سے وید بھاشیہ کے کام کو
شروع کیا۔ اور ایسا نبھایا۔ کہ تھوڑی مدت
میں ڈیڑھ وید بھاشیہ کر گئے۔ ستیارتھ ودیاں
اور ہتھیوں اور [illegible] ست گرنتھوں کا مت
اور ست شاستر کی اصلیت ستیارتھ پرکاش
جیسے اسم بامسمیٰ ایک کتاب میں لکھ گئے۔ گویا کہ
دریا کو کوزہ میں بند کر دکھایا سچائی کے زور
سے قوم کو ایسا خبردار کیا۔ کہ آج ایک دنیا انکے
گیت گا رہی ہے۔ فخر آریہ سماج پنڈت گرودت
جی کا یہ اثر (جبکہ کسی نے سوامی جی کا جیون
چرتر لکھنے کیواسطے عرض کیا) کہ سوامی جی کی چرخ
عمری میں اپنے جیون میں لکھ رہا ہوں۔ ظاہری
حال سبکار کرنے والوں کو کیسا عمدہ سبق دیتا
ہے۔ درحقیقت جیون چرتر لکھنا بھی اسی کا نام ہے
موت کو آپ نے ایسا عمدہ سمجھا ہوا تھا۔ کہ ہم
تو حیران ہیں۔ کہ موت جیسی ظالم کو آپنے کیوں
پیارا سمجھا لیکن انکا عالمانہ اثر ہمیں کیسی تشفی
دیتا ہے۔ کہ کسی اور عمدہ شریر میں جاکر میں اپنی
اچھیا کی پورتی کرونگا۔ استری شکشا کی پریمی
جالندھر نواسی لالہ دیوراج کی شکل سے ہی
تعلیم نسواں کے اتی منوہر پھل دکھائی دے رہے ہیں

سناتنی پنڈت بھی لگ جاتے ہیں۔ ویدک دھرم کے
پرچار کے پریمی لالہ منشی رام وکیل آنریری کا نام
ہی ہے۔ ویدک پرچار کا اوپدیش دے رہا ہے
لاہور کے مہاتما ہنسراج جی کے درشن ہی ہی
انگریزی ودیا کے پرچار کا نمونہ ہماری آنکھوں
کے سامنے پھر رہا ہو۔ کہ تن من دھن سے آپ
اسپر قربان ہیں۔ جہاں تک زندگی بھی اسی
کے ارپن کر دی ہے۔ فخر قوم دیوان سنت رام
رئیس اکالگڑھ نے پہلا نہیں وہ قدم مارا کہ
صدیوں تک لوگ آنکے مداح رہینگے۔ جنکو
رستی ہوئی بال بچوں کو تکلیفوں کے
ٹوٹنے والے پہاڑ کے نیچے سے نکال لیا لیکن
اپنی جان کی کچھ پرواہ نہ کی جبکی پیری
میں کئی ایک معززین نے وہ ہمت دکھلائی
کہ قلم گویا ہی نہیں۔ انکی تعریف لکھ سکے۔
بے شک یہ پرش دھن ہیں۔ اور سچی عزت
کے لوگیہ ہیں۔ حال ہی میں ان مہاتماؤں
کی دڑھ وشواسی سے ہی دلیری حاصل کر کے
گوجرانوالہ کے معزز رئیس رائے بہادر
سردار گوپال سنگھ صاحب نائب
کمانڈنگ [illegible] پولیس برہما نے بھی
اپنی بدھوا کنیا کا بواہ ۱۵ نومبر ۱۸۹۶ء کو پنجاب
کے دارالسلطنت اور قومی اصلاح کے مرکز لاہور
شہر میں کیا جسمیں فخر قوم دیوان سنت رام
صاحب کے علاوہ اور بہت سے روساء لاہور شامل
تھے۔ بے شک رائے صاحب نے قومی اصلاح
کے چند ایک متعدد بڑھے ہوئے قدموں
میں اپنا قدم بھی آگے بڑھایا ہے جس سے
کہ بیفایدہ گلا پھاڑنے والوں کو شرم ہونی
چاہیے۔ اور کام کرنیکی خواہش کرنیوالے مہاتماؤں
کو اس نظیر سے اپنا حوصلہ بڑھانا چاہیے۔

پھر دیکھیے۔ کہ قوم ایک محدود عرصہ میں
کیا کیا بجاتی ہے۔ اونسیم

آریہ دھرم کا سیوک
سندر داس نگرتھ جالندھر چھاؤنی

نیک صلاح

او ہے مہاشہ اس سمہ اجیات کے تین
کے لیے اخبارات میں نوٹس مشتہر کراتے
ہیں۔ کہ انکو بواہ کے لیے برادر کنیا انکی مرضی
کے موافق ملجایا کریں۔ بہت سی باتیں تو بر
اور کنیا کی صرف دیکھنے سے ہی پریکش ہو
جاتی ہیں۔ مثلاً خوبصورتی بدصورتی
کمزوری کمی اعضا معمولی صحت جسمانی
اور بہت سی باتیں تحقیقات سے ثابت ہو جاتی
ہیں۔ مثلاً دماغی حالت علمی لیاقت
عمدگی خلق۔ دائمی مرض سبھاؤ گن
وغیرہ۔ مگر حیات پر گرہست آشرم کی تکمیل کا
دار ہے۔ اور جسکی وجہ سے پرش استری دونو
عمر پریت جیون کو سکھ سے بتیت
کر سکتے ہیں۔ انکی قطعی طور پر جانچ پڑتال
نہیں ہوتی۔ اور نہ کسی کو خیال ہے۔ وہ یہ
ہے۔ کہ جنم پتری پر کچھ دھیان نہیں ہوتا
سب سجنوں کو بھی پرکار پہنچی ہے۔ کہ حال
کے سرکاری سکولوں کی اخلاقی تعلیم کا کیا
حال ہے۔ اور ودیارتھیوں کی برہمچریہ
اوستھا پر کسقدر دھیان دیا جاتا ہے۔ میں
دعوی سے کہتا ہوں۔ کہ اس وشے پر قطعی
دھیان نہیں دیا جاتا۔ اور اسکے علاوہ دیگر
اخلاقی سدھار پر بھی توجہ نہیں ہوتی۔ اس
وشے میں طلباء کی جو حالت ہو جاتی ہے

وہ ناگفتہ بہ ہے - ویرج کے ضایع کرنیکے سامان وہ ایسے مہیا کر لیتے ہیں - اور ایسی ایسی قانون قدرت کے خلاف ناشائستہ حرکات کرتے ہیں - کہ بچوں سے چھٹ لکھ پڑھنے کے لیے تیار نہیں ہوتے - مخصوصاً یہ عادات شریفوں اور بڑے بڑے امیروں کے لڑکوں میں پرتیت ہوتی ہیں - اور چونکہ وہ شریف اور امیروں کے لڑکے لڑکی ہوتے ہیں اسوجہ سے انکی شادی تو ہو ہی جاتی ہے لیکن بعد شادی کے ایک میں نقص ہونے سے دوسرا اُسکو حقیر سمجھ لیتا ہے اور باہم مناسب موافقت نہیں رہتی - چند ہی عورات گھر سے نکلکر مذہب تبدیل کر لیتی ہیں - وہ در پردہ کسی کے گھر بیٹھ جاتی ہیں - ورنہ کسی سے خفیہ آشنائی کر لیتی ہیں - اور بعض عورات شادی کے بعد اس قسم کی نکلتی ہیں - کہ جو (کن) ہوتی ہیں - اور اولاد پیدا کرنیکی قابل نہیں ہوتیں انکی وجہ سے مرد بدچلن ہو جاتے ہیں اس رشتہ پر بتاوت دھیان نہ ہونے سے میری آریہ بھائیوں سے خصوصاً اور دیگر صاحبان سے عموماً یہ پرارتھنا ہے کہ بروقت تلاش بر اور کنیا اس رشتہ پر سب سے پہلے دھیان دیا کریں - چونکہ آریوں میں جوان استری اور پُرش کی شادی ہوتی ہے - ازحد مناسب ہے - کہ شادی سے پہلے ور اور کنیا کی پریکشا اس رشتہ پر کسی معتبر ذریعہ سے کرائی جایا کرے - پھر وہ اگر قابل معلوم ہوں تو سمبندھ کیا جاوے - ورنہ ہرگز نہیں اگر کسی ایک لڑکے بُری عادات استعمال کرنیکی وجہ سے نپنسکتا ہوتے ہیں

اور ایسے مرض اکثر دیکھے جاتے ہیں - اب رشتہ پر توجہ ہونے سے ایک تو برہمچاریہ آشرم کی تکمیل کی طرف توجہ ہوگی - اور دوسرے عورات اپنے خاوند کے ہمراہ بھلے پر کار زندگی وتیت کریگی بیبھچار کم ہوگا -

اگر میری یہ تجویز بہتر نہ ہو - تو اسبارہ میں دوسری تجویز کیا دے - غرضیکہ اسکی طرف پورا دھیان دیا جاوے - کیونکہ جو ادھرم منش کے برہمچریہ کی بگاڑ سے ہو جاتا ہے - وہ عمر بھر تک درست نہیں ہو سکتی - اور ہر رشتہ میں نقص نکلا رہتا ہے -

راقم
کرتا رام - اندرال

سماچار خبریں

مسجد بیوبنگھ علاقہ دہلی میں چودھری اپن سنگھ ہری سنگھ ومنشی اُگن لال جی کی ماتا کا ۳۰ نومبر کی رات کو دیہانت ہوگیا - منتری آریہ سماج دہلی لالہ کندن لال جی معہ پنڈت بھیم سین جی نے وہاں پر پہنچکر انتم سنسکار وید کت کیا - انتم سنسکار کے ہمراہ قریباً پانچسو کے بھیڑ بھاڑ بھی - اور سُنا ہے - کہ چودھری صاحبان نے ایک کثیر رقم اسموقعہ پر دان کی ہے - امید ہے کہ چودھری صاحب اسوقت وید پرچار فنڈ کو دل سے نہ بھولینگے - اور دہلی آریہ سماج کو بھی اُن سے مندر کے لیے امداد کی امید ہے -

رامپور شہر کے میلہ کے موقعہ پر عیسائی صاحبان کی طرف سے پرچار کا انتظام تھا - وہاں کے راجہ صاحب کے روبرو ایک پنڈت سے بت پرستی پر مباحثہ ہوا - جسکے سبب راجہ صاحب کی بت پرستی سے نفرت ہوگئی ہے عیسائیوں نے وہاں پر گرجا کے لیے جگہ بھی خرید لی ہے - ممکن ہے کہ بیچارے لوگ عیسائیوں کے پھندے میں پھنس جاویں آریہ پرتی ندہی سبھا وہاں پر اوپدیشک بھیجنے کی ضرور بہت جلد کوشش کرے -

پنڈا دن شہر کا باشندہ پنڈت دیوا نند جی جو عرصہ سے بیمار تھے - اور سماج کے ممبر بھی نہیں تھے - آپ دنیا سے پاس تھے - آپنے اپنی زندگی میں اپنی کل سنسکرت کتابیں آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو دان کر دیں - اور لاہور میں ارسال کر دیں - جن کتابوں پر قیمت لکھی ہوئی تھی انکی قیمت ۵ روپیہ ہیں - باقی کتابوں کی قیمت منتری آریہ پرتی ندہی سبھا اندازہ کر کے مشتہر کرینگے - بادہ مرلی دہر صاحب نے اپنی بیماری کی حالت میں چلتے پھیر اروپیہ کی مٹھائی ہر دو آریہ سکولوں میں لڑکیوں کے سکول میں ... روپیہ کی - اور لڑکوں کے سکول میں ... روپیہ کی تقسیم کرائی -

اچھرہ علاقہ لاہور آریہ سماج میں ایک شفاخانہ کھلا ہے - جسمیں غربا کا مفت علاج ہوتا ہے -

پنڈت گوکل چند بھیرہ نواسی نے ۱۹ نومبر سے ۲۲ نومبر تک موضع بہوجن ہڈانبرہ اور ہزارہ میں ویدک دہرم کا پرچار کیا -

آریہ سماج ہون کا انتخاب سال حال کے لیے حسب ذیل ہوا ہے - لالہ دولت رام پردہان -

جہتہ سوہن لال آپ پردہان ۔ ناناتھ گورویا پر اپ منتری ۔ لالہ شیدیال خزانچی ۔ جھانشی رام نگر پستکادھیکش ۔ جہتہ امیر چند ۔ لالہ کرپا رام و لالہ سوہن لال ممبران انترنگ سبھا ۔

۱۵ نومبر ۱۸۹۶ء کو سماج مندر میں ستیا ایک جلسہ کے بعد حسب ذیل انتخاب ہوا حکیم امر داس جی پردہان ۔ لالہ جیتمل جی اگروال اپ پردہان منشی رام چوپڑہ منتری ۔ لالہ کنہیا لال گند اپ منتری ۔ لالہ رادہا کشن جی خزانچی ۔ لالہ سنت رام جی لائبریرین ۔ اور چودہری ... سردار ارجن سنگھ صاحب پرنسپل ممبران انترنگ سبھا منتخب ہوئے ۔ اور پنڈت ... رام جی سودہیان کے ممبران انترنگ سبھا منتخب ہوئے ۔

موضع ہیلان تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں حکیم سنت رام جی اپدیشک پرتی ندہی سبھا پنجاب کی کوشش سے آریہ سماج قایم ہو کر انتخاب حسب ذیل ہوا ۔ آتما رام پردہان ۔ لالہ ادتم چند ۔ انند اپ پردہان لالہ کھوئل انند منتری ۔ جہتہ گنگا رام جی اپ منتری ۔ لالہ بوٹا لال چڈہ خزانچی ۔ لالہ امیر چند چڈہ ممبر اور دس اصحاب دیگر سبھاسدان ۔

قصبہ گنگوہ میں پنڈت نند کشور جی اپدیشک پرتی ندہی سبھا ممالک مغربی و شمالی ۱۰ و ۱۱ دسمبر ۱۸۹۶ء کو سبھا ضری ۹۰ و ۹۰ ویدک دھرم کا پرچار کیا ۔ اور ۱۳ دسمبر کو پنڈت جی جوسانہ کو تشریف لیگئے ۔

پھالیہ آریہ سماج میں پنڈت دیو دیال جی نے ۲۵ و ۲۶ نومبر اور حکیم سنت رام جی نے ۴-۵-۶ دسمبر کو پرتی ندہی سبھا کی طرف سے جا کر ویدک دھرم کا پرچار کیا جس کا آریہ سماج پھالیہ مشکور ہے ۔

اجمیر آریہ سماج نے بموقعہ جلسہ ولایتی کانفرنس آریہ مندر میں اچھے وقت لکچروں کا انتظام کیا ہے ۔

ہمارے کسی گزشتہ ہفتہ میں اور آریہ ورت دانا پور میں ایک بل بیاہ کے بواہ کیواسطے آریہ سماج رڑکی کی طرف سے شایع ہوا تھا جسپر لالہ سوندہی رام منشی پنڈت تنا پرادرام کیل بٹالہ کے ہمراہ جسپر بواہ کی تجویز ٹھہری روڑکی میں بباعث مخالفت شادی نہ ہو سکی رڑکی سماج کی طرف سے لودہانہ میں شادی ہوئی ۲ دسمبر ۱۸۹۶ء کو قرار پائی ۔ شادی نروگھن ہوئی جسمیں شہر کے رؤسا اور آریہ سماج کے ممبر اور رڑکی مصطفے آباد و انبالہ آریہ سماج کے ممبر بھی شامل تھے ۔ برکیطرف سے پانچ روپیہ آریہ سماج لودہانہ ۵ روپیہ وید پرچار فنڈ ۵ یتیم خانہ فیروزپور ۔ ایک روپیہ کنیا مہاودیالہ

گیارھواں سالانہ جلسہ آریہ سماج جالندھر شہر

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء بروز جمعہ شنبہ و اتوار آریہ سماج مندر میں بڑی دھوم دھام سے ہوگا۔

نگر کیرتن ۲۵ دسمبر ۱۸۹۶ء کی شام کو ہوگا

تقسیم اوقات

۲۶ دسمبر ۱۸۹۶ء (صبح)
۸ بجے سے ۹½ بجے تک ہون
۹½ سے ۱۰ تک بھجن
۱۰ سے ۱۱ تک پنڈت ... اپدیش
۱۱ سے ۱۲ تک لکچر

شام
۲ بجے سے ۳ تک بھجن
۳ سے ۴ تک ویدک دھرم پرچار
۴ سے ۵ تک لکچر پنڈت ... رام
۵ سے ۶ تک بھجن
۶ سے ۸ تک لکچر ... کو جلسہ برخاست ہوگا۔

۲۷ دسمبر ۱۸۹۶ء (صبح)
۸ بجے سے ۹½ بجے تک ہون
۹½ سے ۱۰ تک بھجن
۱۰ سے ۱۱ تک لکچر
۱۱ سے ۱۲ تک لکچر پنڈت ... آریہ منی جی

شام
۲ سے ۳ تک بھجن
۳ سے ۴ تک لکچر ...
۴ سے ۵ تک بھجن
۵ سے ۶ تک ... جی

۲۸ دسمبر کو ۱۲ بجے ... پردہان سبھا کی طرف سے شکریہ ادا کر کے ... جلسہ برخاست ہوگا۔

نوٹ ... استریوں کی نشست کا خاص انتظام کیا گیا ہے ۔

استری سماج جالندھر کا جلسہ

آریہ کنیا مہا ودیالہ جالندھر کے مکان میں ہوگا۔

۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ۱۲ بجے سے شروع ہو کر شام تک رہے گا جس میں صرف استریاں ہی شامل ہونگی۔

المشتہر تلسی رام منتری آریہ سماج جالندھر شہر

حالندھر ایک روپیہ جیبر آریہ سماج اور تین روپیہ ہر روپیہ چندہ گروکل ہوئے دان ہوئے جنہیں سے لالہ ... داس نے ایک اپنا روپیہ ویدپرچار فنڈ کو دان دیدیا۔

کرنالیہ ۱۱ دسمبر ۱۹۰۲ء کو ڈاکٹر بسنت رائے کی ... کا نام کرن سنسکار ریدوکت ہوا۔ آریہ اینگلو ... کے لیے باہر سے بتفصیل ذیل سہاتا ملی۔ ... لاہور۔ پانچ روپیہ ... لالہ ... داس ... آدم والی ... جادران آدم والی ... کل ...

لوکل

گزشتہ اتوار کو سماج مندر میں ... بھجن و پرارتھنا کے بعد ڈاکٹر ... رام جی نے ایک منوہر ویاکھیان دیا۔ ڈاکٹر صاحب کوئٹہ سے باعث خدمت سرکاری ... لائے ہیں۔ اور اب تین ماہ تک یہاں ہی قیام کرینگے۔

سالانہ جلسہ کی بڑے زور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ صبح کو بھجن منڈلیاں ایک زیر اہتمام لالہ دیو راج جی۔ دوسری زیر اہتمام ... داس جی شہر میں ... کے وقت نگر کیرتن کرتی ہیں۔ اور ... کو جگاتی ہیں۔ اور سالانہ جلسہ کی خوشخبری انکے کان تک پہونچاتی ہیں۔ بارش ابھی نہیں ہوئی۔ مگر ... سے سردی بڑے زور کے ساتھ پڑتی ہے۔

سستی کتابیں

بہ تقریب جلسہ سالانہ آریہ سماج جالندھر لودہانہ۔ اور مالیر کوٹلہ کے کمی قیمت کتب کی میعاد جسکا اشتہار۔ اسی اخبار کے ساتھ ماہ نومبر ۱۹۰۲ء میں تقسیم ہو چکا ہے آخیر دسمبر تک بڑھائی گئی ہے۔

المشتہر جیونداس، پردھان آریہ سماج لاہور۔

اشتہار

آریہ سماج شرقپور کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر و یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو بروز بدھ و جمعرات ہوگا۔ نگر کیرتن ۳۰ دسمبر بروز منگل ہوگا۔ لاہور سے جونگ کے گھاٹ تک ۲ – ۲ سواری یکہ آسکتا ہے۔ اور جونگ سے شرقپور ۴ میل ہے۔ جو صاحب اپنی تشریف آوری کی تاریخ اور تعداد آریہ سجنوں سے اطلاع دینگے۔ اُن کو سماج کی طرف سے گھاٹ پر سواری مفت ملسکیگی۔ المشتہر۔ منتری آریہ سماج شرقپور

بر کیلئے کنیا کی ضرورت

مجھکو اپنے برادران بابو منوہر لال و بابو نرپت رائے جنکی عمر ۲۶ و ۲۳ سال علے الترتیب ہے۔ اور بدن سے تندرست ہیں۔ بابو منوہر لال ایف اے کلاس میں تعلیم پاتے ہیں۔ اور بابو نرپت سارجنٹ پولیس گجرات ہیں۔ انکی شادی کے واسطے دو کنیاؤں کی ضرورت ہے جنکی عمر ۱۴ برس سے زیادہ ہو۔ اور بدن سے تندرست ہوں۔ قوم کائستہ سکسینہ ہوں۔ بابو منوہر لال اور بابو نرپت رائے کے والد بزرگوار حیات ہیں۔ اور ... روپیہ ماہوار ... ہیڈ کلارک ... ضلع ... پنجاب ہیں۔ گھر ہر طرح آسودہ اور فارغ البال ہے۔ جن صاحبان کو یہ سمبندھ کرنا ہو یا اور کچھ حالات دریافت کرنے ہوں۔ وہ فقیر سے خط و کتابت کریں۔

المشتہر شیو نرائن محرر ... تحصیل ... ضلع حصار۔

ایک اگروال بیوہ کیلئے بر کی ضرورت

کچھ شک نہیں پنجاب میں دیوان ... صاحب نے اپنی بدھوا لڑکی کا بیاہ کرکے بڑے گھروں میں بدھوا بیاہ کا دروازہ کھولدیا کہ ان کے بعد چند اور بڑے گھروں کی بدھواؤں کا بیاہ بڑے اتساہ کے ساتھ ہوا۔ مگر ہمارے ممالک مغربی شمالی میں اسکا پرچار بہت کم ہے اور بڑے گھروں میں تو کوئی جانتا نہیں ابھی چند روز کا عرصہ ہوا کہ رڑکی کی ایک اگروال بدھوا کا بیاہ لدھیانہ جاکر کیا گیا۔ کہ رڑکی والے ایسے سدراہ ہوئے۔ اگر یہ بیاہ رڑکی میں ہوتا تو فوراً ہی چار پانچ بدھوا بیاہ وہاں اور ہو جاتا۔

اب میں آپکو ایک خوشخبری سناتا ہوں کہ الثور کی کرپا سے ضلع مظفر نگر کے ایک ... اگروال صاحب گوترایل بہت معزز بڑے گھرانے کے اپنی بدھوا لڑکی کا بیاہ کرنے پر آمادہ ہوئے ہیں۔ لڑکی نہایت خوبصورت چودہ سالہ ہے بیاہ ہونیکے چند ہی روز بعد بدھوا ہوگئی تھی۔ خاوند کی شکل تک نہیں دیکھی۔

جلہ سجان قوم و ... کی خدمت میں

اشتہارات

استری سکھشا

کی ہندی بھاشہ میں لالہ دیوراج منیجر کنیا مہاودیالہ رچت پستکیں۔

شالا کی کنیا

بیہ ۱۲ صفحہ کی اُتم تا سے چھپی ہوئی کتاب ہے اسکی قیمت صرف ۱ ربلا محصول ہے۔ اسمیں سرل بھاشہ میں کنیاؤں کو منوہر اویدیش دیئے ہوئے ہیں۔

اخباروں کا ریویو

ہار بنجر ۔ اتی اُتم پستک ہے استریوں کے لئے نہایت مفید ہے۔

پنجاب پیٹریٹ ۔ اس پستک میں لالہ دیوراج نے صاف اور سرل بھاشا میں کنیاؤں کو اُتم بہن اور اُتم بھاریا اور اُتم ماتا بننے کے لئے شکشا دی ہے۔ اس پستک میں کوئی ایسی بات نہیں جسپر کسی مذہب کا آدمی اعتراض کر سکتا ہو۔

دھرم رکھشک ۔ کنیاؤں کے لئے یہ پستک ایک شکشک کا کام دیگی۔ کنیاؤں کو ضروری اویدیش اس طرز سے دیئے گئے ہیں۔ کہ کنیائیں لکھنا پڑھنا بھی سیکھ جائیں۔ اور ساتھ ہی انکے آچار ویوہار بھی شدہ ہو جائیں۔

ٹربیون ۔ ہم خوشی کے ساتھ اس پستک کی اُن صاحبان کے پاس سفارش کرتے ہیں جو اپنی کنیاؤں کو مفید دلچسپ اُپدیش اور شکشا دایک پستک دینا چاہتے ہیں۔

بھارت بھگنی ۔ ہمیں بڑے اُتم اپیوگی اویدیش دیکھائی دیئے ہیں۔ یہ پستک کنیا پاٹھ شالا کے لئے بیحد اپیوگی اور اُتم ہے۔

سول ملٹری گزٹ لاہور ۔ ہر ایک بھارت نواسی کنیا کو یہ پستک پڑھنی چاہئے۔

ستیہ دھرم پرچارک جالندھر ۔ اس اپورب گرنتھ کی بھاشہ منوہر اور سرل النکاروں سے یُکت ہے۔ یہ پستک استری شکشا کے گرنتھوں میں نرالا ڈھنگ رکھتی ہے ہم اس کتاب کو بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے دیش کی کنیا پاٹھ شالاؤں کے سلسلہ تعلیم میں داخل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

بھارت سیوک ۔ کنیاؤں کو انکے تمام فرائض کے متعلق بڑی قیمتی ہدایتیں منوہر شبدوں میں کی گئی ہیں۔

بھارت سدھار ۔ یہ کتاب چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تعلیم کی خاطر بنائی گئی ہے۔ اور اس مطلب کے لئے مصنف نے ارادے کو پورا کر دیا ہے۔ انہیں ہند ۔ اس کتاب میں صبح سے لیکر رات تک جو کچھ ہماری کنیاؤں کو کرنا چاہئے۔ اسکے بارہ میں نہایت خوبی سے اویدیش دئے گئے ہیں۔ عبارت نہایت سلیس با محاورہ اور موثر ہے۔

قیصری جالندھر ۔ کتاب نہایت عمدہ ہے۔

ہیومینٹی سرونٹ ۔ ہم اس کتاب کی تمام ہندی دانوں کے لئے سفارش کرتے ہیں۔

سوبودھ کنیا

۲۸ صفحہ کی یہ کتاب کنیاؤں استریوں کے پڑھنے یوگیہ ہے۔ اسمیں سیکڑوں اور نوین اتی منوہر کتھائیں ہیں جنکے پاٹھ سے استریوں میں دھرم بھاؤ سو بھرتا اور فرض پورا کرنے کی رُچی بڑھتی ہے۔ قیمت ۱ ربلا محصول۔

اخباروں کے ریویو

ہار بنجر ۔ اس میں دلچسپ کتھائیں ہیں۔ جس سے استریں بڑی اپدیش ہونگی۔

ہیومینٹی سرونٹ ۔ کتھائیں منوہر ہیں اور ان کا پاٹھ کنیاؤں کو لابھدایک ہوگا۔

ٹربیون ۔ کتھائیں عمدگی سے بیان کی گئی ہیں عبارت منوہر ہے چھپوائی عمدہ ہے۔

بھارت بھگنی ۔ بڑی اپکارک پستک ہے۔ اس کا پرچار سب پاٹھ شالاؤں میں ہونا چاہئے۔

دھرم تناولی

اسمیں سرل بھاشا میں النکاروں کی ساتھ پانچ دھرموں پر اویدیش دیا گیا ہے۔ قیمت ۲ پائی۔ اسکے سوائے اُن پڑھ استریوں کی یاترا اور چترشالا یہ دو گرنتھ اردو حروف میں قیمت فی ۲ پائی۔

المشتہر بندرابن کوٹ کشن چند جالندھر۔

کنیا کے لئے برکی ضرورت

لڑکا چار گھر۔ کھتری سیٹھ مرہوترہ۔ اقوام میں سے ہو۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے اندر۔ صحت بدنی عمدہ۔ گذارہ معقول۔ آریہ خیالات کا ہو شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ درخواستیں پرچارک کے منیجر کے نام آویں۔ راقم منیجر۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو۔ کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون۔ دری۔ کھیس۔ دوتھی۔ وسوتی سوسی۔ وغیرہ وغیرہ تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بنظر ترقی و اشاعت ایسی اشیا اس کارخانہ کے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرمادیں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی ازار بند یا دیگر اور کوئی مشہور چیز طلب فرماوینگے تو وہ بھی بہم پہنچائی جاویگی۔ ہرو صاحب

جس نمونہ کا گبرون تیار کرانا چاہئیں۔ نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کی جاوینگے۔ علاوہ واپسی نمونہ پیرز چارج ہونگے۔ مال نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔

المشتہران۔ جیرام متھرا داس پوری پیرپرائیٹر آرین کلاتھ فیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کی جاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ۔ اسکی کھانے سے دل اور دماغ و جگر و گردہ و مثانہ و ضعف و پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہوجاتی ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہوجاتے ہیں۔ منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہوجاتی ہے ہر قسم کی جریان منی کو بالخاصیت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی اس سے جاتی رہتی ہے۔ جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنا چاہئے۔ نیز جنکہ بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکی تدارک کے لئے یہ اکسیر ہے۔ یہ روغن مسیحا کے ہمراہ جلق زدوں کے حق میں اکسیر ہے۔ جیسا مانہ سی کم نہ دوائی بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ ع روپیہ

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ مجلوق و سست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ رگ و پٹھے درست ہوجاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندی و فربہی پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ روپیہ۔

دوائی آتشک۔ خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہوگیا ہو بغیر قے و دست و منہ آنے کے دور ہوجاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ۔

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا۔ یا اسکے سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو۔ اسکے استعمال سے دور ہوجاتی ہیں۔ قیمت فی تولہ للعہ روپیہ۔

المشتہر حکیم تاراچند از گجرات پنجاب۔

سودیشی وستو

سرب سجنوں کو ودت ہو۔ کہ ہم نے آریہ بھائیوں کی درخواستوں پر سرب سجنوں کو اشیاء ذیل یعنی ہر قسم کا شہد ہر قسم کا ریٹھا تمبر ورچینا شہد خالص دھوپ سے لندت۔ اور ہر قسم کا یعنی گری سیاہ۔ بیلی جو رادخیرہ اور بھی جو دستی اس پہاڑ میں ہوتی ہے۔ بہم پہنچانے کا پربندھ کیا ہے۔ جن مہاشیوں کو ضرورت ہو۔ نقد قیمت بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔ مال بہ صرف خرچ اور مناسب قیمت چیزوں کی چیزوں کا نرخ وغیرہ دریافت کرنے پر بتلایا جاسکتا ہے۔ مال بذریعہ پارسل دوارا ارسال ہوگا جس سے کہ خرچ کم پڑے۔ جو صاحب ۵ روپیہ کا اکٹھا مال منگوائینگے تو خرچ بہت کم پڑیگا۔ درخواستیں میرے نام ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔ اور مال روپیہ آنے پر خریدا جاویگا۔

المشتہر دیوی چند بیٹھ تادھرم سال ضلع کانگڑہ قصبہ گورکھا پور رانی کیمن۔

ہون سامگری

رشی سدہانت کے مطابق پچیس ۲۵ سگندھی دایک اجزا کا مجموعہ اپنے کارخانہ میں خاص توجہ اور نگرانی سے تیار کرتا ہوں۔ کارخانہ میں بہت زیادہ مقدار بننے کے سبب پنجاب بھر میں ہر ایک شہر کے لوگوں کو یہ پچھلے نرخ سے مہنگی نہیں۔ بلکہ زیادہ سستی۔ زیادہ خوشبودار اور زیادہ دیر پا ہے۔ سستا ہی اجزا کی شدھ مقدار اور ترکیب ملاوٹ کے لحاظ سے یہ بیشک سبقت اور فوقیت لے گئی ہے۔ اگر پسند خاطر نہ ہو۔ تو واپس فرمادیں۔ نرخ (عہ - ۸ - لہ) کی تھیلیوں میں بند یا ۹ سیر کمیشن ۱ فی روپیہ عہ روپیہ سے زیادہ خریدار کو۔

المشتہر ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

رائے ست دھرم پرچارک مورخہ ۱۲ اکتوبر ۹۲ ہمنے خود استعمال کرکے دیکھا۔ واقعی یہ سامگری بہت عمدہ پائی گئی۔ ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ اگر ایسی سامگری الا الہر گلوبتا پبلک کو بہم پہنچاتے رہینگے۔ تو پبلک کو ایک عمدہ چیز ملتی رہیگی۔

کنیا کے لئے برکی ضرورت

ایک چودہ سالہ پنجابی کھتری کنیا کے لئے جو ستری پاٹھشالا جالندھر میں ساتویں جماعت تک تعلیم پاچکی ہے۔ ایک ایسے پنجابی کھتری برکی ضرورت ہے جسکی عمر ۲۰ اور ۲۶ کے درمیان ہو۔ وہ ہی درخواست کرسکتے ہیں۔ جو کہ آریہ اور استری سکشا کے حامی ہوں۔ المشتہر منیجر ست دھرم

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب سینٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں ایاں ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ سرمہ ہر قسم کی بیماری کے لیئے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے - اور عینک استعمال کرنیکی حاجت نہیں رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ مفید ہے - قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام خاص اس سرمہ سے فایدہ اٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے - مبلغ دو روپیہ (عہ) ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ (ﷲ) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ (مہ) مصری ممیرہ فی تولہ ہ محصول ڈاک ذمہ خریدار - درخواست بھیجتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں -

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سند

میں نے آپکے ممیرے کے سرمہ سفید کو تین اشخاص پر استعمال کیا جنکو انگریزی اور دیسی استعمال کرنے سے کچھ فایدہ نہیں ہوا تھا ایک بیرسٹر جنکی آنکھ کے پردہ میں زخم تھا - اور دو ہندوستانی کہ جنکو شروع کترکٹ (موتیابند) تھا - آخر سرمہ کو دھندہ اور ناخونہ تھا - آپکا سرمہ تینوں کیلئے ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی مفید پایا - میری رائے میں یہ ہا ہیے جہاں ہر قسم کی دوائی آنکھ کے امراض کیلئے میسر نہیں ہو سکتی - آپکا سرمہ شفا نسبیہ کو تین ذریعہ ڈاکخانہ تجارت فروخت ہونا چاہیے تاکہ ہر ایک امیر غریب اسکو سرمہ سے مستفید ہو کر آپکو یاد کرے براہ مہربانی اور دو تولہ سرمہ بذریعہ وی پی پوسٹ میرے نام روانہ فرمادیں - رقمہ ڈاکٹر شیخ عبد العزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ چاول ایبرہا - ۹ - مارچ ۱۸۹۶ء

جناب پروفیسر صاحب تسلیم - آپکا سرمہ ایک شخص نے استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند ناخنہ تھا - زنک وٹین کا سک لوشن بوریک لوشن - لیڈ لوشن کسی سے اسکو فایدہ نہ ہوا تھا آپکے سرمہ کے ایک ہفتہ کے استعمال ہی کلی فایدہ ہو گیا -

رقمہ ڈاکٹر نوازش علی نشتر بمقام لدھیانہ - ۵ مئی ۱۸۹۶ء

میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا - نہایت مفید پایا آنکھوں کی بیماریوں کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے - علاوہ ازیں آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے - اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے - درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قایم رکھنے کیواسطے نہایت مفید اور زود اثر ہے میں نے آج تک کبھی کوئی دوائی اس سے بہتر فایدہ بخش نہیں دیکھی - رقمہ مرزا محمد حیات خاں بہادر سی ایس آئی ڈپٹی کمشنر جالندھر (۸ جنوری ۱۸۹۶ء)

میں اس کی بخوشی تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے - اپنے زیر علاج کئی ایک مریضوں پر استعمال کیا - میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کیلئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال مفید ہے -

رقمہ خان بہادر ڈاکٹر رحیم خاں ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ورنیکلر کالج لاہور - ۱۲ مئی ۱۸۹۶ء

میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان بیماروں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا - میری رائے میں خاصکر ان بیماروں کے واسطے کہ جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو - دھندہ اور غبار و کمزوری نظر ہو - یہ سرمہ نہایت مفید ہے -

رقمہ ڈاکٹر برج لال گھوش رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - یکم جون ۱۸۹۶ء

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب دو ہزار کے ہیں - ایک کو بھی فرضی ثابت کر دیوے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا - جو اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ میں اسی مطلب کیلئے ۷ مارچ ۱۸۹۵ء جمع کیا گیا ہے -

مصدقہ لفٹنٹ سر جن جناب ڈاکٹر بھولاناتھ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

روح حیات

RUH-I-HAYAT

فوائد روح حیات

بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پروائی کی جہالتیں باعث بے اعتدالیوں یا خلاف قدرت لطف اٹھانے نے امراض کمزوری اعصاب اور طرح طرح کی شکایات پیدا ہو کر دنیا کی تمام لذتوں سے محروم بیٹھے ہیں۔ اُن کو چاہیئے کہ ہمیں مقوی بہی روح کو استعمال کریں۔ دو یوم میں ہی قوت جوانی کو شباب شروع کر دیتا ہے دیگر امراض جو کثرت زہریات اور طفولیت کی بدکاریوں سے لاحق ہو گئی ہوں اُن کے دفعیہ میں حکم اکسیر رکھتا ہے۔ نامردی درد کمر فی ایطیس ضعف مثانہ جریان ضعف دماغ معدہ جگر تبخیر اختلاج قلب کیواسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ سارے جسم کی کمزوری لاغری۔ بیرونقی زردی چہرہ کے لئے اگر تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے لطف یہ کہ حلق سے اُترتے ہی اس کا اثر خاص اُن عضلوں پر ہوتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بیشمار لوگ اس کے مقوی جسک ہونے سے قابل و خوبی کے مداح ہیں۔ مذکورہ بالا امراض کیواسطے لفٹنٹ سر جن صاحب سند یافتہ یونیورسٹی انگلینڈ و دیگر معزز صاحبان نے تجربہ فرما کر اس کی تصدیق کی ہے

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے

سندات روح حیات



پانچہزار معزز اشخاص کا تصدیق کردہ

شرطیہ نامردی کا داخلی و خارجی شرطیہ علاج مستند

قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عـہ)

اس بکس میں ادویات مفصلہ ذیل داخلی و خارجی علاج کی ہوتی ہیں۔ روح حیات ۲ بوتل (عـہ) روغن دافع سستی ایک شیشی (للعہ) اور زاد نامردی کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری رگوں اور پٹھوں کی سستی لاغری کجی۔ دل دماغ معدہ جگر کی کمزوری کیوں نہو۔ مذکورہ بالا ادویات کے استعمال سے انشاء اللہ شرطیہ صحت ہو جاتی ہے قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عـہ)

نوٹ۔ اگر ہماری ادویات کے استعمال سے کسیقدر بیماری باقی رہجائے۔ تو ازالہ مرض کے واسطے اور کتنی ہی دوائی بلا قیمت دیجاویگی

المشتہر

حکیم محمد شفیع آئی ڈاکٹر منیجر شفاخانہ عام لاہور متصل کوتوالی

نوٹ۔ مفصل فہرست کیواسطے ۱/ کا ٹکٹ عنایت ہو۔ مردمی بکس ہر ایک موسم میں استعمال ہو سکتا ہے ۔ شمس مطبع پنجاب جالندھر شہر میں اللہ منشی ام پنیڈ منیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षा महे

ارتھ۔ ہم سب آپس میں متر بھاؤ سے برتیں

کا بالن — الیتوبہ ہم

اخبار ست دھرم پرچارک

جلد ۸ — ۱۹۵۳ بکرمی

ہفتہ وار ہر روز شکر جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

اودیش

(۱) ویدوکت ست کا پرچار اور سنیہ کا تعصب سے الگ کرنا۔ (۲) شاریرک آتمک سماجک اُنتی کے متعلق مضامین خاص شائع کرنا (۳) کبھی کبھی مہاتماؤں کی جیون چتر پرکٹ کرنا (۴) دھرم سمبندھی و دیگر مختلف خبروں کا اختصار پیش کرنا

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے ہر جگہ پیشگی معہ محصول ڈاک چار روپیہ چار آنہ بلا محصول تین روپیہ آٹھ آنے طالبعلموں سے سالانہ معہ محصول تین روپیہ بلا محصول دو روپیہ چار آنہ (۲) کارڈ پانے سے نمونہ مفت (۳) اجرت اشتہارات فی سطر کالم ایکبار کیلئے زیادہ عرصہ کے لئے خاص انتظام

اشتہار

ہر خاص و عام کو واضح ہو۔ کہ ادویات مندرجہ ذیل فائدہ عام کیواسطے میری دوکان میں موجود ہیں اور ادویات مذکور قدیم سے آزمودہ کی ہوئی ہیں اور ایسے جن صاحبوں کو ضرورت ہو میری دکان ہی آزمائش کر کے خرید کریں۔ اور دیکھیں کہ ادویات مذکور سے کیقدر فائدہ ہوتا ہے

معجون حیات بخش معجون مذکور واسطے قوت دماغ۔ درد گردہ و درد مثانہ۔ کہنہ آتشک۔ سوزاک بواسیر کے واسطے مفید ہے۔ زرد رنگ کو سرخ کرتی ہے۔ اور قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ اور دائمی قبض کے واسطے مفید ہے قیمت دو روپیہ۔ دو ہفتہ کیواسطے ہے۔ **دوائی اٹھرا** دوائی مذکور جن عورتوں کا حمل جلدی جلدی اسقاط ہو جاتا ہے۔ یا جنکی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ انکے واسطے مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ...

دوائی خارش تر و خشک۔ یہ دوائی خارش ہر قسم کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بکس ... **حبوب آتشک** خواہ کیسا ہی پرانا آتشک ہو۔ دوائی مذکور بغیر منہ آنے یا کسی اور قسم کی تکلیف کے دو ہفتہ میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے قیمت فی ڈبیہ ... **حبوب تلی** مجرب حبوب مذکور تلی کیواسطے بہت ہی مفید ہے۔ اگر تلی برسوں کی ہو تو چالیس روز میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے قیمت فی ڈبیہ ... **بوٹی بواسیر** یہ بوٹی ایک سنیاسی صاحب کی بتلائی ہوئی جاری پاس موجود ہے۔ جو سینکڑوں آدمیوں پر آزمائی ہوئی ہے جو

کیسا ہی پرانا ہو۔ دو ہفتہ میں بالکل صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲ اور ڈبیہ

معجون قوت باہ معجون مذکور قوت باہ کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت بہت ارزاں فی ڈبیہ ... **دوائی تپ دق** دل کے واسطے از حد مفید ہے۔ قیمت ... **حب عطوس** حب مذکور دافع تقوس سکتہ تشنج۔ امراض بارد۔ اور درد شقیقہ کے واسطے بہت مفید ہے قیمت ... **دوائی سوزاک** سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے قیمت ...

حب حیات حب مذکور تقویت معدہ۔ اصلاح ہضم کرتی ہے یعنی ریحی دافع قراقر و نفخ شکم ہاضمہ مقوی دماغ و تصفیہ حواس و تفتیح سدہ قیمت ۴۰ گولی دو روپیہ۔ **یاقوتی** بازو محرورین کے لیئے غایت درجہ مفید ہے خفقان اور گرمی تقویت اعضاء رئیسہ اور دل اور روح کی صفائی اور نیز گرمی کے بخار کو بھی فائدہ مند ہے فی ڈبیہ ... **سرمہ مرواریدی** یہ سرمہ دھند۔ غباری۔ جالا ضعف بصر۔ تاریکی چشم موتیا بند۔ آنکھوں سے پانی جانا۔ خارش کے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ہر دو قسم سیاہ و سفید ... **اطلاع** قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہیئے۔ خرچ محصولڈاک ذمہ خریدار۔ پرچہ ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا۔ **المشتہر**

حکیم لشمبر داس بازار بہ بیالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی نامردی کی اکسیر دوا! میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا ...

آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیرج یعنی دھات گرنے سے یا اسمیں کوئی خرابی آنے سے نسل میں یا بیرج میں کوئی نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پردر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی تین روپیہ۔ گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپیہ

عرق کافور ہیضہ کی چٹھی

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ سے ڈرنا نہیں رہا۔ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن دہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی بدہضمی کی حالتوں میں چند جگہ استعمال کیا۔ مفید ثابت ہوا۔

ناول چلے ...

تیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کے بعد

گنگارام صاحب مینا مہر جن فرزند بلند حضور عالیجناب نواب حب دجی سی ایس آئی ڈاکٹر باست بہاولپور ڈاکٹر ہندیت نیک نیت ڈاکٹر ہندیت

مفصلہ ذیل ادویات ریاست بہاولپور کے نہایت مشہور و معروف نیک نیت ڈاکٹر ... حضور عالیجناب نواب ... بہاولپور ... جو ... اعلیٰ میڈیکل ڈگری اپنا نشان ... صوبہ پنجاب ...

... میڈیکل کالج سے ... ایجاد فرمائی ہیں۔ کہ جو نہایت کامیابی کیساتھ ڈاکٹری کا پیشہ کرتے ہوئے تیس سال کا ... ہو گیا ہے اور جو ...

... رکھتے ہیں۔ یہ ادویات کو پبلک کی بھلائی کیلئے تب مشتہر کیا گیا ہے۔ جب انکو ہزارہا مریضوں پر کامیابی کیساتھ تجربہ کرنے سے نہایت مفید پایا ہے۔

جوہر مصفی ہمارا یہ جوہر مصفی کے برابر صفائی خون کے لیئے اور کوئی بہتر دوائی نہ ہوگی یہ جوہر ہمالہ پربت کی جڑی بوٹیوں سے اسلاک کی آب و ہوا کے موافق بڑی محنت و صفائی سے تیار کیا گیا ہے۔ جو جلد کی بیماریوں اور خون کی خرابیوں کو فوراً دور کرتا ہے۔ بدن کے پھوڑے پھنسی۔ آتشک درد اعضاء جسم پر سیاہ بدنما داغ یاد ہے درد عصاب کمی اشتہا۔ درد مثانہ۔ بدہ۔ وجع المفاصل۔ خنازیر۔ خارش کھجلی۔ دربغل و ... وغیرہ وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی خورد ... کلاں ...

ویجیٹیبل نروائن ٹانک پلز یعنی حب مقوی اعصاب۔ لگاتار دماغی محنت سے جنکا دماغ کمزور ہو گیا ہو چہرہ زرد۔ ہاتھ پاؤں ... اور ضعف کمزور۔ کسی کام کرنیکو دل نہیں چاہتا۔ جب جوانی کی بے ضیاعیوں سے دل اور دماغ کی طاقت سست ہو گئی ہوں۔ تب انکو یہ نروائن ٹانک پلز اکسیر کا کام دیتی ہیں۔ انکے استعمال سے رگوں اور پٹھوں میں بہت بڑی طاقت آجاتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ گولیاں مفصلہ ذیل امراض کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ سرعت انزال۔ جریان منی ضعف باہ۔ ضعف دماغ۔ رقت منی۔ ضعف معدہ ضعف دل و جگر۔ نسیان بھی ریح کا درد وغیرہ وغیرہ۔ اور گم شدہ طاقت کو واپس لاتی ہیں۔ قیمت بڑے نام یعنی ایک لبوریٹرڈ ڈبیا جس میں ۳۲ گولیاں ہوتی ہیں مبلغ ... اور ... گولی کا بکس ... ان گولیوں کی مفصل اور پوری تعریف اشتہار کے بجائے ... تحریر واضح ہو سکتی ہے۔

نامردی کی گولیاں مادرزاد نامردی کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری اور کیوں نہ ہو ... سستی کیوں نہ ہو۔ یہ نادر مجرب دوائی فی الفور ... جوانی دکھاتی ہے۔ قیمت فی بکس ...

روغن طلا صرف بیرونی استعمال ہے۔ نامردی کیلئے ہماری مجرب نامردی کی گولیوں کے ہمراہ استعمال کرنے سے دوبارہ شباب کھلا اتا ہے۔ بالکل بے ضرر چیز ہے۔ آبلہ ... ہرگز نہیں ہوتا۔ قیمت فی شیشی ...

گنوریا (سوزاک) فرنگ کا مسیحا ... یہ ایسا ... مریض کو دیکھنے نصیب ہوتے ہیں جن سے تمام عمر تکلیف میں گذرتی ہے۔ اگر ہماری دوائی ٹھیک طور پر استعمال کیجائے تو پرانی سوزاک کو تھوڑے چند روز میں جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ اور پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا درد جلن ... بالکل آرام آجاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ...

سفلس (آتشک) کا مسیحا کتنا ہی پرانا آتشک کیوں نہ ہو۔ یہانتک کہ ہڈیوں تک اپنا اثر پہنچا چکا ہو اور بدن پر پھوڑے پھنسی اور زخم بھی نکلے ہوئے ہوں۔ اور گلے جوڑوں میں درد ہو۔ اسکے استعمال سے زہر جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ اور بغیر منہ آئے ... صحت کامل ہو جاتی ہے اور بعد پارہ ... پرہیز ... قیمت فی شیشی خورد ... کلاں ...

جوہر ہمی یہ عجیب و غریب دوا ہر قسم کے ... کے لیئے اکسیر ہے۔ کونین سے بڑھکر مفید اور پرتاثیر ہے ... جو ... علاج ہے اور بالکل بے ضرر ...

تیار کیگئی ہے۔ قیمت فی شیشی ...

سپلین پلز یعنی طحال یا تاپ تلی بالف کی گولیاں۔ ان گولیوں سے تلی بالف ... فائدہ ہوتا ہے قیمت فی بکس ...

استھما کا مسیحا یعنی دمہ کی بیماری کی مجرب دوائی سینکڑوں مریض اس سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی ...

ذیابیطس کو آرام کرنیوالی گولیاں بار بار پیشاب کا آنا تشنگی لاغری بیچینی کمزوری اسکے استعمال سے بند ہو جاتی ہے۔ اور وہ مہلک ذبل جسکو کاربنکل (سرطان) کہتے ہیں نکلنے نہیں پاتا شکر پیدا ہونے و خرابی جگر وغیرہ کو دور کرتی ہیں۔ بڑی مجرب دوائی ہے۔ قیمت فی بکس ...

دائمی قبض کو دور کرنیوالی گولیاں جن لوگوں کو دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے وہ اسکو چند روز استعمال فرماویں۔ ضرور فائدہ ہوگا۔ قیمت ... گولی کا بکس ... گولی کا ...

بواسیر کا عرق مع مرہم اسکے چند روز استعمال سے بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی ... کیسی ہی ردی حالت میں ہو۔ فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے۔ اور ... سوکھ جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ... مرہم ...

عورتوں کی مختلف امراض کیلئے ادویات بادگولہ۔ رحم کی مختلف امراض حیض کی مختلف شکایات کے لیئے نہایت عمدہ مجرب ادویات ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں۔ بادگولہ کیلئے گولیوں کی قیمت فی بکس ... دیگر امراض کا حال لکھکر دریافت کر سکتے ہیں۔

آنکھوں کی مختلف امراض کے لیئے ادویات آنکھوں کی مختلف امراض مثل ... موتیابند۔ سرخی چشم وغیرہ امراض کیلئے ہمارے پاس علیحدہ علیحدہ ادویات مل سکتی ہیں۔ آپ بیماری کا حال ... پورا لکھکر بھیجیں تو جیسا ... دوائی منتخب کرکے ارسال کیجائیگی۔

اسکے علاوہ بہت سی دوائیں مثلاً ترقی حافظہ کی گولیاں فی بکس ... بچھو کے کاٹے کی نادر مجرب دوائی فی شیشی ... اور درد سر کی دوائی ... بوتل ... دانتوں کا خوشبودار منجن فی بکس ... دانت کی نادر دوائی فی شیشی ... عرق دافع درد گردہ فی شیشی ... بچوں کے دستوں کو بند کرنیکی پوڑیاں ... داد کی دوائی فی بکس ... گنٹھیہ کی دوائی فی بکس ... تیل فی شیشی ... بڑی فہرست تیار ...

نوٹ مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ ہمارے دوا خانہ ہاسپٹل جالندھر شہر میں خط و کتابت کرنے سے ہر قسم کی دوائی نہایت عمدہ مجرب مل سکتی ہے اور نیز دواخانہ میڈیکل ہال سے ہر قسم کی انگریزی ادویات نہایت عمدہ خاص ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ ادویہ اور ... دوکانداروں کی نسبت بکفایت مل سکتی ہیں ... ادویہ کے استعمال کرنے کی ترکیب ... پرہیز وغیرہ کا پرچہ دوائی کے ساتھ بھیجا جائیگا ... مرض ... بذریعہ خط ... لکھنا چاہیئے۔ ادویات ... ویلیو پے ایبل بھیجی جاتی ہیں۔ ... کی مفصل فہرست ... مفت ...

نمبر ۳۸ | مطبوعہ ۱۳ پوہ سمبت ۱۹۵۳ بکرمی ۲۵ دسمبر ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر | جلد ۸

جلسے

آریہ سماج لودھیانہ کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

آریہ سماج مالیر کوٹلہ کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ء و یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

آریہ سماج شیخوپورہ کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ء اور یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

آریہ سماج شاہ آباد ضلع انبالہ کا سالانہ ۱۰ و ۱۱ جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

آریہ سماج بھاگووالہ تحصیل بٹالہ کا سالانہ جلسہ ۱۶ و ۱۷ جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

آریہ سماج دینانگر کا سالانہ جلسہ ۲۴ و ۲۵ اپریل ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

ست دھرم پرچارک

پارسیوں کا مذہب ایک ویدک دھرم

جن صاحبان کو مذہبی دنیا میں کچھ دخل ہے انہیں معلوم ہوگا۔ کہ پارسی مذہب کا بانی زردشت ہوا ہے۔ یہہ مہاتما مسیح سے ۵۰۰ برس پہلے گزرا ہے۔ اسکی جنم بھومی وہ استھان ہے جسکو آج کل بلخ کہتے ہیں۔ بچپن ہی سے اسکو ودیا حاصل کرنے کا بڑا شوق تھا۔ علم نجوم اور جوتش میں اپنی زندگی کا بڑا حصہ بتیت کیا۔ اسنے اپنی علمیت کو اپنے اوپر ہی محدود نہ رکھا۔ بلکہ اپنے خیالات کو وسعت دینے اور اشاعت کرنے کے لئے سوچا کہ بنا پرچار کرنے کے میرے خیالات نہیں پھیلیں گے۔ مگر پرچار کا کام شروع کرنے سے پہلے اسنے آریہ ورت کی سیر کی اور یہاں معقول عرصہ تک سکونت اختیار کی۔ چنانچہ سنسکرت کی اچھی اچھی پستکیں مطالعہ کیں۔ چنانچہ مہارشی جیمنی جی سے مدت تک ودیا حاصل کرتا رہا۔ ودیا کو حاصل کرکے پھر ایران دیش میں گیا۔ اور پہلے پہل وہاں کے راجہ اسفندیار اور اسکے وزیر جاماسپ کے دربار میں پہنچ گیا جسکا اثر یہہ ہوا کہ دونو نے اسکے خیالات کو سویکار کیا اور اسکے معتقد ہوگئے۔ یہاں تک کہ اسکی پرجا اور اسکے منتری کے طفیل سے ایران دیش میں اسکا مذہب راج دھرم ہوگیا اور پھر تو سینکڑوں اپدیشک بادشاہ کیطرف سے مقرر ہوگئے۔ جنہوں نے شہر بشہر پرچار کرنا شروع کیا۔ اور آگ کی طرح یہہ مذہب پھیلنے لگ گیا۔ پھر اسنے ایک پستک لکھی جسکا نام زنداوستا ہے جسکے مذہبی اصول بالکل آریہ دھرم سے ملتے ہیں۔ زبان بھی بالکل سنسکرت کے موافق ہے۔ بلکہ سنسکرت ہی بگڑی ہوئی ہے۔ اسنے جا بجا وید کا حوالہ اپنی پستک میں دیا ہے۔ ایران کا نام بھی آریہ دیش کے پرچارکوں کے نام سے منسوب ہوا۔ یعنے آریستھان اصل اسکا نام تھا۔ بگڑتے بگڑتے ایران ہوگیا۔ اسکی تصدیق بائبل ان انڈیا کے ہوگی اور ایلفنسٹن صاحب کی تاریخ کے فٹ نوٹ سے ہوتی ہے۔ چنانچہ پارسیوں کا سب سے پہلا معتقد ہیا ودی یعنی اسوتی تھا۔ پارسیوں میں اصل سندان بھی چار قوموں پر ہیں۔ اور انکے قانون سنجوگ کے قوانین کے بالکل ہمشکل ہیں۔

ہون کرنے کا طریقہ بالکل آریوں سے ملتا ہے۔ زردشت کا مذہب بالکل ویدوں کا ماخذ ہے۔ اس مہاتما نے ویدوں کی تفسیر آتشوں کو سمجھ کر جہاں اگنی شبد کے معنے پرمیشور کے تھے وہاں آگ کے لئے اور جہاں ویدوں میں فقط ایشور پرستی کی آگیا تھی۔ زردشت نے آتش پرستی کی اجازت دیدی۔ آپ سے یہہ نہیں۔ کہ زردشت الی آخر [illegible]

تھا۔ اور اُنہوں نے اپنے دھرم کو بذریعہ اُپدیش و پرچار کے جابجا یونان تاتار۔ آریاورتہ و عرب۔ روم وغیرہ دیش ودیشانتروں تک پھیلایا۔ اوم شنو دیوی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اوم وشوانی دیو سوتر ۔ ۔ ۔ اور گایتری منتر بگڑے ہوئے لفظوں میں زردشت کی مصنفہ کتاب ژند اوستھا میں ملتے ہیں جب اسلامی طوفان شروع ہوا۔ تو اس مذہب کے معتقدوں پر بھی بڑی سختیاں کیگئیں۔ اور انکو جبراً مسلمان کیا گیا۔ آجکل بھی اس مذہب کے پیرو ساحل مالابار کے اردگرد اکثر ملتے ہیں۔

ایران کے بڑے بڑے بادشاہ گشتاسپ ارجاسپ وطہماسپ یکے سب آریہ تھے اور آریہ ہونیکا فخر کرتے تھے۔ ایران کے پراچین اتہاس اسبات کا کافی ثبوت دیتے ہیں۔ کہ آریہ ورت سے ایرانیوں کے راہ و رسومات رواج وطرق مذہب وطریق معاشرت وطریق عبادت بالکل ملتے جلتے ہیں۔ مگر ایران کو آتش پرستی نے اور آریہ ورت کو بت پرستی نے مذہبی دنیا میں بالکل غارت کردیا۔

غرضیکہ ہم جس ملک کی پراچین تاریخ کا پتا لگاتے ہیں۔ کھوج کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں کے باشندے ویدک دھرم کے پیرو تھے۔ پھر سوال اٹھتا ہے۔ کہ کس طرح ویدک دھرم کے پیرو ہوسکے۔ وہی تاریخ جواب دیتی ہے کہ یہاں آکر آریہ اُپدیشکوں نے پرچار کیا۔ جنکے آگے بڑے بڑے راجاؤں مہاراجوں اور سرداروں نے سر جھکایا۔

پس آریہ دھرم کو سرب دیشی دھرم بنانے کا اعلیٰ ذریعہ پرچار ہی رہے۔ اور پرچار ہی ہوسکتا ہے۔ اور یہ پرچار ہی تھا اور پرچار ہی ہوگا۔ اگر پراچین سمیں آریہ لوگ ہر ایک ملک میں سکول بناتے پھرتے اور کالج قایم کرکے امید کرتے کہ ویدوں کا مت ہر ایک ملک شہر میں پھیلے گا تو انکا ساتھ ایک دو ملکوں پر ہی ہوجاتا لیکن پرچار ہی ایسا ذریعہ مکمل تھا جس کہ انہوں نے تمام مذہبی دنیا کو فتح کیا۔ اور انکے نام کا نقارہ چاردانگ عالم میں بجتا تھا۔ اس لیئے پیارو سجنو اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کا جھنڈا پھر پاتال دیش سے لیکر آکاش تک قایم ہو۔ تو اسکا اعلیٰ ذریعہ پرچار ہی ہے آؤ اس جلسہ میں دل کھولکر آریہ سماج کی مدد کرو۔ تاکہ آریہ سماج کافی روپیہ اور شردھا سے اُپدیشکوں کو پیدا کرکے جابجا اسکا پرچار کرسکے۔ اور مذہبی دنیا میں پھر پراچین سمیں کی طرح آریہ دھرم ہی رہنما اور سرپرست ہو۔ (ج۔ د)

ہمارا من ہی سورگ نرگ دھام ہے

اکثر مذہبوں کے بانیوں نے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لیئے سورگ۔ اور نرگ لوگ کا عجب نقشہ کھینچا ہے۔ عیسائیوں نے تو سورگ لوگ کا پتا آسمان پر دیا۔ جہاں کہ حضرت عیسیٰ کا راج ہوگا۔ اور انکے معتقد کے سر پر سنہری تاج رکھا جاویگا۔ اور وہ انکے داہنے ہاتھ بیٹھینگے۔ اور ہر طرح کی کھانے پینے کا آرام ملیگا۔ نرگ لوک کا پتا بھی انہوں نے یہیں بتلایا۔ جہاں کہ وہ لوگ جاویں گے جو حضرت عیسیٰ کے معتقد نہیں ہیں۔ انکو سر پر کانٹوں کا تاج ہوگا۔ اور انکو کسی پرکار کی راحت نہیں ملیگی۔ لیکن اہل اسلام نے جب دیکھا کہ عیسائی مذہب پھیل چکا ہے۔ اس لیئے اپنے مذہب کے چلانے کے لیئے اُس سے بڑھ چڑھکر بہشت و دوزخ کا نقشہ کھینچا۔ آپنے بہشت اور دوزخ کے سات سات طبقے بنائے۔ اور ہر ایک کے جدا جدا نام رکھے۔ چنانچہ اہل اسلام کے پیرو بڑما نے کے لیئے بہشت میں سب قسم کے دنیاوی عیش و عشرت کا نقشہ کھینچ دیا۔ چنانچہ عالیشان محل۔ حوریں۔ غلام کنیزکیں۔ میوجات۔ شراب وغیرہ جو دنیا میں ظاہری راحت دینے والی چیز نظر آئی اُسی کا نام بہشت کی اشیاء کی چیزوں میں درج کردیا اور جو حضرت محمدؐ کے معتقد نہ تھے۔ انکے لیئے دوزخ اور عذاب النار کا ڈر قایم کیا۔

میرا مطلب یہاں اس امر پر بحث کرنے سے نہیں ہے۔ کہ آیا کوئی بہشت و دوزخ آسمان پر ہیں یا نہیں یا ہوسکتے ہیں یا نہیں ہمیں صرف یہاں یہہ بتلاؤنگا۔ کہ سورگ ظاہری آدمیوں اور آرائش و آسائش کی جگہہ کا نام نہیں ہوسکتا۔ بلکہ سورگ کا کیندر آدمی کا اپنا آتما یا من ہی ہوسکتا ہے۔ پرچارک کے کالموں میں کئی دفعہ بیان کیا جاچکا ہے۔ کہ عالیشان محل میں ایک شاہانہ مسند پر یا سنہری کرسی پر بیٹھے ہوئے شخص

سورگ بھی نہیں کہہ سکتے - جبتک کہ اسکا آتما سکھی نہیں - لذیذ میوے اور عمدہ شیریں غذا کھانیوالے سیٹھوں کو ہم بادشاہ نہیں کہہ سکتے - جبتک کہ اسکا آتما آنند میں نہیں ہے بڑے بڑے عالیشان راجے مہاراجے ادہی بھی سکھی نہیں کہلاتے - اور اسی واسطے ایک مہاتما لکہتا ہے کہ ؎

ہفت اقلیم ار بگیرد بادشاہ
ہمچناں در بند اقلیم دگر

جسکا مطلب یہہ ہے - کہ چاہے سات ولایتوں کی سلطنت بادشاہوں کو ملجاوے - پرنتو اسکا من اور دیش کے پراجے کرنے کی طرف لگا رہتا ہے - پرنتو ایک غریب آدمی ہے جو کہ پھولوں کی سیج کے بجائے زمین کو آنند کا بستر سمجھتا ہے - اور سادہ روٹی کھاکر گذارہ کرتا ہے - اگر اسکا آتما آنند میں ہے - اور اسنے شانتی کو ہردے میں حاصل کرلیا ہے تو اسکے واسطے وہی حالت سورگ لوک ہے - پرچارک کے ناظرین کو معلوم ہوگا - کہ فیثا غورث (جسکو سنسکرت میں پیتھا گورو کہا (؟) لکھا ہے - اور دیوجانس کلبی جو کہ نہایت غریب تھے - بادشاہوں سے زیادہ آنند میں رہتے تھے - چنانچہ موخرالذکر کے آگے سکندر اعظم نے جاکر سر جھکایا - اور بے اختیار منہ سے بول اٹھا - کہ کاش میں سکندر نہ ہوتا اور دیوجانس ہوتا - یہہ کہانی ظاہر کرتی ہے - کہ سورگ اور نرگ جسمیں آدمی کا من ہی ہے - بیرونی آرائشیں اور دکھلاوے کی اشیا سورگ نہیں کہلا سکتیں - بس آؤ - مترو اپنے ہردے کو ہی سورگ دھام بنادیں اور پرماتما کے راج میں رہتے ہوئے اسکے بتیے ہوئے استھان کو ہی سورگ سمجھیں - کیونکہ پرماتما کبھی اپنی پرجا کو دکھ کے گھر میں نہیں رکھ سکتا - اس لئیے سچ پوچھو تو نرگ لوگ مثل عنقا کے ہے - پرماتما نے سنسار کو سورگ دھام بنایا - یہہ ہماری بھول ہے کہ ہم اس سورگ دھام کو نرگ دھام بنادیتے ہیں - پس ویدوں کی آگیا پہ چلنے کا نام ہی سورگ دھام ہے - اور اسکے برعکس چلنا نرگ دھام ہے - (ج - د)

ایڈیٹوریل نوٹس

پنجاب پرنسپل ہند و کمپنی سبھا کے پنڈار کے کارکنوں نے ایک ماہواری ہرسہ انگریزی اور اردو ہردو زبانوں میں جدا جدا جاری کیا ہے جسمیں علاوہ پنڈار مذکور کے دیگر اسی طرح کے کمل کارساموں کے حالات درج ہونگے - ایڈیٹر لالہ ہرکشن لال بیرسٹر ایٹ لا ہیں - پہلا ہی نمبر ظاہر کرتا ہے - کہ خشک واقعات پر لالہ ہرکشن لال جی ظرافت کی چاشنی چڑھا کر اس سر کولر کو عام پسند بنانے کی کوشش کرینگے -

ہمعصر انڈین مرر کلکتہ نے اپنے کسی گزشتہ پرچے میں اس دہکش کے سمہ میں بارش لانے کے لئیے یگیوں کے لئیے زور دیا تھا - اسپر بابو دینا ناتھ گنگولی نے ۱۰ دسمبر کے انڈین مرر میں ایک مراسلت چھپوائی ہے جسمیں کہ مہرشی دیانند کے ساتھ ملنے کا ذکر کرتے ہوئے اُن پرشنوں کا بھی ذکر کرتے ہیں - جو کہ انہوں نے یگیہ کے بارے میں مہرشی سے کئیے تھے وجوہات جو اسوقت مہرشی دیانند نے پیش کیں وہی ہیں جو کہ ستیارتھ پرکاش اور رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں جگہہ جگہہ دی ہوئی ہیں - اکثر لوگ جو کہ عالمانہ جہالت کے غلام ہیں - کہدیا کرتے ہیں کہ آریہ سماجی ہون کرکے بارش کیوں نہیں کرا دیتے - انکو واضح ہو کہ آریوں کے یگیہ - ہتیا سوفی والوں کی سنسنی خیز سِدّہیوں اور برہمو سماجیوں کی پرارتہنا کی طرح چھو منتر کی ڈینگ نہیں مارتے - کوئی زمانہ تھا کہ آریہ ورت میں گھر گھر نتیہ ہون ہوا کرتے تھے - اور راجے مہاراجے اور دھناڈ پرش بڑے بڑے یگیہ کرتے تھے اسوقت بارش کی قلت سے پرجا کبھی بھی دکھی نہیں ہوتی تھی -

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائی کا ذمہ وار نہیں ہے

مسٹر ٹھاکر رام گنگا رام جی ایک انگریزی خط میں مہرشی دیانند کرت گرنتھوں کی قیمت کم کرنے پر بڑا زور دیتے ہیں - جو واقعی قابل توجہ سری ہتی پرادیشک سبھا اجمیر

کے ہے +

دھرم پرچار کے بغیر کچھہ نہیں ہو سکتا

بھراتری گن - سرو سجنوں کو بھلے پرکار پرگٹ ہے - کہ سری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے اپدیش سے پورو بھارت ورش کی نہایت وشال پرکار کی تھی ویدوں کا صرف نام ماتر ہی شہر دان ہوتا تھا یہہ نشچے نہ تھا - کہ انکی اتنی سنکھیا اور کیا کیا نام ہیں - پرنتو ایک کا اشٹ دیوا وکھتی الگ بھن بھن درشٹیہ مان ہوتا تھا - سرو ونشنو کو بھاگوت کے دسم اسکندہ کی کتھا پر بہت سے نشٹ پرتیت ہوتی تھی - سری کرشن جی مہاراج کی چیر ہرن لیلا - اسمبد ہار لوں کے دوارا دیکھکر اپنے پرتی موکش کا بھاگی سمجھتے تھے اگر پرشن ہوتا کہ تمہارا پوجیہ اور اسٹ دیو کون ہے؟ تو اوتر ملتا تھا - کہ سری رامچندر جی مہاراج - سری کرشن جی مہاراج - سری نرسنگھ جی مہاراج - بامن جی مہاراج بھیرو - دیوی - اتیادی - اور اگر کوئی جگیاسو پرشن کرتا - کہ دھرم پستک کونسی ہے؟ تو اوتر ملتا - کہ سری مد بھاگوت - رامائن - مہابھارت - وغیرہ - ویدوں کا نام ماتر منجھ ہستی سے اٹھ گیا تھا - ادھکانش منشیوں کی ایسی تھی - کہ جنکو یہہ ودت نہ تھا کہ وید کیا وستو ہیں - بعضوں کی یہہ دشا تھی کہ ویدوں کا نام تو ضرور سنا ہوا تھا - پرنتو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ کیسے ہیں اور انکے کیا کیا نام ہیں - کوئی تین وید بتلاتا کوئی چار کوئی پانچ تک بھی - تھوڑے سے جو سنسکرت دان تھے - انکی دہا ایک دشا یہہ تھی - کوئی کہتا - کہ منتر بھاگ اور براہمن بھاگ ملکر وید ہیں - کوئی کہتا - کہ براہمن اتہاس اور پوران سبھی وید ہیں -

موکش کا اگر راستہ پوچھا جاتا - تو ایک عجیب ہی آسان اور سہل تھا - کوئی صرف گنگا اشنان کرنے سے - کوئی ایکادشی برت - اور کوئی تیرتھ برت سے - کوئی صرف گنگا گنگا کہنے - کوئی شیو شیو کہنے اور کوئی رام رام کہنے سے - غرضیکہ موکش کا نرخ ایسا ارزاں تھا - کہ پیسہ پیسہ تنکہ اسکو بلا تکلیف آسانی سے خرید سکتا تھا - جب کوئی یہہ پرشن کرتا - کہ ہمکو نتیہ پرتی کیا کرنا چاہیے - تو اسکا یہی اوتر ملتا - کہ اشنان کرو - اور ایک دو مالا رام رام کی جپ لو - یا ہر روز صبح ہی صبح پیپل پر جل چڑھا دیا کرو - دیوی کی مورتی کے آگے سر نوایا کرو - زیادہ طول دینا بڑھا ہے - آریہ ورت کی دھارمک دشا ایسی تھی - جسکا سمپورن بیان کرنا انوچت ہے -

اگرچہ سوامی جی مہاراج نے اولاً اپنے دل میں یہہ وچار کیا تھا - کہ مجھکو بھی پرماتما سدھی کے لیئے مثل دیگر سنیاسیوں کے کسی ایکانت دیش میں بیٹھ کر ایشور کا سیون کرنا چاہیئے لیکن دوسری طرف جو درشٹی پڑی تو نشچے کیا - کہ بھارت ورش کی دھارمک دشا اتی بھرشٹ ہے - مجھکو اوچت ہے کہ میں اسکا اپکار بھی منشیوں کا کروں - چنانچہ اس ارادہ پر دڑھ ہوکر کام کرنا آرمبھ کیا - یہہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے - کہ اس مہان یگیہ میں سوامی جی مہاراج نے کسقدر کشٹ اٹھایا ہے - کسقدر پرچارکی کرودرشٹی کو برداشت کیا - لوگوں کے کٹھور شبد سہے - پتھر اور اینٹیں جھیلیں - زہر بھی دلیں میں لگاکر اپنا مشن جاری کیا شاستراتھ جا بجا کیئے - سامنے ہوکے بیٹھکیں کیں - اعتراضوں کے جواب دیئے ایسے جیا دشمن بھی گوارا کیئے - کہ سنیاسیوں کو دھن کا چھونا کہاں لکھا ہے - مگر یہہ سب کچھہ مہرشی نے اسلیئے کیا کہ یہہ مہان یگیہ پورن ہو - اور آریہ ورت کا ادھار ہو - سرو منش وید مارگ پر چلیں - ویدک دھرم کا ڈنکہ چار دانگ عالم میں بج جاوے اور دھارمک دشا اصلی معراج پر پہنچ جاوے ہو - اپنے بعد اس یگیہ کے جاری رہنے کا اسوجہ سے کہ زندگی کا بھروسہ نہیں یہہ انتظام کیا کہ جا بجا آریہ سماجیں قائم کیں - جسکا یہہ مطلب تھا - کہ جو میں تنہا کر رہا ہوں - اسکو سب سماجیں ملکر کریں - اسمیں کچھہ سندیہ نہیں کہ اگر سوامی جی مہاراج کے دیہانت کے سمے کوئی ایسا منش ہوتا - جو اس کام کو بخوبی کر سکتا تو سوامی جی ضرور اپنا کام اسکو سپرد کرتے - اس صورت میں سماجوں کا یہی فرض تھا - کہ ویدک دھرم کو اپنے اصلی معراج پر لاویں - جو اسپر اگیان اور اندھکار کا بادل چھایا ہے - اسکو

جیسمان میدان کردیں۔

اکتوبر ۱۸۸۳ء کو دیوالی کے روز جب سوامی جی کا دیہانت ہوا۔ اور ماوش کے راتری کیطرح آریہ ورت پر اندہکار چھا گیا تو اول ہی اول لاہور کی آریہ سماج نے سوامی جی کے مشن کو مد نظر رکھکر دھرمی مغربی تعلیم کے خیالات کے مطابق سوامی جی کی یادگار قایم کرنیکی غرض سے یہہ تجویز پیش کی۔ کہ ایک مہا ودیالہ کھولا جاوے جسکا نام دیانند اینگلو ویدک مہا ودیالہ ہو۔ چنانچہ جہانتک میرا خیال ہے کسی سماج نے اس سے مخالفت نہیں کی۔ اور سب اس تجویز سے خوش ہوئے اسلیئے سب سماجوں اور دیگر ہمدرداں نے بھی اس کار خیر میں دامے درمے قدمے مدد دینیمیں پہلو تہی نہ کی۔ لوگوں کو یہہ یقین دلایا گیا تھا کہ زمانہ حال کے خیالات کے بموجب یہہ ممکن ہی نہیں۔ کہ صرف سنسکرت سے فایدہ اوٹھایا جاوے۔ بلکہ سرکاری سکولوں کی تاثیر سے بچنے کے لیئے یہہ بھی لازمی ہے۔ کہ اپنا کالج اوسپہت کریں۔ تاکہ ودیارتھیوں کو تعلیم اوس ڈہنگ پر ہو۔ جیساکہ ہمارا پرچین دستور تھا۔ اور ساتھ ہی ساتھ مروجہ انگریزی اور یہہ بھی امید دلائی گئی تھی۔ کہ ایک علیحدہ سنسکرت کلاس بھی کھولی جاویگی جسمیں صرف سنسکرت کی ہی اعلیٰ تعلیم ویدوں تک دیجاویگی۔ لیکن ہمیں افسوس سے یہہ کہنا پڑتا ہے کہ تن یہہ سمجھ لیں۔ کہ اوپدیشک کے کام کو اوس وقت نظر انداز کیا گیا تھا۔ بلکہ یہہ بھی ایک ذریعہ اودہار کا سمجھا گیا تھا۔ مگر کالج کے دنوں میں پرچار کیطرف ایسی توجہ نہیں دیگئی جیسی کہ چاہیئے تھی۔ چنانچہ اخبارات میں اکثر اوپدیشکوں کی قلت اور انکے وقت پر نہ

پہونچنے کی شکایت سنتے تھے۔ مگر اس شکایت پر اتنا دہیان نہ ہوتا تھا۔ جتنا کہ کالج کے لیئے خیال تھا۔ اور بس یہی فکر تھی کہ کسی صورت سے کالج کو مکمل کرنا چاہیئے نتیجہ کالج قایم ہوگیا۔ کاش اگر اوپدیش کی طرف پہلے سے کامل توجہ ہوتی۔ اور جس غرض سے کالج قایم کیا گیا تھا۔ اوس سے وہی مقصد پورا کیا جاتا۔ تو ویدپرچار فنڈ موجودہ کی سکیم مجوزہ کے ہوبہو ہوتا لیکن افسوسکہ ہندوستان قسمت راجہ سود از رہبر کامل کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندررا یہی صورت ہمارے اس آریہ ورت دیش کی ہوئی۔ یعنی اس جلسہ کے پالیٹکل پہل ابھی ابھی ودہ نہیں ہوا۔ ابھی اسکو نہ معلوم کیا کیا کشٹ دیکھنے ہیں۔ اور نہ معلوم اسکی قسمت میں کیا لکھا ہے لیکن جانا پڑتا ہے۔ کہ اسکے روگ شرابی کی اور نہیں آنیکی یعنے دفعتاً بادِ مخالف کا ایسا جہونکا آیا۔ کہ کشتی جو کنارہ کی طرف سیدھی سیدھی جارہی تھی ہمسندر کی دہار میں جا لگی۔ جہانسے کہ چند سے پیشتر نکلی تھی۔ یعنی یہہ کہ ماس کا سوال جسکا تعلق پیدا ہوگیا۔ پنجاب جیسا ماس ہاری دیش اسکو چھوڑ سے کی طرف راغب ہورہا تھا ہم اخباروں میں پڑہتے تھے۔ کہ فلاں ممبر نے ماس کھانا چھوڑ دیا۔ اور ہمیں خوش ہوتے تھے۔ کہ ضرور سماج میں کچھہ اثر ہے۔ مگر جب دیکھا کہ بڑے بڑے لیڈنگ اور سربرآوردہ ممبر جنکا نام لینا ہم بڑا فخر سمجھتے تھے۔ وہی کہنے لگے کہ ویدوں میں اسکے مخالفت نہیں جبس اسنو میدہ گو میدہ وغیرہ کے سوامی جی مہاراج نے تردید کی تھی

وہی اوپدیش اسکو پرمانک سمجھہ کر بیان دینے لگے۔ کہ ویدوں کے رو سے جایز ہے کیونکہ نگیہ آوک میں اسکا بیان ہے یہی نہیں بلکہ یہاں تک کہنے لگے۔ کہ ہندوستان کی ترقی اسی پر منحصر ہے۔ قوم اسکے بغیر بلوان نہیں ہوسکتی۔

اس نظارہ کو دیکھ کر مفصلات کی سماجیں چونکیں۔ اور مخالفت کا بیج بویا شروع ہوا۔ اودہر کالج میں بھی سنا گیا۔ کہ ماس کی طرف رچی ہونے لگی۔ جب یہہ حالت دیکھی تو کالج کی طرف سے لوگوں میں نفرت ہونے لگی۔ اور ادہر ماس کے سوال نے اسقدر عروج پکڑا۔ کہ اسکو جھوٹ رکھنے لیں کیا تھا لگی خانہ جنگی ہونے۔ سماجوں کے دو ٹکڑے ہونے شروع ہوئے۔ پریم کا ڈیرا کوچ ہوا۔ اور دویش نے اپنا لشکر اجمایا کوئی پینے لگا۔ ماس کا کچھہ نہیں۔ صرف بڑے بڑے آدمیوں کی ذاتی عداوتیں ہیں۔ کوئی کچھہ اور کوئی کچھہ۔ رفتہ رفتہ وہ لوگ الگ ہوگئے۔ جو ماس کے سوال کے اوٹھانیوالے تھے۔ انہوں نے بھی بعض بعض مقامات پر اپنے جیسے تہوڑے تہوڑے آدمیوں کو جمع کرکے اپنی الگ پارٹی قایم کی۔ اور انکا نام بھی آریہ سماج ہی رکھا۔ غرضیکہ ایک مہاتما پارٹی اور دوسری کالجیڈ پارٹی کہلانے لگی۔

بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ سوامی جی کا اوپدیش ایک امرت کا پیالا تھا۔ جو ہم جیسے مار سیرت آدمیوں کے منہ میں آکر زہر ہلاہل بنگیا۔ جو اسکو کھاتا ہے مر جاتا ہے۔ سیر اودکھایا تھا دیش اودہار اور

ویدک دھرم پرچار کا اور کارن ہوگئے - ویش
ہانی اور ادھرم پرچار کے -

دوسری مرتبہ اتینت شوک سے کہنا پڑتا ہے
کہ اب تک آریہ سماج والوں نے اپنا وقت ہی
ضایع کیا ہے - جو اصلی کام آریہ سماج کا
تھا - اسکی طرف کسی کی توجہ بھی نہ ہوئی - آریہ
سماج ایک کسان تھا - جو اس سرزمین سے
اگیان دویش وغیرہ ہانی کارک چیزوں کو دور
کرتا اور اسمیں دھرم اور پریم کے بیج ڈالتا - مگر
اب اُلٹا دیمک بنکر یہی زراعت کو بھی
نقصان پہونچا رہا ہے - آریہ سماج ایک
طبیب تھا - جو اس روگ گرست بھومی سے روگ
کو دور کرتا - مگر اپنی حکمت کے جوہر کو بالائے
طاق رکھکر اور اپنی ہی بدھی کو برتر سمجھتے
ہوئے - روگ پھیلانے کا کام کردیا -

مطلب یہہ ہے - کہ سماج کا جو اصلی اُددیش
تھا - جیسا کہ سماج کے نیم نمبر ۶ میں درج ہے
اُس سے اب تک سماج کو پوری ہمدردی اور
پریم نہیں ہے - (یہہ نہ سمجھہ لینا کہ یہہ نیم
سوامی جی نے خود بنالیا - بلکہ اگر نگاہ غور سے
اسپر غوض کیا جاوے - تو معلوم ہو جاویگا
کہ ایشور کا منش کے لیئے ویدوں میں بھی یہی اوپدیش
ہے) اُس نیم پر وچار کرنے سے ظاہر ہے کہ
منش کو تین پرکار کی ہی بیماری ہو سکتی ہیں -
شاریرک - آتمک اور سماجک - اس لیئے سوامی
جی مہاراج نے یہہ خیال فرماکر کہ یہہ آریہ
ورت ان تینوں قسموں کی مہلک امراض میں
مبتلا ہے - اس ایشوریہ نیم کو سماجک
اصولوں میں داخل کیا -

اب اسپر یہہ سوال پیدا ہوتا ہے - کہ وہ کیا
اوپاو ہیں - جن سے یہہ امراض دور ہوں
میری رائے ناقص میں جواب اسکا یہی ہے
کہ جسقدر ویدپرچار زیادہ ہوگا - اُسی قدر
یہہ مرض مہلک جلد دور ہوگا - آریہ ورت
کا حال ایسا ہو رہا ہے - کہ اسکو مطلق خبر
نہیں ہے - کہ روگ کے دفعیہ کے لیئے
کیا کرنا چاہیئے - کسکے پاس جانا چاہیئے مرض
کی دوا کہاں سے ملسکتی ہے - بلکہ یہہ بھی
خبر نہیں کہ دوا کا استعمال کس طرح ہوتا ہے
پس پرچار ہی ایسا وسیلہ ہے - جسکے ذریعہ
یہہ سب مشکلات حل ہو جاوینگی - ہر ایک
گانؤ قصبہ اور شہر میں اوپدیش ہونا چاہیئے
جس سے لوگوں کو معلوم ہو - کہ ہمکو کیا
روگ ہے - کیا اسکا علاج ہے - اور کہاں سے
اسکی دوا ملسکتی ہے - عام لوگوں میں جسقدر
اوپدیش کام کرسکتا ہے - اور طرح کام نہیں
چلسکتا - اس لیئے میری نویدن ہے - کہ
اوپدیش کے نیم سے - کسی کو مخالفت نہیں
کرنی چاہیئے - بلکہ تن من دھن سے اسمیں مدد
کرنا چاہیئے - کیونکہ جس سوسائٹی کو آجتک
کچھہ ترقی ہوئی - وہ پرچار اور اوپدیش
سے ہی - نہ کہ خالی تعلیم سے - میں تعلیم کی برخلاف
نہیں ہوں - بلکہ اسبات کے قطعی برخلاف
ہوں - کہ جو آجکل کے کالج اور سکولوں
میں گورنمنٹ یونیورسٹی کے سکیم کے مطابق
تعلیم دیجاتی ہے - وہ دہارمک تعلیم نہیں
ہے - بلکہ نوکری کی غرض سے ہے - اور
ایسی تعلیم کو آریہ سماج کی تعلیم نہیں کہہ سکتے
بے شک وہ تعلیم آریہ سماج کی تعلیم ہو سکتی
ہے - جبکہ سررشتہ تعلیم آریہ سماج کے زیر انتظام
ہو جاوے - اُس وقت بے شک آریہ سماج کا
بھی فرض ہو جاوے - کہ وہ ودیا سبھا قایم
کرکے اپنے ہاتھ میں سلسلہ تعلیم کو لیوے - جب
ایسا نہیں ہو سکتا - تو آریہ سماج کو کیا غرض ہے
کہ سرکاری کالجوں کے نمونہ پر (اپنا روپیہ
ضایع کرکے) ویسے ہی کالج بناوے - اِس
وقت آریہ ورت کی بہت ہی ہانی وناش
ہو رہی ہے - جسکی لیئے پرچار اور اوپدیش
کی بہت ہی آوشکتا ہے - اس لیئے جہانتک
ہوسکے ویدک دھرم کا پرچار کیا جاوے
اور اسکے ذریعہ سے اول ان لوگوں کے
آچاروں کو درست کیا جاوے - تاکہ انکی
بُدھی درست ہو - اور وہ دہارمک خیالات
کی طرف متوجہ ہوں - اس سے بڑھکر بعد
میں وہ اپنے لیئے خود راستہ نکال لینگے
اور آریہ سماج کی طرف خود بخود دوڑ کر
آوینگے - اسوقت پرچار کی ضرورت
کو کئی صورت سے پورا کرنا چاہیئے -

(۱) اوپدیشکوں کے ذریعہ - دوم ویدک
دھرم کے متعلق چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ
ہر زبان میں تیار کرا کر لوگوں کو مفت تقسیم
کرنا - سوم سوامی جی کی موجودہ تصنیفات
کو ہر زبان میں ترجمہ کرا کر پبلک کے سامنے
رکھنا اور اُسکے بعد ویدوں کے ترجمہ کی
فکر کرنا (اگرچہ اس کام کے کرنے کے لیئے
انتظام ہونا بہت ہی مشکل ہے)

چہارم - اوپدیشک کلاس کی بڑی سرگرمی
سے تیاری کرنا - اور اسکا مناسب پربندھ
کرنا - تاکہ اوپدیشک ویدک دھرم کے ماہر
بالیاقت اور شدھ آچار پیدا ہوتے رہیں
اسمیں صرف اسقدر وقت معلوم ہوتی ہے
کہ پڑھانیوالے لایق پنڈت جنکے بدا خود
ویدک دھرم انکول آچار بھی درست ہوں

دستیاب نہیں ہو سکتے پس اگر یہہ ناممکن ہی ہو - تو دو تین آدمیوں کو ہر ایک پرتی ندہی سبھا ضرور تیار کرے - کہ وہ پر چین سمسکرت اسکول کاشی میں جا کر تعلیم حاصل کریں اور تعلیم سے فارغ ہو کر - پھر اوپدیشک کلاس کے پڑھانے کا کام کریں - اور اسوقت یہہ کام جس طرح چل سکے - اور مناسب ہو جاری رکھا جاوے - پرتی ندہی سبھاؤں اور پرا ادیکارنی سبھا کو ٹریکٹ کے نکالنے اور سوامی جی کی تصنیفات کے ترجمہ کرانے کے بارے میں اوشیہہ ہی شنگھر دھیان دینا چاہئے - اور ہر آریہ کا فرض ہے - کہ وہ ان کاموں میں سہایتا کرے - آریہ سماج میں بہت لائق آدمی ہیں - اگر وہ کمر ہمت باندھیں - تو سب کچھہ کر کے دکھلا دیویں - مگر افسوس ہے کہ آلسیہ اسقدر ہے - کہ کبھی پورشارتھ کا لفظ بھی زبان سے نہیں نکلتا کرنا تو درکنار - اس لیئے میری انت میں نویدن ہے - کہ اب آلسیہ کا سمے نہیں ہے سبکو کٹی بدہ ہو کر کام کرنا چاہئیے - اور جس طرح سوامی جی مہاراج نے ہمارے اوپر دیا کی ہے - اسی طرح سے ہمکو بھی پرجا کے حال پر ترس کھانا چاہئیے - اوم شانتی - شانتی شانتی

نیاز مند

کرتا رام از کرنال

ایک خاص پرارتھنا

ابھی رات کا سمے ایکانت استھان ہے - سائینکال سندھیا اور کھان پان آدیاک سب کاموں سے فارغ ہو کر شین استھان سے سبکو وداع کیا ہوا ہے - دن بھر کے چرتروں اور گزر چکنے والی باتوں پر نظر ثانی کرنے کے بعد روزانہ طریقہ کے بموجب ایشور اوپاسنا کا ارادہ ہے پرنتو آج کی تان اپرادھو بھی یاد رکھکر بچا کو پراپت کر رہی ہے - اپنی نربلتا اور اندریوں کی پربلتا کا وچار کرتا ہوا شوک کے سمندر میں ڈوبا جاتا ہوں - دن بھر کے کرتویہ کے متعلق من اور بدھی کے باہم نانا پرکار کے پرشنوتر ہو رہے ہیں بہت سے کرتویہ کی نسبت من نے اپنی بھول کا اقرار کیا ہوا ہے - پرنتو بہت سی باتوں کی نسبت وہ ابھی اپنے کو ست مارگی سمجھتا ہوا بدھی سے کھینچ کر انہہ ثابت کر رہا ہے -

اب میں ان دونوں کا پرسپر بواد سنتے سنتے اپنی بچیری کا نشہ بہت کچھہ اترا ہوا پاتا ہوں اور میری چیتنا پہلے سے اوجل ہو کر مجھے من کی طرف دھتکار دیتے کو ترغیب دے رہی ہے - پرنتو میری تمام کوشش فضول اور میری کمزور آواز کو من اپنی دھن میں مست ہوا ہوا کہیں سننے لگا ہے - بس میں اپنا بل بڑھانے کے لیئے

پریتم پیارا پاپ ردپی تھاں نیتی داتا اوشدھی کے چند گھونٹ سیون کرتا ہوں آہا - یہہ پرم لابھ کارک اوشدھی تھال بل دایک اور تت کال لابھ پہنچا رہی ہے - اس اوشدھی کو پان کرتے ہی میں کیسے بل کو پراپت ہو گیا ہوں اور اب میری چیتنا شدھ ہوتے ہی میرے تمام سیوکوں پر میرا کس رجہ رعب چھایا ہوا معلوم ہوتا ہے - من اپنے تمام ساتھیوں

کو ساتھ لیے ہوئے اب ایک آگیا کاری نوکری کی طرح میرے سمیپ حاضر ہے - اور میں اپنی راج پدوی کو پراپت ہوا ہوا اس سمے اپنی راجدھانی میں کیسی شوبھا پا رہا ہوں - اب دیکھی میرا تت چنچل من اپنی سکھیاؤں کی چنچلتا کو بنائے ہوئے مجھے اپنے کرتویوں کی پورٹ لوا رہا ہے اور میں مناسب ہدایات کے بعد اب اسے اپنی راجدھانی کے تمام استھان ملاحظہ کرنے کو ساتھ لیے ہوئے ناہی استھان سے آگے بڑھتا ہوں پھر ہردیہ استھان اور کنٹھ استھان میں مناسب مقامات کے بعد اب میں نے ترکٹی استھان میں مقام کیا ہوا ہے - اور یہاں اپنے لائق منتری (من) کو بڑی ستھرتا کر من کی ہوئی ات گمبھیرتا کیسا تھہ اپنی آگیا پالن میں تت پر پاتا ہوں - اور وہ مجھے یہاں کے چتر بچتر رچناؤں کا ملاحظہ کراتا ہوا ترغیب دے رہا ہے - کہ میں اپنے مہاراجدھراج کے پرم آنند دایک دربار میں چلنے کی آگیا دوں -

میرا اشارہ پاتے ہی اشتیاق من جسکا

نام سمرن کا اتی بچتر نواں میرے چڑھنے کے واسطے مہیا کر دیتا ہے جسمیں ورتی آنتی وشدہ ہر یہ گرہ ہے - الوجھیس النور آدیتیہ پراکیہ رولی ۹ کلیں ہنستے سامرتھ یکت لگے ہوئے ہیں -

اب میں اپنے من کو نرچنچلتا اور اتی گمبھیرتا کیساتھہ نواں کے ایک دوش میں ستھر رہنے کی سخت تاکید کرتا ہوا مع اسکے اس نواں کو دھاران کرتا ہوں - اور

پوری کوشش سے کام لیتا ہوا اتی سُگھرتا کیسا تھ اُس پرم آنند دایک دربار میں داخل ہو رہا ہوں۔ جسکی شوبھا کیتھن اور شرون سے باہر ہے۔ جس شوبھا کو اولوکن کر سکنے کی کسی استھول اندری میں سامرتھیہ نہیں اور یہ تمام جگت اور اُسکی اگنت شوبھائیں جس پوتر شوبھا کے مقابلہ میں تُچھ معلوم ہوتی ہیں جسکی اپمان کسی بھی انیہ شوبھا کیساتھ نہیں ہو سکتی۔ اور جو تمام شوبھا اور ان نانا پرکار کی سندرتاؤں کا پرم بھنڈار نِشچیہ ہوتا ہے۔

آہا!! یہہ سندرتا جس پرم پوجیہ پرکاش بھنڈار کے پرکاش سے ہو رہی ہے۔ اب اُس سچدانند سروپ آنند کھان پر میری درشٹی پہونچی ہوئی رہے۔ اور میں اُس تیج سروپ پرم پرکاشک پر ایک نظر کرتے ہی اپنی سُدھ بُدھ بھولا جاتا ہوں۔ لائق منتری [illegible] بیدھا ہوا شرونا گتی سمرن کرنے کو سمتی دے رہا ہے۔ اور اب میں اُس امرت سروپ پرم سُکھدایک کے شرناگت سمرن کرتا ہوا پرم سُکھ کو پراپت ہو رہا ہوں۔

لائق منتری مجھے بار بار منوبانچھت دان مانگنے کے یاد دلاتا ہے۔ پرنتو میری بُدھی اُس پرم آنند رس پان میں لگی ہوئی مجھے انیہ باتوں کی طرف بالکل نہیں جانے دیتی اور میں نے ایسے آنند میں محو ہوتے ہوئے لائق منتری کو منوبانچھت دان مانگنے کا مختار بنایا ہوا ہے۔

گیان وان منتری میری آگیا انوسار نامیدہ سُتتی کرتا ہوا اتی ونیتا کیساتھ پرارتھنا کرتا ہے کہ

۱۔ ہے جگدیش پرم سُکھدایک! بدی آپکی دیا سے اب جگت میں ست ودیا روپی سوریہ کا پرکاش ہونے لگا ہے۔ بدی سوارتھیوں اور ادھرم اچاریوں نے سرشٹی کے آرمبھ سے تمام دھرم کرتے ہوئے ست دھرم پرچار میں ات وگھن ڈال رکھا ہے۔ کرپا کر کے انہیں جھوٹے روپوں اور پاکھنڈ برتی کو چھوڑنے اور سچے سرشٹ اور سچے دھارمک بننے کے نئے وان کیجیئے۔

۲۔ ہے پرم گرو جگت مات پتا! دیانند جیسے رشی سنتان دھرم پر وہ سکتا پانے اور [illegible] ہے کے کارن ست ودیا وان ادھرم دھرم سے محبور [illegible] ہر ودیہ بُدھی اور دُراچاری ہونے کو مجبور ہوتی ہے۔ کرپا کر کے پور پہا مہاتماؤں اور سمرتھ سجنوں کے ہردیہ میں ایسی پریرنا کیجیئے۔ کہ وے سب آپ کے ایک آگیا کاری سیوک کے ہم خیال ہو کر پرارتھیوں کے مریادا انوسار شیگھر ہی ایک ویدک گورو کُل ستھاپت کر کے اُس میں ان بچوں کو جو سوکر پالن کر سکنے کا پربندھ کریں۔ جو دھرم [illegible] اور غیر ضروری کاموں میں دھن لُٹوانا چاہتے ہیں۔ وے اپنے جھوٹے پکش اور ہٹھ کو چھوڑ کر ویدک گورو کُل ستھاپت کرنے کے یش بھاگی ہوں۔ ادھرم اور اپکش کے نہیں۔

۳۔ ہے سرب شکتیمان انتریامی پرم پتا بلش مانڑ کو الیابل پردان کیجیئے۔ کہ جس سے وے دھرم سمبندھی کاموں میں شوبھیترا دکھانے اور یہہ سپرے پرپت وپیہ سپریشٹرتا کو بڑھاتے ہوئے تمام کمزوریوں کو چھوڑ کر ویدوں میں ہو سکھا داتم کاریوں کا پربندھ رچتے ہوئے سنسار کو امرت دھام بنا سکیں۔

۴۔ ہے سدیوبہا کیہ کرم بیل داتا۔ دیالو پیتا اگن ہوتر آدی پرم اوپکارک کرم یادو ان کے چھوڑنے اور دُراچار بڑھنے کے کارن بھارت بھوم اس دشا کو پراپت ہو چکی ہے کہ تمام پراچی ناتر سیکھا کے [illegible] جہاں دو [illegible] ہیں۔ دیالو کرپا کر کے اب اس بھومی کو دوبارہ [illegible] کیجیئے۔ اور بھومی کو وید دھرم انوسار اگنہوتر کا اُتساہ دیکر اُدھیتا اور ان آدی پرارتھنوں سے پھر اس رشی بھوم کو پریپورن کر دیجیئے۔

۵۔ ہے پرم آنند کھان! مجھے اپنے پرم آنند دایک دربار میں روزانہ حاضر ہو سکیں گے سترو ہا دان کر کے لسند ان پرم آنند کا بھاگی بنائیے۔ اور اپنی پریم اور وشواس دا آگیا پالن میں دن بدن ترقی بخشکر پرم پد کا ادھکاری کیجیئے۔ یہی میری آپ سے بار بار پرارتھنا ہے۔ اوم تم اس پرارتھنا کے سماپت کرتے ہی گیان وان منتری پر ہر طرف سے امرت برستا ہوتے لگی ہے۔ اور اب ہم دونوں ایک پرم آنند اوستھا کو پراپت ہو کر اپنے اپنے شُدھ لیاس سے اس سچدانند سروپ آنند کھان کے شرناگت میں گرے ہوئے ہیں۔ اوم شانتی شانتی شانتی۔

راقم

ط۔ رتنامی سرسیر پرونشت تکش جیو
از مقام نرور ریاست گوالیار

شنکا سمادھان

مندرجہ ذیل شنکا منشی رام جی نے سمادھان کی غرض سے بھیجے ہیں۔ جنکا یوگیہ اُتر سار اُتر لکھا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۱۔ پونرلواہ کا کرنا برہمن چھتری اور ویش کو درست ہے۔ اور اسکی نسبت سری ۱۰۸ سوامی جی مہاراج نے ستیارتھ پرکاش کے چوتھے سملاس صفحہ ۱۳۰ اپنی مفصل ہدایات لکھی ہیں۔ اور منو سمرتی کے ادھیائے ۹ اشلوک ۱۷۶ کا حوالہ دیکر تحریر فرمایا ہے کہ اکشت یونی استری اور اکشت ویریہ پُرش کا پونرلواہ ہونا چاہیے مگر وہ برہمن چھتری اور ویش ورن میں سے ہو تو نہیں۔ اسی بارے میں آگے چلکر صاف منع کر دیا ہے کہ کسی حالت میں دوِج لوگ پونرلواہ نہ کریں بجائے برہمچریہ نہ رکھ سکنے کی حالت میں نیوگ کر لیں اور نیوگ اور لواہ کا بھید بھی مفصل تحریر فرمایا ہے۔ اور جو جو امور نیوگ میں ہو سکتے ہیں۔ وہ بھی مندرج ہیں۔ مگر آج کل ہر ایک اخبار میں پونرلواہ کا پرچار دیکھنے میں آتا ہے۔ اور جس طریقہ کیساتھ کہ لیا پونرلواہ کیا جاتا ہے۔ وہ حسب مندرجات ستیارتھ پرکاش کے نیوگ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ نیوگ میں استری پُرش کا کیول سنتان اُتپتی کرنے اور بیچار روکنے کے واسطے سنجوگ ماتر کا پریوجن ہونا چاہیے۔ بواہت استری پُرش کیطرح ایک دوسرے کے دھن آدے پر پریوجن نہ ہونا چاہیے اور نہ نیوگت استری کو بواہت استری کیطرح پُرش کے کٹمب یا گھر میں رہکر گھرستی کے کاروبار کا مالک بننا چاہیے۔ ورنہ وہ پونرلواہ کہا جاویگا اور سُناہیں جو جو دوش سوامی جی نے فرمائے ہیں۔ وہ لازم اگر سنا سکے مانی کارک اور دھرم بروہ سمجھے جاوینگے۔ اس لئے مجھے شنکا نوارن کرنا چاہتا ہوں کہ اگر پونرلواہ جائز ہے۔ تو کن دلائل کیساتھ اور ناجائز کا عملدرآمد کیوں۔ اور نیوگ اسی موجودہ طریقہ پونرلواہ کو کیونکر سمجھا جاوے۔

جواب نمبر ۱۔ پرشن کرتا کا یہ سمجھنا تو ٹھیک ہے۔ کہ دوِج ورنوں میں پونرلواہ بدھوا کا نہ ہونا چاہیے۔ لیکن مہرشی دیانند کے دیئے ہوئے اکشت یونی سمبندھی پرمان کو انہوں نے ٹھیک نہیں سمجھا۔ پرشن کرتا نے جس عبارت کا حوالہ دیا ہے۔ اگر ٹھیک ٹھیک وہی عبارت ستیارتھ پرکاش میں ہو تو اسکے ارتھ یہ ہونگے۔ کہ مہرشی دیانند نے اکشت یونی استری اور اکشت ویریہ پُرش کا بھی مدھ سنسکار دوشت سمجھا ہے۔ جب ایسا تھا تو اس تاکید کی کیا ضرورت تھی۔ کہ کسی حالت میں بھی دوِج لوگ پونرلواہ نہ کریں۔ لیکن ستیارتھ پرکاش میں لکھی ہوئی پوری عبارت پڑھنے سے صاف ظاہر ہو جاویگا۔ کہ مہرشی کا منشا کیا تھا۔ ستیارتھ پرکاش طبع چہارم کے صفحہ ۱۱۳ پر منوسمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۱۷۶ کا ترجمہ کر کے مصنف نے اپنی رائے ساتھ ایزاد کی ہے۔ وہ رائے پرشن کرتا کے لفظوں میں حسب ذیل ہے "مگر وہ برہمن چھتری ویش ورن میں سے ہو تو نہیں" لیکن ستیارتھ پرکاش کی عبارت حسب ذیل ہے۔ "درگنتو براہمن کشتری اور ویشیہ ورنوں میں کشت یونی استری اور کشت ویریہ پُرش کا پُنرلواہ نہ ہونا چاہیے"۔

جن الفاظ پر میں نے خط کھینچا ہے وہی اس عبارت میں وچارنیہ ہیں۔ اکشت یونی اسکو کہتے ہیں۔ جسکا سماگم پتی سے نہ ہوا ہو۔ اور کشت یونی وہ ہے جسکا گربھادھان سنسکار ہو چکا ہو۔ مہرشی دیانند نے گویا یہ مانا ہے۔ کہ جن دوِج ورنستھ استری پُرش نے گربھادھان سنسکار میں لواہ کی رسوم ادا ہونے کے بعد حصہ لیا ہے۔ اور اس طرح لواہ مکمل کر چکے ہیں۔ انکو پُنرلواہ کا ادھیکار نہیں ہے دوِج ورنوں میں صرف اسوقت از سرنو سنسکار ہو سکتا ہے۔ جبکہ استری پُرش کا گربھادھان سنسکار سے تعلق نہ ہوا ہو۔ (واضح رہے کہ رشیوں کے پرمانوں کے مطابق لواہ کی راتری ہی پرتھم گربھادھان سنسکار کی راتری ہوا کرتی تھی۔ اور اسلئے لواہ کے سمبندھ کی آخری رسم بھی جاتی تھی۔) باقی رہا اخباروں کے مشتہرہ خبروں کا معاملہ سو انا چارہ کا تو اسوقت راجیہ ہی ہو رہا ہے۔ آریہ سماج میں بھی اسکا کسیقدر راجیہ ہونا کچھ تعجب انگیز نہیں ہے کیونکہ آریہ سماج رد کی دل میں بھی اسی جماعت میں سے بھرتی ہوتی ہے جنہیں کہ انا چارہ کا چکرورتی راجیہ ہے اور پرجا نے پرانے راجہ کے شاسن کو بڑی دیر کے بعد ہولا کر لی ہے۔

اکشت یونی اور اکشت ویریہ ستری پرش کے
علاوہ جسقدر پُنر لواہ دو بیج ورن نہیں
ہوتے ہیں۔ وے سب مہرشی دیانند
کے سدھانتوں کے برخلاف ہیں تیرن
کمیٹی کے آخری سوالات جو انکی تحریر
سے برآمد ہوتے ہیں۔ علیحدہ علیحدہ
جوابوں کے محتاج ہیں۔ (الف) اگر
پُنر لواہ جائیز ہے تو کن دلایل کیساتھ؟
(جواب) اکشت یونی اور اکشت ویریہ
ستری پرش کے علاوہ دو بیج ورنوں میں
ہر ایک پُنر لواہ ناجائیز ہے۔ اول الذکر
کے جائیز ہونیکی وجہ یہہ ہے۔ کہ
گرہیا دہان سنسکار نہونے کے باعث
لواہ مکمل نہیں ہوا تھا (ب) ناجائیز
کے عملدرآمد کیوں۔ جواب دیوان
سنت رام ادبا نکے لیے بہت لوگوں
نے اکشت یونی کا پُنر لواہ کیا ہے انکو
علاوہ جو ناجائیز عملدرآمد ہو رہا ہے
اسکی وجہ صرف دھرم کا ابھاؤ ہی ہے
آریہ سماج میں بھی بعض آدمیوں کا
خیال یہہ ہے۔ کہ ویدوں میں نیوگ کے
علاوہ اکشت یونی بدہواؤں کے پُنر لواہ
کی بھی آگیا ہے۔ لیکن یہہ انکی بڑی
بھاری بھول ہے۔ مجھے بھی کچھہ
عرصہ تک سنشے رہا تھا۔ لیکن زیادہ
وچار کرنے پر یہہ سنشے رفع ہو گیا۔
کشت یونی کے پُنر لواہ کا رواج چلنے
پر آریوں کے لواہ کا گورو ہی دور
ہو جاتا ہے (ج) نیوگ اس موجودہ
طریقہ پُنر لواہ کو کیونکر سمجھا جاوے۔
جواب موجودہ پُنر لواہ نیوگ نہیں۔
سمجھا جاسکے۔ البتہ انکے کرنے والے
شودر سمجھے جاویں۔ زیادہ تر کشت یونی
بدہواؤں کے جو پُنر لواہ ہوتے ہیں
انکی بہیچار سے تمیز ہی نہیں ہو سکتی۔
آپکو چاہیے۔ کہ دیگر نیک شخصوں کے
ساتھہ ملکر اس پوتر نام لینے کو لانے
کی کوشش کریں۔ جبکہ پرش ستری
کا سمبندھ سب سے پوتر اور اعلےٰ تھا۔
باقی آیندہ۔

آریہ سماجک خبریں

قصبہ دبار ضلع بیر علاقہ ریاست حیدرآباد
میں ایک نیا آریہ سماج قایم ہوا۔ اس آریہ
سماج کی ستھاپتی کے کارن پنڈت بھگوتی پرشاد
جی ہیں۔ جوکہ ٹھاکر گوبند سنگھہ جی کے اپدیشوں
سے آریہ بنے تھے۔ پنڈت جی نے سوامی جی
کے مرہٹی زبان میں چھپے ہوئے ویاکھیانوں کا
بھاشا انوواد کرکے پنڈت لیکھہ رام جی کو بھیجا
تھا۔

سیبی آریہ سماج کے ادھکاری حسب ذیل ہوئے
ہیں۔ مہتہ گیا چند صاحب پردہان۔ بابو
بجیت سنگھہ منتری لالہ چمبا مل کوشادھیکش
گھوڑوں کا میلہ ۱۰ جنوری کو ہوگا۔ اگر
اپدیشک ۱۵ دسمبر سے ۱۵ فروری ۰۷ء
تک رہے۔ تو بڑا فایدہ ہو۔ آریہ پرتی ندہی
سبھا پنجاب کے ادھکاریوں کو متوجہ ہونا
چاہیے۔

حافظ آباد۔ میں پنڈت دولت رام جی
اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے
بڑے اتم ویاکھیان ہوئے۔ برہمنوں پر ان
اپدیشوں کا بہت اچھا اثر پڑا۔ نامہ نگار
لکھتا ہے۔ کہ معمولی سمجھہ کے آدمیوں تک
کی سمجھہ میں پنڈت جی کے بتلائے ہوئے
گوڑھہ سے گوڑھہ مسئلے بھی آجاتے ہیں۔

آریہ سماج بھیرا نے لالہ ہیرانند کی بھیرا
سے علیحدگی کا افسوس ظاہر کرتے ہوئے
انکی سماجک خدمات کا شکریہ ادا کیا۔ اور
لالہ بھجو رام بی اے کی بیوقت موت پر اظہار
افسوس کا رزولیوشن پاس کیا۔

اجمیر میں دیانند بورڈنگ ہوس کے
بورڈروں نے ایک دیانند بورڈنگ یونین
کلب کھولی ہے۔ اسوقت اسکے ۸ ممبر
ہیں۔

آریہ سماج گورداسپور نے لالہ بھجو رام جی
کی بے وقت موت پر اظہار افسوس کا رزولیوشن
پاس کیا۔ یہاں پر بھی جو بھجو رام جی نے
لکچر دیے تھے۔ انکی یادگیری گورداسپور
پبلک کو کبھی نہ بھولیگی۔

پنڈت گوری شنکر شرما معتبر ریاست اودے پور
میواڑ نے جوکہ ریاست کے کسی کام کے لیے
راولپنڈی تشریف لے گئے تھے۔ ۳ دسمبر کو
راولپنڈی سماج میں ویدوں کے مضمون پر ایک
موثر ویاکھیان دیا۔ ۵ دسمبر کو لالہ کرپا رام
بزاز نے مکان کی پرتشٹھا کے بتقریب
سماجک ممبروں کو پریتی بھوجن کرا دیا۔ اور
۵ روپیہ آریہ سماج راولپنڈی اور روپیہ پرچار
فنڈ میں دان دیے۔ ۲۰ دسمبر کے ستسنگ
جلسہ میں معمولی ہون کے بعد لالہ کانشی رام
نے پرارتھنا کرائی۔ اور بھجن سماج کتھا کی

و رلالہ شیودیال جی نے لکچر دیا - لالہ ایشورداس اور بابو سوکھن سنگھ دو نئے ممبر ہوئے -

آریہ سماج مظفرگڈھ کا انتخاب حسب ذیل ہوا - پنڈت گنولکشن صاحب پردھان - گنگارام منتری - لالہ جھبورام خزانچی - لالہ بھگوان داس لائبریرین - لالہ رتن چند لالہ گنیشداس ممبران -

لالہ جے چندر جی منتری آریہ بہنی اور ہی سبھا پنجاب کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا - اور لالہ صاحب نے دو روپیہ وید پرچار فنڈ کی سہائتا میں دان دیئے - ایشور بالک کو چرنجیو رکھے -

بھوپالوالہ ضلع سیالکوٹ میں ۱۲ - دسمبر کو حکیم سنت رام جی نے ویدک دھرم کا پرچار کیا - اس اپدیش سے ایک اور ممبر درج رجسٹر ہوا - اس سماج کے اوسکاریان سرگرمی سے کام کر رہے ہیں - آٹا فنڈ کھولا گیا - اس وقت ۲۲ ممبر درج رجسٹر ہیں -

اچھرہ آریہ سماج کے پردھان لالہ ہیرانند کے گھر میں ۷ - دسمبر کو لڑکا پیدا ہوا - ۱۷ - دسمبر کو نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا - ایک نیا ممبر درج رجسٹر ہوا - ایک روپیہ سماج کو دان دیا -

آریہ سماج خوشاب میں ڈاکٹر سنگت رام جی نے ۸ - ۹ - ۱۰ دسمبر کو ویدک دھرم کا پرچار کیا -

لالہ خوشحال رام سٹیشن ماسٹر بھکر کے پتر کا نام کرن سنسکار ۲۳ - دسمبر ۱۸۹۶ء کو ویدوکت ہوا - چند ہمدردان مثل کروڑ - بھکر ڈیرہ اسمعیلخاں سے اسموقعہ پر آئے تھے پانچ روپیہ مختلف سماجک فنڈات میں دان دیئے -

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں حکیم سنت رام جی نے ویدک دھرم کا پرچار کیا - یہاں پر اپدیشوں کا اثر علاوہ آدمیوں کے استریوں پر عمدہ ہوا - استریوں نے ایک روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان دیا -

امراوتی آریہ سماج کی طرف سے بابو شیو رتن سنگھ جی نے دو لکچر بازار میں دیئے -

موضع گھنولی علاقہ انبالہ میں ایک نیا آریہ سماج ۱۷ - دسمبر ۱۸۹۶ء کو قائم ہوا - ۱۸ ممبران درج رجسٹر ہوئے - انتخاب حسب ذیل ہوا - پنڈت دیودیال پردھان - لالہ ہردارام منتری - لالہ بہاری لال جی کوشادھیکش - لالہ دیارام جی پستکادھیکش اور ۱۴ دیگر اصحاب ممبران - لالہ بالمکند جی سرگرم ممبر آریہ سماج کھرڑ یہاں پر تبدیل ہو کر آگئے ہیں - ۱۶ - دسمبر کو پرمہنس ٹھاکر دت نے ۵۰۰ کی حاضری میں یہاں پر ویدک دھرم کا پرچار کیا -

پنڈت آتمارام جی کے اپدیشوں سے ۱۵ - دسمبر ۹۶ء کو جگادھری میں باقاعدہ آریہ سماج ہو گیا ۱۲ ممبر درج رجسٹر ہوئے اور انتخاب بتفصیل ذیل ہوا - لالہ گنگارام جی پردھان - لالہ جھبورام جی منتری - لالہ مرلی لال جی پستکادھیکش - لالہ نتھورام جی خزانچی - اور ۶ دیگر ممبران - اور ہفتہ واری جلسہ لالہ گنگارام پردھان کے مکان پر ہونا قرار پایا -

آریہ سماج راولپنڈی - ماہ نومبر ۱۸۹۶ء میں حسب معمول ہفتہ وار جلسوں کی کارروائی ہوتی رہی یعنی ہون کے بعد پنڈت سنگت رام جی کی اپاسنا دو تین جلسوں میں ہوئی - ایک دفعہ اپاسنا لالہ سدانند جی جوہری کی اور ایک دفعہ لالہ مرلیدھر جی نے کرائی کتھا ویدانت شاستر میں سے ایک جلسہ میں اور اپنشدوں میں سے ایک جلسہ میں پنڈت سیتارام شاستری نے کی - تین جلسوں میں ہوم کا ہیں سے پنڈت دھنی رام جی نے کتھا کی کتھا کا پرسنگ دلچسپ ہو کر لمبا ہو جانے کے سبب ماہ نومبر میں لکچر صرف دو مختلف جلسوں میں لالہ سدانند جی جوہری نے دیئے پہلا ودیا کسکو کہتے ہیں - اور دوسرا موجودہ حالت سماج اور پرشارتھ پر تھا - سال حال کے واسطے برخاست ممبران انترنگ سبھا کی جگہ تین مہاشے - لالہ گنگارام جی ٹھاکر جمنا پرشاد جی - اور لالہ تاراچند جی اسٹر منتخب ہوئے - اور گمروہوں کی طرف سے بھرتی نہیں - لالہ کیول رام - لالہ دیودیال اور لالہ رلی رام یہ تین مہاشے انترنگ سبھا میں داخل ہوئے -

ودیا سبھا یعنے سب کمیٹی آریہ سکول صدر و استری پاٹشالا استھر کے واسطے حسب ذیل مہاشے نامزد ہوئے - پردھان لالہ گنگارام جی - سکرٹری استری پاٹشالا یعنے آریہ سکول صدر بازار - ٹھاکر جمنا پرشاد جی سکرٹری گرلز سکول لالہ تاراچند جی - ممبران لالہ بیربل صاحب - لالہ شیودیال صاحب ایم اے لالہ سدانند جی جوہری - لالہ کانشی رام جی جوہری - لالہ صاحب دتا مل صاحب -

۶ - دسمبر کو ہفتہ وار جلسہ میں ہون آدی کے بعد اپاسنا لالہ تاراچند جی نے کی اور

کتھا وید بھاش بھومکا سے پنڈت دینی رام جی نے کی۔ بعد میں لالہ کانشی رام جی پوپر نے لاہور سماج کے سالانہ جلسہ کا بر یا نت سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ ۲۱ دسمبر کے بیتا یک جلسہ میں ۱۵ آدمی کے پنچات اور یاس لالہ گنگا رام ہم نے کرائی۔ اور کتھا وید بھاش بھومکا سے پنڈت سیتا رام جی شاستری نے جو مشن کالج میں ہیڈ پنڈت تھی۔ اپنی نوکری سے استعفا دیدیا ہے۔ اور عنقریب کلکتہ میں تشریف لیجانے والے ہیں وہاں جاکر وہ ویدک ودیا کو سیکھیں گے۔ آریہ سماج راولپنڈی کو پنڈت جی کی خدمات سے کچھ عرصہ کے لئے بے شک محروم رہنا پڑیگا جسکا افسوس ہے۔ مگر ساتھ ہی اس امر کی خوشی بھی ہے۔ کہ پنڈت صاحب اپنی محنت سے بہت جلد ویدراج بن جاوینگے جو اپدیشک پنڈت کے لئے بڑی ضروری صفت ہونی چاہیئے۔ کلکتہ میں رہکر بھی آپ ہر طرح سے سماجک کاموں کی سہایتا اپنی فرصت کے وقت دیا کرینگے۔ جس سے امید ہے کہ آریہ سماج کلکتہ اور پرتی ندھی سبھا بنگال بہار کو ضرور لابھ پہنچیگا۔

آریہ سماج مصطفےٰ آباد ضلع انبالہ کی انتخاب حسب ذیل ہوا۔ لالہ بالمکند پردھان۔ و لالہ بوسچند اپ پردھان۔ و لالہ گوبند رام منتری و لالہ جیتو رام اپ منتری۔ و لالہ منسا رام لیکھک و پستکادھیکش و لالہ نراین داس خزانچی۔ اور دیگر ۱۲ کس ممبران۔

لوکل

اتوار کو سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں ہون کیا

کے بعد پنڈت سری پت جی نے پرارتھنا کرائی اور ودیارتھی بھگت رام جی نے کھتا کی تت پنجات ماسٹر جمناداس جی نے ایک لکچر دیا سالانہ جلسہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ پنڈت آریہ منی اور ڈاکٹر بھگت رام جی پشاور سے ہی تشریف لے آئے ہیں۔

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ ہمارے معزز مہربان ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب کا نوجوان ہونہار داماد پنڈت دینا ناتھ ماہ جون میں سرگباش ہو گیا تھا۔ اور جناب ڈاکٹر صاحب پر سخت صدمہ گزرا تھا۔

اب ہم یہ سنکر نہایت خوش ہوتے ہیں کہ ایشور نے اپنی اپار دیا سے مورخہ ۲۲ ماہ دسمبر ۱۸۹۷ء کو مرحوم عزیز پنڈت دینا ناتھ کے ہاں ایک لڑکا دیا ہے ہم ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ یہ بچہ زندہ رہکر باپ کی طرح سچا آریہ اور ہونہار ثابت ہو۔

ہم اس موقعہ پر اپنے پیارے دوست ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب و پنڈت رامناتھ جی کو مبارکباد دیتے ہیں۔ ایشور پرماتما اس بچہ کی عمر دراز کرے۔ اور پنڈت دینا ناتھ جی کا نام اور خاندان ہمیشہ کے لئے یاد اور قایم رہیگا۔

نواہ کی ضرورت

ایک لڑکا ذات اروڑہ اوتراودی سبجیو لاہوری عمر ۱۹ سال سرکاری دفاتر ریلوے میں بمشاہرہ ۵۰ روپیہ ماہوار ملازم کیلئے ایک بہو کی ضرورت ہے۔ خواہ درخواست کنندہ اترا دھی ہو خواہ وداسے میں ہو۔ خط وکتابت بنام سکرٹری آریہ سماج چھاؤنی میانمیر ہونی چاہیئے۔

سستی کتابیں

بہ تقریب جلسہ سالانہ آریہ سماج جالندھر لودھیانہ اور مالیر کوٹلہ کے کمی قیمت کتب کی میعاد جسکا اشتہار اس اخبار کے ساتھ ۱۵ نومبر ۱۸۹۷ء میں تقسیم ہو چکا ہے۔ اخیر دسمبر تک بڑھائی گئی ہے۔ **المشتہر**

جیونداس پردھان آریہ سماج لاہور

بیکے لئے کنیا کی ضرورت

مجھکو اپنے برادران بابو منوہر لال و بابو نرپت رائے جنکی عمر ۲۰ و ۲۳ سال علی الترتیب ہے اور بدن سے تندرست اور تندرست ہیں بابو منوہر لال ایف اے۔ کلاس میں تعلیم پاتے ہیں۔ اور بابو نرپت رائے سار جنٹ پولیس گجرات ہیں۔ انکی شادی کے واسطے دو کنیاؤں کی ضرورت ہیں۔ جنکی عمر ۱۲ برس سے زیادہ ہو۔ اور بدن سے تندرست اور تندرست ہوں۔ قوم کا ئستھ سکسینہ گھر سے ہوں۔ بابو منوہر لال اور بابو نرپت کے والد بزرگوار حیات ہیں۔ اور ملنغ ۵۰ روپیہ ماہوار کے ہیڈ کانسٹبل محکمہ پولیس ضلع شاہپور پنجاب ہیں۔ گھر ہر نوع آسودہ و مرفع حال ہے۔ جن صاحبان کو یہ منظور کرنا ہو۔ یا دیکھ حالات دریافت کرنے ہوں۔ وہ رقم سے خط وکتابت کریں۔ **المشتہر** شیو نرائن عرف رہبری تحصیل سرسہ ضلع حصار۔

اشتہارات

استری سکشا

کی ہندی بھاشہ میں لالہ دیوراج منیجر کنیا مہاودیالہ رچیت پستکیں

شالا کی کنیا

یہہ ۲۱ صفحہ کی اُتم اسی چھپی ہوئی کتاب ہے اسکی قیمت صرف ۱ر بلا محصول ہے۔ اسمیں سرل بھاشہ میں کنیاؤں کو منوہر اودیش دئے ہوئے ہیں۔

اخباروں کا ریویو

ہار بنجر - اتی اتم پستک ہے۔ استریوں کے لئے نہایت مفید ہے۔

پنجاب پیٹریٹ - اس پستک میں لالہ دیوراج نے صاف اور سرل بھاشا میں کنیاؤں کو اُتم بہن اور اتم بہاریا اور اُتم ماتا بننے کے لئے شکشا دی ہے۔ اس پستک میں کوئی ایسی بات نہیں جسپر کسی مذہب کا آدمی اعتراض کر سکتا ہو۔

دہرم رکھشک - کنیاؤں کے لئے یہہ پستک ایک شکشک کا کام دیگی - کنیاؤں کو ضروری اودیش اس طرز سے دئے گئے ہیں - کہ کنیائیں لکھنا پڑھنا بھی سیکھ جائیں - اور ساتھ ہی انکے آچار بیوہار بھی شدہ ہو جائیں۔

ٹربیون - ہم جوش و خروش کے ساتھ اس پستک کی اُن صاحبان کے پاس سفارش کرتے ہیں جو اپنی کنیاؤں کو مفید دلچسپ اور شکشا دایک پستک دینا چاہتے ہیں۔

بھارت بھگنی - اسمیں بڑے اتم اپیوگی اودیش دئے گئے ہیں - ہر ایک کنیا پاٹ شالا کے لئے یہہ پستک بڑی اُتم ہے۔

سول ملٹری گزٹ لاہور - ہر ایک بھارت نواسی کنیا کو یہہ پستک پڑھنی چاہیے۔

ست دہرم پرچارک جالندھر - اس اپدیش گرنتھ کی بھاشا منوہر اور سرل النکاروں سے یکت ہے۔ یہہ پستک استری شکشا کے گرنتھوں میں نرالا ڈھنگ رکھتی ہے۔ ہم اس کتاب کو بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے دیش کی کنیا پاٹشالاؤں کے سلسلہ تعلیم میں داخل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

بھارت سیوک - کنیاؤں کو انکے تمام فرائض کے متعلق بڑی قیمتی ہدایتیں منوہر شبدوں میں کی گئی ہیں۔

بھارت سدہار - یہہ کتاب چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تعلیم کی خاطر بنائی گئی ہے - اور اس مطلب کے لئے مصنف نے ارادے کو پورا کیا ہے۔

انیس ہند - اس کتاب میں صحیح سی لیکر رات تک جو کچھ ہماری کنیاؤں کو کرنا چاہیے - انکے بارہ میں نہایت خوبی سے اودیش دئے گئے ہیں۔ عبارت نہایت سلیس با محاورہ اور موثر ہے۔

قیصری جالندھر - کتاب نہایت عمدہ ہے۔

پیوپلز سرونٹ - ہم اس کتاب کی تمام ہندی دانوں کے لئے سفارش کرتے ہیں۔

سوبودہ کنیا

۱۴۳ صفحہ کی یہ کتاب کنیاؤ استریوں کے پڑھنے یوگیہ ہے - اسمیں پراچین اور نوین اتی منوہر کتھائیں ہیں - جنکے پاٹھ سے استریوں میں دہرم بھاؤ سو بھرتا اور فرض پورا کرنے کی رچی بڑہتی ہے - قیمت ۱۰ر بلا محصول۔

اخباروں کے ریویو

ہار بنجر - اس میں دلچسپ کتھائیں ہیں - جس سے استریں بڑی پرسن ہونگی -

پیوپلز سرونٹ - کتھائیں منوہر ہیں اور اُن کا پاٹھ کنیاؤں کو لابھ دایک ہوگا۔

ٹربیون - کتھائیں عمدگی سے بیان کی گئی ہیں۔ عبارت منوہر ہے چھپوائی عمدہ ہے -

بھارت بھگنی - بڑی اپکارک پستک ہے۔ اس کا پرچار سب پاٹشالاؤں میں ہونا چاہیے۔

دہرم رتناولی

اسمیں سرل بھاشا میں النکاروں کے ساتھ پانچ دہرموں پر اودیش دیا گیا ہے - قیمت ۲ پائی - اسکے سوائے اُن پڑہ استریوں کی یاترا اور چترشالا یہ دو گرنتھ اردو حروف میں قیمت ۲،۲ پائی -

المشتہر بندرابن بوٹ کشنچند جالندھر -

کنیا کے لئے برکی ضرورت

لڑکا چار گہر - کھتری - سیٹھ - مرہوترہ - اقوام میں سے ہو - عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے اندر - صحت بلنی عمدہ - گذارہ معقول - آریہ خیالات کا ہو شادی ویدک ریتی سے ہوگی - درخواستیں پرچارک کے منیجر کے نام آویں - راقم منیجر -

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو - کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون - دری - کھیس - دوتہی - دسوتی - سوسی - وغیرہ وغیرہ تیار کرائے جاتے ہیں - ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے - کہ بنظر ترقی و اشاعت ایسی اشیاء اس کارخانہ کی پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی آزاربند یا دیگر اور کوئی مشہور چیز طلب فرماوینگے تو وہ بھی بہم پہنچائی جاویگی - جو صاحب

جس نمونہ کا گیروں لیار کرانا چاہیں۔ نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گیروں بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے۔ عدم واپسی نمونہ پر دو چارج ہونگے۔ مال نقد قیمت یا بذریعہ ویلیوپے ایبل ارسال ہوگا۔

المشتہر ان ۔ جیرام متھرا داس بوری بیوپاری اسٹیٹ آرین کلا تھ فیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور

اشتہار مجربے دوائیں

ادویہ ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کی جاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ ۔ اسکی کھانے سے دل اور دماغ و جگر و گردہ و مثانہ و ضعف و پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں۔ منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے ہر قسم کی جریان منی کو بالخاصیت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی اس سے جاتی رہتی ہے۔ جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنا چاہئے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکی تدارک کے لئے یہ ابحیات ہے۔ یہ روغن مسیحا کے ہمراہ جلق زدوں کے حق میں اکسیر ہے۔ چہ ماشہ سے کم نہ دوائی بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ عہ روپیہ

روغن مسیحا ۔ مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ مجلوق و سست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندی و فربہی پیدا

ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ روپیہ۔

دوائی آتشک ۔ خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو لیا ہو بغیر تقے درست و منہ آنیکے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ۔

دوائی سوزاک ۔ سوزاک خواہ نیا ہو۔ یا پرانا۔ یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو لیا ہو۔ اسکے استعمال سے دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی تولہ للعہ روپیہ۔

المشتہر حکیم تاراچند از گجرات پنجاب۔

سوویش وستو

سب سجنوں کو ودت ہو۔ کہ ہم نے آریہ بھائیوں کی درخواست پر سب سجنوں کو اشیا ذیل ہر قسم کی ہوتی ہیں۔ ہر قسم کی چاول کھانڈ شہد دھوپ سولندت۔ اور چاہ ہر قسم کی یعنی گرین سیاہ۔ پیلی چوا وغیرہ اور بھی جو وستو اس پہاڑ میں ہوتی ہے۔ بہم پہنچانے کا پربندہ کیا ہے۔ جن مہاشیوں کو ضرورت ہو۔ نقد قیمت بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔ مال پر صرف خرچ اور مناسب آڑھت چیزوں کی چیزوں کا نرخ وغیرہ دریافت کرنے پر بتلایا جاسکتا ہے۔ مال ریلوے پارسل دوارا ارسال ہوگا جس سے کہ خرچ کم پڑے۔ جو صاحب عہ روپیہ کا اکٹھا مال منگوا نیگے تو خرچ بہت کم پڑیگا۔ درخواستیں میرے نام ویل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔ اور مال سو روپیہ آنے پر خرید کیا جاویگا۔

المشتہر دیوچند بھرتا دہرم سال قلعہ کانگڑہ فسٹ گورکھا پوران لین۔

ہون سامگری

رشی سدہانت کے مطابق پچیس ۲۵ سگندہی دار ایک اجزا کا مجموعہ اپنے کارخانہ میں خاص توجہ اور نگرانی سے تیار کرا تا ہوں۔ کارخانہ میں بہت زیادہ مقدار بننے کے سبب پنجاب بہر میں دہر ایک شہر کے لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں۔ بلکہ زیادہ سستی۔ زیادہ خوشبودار اور زیادہ دیرپائے ہے۔ سستا پن اجزا کی بے شبہ عمدگی اور ترکیب بناوٹ کے لحاظ سے بیشک سبقت اور فوقیت لیگیا ہے۔ اگر پسند خاطر نہ ہو۔ تو واپس فرماویں۔ نرخ (عہ ۸ ر للعہ) کی تیلیوں میں بندیا ۹ سیر کمیشن فی روپیہ عصہ روپیہ سے زیادہ خریدار کو۔

المشتہر ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

رائے ست دہرم پرچارک موزخہ ۱۲ اکتوبر ۹۷ ہمنے خود استعمال کرکے دیکھی۔ واقعی یہ سامگری بہت عمدہ پائی گئی۔ ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ اگر ایسی سامگری لالہ ہر بھگوان پبلک کو بہم پہنچاتے رہینگے۔ تو پبلک کو ایک عمدہ چیز ملے گی۔

کنیا کے لئے برکی ضرورت

ایک چودہ سالہ بوہا ہی کھتری کنیا کے لئے جو بیتری پاٹھ شالا جالندھر میں ساتوین جماعت تک تعلیم پا چکی ہے۔ ایک ایسے بوہا ہی کھتری برکی ضرورت ہے جسکی عمر ۲۰ او ۲۶ کے درمیان ہو۔ وہ ہی درخواست کرسکتے ہیں۔ جو کہ آریہ اور استری سکتنا کے حامی ہوں۔ المشتہر منیجر ست دہرم پرچارک

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - اہالیان ولایت اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیا بند - ناخونہ - پانی جانا - خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے - اور عینک استعمال کرنیکی حاجت نہیں رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ مفید ہے - قیمت اعلیٰ کم بھی ہے کہ عام و خاص اس سے فائدہ اوٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے - مبلغ دو روپیہ (عہ) ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ (سے) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ (ﷲ) مصری سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں -

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

ہم نے آپکے ممیری کے سرمہ سفید کو تین مریضوں پر استعمال کیا جنکو انگریزی ادویہ کے استعمال کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوا تھا ایک برہمن کو جسکی آنکھ کے پردے میں زخم تھا - اور دوسرے ہندوستانی کو جسکو شروع کٹرکٹ (موتیا بند) تھا - اور سوم کو دھند اور ناخونہ تھا - آپکا سرمہ تینوں کو نہایت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی مفید پایا - میری رائے میں یہ سرمہ ہر قسم کی دائی آنکھ کے امراض کیلیے بہتر نہیں ہو سکتی - آپکا سرمہ تمام یورپین کونین بذریعہ ڈاکخانجات فروخت ہونا چاہیئے تاکہ ہر ایک امیر غریب اسکے ذریعہ سے مستفید ہوکر آپکو یاد کرے براہ مہربانی اور دو تولہ سرمہ وی پی پوسٹ میرے نام روانہ فرماویں - رقیمہ ڈاکٹر شیخ عبد العزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ جہال اپر بہا - ۹ - مارچ ۱۸۹۶ء

جناب پروفیسر صاحب تسلیم - آپکا سرمہ ایک شخص پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند ناخونہ تھا - زنک لوشن کاسٹک لوشن بورک لوشن - لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہ ہوا - آپکے سرمہ کے ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوگیا -
رقیمہ ڈاکٹر نواز علی انچارج بمقام لدھیانہ - ۵ مئی ۱۸۹۶ء

ہم نے اور ہمارے بہت سے متعلقین نے ممیری کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا - نہایت مفید پایا آنکھوں کی بیماریوں کے لیے اکسیر حکم رکھتا ہے - علاوہ اسکے آنکھوں کو تروتازہ رکھتا ہے - اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے - درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کیواسطے نہایت مفید اور زود اثر ہے میں نے آج تک کبھی کوئی دوائی اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی - رقیمہ مرزا محمد حیات خاں بہادر سی ایس آئی ڈسٹرکٹ سشن جج قسمت جالندھر ۱۰ جنوری ۱۸۹۶ء

میں اس کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے - اپنے بہت سے علاج کے مریضوں پر استعمال کیا - میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کیلیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال مفید ہے -
رقیمہ خان بہادر ڈاکٹر [illegible] ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - ۱۱ مئی ۱۸۹۶ء

میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا - میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے کہ جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے - اور دھند اور غبار و کمزوری نظر ہو - یہ سرمہ نہایت مفید ہے -
رقیمہ ڈاکٹر بیج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور [illegible]

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب دو ہزار کے ہیں - ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا - جو لاہور کے الائنس بنک میں اسی مطلب کے لیے مارچ ۱۸۹۵ء جمع کیا گیا ہے -

مصدقہ لفٹنٹ سرجن جناب ڈاکٹر بھولاناتھ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

سندات روح حیات

فوائد

روح حیات



روح حیات

بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہی کی وجہ سے بعض بیماریاں ... قوت لطف اٹھانے ... امراض کمزوری اعصاب ... پیدا ہو کر ... ہیں ۔ ان کو چاہئے کہ اس مقوی روح کو استعمال کریں ۔ ... ڈاکٹر ... امراض جو ... داخل ... ہوں ان کے ... نامردی ... سارے جسم کی کمزوری لاغری ... چہرہ کے ... تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجاتی ہے ... اس سے مقوی ... قابل ... مذکورہ بالا امراض کے واسطے ... روح حیات ... انگلینڈ وغیرہ ... تجربہ فرما کر اس کی تصدیق کی ہے

قیمت فی شیشی ... آنہ

پانچہزار معززاشخاص کا تصدیق کردہ

نامردی کا داخلی و خارجی شرطیہ علاج

قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عہ)

اس بکس میں ادویات مفصلہ ذیل داخلی و خارجی علاج کی ہوتی ہیں ۔ روح حیات بوتل (عہ) روغن ... مستی ایک شیشی (للعہ) ۔ اور ... نامردی کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری رگوں اور پٹھوں کی سستی لاغری کجی ... دماغ ... کمزوری ... مذکورہ بالا ادویات کے استعمال سے انشاء اللہ شرطیہ صحت ہو جاتی ہے قیمت فی بکس آٹھ روپے (عہ) ۔

نوٹ ۔ اگر ہماری ادویات کے استعمال سے کچھ قدر بیماری باقی رہ جائے ۔ تو ازالہ مرض کے واسطے اور کتنی دوائی بلا قیمت دیجائیگی ۔

مشتہر

حکیم محمد شفیع آئی ڈاکٹر منیجر شفاخانہ عام لاہور متصل کوتوالی

نوٹ ۔ مفصل فہرست کے واسطے ... کا ٹکٹ عنایت ہو ۔ ... مردی بکس ہر ایک موسم میں استعمال ہو سکتا ہے ۔ شیش محل ... باہتمام ... منیجر ... چھپکر شائع ہوا

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षा महे

ارتھ۔ ہم سب آپس میں متر بھاؤ سے برتیں

اخبار ست دھرم پرچارک

الشیوپیہم کا پالن

جلد ۱۸

۱۹۵۳ بکرمی

ہفتہ وار ہر روز جمعہ جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

اودلیش

(۱) ویدوکت ست کا پرچار اور ستیہ آستیہ کا بے تعصب نے نے کرنا۔ (۲) شاریرک آتمک سماجک اُنتی کے متعلق مضامین خاص شائع کرنا (۳) کبھی کبھی معاملات کی جیون چرتر پرکٹ کرنا (۴) دھرم سمبندھی و دیگر مختلف خبروں کا اختصار پیش کرنا

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے ہر حالت میں پیشگی معہ محصول ڈاک چار روپیہ چار آنہ بلا محصول تین روپیہ آٹھ آنے طالبعلموں سے سالانہ معہ محصول تین روپیہ بلا محصول دو روپیہ چار آنہ (۲) کارپردازوں کو مفت (۳) اجرت اشتہارات فی سطر کالم ۲ ہر ایک بار [illegible]

اشتہار

ہر خاص و عام کو واضح ہو۔ کہ ادویات مفصلہ ذیل سے فائدہ عام کیواسطے میری دکان میں موجود ہیں اور ادویات مذکور قدیم سے آزمودہ کار ہیں۔ لہذا ہر ایک صاحب جنکو ضرورت ہو میری دکان سے آزمائش کیلئے خرید کریں۔ اور دیکھیں کہ ادویات مذکورہ کیقدر فائدہ مند ہیں۔ **معجون حیات بخش** معجون مذکور واسطے قوت دماغ۔ درد گردہ و مثانہ کہنہ آتشک سوزاک بواسیر کے واسطے مفید ہے۔ زرد رنگ کو سرخ کرتی ہے۔ اور قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ اور دائمی قبض کے واسطے مفید ہے قیمت دو روپیہ۔ دو ہفتہ کیواسطے ہے۔ **دوائی اِستقرار** دوائی مذکور جن عورتوں کا حمل جلدی جلدی اسقاط ہو جاتا ہے۔ یا جنکی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ انکے واسطے مفید ہے قیمت فی ڈبیہ ؏

دوائی خارش تر و خشک۔ یہ دوائی خارش ہر قسم کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بکس ۸؍ **حبوب آتشک** خواہ کیسا ہی پرانا آتشک ہو۔ دوائی مذکور بغیر منہ آنے یا کسی اور قسم کی تکلیف کے دو ہفتوں میں بالکل فائدہ کرتی ہے قیمت فی ڈبیہ ؏ **حبوب تلی** مجرب۔ حبوب مذکور تلی کیواسطے بہت ہی مفید ہے۔ اگر تلی بڑھ گئی ہو تو چالیس روز میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے قیمت فی ڈبیہ ؏۔ **بوٹی بواسیر** یہ بوٹی ایک سنیاسی صاحب کی بتلائی ہوئی ہے بواسیر خونی و بادی دونوں کیواسطے مجرب ہے۔ بہت سے اشخاص نے آزمائی ہوئی ہے [illegible]

کیسا ہی بواسیر ہو۔ دو ہفتہ میں بالکل صحت ہو جاتی ہے قیمت ۲؍ ہر دو ڈبیہ **معجون قوت باہ** معجون مذکور قوت باہ کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت بہت ارزاں فی ڈبیہ ؏۔ **دوائی تپ دق و سل** کے واسطے از حد مفید ہے۔ قیمت ۴؍ **حب عطوس** حب مذکور دافع نزلہ و زکام سکتہ و تشنج۔ امراض بارد۔ اور درد شقیقہ کے واسطے بہت مفید ہے قیمت ۲؍ **دوائی سوزاک** سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے قیمت ۲؍ **حب حیات** حب مذکور تقویت معدہ۔ اصلاح ہاضمہ کثرت ریاح یعنی ریحی و دافع قراقر و نفخ شکم و مسکن معدہ و مقوی دماغ و تصفیہ حواس و تفتیح سدہ قیمت ۴۰ گولی دو روپیہ۔ **یاقوتی** یا قوت رمانی مجرب کے لئے نہایت درجہ مفید ہے خفقان اور گرمی تقویت اعضاء رئیسہ دل و دماغ اور روح کی صفائی اور نیز گرمی کے بخار کو بھی فائدہ مند ہے فی ڈبیہ ہر **سرمہ مقوی بصر دار چینی** یہ سرمہ دھند۔ غبار۔ جالا ضعف بصر۔ تاریکی چشم موتیا بند۔ آنکھوں سے پانی جانا۔ خارش کے واسطے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ہر دو قسم سیاہ و سفید ؏ **اطلاع** قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہیئے خرچ محصول ڈاک ذمہ خریدار ہوگا ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا۔ **المشتہر**

حکیم لشمنداس بازار بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ڈاکٹر پیرمحلن کی بنائی ہوئی امرت کی اکسیر دوا میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا [illegible]

آزمائی گئی ہے۔ کسی کو فائدہ نہ کرنا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ جس سے یعنی حمل گرنے سے یا اسمیں کوئی خرابی آنے سے لٹس ہیں یا جس میں کوئی نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی درد کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی تین روپیہ۔ گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپیہ۔

عرق کافور و ہینگ ہیضہ و تشنج

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ سے موت نہیں ہوتا۔ سو میں سو مریضوں میں سے۔ و کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ استعمال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال بوہرن دہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر پیرمحلن کا بنایا ہوا عرق کافور بڑا ہی اکسیر ہے آتشک ہم نے بھی ہیضہ کی حالت میں چند شخصوں پر استعمال کیا۔ مفید ثابت ہوا۔

[illegible]

تیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کے بعد

مفصلہ ذیل ادویات ریاست بہاولپور کے نہایت مشہور و معروف نیک نیت ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب جن کو ہز ہائینس عالیجناب نواب صاحب بہادر جی سی ایس آئی والی ریاست بہاولپور و سند یافتہ میڈیکل کالج نے ایجاد فرمائی ہیں۔ کہ جنکو نہایت کامیابی کیساتھ ڈاکٹری کا پیشہ کرتے ہوئے تیس سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ اور جو اپنی اعلیٰ میڈیکل (طبی) لیاقت کیلئے صوبہ پنجاب میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔ اور ان ادویات کو پبلک کی بھلائی کیلئے تب مشتہر کیا گیا ہے۔ جب انکو ہزاروں مریضوں پر کامیابی کیساتھ تجربہ کرنے سے نہایت مفید پایا ہے۔

جوہر عشبہ ہمارے جوہر عشبہ کے برابر صفائی خون کے لئے اور کوئی بہتر دوائی نہ ہوگی یہ جوہر ہمالہ و تبت کی جڑی بوٹیوں سے اسطرح کی آب و ہوا کے موافق بڑی محنت و صفائی سے تیار کیا گیا ہے۔ جو جلد کی بیماریوں اور خون کی خرابیوں کو فوراً دور کرتا ہے۔ بدن کے پھوڑے پھنسی۔ ناسور درد اعضاء جسم پر سیاہ بدنما داغ یا دھبے درد عصاب کمی اشتہا۔ درد مثانہ۔ بدھ۔ وجع المفاصل۔ خنازیر۔ خارش گنٹھیا۔ درد زانو۔ وغیرہ وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی خورد ؏ کلان ؏ ہے۔

وچیٹیبل نروائین ٹانک پلیز یعنی جب مقوی اعصاب۔ لگاتار دماغی محنت سے جنکا دماغ کمزور ہو گیا ہو۔ جگر سست۔ ہاتھ پاؤں میں درد۔ ہاضمہ کمزور۔ کسی کام کو دل نہیں چاہتا۔ جب جوانی کی بے احتیاطیوں سے دل اور دماغ کی قوتیں سست ہو گئی ہوں۔ تب انکو لئے یہ نروائین ٹانک پلز اکسیر کا کام دیتی ہیں انکو استعمال سے رگوں اور پٹھوں میں بہت بڑی طاقت آجاتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ گولیاں مفصلہ ذیل امراض کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ سرعت انزال۔ جریان منی ضعف باہ۔ ضعف دماغ۔ رقت منی۔ ضعف معدہ ضعف دل و جگر۔ ضعف بصر۔ ریح کا درد وغیرہ وغیرہ۔ اور گم شدہ طاقت کو واپس لاتی ہیں۔ قیمت بڑا نمبر یعنی ایک خوبصورت ڈبیا جس میں ۳۲ گولیاں آتی ہیں مبلغ دو روپیہ اور ۱۶ گولی کا بکس ؏ ہے۔ ان گولیوں کی مفصل اور پوری تعریف اشتہار کے بجائے بذریعہ تحریر واضح ہو سکتی ہے۔

نامردی کی گولیاں مادرزاد نامردی کو چھوڑ کر خواہ کسی قسم کی کمزوری اور رگوں پٹھوں میں سستی کیوں نہ ہو۔ یہ نادر مجرب دوائی فی الفور لطف جوانی دکھاتی ہے۔ قیمت فی بکس ؏

روغن طلا صرف بیرونی استعمال سے نامردی کے بیمار کو (ہماری مجرب نامردی کی گولیوں کے ہمراہ استعمال کرنے سے) دوران شباب کھلاتا ہے۔ بالکل بے ضرر چیز ہے۔ آبلہ وغیرہ بالکل نہیں ہوتا۔ قیمت فی شیشی ؏

گنوریا (سوزاک) قرحہ کا مسیحا یہ ذیمی مرض کئی ہزاروں بدنصیب نوجوانوں کو نصیب ہوتی ہیں جس سے تمام عمر تکلیف میں گذرتی ہے۔ اگر ہماری دوائی ایک ہفتہ بھر استعمال کیجائے تو نئے اور پرانے سوزاک کو تمام چند روز میں جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ اور پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا درد جلن پیپ بالکل آرام آجاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ؏

سفلس (آتشک) مسیحا کتنا ہی پرانا آتشک کیوں نہ ہو۔ یہاں تک کہ ہڈیوں تک اپنا اثر پہنچا چکا ہو اور بدن پر چٹے سے پھنسی اور زخم بھی پیدا ہو گئے ہوں۔ اسکے جوڑوں میں درد ہو۔ اسکے استعمال سے زہر جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ اور بغیر منہ آنے کے چند روز میں صحت کامل ہو جاتی ہے اور دوبارہ مرض ہرگز نہیں چھوتا۔ قیمت فی شیشی خورد ؏ کلان ؏ ہے۔

جوہر سی یہ عجیب و غریب دوا ہر قسم کے بخار کے لئے اکسیر ہے۔ کونین سے بڑھکر مفید اور پُر تاثیر ہے۔ اور جو تپ بخار کے لئے تو خاص کر زود علاج ہے اور بالکل نباتاتی اجزا سے تیار کیگئی ہے۔ قیمت فی شیشی ؏

سپلین (تلی) پلز یعنی طحال یا تاپ تلی یا لفہ کی گولیاں۔ ان گولیوں سے شرطیہ فائدہ ہوتا ہے قیمت فی بکس ؏

استھما مکسچر یعنی دمہ کی بیماری کی مجرب دوائی سینکڑوں مریض اس سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی ؏

ذیابیطس کو آرام کرنیوالی گولیاں بار بار پیشاب کا آنا۔ تشنگی و لاغری یعنی کمزوری اسکے استعمال سے بند ہو جاتی ہے۔ اور وہ مٹھاس جسکو گلائیکل (شوگر) کہتے ہیں نکلنے نہیں پاتی جو شکر پیدا ہونے و خرابی جگر و درد کمر کو دور کرتی ہیں۔ بڑی مجرب دوائی ہے۔ قیمت فی بکس ؏

دایمی قبض کو دور کرنیوالی گولیاں جن لوگوں کو دایمی قبض کی شکایت رہتی ہے وہ اسکو چند روز استعمال فرماویں۔ ضرور فائدہ ہوگا۔ قیمت ۱۶ گولی کا بکس ؏ ۳۲ گولی کا ؏

بواسیر کا عرق معہ مرہم اسکے چند روز استعمال سے بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی مسے خواہ کیسی ہی ردی حالت میں ہو۔ شرطیہ آرام ہوتا ہے۔ اسکے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے۔ اور مسے سوکھ جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ؏ دم مرہم ؏

عورتوں کی مختلف امراض کیلئے ادویات بادگولہ۔ رحم کی مختلف امراض خون حیض کی مختلف شکایات کے لئے نہایت عمدہ مجرب ادویات ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں۔ بادگولہ کیلئے گولیوں کی قیمت فی بکس ؏ دیگر امراض کا حال لکھ کر دریافت کر سکتے ہیں۔

آنکھوں کی مختلف امراض کیلئے ادویات آنکھوں کی مختلف امراض مثل دھند۔ موتیا بند۔ سرخی چشم وغیرہ امراض کیلئے ہمارے پاس علیحدہ علیحدہ ادویات مل سکتی ہیں۔ آپ بیماری کا حال لکھیں پوری تو جبکیساتھ دوائی منتخب کرکے ارسال کیجاویگی۔

اسکے علاوہ بہت سی دوائیں مثلاً ترقی حافظہ کی گولیاں فی بکس ؏ بچھو کاٹے کی نادر مجرب دوائی فی شیشی ۱؍ درد سر کی دوائی ۱؍ پوڈر ؏ دانتوں کا خوشبودار منجن فی بکس ۱؍ درد دانت کی نادر دوائی فی شیشی ؏ عرق دافع درد گردہ فی شیشی ؏ بچوں کے دانتوں کو بند کرنیکا پوڈر ؏ داد کی دوائی فی بکس ۱؍ ملیریا کی دوائی فی بکس ؏ تیل فی شیشی ؏ سب کی فہرست تیار ہے

نوٹ مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ تمام دوا یہ انگریزی جالندھر شہر سے بذریعہ خط و کتابت کرنے سے ہر قسم کی دوائی نہایت عمدہ مجرب ملسکتی ہے اور نیز دوا بذریعہ وی پی سے ہر قسم کی انگریزی ادویات نہایت عمدہ خالص ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ اور دوا فروشوں و دکانداروں کی نسبت بکفایت ملسکتی ہیں ۲؍ ادویہ کو استعمال کرنے کی ترکیب پرہیز وغیرہ کا پرچہ دوائی کیساتھ ملیگا۔ خط و کتابت پر پتہ خوشخط و مفصل لکھنا چاہئیے۔ ادویات عموماً بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجائی جاتی ہیں۔ ہمارے کارخانہ کی مفصل فہرست ادویات مفت

نمبر ۳۹ مطبوعہ ۲ پوہ سمت ۱۹۶۵ بکرمی مطابق یکم جنوری ۱۹۰۹ء روز جمعہ جالندھر شہر جلد ۸

جلسے

شہر فیروزپور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر ۱۹۰۸ء و یکم جنوری ۱۹۰۹ء کو ہوگا۔

بھاگو والہ علاقہ [illegible] آریہ سماج کا سالانہ ۱۶-۱۷ جنوری ۱۹۰۹ء کو ہوگا۔

ضرورت

ایک کنواری کنیا دس سالہ کے لئے ایک [illegible] ہے۔ لڑکا پنجابی کھتری عمر ۱۵ و ۱۶ سالہ صحت جسمانی عمدہ۔ اور تعلیم کم از کم مڈل انگریزی تک۔ اور اسکے والدین اعلیٰ تعلیم کے شائق اور لڑکا بھی [illegible] اور ہر قسم کی برائی سے مبرا اور لڑکے کے سرپرست کسی آریہ سماج کے سبھاسد ہوں۔ مطلوب ہے۔ خط و کتابت لالہ کشن گوپال مختار پردھان آریہ سماج [illegible] سے ہونی واجب ہے۔

التماس

مطبع میں دیر کی وجہ سے اخبار وی پی پارسل بعض احباب کو بھیجی جاتی ہے۔ اگر حساب میں غلطی ہو۔ تو پارسل کو امانت میں رکھ کر منیجر سے بذریعہ خط و کتابت تصفیہ کر لیں۔

ست دھرم پرچارک

جالندھر آریہ سماج کا گیارہواں

سالانہ جلسہ

یہ جلسہ بھی غیر معمولی دھوم دھام کیساتھ منعقد ہوا۔ جلسہ سے پیشتر ہی اوپدیشک آنے شروع ہو گئے۔ نہ صرف پنجاب کے اوپدیشکوں اور مہاتماجنوں نے ہی اپنی تشریف آوری سے آریہ سماج جالندھر کو مشکور کیا۔ بلکہ دانا پور سے شریمان پنڈت رودر دت جی ایڈیٹر آریہ ورت دانا پور جو کہ بڑے لائق اور دردِ آریہ ہیں۔ پنڈت تلسی رام جی سوامی اوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا یو پی اتر دیش نے بھی اس جلسہ میں [illegible] سماج کو کرتارتھ کیا۔ ۲۵ دسمبر کی صبح سے آمد شروع ہوئی۔ اور باہر سے آریہ گن جوق درجوق آنے لگ گئے۔ پیشوائی کا انتظام تسلی بخش تھا۔ رودرپر سماج کے قریباً پینتالیس ممبر ہمراہ بھجن منڈلی اور جگراؤں سماج کی بھجن منڈلی۔ پھر [illegible] سماج کی بھجن منڈلی۔ غرضیکہ پنجاب کی اکثر سماجوں نے اس جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا۔ اوتارے اور کھانے کا انتظام بھی تسلی بخش تھا چار سو اور پانچسو کے درمیان باہر سے اصحاب مشرف ہوئے۔ ۲۵ کی شام کو چار بجے کے قریب نگر کیرتن شروع ہوا۔ قریباً پندرہ کے بھجن منڈلیاں تھیں۔ دوابہ ہائی سکول کے طلباء کی سنکیرتن منڈلی سب سے آگے تھی۔ انکے پیچھے تین منڈلیاں دوابہ سکول کے لڑکوں کی بھجن گانیوالیاں تھیں۔ پیچھے ویدک آشرم کی منڈلی۔ رودرپر سماج بستی شیخ درویش۔ جگراؤں سماج وغیرہ کی منڈلیاں تھیں۔ نگر کیرتن کا پربندھ بھی غیر معمولی دھوم دھام سے تھا۔ بازار کے دوکاندار بیحد شان و شوکت دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ آریہ سماجیوں کی تعداد کم ہو گئی تھی لیکن یہ تو بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ انکی رونق بہت ہے۔ رات کے ۸ بجے کے قریب نگر کیرتن گورنمنٹ سکول میں اوتارے کی جگہ پر پہونچا اور لالہ دیوراج جی نے حاضرین کی تکلیف کا شکریہ ادا کیا۔ پنجم کے روز پراتہ کال کو حسب پروگرام ہون اور بھجن کرنے کے بعد لالہ آتمارام جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اوپدیش ہوا جسمیں آپنے بتلایا۔ کہ جبتک دل میں پاکیزگی نہ ہو۔ چاہے انسان کتنا ہی بڑا ودوان کیوں نہ ہو۔ نیک نہیں ہو سکتا۔ آپنے بتلایا کہ دوسرے سے بڑے عالم ایک دوسرے کی تعریف نہیں کرتے بلکہ ایک دوسرے کے برخلاف کوشش کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ ایسا ہی دھرم پیشہ یا مخالف رائے والے بھی آپس میں شرافت سے برتاؤ نہیں کرتے۔ پھر آپنے بتلایا کہ اگر سب ادتھاہیں

بھی ہماری حالت ٹھیک نہیں۔ تب ہی
سمجھو کہ ہمارا دل صاف نہیں ہوا۔ پھر
آپنے وضاحت سے بتلایا کہ موت اصل میں
بھیانک چیز نہیں ہے۔ بلکہ ہم نے خود اُسکو
بھیانک بنا لیا ہے۔ لوہا جسمیں کالے رنگ
کا خراب سا ہوتا ہے۔ پر جب اگنی میں
ڈالنے سے لعل رنگ کا ہو جاتا ہے۔ اور
اُسمیں اگنی کے گن آ جاتے ہیں۔ ویسا ہی
ہمارے آتما کی میل بُرے خیالات۔ پرماتما کی
تیج مے اگنی میں ڈالنے سے صاف ہو کر
پرماتما کے گنوں کو اخذ کر لیتے ہیں۔ پھر آپنے
بتلایا۔ کہ خوب صورتی ہر ایک انسان کو
موہت نہیں کر لیتی۔ نہ ہی عمدہ کپڑے سے
نہ ہی عمدہ گانا بلکہ کیول ست ہی ست ہے
جو ہر ایک انسان کو کھینچ لیتا ہے۔ آپنے
بتلایا کہ اگرچہ سقراط حکیم بالکل بدصورت تھا
مگر اُسکے سچے اپدیش نے لوگوں کو اُسکی
طرف کھینچا۔ اور ہزاروں آپکے معتقد
ہوئے۔ پھر آپنے بتلایا کہ جیسے ہون سے
سب غلیظ ہوا دور ہو جاتی ہے۔ ویسا ہی
اپنے آتما کو پرماتما کے سپرد کرنے سے اُسکی
سب غلاظتیں رفع ہو جاتی ہیں۔ تت
پشچات لالہ لابھ چند نے ایک بھجن گایا
اور پھر کنیاؤں کا ایک عمدہ بھجن ہوا۔
تت پشچات پنڈت تلسی رام جی نے منوہر
ویاکھیان دیا۔ جسکا لُب لباب یہ تھا کہ
جہاں ہماری دن رات یہی کوشش
رہتی ہے۔ کہ سنسارک پدارتھوں کا گیان
حاصل کریں۔ اس سے پہلے ضروری ہے کہ
ہم اپنے تئیں جاننے کے لیئے کوشش کریں
ہر ایک منش دکھ سکھ کی اچھیا کرتا ہے اور

اور دُکھ سے بچنے کے لیئے پرشرم کرتا ہے لیکن
باوجود سکھ کے ابھلاشی ہونے کے دکھ
ہم اسکو حاصل کرنے کے لیئے کوشش کرتے ہیں اگرچہ
ظاہری طور پر معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ہم دُکھ
کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ مسافر ٹھیک
راستے سے بھولا ہوا آگے آگے چلا جاتا ہے
وہ یہی یقین کرتا ہوتا ہے کہ میں منزل مقصود
پر پہنچ جاؤنگا۔ لیکن وہ نہیں پہونچتا ایسا
ہی ہم سنسارک پدارتھوں سے بچھڑے دور ہوتے
ہوئے الزان کرتے ہیں۔ کہ منزل مقصود
پر پہونچ جاوینگے۔ مگر ہم یہیں بھٹکتے پھرتے
ہیں۔ پھر آپنے تُراکورہ درشن شروع کیا یعنی
آتما کا سروپ بیان کیا۔ آپنے بڑی مفصل
تشریح سے بتلایا۔ کہ آتما اپنے اور اُسکے
دونوں سے پرتھک ہے۔ اسمیں کوئی چیز
داخل ہوتی یا خارج ہوتی معلوم نہیں ہوتی
آپنے بتلایا کہ اپنے اور اُسکے کا داخل ہونا
دیہہ سے تعلق رکھتا ہے۔ آتما سے انکا
تعلق نہیں۔ آتما ما کے خیالات کا نتیجہ
بھی نہیں۔ کیونکہ اُسکے خیالات اپنی ماتا
کے خیالات سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ آخر
بتلایا کہ گربھادھان ہی سے لیکر مرن پرینت
آتما کی اوستھا گھٹتی بڑھتی نہیں ہے
یہ خیال بھی غلط ہے۔ کہ پہلے اجزا دوسرے
اجزاؤں کو اپنے گن دیکر آگے چلے جاتے
ہیں۔ کیونکہ صفت موصوف سے جُدا
نہیں ہو سکتا۔ اخیر میں آپنے بتلایا کہ پرماتما
کا گُن اور دیا سب منشوں کے لیئے یکساں
ہے۔ مگر ہماری اوستھا ہمارے کرموں کے انوسار
ایسی ہوتی ہے۔ کہ ہم سب پر اُسکا یکساں اثر
نہیں ہوتا۔ مگر بعض پہلوں کو زیادہ تقویت

دیتی ہے۔ بعض کو مرجھا دیتی ہے۔ تت پشچات
ڈاکٹر بیدا رام کا لکچر ہوا جسمیں آپنے اہل انجمن
خبر ایہ غریب المشہد نواسیوں اور ملکوں کے رہنے
والوں کی وجہ تسمیہ اور آریہ ورت سے تعلق
کی نسبت مفصل حوال بتلایا۔ ساتھ ہی امریکہ
کے جو رہنا کو جو ان لوگوں پر کرتے ہیں بیان
کیا۔ ایک بھجن کے بعد شیخ کی کارروائی ختم ہوئی
دوپہر کو بھجن کے بعد پرشنوتر کا سماں تھا۔ پنڈت
موتی رام صاحب بی۔ اے ایل ایل بی نے
بڑی تہذیب سنجیدگی اور متانت کے ساتھ اواگون
کے مسئلہ پر اعتراض کیئے۔ آپکا بڑا اعتراض یہ
تھا۔ کہ منش و پشو کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مجھے
جو یہ جنم ملا ہے کس جرم کے بدلے سزا ملی ہے
اسکا جواب پنڈت تلسی رام جی و پنڈت آریہ
جی نے دیا۔ گو سمے کے ختم ہو جانے کے
سبب بحث ختم نہ ہونے پائی بلکہ بیچ ہی میں
رہ گئی۔ تت پشچات پنڈت دولت رام جی کا
لکچر شروع ہوا۔ آپکا لکچر ہمیشہ پریم بھرا
پر منوہر ہوا کرتا ہے۔ آپنے بتلایا کہ کوئی
منش سکھ تب ہی پا سکتا ہے۔ جبکہ ہم پرماتما کی
اور دوڑینگے۔ آپنے اپنشدوں کے ہنکار
سے دیوتوں اور دیتیوں کے یدھ کی درشانت
دیکر ظاہر کیا۔ کہ جب تک ہم من کو بس میں
نہیں کر لیتے۔ اندریوں کا جیتنا کٹھن ہے
جب تک ہم پیٹ کو نہیں بھر لیتے تب تک
باندروں سے کام لینا مشکل ہے۔ تت پشچات
مشہور لائق لکچرار پنڈت لیکھ رام جی
پلیٹ فارم پر کھڑے ہوئے۔ آپکی فصاحت
سب پر روشن ہے۔ آپنے بتلایا کہ ویدوں کے
اُپر ایک اگیان کا۔ دوسرا ناستک کی جنگولن
کا۔ تیسرا پرالوں کا اور چوتھا غیر مذاہب کا

پردہ آگیا ہے۔ ہر ایک پردے کو سچائی کے بل سے ہٹانا۔ ہمارا کرم، دھرم و کرم ہونا چاہئے۔ آپکے لکچر کے بعد شام کی کارروائی ختم ہوئی۔ رات کے ۸ بجے لالہ بدریداس ایم اے کا انگریزی لکچر استری سکھشا پر شروع ہوا۔ آپکا لکچر اعلیٰ خیالات سے بھرپور تھا۔ آپکی انگریزی نہایت ہی اعلیٰ تھی۔ جس بلاغت و فصاحت کے ساتھ آپنے استری سکھشا کی عظمت و فضیلت جتلائی۔ وہ غیر معمولی اثر لوگوں کے دلوں پر چھوڑنے والی تھی۔ آپنے مہابھارت کے شلوکوں سے شروع میں بتلایا کہ استری کا تعلیم یافتہ ہونا ہمارے لئے نہایت ہی لابد ہے۔ انگلینڈ کے ملک الشعرا ٹینیسن کی رائے کے مطابق آپنے مرد اور استری کی پوزیشن کا موازنہ کر کے اور بڑے بڑے فضلا و فیلسوفان زمان کی مستند رائے سے جتلایا کہ بنا استری سکھشا کے ہماری اپنی ترقی یا کسی ملک و قوم کی ترقی نہ صرف دشوار ہے بلکہ ناممکن ہے۔ آپ کا لکچر لفظ بلفظ نقل کرنے کے لائق تھا۔ حاضرین کے اوپر جادو سے بھری تقریر نے بجلی کی قوت جیسا اثر پیدا کیا۔ لکچر کے اختتام پر لالہ منشی رام جی نے آریہ سماج اور کنیا مہاودیالہ کی کمیٹی کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کیا اور ۲۶ کی کارروائی ختم ہوئی۔ شام کے وقت تعداد حاضرین ڈیڑھ ہزار سے زیادہ تھی۔

۲۷ دسمبر کی صبح کو معمولی بھجن و ہون کے بعد پنڈت دولت رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اپدیش ہوا۔ یہ اپدیش نہایت ہی موثر اور دلچسپ تھا۔

تت پشچات بھجن ہونے کے بعد منتری جی نے آریہ سماج جالندھر کی سالانہ رپورٹ پڑھی جس سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ ستیہ کا وہ بل ہے جسکے سامنے بناوٹی مذہبوں کی کوششیں نشپھل ہو جایا کرتی ہیں۔ جو کامیابی کہ آریہ سماج نے جالندھر میں حاصل کی ہے اسکو خوب عمدگی سے ظاہر کیا۔ تت پشچات پنڈت آریہ منی جی کا ویاکھیان ہوا۔ آپنے وید منتر

हिरामयेन पात्रे
णा सत्यसपा पि
हितं मुखं। तत्त्वम्
पूषन्न पावृणु सत्य

کو آگے رکھ کر مختلف طریقوں پر اسکی تشریحیں کیں۔ آپ کا اصل مضمون یاجک پرش اور انکا یتہ تھا۔ پہلے آپنے ساماجک پرش کے معنے کئے۔ آپنے بتلایا کہ ساماجک پرش کے معنے وہ جمع کرنیوالے یا دکھلاوے کی شان و شوکت بناؤ کے نہیں۔ آپنے بتلایا۔ کہ آریہ سماج کے معنے چند پرشوں کا مجمع کسی پولیٹکس کے لئے جمع ہونے یا کسی عمارت بنانے کی تجاویز سوچنے کے نہیں۔ بلکہ اس سے مراد وہ مجمع ہے جو مہارشی سوامی دیانند کے ستیہ پرگٹ کئے ہوئے کی پیروی کرتا ہے۔ آپنے بتلایا کہ آریہ سماج کے معنے فقط منشوں کی رکھشا کرنے والی سبھا کے نہیں ہیں۔ بلکہ پشوؤں تک کی رکھشا کرنے کے معنے ہیں۔ اور اسی لئے پنچ گویوں میں سے (جو مکتی کے لئے پرتی دان کرنے ضرور ہیں) ایک یگ ہے جس سے مراد پشوؤں کو خوراک دینے کے ہیں۔ آپنے مفصلہ بالا منتر پر سوامی شنکر اچاریہ جی کی اپنی رائے اور دیگر لائق ودوانوں کی رائے ظاہر کرنے کے بعد سوامی دیانند کی رائے کو پرگٹ کر کے سوامی جی کی اعلےٰ فضیلت و علمیت پر کما حقہ داد دی۔ آپنے ویدانت مت اور آریہ سماج میں فرق بتلا کر ظاہر کیا۔ کہ جب تک ہم ویدوں پر وچار کرنے والے نہیں بنتے۔ جبتک ہم وید پستکوں کو مطالعہ نہیں کرتے۔ تب تک ہماری انتی ہونا اسمبھو ہے۔ آپنے بتلایا کہ آریہ سماج کا رستہ ویدوں کی آگیا ماننے کا ہے۔ اور آپکے انکول اپنے سدھانت بنانے کا ہے۔ آپنے بڑے زور سے جتلایا۔ کہ آریہ سماج کی ترقی زیادہ حاضرین کے جمع کرنے پر نہیں۔ آریہ سماج کی عمدگی مزین شامیانے لگانے پر نہیں۔ آریہ سماج کی فضیلت بڑے بڑے فصیح و بلیغ پرشوں کو پلیٹ فارم پر کھڑے کرنے سے نہیں ہے۔ بلکہ آریہ سماج کی ترقی اپنے سدھانتوں پر وچار کرنے اور درڑھ ہونے پر منحصر ہے۔ آپکے لکچر کے اختتام پر بھجن کے بعد صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔ چونکہ لالہ آتما رام جی اجمیر میں باعث ضروری کام کے تشریف لے گئے تھے۔ اس لیے دوپہر کو حسب معمول بھجن آدی کے بعد آپکے بجائے پنڈت رور دت جی کا ویاکھیان ہوا۔ آپنے بتلایا۔ کہ انتی سے مراد آتمک انتی ہونی چاہیئے۔ دنیا میں سائنس کتنی ہی ترقی کیوں نہ کر جاوے لوگ کتنے ہی فاضل عالم و دولتمند کیوں نہ ہو جاویں

اسکا نام نشان نہیں۔ جبتک کہ آتمک انتی نہیں ہے۔ آتمک انتی ہی پر سنسار کی ساماجک انتی کا انحصار ہے۔ پھر آپنے کھلے طور پر تشریح کے ساتھ ظاہر کیا۔ کہ آتمک انتی کا مکمل سبق ویدوں سے مل سکتا ہے۔ جسکا اصل اصول لوگ اور اسکے سادھن بتلائے گئے پھر آپنے ہنسا کی تشریح کی۔ اور کہا کہ ہنسا دو پرکار کی ہوتی ہے۔ پھر آپنے ظاہر کیا کہ اوتار کا ثبوت ملنا تو ویدوں میں درکنار اوتار کا شبد بھی ویدوں میں نہیں ہے۔ آپکے لکچر کے اختتام پر پنڈت رام بھجدت جی آئے اسکا لکچر شروع ہوا۔ آپنے شکاگو کی نمائش گاہ و پر سنٹرل پارک مکان کی زینت کا خاکا کھینچتے ہوئے بتلایا۔ کہ ایسا عمدہ مکان مزدوروں نے گرادیا۔ اس خیال سے کہ پھر ایسے مکان بنانے کے لئیے انکو مزدوری ملے۔ آپنے واضح طور پر بتلایا۔ کہ انگلستان کی ملکی بناوٹ اور مجلسی حالت ہردو خطرناک ہیں کار لائل کی رائے سے ظاہر کیا کہ موجودہ شائستگی ایک قسم کا عیب ہے۔ آپنے بتلایا کہ ہندوستان نہ صرف بلحاظ غلہ قحط کا زور ہے۔ بلکہ جسمانی مالی مذہبی اور اخلاقی لحاظ سے بھی بڑا بھاری قحط ہے۔ آپنے بتلایا۔ کہ آجکل ہمارا آدمی بننے کا معیار اخلاقی حالت نہیں رہا۔ جیسا کہ ہمارے لیڈر۔ ولیڈر۔ بڑے شرابی دکھائی دیتے ہیں پھر آپنے بتلایا۔ کہ ہم بجائے اسکے کہ کسی جاندار چیز کے آگے سر جھکاویں۔ اخلاقی حالت سے ایسے گر گئے ہیں۔ کہ پتھروں کے آگے سر جھکاتے پھرتے ہیں۔ اور یا گی کا رن ہماری استریاں فقیروں سے جاکر دھن اور

اولاد مانگتی پھرتی ہیں۔ دراصل ہم ناستک ہو رہے ہیں۔ آخر کار آپنے وہ خوفناک آنیوالی حالت ظاہر کی جو کہ ہر ایک فرقہ اپنے اپنے انسٹیٹیوشن ولبورڈنگ قایم کرنے سے ظاہر کر رہا ہے۔ آپنے بڑی فصاحت سے بتلایا۔ کہ آریہ سماج کسی سکشن کا نام نہیں ہے بلکہ سارے سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا فرض ہے۔ آپنے بتلایا کہ ہر ایک ذات و فرقے کا خیال کہ اپنے اپنے الگ سکول و سبھائیں ہوں۔ دراصل دنیا میں تعصب و خود غرضی پھیلا رہا ہے۔ آپنے بتلایا کہ قومی اپکار کچھہ نہیں کر سکتی۔ جبتک کہ قوم میں ایک خیالات والے پرشوں کا مجمع نہ ہو کسی قوم کا اٹھنا یا ارتقا کرنا محال ہے۔ جبتک کہ اسکے آدمی ہم خیال نہیں ہیں۔ آپنے مشرح طور پر بتلایا کہ آریہ سماج کسی قوم کا نام نہیں ہے۔ بلکہ آریہ سماج کے جھنڈے کے نیچے وہ سب سنسار کے منش آوینگے۔ جو ویدوں کو لیکر ایشور کو مانتے ہیں۔ بس کوئی قوم نہیں اٹھہ سکتی۔ جبتک کہ اسکی تہ میں سچائی نہ ہو۔ آریہ سماج کوئی سوسائٹی نہیں ہے۔ بلکہ یہہ سبھا اس قسم کو سنبھالنے والی ہے۔ جو سوامی دیانند نے ست کے بل سے کی تھی۔ آپنے بتلایا کہ سوامی دیانند نے جو اسقدر پرشوں کو ایک خیال کا بنادیا۔ اسمیں کوئی قوم کی پکار کا شبد نہیں تھا۔ بلکہ ایک سچائی کی پکار تھی جسمیں اسقدر مقناطیسی طاقت تھی۔ کہ آہنی دل لوگ بھی مسلسل ہوکر اسکی طرف کھنچے جاتے تھے۔ پھر

آپنے برہمو سماج کی دکھلاوے کی ایشور پرستی اور پرارتھنا سماج کی خشک پرارتھنا سناتن سبھا کے کھچڑی مذہب اور برہمنوں کے ویدوں سے انکار پر مختصر طور پر تقریر کرکے ویدک دھرم کی فضیلت بتلائی اور بڑے جوش کی تقریر میں بتلایا۔ کہ سوامی جی کی سچی یادگار کوئی سکول یا انسٹیٹیوشن نہیں ہو سکتا۔ بلکہ سوامی جی کی یادگار ہم خود ہی بن سکتے ہیں۔ اگر ہمارے آچرن سوامی دیانند کی طرح ہیں۔ آپنے کہا کہ ہم میں سے ہر ایک کو چھوٹا دیانند بننا چاہیئے آپنے بتلایا کہ گورودت نے سوامی جی کا جیون چرتر اپنے سر سے میں لکھنا آرمبھ کیا تھا۔ تاکہ سوامی جی کی یادگار قایم ہے مگر اسکی عمر نے وفا نہ کی۔ اب ہمکو چاہیئے کہ اچھا شکتی سوامی جی کا یادگار قایم کریں آپکی تقریر کے اختتام پر وید پرچار کے لئیے روپیہ جمع ہونا شروع ہوا۔ چنانچہ مفصلہ ذیل چندہ آنا فانا جمع ہوگیا۔

وید پرچار فنڈ نقد	۱۵۰	وعدہ	۱۱۵
کنیا مہاودیالہ	۲۰۰۰	وعدہ	ایک ہزار
فیروزپور یتیم خانہ نقد	۵	وعدہ	۵
میزان کل	۳۰۵		۱۲۵۰

کل ۵۵۵۵

(نوٹ) علاوہ یہہ پانچ ہزار کی رقم جو رائے صاحب گنگا رام نے کنیا مہاودیالہ کیلئیے عطا کی تھی۔ ۱۰۰ اسکے علاوہ ہے۔

بعدہ لالہ منشی رام جی نے باہر سے آئے ہوئے صاحبان کا شکریہ ادا کیا اور انہیں اپیل کی کہ سوامی جی کی سچی یادگار وید پرچار کا خیال ہمیشہ مدنظر رکھیں اور

اپنے متعین شدہ آچرن بنانیکا خیال بھی پیش نظر رکھیں۔ بعد آرتی بھجن کے جلسہ برخاست ہوا۔

نوٹ (۱) جلسہ بلحاظ تعداد کی بھیڑوں اور کثرت حاضرین کے غیر معمولی کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا۔

(۲) بلحاظ آمدنی کے آریہ کنیا مہا ودیالیہ اور وید پرچار فنڈ پچھلے سالوں سے بڑھ چڑھ کر رہا ہے۔

(۳) بلحاظ اُپدیشکوں کے اب کی سال بہت سے پنڈتوں کے اور ممبران کی سرگرمی سے جلسہ بہت بڑھ رہا۔

(۴) باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کی تعداد بھی پار سال سے زیادہ تھی۔ مگر مفصلہ ذیل نقص تھے۔

(۱) چند صاحبان اکثر سماج کے باہر پھرتے رہتے تھے۔ جس سے سامعین کی توجہ منتشر ہو جاتی تھی۔ (۲) استریوں کی نشست گاہ سے اکثر زیادہ شور آتا تھا۔ (۳) چند سماجوں کو باقاعدہ جلسہ کی اطلاع بھی نہیں دیگئی۔ اور نہ ہی وہاں منتری جی نے بباعث کاہلی و غفلت کے نمنترن پتر ارسال کئے۔

امید کہ منتری جی اور آریہ سماج کے دیگر ادھکاری آئندہ ایسی غلطیوں سے زیادہ آگاہ ہو کر انتظام کرینگے۔

(نوٹ) سوائے نگر کیرتن ۲۵ ماہ دسمبر کے جلسے کے ہر دو روز آریہ بھائی اوتار سے کی جگہ سے سماج تک آتے جاتے ہوئے شہر میں سے نگر کیرتن کرتے ہوئے گزرتے تھے۔

(ج - د)

پاتنجل یوگ درشن - پنڈت رودر دت بھاشیہ دوسری دفعہ بہت عمدہ چھپکر طیار ہے۔ آگے دفعہ راجہ بھوج کی ورتی بھی اور ایزاد کیگئی ہے قیمت [illegible] رجسٹری معہ محصول [illegible] سکتا ہے۔ مینجر

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاران کی آرا کا ذمہ وار نہیں

کیسا اُتم سمے ہوگا

(۱) جب بالک و کنیائیں پراتہ کال اٹھتے ہی بچھونے سے اٹھ کر اپنے ماتا پتا سے پریم بھری نمستے کرینگے۔ تب کیسا اُتم سمے ہوگا۔ (۲) جب ماتا پتا پراتہ کال اپنی سنتان سہت سنان سے فارغ ہو کر اپنے اپنے آسن پر بیٹھ کر سندھیا اور ایشور اپاسنا میں اپنے من کو اور سب دنیاوی [illegible] لگائیں گے تب کیسا اُتم سمے ہوگا۔ (۳) جب بالک و کنیائیں پہلے باہم پر ایک اونچے گایتری منتر کا اچارن کرتے ہوئے پاٹشالہ میں اپنے گرو سے نمستے بلائینگے تب کیسا اتم سمے ہوگا۔ (۴) جب وہ پاٹشالہ میں جا کر کسی اور پڑھائی کے شروع کرنے سے پہلے اپنی بائیکیں [illegible] سے وید منتروں کا اچارن کرتے ہوئے ہمارے ہردوں کو آنندت کرینگے۔ تب کیسا اتم سمے ہوگا۔ (۵) جب ماسٹر اپنے طالبعلموں کو سکول کے کمرہ میں ست دھرم کا اپدیش دیتے دکھائی دینگے۔ تب کیسا اتم سمے ہوگا۔ (۶) جب ہر ایک استاد و طالبعلم دیش کا سچا بھگت بنکر سودیشی وستو پرچار پر عملی لیکچر دیتا ہوا اپنے اچھے خیالات ہمارے کانوں تک پہونچا دیگا۔ تب کیسا اتم سمے ہوگا۔ (۷) جب ونت ودیارتھی گروکلوں میں اپنے ششیوں کو رشیوں کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے پورن برہمچریہ دھارن کرنے کے بعد انہیں گرہست آشرم میں قدم رکھنے کی آگیا دینگے۔ تب کیسا اتم سمے ہوگا۔

(۸) جب ان کالجوں کی بجائے - جہاں سے کہ ناستک اور فیشن کے غلام طالبعلم نکلتے ہیں سچے آریہ اور رشی کے نام کو سنوارنے اور اسکی وصیت کو پورا کرنے والے مہاتما نکالنے والے کالج شہر شہر میں بن جاوینگے تب کیسا اتم سمے ہوگا۔ (۹) جب گرام گرام میں ویدک پاٹشالائیں بالک و کنیاؤں کے سدھار کے لئے قایم ہو جاوینگی۔ تب کیسا اتم سمے ہوگا۔ (۱۰) جب چاروں اور سے ویدوں کی سندر آواز ہمارے کانوں میں پہونچیگی تب کیسا ہی اتم سمے ہوگا۔ (س - د)

جلالپور جٹاں - یہاں کی آریہ پبلک کے لئے وہ کیسا اتم سمے تھا۔ جب آریہ سماج حافظ آباد کے منتری کا پترکہ ۸ دسمبر کو پنڈت دولت رام جی جلالپور میں آوینگے پہونچا۔ اسدن ہم سب پنڈت جی کی انتظار میں ایسے معروف تھے۔ کہ ہماری آنکھیں اسی طرف لگی ہوئی تھیں۔ سائینکال جب پنڈت جی تشریف لائے۔ اسوقت کی خوشی کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ رات کو کھانا کھانے کے بعد پریم رس کے پیاسے لوگوں نے پنڈت جی سے کتھا کرنے کیلئے التماس کی۔ پنڈت جی نے گرہستہ کی

تکلیفات سے تھکے ہوئے تھے۔ بڑی خوشی سے
سویکار کیا۔ اور اپنشدوں سے ایشور کی
ہستی کے مضمون پر کتھا کی۔ کتھا کیا
تھی بس امرت تھا۔ جس نے سب
شروتا گنوں کو آنندت کر دیا۔

۹۔ دسمبر کو ہجری دیا کھیان ہوا۔ بسبب
نہ معلوم ہونے لوگوں کے اسدن حاضری
۵۰ کے قریب رہی۔ پنڈت جی نے
اپنی خوش تقریری اور سہاونی آواز
سے لوگوں کے دلوں کو ایسا موہت کیا۔ کہ
کتھا ختم ہونے پر جب حاضرین واپس
گئے۔ تو ہر ایک دوکان پر پنڈت جی کی
ہی چرچا ہو رہی تھی۔ چونکہ رات کو کتھا
ہوتی تھی۔ لوگ رات کو جوق در جوق
آنے شروع ہوئے۔ یہاں تک سماجمندر
میں بیٹھنے کی جگہ نہ رہی۔ اسدن
پنڈت جی نے اپنشدوں سے "ایشور
کس جگہ ملتا ہے" اس وشے پر کتھا کی
لوگ اتی پرسن تھے۔ ۱۰۔ دسمبر کو "درن
آشرم بیوستھا" پر دیا کھیان تھا۔ اسدن
حاضری بہت تھی۔ پنڈت جی کی طرز تقریر
ایسی تھی۔ کہ جو آدمی اس رستہ سے گذرتا
خواہ کتنے ہی ضروری کام کے لیے کیوں نہ جا
رہا ہو۔ اسی جگہ ٹھہر جاتا۔ اور کتھا ختم ہونے
تک برابر بیان سنتا رہتا۔ اسدن تو
سب برہمن پنڈت جی کی تعریف کرتے
تھے۔ اور کہتے تھے۔ بے شک جس طرح پنڈت
جی نے درن آشرم بیوستھا بتائی ہے
اسی طرح ہونی چاہئے۔ شروع و اختتام
کتھا پر کہا گیا۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو
تو منالیوے۔ لیکن جواب ملا۔ کہ سچ میں
کوئی اعتراض ہو سکتا ہے۔ رات کو کتھا
ہوتی۔ حاضری پچاس سے بڑھ گئی۔ پنڈت
جی نے درشایا۔ کہ منش کے شریر میں دو راجا
اگیان و بیبیک ہیں۔ ان دونوں کا ہمیشہ
یدھ رہتا ہے۔ اگیان چاہتا ہے۔ کہ میرا
راجیہ ہو جاوے۔ اور بیبیک چاہتا ہے
کہ اگیان کو ماردوں۔ اگیان کی سینا
کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار آدی
ہیں۔ اور بیبیک کی سینا ستو چار
شانتی سنتوکھ شردھا وغیرہ ہیں۔ اگیان
اپنی استری سے کہتا ہے۔ کہ تو ڈر مت
ہم بڑے زبردست ہیں۔ ہمارے جو دوگی
ہیں وہ سر بھی نہیں اوٹھا سکتے۔ استری نے
کہا۔ کسی طرح سے وہ ہم سے بڑھ جائیں گے
اگیان نے کہا کہ ہاں۔ جب بیبیک کا
اپنشد سے سنگ ہوگا۔ تب ودیا نام لڑکی
پیدا ہوگی۔ وہ ہمیں نشٹ کریگی۔ لیکن
اپنشد راجہ سے بگڑی ہوئی ہے نہیں
کبھی انکا سنگ ہوگا۔ نہ ہی ہم مرینگے۔ اس
طرف بیبیک اپنی استری متی کی اجازت سے
اپنی دوسری استری اپنشد کو منانے کے
لیے شردھا اور شانتی کو بھیجتا ہے۔ اگیان
اپنی فوج کام کرودھ آدی کو بھیجتا ہے
کہ شانتی و شردھا کو اپنشد کے پاس نہ جانے
دو۔ اس طرف سے بیبیک ستو چار وغیرہ
کو بھیجتا ہے۔ کہ کام کرودھ وغیرہ کو مار ڈالو
اس طرح سے انہیں جنگ ہوتا ہے۔ غرضیکہ
آپ نے درشایا۔ کہ جب تک منش ودیا گرہن
نہیں کرتا۔ تب تک ممکن نہیں کہ وہ اگیان
اور اسکی سینا کو مار سکے۔ ۱۱۔ دسمبر کو منش
کے کرتویہ پر دیا کھیان ہوا۔ اسدن حاضری
اور بھی بڑھ گئی تھی۔ لوگ بہت محظوظ تھے
اور پنڈت جی کی دیا کی داد دیتے تھے۔ انکو
بھر تھا ہوئی۔ پنڈت جی نے جب کہا کہ
ہم کل جاوینگے۔ تو لوگ عرض کرتے تھے
کہ ایک دن اور ٹھہریں۔ لیکن پنڈت جی نہ
ٹھہر سکے۔ سناتن دھرمی بھائی پنڈت جی
سے بڑے پریم سے کتھا سننے کے لیے آتے
تھے۔ اور امرت حاصل کرتے تھے۔ ۱۲۔ دسمبر
کی صبح کو پنڈت جی بسواری یکہ حافظ آباد
تشریف لے گئے۔ جہاں کہ شانتی بھی جن انکی
انتظار میں سڑک پر کھڑے تھے۔ ادم

آریہ دھرم کا سیوک
سندرداس منتری جلالپور بھٹیاں

دنیا میں آدمی کے خیالات

جس طرح منش پرمیشور کے حکم سے اپنے
کرموں کے بموجب ہی آدمی کے کالبد میں جیلخانہ
میں بھیجا جاتا ہے۔ وہاں جا کر اسکی بیتی بیت
جاتی ہے۔ اور وہ سخت حالت تذبذب میں
ہوتا ہے۔ میں پہلے کئی پرکار کے خیال اوٹھتے
ہیں۔ کہ میرے بہت کرموں نے مجھے کیسی
بھیانک جگہ میں پہونچایا۔ اسوقت اس کو
جیلخانہ کی شاندار عمارت جس پر لاکھوں روپیہ
خرچ ہوئے ہیں۔ اپنی ناچیز جھونپڑی
کے مقابلے میں جبکہ اسکا عشر عشیر بھی نہیں
کوٹھی کے بھی معلوم نہیں ہوتے۔ وہاں کے
باغ کے خوشنما پھول اسکو کانٹے کی طرح
کھٹکتے ہیں۔ اسجگہ کے معزز عہدہ دار اسکو
بھیڑیئے پرتیت ہوتے ہیں۔ غرضیکہ ہر ایک
عمدہ سے عمدہ چیز اس سے اسکو بھیانک بلکہ

بیٹے کا روپ پرتیت ہوتی ہے۔ بیچارا قیدی
یہہ سب اشیاء دیکھ کر ایسا گھبرا جاتا ہے کہ
اسکو کھانا بھی زہر معلوم ہوتا ہے۔ باعث
یہہ ہے کہ اسکو اپنا تازہ گناہ معلوم ہے
اور ہتھکڑی کی تکلیف نے اسکو ڈرا دیا۔ پھر
بیچارا قیدی اسوقت اپنے دل میں نشچے
کرلیتا ہے۔ کہ میں آئندہ کُکرموں سے بچوں گا
اور حتے الامکان ایسا کوئی کام نہ کرونگا جس سے
جیلخانہ میں بھیجا جاؤں۔ لیکن یہہ نشچے
اسکا پختہ نہیں ہے۔ ہاں اگر سچے دل سے
وہ یہہ نشچے کرتا۔ تو ہرگز پھر کبھی جیلخانہ میں
نہ بھیجا جاتا۔ جوں جوں جیلخانہ کی اشیاء
سے واقفیت پیدا کرتا ہے۔ اسکی محبت ان
سے ہو جاتی ہے۔ گریش کے دنوں میں درختوں
کی ٹھنڈی چھاؤں اسکے دلکو موہت کرلیتی ہے
باغیچہ کے خوشنما پودوں کے خوشبودار پھول
اسکے دل و دماغ کو اپنے وش میں کرلیتے ہیں
جیلخانہ کے ملازم داروغہ و سپاہی اس سے
واقفیت پیدا کرکے اپنے میں مقناطیسی اثر
پیدا کرلیتے ہیں۔ غرضیکہ ایام رہائش کی بڑھتی
کے ساتھ اسکی محبت ہر ایک چیز کے ساتھ
بڑھتی جاتی ہے۔ اور وہ وہاں کا ہی اپنے
آپ کو خیال کرنے لگتا ہے۔ وہاں کی چیزیں
اسکو ایسا بدھو بنا دیتی ہیں۔ کہ جسوقت اسکی
رہائی کے دن نزدیک آتے ہیں۔ وہ فکرمند
ہوتا ہے۔ اور اپنی بیوقوفی سے جیلخانہ
کی تکلیف دہ چند اشیاء کو آزادی کی سکھو
آرام دینے والی چیزوں پر ترجیح دیتا ہے
بعینہٖ یہی حالت جیو آتما کی اس سنسار میں ہے
اپنے کرموں کے بموجب جب وہ جنم لیتا ہے
تو اسوقت اسکی ایسی حالت ہوتی ہے کہ وہ
دُنیا کی ہر ایک چیز کو ڈراونی سمجھتا ہے۔ اور
انہیں دیکھ کر روتا ہے۔ اسکو کوئی وستو
اچھی معلوم نہیں ہوتی۔ بلکہ کھانے کا
ڈھنگ بھی ڈر کے سبب بھول جاتا ہے
وجہ یہہ ہے۔ کہ ۹ ماہ پیٹ میں رہنے
اور تکلیفیں سہنے سے اسکو نشچے ہے۔ کہ میں
بھیانک جگہ میں ہی جا رہا ہوں۔ غرضیکہ
اسوقت اسکے یہی خیالات ہوتے ہیں۔
ہے ایشور! اس دکھ ساگر روپی سنسار سے
مجھے ہمیشہ کے لئے بچا۔ جس طرح راجہ نے
قیدی کو تسلی دینے کے واسطے جیلخانہ میں
داروغہ۔ ڈاکٹر۔ سپاہی۔ باورچی وغیرہ
ملازم رکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ایشور
کے مہاراجہ ہیں جیو آتما کو تسلی دینے
والے مات پتا اس پرماتما کے ملازم ہیں
جوکہ اسکو تسلی دیتے ہیں۔ اور اسکو کئی
ایک چیزیں دکھلا کر یقین دلاتے ہیں
کہ یہہ تیرے واسطے آرام دہ ہیں۔ تم ان
سے مت ڈرو۔ بلکہ انکو اپنا ہتر سمجھو
اور ان سے محبت کرو۔ گو شروع کے
خیالات اسکے ڈراونے ہوتے ہیں
لیکن انکی پیرنا سے وہ آہستہ آہستہ
ان سے انس پیدا کرتا ہے۔ اور انکو
اپنا سہایک سمجھتا ہے۔ (باقی آئندہ)

آریہ دھرم کا سیوک
سندر داس نگر ٹھٹھا پور بیہٹیاں

دھرم ادھرم کا وچار

पाषण्डिनो विकर्मस्थान्
वैडालव्रतिकान् शठान्।
हैतुकान् बकवृत्तींश्च वा-
ङ् मात्रेणापि नार्चयेत्॥
मनु॥

ارتھ۔ پاکھنڈی ارتھات وید نندک وید
ورودھ آچرن کرنے والے (وکرمی) وید
ورودھ کرم کرنے والے مِتھیا بولنے والے
بِلّی برتی رکھنے والے (مکار) شٹھ
(ارتھات ضدی - دُراگرہی) ابھمانی
کوترکی - اور بگلا بھگت ارتھات سوارتھ
سِدھی کرنے والے پُرشوں کا ستکار بانی
ماتر سے بھی نہ کرنا چاہئیے۔ (ادھیائے ۴ شلوک ۳۰)
یہہ شلوک منوجی مہاراج کا ہے
جس سمے آریہ ورت دیش میں ایشوری
گیان وید ودیا کا سورج اپنی پوری پوری
آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ لوگوں
کی رُچی دھرم میں بہ درست تھی۔ ہر ایک
شخص کی بدھی میں ست است کی پرکھنا
کا بھاؤ موجزن ہو رہا تھا۔ ست کے
گرہن اور است کے تیاگنے کا ہر ایک
شخص نے پرن کیا ہوا تھا۔ اُس سمے
میں منوجی مہاراج کے شلوک مندرجہ
بالا پر بخوبی عملدرآمد ہونے سے دھرماتماؤں
کا آدر اور پاپیوں کا نرادر دیشبھگتوں
کا ستکار اور دشٹوں کا ترسکار کیا
جاتا تھا۔ نیک آدمی اپنی نیکی کا پھل
بھوگتے اور ادھرمی دُراچاری اپنی بدکاری
کی سزا پاتے تھے۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ
اسوقت بھرشٹ آچار اور بدکاری
اس دیش سے کافور ہوگئی۔ پاکھنڈ
اسی وقت رفو چکر ہوا۔ مکاری اور
پالیسی کا نام معدوم ہوگیا۔ بہر حال

کہیں سراغ نہ لگا۔ سوارتھ کپٹ چھل
کا استعمال کر شہر بدبسر ہو گئے۔ غرضیکہ ہر ایک
قسم کا اندھا چار نٹ بھرشٹ ہونے سے
لوگوں کی رچی دھرم اور گیان کی
طرف زیادہ بڑھتی گئی۔ اور راجہ سے
پرجا تک سب آنند اور شانتی کے
ساتھ زندگی بسر کرنے لگے۔ کچھ
عرصہ کے بعد جب کال کی گتی سے
مہرشی کا مندرجہ بالا اصولیہ آ گیا
پر عمل کرنا بھول گئے۔ اور دھرم
اور ادھرم کی تمیز کی کسوٹی کو کھو بیٹھے
تو اودیا کے چکر نے پلٹا کھایا۔
ودیا کے اودیا کی جگہ آن گھیری
سچائی اور پریم کی جگہ مکاری۔ پالیسی
اور خوشامد اپنا حق جتلانے لگی۔
نتیجے سنیاسیوں کے بجائے صدہا بیگوں
پوش شیخی بگھارنے لگے۔ پانچوں
مکاروں کا الزام ویدوں کے ذمہ
لگا کر ہر ایک شخص بلا خوف اندریوں
کے بھوگ میں مستغرق ہو گیا۔ جب
ویدوں پر گپوڑوں کو ودوانوں پر
مورکھوں کو ست پرشوں پر پالیسی
بازوں کو۔ سچے مہاتماؤں پر پاکھنڈیوں کو
ترجیح دی جانے لگی۔ تو جا بجا آنند
اور شانتی کے استھان میں کلیش اور
دروہ نے اپنا قدم جمایا۔ اور چھل
کپٹ - دمبھ - دراچار تمام ملک
میں پھیل گیا۔ جبکہ ملک میں ایسا اندھیر
مچ رہا تھا۔ اور کیور اور کپاس ایک
بھاؤ بک رہے تھے۔ اور "اندھیر نگری
چوپٹ راجا ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا"
کی شکل ہو بہو صادق آتی تھی۔ ادھرمیوں
کا مان اور ست پرش ودوانوں کا اپمان
ہونے کی وجہ سے تمام دیش نواسی
ادھرم کے تاریک اور بھیانک غار
کی طرف جھکے جا رہے تھے۔ تو ایک پرم
یوگی سچے مہرشی نے وید ودیا کا بھانو
دکھلا کر اس اندھکار کو دور کرنے کی
کوشش کی۔ اور منوجی مہاراج کے
اصولیہ شلوک پر عمل کرنے کے لئے
تحریک اور ہدایت کر کے لوگوں کو
ست اور است - ودیا اور اودیا، گیان
اور اگیان - پریم اور پالیسی - پنڈت
اور مورکھ میں تمیز کرنے کی شکتی پیدا کی
اور اس کوشش میں وہ مہرشی بہت کچھ
کامیاب بھی ہوئے۔ چنانچہ گزشتہ بیس
سال کے اندر جب سے اس دیش میں
آریہ سماج کا چشمہ فیض جاری ہوا ہے
صدہا منشوں کے ہردوں میں ست اور
است کی تمیز کا مادہ پیدا ہونے کے
سبب سے راہ راست پر آ گئے ہیں۔ اور سردا
ست کے پرکاش اور پاکھنڈ کے ناش
کرنے میں اودیت رہتے ہیں۔ ودوانوں
اور مہاتماؤں کا ستکار اور دشٹوں
اور اتیاچاریوں کا ترسکار کر کے انکی
رچی دھرم اور گیان کی طرف بڑھاتے
رہتے ہیں۔ کیونکہ ستکار اور ترسکار
ہی کی ایک ایسی عمدہ اور مستند تدبیر ہی
ہے۔ کہ جس پر عمل کرنے سے وہ قوم اور ملک
انتی کی شکھر پر پہونچ سکتے ہیں۔ اور
جہاں لاپرواہی یا اگیانتا سے اس کو
نظر انداز کیا جاتا ہے۔ وہاں اندھیر نگری
کا سا حال برپا رہا کرتا ہے۔ اور لوگوں
کی رچی ادھرم - دراچار - کپٹ - چھل وغیرہ
کی طرف بڑھتی جاتی ہے۔ چنانچہ مہرشی
کے اس اصولیہ واکیہ پر جب سے آریہ مہاتما
پرش عمل کرنے لگے۔ اور مورکھوں پر
ودوانوں کو اور ادھرمیوں پر دھرماتماؤں کو
ترجیح دینے لگے۔ تو لوگوں کی رچی دھرم کی طرف
پرورت ہونے سے آریہ سماج میں دن
دونی ترقی نمایاں ہونے لگی۔ قوم پلٹا
کھاتی نظر آنے لگی۔ برسوں سے سوئے
ہوئے پنڈت کروٹ بدلنے لگے۔ حتیٰ
کہ سروساد ہارن پرش بھی دھرم کی کچھ
نہ کچھ کھوج کرنے لگے۔ مگر افسوس کہ
بھی اس چندروزہ ترقی پر حسد کرنے
لگا۔ اس قوم اور ملک کے ایسے اقبال
نہیں تھے۔ کہ جو انکو ترقی اور روشنی کا
منہ دیکھنا نصیب ہوتا۔ کرموں کی گتی
سب سے بلوان ہوتی ہے۔ سنہ ۹۰ء سے
سماج میں یک لخت ایسا چکر آیا کہ کئی
مہاتما پرشوں کے ہردے ڈانواڈول
ہو گئے۔ یہ مہاتما پرش معمولی پرش
نہیں تھے۔ کہ جنکے خیالات کو معمولی بات
سے دبایا جا سکے۔ بلکہ وہ پرش تھے کہ
جنکو تمام بھارت ورش کی سماجیں اپنا لیڈر
خیال کرتے تھے۔ اور انکی عزت مان اور
بڑائی کو اپنا فخر سمجھتے تھے۔ انکی لیکچر اور
کیرتی بھارت ورش میں آفتاب کی طرح
درخشاں ہو گئے تھے۔ تمام سماجوں کی طرف
سے آنریری تھا۔ دیش ہتیشی - پر اپکاری
وغیرہ وغیرہ عزت کے خطاب روزمرہ عطا
ہوتے تھے۔ غرضیکہ انکی عزت ہر ایک سماج

بیں داوا بھائی نوروجی کی عزت سے بھی کہیں
درجہ بڑھکر سمجھی جاتی تھی۔ مگر جانتے وا کے کو یہہ
باتیں بھلا کب گوارا ہوتی تھیں۔ کال کی گتی
نے اقوم کے پوروکرموں نے انکے دلوں کو
ایسا تغیر دیا۔ کہ انکے خیالات کو بالکل پلٹا دیا
ویدوں میں انکی شردھا کم ہونے لگی۔ زبان کے
ذائقہ سے زیر ہوکر۔ پالیسی خدمت کے لئے جھوٹ
آن موجود ہوئی۔ ضدیت اور ہٹ دھرمی
وزارت کا کام دینے لگے۔ وید بھاشی کے
بجائے ماس مہاتم بنائے جانے لگے۔ سنیاس
مہا یگیہ ودھی کے بجائے رسالہ ماس پرچار
ماس بھوجن وچار وغیرہ ماجوں میں بکثرت
مفت تقسیم ہونے لگے۔ ماس پرچارکوں کو
پارتی توشک (انعام) اور بخششیں قرار تنخواہیں
ملنے لگیں۔ نیچرل خوراک کھانیوالوں اور ماس
بھکشن کے برخلاف آدمیوں اور کھانیوالوں پر
طرح طرح کے قہر اور عتاب نازل ہونے لگے
اور انکو طرح طرح سے تہمتیں اور بد تہذیب الفاظ سے
یاد کرنے لگے۔ غرضکہ یہہ حال دیکھ کر تمام بھارت
ورش کی سماجوں نے یک زبان ہوکر ماس
بھکشن کو ناجائز اور وید ویرودھ قرار دیا اور
ان لیڈروں کو اس امر کا مصداق سمجھا کہ

ویدوکت دھرم کے لئے جو جانثار تھے
جنکے عقیدے ویدکے بنچوں میں پایدار تھے
جو اپنے قول و فعل میں فی الحقیقت اعتبار تھے
مشہور خاص و عام میں نیکو شعار تھے
افسوس اب وہ اور سے کچھ اور ہو گئے
چال چلن میں انکے نئے طور ہو گئے

بھارت ورش کی سماجوں کی اس گمبھیرتی اور
کار روائی نے انکے مین خیالات کو دبانے کے
بجائے انکی ضدیت ہٹ دھرمی اور پالیسی کے
لئے خوراک کا کام دیا۔ کیونکہ اب انہوں نے
Constitution اور مہرشی
کے سدہانت اور اصولوں کو بالائے طاق کرکے
ایک علیحدہ فریق قایم کر دیا۔ اور بہت سا ماجک
پرش انکے پیچھے آ دبمبروں کے خیالات میں
دبے ہوئے یا دوستی کو دھرم پر ترجیح دینے والے
یا انکی گپت لیلا سے ناواقف ہونے کیوجہ سے
انکے فریق میں شامل ہو گئے۔ پھر رفتہ رفتہ
انہوں نے چند شہروں میں ماس پرچارک سماجیں
قایم کرکے کالج سوسائٹی سے جایز سماجوں کے
ودھا سبھا پرشوں کو علیحدہ کرکے ناجایز سماجوں
کے ممبروں کو انکے بجائے شامل کر دیا۔ اور کالج
سے ویدک ویجیٹیرین ماسٹروں اور طلبا کو نکالکر
ماس پرچارک استادوں کے ذریعہ ایک کثیر
تعداد طلبا کو گوشت خور بناکر انسے واعظین
کا کام لینے لگے۔ سوامی دیانند اور پنڈت گورودت
کو مکار بتلا اپنے ہر ایک عیب کو ویدکے سر منڈھنے
لگے۔ اس ادھرم یکت کار روائی کو دیکھ کر
دیش کے دھارمک پرشوں۔ پرانی مذہبی کتابوں
اور شریمتی پرادیکارسنی سبھا نے انکو روکنے کی
ہرچند کوشش کی۔ مگر وہ ابھمان اور پالیسی کے
گھوڑوں پر سوار ہوئے۔ بھلا کسکی پرواہ کرتے
تھے۔ اُتم سے اُتم اور تعلیم کل رائے کی انہوں
نے ایک تنکے کے برابر بھی پرواہ نہ کی۔ اور اپنے
زعم میں ایسی مکروہ اور کمینہ کار روائیاں کیں
کہ اگر انکو مفصل بیان کیا جاوے تو ایک
بڑے ضخیم کی کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ مگر
مشتے نمونہ چند باتیں یہاں بھی درج کیجاتی ہیں

. . . .

. . . .

ان مہاشیوں کی ایسی ادھرم یکت اور نندک
کار روائی کو دیکھ کر سوائے چند سماجوں کے پنجاب
اور دیگر پرانتوں کے کل آریہ سماجوں نے منشی
مہاراج کے مذکورہ بالا شلوک پر غور کرکے اور
مہرشی کی اصولیہ تعلیم پر عمل کرکے آپکو سنسکار
کی پدوی سے گرا دیا۔ جس وجہ سے کہ انکی
مان پرتشٹھا یعنی اور کیرتی آناً فاناً میں
کافور ہو گئی۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ اکثر جگہ
مہاتما جی تشریف لے گئے اور سماج مندر
میں لکچر دینے کے لئے التجا کرتے پھرے۔ مگر
دھرم کی پدوی سے گرنے کے سبب ان کو
مندروں میں گھسنے کی اجازت نہیں دیگئی
ایک زمانہ تو وہ تھا۔ کہ لوگ مہاتما جی کے
درشن کے پیاسے منتظر رہا کرتے تھے۔ اور انکی
عزت اور پیشوائی کو اپنا اہو بھاگیہ سمجھا کرتے
تھے۔ مگر ہمیں سماجکوں کا کیا قصور ہے
اگر اب بھی مہاتما جی راہ راست پر آجاویں
تو کل سماجیں انکی ویسی ہی عزت کرنے کے
لئے ہر وقت تیار ہیں۔ ہمیں صرف قصور مہاتما
جی کا ہے۔ جنہوں نے زبان کے ذایقہ
کے بس ہوکر ادھرم یکت کار روائی شروع
کی اور اپنی مان اور پرتشٹھا کو کھو بیٹھے۔
ایک دفعہ ماہ ستمبر [illegible]ء میں دو صاحب
کرنال میں تشریف لائے۔ اور دو روز
تک پردھان اور منتری جی سے پرارتھنا
کرتے رہے کہ سماج مندر میں آپکا لکچر دلوایا
جاوے۔ تمام سماجک انکے لکچر کو سماج مندر
میں دلوانا اور سننا بخوشی منظور کرتے
اگر انکو دھرم کے راستہ سے پھرا ہوا نہ دیکھتے
سماجکوں نے دو گھنٹہ کی بات چیت کے
بعد معلوم کر لیا۔ کہ ان مہاشیوں کے
خیالات میں لکچرد سپرٹ کوٹ کوٹ کر

بھری ہوئی ہے۔ اور مانس بھکشن کو ناجائز
ہونے میں انکو بقول انکے اس لئے شک
ہے۔ کہ اُنہوں نے وید نہیں پڑھے۔ مگر جب
سوال کیا گیا۔ کہ کیا ویدوں کے ایشوری گیان
ہونے۔ مورتی پوجا۔ شرادھ اور تیرتھ۔ شراب
نوشی۔ عیاشی وغیرہ کے ناجائز ہونے اور اونر
مکتی وغیرہ وغیرہ دھرم کے کل مسئلوں میں بھی
انکو شک ہے؟ کیونکہ آپنے وید نہیں پڑھے ہے
تو کچھ جواب نہیں دیا اور بالکل خاموش
ہو گئے۔ ایسے ایسے پالیسی آمیز خیالات نے دھرم
کرنے پر دھرم اور مہرشی کی شکشا نے
آگیا نہ دی کہ انکا سماج مندر میں لکچر دلوایا
جاوے۔ خواہ وہ کیسے ہی تعلیم یافتہ کیوں
نہ ہوں۔ جسکا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ وہ کھانے
ادھرم سنگت پارٹی کے طرفدار ہونے کی
وجہ سے اپنے دلوں میں سخت پچھتاپ کرتے
ہوئے پرتیت ہوتے تھے۔ مگر ضد نے
اور ہٹ دھرمی انکو تسکین دیتی جاتی
تھی۔ اور انکے دھرم بھاؤ پر غالب آ جاتی
تھی۔ مگر ہمارے کل ساماجک پرشوں کو یہ
کامل نتیجہ ہو گیا تھا۔ کہ اگر کل سماجیں متفق ہو کر
منو جی مہاراج کے قول کے بموجب مہرشی
کی شکشا پر عمل کرکے دھرماتماؤں کا ستکار اور
مان اور ادھرمیوں اور پالیسی بازوں کا ترسکار
اور اپمان کرتے رہیں۔ تو ادھرم تھوڑے ہی
عرصہ میں اس دیش سے کافور ہو جاوے
اور یہ بالکل ٹھیک بھی ہے۔ کہ جب کچھ
پرش ادھرمی لوگوں کا ساتھ دینے کے لئے
تیار ہو جاتے ہیں۔ تو وہ لوگ ادھرم
کو چھوڑنے کے بجائے بڑے حوصلہ سے
کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی اُنکا
ساتھ نہ دیوے۔ بلکہ حقارت کی نگاہ سے
دیکھے تو وہ خود شرمندہ ہو کر ادھرم کو چھوڑ کر
دھرم میں پرورت ہو جاتا ہے۔

اب غور کرنے سے پرتیت ہوتا ہے کہ
پنجاب اور دیگر پرانتوں کی سماجوں نے
منو جی مہاراج کے قول پر درڑھ وشواس
کرکے عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔ صرف
چند ہی سماجیں ایسی ہیں۔ جو کسی خاص وجہ
سے مہرشی کی آگیا پر عمل نہیں کر سکتی۔ یا انکو
اُن مہاشیوں کے حالات بخوبی معلوم
نہیں۔ یا دھرم اور ادھرم کا کچھ بچار نہ کر کے
زمانہ سازی کے ۔ پر ہر دو فریق سے
ہر دلعزیزی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ
صرف چند سماجوں میں اکثر دیکھا جاتا ہے
کہ وہ انکے مہاشئے دھرم کی نسبت ہر دلعزیزی کو
زیادہ فوقیت دیتے ہیں۔ مگر انکو یاد رکھنا
چاہیے کہ جو پرش اصول یا رشی کے قول کو
نظر انداز کرکے ہر ایک شخص کے خوش
کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو وہ گدھے
والے بوڑھے آدمی اور اسکی عورت کی
طرح نہ تو ہر ایک شخص کو خوش کر سکتے
ہیں۔ اور نہ دھرم کا یتھوچت پالن
کر سکتے ہیں۔ بلکہ کسی نہ کسی روز انکو بجائے
فائدہ کے نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ کیونکہ
وہ رشی کے قول کے برخلاف عمل کرتے
ہیں۔ اس لئے دیگر پرانت کے سماجوں
سے عموماً اور پنجاب دیش کے کل سماجوں
سے خصوصاً میری یہ پرارتھنا ہے۔ کہ
ہر ایک کام کو دھرم ادھرم کا وچار کرکے
نربھیتا کے ساتھ کریں۔ اور دھرماتماؤں اور
ودوانوں کا پریم اور بھگتی کے ساتھ
ستکار کرکے ادھرم اور مورکھتا کو دور کرنے کا
اُپائے کرتے رہیں۔ تاکہ دیش سے اودیا
اور ادھرم جلد کافور ہو کر آنند اور شانتی
کے بھاگی بنیں۔ ادم شُم

آریہ دھرم کا سیوک
بھواری لال از کرنال

ریویو

عورت اور اسکی تعلیم۔ از پنڈت برجموہن
دتاتریہ۔ صاحب مخلص۔ قیمت فی
جلد ۸۔ لالہ گوجرمل خزانچی مالک مطبع بھارت
سیوک کے نام خریداری کی درخواستیں
بھیجئے۔

پنڈت برجموہن صاحب استری شکشا
کے خاص حامی ہیں۔ اور آپ ابلا سماج کو
بل پہنچانیوالی جماعت کے ہمیشہ سے مددگار
رہے ہیں۔ کتاب زیر ریویو میں آپنے
اپنی ساری طاقت خرچ کرکے جہاں
ایک طرف اُس شرمناک برتاؤ کا خاکہ
کھینچا ہے۔ جو کہ فی زمانہ بھارت ورش
کے مرد اپنی اردھانگیوں کے ساتھ روا
رکھتے ہیں۔ وہاں دوسری طرف اُن تمام
اعتراضات کا بڑی معقول دلائل سے جواب
دیا ہے۔ جو کہ استری شکشا کے برودھی
عموماً پیش کیا کرتے ہیں۔ مصنف نے
اُس حصہ بحث کو بڑی خوبی سے نبھایا
ہے۔ جہاں کہ مردوں کے اور عورتوں کے
حقوق کی برابری کا ذکر ہے۔ وہ لوگ
جو کہ حقوق کی برابری کے معنی اُلٹے

کرتے ہیں۔ انہیں ضرور یہ نادر نسخہ استعمال
کرنا چاہیے۔ مضمون تو اعلیٰ ہے ہی لیکن
اردو زبان دانی کے لحاظ سے بھی یہ اعلیٰ
لٹریچر میں شمار کئے جانے کے قابل ہے۔
پنجاب میں گیانی صاحب کی ہمسری کا دعویٰ
کرنے والے کم اردو نویس ہیں۔ ستری شکشا
کے پریمیوں اور ہمدردوں (دونوں) کو یہ
کتاب شروع سے اخیر تک پڑھنی چاہیے۔

ماس بھکشن وچار کے پہلے اور دوسرے
حصے کے جواب دو ٹریکٹوں میں پنڈت بھیم سین
جی نے دیئے ہیں۔ جن کتابوں کا یہ جواب
چھپا ہے وہ ۱۹۲۳ء میں چودھری [illegible]
تحریک [illegible] کی آتے۔ اور رائے
مول راج ایم اے وغیرہ کے شائع ہوئے
تھے۔ پہلے حصہ میں شاستر کے پرمانوں سے
ماس بھکشن جائز بتلایا گیا تھا۔ اور دوسرے
حصے میں سمرتی کے پرمانوں سے ماس
بھکشن دھرم ٹھہرایا گیا تھا۔ پنڈت بھیم سین
جی نے دونوں حصوں کے جلد سے جلد
اعتراض جواب دیئے ہیں۔ سنا گیا تھا کہ
اس حصہ کا جواب چھپیں کہ [illegible] ماس
بھکشن کی آگیا ثابت کرنے کی کوشش
ہوئی تھی۔ پنڈت دیودت جی اودھیاپک
کانپور پاٹ شالہ نے لکھا ہے۔ اور یہ بھی
معلوم ہوا تھا۔ کہ یہ گرنتھ [illegible] چھپ
رہا ہے۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو یہ رسالہ
بھی جلد ہی پبلک کے ہاتھوں میں آنا چاہیے۔

ڈاکٹر رام چندر [illegible] میرٹھ نے بہت سے
ٹریکٹ ریویو کے لئے اکٹھے بھیجے ہیں۔ جنہیں

ستری شکشا کے متعلق ہیں۔ اخیر کچھ آج
لکھنا چاہتا ہوں۔
آریہ کنیا پاٹھ شالہ [illegible] ستری سماج میرٹھ
کا ساتواں سالانہ جلسہ۔ اس میں جلسے کا حال
ہندی بھاشا میں چھاپا گیا ہے۔ [illegible]
بہت سے آریہ پتروں میں پہلے ہی نکل چکے
ہیں۔ ڈاکٹر رام چندر جی کی پتنی کے ہاتھ
میں ہی کل انتظام ہے۔ اور انہیں کے [illegible]
پر ستری سماج اور پاٹھ شالا کے [illegible] ہو رہے
ہیں۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ
۴۲ کنیائیں باہر سے آکر تعلیم حاصل کر رہی ہیں
اور ۲۵ [illegible] کی ہیں۔ ہو سکتا میں شریمتی
جوالا دیوی جی نے درخواست کی ہے۔ کہ
لوگ باہر سے اپنی کنیاؤں کو [illegible] کر کے
بھیجیں۔ یہ رپورٹ اُن بھائیوں کے
اخبار کے ایڈیٹر کے پاس بھی پہنچی ہو گی
کنیاؤں کے لئے آشرم کا ہونا پاپ بتلاتے
ہیں۔ لیکن افسوس کہ کہاں کنیا مہاودیالہ
جالندھر کے کنیا آشرم پر صرف "[illegible]"
ہی ظاہرا حملہ نہیں ہوتا۔ بلکہ لوگوں میں
اس کی نسبت کمینہ پن سے غلط خیالات
پھیلائے جاتے ہیں۔ وہاں ڈاکٹر رام چندر
کے کنیا آشرم کی نسبت ایک لفظ بھی
[illegible] ہے۔ جب تک کہ نیوگ کی بحث
سے ذاتیات کا تعلق رہے گا تب تک
اپنا دیش ادھوگتی کو ہی پراپت ہوتا
رہے گا۔

سماجک خبریں

جالندھر شہر آریہ سماج کے ۱۲ دسمبر کے

چنانچہ جلسہ میں آٹا فنڈ کی تجویز ہوئی
چار ممبران ہر پندرہ روز اکٹھے جمع
کرنے کے لئے مقرر ہوئے۔ ۲۰ دسمبر کے
ہفتہ وار جلسہ میں بھجنوں وغیرہ کے بعد
لالہ سندر داس جی نے ایک لیکچر دیا اور
ستیارتھ پرکاش اوپدیش سے کتھا کی۔
بابو [illegible] رام جی سکھر سے لاہور
میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ سکھر آریہ سماج
انکے سماجک کاموں کا نہایت مشکور
ہے۔ لالہ کیول رام جی نے اپنے پتا کے
دیہانت پر [illegible]
اناتھالہ اور ایک آریہ سماج فنڈ میں
دان دیا۔ کراچی آریہ سماج کے ایک ممبر
کے ماموں کا سکھر میں انتقال ہوا۔ انکی
غیر حاضری میں پورانک ریتی سے [illegible]
ہو گئی۔ مگر جب وہ کراچی سے تشریف
لائے۔ تو یک قلم بند کر دی۔ ہون کیا
اور بھائی [illegible] نے انتیشٹی
سنسکار پر ایک لیکچر دیا۔
کوئٹہ میں لالہ کرم چند جی کے پتر کا
نام کرن سنسکار ویدک ہوا۔ ایک آریہ
سماج فنڈ - [illegible] یتیم خانہ فیروزپور اور
[illegible] جالندھر کو دان دیا۔ اور
لالہ رام رکھا مل نے [illegible] یتیم خانہ فیروزپور
کو دان دیا۔
پٹیالہ آریہ سماج میں پنڈت آریہ منی
جی نے [illegible] دیا
[illegible] پنڈت دولت رام جی نے ۲۰
دسمبر ۱۹۲۲ء [illegible]
[illegible] کیا۔
ساہیوال آریہ سماج پر [illegible]

نے ۱۴ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ویدک دھرم کا پرچار کیا۔
پردھان آریہ سماج و آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب سے نویدن کرتے ہیں بمقام قصبہ
جگادھری جو ایک بڑا بھاری بوپار کا گڑھ اور
جسکو فتح کرنا گویا کل ضلع انبالہ کو فتح کر لینا
ہے۔ آریہ سماج قایم ہو گیا ہے پس
پرتی ندھی سبھا کو لازم ہے کہ کوئی سنسکرت
کا ودوان پنڈت کچھ عرصہ کے لئے یہاں
چھوڑے تو بڑی بھاری کامیابی کی اور
ویدپرچار فنڈ کو امداد کی امید ہے۔

لوکل

یوں ہی ۲۷ دسمبر کی شام کو جلسہ کی کاروائی
ختم ہوئی اس سے بعد رات کو ہی ایشور
پرماتما نے بھی اہل ہند کی دردناک پکار جو کہ
بارش نہ ہونے کے کارن ہر ایک پرانی ماتر کے
منہ سے نکل رہی تھی سن لی۔ اور اپنی پریم دیا ساگر
میگھ منڈل کو حکم دیدیا۔ کہ ایسا برس جس سے
سبکی پیاس مٹ جاوے۔ چنانچہ میگھ منڈل
نے ایسا ہی کیا۔ ۲۹ دسمبر کی رات کو لالہ بستی رام
سبھاسد آریہ سماج کے پتر کا اوپنین ہوا۔ اور
جات کرم سنسکار بیدوکت کیا گیا۔

بھاگووالہ

آریہ سماج بھاگووالہ کا پہلا سالانہ جلسہ ۱۷ و
۱۸ جنوری ۱۸۹۹ء کو بڑی دھوم دھام سے
ہوگا۔ یہ جگہ بٹالہ سٹیشن سے ۷ میل کے
فاصلہ پر ہے۔ اور جو سڑک کلانور کو جاتی ہے
اسکے کنارے پر واقعہ ہے۔ سواری یکہ بٹالہ
سے بکثرت مل سکتی ہے۔ کرایہ فی سواری ۱۲ ہے
بھاگووالہ کے گرد و نواح میں مفصلہ ذیل استھان
قابل دید ہیں۔ کلانور میں اکبر بادشاہ کا تخت
ڈیرہ نانک میں چولہ صاحب۔ بٹالہ میں
تالاب۔ صوبہ شمشیر خان وغیرہ وغیرہ۔
آشا ہے کہ آریہ گن جلسہ میں شامل ہو کر
اس سماج کو ممنون فرماوینگے۔ اور جلسہ
کی رونق بڑھا دینگے۔ استریوں کے ٹھہرنے
کے لئے بھی عمدہ پربندھ کیا گیا ہے۔

الراقم
فقیر چند منتری آریہ سماج بھاگووالہ

ضرورت

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر کے
لئے ایک آریہ کلرک کی ضرورت ہے جو
سبھا مذکور کا حساب کتاب انگریزی میں
رکھ سکے جس امیدوار نے کسی حساب کے
دفتر میں کام کیا ہوا یا تجربہ کار اکاونٹنٹ
ہو اسکو ترجیح دیجاویگی تنخواہ فی الحال
پچیس روپیہ ماہوار ملیگی۔ درخواستیں
بنام لالہ گیان چند خزانچی آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب آنی چاہئیں۔

کھتری کنیاؤں کیلئے بر

ایک برہمچاری عمر ۱۹ سال ذات کھتری وہری
ہے ایک آریہ سماج گذارہ معقول تعلیم یافتہ
شادی پنجابی کنیا سے ہوگی۔
دوم۔ عمر ۱۲ سال چوہڑہ پنجابی ایک
آریہ سماج کے اپ منتری۔
سوم۔ عمر ۲۰ سال تعلیم یافتہ رڑکی کالج۔ ذات
چوپڑہ کھتری پنجابی۔
چہارم عمر ۲۵ سال قوم ... کھتری
ملازم بتنخواہ ۵۰ روپیہ ماہوار۔
پنجم عمر ۲۳ سال۔ بعہدہ مدرس ...
ایک آریہ سماج کا پردھان پنجابی کھتری۔
ششم عمر ۲۴ سال از قوم تھاپر کھتری ملازم
ہفتم عمر ۲۰ سال ایف اے پاس۔

نوٹ۔ سب صاحبان مندرجہ بالا استری
شکشا کے حامی۔ کچھ ان میں سے آریہ سماج کے
ممبر اور کچھ سبھاسد۔ سب ویدک ریتی سے شادی
کرنی چاہتے ہیں۔

نوٹ۔ سب درخواستیں بمعرفت اخبار ست دھرم
پرچارک کے نام آنی چاہئیں۔ وہ پتہ دیدیگا۔

ودیوکت بواہ کی ضرورت

ایک صاحب جنکی عمر ۲۸ سال پیشہ ٹھیکہ داری
کرتے ہیں۔ تعلیم انٹرنس تک ہے۔ اور شریف
خاندان سے ہیں۔ ایسے شریف خاندان کی
لڑکی سے شادی کرنی چاہتے ہیں۔ جو برادری
باہری پنجابی دوابہ رہنے والی ہو۔ خط و کتابت
بذریعہ ست دھرم پرچارک کے ہو سکے۔ (ب)

بواہ کی ضرورت

ایک صاحب از قوم بانیہ اگروال ملازم بعہدہ
ٹکٹ کلکٹری ساکن سہارنپور عمر ۳۰ سال
ممبر آریہ سماج لودہانہ جنکی پہلی شادی ہوئی
ہے۔ مگر کوئی بچہ نہیں ہے۔ شادی کرنی
چاہتے ہیں۔ خط و کتابت بذریعہ ست دھرم
پرچارک جالندھر کے نام ہونی چاہیئے۔

(پ)

اشتہارات

استری سکھشا

کی ہندی بھاشا میں لالہ دیوراج منیجر کنیا مہاودیالہ جالندھر کی پستکیں

فالاکی کنیا

یہ ۲۸ صفحہ کی نہایت عمدہ چھپی ہوئی کتاب ہے۔ اسکی قیمت صرف ۱۲ محصول ہے۔ اسمیں سرل بھاشا میں کنیاؤں کو منوہر اوپدیش دئے گئے ہیں۔

اخباروں کا ریویو

ہانیجر - ایک اُتم پستک ہے۔ استریوں کے لئے نہایت مفید ہے۔

پنجاب سماچار - اس پستک میں لالہ دیوراج نے صاف اور سرل بھاشا میں کنیاؤں کو اُتم اُتم اوپدیش اور اُتم اُتم باتیں سکھنے کے لئے شکشا دی ہے۔ اس پستک میں کوئی ایسی بات نہیں جسپر کسی مت کا آدمی اعتراض کر سکے۔

دھرم رکھشک - کنیاؤں کے لئے یہ پستک ایک شکشک کا کام دیگی۔ کنیاؤں کو ضروری اوپدیش اس طرز سے دئے گئے ہیں کہ کنیائیں کتنا پڑھنا بھی سیکھ جائیں۔ اور ساتھ ہی انکے آچار بیوہار بھی شدھ ہو جائیں۔

ٹریبیون - ہم خوشی کے ساتھ اس پستک کی ان صاحبان کے پاس سفارش کر سکتے ہیں جو اپنی کنیاؤں کو مفید دلچسپ اور شکشا دایک پستک دینا چاہتے ہیں۔

بھارت بھگنی - یہ بڑے اُتم پر بہت ہی عمدہ لکھے گئے ہیں۔ ہر ایک کنیا پاٹھشالا کے لئے یہ پستک بڑی اُتم ہے۔

سول ملٹری گزٹ لاہور - ہر ایک بھارت نواسی کنیا کو یہ پستک پڑھنی چاہئے۔

ست دھرم پرچارک جالندھر - اس پستک کی بھاشا منوہر اور سرل النکاروں سے یکت ہے۔ یہ پستک استری شکشا کے لئے نمونوں میں نرالا ڈھنگ رکھتی ہے۔ ہم اس کتاب کے بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے دیش کی کنیا پاٹھشالاؤں کے سلسلۂ تعلیم میں داخل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

بھارت سیوک - کنیاؤں کو انکے تمام فرائض کے متعلق بڑی قیمتی ہدایتیں منوہر شبدوں میں کی گئی ہیں۔

بھارت سدھار - یہ کتاب چھوٹی چھوٹی بالکیوں میں تعلیم کی خاطر بنائی گئی ہے۔ اور اس مطلب کے لئے مصنف نے ارادے کو پورا کر دیا ہے۔ اس کتاب میں جو باتیں لکھی ہیں وہ بالکل ویسی ہی ہیں جیسی کنیاؤں کو کرنا چاہئے۔ اسکے بارہ میں نہایت خوبی سے اوپدیش دئے گئے ہیں۔ عبارت نہایت سلیس بامحاورہ اور پُر اثر ہے۔

قیصری جالندھر - کتاب نہایت عمدہ ہے۔

چودھری سروَنٹ - ہم اس کتاب کی تمام ہندی اخباروں کے سفارش کرتے ہیں۔

سوبھدرا کنیا

۱۲ صفحہ کی یہ کتاب کنیاؤں اور استریوں کو پڑھنے یوگیہ ہے۔ اسمیں پرسدھ ویر نارین اُلی منوہر کتھائیں ہیں جنکے پاٹھ سے استریوں میں اُتم بھاؤ سویر تا اور فرض ادا کرنے کی تحریک ہو سکتی ہے۔ قیمت ۱/ مع محصول۔

اخباروں کے ریویو

ہانیجر - اس میں دلچسپ کتھائیں ہیں جن سے استریاں بڑی پرسن ہونگی۔

چودھری سروَنٹ - کتھائیں منوہر ہیں اور ان کا پاٹھ کنیاؤں کو لابھدایک ہوگا۔

ٹریبیون - کتھائیں عمدگی سے بیان کی گئی ہیں عبارت منوہر ہے چھپوائی عمدہ ہے۔

بھارت بھگنی - سب ہی اپکارک پستک ہے اس کا پرچار سب پاٹھشالاؤں میں ہونا چاہئے۔

دھرم تناولی

اسمیں سرل بھاشا میں النکاروں کے ساتھ پانچ دھرموں پر اوپدیش دیا گیا ہے۔ قیمت ۲ پائی۔ اسکے سوا نے ان پڑھ استریوں کی یاترا اور چترشالا یہ دو گرنتھ اردو حروف میں قیمت فی ۲ پائی۔

المشتہر بندرابن کوٹ کشن چند جالندھر۔

کنیا کے لئے برکی ضرورت

لڑکا چاہئے کھتری - کھنہ سیٹھ - مہروترہ - اقوام میں سے ہو - عمر ۲۶ اور ۳۰ سال کے اندر - تنخواہ معقول - آریہ خیالات کا ہو شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ درخواستیں پرچارک کے منیجر کے نام آویں۔ راسم منیجر

آریہ کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون - دری - کھیس - دوتھی - دسوتی - سوسی - وغیرہ وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں - ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے کہ بغرض ترقی و اشاعت ایسی اشیا اس کارخانہ کی پارچات طلب فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی ازاربند یا دیگر کوئی مشہور چیز طلب فرماوینگے تو وہ بھی ہم بہم پہنچائی جاویگی۔ جو صاحب

جس نمونہ کا گبرون تیار کرانا چاہئیں۔ نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بعینہ بیرنگ روانہ کیجاوینگے۔ عدم واپسی نمونہ پر ۲ چارج ہونگے۔ مال نقد قیمت یا بذریعہ ویلیوپے ایبل ارسال ہوگا۔

المشتہران۔ جیرام متھراداس پوری پرپرائیٹر آرین کلاتھ فیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر ہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ۔ اسکے کھانے سے دل اور دماغ و جگر و گردہ و مثانہ و ضعف و پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہوجاتی ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہوجاتے ہیں۔ منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہوجاتی ہے۔ ہر قسم کی جریان منی کو بالخاصیت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی اس سے جاتی رہتی ہے۔ جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنا چاہئے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکی تدارک کے لئے یہ ابحیات ہے۔ یہ روغن مسیحا کے ہمراہ جلق زدون کے حق میں اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم نہ دوائی بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ عــہ روپیہ

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ جلوق و سست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ رگ و پٹھے درست ہوجاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندی و فربہی پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ روپیہ۔

دوائی آتشک۔ خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہوگیا ہو۔ بغیر قے و دست و منہ آنیکے دور ہوجاتا ہے قیمت فی خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ۔

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا ہو۔ یا پرانا۔ یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو۔ اسکے استعمال سے دور ہوجاتی ہیں۔ قیمت فی تولہ للعہ روپیہ۔

المشتہر حکیم تاراچند از گجرات پنجاب۔

سودیشی وستو

سرب سجنوں کو ودت ہو۔ کہ ہم نے ایک بھائیو ملی درخواست پر سرب سجنوں کو اشیاء ذیل یعنی ہر قسم ٹوپی ہر قسم عطر و چپاتہ شہد خالص دھوپ و سوگندہت۔ اور چاء ہر قسم کی یعنی گرین سیاہ۔ بیلی چھوڑا وغیرہ اور بھی جو دستو اس پہاڑ میں ہوتی ہے۔ بہم پہنچانے کا پربندھ کیا ہے۔ جن مہاشیوں کو ضرورت ہو۔ نقد قیمت بھیجکر منگا سکتے ہیں۔ مال ہر طرف خرچ اور مناسب آہت چیزیں کی چیزوں کا نرخ وغیرہ دریافت کرنے پر بتلایا جا سکتا ہے۔ مال بلیو پے پارسل دوارا ارسال ہوگا جس سے کہ خرچ کم پڑے۔ جو صاحب ھے روپیہ کا اکٹھا مال منگوائینگے تو خرچ بہت کم پڑیگا۔ درخواستیں میرے نام ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔ اور مال سو روپیہ تک کا آپکے پتہ پر خرید جاویگا۔

المشتہر دیوی چند بھگت آدھرم سال ضلع کانگڑہ فسٹ لور کھا پوراکی لین۔

ہون سامگری

شاستری سدھانت کے مطابق چھبیس ۲۶ سگندھی و اوکت اجزا کا مجموعہ اپنے کارخانہ میں خاص توجہ اور نگرانی سے تیار کراتا ہوں۔ کارخانہ میں بہت زیادہ مقدار بننے کے سبب پنجاب بھر میں ہر ایک شہر کے لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں۔ بلکہ زیادہ سستی۔ زیادہ خوشبودار اور زیادہ دیرپا ہے۔ سستا ہیں اجزا کی بے نظیر عمدگی اور ترکیب ملاوٹ کے لحاظ سے بیشک سبقت اور فوقیت لیگئی ہے۔ اگر پسند خاطر نہ ہو۔ تو واپس فرمادیں۔ نرخ (عــہ ۔۸۔ لعہ سر کی تھیلیوں میں بندیا ۹ سیر) کمیشن ا فی روپیہ عــہ روپیہ سے زیادہ خریدار کو۔

المشتہر سر پہلوان بنساری شہر راولپنڈی

رائے ست دھرم پرچارک مورخہ ۲ اکتوبر ۹۲ ہمنے خود استعمال کرکے دیکھی۔ واقعی یہ سامگری بہت عمدہ پائی گئی۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر ایسی سامگری لالہ جی گوان پبلک کو بہم پہنچاتے رہینگے۔ تو پبلک کو ایک عمدہ چیز ملے گی۔

کنیا کے لئے برکی ضرورت

ایک چودہ سالہ پونجابی کھتری کنیا کے لئے جو پتری پاٹھشالا جالندھر میں ساتویں جماعت تک تعلیم پاچکی ہے۔ ایک ایسے پنجابی کھتری بر کی ضرورت ہے جسکی عمر ۲۰ اور ۲۶ کے درمیان ہو۔ وہ ہی درخواست کرسکتے ہیں۔ جو کہ آریہ ودیا استری سکشا کے حامی ہوں۔ المشتہر منیجر ست دھرم

ممیری کا سرمہ

مصدقہ جناب سپرنٹنڈنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مفرزہ انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں لیان ریاست اور ولائت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ - اس سرمہ کی تعریف فرمائی ہے - کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے - اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ مفید ہے - قیمت اسلیئے کم رکھی ہے کہ عام خاص اس سے فائدہ اٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے - مبلغ دو روپیہ (عہ) ممیری کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ (عہ) خالص ممیری فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ (عہ) مصری سرمہ فی تولہ ہر خریدار کو ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں -

المشتہر پیتمبر سنگھ اہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ اسناد

میں نے آپکے ممیری کے سرمہ سفید کو تین مریضوں پر استعمال کیا جنکو انگریزی ادویہ کے استعمال کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوا تھا ایک برہمنی کو جسکی آنکھ کے پردے میں زخم تھا - اور دو دوسرے ہندوستانی کو جنکو شروع کٹ (موتیا بند) تھا - اور ایک کو دھند اور ناخنہ تھا - آپکا سرمہ مثل اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی مفید پایا - میری رائے میں یہ ہے جہاں ہر قسم کی دوائی آنکھ کے امراض کیلیئے میسر نہیں ہو سکتی - آپکا سرمہ مثل معجزہ کے ہے میں بذریعہ ڈاکخانجات فروخت ہونا چاہیے کہ ہر ایک امیر غریب بلا نادر سرمہ سے مستفید ہو کر آپکو یاد کرے براہ مہربانی اور دو تولہ سرمہ وی پی پوسٹ میرے نام روانہ فرماویں - رقیمہ ڈاکٹر شیخ عبد العزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ جبال ایبرجا - ۹ - مارچ سنہ ۱۸۹۶ء

جناب پرفیسر صاحب تسلیم - آپکا سرمہ ایک شخص پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند ناخنہ تھا - زنک لوشن کاسٹک لوشن بوریک لوشن - لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہ ہوا - آپکے

سرمہ کے ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہو گیا -
رقیمہ ڈاکٹر نوازش علی پنشنر بمقام لدھیانہ - ۵ مئی سنہ ۱۸۹۶ء

میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیری کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا - نہایت مفید پایا آنکھوں کی بیماریوں کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے - علاوہ انکے آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے - اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے - درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کیواسطے نہایت مفید اور زود اثر ہے میں نے آج تک کبھی کوئی دوائی اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی - رقیمہ سردار محمد حیات خاں بہادر سی ایس آئی ڈویژنل سیشن جج قسمت جالندھر (۸ جنوری سنہ ۱۸۹۶ء)

میں اس امر کی بخوشی تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیری کا سرمہ جو کہ میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے - اپنے زیر علاج کئی ایک اشخاص پر استعمال کیا - میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لیئے ممیری کے سرمہ کا استعمال مفید ہے - رقیمہ خان بہادر ڈاکٹر رشید الدین ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ڈسٹرکٹ کالج لاہور ۱۲ مئی سنہ ۱۸۹۶ء

میں نے ممیری کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے - ان لوگوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا - میری رائے میں خاصکر ان لوگوں کیواسطے کہ جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے - اور دھند اور غبار و کمزوری نظر ہو - یہ سرمہ نہایت مفید ہے -
رقیمہ ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور یکم جون ۱۸۹۶ء

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیری کے سرمہ کی اسناد میں سے جو قریب دو ہزار کے ہیں - ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا - جو لاہور کے الائنس بنک میں اسی مطلب کے لیئے مارچ سنہ ۹۵ ۱۸ء جمع کیا گیا ہے -

مصدقہ لفٹنٹ سرجن جناب ڈاکٹر بھولاناتھ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

روح حیات

سندات روح حیات

فوائد

روح حیات

بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پروائی کی جہالتیں عیث ہیں۔ بے اعتدالیوں یا خلاف قدرت لطف اٹھانے سے امراض کمزوری عصاب اور طرح طرح کی شکایات پیدا ہو کر جنہی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھتے ہیں۔ اُن کو چاہئے کہ اس مقوی بے بہا روح کو استعمال کریں۔ دو دن میں ہی قوت چلنے کو دوبارہ شروع کر دیتا ہے دیگر امراض جو کثرت خوف جنات اور طفولیت کی بدکرداریوں سے لاحق ہوتی ہوں ان کے دفعیہ میں حکم اکسیر رکھتا ہے۔ نامردی و دیگر امراض جیسے ضعف مثانہ جریان ضعف دماغ معدہ جگر۔ جوش اختلاج قلب کے واسطے بہتر تریاق ہے۔ ساتھ جسم کی کمزوری۔ لاغری۔ بیر دقتی زردی چہرہ کے لئے اگر تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دی جائے تو بجا ہے۔ علاوہ ازیں یہ حلق و قوت کا بھی اس کا اثر خاص ان عضووں پر ہوتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بے شمار لوگ اس کے مقوی جسم کو دیکھ کر اس سے قابل و خوبی کے مداح ہیں۔ مذکورہ بالا امراض کے واسطے لفٹنٹ سرجن صاحب یافتہ یونیورسٹی انگلینڈ و دیگر معزز صاحبان نے تجربہ فرما کر اس کی تصدیق کی ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ۔



تدبیر نوجوانی اگر ہے تو یہ ہے

مفصلہ ذیل صاحبان نے روح حیات کا مقوی بہی مقوی عصاب سریع التاثیر نامردی کے واسطے بہت مفید ہونا ثابت کیا ہے

جناب ڈاکٹر بھولاناتھ صاحب بہادر لفٹنٹ سرجن انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
جناب نواب محمد فضل خان صاحب خان بہادر سٹار آف انڈیا نجم الہند ہیڈ ورڈ لی آف ویلز انگلینڈ
جناب خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور +
جناب خان بہادر مرزا محمد اعظم بیگ صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ورجال اعظم آباد

جناب مولوی غلام مصطفیٰ صاحب زبدۃ الحکما ایل ایچ پی پروفیسر اورینٹل کالج و لیکچرار طب یونانی میڈیکل کالج لاہور +
جناب خان بہادر میاں فضل الدین صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و ڈسٹرکٹ فارسٹ افیسر ضلع گوجرانوالہ
جناب خان بہادر صوبیدار میجر فتح علی خان صاحب بہادر نیشنل انفنٹری بلوچستان رسالدار معین الدین پرہا
عالیجناب سید حبیب عالم صاحب میر منشی ریاست حیدرآباد دکن +

پانچہزار معزز اشخاص کا تصدیق کردہ

مسٹر طلسم

نامردی کا داخلی و خارجی شرطیہ علاج

قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عہ)

اس بکس میں ادویات مفصلہ ذیل داخلی و خارجی علاج کی ہوتی ہیں (۱) روح حیات (۲) تیل (۳) روغن دافع سستی ایک شیشی (۴) لیپ۔ مادر زاد نامردی کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری رگوں اور پٹھوں کی سستی لاغری کمی دل دماغ معدہ جگر کی کمزوری کیوں نہ ہو۔ مذکورہ بالا ادویات کے استعمال سے انشاء اللہ شرطیہ صحت ہو جاتی ہے قیمت فی بکس آٹھ روپے (عہ) +

نوٹ۔ اگر ہماری ادویات کے استعمال سے کسی قدر بیماری باقی رہ جائے۔ تو از راہ مہربانی ہمیں مطلع فرمائیں ادویات بلا قیمت دیجاویگی +

المشتہر

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر منیجر شفاخانہ عام لاہور متصل کوتوالی

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ارتھ ۔ ہم سب آپس میں متر بھاؤ سے برتیں

الیشو یہنیم کا پالن

اخبار ست دھرم پرچارک

جلد ۸

۱۹۵۳ بکرمی

اودیش

(۱) وید دکت ست کا پرچار اور ستیہ ستیہ کا بچار تعصب نے کرنا۔ (۲) شاریرک آتمک سماجک اُنتی کے متعلق مضامین خاص شائع کرنا (۳) کبھی کبھی مہاتما ڈکے جیون چرتر پرکاشت کرنا (۴) دھرم سمبندھی و دیگر مختلف خبروں کا اختصار پیش کرنا : : : : : : : :

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے ہر حالت میں پیشگی معہ محصول ڈاک چار روپیہ چار آنہ بالمحصول تین روپیہ آٹھ آنے طالبعلموں سے سالانہ معہ محصول تین روپیہ بالمحصول دو روپیہ چار آنہ (۲) کارڈ پانڈ سوکو مفت (۳) اجرت اشتہارات فی سطر کالم ہر ایکبار کیلئے زیادہ عرصے کیلئے خاص انتظام

ہفتہ وار بروز شکر (جمعہ) جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

اشتہار

ہر خاص عام کو واضح ہو۔ کہ ادویات مفصلہ ذیل فاہ عام کیواسطے میری دکان میں موجود ہیں اور ادویات مذکور قدیم سے آزمودہ کار ہیں اور اب بھی جن صاحبوں کو ضرورت ہو۔ میری دکان سے آزمائش کر کے خرید کریں۔ اور دیکھیں کہ ادویات مذکور سے کیقدر فائدہ ہوتا ہے۔

معجون حیات بخش معجون مذکور واسطے قوت دماغ۔ درد گردہ درد مثانہ۔ کہنہ آتشک۔ سوزاک بواسیر کے واسطے مفید ہے۔ زرد رنگ کو سرخ کرتی ہے۔ اور قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ اور دائمی قبض کے واسطے مفید ہے قیمت دو روپیہ۔ دو ہفتہ کیواسطے ہے۔ **دوائی اٹھرا** دوائی مذکور جن عورتوں کا حمل جلد ہی جلدی اسقاط ہو جاتا ہے۔ یا جنکی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ انکے واسطے مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۔ **دوائی خارش** تر و خشک۔ یہ دوائی خارش ہر قسم کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بکس ۔ **حبوب آتشک** خواہ کیسا ہی پرانا آتشک ہو۔ دوائی مذکور بغیر منہ پاکسی اور قسم کی تکلیف کے دو ہفتہ میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۔ **حبوب تلی** مجرب۔ حبوب مذکور تلی کیواسطے بہت ہی مفید ہے۔ اگر تلی برسوں کی ہو تو چالیس روز میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۔ **بوٹی بواسیر** یہ بوٹی ایک سنیاسی صاحب کی بتلائی ہوئی ہماری پاس موجود ہے۔ جو سینکڑوں آدمیوں پر آزمائی ہوئی ہے جس سے کیسا ہی بواسیر ہو۔ دو ہفتہ میں بالکل صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲ ٹولہ روپیہ

معجون قوت باہ معجون مذکور قوت باہ کیواسطے اکسیر ہے۔ قیمت بہت ارزاں فی ڈبیہ ۔ **دوائی تپ دق و سل** کے واسطے از حد مفید ہے۔ قیمت ہے۔ **حب عطوس** حب مذکور فالج لقوہ سکتہ تشنج۔ امراض بادہ۔ اور درد شقیقہ کے واسطے بہت مفید ہے قیمت ۲۔ **دوائی سوزاک** سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲۔ **حب حیات** حب مذکور تقویت معدہ۔ اصلاح ہاضمہ و کثرت ریاح یعنی ریحی دوافع قراقر و نفخ شکم و ہضم طعام مقوی دماغ و تصفیہ حواس و تفریح سدہ قیمت ۴۰ گولی دو روپیہ۔ **یاقوتی بادزہر** محرورین کے لیئے غایت درجہ مفید ہے خفقان اور گرمی تقویت اعضا رئیسہ اور خون اور روح کی صفائی اور نیز گرمی کے بخار کو بھی فائدہ مند ہے فی ڈبیہ ۔ **سرمہ مروارید**۔ یہ سرمہ دھند۔ غبار۔ جالا ضعف بصر۔ تاریکی چشم موتیا بند۔ آنکھوں سے پانی جانا۔ خارش کے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ سرمہ قسم سیاہ ۔ سفید ۔ اطلاع قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہیئے۔ خرچ محصولڈاک ذمہ خریدار ہے۔ ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا۔ **المشتہر**

حکیم بشمبر داس بازار ٹبہ پٹیالہ ضلع گوجرانوالہ پنجاب

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی نامرد کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں نسخوں پر آزمایا کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیرج یعنی دھات گر جانے سے یا اسمیں کوئی خرابی آنے سے نسل میں یا بیرج میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پردر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی تین روپیہ۔ گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپیہ۔

عرق کافور ہیضہ کی تحقیق و

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ سے بہت ڈر نہیں رہا۔ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا استعمال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن دہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور بر آئے امتحان ہم نے بھی ہیضہ کی حالت میں چند جگہ استعمال کیا۔ مفید ثابت ہوا۔

ناول جات

[illegible]

اوم

تیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کے بعد

جناب رائے صاحب بہادر ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب منا ہر جن نر تن لال منصور عالیجناب نواب صاحب بہادر جی سی ایس آئی والی ریاست بہاولپور

مفصلہ ذیل ادویات ریاست بہاولپور کے نہایت مشہور و معروف نیک نیت ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب کی ایجاد ہیں۔ جن کا اوصاف ابتک (۳۰) تیس سال کا عرصہ رانا ہو گیا ہے۔ اور جو آپ اعلیٰ میڈیکل (طبی) لیاقت کے لیے صوبہ پنجاب میں خاص نام شہرت رکھتے ہیں۔ سند یافتہ میڈیکل کالج نے ایجاد فرمائی ہیں۔ کہ جنکو نہایت کامیابی کیساتھ ڈاکٹری پیشہ کرتے ہوئے تیس سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ اور ان ادویات کو پبلک کی بھلائی کیلئے تب مشتہر کیا گیا ہے۔ جب انکو ہزاروں بیماریوں پر کامیابی کیساتھ تجربہ کرنے سے نہایت مفید پایا ہے۔

جوہر عشبہ ہمارے جوہر عشبہ کے برابر صفائی خون کے لیے اور کوئی بہتر دوائی نہ ہوگی یہ جوہر ہمالہ و تبت کی جڑی بوٹیوں سے اسطرح کی آب ہوا کے موافق بڑی محنت و صفائی سے تیار کیا گیا ہے۔ جو جلد کی بیماریوں اور خون کی خرابیوں کو فوراً دور کرتا ہے۔ بدن کے پھوڑے پھنسی۔ ناسور درد اعضا جسم پر سیاہ بدنما داغ یا دھبے درد اعصاب کمی اشتہا۔ درد شانہ۔ بدھ۔ وجع المفاصل۔ خنازیر۔ خارش گنٹھیہ۔ درد زانو۔ وغیرہ وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی خورد عہ کلاں ہے۔

ویجی ٹیبل نروائین ٹانک پلز یعنی حب مقوی اعصاب۔ لگاتار دماغی محنت سے جنکا دماغ کمزور ہو گیا ہو۔ چہرہ زرد۔ ہاتھ پاؤں میں درد۔ ہاضمہ کمزور۔ کسی کام کرنیکو دل نہیں چاہتا۔ جب جوانی کی بے قاعدگیوں سے دل اور دماغ کی طاقتیں سست ہو گئی ہوں۔ تب انکے لیے یہ نروائین ٹانک پلز اکسیر کا کام دیتی ہیں انکے استعمال سے رگوں اور پٹھوں میں بہت بڑی طاقت آجاتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ گولیاں مفصلہ ذیل امراض کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ سرعت انزال۔ جریان منی ضعف باہ۔ ضعف دماغ۔ رقت منی۔ ضعف معدہ۔ ضعف دل و جگر۔ ضعف بصر۔ ریح کا درد وغیرہ وغیرہ۔ اور گم شدہ طاقت کو واپس لاتی ہیں۔ قیمت ہر ۳ نام یعنی ایک خوبصورت ڈبیا میں جس میں ۳۲ گولیاں ہوتی ہیں۔ مبلغ دو روپیہ اور ۶۴ گولی کا بکس عہ ہے۔ ان گولیوں کی مفصل اور پوری تعریف اشتہار کے بجائے بذریعہ تحریر واضح ہو سکتی ہے۔

نامردی کی گولیاں مادر زاد نامردی کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری اور رگوں کی ڈھیلاپن سستی کیوں نہ ہو۔ یہ نادر مجرب دوائی فی الفور پوری جوانی دکھاتی ہے۔ قیمت فی بکس للعہ

روغن طلا صرف بیرونی استعمال سے نامردی کی بیماری کو (ہماری مجرب نامردی کی گولیوں کے ہمراہ) استعمال کرنے سے دوران شباب دکھلاتا ہے۔ بالکل بے ضرر خیر ہے۔ آبلہ وغیرہ بالکل نہیں ڈالتا۔ قیمت فی شیشی عہ

گنوریا (سوزاک) قرحہ کا مسیحا ہم نے ذاتی طور پر ہزاروں نتائج تھوڑے دنوں بعد مریض کو دیکھنے نصیب ہوئے ہیں جن سے تمام قسم کی تکلیفیں الگ ہو گئی ہیں۔ اگر ہماری دوائی ہیک ٹیکہ پر استعمال کی جاوے۔ نئی اور پرانی سوزاک کو قطعیہ چند روز میں جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ اور پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا درد جلن سے بالکل آرام آجاتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

سفلس (آتشک) کا مسیحا کتنا ہی پرانا آتشک کیوں نہ ہو۔ یہانتک کہ ہڈیوں تک اپنا اثر پہنچا چکا ہو اور بدن پر پھوڑے پھنسی اور زخم بھی نکلے ہوئے ہوں۔ اور گلے جوڑوں میں درد ہو۔ اسکے استعمال سے زہر جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ اور تندرست کی مانند صحت کامل ہو جاتی ہے اور دوبارہ موسم پر نہیں ہوتا۔ قیمت فی شیشی خورد عہ کلاں ہے۔

جوہر ہڑی یہ عجیب غریب دوا ہر قسم کے بخار کے لیے اکسیر ہے۔ کونین سے بڑھکر مفید اور پر تاثیر ہے۔ جو تپ بخار کے لیے بہت مفید ہے علاج ہے اور بالکل نئی ایجاد ہے

تیار کیگئی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

سپلین پلز یعنی طحال یا تاپ تلی یا لف کی گولیاں۔ ان گولیوں سے قطعیہ فائدہ ہوتا ہے قیمت فی بکس عہ

استھما کا مسیحا یعنی دمہ کی بیماری کی مجرب دوائی سینکڑوں مریض اس سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ

ذیابیطس کو آرام کرنیوالی گولیاں بار بار پیشاب کا آنا تشنگی و لاغری بھی جسکو ہوتی ہو اسکے استعمال سے بند ہو جاتی ہے۔ اور وہ مہلک مرض جسکو کاربنکل (سرطان) کہتے ہیں نکلنے نہیں پاتا۔ نیز پیدا ہونے والی خرابی جگر و درد کمر کو دور کرتی ہیں۔ بڑی مجرب دوائی ہے۔ قیمت فی بکس عہ

دائمی قبض کو دور کرنیوالی گولیاں جن لوگوں کو دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے وہ انکو چند روز استعمال فرمادیں۔ ضرور فائدہ ہوگا۔ قیمت ۲۰ گولی کا بکس عہ ۳۲ گولی کا عہ

بواسیر کا عرق معہ مرہم اسکے چند روز استعمال سے بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی بلغمی کیسی ہی ردی حالت میں ہو۔ قطعیہ آرام ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے۔ اور مسے سوکھ جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ مرہم عہ

عورتوں کی مختلف امراض کیلئے ادویات بادگولہ۔ رحم کی مختلف امراض خون حیض کی مختلف شکایات کے لیے نہایت عمدہ مجرب ادویات ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں بادگولہ کیلئے گولیوں کی قیمت فی بکس عہ۔ دیگر امراض کا حال لکھکر دریافت کر سکتے ہیں۔

آنکھوں کی مختلف امراض کیلئے ادویات آنکھوں کی مختلف امراض مثل دھند۔ موتیا بند۔ سرخی چشم وغیرہ امراض کیلئے ہمارے پاس جدا جدا ادویات مل سکتی ہیں۔ آپ بیماری کا حال پوری توجہ کیساتھ دوائی منتخب کر کے ارسال کیجاویگی۔

اسکے علاوہ بہت سی مجرب دوائیں مثلاً ترقی حافظہ کی گولیاں فی بکس عہ۔ بچھو کے کاٹے کی نادر مجرب دوائی فی شیشی ۲ اور درد سر کی دوائی ۲۰ پڑیہ عہ۔ دانتوں کا خوشبودار منجن فی بکس ۲ دانت کی نادر دوائی فی شیشی ۸ سرعرق دافع درد گردہ فی شیشی عہ۔ بچوں کے دستوں کو بند کرنیکی ۲۰ پڑیہ عہ۔ داد کی دوائی فی بکس ۲ گنٹھیہ کی دوائی فی بکس عہ تیل فی شیشی عہ۔ بڑی فہرست

نوٹ مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ ہمارے دوا خانہ سے ہاسپٹل جالندھر شہر سے خط و کتابت کرنے سے ہر قسم کی دوائی نہایت عمدہ مجرب مل سکتی ہے اور نیز دوا خانہ میڈیکل ہال سے ہر قسم کی انگریزی ادویات نہایت تازہ و عمدہ خاص ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ اور دوا فروشوں دوکانداروں کی نسبت بافایت مل سکتی ہیں۔ ان دوائیوں کی استعمال کرنے کی ترکیب اور پرہیز وغیرہ کا پرچہ دوائی کیساتھ ملیگا۔ خط و کتابت پر پتہ خوشخط لکھنا چاہیے۔ ادویات عموماً بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجی جاتی ہیں۔ ہمارے کارخانہ کی مفصل فہرست ادویات

نمبر ۴ | مطبوعہ ۲۷ پوہ سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۸ جنوری ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

یجروید ادھیاء ۳ منترا

समिधा मिन्दु वस्यत घृ
तैर्बो धयताति थिम॥ आ
स्मिन्हव्याजु होतन॥१॥

دو سمدھا (لکڑی وغیرہ چیزوں) سے اگنی کو پرکاشت کرو۔ اتیتھی کی طرح اگنی کا سیون کرو۔ اور اس اگنی میں ہون کرنے کے لائق چیزوں سے ہون کرو،،

اتیتھی اس سنیاسی چوتھے آشرم کے ادھکاری کو کہتے ہیں۔ جو کہ سنسار کے اسار پدارتھوں سے ویراگ وان ہوکر۔ ہر ایک وشے کے بندھن سے رہت ہو کر سنسار میں آنے جانے کی کوئی خاص تتھی نہیں رکھتا۔ جس طرح کہ ایسا اتیتھی اسیقدر لابھ پہونچایا ہے۔ جسقدر کہ ہم اُس سے لابھ اوٹھانے کی کوشش کریں۔ اسی طرح اگنی سے بھی اسیقدر لابھ پہونچ سکتا ہے۔ جتنا کہ ہم اُس سے لینے کی کوشش کریں۔ اتیتھی اُسوقت تک ہی اپدیش دیتا رہے گا۔ جبتک کہ اُسے ادھکاری ملتے رہیں۔ اسی طرح اگنی بھی اُسیوقت تک ہی اُس پاس سوگندھی پہیلاتا رہے گا۔ جب تک کہ ایز اُتم (۱) سگندھی یکت (۲) مشٹ (۳) پشٹی کارک اور (۴) روگ ناشک۔ دربیہ پڑتے رہینگے ارتھات جس پرکار سنیاسی سے شردھا پور بک ہی لابھ پہونچ سکتا ہے۔ اسی طرح اگنی میں بھی شردھا پوربک ہون کرنے سے ہی سانسارک آنند بڑہتا ہے۔ اسلیئے ہر ایک ویدہ دھرمی کو اُپدیش کیا جاتا ہے۔ کہ شردھا پوربک نتیہ ہون کیا کرو۔

بھاگو والہ آریہ سماج علاقہ بٹالہ کا سالانہ جلسہ ۱۷-۱۸ جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

ہمارے چکھشو دھوکا کھا جاتے ہیں

سوریہ کو پورب کی سمت سے اُودے ہوتا ہوا اور پچھم کی طرف است ہوتا ہوا دیکھ کر ہماری چکھشو دھوکھا کھا جاتی ہیں اور ہم خیال کرتے ہیں کہ سوریہ چل رہا ہے لیکن دراصل ایسا نہیں (۲) پرتھوی کو خارجی نظر کے ساتھ ساکت دیکھ کر ہماری چکھشو دھوکا کھا جاتی ہیں۔ اور ہم بے اختیار کہدیتے ہیں کہ پرتھوی کا سوریہ کے گرد گھومنا ناممکن ہے (۳) بعض پرشوں کو پارسایانہ لباس پہنے ہوئے۔ مالا جپتے ہوئے۔ مُنہ سے پرماتما کے گُن اچارن کرتے ہوئے دیکھ کر ہماری چکھشو دھوکا کھا جاتی ہے۔ اور ہم اُنکو بے اختیار مہاتما اور مہان پرش کہہ اوٹھتے ہیں۔ حالانکہ دراصل وہ ڈاکو اور راہزن ہی کیوں نہ ہو۔ (۴) بعض پرشوں کو آنکھیں موند کر مون سادہے دیکھ کر ہم اُنکو یوگی اور مُنی پکار اوٹھتے ہیں۔ اگر مُنہ سے بعض دفعہ ہونٹوں کا بھر بھرانا دیکھ کر ہم اُنکو گایتری کا جپ کرتے ہوئے سمجھتے ہیں۔ یہاں بھی ہماری چکھشو اکثر دھوکا کھا جاتی ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ وہ پُرش پراوشٹی اور کامی ہو۔ (۵) ایک پُرش کو ظاہری عمدہ لباس پہنے ہوئے۔ اطلسی اور کمخوابی کوٹ پہنے ہوئے اور عمدہ وردی سجائے ہوئے دیکھ کر ہماری چکھشو اکثر دھوکا کھا جاتی ہیں۔ ہم اُس کو بڑا امیر اور ضلیبین پکارا وٹھتے ہیں۔ پرنتو ممکن ہے کہ وہ مقروض ہو یا عاریتاً اُسنے ایسا لباس پہنا ہو (۶) ایک آدمی کو ظاہری طور پر بدنما سادہ لباس و معمولی قطع میں دیکھ کر ہم اُنکو غریب اور نیچے درجہ کا آدمی خیال کرتے ہیں۔ ہماری چکھشو یہاں بھی اکثر دھوکا کھا جاتی ہیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ وہ پُرش بڑا نیک۔ دلیش ہتیشی اور پراوپکاری ہو۔ چنانچہ ذکر ہے کہ زار روس کا وزیر بہیس بدلے پورانے کپڑے رکھا کرتا تھا اور بازار سے نان بائی کی دوکان سے جو کی روٹی مول لیکر مُنہ میں لقمہ ڈالے ہوئے بازار سے گزرتا تھا ناواقف آدمی اُسکو کنگال۔ کمینہ اور بے شرم کے لفظ سے پکارتا تھا۔ پرنتو اُسکے گُن۔ اُسکی خوبیاں اور نیک نیت و قومی ہمدردی سے وہی واقف تھے جنکو اُسکے ساتھ مس تھا۔ (۷) بازیگروں۔ جادوگروں۔ ہتہ ٹہگ کرنیوالوں۔ چالاک و بھر تیلی کارسازی کرنے والوں کے کرتب اور چالیں دیکھ کر ہماری چکھشو اکثر دھوکا کھا جاتی ہیں۔ ہم اُنکے کرتبوں کو اچنبے کی باتیں کہتے ہیں اور بعض دفعہ جن دہبوت اُنکے تابع کہتے ہیں۔ پرنتو یہاں بھی ہماری چکھشو اکثر دھوکا کھا جاتی ہیں۔ کیونکہ مزید تحقیقات سے اُنکا سارا پول کھلجاتا ہے۔ (۸) پلیٹ فارم پر

کھڑے ہوکر اپنی ولولہ انگیز تقریر سے نیر کو سر پر اٹھانے والے لیکچراروں کو بعض اوقات ہم سچا خیر خواہ قوم اور بڑا مدبر و دماغ والا سمجھتے ہیں۔ بعض شہرت پرستوں کو اپنی شہرت بڑھانے اور عزت و مان ایزاد کرنے کے لیئے ہاتھ پاؤں مارتا ہوا دیکھ کر ہماری آنکھیں دھوکا کھا جاتی ہیں۔ اور ہم انکو محب وطن پکار اٹھتے ہیں۔ بعض اخباروں کے ایڈیٹروں کو انکے ایڈیٹوریل پڑھ کر بڑا ایماندار۔ ستھباز او ملک کا سچا سیوک اور پریمی بھگت الوطن کرتے ہیں۔ مگر یہاں بھی ہماری چکشو اکثر دھوکا کھا جاتی ہیں۔ اس لیئے سجن پرش تو چکشو کے دھوکا کھانے سے بچنے کی کوشش کرو مت سمجھو کہ جو کچھ خارجی نگاہ سے نظر آتا ہے۔ اصل میں بھی وہی ہے۔ اسی لیئے وید پکار پکار کر کہتے ہیں۔ کہ ہم پرماتما کو ان ظاہری کرم اندریوں کے ذریعہ نہیں دیکھ سکتے بلکہ وہ ان اندریوں سے بہت پرے ہے لیکن جب ہم اپنی گیان اندریوں کو پشٹی دیتے ہیں تو پرماتما بالکل ہمارے نکٹ ہو جاتے ہیں۔ اور اسی واسطے وید میں کہا گیا ہے کہ پرماتما ہم سے بہت دور ہے اور ہمارے نکٹ بھی ہیں۔ جسکا مطلب یہہ ہے کہ ہماری کرم اندریوں سے دور ہیں۔ پرنتو ہماری گیان اندریوں کے نکٹ ہیں۔

اس لیئے سجنو یتن کرو کہ ہم کرم اندریوں کے دھوکا سے بچتے ہوئے گیان اندریوں کے شبھ سے پرماتما کے گنوں کو دیکھیں۔ اور مہا آنند اٹھاویں۔

لوبھ۔ موہ۔ ہنکار کے دور کرنے کے لیئے ہزاروں لیکچر سنے جاتے ہیں سینکڑوں رشیوں اور مہاتما جنوں کے واکیہ انکے برخلاف ملتے ہیں۔ سوال یہہ ہوتا ہے۔ کہ آیا یہہ تینوں کبھی منش کے اندر سے نشٹ ہو سکتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انکا نشٹ ہونا تو اسمبھو ہے۔ ہاں لیکچروں اور اپدیشوں کا اثر اور فائدہ یہہ ہو سکتا ہے کہ ان تینوں حالتوں کا ٹھیک استعمال ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ آنکھیں پرماتما کی اچھی سے اچھی نظارے سے دیکھنے کے لیئے بنائی گئی ہیں۔ پہولوں کی پنکھڑیاں اور پیکر دیکھکر انکے بنانے والے کی قدرت سمرن کرنے کے لیئے نہ کہ بری چیزوں کے دیکھنے کے لیئے۔ ایسا ہی زبان پرماتما کے گن گانے اور بانی دوارا لوگوں کا بھلا کرنے کے لیئے نہ کہ فحش بکنے اور دشنام دینے کے لیئے اسی طرح سے واستو میں لوبھ۔ موہ ہنکار بری چیزیں نہیں ہیں۔ پرنتو ان کا استعمال ٹھیک ہونا چاہیئے۔ ایسا ہی شدھ گیان کے حاصل کرنے کا لوبھ کرنا سنسار کا بھلا کرنے کا لوبھ کرنا تو برا نہیں پرنتو دنیاوی عیشوں اور عارضی نعمتوں اور دکھلاوے کی شہرتوں کا لوبھ کرنا آتما کو ہنن کرنا ہے۔ ویسا ہی پرماتما کے ساتھ موہ کرنا اتم گنوں کے ساتھ موہ کرنا۔ پرماتما کی قدرت اور قدرتی نظارے سے موہ کرنا اتی اتم ہے۔ پرنتو دنیا کی ظاہری خوبصورتی پر مفتون ہونا۔ بازاری عورتوں اور مخنثوں کی محبت میں فدا ہونا اپنی زندگی کو تباہ کرنا ہے۔ ویسا ہی دھرم کے شتروؤں پاپ پھیلانے والوں اور ادھرمیوں پر کرودھ کرنا برا نہیں۔ پرنتو اپنی اندریوں کی غلامی کرنے۔ اپنی مطلب براری اور خود غرضی کے لیئے کرودھ ہونا اپنے منش جنم پر دھبہ لگانا ہے۔

پس ہر ایک منش کو چاہیئے۔ کہ جہاں اپنے تئیں لوبھ موہ ہنکار کو بالکل چھوڑنے کے لیئے پریتن کرے۔ ساتھ ہی انکو ٹھیک استعمال کرنے میں کبھی پہلوتہی نہ کرے۔

ج۔ د

انسپائی سی بے معنی شاعری کا ابھی تک خاتمہ نہیں ہوا۔ گو کئی رتنی سی سمجھ والے شاعر اپنی طرف سے اسکا خاتمہ کر چکے ہیں۔ کانپور سے ایک نیا ماہوار رسالہ شروع ہوا ہے جسکا نام کہ "چمنستان سخن یا کرشمہ" ہے۔ چمنستان سخن میں جہاں مرزو کی بنائی ہوئی کیاریاں ملاحظہ سے گزریں۔ وہاں میں نے حیرانی سے دیکھا کہ طوائفوں کی قلم سے لکھی ہوئے نظم بھی موجود ہیں۔ مجھکو یہہ نہایت افسوس ہوا۔ میری سمجھ میں ہر ایک سچے ریفارمر کے دل پر اس خبر سے ایک ٹھیس لگیگی جو لوگ کہ پولیٹیکل کانگریسوں اور اپنے اپنے فرقوں کی جدی جدی کانفرنسوں کے جھگڑوں میں مست ہو رہے ہیں۔ انہیں آنکھیں کھولکر ملک کی حالت زار پر غور کرنا چاہیئے۔ میرا خیال مدت سے پختہ ہو چکا ہے۔ کہ جبتک سچے دھرم کا انکو بھارت واسیوں کے دلوں میں جم کر انکی اخلاقی حالت میں اصلاح نہیں ڈالتا۔ تب تک کسی قسم کی پولیٹیکل یا سوشیل آزادی کی بھی امید رکھنا

اُنکی سخت غلطی ہے۔ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ کہ اپنی پولیٹیکل یا سوشیل حالت کو درست کرنے کے لیئے ہمیں کوشش نہیں کرنی چاہیئے لیکن جبتک اِن کوششوں کی تہ میں دھرم کام نہیں کرتا۔ دوسرے لفظوں میں جبتک کہ اِن کوششوں کے محرک خود دھرم کی زندگی بسر کرنے والے نہیں بنتے۔ تبتک سچی کامیابی کی امید نہیں ہو سکتی۔

پتت بھائیوں کی شُدھی کا سوال کبھی پہلو سے دیکھنے کے لائق ہے۔ شُدھی کی تاریخ کا بغور ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ سب سے پہلے اِس خیال کو بڑی زبردست تحریک مہرشی دیانند کے اُپدیشوں سے ملی۔ جالندھر کا ایک پتت ہندو اُس وقت شُدھ کیا گیا تھا۔ جبکہ سوامی جی مہاراج اُس جگہ موجود تھے۔ آریہ سماج نے مہرشی دیانند کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے شُدھی کا دروازہ اپنے پتت بھائیوں کے لیئے کھول دیا۔ سینکڑوں بھائی جو مسلمان اور عیسائی ہو گئے تھے۔ پھر واپس ہو کر اپنی برادریوں میں شامل ہوئے۔ لیکن اِس کارروائی میں بڑی بھاری خامی یہ تھی۔ کہ پرائسچت کی بدھی پورانک استعمال کیجاتی تھی جسکا اثر کہ اُلٹا آریہ سماج کے ممبروں پر خصوصاً بُرا پڑا۔ جس گنگا کے پانی سے کیول شریر شُدھی کا اعتقاد تھا۔ عملاً اُسے بُرے خیالات کو دھونے والا قرار دیا گیا۔ رفتہ رفتہ آریہ سماج کے ممبروں نے اپنی غلطی کو معلوم کیا۔ اور پھر شاستروں میں پرائسچت کی تلاش ہونے لگی اور ویدانکول شاستروں کی آگیا انوسار اُپدیشٹر گائتری منتر کے جاپ اور ایسے اُتھوں پر دیچار کے علاوہ خاص قسم کے مناسب پرائسچت مقرر کیئے گئے۔ کمزور دل آریہ سماجی اِس تبدیلی سے گھبراتے تھے اور خوف کرتے تھے۔ کہ مبادا اِس عمل سے شُدھ کیا ہوا بھائی برادری کو شامل کرنا ناگوار معلوم ہو۔ لیکن جس کرم کی بنیاد کہ ستشاستروں پر تھی۔ آسے آخرکار ہندو برادری کو بھی گرہن کرنا پڑا۔ پتت بھائی پھر بھی ویسے ہی شامل ہوتے رہے۔ اِس عجیب نظارے کو دیکھ کر اوروں نے بھی آریہ سماج کی پیروی کرنی شروع کر دی۔

آریہ سماج ستشُدھی تو کیا۔ ہر ایک معاملے میں ویدوں اور ویدانکول شاستروں کی پیروی کرتا رہا ہے۔ اور یہی وجہ اُس غیر معمولی کامیابی کی ہے۔ جو کہ اِس سماج نے اپنے پورانک بھائیوں کی زندگیوں میں پلٹا دینے میں حاصل کی ہے۔ لیکن معقول ورنشی پُرشوں نے سمجھا کہ شاید زمانہ ہی بے ڈھنگے پن کا آ گیا ہے۔ چنانچہ پرائسچت کو ایک مضحکہ بنا کر لوگوں نے من مانے طریقے گھڑنے شروع کیئے۔ اُس وقت سکھوں کی ایک جماعت نے بھی اپنی پرستی چند ایک آریا پنتھیوں کے جو کہ آزادی خیال کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ ایک شُدھی سبھا کھولی۔ اگر اِس سبھا کے ذریعہ سے گرو نانک دیو آدی مہاتماؤں کے واکیوں کے انوسار شُدھی عملیں آتی تو آریہ سماج کو بڑی بھاری خوشی ملتی لیکن افسوس کہ اِس سبھا کے چلانے والے چند ایک ایسے پولیٹیکل چابک سوار تھے۔ جو کہ قوم کی رتھ کو بڑی ستی بڑی سی رکاوٹوں پر سے پھلند کر کسی جگہ پر پہنچانا چاہتے تھے۔ اُنہوں نے سوچنا شروع کیا۔ اور تبدیلی مذہب کے مسئلہ کی اپنے خیال میں پوری تشریح کر کے دو اصول قائم کیئے۔ نمبر ۱ ایک ہندو میں مسلمانی گو مانس کے ذریعہ سے گھستی ہے۔ نمبر ۲ یہ مسلمانی کسی سداپدیش یا کسی آتمک سادھن سے دور نہیں ہو سکتی بلکہ ایسے ہر کارے کا سب سے اعلیٰ ہی نہیں بلکہ ایک ماتر سادھن سُور کا مانس ہے اصول قائم کرتے ہی اِس پر عمل شروع ہو گیا۔ اور ستشُدھی سبھا نے تھوڑے ہی عرصے میں نہ صرف ہزاروں پتت بھائی اور جنم کے مسلمان اِس درکنخے کے استعمال سے اپنے خیال میں چنگے کیئے۔ بلکہ بیس بیس سالوں کے بیچارے آدمی پر بھی موہر لگا کر نئے قسم کے جوڑ توڑ پیدا کر دیئے۔ چاروں طرف سے کرتوا لکاہونی (تالیوں کی آواز) سنائی دینے لگی بنگال اور مدراس بمبئی اور راجپوتانہ سے تعریف کے نعرے بلند ہوئے لیکن ایکانت میں کسی گمبھیر پُرش نے نہ سوچا کہ اِس اتیاچار کا نتیجہ کیا ہوگا۔

نتیجہ اِس اتیاچار کا جو کچھ ہوا۔ اُسکا پورا اتہاس تو ایک بڑے بھاری لیکچر کی ضرورت رکھتا ہے۔ لیکن مختصراً اِس

نتیجے کو سمجھنے کے لئے دو ایک درشٹانتوں پر ہی غور کرنا کافی ہوگا۔

میرے ناظرین اس معاملے کو بھولے نہیں ہونگے۔ جبکہ مسلمانوں نے ہندوؤں یا یوں کہو کہ سکھوں کو بہکانے کا سہل اور مجرب نسخہ اپنے عمل سے بتلایا تھا۔ قریباً ایک سال کا عرصہ (کم وبیش) جبکہ شدھی سبھا نے ایک نومسلم آدمی اور ایک جنم کی مسلمانی عورت کو شربت میں کروا پھیر کرامت چکھا اور سور کا مانس کھلا کر شدھ کیا تھا مرد صرف مسلمانی عورت کی دام محبت میں پھنسکر محمدی کلمہ پڑھا تھا۔ ورنہ مذہب کے لحاظ سے اسے نہ ہی اپنے دھرم سے واقفیت تھی۔ اور نہ ہی اسنے مذہب اسلام کی چھان بین کی تھی۔ صاف الفاظ میں وہ شخص صرف بیچار کی نیت سے مسلمان ہوا تھا۔ مدتوں کی بدمعاشی کے بعد یہہ جوڑا شدھی سبھا کے کرداروں کے ہتھے چڑھا۔ لیکن ابھی شدھ ہوئے دو تین دن ہی گزرے تھے۔ کہ عورت بھاگ کر بادشاہی مسجد میں پھر مسلمانی ہوگئی۔ کا ماتر اُس کا دوست بھی وہیں جا پہونچا۔ اور مولویوں سے مستدعی ہوا۔ کہ اسکو بھی عورت کے ساتھ پھر مسلمان بنایا جاوے۔ لیکن جب وقت مجلس میں باقاعدہ رسم ادا ہونے لگی۔ تو اس سوال پر کہ آیا اسنے محمدی مذہب کو سمجھ لیا ہے۔ جواب ملا "میرا مذہب دین و ایمان یہہ عورت ہے" مولوی نے اُس وقت ٹالدیا۔ اور دیگر مردمان کی معرفت اُسے سمجھایا گیا۔ کہ عورت کا نام اگر لے گا۔ تو مسلمان نہ کیا جاویگا۔ اُس بیچارے نے جوابدیا کہ ہوتا تو مسلمان عورت کے لئے ہوں لیکن کہدیتا ہوں۔ جو کچھ کہو دوبارہ مولوی کے روبرو لایا گیا۔ رسم ادا ہوئی لیکن مولوی نے اسمرتبہ ایک رسم ادا کرائی یعنی اُس مرد کو گوماس کھلایا۔ اور اس طرح شدھی سبھا کو جواب ترکی بترکی دیا۔

پیارے ناظرین! یہہ شدھی سبھا کا ہی نتیجہ ہے کہ مسلمان مولوی تبدیلی مذہب کے مسئلہ پر زیادہ تر متعصب ہوتے جاتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ میں بیس برس کے بیچار پر اسی شدھی سبھا میں جوانہ کی مہر لگائی جاتی ہے۔ ابھی تین مہینے نہیں گزرے کہ ایک نئے قومی جوش کے پتلے جلندھر میں آئے تھے۔ چونکہ دونوں کے دھرم پہ قربان ہونے کو دھرم سمجھ کر تیار گئے ہوئے انہوں نے قومی دھرم کا سبق نیا نیا پڑھا تھا۔ اس لئے امید نہیں ہو سکتی۔ کہ انہوں نے شدھی سبھا کی برخلاف بناوٹ کی ہو۔ کیونکہ شدھی سبھا کی بنیاد ڈالنے والوں کے وہ خود چیلے تھے۔ اثنائے گفتگو میں یہے کہا۔ کہ نئے قومی جوش نے ہندو مسلمانوں میں حد درجے کا نفاق پیدا کرادیا ہے۔ نوجوان قومی سپاہی نے کہا کہ اس تعصب کے لئے صرف مسلمان ہی ذمہ دار ہیں۔ وجوہات پوچھنے پر اُنہوں نے ایک امر واقعہ بتلایا جو کہ قریباً قریباً حسب ذیل ہے۔ ستمبر سنہ ۶۹ کے شروع میں ایک معزز سرکاری عہدہ دار کا آدمی (چپراسی) بکرے کا گوشت خریدنے گیا۔ قصاب نے گوشت تول کر دیا۔ چپراسی نے کچھ میلا گوشت دیکھکر کہا۔ کہ میلا گوشت کیوں دیتا ہے۔ قصاب گھبرایا سا معلوم دیا اور بولا کہ مجھے کیا کہتے ہو۔ جہاں جاؤ گے ایسا ہی ملیگا۔ سپاہی نے گستاخی سمجھ کر دھمکایا۔ قصاب سمجھا کہ میرا زہی تحمل گیا چنانچہ اُسے کہا کہ برادری خارج ہونیکی خوف سے اسے ایسا کرنا پڑا ہے۔ اسپر تو چپراسی کے بھی کان کھڑے ہو گئے۔ بہت سے دریافت کے بعد معلوم ہوا۔ کہ قصابوں کی جماعت سے قسم لیگئی ہے۔ کہ ہر ایک قسم کے مانس میں گوماس ملا کر بیچا کریں" یہ روایت جس نوجوان نے بیان کی اُسنے پھر مجھے اپیل کی کہ کیا ایسی صورت میں ہندوں کو جھٹکے کی دوکانیں کھولنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئیں۔ میں نے تو حسب معمول یہی جوابدیا۔ کہ اگر مانس بھکشن سے ہی پاپ ہی ہم سے دور ہو جاوے۔ تو اس قسم کی خرابیوں کا احتمال ہی دور ہو جاوے لیکن نوجوان کی تسلی نہ ہوئی۔ پیارے پاٹھک گن! دیر گیہ درشٹی ہو کر وچارو۔ کہ اگر اس قسم کے اتیاچاروں کا وجود اسوقت موجود ہے تو اسکے لئے ذمہ دار کون ہیں۔ انکے علاوہ اور ہزاروں طرح کے تعصب اور اتیاچار ونکے لئے صرف شدھی سبھا ہی ذمہ دار ہے۔

لیکن ان خرابیوں کے باوجود بھی شدھی سبھا کسی قدر تعریف کی مستحق ہوتی۔ اگر انکے شدھی کے طریق سے اگر عام ہندو سائٹی نہیں تو کم از کم سمجھدار ہندوں کو اتفاق ہوتا اور اگر ان شدھیوں کا تمام ہندو برادری میں بھی کچھ اثر پڑ سکتا۔ ایکمرتبہ ریل کے سفر

میں مجھے ایک صاحب نے ایک گورمکھی اخبار سنانا شروع کیا۔ ایک جگہ شدھی کا طریقہ لکھا ہوا تھا جسمیں دے جواب دیئے ہوئے تھے۔ جو کہ شدھی کی تصدیق پتت بھائی سے کہلائے جاتے ہیں منجملہ اور جوابوں کے ایک جواب حسب ذیل تھا۔ "میں نے بکھو پویت آدمی تو پیر دل کو دہارن نہیں کرونگا" دوسرا حسب ذیل تھا "پید آدمی کسی پنیتک نوں نہیں منانگا۔" میں نہایت حیران ہوں ان پرتگیا پتر بدبھی یہ جو کہ آریہ سماج کے سبھاسد ہونیکا دعوی کرتے ہیں اور اس قسم کی شدھی کی رسوم میں صرف شامل ہی نہیں ہوتے بلکہ ایسی شدھیوں کے لیئے بڑے بڑے یتن کرتے ہیں اور ایسی عمل کرنیوالی سبھاؤں کی تعریفوں کو بنگال اور مدراس تک پہونچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ دیدوں اور ویدک دہرم کی عزت کرنیوالے آدمیوں کی ہمدردی اس قسم کی سبھا سے ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اور اگر یہہ بات سچ ہے۔ جیسا کہ آجکل کے بہت سے سکھ بھائی دعوی کرتے ہیں۔ کہ گورو نانک جی ویدک دہرم انویائی تھے تو سچے سکھوں کو بھی ایسی سبھا سے ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ لیکن آریہ پرشوں کے لیئے تو سور کا ماس کھلانے یا سور کی ہڈی گھولکر شربت پلانیوالی سبھا کبھی بھی شدھی سبھا نہیں کہلا سکتی۔

اب دیکھنا یہہ ہے کہ آیا ایسی شدھیوں سے کسی قسم کا دیسی اثر بھی ہندو سوسائٹی پر پڑتا ہے یا نہیں۔ کچھ عرصہ گزرا کہ موضع ... کے نیارئیے سنگھ شدھی سبھا کی کوشش سے ملائے گئے تھے۔ ان نیارئیے سنگھوں کیساتھ ہندو لوگ اور دیگر سنگھ یا سکھ کھان پان بیوہار نہیں کرتے تھے۔ شدھی سبھا نے جاکر اپنی رسوم کے مطابق انکو شدھ کیا۔ اور ہوا یہ کا نام سنا ہے کہ سنگھ پور رکھا گیا۔ درحقیقت ان سنگھوں کا ملانا کوئی بڑا کام نہ تھا کیونکہ انکا کوئی بھی کھان پان کا بیوہار مسلمانوں یا عیسائیوں کے ساتھ نہیں تھا۔ لیکن آخر کار نتیجہ کیا ہوا۔ میرے پاس ایک ہفتہ سے زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ دہاری وال کے سردار سوجان سنگھ حوالدار کا خط آیا ہے جسمیں وہ جہاں ایک طرف آریہ سماج اور سنگھ سبھا کے ملکر کام کرنے کے لیئے اپیل کرتے ہیں وہاں لکھتے ہیں۔ کہ گو امرتسر و لاہور وغیرہ کی سنگھ سبھاؤں نے انکو ملایا۔ "مگر جالندھر کے سنگھ جنکو پرمیشور کے گھر کی خبر نہیں انکو شامل ہونے سے روک دیا۔" آگے چلکر ایک فقرہ حوالدار صاحب نے لکھا ہے جو کہ اس گٹھ کی روح معلوم ہوتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ "جماعت کرامات۔ جماعت کا بھاری ہونا اہل ہند کو فایدہ ہے۔ ترقی مذہب مدنظر رکھکر انکے ملانے میں کوشش سماج اور سنگھ سبھا سے ہونی چاہئیے" افسوس تو یہی ہے۔ کہ اپنے دیش میں دہرم کے خیال کو جماعت کے خیال پر قربان کیا جاتا ہے۔ جماعت کرامات نہیں بلکہ دہرم کرامات سمجھا جانا چاہئیے۔ بے اصولا پن کسی خاص عرصہ کے لیئے بھیڑ بھڑکے کی کامیابی خواہ پیدا کردے۔ لیکن اصلی کامیابی صرف دہرم پر چلنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

شدھی سبھا پر ہی کیا منحصر ہے بیچارے سنگھوں پر ہی کیا افسوس ہے۔ پرانک دہرم سبھا بھی جو کہ ہمیشہ آریہ سماج اور سوامی دیانند کو کوستا رہتا ہے دنیا ہی اپنا دہرم سمجھے ہوئے ہے۔ سور کھلانے والوں کی شدھی کی شان و شوکت پر مرحبا ہو رہی ہے۔ میرے ناظرین آجکے ہی پرچہ میں سناتن دہرم سبھا کا حال پڑھینگے گو شاستروں کی ہدایات پنڈت جی کو ماس کے حامی بننے سے روک رہی ہیں۔ لیکن پنڈت جی شدھی کے بعد اپنے پتت بھائیوں کو کبھی نہ بدلنگانہ نصیحت فرماتے ہیں۔ بجنسہ گوشت خوری سے حمایت کرتے ہوئے بھی فرماتے ہیں۔ کہ اگر ماس کھانا ہو تو سور کا ماس کھائیو۔ لیکن یہہ اودیا بھی مشتبہ ہے۔ کیونکہ انھیں جنگلی یا شہری سور میں کوئی تمیز نہیں کیگئی۔ ویدک دہرم کی ادہوگتی کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ براہمن نام دہاری بھی سور کے ماس کی اجازت دیویں۔

جب یہہ اوستھا پہونچ چکی ہے۔ تو کیا آریہ سماج کو اسوقت چپ چاپ بیٹھے رہنا چاہئیے۔ آریہ سماج نے ویدک دہرم کی رکشا کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس لیئے ایسے ادہرم زمانے میں ہر ایک دہرم رکشا کے لیئے پکار اسی کے دروازے پر ہو سکتی ہے۔ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کا اس وقت میں بڑا بھاری فرض ہے۔ چار لوگیہ پنڈتوں کے حوالے شدھی کا سوال کیا جاوے۔ اور ہر قسم کے پتت پرشوں کے لیئے پرائشچت کی بیوستھا اور شدھی کا طریقہ شاستروں سے معلوم کرکے ایک دستورالعمل بنانے کی انکو ہدایت ہو۔ ایسی پرامانک گیتا

بن جانے سے آیندہ کے لئے شُدھی کا سوال بالکل صاف ہو جاویگا۔ اور پھر اگر لڑائی ہوگی تو دھرم انوسار پھر دھرم یدھ میں بھی مشکلوں کا سامنا بھی پڑا تو ہنسی خوشی برداشت ہوسکیگا۔ اور سرو ساد ہارن کے ہٹھ کرتے ہوئے بھی یہہ تو تسلی رہیگی کہ ہم نے اپنا فرض ادا کیا۔

منشی طوطا رام جی کے پرشنوں کا اوتر

سوال (۲) جیو کو صرف منش دیہہ کے کرموں کا ہی پھل ملتا ہے۔ یا کہ پشو پکشی آدی دیہوں میں بھی جو جو کرم کرتا رہتا ہے۔ اُن سب کا۔ یہی اگر صرف منش دیہہ سمبندہی کرموں کا ہی پھل ملتا ہے۔ تو کیا انیہ دیہوں میں وہ کرم رہت ہوجاتا ہے۔ یا کہ کرم کرنے کو سوتنتر نہیں رہتا۔ اگر سوتنتر نہیں رہتا تو ہمیں بڑے بڑے دوش لازم آتے ہیں۔ اور اگر کچھ بھی سوتنترتا رہتی ہے تو اُسی کے انوسار کرم پھل پانا بھی اوشیہ ہے۔ اگر کرم پھل ملتے ہیں تو باگھر آدی ہنسک دیہہ دھاری آئیندہ ترقی کس طرح کر سکتے ہیں۔ اور چوراسی لکشہ یونیوں میں بھرمن کرنیکی ویوستھا کو نظر ہے کرپا کر کے اچھی طرح سمجھا دیجئے۔

جواب (۲) جیوآتما کو صرف نہیں کرموں کا پھل ملتا ہے۔ جو کہ وہ منشیہ دیہہ میں کرتا ہے۔ کیونکہ منش دیہہ ہی کرم یونی کہلاتی ہے۔ باقی انیہ پشو آدی سب بھوگ یونیاں گنی گئی ہیں۔ دوسری دیہوں میں جیوآتما کرم رہت تو نہیں ہو جاتا۔ لیکن دھرم ہے کہ اُنہیں کرموں کا پھل ملتا ہے جو گیان کی اوستھا میں کیئے جائیں۔ پس چونکہ پشو آدی یونیوں میں جیوآتما گیان کے سادہنوں سے شونیہ ہوتا ہے۔ اسلیئے اُن جنموں کے کرموں کا پھل کوئی نہیں ہوتا بلکہ وے تو صرف بھوگ یونی ہیں۔ اور یہہ بھی پرم پتا پرماتما کی اپار دیا کا اظہار ہے۔ کہ بھوگ یونیوں میں پھل بھگوا کر پھر منشیہ کا جامہ جیوآتما کو دیا جاتا ہے تاکہ پھر اپنے پرشارتھ سے اُنتی کرتا ہوا مکتی دھام تک پہونچنے کا ادھکاری بن سکے۔ باقی رہا چوراسی لکشہ یونیوں میں بھرمن کرنے کی ویوستھا۔ سو یہہ کسی پرامانک شاستر کا قول نہیں ہے کہ یونیاں گنتی میں چوراسی لاکھ ہیں۔ ویدوں اور ست شاستروں میں بیشمار یونیوں کا ذکر ہے۔ چوراسی لاکھ کی گنتی کہیں نہیں ہے اور چوراسی لاکھ سے مراد بھی انگنت ہے یعنی جسکو جیوآتما اپنی گنتی میں نہیں لا سکتا۔ سو یہہ ضروری نہیں ہے کہ ہر ایک منش کو چوراسی لاکھ یونیوں میں سے پرماتما کے گوہہ انتظام کے مطابق جس جس یونی کے لائق جو منشیہ ہوتا ہے اُنکو وہ وہ یونی پراپت ہوتی ہے۔ بھوگ یونیوں میں جیوآتما کی سوتنترتا کے نرو بھاؤ (یعنے دبے ہوئے رہنے) کی نسبت جو اعتراض خاص پیدا ہوں اُنکی بیان ہونے پر بارہ وستار کے ساتھ ...

سوال (۳) جبکہ وید منتر ایشور کرت ہیں تو اُنہیں علاوہ ارتھ سمبندھی اُس گن کے جوکہ اُن منتروں پر عمل کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ کیول منتر سمبندہی بھی کچھ گن متعلق برکت کے ہونا چاہیئے۔ اور ایسا ہی ماننے سے جنم سمے بالک کے جیبھ پر اوم شبد لکھ دینا وغیرہ واجب العمل خیال کیا جا سکتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص ارتھ سمبندہی گن کو اُسکے ستھان میں اور منتر سمبندہی گن کو اُسکے ستھان میں خیال کرتا ہوا یعنی پرارتھنا سمبندھی منتروں کو اپنے مکان میں باعتقاد برکات غیر مترقبہ دفع بلیات ناگہانی لکھ رکھے یا کہ بچوں کے گلو وغیرہ میں اوم آدنام یا کہ بھگون نام تک پرارتھناؤں کے منتر لکھکر باعتقاد صدرہ باندھے تو یہہ فعل اُس کا داخل مورکھتا تو نہیں ہے۔ درحالیکہ وہ پورشارتھ سمبندھی باتوں میں ایشور اور پالیسی انوسار اپنی طاقت بھر پورشارتھ کرنا بھی امر لازمی جانتا ہو۔ اور مذکورہ صدرہ امور صرف اس اعتقاد کیساتھ کرتا ہو کہ نہ تو ہمکو کیول اپنے پورشارتھ پر ہی بھروسہ کر کے پرم سہایک پتا کی سہائتا اور برکات کی بغیر کسی لکھاریہ کے سیدھ ہونے کا اعتقاد کرنا چاہیئے۔ اور نہ ہی صرف اُسی کی سہائتا کا بھروسہ کر کے اپنے امکانی پورشارتھ اور پریتن میں کوتاہی کرنا چاہیئے۔ کرپا کر کے اس امر کا اثر ضرور کوئی مہاتما عطا کریں یہاں اس بارے میں چند آریہ پرشوں کو میرے منتر صدرہ عمل پر عرصہ سے اعتراض ہے جسکی ... وید منتروں ... منتر سمبندہی ...

سمجھکر وہاں کے مہاتماؤں کے سمت دوارا اب اُن بھراتاؤں کے سنتوکا سمادھان کرانا ضروری سمجھتا ہوں۔

جواب (۳) سوال صرف یہہ ہے۔ کہ آیا ویدمنتروں کو خالی دیواروں پر لکھنے یا لڑکے کے گلے میں تعویذ کے طور پر ڈالنے سے کوئی خاص اثر پیدا ہوتا ہے یا نہیں ویدمنتروں کو خالی لکھنے یا تعویذ میں رکھنے سے کوئی بھی اثر خاص پیدا نہیں ہوتا اوم کا لڑکے کی جیبھا پر لکھا جانا اور اُم شبد کو اُسکے کان میں سنانے اور تو ویدہے ایسے الفاظ لڑکے کے کان میں سنانے سے صرف یہی مراد ہے۔ کہ وید دھونی لڑکے کو پہلے سے ہی سنائی جاتے۔ اِس سے کسی قسم کی بلیات کا دفعیہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ نرکت کار نے صاف لکھا ہے کہ جو شخص ویدمنتروں کو کنٹھہ کرے اور اُنپر عمل نہ کرے تو وہ اُس گدہے کی طرح ہے جسپر کہ ملیاگر چندن کا بوجھ لادا ہوا ہے لیکن اُسکو اُسکی خوشبو سے کچھ فایدہ نہیں پہونچتا۔ لیکن ویدمنتروں کا در و دیوار پر لکھنا ایک طرح کا اثر ضرور پیدا کرتا ہے۔ یعنی اُس مکان کے رہنے والے دائیں بائیں ہر طرف ویدمنتروں کو دیکھکر ویدونکی عظمت کی طرف ضرور متوجہ ہوتے ہیں۔ اور ساتھہ ہی ایسے ایسا عمل کرنیوالے کے دل میں بھی خاص عزت ویدوں کی نسبت پیدا ہوتی ہے۔ جسکی وجہ سے اُسکا ہردا ویدوں کی طرف پھیرا جاتا ہے۔ [illegible]

[illegible]

نہیں لیکن خوف ہے تو یہہ کہ مبادا ایسی عملیں پوری برکت سمجھہ کر کہیں سچ تو نہ ہو کو جواب نہ ملجائے۔ ایڈیٹر

مہرسکوت

ایڈیٹر نامہ نگار ونکی آپیون کا ذمہ وار نہیں ہے

نامہ نگار وسویہ۔ پنڈت گوپی ناتھ تو اپنی عادت سے مجبور ہیں۔ کیا ضروری ہے کہ آریہ سماج کی طرف سے بھی ویسی بھکر باری سے کام لیا جاوے۔ پھر آریہ سماج اور پونرانک سبھا میں فرق کیا رہا۔ گالی گلوچ ہمیشہ نیچی شریف آدمی کے لیئے دلیل کا کام دیتی ہے۔ جو راستی پر ہیں۔ وے کبھی یاوہ گوئی میں نہیں پڑ نہیں سکتے۔ ایڈیٹر

آریہ سماج شاہ پورہ

(۱) گشتائیں کالشی رام کے گھر میں ۷ بجے شام سے ۸½ بجے تک اُپنشد و گیتا کی کتھا ہوتی ہے۔ پنڈت امیر چند پورانک خیالات کے) کتھا کرتے ہیں۔ اور کتھا پر ہمارے لائق پردہان لالہ گوکل چند صاحب پرشن بھی کرتے ہیں۔ اور یہہ کتھا ایک ماہ سے ہوتی ہے۔

(۲) اسجگہہ سادھو نرائن سنگھ ویدانتی دو ماہ سے [illegible]

ویدانت خیالات کو سُنتے ہیں۔ آریہ پرتی ندہی سبھا کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ کرپا کر کے کوئی لائق اُپدیشک اِسجگہہ ضرور ہی بھیجدیویں۔ عرصہ چھہ ماہ سے اِسجگہہ کوئی اُپدیشک ایسا نہیں آیا جو ضلع بھر میں بھرمن کرے۔ آریہ سماج بہت کمزور ہوتا جاتا ہے۔ پورانک لوگ بھی سخت مباحثہ کے واسطے تیار ہو رہے ہیں۔ آریہ پرتی ندہی کے سکتریری صاحب کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ ضرور ہی اُپدیشک بھیجنے کی کرپا کریں۔

(۳) ڈاکٹر شنگت رام صاحب ۸ ماہ دسمبر ۹۶ء کو اسجگہہ تشریف لائے۔ اُنہوں نے کتھا پر پہلے روز ایک لکچر [illegible] باتیں لوگوں کا خیال اُنکی بابت گیا ہے وغیرہ پر لکچر دیا۔ دوسرے روز سماج میں ویدانت کھنڈن پر لکچر دیا اور تیسرے روز ہون یگیہ پر وایکھیان دیا اُنکا تیسرا لکچر بھی گشتائیں کالشی رام کے گھر میں ہی ہوا۔ لکچروں سے پورانک لوگ بھی بہت ہی خوش ہوئے۔ اگر ایسا جگہہ اُپدیشک آتے رہیں تو سماج کمزور نہیں ہوگی۔

(۴) اسجگہہ دو ماہ سے ہفتہ واری ہون ہوتے ہیں۔ سماج کے ممبر بہت آنند سے ہفتہ وار ہون کراتے ہیں۔ جنکی تفصیل ذیل ہے۔

(۵) [illegible] دسمبر ۹۶ء کو لالہ ٹھاکر داس کے گھر پر ہون [illegible]

(۳) ۱۰ دسمبر ۱۸۹۵ع کو لالہ شنکر داس صاحب وکیل کے مکان پر ہون ہوا۔ دان حسب ذیل دیا۔ ویدک کالج عہ ویدپرچار فنڈ ۶/ یتیم خانہ ۱عہ کنیا پاٹھشالہ ۱عہ ودیہ پنڈت ۶/۔

(۴) ۲۰ دسمبر ۱۸۹۵ع کو لالہ گوکل چند صاحب پردھان کے مکان پر ہون ہوا۔ اس ہون میں عہ روپیہ کی سامگری تھی۔ دان ویدپرچار فنڈ عہ ہرودیہ پنڈت ۶/۔

(۵) اخیر نومبر ۱۸۹۶ع کو سماج مندر میں بڑا ہون یگیہ بیس روپیہ کا کیا گیا۔

(۶) سالانہ انتخاب مفصلہ ذیل ہوا۔ لالہ گوکل چند صاحب پردھان۔ بخشی بالمکند صاحب اپ پردھان۔ مادھورام سیکرٹری لالہ شیورام صاحب خزانچی۔ لالہ لادھے شاہ صاحب لائبریرین۔

(۷) اس سماج کی بہت ضرورت ہے نہ سردار سادھو سنگھ صاحب کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ۲۹ دسمبر ۱۸۹۵ع کو ہوا۔ ایشور بہیا تا لڑکے کی عمر بڑی کرے۔ اور لڑکا ویدک دھرم پر دڑھ نشچے والا ہو۔ سردار صاحب نے اس موقعہ پر مفصلہ ذیل دان دیا۔ اور آریہ بھائیوں کو پریتی بھوجن بھی دیا۔ ویدپرچار فنڈ ۶/ مہاودیالہ جالندھر عہ۔

اس موقعہ پر سردار صاحب کی کنیا نے جسکی عمر آٹھ برس کی ہے۔ سندھیا کے منتر سنائے سبھاسد ممبر بہت خوش ہوئے۔

راقم آپکا داس
مادھورام سکریٹری آریہ سماج شاہ پور

بھجن پستک

گائن ودیا میں بڑی شکتی ہے۔ گانا قدرتی طور پر آدمی کے ہردیہ کو خوش کرتا ہے۔ اسی واسطے ایشوری گیان گائن میں ہے۔ گایک پرش اپنے شروتاؤں کی برتیوں اپنی اور کھینچ لیتا ہے۔ گیت یاد بھی جلدی ہو جاتے ہیں گانا آدمی کی خوراک ہے۔ اور تھکے ہوئے پرش کو ایسا آرام دیتا ہے کہ سب تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ سماج کے پتا کہ اتسو اور نیک اوسروں پر بہت سا سمیہ بھجن گانے کے لئے مقرر کیا ہوا ہوتا ہے۔ بلکہ ہر ایک ہیرتن میں بھجن گانے کے سوا اور ہوتا ہی کیا ہے۔ بس ہمارے بھجن بڑے موثر اور ٹھیک ٹھیک ہونے چاہئیں۔ آج کل جو بھجن پستکیں ریچ ہیں اُن میں کئی ایک بھجن ایسے داخل ہیں جو کہ سماج کے سدھانتوں کے ورودھ ہیں۔ جنکو سننے والے من پر برا اثر ہوتا ہے میں کئی ایک ایسے دکھلا سکتا ہوں۔ اسلئے میں پرتی ندہی سبھا کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں کہ پرتی ندہی سبھا ایک ایسی چیدہ پستک اپنی نگرانی میں تیار کروا دے جو اس غلطی سے مبرا ہو۔

راقم ایک آریہ ودیارتھی

آریہ سیوک منڈلی

آریہ سماج پشاور کے اکثر ہی سبھاسد اس نام کی ایک منڈلی ستھاپن کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ جسکا اُدیش یہ ہوگا۔ کہ ستسنگ کے موقعہ پر سنسکار کروانا اتسو اور سنسکار وغیرہ کرنے میں سہایتا دینا۔ روگی کی سدھ لینا اور ایسے نردھن آدمی کے پرلوک کرنے میں سہایتا کرنا اتسو دینا۔ اور اسکے علاوہ اُن پرشوں کو اپدیش کرنا جو کہ سنسار کے دھندوں کے کارن سماج میں نہیں آ سکتے اور لوگوں کی سماج میں آنے کے لئے رچی بڑھانا۔ یہ منڈلی آریہ پرشوں میں آشا ہے کہ پریتی بڑھا دیگی۔ اور آپکی سہایتا کی بہت جلدی آشا ہے۔

انترنگ سبھا آریہ سماج امرادتی صوبہ برار کے پاس کردہ رزولیوشن

نمبر ۴ - بابو شیورتن سنگھ ورما نے سوچنا کی اور بالکرشن دوسری جی نے انوموذن دیا۔ کہ اسکی اور سے جو "اودیرپرچار فنڈ" کھولا گیا تھا۔ اسکا نام "وید پرچار فنڈ" رکھا جاوے۔ اور آئندہ اسی کے ارتھ پرلیتیرم کیا جاوے۔

(۵) بابو شیورتن سنگھ ورما نے سوچنا کی اور بالکرشن دوسری جی نے انوموذن دیا کہ گسٹ ورتمان کی انترنگ سبھا نمبر ۱ کے ۲۸ اگست ۱۸۹۶ع کے آگیا انوسار اور پرتیگیا پرتکرکے ارتھ تاریخ ۳ ستمبر ۱۸۹۶ع کو جو پچاس روپیہ آریہ سماج رنگپور آریہ سماج کو بھیج گئے تھے۔ اور کت ریزولیوشن سے اُنیدوکت کاریہ ابھی تک نہیں کیا گیا۔ اتیو اوکت پچاس روپیہ واپس منگا لئے جاویں۔ اور روپیہ واپس آجانے پر وہ "وید پرچار فنڈ" میں منتری جی کے نام سیونگ بنک میں جمع کئے جاویں۔

نوٹ یہ سبھا موقعہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۶ع کے رات کو ۸ بجے شروع ہوکر ۱۰ بجے برخاست ہوئی۔ راقم شیورتن سنگھ

نارووال کی یاترا

جالندھر آریہ سماج کے جلسہ کے اختتام کے بعد برہمچاری ٹھاکرداس اور میں نارووال کی طرف پرچار کرنے کے لیئے روانہ ہوئے۔ امرتسر سے یکہ پر سوار ہوکر فتح گڑھ پہونچے۔ اور وہاں سے راوی کی راہ نارووال پہونچے۔ چونکہ اس راستہ میں کوئی پختہ سڑک نہیں۔ اس لیئے یہہ راستہ بہت خراب اور دقت کا معلوم ہوتا ہے راستہ میں اکثر ویرانی اور ریگستانی ہے۔ پنڈت برکت رام شرما حکیم سنت رام اور للّو بھگت رام پہلے سے ہی ہماری انتظار میں بیٹھے تھے چنانچہ وہاں تھوڑی دیر آرام کرکے بازار میں کھڑے ہوکر اوپدیش کرنا شروع کیا۔ پہلے برہمچاری ٹھاکرداس نے بڑے زور و جوش دار تقریر کی اور ستیہ دھرم کی پرکاشتا پر ویڑھ گھنٹہ تک لوگوں پر اپنا اثر ڈالا۔ بعد ازاں حکیم سنت رام جی نے اسی مضمون کی پشتی میں گھنٹہ بھر تقریر کی۔ رات کو پندرہ بیس آدمیوں کی موجودگی میں شدھی اور شدھی سرشٹی پر بحث چھیڑ دی تاکہ لوگوں پر سرشٹی اتپتی کا وشئہ معقول طور پر ثابت ہو جاوے۔ یکم دسمبر کو صبح سے نگر کیرتن کی تیاریاں شروع ہونے لگیں چنانچہ سینکڑوں آدمی نگر کیرتن میں شامل ہوئے۔ قریباً دو گھنٹہ تک نگر کیرتن ہوتا رہا۔ اور اسکے بعد وہاں افتتاح سکول کی کارروائی کیگئی۔ وہاں کے لوگ عیسائیوں کی تعلیم اور اخلاقی حالت سے بہت تنگ آگئے تھے۔ وہاں کوئی سرکاری مدرسہ نہیں ہے صرف ایک مشن سکول ہے اور مشنریوں کا وہاں پر بڑا تسلط ہے۔ اس لیئے وہاں کے باشندوں کی دلی خواہش تھی کہ ایک پرائیوٹ سکول کھولا جاوے جسمیں لوگ بڑی خوشی سے اپنے لڑکوں کو بھیج سکیں۔ چنانچہ برہمچاری ٹھاکرداس جی اس جلسہ کے پریزیڈنٹ مقرر ہوئے۔ اور پہلے انگریزی ناپاک تعلیم اور ویدک دھرم کی عظمت پر لکچر شروع کیا۔ سامعین کی تعداد پانچسو سے کم نہ تھی۔ اور بڑی توجہ و ہمدردی کے ساتھ حاضرین سنتے رہے نتیجہ یہہ ہوا۔ کہ سکول قایم ہوگیا اور اسی ذرا سے چھوٹے سے قصبہ میں ستر کے قریب لڑکے داخل ہوگئے۔ اور امید کہ بہت جلد یہہ نیا سکول جسکا نام پنجابی مڈل سکول رکھا گیا ہے۔ طلبا سے بھر جاویگا عیسائیوں کے اب چھکے چھوٹ رہے ہیں اور انکا سارا بل اس سکول کی کامیابی پر ٹوٹ جاویگا۔ وہاں سے ہوکر ہم ڈیرہ نانک کی راہ سے واپس آئے۔ وہاں دربار صاحب کے درشن کیئے۔ اور چولا صاحب دیکھنے کی بڑی آرزو تھی۔ مگر ہندو سکھ پجاری نہیں دکھلاتے تھے۔ جبتک کہ سوا روپیہ بھینٹ نہ دھرا جاوے۔ یکہ نہ ملنے کے سبب وہاں سے ٹٹو پر سوار ہوکر بڑی مشکل سے بٹالہ میں پہونچے۔ اور لالہ متھرا داس پوری سکریٹری آریہ سماج بٹالہ کے ہاں فروکش ہوئے آپ بڑے سنجیدہ اور سرگرم آریہ ہیں۔ آپنے دیسی کپڑے بننے کا ایک بڑا کارخانہ کھولا ہوا ہے۔ جو بڑی عمدگی کے ساتھ چل رہا ہے۔ چنانچہ آج کل اشتہار بازی نے سچ اور جھوٹ کے درمیان تمیز کو بالکل مٹا دیا ہے۔ اور اشتہاروں کی قدر کو بھی کم کر دیا ہے۔ اس لیئے حاشیہ دار اشتہارات دینے سے گریز کیا ہے۔ مگر جہانتک دیکھنے پر ثابت ہوا آپ کا کارخانہ دیسی کپڑے کا قابل تعریف ہے۔ یہاں بھی عیسائیوں کا بڑا بھاری زور ہے پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ان ہر دو ڈسٹرکٹوں کے لیئے ایک خاص اوپدیشک مقرر کرنا چاہیئے۔ تاکہ بھولے ہندو عیسائیوں کے پنجے سے بچے رہیں۔ بباعث کثرت تکان اور ناسازی طبیعت کے برہمچاری جی اور میں ۳ جنوری کی شام کو جالندھر پہونچ گئے۔

راقم جمنا داس

سناتن دھرم سبھا حصار کے پنڈتوں نے ایک مسلمان کو پورانک طریقہ سے ہندو بنالیا

کیسا آنند کا سماچار ہے۔ کہ حصار کے سناتن دھرم سبھا کے معزز پنڈتوں کو پرانوں میں اب وہ نسخہ ملگیا ہے۔ کہ جسکے ذریعہ سے وہ مسلمانوں کو اب باسانی تمام ہندو بنا سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اول ہی مرتبہ اس نسخہ کو ایک نوجوان مسلمان مسمی عبدالرحمان پر آزمایا۔ اور نہایت ہی خوشی کا موقعہ ہے۔ کہ انکا یہہ نسخہ مجرب ثابت ہوا۔ کہ جسکا مفصل حال یہہ ہے ایک شخص بدھو رام نامی جو عرصہ دو تین سال سے امرتسر میں مسلمان بنایا گیا تھا۔ اور جسنے اپنے نام کو قرانی نسخہ کے بموجب عبدالرحمان

رکھا نا پسند کر لیا تھا - آخر الامر اپنے اس
فعل پر پشیمان ہو کر حصار کے سناتن دھرم سبھا
کے معزز پنڈتان کی خدمت میں اس امید پر حاضر
ہوا کہ اسکا یہہ گناہ معاف ہو کر بذریعہ
پرائشچت کے پھر ہندو بنایا جاوے - چنانچہ
پنڈتان دھرم سبھا نے اپنی دیالتا سے اسکی
اس درخواست کو منظور کر کے پورانوں کے
طریقہ کے بموجب اول اسکو اسارہ چاند
برت رکھائے - اور پھر اپنی چٹھی کے ذریعہ
گنگا سنان کے لیے بھیجا - وہاں سے جب
گنگا سنان کر کے آیا - اور گنگا جی کے پنڈوں
کی دستخطی چٹھی لایا - کہ عبد الرحمان عرف اودھو رام
شدھ ہو گیا ہے - تو پھر بتاریخ ۱۳ - دسمبر
دیوی بھون پر معزز پنڈت دھرم سبھا جمع
ہوئے - چنانچہ انکے نام یہہ ہیں - پنڈت
پربھودت جی - پنڈت ہرگوپال جی - پنڈت
سرنیواس جی - پنڈت تیرتھی رام جی - پنڈت
دیودت جی - پنڈت شام لال جی - پنڈت
گنگا سہائی جی - پنڈت راجیندر جی - پنڈت
دیبی سہائے جی - علاوہ انکے اور بھی شہر کے
برہمنان تھے - اور آریہ سماج کے سبھاسد و
پنڈت بھی موجود تھے لیکن انکو اس کارروائی
میں بالکل دخل نہ تھا - کل کارروائی متعلق شدھی
کے پنڈتان دھرم سبھا نے ہی اپنے طریقہ کے
بموجب کرائی - علاوہ شہر و ضلع کے بھی ملازمان
معزز شامل تھے - وکلا بھی شامل تھے
اور ایک بھاری مجمع شہر کے مہاجنان کا
بھی تھا - قریب چار سو یا پانچسو کے مجمع ہو گیا
تھا - اول ہی پنڈتان نے اودھو رام عرف
عبد الرحمان سے گنیش جی کی پوجا کرائی پھر
ہون یگیہ کرایا - اور پھر اودھو رام کے

بدن پر اور سر پر جل کے چھینٹے دیئے - اور ہون
کی بھسم کا تلک اسکے مستک - اور ہردے پر لگایا
پنچ گیہ (گئو موتر - گنگا جل - دہی دودھ
وغیرہ) اسکو پلایا - اسکے بعد زور سے دھرم
کی جے کا نعرہ مارا گیا - اور سب حاضرین سے
پنڈتان نے باواز بلند کہا - کہ اودھو رام اب
شدھ ہو کر ہندو ہو گیا ہے - آپ بھی کہئے کہ یہہ
شدھ ہو گیا - پھر تمام حاضرین نے کہا کہ
شدھ ہو گیا - اسکے بعد اودھو رام سے تمام
برہمنان حاضرین کے چرن چھوائے گئے اور
انکے چرنوں میں ڈنڈوت کرائی گئی - اسکے
بعد پنڈت پربھودت جی نے اودھو رام کو
اپدیش کیا کہ تم راجپوت چھتری ہو - اگر تمکو
گوشت کھانا ہووے - تو سور کا گوشت کھانا
اور کبھی گا نہ کھانا - اسکے بعد پنڈتان دھرم سبھا
نے ایک پھول مالا اودھو رام کے گلے میں ڈالی
پھر پنڈت پربھودت جی کے پسر پنڈت ہری
جی نے ایک مختصر مگر پرجوش الفاظ میں
دیاکھیان دیا - جسکا ماحصل یہہ ہے کہ
ہمارے گنگا جی کے جل کو وہ طاقت ہے
کہ کیسا ہی پاپی سے پاپی ہووے - اسکے
نام لینے سے ہی جنم جنانتروں کے پاپ کٹ جاتے
ہیں - اور جب کوئی شخص اشنان کرا دیوے
اور جل کو پان کر لیوے - تو یہہ ناممکن ہے
کہ وہ شدھ نہ ہووے - اور نہایت افسوس
ہے - کہ ہمارے چار کروڑ ہندو بھائی اپنی
بھول سے مسلمان وغیرہ ہو کر بھرشٹ ہو گئے ہیں
لیکن اگر وہ واپس آ جانا چاہیں تو انکو
بھی اسی نسخہ کے ذریعہ شدھ کیا جا سکتا ہے
جو لوگ یہہ کہا کرتے ہیں - کہ گنگا جل معمولی
جلوں کے سمان ہے (یہہ کٹاکش آریہ جی پہ

یہہ جہاڑا تھا) اور انہیں کوئی شدھی پوتر کرنے
کی نہیں ہے - وہ بھی آج اس کارروائی سے
مان گئے ہونگے - کہ گنگا جل میں کسقدر شکتی شدھ
کرنیکی ہے - اسلئے یہہ اعلان کیا جاتا ہے
کہ جو لوگ مسلمان یا عیسائی اپنے افعال پر
نادم ہو کر سناتن دھرم میں واپس آنا چاہیں - وہ
بہت خوشی کے ساتھ لیے جا سکتے ہیں - غرضیکہ
انہوں نے بہت جوش اور خوبی کے ساتھ
ظاہر کر دیا - کہ پورانک طریقہ سے بھی مسلمان
وغیرہ کو ہندو بنا کر ویسا ہی شدھ کر سکتے
ہیں کہ جیسے ہم ہیں - اسکے بعد لالہ بسنت لال صاحب
زرگر نے اپنا مصنفہ چھند پڑھا - اور ایک
اور پنڈت صاحب نے کہ جنکا نام مجھے اسوقت
یاد نہیں ہے - کارکنان اس کارروائی کی
تعریف میں چھند پڑھے - اسکے بعد جلسہ برخاست
ہو کر اودھو رام کو وہ تمام مجمع شہر میں پھرا لائے
کر جسکے تمام شہر میں چرچا ہو گیا - کہ آج سناتن
دھرم کے پنڈتوں نے ایک مسلمان کو ہندو
بنا لیا ہے - اس سے سناتن دھرم سبھا کی
تعریف ہو رہی ہے - اور واقعی کام بھی نہایت
بہادری اور سچا دلی تہذیبی کا کیا ہے - اور جہانتک
مجھے معلوم ہے - ہمارے حصار کے سناتن دھرم سبھا
کے پنڈتوں نے دیگر جگہ کے سناتن دھرم سبھا
سے پہلے اس میدان میں اول ہی قدم مارا ہے - ہم
چاہتے ہیں - کہ دیگر جگہوں کی دھرم سبھائیں
بھی ہمارے حصار کے دھرم سبھا کی اس
کارروائی سے پکشپات چھوڑ کر سناتن دھرم کا
سبق سیکھیں - اور ہم اپنے ان بھائیوں کو بھی
مطلع کرتے ہیں - کہ جو ہندو سے عیسائی یا
مسلمان ہو گئے ہوں - اور اب پھر وہ ہندو بننا
چاہتے ہوں - وہ ہمارے شہر کی سناتن دھرم سبھا

کے پنڈتوں سے پرایشچت کے لئے درخواست کریں۔ انکو شدھ کیا جاویگا۔ کیا ہی اچھا ہو کہ دیگر سناتن دھرم سبھائیں بھی اس شدھی کی کارروائی کا دروازہ جلد کھول دیں۔ تاکہ بیچارے بھولے بھالے اُن ہندوؤں کو کہ جو کسی غلطی کے سبب سے مسلمان وغیرہ ہو کر بھرشٹ ہو گئے ہوں۔ آسانی کے ساتھ اپنے دھرم میں واپس آنے کا موقع ملے۔ اگر انکو پورانک طریقہ سے شدھ کرنے کا ستہ معلوم نہ ہووے تو ہمارے معزز پنڈتان سناتن دھرم سبھا حصار سے سیکھ سکتے ہیں۔

جناب اڈیٹر صاحب ستیہ دھرم پرچارک جی آپ مجھے بھی اجازت دیویں کہ میں بھی حصار کی سناتن دھرم سبھا کے پنڈتوں کی اس کارروائی کو دیکھ کر خوب زور سے نعرہ ماروں۔ کہ ویدک دھرم کی جے ہو سوامی دیانند جی کے سچے اوپدیشوں کی جے ہو۔ آریہ سماج کی جے ہو۔ جے ہو اجے ہو!! جے ہو!!!۔

نیاز مند آپکا
رگھوناتھ سہائے از حصار

من جیتے جگ جیت

یہہ کسی مہاتما کا وچن ہے۔ کہ جب منش اپنے من کو جیت لیتا ہے۔ یعنی بجائے اسکے کہ وہ اپنے من کا غلام ہو۔ اپنے من کو غلام بنا لیتا ہے۔ تب مانو وہ سارے سنسار کو جیت لیتا ہے۔ کیونکہ سنسار میں بہت سی باتیں اسکے من کے انکول سکھ اور دکھ کے دینے والی ہوتی ہیں۔ ورنہ اصل میں جیسا کہ وہ اکثر مانی جاتی ہیں وہ واقعی ویسی نہیں ہوتیں۔ مثلاً وہ سے آدمی کو اسی بہن سے بہنا اور انکو اپنی زندگی کا مدعا سمجھ لینا۔ بلکہ بعض اوقات اپنے دھرم کو بھی بالائے طاق رکھ کر اپنی اندریوں کی غلامی کو اختیار کر لیتا ہے۔ اس لیئے من کا جیتنا پرم اور اتی آوشیک ہے۔ ورنہ منش کے سب کام من کی آزادی سے اُلٹ پلٹ ہو جاتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ پنجاب میں قریباً بیس سال کے عرصہ میں آریہ سماج نے جیسا کہ چاہئے تھا ترقی نہیں کی۔ اگر منش اپنے من جیتے جاتے۔ تو ہرگز یہہ دشا جو آجکل ملک میں آ رہی ہے۔ کبھی بھی نظر نہ آتی۔ اور پنجاب دیش میں کام پورا ہو کر دور دیش میں پھیلا ہوا ہوتا۔ بلکہ ولائیت آدی ملکوں میں اسوقت تک پرچار پھیلا ہوا ہوتا۔ اسکی رکاوٹ اگر کوئی ہے۔ تو اپنے من کا نہ جیتنا بلکہ اسکا غلام بن رہنا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں جو کچھہ ہم نے بنکر دکھانا تھا۔ وہ بالکل نہیں بنے ہیں جیسا کہ قاعدے کی بات ہے۔ کہ جس کارخانہ کا سامان عمدہ سے عمدہ تیار ہو کر ولیتو میں پھیلتا ہے۔ اُس کارخانہ کی عزت اور قدر اور خیر خواہی سب لوگوں کے برے میں جگہہ پکڑ لیتی ہے۔ اگر ہمارے آریہ سماجوں سے ویسے ہی آریہ پرش دکھائی دیتے۔ جیسا کہ ویدوں کی شکشا اور سوامی جی کے اوپدیش کے مطابق بننا لازم تھا۔ تو عام لوگ ایسے سریشٹ پرشوں کو نمونہ جانکر خود ویسے بننے کی کوشش کرتے لیکن بعض باتوں میں تو پورانک آدی لوگ آریوں کو اپنے سے بھی گرا ہوا پاتے ہیں۔ کہ جس باعث سے بجائے پیروی کرنے کے اولٹا مخالف ہو گئے ہیں۔ کیونکہ ناخواندہ لوگ جیسا کہ آجکل بجائے اتہاس پڑھکر مطلب پا جانے کے ناٹک وغیرہ نظاروں کو خوب غور سے ملاحظہ کرتے ہیں۔ اسیطرح بجائے شکشا اور اوپدیش کے نمونہ دیکھنے کے لیئے زیادہ امیدوار رہتے ہیں۔ چونکہ وہ لوگ عمدہ نمونہ آریہ سماج جیسی شبھہ سبھا سے نہیں دیکھتے۔ اسی لیئے انکے دلوں میں آریہ سماج کی بزرگی جانشین نہیں ہوتی۔ اور وہ آریہ پرش جو دوسری حالت میں کچھہ فائدہ پہنچا سکتے "از دست بدنام کنندہ نکونامے چند" کے مصداق بنتے ہیں۔ اب میں پرارتھنا پورک آریہ سماجوں تتھا پرتی ندھی سبھاؤں کی سیوا میں باادب نویدن کرتا ہوں۔ کہ جیسا وہ دیگر کاموں میں تن من دھن سے سماج کے اونتی کرنے میں کوشش کرتے ہیں۔ ویسا سماجک پرشوں کے آچرن شدھی میں سب سے پرتھم درشٹی دیں۔ کیونکہ پوترآچرنوں والے پرش پوترتا کو پھیلائینگے۔ اور اپوتر اپوترتا کو۔ ابتدا میں مجھے یاد ہے۔ کہ ہر سماج اخبار میں آج فلاں نے اور آج فلاں نے گوشت خوری وشراب نوشی وحقہ نوشی وغیرہ ترک کر دیں۔ بلکہ جہانتک سنا گیا ہے کئی شخصوں نے تو چاندی وغیرہ کے حقہ سماج میں ارپن کر کے فروخت کرا دیئے اب افسوس سے پرگٹ کرنا پڑتا ہے۔ کہ کئی پرشوں نے پھر وہی سامان دوبارہ اپنی فضول عادتوں کے مہیا کر لیئے ہیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی جرات اسبات کی دیتے ہیں کہ غیر ضروری ولیشوں کے دھارن میں کچھہ سندیہہ نہیں ہے

کیونکہ اگر ہوتا تو بڑے بڑے ساماجک پرش بھی اُسسے گریز کرتے آپکے ایسا نہ کرنے سے دوسرے ممبروں کو بھی نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ آگے بڑھ چڑھ کر قدم رکھتے ہیں۔ مثلاً گوشت شراب رشوت یا بھچار آدک ویسن اور جھوٹھ آدک پاپ کو سیون کرتے ہیں۔ یہی باعث ہے کہ ہم لوگ پبلک کی نگاہ میں نفرت سے دیکھے جاتے ہیں۔ بلکہ اُلٹا بدنام ہوتے ہیں۔ آریہ ساماجک پرش کو کم از کم یہی سمجھنا ہی کافی ہوگی۔ کہ کھان پان اور نیند رایہ قدرتی ضروریات ہیں ایسے تو کوئی بھی بشر بچ نہیں سکتا اور باقی جتنی ضروریات ہیں۔ وہ سب اُنکی اپنی ایجاد ہے۔ اور بہت سے ایسے پرش ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں نقص ہم میں عادتاً بذریعہ پڑ گئے ہیں۔ اور ہم اُنکو ہٹا نہیں سکتے۔ اور یہ اُنہیں اُنکے کمزوری ہے۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ اگر آپکے گھر میں کوئی پورانا ملازم موجود ہو۔ جو بوقت نالائق ہو۔ آیا اُسکو ہٹانے میں سامرتھ ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو وہ اپنی عادت کو بھی ہٹا سکتے ہیں۔ کیونکہ عادت اُنکی اپنے بنانے سے بنی ہے نہ کہ قدرتی ہے اور عادت اُنکی غلام ہے۔ نہ کہ وہ اپنے عادت کے غلام ہیں۔ اخیر میں میرا ایک پرارتھن اُن ساماجک پرشوں کی طرف ہے کہ جو اسوقت گوشت خوری و شراب نوشی و بھچار و حقہ نوشی وغیرہ میں مبتلا ہیں۔ کہ اگر وہ اپنی نکمی عادت اور زبان کی لذت کو قابو میں نہیں لا سکتے۔ تو وہ دھرم جیسے اہم کام کو کیونکر پورا کر سکینگے۔ بہتر ہے۔ کہ وہ پوتر ہو کر ہی آریہ کہلانے کے لائق ہوں

آپکا شبھ چنتک

د۔ د۔

بھاگووالہ آریہ سماج

میں چونکہ اس سماج کا ابتدائی حالت میں سکتری رہا ہوں۔ اس لئے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ بھاگووالہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ عنقریب ہے۔ اور ساماجک بھائیوں کو اس قسم کا زمینداری جلسہ دیکھنے کا اور مجمع دیکھنے کا پہلا ہی موقعہ ہوگا۔ اس جلسہ سے پہلے ہمارے ساماجک بھائیوں نے بھی اس قسم کا جلسہ نہ دیکھا ہوگا۔ جیسا کہ وہ بھاگووالہ دیکھینگے ریلوے سٹیشن پر یکوں کا انتظام سماج کی جانب سے ہوا ہوا ہوگا۔ صرف ایک گھنٹہ کا سفر ہے ضرور آریہ پبلک درشن دیویں۔

راقم

متھراداس پوری منتری آریہ سماج بھاگووالہ

آریہ ساماجک خبریں

سوڈہراں ضلع ملتان میں پنڈت پورنانند جی ویدک دھرم کے پرچار کے لئے گئے۔ وہاں مہتہ رادہانال صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس اور پنڈت رادہاکشن صاحب ہیڈ ماسٹر نے بڑی مدد کی۔ پنڈت جی کے تین اوتم ویاکھیان ہوئے۔ قریباً چالیس روپیہ چندہ

ویدپرچار فنڈ کے لئے جمع ہوا۔ پنڈت جی کے ساتھ لالہ ڈھولارام اور موہن لال جی بھی تھے جو اوپدیشک صاحبان کوئٹہ وغیرہ کی طرف جائیں۔ ضرور پنڈت رادہاکشن جی سے یہاں اکثر کر پرچار کر کے جایا کریں۔

کوئٹہ آریہ سماج کے ممبر لالہ جیدیال کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ۲۰۔ دسمبر کو سنسکار ودھی کی ہدایات کے مطابق ہوا۔ لالہ صاحب نے سیٹری پاٹشالا جالندھر کو دس روپیہ اور یتیم خانہ ہے فیروزپور و بریلی کو ایک روپیہ دان دیا۔ اسموقعہ پر لالہ گنگا سہائے نے جو کہ ممبر بھی نہیں۔ مذکورہ الصدر انسٹیٹیوشنوں کو ہر ایک اور کنیا مہاودیالہ جالندھر کے لئے ۸ روپیہ

ٹالہ آریہ سماج کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ لالہ رادہاکشن صاحب پردہان۔ لالہ متھراداس صاحب پروپرائیٹر آرین کلاتھ مینوفیکٹری منتری۔ بابو گنگارام صاحب اُپ منتری۔ بابو موہن لال صاحب خزانچی۔ سردار جیمل سنگھ صاحب رئیس ممبر پردہان صاحب عرصہ سے بلوچستان میں ہیں۔ دو ماہ تک واپس آجاوینگے۔ اُنکی واپسی تک منتری صاحب اُنکے بجائے کام کرینگے۔ ۲۰۔ دسمبر ۱۸۹۶ء کو لالہ متھراداس پوری منتری سماج ہذا کے پسر کا نام کرن سنسکار ودھی پوروک ہوا۔ مبلغ صد روپیہ مختلف فنڈات کی امداد میں دان دیئے اور ساماجک ممبروں کو پریتی بھوجن کرایا یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو لالہ متھراداس جی پرچارک کا لکچر ۸۰ اشخاص کی حاضری میں مکان منشی ہوا۔ نہایت عمدہ اثر پڑا۔

اشتہار

استری شکشا

قیمت ۴ آنے

کی ہندی بھاشا میں لالہ دیوراج
منیجر کنیا مہاودیالہ جالندھر کی پستکیں

ستاکی کنیا

یہ ۱۲۰ صفحہ کی اتما سے چھپی ہوئی کتاب ہے۔ اسکی قیمت صرف ۸ آنہ محصول ہے۔ اسمیں سرل بھاشا میں کنیاؤں کو منوہر اپدیش دیئے ہوئے ہیں۔

اخباروں کا ریویو

ہار بنجر - اتی اُتم پستک ہے۔ استریوں کے لیئے نہایت مفید ہے۔

پنجاب ہیمر ڈیٹ - اس پستک میں لالہ دیوراج نے صاف اور سرل بھاشا میں کنیاؤں کو اُتم ہن اور اُتم بہو اور اُتم ماتا بننے کے لیئے سکشا دی ہے۔ اس پستک میں کوئی ایسی بات نہیں۔ جس پر کسی مذہب کا آدمی اعتراض کر سکتا ہو۔ دھرم رکھشک کنیاؤں کے لیئے یہ پستک ایک سکشک کا کام دیگی۔ کنیاؤں کو ضروری اپدیش اس طرز سے دیئے گئے ہیں۔ کہ کنیائیں لکھنا پڑھنا بھی سیکھ جائیں اور ساتھ ہی انکے آچار بیوہار بھی شدھ ہو جائیں۔

ٹریبیون - ہم خوشی کے ساتھ اس پستک کی اُن صاحبان کے پاس سفارش کرتے ہیں جو اپنی کنیاؤں کو مفید و عجیب اور سکشا دایک پستک دینا چاہتے ہیں۔

بھارت بھگنی - اسمیں بڑے اُتم اپیوگی اپدیش دیئے گئے ہیں۔ ہر ایک کنیا پاٹ شالا کے لیئے یہ پستک بڑی اُتم ہے۔

سول ملٹری گزٹ لاہور - ہر ایک بھارت نواسی کنیا کو یہ پستک پڑھنی چاہیئے۔

ستیہ دھرم پرچارک جالندھر - اسی ابونہ

گرہستھی کی بھاشا منوہر اور سرل النکاروں سے یکت ہے یہ پستک استری شکشا کے گرہستھ میں نرالا ڈھنگ رکھتی ہے۔ ہم اس کتاب کو بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے دیش کی کنیا پاٹ شالاؤں کے سلسلہ تعلیم میں داخل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

بھارت سیوک کنیاؤں کو انکے تمام فرائض کے متعلق بڑی قیمتی ہدایتیں منوہر شبدوں میں کی گئی ہیں۔

بھارت سدھار - یہ کتاب چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تعلیم کی خاطر بنائی گئی ہے۔ اور اس مطلب کے لیئے مصنف کی ارادہ کو پورا کریگی۔

انیس ہند - اس کتاب میں صبح سے لیکر رات تک جو کچھ ہماری کنیاؤں کو کرنا چاہیئے۔ انکے بارہ میں نہایت خوبی سے اپدیش دیئے گئے ہیں عبارت نہایت سلیس با محاورہ اور موثر ہے۔

قیصری جالندھر - کتاب نہایت عمدہ ہے۔

ہیومینی سروسٹ ہم اس کتاب کی تمام ہندی والوں کے لیئے سفارش کرتے ہیں۔

سولوچنا کنیا

۸۰ صفحہ کی یہ کتاب کنیا واستریوں کے پڑھنے یوگیہ ہے۔ اسمیں پراچین اور نوین اتی منوہر کتھائیں ہیں جنکے پاٹھ سے استریوں میں ہردم بھاو سریر تا اور فرض پورا کرنیکی رچی بڑھتی ہے۔ قیمت ۸ آنہ محصول

اخباروں کے ریویو

ہار بنجر - اسمیں دلچسپ کتھائیں ہیں جن سے استریاں بڑی پرسن ہونگی۔

ہیومینی سروسٹ - کتھائیں منوہر ہیں۔ اور اسکے پاٹھ سے کنیاؤں کو لابھ دایک ہوگا۔

ٹریبیون - کتھائیں عمدہ ریتی سے بیان کی گئی ہیں عبارت منوہر ہے چھپوائی عمدہ ہے۔

بھارت بھگنی - بڑی اُپکارک پستک ہے۔ اسکا پرچار سب پاٹشالاؤں میں ہونا چاہیئے۔

دھرم رتناولی

اسمیں سرل بھاشا میں النکاروں کے ساتھ پانچ دھرموں پر اپدیش دیا گیا ہے۔ قیمت ۵ پائی۔

اسکے سوائے ان پرچند استریوں کی یاترا اور چتر مالا یہ دو گرنتھ اردو حروف میں قیمت فی ۳ پائی۔

الملتمس - سندر این کوٹ کشن چند جالندھر

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک کنواری کنیا ۱۶ سالہ کے لیئے بر کی ضرورت ہے جسکا لڑکا پنجابی کھتری بعمرہ ۱۸ یا ۲۰ سالہ صحت بدنی عمدہ۔ اور تعلیم کم از کم مڈل انگریزی تک اور اسکے والدین اعلیٰ تعلیم کے شائق اور لڑکا پڑھنے کا خواہشمند اور ہر قسم کی برائی سے مبرا اور لڑکے کے سرپرست کسی آریہ سماج کے سبھاسد ہوں۔ مطلوب ہے خط و کتابت لالہ کشن گوپال مختار۔ پردھان آریہ سماج جگراؤں سے ہونی واجب ہے۔

آریہ کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو۔ کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دری کھیس۔ دوسوتی و سوتی۔ سوسی۔ وغیرہ وغیرہ تیار کرائے جاتے ہیں۔ سب برادران ملک کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بنظر ترقی و اشاعت ایسی اشیاء اس کارخانہ کے پارچات طلب فرما کر مشکوران کو مشکور فرمادیں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی ازار بند یا دیگر اور کوئی مشہور چیز طلب فرمائیں گے۔ تو وہ بھی بہم پہنچائی جاویگی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں۔ نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاویگا صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بعینہٖ بیرنگ روانہ کیئے جاوینگے۔ عدم واپسی نمونہ پر بار چارج ہونگے۔ مال نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔

المشتہر جیرام سمتر داس پوری شیر پور آریہ بمکالتھ عینو فیکٹری شاہدرہ ضلع گوجرانوالہ۔

اشتہار مجرب دوائیں

اندھیلی حمرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ۔ اسکے کھانے سے دل و دماغ و جگر و گردہ و مثانہ و ضعف دیکھنا بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے دُبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی جریان منی کو بالخاصیت مفید ہے۔ بھوک کی سستی اس سے جاتی رہتی ہے جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں اُنکو ضرور قیمت آزمائی کرنا چاہئیے غرضیکہ بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ اُنکے تدارک کے لئے یہہ اکسیر ہے۔ یہ روغن مسیحا کے ہمراہ جلق زندہ کے حق میں اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم نہ دوائی بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ ۸ روپیہ۔

روغن مسیحا ایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ مجلوق و مست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں اور خاطر خواہ تندی فربھی پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ روپیہ۔

دوائی آتشک۔ خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر تے درست دشمنہ آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ۔

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ۸ روپیہ

المشتہر حکیم تارا چند از گجرات پنجاب

سودیشی وستو

سر سیجنو نکو دوت ہو۔ کہ ہم نے آریہ بھائیوں کی درخواستوں پر سر سیجنو نکو اتیا نذیل ہی ہر قسم ہو قسم گر گرڈ و چارخانہ سفید خاص دھوتی گندت اور چادر ہر قسم کی یعنی گرین سیاہ پیلی جوڑا وغیرہ اور بھی جو وستو اس بہار میں ہوتی ہے ہم پہونچانے کا پربندھ کیا ہے۔ جن بھائیوں کو ضرورت ہو نقد قیمت بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔ مال پر صرف خرچ اور مناسب آڑت چارجی لگیگی۔ چیزوں کا نرخ وغیرہ دریافت کرنے پر بتلایا جا سکتا ہے۔ مال ریلوے پارسل دوارا ارسال ہوگا جس سے کہ خرچ کم پڑے۔ جو صاحب ۵ روپیہ کا اکٹھا مال منگوائیں گے تو خرچ بہت کم پڑے گا۔ درخواستیں میرے نام ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔ اور مال روپیہ آنے پر خرید اجاویگا۔ **المشتہر** دیوی چند بھرارا دھرم سال ضلع کانگڑہ ڈاکخانہ گورکھا پور لائین

۳۶/۹

ہون سامگری

رشی سدھانت کے مطابق پچیس سگندھی وایک اجزا کا مجموعہ اپنے کارخانہ میں خاص توجہ اور نگرانی سے تیار کراتا ہوں۔ کارخانہ میں بہت زیادہ مقدار بننے کے سبب پنجاب بھر میں (ہر ایک شہر کے لوکل پرچون نرخ سے) مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی۔ زیادہ خوشبودار اور زیادہ دیرپا ہے سستا یہ اجزا کی بے شبہ عمدگی اور ترکیب ملاوٹ کے لحاظ سے بے شک سستی اور فوقیت لے گئی ہے۔ اگر پسند خاطر نہ ہو تو واپس۔ خرچ در نرخ ۱۲ سیر۔ ۸ سیر ۲ سیر کی تھیلیوں میں بندیا وسیرا کمیشن اس فی روپیہ ۱۲ روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو۔ **المشتہر** بھگوان داس ستیہ شہر ریٹیری ستیہ دھرم پرچارک جالندھر کی رائے مطبوعہ ۲ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ ہم نے خود استعمال کر کے دیکھی واقعی یہ سامگری بہت عمدہ پائی گئی۔ ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ اگر ایسی سامگری لالہ بھگوان داس کو ہم پہونچاتے رہینگے تو پبلک کو ایک عمدہ چیز ملیگی۔

عجوبہ العجب!! العجب!!!

روغن دافع بواسیر خونی و بادی

تعریف فضول ہے مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ اگر بیمار پرہیز کرے گا۔ تو تین دن میں ورنہ ایک ہفتہ میں بالکل جاتی رہیگی قیمت فی شیشی جو کہ ایک مریض کے لئے کافی ہے۔ صرف ایک روپیہ۔ امراؤ کے دو روپیہ۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس دونگا۔ خریدار اپنا پتہ صاف طور سے لکھیں اور قریب کے سٹیشن سے بھی مطلع کریں۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ قیمت پیشگی یا بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہئیے۔ استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہوگا۔ درخواستیں پتہ ذیل۔ **المشتہر** دُنی چند متصل بھوجن شالا چوڑا بازار لودھیانہ پنجاب۔

ضرورت

دو آبہ ہائی سکول جالندھر کے بورڈنگ کے لئے ایک تجربہ کار سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے۔

مینجر دو آبہ ہائی سکول کو معقولات میں اُستادوں کے بھیجنے کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندگان معہ اپنی اسناد لیاقت کے درخواست کریں۔ رقم حمنا داس ہیڈ ماسٹر دو آبہ۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مفرز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹر دل لیان ہایست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی ابتدائی موتیابند - ناخونہ - پانی جانا خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے - اور عینک استعمال کرنیکی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ مفید ہے - قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام خاص اس سرمہ سے فائدہ اوٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ (عہ) ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ (ﷺ) خالص ممیرا فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ (ﷲ) مصری ممیرا فی تولہ ہر خرچ ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں -

المشتہر پروفیسر میاں سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ اسناد

میں نے آپکے ممیری کے سرمہ سفید کو تین مریضوں پر استعمال کیا جنکو انگریزی ادویہ کے استعمال کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوا تھا ایک برہمنی کو جسکی آنکھ کے پردے میں زخم تھا - اور دوسرے ہندوستانی کو جسکو شروع کٹرکٹ (موتیابند) تھا - اور سوم کو دھند اور ناخونہ تھا - آپکا سرمہ مثل اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی مفید پایا - میری رائے میں یہ سرمہ ہر قسم کی دائمی آنکھ کے امراض کیلئے میسر نہیں ہوسکتی - آپکا سرمہ مثل لوریہ کو میں بذریعہ اپنی سنجات فروخت ہونا چاہیئے تاکہ ہر ایک امیر غریب اس نادر سرمہ سے مستفیض ہوکر آپکو یاد کرے براہ مہربانی اور دو تولہ سرمہ وی پی پوسٹ میرے نام روانہ فرماویں - رقیمہ ڈاکٹر شیخ عبدالعزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ چال اپر برہما - ۹ - مارچ سنہ ۱۸۹۶ء

جناب پروفیسر صاحب تسلیم - آپکا سرمہ ایک شخص نے استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند ناخونہ تھا - زنک لوشن کاسٹک لوشن بورک لوشن - لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہ ہوا - آپکے سرمہ کے ایکہفتہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوگیا -
رقیمہ ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند - ۵ مئی سنہ ۱۸۹۶ء

میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیری کا سرمہ جوکہ سردار میاں سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا - نہایت مفید پایا آنکھوں کی بیماریوں کے لیئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے - علاوہ اسکے آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے - اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے - درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قایم رکھنے کیواسطے نہایت مفید اور زود اثر ہے میں نے آج تک کبھی کوئی دوائی اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی - رقیمہ سردار محمد حیات خاں بہادر سی ایس آئی ڈسٹرکٹ سیشن جج قسمت جالندھر (۸ جنوری سنہ ۹۶ء)

میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جوکہ میاں سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے - اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا - میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کیلئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال مفید ہے -
رقیمہ خان بہادر ڈاکٹر رحیم خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۱۲ مئی سنہ ۱۸۹۶ء

میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا - میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے کہ جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے - اور دھند اور غبار و کمزوری نظر ہو - یہ سرمہ نہایت مفید ہے -
رقیمہ ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور یکم جون سنہ ۹۶ء

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب دو ہزار کے ہیں - ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا - جو لاہور کے الائنس بنک میں اسی مطلب کیلئے مارچ سنہ ۱۸۹۵ء جمع کیا گیا ہے -

مصدرہ لفٹنٹ سرجن جناب ڈاکٹر بھولا ناتھ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

روح حیات

سندات روح حیات

فوائد



روح حیات

بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پروائی کی جہالتیں بباعث بے اعتدالیوں یا خلاف قدرت لطف اٹھانے سے امراض کمزوری اعصاب اور جس طرح کی شکایات پیدا ہو کر دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ ہمیں مقوی یعنی روح کو استعمال کریں۔ دو دن میں ہی قوت بڑھنا شروع کر دیتا ہے دیگر امراض جو کثرت مرضیات اور طفولیت کی بدکرداریوں سے واقع ہوتی ہیں ان کے واسطے حکم اکسیر رکھتا ہے۔ نامردی درد کمر یا بیٹھ ضعف مثانہ جریان ضعف دماغ معدہ جگر اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ سارے جسم کی کمزوری لاغری۔ بے رونقی زردی چہرہ کے لئے اگر تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے لطف یہ کہ صرف دل ہی نہیں بلکہ اس کا اثر خاص ان عضوؤں پر ہوتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بیشمار لوگ اس کے مقوی جسم کے ہونے سے قابل و عظمی کے مداح ہیں۔ مذکورہ بالا امراض کے واسطے لفٹنٹ سرجن صاحب یافتہ ولایت انگلینڈ و دیگر معززین صاحبان نے تجربہ فرماکر اس کی تصدیق کی ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے

مستند

پانچہزار معزز اشخاص کا تصدیق کردہ

نامردی کا داخلی وخارجی شرطیہ علاج

قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عہ)

اس بکس میں ادویات مفصلہ ذیل داخلی وخارجی علاج کی ہوتی ہیں۔ روح حیات ایک بوتل (عہ) روغن دافع سستی ایک شیشی (للعہ)، اور زادہ نامردی کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری رگوں اور پٹھوں کی سستی لاغری۔ کجی۔ دل دماغ۔ معدہ۔ جگر کی کمزوری کیوں نہ ہو۔ مذکورہ بالا ادویات کے استعمال سے انشاء اللہ شرطیہ صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ روپے (عہ) ♦ اگر ہماری ادویات کے استعمال سے کسی قدر بیماری باقی رہ جائے۔ تو ازالہ مرض کے واسطے اور کفتی دوائی بلاقیمت دیجاویگی ♦

مشتہر

حکیم محمد نصیر آئی ڈاکٹر مینجر شفاخانہ عام لاہور متصل کوتوالی

منشی رام پبلیشر میجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ست دھرم پرچارک

جلد ۹ — قیمت بمد پیشگی — سنہ ۱۹۵۳

ہفتہ وار بروز سکر (جمعہ) جالندھر شہر (پنجاب) سے شایع ہوتا ہے

ڈاکٹر برسن کی بنائی ہوئی نامردی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فایدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہہ دوا نکالی ہے۔ بیرج بینی آت کرنے سے یا اُنمیں کوئی خلل آنے سے نس ہیں یا بیرج میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھلانے سے اصلی حالتیں آجاتا ہے۔ اِس گولی سے عورتوں کی سپدر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی ۱ گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپیہ۔

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے۔ کہ اب ہیضہ سے بہت ڈر نہیں رہا۔ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برسن جہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی بدہضمی کی حالتوں میں چند جگہ استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

نئی کتابیں

جو مطبع ہذا میں ابھی فروخت کے لیئے آئی ہیں۔ پاتنجل یوگیہ بھاشیہ پنڈت سود ودت برہمچاری کی بہت ہندی۔ سورگ میں سبجکٹ کمیٹی ہندی ۲۔ رہ آریہ مت ارتنڈ ناٹک ہندی در سوامی جی کی مکھی چوڑی اعلیٰ درجہ کی ہے ۲۔ بھجن امرت سرود ہندی ۲۔ دھنوریان دش ہندی ۲ پائی۔ آریہ دھرم کا ہیتو ہندی ۳ پائی۔ ویدک بھان ہندی ۳ پائی۔ پوران اُتپتی ہندی

لیکھ دیپکا ہندی ۳۔ موہن سانگری وغیرہ جو بہت عمدہ خوشبودار۔ بھرتری کلان فن تماش بڑی ناٹک ہندی ۱۔ ست درپن ۲۔ پاک رتناکر ہندی ۲۔ مورتی توڑ درپن ہندی ۲۔

المشتہر منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر

استری سکھشا

کی ہندی بھاشہ میں لالہ دیوراج منیجر کنیا مہاودیالہ کی تصنیف چھپ چکیں

شالا کی کنیا

یہہ ۲۰ صفحہ کی اُمتا سے چھپی ہوئی کتاب ہے۔ اسکی قیمت صرف ۱ ربلا محصول ہے ہمیں سرل بھاشہ میں کنیاؤں کو منوہر اُپدیش دیئے ہوئے ہیں۔

اخباروں کا ریویو

ہار بنجر اتی اُتم پستک ہے۔ استریوں کے لیئے نہایت مفید ہے۔

پنجاب ہیٹریٹ۔ اس پستک میں لالہ دیوراج نے صاف اور سرل بھاشہ میں کنیاؤں کو اُتم بہن اور اُتم بھاریا اور اُتم ماتا بننے کے لیئے شکشا دی ہے۔ اِس پستک میں کوئی ایسی بات نہیں جپر کسی مذہب کا آدمی اعتراض کر سکتا ہو۔

دھرم سکھشک کنیاؤں کے لیئے یہہ پستک ایک شاگک کا کام دیگی کنیاؤں کو ضروری اُپدیش اس طرز سے دیئے گئے ہیں۔ کہ کنیائیں لکھنا پڑھنا بھی سیکھ جائیں اور ساتھ ہی انکے آچار بیوہار بھی شدھ ہو جائیں۔

جو ہندی کنیاؤں کو مفید عجیب اُپدیش اور ایک پستک دینا چاہتے ہیں۔

بھارت بھگنی اسمیں بڑے اُتم اُپیوگی اُپدیش دیئے گئے ہیں۔ ہر ایک کنیا پاٹھشالا کے لیئے یہ پستک بڑی اُتم ہے۔

سول ملٹری گزٹ لاہور ہر ایک بھارت نواسی کنیا کو یہ پستک پڑھنی چاہیئے۔

ست دھرم پرچارک جالندھر اِس اپورب گرنتھ کی بھاشا منوہر اور سرل النکاروں سے بھوشت ہے۔ یہ پستک استری شکشا کے گرنتھوں میں الا دہنگ رکھتی ہے۔ ہم اس کتاب کو بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے دیش کی کنیا پاٹھشالاؤں کے سلسلہ تعلیم میں داخل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

بھارت سیوک کنیاؤں کو اُنکے تمام فرائض کے متعلق بڑی قیمتی ہدایتیں منوہر شبدوں میں کیگئی ہیں۔

بھارت سدھار یہ کتاب چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تعلیم کی خاطر بنائی گئی ہے۔ اور اِس مطلب کے لیئے مصنف کے ارادے کو پورا کریگی۔

انیس ہند اِس کتاب میں صبح سے لیکر رات تک جو کچھ ہماری کنیاؤں کو کرنا چاہیئے۔ اُنکے بارہ میں نہایت خوبی سے اُپدیش دیئے گئے ہیں۔ عبارت نہایت سلیس بامحاورہ اور موثر ہے۔

قیصری جالندھر کتاب نہایت عمدہ ہے۔

پیوپلز سرونٹ ہم اس کتاب کی تمام ہندی النو کے لیئے سفارش کرتے ہیں۔

سو بودھ کنیا

۴۴ صفحہ کی یہ کتاب کنیا و استریوں کے پڑھنے لوگیہ ہے۔ اسمیں پرچین اور نوین اتی منوہر کتھائیں ہیں جنکے پاٹھ سے استریوں میں دھرم بھاؤ شور بیرتا اور فرض ادا کرنیکی رُچی بڑھتی ہے۔ قیمت ارلا محصول۔

اخباروں کے ریویو

ہاربنجر اسمیں دلچسپ کتھائیں ہیں جنسے استریوں بڑی پرسن ہونگی۔

پیوپلز سرونٹ کتھائیں منوہر ہیں اور انکا پاٹھ کنیاؤں کو لابھ دایک ہوگا۔

ہربیلن کتھائیں عمدہ ہیں۔ بیان کیگئی ہیں۔ عبارت منوہر ہے۔ چھپوائی عمدہ ہے۔

بھارت بھگنی بڑی اُپکارک پستک ہے۔ اِسکا پرچار سب پاٹھشالاؤں میں ہونا چاہیئے۔

دھرم رتنا ولی

اسمیں سرل بھاشا میں النکاروں کے ساتھ پانچ دھرموں پر اُپدیش دیا گیا ہے قیمت ۶ پائی۔ ایسے سوائے ان ڈیڑھ استریوں کی پاٹھ اور جیر شالا ایپد دو گرنتھ اردو حروف میں۔ قیمت ۴ پائی۔

المشتہر

سندر ابن کوٹ کشن چند جالندھر شہر

عجب العجب!!!

روغن نافع نواسیر خونی و بادی

تعریف فضول ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ اگر بیمار پیر ہو تو تین ذریں ورنہ ایکہفتہ میں بالکل جاتی رہیگی قیمت فی شیشی جو کہ ایک مریض کیلئے کافی ہے۔ صرف ایکروپیہ چار آنہ۔ امرا کیلئے دو روپیہ۔ اگر فائدہ نہ ہو قیمت واپس دونگا۔ خریدار اپنا پتہ صاف طور سے لکھیں اور قریب کے سٹیشن کی بھی اطلاع کریں۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ قیمت پیشگی یا بذریعہ ویلیو پے ایبل آئیگی۔ استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہوگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آویں۔

المشتہر دُنی چند متصل بھوجن شالا چوڑا بازار لودھیانہ پنجاب

آریہ سماجک ٹریکٹ

ستیارتھ پرکاش ۳ پائی۔ ایشر کی ہستی ۳ پائی۔ ایشور کے ساکار نراکار ۳ پائی۔ ایکتا ۳ پائی۔ کرم بیوستھا ۳ پائی۔ ورن بیوستھا ۳ پائی۔ رگوید کے پہلے منتر کی ویاکھیا ۳ پائی۔ الہام کی ضرورت ۳ پائی۔ عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی۔ وید کیسے نازل ہوئے ۳ پائی۔ جگناتھ لیلا ۳ پائی۔ نوجوانوں ادھر تو ۳ پائی۔ مسیحیت کا ہندوستان ۳ پائی۔ آدمی اور شیر کا مباحثہ ۳ پائی۔ گنگا اشنان ۳ پائی۔ مادہ کی قدامت ۳ پائی۔

ہندی ٹریکٹ۔ شرادھ بیوستھا ۶ پائی۔ ایشر وچار ۶ پائی۔ رامائن سار ۶ پائی۔ دھرم پرچار ۶ پائی۔ منتے ۶ پائی۔ عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی۔ نت کرم ودھی ۳ پائی۔ عیسائی مت لیلا ۳ پائی۔ مورتی تت نروپن ۳ پائی۔ دیشیا ناٹک ۱۲ ہندی کی پہلی پستک ۶ پائی۔ ستر الی کی کتھا ۳ پائی۔ سبھا پربندھ ٹول ۱۲

بھاشا ٹیکا پستکیں جو ہندی بھاشا ٹیکا سہت جنکو بناگوری پڑھ سکتے ہیں سانکھیہ درشن بھاشا ٹیکا ۸ بھرتری ہری شتک سنسکرت ٹیکا بھاشا ٹیکا ۱۲ بھرتری ہری شتک بھاشا ٹیکا ۹ یوگ درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ چانکیہ نیتی بھاشا ٹیکا پاندے راجارام ۹ چانکیہ نیتی بھاشا ٹیکا ۳ نیائے درشن بھاشا ٹیکا ۲ ویشیشک درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ سانکھیہ درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ ویدانت درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ ویاس بھاشا ٹیکا ۱۲

انکے علاوہ آریہ سماج اور سنسکرت شاستر وغیرہ بھی کُل پستکیں مل سکتی ہیں۔ دس روپیہ کے خریدار کو سوائے بمبئی کی پستکوں کے ۵ روپیہ فیصدی کی کمیشن دیا جاویگا اور ٹریکٹوں پر ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔

مصنفہ پنڈت لیکھرام کی کتابیں مسیحیت نسخہ خبط احمدیہ ۳ کرسچن مت درپن ۸ رسالہ جہاد ۳ راہ نجات ۱

پستک ملنے کا پتہ

پنڈت ہیراج مینیجر آریہ لیکچر ایجنسی دریبہ کلاں دہلی

نمبر ۱۴ | مطبوعہ ۲۴ ماگھ سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۱۵ جنوری ۱۸۹۷ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

بجر وید ادھیائے ۳ منتر ۲

स मि द्राय शोचिषे पृ न
नीक सु दीलन॥ ऋपदे ज्ञा
नवे हूते॥५॥

"اچھی طرح روشن ہونے والے سب پدارتھوں میں موجود۔ اگنی میں سب دکھوں کو دور کرنے والے تیز گھی وغیرہ سامگری کو ڈالو"

اگنی ہر ایک وستو میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ ابھاسیت میں آسے ودیا کی آنکھیں ہی دیکھ سکتی ہیں اس اگنی کو پیدا کر کے بیرونی آنکھوں کے سامنے پرکاشت کرنا ودیا کے مقصد کا پہلا کام ہے جسکے بعد کہ اس روشن اگنی سے اتم اتم کام لیئے جا سکتے ہیں مثلاً کھانا پکانے اور دیگر گنہی آدمی کے ناش سے دکھوں کو دور کرنے کے لئے لازمی ہے کہ اس روشن اگنی کو برابر تیز رکھا جاوے۔ اور یہہ کام گھرت آدی سامگری ڈالنے کے سوائے کٹھن ہے۔ اس لیئے وید کی آگیا ہے کہ شدھ گھرت آدی اتم پداتھ اگنی ہوتر کریم کرنا چاہیئے۔ اس اگنی ہوتر کریا کے دوارے بڑی ہی اتم شکشا پدارتھ ودیا سمبندھی ملتی ہے۔

جلسے

بھاگووال آریہ سماج علاقہ بٹالہ کا سالانہ جلسہ ۱۷ و ۱۸ جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

روپڑ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ فروری و یکم مارچ ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

دھرم پرچارک

کیا تم اپنے پتر پتریوں کی رکھشا نہ کرو گے؟

نمبر ۱

تریجاتی کے سدھار کی ضرورت اسی دن سے محسوس ہونے لگی جبدن سے کہ انگریزی راجیہ بھارت ورش میں آیا۔ انگریزی تعلیم نے جہاں گیان اور کرتبیہ کی سوتنترتا (آزادی) کا سبق بھارت نواسی نو تعلیم یافتوں کو سکھایا وہاں ساتھ ہی اسکے انہیں سے سوچنے والے حصے کو یقین دلا دیا کہ جب تک وے اپنے آدھے انگ کو شکشا روپی اوشدھی سے پشٹ نہیں کرتے۔ تب تک سنسار روپی یدھ کشیتر میں انکی پوری رکشا نہیں ہو سکتی تقلید کی عادت تو صدیوں کی غلامی نے انکا خاصہ بنا دیا تھا۔ دیش کال اور اوستھا کا وچار نہ کرتے ہوئے جہاں انہوں نے اپنے باقی بیوہاروں میں اپنی فاتح قوم کی اندھی تقلید شروع کر دی تھی۔ وہاں کب ممکن تھا کہ ستریوں کے سدھار میں بھی اسی عادت سے کام نہ لیتے۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ ستریوں کی تعلیم کا انتظام بالکل پرشوں کی تعلیم کی طرز پر شروع ہوگیا۔ اور چونکہ انگریزی تعلیم نے

ہر شخص کو انگریزی تقلید میں آدھا تیتر آدھا بٹیر بنا دیا تھا۔ اس لیئے ابتدا میں جن ستریوں کو تعلیم ملی انکی بھی یہی کیفیت ہوگئی۔ اس امر کے ثبوت میں اسوقت دلائل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ پہلے پہل انگریزی تعلیم نے اپنے دائرے میں آئے ہوئے متعدد بھارت پتروں کو اپنے بھائیوں سے بالکل علیحدہ کرا دیا تھا۔ انکی عادات اور اطوار۔ انکی طرز معاشرت اور انکے مذاق اپنے دیگر بھائیوں سے بالکل مختلف ہوگئے تھے جب مردوں کی یہہ حالت تھی تو انگریزی تعلیم یافتہ ستریوں کی حالت میں تو بہ نسبت اپنی دیگر بہنوں کے زمین اور آسمان کا فرق آنا ہی تھا نتیجہ یہہ ہوا کہ استری شکشا سے ملک میں عام طور پر نفرت پھیل گئی۔ گرہستہ آشرم کی بیوستھا میں بڑا بھاری کولاہل مچنے لگا۔ دودھ کے جلے ہوئے چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پینے لگے۔

لیکن ایسی حالت دیر تک رہ نہیں سکتی تھی۔ انگریزی تعلیم نے جہاں انگریزی نہ پڑھے ہوؤں پر یاس کی حالت طاری کر دی تھی۔ وہاں انگریزی تعلیم یافتہ بھارت نواسیوں کا چھوٹا سا فرقہ بھی عجیب یاس کی حالت میں دکھائی دیتا تھا جو بھائیوں کی حالت درست کرنے کا اتساہ انگریزی تعلیم انکے دلوں میں پیدا کرتی تھی انکو اپنے بے تکیہ ہوا دیکھکر بھارت کے نئے تعلیم یافتہ بھارت کی سورکھشا پر افسوس کرتے تھے لیکن شوک کہ انکے دلوں میں یہہ خیال کبھی پیدا نہ ہوتا تھا۔ کہ مبادا انکا اپنا تو کچھ قصور نہیں ہے ایسی گمدر دشا میں ضرورت وقت کے مطابق ایک دیرگہہ درشی رشی بھارت سنتان کے ادھار کے لیئے

کام کرنے کے لیئے میدان میں آیا۔ اسنے نئی روشنی کے پتلوں کو بتلایا۔ کہ روشنی کسی خاص بھاشہ کی میراث نہیں ہے۔ بلکہ سرشٹی کے آدسے سارے جگت کے لیئے پرکاشت ہو رہی ہے۔ اس نے دکھلایا کہ یک طرفہ تعلیم ستا پیدا نہیں کر سکتی۔ اسنے اپنی پربل کمیتوں اور یوکتیوں سے اس سنہری پردے کو (جو کہ ستیہ کو ڈھانپے ہوئے اسے سروساداران کی درشٹی سے اوجھل کر رہا تھا) چکنا چور کر دیا۔ اسوقت بھارت پرجا نے حیرانی سے دیکھا کہ انسان سب واقعی بھائی ہیں۔ تعلیم کا اثر بھائیوں کی جدائی نہ ہونی چاہیئے۔ بلکہ انہیں پریم کا رشتہ مضبوط کرنا سچی تعلیم کا مکھیہ اُددیش ہونا چاہیئے۔

وے لوگ جو کہ دیرگھ درشٹی نہیں ہیں اس زبردست حرکت کو محسوس نہیں کر سکتے۔ جو کہ مہرشی دیانند کے پرچار سے بھارت کی راجنیتک (پولیٹیکل) ساماجک (سوشیل) اور آتمک (روحانی) اوستھا کو ملی۔ دیانند سے پہلے کیا کسی شخص کے دماغ میں یہ بات سمائی تھی۔ کہ انگریزی تعلیم یافتوں کے علاوہ دیگر لوگ بھی پولیٹیکل معاملات کو سمجھ سکتے ہیں۔ بنگال اور دیگر پرانتوں کے سوساداران پرشوں کے ہجوم اکٹھے کر کے انکی اپنی بھاشہ میں انہیں اپنے حقوق سے خبردار کرنا۔ کائستھ کانفرنس ویش کانفرنس۔ اگروال کانفرنس جاٹ کانفرنس کمبوہ کانفرنس۔ غرضیکہ کھتری سبھا۔ پنجابی سبھا سرین سبھا۔ اور اسی طرح کی دیگر نوسو ننانوے سوسائیٹیوں کی ہی صرف بنیاد نہ ڈالنا بلکہ نیشنل کانگریس کے ساتھ ساتھ سوشیل کانفرنس قایم کرنا۔ تھیوسوفیکل سوسائیٹی سے لیکر جین بودھ ویشنو وغیرہ سبھاؤں تک اور ان سب سے بڑھکر بھارت دھرم مہامنڈل اور ہندو دھرم سبھاؤں کی بنیادیں زبان حال سے بتلا رہی ہیں کہ گو آریہ سماج میں تھوڑے لوگ شامل ہیں تاہم دیانند کی سپرٹ نے بھارت ورش کی کایا پلٹ دی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ سوشیل کانفرنس کے بانیوں میں سے ایک اور اسکے لیئے مستعدی سے کام کرنیوالوں کے شرومنی شریمان جسٹس مہادیو گووند رانڈے جج ہائی کورٹ بمبئی دیانند کے دھارمک کاریوں سے کام کرنے کی سپرٹ لیکر گئے تھے۔ تھیوسوفیکل سوسائیٹی کے بانیوں نے اپنا کام ہی مہرشی کے زیر سایہ شروع کیا تھا ہر ایک سوسائیٹی نے عام لوگوں کی ہمدردی حاصل کرنے کا گر سوامی دیانند سے سیکھا۔ نئی اور پرانی روشنی میں باہمی میل ملاپ کا آرمبھ ہوا۔ پراچین سنسکرت کے گرنتھوں میں نئی خوبیاں نظر آنے لگیں۔ انگریزی انگریزی کی پکار کی آواز کسی قدر دھیمی پڑنے لگی سنسکرت کے نام پر جو شرم آتی تھی۔ وہ صرف دور ہی ہونی شروع نہ ہوئی۔ بلکہ سنسکرت بھاشا اور پراچین ویدک ودیاؤں کے لیئے اپیل دیا گیا نوں کی کامیابی کی وجہ سمجھی جانے لگی۔

اس حیرت انگیز تبدیلی کا اثر صرف مردوں تک ہی محدود نہیں رہ سکتا تھا۔ ستریوں کی حالت پر بھی وچار شروع ہوا۔ آریہ سماجوں کے دوارا کنیا پاٹھشالائیں قایم ہونے لگیں۔ عام طور پر جو ستری شکشا سے ورودھ ہو رہا تھا۔ [illegible] انگریزی ناگری کے منتروں اور ولایتی شبدوں کی بدولت دور ہونے لگا۔ لیکن جس دھڑے پر کہ ودیشیوں نے تعلیم کا سلسلہ چلایا تھا۔ لوگ اسی کے غلام بنے رہے۔ بعض ریفارمروں نے سمجھا کہ وے اصلاح کر رہے ہیں۔ لیکن انکا سارا عمل صرف واہیہ درشٹی کو دھوکے میں ڈالنے [illegible] تھا۔ بجائے انگریزی کے صرف دیوناگری کے ذریعہ تعلیم بنانا اصلاح نہیں ہو سکتی تھی۔ انگریزی تعلیم کا بنیادی نقص ابھی تک کسی نے دریافت نہ کیا۔ اور اگر کسی کو سوجھا بھی تو اس [illegible] اسے دور کرنے کی کوشش نہ کی۔ مجھے اسوقت مردوں کی تعلیم کے سوال سے کچھ غرض نہیں وگرنہ اس امر کی تفتیش ایک بڑی دلچسپ بحث ہوتی۔ کہ آیا مردوں کی تعلیم میں کونسی کونسی کمی ہے۔ جسکی وجہ سے کہ مدرسوں اور کالجوں کی تعلیم ختم کرنے کے بعد بیشتر [illegible] کرتے۔ صدہا جنم کی زندگی بسر کرتے اور ہزاروں خود غرضی کی دلدل میں دھنسے رہتے ہیں۔ لیکن مجھے غرض صرف ستری شکشا سے ہے۔ مہرشی دیانند کی تحریک نے ستری پاٹھشالاؤں کا کھلنا تو ایک معمولی امر بنا دیا۔ لیکن ان پاٹھشالاؤں کے چلانے والوں نے مہرشی کی سپرٹ کو نہ سمجھا سرکاری سلیبس۔ امتحان بدستور جاری رکھے گئے۔ سلسلہ تعلیم وہی رہا۔ ہاں صرف آریہ سماج کے متعلق سکولوں میں وید منتروں کا ادچارن اور ایشور کے بھجن سکھائے جاتے تھے۔ لیکن دھرم کی تعلیم جسے کہنا چاہیئے نہیں دی گئی تھی لڑکیوں کے لیئے برہمچریہ پالن کی کوئی جگہ نہ تھی۔ انہیں اتم گرہ پتنیاں بنانے کا کوئی پربندھ نہیں تھا۔

اس ضرورت کے وقت میں جبکہ کلکتہ اور بمبئی پنجم اُتردیش اور راجستھان سے ستری شکشا کے بارے میں نا امیدی کی صدا آ رہی تھی۔ جبکہ پنجاب دیش میں ستری شکشا پر کچھ عرصے تک توجہ کرنے کے بعد یہاں کے شوبھیر بھی یاس کی غنودگی میں مست ہو چکے

تھے۔ آریہ سماج جالندھر کے چند ایک سبھاسدوں
نے پنجاب کی پبلک کو اپنے کرتویہ سے خبردار
کیا کنیا مہاودیالہ کے لیے ایک اپیل شائع ہوئی
ایک چھوٹا سا مدرسہ جاری کر دیا گیا۔ جو چھ
سالوں میں آٹھ جماعتوں تک پہونچ گیا ہے
لیکن سوال یہ پیدا ہوگا۔ کہ اس طرح دو چار
مدرسے تو پنجاب میں عیسائیوں کے بھی نکل
آوینگے۔ اور دوسرے صوبوں میں تو ہندوؤں
کے بھی دس بیس ایسے مدرسے ہونگے جنمیں آٹھ تو
کیا ان سے زیادہ جماعتیں ہوں۔ پھر کنیا مہا
ودیالہ جالندھر میں کیا خاص خوبی ہے۔ جسکی وجہ
سے اسے سب پر ترجیح دی جاتی ہے۔ چونکہ یہ
امر واقعہ کو ہزار دلیلوں سے بڑھکر ہمارے سرکاری
کارکنوں نے بھی مانا ہے۔ اس لیے میں صرف
اُن تبدیلیوں کا ذکر سادے الفاظ میں کرونگا۔
جو کہ اس مہاودیالہ کے قایم ہونے سے استری شکشا
کے سلسلے میں واقعہ ہوئی ہیں۔

(۱) سرکاری مدرسوں میں پبلک امتحانوں کا اثر
لڑکوں کی صحت اور اُنکے اخلاق پر بہت ہی
بُرا پڑتا ہے قاعدہ پڑھائی نے کبھی کسی طالب علم کو
کمزور نہیں کیا لیکن امتحانوں کی آخری تیاریاں
صحت کی دھجیاں اُڑا دیتی ہیں۔ صدہا لڑکے جھوٹھ
فریب اور دغابازی کا سبق امتحانوں کے کمروں
سے لیکر آتے ہیں۔ محافظ کی نظر بچا کر دوسرے
کا پرچہ نقل کرنا۔ پکڑے جانے پر جھوٹھ بولنا
اور اسی طرح کی اور بہت سی حرکتیں امتحانات
کی بدولت سیکھتے ہیں۔ ایسے زہریلا اثر ڈالنے
والے امتحان کا سلسلہ ہر ایک اُس زنانہ مدرسے
میں موجود ہے۔ جو کہ کچھ اعلیٰ تعلیم دینے کا دعویٰ
کرتا ہے۔ کنیا مہاودیالہ نے پبلک امتحانوں
کو بالکل موقوف کرکے لڑکیوں کی صحت اور اخلاق
کی رکھشا کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔

(۲) وہاں پر سنسکرت شکشا کا پربندھ کنیا مہاودیالہ نے
بہت ہی عمدہ کیا ہے۔ اور جیوں جیوں اُسکا پرچار
زیادہ تر ہوتا گیا۔ تیوں تیوں بھارت
پتریوں میں قدیم بھاؤ کا پرویش زیادہ ہوتا
جائیگا۔ اسکے سوائے انگریزی اردو وغیرہ کو
بالکل تیاگ کر سنسکرت اور دیوناگری بھاشا
کو تعلیم کا ذریعہ بنا کر وہاں پر شکشا میں بہت
زیادہ سہایتا کاری ہوتا ہے۔

(۳) گرہستھ دھرم کے عملی اپدیش کا خاص
پربندھ کیا گیا ہے۔ گرہ کارج جو کہ تعلیم یافتہ
اور اگنی ہوتر سے لیکر پاک ودیا۔ اور گھر کی
صفائی تک سکھائی جاتی ہے۔ کاڑھنا سینا۔
اور ایسے ہی دیگر کام سب سکھائے جاتے
ہیں۔ بچوں کی پرورش کا طریقہ اور سواستھیہ رکھشا
کی ودیا ذہن نشین کرائے جاتے ہیں۔
غرضیکہ مکمل گرہستی بنانے کی کوشش ہوتی
ہے۔ (۴) ودھواؤں کی بہتری کے
لیے خاص آشرم ہے جو کہ بھارت ورش میں
پہلا ہی تجربہ ہے۔ بدھواؤں کے لیے تو بمبئی
میں بھی آشرم کھلا ہوا تھا۔ پونا میں بھی رامابائی
نے بدھوا آشرم کو عیسائی مت کے پھیلانے
کا ذریعہ بنا رکھا تھا۔ لیکن کنواری پتریوں کو
سوشکشتا بنانے اور برہمچریہ پالن میں مدد
دینے کے لیے کوئی آشرم نہ تھا۔ پونے دو سال
کے عرصہ میں اس آشرم نے جو کام کیا ہے
وہ ان پتریوں کے ماتا پتا ہی انوبھو کرسکتے ہیں۔
پیارے ناظرین! کیا اب یہ بتلانے کی ضرورت
رہگئی ہے۔ کہ کنیا مہاودیالہ جالندھر نے ایک
پوتر ادیش کو پورا کرنے کے لیے جنم لیا ہے
کیا یہ ثابت کرنے کے لیے اب دلیلوں کی ضرورت
ہے کہ کنیا مہاودیالہ جالندھر ان پوتر ادیشوں میں
ایک حد تک کامیاب ہو کہ ایک منتشر سماج کو دھکا لگا کر
اسے سکھشا کے کنارے پر پہونچا دیتا ہے
یہی وجہ تھی۔ کہ اپنے جنم دن سے ہی اسے شردھالو
آتماؤں سے بڑی بھاری مدد ملتی رہی۔
لیکن جہاں سنسار میں ہر ایک یگیہ کی سدھی
کے لیے دیوگن۔ تن من اور دھن سے مدد
کرتے ہیں۔ وہاں ایسی اسر منڈلی بھی موجود
رہتی ہے۔ جو کہ اپنا زور یگیہ ودھونس کرنے
میں لگا دیتی ہے۔ پورانک قانون کے مطابق
سنسار میں جب کبھی کوئی مہاتما برہم دھام
کی پراپتی کے لیے تپ کرتا کرتا کامیابی کے
دروازے پر پہونچنے لگتا ہے۔ اسی وقت
اندر کے دل میں خوف پیدا ہوتا ہے۔ کہ مبادا
وہ رشی اس کا اندراسن تخت نہ چھین لے
اندر کا سنگھاسن ڈولتا ہے۔ اور وہ اپنی فوج
کا غلام فوراً کام دیو اور اسکی سینا کو رشی
کے آشرم یگیہ میں اُلجھن ڈالنے کے لیے روانہ
کرتا ہے۔ استری جاتی کی بدقسمتی سے جو وقت
کہ کنیا مہاودیالہ روپی پوتر یگیہ رچا گیا۔ اُس
وقت پانچال دیش میں ایک ایسی منڈلی موجود
تھی۔ جو کہ سنسار کے سورگیہ اندر کی
طرح ہر ایک تحریک کو جسکا آرمبھ کہ اُنکے
ہاتھوں سے نہ ہوتا تھا۔ اپنے مشن کے
مخالف سمجھ بیٹھتی تھی۔ اور اس سے بھی بڑھکر
استری جاتی کی بدقسمتی یہ تھی کہ جس طرح پر کہ اندر
دیوتوں میں شمار ہونے کی وجہ سے دیوپرشوں
کے تپ کو آسانی سے کھنڈت کر سکتا تھا اسی
طرح پر اس منڈلی کے لوگ بھی چونکہ آریہ
سماج میں شامل تھے۔ اس لیے آریہ پرشوں کے
رچے ہوئے استری سدھار روپی یگیہ

دلانے کا کام بنا شیش پرمیشر کے کر سکتے تھے کبھی کنیا مہا ودیالہ کو لڑکیوں کی تعلیم میں بانی بتلایا گیا کبھی اس ودیالیہ ٹیوشن کو جو کہ استریوں کو دیویاں بنانے کے اصول قائم کرتا ہے یورپ کے طرز کی بیٹیاں گھڑنے کی ٹکسال بتلایا گیا کبھی امتحان کی قید سے چھوڑانے والوں کو بی اے اور ایم اے بنا کر استریوں کو جھوٹی سوتنترتا دلانے کے حامی ظاہر کیا گیا۔ غرضیکہ نانا روپ دھارن کر کے اس منڈلی نے بان پر بان چھوڑے۔ لیکن ان سب حملوں سے صورت گشت کنیا مہا ودیالہ روپی پکیہ میں شگن بہت اور شبھ کارک اہوتی پر اہوتی پڑتی رہی چودھری بھاگ مل سا دشالی ہردے پرش پانچ ہزار کی زمین تعمیر کے ایسے موقعہ پر دان دینے کے لئے کھڑا ہو گیا جس سے بڑھ کر اس ودیالے کے لئے کوئی مقام موزوں ہو نہیں سکتا تھا۔ اکثر بھلے مانس ہوریوں براوریوں کے سرگروہوں یہاں تک کہ رائے صاحبوں تک نے آکے اس نیک کام سے باز رکھنے کے لئے کوششیں کیں۔ لیکن اس بہادر کشتری نے بہ نام ایشور جبری کرا کے ہی دم لیا۔ زمین کا ملنا تھا کہ بڑی فراخ اور خوبصورت عمارت تعمیر ہو گئی ایسی حالت میں یا تخیال بے شبہ اندر کا سنگھاسن ڈالا۔ اندر منڈلی کو شک کی جگہ یقین ہو گیا کہ یہ طیاریاں انکا تخت چھیننے کے لئے ہو رہی ہیں۔ الغرض ادر شہرت کے پیرمی یقین نہ کر سکے۔ کہ کنیا مہا ودیالہ کے کارکنوں کا ادیش آئندہ بجز راجیہ چھیننے کے علاوہ کوئی بہت اعلیٰ ہو سکتا ہے۔ اس پہ تب

میں اندر منڈلی نے جو بان کہ اس پوتر یگیہ کے کرتاؤں پر چھوڑے ہیں انکا سلسلہ وار ذکر ضروری ہے تاکہ اس یگیہ میں شامل ہونے والے بھدر پرش دشمن کی چالوں سے خبردار ہو کر راستہ سے گمراہ نہ ہو جاویں۔ کنیا مہا ودیالہ پر یوں تو مدت سے ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور کنیا مہا ودیالہ کے چلانے والوں کے برخلاف بھی کمینی طبیعتوں نے مدت سے تعصب سے چھوڑنے شروع کئے ہوئے تھے۔ لیکن چونکہ ان سے چنداں نقصان پہونچنے کا احتمال نہ تھا۔ اس لئے سرسری پبلک نوٹس سے بھدر پرشوں کو خبردار کرنے پر ہی میں اکتفا کرتا رہا۔ لیکن صبر اور خاموشی کی بھی کہیں حد ضرور ہوتی ہے۔ استریوں کا معاملہ نہایت نازک! بولتے تو کیا بولتے۔ کہتے تو کیا لکھتے۔ لیکن زمانہ آ گیا ہے جبکہ خاموشی پاپ ہے۔ دنیا داری کے عام بیوہاروں میں بہت سی اندریوں کا نام لینا نازیبا اور برا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جبکہ ڈاکٹری کی تعلیم دی جاتی ہے تب شرم کو بالائے طاق رکھکر انہیں اندریوں کا استعمال اور ان کا علاج بتلانے کے لئے انکا صرف نام ہی نہیں لیا جاتا۔ بلکہ انکی ماہیت تک سمجھانی پڑتی ہے۔ اسی طرح گو معصوم بچیوں اور کنواری دیویوں کا ذکر معمولی بیوہاروں میں خلاف تہذیب سمجھا جاوے۔ تاہم جبکہ ان دیویوں کی پوترتا روپی سوچتا پر اندر کی سینا داغ لگانے کی کوشش کرتی ہے۔ تو وقت کی خاموشی مہا پاپ ہے۔ ناظرین! آپ اوپر کی ہونکا پڑھکر حیران ہو گئے اور دریافت کرنا چاہینگے کہ آیا کنیا مہا ودیالہ کی دیویوں کو اس تجربے کے کھینچنے کا موقعہ آن پہونچا ہے۔ اسکے جواب صرف ذیل کا خط سکافی ہے۔

کہتے ہیں لوگ جھوٹھ نہیں پاؤں جھوٹھ کے جھوٹھ تو کبھی بیٹھے نہیں پاؤں ٹوٹے

اینڈ دیپارک نیچے نمبر تا سردار ملی سدا کور جی جو کہ سوچا استری سماج جسپر اوپدیش کیا کرتی ہیں انکو یہ خبر لالہ کچھ بہاری تھا ہر کے سکوانی پڑی۔ کہ کنیا آشرم دیالمندر میں ان نہ ہو گیا ہے۔ با کچھ بہاری تھا پر کی دھرم پتنی اپنجا استری کی ہو گئی تو کنیا آشرم جالندھر میں سبھوں کا وچار کر رہی تھی۔ با کچھ بہاری جی نے اکر اپنی دھرم پتنی کو چند روز ہوئے کہا کہ ہم نے ایک اخبار میں پڑھا ہے کہ کنیا آشرم کی چند لڑکیوں کو زچہ ہو گیا ہے اور آگے ہم نے پچاس روپیہ کنیا مہا ودیالہ کے سکھانے لینے تھے۔ اور انہی دینے کا دیا لکھا ہے لڑکی کو بھی بھیجنا چاہتے تھے۔ لیکن اب نہ تو آئندہ روپیہ دینگے اور نہ لڑکی کو بھیجینگے۔ کیونکہ وہاں ایسا اندھیرا ہوتا ہے۔ یہ خبر استری سماج لاہور میں پھیل رہی ہے۔ اور بہتری دھرم پتنی نے اوکت سردارنی جی تھا یا لو کچھ بہاری کی استری سے سنی۔ ہائس پرچارکوں نے جو کہ اس اسر بیلا کے بانی ہیں اس خبر کو پنجاب بھر میں پھیلانے کا وچار کیا ہے۔ ہتو اسرو سے ہوا کہ میں لتیا ور گیا تھا سدا کور سنیا رام جی سے مہا نیت اسباب کا ذکر کیا تھا جسکا جواب میں نے انکو تسلی بخش دیا تھا کہ یہ خبر سراسر جھوٹھ ہے۔ اب ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک کنیا مہا ودیالہ کے متعلقوں کی سیوا میں عرض کرتا ہوں کہ وہ اس طوفان شرارت کے روکنے کا پربندھ کریں۔ اور پبلک پر ہائس پرچارکوں کی اسر بیلا اور کمینہ پن کو بخوبی کم و کاست روشن کر دیں۔

آریہ سماج کا ایک شبھ چنتک آتما رام حال مقیم لاہور دھرم اور الشور پر وشواش رکھنے والے پاٹھک گن! آپ گھبرا گئے ہونگے۔ آپکے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہونگے ابھی گھبرائیے مت۔ اور جان ہوسکی اور دیکھا تو آپ سمجھ سکینگے کہ آپکو اندر منڈلی کے حملوں کی پوری کیفیت اب دن لگ سکتا ہے۔ (باقی آئندہ)

ریویو

ڈاکٹر رامچندر جی میرٹھ نوآسی کی بھیجی ہوئی کتابیں۔ چھوٹا منہ بڑی بات۔ یہہ ایک لڑکی کی طرف سے ویاکھیان کیا گیا ہے لیکن محاوروں وغیرہ سے جو استعمال کیئے گئے ہیں ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کسی آدمی نے خود بنا کر ویاکھیان لڑکی کے منہ سے پڑھوایا ہے۔ ویاکھیان کا سارانش یہہ ہے۔ کہ آریہ کہتے سب کچھہ ہیں لیکن کرتے کچھہ نہیں۔ (۱) سنسکرت کی اُنتی (۲) جرمھ چریہ کے پالن (۳) سنسکاروں کی شُدھی اور گرہ وکل بیزرو (۴) دان آدی کے وشے میں کہتے ہیں۔ سب کچھہ کرتے کچھہ ٹھیک نہیں۔ خاتمہ پر کنیا پتا ڈاکٹر رامچندر کے گھر میں جو کنیا پاٹشالا ہے۔ اُسکی سہایتا کے لیئے اپیل ہے اور ساتھہ ہی اُسکے کنیا مہاودیالہ جالندھر کے برخلاف پبلک کو بھڑکانے کی کوشش ہے اور اسمیں جو سخت غلط بیانیاں ہیں جو بیچاری معصوم لڑکی کے دماغ میں کبھی نہیں آسکتیں اُسکے گھڑنے والے وہی مہاشہ ہونگے جنکو ایسی گھڑنت سے خاص شانتی ملسکتی ہے چونکہ ڈاکٹر رامچندر کی کنیا پاٹشالا کی کنیا کے لکھے ہوئے فقرے بڑے دلچسپ ہیں۔ اس لیئے یہاں تفریحاً درج کیئے جاتے ہیں۔ تاکہ آریہ پبلک خود اندازہ لگاوے کہ کنیا مہاودیالہ کو کیسی سخت رکاوٹوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ "ہماری جوں میں کچھہ آدمی ایسے بھی اُتپن ہو گئے ہیں۔ جو آریہ ورت کی ستری جاتی کو یوروپ دیش کی ستریوں کے رنگ ڈھنگ پر لانا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اس دیش کی ستریوں کو بھی ولائیت کی طرح پورن سوتنترتا (آزادی) دیجاوے۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ ہماری ستریاں (۱) گہنا نہ پہنیں (۲) رنگین کپڑے نہ پہنیں (۳) میز کرسی لگا کر بیٹھیں۔ (۴) ٹھنڈی سڑک کی سیر کریں۔ (۵) سویم جہاں چاہیں وہاں چلی جاویں۔ (۶) اُنکو انگریزی پڑہائی جاوے (۷) پردا و آشرم سب توڑ دیا جاوے"

گہنا نہ پہنا کیا پاپ ہے؟ اسی پتری کی ادہیا شریمتی جوالا دیوی جی اپنے ویاکھیان میں گہنے کپڑے میں پہننا پاپ سمجھتی ہیں۔ پھر اگر کنیا مہاودیالہ کے منیجر لڑکیوں کو اپدیش کریں کہ ودیا کا گہنا پہنو تو پاپ کیونکر ہوگیا۔ اسی ایک بات کا تو وجود تھا جپر حاشیہ چڑہایا گیا ہے۔ کہ گہنا پہننا ہی بند کرتے ہیں۔ باقی چھہ کی چھہ گھڑنت ہیں۔ کنیا مہاودیالہ میں کبھی کسی ایک لڑکی کو بھی انگریزی نہیں پڑہائی گئی۔ منیجر کی خود رائے یہہ ہے۔ کہ رنگین کپڑوں سے بچوں کا آنند بڑہتا رہتا ہے کہاں تک لکھا جاوے۔ پبلک خود جان سکتی ہے۔ کہ ان الزاموں میں سچائی کسقدر ہے۔ اس بہتان کی محرک وجہ بڑی ہی دلچسپ ہے لیکن اُسکے سمجھہ بیان کرنیکی ضرورت نہیں کیونکہ جبتک کہ معترض ہی کی آڑ میں شکار کھیلنا چاہتے ہیں تبتک خاموشی ہی ٹھیک ہے۔

چتاونی۔ یہہ بھی ایک لڑکی کا ویاکھیان ظاہر کیا گیا ہے۔ گو اس چھوٹے سے ٹریکٹ میں فرانس تک کے درشٹانت موجود ہیں اگر یہ لیا جاوے کہ اس لڑکی نے خوب اُڑ سے اُٹھہ لیا ہے مہرشی دیانند کا اُپکار جتلا کر اُنکا انوکرن کرنیکی اپیل کی ہے۔ آخری الفاظ اس چتاونی کے بڑے زبردست ہیں۔ جنکی طرف آریہ ستریوں کی توجہ کھینچنی چاہیئے۔ "پچھتاتی بہائیو! کیا یہہ نیا ہے کی بات ہو۔ کہ لڑکوں کیواسطے تو کالج پر کالج بنائے چلے جاتے ہو۔ جن کالجوں میں سے غلام اور چکریا (یعنی چاکری کرنیوالا) بننے کی اور کچھہ بھی نہیں پڑہایا جاتا۔ اور جن سے کسی پرکار کا بھی لابھہ نہیں دیکھہ پڑتا پنجاب والوں نے تو ایک کالج بنا ہی لیا۔ پشچم اُتر دیش میں بھی مار مار ہو رہی ہے۔ پرنتو کنیاؤں کے لیئے ایک چھوٹی سی پاٹشالا بھی نہیں بنائی جاتی"۔ ایک طرف تو ڈاکٹر رامچندر جی یہہ ویاکھیان چھپواتے اور دوسری طرف آریہ سماج میرٹھ کے کالموں میں وہاں کے ہونیوالے کالج کے لیئے چونکہ پی لگ رہی کرتے ہیں۔ سچ ہے انسان ضدین کا مجموعہ ہے۔

سکھہ کی کہان۔ از شریمتی جوالا دیوی جی دھرم پرستریوں کے لابھہ کے لیئے عمدہ ویاکھیان ہے۔ ان ٹریکٹوں کی قیمت فی ۔ر ہیں۔

ایک چوکیدار کی رپورٹ۔ اسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ صرف دہنی علم ہی آریہ سماج کا مقصد اُپدیش ہے۔ پھر معلوم نہیں ہوتا کہ چھٹا نیم کہاں سے آگیا۔ "سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُپدیش ہے۔ ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا" چوکیدار نے صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے۔ "ودیا (یعنی ودیا) پر تن من دھن صرف کرنا آریہ سماج کے بانی کا فعل تھا" یہہ تیسرا نیم برتھ دھرم کیوں سمجھا گیا۔ کیا یہہ بات چھپی ہی ہے۔ کہ برہم ودیا ارتھات وید ودیا کے تن من دھن ارپن کرنیکی ہدایت مہرشی دیانند نے کی تھی۔ نہ کہ سانسارک ودیاؤں اور انیہ دیشیہ بھاشاؤں پر۔ اسکی قیمت بھی ۲ ہے

بزبان اُردو۔

مکالمہ یعنی مجوزہ اینگلو ویدک کالج ممالک مغربی شمالی واودھ اور وید پرچار سوونٹ پر مدلل بحث از جے رام شرما۔ جگرانوی۔ جی۔ آ! شرما جگرانوی نے اپنی نازک خیالی کا نتیجہ ظاہر فرمایا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر شرما صاحب عبارت آرائی اور ضلع جگت کے جال سے بچکر متانت اور سنجیدگی سے بحث کرتے قیمت فی جلد ۱ر

ویدک کالج اور وید پرچار پر وچار کرنیکا پرکار۔ از بابو جیوتی سروپ جی پلیڈر ڈیرہ دون۔ بابو جیوتی سوروپ جی نے دونوں طرف کے مباحثہ کرنے والوں پر بیجا جوش کا الزام لگایا۔ اور سنجیدگی سے بحث کرنے کی ہدایت فرمائی ہے میں بابو جیوتی سوروپ جی سے نویدن کرتا ہوں کہ تشیم اور تردش کو اس مہلک مباحثہ سے بچائیں اور ہر دو فریق کے باہمی ملکر کام کرنے کا کوئی طریقہ نکالکر انکی اُنہیں صلاح کرویں۔ اس سے بڑھکر اور کوئی کام آریہ سماج کے لیئے ہو نہیں سکتا۔

پرشن اپرچوبے جیتر بیج ممبر آریہ سماج متھرا

سنسار میں دیکھا جاتا ہے کہ پرتیک بیج

نش کی اوتپتی ہوتی ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ رج اور ویرج میں جیو رہتا ہے۔ یدی ایسا مانا جاوے کہ جیو نہیں ہے تو گربھاشیہ میں بڑھتا کیونکر ہے۔ اسسے جو لوگ پُنر جنم مانتے ہیں تو جیو کا پُنر آگون ہوتا ہے وہ ثابت نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جیو تو اُنہیں پہلے ہی سے بدیمان یعنی موجود تھا۔ اسی موافق جو چنا گیہوں۔ باجرا۔ انار کے دانہ اور انار کے بیج یعنی پھل کے بیج اور جو کہ زمین میں گاڑ دینے سے زمین کو توڑکر نکلتے ہیں۔ اور فوراً بڑھنے لگتے ہیں۔ اسے بھی ثابت ہے کہ اُنہیں بھی جیو پہلے سے موجود تھا۔ اگر نہیں مانا جاوے۔ تو وہ بڑھے کیوں۔ یہہ بھی یہی ثابت کرتا ہے کہ جیو کا پُنر جنم نہیں ہوتا اور نہ جیو آتا اور نہ جاتا ہے۔ کیونکہ اُن چیزوں میں پہلے ہی موجود تھا۔ پھر جیو کا پُنر جنم کیسا۔ دستاویز بھی آپ بذریعہ اخبار چھاپ دیجئیگا۔

اوتر

پرشن کا پہلا حصہ اشدھ ہے۔ پرشن کرتا اگر ایک منشیہ میں ایک جیو آتما مانتے ہیں تو رج اور ویرج دونوں میں پہلے سے جیو آتما ہو نہیں سکتا۔ پھر یا تو یہہ ماننا پڑیگا کہ جیو دو ٹکڑے ہوکر علیحدہ علیحدہ تھا اور پھر اکٹھا ہوگیا اور اس صورت میں جیو آتما اوناشی نہیں رہ سکتا یا یہہ ماننا پڑیگا۔ کہ رج اور ویرج دونوں میں ایک ایک شکتی موجود ہے۔ کہ دونوں کے ملنے کا نتیجہ جیتنا ہو جاتی ہے تو پھر بھی جیو آتما کا ناش اوشیہ ماننا ہوگا

ہستی پران ٹھہر گئی۔ اور پرشن کرتا نے جیو آتما کی ہستی سے انکار نہیں کیا پس پہلا حصہ پرشن کا ٹھیک نہیں۔ ماننا یہی پڑیگا۔ کہ جیو آتما یا تو رج میں تھا یا ویرج میں۔ اگر صرف ایک میں ایک ہی ہستی تھی۔ تو یہہ بھی ماننا پڑیگا کہ ہمیشہ موجود نہیں رہتی۔ کیونکہ اگر ہمیشہ موجود رہے تو ہمیشہ ہر ایک گربھاشے میں ایک جیو آتما طیار ہوتا رہنا چاہئیے تھا جو کہ دیکھنے میں نہیں دیکھا جاتا۔

رج اور ویرج میں جیو آتما کی پہلے سے موجودگی کی وجہ یہہ بیان کیگئی ہے کہ وہ گربھاشیہ میں بڑھتا رہتا ہے۔ سو واضح رہے کہ جیو آتما نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔ بڑھتا گھٹتا شریر ہے۔ پس شریر کا کیول بڑھنا جیو آتما کی موجودگی کی دلیل نہیں ہوسکتی۔ پتھر بڑھتے رہتے ہیں لیکن کیا یہہ دلیل ہوسکتی ہے۔ کہ پتھر کسی ایک جیو آتما کا شریر ہے۔ جیو آتما ان کے دوارا انشیہ دیہہ میں پرورش کرتا ہے۔ اس ان سے ویرج بنتا اور اُس ویرج دوارا جیو آتما گربھاشیہ میں پرورش کرتا ہے یہی وجہ ہے۔ کہ ہر ایک استری پرش کے سنجوگ کا نتیجہ ایک جیو آتما کی دیہہ کی پیدائش نہیں ہوتی۔ جب جیو آتما ہی ویرج کے دوارا جاتا ہے۔ تب ایک نئی دیہہ کی پیدائش ہوتی ہے۔ اور یہی ست شاستر وںکا سدھانت ہے۔ گیہوں آدی ان بنسپتی کے بڑھنے کا جو درشٹانت ہے۔ اگر اُس سے یہہ مانا جاتا ہے کہ اُنہیں جیو آتما پہلے سے موجود تھا تو سوال یہ پیدا ہوگا۔ کہ کوٹھے میں اناج سینکڑوں برس کیوں نہ بڑھا۔ اور جب درخت کاٹ لیا جاتا تو پھر کیوں نہیں بڑھتا۔ جو ایسا

کہ اُس وقت جیو آتما درخت میں موجود نہیں ہے
جب جیو آتما منشیہ یا پشو یا بنسپتی کی دیہہ کو پالک
سکتا ہے تو بھی اوشیہ ماننا پڑیگا کہ وہ کہیں سے
آ بھی سکتا ہے۔ پس آنا اور جانا دونوں ثابت
ہیں۔ اگر نہیں کرتا۔ پرمیشور آتما۔ جب آتا۔ اور پرکرتی
[illegible] تینوں کو جدا جدا مانتے ہیں اور جیو آتما
بھی انادی مانتے ہیں۔ جیسا کہ آریہ سماج کا سدھانت
ہے۔ تو پھر جنم میں کبھی نشٹ کا پیدا نہیں ہو سکتی ہے
البتہ اگر جیو آتما کی ہستی میں ہی شبہ ہے تو دوسری
بات ہے۔ وہ ایک نیا پرشن ہوگا جسکے صاف طور
سے ظاہر کرنے پر اتر دیا جا سکتا ہے۔ ایڈیٹر

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

آریہ سماج شہر قصور کا دوسرا سالانہ جلسہ

(۱) پرماتما کا شکر ہے کہ سال کے بعد وہ دن
نصیب ہوا۔ سماج مندر۔ ویدمنتروں وغیرہ سے
خوب آراستہ کیا گیا۔ کھانا کھانے اور اوتارے
کی جگہ کا علیحدہ علیحدہ انتظام کیا گیا۔ آریہ بھائیوں
کی پیشوائی کے واسطے سماج نے لالہ دیوان چند جی
اپنے منتری آریہ سماج کو بتاریخ ۲۹۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء
لاہور بھیجا۔ تاکہ جو صاحب تشریف لانے
والے ہوں۔ انکو براستہ چونگ گھاٹ آسانی
[illegible] تاریخ ۳۰ دسمبر
سواریاں بھیجی گئیں بڑے آرام سے چونگ
تک اپدیشک صاحبان اور دیگر بھائی جو لوگ
کے ہمراہ یکہ پر سوار ہو کر آئے۔ اور آگے قصور تک
سوا پانچ بجے شام کے ۵ بجے سماج مندر میں
پہونچے۔

لاہور سماج سے پنڈت شاہزادہ نند جی اور
لالہ سیتا رام جی اور لالہ لسانی سروپ جی
اور لالہ شیو سہائے جی وغیرہ اور میانمیر
سماج سے لالہ بھگوان داس جی اور
منتری امیر چند جی معہ باجہ ہارمونیم
اور ایک اور صاحب اور پرتی ندھی
سبھا پنجاب کی طرف سے پنڈت رتن رام
جی اور پنڈت آتما رام جی اور پنڈت
لالمن جی (جو دو دن یوم سے پہلے ہی
تشریف لائے ہوئے تھے) لالہ لابھ چند
جی تشریف لائے۔ ۴½ کے قریب مندر
سے نگر کیرتن شروع ہوا۔ آگے آگے
سکول کی طلباء کی بھجن منڈلی ویدمنتر
اور بھجن اوچارن کرتی تھی۔ اور پیچھے
دو بھجن منڈلیاں سماج اور باہر سے
آئے ہوئے مہاشیوں کی تھیں۔ پنڈت
شاہزادہ نند جی اور لالہ لابھ چند جی
اور لالہ گوردیال جی اور لالہ لچھمن لال جی
اور لالہ موہن لال جی نے اپنے منوہر بھجن
سے شہر کے لوگوں کو اتی پرسن کیا۔ اور
مختلف مقامات پر بازار میں پنڈت
لالمن جی اپدیش دیتے رہے۔ قریب
دس بجے کے نگر کیرتن سماج مندر میں پہنچا
اور نگر کیرتن ختم ہوا۔ سب صاحبان بھوجن
کے واسطے تشریف لے گئے۔

۳۱۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء صبح ۸ بجے پنڈت
دولت رام جی نے سماج سندھیا ہون
کرایا۔ اور بھجن منڈلیاں شہر میں نگر کیرتن
کرنے لگیں۔ ۹ بجے کے قریب جلسہ کی
کارروائی بھجن ہو کر شروع ہوئی۔ پنڈت
دولت رام جی نے پرارتھنا کرائی اور
برہم ودیا پر اپدیش دیا۔ جس سے آریہ
دھرم کی سچائی نے شروتا کے دلوں میں
جگہ پکڑی۔ کیا چھوٹا کیا بڑا سب
انکی ودیا اور بدھی پر دھن دھن
کا لفظ پکار رہا تھا۔ بعد ازاں پنڈت
لالمن جی کا ویاکھیان ہوا۔ جو پنڈت
دولت رام جی کے اپدیش کی تائید پر
تھا۔ سامعین نہایت پرسن ہوئے پھر
سب صاحب بھوجن کے واسطے
تشریف لیگئے۔ اور صبح کی کارروائی
ختم ہوئی۔ ٹھیک ۱½ بجے کے سمے پر
بھجنوں سے جلسہ کی کارروائی شروع
ہوئی۔ حسب پروگرام ۲ بجے سے ۴ بجے
تک دھرم چرچا کا وقت تھا۔ دو تین
مسلمان بھائیوں اور ہندو بھائیوں نے
پرشن کیے۔ جنکا جواب پنڈت لالمن
جی اور پنڈت آتما رام نے بخوبی شانتی
سے دیکر تسلی کی۔ اور پھر آریہ سماج کی
رپورٹ سالانہ پڑھی گئی۔ جس سے کل
کارروائی سماج ظاہر ہوتی تھی۔ اور وید
پرچار کاموں میں ممبروں کا اُتساہ ظاہر
ہو رہا تھا۔ بعد ازاں پنڈت لیکھرام جی
کے ویاکھیان کا وقت مقرر تھا۔ مگر وہ
کسی وجہ سے وقت پر تشریف نہ لا سکے
اسواسطے پنڈت دولت رام کا اسی پر سمے دیا
پر ویاکھیان ہوا۔ جس سے سب ستا [illegible]

کے لوگوں کے سنتے دو رہو رہے تھے - اور شردھا تی پرسن ہوئے - ۳۱ تاریخ کی کاریہ وائی ختم ہوئی - شام کے ۶ بجے پر پنڈت لیکھرام جی بھی تشریف لے آئے - بھوجن سے فراغت پاکر ۸ بجے سے اوتارے کی جگہ پر باہر سے آئے ہوئے مہاشوں اور سماج کے ممبروں میں اس بارہ میں پرسپر وارتالاپ ہوئی - کہ ویدک پرچار کا کس طرح پربندھ ہو سکتا ہے - چنانچہ ہر ایک صاحب نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی - اور نہایت آنند پرایت ہوا -

یکم جنوری ۱۸۹۶ء - صبح ۷ بجے پنڈت صاحبان نے ہون کرایا - اور شہر میں نگر کیرتن ہوتا رہا - لالہ لابھ چند جی نے گلی کوچوں میں گنگا کا امرت بھجن سے استریوں کو بھجنوں سے آنندت کیا - گویا امرت کی برشا ہو رہی تھی - اسی اوپدیش سے استریں سماج مندر میں تشریف لائیں - بعد ازاں بھجن ہو کر پنڈت آتمارام جی نے اوپدیش دیا - سامعین نہایت پرسن ہوئے - پھر لالہ حاکم رائے جی نے (جو عرصہ ایک ماہ سے دیہات میں اوپدیش کرتے رہے) استری شکشا اوتپتی پر ویاکھیان دیا - بعد ازاں ایک بھجن ہو کر پنڈت لالمن جی کا استری شکشا پر سود ہر ویاکھیان ہوا - آپ نے بتلایا کہ بغیر استری سدھار کے ہماری کل سدھار نہیں ہو سکتی - استریوں اور منشوں پر نہایت اچھا اثر ہوا - صبح کی کاریہ وائی ختم ہوئی - حسب معمول ۲ بجے پر سب صاحبان سماج مندر میں تشریف لائے - چونکہ بعض بعض صاحبان یہ چاہتے تھے - کہ آج بھی کچھ وقت شردھ پرچار کے واسطے دیا جاوے - چنانچہ لالہ سیتارام جی نے باجازت پردھان جلسہ میں باواز بلند پکارا - کہ آج بھی ایک گھنٹہ دھرم پرچار کے واسطے دیا جاتا ہے - کئی سندھیا میوں نے پرشن کیے - جنکا جواب باصواب پنڈت لیکھرام جی نے دیا - اور اچھی طرح تسلی کر دی - بعد ازاں ایک نابالغ لڑکا مسمی اگھی رام ذات لبانہ سکنہ کوٹھ تحصیل شکرگڈھ جو مال مویشی جنگل میں چرا رہا تھا - اور اتفاق سے ایک گائے جو لوجہ کمزوری بیٹھ گئی - شام کا وقت تھا اسکے ساتھی دوسرے لڑکوں کے کہنے سے اسکی دم کو اسنے پکڑ کر دانتوں سے کاٹا اور گائے کو اٹھایا - گاؤں کے لوگوں نے اسکا حقہ پانی بند کر دیا - اور اسکی برادری نے کہا - کہ اگر اسکو آریہ سماج شدھ کریگی تو ہم شامل کرینگے - چنانچہ اسکی والدہ اسکو سماج مندر میں لے آئی - سماج نے سب حال ظاہر ہونے پر ہون کرا کر یگیوپویت وغیرہ کرایا - اور پنڈت لیکھرام جی اور پنڈت لالمن جی و پنڈت آتمارام جی نے شدھ کیا - اور اسکے ہاتھ سے سب نے پانی پیا - اور سرٹیفکیٹ شدھی کا دیا گیا - بعد ازاں پنڈت لیکھرام جی کا لیکچر ہوا جسکے سننے والوں سے شردتا نہایت خوش ہوئے - چنانچہ انکے اوپدیش سے مبلغ ۱۱ مالیہ حسب ذیل اکٹھے ہوئے -

ویدپرچار فنڈ

۱۰ عہ

نقد ۵ عہ

وعدہ ۵ عہ

مندر فنڈ ۱ عہ -

ویدپرچار فنڈ کا روپیہ لالہ سیتارام کو سپرد کرنے داخل خزانہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دیا گیا - بعد ازاں پنڈت دولت رام جی کا برہمچریہ ودیا پر ویاکھیان ہوا - آپنے برہمچریہ ودیا کی اصلیت کو اپنی بدھی سے بہت اچھی طرح ظاہر کیا - ہر روز قریب ۵۰۰ آدمی کی حاضری ہوتی رہی - آرتی ہو کر جلسہ سماپت ہوا - اور منتری سماج نے اوپدیشکوں اور دیگر آریہ بھائیوں کا شکریہ ادا کیا -

(نوٹ) خوشی کی بات ہے - کہ ہمارے مسلمان بھائیوں نے جنکا نام ذیل میں درج کر دیا جاتا ہے - ویدپرچار فنڈ میں دان دیا - حکیم شیر علی صاحب - میاں حسن دین ۸ عہ - حافظ احمد صاحب - میاں غلام غوث ۱۰ عہ

سیوک

دیوان چند اپ منتری آریہ سماج شکرگڈھ

مبارک سنسکار

بتاریخ ۳ - جنوری ۱۸۹۶ء موضع چک لیہر تحصیل شکرگڈھ میں مسمی جیا لال ارورہ سکنہ مذکور کا دیہانت ہو گیا - پرانی کی برادری نے جو عموماً ساماجک تھے - ایک خاص آدمی سماج کی طرف بھیجا - اور تحریر کیا کہ پنڈت لالمن جی اور بھجن منڈلی جلدی آ جاوے - تا کہ سنسکار ویدک ریتی سے کرایا جاوے - بموجب پیغام پنڈت جی اور ساماجک کے اکثر ممبر موضع مذکور میں گئے - کچھ دیر تک ویراگ بھجن ہوتے رہے - بعدہٗ پرانی کو مرگھٹ میں لیجانیکا پربندھ کیا - اور ہون دوارہ آہوتیاں

ڈاکٹر مرتا سنسکار کیا گیا۔ برادری کے کسی صاحب نے مخالفت نہیں کی۔ اور جائے مرگھٹ پر پنڈت جی نے ایک موثر اپدیش دیا جس سے شروتا اتی پرسن ہوئے۔ واپس گھر آ کر پھر ہون کرایا۔ پرمیشور ایسے اتساہی ممبروں کو ہمت دیوے تا کہ ایسدیو ہی ایسی جوانمردی دکھائیں۔

رقم دیوان چند آنریری سکریٹری آریہ سماج [illegible]

آتمک اُنتی کا چشمہ

اس بات سے تو ہندوستان کے کسی نواسی کو انکار نہیں ہوگا۔ کہ آج سے بیس برس پہلے موجودہ ہندوستان کی کایا اور تھی۔ موجودہ سبھاؤں اور سوسائیٹیوں کی رونق ہر آتوار کو سبھاؤں کے لکچر جیسے وغیرہ نیستی کے پہاڑ میں چھپے پڑے تھے۔ دھرم کی اوستھا بالکل بگڑی ہوئی تھی۔ اسلامی راج نے اگر ہندو دھرم کو جبراً بزور شمشیر اسلام کا معتقد بنایا تھا تو اب ہندو خوشی خوشی سینکڑوں تکلیفیں جھیلتے ہوئے ماتا پتا سے جدا ہوتے ہوئے اپنی جایداد اور ملکیت پر کلمہ اُف اُف پڑھتے ہوئے حضرت عیسیٰ کے جھنڈے تلے رہتے تھے۔ جہاں انگریزی تعلیم ہمارے نوجوانوں کو اندھکار سے چھڑا کر نئی روشنی و تہذیب کے درشن کراتی تھی۔ ساتھ ہی اپنے دھرم سے نفرت اور عیسائی دھرم سے محبت دلاتی تھی۔ اور اگر انگریزی تعلیم کا مفصلہ بالا اثر نہیں ہوتا تھا۔ تو ضرور نوجوان ناستک پن کی طرف جھک جاتے تھے۔ بیچارے بھولے بھالے کھتری شودر ویش وغیرہ تو درکنار ہے سینکڑوں برہمن و پنڈت بھی اپنے دھرم کو تیاگ حضرت عیسیٰ کے مرید جانتے۔ سوال یہہ ہوتا ہے۔ کہ کیا سچ مچ حضرت عیسیٰ کا دھرم آریہ ورت کے اصلی دھرم سے افضل تھا یا کیا کارن تھا کہ یوں لوگ دوڑے دوڑے نئی روشنی کے موہت ہو رہے تھے۔

بات یہہ تھی کہ آریہ ورت کو سرشٹی کے آد سے دھرم کی ابھلاشا رہی ہے۔ یہی دیش بقول یورپی محققان و عالمان کے دھرم کا کیندر رہتی کا چشمہ اور سچائی کا منبع رہا ہے۔ اسی چشمہ سے تمام سنسار کے منش اپنے دھرم کی پیاس بجھاتے رہے ہیں۔

ہندوستان نواسیوں کی سچ مچ وہی اوستھا تھی۔ جیسا کہ کسی پیاسے مسافر کی راجپوتانہ کے بیابان ریگستان میں۔ ریگستانی پیاسا مسافر اگرچہ جنم کا برہمن ہی کیوں نہ ہو۔ اگرچہ گھر میں سوائے گنگا جل کے یا پانی کو چھانے بنا کیوں نہ پیتا ہو۔ لیکن ایسی بیاکلتا کی حالت میں جب کہیں پانی کا چشمہ نہیں پاتا تو کہتا ہے کہیں اگر گڑھا بھی پانی کا ملجاوے جہاں سے مویشی وغیرہ پانی پیتے ہیں تو بھی اپنی پیاس کو بجھا دے۔ اُس مسافر کے پاس کوئی ٹھگ تھیلی روپیہ سے بھرپور دوڑتے ہوئے لاتا ہے۔ مسافر دور سے اسکی شکل دیکھ کر پرسن ہوتا ہے کہ اہا یہہ شخص تو ضرور میرے لیئے پانی لاتا ہے۔ یا کم از کم میری پیاس بجھانے کے لیئے مجھے کہیں چشمہ کا پتا بتلا دیگا یا سہائتا کرے گا لیکن جب اسکے پاس موتیوں کی تھیلی پاتا ہے تو بے اختیار اسکے منہ سے نکلتا ہے شعر

در بیابانِ خشک و سنگِ رواں
تشنہ را در دہاں چہ دُر چہ صدف

وہی موتی و زر جسکو اتنا عزیز سمجھتا تھا کہ اسکے لیئے اپنی جان نیوچھاور کرنے کو تیار ہوتا تھا اور جسکی پھل کرنے سے اسکا دل شادمان ہو جایا کرتا تھا آج اسکو ہیچ معلوم ہوتے ہیں بیچارہ بیقراری کی حالت میں ہاں ہی لڑکھڑاتا ہوا گرتا پڑتا ہے پھر جب ادھر ادھر پانی کا کنواں یا چشمہ یا گڑھا دیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو دور سے اسکو کچھہ سفید زمین نظر آتی ہے۔ بیچارہ ندی کا پانی سمجھ کر ہرن کی طرح وہاں دوڑتا ہے مگر وہاں جا کر اسکی بیقراری و تلملاہٹ دوبالا ہو جاتی ہے کیونکہ اسکو مرگ ترشناؤں (سراب و مراج) پاتا ہے۔ ایسی گھبراہٹ کی حالت میں ایک لمبہ آدمی دور سے اسکو آتا ہوا نمودار ہوتا ہے بصد خوشی اسکی طرف تاڑتا ہے اور آنکھ لگاتا ہے کہ دیکھنے میں اسکے ہاتھ میں اسکو ایک بوتل بھی نظر آتی ہے۔ اب اسکی خوشی کا کچھہ نہ پوچھیئے وہ سمجھتا ہے۔ کہ میری کلیہ کلفت کو مٹانے کے لیئے سچ مچ یہہ پُرش اوتار آیا ہے خوشی میں چھلانگیں مارتا ہے۔ دوسرا پُرش بھی اسکو زور سے آواز دیتا ہے کہ اتنا بیقرار نہ ہو میں تیری پیاس بجھانے کو آیا ہوں بوتل سے ایک گلاس شربت کا انڈیل کر اُسے پلاتا ہے۔ ایک اور گلاس بھر کر پلاتا ہے۔ تیسرا گلاس خیر پاکر وہ بھی منہ سے بس کا شبد نکالتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میری پیاس بجھ گئی لیکن ابھی پانچ منٹ بھی نہیں گزرتے کہ اسکی پیاس جوں کی توں آمودار ہوتی ہے نہیں نہیں۔ بلکہ اُس سے ادھک آگے سے کئی گنا زیادہ اسکی ترشنا نظر آتی ہے۔ اور سینہ جب بھڑک اٹھتا ہے۔ اب تو جان بلب معلوم ہوتی ہے۔ دل زیادہ بیقرار ہے ہانپ رہا ہے۔ مگر تھوڑی ہی دیر میں ایک اور سجن اسکی سہائتا کو آپہونچتا ہے۔ مسافر کی زبان سے بے ساختہ یہہ کلمہ نکل رہا ہے کہ "مدد شتاب آ کہ نہیں تاب اب جدائی کی"۔

وہ سجن بھی اپنے ہاتھ میں ایک بوتل شراب کی
رکھتا ہے۔ بوتل دیکھ کر مسافر کی جان میں جان
آجاتی ہے۔ یہ وہی شراب ہے جو کہ دوستوں
میں مل جل کر پیا کرتا تھا۔ اور اسوقت کہا کرتا
تھا کہ " بدہ ساقی مے باقی کہ در جنت
نخواہی یافت ٭ کنار آب رکنا باد و گلگشت
مصلے را۔ بیچارہ بڑی خوشی سے ایک پیالہ
نوش جان کرتا ہے۔ مگر پیاس نہیں بجھتی دوسرا
تیسرا۔ چوتھا پیکر ذرا آرام کرتا ہے۔ کچھ جان
میں جان آتی ہے۔ چہرہ پر ذراسی بشاشت
آتی ہے۔ مگر کیا مسافر کی پیاس بجھ گئی نہیں
نہیں۔ جوں ہی شراب کا نشہ اترا۔ ہائے ہائے
کار کا شبد منہ سے نکلتا ہے۔ منہ سے بے اختیار
" پانی ۔ پانی ۔ پانی " کا شبد نکلتا ہے۔
سچ مچ اس میں مسافر کی حالت دیکھنے سے ہی
تعلق رکھتی ہے۔ زبان باہر نکل پڑی ہے
آنکھیں خماری سے مخمور ہو کر سرخ ہو رہی
ہیں۔ چہرہ مرجھا گیا ہے۔ چاروں اور ہاتھ
پاؤں مارتا ہے۔ مگر کچھ بن نہیں آتی۔ ایشور بڑا
بڑے دیالو ہیں۔ مسافر کی یہ اوستھا دیکھ کر اُنکو
بھی ترس آتا ہے۔ اُسکی رکھشا کے لئے ایک
پُرش کے ہردے میں کرونا ڈالتے ہیں کرونا
و رحم سے بھرا ہوا وہ پُرش اُسکی رکشا کے لئے
جاتا ہے۔ اُسکے منہ میں دو چار قطرے پانی
کے ڈالتا ہے۔ سسکتے و بلکتے ہوئے مسافر کی
جان میں جان آجاتی ہے۔ جب ہوش میں آتا
ہے۔ اور کہہ اُٹھتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ اسے
خدا کے بندے۔ ایشور تیرا بھلا کرے۔ تو نے
مجھے نیم بسمل کو زندہ کیا۔ ایشور کا سچا ہوا پُرش
جسکے ہردے میں کوٹ کوٹ کر دیا سمائی ہوئی
تھی۔ [illegible] صاف و مقطر
پانی کا چشمہ دکھلاتا ہے اور کہتا ہے کہ تو
سمجھتا رہا کہ شربت و شراب وغیرہ ایسے
[illegible] ہیں مسافر کی پیاس کو بجھا سکتے ہیں
لیکن تو نے اپنی آنکھوں سے اپنے تجربہ
سے معلوم کر لیا۔ کہ پیاس کو بجھانے کے لئے
ایشور کا دیا ہوا صاف و مقطر پانی ہی کافی
ہے۔ شراب، شربت و دیگر سیال چیزوں میں
صرف عارضی دو چار منٹ کی طراوت
و لذت ہے۔ لیکن پیاس ان سے کبھی
نہیں بجھ سکتی۔ اور نہ کبھی ہردے کو شانتی
مل سکتی ہے۔ دیا سے بھرا ہوا پُرش مسافر کو
کہہ گیا کہ تم نے دیگر مسافروں کو جو اسی پنتھ
(رستہ) پر سفر کرتے آویں۔ اسی چشمہ کا
رستہ دکھلانا اور کہیں بھول کر نہ کھانا دنیا
ورنہ یاد رکھو کہ وہ بھی تیری طرح بلکتے پھرینگے
مسافر چشمہ سے پانی پیکر بڑا آنند ہوا اور
دیکھا کہ اس چشمہ سے اور پُرش بھی پانی
لیکر کوئی شربت بنا رہا ہے۔ کوئی عرق
بنا رہا ہے۔ کوئی شراب بنا رہا ہے۔ غرضیکہ
سب پُرش وہاں سے پانی حاصل کر کے [illegible]
و دیگر سیال چیزیں پیاسے مسافروں کی بہتری
کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ اور اس بیابان
میں گھومتے ہیں۔ تاکہ پیاسے مسافروں کو
موت سے بچا دیں۔ باقی آئندہ

راقم جمنا داس

لوکل

گزشتہ ہفتے میں مڈل سکول کا امتحان جالندھر
میں ہوا۔ چنانچہ اینگلو سنسکرت سکول کا ایک
لڑکا امتحان میں ناجائز وسائل استعمال کرتا ہوا
پکڑا گیا۔ اور سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اُس کو
امتحان سے خارج کر دیا۔ یہہ وہی سکول ہے
جسکے ہیڈ ماسٹر لالہ سندر داس بی اے ہیں اور
جسکی خوبی ظاہر کرنے کے لئے قومی سواروں
کے چلتے پرزے لالہ لاجپت رائے نے
اینگلو سنسکرت سکول میں دوآبہ ہائی سکول کے
کارکنان پر کمینے حملے کرتے ہوئے کہا تھا کہ
سندر داس کی پڑھائی اور دیگر سکولوں کے
اُستادوں کی پڑھائی میں بڑا فرق ہے۔ کیونکہ
سندر داس قومی سولجر ہے۔ چنانچہ لالہ سندر داس
نے ہر طرح قومی چالیں چلکر اور لالہ ہنسراج
پرنسپل ڈی اے وی کالج کو تاریں دیکر بھی اُس
لڑکے کو امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کی
مگر مسٹر صاحب نے اُنکی دھمکیوں اور روبہ بازیوں
کی ذرا پرواہ نہ کی۔ امتحان کے اختتام پر حسب
معمول آریہ سماج جالندھر نے ایک طلباء امتحان دہندگان
کو الوداعیہ لیکچر دینے کا پربندھ کیا۔ قومی سولجر
نے یہہ دیکھ کر کہ کہیں قومی سواروں کی گھوڑ
دوڑ میں میرا نام پیچھے نہ رہ جاوے۔ جھٹ ڈیکلر
قلمی نوٹس اپنے لیکچر دینے کے بھی لگوا دیے
(قومی خدمت اسی کا نام ہے) چنانچہ
شام کے وقت ۵½ بجے شنیچر کے روز آریہ سماج
مندر میں لالہ جمنا داس بی اے ہیڈ ماسٹر
دوآبہ ہائی سکول کا لیکچر شروع ہوا۔ تعداد
حاضرین سات آٹھ سو کے قریب پہنچ گئی
اس لیکچر کے سننے کے لئے نہ صرف طلباء بیرونجات
جو امتحان دینے آئے تھے حاضر تھے۔ بلکہ
اکثر صاحبان شہر بھی موجود تھے۔ لائق لیکچرار
نے بڑی خوش اسلوبی اور فصاحت سے طلباء
کے فرائض پر تقریباً پونے دو گھنٹہ تک لیکچر دیا

لکچرار نے پہلے شروع میں بڑی سنجیدگی سے
ثابت کیا کہ پنجاب یونیورسٹی نے باوجود
اسقدر ایم اے ۔ بی اے اور ایل ایل بی
پیدا کرنے کے کوئی بھی ایسا لائق آدمی پیدا نہ
کیا جو کہ پراچین سمیں کے رشیوں مثل گوتم کناد
جیمنی آدی کے ہم پلہ ہو سکے ۔ لکچرار نے بتلایا
کہ یونیورسٹی نے در اصل کوئی اصلی خیالات
کے ارتقا میں زیادتی نہیں کی ۔ بعدہٗ لکچرار
نے پرانے زمانہ کے طلبا اور موجودہ زمانہ
کے طلبا کا موازنہ کر کے بتلایا ۔ کہ جہاں
پراچین سمیں میں ودیارتھی کا نشان صرف
یگیوپویت (جنیو پہننا) ہوا کرتا تھا ۔ آج
نئی روشنی کے زمانہ میں کوٹ پتلون پہننا
بوٹ ٹھمکانا ۔ گھڑی لگانا ۔ بیرسٹر کیپ
پہننا ۔ اور عینک چڑھانا بنگیا ہے ۔ پھر لکچرار
نے بتلایا ۔ کہ موجودہ زمانہ کا کورس تعلیمی بہت
نقصوں سے بھرا ہوا ہے ۔ طلبا کی اخلاقی
حالت مجلسی حالت ۔ آتمک حالت اور جسمانی
حالت بالکل ابتر ہو رہی ہے ۔ جسکا کارن
یہ ہے کہ سکولوں کے استاد طلبا کو صرف
بے نئے زبردست پڑھانا جانتے ہیں ۔ انکی زندگی
میں پلٹا دینا ۔ انکو دیش ہتیشی بنانا ۔ اپنا فرض
نہیں سمجھتے ۔ چنانچہ منو جی کے حوالجات سے
بتلایا کہ پرانے زمانے کی طلبا کی خوراک
برہمچریہ ۔ اخلاقی حالت ۔ اور سماجک حالت
کو مدنظر رکھا جاتا تھا ۔ پھر لائق لکچرار نے بیان
کیا کہ بدقسمتی سے ہمارے طلبا کو دو امتحان
پاس کرنے پڑتے ہیں ۔ ایک یونیورسٹی کا
امتحان ۔ دوسرا استری کے پاس ہو کر
بچے پیدا کرنا ۔

آخر کار لکچرار نے طلبا کو اپیل کی ۔ کہ
اپنے چال چلن سدھارنے کو زندگی کا اعلے
مقصد سمجھیں ۔ ایشور بھیٹ بیٹھنا ۔ اکانت
سیون کرنا اور سندھیا کرنا زندگی کا موکش
دھرم بتلایا گیا ۔ لوگ بڑی گہری توجہ سے
سنتے رہے ۔ اور اثر بہت پیدا ہوا ۔ اس کے
بعد جادو کی لالٹین کا تماشا ہونا تھا مگر
کثرت حاضرین کی وجہ سے خاطر خواہ انتظام
نہ ہو سکا ۔ اسکے بعد لالہ منشی رام جی نے
کھڑے ہو کر کہا کہ کل کے روز دوابہ ہائی سکول
میں لالہ صاحب مذکور اپنے مضمون کا
باقی حصہ ختم کرینگے اور کارروائی سماپت
ہوئی ۔

دوسرے روز پھر اتوار دیا گیا ۔ چنانچہ
دوابہ ہائی سکول کے احاطہ میں پہلے لالہ دولتچ
جی نے آدہ گھنٹہ کے لئے تقریر کی جسمیں
آپنے بتلایا ۔ کہ طلبا کو اگر اپنے حقوق و
سوتنترتائی حاصل کرنے کا خیال اٹھتا ہے
تو پہلے ان کو چاہیئے کہ اپنی بہنوں کو آزادی
دیں ۔ انکو ودیا پڑھا دیں ۔ اور بعدہٗ لکچرار
نے بتلایا کہ طلبا کو جلد کوئی رائے قائم نہ
کر لینی چاہیئے ۔ جیسے کہ جرمن کے ذہیر کی
بابت طلبا نے رائے قائم کی تھی ۔ کہ وہ
بڑا کمینہ بخیل اور ظالم ہے لیکن اصل راز
کھلنے پر انکو پشیمان ہونا پڑا ۔ اسکے پشچات
لالہ جمنا داس جی نے لکچر شروع کیا چونکہ
اس روز جادو کی لالٹین کا تماشا دکھلانا
ضروری تھا ۔ اس لیئے لکچرار کو اس روز
صرف دس منٹ بولنے کی اجازت دیگئی
لکچرار نے بتلایا کہ طلبا کو کبھی اپنی تعلیم کا
متفخر نہیں ہونا چاہیئے ۔ اور کبھی [illegible]
دیگر [illegible] کے [illegible] نہیں ہونا
چاہیئے ۔ کیونکہ بڑے بڑے لائق سر آیزک
نیوٹن اور پنڈت گورودت جیسے علی ودوان
ہو جانے کے باوجود بھی اپنے تئیں ودیا
کے سمندر کے کنارے پر ریزہ چین کہتے ہوئے
پائے گئے ۔ بعد اسکے لکچرار نے طلبا کو شدھ آچرن
بننے کے لیئے اپیل کی ۔ اور دوآبہ ہائی سکول
کے متعلق جو غلط افواہیں اڑتی ہیں
انکی تردید مختصر مگر موثر الفاظ میں لکچر کے
اختتام پر طلبا و دیگر صاحبان سماج
مندر میں اکٹھے ہوئے اور رائے زادہ
بھگت رام بیرسٹر نے جادو کی لالٹین کا
تماشا دکھلا کر حاضرین کو محظوظ کیا ۔

گذشتہ اتوار کو بادلوں نے بہت جم گھٹ
بنایا ۔ اور کچھ تقاطر بھی ہوئی ۔ مگر خاطر خواہ
بارش نہیں ہوئی ۔ سردی کم ہوگئی ہے گذشتہ
اتوار شام کو سماج مندر میں بھگت رام جی
ودیارتھی نے اپدیش دیا ۔ اور برہمچاری
ٹھاکرداس نے دھرم پر کتھا پر اتی اتم ویاکھیان
دیا ۔

پنڈت آریہ منی جی آجکل یہاں براجمان ہیں ۔

سماجک خبریں

وینا نگر آریہ سماج کا انتخاب حسب ذیل ہوا
لالہ ہنال چند پردھان لالہ کشمیر لال اپ
پردھان ۔ لالہ جھبول شستری ۔ لالہ [illegible]
کوشادھیکش لالہ گوری شنکر پستکادھیکش لالہ
نیتر چند ممبر انترنگ سبھا

قصبہ گنگوہ آریہ سماج کا حسب ذیل انتخاب
ہوا ۔ پنڈت شیو پرشاد صاحب قائم مقام پردھان

لالہ چوہڑ مل صاحب اپ پردہان - لالہ رتہول صاحب منتری - لالہ گنپت رائے صاحب خزانچی - لالہ لچھمی چند صاحب پستکادھیکش - ۳ - جنوری ۱۸۹۶ء خزانچی نے سابقہ خزانچی سے کل چارج لے لیا -

لودھیانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بڑی کامیابی سے ختم ہوا تھا - قریباً ایکہزار روپیہ مندر فنڈ اور وید پرچار فنڈ کے لئے چندہ ہوا تھا - افسوس کہ لودہانہ سے کسی صاحب نے اب تک کارروائی جلسہ لکھ کر نہیں بھیجی -

آریہ سماج شرقپور کا دوسرا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ء و یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو ہوا - پنڈت دولت رام - پنڈت لیکھ رام - پنڈت آتما رام - پنڈت لالمن جی نے وکھیان دیئے - ماہوار روپیہ حسب ذیل چندہ ہوا وید پرچار ۵ سندر ماہ

مالیر کوٹلہ آریہ سماج کے سالانہ جلسے کے التوا کی خبر لودہانہ میں پہونچ گئی - اس جلسہ کے التوا کی وجہ نواب صاحب بہادر والی مالیر کوٹلہ کے دادا کی وفات تھی -

باگڑیاں آریہ سماج سنا جاتا ہے کہ اسوقت سست پڑا ہوا ہے - منتری آریہ پرتی ندہی سبھا کو اس طرف دھیان دینا چاہیے -

افسوس سردار سرکھ سنگھ صاحب وائس پریزیڈنٹ آریہ سماج بہوپالوا لکا دیہانت ہوگیا - بجائے اُنکے پنڈت بہارے شاہ مقرر ہوئے -

تازہ خبریں اور رائیں

مہاراجہ بہادر سرادھنکور ہرے نیک مزاج اور منصف حاکم ہیں اُنکی پچیس لاکھ رعایا اُن سے اس طرح محبت کرتی ہے جیسی بیٹے کو پتا سے محبت ہوتی ہے - مبارک ہیں وے جو ایشورج پاکر بھی بیکسوں کی مدد کرتے ہیں -

ہمعصر انڈین سپکٹیٹر لکھتا ہے کہ پنڈت سوروپ داس ایک تانترک پنڈت ہیں جوکہ بکرے کے مانس - مچھلی اور شراب کی قربانیوں سے بمبئی سے وبا کو بھگانے کا بیڑا اوٹھاتے ہیں - افسوس کہ ابتک ابھاگی دیش میں ایسے وام مارگی موجود ہیں - جوکہ ازسر نو پنچ مکاروں کا راجیہ لانا چاہتے ہیں - پھر کیوں نہ بھارت جننی خون کے آنسو بہائے -

وسط افریقہ کے کمشنر سر ہیری جونسٹن صاحب نے ایک مضمون پڑھا جسمیں انہوں نے ظاہر کیا - کہ جو شراب انگریز افریقہ کو بھیجتے ہیں - اس سے بجائے نقصان کے افریقی قوموں کو فائدہ ہوتا ہے - ناظرین جاننا چاہیں گے - کہ وہ فائدہ کیا ہے - جواب بڑا ہی گمبھیر ہے - صاحب بہادر کہتے ہیں کہ افریقہ والے ناقص شراب کھینچتے ہیں اُنکے بجائے یوروپ کی عمدہ شراب انکو نہایت فائدہ مند ہے - یہ کیوں نہیں کہتے - کہ افریقی قومیں اپنے ڈبونے کا کافی سامان مہیا نہیں کرسکتیں - اسلیے ہم اونہیں اُنکی بربادی میں زیادہ مدد دیتے ہیں -

نیشنل کانگریس کے جلسہ میں مسٹر کین ممبر پارلیمنٹ نے مسٹر ہیوم کو کانگریس کے بانی کا پتا بتایا - مسٹر ہیوم نے کہا کہ وہ اُن ناگوں کو کہہ دو کہ اپنا فرض ادا کردیں گے فرقہ ہے - جو کانگریس کی لنڈن کمیٹی کے چلانے کے لئے ہر سال ساٹھ ہزار روپیوں کا اقرار ہوتا ہے - اور آجتک اسمیں سے ادا بہت کم ہوا ہے میں پوچھتا ہوں کہ کیا دھرم سے علیحدہ ہو کر کبھی بھی کسی قسم کی آزادی کا خیال آسکتا ہے - آزادی حاصل کرنے کے لئے اپنے تن من اور دھن کا بلیدان لازمی ہے اور سچے دھرم کے بغیر بلیدان مشکل ہے یدی بھارت کا اودھار چاہتے ہو - تو دھرماتما بناؤ - آچرن شدھ کرو - کیونکہ آچار ہی بقول منو مہاراج کامیابی کی جان ہے -

اشتہار

ایک ۱۴ سالہ برہمن کنیا کے لئے ایک ایسے لوگیہ ور کی ضرورت ہے - جسکی عمر بیس یا بائیس سال کے درمیان ہووے - اور صحت بدنی عمدہ رکھتا ہووے - اور اسکا گذارہ معقول ہووے - اور کچھ خواندہ ضرور ہووے - اور ان چار گوتوں (بھنوت - لاہر - کوریال) میں سے نہ ہووے اور دوابہ باسی ہو - درخواستیں بنام ذیل -
المشتہر منشی رام سکرٹری آریہ سماج شہر فیروزپور

ضرورت

دوآبہ ہائی سکول جالندھر کے بورڈنگ کے لئے ایک تجربہ کار سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے - تنخواہ کا فیصلہ خط وکتابت سے ہوسکتا ہے -
نیز دوابہ ہائی سکول کو مفصلات میں استادوں کے بھیجنے کی ضرورت ہے - درخواست کنندگان معہ اپنی اسناد لیاقت کے درخواست کریں - المشتہر
جمنا داس ہیڈ ماسٹر دوابہ ہائی سکول جالندھر شہر

تیس سال زندگی بچالی گئی

تندرستی حاصل کرنے کے لئے نادر موقع

مفصلہ ذیل ادویات ریاست بہاولپور کے نہایت مشہور و معروف نیک نیت جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام شاہ صاحب مہر چن فزیشن و میڈیکل افسر حضور پر نور جناب نواب صاحب بہادر بہاولپور ریٹائرڈ و پنشنر ریاست بہاولپور نے میڈیکل کالج سے ایجاد فرمائی ہیں کہ جنکو نہایت کامیابی کیساتھ ڈاکٹری کا پیشہ کرتے ہوئے تیس سال کا عرصہ ہو گیا ہے اور جو ادویات قابل ذکر ہیں یاد رکھے کہ یہ صرف پنجاب میں ہی خاص نام اور شہرت رکھتی ہیں۔ اور ان ادویات کو ملک کی بھلائی کے لئے مشتہر کیا گیا ہے۔ جب انکو ہزارہا بیماروں پر کامیابی کے ساتھ تجربہ کرنے سے نہایت مفید پایا ہے۔ اور ہمارا دعویٰ ہے کہ جسقدر ہم چھاپتے ہیں اتنے دوا اور کوئی پیش نہیں کرتا۔

وحشی ایسیل سیرو انچن ٹانک پلز یعنی جبکہ قوت و اعصاب لگاتار دماغی محنت سے کمزور ہو گیا ہو چہرہ زرد۔ ہاتھ پاؤں میں درد۔ یا ضعف کمزوری کسی کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ جب جوانی کی بجائے بڑھاپے کے دل و دماغ کی طاقتیں سست ہو گئی ہوں تب آپکے لئے یہ سیرو انچن ٹانک پلز اکسیر کا کام دیتی ہیں انکے استعمال سے رگوں اور پٹھوں میں بہت بڑی طاقت آ جاتی ہے۔ رنگت چہرہ اور بدن کی توانائی اصلی حالت پر آتی ہے۔ علاوہ انہیں یہ گولیاں مفصلہ ذیل امراض کے لیے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ لاغری جسم۔ سرعت انزال۔ جریان منی۔ ضعف باہ۔ ضعف دماغ۔ رقت منی ضعف معدہ۔ ضعف دل اور جگر۔ ضعف بصر۔ ریح کا درد وغیرہ وغیرہ اور کم شدہ طاقت کو واپس لاتی ہیں۔ قیمت بڑے نام یعنی ایک نسخہ جو بہت دنیا میں جس میں ۴۰ گولیاں ہوتی ہیں مبلغ دو روپیہ اور ۲۰ گولی کا بکس عہ۔

جوہر عشبہ ہمارے جوہر عشبہ کے برابر صفائی خون کے لیے اور کوئی بہتر دوائی نہ ہوگی یہ جوہر عالہ بہت کی جڑی بوٹیوں سے اس ملک کی آب و ہوا کے موافق بڑی محنت و صفائی سے تیار کیا گیا ہے جو جلد کی بیماریوں اور خون کی خرابیوں کو فوراً دور کرتا ہے۔ بدن کی پھوڑے پھنسی ناسور۔ درد اعضاء جسم پر سیاہ بدنما داغ و جیسے درد اعصاب۔ کھجلی۔ درد شانہ۔ درد وجع المفاصل۔ خنازیر۔ خارش گنٹھیا۔ درد زانو وغیرہ وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی خورد عہ کلاں ہے

دائمی قبض کو دور کرنیوالی مجرب گولیاں جن لوگوں کو دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے۔ وہ انکو چند روز استعمال فرماویں۔ ضرور تیر طبیعہ فائدہ ہوگا۔ قیمت ۲۰ گولی کا بکس عہ ۴۰ گولی کا بکس عہ

بواسیر کا عرق و مرہم اسکے چند روز استعمال سے بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی مریض خواہ کیسی ہی ردی حالت میں ہو تیر طبیعہ آرام ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے اور مسے سوکھ جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عرق عہ مرہم عہ

جور بیری یہ عجیب و غریب دوا تعریف کی محتاج نہیں اور ہر قسم کے بخار کے لیے نہایت مفید اور بڑا تاثیر دوا ہے۔ اور کونین سے قیمت میں سستی اور تعریف یہ کہ کونین کی طرح گرمی نہیں کرتی۔ اور چوتھیہ بخار کے لیے تو تیر طبیعہ علاج ہے اور بالکل نباتاتی اجزا سے تیار کی گئی ہے فی شیشی عہ

سپلین پلز یعنی طحال۔ تاپ تلی یا الف کی مجرب گولیاں جو اس بیماری کا علاج کر کر کے مایوس ہو گئے ہیں۔ مگر آرام نہیں آیا۔ ہماری ان گولیوں کا استعمال فرماویں ضرور تیر طبیعہ فائدہ ہوگا۔ قیمت فی بکس ۲ روپیہ

عرق نافع طحال بھی نہایت مجرب اور عمدہ ہے۔ فی شیشی ایک روپیہ۔

استھما مکسچر یعنی دمہ کی بیماری کی مجرب دوائی سینکڑوں مریض اس سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اس میں خاص یہ خوبی ہے۔ کہ خشکی نہیں کرتا۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ ۸ آنہ

ذیابیطس کی مجرب گولیاں بار بار پیشاب کا آنا و تشنگی لاغری رہنا بے چینی و بے خوابی انکے استعمال سے بند ہو جاتے ہیں۔ اور وہ پھوڑا کہ جس کو کاربنکل (سرطان) کہتے ہیں نکلنے نہیں پاتا۔ اگر پیدا ہو تو خرابی جگہ و درد کو دور کرتی ہیں بہت ہی مجرب دوائی ہے۔ قیمت فی بکس عہ۔

نامردی کی مجرب گولیاں مادرزاد نامردی کے سوائے خواہ کسی قسم کی کمزوری رگوں و پٹھوں میں کیوں نہ ہو۔ یہ نادر مجرب دوائی فی الفور طلسم جوانی دکھاتی ہے اور اسکی تاثیر ایسی نہیں کہ دیگر ادویات کی طرح جاتی رہے۔ جو لوگ تمام دنیا کے علاج کر کے مایوس ہو چکے ہوں وہ ضرور ان گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت فی بکس ۲ روپیہ

روغن طلا صرف بیرونی استعمال سے نامردی کے جا کو (ہماری مجرب نامردی کی گولیوں کے) ہمراہ استعمال کرنے سے دوران شباب دکھلاتا ہے۔ اور بالکل بے ضرر چیز ہے۔ فی شیشی عہ۔

سوزاک و قرحہ کی مجرب دوائی اگر ہماری یہ دوائی ایک ہفتہ بطور ہدایت استعمال کیجاوے نئے اور پرانے سوزاک کو تیر طبیعہ چند روز میں جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ اور پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا۔ درد جلن پیشاب بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ

آتشک کا مکسچر آتشک کتنا ہی پرانا کیوں نہ ہو اسکے استعمال سے جڑ سے اکھڑ جاتا ہے فی شیشی خورد عہ کلاں ...

دانتوں کا خوشبودار منجن اسکا استعمال دانتوں کی ہر ایک قسم کی بیماری کیلئے بہت ہی مفید ہے ...

(نوٹ) مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ ہمارے دوا خانہ جالندھر شہر سے خط و کتابت کرنے سے ہر قسم کے مرض کی دوائی نہایت عمدہ مجرب مل سکتی ہے اور دوا خانہ میڈیکل ہال سے ہر قسم کی انگریزی دوائی نہایت صاف، تازہ و عمدہ خاص ولایت سے منگاتی جاتی ہیں۔ اور دوا فروشوں دکانداروں کی نسبت سستی بھی ہیں۔ (۲) ادویات کے استعمال کرنے کی ترکیب اور پرہیز وغیرہ کا پرچہ ہر دوائی کیساتھ ملیگا۔ درخواستوں پر پتہ خوشخط و مفصل لکھنا چاہیئے۔ ادویات عموماً بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجی جاتی ہیں۔ ہمارے کارخانہ کی مجرب ادویات کی مفصل فہرست ۔ کے ٹکٹ آنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔

پنڈت گنگا رام میڈیکل پریکٹیشنر و مالک کارخانہ دوا و میڈیکل ہال ہسپتال جالندھر شہر (پنجاب)

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو مرض کیلیے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔
قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجی جاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ۔ اسکے کھانے سے دل و دماغ و جگر و گردہ و مثانہ، ضعف و بینائی کو بار بار آتا بھی اس سے جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے ہر قسم کی جریان منی کو بلحاظ قیمت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی اس سے جاتی رہتی ہے۔ جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ بچپن میں یا شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے تدارک کیلئے یہ آبحیات ہے یہ روغن مسیحا کے ہمراہ خلیق مردوں کے حق میں اکسیر ہے جو اس سے کم نہیں بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ ۵ روپیہ۔

روغن مسیحا مایوس العلاج اس سے صحت پاتے ہیں مخبوق و سست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں اور خاطر خواہ تسکین بھی پیدا ہوتی ہے قیمت فی تولہ ۱۰ عہ۔

دوائی آتشک خواہ کیسا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ نیز قے و دست و منہ آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ۔

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی تولہ لعہ۔

المشتہر حکیم تارا چند از گجرات پنجاب

سودیشی ستو

سرب سجنوں کو ودت ہو۔ کہ ہم نے آریہ بھائیوں کی درخواست پر سرب سجنوں کو اشیا ذیل ہر قسم جو قسم گڑ دھا رخانہ شہد خالص۔ سو ہر سپ گندت اور جا ہر قسم کی نمکین گرین بیاہ بلی چوڑا وغیرہ اور بھی جو ستو اس دیار میں ملتی ہے بہم پہونچانے کا بندوبست کیا ہے۔ جن بھائیوں کو ضرورت ہو

نقد قیمت بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔ مال بصرف خرچ اور مناسب آڑھت چرھیگی۔ چیز دنکا نرخ وغیرہ دریافت کرنے پر بتلایا جا سکتا ہے۔ مال بذریعے پارسل ریلوے ارسال ہوگا جس سے کہ خرچ کم پڑے۔ جو صاحب ۵ روپیہ کا اکٹھا مال منگوائینگے تو خرچ بہت کم پڑیگا۔ درخواستیں میرے نام ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔ اور مال وی پی اپنے پر خریدا جاویگا۔

المشتہر دیوی چند بھرتا دھرم پال ضلع کانگڑہ فسٹ گروکل پورانی بین

ہون سامگری

$\frac{۳۶}{۹}$ $\frac{۳۷}{۸}$

رشی سدہانت کے مطابق ۲۵ پچیس سگندھی دایک اجزا کا مجموعہ اپنے کارخانہ میں خاص توجہ اور نگرانی سے تیار کراتا ہوں۔ کارخانہ میں بہت زیادہ مقدار بننے کے سبب پنجاب بھر میں ایک شہر کے لوکل پرچون نرخ سے) مہنگی نہیں۔ بلکہ زیادہ سستی زیادہ زیادہ خوشبودار۔ اور زیادہ دیرپا ہے۔ سستا پن اجزا کی بے شبہ عمدگی اور ترکیب لاوٹ کے لحاظ سے بے شک سبقت اور فوقیت لیگئی ہے۔ اگر پسند خاطر نہ ہو تو واپس فرما دیں۔ نرخ ۵ عہ ۸ روپیہ سیر کی تھیلیوں میں بند یا ٹین۔ سیر کمیشن فی روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو **المشتہر**

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

ریسیر ست دھرم پرچارک جالندھر کی رائے مطبوعہ ہ اکتوبر ۹۶ء کہ ہم نے خود استعمال کر کے دیکھی واقعی یہ سامگری بہت عمدہ پائی گئی ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر ایسی سامگری لالہ ہر بھگوان پبلک کو بہم پہنچاتے رہینگے تو پبلک کو ایک عمدہ چیز ملیگی۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

ودت ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دری کھیس۔ دوہی۔ دسوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بنظر ترقی و اشاعت ایسی اشیا دیس کارخانہ کے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرمائیں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی آزار بند یا دیگر اور کوئی مشہور چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی ہم بہم پہونچا جاویگی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون بنوانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کر دئیے جاوینگے۔ عدم واپسی نمونہ پر ۲ مہر خرچ ہونگے۔ مال بذمہ خریدار بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔

المشتہران جیرام متھرداس پوری پروپرائیٹر آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک کنوارے کنیا دس سال کے لیئے بر کی ضرورت ہے لڑکا پنجابی کھتری عمر ۱۵ یا ۱۶ سالہ صحت بدنی عمدہ۔ اور تعلیم کم از کم مڈل انگریزی تک۔ اور اس کے والدین اعلی تعلیم کے شایق اور لڑکا پڑھنے کا خواہشمند اور ہر قسم کی برائی سے مبرا اور لڑکے کے سرپرست کسی آریہ سماج کے سبھاسد ہوں۔ مطلوب ہے۔ خط و کتابت لالہ کشن گوپال مختار پردہان آریہ سماج جگراؤں سے ہونی واجب ہے۔

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک تیرہ سالہ کنیا کے لیئے ایسے اگروال بر کی ضرورت ہے۔ جو بانسل گوت ہو صحت بدنی میں کوئی نقص نہ ہو۔ تعلیم کم از کم انٹرنس اور بارو زگار اور نیک چلن شریف خاندان کا ہو عمر ۱۸ یا ۲۲ سال کے درمیان ہو۔ کنوارہ اور آریہ سماج کا ممبر ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ درخواستیں معہ تصویر منکسی کے بنام منتری آریہ سماج مالیر کوٹلہ آنی چاہئیں۔

ناول چاند

اگر آپ اخلاقی ناولوں کے پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں تو ناول چاند منگا کر پڑھیئے۔ جو نہایت دلچسپ اور پاکیزہ ہے۔ غیر مہذب آشنائی اور ناپاک گفتگو جو ناولوں کا زیور سمجھا جاتا ہے۔ اس سے بالکل پاک اور مبرا ہے۔ درخواستیں منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کے نام آنی چاہیئے۔ منیجر

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں والیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بہ تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھندھ۔ جالا۔ پربال۔ غبار۔ پھولا۔ ڈھلکا۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھ کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کراتے ہیں۔ چندروز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلیئے کم رکھی گئی ہے۔ کہ خاص و عام یکساں اس سے فائدہ اوٹھاسکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہوگا دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۱ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فایدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک مریضہ علاج لطیفہ مسمات ام بی بی عمرہ ۱۸ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خرو خرودانے نکلے ہوئے تھے اور پربال پڑتے تھے۔ اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں۔ انہیں سے کثرت سے ادو ڈھلکتا تھا۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی پیا اسکا بھی پرو نہیں سکتی تھی۔ اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔

خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل ایم ایس
اسسٹنٹ سرجن ممبر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق
پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے بنایا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں۔ کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ میں نے اپنے تجربہ میں آج تک کوئی سرمہ اس سے بہتر فایدہ بخش نہیں دیکھا۔ میں ان لوگوں کو جنکی آنکھ میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہے بڑی زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔ یہ سرمہ مفید اور فایدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے۔ دھند۔ خارش۔ سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فایدہ بخش ثابت ہوا ہے۔ اور سچ مچ آپنے اس قدر سستے داموں میں یہہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے۔ ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے ایسے مفید سرمہ سے فیضیاب ہوکر فایدہ اوٹھاویں اور طرح طرح آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر مسعود نواب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور۔

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب۔ التسلیم۔ میں نے آپکے یہاں سے سفید سرمہ ممیرے کا منگوا کر استعمال کیا بغضلہ کا فایدہ ہوا۔ بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی۔ آپکا سرمہ جو امراض چشم کو مفید ہے۔ بصارت کو طاقت بخشتا ہے۔ تیسرے دن فایدہ معلوم ہوجاتا ہے۔ واقعی یہہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس لیئے میں بھی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں۔ کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کے لیئے اور کوئی دوائی نہیں ہے۔

راقم مہاراج کنور چھترپال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگوان اودھ ۔ ۲۱۔ اگست ۱۹۰۸ء

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب دس ہزار کے ہیں ایک کو بھی جعلی ثابت کردے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جایگا جو لاہور کے الائینس بینک میں مارچ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

جلد

مصدقہ لفٹنٹ سرجن جناب ڈاکٹر بھولاناتھ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

سندات روح حیات

روح حیات

فوائد

روح حیات

بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہی کیوجہ سے جو لوگ قوت اور لطف سے محروم ہو گئے ہیں اور جنکی رگیں اور پٹھے ڈھیلے پڑ گئے ہیں اور دنیا کی لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہیں۔ انکو چاہیے کہ ہماری روح حیات کو استعمال کریں دو دن میں ہی قوت رجوع کرنا شروع کر دیتی ہے دیگر ہر مرض جو کثرت جماع اور جلق کی وجہ سے لاحق ہو گئی ہوں ان کے دفعیہ میں حکم اکسیر رکھتا ہے۔ لاغری۔ درد کمر۔ ذیابیطس۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ ضعف دماغ۔ معدہ۔ جگر۔ اختلاج قلب کیواسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ سارے جسم کی کمزوری۔ لاغری۔ پیری وقت سے پہلے بڑھاپا۔ چہرے کی بے رونقی کے ازالہ کے لئے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجاتی ہے وجہ یہ ہے کہ بلطف یہ حلق سے اترتے ہی اسکا اثر خاص ان عضووں پر ہوتا ہے جن میں قوت باہ کا مدار ہے۔ بیشمار لوگ اسکو مقوی و ممسک پا کر قائل ہو چکے ہیں۔ مذکورہ بالا امراض کیواسطے لفٹنٹ سرجن صاحب۔ سند یافتہ یونیورسٹی انگلینڈ و دیگر معززین صاحبان نے بتجربہ فرما کر اسکی تصدیق کی ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنے



تدبیر نوجوانی اگر ہے تو یہہ ہے

مفصلہ ذیل صاحبان نے روح حیات کا مقوی مبہی اعصاب سریع التاثیر نامردی کیواسطے تیر بہدف ہونا ثابت کیا ہے

جناب ڈاکٹر بھولاناتھ صاحب بہادر لفٹنٹ سرجن انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند۔

جناب نواب محمد افضل خاں صاحب خان بہادر سٹار آف انڈیا ممبر انڈیا کونسل آنریبل ... انگلینڈ۔

جناب خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

جناب خان بہادر مرزا محمد اعظم بیگ صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ اول اعظم آباد

جناب مولوی علام مصطفے صاحب بدۃ الحکما ایل ایچ۔ پی۔ اے پروفیسر اورینٹل کالج و لکچرار طب یونانی میڈیکل کالج لاہور۔

جناب خان بہادر بابو فضل الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و ڈسٹرکٹ فارسٹ آفیسر ضلع کانگڑہ۔

جناب خان بہادر صوبیدار میجر فتح علی خاں صاحب ملٹری پولیس لاشنگو۔ شان برہما

عالیجناب سید میر عالم صاحب میر منشی ریاست حیدرآباد دکن۔

پانچ ہزار معززین خاص کا تصدیق کردہ

نامردی کا داخلی و خارجی شرطیہ علاج

قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عہ)

شرطیہ

اس بکس میں ہمارے مفصلہ ذیل داخلی خارجی علاج کی چیزیں ہیں۔ روح حیات (عہ) روغن دافع سستی ایک شیشی (عہ) اور ذرہ نامردی کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری رگوں پٹھوں کی سستی۔ لاغری کجی۔ سول دماغ معدہ۔ جگر کی کمزوری کیوں نہ ہو۔ مذکورہ بالا ادویات کے استعمال سے انشاء اللہ شرطیہ صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عہ)

نوٹ اگر جماع ادویات کے استعمال سے کسی قسم کی بیماری باقی رہجاوے تو ازالہ مرض کے واسطے اور بکس کی دوائی بلا قیمت دیجاویگی۔

الشتہر

حکیم محمد شریف آملی ڈاکٹر مہتمم شفاخانہ عام لاہور متصل کوتوالی

ستارۂ ہند سٹیم پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پلیڈر مینیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

اشوریم کولین

ست دھرم پرچارک

جلد

سنہ ۱۹۵۳

قیمت بد پیشگی

ہفتہ وار بروز سکر (جمعہ) جالندھر شہر (پنجاب) سے شایع ہوتا ہے

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی نامردی اکسیر دوا

میں نے بہت دنوں تک اس بیماری کی دوا سوچ رکھا تھا اور سیکڑوں مریضوں پہ آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیرج لینی ناک گرنے سے یا ان میں کوئی خرابی آنے سے نس میں یا بیرج میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے صحیح حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتیں کی سپید کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی ایک روپیہ گولی فی شیشی ۵۰ عدد ڈیڑھ روپیہ۔

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ہیضے سے بہت ڈر نہیں ۱۰ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے ۱۰ کا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن دھلی

ست دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی بدہضمی کی حالتوں میں چند جگہ استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

نئی کتابیں

جو مطبع ہذا میں ابھی چھپ کر تیار ہو گئے ہیں۔ پاتنجل یوگ بھاشیہ پنڈت سدودت برجہ کی کی بہت ہندی... سو رگ میں سبجیکٹ کمیٹی ہندی ۲۔۲ آریہ مت مارتنڈ ناٹک ہندی ۲ سوامی جی کی مکمل جیون چرتر... ۲ بھجن امرت سروور ہندی ۲ دھرم پریکشا ہندی ۹ پائی ۔ آریہ دھرم کا تتو ہندی ۳ پائی ۔ دید کی مہما ہندی ۳ پائی ۔ پوران اوتپتی ہندی...

لیکھ دیپکا ہندی ۲۔ برہمن سانگری ورنی پر جو بہت عمدہ خوشبودار۔ بمبئی پرست کلاں گن تاتپ پدی ناٹک ہندی ۲۔ ست درپن ۲ پاک رتناکر ہندی ۲ مورتی تتو نروپن ہندی ۲۔

المشتہر منیجر مطبع ست دھرم پرچارک، جالندھر

استری سکھشا

کی ہندی بھاشہ میں لالہ دیوراج منیجر کنیا مہاودیالہ رچت پستکیں

شالا کی کنیا

یہ ۲۰۸ صفحہ کی اتنا سے چھپی ہوئی کتاب ہے۔ اس کی قیمت صرف ۱؎ بلا محصول ہے اسمیں سرل بھاشہ میں کنیاؤں کو منوہر اُپدیش دیئے ہوئے ہیں۔

اخباروں کا ریویو

ہار بنجر اتی اُتم پستک ہے۔ استریوں کے لیئے نہایت مفید ہے۔

پنجاب پیٹریٹ۔ اس پستک میں لالہ دیوراج نے صاف اور سرل بھاشہ میں کنیاؤں کو اُتم بہن اور اُتم بھاریا اور اُتم ماتا بننے کے لیئے شکشا دی ہے۔ اس پستک میں کوئی ایسی بات نہیں جس پر کسی مذہب کا آدمی اعتراض کر سکتا ہو۔

دھرم رکھشک کنیاؤں کے لیئے یہ پستک ایک شکشک کا کام دیگی کنیاؤں کو ضروری اُپدیش اس طرز سے دیئے گئے ہیں۔ کہ کنیائیں لکھنا پڑھنا بھی سیکھ جائیں اور ساتھ ہی انکے آچار بیوہار بھی شدھ ہو جائیں۔

تربھون - ہم خواہش کیساتھ اس پستک کی ان صاحبان کے پاس سفارش کرتے ہیں جو اپنی کنیاؤں کو مفید عجیب اور دلکشا ایک پستک دینا چاہتے ہیں۔

بھارت بھگنی اسمیں بڑے اتم اُپ یوگی اوپدیش دیئے گئے ہیں۔ ہر ایک کنیا پاٹھشالا کے لیئے یہ پستک بڑی اتم ہے۔

سول ملٹری گزٹ لاہور - ہر ایک بھارت ورشی کنیا کو یہ پستک پڑھنی چاہیئے۔

ست دھرم پرچارک جالندھر - اس اپورب گرنتھ کی بھاشا منوہر اور سرل النکاروں سے سجت ہے۔ یہ پستک استری شکشا کے گرنتھوں میں اُلا درجہ رکھتی ہے۔ ہم اس کتاب کو بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے دیش کی کنیا پاٹھشالاؤں کے سلسلہ تعلیم میں داخل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

بھارت سیوک کنیاؤں کو انکے تمام فرائض کے متعلق بڑی قیمتی ہدایتیں منوہر شبدوں میں کیگئی ہیں۔

بھارت سدھار - یہ کتاب چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تعلیم کی خاطر بنائی گئی ہے۔ اور اس مطلب کیلئے مصنف کے ارادے کو پورا کریگی۔

انیس ہند - اس کتاب میں صبح سے لیکر رات تک جو کچھ ہماری کنیاؤں کو کرنا چاہیئے۔ انکے بارہ میں نہائیت خوبی سے اوپدیش دیئے گئے ہیں۔ عبارت نہایت سلیس بامحاورہ اور موثر ہے۔

قیصری جالندھر - کتاب نہائیت عمدہ ہے۔

پیوپلز سرونٹ - ہم اس کتاب کی تمام ہندی النو کیلیئے سفارش کرتے ہیں۔

سوبودھ کنیا

۴۴ صفحہ کی یہ کتاب کنیا و استریوں کے پڑھنے لوگیہ ہے۔ اسمیں پرچین اور نوین اتی منوہر کتھائیں ہیں جنکے پڑھنے سے استریوں میں دھرم بھاؤ شوربیرتا اور فرض پورا کرنیکی رُچی بڑھتی ہے۔ قیمت ۲ر بلا محصول۔

اخباروں کے ریویو

ہارینجر - اسمیں دلچسپ کتھائیں ہیں جنسے استریوں میں بڑی پریرن ہونگی۔

پیوپلز سرونٹ - کتھائیں منوہر ہیں اور انکا پاٹھ کنیاؤں کو لابھ دایک ہوگا۔

ہر میلن - کتھائیں عمدہ رِیتی سے بیان کیگئی ہیں عبارت منوہر ہے چھپائی عمدہ ہے۔

بھارت بھگنی - بڑی اُپکارک پستک ہے۔ اسکا پرچار سب پاٹھشالاؤں میں ہونا چاہیئے۔

دھرم رتناولی

اسمیں سرل بھاشا میں النکاروں کے ساتھ پانچ دھرموں پر اوپدیش دیا گیا ہے قیمت ۲ پائی۔ اسکے سوائے ان پڑھ استریوں کی پاترا در چیر شالا یہ دو گرنتھ اردو حروف میں۔ قیمت ۳ پائی۔

المشتہر

سندرابن کوٹ کشن چند جالندھر شہر

مجرب! مجرب!! مجرب!!!

روغن دافع لو اسیر خونی و بادی

تعریف فضول ہے مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ اگر بیمار پرہیز کریگا تو تین روز میں ورنہ ایک ہفتہ میں بالکل جاتی رہیگی قیمت فی شیشی جو کہ ایک مریض کے لیئے کافی ہے صرف ایک روپیہ چار آنے۔ امراکے لیئے دو روپیہ۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس دونگا۔ خریدار اپنا پتہ صاف طور سے لکھیں اور قریب کے سٹیشن سے بھی مطلع کریں۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ قیمت پیشگی یا بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہیئے۔ استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہوگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آویں۔

المشتہر دُنی چند بیچل ہوجن شالا چوڑا بازار لودھیانہ پنجاب

آریہ سماجک ٹریکٹ

مورتی پرکاش ۳ پائی۔ ایشر کی ہستی ۲ پائی۔ ایشور کے ساکار نراکار ۲ پائی۔ مکتی ویوستھا ۳ پائی۔ کرم ویوستھا ۳ پائی۔ ورن ویوستھا ۲ پائی۔ رگوید کے پہلے منتر کی ویاکھیا ۳ پائی۔ الہام کی ضرورت ۳ پائی۔ عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی۔ وید کیسے نازل ہوئے ۳ پائی۔ جگناتھ لیلا ۳ پائی۔ نوجوانوں اٹھو ۳ پائی۔ نسخہ تباہی ہند ۳ پائی۔ آدمی اور شیر کا مباحثہ ۳ پائی۔ گنگا اشنان ۳ پائی۔ مادہ کی قدامت ۳ پائی۔

ہندی ٹریکٹ - شرادھ ویوستھا ۲ پائی۔ ایشر وچار ۲ پائی۔ راماین سار ۲ پائی۔ دھرم پرچار ۲ پائی۔ نمستے ۲ پائی۔ عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی۔ نت کرم وِدھی ۳ پائی۔ عیسائی مت لیلا ۳ پائی۔ مورتی تت نردین ۳ر دیشیا ناٹک ۴ر۔ ہندی کی پہلی پستک ۲ پائی۔ شرالی کی کتھا ۳ پائی۔ سبھا پرین بھجن نول سنگھ ۴ر۔ بھاشہ ٹیکا پستکیں یجروید بھاشا ٹیکا سہت جسکو ہر ایک پڑھ سکتے ہیں ۶ر سانکھیہ مت کومدی بھاشا ٹیکا ۶ر ویشیشک سنسکرت ٹیکا بھاشہ ٹیکا ۱۲ر۔ ویشیشک بھاشا ٹیکا ۶ر یوگ درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ر۔ چانکیہ نیتی بھاشا ٹیکا پاندے راجارام ۹ر۔ چانکیہ نیتی بھاشا ٹیکا ۲ر نیائے درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ر۔ ویشیشک درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ر۔ سانکھیہ درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ر ویدانت درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ر ویدرہس بھاشہ ٹیکا ۱۲ر

انکے علاوہ آریہ سماج اور سنسکرت شاستروں کی کل پستکیں مل سکتی ہیں۔ دس روپیہ کے خریدار کو سوائے ہندی کی پستکوں کے ۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا اور ٹریکٹوں پر ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔

مصنفہ پنڈت لیکھرام کی کتابیں نسخہ خبط احمدیہ ۳ر کرسچین مت درپن ۱ر رسالہ جہاد ۶ر راہ نجات ۱ر۔

پستک ملنے کا پتہ

پنڈت ہیرا لال مینجر آریہ پستکالیہ دریبہ کلاں دہلی

نمبر ۴ | مطبوعہ ۱۱ ماگھ سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۲۲ جنوری سنہ ۱۸۹۷ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

यजुर्वेद: अ३ मं ३

तत्त्वा समिद्भिरङ्गिरो घृतेन वर्द्धयामसि॥ बृहच्छोचायविष्ठ्य॥३॥

"جو پدارتھوں کو پراپت کرائے اور اُن کے بھید کرنے میں اتی بلوان - بڑے تیج سے یکت اگنی پرکاش کرتا ہے - اُسکو سمدھا اور گھی سے بڑھاتے ہیں"

گھی اور سمدھا گو اگنی کو زیادہ سے زیادہ پرچنڈ کرتے چلے جاتے ہیں - تاہم یہہ چیزیں صرف ذریعہ ہیں - اصل شکتی اگنی کی ہی ہے - جو کہ پدارتھوں کو پراپت کراتی، اور اپنی بڑی بھید کی شکتی کے دوارا پدارتھوں کو چھن بھن کر کے اُن سے جگت کا نانا پرکار کا اپکار کراتی ہے - اس منتر میں منشیوں کو خبردار کیا گیا ہے - کہ مبادا وے غلطی سے اگنی کی شکتیوں کو بھولکر دوسرے پدارتھوں سے ہی اپکار لینا ان بیٹھیں - جگت کے بڑے سے بڑے گندھی پدارتھ - پدارتھ درگندھی کا ناش نہیں کر سکتے - گو درگندھی میں ملکر ایک نیا روپ گرہن کر لیویں - اسلیئے عطر اور خوشبودار چیزوں کی موجودگی میں بھی درگندھ کے دکار دور کرنے کے لیئے اگنی سے سہایتا لینے کی ضرورت پر ویدوں نے زور دیا ہے - پس اس بلوان اگنی کو سمدھا اور گھی سے پرچنڈ کرنا چاہیئے -

جلسے

سود پیرہ آریہ سماج سالانہ جلسہ ۲۸ فروری و یکم مارچ سنہ ۱۸۹۷ء

ڈیرہ اسمعیلخاں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۷ و ۱۸ مارچ سنہ ۱۸۹۷ء ایام تعطیلات میں ہوگا -

مختصر حقیقت سیری مادھو سدھانتو نامی سبھا

از

سیرینواس راؤ ڈپٹی اکونٹنٹ متعلقہ انسپکٹری دفتر پولیس ضلع و پوسٹ دھارواڑ

آریہ سماج ایک دھرم سبھا ہے اور چونکہ اُس نے پرتھوی میں ویدک دھرم پرچار کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے - اس لیئے دنیا کے سب پنتھ اور اُنکے سبھاؤں کی حقیقت اُسکو معلوم رہنا ضروری ہے - اور ایسے بھی خصوصاً بھارت ورش کے اور ایسے بھی ویدانویائی پنتھوں کے تو لازمی طور پر - اسواسطے نیچے اوپر لکھی ہوئی سبھا کی حقیقت بطور خلاصہ آپکی خدمت میں روانہ کی ہے سوامی جی کرت ستیارتھ پرکاش طبع دوئم (کذا) بھی صفحہ ۳۷۳ میں مدھومت (मध्वमत) کے بارے میں بہت ہی مختصر طور پر درج ہے - میں اُس مت کا سدھانت اور اپ سدھانت وغیرہ درج ذیل کرتا ہوں تاکہ آریہ پنڈتوں کو اسپر غور کرنیکا موقعہ ملے - یہہ پنتھ بھارت کے ہر جگہ پہیلا ہوا نہیں ہے خصوصاً دکھن میں تو اسکا بہت برا زور ہے - اسمیں بڑے بڑے ودوان گزرے ہیں اور انہوں نے بہت کتابیں تصنیف کی ہیں - اور یہہ پنتھ وید کو پرمیشور پرنیت ماننے والا ہے - اور سکا دکھی سیری ہے -

اس پنتھ کے بانی مادھوا چاریہ جی کا سنکشیپ جیون چرتر	قریباً آٹھسو یا نوسو سال گزرے

ہیں کہ اداویت پنتھ (جیو برہم کو ایک ماننے والے) اور وششٹا دویت (جیو برہم کا انش ماننے والے) یہہ مت اتی پربل ہوئے - جبر سے پنتھ میں لانیوالا (مسلمانی دھرم) تھوڑے ہی دنوں میں ہندوستان میں داخل ہونیوالا تھا - ایسے سمے میں بمبئی کے دکھن میں ملک کرناٹک کے ایک گرام جسکو سنسکرت میں جت پنتھ اور حال اُسکو اُرپی کہتے ہیں - جو منگرول بندر کے اوتر میں واقعہ ہے - اور اُس منگرول میں آریہ سماج ہے سو آپ جانتے ہیں - وہاں برہمن کل میں ایک مہاتما پیدا ہوا - بعد ادھین کے سنسکرت ادھین کے لیئے ایک سنیاسی کے سپرد کیا گیا - جب سنسکرت میں مہارت پوری ہوئی تب وہ جیو اور ایشور کی ایکتا پر زبردست شنکا اوٹھانے لگا - اُسکا سمادھان اُس سنیاسی سے نہیں ہو سکتا تھا - آخر اُس سنیاسی نے عاجز آکر اُس سے کہا کہ میرے سے بڑھکر ایک ودوان سنیاسی کانچی نگر میں رہتا ہے - اُسکے نام خط لکھدیتا ہوں البتہ وہ تمہارے شنکاوں کا سمادھان بخوبی کریگا - خط لیکر وہ کانچی پہونچا اور اُس ودوان سنیاسی سے پرشنوتر کرنے سے وہ بھی عاجز ہوگیا - اُسنے ایک خط کاشی

کے ایک بڑے نامور پنڈت کو وید وہاں سنجکر اُس پنڈت سے اور دوسرے وِدوانوں منیوں سے بحث مباحثہ کیا۔ وہاں بھی اسکا وجے رہا۔ کاشی میں جے پاکر وہ مہاتما دکھن میں واپس آیا۔ ایک سنیاسی دوران گوبند پادا نام کے نے جو جیو اور ایشور کو بھن سمجھتا تھا۔ اسکے ہاتھ سے سنیاس گرہن کیا اور اپنی عمر کے ۷۸ سال تک اکھنڈ برہمچریہ سے کاشی اور بدری کیدارناتھ تک دھرم اپدیش کرتا گیا۔ اور اسوقت جو وید ورودھ ۲۱ پنتھ تھے انکا کھنڈن بھی کرتا رہا۔ اور بڑے بڑے ودوان اور پنڈتوں سے مباحثوں میں جیتا آخر کار کوہ ہمالیہ میں چلا گیا پھر واپس نہیں آیا۔ اس مہان پنتھ والوں کا اتنہو وشواس ہے کہ اب تک وید ویاس جی کوہ ہمالیہ کے بدری بن میں تپ کر رہے ہیں لو یہہ مہاتما اُن کے نزدیک ویدوں کا ابھیاس کرنے کے لئے چلا گیا ہے۔ یہہ مہاتما دو تامیں سوامی شنکراچاریہ سے کم نہ تھا۔ اُس کے نام سے ۴۲ گرنتھ پرسدھ ہیں۔ وہ اس کے بنائے جاتے ہیں۔ جیسے شنکراچاریہ جی کے ششوں نے اُن کو مہادیو جی کا اوتار بتاتے ہیں ویسے ہی مدھو پنتھ والے اس مہاتما کو وایو دیوتا کا اوتار ظاہر کرتے ہیں۔ اس مہاتما کو مدھواچاریہ اننت تیرتھ۔ بھگوت پادآچاریہ وغیرہ کہتے ہیں۔

اس مہاتما کا سدھانت تین پدارتھ اناد ہیں۔ ایشور۔ جیو۔ اور پرکرتی۔ یہہ تینوں نتیہ ہیں۔ انکو ناش کبھی نہیں ہے۔

پانچ بھید (۱) پرمیشور اور جیو کا بھید۔ (۲) پرمیشور اور جڑ کا بھید (۳) جیو جیو کا بھید۔ (۴) جیو اور جڑ کا بھید۔ (۵) جڑ جڑ کا بھید

پھر جیووں میں تین بھید۔ (۱) ساتوک۔ (۲) راجس (۳) تامس۔

تامس جیو کبھی مکتی پرت نہیں جاتے ہمیشہ نرک کے بھاگی ہیں۔

(۳) جیو مکتی سے کبھی واپس نہیں آتا۔

(۴) پرمیشور اوتار لیتا ہے۔ اوتار سنتان ہیں۔

(۵) دیوتاؤں میں کرم سے ڈگریاں ہیں جیسے اندر سے مہادیو بڑے۔ اُن سے وراد شیش بڑے۔ اُن سے وایو بڑے اُن سے چوکھی برہما بڑے۔ اُن سے لکشمی بڑی۔ اُن سے پرمیشور بڑا۔

(۶) شریر کے ہر ایک انگ کا ابھمانی دیوتا ہے ایک ایک ہے۔ اسکا جھگڑا معلوم کرانا ہو تو کسی دن کھونا ہے۔

(۷) وید پرمیشور پرنت ہیں پہلے وہ ارتھ سہت ہی پڑھنا چاہیئے۔ ویدانوکول وہ گرنتھ اسکے ورودھ وہ تیاجیہ ہے۔

(۸) ایکادشی برت نرجلی کرنا ضرور ہے۔

(۹) اٹھارہ پران ویاس جی کرت ہیں مگر اُن سے چھ ساتوک چھ راجس۔ چھ تامس ہیں۔ مادھو انکو چھ ساتوک پران ہی دیکھنے یوگیہ ہیں۔

(۱۰) سوپن کو ستیہ ماننا چاہیئے۔ جو وہ ستیہ کہے وہ نرک گامی ہے۔

(۱۱) یگیہ میں پشٹ پشو کام میں لایا جاوے کر جاندار پشو نہیں۔

(۱۲) مدھواچاریہ جی نے وید اور شاستر دیکھ کر جو گرنتھ بنائے ہیں۔ سب مادھو کو اُسی کا انوشٹھن کرنا چاہیئے۔ (اس پرتی بندھن نے مدھو کا خراب کیا)

(۱۳) کلی جگ میں بہت ادھرم ہے۔

(۱۴) ہر ایک مورتی وشنا لگ ہم کو جب ہیں مگر اسکے انتر گت پرماتما ہی کرکے تصور کرکے پوجا کرنا چاہیئے۔

بیٹھے بڑے بڑے آپکے ہانت یہاں دکھائی ہیں۔ مدھو وجیہ میں لکھا ہوا ہے۔ کہ سوامی شنکراچاریہ جی کو منیمان نکش جو کہ کبیر دیوتا کا نوکر تھا بھیم سے ورہ پدی کے کہنے پر کبیر دیوتا کے بن کو کمل کے پھول لانے گیا تھا اُسوقت کبیرکے یودھ میں اسکو مار ڈالا۔ وہی منیمان کلیوگ میں شنکراچاریہ ہوکر اتپن ہوا۔ اور مایاواد ستھاپن کیا ہے۔ جو سروتھا وید ورودھ ہے۔

مینمجری

मणिमंजरीग्रन्थ

میں تو سوامی شنکراچاریہ جی کی نسبت کتنے ہی سست الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ جو ناگفتہ بہ ہے۔ باوجود اس کے شنکراچاریہ جی کے پیتانوایی لوگ مدھوں کو اپنے سہایک سمجھتے ہیں۔ اور متر تصور کرتے ہیں سوامی دیانند سرسوتی جی نے سوامی شنکراچاریہ جی کی نسبت ایک بھی لفظ ایسا نہیں لکھا جس سے کہ انکے متانویاییوں کے دل کو چوٹ لگے۔ اسپر بھی دیانند جی کا نام نکلتے ہی بدکلامی سے پیش آتے ہیں۔ یہہ ابھی دانائی ہے۔

میں نے چند مدھو پنڈتوں کو جو جاری تھے۔ سوامی جی کے سدھانت وغیرہ بتایا اور اُن کے پرشنوں پر بہت اسپشٹی کرن بھی کیا۔ کرناٹک بھاشا میں کیا انہوں نے مکت کنٹھ سے کہا کہ ہم نے آج ہی سنا اور دیکھا کہ اونست

उपनिषत

اور یہ اہمن گرنتھہ وید نہیں ہیں۔ وہ سمرتی گرنتھہ ہیں۔ اُنہوں نے یہہ بھی قبول کیا کہ انکو وید کہنے میں جھوٹی دلیلیں گھڑنی پڑتی تھیں۔ گویا یہہ ایسا تھا کہ شیر اگر کسے ہاتھ پاؤں میں بیڑی ڈالکر شیر رکھنے کے موافق تھیں۔

پنڈت سورگ میں برہسپتی کو سنکر گنتھوں میں ہنستے رہے۔ تکتی سے لوٹ آئے کے بارے میں اُنہوں نے کہا کہ سچ ہے جیو نت ماننا اور

मध्व पुँ कलपयेत

سمجھا کرنا اور مکتی سے جیو کو لوٹ نہ آنا ماننا یہہ اشبھ ہی نہیں بلکہ اجاگل سنتن ہے۔ مدہوان میں تپت مدرا کا جو پرچار جاری ہے وہ مدہواچاریہ جی کے لپچات کئی سو ورش بعد سے چلا۔ اُن کے مکھیہ مٹھوں میں جو رامچندر جی اور سیتا جی کی مورتیوں کی پوجا نتیہ ہوتی ہے۔ وہ مورتیاں مدہواچاریہ جی کے جدید مناہہ تیرتھہ اُن کے بعد نرہر تیرتھہ جی کے وقت میں اوڑیسا جگناتھ جی کے راجا کے بھنڈار خانہ سے لائے گئے ہیں۔ جس مدہواچاریہ جی کا پتہ نا تت کرپر تیتور جیو اور جبر سے بھیم ہے۔ اور مورتی پوجا دھاوہمہ ہے۔ اور انہیں سوا آچاریہ جی کے نام سے منتر تسار پستک بنی ہوئی ہے جسمیں کہ اتھ سے انتی تک مورتی پوجا کے ودہان ہے۔ اسپر سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس تھا تما پیچھے اُن کے چیلوں نے اُن کے نام سے پستک گھڑ دی ہوگی کیونکہ بابا داد کنڈن وغیرہ پستک جو مدہواچاریہ جی کے لکھے ہیں۔ اُن کے وچار کیسے سُندر

ہیں۔ مگر مہابھارت تاتپریہ نرنیہ اور سندر کانڈ رامائن جو مدہواچاریہ جی کے نام سے مشہور ہیں۔ اُنہیں لکھا ہوا ہے کہ راون نے سیتا جی کو لنکا نہیں لے گیا بلکہ سیتا جی کے چھاؤں کو لے گیا۔ کیونکہ سیتا جی لکشمی دیوی کا اوتار لکشمی جی کو چھونے کی یوگیتا راون کو نہ تھی۔ اِس لیے سیتا جی کے چھاؤں کو لے گیا۔ یہہ کتنی اشبھ بات ہے کہ اصل پدارتھ اُسکا چھاؤں کیسا دو ہو سکتا ہے۔ ایسے ایسے ادچار کی باتیں بھی اُنکے گرنتھوں میں پائی جاتی ہیں۔

> مدہواچاریہ جی کے مٹھوں کے حالات

مدہواچاریہ جی سے چھٹے یا ساتویں گدی نشین راجچندر تیرتھ کے وقت میں وہ ادل چار ہوئے تھے۔ اُسوقت ایک کو اور دوسری دفعہ بچار ہوئے تھے اُسوقت ایک کو اُنہی دونوں کو سنیاس دئیے تھے۔ اُن کے دیہانت کے بعد دونوں شِشیوں نے ملک وغیرہ بانٹ لیا ایک کی طرف اُتر کا ملک دوسرے کی طرف دکھن۔ اور ایک کے پاس جگناتھ سے لائے۔ سو رامچندر جی دوسری کی طرف سیتا جی کی مورتی ایسا وبھاگ ہوا۔ جہاں مدہواچاریہ جی کا جنم ہوا تھا اُس اوڑپی گاؤں میں ایک سری کرشن جی کی مورتی ہے۔ اُسکے نذر و بھینٹ نیویدیہ وغیرہ کے خرچ کے لیے ہزاروں روپیہ کی جاگیر ہے۔ اور پوجا کے لیے ۸ سنیاسی مقرر ہیں۔ ہر ایک کا مٹھ علیحدہ علیحدہ ہے۔ مگر یہہ وتسا دی مٹھ کے ماتحت ہیں۔ اور ایک مٹھ ویاسراے

سوامی جی کا ہے۔ اور ایک مدہواچاریہ جی کے گرو کا کل ۱۲ مٹھ ہیں۔ اور اُنکے خرچ کے لیے ہزاروں روپیہ کے گرام جاگیر میں اُن کے استھان کرناٹک میں ہیں۔ انگریزی سرکار میسور سرکار نظام وغیرہ میں جاگیر ہیں۔

میسور ریاست کا مشہور دیوان پورنیا اسی مٹھ کا شِشیہ تھا۔ جو مشہور حیدرآباد کا دیوان تھا۔

> خلاصہ حقیقت سمجھانے کو

مدہواچاریہ جی کے سدہانتوں کی اُنتی کرانے کے ارادے سے مہاشہ پنچی سبرا رجی ڈپٹی کلکٹر گوداوری ڈسٹرکٹ نے ۱۶ یا ۱۷ سال پیشتر سے کوشش جاری کی اور مدراس ریلوے ریچی گنٹا اسٹیشن سے ۳ کوس فاصلہ پر پدم تیرتھ کر کے ایک جائے ہے جو ترپتی دیوالہ سے ۲ کوس ہے وہاں استھاپن کیا ہے۔ اُسکا سنرواں وارشک رپورٹ مرہٹی بھاشہ میں چھپا ہے۔ اُسکا خلاصہ آپکے ملاحظہ کے لیے حسب مندرجہ ذیل ہے۔ اصل رپورٹ کی آپ کو ضرورت ہو تو بھیجنے روانہ کر دیتا ہوں۔ یہہ رپورٹ سنہ ۱۸۹۵-۹۶ کا ہے۔ اسکے کل ۲۴۹ صفحہ ہیں۔ ان میں رپورٹ ہی ۱۶۰ صفحہ کا ہے فنڈ کا جمع اور دکشنا اسواری تخمینہ ۷۹ صفحہ کا ہے۔ آیندہ سال امتحان کا تخمینہ اور نیم وغیرہ ۱۰ صفحہ کا۔ ایسے کل ۲۴۹ صفحہ کا ہے۔ پہلے کے ۱۶۰ صفحہ میں پرنتو پرارتھنا کشمی اور گرو کی ستتی دنکماچل بھاشیہ۔ تاسی۔ بھا۔ بھسم اور منتر اکسیر وغیروں میں ۶۱ صفحہ ہیں۔ در دیہ۔

لیے مہامنتر کا پرواس प्रवास سبھا کا ورنن۔ جاسے اوما
کا بیان۔ دوا اور سنسکرت کتنک فروخت کا ذکر ہے امتحان کے
دلو ستھا کا ورنن ہیں ١٦ صفحہ باقی کے لکچروں خرچ ہوئے
ہیں۔

پرتھم دن جو لکچر ہوئے اُن کا سارانش

لکچرار کا نام	کس وشے میں دیا	کس صفحے سے کس صفحے تک
شانتا نند آچاریہ سرادھ پرچارک	وشنو پرشوتم اور رما اور برہما وغیرہ دیوتاؤں کا تارتمیہ جیو پار تنتر وشنو	٦ ٧ سے ٧٧
سری نواس آچاریہ منڈپ	انگلش ودیا کی وجہ سے اپنا دھرم چھوڑ لوگ ادھرم میں ہتا پسند کرتے ہیں۔ وہ ٹھیک نہیں وہ ہوا پیر دوا وغیرہ ادھرم کام کی طرف متوجہ نہ ہو کر ویدک دھرم میں چلنے کے باعث ہیں	٧٧
سوامی ایا چاریہ ہوبلی	جیو اور ایشور بھید جان کر اوپاسنا کرنا چاہیے کہ باریں	٧٨

प्रति پوشیدہ شدہ پر تپداسے سپتمی تک ۷ دن میں
آئے ہوئے برہمن لوگوں کا بھوجن حسب ذیل ہوا۔
معائنہ ناشری سبھیوں راؤ کے فرد کے بموجب

	نام تِتھی	دن کی تعداد برہمن بھوجن کی	رات کی تعداد برہمن بھوجن کی	جملہ	کیفیت
١	پوس شدہ پرتپدا پورن	١٢٢٠	١٣٦٠	٢٥٨٠	
٢	پرتپدا باقی کا	٣٢٩٦	٢٨٦٠	٦١٥٦	
٣	دویتیہ	٣٦٠٠	٢٦٤٠	٦٢٤٠	
٤	ترتیہ	٤٦٣٥	٣٣٧١	٨٠٠٦	
٥	چتورتھی	٥٥٠٥	٣٠٢٥	٨٥٣٠	

پنچمی	٥٣٠	٠	٥٣٠
ششٹی	٥٠	٠	٥٠
میزان	١٨٨٣٦	١٣٢٥٦	٣٢٠٩٢

(نوٹ) تعداد سال گزشتہ ۲۳۳۲۱ تھی۔ اس سال ۸۷۷۱ زیادہ ہوئی
دن کا بھوجن بارہ ایک بجے کے اندر رات کا دس بجے کے
اندر ہوتا تھا۔ باقی آئندہ۔

ایڈیٹوریل نوٹس

حیدرآباد میں انجمن تبلیغ الاسلام کا کام

حیدرآباد دکن میں جریدہ روزگار ایک اخبار نکلتا ہے جسکی ۹ جنوری کے نمبر میں ظاہر کیا گیا ہے کہ وہاں کی انجمن اسلامیہ نے گزشتہ پانچ سالوں میں ۰۰ ۔ اشخاص کو مسلمان بنایا۔ نامہ نگار معصر موصوف لکھتا ہے۔ کہ اسی عرصہ میں عیسائیوں نے صرف سات شخصوں کو عیسائی بنایا۔ اسپر نامہ نگار لکھتا ہے کہ لوگ عیسائی مذہب کو صرف روپیہ کے لالچ سے قبول کرتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا مسلمان زن اور زر کے لالچ سے نہیں بنائے جاتے۔ اگر معقول تحقیقات کیجاوے تو اس نتیجہ پر پہونچنا کچھ مشکل نہ ہو کہ ہندوستان میں آجکل تبدیل مذہب کی محرک وہی طاقتیں کام کر رہی ہیں۔ اول زر۔ اور دوسری زن کوئی زمانہ تھا۔ جبکہ زمین بھی تبدیل کراتی تھی۔ اپنی ریاستیں قایم رکھنے اور اپنی زمینداریوں کی حفاظت کی غرض سے اسلامیہ سلطنت کے زمانہ میں لاکھوں آدمیوں نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا۔ لودھیانہ کے علاقہ میں ایک گاؤں ہے۔ کہ کل باشندے صرف بقایا مالگذاری سے بچنے کے لئے مسلمان ہو گئے تھے۔ پیچھے دھرم کے اتحاد نے بھارت ورش میں صدیوں سے اودیا کا اندھکار پیدا کر رکھا ہے جبکہ پوتر بھومی میں کرم اسلام کرمیوں کا آدرش دکھائی دیتا تھا۔ الوتریا نے آج اسکو دنیا کا راجیوں کا غلام بنا رکھا ہے مینشیہ دلی بناوٹ کا راجا آتا ہے جس زمانہ میں کہ اتما کو جسم اور دماغ پر فوقیت دی جاتی تھی۔ اسوقت لوگ اپنے سچے خیالات کو دبانے کی عادت نہیں رکھتے تھے۔ اسوقت شریر ہر ایک کو رہا ہے۔ اتما کو شریر پر نیوچھاور کیا جاتا ہے۔۔ پھر کب ممکن ہے۔ کہ

پیچھے دھرم کا یہ نتیجہ آو سے - عیسائی اور مسلمان اپنی تعداد بڑھا کر نازاں ہو رہے ہیں لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ اس تعداد کی افزونی کی کشمکش کا آخری نتیجہ کیا ہوگا جسمانی جد و جہد کی تو اس بیسویں صدی میں پہلے سے ہی ترقی ہو رہی ہے - حیوانی جوش پہلے ہی درجے کے اوپر پہنچا ہوا ہے - اس جوش سے بچانے اور سچی انسانیت لانے کا کام دھرم کی جماعتوں کا اعلیٰ فرض ہے - جب تک ایسے ہوئے ہوتے ہیں تب تک سچائی سے اپنا مشن پورا کرنے کے سنسار کو الٹا نرک دھام بنا رہے ہیں -

آریہ پتر کا لاہور ہمعصر آریہ پتر کا کالم آج کل سنجیدہ دھارمک مضامین سے پر دکھائی دیتے ہیں - ہیں یہ دیکھ کر بڑا پرسن ہوں کہ آریہ پتر آجکل شخصی حملوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہوا دھرم کے اصلی اصولوں پر بحث کر رہا ہے - ۹ جنوری کے پرچہ میں جو سلسلہ مضامین کہ آریہ سماج کی سرگرمی و دیگر شروع کیئے گئے ہیں - اگر اسی سپرٹ میں لکھے جاتے رہے تو پورین ولشو نہیں ویدک دھرم کے لیئے بڑا مفید کام کر دکھائینگے - پہلا مضمون جو کہ اپنے سلسلہ میں چوتھا ہے بڑی لیاقت سے لکھا ہوا ہے - ویدک دھرم کی جو سیوا کہ آریہ پتر انگریزی دان پبلک میں کر رہا ہے - وہ چھپی ہوئی نہیں ہے - لیکن جب سے کہ آریہ پرتی سبھا پنجاب کے ہاتھوں میں آ کر اسکے حجم میں ترقی ہوئی ہے - تب سے بلحاظ مضامین اور ترتیب اس پرچہ نے بہت بھاری ترقی کی ہے - جس محنت سے کہ آجکل ایڈیٹر اپنا پورا سمہ لگا کر اس پرچے کو طیار کرتا ہے - افسوس کہ آریہ پبلک نے اسکا کوئی حصہ بھی داد نہیں دی - ورنہ کب ممکن تھا کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو اس پرچہ کی بدولت سال گذشتہ میں بڑا بھاری نقصان اوٹھانا پڑتا - اگر یہ پرچہ کسی شوقین ملک میں شایع ہوتا تو شاید اسکی اشاعت اسقدر ہوتی کہ اسکے چلانیوالے اسکی آمدنی سے اور کئی مفید کام جاری کر سکتے - لیکن اس بے حس و حرکت دنیش میں یہ ممکن نہیں معلوم ہوتا میری سمجھ میں اگر آریہ سماج کے ممبر اپنا فرض ادا کرنے کی طرف متوجہ ہوں - تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا بہت سا بوجھ ہلکا ہو سکتا ہے - ہر ایک آریہ پرش ایک سچے پرچارک کا کام کر سکتا ہے - بشرطیکہ کام کرنے کی رُچی ہو - اپنا دُنیاوی کام کرتے ہوئے پیارے ناظرین آپ کو ہر ہفتے ایسے آدمیوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے - جو کسی انگلش ہیں دھرم کے متلاشی ہوتے ہیں - ہر ایک کے پاس اس پرچہ کی سفارش کیجئے - اگر پانچ میں سے ایک نے مان لیا تو سمجھیئے - کہ آپنے بلحاظ رو پیونکی مدد کی - اس طرح پر تھوڑے عرصہ میں ہی آریہ پتر کا اپنا خرچ نکالکر زیادہ تر ترقی اپنی حیثیت میں کر سکیگا -

ریویو

سادھارن دھرم - مصنفہ سوامی گن چند جی جوگی - اوپدیشک دھرم مہاتسو - سوامی سنوگن چند صاحب پہلے آریہ سماج کے ممبر تھے - پھر سادھو ہو بنے - اسی حالت میں پھر آریہ سماج سے علیحدہ ہو کر کائستھ کانفرنس کے لیئے کام کرتے رہے - وہاں بہت عرصہ تک کام کرتے کرتے شاید تھک گئے - تو پھر اجمیر میں دھرم مہوتسو اکٹھا کیا - آپکو دھرم مہوتسو کا اوپدیشک کیا کہیں آپ تو دھرم مہوتسو کی جان ہیں - آپ کا خیال ہے - کہ اگر ہر سال چند ایک مختلف مذاہب کے آدمی جمع ہو کر ایک جگہ تقریریں کر جائینگے - تو سب مذاہب اکٹھے ہو جائیں گے - چنانچہ اسی غرض کو مدنظر رکھ کر شاید یہ اردو بھاشہ کی کتاب لکھی گئی ہے - دھرم کو پانچ حصوں میں تقسیم کر کے شاریرک - مانسک - آتمک - گرستھ اور سادھارن دھرموں پر علیحدہ علیحدہ لکھا گیا ہے - ان دھرموں کی تشریح میں گو بہت کچھ مدد اُس تعلیم سے لی گئی ہے - جو کہ سوامی صاحب نے آریہ سماج سے سیکھی تاہم اسکا اقرار کہیں نہیں ہے - مختلف مذاہب کے مختصر حالات بھی سادھارن دھرم کی ذیل میں دیئے ہیں - لیکن نہ تو کوئی اُنکے نتیجہ ہی برآمد کیا گیا ہی اور نہ ہی اُنکی خصوصیتوں سے کچھ سکھشا بتلائی گئی ہے - البتہ پہلے چار دھرموں کی تشریح درشنوں سمیت کی گئی ہے - اور اس سے پڑھنے والوں کو بڑا فایدہ ہو سکیگا - چھپائی گو خوب صورت ہے تاہم بعض جگہوں میں روشن نہ ہونے کے باعث پڑھنے میں دقت ہوتی ہے - سرورق پر چھپا ہے - کہ " یہ پوتھی معرفت الشرداس صاحب سکنہ کنجاہ کے ملسکتی ہے " - کتاب کے خاتمہ پر ذکر ہے کہ مصنف نے جوگ کے سادھنوں سے گیان ایک مہاتما شوگر جی کی کرپا سے حاصل کیا - اور اُن مہاتما نے چالیس سالوں سے

سوں برت دھارن کیا ہوا ہے۔ انہوں نے مصنف کو خواب کے ذریعہ سے اوپدیش دیا۔

ساماجک خبریں

پنڈت رام رتن جی اوپدیشک کی معرفت دو صاحبان نے جالندھر سماج کی ممبری قبول کی ہے جنکا نام ذیل میں درج ہے۔ ایک صاحب لالہ گوردت شنکر کھتری ساکن قصبہ اوڑ ضلع جالندھر حال ملازم قصبہ دھولیہ ریاست نابھہ محکمہ بندوبست دوسرے صاحب لالہ تلسی داس صاحب ساکن لودھیانہ محلہ سودان حال ملازم محکمہ بندوبست مقام ریاست۔ ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء سے ۱۵ جنوری تک پنڈت دلوید بالو جی نے نادون جوالا مکھی ضلع کانگڑہ میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

نکیریاں آریہ سماج میں بموقعہ لوہڑی ہون ہوا۔ بعد ازاں سارے شہر میں نگر کیرتن کیا جو قریباً ۹ بجے رات کے ختم ہوا۔ موقعہ موقعہ پر حکیم رامسرنداس جی لکچر بھی دیتے رہے سماج کے پستکالہ کے واسطے اپیل ہونے پر مبلغ ۱۲ نقد چندہ جمع ہوا۔ لنگیات ممبران کو حکیم رامسرنداس نے ریوڑیاں تقسیم کیں ۱۲ جنوری کو چودھری لچھمنداس جی کے پُتر کا نام کرن سنسکار تھا۔ صبح کے وقت سب ممبران شہر میں نگر کیرتن کرتے ہوئے چودھری صاحب کے سنسکار میں شامل ہوئے۔ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ دو روپیہ چودھری صاحب نے مختلف فنڈات کی امداد میں دان دیئے اسی موقعہ پر حکیم رامسرنداس جی نے چھٹی پستکالہ فنڈ کو دان دیا۔ علاوہ اس کے چودھری صاحب نے ممبران کو پریتی بھوجن کرایا۔

۱۰ جنوری کو حکیم رامسرنداس جی کا عہدہ پردھانی سے استعفا پیش ہوا جو منظور ہوکر سبھا سے آئندہ لالہ جیون مل اگروال پردھان ہوئے۔

ہمارے ساماجک بھائی لالہ بسنتی لال ریلوے سٹیشن سے لکھتے ہیں کہ یہاں پر آریہ سماج قائم کرنیکی طیاری ہے۔ جس وقت کوئی اوپدیشک اس لائن سے گزرے تو یہاں ضرور ہی اوپدیش کرکے جاوے۔

کسولی آریہ سماج کے پریسیڈنٹ لالہ آتمارام جی چھاؤنی میانمیر میں تبدیل ہوکر آگئے ہیں۔ کسولی آریہ سماج کے ممبران دھرم ادھکاری انکی ساماجک خدمات کے لئے انکا دھنیاواد کرتے ہیں۔ اس سماج کے ساپتاہک جلسے برابر ہوتے ہیں۔

یکم جون سے آٹا فنڈ بدستور جاری ہے جسکی آج تک قریباً ... جمع ہوئے تھے جنمیں سے ... روپیہ معرفت پنڈت پورنانند جی آریہ پرتی ندھی سبھا میں ارسال کئے گئے۔ مگر ابھی تک باقاعدہ سماج میں کوئی رسید نہیں آئی۔ پنڈت ... جیون لال طالب علم ہمیشہ یتیم خانہ کے لئے چندہ کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

رشی ترپن۔ دسہرہ۔ دیوالی وغیرہ تیوہاروں کے موقعوں پر سماج مندر میں برابر ہون ہوتے رہے۔ مسٹر براہمن سماج کے کام میں بہت انٹرسٹ لیتے ہیں۔ آپ نے سنسکرت کی تعلیم اچھی حاصل کرلی۔ اور وقتاً فوقتاً ساماجک اصول پر لکچر بھی دیا کرتے ہیں۔ سماج کے ساپتاہک جلسے ماسٹر ادھو سُدرشن لال جی کے مکان پر ہوا کرتے ہیں۔ منتری سماج پرارتھنا کرتے ہیں کوئی اوپدیشک یا کوئی ساماجک بھائی اگر ایام گرمی میں پہاڑ پر آنا چاہیں تو یہاں ضرور تشریف لایا کریں۔ کیونکہ ایک تو یہاں کی آب و ہوا عمدہ ہے۔ دوئم سردی اچھی ہوا کرتی ہے۔ سوم خرچ کم ہوتا ہے۔ ۱۴-۱۵ جنوری کو یہاں پر ۱۰ ... بارش ہوئی۔

حیدرآباد سندھ میں مسٹر دولت رام ... کی کوشش سے ہون کے لئے چندہ ہو رہا ہے۔ اب تک ۲۵۰ روپیہ تک پہونچ چکا ہے۔ اور امید ہے کہ ۳۰۰ روپیہ تک پہونچ جاویگا۔

لالہ سری رام جی کسولی سے لکھتے ہیں کہ ساماجک کتابوں اور اخباروں پر دوسرے ممتوں کے علاوہ آریہ ممبر بھی ہونا چاہئے خاص کرکے ست دھرم پرچارک پر اور کتب ویدک یتر الہ پر زیادہ زور دیتے ہیں۔

کھیڑہ افغانان ضلع سہارنپور میں تو تین چار ماہ سے سماج قائم ہے مگر اخبار میں مشتہر نہیں ہوا تھا۔ ادھکاریان تفصیل ذیل ہیں۔ پنڈت رامچندر شرما پردھان۔ بابو گنپتی لال جی اُپ پردھان۔ لالہ سکھدیو رام منتری۔ لالہ کندن لال جی اُپ منتری۔ پنڈت ملاراج کوشادھیکش۔ لالہ شنکر لال پستکادھیکش کل ۱۶ ممبر درج رجسٹر ہیں۔ لالہ گنپتی لال جی لکھتے ہیں کہ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا ملک مغربی و شمالی

اُس سماج کو اُپدیش دوارا امداد پہونچاتی رہی تو یہہ سماج بہت ترقی کرکے دکھادیگی ۔

موضع داود تحصیل و ضلع سیالکوٹ میں حکیم سنت رام پرچارک کی کوشش سے ایک نیا آریہ سماج قایم ہوگیا ہے جسکے پردھان مستری نہال چند منتری لالہ مہتاب رائے اُپ پردھان - لالہ امیچند جی پستکادھیکش خزانچی کا عہدہ خالی ہے ۔ ابھی ٹھیکہ پردھان جی کام کرتے ہیں ۔ اچھے اچھے ذی عزت اصحاب اِسکے سبھاسد اور ممبر ہیں ۔

کروڑ ڈیرہ اسمٰعیلخاں ۔ اسکے ادھیکاریاں کا انتخاب سال ۱۸۹۵ء کیلئے حسب ذیل ہوا ۔ منشی ہیرا لال جی پردھان - لالہ دھرم چند جی اُپ پردھان - گنگا رام منتری - لالہ جسونت رام اُپ منتری و پستکادھیکش - لالہ منوشی رام جی خزانچی - لالہ لوچن داس جی - لالہ ہیرا رام جی لالہ وسندہ رام جی ۔ ممبران انترنگ سبھا ۔

منتری آریہ سماج رانچی لکھتے ہیں ۔ ہمارے پورشارتھی اور اُدیوگی سابق کوشادھیکش بابو ہربنس سنگھ محرر منصفی جو یہاں سے تبدیل ہوکر بمقام لوہردگا جو یہاں سے لفاصلہ ۴۴ میل پچھم کی جانب واقعہ ہے ۔ ایک نوین آریہ سماج قایم ہوا ہے ۔ ۱۲ ممبر درج رجسٹر ہوئے ۔ پرماتما اِس نئے سماج کو چرنجیو کرے اور ممبروں کو اُتساہ پردان کرے ۔ بابو ہربنس سنگھ کا پورشارتھ سراہنیہ ہے ۔ ہمارے پردھان بابو بالکرشن سہائے جی مناسب سمتی برابر بابو ہربنس سنگھ کو دیتے رہے ہیں ۔

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

اندھی ماتا کا بچہ

اندھی ماتا کا بچہ یا یوں کہو کہ مورکھ و ودیا ہینی جس پدارتھ کی اصلیت کو اپنی آیو بھر میں عبور کریگا - ودیاوتی ماتا کا بچہ اُس پدارتھ کی ماہیت کو بہت جلد پہونچ سکتا ہے کیونکہ سُشکشت ماتا کا بچہ سُشکشت تعلیم پر قدم رکھتا ہے ۔ بزور سیتھم مادری تعلیم جو اسکے انجن دماغ میں کام کررہی ہے اپنی منزل مقصود یعنی علم کے مراحل مشکلات کو حل کرتا ہوا اُس طرح جلد پہونچ سکتا ہے کہ جیسے ایک مسافر بسواری ریلوے باآرام مسافت طے کرتا ہوا اپنے منزل مقصود پر پہونچتا ہے ۔ بمقابلہ اسکے مورکھ ماتا کا بچہ یا مورکھ سٹوڈنٹ جسکی مادری تعلیم نکمی ہے - انیک پرکار کے باغوں اور جنگلوں بیابانوں اور پہاڑوں اور ندی و نالہ گرام گرام نگر بہ نگر بھٹکتا ہوا گرتا پڑتا ساحل مراد کو پہونچتا ہے - کیونکہ کچھ حصہ پیاری عمر کا لہو و لعب میں ضایع گیا - باقی جو رہ گیا تھا - وہ آیندہ منزل مقصود کے طے کرنیکے لیے کافی معلوم نہیں ہوتا - جو اُس نے دشوار گذار علم کی بھری گھاٹیاں طے کرنی ہیں - بچپن میں اُسکی وچار شکتی کو ایسی خوراک نہیں ملی ہے - جو اُسکے دماغ سے زور آور دلایل نکالتی ہوئی علمی پہاڑیوں کی چوٹی پر گونجتی - افسوس کہ مورکھ ماتا نے جو مورکھ اولاد کے دماغ کو صدمہ پہونچایا ہے - اُس صدمہ کو بڑے بڑے ڈاکٹر اور کالجوں کے پروفیسر دور کرنے سے مجبور اور عاری ہیں - سعدی نے کیا خوب کہا ہے ۔

تربیت نااہل را چون گردگان برگنبد است

[illegible] انسانی تواریخ میں سب سے پہلا اور مشہور واقعہ ماتا کی پرورش اور شکشا ہے - کیونکہ اکثر بچہ ایسے گمبھیر پرشن کیا کرتا ہے - کہ ہے ماتا پرماتما کیا ہے - آسمان کیا ہے - سورج اور چاند اور تارا اگن کیا ہے - دھوپ کیونکر ہوتی ہے - دن کسی طرح نکلتا ہے اور رات کیوں ہو جاتی ہے - کیا اندھی ماتا ایسے پرشنوں کا اُتر جوابی دے سکتی ہے - کیا بچہ کا سارا جیون ان پرشنوں کے اُتر پر منحصر نہیں ہے - کیا سُشکشت ماتا اپنے بچہ کو ان سوالات کے ذہن نشین کرانے سے رشی منی یا فلاسفر بنانے کا مادہ پیدا نہیں کرسکتی جب ماتا نظام شمسی کی ماہیت کو ودیا اپنے پریم رولی مہربانیوں سے بچہ کے دلکو آکرشن کرتے ہوئے صاف صاف لفظوں میں سمجھا دیویگی - تو اُسکا اثر بچہ کے دماغ پر ایسا پڑیگا جیسا کہ اعلیٰ درجہ کا ریفارمر اُپدیش کررہا ہو - ہم یہہ بھی نہیں کہہ سکتے - کہ تمام انحصار بچہ کا مادری تعلیم پر مبنی ہے - پتا نردوش ہے - مگر اسقدر ہم ضرور کہینگے

کیونکہ بچہ کی پرورش کا انحصار ماتا پر ہے۔ اُنکی نیک و بد عادات کا اثر بچہ کے دماغ پر بمقابلہ پتا کے بہت زیادہ پڑتا ہے۔ کیونکہ بچہ ہمیشہ حالت بچپن ماتا کی گود میں پرورش پاتا ہے۔ ہر سمہ اُس کے محبت رہنے کے کارن اُسکی عادات اور ماتا کے انوکھے لاڈ پیار کی باتیں خبر دار اور عمل کرنے سے ایسے اُسکے ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔ کہ پتا اُسکے علاج سے مجبور ہوتا ہے۔ اوم شانتی شانتی شانتی

آپ کا داس

رام رتن شرما مالا رام جودھ پور

ایک نئی چال

ایک شخص سادھو سنگھ ولد نامی ہر نیال کا جو صوبہ ہوا۔ پہلے بھی اس شہر میں آیا تھا اور اسکا لکچر سرائے میں ہوا تھا۔ اور اب پھر چار۔ پانچ روز سے اس شہر میں آباد ہوا ہے۔ اکثر آریہ سماجیوں سے یہ شخص یہاں پر ملا۔ اور دھرم کے بارے میں وارتالاپ ہوا۔ تو نتیجہ سے معلوم ہوا۔ کہ یہ شخص صاف طور پر یسوع کا پیرو ہے۔ اور بظاہر اپنے تئیں لکھی نوجوان کا متلاشی ہے۔ ویدک دھرم کی عظمت جو آپ پر ظاہر ہوگئی۔ تو اس نے بیان کیا۔ کہ اس دھرم کے متعلق اپنے گرنتھ نہیں دیکھے۔ اور کہ وہ زیادہ تر دھرم کی کھوجنا کے لئے تکلیف میں پڑنا نہیں چاہتا۔ اُسنے چند آریوں سے چندہ بھی مانگا۔ اور کچھ حاصل بھی کیا۔ لیکن اسکا وتیرہ ایسا معلوم ہوا کہ وہ اپنی بھولی بھالی صورت کا اظہار کرکے اور یہہ الفاظ کہہ کر کہ میں سچائی کا پرچار کرتا ہوں۔ تعلیمیافتہ بھائیوں کو سوہت کر لیتا ہے۔ یہہ شخص پہلے دیو سماج کا پرچارک بھی رہ چکا ہے۔ اثنائے گفتگو میں یہہ بھی معلوم ہوا۔ کہ یہ شخص عیسائیوں کیساتھ کھان پان بھی کر لیتا ہے۔ اور اُس کے بال بچہ بھی کسی عیسائی یا پادری کے پاس لودھیانہ میں ہیں۔ چونکہ یہ شخص آریہ سماج کے سدھانتوں کے قطعی برخلاف ہے۔ اس لئے میں آریہ سماج کے ہت کو مدنظر رکھ کر نویدن کرتا ہوں۔ کہ کسی مقام پر اُس شخص کے لکچر کا انتظام آریہ سماج کے دوارا نہ کرایا جاوے۔ اور نہ اسکو کچھہ زر نقد دیا جاوے۔ جملہ آریہ بھائی اور خصوصاً آریہ سماجوں کے سکرٹری اور پردھان صاحبان اس بات سے مطلع رہیں۔ سادھو سنگھ دیو کی خدمت میں پھر نویدن کرتا ہوں۔ کہ اگر انکو دھرم کی ابھلاشا ہے۔ اور سچائی کی طرف اُنکا زیادہ رجحان ہے۔ تو اول ویدک دھرم کا مقابلہ عیسائی دھرم سے کریں۔ اور ویدک دھرم کے سدھانتوں اور اُسکی عظمت سے بھی واقفیت پیدا کریں۔ پھر دلمیں وچاریں۔ کہ کونسا دھرم سچائی کا عمیق چشمہ ہے۔ اسکے بعد بھی اگر اُن کو عیسائی دھرم بہتر معلوم ہو۔ تو پھر اُن کو اختیار ہے۔ ہر ایک دھرم اور سچائی کے ابھلاشی کا پہلا فرض ہے۔ کہ اگر وہ اپنے دھرم سے ناآشنا ہے۔ اور دوسرا دھرم اُسکو پسند آتا ہے۔ تو پہلے اپنے اصلی دھرم کی کھوجنا اور جانچ پڑتال کرے۔ پھر دوسرے دھرم سے مقابلہ کرتا ہوا جو پسند ہو اختیار کرے۔ نہ یہہ کہ بلا سوچے سمجھے غلط بات کو صحیح مان لیوے۔

راقم

کرتا رام از کرنال

ضروری اعلان

ایک صاحب جنکا نام نہال سنگھ کرپن پر لکھا ہوا ہے انہوں نے دو روپیہ بذریعہ منی آرڈر ہمارے پاس بھیجے ہیں۔ مگر بابو کے اپنی سکونت اور نمبر خریداری کا پتہ دیویں۔ تاکہ روپیہ حساب میں جمع ہو۔

المشتہر مینجر

استری دھرم نیتی کی کم قیمت

از ابتدائے ماہ فروری ۱۹۰۸ء لغایت اخیر ماہ اپریل ۱۹۰۸ء کل تین ماہ تک استری دھرم نیتی کی قیمت بجائے ۸ کے صرف ایک روپیہ کر دیگئی ہے۔ دیر کتاب مصنف سے از مقام اسر و سٹیشن کوارٹرس احمد آباد اور مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہے۔ المشتہر منیجر مطبع دہرم مصنف

ہیرا لال تاجر کتب ہوشیارپور کی تصنیف

خلاصہ خزانہ پنجاب ۱۲ پنجابی ہندی ۱۰ ریدا ۶ ریدہ ۹ پانی اموا کے حساب حصہ اول ۲ حصہ دوم ۲ ریاضی حساب اول ۲ پانی دوم ۲ ریاضی ہسٹری ۳ موتی قواعد ۳ ریوتی مالا ۱ (انشا اردو) اسعد پرائیم اس اشیار کے بچوں کی کتابیں اور تصویری کی لغت۔ فرہنگ تراجم۔ خلاصہ وغیرہ وغیرہ پنجاب

آتمک شانتی کا چشمہ

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

پیارے بھائیو اور بہنو۔ یہی حال انسان کا آتمک دنیا میں ہے۔ ہر ایک منش اس سنسار کے لق و دق بیابان ریگستان میں سفر کرنے کو آیا ہے اور ہر منش کو یہاں دھرم کی پیاس معلوم ہوتی ہے بعض منشوں نے اپنے آتما کی ترپتی کا وسیلہ دولت کو سمجھا اور گھمنڈ کیا کہ یہی دولت یہی زر ہمارے آتما کو شانتی دیگا۔ اور اسی کے وسیلہ ہم ریگستان کو پار کر جاوینگے۔ مگر افسوس کہ اس دھن نے اس مال و زر نے انکے ہرگز شانتی نہ دی اور نہ ہی انکے دھرم کی پیاس کو ترپت کیا۔ کہاں قارون و کریس جیسے دھناڈھیہ پرش دریودھن سکندر جیسے بہادر و چکرورتی راجا نپولین بونا پارٹ جیسے رن بھومی میں تہلکا مچا دینے والے۔ اور موجودہ زمانہ کے مسٹر راکیفلر امریکن جیسے دھناڈھیہ پرش۔ ان سے جا کر پوچھو تو یہی کہ کیا انکے آتما نے شانتی حاصل کر لی ہے انکے من کی ابھلاشا ترپت ہو گئی ہے۔ اگر ان سے جا کر سچ پوچھئے تو انکو جاگرت اوستھا تو درکنار سپن کی حالت میں بھی بیقراری اور اشانتی کے سپنے آتے ہیں۔ غرضیکہ ہر سمے انکی طبیعت کو کھٹکا لگا رہتا ہے۔ انکے آتما کو ذرا بھی شانتی نہیں ملی۔ آپکو معلوم ہو گا کہ مہاتما فیثاغورث جسکو سنسکرت میں یوناچارج کہتے ہیں۔ موسم گرما میں گرم ریت پر اور سرمائے کال میں برف خانہ میں پڑے رہتے تھے سکندر اعظم انکی بہت تعریف سنکر سمع اپنے چند وزراء ان کے درشن کرنے کو آیا اور ہاتھ باندھ کر کھڑا رہا۔ جب انہوں نے ذرا بھی توجہ نہ کی تو سکندر بول اٹھا کہ میں "سکندر اعظم" ہوں انہوں نے جواب دیا۔ کہ میں "یونا اعظم الاعظم" ہوں۔ سکندر نے کہا میں تو جانتا ہوں کہ دنیا میں مجھ سے کوئی بھی بڑا نہیں۔ میں ہی چکرورتی راجا ہوں۔ آپ مجھ سے کیسے بڑے ہو سکتے ہیں مہاتما رشی جی فرماتے ہیں کہ آپ کس طرح سے بڑے ہیں۔ سکندر بولا کہ میرے پاس بڑے بھاری خزانے ہیں۔ اور بڑا جاہ و جلال ہے۔

رشی جی۔ یہ سب کارخانہ کس لئے۔ **سکندر** اپنے اور اپنی فوج کی رکھشا کے لئے۔ **رشی جی** فوج کس لئے۔ اور اپنی رکھشا کس لئے۔

سکندر۔ دشمنوں سے بچانے کے لئے۔

رشی جی۔ آہ۔ واہ۔ واہ۔ جب ہمارا شترو بھی کوئی نہیں تو ہمیں دھن۔ مال۔ جلال ملک۔ فوج کی کیا ضرورت اور دن رات کی بیقراری کیوں۔ اس لئے ہم تجھ سے بھی افضل ہیں۔ سکندر بیساختہ بولا کہ کاش میں سکندر نہ ہوتا تو "یونا" ضرور ہوتا۔ سکندر نے پھر عرض کی۔ کہ رشی جی مانگ کیا مانگتا ہے رشی نے فرمایا۔ کہ ایشور کی قدرتی سورج کی شعاعیں جو مجھ پر پڑ رہی تھیں۔ آپنے اپنے سایہ سے مجھ پر پڑنے سے روک دی ہیں سو کرپا کر کے آپ مجھ سے دور چلے جاویں تاکہ میں سورج کی شعاعوں سے محروم نہ رہوں صاحبان دیکھئے۔ جہاں آدمی کو آتمک شانتی ملجاتی ہے۔ اس کے سامنے مہاراجے ادھیراج بھی تچھ نظر آتے ہیں۔ اس کے من میں ذرا بھی چنچلتا نہیں رہتی۔ جسے دنیا کے سکھ اور دکھ اپنا ذرا بھی اثر نہیں دکھلا سکتے جیسا کہ مسافر پیاسے کو سینکڑوں موتیوں کی تھیلی نے شانتی نہ دی اور نہ اس کی پیاس کو مٹایا۔ اسی طرح جو آدمی اس کے سامنے شربت کی بوتل لایا۔ شربت نے بھی بجائے اسکے کہ اسکی پیاس کم کرتا زیادہ بھڑکا دی یہی حال آتمک حالت میں دھرم کے پیاسے کا ہے سچے دھرم کے پیاسے کو اسلامیہ مت نے اپنا شربت پلایا۔ پینے والے نے بھی تو پہلے بڑی خوشی سے پیا اور سمجھا کہ بس میرے پیاس بجھ جاویگی۔ لیکن ست دھرم کے پیاسے کی پیاس آگے سے دوبالا ہو گئی۔ ہر چند مسلمانوں نے اپنے دھرم کا پرچار ہندوستان میں بزور شمشیر بذریعہ لالچ۔ بذریعہ اوپدیش کیا لیکن ست دھرم کے پیاسوں کو ذرا بھی اس سے ترپتی نہیں ہوئی بلکہ زیادہ بیقرار و بے چین ہوتے گئے۔ جیسا کہ مثال مذکورہ میں شراب نے پیاسے کو ترپت نہیں کیا۔ بلکہ اسکے سارے جگر کو سارے ہردے کو بھڑکا دیا اور اسکو یہاں تک بیقرار کر دیا کہ وہ جاں بلب ہو گیا تھا یہی حال آتمک دنیا میں ہے۔ عیسائیوں نے اپنا شراب روپی دھرم ہر ایک کے ہردے میں ڈالنا چاہا۔ دھرم کے پیاسوں کو کئی پیالے پلائے۔ مگر بیچارے ست دھرم کے متلاشی بجائے اسکے کہ کچھ بھی اپنی پیاس بجھا سکتے۔ اور آتمک شانتی پراپت کر کے آنند کو بھوگتے الٹے زیادہ بیقرار مضمحل اور بے چین ہو کر جاں بلب ہو گئے۔ دہار تک پیاسوں کی حالت کا کچھ نہ پوچھئے چاروں طرف نگاہ ڈالتے ہیں کہ کہیں سے آتمک شانتی ملجاوے۔ کہیں جین مت روپی عرق۔ کہیں بدھ مت روپی سوڈا واٹر کہیں اور چھوٹے مت متانتر روپی عرق پیئے

لیکن اِس سنسار روپی ریگستان میں بھٹکتے ہوئے مسافر کی پیاس کو یہہ دکھلاوے کی تمام دسنوہر چیزیں ذرا بھی نہ ہٹا سکیں۔ ایشور دیالو ہیں۔ منش کی ایسی بُری اوستھا دیکھ کر اور منش کو دھرم کی پیاس سے بلبلاتا ہوا دیکھ کر ایک دیش ہتیشی کے ہردے میں دیا ڈالی۔ کہ اس بھٹکتی ہوئی جان کو دوبارہ اُدھار کر اُس چشمہ کا راستہ دکھلاوے جہاں سے کہ ہر ایک پُرش اپنی پیاس بجھا سکتے ہیں۔ پیارے مترو۔ یہہ مہاتما سوامی دیانند جی مہاراج تھے جنہوں نے دھرم کے پیاسے بلکتے ہوئے پُرش کی زبان پر وید روپی امرت پانی کے دوبارہ اُدھار وانکر ست دھرم وید روپی چشمہ دکھلایا۔ اور بتلایا کہ اس چشمہ سے ہر ایک پُرش پانی پیکر اپنی دھرم روپی پیاس کو مٹا کر ہمیشہ کی شانتی حاصل کر سکتا ہے۔ اس سے پہلے … اسلامیہ دھرم روپی شربت کی ظاہری خوشنمائی پر موہت ہو گئے۔ کرسچین دھرم روپی شراب کی رنگت و چمک پر فریفتہ ہو گئے۔ پورانک دھرم روپی … کی ہتھیلی پر سانپ کی طرح لہرانے لگے لیکن ان میں سے تمہیں ذرا بھی شانتی نہ دی تمہاری پیاس ہر وقت بڑھتی گئی۔ جوں جوں کہ پانی روپی … وید دھرم میں پیاس بجھانے کا ہے وہ ان دکھلاوے کے مذہبوں میں نہیں۔ جونکہ ایشوری قدرت کے اُتپن کیے ہوئے پانی میں پیاس بجھانے کا ہے۔ وہ منشی ایجاد کے عرق۔ شربتوں و دیگر سیال مادوں میں نہیں۔ ویسا ہی جوں کہ ایشوری گیان … ویدک دھرم میں آدمی کی آتما اشانتی کو شانت کرنیکا ہے۔ وہ انسانی ایجاد کیے ہوئے دھرموں میں جو دکھلاوے کے طور پر انسان کو چٹکی بدی میں کتنوں نہ ڈالدیں مگر حقیقت میں وہ دھرم کے پیاسے کو کبھی شانت نہیں کر سکتے۔ سچ مچ دھرم روپی ترشنا کے پیاسوں کو وہ پانی کا ویدک دھرم روپی چشمہ دکھلا گیا ہے۔ جہاں سے کہ سنسار ریگستان کے وادی میں بھٹکتا ہوا مسافر اپنی آتمک پیاس کو مٹا سکتا ہے۔ اور جہاں سے کہ وہی شربت۔ شراب و دیگر سیال چیزیں بنانیوالے یہی پانی لیتے۔ اصل اصول واخلاقی اصول اخذ کر کے اپنے شربت وغیرہ طیار کرتے ہیں۔ کوئی سیال چیز سوائے پانی کے مذاہب کے نہیں بن سکتی۔ ایسا ہی کوئی مت متانتر ایسا نہیں ہے۔ جس نے کچھ اور عمدہ اصول ویدوں سے گرہن کرکے اپنے مت میں نہ لائے ہوں۔ مثلاً اسلام و عیسائی مت کے دس اصول جنہیں کہ نہ محمد کی پیغمبری کا نام تک ذکر بھی نہیں انہیں جو پاکیزگی قواعد درج ہیں۔ یعنے ایشور کی پرستش کرنا۔ پرائے دھن کا لالچ نہ کرنا۔ جھوٹ نہ بولنا۔ دیا کرنا۔ خون نہ کرنا۔ ہمسایہ سے محبت کرنا۔ اتیادی وغیرہ ویدک روپی چشمہ سے حاصل کیے گئے ایسا ہی بدھ مت و جین مت میں مسئلہ آواگون و جیو ہنسا اتیادی سب ویدوں سے اخذ کیے گئے۔ گرونانک۔ کبیر وغیرہ کے نندہ … بھی ویدک روپی چشمہ سے گن حاصل کرتے رہے۔ اور اسی کی مہمان گاتے رہے۔

موجودہ زمانہ کے فلاسفر امریکہ یورپ سے پکار کر کہہ رہے ہیں کہ یہی وید دھرم کی فلاسفی ہیں کہ … زندگی کے … میں شانتی دے سکتی ہے۔ میکس مولر … ڈیوس جیسے فلاسفر اعلیٰ بے ساختہ ہو کر ویدک دھرم کے چشمہ کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اور اسی چشمہ سے امرت پینے کے لیے طیار ہو رہے ہیں یورپ کے فیلسوف امریکہ کے ماہران علوم بھی کرسچیانٹی کے شربت سے بیزار ہو کر اب … کو پانی پینے کے لیے ویدوں کو پڑھتے ہیں۔ پیاسے دھرم روپی پیاسو تمکی بیقراری بہیدا سوائے ست دھرم روپی ویدک پانی کے کیا چیز مٹا سکتی ہے۔ آؤ۔ پیارے مترو۔ ہم سب ملکر ایشور کے دیئے ہوئے ویدک دھرم روپی چشمہ سے اپنی پیاس کو بجھاویں۔ اپنی مرکھتی وہ … اس چشمہ میں غوطہ لگا کر دیکھیں کہ انہیں کیا کیا موتی لعل جواہر بھرے پڑے ہیں۔ جتنا گہرا سے ہم انہیں غوطہ لگاویں گے۔ اتنا ہی زیادہ قیمتی چیزیں گیان اور ایشور کے گن اور آتمک شانتی کو پاوینگے۔

پیارے مترو۔ تعصب کی عینک اتار کر تخیلات کا شیشہ آنکھوں سے ہٹا کر اپنی سچی … آنکھوں سے اس پاک پریم مہاتما کے دیئے ہوئے ست گیان جھنڈے کو لہراتا ہوا دیکھو اور اسی کے سایہ میں آکر آرام لو۔ اور پھر دیکھو گے کہ کیسا آنند منش پراپت ہوتا ہے۔ لوگوں کے بہکانے و بہکاوٹ کی ذرا پرواہ نہ کرو۔ آریہ سماج نے ویدوں کے پرچار کا اور اسکی مہمان گانے کا اور ہر ایک منش پر ویدک دھرم کی خوبیاں ظاہر کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے آپ بھی اس میں شریک ہو کر ملک کی خیر خواہی

وقومی ہنکار میں شریک ہو جاؤ۔ دھرم سب سے پیاری اور عمدہ وستو ہے۔ بنا دھرم کے آدمی کے لئے زندہ رہنا ایسا ہی کٹھن ہے جیسا کہ پھیپھڑوں کا زندہ رہنا بغیر ہوا کے دھن کے بنا۔ راج کے بنا۔ بل کے بنا شاید عالم کے بنا ہم جی سکتے ہیں لیکن دھرم کے بنا جینا پشو کے سمان جینا ہے منو جی نے کہا ہے۔ کہ ماتا پتا بھائی بندھو مرنے سمیں کوئی بھی سہایک نہیں ہوتا کیول ہے تو دھرم ہی انسان کو سہارا دیتا ہے۔

ایسے ہیں پرمیشور سے دعا کرتا ہوں کہ دھرم کی شردھا جاگرت ہو۔ اپدیشکوں کی پرتیبھا کے لئے سب یتن کریں۔ اور دیگر ست شاستروں میں پرانا داغ کو چھوڑ کر آتم شانتی اور سماجت کو حاصل کریں۔ اوم شم

پرشوتم چمپا داس بی اے
ہیڈ ماسٹر دیانند اینگلو ویدک سکول جالندھر

نمستے

لالہ شادی لال صاحب ایم اے۔ جو گورنمنٹ کی طرف سے سول سروس کے لئے **لنڈن** تشریف لے گئے ہوئے ہیں ۱۰ اپنے ۱۸ نومبر ۱۸۹۶ء کے خط میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں جو قابل اندراج سمجھ کر آپکی سیوا میں بھیجتا ہوں۔

"یہ جو لوگوں کا خیال ہے کہ انگلینڈ میں کوئی آدمی بغیر گوشت و شراب کے جاڑے کی برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ بالکل غلط ہے میں یہاں بغیر گوشت و شراب کے رہتا ہوں۔ اور جاڑا ہرگز نہیں معلوم کرتا۔ رقم شادی لال از لنڈن"

مرسلہ بھولا رام سیٹھ چوڑہ بازار لودہانہ پنجاب

آریہ سماج لودھیانہ کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۲۷ و ۲۸ و ۲۹۔ دسمبر ۱۸۹۶ء کو بڑی کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا۔ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۶ء کو بوقت شام کے سمے نگر کیرتن تھا۔ گو کہ ہمارے ممبران بھجن منڈلی اسمان جالندھر سلج کے اتسو پر تشریف لے گئے ہوئے تھے اور نگر کیرتن کے وقت وہاں سے واپس آ سکے اور بھی باہر کی سماجوں کے ممبر کم تشریف لا سکے مگر لالہ ابھے چند جو معہ دیگر چند ممبران سماج سیرو سنگانت کے تشریف لائے ہوئے تھے اسی وجہ سے ۲۷۔ دسمبر کا نگر کیرتن ٹھیک کامیابی ختم ہوا۔

مکان جلسہ اب کے سال خاص طور پر نہایت عمدہ سجایا گیا تھا۔ جلسہ کے مکان تک گلی میں بازار تک جھنڈیاں لگائی گئی تھیں جن سے کہ بڑی خوبصورتی معلوم ہوتی تھی۔ اندر بھی مکان نہایت اچھی طرح سے سجایا گیا تھا۔ جب ہم سب مکان کو آراستہ کر کے سو کر صبح اٹھے تو عجیب کیفیت نظر آئی۔ چاروں طرف سے آکاش پر میگھ منڈل چھایا ہوا تھا۔ اور بڑے زور سے بارش ہو رہی تھی۔ اسوقت مکان جلسہ سے دری وغیرہ اٹھا لی گئیں۔ اور ویدی مشتر وغیرہ اتار لئے گئے۔ جہاں ایک طرف سارے مکان جلسہ کی آرائش کے خراب ہو جانے کا شوک تھا۔ وہاں دوسری طرف سرشٹی پر پرماتما کی کرپا کر کے برشٹی کو ہوتے ہوئے دیکھ کر بہت آنند کو پراپت ہوتا تھا اور آشا ہوتی تھی کہ پرماتما کی ایسی کرپا ہوئی ہے کہ اب آگے کو

قحط کا اندیشہ جاتا رہیگا۔ پراتہ کال سے برابر جاری ہجے شام تک بارش ہوتی رہی صاحبان ممبران جو سیرو سنگانت سے تشریف لائے تھے سری مہاراج صاحب سنگرور (جیند) کی کوٹھی (جو ریلوے اسٹیشن کے قریب ہے) میں ٹھہرائے گئے تھے۔ سب صاحبان پراتہ کال سنان سندھیا آدی سے فارغ ہو کر نگر کیرتن کے واسطے روانہ ہوئے۔ ادھر بڑے زور سے بارش ہو رہی تھی۔ ادھر ایشور کے پریمی بھگت بازاروں میں پرماتما کے گنا بادبیان کر کے نگر باسیوں کے ہردوں کو سوبھت کر رہے تھے۔ نگر کے خاص خاص بازاروں میں اور گلی کوچوں میں سے نگر کیرتن کرتے ہوئے پرماتما کی آگیا پالن کرتے اور بارش میں سدا آدی نر ناریوں تک پہنچنے کے اپدیش نگر باسیوں کو سناتے ہوئے ۹ بجے کے قریب جلسہ کی جگہ پہنچے۔ جلسہ کے لئے جو مکان مقرر کیا گیا تھا۔ وہ تو بارش کے کارن ایسی خراب حالت میں ہو گیا تھا۔ کہ وہاں جلسہ کا ہونا کسی صورت میں بھی ممکن نہ تھا۔ اتفاق سے امرا ادہنگہ مستری سماج کا مکان اس مکان کے قریب ہی واقع ہے جس میں ایک بڑا ہال ہے اور آگے صحن بھی بڑا فراخ جلسہ کے لائق ہے اسی ہال میں پہلے دن جلسہ کی کارروائی ہوئی کیونکہ تمام دن بارش ہوتی رہی۔ سب سے پہلے پنڈت دولت رام جی کا اپدیش پرارتھنا کے بعد ہوا۔ پنڈت جی کے اپدیش کے طریقہ سے ہمارے سب بھائی واقف ہیں۔ کہ کیسا پریا اثر دل کو کھینچنے والا ہوتا ہے۔ چونکہ بارش کے باعث پروگرام دیری سے شروع ہوا تھا۔ اس لئے بعد آرتی جلسہ برخاست ہوا۔ بعد دوپہر ۲ بجے سے جلسہ کی کارروائی پھر شروع ہوئی وہ

دھرم چرچا کا تھا - ایک صاحب نے سوال کیا کہ تمباکو کی بابت ویدوں میں کیا آیا ہے - جسکا جواب پنڈت لیکھ رام جی نے بڑا معقول دیا کہ جو اشیاء دماغ کے خراب کرنیوالی ہیں - ان سب کی ممانعت ہے - اگر تما کو بھی انہیں سے ایک ہے تو وہ بھی ممنوع ہے اس کے بعد ایک ممبر نے ایشور کے دیالو ہونے کے وشئے میں سوال کئے - جنکے جواب پنڈت لیکھ رام جی و پنڈت تلسی رام جی و لالہ رام رچھپال صاحبان نے بڑی معقولیت سے دیئے - اسکے بعد لالہ دیوراج جی کا دیاکھیان ہوا جسمیں انہوں نے استری شکشا کے نہ ہونے سے دیش کی جو خراب حالت ہو رہی ہے اسکا اچھی طرح سے فوٹو کھینچ کر دکھلایا اور استریوں کی شکشا کے بارے میں حاضرین جلسہ کی خوب اچھی طرح سے توجہ دلائی اسکے بعد پنڈت تلسی رام جی سابق اوپدیشک ممالک مغربی و شمالی پرتی نِدھی سبھا کا بڑا عالمانہ دیاکھیان ہوا - پنڈت صاحب موصوف نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک بڑا منوہر دیاکھیان دیا - آپنے یگیہ کے تعلق جو اصطلاحات یجر وید اور رگ وید میں جو منتر پڑھے جاتے ہیں انکی تشریح بڑے پرمانوں اور حوالہ جات کے ساتھ کی - اسکے بعد چونکہ شام ہو گئی تھی اس لئے جلسہ بعد آرتی برخاست ہوا - اس پہلے دن میں چونکہ بارش کے باعث جلسہ باہر کے میدان میں نہیں ہو سکا تھا - ہال میں معہ برآمدہ تقریباً ۳۰۰ کی گنجائش تھی جو بالکل پُر ہو گئی تھی - بہت سے صاحبان بسبب جگہ کی تنگی کے واپس ہو گئے - بہت سے آدمی باہر دروازوں میں کھڑے سنتے رہے - تعداد حاضرین پہلے دن تقریباً چھ سات سو کے قریب تھی -

دوسرے دن ۲۹ - دسمبر ۹۶ء کو بھی جگہ خراب ہونیکے باعث جلسہ کی جگہ جلسہ نہ ہو سکا پھر لالہ امراؤ سنگھ سکریٹری سماج کے بڑے ہال کے سامنے کے میدان میں جلسہ ہوا - فرش کے بجائے بنچ ہائے و کرسی وغیرہ کی نشست کر دی گئی تھی - ادھر برآمدہ میں ہون ہوا اور ادھر سماجک بھائیوں نے نگر کیرتن شروع کیا شہر کے خاص خاص بازاروں اور کوچوں میں پہلے دن کی طرح سے ایشور کے گن گائے گئے - اور خاص خاص موقعوں پر اوپدیش بھی دیئے جاتے ہیں - نگر کیرتن ختم ہونیکے بعد پنڈت دولت رام جی کا اوپدیش پراتھنا کے بعد شروع ہوا - پنڈت جی نے کام کردہ آدمی کی نسبت بہت معقول تشریح کے ساتھ بیان کیا - کہ ان سے کیا کیا خرابیاں پیدا ہوتی ہیں - اور کس طرح سے منش ان شترو کو جیت سکتا ہے - اسکے بعد پنڈت رُدر دت جی ایڈیٹر آریہ ورت دانا پور کا دیاکھیان آرنبھ ہوا - پنڈت جی نے دھرم وشئے پر بہت ہی منوہر اوپدیش دیا - جسکا اثر حاضرین پر نہایت ہی عمدہ پڑا - اسکے بعد ڈاکٹر چیندا رام صاحب کا دیاکھیان انگریزی زبان میں ملک کی حالت اور استری جاتی کے سُدھار کے مضمون پر ہوا ڈاکٹر صاحب نے اپنی فصاحت سے حاضرین پر بہت ہی اثر پیدا کیا - بعد ازاں آرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا - بعد دو پہر ۲ بجے سے پھر کارروائی اسی میدان میں شروع ہوئی بھجن اور نگر کیرتن کے بعد پنڈت آریہ مُنی جی کا دیاکھیان آریہ سماج کی اوستھا پر ہوا - آریہ مُنی جی کے لکچر کی بھوم کا بڑی عجیب تھی - بودھوں کا عروج اور اسکے بعد شنکر سوامی کا بودھوں کا کھنڈن پھر آریہ سماج کی اوستھا و پرچار - ایسا مدلل اور پُر جوش لکچر تھا گویا ایک طرح سے وید پرچار کے ہونیوالی اپیل کے لئے میدان تیار کرنا تھا - پنڈت آریہ مُنی جی کا دیاکھیان ہوتے ہی لالہ منشی رام جی کا اپیل وید پرچار کے لئے شروع ہوا - چونکہ بہت کچھ آریہ مُنی جی وید پرچار کی ضرورت پر کہہ چکے تھے - لالہ منشی رام جی نے مختصر طور پر وید پرچار کی ضرورت اور دیش کی وید پرچار کے نہ ہونے سے جو اوستھا ہو رہی ہے اسپر پُر جوش الفاظ میں اپیل کیا - اپیل کے ختم ہونے پر مبلغ گیارہ سو انتیس روپیہ بارہ آنہ مختلف فنڈوں کے لئے بتفصیل ذیل اکٹھے ہوئے جنمیں ۶۹۹ روپیہ ۲ آنہ نقد ہیں -

سماج مندر فنڈ و وید پرچار وغیرہ سبھا ۲۰۲
کنیا مہا ودیالہ جالندھر ۱۰۰
یتیم خانہ ۔۔
وعدہ مشتہرہ ہوا ہے مندر فنڈ کے لئے تمسک و وثیقہ وغیرہ ۔۔ روپیہ - مندر فنڈ ۔۔
کنیا مہا ودیالہ جالندھر ۔۔
کُل میزان ۱۱۲۹ روپیہ ۱۲ آنہ

روپیہ اکٹھا ہونے کے بعد پنڈت لیکھ رام جی دیاکھیان کے لئے کھڑے ہوئے ابھی دیاکھیان شروع نہیں کیا تھا - کہ پنڈت جی کی طبیعت کچھ علیل ہو گئی - جسکے باعث پنڈت جی اپنا دیاکھیان نہیں دے سکے - انکی جگہ لالہ منشی رام جی نے دھرم وشئے پر ایک پُر جوش دیاکھیان دیا جسکا اثر بہت ہی عمدہ پڑا - اسکے بعد پنڈت لیکھ رام جی کی طبیعت کسی قدر

تیئس سال زندگی بیکار گئی گزرے

تندرستی حاصل کرنے کے لئے نادر موقع

مفصلہ ذیل ادویات ریاست بہاولپور کے نہایت مشہور و معروف نیک نیت جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب جن کو جناب نواب صاحب بہادر جیجی ایس آئی والیٔ ریاست بہاولپور نے ... میڈیکل کالج ... کی بنائی ہوئی ہیں ... آپ نے اپنے صوبہ پنجاب میں ... تیئس سال کے عرصہ ... اور ... تجربہ سے ... ادویات کو ... کی بھلائی کے لئے ... ہے۔ اور ہمارا دعویٰ ہے کہ ... ہم کچھ کہیں ... اور کوئی نہیں کرتا۔

دیکھی اپیل سوائین ٹانک پلز یعنی جنسی عیاشی اور شباب لگانا رنجعی بچے ... کمزور ہو گیا ہو چہرہ زرد۔ ہاتھ پاؤں میں درد۔ ہاضمہ کمزور کسی کام کو جی نہیں چاہتا۔ جب جوانی کی بہتیا طبیعت سے دل و دماغ کی طاقتیں سست ہو گئی ہوں تب آپ ... سوائین ٹانک پلز اکسیر کا کام دیتی ہیں آپ کے استعمال سے رگوں اور پٹھوں میں بہت بڑی طاقت آ جاتی ہے۔ رنگت چہرہ اور ... و توانائی اصلی حالت پر ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ گولیاں مفصلہ ذیل امراض کے لئے نہایت مفید ثابت ہوتی ہیں۔ لاغری جسم۔ سرعت انزال۔ جریان منی۔ ضعف باہ۔ ضعف دماغ۔ رقت منی۔ ضعف معدہ۔ ضعف دل اور جگر۔ ضعف اعصاب ریح کا درد وغیرہ وغیرہ اور کم شدہ طاقت کو واپس لاتی ہیں۔ قیمت بڑے نام یعنی ایک شیشی ... جس میں ۳۲ گولیاں ہوتی ہیں ... اور ... گولی کا بکس ہے۔

جوہر عشبہ ہمارا جوہر عشبہ کے برابر صفائی خون کے لئے اور کوئی بہتر دوائی نہ ہوگی یہ جوہر ہمالہ و تبت کی جڑی بوٹیوں سے اس ملک کی آب و ہوا کے موافق بڑی محنت و جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے جو جلد کی بیماریوں اور خون کی خرابیوں کو فوراً دور کرتا ہے۔ بدن کے پھوڑے پھنسی ناسور۔ درد اعضاء جسم پر سیاہ بد نما داغ دھبے درد اعصاب کی ... ۔ درد شانہ۔ بدہ وجع المفاصل۔ خنازیر۔ خارش۔ گنٹھیا۔ درد زانو وغیرہ وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی خورد ... کلاں ...

دائمی قبض کو دور کرنیوالی مجرب گولیاں جن لوگوں کو دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے۔ وہ انکو چند روز استعمال فرمادیں۔ ضرور خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔ قیمت ... گولی کا بکس ... گولی کا بکس ...

بواسیر کا عرق و مرہم اسکے چند روز استعمال سے بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی مریض خواہ کیسی ہی ردی حالت میں ہو قطعیہ آرام ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے اور مسے سوکھ جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ... مرہم ...

جوہر کونین یہ عجیب غریب دوا تعریف کی محتاج نہیں اور ہر قسم کے بخار کے لئے نہایت مفید اور پر تاثیر دوا ہے۔ اور کونین سے قیمت میں سستی اور تعریف یہ کہ کونین کی طرح گرمی نہیں کرتی۔ اور جو ہر قسم بخار کے لئے تو قطعیہ علاج ہے اور بالکل نباتاتی اجزا سے تیار کی گئی ہے فی شیشی ...

سیلین پلز یعنی الحال۔ تاپ تلی یا الف کی مجرب گولیاں جو اس بیماری کا علاج کر کر کے مایوس ہو گئے ہیں۔ مگر آرام نہیں آیا۔ ہماری ان گولیوں کا استعمال فرمادیں۔ ضرور قطعیہ فائدہ ہوگا۔ قیمت فی بکس ... روپیہ

عرق واقع طحال یعنی تلی کا نہایت مجرب اور عمدہ ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

اکسیر الامراض یعنی ... کی بیماری کی مجرب دوائی ... صحتیاب ہو چکے ہیں۔ ایسا خاص ... قیمت فی شیشی ... روپیہ

ذیابیطس کی مجرب گولیاں بار بار پیشاب کا آنا۔ تشنگی لاغری ... کمزوری ... اسکے استعمال سے بند ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ... بل جسکو کاربنکل (سرطان) کہتے ہیں نکلنے نہیں پاتا۔ ... پیدا ہونے و خرابی جگر و درد کمر کو دور کرتی ہیں ... مجرب دوائی ہے قیمت فی بکس ...

نامردی کی مجرب گولیاں مادرزاد نامردی کے سوائے خواہ کسی قسم کی کمزوری ہو ... یہ نادر مجرب دوائی ... لطف جوانی دکھاتی ہے اور اسکی تاثیر ایسی نہیں کہ دیگر ادویات کی طرح عارضی ہو۔ جو لوگ تمام دنیا کے علاج سے مایوس ہو چکے ہوں وہ ضرور ان گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت فی بکس ... روپیہ

روغن طلا صرف بیرونی استعمال سے نامردی کے بیمار کو (ہماری مجرب مردمی گولیوں کے) ہمراہ استعمال کرنے سے دوران شباب دکھلاتا ہے۔ اور بالکل بے ضرر ہے۔ فی شیشی ...

سوزاک و قرحہ کی مجرب دوائی اگر ہماری دوائی ہدایت کے بموجب استعمال کی جاوے تو ... سوزاک کو قطعیہ چند روز میں جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ اور پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا۔ درد و جلن ... بالکل آرام آ جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ۔

آتشک کا اکسیر کتنا ہی پرانا آتشک کیوں نہ ہو اسکے استعمال سے جڑ سے اکھڑ جاتی ہے فی شیشی خورد ... کلاں ...

دانتوں کا خوشبودار منجن اسکے استعمال سے دانتوں کی ہر ایک قسم کی بیماری جاتی رہتی ہے فی بکس ...

(نوٹ) مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ ہمارے دواخانہ ہسپتال جالندھر شہر سے خط و کتابت کرنے سے ہر قسم کے مرض کی دوائی نہایت عمدہ مجرب مل سکتی ہے اور دواخانہ میڈیکل ہال سے ہر قسم کی انگریزی دوائی نہایت صاف و تازہ و عمدہ خاص ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ اور دوا فروشوں و دکانداروں کی نسبت سستی ہیں۔ (۲) دوائیوں کے استعمال کرنے کی ترکیب اور پرہیز وغیرہ کا پرچہ ہر دوائی کیساتھ ملیگا۔ درخواستوں پر پتہ خوشخط و مفصل لکھنا چاہئے۔ ادویات عموماً بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجی جاتی ہیں۔ ہمارے کارخانہ کی مجرب ادویات کی مفصل فہرست ... ٹکٹ آنے پر مفت بھیجی جاسکتی ہے۔

پنڈت رامناتھ میڈیکل پریکٹیشنر و مالک کارخانہ دواخانہ میڈیکل ہال و ہسپتال جالندھر شہر (پنجاب)

اشتہار مجرب دوائیں

اور یہ دیں جو مرض کیسے دور کرتے نہیں تیر ہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ ۔ اسکے کھانے سے دل و دماغ و جگر و گردہ و مثانہ ضعف دیتا ہے کا ۔ بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے ۔ دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے ہر قسم کی جریان منی کو لاثانی خیست مفید ہے ۔ پٹھوں کی سستی اس سے جاتی رہتی ہے ۔ جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں انکو ضرور یہ قیمت آزمائی کرنی چاہیے ۔ غرضیکہ بچپن میں یا شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں ۔ انکے تدارک کے لیئے یہ اکسیر ہے یہ روغن مسیحا کے ہمراہ حلق زدوں کے حق میں اکسیر ہے جو تا سے کم دواتی نہ بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ ملہ روپیہ ۔

روغن مسیحا ایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں مخلوق دست آدمیوں کے لیئے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں اور خاطر خواہ تنی فرہی پیدا ہوتی ہے قیمت فی تولہ للعہ ۔

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہو اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو ۔ نیز تے دوست و منہ آنے کے دور ہو جاتا ہے ۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ ۔

دوائی سوزاک ۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو ۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی تولہ للعہ

المشتہر حکیم تارا چند از گجرات پنجاب

سودیش ستو

سرب سجنوں کو ودت ہو ۔ کہ ہم نے آریہ بھائیوں کی خواہش پر سرب سجنوں کو اشیاء ذیل ہر قسم ہر قسم کر رکھا کارخانہ شہد خالص سدا ہوپ گندت اور جائے ہر قسم کی بھی گھی بیاہ بیلی جورا وغیرہ اور بھی جو وستو اس میں جاتی ہے ہم ہو بچانے کا بربندھ کیا ہے ۔ جن بھائیوں کو ضرورت ہو

نقد قیمت بھیج کر منگوا سکتے ہیں ۔ مال پر صرف خرچ اور مناسب ہے اڑت چسم لگی ۔ چیز دیکا نرخ وغیرہ دریافت کرنے پر بتلایا جاسکتا ہے ۔ مال ریلوے پارسل دوارا ارسال ہوگا جس سے کہ خرچ کم پڑے ۔ جو صاحب ۵۰ روپیہ کا اکٹھا مال منگوائینگے تو خرچ بہت کم پڑیگا ۔ درخواستیں میرے نام ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں ۔ اور مال دیئے آنے پر خریدا جاویگا ۔

المشتہر دیو چند بھرا دھرم پال ضلع کانگڑہ فسٹ گورکھا پورانی

ہون سامگری

رشی سدہانت کے مطابق چھبیس سگندھی دایک اجزا کا مجموعہ اپنے کارخانہ میں خاص توجہ اور نگرانی سے تیار کرتا ہوں ۔ کارخانہ میں بہت زیادہ مقدار بننے کے سبب پنجاب بھر میں ایک شہر کے لوکل پرچون نرخ سے) مہنگی نہیں ۔ بلکہ زیادہ سستی زیادہ زیادہ خوشبودار ۔ اور زیادہ دیرپا ہے ۔ سستا پن اجزا کی بے شبہ عمدگی اور ترکیب ملاوٹ کے لحاظ سے بے نشک سبقت اور فوقیت لے گیا ہے ۔ اگر پسند خاطر نہ ہو تو واپس فرما دیں ۔ نرخ عہ ۔ ۸ ر ۔ ۲ ر کی تھیلیوں میں بند یا فی سیر کمیشن ار فی روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو

المشتہر

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

دیبرت و دھرم پرچارک جالندھر کی رائے

مطبوعہ ۳ اکتوبر ۹۶ء " ہم نے خود استعمال کرکے دیکھی واقعی یہ سامگری بہت عمدہ پائی گئی ۔ ہم یقین کرتے ہیں ۔ کہ اگر ایسی سامگری لالہ ہر بھگوان پبلک کو بہم پہنچاتے رہینگے تو پبلک کو ایک عمدہ چیز ملیگی ۔

آہین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

ودت ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دری کھیس ۔ دوہی ۔ دھوتی ۔ سوسی وغیرہ وغیرہ تیار کرائے جاتے ہیں ۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے ۔ کہ بنظر ترقی و اشاعت ایسی اشیاء دیس کارخانہ کے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرمائیں علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی آزاربند یا دیگر اور کوئی مشہور چیز طلب فرمادیں گے تو وہ بھی ہم بھیجوا دینگے ۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طلب کرنا چاہیں

نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاویگا ۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون لفیفہ بیرنگ روانہ کیئے جاوینگے ۔ تمام واپسی نمونہ بھیجنے پر جو جارج ہونگے ۔ مال نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا ۔

المشتہران جیرام متھرا داس پوری پربندھ کرتا آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک کنواری کنیا دس سالہ کے لیئے بر کی ضرورت ہے لڑکا لو پنجابی کھتری عمر ۱۵ و ۱۶ سالہ صحت بدنی عمدہ ۔ اور تعلیم کم از کم مڈل انگریزی پاس ہو اور اس کے والدین اعلی تعلیم کے شایق اور لڑکا پڑھنے کا خواہشمند اور ہر قسم کی برائی سے مبرا اور لڑکے کے سرپرست کسی آریہ سماج کے سبھاسد ہوں ۔ مطلوب ہے ۔ خط و کتابت لالہ کشن گوپال مختار پردہان آریہ سماج جگراؤں سے ہونی چاہیے ہے ۔

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک تیرہ سالہ کنیا کے لیئے ایسے اگروال بر کی ضرورت ہے ۔ جو بانسل گوت نہو صحت بدنی میں کوئی نقص نہو تعلیم کم از کم انٹرنس اور بارو زگار اور نیک چلن شریف خاندان کا ہو عمر ۱۸ یا ۲۲ سال کے درمیان ہو ۔ کنوارہ اور آریہ سماج کا ممبر ہو ۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی ۔ درخواستیں معہ تصویر لکھی کے بنام منتری آریہ سماج مالیر کوٹلہ آنی چاہئیں ۔

ناول چاند

اگر آپ اخلاقی ناولوں کے پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں تو ناول چاند منگا کر پڑھیئے ۔ جو نہایت دلچسپ اور پاکیزہ ہے ۔ غیر مہذب آشنائی اور ناپاک گفتگو جو ناولوں کا زیور سمجھا جاتا ہے ۔ اس سے بالکل پاک اور مبرا ہے ۔ **درخواستیں مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کے نام** آنی چاہیئے ۔ مینیجر

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں والیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھندھ۔ جالا۔ پروال۔ غبار۔ پھولا۔ بل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھ کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کراتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلیئے کم رکھی گئی ہے۔ کہ خاص و عام یکساں اس سے فائدہ اٹھاسکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہوگا دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔ المشتہر

پروفیسر میا سنگھ آہلوالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ آہلوالیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک مریضہ مسمات ام کلثوم بعمرہ ۴ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پروال پڑتے تھے۔ آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھی ہوئی تھیں۔ انمیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں تاگا بھی پرو نہیں سکتی تھی۔ اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔

خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل۔ ایم۔ ایس
اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے بنایا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں۔ کہ یہ نادر سرمہ کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ میں نے اپنے تجربہ میں آج تک کوئی سرمہ اس قدر مفید اور فائدہ بخش نہیں دیکھا۔ میں ان لوگوں کو جنکی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہے بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔ یہ سرمہ مفید اور فائدہ بخش ثابت ہو گا پانی آنے۔ دھند۔ خارش۔ سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی دواؤں سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے۔ اور سچ سچ آپ نے اس قسم کے سرمہ کے دنوں میں یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے۔ ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے مفید سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھاویں اور ہر طرح آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب۔ ڈاکٹر مستغفور نواب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور۔

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب۔ السلیم۔ میں نے آپکے یہاں سے سفید سرمہ ممیرے کا منگوا کر استعمال کیا نہایت فائدہ ہوا۔ ملکہ صحت کلی حاصل ہو گئی۔ آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے۔ بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہے۔ واقعی یہہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس لیئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں۔ کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کیلیئے اور کوئی دوائی [illegible]

راقم مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگوان اودہ ۔ ۲۱۔ اگست ۱۹۱۶ء

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب دس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کرے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے الائینس بنک میں مارچ ۱۹۱۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

مصدقہ لفٹنٹ سرجن جناب ڈاکٹر بھولاناتھ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

فوائد — # روح حیات — سندات روح حیات



روح حیات

بچپن کے زمانہ جوانی کی بے پرواہی کیسا نہیں باعث ہے اعتدالیوں یا خود ... قدرت بلطف ... سے ... روح حیات پیدا ہو کر دنیا کی ... ہیں۔ انکو چاہیے کہ ... ہفتہ کے ... ہی ... کو شروع کر دیں ... کثرت ... کی ... سے ... رکھتا ہے۔ ... درد کمر ... مثانہ ... ضعف دماغ ... جگر ... اختلاج قلب ... ساری جسم کی کمزوری ... قیمت فی شیشی ...

ناموی کا خلی و خارجی شرطیہ علاج

پانچہزار معزز اشخاص کا تصدیق کردہ

قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (۸)

اس بکس میں ادویات مفصلہ ذیل داخلی و خارجی علاج کی ہوتی ہیں روح حیات ... روغن ... اور نامردی ... خواہ کسی قسم کی کمزوری ... دماغ معدہ۔ جگر کی کمزوری ... ادویات کے استعمال سے انشاء اللہ شرطیہ صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (۸)

نوٹ۔ اگر ... ادویات کے استعمال سے ... بیماری باقی رہ جاوے تو ... دوائی بلاقیمت دیجاویگی۔

المشتہر حکیم محمد شریف ... شفاخانہ عام لاہور متصل کوتوالی

... مطبع ... لاہور ... کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ستدھرم پرچارک

جلد ۸

سنہ ۱۹۵۳

قیمت پیشگی

ہفتہ وار بروز شکر (جمعہ) جالندھر شہر (پنجاب) سے شایع ہوتا ہے

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی نامردی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پہ آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فایدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیرج یعنی منی کا گرنے سے یا اُس میں کوئی خلل آنے سے نس ہیں یا بیرج میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی سپید کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی ۲ گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپیہ۔

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ہیضہ سے بہت ڈر نہیں رہا۔ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن دہلی

ستدھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی بدہضمی کی حالتوں میں چند جگہ استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

نئی کتابیں

جو مطبع ہذا میں ابھی فروخت کے لیئے آئی ہیں۔ پاتنجل یوگ بھاشی پنڈت سوودت برجہ کی مولی سہت ہندی۔ سورگیہ سبجکٹ کمیٹی ہندی ۔/۲ آریہ مستانا رسنڈ ناٹک ہندی ۔/۲ سوامی جی کی مکمل جیون بری اعلیٰ درجہ کی ہے ۱۲ بھجن امرت سر وجہ ہندی ۲ دھنوریان شش ہندی ۹ پائی ستیارتھ دھرم کا مہتو ہندی ۳ پائی۔ وید کی مہما ہندی ۳ پائی۔ پوران ادیتی ہندی

لیکھ ویکا ہندی ۳۰/ رہون ساگری ونی پیر جو بہت عمدہ خوشبودار۔ بہتر ین سنگ کلاں فن تاش بیتی ناٹک ہندی ۱/۲ ست درپن ۲ بیک رتنا کر ہندی ۲ سوروتی منونز درپن ہندی ۲/۔

المشتہر مینیجر مطبع ستدھرم پرچارک جالندھر۔

استری سکھشا

کی ہندی بھاشہ میں لالہ دیوراج مینیجر کنیا مہاودیالہ رچیت پستکیں

شالا کی کنیا

یہ ۲۰ صفحہ کی اتنا سے چھپی ہوئی کتاب ہے۔ اسکی نسبت صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ اس میں سرل بھاشہ میں کنیاؤں کو منوہر اپدیش دیئے ہوئے ہیں۔

اخباروں کا ریویو

ہار بینجر اتی اتم پستک ہے۔ استریوں کے لیئے نہایت مفید ہے۔

پنجاب پیٹریٹ۔ اس پستک میں لالہ دیوراج نے صاف اور سرل بھاشا میں کنیاؤں کو اتم بہن اور اتم بھاریا اور اتم ماتا بننے کے لیئے شکشا دی ہے۔ اس پستک میں کوئی ایسی بات نہیں جس پر کسی مذہب کا آدمی اعتراض کر سکتا ہو۔

دھرم سکھشا کنیاؤں کے لیئے یہ پستک ایک شکشک کا کام دیگی کنیاؤں کو ضروری اپدیش اس طرز سے دیئے گئے ہیں۔ کہ کنیائیں لکھنا پڑھنا بھی سیکھ جائیں اور ساتھ ہی انکے آچار بیوہار بھی شدھ ہو جائیں۔

ٹربیون - ہم دلخواش کیساتھ اس پستک کی ان صاحبان کے پاس سفارش کرتے ہیں جو اپنی کنیاؤں کو مفید دلچسپ اور دلچسپ اُپدیش دائک پستک دینا چاہتے ہیں۔

بھارت بھگنی - اسمیں بڑے اُتم اُپ یوگی اُپدیش دیئے گئے ہیں۔ پتری کنیا پاٹھشالاؤں کے لیئے یہ پستک بڑی اُتم ہے۔

سول ملٹری گزٹ لاہور - ہر ایک بھارت ورشی کنیا کو یہ پستک پڑھنی چاہیئے۔

ست دھرم پرچارک جالندھر - اس اپورب گرنتھ کی بھاشا منوہر اور سرل النکاروں سے سُسجت ہے۔ یہ پستک استری شکشا کے گرنتھوں میں الادھا رکھتی ہے۔ ہم اس کتاب کو بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے دیش کی کنیا پاٹھشالاؤں کے سلسلہ تعلیم میں داخل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

بھارت سیوک کنیاؤں کو انکے تمام فرائض کے متعلق بڑی قیمتی ہدایتیں منوہر شبدوں میں لکھی گئی ہیں۔

بھارت سدھار - یہ کتاب چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تعلیم کی خاطر بنائی گئی ہے۔ اور اس مطلب کیلیئے مصنف کے ارادے کو پورا کرتی۔

انیس ہند - اس کتاب میں صبح سے لیکر رات تک جو کچھ ہماری کنیاؤں کو کرنا چاہیئے۔ انکے بارہ میں نہایت خوبی سے اُپدیش دیئے گئے ہیں۔ عبارت نہایت سلیس بامحاورہ اور موثر ہے۔

قیصری جالندھر - کتاب نہایت عمدہ ہے۔

ہیومیٹی سرونٹ - ہم اس کتاب کی تمام ہندی اور ہندو کیلئے سفارش کرتے ہیں۔

سوبودہ کنیا

۲۴ صفحہ کی یہ کتاب کنیا و استریوں کے پڑھنے کو لکھی ہے اسمیں پرچین اور نوین اتی منوہر کتھائیں ہیں جنکے پاٹھ سے استریوں میں دھرم بھاؤ شردھا اور فرض پورا کرنیکی رُچی بڑھتی ہے۔ قیمت ار بلامحصول۔

اخباروں کے ریویو

ہارنبجر - اسمیں دلچسپ کتھائیں ہیں جنسے استریوں میں بڑی پریرنا ہوگی۔

ہیومینیٹی سرونٹ - کتھائیں منوہر ہیں اور انکا پاٹھ کنیاؤں کو لابھ دایک ہوگا۔

ٹریبیون - کتھائیں عمدگی سے بیان کیگئی ہیں عبارت منوہر ہے چھپائی عمدہ ہے۔

بھارت بھگنی - بڑی اُپکارک پستک ہے - اسکا پرچار سب پاٹھشالاؤں میں ہونا چاہیئے۔

دھرم رتناولی

اسمیں سرل بھاشا میں النکاروں کے ساتھ پانچ دھرموں پر اُپدیش دیا گیا ہے قیمت ۶ پائی - انکے سوائے ان پڑھ استریوں کی یاترا اور چیتر مالا وغیرہ دوگرنتھ اردو حروف میں۔ قیمت ۲ پائی۔

المشتہر

سندر لعل کوٹ کشن چند جالندھر شہر

مجرب المجرب!!!

روغن دافع لوسیر خونی و بادی

تعریف فضول ہے مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ اگر بیمار پرہیز کرے تو تین روز میں ورنہ ایک ہفتہ میں بالکل آرام ہوگا قیمت فی شیشی جو کہ ایک مریض کے لیئے کافی ہے۔ صرف ایک روپیہ چار آنہ۔ اور اگر کسی کے لیئے دو روپیہ۔ اگر فائدہ نہ ہوا قیمت واپس دونگا۔ خریدار اپنا پتہ صاف طور سے لکھیں اور قریب کے سٹیشن بھی مطلع کریں۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ قیمت پیشگی یا بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہیئے۔ استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہوگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آویں۔

المشتہر دُنی چند نقل بوجن شاہ اچھو یانار لودھیانہ پنجاب

آریہ سماجک ٹریکٹ

مورتی پرکاش ۳ پائی - ایشر کی ہستی ۳ پائی - ایشور کے ساکار نراکار ۳ پائی - نکتی ۳ پائی - کرم پھل ۳ پائی - وران ویوستھا ۳ پائی - رگوید کے پہلے منتر کی ویاکھیا الہام کی ضرورت ۳ پائی - عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی - وید کسپر نازل ہوئے ۳ پائی - جگناتھ لیلا ۳ پائی - نوجوانوں اُٹھو ۳ پائی - نسخہ تباہی ہند ۳ پائی - آدمی اور شیر کا مباحثہ ۳ پائی - گنگا اشنان ۳ پائی - مادہ کی قدامت ۳ پائی۔

ہندی ٹریکٹ - شرادھ ویوستھا ۶ پائی - ایشر وچار ۶ پائی - رامائن سار ۶ پائی - دھرم پرچار ۶ پائی - نمستے ۶ پائی - عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی - نت کرم ۳ پائی - عیسائی مت لیلا ۳ پائی - مورتی تت نروپن ۲ - دیشیا ناٹک ۲ - ہندی کی پہلی پستک ۶ پائی - شری رام کی کتھا ۳ پائی - سبھا سیوک بچن لول اُٹھ ۲

بھاشا ٹیکا پستکیں - ہندو مذہبی بھاشا ٹیکا سہت جکو ہماگورو پڑھ سکتے ہیں - سانکھیہ مت کومدی بھاشا ٹیکا ۸ - بھرتری شتک سنسکرت ٹیکا بھاشا ٹیکا ۱۰ - بھرتری شتک بھاشا ٹیکا ۲ - یوگ درشن بھاشا ٹیکا ۱۰ - چانکیہ نیتی بھاشا ٹیکا باندھے راجا رام ۷ - چانکیہ نیتی بھاشا ٹیکا ۲ - نیائے درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ - ویشیشک درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ - سانکھیہ درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ - ویدانت درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ - ویدارتھ بھاشا ٹیکا ۱۲

انکے علاوہ آریہ سماج اور سنسکرت شاستروں کی کل پستکیں ملتی ہیں۔ دس روپیہ کے خریدار کو سوائے بمبئی کی پستکوں کے ۱۰ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جائیگا اور ٹریکٹوں پر ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔

مصنفہ پنڈت لیکھرام کی کتابیں نسخہ خبط احمدیہ ۸ - بہتر کر نجبہ مت درپن ۸

سالہ جہاد ۸ - راہنمائی ۸

پستک ملنے کا پتہ

پنڈت سیوا رام شرما آریہ پستکالیہ - کلاں - ڈی

نمبر ۴ | مطبوعہ ۱۸ ماگھ سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۲۹ جنوری ۱۸۹۷ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

یجروید ادھیائے ۳ منتر ۴

उप त्वाग्ने हविष्मतीर्घृताचीर्यन्तु हर्यत। जुषस्व समिधो मम॥ ४॥

"ہے ہری کامنا کے یوگیہ اور مجھے پراپت ہونے کے لائق ہے اگنی! تیرے لئے سمدھا کا سیون کرتا ہوں۔ اُس اگنی کو گھی وغیرہ چیزیں پراپت ہوں۔ ایسے ہون کرنے کے لائق پدارتھوں سے اُسے سینچن کرو"

سانسارک اگنی بھی کامنا کرنے کے یوگیہ ہے کیونکہ اسی میں پدارتھ سوکشم ہو کر سنسار کا ترپت اوپکار کرنے والے بنتے ہیں۔ یوں تو ہر ایک منشیہ اگنی کو پراپت کر رہا ہے لیکن سوکشم درشی پُرش اُسکے وشیش گنوں سے واقف ہو کر اُسے اُتم ریتی سے پراپت کرتے ہیں۔ یہاں صاف طور پر تاکید کے ساتھ ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک ہون یگیہ کی روح اگنی ہے۔ باقی سب پدارتھ (یعنی گھی سمدھا اور دیگر سامگری) صرف اگنی کی مدد کے لئے ہیں۔ تاکہ وہ ہمارے لئے زیادہ تر مفید بن سکے۔ اِس لئے اگنی کی شدھی اور اُس کے چمتکار شکتی پر ہی دوسری چیزوں کا ہمارے لئے مفید ہونا منحصر ہے۔ یہاں تک اگنی کی ٹھیک مہاں سانسارک منشیوں کے ہردیوں میں بٹھا کر آگے اگنی کے سمان کرنے کی ہدایت ہوگی۔

سماجک جلسے

اجمیر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۷ و ۲۸ فروری ۱۸۹۷ء یکشنبہ و دوشنبہ کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۸ کی صبح کو۔

شرم جنک
کیا تم اس پوتر یگیہ کی رکھشا کرو گے

نمبر ۲

میں نے گذشتہ ہفتے* کے پرچہ میں ہمدردی کے طور پر استری سُدھار کی نسبت خیالات کی تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے بتلایا تھا کہ مہرشی دیانند نے اُس اگیان روپی پردہ کو دور کر دیا تھا جسکے کارن کہ بھارت کی مورکھ سنتان استری شکشا کے مخالف ہو رہی تھی۔ میں نے اسکے بعد جتلایا تھا کہ کنیا مہاودیالہ جالندھر اُس زبردست حرکت کا نتیجہ ہے۔ جو کہ مہرشی دیانند نے دھارمک دنیا میں پیدا کی تھی۔ اور اسی ضمن میں یہ بھی ثابت کیا تھا کہ بلحاظ اپنے بھاوی (آئندہ) اُدیش اور ورتمان عمل کے کنیا مہاودیالہ جالندھر کی تحریک اُن پوتر یگیوں میں سے ایک ہے جو کہ منشیہ سماج کو دُکھ ساگر سے نکالنے والی ہوا کرتی ہیں۔ میں نے اس کے بعد اس منڈلی کی گھبراہٹ اور شمنی کا ذکر کیا تھا جسکو آج یہ تخت پر کہ اسوقت رائے مولراج ایم اے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے ذکر کیا تھا کہ یہ منڈلی نہ معلوم اپنے آپکو کیا سمجھتی ہے کہ ہر ایک تحریک کے مخالف ہو جاتی ہے جسمیں کہ انکے اپنے اندر راجا کا دخل نہ ہو۔ یا کم از کم جسمیں کہ انکا کوئی نہ کوئی نائب یا وزیر شامل نہ ہو۔ خاتمے پر میں نے کنیاؤں کو اس تحریک میں کھینچنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے اپنی مجبوری کا اظہار کیا تھا اور لالہ آتما رام جی کے بیٹر کو درج کر کے مضمون کو اُسی جگہ پر چھوڑ دیا تھا۔ اب حسب وعدہ اس منڈلی کی اُن کرتوتوں کا پورا خاکہ اپنے ناظرین کے روبرو پیش کرنے کی کوشش کرونگا جو کہ کنیا مہاودیالہ کی تحریک کو رد کرنے کے لئے اس منڈلی سے عمل میں آئیں۔

اس غرض کے لئے مجھے اس تحریک کے ابتدا میں جانا پڑتا ہے۔ پانچ سالوں سے زیادہ کا عرصہ گزرا ہوگا۔ کہ جالندھر آریہ سماج کے چند ایک سبھاسد۔ جو کہ استری شکشا اور استریوں کے اُپکار کی نسبت عرصہ سے سوچ وچار کر رہے تھے۔ اور اس وچار کا نتیجہ عملی طور پر ایک استری پاٹھشالا کی صورت میں دکھلا چکے تھے۔ اس نتیجہ پر پہونچے کہ جبتک کہ استریوں کو اس قسم کی اعلیٰ شکشا نہیں دیجاتی جو کہ انہیں جہاں ایک طرف گرہ کارجوں کو اچھا سے کرنے اور اپنی ذات اور اولاد کی شاریرک اور آتمک رکشا کرنے کا گیان پردان کرے۔ وہاں دوسری طرف انہیں دھرم کے وشم اور سوکشم مسئلوں کے سمجھنے کی لائق بنا دے۔ تاکہ وے مکتی دھام تک اپنے پتی کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے پہونچ سکیں تبتک مہرشی دیانند کا رچا ہوا آریہ سماج روپی یگیہ سپھل نہیں ہو سکتا۔ اس وچار کو دڑھ کرتے ہی جالندھر آریہ سماج کی انترنگ سبھا میں استری شکشا کے لئے ایک مہاودیا

سکھ لینے کا وچار پیش ہوا۔ اُسوقت چند دیرگیہ درشی آریوں کی رائے یہہ ہوئی کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور دیانند اینگلو ویدک کالج کے کارکنوں کی رائے اس بارے میں لینا مناسب ہے۔ کیونکہ جو کام سرو سمتی سے شروع ہوتا ہے۔ اُسکی کامیابی میں اُلجھن پڑنے کا احتمال کم ہو جاتا ہے۔ اس وچار انوسار لالہ دیوراج جی لاہور آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کے ایک جلسے میں شریک ہونے کے لیئے گئے اور لالہ ہنسراج جی کی سمتی طلب کی وہ سمتی جو کچھہ تھی ست دھرم پرچارک بابت ۲۶ پوہ سمت ۱۹۵۹ جلد ۴ نمبر ۳۵ کے صفحہ ۷ کالم ۲ میں درج ہے۔

لالہ ٹھاکر داس ہوشیارپوری کی جیون چرترا کا ریویو لکھتے ہوئے ایڈیٹر نے وہاں لکھا ہے۔

”لالہ دیوراج جی کی دریافت پر لاہور میں لالہ ہنسراج جی پرنسپل دیانند کالج نے کہا تھا کہ اول تو استری کالج کی تحریک دیانند کالج کو نقصان نہیں پہونچا سکتی۔ لیکن اگر نقصان پہونچنے کا احتمال بھی ہو تو بھی استریوں کے لیئے اعلیٰ تعلیم مہیا کرنے کا کام ایسا نہیں ہے جسکو اس احتمال سے روک دیا جاوے“

لالہ ہنسراج جی کی رائے معلوم کرنے پر جالندھر آریہ سماج نے ایک استری کالج اپیل لکھنے کا کام میرے سپرد کیا۔ اپیل لکھی گئی انترنگ سبھا میں پیش ہو کر بعد ضروری کمی بیشی کے انگریزی زبان میں اپیل شایع ہوئی۔ اس اپیل کو پڑھکر میرا ایک نیا پرنسپل (منصف مزاج) اور پکشپات سے پرشن یہی رائے لگاویگا۔

کہ جو جو فرضی اعتراضات کنیا مہاودیالہ کے اُدیش پر گھڑ کر اسوقت لگائے جاتے ہیں۔ یہہ اپیل اُن سب سے بری ہے۔ سکرٹری اور شن سمیہ زنانہ مدرسوں کا ذکر کرتے ہوئے رپورٹ ظاہر کرتی ہے۔ کہ ان لوگوں نے ہماری استریوں کی ضروریات کو نہیں سمجھا۔ یہ ظاہر کرکے کہ ان مدارس کی تعلیم نے ٹھیک نتیجہ پیدا نہیں کیا۔ رپورٹ آگے چل کر سوال کرتی ہے ”وے سوالات جو کہ ایک استری شکشا کے حامی کو اپنے آپ سے پوچھنے چاہئیں یہہ ہیں۔ کیا موجودہ طریقہ تعلیم نے ہماری استریوں کو بہتر بیٹیاں۔ بہتر بہنیں بہتر دھرم پتنیاں۔ اور بہتر مائیں بنایا ہے؟ کیا اس (طریقہ تعلیم) نے کوئی سچا گارگی یا میتری پیدا کی ہے؟ کیا اس طریقہ تعلیم نے ہماری استریوں کی۔ مانک۔ داریک اور آتمک اوستھا کو اوبھارا ہے؟ اگر نہیں تو ہمارے صوبہ میں استری شکشا کے موجودہ طریقہ کی عمارت بجائے مبارک ہونے کے ایک لعنت ہے۔“ نیا پرنسپل پاٹھک گن اب آپ ادیش کے دو پرمانوں سے معلوم کر سکیں گے۔ کہ جو بڑے سے زبردست دو اعتراض کنیا مہاودیالہ جالندھر پر شروع سے ہی اوٹھائے جاتے ہیں۔ آیا وہ کنیا مہاودیالہ کی بنیاد ڈالنے اور چلانیوالوں کے عملی اور اُنکی تحریروں میں تو کہیں گنجائش نہیں نکلتی۔ ہاں یہہ اعتراض اُن انسانوں کے دل کا اصلی عکس ضرور کھینچ دیتے ہیں جنکی طرف سے کہ یہہ اعتراضات اوٹھائے جاتے ہیں۔

مجھے اسوقت اُس بحث کی طرف توجہ دلانیکی ضرورت نہیں ہے۔ جو کہ دیش مزاج کی ہنیا کے ساتھہ کنیا مہاودیالہ کے حامیوں کی چھیڑ چکی ہے۔ اور جسکا خاتمہ کہ صرف اُسوقت ہوا جبکہ تمام پنجاب کے تعلیم یافتہ اور دھارمک پرشوں نے یک زبان ہو کر اس ودیالہ کی تائید میں اپنی رائے کا اظہار کیا جبکہ ان کو یہہ معلوم ہو گیا۔ کہ انہی بحث سے بجائے کنیا جی کو نقصان پہونچانے کے وے اپنی پوزیشن کو پبلک کے روبرو کمزور کر رہے ہیں۔ سبھائی۔

پرشن

مہاشے ایڈیٹر۔ نمستے۔ آپنے جو میرے پرشن (پونرلواہ آدسمبندھی) کا اُتر دے ہو کے میرے سنشے نوارن کے واسطے توجہ فرمائی اسکا پریم پوریک دھنیاواد کرتا ہوں۔ ادب اور ادھینتا کے ساتھہ پھر اُسی بارہ میں مندرجہ ذیل گذارش ضروری سمجھتا ہوں۔ اور پرارتھنا ہے۔ کرپا کر کے اصنیہ اشاعت سابقہ اسکو بھی اپنے دھرم اور پرچہ میں ستھان دیکر مجھہ سنشیہ ورت سمتی کرنیوالے کا پورن پرکار شانتی کر دیجیے میں اس خاص توجہ اور گیان دان کی بابت جناب کا نہایت مشکور ہونگا۔

پونرلواہ سمبندھی

آپنے وہ جوڑے میں کمل پواہ کر چکنے والی استری پرشوں کے پونرلواہ کو دھرم وروددھ لکھکر ایسا کرنیوالے وہ جوتکی شودر ٹھہرایا ارقام فرمائی ہے۔ اس سمبندھ اوپدیش کے لیئے میں بار مبارک آپکو دھنیاواد دیتا ہوں پر تو آپکا یہہ ارشاد کہ غیر کمل لواہ کی حالت میں پونرلواہ

کی آگیا ہے۔ بوجوہ ذیل دوبارہ تکلیف دہی کا محتاج ہے۔

۱۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۱۰ پر جو الہ [illegible] نمبر ۱۰۰ اسکے بواہت اور سنوگت پتیوں کے جو صرف پہلے نام سے موسوم گندھرب اگنی اور منتر سے مندرج ہیں۔ وہاں اس امر کی تائید نہ ہوکر تردید ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر دیا جائز ہوتا تو جس طرح سے سنوگت پتیوں کی گندھرب آدی کہا گیا ہے۔ اسی طرح سے مکمل اور نامکمل بواہ والوں کے لیے بھی کہا جاتا۔ پس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بواہ کا لفظ مکمل اور غیر مکمل دو حالتوں میں تقسیم نہیں ہے۔ اور بلالحاظ اکشت اور کشت کے بواہ سنسکار کے بعد آپت کال میں گندھرب سنگیا سے پتی کو بذریعہ نیوگ گرہن کرنا چاہیے۔

(۲) جبکہ بواہ سنسکار میں سویکار کیا ہوا پتی مرنے کے بعد بھی اس استری کا پتی ہی کہلا دیگا۔ پس اس پر نیوگ لواسکے بعد جو کوئی اسکا قائم مقام ہوگا۔ وہ اکشت اور کشت دونوں حالتوں میں [illegible] دوسرا پتی ہی کہا جاویگا۔ اور [illegible] مذکورہ صدر پتی مرن کے باعث وہ استری بھی کنیا یا سوبھاگوتی نہ کہلا کر بدھوا ہی کہی جاویگی۔ تو پھر اس اکشت یونی بدھوا کو بھی حسب ہدایات

विधवेव देवरम्

اور (इयं नारी पतिलोकं) [illegible] وغیرہ آکوں کے [illegible] نہ رکھتے اور سنتان اوتپتی کی کامنا ہونے پر نیوگ ہی کیوں نہ کرنا چاہیے۔ (ملاحظہ ہو وید بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۲۳ و ۲۲۴ نیوگ وشئے [illegible])

یعنی یہ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ خطاب صرف اکشت یونی بدھواؤں سے ہی اکشت یونی سے نہیں۔

۳۔ کنیا اور کماری اسے کہہ سکتے ہیں کہ جسکا بواہ سنسکار بھی نہ ہوا ہو۔ ریکھات جوین کرم اور بچن کسی پرکار سے پرش سے سنجوگ نہ ہوئی ہو۔ اور جو وید مکت سنسکار کے ذریعہ کسی خاص پرش کو اپنی عصمت سپرد کرتی ہوئی پتی پر سپردہ کر چکی۔ جسکا انتہ کرن بواہ سنسکار کر کے کسی خاص پرش کے انتہ کرن سے ستری دت سنجوگ کر چکا جسے اپنا منتوں کے سبب کسی خاص پرش کو پتی گرہن کر کے آپکے ساتھ بواہ سنسکار کار کیا ہے [illegible] کیا وہ پھر بھی کنیا اور کماری آدکی نردوش پدی کہہ سکتی ہو سکتی ہیں۔ اور کیا [illegible] سے [illegible] سنسکار اور کماری اپنی پورن پرکار پوترتا کی حالت میں ایسے مقصودوں کو بھی کلنکت سمجھتی ہوئے اپنے [illegible] نردوش پتی اور ستری کو نہ چاہینگے۔ اور کیا ایسی دوشت ستری کا ویسے ہی دوشت پرش کو پراپت نہ ہونا اپاے اور پراپت ہونا نیوگ نہ سمجھا جاویگا۔ اور کیا وہ استری جو بواہ سنسکار کی رات کو گھر جاوے اور سنسکار سے پیشتر اپنے بواہت پتی کے فالج زدگی کے باعث اکشت یونی رہکر اس مقلوم پتی کی سیوا کرتی ہی اپنا پتی ورت دھرم نبھا رہی ہے۔ مذکورہ بالا پتی کی حیات کے باوجود سوبھاگوتی نہ کہلا کر بسبب اکشت یونی ہونے کے کنیا اور کماری تصور کی جاویگی۔ ملاحظہ ہو سنسکار ودھی صفحہ ۱۳۳ کے تیسرے شلوک کا ارتھ جیسے بموجب یہ دو لڑ ایک دوسرے میں دیا پت ہو کر بہت بڑا اور ایک سا گھر کر چکے ہیں۔

۴۔ سنسکار ودھی میں بواہ سنسکار کے جو جو [illegible] وہ وہ [illegible] اور [illegible] کے متعلقہ شلوک جنکی تشریح طوالت طلب ہے۔ اس امر کو اچھی طرح ظاہر کرتے ہیں کہ وید کی رو سے ایک شخص کے مقابل میں صرف ایک ہی مرتبہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ جو پرتگیا میں الیشور اور تمام [illegible] پرشوں کی ساکشی سے [illegible] کی خاطر اپنا [illegible] ولادت [illegible] سے [illegible] چراغ دار دینگے بمصداق [illegible] پھر بھی سنسکار ودھی دربار میں [illegible] چشم نہ ہونے کی جرات کرتا۔ کیا یہ بات جو ہی پرتگیاؤں کی خطرناک عادت سکھاتی ہوئی بواہ سنسکار کی تمام وید مکت پرتگیاؤں کو ایک فرضی اور ناقابل تسلیم ظاہر کریگی اور کیا ایسے مقابلہ میں نیوگ کی کارروائی جسکو حسب شلوک مندرجہ سنسکار ودھی صفحہ ۱۲۵ (بواہ سنسکار ودھی) پرتگیاؤں کے خلاف بھی نہیں کہا جا سکتا۔) لاکھوں بلکہ کروڑوں درجہ بہتر نہیں ہے یعنی جبکہ وہ اپنی گرفتی پر پشچاتاپ کرتے ہوئے حسب ہدایات وید مقدس صرف رفع ضرورت کے طور پر کی گئی ہو (ملاحظہ ہو سنسکار ودھی صفحہ ۱۲۴ لغایت ۱۲۶ کے شلوک اور خصوصاً صفحہ ۱۲۵ کا شلوک ارتھ جس میں کیول نیوگ ہی کی آگیا پرگٹ ہوتی ہے۔ نیز بواہ کی [illegible])

۵ - گربھادہان سنسکار کی عدم تکمیل کو لواہ سنسکار کی عدم تکمیل کس طرح تسلیم کیا جاوے - جبکہ سوامی جی نے لواہ سنسکار اور گربھادہان سنسکار علیحدہ علیحدہ شمار کیے جاکر لواہ سنسکار اپنی ذاتی وقعت کے واسطے گربھادہان سنسکار کا محتاج نہیں ٹھیرایا گیا ہے - علاوہ بریں موخر شے مقدم شے پر اپنے وجود کا بار نہیں ڈال سکتی جیسا کہ شے مقدم اپنے وجود خاص کے لیئے موخر شے پر مثلاً چار مقدم ہے سات سے تو جبتک کہ چار کا وجود خاص نہ ہوگا تب تک اُسکے موخر سات کا وجود ناممکن ہے یا ناجائز مگر چار کو اپنے وجود خاص کے واسطے سات کی مطلقاً پرواہ نہیں ہے - اسی طرح لواہ سنسکار مقدم ہے گربھادہان سنسکار سے تو تاوقتیکہ لواہ سنسکار نہ ہو گربھادہان سنسکار کا وجود ناممکن اور ناجائز کہا جاویگا لیکن اگر گربھادہان سنسکار نہ ہو تو لواہ سنسکار جس خاص حالت کا نام ہے وہ اپنے خالص وجود کے لیئے گربھادہان سنسکار کی موجودگی سے نقصان نہیں اوٹھا سکتا - اور یہہ ہی تسلیم کرنا لازم آویگا - کہ گو چار نے اپنے موخر سات کے وجود قایم ہونیکو مطلقاً ترقی نہیں کی بلکہ صرف درمیانی حالت پانچ کے کچھ اخیر تک ترقی کی ہے - تاہم چار اپنی ذات خاص سے مکمل و موجود ہے - اور صرف سات ہی معدوم اور غیر موجود ہے -

(۶) اگرچہ سناتن ریتی سے لواہ کی رات ہی گربھادہان سنسکار کا سمے ہے پرنتو یہہ امر غیر ممکن نہیں ہے - کہ لواہ سنسکار کے بعد کسی خاص واقعہ سے گربھادہان کی نوبت نہ پہنچے -

(۷) اگرچہ گو کہ اکشت یونی استری کا بار ہوا اپنا ہونا بھی شک کے قابل ہے - مگر جس طرح سے کہ ایک مرتبہ سماگم کی ہوئی بدہوا دو چار سال تک پتی سکھ پانیوالی بدہوا کی بہ نسبت زیادہ مظلوم ہے - تاہم وہ پنر لواہ نہ کر کے نیوگ ہی کر نیکو ادھکاری ہے - اسی طرح سے اکشت یونی بدہوا بھی سخت تر مظلوم ہونے کی دلیل سے پنر لواہ کا ادھکار نہیں رکھتی اور کام پیڑا نہ رک سکنے کی حالت میں اسکو بھی نیوگ ہی کرنا چاہیئے - اور جو مرن پرینت کیواسطے ایک ہی پرش کو گرہن کرنا چاہتی ہے - تو وہ ان دوج رت سنسکار سے الیسا ہی کر کے دوج پدوی سے قطع تعلق کر سکتی ہے - دوجوں میں شامل رہکر اور لواہ سنسکار کا مستحق ہو سکتی کیوں - ؟

۸ - اگر سوامی جی کے نزدیک زیر بحث پنر لواہ جایز ہوتا تو وہ وید بھاشیہ بھومکا میں بھی اس امر کو جایز لکھتے - مگر انہوں نے بھاشیہ بھومکا میں لواہ وشے کی ویاکھیا کرتے ہوئے زیر بحث پنر لواہ کا مطلقاً ذکر بھی نہیں لکھا ہے - اور صاف طور پر ہدایت کی ہے - کہ - ویدوں میں پرش اور استری کے لواہ وشے میں ایک ہی بچن کے پریوگ کرنے سے یہہ نشچت ہوا کہ ویدریتی سے ایک پرش کے لیئے ایک ہی استری اور ایک استری کے لیئے ایک ہی پرش ہونا چاہیئے ادہک نہیں اور نہ کبھی ان دوجوں کا پنر لواہ وا نیوگ ہونا چاہیئے - جبکہ سوامی جی اس ہدایت میں صاف منع کرتے ہیں کہ دوجوں کو پنر لواہ کبھی نہ کرنا چاہیئے اور ویدریتی ارتھات لواہ سنسکار کے ذریعہ سے ایک استری کو ایک ہی پرش گرہن کرنا چاہیئے تو پھر ایسے متضاد بات کو وہ دوسری جگہ میں کیونکر لکھ سکتے تھے -

۹ - مندرجہ صدر لواہ وشے ویاکھیا کے بعد نیوگ وشے ویاکھیا میں بھی اونہوں نے یہہ لکھا ہے - کہ جیسے بدہوا استری دیور کیساتھ سنتان اوتپت کر لیتی ہے - ویسے تم بھی کرو - بدہوا کا جو دوسرا پتی ہوتا ہے - اسکو دیور کہتے ہیں - اس لیئے یہہ نیم ہونا چاہیئے کہ دوجوں ارتھات برہمن چھتری ویشیوں میں دو دو سنتانوں کے لیئے نیوگ ہوتا اور شودر کُل میں پنر لواہ مرن پرینت کے لیئے ہونا چاہیئے - جو کوئی اس نیم کو توڑے اُسکو دوج کُل میں سے الگ کر کے شودر کُل میں رکھدیا جاوے - الخ (ملاحظہ ہو وید بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۲۳ و ۲۲۴ -)

اگر اکشت یونی بدہواؤں کا پنر لواہ جایز ہوتا تو یہاں عام بدہواؤں کو خطاب کرتے ہوئے اُنکو مستثنے کیوں نہ لکھا -

۱۰ - اگر ستیارتھ پرکاش کی عبارت زیر بحث کو (مندرجہ صفحہ ۱۱۳) اکشت اور اکشت کی تشریح کیساتھ پڑھا جاویگا - تو پہلے فقرہ کا یہہ خلاصہ ہوگا - کہ لواہت برہمچاریوں کا پنر لواہ جایز ہے - اور دوسرے فقرے کا یہہ خلاصہ ہوگا - کہ دوجوں میں غیر برہمچاریوں کا پنر لواہ نہ ہونا چاہیئے - مگر ایسا پڑھنے سے عبارت کی ترکیب غلط ہوتی جاتی ہے کیونکہ ان دونوں میں مستثنے اور مستثنے منہ کا رشتہ ہونے سے ہر دو جگہ لفظ اکشت ہی پڑھنا صحیح ہوگا - کیا معنی کہ ایسے فقرات کے لکھنے کا یہہ قاعدہ ہے - کہ تمام منتروں کو

محنت کرنا چاہیے۔ مگر فقرا کو نہیں۔ اسی عبارت کو یوں بھی لکھ سکتے ہیں کہ تمام سندھیوں کو محنت کرنا چاہیے۔ مگر فقراء سندھیا بھی تو بھی نہیں۔ یہ ہرگز نہیں لکھا جا سکتا کہ تمام سندھیوں کو محنت کرنا چاہیے۔ مگر فقرا ہیں غیر سندھیوں کو نہیں۔ یہاں جس طرح سے کہ فقرہ اول میں صرف لفظ سندھیوں کے واقع ہونے سے یا تو صرف اسکا متضاد لفظ غیر سندھیہ ہی مستعمل ہو سکتا ہے۔ اور یا صرف اسکا ایک جزو لفظ فقرا۔ دونوں لفظوں کا استعمال نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح زیر بحث فقرات کے فقرہ اول میں صرف برہم چاری سدھ کی قید لگا دینے سے دوسرے فقرے میں یا تو صرف اسی کا متضاد لفظ غیر برہم چاری ہی استعمال ہو سکتا ہے۔ اور یا صرف اسکا ایک جزو لفظ دوج یعنی یا تو یوں لکھا جا سکتا تھا کہ برہم چاریوں کا پنر وواہ ہونا چاہیے۔ مگر غیر برہم چاریوں کا نہیں ہونا چاہیے۔ چونکہ فقرہ اول یعنی برہم چاریوں کا پنر وواہ ہونا چاہیے۔ ایک معقول شخص دیگر تھا جسکو ہاں مخالف مقولہ مذکورہ کی تکذیب کو استعمال کیا گیا تھا اسکے بعد فقرہ ثانی کو حسب ... لکھنا یہ معنی پیدا کرتا کہ چاروں ورن کے برہم چاریوں کو پنر وواہ جائز ہے۔ اور چاروں ورن کے غیر برہم چاریوں کو نا جائز۔ مگر یہ امر گرنتھ کرتا کے سدھانت سے بعید تھا۔ پس ایسا نہ کرکے یوں لکھا جا سکتا تھا کہ برہم چاریوں کا پنر وواہ ہونا چاہیے مگر دوجوں کا نہیں۔ چنانچہ ایسا ہی لکھا گیا ہے۔ یعنی برہم چاریوں کا پنر وواہ ہونا چاہیے۔ مگر دوج برہم چاریوں کا نہیں۔ یہاں لفظ دوج کے بعد سمجھا جاویگا

لفظ کا وجود دوبارہ استعمال ہوا ہے۔ دیا قاعدہ ہے کہ فقرہ اول میں لکھے ہوئے فعل اور صفت کو توضیحاً و توصیفاً دوسرے فقرہ میں بھی سمجھ لیا کرتے ہیں۔ مثلاً سب آدمیوں کو سونا چاہیے۔ مگر زید کو نہیں سونا چاہیے۔ سب دوکانداروں کو اٹھنا چاہیے۔ مگر زید دوکاندار کو نہیں اٹھنا چاہیے۔ سب برہمنوں کو بستر دینا چاہیے۔ مگر جاگریا۔ پاکھنڈی اور دُراچاری برہمن کو بستر نہیں دینا چاہیے وغیرہ۔ اگر چھاپہ کی غلطی یا کہ پنر وواہ بھائیوں کے جوش ہمدردی سے بجائے لفظ اکشت کے صرف لفظ کشت ستیارتھ پرکاش میں نہیں لکھا گیا ہے۔ تو بجا لمعت اعتراضات و نقصانات مشترکہ مضمون ہذا کے رو سے سوامی جی مہاراج کا لکھا ہوا کیونکر تسلیم کیا جا سکے۔

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۱۳ کے سطر دوم و سوم میں جو لفظ بواہ مندرج ہے۔ وہ حسب اصطلاحات مروجہ سائل کی طرف سے جائز سہاگم کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اگر بواہ سنسکار کے معنوں میں ہوتا تو سوامی جی مہاراج اپنے سدھانت کے خلاف انیک بواہوں کا جواز ہرگز نہ کہتے کیونکہ انکا سدھانت حسب مذہب چھاپہ ہو سکتا ہے لہذا ایک بواہ ارتھات ایک استری کے ساتھ ایک پرش کا ہی۔ نیوگ کی بجائے کا۔ پس ایسا تسلیم کرنے میں کیا قباحت ہے کہ دوجوں میں نیوگ کی مریادا نہ رہنے اور اسکو آجکل بالکل برا سمجھا جانے سے جو جو ہانی سنسار کو ہو رہی ہیں۔ ارتھات دوجوں میں پنر وواہ کا پرچار

ہو گیا ہے کہ ایک ایک پرش کئی کئی بواہ کر لیتا ہے۔ اور بہت چار سو اگون آدرا چار ہو گئے ہیں۔ اس نیوگ کا منڈن اور دوجوں میں پنر وواہ کا کھنڈن کرنے کے لیے سوامی جی نے صفحہ ۱۱۳ کے سوال اول سے تمہید شروع کی ہے۔ یعنی نیوگ بروہی شخص نے اپنے اصطلاحی الفاظ میں دریافت کیا کہ استری اور پرش کو ایک ہی کیساتھ جائز سہاگم کرنا چاہیے۔ یا کیا سوامی نے جواب دیا کہ ایک وقت میں ایک ہی کیساتھ مناسب ہے۔ تب اسنے سوال کیا کہ کیا مختلف وقتوں میں مختلف استری پرشوں کا جائز سہاگم کرنا درست ہے۔ جواب۔ آگے سوامی جی نے صفحہ ۱۱۳ لغایتہ صفحہ ۱۳۱ نیوگ دھرم کو انیک پرمانوں اور یکتیوں سے جائز ثابت کیا ہے۔ اور شروع میں جو منوسمرتی ادھیائے ۹ کا ۱۷۶ اشلوک مندرج کیا ہے۔ وہاں صرف اسی مقصد سے درج کیا ہے کہ بذریعہ اسکے آپت کال کا پربندھ لازمی بتاتے ہوئے وہ اپنا اصلی پرلوجن سدھ کر سکیں۔ یعنی شلوک مذکورہ سے نیوگ بروہی شخص کے سوال کا مختصراً جواب بھی آ جاوے۔ جسکی تشریح آئندہ کرنا منظور تھی۔ اور پنر وواہ کا ذکر آنے کے سبب اسکا بھی کھنڈن کر دیا جاوے۔ کہ دوج لوگوں کو پنر وواہ ہرگز نہ کرنا چاہیے چنانچہ ایسا ہی اندراج پایا جاتا ہے۔ یعنی شلوک مذکورہ کا ارتھ لکھنے کے بعد ہی انہوں نے پنر وواہ کھنڈن شروع کر دیا ہے۔ اور لکھا ہے دیکھو ستیارتھ میں اس اپنے سدھانت کو اور بھی صاف کر دیا ہے۔ کہ آپت کال میں یہ نیم رہنا چاہیے کہ دوج لوگ ہر قسم آپت کال

ہیں نیوگ اور شودر لوگ پُنر لواہ کیا کریں پس منوسمرتی ادھیائے ۹ کے شلوک ۹۱ کا اطلاق سوامی جی نے صرف شودروں سے ہی بتایا ہے دوجوں سے مطلق نہیں۔

۱۲ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۳ پر سوامی جی مہاراج نے پُنر لواہ کے جو چار دوش لکھے ہیں۔ وہ اسی ممانعت کی تشریح میں لکھے ہیں۔ جبکو انہوں نے مندرجہ صدر دوش لکھنے کے قبل ممنوع لکھا ہے۔ اور اسی سلسلہ میں پُنر لواہ کے ایک کی طرف سے جو پرشن مندرجہ فرمایا ہے وہ ہر قسم بدہواؤں کی طرفداری میں شودرون ہوتا ہے۔ یعنی لواہت برہم چاریوں کے پُنر لواہ نہ ہونے میں بھی پرشن مذکورہ میں لکھے ہوئے نقصانات کے سوا سے اور کوئی خاص نقصان نہیں بتایا جا سکتا۔ بجواب اس پرشن کے سوامی جی نے بلا تفریق اکشت اور کشت کے یہہ ہی ہدایت فرمائی ہے۔ کہ جو استری پرش برہمچریہ میں مستحکم رہنا چاہے تو کوئی بھی اوپدرو نہ ہوگا۔ اور جو کل کی پرمپرا رکھنے کے لئے کسی اپنی سوجاتی کا لڑکا گود میں لے لیں گی۔ اس سے کل چلے گا۔ اور بیبچار بھی نہ ہوگا۔ اور جو برہمچریہ نہ رکھ سکیں تو نیوگ کر کے سنتان اوتپت کر لیں پس میں ادب کے ساتھ دریافت کرتا ہوں۔ کہ سوامی جی کے مندرجہ صدر ہدایت اکشت یونی بدہواؤں سے غیر متعلق قرار دینے کے کیا دلایل ہیں۔ اور انکو بھی اسی پر عمل کر کے پُنر لواہ نہ کرنا کیونکر نامناسب یا ہانی کارک سمجھا گیا ہے۔

۱۳۔ سوامی جی نے پُنر لواہ میں جو چار دوش لکھے ہیں وہ لواہت برہم چاریوں کے پُنر لواہ میں بھی لازم آتے ہیں مثلاً ا۔ استری پرش لواہ سنسکار کی کچھ بھی قدر نہ کریں گے بعبورت عدم لونت گربھادھان ایک دوسرے کو چھوڑ سکینگے یعنی جس استری کا لواہ سنسکار ہو کر کسی ممکن الوقوع بیماری وغیرہ کے سبب گربھادھان سنسکار نہ ہو سکا۔ اور پھر ناگہانی عوارض فالج وغیرہ کے سبب اسکا سویکار کیا ہوا پتی حالت النسانی سے محروم ہو گیا۔ تو باوجود حیات اُس منقلب الحال پتی کے وہ اکشت یونی استری اس سے پرلوجن نہ بتاتی ہوئی بیشمار پُنر لواہ اس مظلوم الاعمال کی جان لینے تک کو اوپائے کر سکیگی اور جس استری نے کسی دوہاتو بیساہ ہوگا۔ کیساتھ سویکار کر کے لواہ سنسکار بھی چاہو ہے پر نہ ہو کر گربھادھان سنسکار سے پیشتر کسی ممکن الوقوع باعث سے وہ راج کیطرف سے گرفتار کر لیا گیا اور پھر اتفاقاً خواہ غیر اتفاقاً اُسکا تمام دھن راج میں ضبط ہو کر مہاں دلدرتا کی نوبت پہونچی تو اُس کی اکشت یونی استری باظہار عدم تکمیل اسکو سویکار نہ کر کے پُنر لواہ کر سکنے کی ادھکاری ہوگی۔ اور اس قسم کے بیشمار نقصانات لواہ سنسکار کا عقدہ نہ سمجھنے پر حاوی ہو سکینگے۔

(۲) پُنر لواہ کے ذریعہ پرش کو استری کی طرف سے اور استری کو پرش کی طرف سے دھن کمانے کا موقعہ ملکر بیشمار جھگڑوں کی بنیاد قایم ہوگی۔ (۳) بیبچار بند کر سکنے والے استری پرش باہم سازش کر کے بحیلہ عدم تکمیل بار بار پُنر لواہ کر سکیں گے جس سے بہت سے بیہودگیوں کا ناش ہو جاویگا۔

(۴) پتی ورت اور استری ورت دھرم نشٹ ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ پس سوامی جی نے جن پُنر لواہ کے نوارن ارتھ پُنر لواہ کھنڈن کیا ہے۔ انہیں دوشوں کے قایم کرنے والے زیر بحث پُنر لواہ کو وہ کیونکر جایز بتا سکتے تھے۔

۱۴۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۳ پر پُنر لواہ کا چوتھا دوش ثابت کرتے ہوئے مہرشی نے صاف کہدیا ہے۔ کہ اتیادی دوشوں کے ارتھ دوجوں میں پُنر لواہ وا انیک لواہ کبھی نہ ہونا چاہیے۔ لیکن یہی ہونا چاہیے پر کامل غور فرمانے کی التجا کرتا ہوا میں یہ سمجھنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر سوامی جی مہاراج نے زیر بحث پُنر لواہ کی اجازت اوپر لکھی تھی۔ تو اس فقرہ میں اُس خاص حالت کو مستثنیٰ نہ بتا کر دائمی و ہر حالت میں ممنوع ثابت کرنیوالا لفظ کبھی کیوں مندرج فرمایا۔ اور اگر نیوگ بروہی کے پرشن میں لکھا ہوا لفظ لواہ اصطلاح مروجہ کے معنوں میں نہیں تھا۔ تو وہاں ایسا کہنا کہ ہاں استری پرش کا سمہ اتر میں ایک لواہ ہونا چاہیے۔ اور یہاں ایسا فرمانا کہ انیک لواہ کبھی نہ ہونا چاہیے۔ سری سوامی مہاراج سے پرم دودان مہرشی سے کب ممکن ہو سکتا تھا۔

کرپا کر کے ہر چہار دہ اقلام کا نمبروار جواب ارشاد فرمائیں اگر میں غلطی پر ہوں۔ تو میری جہالت معلوم کر دیجئے۔ اور اگر میری سمجھ سوامی جی کا سدھانت دوجوں میں کسی قسم پُنر لواہ نہ ہو سکتا ہے تو ایسے پر اوپکار اور سچے ہتیشی مہاتما کے سر جھوٹا کلنک لگانے کے واسطے پُنر لواہ اکشتا ہی ...

اپیل کرنے میں آپ بھی میرے شریک ہوں اور سہایک ہو جیئے - اوم شانتی شانتی شانتی
آپ کا درشن ابھلاشی
طوطا رام ورما از سرور ریا گو لیار۔

ایڈیٹر - چونکہ پرشن بہت لمبے ہیں - اور ساتھ ہی ساتھ جواب لکھنے کی گنجایش نہیں اسلیئے جواب انکے آئیندہ شایع ہونگے -

ساماجک خبریں

ممباسہ علاقہ مشرقی افریقہ میں بھی ہمارے ساماجک بھائی ضرور کچھ نہ کچھ کام کر رہے ہیں - چنانچہ لالہ دامودر داس لاہوری سردار خزان سنگھ لالہ بودھ راج سرویا اور مستری پھولا سنگھ کے اوپدیشوں سے ایک نو مسلم کو جو ذات کا برہمن ساکن موضع کھتو ننگل ضلع امرتسر کا تھا شدھ کیا گیا - یہاں پر آجکل قریباً روز مرہ بارش ہوتی ہے - موسم اس وقت مارچ اپریل جیسا ہے - آم سنگترے - ناریل کیلہ وغیرہ کثرت سے ہوتے ہیں -

باگڑیاں ضلع لودہانہ کے منتری لالہ ریلا رام جی نے اپنے گھر پر ہون کرایا اور سلاجکوں کو پریتی بھوجن کرایا - اور پھر لالہ گوکل چند ممبر نے بھی ہون کرا کر پریتی بھوجن کرایا لالہ ریلا رام جی نے ایک کھیر دیا - اور ایک لالہ پورن چند کے گھر استریوں میں دیا -

۲۴ جنوری ۱۹۱۸ء رورکی آریہ سماج کے سپتاہک جلسہ میں اوپاسنا بابو راجیندر نے کرائی - اور بابو تھورام نے ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی - ایکے بعد جگدانبا پرشاد نے استری شکشا پر اور لالہ مصدی لال نے آتم شانتی پر لیکچر دیئے - پھر انتخاب عہدہ داران بہ تفصیل ذیل ہوا - ماسٹر شنکر لال صاحب پریسیڈنٹ لالہ جہانگیر لال صاحب وائس پریسیڈنٹ بابو تھورام صاحب سکریٹری - لالہ مصدی لال صاحب اسسٹنٹ سیکریٹری منشی نفیر چند صاحب خزانچی چودہری نرائن سنگھ صاحب اسسٹنٹ خزانچی - بابو جگدانبا پرشاد صاحب لیکھاکا دہیکش سماج ہذا ترقی پر ہے سپتاہک جلسوں میں سال گذشتہ کی نسبت سے گنا حاضری ہوتی ہے -

بابو انندی پرشاد سابق منتری آریہ سماج باندی کوئی کا اب کوئی تعلق آریہ سماج سے نہیں رہا - کیونکہ اب انکے خیالات آریہ سماج کے برعکس ہیں -

بھاگووال آریہ سماج کے بڑے دلچسپ حالات ہیں - جو ہم آئیندہ لکھینگے - اس موقعہ پر ایک ودھوا وواہ ہوا اور ایک چاندی کی چوری کنیا مہا ودیالہ کے لیئے اور ساڑھے تین روپیہ وید پرچار کے لیئے اکٹھے ہوئے -

قصبہ ستروں ضلع سہارنپور آریہ سماج کا حسب ذیل انتخاب ہوا - بابو نور نگ مل صاحب پردہان - لالہ رگھبیر داس صاحب اپ پردہان - لالہ چندر بھان صاحب منتری لالہ خوشی رام اپ منتری - لالہ گوبند رائے صاحب کوشادہیکش - لالہ جانکی پرشاد صاحب لیکھاکا دہیکش برہمچر پوستکالیہ ستروں لالہ گوپی ناتھ و لالہ لودو مل اور دیسراج پیوستکا ر سے آریہ کنیا پاٹھشالا کرنال کے لیئے حسب ذیل چندہ جمع ہوا - لالہ لودو مل اور دیسراج ۵ لالہ گوپی ناتھ ۲ چیونی پرشاد ٹھیکیدار ۲ لالہ چندو لال ۲ ایک مہاشے ۱۲ سماج ہذا ان صاحبان کی نیک ہمت کا شکریہ ادا کرتی ہے -

آریہ سماج مالیر کوٹلہ کا انتخاب ۱۹۱۸ء کے واسطے حسب ذیل ہوا ہے - لالہ متھرا داس جی ورما پردہان - لالہ خوشی رام جی ورما اپ پردہان - سادہو رام منتری - لالہ الہ داس جی ورما اپ منتری - لالہ نتھو رام خزانچی لالہ بنسی لال جی لیکھاکا دہیکش - لالہ منی لال جی پرتشٹت ممبر - لالہ شیو رام - لالہ ٹیلو رام - پنڈت پربھدیال ممبران انترنگ سبھا - وزیر آباد خاص بازار میں لوہڑی کے دن سادہو نتیا نند جی نے ویدک دہرم کا پرچار کیا - اور ۔۔۔ پنڈت فنڈ کے لیئے جمع کیئے -

قصبہ حافظ جی ضلع سیالکوٹ میں پرچار کی اشد ضرورت ہے - پرتی ندہی سبھا پنجاب کی خدمت میں پرارتھنا ہے - کہ وہ کوئی لائق اوپدیشک ضرور وہاں بھیجے امید کلی ہے - کہ سماج قایم ہو جاوے گا جو صاحب پرچار کے لیئے جاوینگے انکو ڈسکہ سماج سے پوری امداد ملیگی -

بھیرہ آریہ سماج ضلع شاہپور کا انتخاب حسب ذیل ہوا - پنڈت گوکل چند صاحب پردہان اور لیکھاکا دہیکش سیٹھ جی دیسراج صاحب اپ پردہان اور کوشادہیکش - سوامی آتما رام صاحب منتری - بھائی کرپا رام جی اپ منتری -

موضع بھوسگڑہ میں جو کرنال سے تقریباً

پانچ میل کے فاصلہ پر ہے - اور جسمیں زیادہ تر قوم جاٹ آباد ہے - آیتوار گزشتہ کو نیا سماج ستھاپن کیا گیا - چودھری جمنا داس اور پنڈت موہچند اور چودھری دانارام پہلے سے ہی سماجک تھے - اور انکی ہمت سے اب سماج قایم ہوجانے پر ۱۸ ممبر اور شامل ہوگئے - آیتوار کو ہون کے بعد اول لالہ گنیا لال جی کا لکچر ہندوؤں کی گری ہوئی حالت پر ہوا - اور اسکے بعد پنڈت ہنس راج نے بھی ویدک دھرم اور سماج کے دس اصولوں پر کچھ کہا - چودھری جمنا داس پریسیڈنٹ پنڈت موہچند وائس پریسیڈنٹ و پستکادکشر چودھری دانارام سکریٹری اور پنڈت چونی رام اپ منتری - اور چودھری دلیراج کوشادھکش ہے۔

آریہ سماج منڈی سپا کا ہفتہ وار جلسہ بدستور ہوا - معمولی ہون ادی کے بعد پنڈت سری پت جی نے پراتھنا کرائی اور شریمان پنڈت گنگادت شرما نے کتھا کی - بعدہٗ لیکچر دویا رتھی ویدک آشرم نے ایک لیکچر دیا - موسم اپنا خوب آنند دکھلا رہا ہے - دوسرے تیسرے روز بارش بھی ہوجاتی ہے -

لوکل

آیتوار کو صبح کے وقت لالہ پولو مل حلوائی بھاجک سبھاسد کے پوتر کا نام کرن سنسکار ویدک ہوا - تین روپیہ بتفصیل ذیل دان ہے - دیدپرچار فنڈ ۱ کنیا مہاودیالیہ جالندھر ۱ - لوکل سماج ۱ -

مختصر حقیقت سری ہندو باہمی سبھا

(گزشتہ ہفتہ سے آگے)

اسکے بعد ایک کمیٹی ۹ صاحبان کی پنڈتوں کے برخلاف قایم کیگئی جسکے واسطے یہ پاس ہوا کہ پنڈتوں کے کرنیوالوں کو برادری سے خارج کیا جاوے - اور اس سبھا کے رجسٹری کرانیکا رزولیوشن پاس ہوا - اس سال ۹ نئے گرنتھ رچے گئے جنکے واسطے سبھا کی طرف سے ۱۵۰ روپیہ انعام ملے - سبھا کی طرف سے ایک شادی اور دو آیشن ودھوا ادی ہو - برہمن بھوجن پر ۲۴۱۹ روپیہ خرچ ہوا - قریباً ۳۰ ودوانوں کے لیکچر ہوئے - اس سال سبھا میں جمع ۲۲۷۸۹ روپیہ اور خرچ ۱۱۷۷ روپیہ - اس سبھا کی امداد سے ایک بینک ستھاپت ہے - جسکا نام سری مدبھ سدرھ ہندو باہمی بینک ہے - یہ بہت جلد شروع ہوا ہے - اور اسکا ایک منیجر اور بارہ ڈایرکٹر ہیں - سرمایہ جمع کرنیوالا بیس ہزار تک لا سکتا ہے - سود فیصدی چھ روپیہ ملتا ہے - اسکے آگے بینک کا جمع خرچ دکھلایا گیا - اور لیکچروں کا خلاصہ ہے - جو لکھنے کی ضرورت نہیں ہے - اسکے آگے مختلف سبھا کے کاریوں کا تخمینہ تفصیلوار لکھا ہوا ہے - اسکے بعد پھر ایک لیکچر کا ذکر کرکے نام ممبروں کے لکھے ہیں - جو تعداد میں ۳۰ ہیں - راقم منوہر لال دہلی

ہیرالال تاجر کتب ہوشیارپور کی تصنیف

خلاصہ جغرافیہ پنجاب جدید ۱ - ہند ۱ - دنیا ۱ - ریڈر ۹ بائی اصول حساب حصہ اول ۲ - دوم ۲ - ریاضی حساب اول ۲ دوم ۲ - بانگ سحر ۲ - صرف و نحو قواعد ۳ - موتی مالا ۱ - (انشا اردو) اردو پرایمر اشیاء کے سبقوں کی کتابیں اور نمونہ فیس کے نقشے - فرہنگ تراجم - خلاصہ وغیرہ وغیرہ پنجاب بھر کے مصنفوں کی کتابیں تقریباً ایسے نرخ پر دیجاتی ہیں - میری کتابیں منشاء تعلیم کے عین مطابق ہیں - صرف و نحو اسمیں جو آپ پڑھتے ہیں انہیں میں ایک ہے - المشتہر ہیرالال تاجر کتب ہوشیارپور پنجاب -

اشتہار نمبر ۲۷۰۴ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۸۹۸ء

اشتہار ہذا کے ذریعے اطلاع عام کے لیئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ بمبئی اور کراچی کے شہروں میں وبائی طاعون نازل ہوجانے کے باعث گورنمنٹ بمبئی نے گورنمنٹ عالیہ کی منظوری سے یکم فروری ۱۸۹۸ء سے عارضی طور پر وہ انتظام منسوخ فرمائے ہیں جنکی رو سے مقامات مذکورہ پر دفعہ ۸ ایکٹ جہاز حاجیان حج کے جہازوں کی روانگی اور آمد کے بندرگاہ مقرر فرمائے تھے - کلکتہ اور مدراس کے بندر حاجیوں کی آمد و رفت کے لیئے بدستور کھلے رہینگے - حج کے عازم اشخاص کو متنبہ کیا جاتا ہے - کہ بمبئی کو جانا بیفایدہ ہے اور اگرچہ کلکتہ اور مدراس کے بندرگاہ کھلے رہینگے - تاہم جو حاجی لوگ بجائے خشکی کے سمندر کی راہ سے حج کو جانیکے خواہشمند ہوں - انکے لیئے بہتر ہوگا - کہ اگلے سال تک اپنی روانگی ملتوی رکھیں -

ترجمہ صحیح ہے - العبد پنڈت جانکی پرشاد میر منشی گورنمنٹ عالیہ پنجاب

بنام منیجر پیسہ اخبار

چونکہ میرے پاس پیسہ اخبار تقریباً عرصہ دو ماہ سے خود بخود بند ہوگیا ہے - جسکا باعث نہ معلوم - چند تاکیدی کارڈ بھی آپکی خدمت میں ارسال کیئے گئے - مگر کچھ اثر نہ ہوا - اسلیئے بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع کرتا ہوں کہ میرے نام اخبار بالکل بند کریں - بقیہ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں - قیمت خریداری پیسہ اخبار نمبر ۱۲۲۴۳۶ - ... ادورسیر ... بخشی پنجم کرنال

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

دھرم مہاحصار و پنجابی

بجنوری ۱۹۱۰ء کے ست دھرم پرچارک میں جو دانشمندی ایک شخص اودھو رام نامی کا بذریعہ دھرم مہاسبھا الہ گنو ناتھ شاستری کی طرف سے چھپوایا گیا ہے - اسکی بابت دھرم مہاسبھا صاحب کا صرف اتنا ہے تو بہت شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ انکو ایسا آدم کا ہے جس برخلاف ان کے جو مضمون کا ما کیا الفونت دھرم مہاؤں کو ایسے جرأت دلوا دے - لیکن اس لیکھ کو دیکھ کر طبیعت کو کچھ ہوئی کہ پنڈت پرچو دیالی جی نے دیکھ دھرم کے برخلاف اخبار میں اودھو رام کو کیوں کہا کہ اگر گوشت کھانا ہو - تو سور کا گوشت کھاؤ اول تو خیال کرنا چاہیئے - کہ ایسی ہدایت کیا پرچن تھا - اور اگر اودھو رام کا یہی منشاء تھا کہ اسکے لیے گوشت کھانے کی اجازت نکالی جاوے تو جو دھرم وید شاستر کا اسا پیدا ہیں تھا اسکو ہو بہو بیان کیا جاتا - ویدک دھرم میں کہیں پر کسی کا گوشت کھانے کی اجازت نہیں ہے - صرف کشتریوں کا دھرم ہے - کہ وہ پرجا کی حفاظت کے لیے - خونخوار اور موذی جانوروں کو مار دیا کریں ایسے سمجھا ہے - یہہ عام طور پہ کہہ دینا کہ سور کا گوشت کھا دیسے اسو بچار کے آ آبادی میں ہی رہتے ہیں جو کسی کو تکلیف نہیں دیتے نہایت افسوسناک بات ہے - ہمارے بھولے بھالے بھائی اسکے نتیجہ کو نہیں سمجھتے - صرف جوش میں آکر جو ناگفتنی بات ہو کہہ جاتے ہیں - انکو یاد رہے کہ ایسا کہنے سے دھرم میں بادھا پڑتا ہے - نہ کہ اسکی مخالفت ہوتی ہے - اگر مسلمان بھائی اپنے مضمون میں اسکے برخلاف اور [illegible]

جاویں - تو اُن دھرم کا پرچار بڑھے گا یا گھٹے گا اگر لالہ گنو ناتھ بھلے جی اپنے مضمون میں اسکی بابت کچھ تحریر فرماتے تو بہت اچھا تھا آئندہ ہندو اور آریہ بھائی ایسے جوش سے براہ مہربانی کنارہ کشی فرماویں -

راقم

کرپا رام از کرنال

بھارت بہت سوبھاگیہ دیش ہے

بھراتاگن نمستے - آپ ست دھرم پرچارک مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۹۱۰ء میں جہاں لالہ آتمارام کا پتر پڑھ کر ناراض ہوئے ہوں گے اور ان کرتوتوں پر آپکی زبان سے بار بار شوک کا شبد نکلا ہوگا - اُسکی جگہ آپکا چیت میرے اس پتر کو پڑھ کر بہت سوچنا کو پراپت ہوگا - کہ اس بھارت کے پتر - جو اپنے دیش کے سدھار کا بیڑا اٹھا کر اُتساہ اور دیش سیوا میں مرے جاتے ہیں - وہ تو ایسی کرتوتیں کر رہے ہیں - پھر ہماری جنم بھومی سوبھاگیہ کیوں ؟ آپ نربھاگ لکھنا چاہتے تھا مگر آپ ذرا دھیان دیجیے - اور دھیان دیکر پڑھیں تو آپکو معلوم ہوگا - کہ بھارت بہت سوبھاگیہ ہے اور اب اسکے سدھار کا وقت آگیا ہے نیز ہم اس قول کو دعوے سے ثابت کرتے ہیں - کنیا مہاودیالہ جالندھر کی نیک نیتی سے کارگذاری سے تو وہی لوگ واقف ہیں - کہ جنہوں نے اس پاک انسٹیٹیوشن کے کرتویہ کو دیکھا یا سمجھا یا کارکنوں کے منتویہ کو جانا اور وہی مہاپرش ان اتہاموں اور

مہاودیالہ کی حالت کا مقابلہ کر کے اس اعتراض کو وچار سکتے ہیں - ان الفاظ سے گویا ہم کنیا مہاودیالہ کو ان اتہاموں سے بری کرتے اور سمجھتے ہیں - مگر سوال پیدا ہوتا ہے - کہ اگر مہاودیالہ اس عیب سے بری ہوتا - تو اُن خرابیوں کے مشتہر اور دہ ہونے کی کیا وجہ ہے - وجہ شری سوامی دیانند سرسوتی نے جن دنوں ست دھرم پرچار کا بیڑا اٹھایا تو مہرشی کو پہلے بنارس میں اپدیش دینے کا موقعہ ملا - اور وہی نگر ہندو نام ماتر میں اُتم استھان گنا جاتا ہے - تو سوامی جی پر پہلی شتروں نے طرح طرح کے بہتان تراشے تھے -

(۱) دیانند ناستک ہے - اور دویاہن - مگر شاستر ارتھ کے سمے جو سوامی جی اور بال شاستری پنڈت کے درمیان ہوا - یہہ اتہام معترضوں کو کلنک ہوا - (۲) اشتہار دیا گیا کہ دیانند عیسائیوں کا نوکر بن کر ہندو دھرم کو بھرشٹ کر رہا ہے - اسکا جواب بہت عمدہ ملا - یعنی کرانی صاحبان پہلے ہی ویدک دھرم اور اسکے بانی کے ساتھ اپنے پتروں دوارا اُپستر تا کرنے لگے - آخر سوامی جی ست دھرم کا اپدیش کرتے ہوئے کال بس ہو گئے مگر انکا مت یعنی وید اکا دھرم آریہ سماج کی کوششوں سے دیش میں پھیلنے لگا - تو مندونام (۳) بھائیوں کو بھاری تدبیر یہہ سوجھی - کہ آریہ سماج کے سبھاسدوں کو برادری سے خارج کر دیا جاوے - جیسا کہ کرنال مصطفے آباد وغیرہ کئی سماجوں میں ہو چکا ہے - مگر آخر میں منہ کی کھائی - کیونکہ جھوٹ کا بکرال دیو ست کے آگے آخر پسپا ہو جاتا ہے - اسی طرح کنیا مہاودیالہ کے دشمنوں نے بھی اس پاک پاٹھشالا پر تہمتیں تراشیں جنکے جواب اپکو یعنی

(۱) کنیا مہاودیالہ کے سہایک لڑکیوں کو
یوروپین لیڈیوں کی طرح آزاد اور بے پردہ
بنانا چاہتے ہیں - اسکا جواب کنیا مہاودیالہ کے
سکیم اور انتظام نے بہت ہی عمدہ دیا یعنی
کنیا مہاودیالہ میں صرف سنسکرت اور ناگری
پڑھائی جاتی ہے جسکو آپ اپنے منہ سے
دیو بھاشا اور سدھ پاک کرنے والی زبان کہتے
ہیں - اور مہاودیالہ کی نمایاں ترقی اُس کے
انتظام اور کارگذاری کی خود مداح ہے -

(۲) کنیا مہاودیالہ قبل از وقت ہے - اس کے
جواب میں کمال بحث کے پہلو تو علیحدہ وقت اور
موقعہ چاہیے - مگر آخر میں معترض صاحبان
کو خود کنیا پاٹشالا اپنے نام پر قائم کرنی پڑی
اور خاطر خواہ جواب مل گیا - اچھی طرح دیکھ لیں
تو کنیا مہاودیالہ کیا قبل از وقت ہے - کالج کے
بغیر جو کام آریہ سماج کر رہی ہے قبل از وقت
ہے - مگر معلوم نہیں کہ یہ نئے نئے کالج کس
کمی کو پورا کر رہے ہیں - خیر یہ جملہ معترضہ
ہے - ہم اس موقعہ پر اس پر بحث نہیں کرتے -

(۳) اگلی دفعہ دل کا سارا غبار نکال لیا گیا ہے
یعنی اتہام دہندہ نے جہاں اپنے آتما کا خون
کیا ہے - وہاں پبلک کو بھی سفید دھوکا دیا ہے
جو کہ پاٹھک گن ۵ جنوری ۱۹۰۸ء کے پرچے
میں لالہ آتما رام کے پتر میں پڑھ چکے ہیں قبل
اسکے کنیا مہاودیالہ اپنی سچائی کے لئے نویدن
کرے - پر یہ دربھاگی اتہام دہندہ کی حالت
پر غور کریں - کہ دشمنی کی آگ کو کہاں تک
بھڑکایا ہے - مگر میرا سوال ہے - کہ جس حالت
میں کنیا مہاودیالہ اس عیب سے بری ہے تو آگے
ٹھیکہ معترض صاحبان کنیا مہاودیالہ کے حروف سے
انکشاف نے کا کیا پرسندھ کرینگے یہی جواب ملیگا
کہ اب دیگر ہردوں کو شانت کر لیں گے - اور یہ
جیسا کہ پرانکوں کے ہت کنندوں کو ملیا میٹ
کر کے آریہ سماج دن دونی رات چوگنی ترقی
کر رہا ہے - اسی طرح آپ صاحبان اپنی کرتوتوں
کو بغلیں دبا کر چل دینگے - اور کنیا مہاودیالہ کہ
درحقیقت قومی اُدھار کا باعث ہے - بھارت
کے اُدھار کا باعث ہوگا - بلکہ فخر ہند ہوگا
پھر بھارت ورش سو بھاگیہ نہیں ہے تو اور
کیا ہے - یعنی جب آریہ سماج کے سچے ہتیشی
اور دھرم مورت مہاتما اس قسم کی خرابیوں سے
بچکر اپنے کام میں لگے رہینگے تو ضرور وہ دن
جلد آنیوالا ہے - کہ بھارت ورش سچائی کو
گرہن کر کے شانتی سے اپنی اُنتی میں لگ
جاویگا - آخری رتبہ میں ایسی بیہودہ کاروائی
کرنیوالوں کی حالت پر شوک کرتا ہوا آریہ پتکا
اور خاص کر ان بھائیوں کو جنکی کنیائیں
کنیا آشرم جالندھر میں شکشا پوری آئی
ہوتی ہیں نویدن کرتا ہوں - کہ ایسی گندی
کاروائی کو بالکل خیال میں نہ لائیں اور
ایشور پر وشواس کر کے سچ کے پیچھے چلیں
کنیا مہاودیالہ بے شک ہماری کنیاؤں اور
بہنوں کے لئے ایک دھارمک گورکل ہے
جو کہ ایسی کمینہ افواہوں سے کلنکت نہیں
ہو سکتا ہے - ایشور ٹھیرے چلنے والوں کو
رکھی بخشیں - اوم شم　　راقم
تیلو رام

روپڑ سماج کا اُتسو

روپڑ سماج کا اُتسو نکٹ آ رہا ہے - وہاں
سے دریا تما استری پُرش خوب تیاریاں کر رہے ہیں
ان اُتسووں میں سے جو بھگتی بھاؤ - پریم اور
دھرم کے بڑھانے والے ہوتے ہیں ایک ویرپریم
کا اُتسو ہے - نندہ روپڑ کے ممبران اپنے
پوشیار تھا اور دھرم سے پریمی کا آریہ سمودہ کو
بہت شکشا دے سکتے ہیں - ایسے اُتسو شامل
ہونے کے لئے ہم سبکو کوشش کرنی چاہئے
اہا ہا کیسا آنند ہے - دُنیاوی لحاظ سے گو
روپڑ سماج کے سبھاسد بہت نہیں لیکن
ایک ایشور کا آسرا لئے ہوئے ایک ایشور
پر بھروسہ کرتے ہوئے ایک ایشور کے پریم
سے اُتیجت ہوتے ہوئے ہمارے وہاں کے
آریہ بھائی دھنا دیہ پُرشوں سے اُدھیک کام
کر رہے ہوتے ہیں جنکو دُنیا کے لوگ نہیں سمجھیں
اپنے دھرم بل سے ان سے ہی اُدھک دان
پاتے ہوئے ہم جب اپنے ایسے مہاتما بھائیوں
سے ملینگے تو آنند کی سیما کیسی ہو سکتی ہے -
سائنکال کو جلسہ کی کارروائی کے بعد
جب ہم سب دریا کے کنارے اپنی دھرم پتنیاں
ماؤں اور بہنوں کے ساتھ ملکر سندھیا اور ہون
سیون کرنے کے لئے جائینگے تو ہمارے آنند
کو دیکھکر کیا دیوتا پُرش اور دیویاں دھن
دھن نہ کہینگی - ؟ اُسکے بعد پھر نزدیک کا
میں بارہ نہر کی یاترا کرنے میں کسکو آنند
نہ دیگا - جل لشنانت جل ہمارے نیچے ہوگا
ہر سمر سبز سرکش نہر کی دونو پر مندیوں
سے پرے جا کر نشا خارولی ستارے ہیں
ایشور کے بھجن گاتی ہوئی روپڑ تک ہمارے
ساتھ ساتھ جائینگی - ناوکاؤں میں بیٹھ کر ہم
دھرم چرچا کرینگے - ہم بھجن گائیں گے - ہماری
کنیائیں جل سے کھیلینگی - ان کا من جل میں نہب
کو دیکھکر آنند ہوگا - اور وہ بنا کسے کی ہی

"دہن تو کرتا میرا دہن تو جگدیشور (۱)"
اپنے ایسے بھجن گاتی ہوئی یاترا کی شوبھا کو
بڑھا رہی تھی۔ بھائی منگا سین اپنے پرچارک

سمنت سارے ساتھ ہونگے۔ دوسرا میں
ہماری یہ یاترا اگر کامیاب ہوئی۔ اور کئی
جی ہیں جنگلات کے تجربہ بتائینگے۔ سچ تو

یہ ہے کہ میں تو اس یاترا کے لئے دن
گن رہا ہوں۔

رتیشم
دلیراج

بجٹ اسٹیمنٹ پنجاب آریہ پرتی ندہی سبھا بابت سال سمت ۱۹۹۶و۹۷ء

تفصیل آمدنی	روپیہ	آنہ	پائی	تفصیل خرچ	روپیہ	آنہ	پائی
تخمیناً بقایا شروع سال	۲۲۴۳۱			اپدیشکس			
(۱) رقم متعلقہ آمدنی ویدپرچار فنڈ پنجاب ۱۰ فیصدی	۸۳۹۸			تنخواہ	۵۲۳۴		
(۲) دشانش از سبھا جات	۸۰۰			سفر خرچ	۱۵۵۲		
(۳) چار آنہ فنڈ	۱۰۰			(۲) لائبریری	۵۰۰		
(۴) آرا فنڈ	۲۰۰			(۳) ٹریکٹس	۳۰۰		
(۵) سود وصول شدنی از الاؤنس ویکمرشل بینک و پوسٹ آفس سیونگ بینک	۲۱۶۳	۴	۹	(۴) آریہ ودیارتھی آشرم لاہور	۵۴۰		
(۶) سود میموریل فنڈ پنڈت گرودت	۳۰۷	۶	۳	(۵) ویدک پاٹھ شالا دیانند آشرم جالندھر	۶۰۰		
(۷) ایضاً ٹھاکر دیوی	۴۲	۱۲	۰	(۶) آریہ پتر کا	۲۴۷۲		
(۸) آریہ پتر کا	۱۸۰۰	۰	۰	(۷) محکمہ دفتر			
(۹) متفرق	۱۰۰	۰	۰	۱ اکونٹس کلرک ۳۰۰ — ۰ — ۰			
				کارسپانڈنس کلرک ۲۴۰ — ۰ — ۰			
				چپڑاسی ۷۲ — ۰ — ۰			
				کرایہ مکان ۱۸۰ — ۰ — ۰			
				متفرق ۴۸۰ — ۰ — ۰	۱۲۷۲		
				(۸) پنڈت گورودت کمپ گندان فنڈ	۲۴۰		
				(۹) ٹھاکر دیوی میموریل فنڈ	۳۶		
				(۱۰) متفرق اخراجات	۶۹۸		
				تخمیناً بقایا اختتام سال			
				بقایا از حساب گزشتہ ۲۲۴۳۱ — ۰ — ۰			
				بچت دس فیصدی از رقومات مندرجہ نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۹ ۲۳۳۵ — ۴ — ۹			
				بچت پنڈت گورودت فنڈ ۲۶ — ۶ — ۳			
				ایضاً ٹھاکر دیوی فنڈ ۶ — ۱۲ — ۰			
میزان	۳۸۲۴۲	۷	۰	میزان	۳۸۲۴۲	۷	۰

منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

اس سماج کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔

بابو بھگوتی پرشاد صاحب	پریزیڈنٹ
ماسٹر گوبند سہائے	سکرٹری
لالہ دیویدیال صاحب	خزانچی
ماسٹر لکھمیداس صاحب	لیکنگا رکشک

(نوٹ) تمام خط وکتابت بنام منتری ہونی چاہیئے۔

چونکہ سماج کے ذمہ کچھہ قرضہ تاحال چلا آتا ہے۔ اس لیئے اس قرضہ کی ادائیگی کے واسطے حسب ذیل مہاشیوں نے دان دیا جن کا بذریعہ اخبار ہذا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے بابو ۔۔۔ رام صاحب صہ۔ بابو بھگوتی پرشاد صاحب بابو سومستی پرشاد صاحب عہ۔ ماسٹر گوبند سہائے عہ۔ لالہ سکھدیال صاحب امرتسریہ عہ۔ لالہ جگن ناتھ عہ۔ ماسٹر لکھمیداس صاحب عہ۔ لالہ دیویدیال صاحب عہ۔ بابو تیرتھ رام صاحب نیب اوورسیر عہ۔ لالہ سندر داس عہ۔ لالہ بالا رام صاحب عہ۔ لالہ گوپالداس کھنہ عہ۔

ایک روپیہ ایک استری نے گیت دان بابت وید پرچار فنڈ سکرٹری سماج کے پاس بھیجا ہے۔ امید کہ ہمارے لوکل بھائی صاحبان استریوں میں پرچار کرنے کے واسطے ہمیشہ سرگرم رہیں گے۔

پنڈت دولت رام صاحب کے اپدیشوں پر لوگ خاص کر برہمن صاحبان بڑے خوش معلوم ہوتے ہیں۔ امید کہ آریہ پرتی ندھی سبھا ضرور وقتاً فوقتاً ان کو یہاں بھیجتی رہیگی ان کے اپدیشوں نے یہاں دا... کام کیا ہے۔ حاضرین کی تعداد ان کے اپدیشوں میں سوائے پہلے روز کے ... سے زیادہ رہی ہے۔ اور برہمن لوگوں نے خود لوگوں کے گھر جا کر ان کے اپدیش کے واسطے جمع کیا ہے۔ آخری دن انکا شکریہ ایک برہمن نے جو آریہ سماج کی سخت مخالفت کیا کرتے ہیں ادا کیا۔

آپ کا داس
ماسٹر گوبند سہائے سکرٹری آریہ سماج حافظ آباد

اشتہارات

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک صاحب کو جو بجلہ پونجابی کھتری ذی عزت خاندان میں سے ہیں اپنی کنیا۔ اسالہ کے لیئے جو اسوقت تعلیم پا رہی ہے کسی ایسے پونجابی کھتری تعلیم یافتہ بر کی ضرورت ہے جسکی عمر ۲ اور ۲۰ کے درمیان ہو۔ کل امورات بذریعہ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر صاحب دھرم پرچارک طے ہو سکتے ہیں۔

بدھوا لواہ کی ضرورت

دو کلرک ذات بانیہ جنکی عمر ۲۳ و ۲۴ اور ۲۰ کے درمیان ملازم محکمہ ریلوے بتنخواہ منں روپیہ ماہوار کسی اپنی جاتی کی بدھوا لیتے جنکی عمر ۱۶۔ ۱۶ سال کے اندر ہو شادی کرنا چاہتے ہیں خط وکتابت معرفت لالہ منی لال اردو کلرک راجپورہ ریلوے سٹیشن کے ہونی چاہیئے۔

ضرورت

میرے ایک لائق پتر منشی راج سنگھ ورما پشمان آریہ سماج قصبہ بڑوت کو شادی کی ضرورت ہے۔ انکی عمر اسوقت ۱۸ سال کی ہے انگریزی انٹرنس تک تعلیم ہو چکی ہے اور ہندی اور اردو میں واقفیت رکھتے ہیں۔ آمدنی مستقل یعنی آٹھ گاؤں پر زمینداری ... گورنمنٹ یعنی انگریزی گورنمنٹ کے خیر خواہ ہیں کسی خاندانی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں اگر یہہ سمبندھ کرنا ہو تو پتہ ذیل سے خط وکتابت کریں۔ بمقام قصبہ بڑوت ڈاکخانہ بڑوت ضلع میرٹھ۔ چودھری ناھر سنگھ وارمیں بڑوت۔

ضرورت

ہمارے نالیخاندان معزز بیوپاری آریہ سماج کھتری ایک ایسی وودان ولیش کنیا سے اپنی شادی کرنا چاہتے ہیں جسکی عمر اور صحت بحال وعمدہ ہو اور گوت سنگل نہ ہو۔ برمہوان جی کی عمر اسوقت ۲۵ سال ہے اور روزگار خاطر خواہ بلکہ لیتنی تجارت ہے۔ خط وکتابت لالہ آتما رام منتری آریہ سماج کھتری سے ہونی چاہیئے۔

ضرورت

قصبہ جگادھری میں منشی بندرابن عمر میں ۸۰ سال ذات گوڑ برہمن گوت کپل کے ہیں اور یہ وکیل کے منشی ہیں آمدنی معقول رکھتے ہیں۔ کسی لوکی بدھوا اکشت یونی اپنی ذات سے اپنا بیاہ کرنا چاہتے ہیں۔ کنیا پندرہ بیس سال کے درمیان ہووے جو صاحب اس بات کا ارادہ رکھتے ہوں وہ خط وکتابت براہ راست منشی بندرابن صاحب منشی سردار نہال سنگھ وکیل کے کریں یا مجھ سے کریں۔ واضح رہے کہ منشی صاحب کی پہلی عورت عرصہ ایکسال سے گزر گئی اور یہ ایک بڑے خاندانی آدمی ہیں۔ یا عورت کنواری اس عمر کی ہو۔

راقم
دولت رام منتری آریہ سماج بلاہر

تینتیس ۳۳ سال زندگی بیجا گزرے

تندرستی حاصل کرنے کے لئے نادر موقع

مفصلہ ذیل ادویات ریاست بہاولپور کے نہایت مشہور و معروف نیک نیت جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ممبر جنرل کونسل و میڈیکل افسر حضور عالی جناب نواب صاحب بہادر جی سی ایس آئی والئی ریاست بہاولپور سند یافتہ میڈیکل کالج نے ایجاد فرمائی ہیں کہ جنکو نہایت کامیابی کیساتھ ڈاکٹری کا پیشہ کرتے ہوئے تینتیس سال کا عرصہ دراز ہو گیا ہے۔ اور جنکی اعلیٰ میڈیکل (طبی) لیاقت نے صوبہ پنجاب میں خاص نام اور شہرت حاصل کی ہیں۔ ادویات کو ملک کی بھلائی کے لئے تب مشتہر کیا گیا ہے۔ جب انکو ہر قسم بیماریوں پر کامیابی کے ساتھ تجربہ کرنے سے نہایت مفید پایا ہے۔ اور ہمارا دعویٰ ہے کہ جسقدر مریض ہم نے اچھا کئے ہیں اُتنے دوسرا اور کوئی نہیں کرتا۔

دیجئے تیل سروائین ٹانک پلز یعنی جنہیں مقوی اعصاب لگاتار دماغی محنت سے جنکا دماغ کمزور ہو گیا ہو چہرہ زرد۔ ہاتھ پاؤں میں درد۔ ہاضمہ کمزور کسی کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ جب جوانی کی بے اعتدالیوں سے دل اور دماغ کی طاقتیں سست ہو گئی ہوں تب آپکے لیئے یہہ نروائن ٹانک پلز اکسیر کا کام دیتی ہیں آپکے استعمال سے رگوں اور پٹھوں میں بہت بڑی طاقت آجاتی ہے۔ رنگت چہرہ اور بدن بیجی دتوانائی اصلی حالت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں یہہ گولیاں مفصلہ ذیل امراض کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ لاغری جسم۔ سرعت انزال۔ جریان منی۔ ضعف باہ ضعف دماغ۔ رقت منی ضعف معدہ۔ ضعف دل و جگر۔ ضعف بصر۔ ریح کا درد وغیرہ وغیرہ اور کم شدہ طاقت کو واپس لاتی ہیں۔ قیمت برکیے نام یعنی ایک خرچ صرف رت ڈبیا جسمیں ۳۲ گولیاں ہوتی ہیں مبلغ دو روپیہ اور ۱۰۰ گولی کا بکس ہے۔

جوہر عشبہ ہمارے جوہر عشبہ کے برابر صفائی خون کے لیئے اور کوئی بہتر دوائی نہ ہوگی یہہ جوہر ہمالہ و تبت کی جڑی بوٹیوں سے اس ملک کی آب و ہوا کے موافق بڑی محنت و صفائی سے تیار کیا گیا ہے جو جلد کی بیماریوں اور خون کی خرابیوں کو فوراً دور کرتا ہے۔ بدن کے پھوڑے پھنسی ناسور۔ درد اعضا۔ جسم پر سیاہ بدنما داغ دھبے۔ درد عصاب۔ گٹھیا۔ درد شانہ۔ بدہ وجع المفاصل۔ خنازیر۔ خارش۔ گنٹھیہ۔ درد زانو وغیرہ وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی خورد عہ کلاں ہے

دائمی قبض کو دور کرنیوالی مجرب گولیاں جن لوگوں کو دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے وہ انکو چند روز استعمال فرمادیں۔ ضرور شرطیہ فایدہ ہوگا۔ قیمت ۱۰ گولی کا بکس عمہ ۳۲ گولی کا بکس عہ

بواسیر کا عرق و مرہم اسکے چندروز استعمال سے بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی مرض خواہ کیسی ہی ردی حالت میں ہو شرطیہ آرام ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے اور مسے سوکھ جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ مرہم ۸ر

جور سری یہ عجیب غریب دوا تعریف کی محتاج نہیں ہر قسم کے بخار کے لیئے نہایت مفید اور پر تاثیر دوا ہے۔ اور کونین سے قیمت میں سستی اور تعریف یہ کہ کونین کی طرح گرمی نہیں کرتی۔ اور جو ہتیہ بخار کے لیئے تو شرطیہ علاج ہے اور بالکل نباتاتی اجزا سے تیار کیگئی ہے فی شیشی عہ

سپلین پلز یعنی طحال۔ تاپ تلی یا الف کی مجرب گولیاں جو اس بیماری کا علاج کرتے کرتے مایوس ہو گئے ہیں۔ مگر آرام نہیں کیا۔ ہماری ان گولیوں کا استعمال فرمادیں ضرور شرطیہ فایدہ ہوگا۔ قیمت فی بکس عہ روپیہ

عرق دافع طحال بھی نہایت مجرب اور عمدہ ہے۔ فی شیشی ایک روپیہ۔

استھما سپیسفک یعنی دمہ کی بیماری کی مجرب دوائی سینکڑوں مریض اس سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اس میں خاص عمدگی یہہ ہے کہ نشہ نہیں کرتا۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ (عہ)

ذیابیطس کی مجرب گولیاں بار بار پیشاب کا آنا تشنگی و لاغری دیگر جسمانی و کمزوری انکے استعمال سے بند ہو جاتے ہیں۔ اور وہ خوفناک دبل جسکو کاربنکل (سرطان) کہتے ہیں نکلنے نہیں پاتا۔ شکر پیدا ہونے و خرابی جگر و درد کمر کو دور کرتی ہیں بہت مجرب دوائی ہے قیمت فی بکس ہے۔

نامردی کی مجرب گولیاں مادر زاد نامردی کے سوائے خواہ کسی قسم کی کمزوری رگوں پٹھوں میں سستی کیوں نہ ہو۔ یہہ نادر مجرب دوائی فی الفور لطف جوانی دکھاتی ہے اور اسکی تاثیر ایسی نہیں کہ دیگر ادویات کی طرح عارضی ہو۔ جو لوگ تمام دنیا کے علاج سے مایوس ہو چکے ہیں وہ ضرور ان گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت فی بکس چار روپیہ۔

روغن طلا صرف بیرونی استعمال سے نامردی کے بیمار کو (ہماری مجرب نامردی کی گولیوں کے ہمراہ استعمال کرنے سے دوران شباب دکھلاتا ہے۔ اور بالکل بے ضرر ہے۔ فی شیشی عہ۔

سوزاک و قرحہ کی مجرب دوائی اگر ہماری یہ دوائی ہدایت کے طور پر استعمال کیجاوے تو نئے اور پرانے سوزاک کو شرطیہ چند روز میں جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے اور پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا۔ درد جلن پیپ بالکل آرام آجاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ۔

آتشک کا سپیسفک کتنا ہی پورانا آتشک کیوں نہ ہو اسکے استعمال سے جڑ سے دور ہو جاتا ہے فی شیشی خورد کلاں ہے

دانتوں کا خوشبودار منجن اسکے استعمال سے دانتوں کی ہر ایک قسم کی بیماری جاتی رہتی ہے فی بکس ۱۱

(**نوٹ**) مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ ہمارے دواخانہ تاپسپتال جالندھر شہر سے خط و کتابت کرنے سے ہر قسم کے مرض کی دوائی نہایت عمدہ مجرب مل سکتی ہے اور دواخانہ میڈیکل ہال سے ہر قسم کی انگریزی دوائی نہایت صاف و تازہ وغیرہ خاص ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ اور دوا فروشوں دکانداروں کی نسبت سستی بھی ہیں۔

(۲) دوائیوں کے استعمال کرنے کی ترکیب اور پرہیز وغیرہ کا پرچہ ہر دوائی کیساتھ ملیگا۔ درخواستوں پر پتہ خوشخط و مفصل لکھنا چاہیئے۔ ادویات عموماً بذریعہ ویلیوپے ایبل پارسل بھیجی جاتی ہیں۔ ہمارے کارخانہ کی مجرب ادویات کی مفصل فہرست، ٹکٹ آنے پر مفت بھیجی جاسکتی ہے۔

پنڈت رامناتھ میڈیکل پریکٹیشنر و مالک کارخانہ دواخانہ میڈیکل ہال و ہسپتال جالندھر شہر (پنجاب)

اشتہار مجرب دوائیں

یہ ادویہ ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر ہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ۔ اسکے کھانے سے دل و دماغ و جگر و گردہ و مثانہ و ضعف و پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے ہر قسم کی جریان منی کو نہایت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی اس سے جاتی رہتی ہے۔ جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے تدارک کے لئے یہہ اکسیر اعجاز ہے یہ روغن مسیحا کے ہمراہ جلق زدوں کے حق میں اکسیر ہے چھ ماشہ سے کم روانہ نہیں کی جاویگی قیمت فی تولہ عہ روپیہ۔

روغن مسیحا۔ یونانی علاج اس سے صحت پاتے ہیں متعلق رستہ آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں اور خاطر خواہ تندی پیدا ہوتی ہے قیمت فی تولہ للعہ۔

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ نیز قے و دست دستہ آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ۔

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی تولہ عہ

المشتہر حکیم تارا چند از گجرات پنجاب

سودیشی ستو

سرب سجنوں کو ودت ہو کہ ہم نے آریہ بھائیوں کی خواہش پر سرب سجنوں کو اشیاء ذیل ہر قسم ہر قسم کے گڑ سے تیار کئے خالص۔ سودیشی گندم اور چاہ ہر قسم کی نیمی گڑ میں ساوہ بیلی چولا وغیرہ اور بھی جو شیو اس ہیار میں ہوتی ہے ہم پیو پیا ملک کا ... ہے۔ جن بھائیوں کو ضرورت ہو

نقد قیمت بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔ مال بصرف خرچ اور مناسب آڑھت چڑھگی چیزوں کا نرخ وغیرہ دریافت کرنے پر بتلایا جا سکتا ہے۔ مال ریلوے پارسل دوارا ارسال ہوگا جس سے کہ خرچ کم پڑے۔ جو صاحب عہ روپیہ کا اکٹھا مال منگوائینگے تو خرچ بہت کم پڑیگا۔ درخواستیں میرے نام ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔ اور مال دینے پر خریدا جاویگا۔

المشتہر دیو چند بھرتا دھرم پال ضلع کانگڑہ فنٹ گرو کھاپور

ہون سامگری

رشی سدھانت کے مطابق پچیس ۲۵ سگندھی دایک اجزاء کا مجموعہ اپنے کارخانہ میں خاص توجہ اور نگرانی سے تیار کراتا ہوں۔ کارخانہ میں بہت زیادہ مقدار بننے کے سبب پنجاب بھر میں اس کا شہر کے لوکل پرچون نرخ سے) مہنگی نہیں۔ بلکہ زیادہ سستی زیادہ زیادہ خوشبودار۔ اور زیادہ دیرپا ہے بستا پن اجزاء کی بے شبہ عمدگی اور ترکیب ملاوٹ کے لحاظ سے بے شک سبقت اور فوقیت لیگئی ہے۔ اگر پسند خاطر نہ ہو تو واپس فرماویں۔ نرخ عہ۔ در۔ ہر کی تھیلیوں میں بند یا وی پی کمیشن ار فی روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو

المشتہر ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

ایسر ست دھرم پرچارک جالندھر کی رائے مطبوعہ ۲ اکتوبر ۱۹ء "ہم نے خود استعمال کر کے دیکھی واقعی یہ سامگری بہت عمدہ پائی گئی۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر ایسی سامگری لالہ ہر بھگوان پبلک کو بہم پہنچاتے رہینگے تو پبلک کو ایک عمدہ چیز ملیگی"

آرین کلاتھ مینوفیکچری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دری کھیس۔ دہوتی۔ دسوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بنظر ترقی و اشاعت ایسی اشیاء دیسی کارخانہ کے پارچات طلب فرما کر مشکور فرماویں علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی آزاربند یا دیگر اور کوئی شے چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی ہم بھیج سکینگے۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طلب کرینگے نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاویں گے۔ عدم دلچسپی پر نمونہ واپس ہونگے۔ مال نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔

المشتہران جیرام سنتوکھ داس ایڈوری پروپرائیٹر آرین کلاتھ مینوفیکچری بٹالہ ضلع گورداسپور

کنیا کے لئے بر کی ضرورت

ایک کنواری کنیا ۱۵ سالہ کے لئے بر کی ضرورت ہے لڑکا اونچا ہی کھتری بعمر ۱۷ و ۱۸ سالہ صحت بدنی عمدہ۔ اور تعلیم کم از کم مڈل انگریزی تک ہو اور اس کے والدین اعلیٰ تعلیم کے شائق اور لڑکا پڑھنے کا خواہشمند اور ہر قسم کی برائی سے مبرا اور لڑکے کے سرپرست کسی آریہ سماج کے سبھاسد ہوں۔ مطلوب ہے۔ خط و کتابت لالہ کشن گوپال مختار پردھان آریہ سماج جگراؤں سے ہونی واجب ہے۔

کنیا کے لئے بر کی ضرورت

ایک تیرہ سالہ کنیا کے لئے ایسے اگروال بر کی ضرورت ہے۔ جو نانکی گوت ہو صحت بدنی میں کوئی نقص نہ ہو۔ تعلیم کم از کم انٹرنس اور بار روزگار ہو نیک چلن شریف خاندان کا ہو عمرہ ۱۸ و ۱۹ سال کے درمیان ہو۔ کنوارہ اور آریہ سماج کا ممبر ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ درخواستیں معہ تصویر لڑکے کے بنام منتری آریہ سماج مالیر کوٹلہ آنی چاہئیں۔

ناول چاند

اگر آپ اخلاقی ناولوں کے پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں تو ناول چاند منگا کر پڑھئے۔ جو نہایت دلچسپ اور پاکیزہ ہے۔ غیر مہذب آشنائی اور ناپاک گفتگو جو ناولوں کا زیور سمجھا جاتا ہے۔ اس سے بالکل پاک اور مبرا ہے۔ درخواستیں بنام منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کے نام آنی چاہئیں۔ منیجر

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں - میڈیکل کالج کے پروفیسروں والیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس ممیرے کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھندھ - جالا - پروال - غبار - پھولا - بیل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجا طور اور ادویہ کے آنکھ کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کراتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے - اور عینک کی حاجت نہیں رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی گئی ہے - کہ خاص و عام یکساں اس سے فائدہ اوٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہوگا دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۱ر - خرچ ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے - المشتہر

پروفیسر سیاسنگھ آہلوالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار سیاسنگھ آہلوالیہ نے تیار کیا ہے - میں نے اسکا تجربہ اپنی ایکویر علاج مریضہ مسمات ... عمرہ ۴ سال ساکن لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑنے کی وجہ سے انکی آنکھیں ہمیشہ سرخ اور دکھی ہوئی رہتی تھیں - انہیں کثرت سے مواد نکلتا تھا - انکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں تاگا بھی نہیں ڈال سکتی تھی - اور وہ ان اشیا کو جو اس سے فٹ بھر کے فاصلہ پر بھی ہوتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین ہفتہ تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی -

خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل ایم ایس

اسسٹنٹ سرجن گورنمنٹ ... ریٹائرڈ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۲) میں نے ... سرمہ جو سردار سیاسنگھ صاحب نے تیار کیا ہے ... استعمال کیا ... سے میں اسکی تصدیق کرتا ہوں ... آنکھوں کی تمام بیماریوں کے واسطے ... مفید ... ہے ...

میں فرمایا بھی کسی قسم کی شکایت ہے - بڑی زور سے استعمال کرنے کی فارش کرتا ہوں - یہ بہت مفید اور فایدہ بخش ثابت ہوگا -

پانی آنے - دھندھ - خارش - سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فایدہ بخش ثابت ہوا - اور سچ سچ آپنے اس قدر رحمت دنوں میں ... سے ... ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے - اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے - ضرورت ہے کہ تمام لوگ آپکے ایسے مفید سرمہ سے فیضیاب ہو کر فایدہ اوٹھائیں اور ہر طرح آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں -

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب - ڈاکٹر منصور نواب صاحب بہادر والی ریاست سیلانہ ...

(۳) جناب پروفیسر سیاسنگھ صاحب - التسلیم - میں نے آپکے بنائے ہوئے مفید ممیرے کے سرمہ کو اکثر استعمال کیا بہت فایدہ ہوا - ... ضعف ... حاصل ہوگئی - آپکا سرمہ تمام امراض چشم کو مفید ہے - بصارت کو طاقت بخشتا ہے - ممیرے کا فائدہ معلوم ہو جاتا ہے ... میرا حکم رکھتا ہے - اس لیئے میں بھی ذیل ... سے تصدیق کرتا ہوں - کہ اس سرمہ نے مرکز ... بیچنے اور کوئی ... عجیب ہے -

راقم مہاراج کنور چھترپال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھوان اودھ - ۲۱ - اگست ۱۹۱۲ء

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب دس ہزار 10000 کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے الائنس بنک میں مارچ ۱۹۱۵ء کو جمع کیا گیا ہے -

مصدقہ لفٹنٹ کرنل جناب ڈاکٹر بھولاناتھ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

روح حیات

فوائد — سندات روح حیات



روح حیات

بچپن کی نادانیا جوانی کی بے پرواہی سے جن کی صحت بگڑ گئی ہے۔ قدرتی لطف اٹھانے سے محروم ہیں اور طرح طرح کی شکایات پیدا ہو کر دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہیں۔ انکو چاہیے کہ اس مقوی بے بہا دوا کو استعمال کریں دو دن میں ہی قوت رجولیت کو ٹھہرانا شروع کر دیتی ہے۔ دیگر مرض جو کثرت خواہشات اور طفولیت کی بد کرداری سے لگ گئی ہوں ان کے دفعیہ میں حکم اکسیر رکھتا ہے۔ نامردی۔ درد کمر۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ ضعف دماغ۔ ضعف معدہ۔ اختلاج قلب کیواسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ سارے جسم کی کمزوری۔ لاغری پیلا رنگ زردی چہرہ کیلئے اگر تمام مقوی دواوں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے۔ لطف یہ ہے کہ اس کا اثر خاص انہی عضووں پر ہوتا ہے جن کی قوت کا دار و مدار ...

قیمت فی شیشی ... روپے ...

[illegible]

پانچہزار معززین خاص کا تصدیق کردہ

نامردی کا خلی و خارجی شرطیہ علاج

قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عہ)

شرطیہ

اس بکس میں ادویات مفصلہ ذیل داخلی و خارجی علاج کیلئے ہیں روح حیات ... دغن ... نامردی کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری ہو پٹھوں کی سستی۔ لاغری کجی۔ سول ... دماغ معدہ ... کے استعمال سے انشاءاللہ شرطیہ صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ روپے (عہ)

... قیمت دیجاویگی۔

تنبیہ

حکیم ... شفاخانہ عام لاہور متصل کوتوالی

مشتہر

... پریس ... لالہ منشی رام پلیڈر مینجر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔

ओ३म्
मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ست دھرم پرچارک

جلد ۱

سنہ ۱۹۵۳

قیمت بلا پیشگی

ہفتہ وار بروز شکر (جمعہ) جالندھر شہر (پنجاب) سے شایع ہوتا ہے

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی نامرد کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمایا کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیرج نیچے تا گرنے سے یا انہیں کوئی خلل آنے سے نس میں یا بیرج میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پیدر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی ۲ روپے گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپے۔

عرق کافور پودینہ کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ہیضے سے بہت ڈر نہیں رہا۔ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن جہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر کا بنایا ہوا عرق کافور بڑے امتحان ہم نے بھی بدہضمی کی حالتوں میں چند جگہ استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

نئی کتابیں

جو مطبع ہذا میں ابھی فروخت کے لیے آئی ہیں۔ پاتنجل یوگ بھاشی پنڈت سوردت رچت بھرچ کی کلی بہت ہندی۔ سورگ میں سبجکٹ کمیٹی ہندی ۲۰۔ آریہ مت مارتنڈ ہندی ۵۔ سوامی جی کی مکھی جو بڑی اچھی چھپی ہے ۱۲۔ پھیچی امرت سرود ہندی ۔ دھو پانچ فیش ہندی ۔ ۹ بابی ستیارتھ دھرم کا تتو ہندی ۔ ویدک [illegible]

لیکھ دیپکا ہندی ۲۰۔ رہون ساگری وغیرہ جو بہت عمدہ خوشبودار۔ بہتر رسک کلان فن تماش بینی ناٹک ہندی ۱۰۔ رت دیپن ۲۔ ایک رتنا کر ہندی ۶۔ سورتی متو نروپن ہندی ۲۔

المشتہر منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر

استری سکھشا

کی ہندی بھاشا میں لالہ دیوراج منیجر کنیا مہاودیالہ رچت پستکیں

شالا کی کنیا

یہ ۲۰ صفحہ کی اتنا سے چھپی ہوئی کتاب ہے۔ اس کی نسبت صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ سب بھاشا میں کنیاؤں کو منوہر اور اپدیش دیتے وقت ہیں۔

اخباروں کا ریویو

ہار بنجر آتی اتم پستک ہے۔ استریوں کے لیے نہایت مفید ہے۔

پنجاب ہیریٹ اس پستک میں لالہ دیوراج نے صاف اور سرل بھاشا میں کنیاؤں کو اتم بہن اور اتم بھاریا اور اتم ماتا بننے کے لیے سکھشا دی ہے۔ اس پستک میں کوئی ایسی بات نہیں جس پر کسی مذہب کا آدمی اعتراض کر سکتا ہو۔

دھرم سکھشک کنیاؤں کے لیے یہ پستک ایک شکشک کا کام دیگی۔ کنیاؤں کو ضروری اپدیش اس طرز سے دیے گئے ہیں۔ کہ کنیائیں پڑھنا لکھنا بھی سیکھ جائیں

سرجیون - ہم شوق سے کہہ سکتے ہیں اس پستک کی ان صاحبان کے پاس سفارش کرتے ہیں
جو اپنی کنیاؤں کو سفید کاغذ پر چھپی ہوئی ایک پستک دینا چاہتے ہیں۔

بھارت بھگنی - اسمیں بڑے اُتم اُپدیش دیئے گئے ہیں۔ ہر ایک کنیا
پاٹھشالہ کے لیے یہ پستک بڑی اُتم ہے۔

سول ملٹری گزٹ لاہور - ہر ایک بھارت ورشی کنیا کو یہ پستک پڑھنی چاہیے۔

ست دھرم پرچارک جالندھر - اس اپورب گرنتھ کی بھاشا سندر اور
سرل النکاروں سے بھوشت ہے۔ یہ پستک استری شکشا کے گرنتھوں میں اعلیٰ درجہ
رکھتی ہے۔ ہم اس کتاب کو بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے دیش کی کنیا پاٹھشالاؤں کے
سلسلہ تعلیم میں داخل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

بھارت سیوک - کنیاؤں کو انکے تمام فرائض کے متعلق بہت قیمتی ہدایتیں منوہر
شبدوں میں کی گئی ہیں۔

بھارت سدھار - یہ کتاب چھوٹی چھوٹی ہماری بہنوں کی تعلیم کی خاطر بنائی
گئی ہے۔ اور امید ہے کہ مصنف کے ارادے کو پورا کرے گی۔

انیس ہند - اس کتاب میں شروع سے لیکر آخر تک جو کچھ ہماری کنیاؤں کو کرنا
چاہیے۔ انکے بارہ میں نہایت خوبی سے اُپدیش دیئے گئے ہیں۔ عبارت نہایت
سلیس با محاورہ اور منوہر ہے۔

قیصری جالندھر - کتاب نہایت عمدہ ہے۔

ہیو بلیک سرونٹ - ہم اس کتاب کی تمام ہندی اسکولوں کے لیے سفارش کرتے ہیں۔

سوبودھ کنیا

ہندی کی یہ کتاب کنیا و استریوں کے پڑھنے کے لیے ہے۔ اسمیں پتی بھگتی اور [illegible]
[illegible] سے استریوں میں دھرم بھاؤ پیدا ہو اور فرض پورا
کرنے کی ہمت بڑھتی ہے۔ قیمت ۲ علاوہ محصول۔

اخباروں کے ریویو

تاریخ - اسمیں دلچسپ کہانیاں ہیں جن سے استریوں کو بہت کچھ نصیحت ہوگی۔

ہیو بلیک سرونٹ - کہانیاں دلچسپ ہیں اور انکا پڑھنا کنیاؤں کو لابھ دایک ہوگا۔

سرجیون - کہانیاں عمدہ ہیں۔ بولی بھی اچھی ہے۔ عبارت منوہر ہے۔ چھپائی عمدہ ہے۔

بھارت بھگنی - بڑی اُپکارک پستک ہے۔ اسکا پرچار سب پاٹھشالاؤں میں ہونا [illegible]

دھرم رتناولی

اسمیں سرل بھاشا میں النکاروں کے ساتھ پانچ دھرموں پر اُپدیش دیا گیا ہے۔
قیمت ۲ پائی۔ انکے سوائے ان پڑھ استریوں کی بات اور خیر شالا کے دو گز [illegible]
[illegible] قیمت ۲ پائی۔

المشتہر
سندر داس [illegible] جالندھر

مجرب المجرب!!!

روغن دافع بواسیر خونی و بادی

تعریف فضول ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ اگر بیمار پرہیز کرےگا
تو تین روز میں [illegible] نہیں بالکل آرام ہو جائیگی۔ قیمت فی شیشی جو کہ ایک مریض کے
لیے کافی ہے۔ صرف ایک روپیہ چار آنے۔ امرا کے لیے دو روپیہ۔ اگر فائدہ نہ ہو تو
قیمت واپس دونگا۔ خریدار اپنا پتہ صاف طور سے لکھیں اور قریب کے سٹیشن سے
بھی مطلع کریں۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ قیمت پیشگی یا بذریعہ وی پی آئی [illegible]
استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہوگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آویں۔

المشتہر دنی چند [illegible] جوڑا بازار لودھیانہ پنجاب

آریہ سماجک ٹریکٹ

ستیارتھ پرکاش ۳ پائی۔ ایشر کی ہستی ۳ پائی۔ ایشور کے ساکار نراکار ۳ پائی۔ مکتی ہوسکتی
۳ پائی۔ کرم سدھانت ۳ پائی۔ ورن ویوستھا ۳ پائی۔ رگوید کے پہلے منتر کی ویاکھیا ۳ پائی۔
الہام کی ضرورت ۳ پائی۔ عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی۔ وید کیسے نازل ہوئے ۳ پائی۔
جگناتھ لیلا ۳ پائی۔ نوجوانوں اٹھو ۳ پائی۔ لسخہ بنام ہند ۳ پائی۔ آدمی اور
شیر کا مباحثہ ۳ پائی۔ گنگا اشنان ۳ پائی۔ مادہ کی قدامت ۳ پائی۔

ہندی ٹریکٹ - شرادھ ویوستھا ۲ پائی۔ ایشور وچار ۲ پائی۔ رامائن سار ۲ پائی۔
دھرم پرچار ۲ پائی۔ منتے ۲ پائی۔ عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی۔ نت کرم ودھی
۳ پائی۔ عیسائی مت لیلا ۳ پائی۔ مورتی تت نروپن ۲ ودیشیا ناٹک ۲
ہندی کی پہلی پستک ۲ پائی۔ شرابی کی کتھا ۳ پائی۔ سبھا سن بچن نولی ۲
بھاشا ٹیکا [illegible] بکثرت سوی بھاشا ٹیکا سہت جسکو ناگوری پڑھ سکیں
سانکھیہ درشن بھاشا ٹیکا ۲۔ بھرتری ہری شتک سنسکرت ٹیکا بھاشا ٹیکا ۲۔
بھرتری ہری شتک بھاشا ٹیکا ۲۔ یوگ درشن بھاشا ٹیکا ۲۔ چانکیہ نیتی بھاشا
ٹیکا بامع [illegible] راجارام ۲۔ چانکیہ نیتی بھاشا ٹیکا ۲۔ نیائے درشن بھاشا ٹیکا ۲۔
ویشیشک درشن بھاشا ٹیکا ۲۔ سانکھیہ درشن بھاشا ٹیکا ۲۔ ویدانت درشن بھاشا
ٹیکا ۲۔ ویدرہس بھاشا ٹیکا ۲۔

انکے علاوہ آریہ سماج اور سنسکرت شاستروں کی کل پستکیں مل سکتی ہیں۔ دس
روپیہ کے خریدار کو سوائے ہمبئی کی پستکوں کے ۱۰ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جائیگا
اور ٹریکٹوں پر ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔

مصنفہ پنڈت لیکھرام جی کی کتابیں جو ضبط ہوچکی ہیں [illegible]
[illegible] نجات [illegible]

پستک ملنے کا پتہ
[illegible] کلاں [illegible]

نمبر ۴۸ | مطبوعہ ۲۵ - ماگھ سمت ۱۹۵۳ بکرمی ۵ - فروری ۱۸۹۷ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

यजुर्वेद अ० ३ मं० ५

भूर्भुवः स्वर्द्यौरिव भूम्ना पृथिवीव वरिम्णा ॥ तस्यास्ते पृथिवि देवयजनि पृष्ठेऽग्निमन्नादमन्नाद्यायादधे ॥

"پرورش کرنے والے کھانے کے لایق - ان (غلہ) کے لیئے سورج کے مانند قوت بخشنے والی عمدہ خاصیتوں میں روئے زمین کی طرح پھیلی ہوئی ظاہر اور باطن (دونوں حالتوں میں) ودوانو یعنی عالموں کے یگیہ کرنے کے لایق پرتھوی کے اوپر لو کانتروں - انترکش اور پرکاشمان لوگوں میں رہنے والی اور اُن سب کو دھارن کرنے والی اگنی کو میں ستھاپن کرتا ہوں"

ہر ایک طرح کے نباتات میں سورج روپ ہو کر زندگی بخش ہو سکتی ہے - اُتم سے اُتم گُن اُسکے چاروں طرف پھیل رہے ہیں - کہیں ظاہر اور کہیں چھپی ہوئی عالموں کے لیئے سائینس کے ذریعہ پدارتھوں کی ماہیت دریافت کرنیکا ذریعہ ہے - سورجوں اور دیگر کروں میں پھیلتی ہوئی خلا کو بھی اسنے اپنے جلال سے بھرپور کر رکھا ہے - کونسا مقام ہے جہاں کسی نہ کسی صورت میں یہہ موجود نہیں ہے! ایسی گُنوں سے بھرپور اگنی کو ہون کُنڈ میں ستھاپن کرتے وقت ودوان لوگ اُس کے گُنوں کا سمرن کرتے ہوئے ہی اُسکا ٹھیک استعمال کر سکتے ہیں -

اشتہار

میرے ایک دوست قوم برہمن سارسُوت ذات پراسر عمر تخمیناً ۳۰ سال کسی برہمن سارسوت کی کنیا سے *

ست دھرم پرچارک

کیا تم اس یگیہ کی کُشانہ کرو گے؟

نمبر ۳

ہاں جبکہ رائے مولراج کو یقین ہوگیا - کہ ستری لوگنکی اعلی تعلیم کے برخلاف ہونے سے عام رائے اُنکے اور اُنکے چیلوں کے برخلاف ہوتی جاتی ہے تو فوراً آپ نے بیڑا اٹھایا - ایک طرف تو فیروزپور چھاونی والوں سے اشتہار دلوا دیا کہ اگر بیس ہزار روپیہ نقد جمع ہوجاوے تو وے اپنی کنیا پاٹشالا کو انٹرنس کی پڑھائی تک کھولنے کو تیار ہیں اور دوسری طرف کنیا مہا ودیالہ سمبندھی جو پاٹشالا کہ جالندھر میں چل رہی تھی - اُس کے انتظام کو بدنام کرنا شروع کیا - اول اشتہار سے مطلب یہہ تھا کہ جس کالج کے لیئے جالندھری آریہ دو لاکھ کا سرمایہ چاہتے ہیں اسکو بیس ہزار میں لیکے اپنے چیلے پورا کرنے کے لیئے تیار ہیں - ایک بڑی عجیب بات یہہ ہے کہ جہاں کنیا مہا ودیالہ جالندھر کی مخالفت میں دلیلوں کی بھرمار ہو رہی تھی وہاں فیروزپور کے مجوزہ زنانہ ہائی سکول کے برخلاف رائے مولراج کے دماغ سے ایک بھی دلیل نہ نکلی ناظرین حیران ہونگے کہ جب رائے مولراج صاحب کبھی بھی اخباروں میں نہیں لکھتے اور نہ کبھی لکچر دیتے ہیں - تو پھر کنیا مہا ودیالہ کے برخلاف دلائل انکے دماغ سے کیونکر نکلکر آ سکتی ہیں - لیکن جن لوگوں نے کہ لکچر دینے کی کیفیت

کی تہہ کو سمجھا ہے اُنکو معلوم ہے کہ اس ساری کل کو چلانیوالی طاقت جو کہ عام نظروں سے چھپکر کام کرتی ہے - رائے مولراج صاحب کی کوٹھی سے شروع ہوتی ہے - اس بڑی جملہ معترضہ کے بعد مطلب کی طرف پھر رجوع ہوتا ہوں - رائے مولراج نے فیروزپور والوں سے اس قسم کا اشتہار دلوا کر آپ کنیا پاٹشالا جالندھر کے انتظام کی برخلاف افواہیں اڑانی شروع کردیں - رائے مولراج کے چیلوں میں ایک وصف ہے - یا یوں کہیئے کہ رائے مولراج میں ایک خاص طاقت ہے جسکی وجہ سے کہ وہ اپنے خیالات اور طرز تقریر کو لفظ بلفظ دوسروں کے ذریعہ سے پھیلا سکتے ہیں - اندرونِ کے سب سوار اور پیدل کہیں عین ایک مضمون پر ایک ہی قسم کی دلیلیں دینگے - جنکا اظہار بھی برابر ایک ہی قسم کے الفاظ میں ہوگا یہی عمل کنیا مہا ودیالہ کے مخالفت میں کیا گیا - اب میں سلسلہ وار اُن غلط بیانیوں اور افواہوں میں سے چند ایک کا ذکر کرونگا - اور اُن خطرناک کوششوں کا خاکہ کھینچونگا - جو کہ کنیا مہا ودیالہ کو شکست دینے کا ذریعہ بنائی گئی تھیں -

(۱) پہلی سبھا کے راجا کی طرف سے ہونی چاہیئے تھی - اس اصول پر رائے مولراج نے اپنے ملنے والوں سے ظاہر کیا - کہ ایک خاص آدمی نے اپنے لیئے بیوی پسند کرنے کی خاطر پاٹشالا کھولی ہے - آپکے ایک بیرسٹر دوست نے ایک معزز صاحب سے ذکر کیا - جنہوں نے کہ لالہ دُرگا پرشاد جی کو خبر دی - لالہ دُرگا پرشاد جی نے اگر میں غلطی نہیں کرتا - تو ایک پبلک لکچر میں اس رائے صاحب کی چال کی پول کھولی - جسپر کہ سامعین نے

رائے صاحب کی نسبت شرم شرم کے نعرے بلند کیئے۔ آخرکار جب رائے صاحب سے گھر میں لوگوں نے دریافت کیا۔ تو منہ دیئے۔ اور کہا کہ انہوں نے لفظ بلفظ اسطور پر یہ کہا تھا جیسا کہ ظاہر کیا گیا۔ ناظرین حیران ہوں گے اور پوچھیں گے کہ بواہ کرنا تو پاپ نہیں پھر اس افواہ سے نقصان ― سنیئے جس شخص کی نسبت یہ افواہ اڑائی گئی تھی۔ وہ پنر بواہ کو وید ورُدھ سمجھتا تھا۔ اور اسکے دل میں کبھی پنر بواہ کا خیال بھی پیدا نہیں ہوا تھا لیکن افواہ اڑانیوالے مہاراج کے دوسرے بواہ کا حال جنہوں نے دیکھا ہے اور اسکی نسبت جو کچھ کہ پنڈت شیو نرائن اگنی ہوتری نے شائع کی تھی۔ اسے جنہوں نے پڑھا ہے وہ سمجھ سکتے ہیں کہ ایسی افواہیں اڑانے کے لیئے رائے صاحب کے پاس مصالح بہت موجود ہے۔ زمانہ کی گردش دیکھیئے۔ ایک دوسرے کے بواہ پر ایک دوسرے کی ٹھٹھہ تنا اور ایک دوسرے سے بہتر داؤ دو دل تیار کرنے کے بعد پنڈت شیو نرائن اگنی ہوتری اور رائے مولراج کا تھی شکر ہونا ایک عجیب نظارہ ہے)

(۲) جب اس افواہ میں ناکامیابی دیکھی تو سارے دل میں یہ خیال پھیلایا گیا کہ جوان عورت اور جوان آدمی کا ایک دوسرے سے بات کرنا ظاہر کرتا ہے کہ وے پاپ کی نیت سے جمع ہوتے ہیں۔ چنانچہ میں نے رائے مولراج کی زبانی حسب ذیل خلاف اصول سنا۔

"اگر ایک جوان آدمی کسی جوان عورت سے بات چیت کر رہا ہو۔ تو خواہ وے کیسے ہی نزدیکی رشتہ دار ہوں میں یہی رائے قائم کرونگا۔ کہ وے بدمعاشی کے لیئے اکٹھے ہیں" گویا رائے صاحب بہادر نے قانون کا نیا اصول گھڑا ہے۔ کہ جب تک ایک آدمی اپنے آپکو بیگناہ ثابت نہ کرے۔ اسے گنہگار اور اسمیں بھی خاص گناہ کا مرتکب فرض کیا جاویگا۔ ناظرین کیا اس قسم کے خیالات رکھکر ستیہ ایشور کے وید اور اسکی بھگوان وانی شرتی نیم کا شردھی کہا جا سکتا ہے۔

(۳) جب اس خیال کو بھی برابر اثر پذیر ہوتے نہ دیکھا بلکہ برخلاف اسکے عموماً تعلیم یافتہ اصحاب نے اس خیال کو کمینہ پن کے نام سے منسوب کیا تو کچھ عرصہ کے لیئے رائے مولراج صاحب میدان سے علیحدہ ہوکر پردہ کے اندر سے کٹھ پتلیوں کو نچانے لگے جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بعبارت شدہ اخبار میں جو کہ ان دنوں اندردل کا آرگن تھا۔ یہ شائع ہونا شروع ہوا۔ کہ جالندھری آریہ عورتوں کو لیڈیاں بنانا چاہتے ہیں۔ لیڈی کے معنے تو شریف عورت کے ہیں اور شریف عورت بنانا ہی ایک دیانتدار کا فرض ہونا چاہیئے۔ لیکن ہم لوگوں کی نسبت اور طرحکی افواہیں اڑائی جاتی تھیں۔ کوئی کہتا تھا کہ یہ لوگ اپنی عورتوں کو انگریزی لباس پہناتے ہیں (واضح رہے کہ میرے اور میرے خیالات کے دوستوں کے خیالات میں انگریزی لباس عورتوں کا شائستہ نہیں ہے) مجھ پر تو یہاں تک حملہ ہوا کہ لالہ اجیت رائے صاحب کے والد بزرگوار نے میری لڑکیوں کی نسبت اخبار میں لکھا کہ انہیں گاؤن (انگریزی لباس) پہنائے جاتے ہیں جو کہ سراسر لغو اور جھوٹھ ہی نہیں بلکہ ایک اعلے درجہ کا کمینہ حملہ تھا۔

(۴) اس سے بڑھتے ہوئے اخبار میں گمنام اس قسم کے مشتبہ اشارے چھپنے شروع ہوئے کہ لائبل تک نوبت نہ پہونچے۔ اور لوگوں میں بدظنی بھی پھیل جاوے۔ چنانچہ کبھی لکھدیا کہ ن ـ د لڑکی نہاں ہے۔ کبھی لکھدیا کہ جالندھر آریہ سماج کے ایک سبھاسد پر کیا الزام لگایا گیا ہے۔ اخبار میں اس قسم کی تحریریں شائع کرکے زبانی جو دل میں آیا کہہ دیا میں اور بھائی [illegible] جی وقتاً فوقتاً اس امر کے روکنے کے لیئے پرچارک میں نوٹس دیتے رہے۔ کہ جو افواہ کسی بھدر پرش کے پاس پہونچے۔ وہ فوراً ہم دونوں سے خط وکتابت کے ذریعہ ظاہر کرکے پوری تحقیقات کے بعد کسی امر پر رائے لگاوے۔ ہمارے اس نوٹس نے اس امر کے روکنے میں بہت کچھ کامیابی حاصل کی۔ اور کچھ عرصہ کے لیئے اس قسم کی افواہیں بند ہوگئیں۔

(۵) لیکن یہ اخباری خاموشی اندردل کا ایک اور ہیر پھیر تھا۔ شری جاتی کی بدقسمتی سے جہاں آجکل بہت سے ہستیئے جالندھر نگر میں موجود ہیں۔ وہاں اسگجہہ کا ایک برہمن ذات کا خاندان رائے مولراج صاحب کا غلام ہے۔ اس کنبہ کی پرورش مدت سے رائے صاحب کے خاندان سے ہوتی آئی ہے۔ تین بھائی ہیں۔ اور تینوں ایک سے دوسرا بڑھکر ہے۔ ان لوگوں نے آکر شرارت شروع کی۔ شہر میں سے کوئی عورت گھر سے نکل جاوے۔ خواہ اسنے کبھی ہماری پاٹشالا میں قدم ہی نہ رکھا ہو۔ یہ فوراً مشہور کرنے کے لیئے طیار کہ وہ عورت کنیا پاٹشالا میں پڑھتی تھی۔ ایسے ایک واقعہ کی تو پوری خبر مجھے پہونچی تھی۔ لیکن جب وہ شخص جسکی سامنے کہ ایسا مشہور کیا گیا کہنے لگا کہ عدالت میں جاکر وہ منکر ہو جاویگا۔ کیونکہ افواہ اڑانے والا اسکا دوست ہے تو پھر کوئی چارہ نہ رہا۔ یہ تین بھائیوں کا مجمع بڑی چالیں چلتا رہا۔ لیکن کنیا مہاودیالہ کے چلانیوالوں پر جالندھر پبلک کا پورا وشواس ہے اور وے جانتے ہیں کہ ہم لوگوں کی پتریاں بہنیں ماتائیں۔ اور سب استریاں کنیا پاٹشالا اور آشرم وغیرہ کے کام میں پوری دلچسپی لیتی ہیں۔ اس لیئے ان چالوں میں آخرکار برہمن بھائیوں کو ناکامیابی کا منہ دیکھنا ہی نصیب ہوا۔

(۹) آخرکار رائے مولراج صاحب خود جالندھر میں تین ماہ کے لیئے تشریف لائے - مجھسے اور لالہ دیوراج جی سے بات چیت میں ادہ تماؤں کی مدد کے بارے ہمدردی ظاہر کی - لگاتار کوششوں کے بعد ایکدن اچانک پاٹھشالا میں بھی پہونچ گئے - اور گو باہر

(دانشتہ کسی کو اجازت نہیں) کا تختہ لگا ہوا تھا تاہم انہوں نے اسکی کچھ پرواہ نہ کی - اندر میں اور لالہ دیوراج موجود تھے اور گو وہ دن تعطیل کا تھا - تاہم کچھ لڑکیاں سوئی اور امور خانہ داری سیکھنے کے لیئے اسدن حاضر تھیں - یہ سب کچھ رائے صاحب کو بتلایا گیا لیکن ہمارے ملک میں جو نکالا کہ جو تعداد لڑکیوں کی پاٹھشالا میں بتلائی جاتی ہے - اس سے کہیں کم لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں - خیر یہہ تو معمولی بات تھی لیکن رائے صاحب نے بیواؤں کی نسبت ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے لالہ دیوراج جی سے ایک بیوہ کا ذکر کر کے کہا کہ اسکو پاٹھشالا میں پڑھانے کے لیئے بلا لیا جاوے - سیدھے اور صاف دل سادہ مزاج دیوراج کو کیا معلوم تھا کہ یہاں کونسی حکمت عملی کام کر رہی ہے - خوشی خوشی انہوں نے مجھ سے اس امر کا ذکر کیا - میں نے تحقیقات کی - معلوم ہوا کہ جس بیوہ کی سفارش کی گئی ہے وہ اعلیٰ درجہ کی بدچلن عورت ہے نہ صرف مجھے ہی نہایت حیرانی ہوئی بلکہ لالہ دیوراج کی بھی آنکھیں کھل گئیں - جب رائے صاحب کو شرمسار کرنے کے لیئے انہیں جتلایا گیا کہ اصلیت ہم پر ظاہر ہوگئی ہے - تو انہوں نے ہنس دیا اور کہا کہ نیک چلنوں کی مدد تو خود ہی ہوتی ہے بدچلنوں کو درست کرنا ہی تو ریفارم ہے - کہانتک کہانی کو لمبا کروں - جن خطرناک

کوششوں کا سامنا کرتے ہوئے کنیا مہاودیالیہ کے چلانیوالوں نے آج تک اس لوی کی رکھشا کی ہے - انکا ذکر تک رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے - ایک دریا درپیش انتقامات کو تو کوئی بیان کرے - یہاں تو مجموعی بارے جگر چھلنی ہو چکا ہے - خیر! ان کل افترا پردازیوں اور ناجائز کوششوں کو ناکامیاب دیکھکر کچھ عرصہ کے لیئے صرف کانفرنس کا تھوڑا دورہ ہی جاری رہی لیکن آخرکار اندر رواج کے تھکا جانے پر انکے نائب میدان میں آئے یہہ سمجھکر کہ شاید دور کی کوششیں ابتک پوری کے ہی کہیں ناکامیاب رہی ہوں - زیادہ تر نزدیکی اختیار کرنے کی کوشش کی گئی - تاریخ ۱۹۰۶ء میں لالہ منشی راج نے بڑی کوششوں سے وہ جالندھر نوجوانوں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیئے ،، ایک سکول کھولا - سکول کے کھلتے ہی کنیا پاٹھشالا کی نسبت افواہیں پھر گرم ہونے لگیں لیکن پھر جب بھی لڑکوں کے سکول میں مدد دینے والے بھی اس لکچرد دم عمل سے متنفر و کبیدہ ہوگئے - تو مہینہ ڈیڑھ مہینے کے لیئے پھر افواہیں بند ہوگئیں - اتنے آرام کے بعد اندر دل پھر گھبرایا - تخت کا خوف دلیا ہی بنا ہوا تھا جھنجلا کر لالہ منشی راج جی نے خود حملہ کیا اور ایک پبلک لکچر میں کنیا مہاودیالہ کی سکیم وغیرہ پر سخت حملے کیئے - لیکن ستیہ کو کون دبا سکتا ہے! یہہ لکچر لالہ منشی راج کا آخری لکچر تھا - لوگ اسقدر متنفر ہوئے کہ ایک لالہ صاحب کے بڑے مداح خوان نے انہیں لکھا کہ اگر ایسے لکچر وہ آئندہ دینگے - تو کوئی سننے نہ آئیگا - اس لکچر کے حالات بڑے دلچسپ ہیں - لیکن اسجگہ موقعہ انکے مفصل درج کرنے کا نہیں

اسی وقت ست دھرم پرچارک میں مفصل چھپ گیا تھا لیکن ایک دو امور بطور نمونہ کے پیش کرنے نامناسب نہ ہونگے - لالہ منشی راج نے بڑا حملہ یہہ کیا کہ پبلک سکول لڑکیوں کے لیئے نقصان دہ ہیں - انکو اپنے گھروں میں تعلیم دینی چاہیئے - اور ساتھ ہی اُس کے پبلک امتحانوں کی ستریوں کے سمبندھ میں مخالفت ظاہر کی لیکن سامعین میں ایک صاحب کے پاس تازہ کلچرد آرگن موجود تھا جسمیں کہ لالہ سندرداس کو لالہ منشی راج کی بہن کی مڈل کے امتحان میں کامیاب ہونے پر مبارکباد دیا ہوا تھا اور ساتھ ہی کلی سماج کو دیانند اینگلو ویدک کالج فنڈ سے مبلغ دو سو روپیہ ملا ہوا ایک کنیا پاٹھشالا قائم کرنے کے لیئے دیوان کی سفارش کی ہوئی تھی یہہ جھٹ سب انگریزی دانوں کے آگے گھوم گیا - اور لوگ لالہ منشی راج کی اس دلیری پر تعجب کر کے زبان حال سے کہتے تھے - کہ ع - چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد -

پیارے ناظرین! اندر دل کے حملوں کا پورا خاکہ کھینچنے کے لیئے ایک دفتر چاہیئے - اور انکی ایک ایک چال سمجھانے کے لیئے وقت چاہیئے اگر ضرورت ہوئی تو پھر کبھی اس سے بھی زیادہ تعجب انگیز واقعات آپکے روبرو پیش کیئے جاسکتے ہیں اسوقت امر متنازعہ یہہ ہے کہ آیا کلچرد اندر دل کے یہہ حملے راست ہیں - یا کہ غلط - اسکا فیصلہ کون کرے ؟ آسان طریقہ فیصلے کا موجود ہے اور اگر حملہ کرنیوالوں میں انسانیت کا کچھ بھی بقایا موجود ہے - تو وے اس طریقہ سے گریز نہ کرینگے - وہ طریقہ کیا ہے؟ جن افواہوں کو کہ وے اڑاتے ہوئے ہیں - انمیں سے ایک امر واقعہ کو لیں - صاف لفظوں میں اُس کے

پورے حالات جو وہ پھیلاتے پھرتے ہیں ظاہر کریں۔ اِن حالات کو انہیں سے ایک ذی عزت آدمی اپنے پورے نام اور پتہ کے ساتھ اخبار میں شائع کرے۔ کنیا مہا ودیالہ کے اوسکاریوں کی طرف سے دعوی ازالہ حیثیت عرفی کا کیا جاوے اگر ثابت ہو جاوے۔ کہ کنیا مہا ودیالہ کی انتظام میں واقعی بدتہذیبی اور بداخلاقی کا مادہ موجود ہے تو یہ انسٹیٹیوشن بند ہو جانا چاہیئے۔ لیکن اگر ثابت ہو جاوے۔ کہ یہ افواہیں صرف بہتان ہیں۔ اور انکا وجود صرف خالی العقول کے دماغ میں ہی ہے۔ تو ایسے کمینہ وحشیانہ اور آسوری حملے کرنیوالوں کو پبلک کی طرف سے سزا ملنی چاہیئے۔

مسٹر کنج بہاری تھاپر صاحب کے متعلق لالہ آتما رام جی کا خط چھپ چکا ہے۔ مسٹر کنج بہاری کے نام لالہ دیوراج جی کا بھی خط پہونچ چکا ہے جسکا باوجود عرصہ گذر جانے کے کوئی جواب نہیں آیا۔ میں لالہ کنج بہاری تھاپر سے اپیل کرتا ہوں کہ اگر وہ بحیثیت ایک پتری کے پتا ہونے کے کچھہ اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اگر وہ بطور ایک اخبار کے ایڈیٹر کے اپنی کچھہ ذمہ داری سمجھتے ہیں۔ تو وہ اُس آدمی کا نام مع پتہ ظاہر کریں۔ جس نے کہ انکے پاس ایسی خطرناک خبر پہونچائی ہے۔ تاکہ کنیا مہا ودیالہ کے کارکن پبلک پر ظاہر کریں۔ کہ انکے آچرن اور انکا انتظام کس قسم کا ہے۔

اندر دل سے بھی ایک پرارتھنا ہے۔ کیا تم نے لو ہینسوں نے کہ ماتا کے گربھ میں یہ درشن نہیں پائی کیا تمھیں ایسی افواہیں اُڑاتے وقت اُس ماتا کی پیاری گود بھول جاتی ہے۔ کیا تمھیں ایسے وحشیانہ حملے کرتے ہوئے اپنی پیاری بیٹیوں کا خیال نہیں آتا۔ جو کہ تم سے ایک دن کے لیئے بچھڑتے ہوئے بھی گلے ملکر رو دیتی ہیں۔ کیا کبھی بہن کا وہ پریم تمھیں یاد نہیں آیا۔ جسکے یاد دلانے کے لیئے صرف بھائی دوج کا نام لیدینا ہی کافی ہے

آہ بھارت سنتان! دیویوں کی رکشا کرنیوالے کہلوا کر کیا تم سمجھتے ہو کہ رشیوں کے سارے کیئے ہوئے کرم۔ انکا یوگ بل اور انکا سارا تپ اپنا اثر چھوڑے بنا ہی نشٹ ہو گیا ہے۔ نہیں نہیں رشیوں کے تپ کا بل اب تک موجود ہے اور اگر تم نے اسی طرح اپنے وحشیانہ حملے جاری رکھے۔ تو یاد رکھو کہ تم نربل استریوں کو چاہے تم ایک گمراہ پبلک کی نظروں میں دبالو۔ لیکن بھارت کی دیویوں کی رکشا پرماتما کا انیم خود کرے گا۔ اور پرماتما کے گو یہ لیکن پریم کے ہاتھوں سے سورگشت بھارت کی ابلا سماج پھر بھی تمہارے سارے دوشوں کو کشما کرتی ہوئی تمہارے لیئے دیوستان اوتپن کرتی رہیگی۔

آریہ ساماجک بھائیو! پیارے دیانند یوتر رشی کی آگیا پالن میں کنیا مہا ودیالہ روپی یگیہ رچا گیا ہے۔ دیش کی ضرورت کے لحاظ سے یہ ایک پوتر یگیہ ہے۔ اس یگیہ کو ودھونس کرنے کے لیئے چاروں اور سے نشاچروں ہا دلوں کی طرح اُمنڈا چلا آتا ہے۔ ایسے بھیانک سمے میں کیا میری کمزور آواز تمھیں اپنی طرف کھینچ سکتی ہے؟ اگر نہیں تو سُنو! دیانند کی گمبھیر آواز گونجتی ہوئی تمہارے کانوں میں پرویش کرتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ اپنے کرتبیہ کو پالن کرنے میں بخوف آگے بڑھو۔ رشی ناد کے پورے ہوئے آریہ پرشو! کیا تم اس پوتر یگیہ کی رکشا نہ کروگے؟ اودم سم

ایک توجہ طلب اشتہار

ڈاکٹر گنگا رام جی کا اشتہار ادویات آج کے پرچے کے ساتھ ناظرین ملاحظہ کریں گے چونکہ مجھے ڈاکٹر صاحب سے نیاز حاصل ہے اور میرے خاندان کا علاج بھی وہی کرتے ہیں۔ اس لیئے میں کہہ سکتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب کی ادویات دھوکہ سے بالکل بری ہونگی۔ فی زمانہ جبکہ اشتہارات سے اشتہار دہندہ کے اوصاف کا اندازہ لگانا مشکل ہو رہا ہے۔ یہ کیسی عمدہ بات ہے۔ کہ ڈاکٹر گنگا رام صاحب بلا اطمینان علاج شروع نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ انکو اکثر کامیابی ہوتی ہے نیک نیتی ڈاکٹری میں کامیابی کی روح ہے اگر کامیابی کا معیار مریضوں کی شفا سمجھی جاوے لیکن جہاں روپیہ معیار کامیابی کا سمجھا جاتا ہے۔ وہاں تو مریضوں کا خدا ہی حافظ۔ ڈاکٹر گنگا رام کی ادویات اور علاج کی میں سب کے روبرو بڑے اطمینان سے سفارش کر سکتا ہوں۔

آریہ ساماجک جلسے

روپڑ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ فروری و یکم مارچ ۱۹۱۵ء کو ہوگا۔

آریہ سماج اجمیر کا سالانہ ۲۸ فروری و یکم مارچ ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔ اور انہیں ایام میں آریہ پرتی ندہی سبھا راجپوتانہ کا سالانہ جلسہ بھی ہوگا۔

آریہ سماج سکھر کا سالانہ جلسہ ۶ و ۷ مارچ ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

ڈیرہ اسمعیل خاں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۷ و ۱۸ مارچ ۱۸۹۷ء کو تعطیلات ہولی میں ہوگا۔

پرشن اُتر

پرشن

از لالہ اودھو رام صاحب اوورسیر کرنال

آریہ سماج مانتی ہے کہ جیو مکتی سے پھر بھی لوٹ آتا ہے۔ چونکہ مکتی کا ملنا نہایت ہی اچھے کرموں پر منحصر ہے۔ اس لیئے جب ایک انسان اچھے کرموں کے بدلے مکتی کو پاتا ہے۔ تو گویا اُس نے اپنے کیئے کرموں کا پھل بھوگ لیا۔ جب وہ مکتی سے لوٹ کر سنسار میں آئیگا تو وہ کون سے کرموں کا پھل ہوگا۔ اور اُس کو سکھ اور دُکھ کن کرموں کے عوض ملیگا۔

اُتر

آریہ سماج کے سدھانت کے مطابق جیو آتما محدود طاقتیں رکھتا ہے۔ محدود طاقت والے پُرش کے کرم بھی محدود ہی ہونگے۔ اس لیئے کرموں کا پھل بھی محدود ہونا چاہیئے۔ اس دلیل سے مکتی کی اوستھا سے لوٹ آنا ایک لازمی امر ہوجاتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ شُبھ کرموں کا نتیجہ جب مکتی ہے۔ تو اُسکے پھل بھوگ لینے کے بعد جیو آتما واپس کن کرموں کے بدلے آتا ہے۔ اسکا جواب صاف ہے۔ مکت جیو امیتھُنی سرشٹی میں پیدا ہوتے ہیں۔ یعنے ماتا پتا کے سنجوگ کے بنا سرشٹی کے آدی میں سنکلپ ماتر سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ پرواہ سے ایک انادی اصول ہے۔ اور جیو آتما کے شریر دھارن کرنیکا اصول بھی پرواہ سے انادی ہے۔ پس اس اصول کے مطابق جیو آتما بعد مکتی سُکھ بھوگ لینے کے اپنی اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اُس کے بعد اگر اُسے اُتم کرم دوارا پھر اُسی دیہہ میں پورن گیان حاصل ہوگیا۔ تو وہ پھر مکت ہوجاتا ہے۔ اگر اس دیہہ میں بُرے کرم کرتا ہے تو اُسے پھر اُن کرموں کے انوسار ماتا کے گربھ میں رہکر جنم لینا پڑتا ہے۔ پس آئندہ دُکھ یا سُکھ کا انحصار پھر سانکلپک سرشٹی میں جنم لینے والے جیو آتما کے لیئے اُس کے اپنے کرموں پر منحصر ہے۔ سانکلپک سرشٹی میں اُتپن ہونے ماتر سے نہ دُکھ ہوتا ہے اور نہ سُکھ۔ تمثیل۔ ایک آدمی چوری کرتا ہے۔ اسکو سزا قید دی جاتی ہے۔ قیدی کی میعاد بھگت کر اُسے پھر اپنی اصلی اوستھا میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اسکے بعد پھر جیسے کرم کرتا ہے۔ ویسا ہی پھل پاتا ہے۔

ایڈیٹر۔

پرشن

از لالہ شادی رام منتری آریہ سماج کمالیہ

ستیارتھ پرکاش میں ویدوشے میں لکھا ہے کہ وید منتروں کا ارتھ بہت رشیوں کے آتما میں حسب ضرورت پرماتما نے پرکاش کیا۔ اسمیں یہ شنکا پیدا ہوتا ہے کہ اگنی آدی رشیوں کے منتر بھاگ سنگھتا کا ارتھ پڑھانے کا کیا فائدہ ہوا۔ کس لیئے پرماتما نے منتر بھاگ معہ ارتھ کے انہیں رشیوں کے آتما میں پرکاش نہ کیا۔

اُتر

پرشن کرتا مہاشہ نے ستیارتھ پرکاش کی عبارت پر پورے طور پر وچار نہیں کیا ورنہ یہ شنکا اُتپن نہ ہوتی۔ دیکھیئے ستیارتھ پرکاش چوتھا ایڈیشن صفحہ ۲۰۶ "پرشن۔ وید سنسکرت بھاشا میں پرکاشت ہوئے اور وے اگنی آدی رشی لوگ اُس سنسکرت بھاشا کو نہیں جانتے تھے۔ پھر ویدوں کا ارتھ انہوں نے کیسے جانا؟ اُتر پرمیشور نے جنایا۔"

یہاں صاف لکھا ہے کہ اگنی آدی رشیوں کے ہردے میں نہ کیول وید منتروں کا ہی پرکاش ہوا۔ بلکہ اُنکے ارتھ کا بھی لیکر یہ شنکا ہی نہیں اُٹھ سکتی۔ کہ بلا ارتھ اگنی آدی کو پڑھانے کا کیا فائدہ ہوا۔ اس کے آگے قدرتی طور پر یہ پرشن پیدا ہوتا ہے کہ کیا اگنی آدی رشیوں کے ارتھ جاننے سے سب ویدارتھ کو جان سکتے تھے۔ ویدک سدھانت انوکول ویدوں کا ٹھیک تات پریہ سمادھی اوستھا میں ہی معلوم ہوسکتا ہے۔ گو سادھارن گیان اُسکے ارتھ کا دوسرے کے بتانے سے بھی ہوسکتا ہے۔ پس اسکا سمادھان کرتے ہوئے مہرشی دیانند نے آگے فرمایا ہے۔

"اور دھرماتما یوگی مہرشی لوگ جب جب جس (منتر) کے ارتھ کو جاننے کی اچھیا کرکے دھیان اوستھت ہو۔ پرمیشور کے سوروپ میں سمادھستھ ہوئے۔ تب تب پرماتما ابھیشٹ منتروں کے ارتھ جتائے"

یہاں صاف ہوگیا کہ جس یوگیہ تاکی موجودگی کے باعث اگنی آدی کو ادھیکار ملا کہ اُن کے دوارا ویدوں کا پرکاش ہو۔ اُسی یوگیتا کی موجودگی میں دوسرے مہرشی بھی ویدارتھ کو دیکھ سکے۔ اور اس لیئے ایسے رشیوں کا نام

نسترورشٹار کھا گیا۔ پس صاف ظاہر ہے۔ کہ پہلے چار رشیوں کے ہردیو میں کیول شبد اور سمبندھ روپی ویدوں کا ہی یہ کاش نہیں ہوا بلکہ ارتھوں کا بھی ساتھ ہی پرکاش ہوا۔

ایڈیٹر

پرشن

از پنڈت سرینواس رائو مقام وہار اشیو

آپکے پچھلے ایک اخبار میں کرموں کا پھل اوشیہ بھوگنا پڑتا ہے۔ اس وشیہ پر ایک سندر آرٹیکل چھپا ہوا ہے۔ اگر یہی وید کا صحیح سدہانت مانا جاوے تو منوسمرتی ادھیائے ۱۲ اشلوک ۱۰۱ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جیسے پرچنڈ اگنی گیلے برکشوں تک کو جلاتا ہے۔ اسی بھانتی وید کا جاننے والا اپنے کرمج دوشوں کو بھسم کرتا ہے۔ پھر آپ فرمائیے۔ ان دونوں کی ایک واکیتا کیسی ہوگی براہ مہربانی اسکا خلاصہ کر دیجئے۔

جواب

وید کا سدہانت یہی ہے۔ کہ کرموں کا پھل اوشیہ بھوگنا پڑتا ہے۔ آپ کا پیش کیا ہوا منوسمرتی کا شلوک بھی اس سدہانت کے پرتی کول نہیں ہے۔ وہاں بھی یہ نہیں کہا کہ وید کا جاننے والا کرم پھل کو ناش کر دیتا ہے۔ بلکہ یہ کہا ہے کہ کرمج دوشوں کو ناش کر دیتا ہے پس کرم پھل اور کرمج دوش میں تمیز کرنے پر مطلب صاف سمجھ میں آجاویگا۔ یہ تمیز درشٹانت کے ذریعہ سے عمدہ طریقہ پر جتلائی جاسکتی ہے۔ ایک آدمی چوری کرتا ہے راج نیم کے انوسار اسکا پھل بھوگنے کے لیئے اُسے بندیخانہ میں خاص عرصے کے لیئے جانا پڑتا ہے لیکن ساتھ ہی اُس کے اِس چوری کرم سے اُسکو ایک دوش بھی لگ جاتا ہے۔ یعنی اُسے عادت چوری کی پڑجاتی ہے۔ یہ عادت دور ہوسکتی ہے اگر پہلی چوری کے بعد ہی آئندہ کے لیئے اپنے آچرن درست کر لیوے۔ لیکن کیا چوری کے بعد کی نیک چلنی اُس منشیہ کو پہلی چوری کے بدلے راج ڈنڈ سے بچا سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ پس کیئے کرم کے پھل کا ناش کداپی کال نہیں ہوتا ہے۔ وہاں ویدک کرموں کے کرنے سے کرمج دوش دور ہوکر ہردیہ ایسا شُدھ ہو جاتا ہے کہ پھر پاپ کام اُس سے ہو نہیں سکتے۔

ایڈیٹر

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں

رفاہ عام ہائی سکول بٹالہ

مقصلہ ذیل مضمون کو بغیر اختصار کرنے اپنے پرچہ میں جگہ دیکر مشکور فرمادیں۔

بٹالہ نگر کے رؤسا و شرفا نے اس ضرورت کو محسوس کر کے کہ ایک ہائی سکول کا اس جگہ ہونا ضروری ہے۔ اتفاق رائے سے ۱۰ جنوری ۱۸۹۷ء کے لیئے پنڈت رام بھجدت جی بی اے کی سیوا میں پرارتھنا پتر بھیجا۔ کہ آپ تشریف لاکر نہ صرف مشرقی تعلیم بلکہ اخلاقی اور روحانی تعلیم پر لکچر دیکر بٹالہ نواشیوں کو کرتارتھ کریں چنانچہ پنڈت رام بھجدت جی نے اپنی عالمانہ اور موثر تقریر سے روحانی اور اخلاقی تعلیم کے پیاسوں کے مردہ دلوں کو زندہ کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ قریبا بارہ سو روپیہ اور ۳۵ روپیہ ماہواری چندہ کا وعدہ ہوا۔ قبل اسکے کہ افتتاحی جلسہ کا ذکر کیا جاوے۔ یہ ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ لالہ نہال چند اگروال میونسپل کمشنر بٹالہ نے اس کام میں نہایت دلچسپی سے حصہ لیا ہے۔ اور مبلغ چار سو روپیہ نقد اور مبلغ ۵ روپیہ ماہواری چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اگرچہ بٹالہ نگر کے کل اعلےٰ رئیس اس سکول کی مینجنگ کمیٹی کے ممبر ہیں۔ اور تن من دھن سے سہایتا کرتے ہیں۔ مگر لالہ نہال چند نے اپنا بہت سا وقت اس سکول کی بنیاد ڈالنے میں دیا ہے اور اس وقت تک لگاتار کوشش کر رہے ہیں۔ ۱۶ جنوری ۱۸۹۷ء کو افتتاحی جلسہ رفاہ عام ہائی سکول بٹالہ کا منڈی میں ہوا۔ چونکہ یہ دن بھاگوالہ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے نگر کیرتن کا تھا۔ بہت سے آریہ بھائیوں نے شہر میں بڑی دھوم دھام سے نگر کیرتن کیا ٹھیک دس بجے دن کے شہر سے نگر کیرتن کرتے ہوئے کل بھائی منڈی میں جلسہ کی جگہ پر جو لالہ نہال چند کے پورتار تھ سے بیل بوٹوں کے ساتھ سجائی ہوئی تھی پہنچے ماسٹر آتما رام جی نے (جو ہندوستان کے مشہور لکچرار ہیں) اپنی موثر تقریر سے جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا۔ اور حامیان سکول نے ۲۰ جنوری ۱۸۹۷ء سکول کھولنے کی تاریخ مقرر کی۔ حاضری اُس وقت ایک ہزار سے اوپر تھی۔ چنانچہ ۲۰ تاریخ سے سکول جاری

ہے۔ اور اس وقت ڈیڑھ سو طالب علم سے اوپر
اسمیں پڑھتے ہیں۔ باقی آئندہ
آپ کا داس
متھرا داس لوہری سکرٹری آریہ سماج
بٹالہ و منیجنگ کمیٹی رفاہ عام ہائی سکول بٹالہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب تسیحم اوتر و اودھ دیش

سبھا ہذا کا وارشک ادھیویشن پوایاں نگر
میں ۲۸-۲۹-دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوا۔ ۸۰ یا
۸۲ سماجوں کے ڈیلیگیٹ جنکی تعداد سو سے
زیادہ تھی۔ اور ان کے علاوہ اس تعداد
سے کہیں زیادہ وزیٹرز شریک تھے۔ جلسہ کی
کارروائی کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔ چند
سماجیں شامل جلسہ نہیں ہوئیں جس سے
عدم شرکت جلسہ کی بابت خط و کتابت ہو رہی
ہے۔ ڈرافٹ قواعد جو پہلے سے سماجوں
میں سرکولیٹ ہو گئے تھے۔ اور جنپر کافی
غور ہو چکا تھا۔ بعد کافی بحث اور مباحثہ
اور ترمیمات ضروری کے پاس ہو گئے۔ اور یہ
بھی طے ہوا۔ کہ پرتی ندھی سبھا کی رجسٹری
حسب ضابطہ کرالیجاوے۔ چنانچہ ۵ جنوری
۱۸۹۷ء کو حسب ایکٹ ۲۱ء ۱۸۶۰ء سبھا کی
رجسٹری ہو گئی۔ اور سرٹیفکیٹ سبھا کے دفتر
میں آگیا۔ قواعد حال کے رو سے اغراض
پرتی ندھی سبھا کے حسب ذیل قرار دیئے گئے
جو جملہ آریہ سماجوں کی علت غائی ہیں۔
(۱) دھارمک تعلیم و ویدانگ و طبابت اوپدیشکان
کے ایک پاٹشالا کا نیت کرنا۔ (۲) اوپدیشکوں
کی کافی تعداد بہم پہونچا کر دیش و دیشانتروں
میں آریہ دھرم کا پرچار کرنا۔ (۳) ایک
لائبریری مذہبی اور سائنٹیفک کتابوں کی
کھولنا۔ (۴) ٹریکٹ سوسائٹی قایم کر کے
چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کے ذریعہ سے
دھرم پرچار کرنا (۵) آریہ ورت کی اناتھوں
کی تعلیم کا انتظام کرنا۔ (۶) دیگر وسایل ویدک
دھرم اُنتی کے لئے سوچنا اور اُنپر عمل کرنا۔
ان اغراض کی تکمیل کے لئے وید پرچار کا کھولنا
بھی سبھا نے منظور کیا۔ اور اس کے ساتھ
ہی یہ بھی منظور فرمایا کہ اگر کالج کمیٹی بمشورہ
انترنگ سبھا پرتی ندھی سبھا غرض نمبر ۱ کے
پورا کرنے کا انتظام کرے۔ تو اس فنڈ سے
کچھ روپیہ سالانہ انترنگ سبھا بمنظوری جلسہ
اعظم کالج کمیٹی کو دیا کرے۔

(نوٹ) یہہ وہ قیمتی رزولیوشن ہے
جسکے ذریعہ سے کالج اور وید پرچار کا کام
اتفاق اور عمدگی کے ساتھ چل سکتا ہے۔
جلسہ اعظم نے یہہ بھی منظور کیا کہ آئندہ سے
سبھا کا ہیڈ کوارٹر مرادآباد مقرر کیا جاوے
چنانچہ دفتر بھی سبھا موصوف کا مرادآباد آگیا
جلسہ مذکور سے اوپدیش اور ڈیپوٹیشن کا کام
چلانے کے لئے ایک سب کمیٹی جو وید پرچار
فنڈ کمیٹی کے نام سے موسوم کیگئی۔ پندرہ
مختلف سماجوں کے ممبران کی مقرر ہوئی
جسکے پریسیڈنٹ منشی رام دیال صاحب رئیس و
سکرٹری راقم مقرر ہوئے۔ پرتی ندھی سبھا
کے عہدہ دار سال حال کے لئے حسب ذیل منتخب
ہوئے۔ شریمت راجہ فتح سنگھ صاحب
بہادر رئیس پوایاں پریسیڈنٹ منشی رام دیال
صاحب رئیس مرادآباد وائس پریسیڈنٹ۔
چودھری الوپ سنگھ صاحب نکھوڑ۔ پنڈت
بھگوان دین صاحب سکرٹری۔ نرائن پرشاد
اسسٹنٹ سکرٹری۔ ساہو سندر صاحب مختار
پُستکادھکش۔

چونکہ دفتر سبھا ہذا کا مرادآباد آگیا ہے۔ لہذا
جملہ خط و کتابت جو پرتی ندھی سبھا کے متعلق
ہے راقم سے کرنی چاہیئے۔

اوپدیش

پنڈت بدری دت جی شرما ۱۶۔ دسمبر کو نکھوڑ
پہونچے۔ جہاں اوپدیش کا انتظام نہ ہو سکا
وہاں سے چلکر ۱۹۔ دسمبر کو سرجن نگر سماج میں
پہونچکر منش جیون اودیش وشئے پر ویاکھیان
دیا۔ یہاں کا سماج منتقل حالت میں تھا
اب از سر نو پنڈت جی کے اوپدیش سے
قائم ہوا ہے۔ یہاں سے ۲۰۔ دسمبر کو نامہ نفیل
سماج میں پہونچکر مہاتما رامچندر جی کا جیون چرتر
وشئے پر ویاکھیان دیا۔ وہاں سے جیبو سماج
میں جاکر ۲۱۔ دسمبر کو ورن آشرم وشئے پر لکچر
دیا۔ اسکے بعد شرکت جلسہ اعظم کے لئے پنڈت
جی پوایاں پہونچے۔ جہاں ۲۷۔ دسمبر کو
پوایاں کے سالانہ جلسہ میں ایک عمدہ اوپدیش
انسانی فرایض وشئے پر دیا۔ پنڈت ہوتر جی
شرما ۳۰۔ نومبر کو شمسی ضلع ایٹہ پہونچ یکم دسمبر
کو ویاکھیان اکی حاضری میں دیا۔ یہاں سے
چلکر بٹیالہ پہونچے۔ وہاں ۸۰ کی حاضری میں
ویاکھیان دیا۔ ۴ و ۵ و ۶ دسمبر کو بردوئی
پہونچے۔ جہاں دو ویاکھیان ۱۵ و ۲۰ کی حاضری
میں دیئے۔ یہاں سے ۹ دسمبر کو سکندرہ راو
۱۰ لغایت ۱۳۔ دسمبر مذ ہولی قیام کیا جہاں

چار ویاکھیان ۱۰ و ۶۰ و ۶۰ و ۷۰ کی حاضری میں دیئے۔ ان ویاکھیانوں کا یہ اثر ہوا کہ وہاں سماج ستھاپت ہوگیا۔ ۱۴ دسمبر کو سکندرہ راؤ واپس آکر ۸۰ کی حاضری میں ویاکھیان دیا اور پرشنوتر کیئے۔ یہاں سے واسطے شرکت ڈیپوٹیشن کے پنڈت جی مراد آباد پہونچے۔ اور آخر دسمبر تک ڈیپوٹیشن کے ساتھ رہے۔

پنڈت پریاگ دت جی شرما ۱۰ لغایت ۱۴ دسمبر اب پنڈت بھوتر جی کے ساتھ مذہولی و سکندرہ راؤ رہے۔ جہاں آپکے پانچ ویاکھیان معقول حاضری میں ہوئے۔ وہاں سے اٹاوہ پہنچے سماج میں لکچر کا انتظام نہ ہوسکا۔ پنڈت جی نے بازار میں ۱۶ و ۱۷ دسمبر کو ۴۰۰ و ۲۰۰ کی حاضری میں دو ویاکھیان دیئے۔ ۱۸ لغایت ۲۰ دسمبر جسونت نگر سماج میں چار ویاکھیان ۱۰۰، ۱۸۰ اور ۱۰۰ کی حاضری میں دیئے۔ وہاں سے چل کر بھرتنہ سماج میں ایک ویاکھیان ۳۰ کی حاضری میں دیا۔ ۲۴ دسمبر کو بیتہ سماج میں ۵۰ کی حاضری میں۔ ۲۶ دسمبر کو پھپوند سماج میں ۲۰ کی حاضری میں ویاکھیان دیا۔ یہاں سے چلکر لوایاں کے جلسہ میں شریک ہوئے۔ ۳۱ دسمبر کو مراد آباد آئے۔ اور سماج مندر میں ۴۰ کی حاضری میں

استری دھرم نیتی کی کم قیمت

از ابتدائے یکم فروری ۱۸۹۶ء لغایت اخیر ماہ اپریل ۱۸۹۶ء کل تین ماہ تک استری دھرم نیتی کی قیمت بجائے ۸ کے صرف ایک روپیہ کردیگئی ہے۔ یہ کتاب مصنف سے از مقام اسسٹنٹ سرجن کوارٹر سرسا احمد آباد اور مطبع ستدھرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہے۔ المشتہر پنجم سنگھ ورما مصنف

ہیرالال تاجر کتب ہوشیارپور کی تصانیف

خلاصہ جغرافیہ پنجاب جدید ۱ ہند ۱ دنیا ۴ ریڈر ۹ پائی اموک حساب حصہ اول ۲ دوم ۲ پاک حساب اول ۲ پائی دوم ۲ پاکٹ ہسٹری ۲ موتی قواعد ۴ موتی مالا (انشا اردو) ۱ اردو پرائمر اسٹیار کی سبقوں کی کتابیں اور تصویروں کے نقشے۔ فرہنگ تراجم۔ خلاصہ وغیرہ وغیرہ پنجاب بھر کے مصنفوں کی کتابیں نقرتیا ایسے نرخ پر دیجاتی ہیں۔ میری کتابیں سٹار تعلیم کے عین مطابق ہیں۔ صرف دکھوار دو جو آپ پڑھاتے ہیں انہیں میں سے ایک ہے۔ المشتہر ہیرالال تاجر کتب ہوشیارپور پنجاب

ضرورت

اینگلو سنسکرت اسکول پشاور کے واسطے ایک لائق پنڈت کی ضرورت ہے۔ جو علاوہ پڑھانے کے آریہ سماج کے اصولوں کو پرچار کرنیکی قابلیت رکھتا ہو۔ اور سنسکار ویدک ریتی سے کراسکتا ہو۔ تنخواہ ۲۰ روپیہ سے ۲۵ روپیہ ماہوار تک دیجاویگی۔ آریہ سماجیکو اور ویز فوقیت دیجاویگی۔ درخواستیں بنام مینیجر اینگلو سنسکرت سکول پشاور آویں۔

ور کی ضرورت

ایک کانیکج آریہ بھائی کی تیرہ سالہ پڑھی لکھی کنیا کے لیئے ور کی ضرورت ہے۔ شادی سنسکار ودھی کے انکول ہوگی۔ درخواستیں مع مفصل حالات بپتہ ذیل بھیجی جانی چاہئیں
معرفت ایڈیٹر صاحب زیر جنڈوہ یار ڈھنی جہلم

بھجن گائین کیئے۔ یکم لغایت ۴ جنوری سرکڑہ قیام کرکے دو دو ویاکھیان ۵۰ و ۱۵۰ کی حاضری میں دیئے۔ ۶ و ۷ دسمبر کو بیلون سماج میں پہونچکر دو ویاکھیان ۳۰ و ۴۰ کی حاضری میں دیئے۔ راقم نرائین پرشاد اسسٹنٹ سکریٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پشچم اتر دیش و اودھ مراد آباد

نمستے

آپنے میرے ناچیز ٹریکٹ "مکالمہ" کو جو اپنے ریویو سے افتخار بخشا ہے۔ اس کے لیئے میں شکریہ نذر کرتا ہوں۔ ساتھ ہی میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے آپکی ایک فاش غلطی کی اصلاح کی جرات کرنے پر معاف فرمائیں گے۔ آپنے تحریر فرمایا ہے۔ "اچھا ہوتا اگر شرما جی گرانوہی عبارت آرائی اور ضلع جگت کے جال سے بچکر متانت سے بحث کرتے۔" عبارت آرائی غالباً آپ نے ٹریکٹ مذکور کے مسجع حصہ کو قرار دیا ہے یہ حصہ کتاب کی ضخامت کا ایک جز قلیل ہے۔ ایسے سیاق عبارت کا اطلاق جملہ کتاب پر نا واجب ہے۔ ضلع جگت کا کتاب بھر میں نام تک نہیں۔ معلوم نہیں پھر آپنے کیونکر ایک خاص طرز تحریر کا اعلان خلاف واقعہ مناسب تصور کیا۔ ممکن ہے کہ ٹریکٹ عیوب سے بری ہو۔ لیکن ستدھرم پرچارک کی فضیلت کی حفاظت کے لیئے ضرور ہے کہ نہیں جو ریویو نکلے وہ کتاب کی طرز تحریر میں غلو سے پاک ہو۔
خاکسار جے رام شرما

گوشوارہ ترمیم شدہ آمدنی وخرچ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت ماہ نومبر ۱۸۹۶ء

تفصیل آمدنی	ماہ نومبر میں روپیہ	آنہ	پائی	ماہ نومبر تک سال میں روپیہ	آنہ	پائی
بقیا از ماہ گزشتہ	۲۶۷۶	۹	۱۰	۳۰۵۵۸	۸	۰۷
ویدپرچار فنڈ	۲۰۱۳	۸	۹	۱۱۰۶۸	۱۳	۰۱۰
وشالنش	۲۷۹	۹	۱۰	۴۹۳	۲	۱
چارآنہ مشن فنڈ	۶۸	۱۲	۰	۱۰۰	۴	۰
اہنسا فنڈ	۷۹	۱۲	۴	۱۵۱	۵	۱۰
واپسی	۰	۰	۰	۲۳	۳	۹
متفرق	۲۲	۱۳	۱۰	۶۴	۱۳	۱۰
آریہ پتریکا	۰	۰	۰	۱۲۹۴	۰	۱۰
پنڈت گورودت میموریل فنڈ	۰	۰	۰	۲	۰	۰
جمع برائے دیگر انسٹیٹیوشن ہائے	۷	۱۲	۰	۷۲	۱۲	۹
سود از بنک	۰	۰	۰	۲۲	۲	۳
امانت	۰	۰	۰	۹۵۰	۰	۰
چرنجی لال فنڈ	۱	۰	۰	۱۱	۰	۰
میزان آمدنی	۲۴۶۳	۴	۹	۱۲۲۵۴	۱۱	۰۲
میزان کل	۵۱۳۶	۱۴	۷	۴۳۸۱۲	۳	۱۰

تفصیل خرچ	ماہ نومبر میں روپیہ	آنہ	پائی	ماہ نومبر تک سال میں روپیہ	آنہ	پائی
خرچ اوپدیشکان — تنخواہ	۲۷۶	۰	۰	۳۲۰۸	۱۲	۰
خرچ اوپدیشکان — سفرخرچ	۱۹۲	۱۵	۹	۱۶۰۹	۱۲	۹
اخراجات دفتر — تنخواہ	۲۰	۰	۰	۲۱۱	۰	۰
اخراجات دفتر — فیس جبٹری	۰	۰	۰	۵۰	۰	۰
اخراجات دفتر — اسباب (مرمت وغیرہ)	۱۲	۶	۳	۲۳	۴	۳
اخراجات دفتر — اسٹامپ ونار خرچ	۲۰	۱۰	۳	۱۵۴	۲	۹
اخراجات دفتر — سائیر خرچ وچھپوائی فارم ہائے	۷	۸	۶	۸۲	۱	۳
اخراجات دفتر — متفرق	۹	۴	۳	۱۹۱	۱۰	۶
اخراجات دفتر — کرایہ مکان	۰	۰	۰	۵۵	۳	۹
وظیفہ کمب پنڈت گورودت ایم اے	۲۰	۰	۰	۲۴۰	۰	۰
پستکالہ کمش پیشگی برائے خرید کتب	۰	۰	۰	۴۰۰	۰	۰
ویدک آشرم جالندھر	۰	۰	۰	۶۰۰	۰	۰
آریہ ودیارتھی آشرم لاہور	۰	۰	۰	۵۰۰	۰	۰
ٹریکٹس	-	-	۰	۳۴۰	۱۳	۰
آریہ پتریکا	۱۴۷	۴	۰	۲۶۱۵	۱۰	۰
وظیفہ کمب چرنجی لال	۰	۰	۰	۹۰	۰	۰
موجود — روپیہ جو پوسٹ آفس میں جمع ہے ۳۲۲۳—۰—۰؛ ایضاً بنک ایضاً ۱۱۴۵۲—۲—۳؛ ایضاً جو سود پر دیا ہوا ہے ۷۵۰۰—۰—۰	۲۲۲۷۵	۴	۶	۲۲۲۷۵	۴	۶
نقد نزد دفتری ۲۵۰—۰—۰؛ " خزانچی ۱۷۰۵—۰—۰؛ " سپرنٹنڈنٹ ودیارتھی آشرم لاہور ۲۰۰—۰—۰	۲۱۵۵	۹	۱	۲۱۵۵	۹	۱
میزان کل	۵۱۳۶	۱۴	۷	۴۳۸۱۳	۳	۱۰

گیان چند خزانچی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

دہلی میں دو جینیوں کا مباحثہ

بتاریخ ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء کو شہر دہلی چاندنی بازار دہرمسالہ لالہ ہوچند میں دو جینیوں کے مذہب اہل جینیز کے دو فریق ایک مورتی اوپاسک دوسرے مورتی نہ ماننے والوں کے درمیان شاستر ارتھ ہوا۔

مورتی پوجک کی طرف سے پانڈے شیوچرن جی پیرتی ندھی اور چند پنڈتان بھی مورتی کھنڈن والوں کی طرف سے شری ہمتی رام جی تھے۔ پنڈت شیوچرن جی نے شری ہمتی جی سے یہہ بات کہی کہ آپ کے شاستروں سے مورتی پوجا سدھ ہے۔ اور ہم اگر یہہ بات دکھا دیں تو آپ اُنکی کار کرینگے شری ہمتی جی نے کہا کہ اگر اُن شاستروں سے جنکو ہم مانتے ہیں آپ دکھلا دیں تو منظور ہے۔ جسپر دو شاستروں کا قرار پایا۔ اس کے بعد سبھا برخاست ہوئی۔

۲۳ دسمبر کو پھر سبھا قایم ہوئی اُسروز پنڈت جی معہ ہمراہیاں آئے۔ اور سبھا کے اسٹیج پنڈت جی حسب وعدہ شاستروں میں سے پرمان دیتے اور دکھاتے اُنہوں نے شری ہمتی جی کو شاستر دیدیئے اور کہا کہ اسکو پڑہو اسکے جواب میں شری ہمتی جی نے پنڈت جی سے پڑہنے کو کہا۔ اور کہا کہ آپ سمجھا دیں۔ پنڈت جی نے جوابدیا کہ میں نہیں پڑہ سکتا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پنڈت جی ویاکرن سے ناواقف ہیں۔ آخر شری ہمتی جی نے خود پڑہا۔ اور ایسی خوش بیانی اور لیاقت سے سمجھایا کہ لوگوں کے دلوں پر نقش ہو گیا کہ یہہ پرتما پوجن جین شاستروں میں نہیں ہے آخرکار پنڈت جی دل ہی دل میں مان گئے اور کہنے لگے۔ کہ اچھا مدہت مقرر کرلو۔ یہہ کہہ کر مورتی پوجک والوں کی طرف سے قہقہہ لگنا شروع ہوا اور سبھا برخاست ہوئی بعد اس کے ایک کتاب مورتی پوجک والوں نے چھاپ دی جسکا جواب عنقریب دیا جاویگا۔

الراقم
خوبند از دہلی

سماجک خبریں

بھاگووال علاقہ بٹالہ میں چودھری فتح سنگھ جی کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریت سے ہوا ایک روپیہ وید پرچار فنڈ اور ۱ روپیہ کنیا مہا ودیالہ کو دان لیے اور سماجک بھائیوں کو بہت ہی خوش کر دیا۔ اسموقعہ دو صاحب نے سماج کی ممبری قبول کی سنسکار کے بعد پنڈت لیکھرام جی کا ایک مولوی سے مباحثہ ہوا۔ مولوی صاحب لاجواب ہو کر چل نکلے۔ سماج ہذا کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ سردار لچھمن سنگھ صاحب رئیس پردہان پنڈت نقیر چند منتری منشی بہاری لال اُپ منتری۔ چودھری گنڈا سنگھ خزانچی۔ لالہ گلاب رائے۔ پنڈت ہاری مل پنڈت ناتھو مل۔ چودھری دولا سنگھ۔ چودھری دلاور سنگھ۔ سردار سوجیت سنگھ ممبران انترنگ۔

پنڈت رام رتن جی نے ۲۱-۲۲-۲۳ جنوری ۱۸۹۷ء کو قصبہ بھٹنڈہ میں بابو ٹھاکر داس صاحب مدہوک سٹیشن ماسٹر کی کوشش سے ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ اول روز کے لکچر کا مفصل خلاصہ ہمارے پاس پنڈت شیو سہائے سٹیشن ماسٹر نے ارسال کیا۔ مگر افسوس کہ جگہ کے اکتفا کے باعث درج نہیں ہو سکتا۔

۷ جنوری ۱۸۹۷ء کو لالہ آتما رام منتری آریہ سماج کھرڑ کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریت سے ہوا اسموقعہ پر رہتک سماج کے پردہان و منتری و دیگر چند صاحب اور گھنولی سماج سے بھی شامل تھے۔ سنسکار بڑی دہوم دہام سے ہوا۔ اس سے پہلے روز نگر کیرتن بھی ہوا اور سنسکار کے موقعہ پر لالہ آتما رام جی اور لالہ سوما مل جی نے نہایت پرتاثیر تقریریں کیں بعد ازاں نگر کیرتن کیا گیا۔ اور شام کو پنڈت آتما رام جی کا لکچر ہوا۔ حسب ذیل دان ملا۔ لالہ آتما رام جی نے وید پرچار فنڈ ۲ روپیہ یتیم خانہ ۲ روپیہ کنیا مہا ودیالہ ۸ آنہ لوکل سماج ۸ آنہ دان دیا۔ لالہ شادی رام نے وید پرچار فنڈ ۱ روپیہ یتیم خانہ ۴ آنہ کنیا مہا ودیالہ ۴ آنہ لوکل سماج ۴ آنہ دان دیا۔ اور سردار شیوچرن سنگھ نے ۸ آنہ وید پرچار فنڈ کو دان دیا۔ اور لالہ بالمکند گرداور نے ۸ آنہ وید پرچار فنڈ کو دان دیا

اجھتان سماچار

(۱) دیش کانفرنس کے جلسہ کے ایام میں آریہ سماج اجمیر کی طرف سے لکچروں کا بندوبست پربندہ کیا گیا تھا۔ سماج بھون میں تین روز تک سری یُت برہمچاری نتیانند جی و ماسٹر آتما رام جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے جنکا اثر شروتاؤں پر بہت اچھا پڑا۔ ماسٹر آتما رام جی کے جو ویاکھیان دیش کانفرنس تھیٹر میں ہوئے۔ اُن کا پربھاؤ نہایت ہی اچھا پڑا

تمام لوگ ماسٹر جی کی فصاحت اور علمیت پر
عش عش کرتے تھے۔ یہیں ماسٹر جی کو آریہ پرتی
ندھی سبھا رجستھان تھا آریہ سماج اجمیر کی طرف سے
انکا ایک دھنباد دیتا ہوں کہ انہوں نے
باوجود کبھی بیمار کی رکاوٹوں کے پدھار کر اجمیر
نواسی آریہ بھائیوں کی منو کامنا سپھل کی۔

(۲) انہیں ایام میں اگرچہ دیانند آشرم
ویدک ہائی سکول میں چھٹی تھی۔ پرنتو باہر سے
آئے ہوئے آریہ بھائیوں کی خاطر ۲۸ دسمبر
و ۲۹ دسمبر کو پراتہ کال کے آٹھ بجے سے
دس بجے تک سکول کھولا گیا تھا جسکی سوچنا
کہ ایک خاص وگیاپن دوارا دی گئی تھی۔
انیک آریہ بھائیوں نے دانیہ مہاشیوں نے
سکول کو اولوکن کیا اور سکول کے طریقہ تعلیم
تتھا ودیارتھیوں سے وید منتر آدی سنکر
بہت پرسن ہوئے۔ اور ایک سو پانچ روپے
سکول وانانتھ آلہ ودیا پرچار فنڈ کی سہایتا
میں پردان کیے۔ چالیس روپیہ سالانہ کا اقرار ہوا۔

(۳) شریمان مہاراجہ صاحب شاہپورہ اودے سنگھ
جی نے ماسٹر آتما رام جی کے ویاکھیان اتہاس کا جو کہ
۳۰ دسمبر کی شام کو ہوا تھا۔ ہرش پوروک
پردھان پد کو سوئیکار کیا تھا۔ شریمان ماسٹر
جی کا ویاکھیان سنکر بہت پرسن ہوئے۔
اسی ان شریمانوں نے دیانند بورڈنگ ہوس
اور دیانند اناتھ آلہ کو اولوکن کیا اور پچاس
پچاس روپیے دونوں کی سہایتا میں پردان
کیئے۔

(۴) بیس دسمبر کی پراتہ کال کو بابو ہرنام سنگھ
جی کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدوکت
ہوا۔ بابو صاحب نے مفصلہ ذیل دان دیا۔
وید پرچار فنڈ دو روپیہ۔ آشرم سکول اجمیر ایک

دیانند اناتھ آلہ اجمیر ایک روپیہ

(۵) ۲۰ دسمبر کی شام کو شری پرمہنس سوامی
وشویشورانند جی نے آریہ سماج بھون اجمیر
میں ایک اتی اتم ورسم اپدیش دیا۔

(۶) پراؤپکارنی کا جلسہ ایکے دو رنگا ہوا
ایک دن تو گویا بند جلسہ ہوا۔ اور دوسرے
دن اوپن ڈور۔ مسٹر روشن لال صاحب بی۔ اے
بیرسٹر ایٹ لا کنور راؤ جی پردھان آریہ سماج
کوٹہ و سیدار آدی منشی پدم چند جی پردھان
آریہ سماج اجمیر نے ممبر ستھانوں کے لیے
کھینچے گئے۔ علاوہ ازیں گویا بند جلسہ والے
دن ایک نوجوان بابو صاحب ناجائز طور
داخل ہو کر پراؤپکارنی میں گھس گئے
پھر ایک دو چالاک مہاشیوں کی کرتوت تھی
جنکا بھید دوسرے روز کھل جانے پر باقی پرکارنی
کے سبھاسد ان کو سینچ ہوا۔ راجہ جگکشن داس
صاحب سی ایس آئی نے اس معاملہ کو اٹھایا
بھی تھا۔ مگر ایک سبھاسد کے بگڑ بیٹھنے پر اسکو
دبا دیا گیا۔ ہمیں پورن آشا ہے کہ شری یکت
پردھان پراؤپکارنی سبھا اس وشے پر آگامی جلسہ
میں ضرور وچار کرینگے۔ نہیں تو ایسی پرکار
کی کارروائیوں سے خوف ہے کہ پراؤپکارنی
سبھا جوں سے رہا سہا سمبندھ بھی ٹوٹ جاوے
رزولیوشن تو ابکے بھی بہت سے پاس ہوئے
دیکھیں عملی کارروائی کہاں تک ہوتی ہے
شریمان پردھان صاحب دفتری صاحب و
مسٹر روشن لال صاحب راجہ جگکشن داس صاحب
ورام ولاس باجپئی جی آدی یدی یتن کریں
تو پورن آشا ہے کہ پراؤپکارنی پوتر جیوت
ہو جاوے۔ ورنہ مرتیو میں تو کوئی شک
ہی نہیں۔

(۷) ۲۷ دسمبر کی شام کو مسٹر روشن لال صاحب
بیرسٹر ایٹ لا نے آریہ سماج بھون اجمیر میں
"سوامی دیانند کا مشن" اس وشے پر ایک
اتم ویاکھیان دیا۔ آپکے ویاکھیان کا سارانش
تھا کہ مہرشی کا مشن ویدک دھرم کا پرچار تھا اور
یہی مشن آریہ سماجوں کا بھی ہونا چاہیے جو کہ
تب ہی پورن ہو سکتا ہے۔ جبکہ سوامی جی مہاراج
لکھت ودھی انوسار ویدوں کے فاضل پیدا
کیئے جاویں۔ سکولوں اور کالجوں دوارا یہ
مشن تین کال میں بھی پورن نہیں ہو سکتا۔

(۸) ۳۱ دسمبر دیکم جنوری کو آریہ سماج ریاست
شاہپورہ کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام کے ساتھ
ہوا۔ اجمیر سے لالہ ورید چند ودیارتھی و پنڈت
ترکھا رام جی و سوامی دیانند جی و ماسٹر شیوگوبند
جی معہ قریبا چالیس دیانند آشرم سکول و دیانند بورڈنگ
کے ودیارتھیوں کے شامل ہوئے تھے۔ سیٹھ
مانگی لال جی و بابو بھیرو پرشاد جی و سریمد چاری
مانگی لال جی نیچ سے پدھارے تھے۔ نگر کیرتن
بڑی بھاری کامیابی کے ساتھ ہوا۔ مفصل
بزبانیت پھر۔

(۹) ۸ جنوری ۱۹۰۹ء کو سائینگ کال کے
۸ بجے شری یت بابو جوالا سروپ جی پردھان
آریہ سماج ڈیرہ دون نے آریہ سماج بھون
اجمیر میں "آریہ سماج اور اسکا [illegible]"
اس وشے پر ایک نہایت فاضلانہ اور گمبھیر
ویاکھیان دیا۔ جسکا اثر نہایت اتم ہوا۔

(۱۰) پنڈت ترکھا رام جی نے بھروچ کے
نکٹ ورتی ایک گرام کے رہنے والے ایک
ودش مہاشے کو جسکا نام کہ پران جیونداس تھا
محمدی مذہب کے گڑھے میں گرنے سے
بچا کر آریہ بنایا۔

یہ مہاشہ پندرہ سال سے نماز پڑھتے تھے اور پورے طور پر محمدی مذہب کے پابند تھے بلکہ مسلمانی مذہب کی تعلیم بھی لوگوں کو دیتے تھے۔ کسر صرف اتنی تھی کہ ابھی مسلمانوں کے ساتھ کھانا پینا شروع نہیں کیا تھا۔ اب آپکا ویدک دھرم پر دڑہ وشواس ہوگیا ہے گجرات پرانت میں آپ سے ویدک دھرم کے پرچار میں بڑی سہائتا ملنے کی آشا ہے۔

(۱۱) ۱۰ دسمبر میں ایک اعلے خاندانی کائستھ مہاشہ بہاری لال ساکن ٹوماہ کو آریہ سماج اجمیر نے بڑی دھوم دھام سے شدہ کیا۔ پنڈت جیدیال جی ودیالنکار و پنڈت سکھدیو پرشاد جی نے شدھی وشئہ پر ویاکھیان دیئے۔ اُکت مہاشہ آجکل ویدک نیترالیہ میں کام سیکھتے ہیں۔

(۱۲) ۸ جنوری کو آریہ سماج اجمیر نے رام سنگھ نامی ایک راجپوت نوجوان کو جو کہ چار ماہ ہوئے کہ عیسائی ہوگیا تھا۔ شدہ کر کے آریہ بنالیا۔

(۱۳) پنڈت ترکھا رام جی نے ایک ہفتہ تک ریاست سادری میں ویدک دھرم کا اپدیش کیا اور پادریوں سے مباحثہ کیا جسکا پرنام بہت اُتم نکلا۔

(۱۴) پنڈت سورج پرشاد جی دویدی اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا راجستھان آجکل اودے پور ریاست میں ویدک دھرم کا اپدیش کر رہے ہیں۔

(۱۵) سوامی دیانند جی اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا راجستھان بیاور میں ویدک دھرم کا اپدیش کر رہے ہیں۔ اور وہاں کی سماج کی حالت کو درست کر رہے ہیں۔

(۱۶) پراڈیکارنی کے جلسہ کی سمپتی پر سری یُت برمچاری نتیانند جی و سوامی وشیشورانند جی چھاونی نیمچ کو تشریف لے گئے۔ جہاں کہ انہوں نے دو منوہر ویاکھیان سماج مندر میں دیئے۔ جنکا پربھاو اُتم ہوا۔ آج کل آپ اودے پور میں اپدیش کر رہے ہیں۔

(۱۷) بتاریخ ۹ جنوری ۱۹۰۶ء آریہ سماج اجمیر کے سپتاہک جلسہ میں مہاشہ کنی رام جی ایڈیٹر جاٹ گزٹ نے ویدک دہرم کی فضیلت پر ایک موثر ویاکھیان دیا۔

(۱۸) دیانند بورڈنگ ہوس اجمیر آج کل خوب رونق پر ہے۔ بورڈروں کی سنکھیا چالیس سے اوپر ہوگئی ہے۔ اور روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ ماسٹر آتما رام جی و مسٹر روشن لال و راجہ جگت نرائن صاحب سی ایس آئی مہاشیوں نے بورڈنگ کو اولوکن کر کے بڑی پرسنتا ظاہر کی اور پربندھ و سوچھتا پرنالی کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئے۔

(۱۹) دیانند اناتھ آلہ اجمیر بھی الیشر کرپا سے رونق پر ہے۔ اناتھوں کی سنکھیا دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ کمی صرف یہی ہے۔ کہ آریہ پبلک نے ابھی تک اسکی طرف دھیان نہیں دیا۔

(۲۰) آریہ سماج اجمیر کا سالانہ جلسہ ۲۸ فروری و یکم مارچ کو ہونا قرار پایا ہے۔ جلسہ کی تیاریاں ابھی سے شروع ہوگئی ہیں۔

(۲۱) آریہ سماج چتوڑ نے ۵۰ روپیہ بیر چاریہ فنڈ راجستھان کی سہائتا میں ارسال کیے ہیں۔

تینتیس سال زندگی بچاؤ گزرے

تندرستی حاصل کرنے کے لئے نادر موقع

مفصلہ ذیل ادویات ریاست بہاولپور کے نہایت مشہور و معروف نیک نیت جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ممبر جن فرنٹیئر میڈیکل افیسر حضور عالی جناب نواب صاحب بہادر بی ڈی ایس ای والی ریاست بہاولپور سند یافتہ میڈیکل کالج نے ایجاد فرمائی ہیں کہ جنکو نہایت کامیابی کیساتھ ڈاکٹری کا پیشہ کرتے ہوئے تیس سال کا عرصہ دراز ہو گیا ہے اور جنہوں نے اپنی کل زندگی نہایت نیک نیتی سے صوبہ پنجاب میں خاص نام و شہرت حاصل کر رکھی ہیں۔ اور ان ادویات کو پبلک کی بھلائی کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ جب انکو ہر قسم بیماریوں پر کامیابی کے ساتھ تجربہ کرنے سے نہایت مفید پایا ہے۔ اور ہمارا دعویٰ ہے کہ جسقدر مریض ہم اچھا کرتے ہیں اتنے دوسرا اور کوئی نہیں کرتا۔

دیکھیں پیل نروائن ٹانک پلز یعنی جنسی قوت و اعصاب لگاتار دماغی محنت سے جنکا دماغ کمزور ہو گیا ہو چہرہ زرد۔ ہاتھ پاؤں میں درد۔ ہاضمہ کمزور کسی کام کو نیکی دل نہیں چاہتا۔ جب جوانی کی بے اعتدالیوں سے دل و دماغ کی طاقتیں سست ہو گئی ہوں تب آپکے لئے یہ نروائن ٹانک پلز اکسیر کا کام دیتی ہیں انکے استعمال سے رگوں اور پٹھوں میں بہت بڑی طاقت آجاتی ہے۔ رنگت چہرہ اور بہت سچی توانائی اصلی حاصل ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ گولیاں مفصلہ ذیل امراض کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ لاغری جسم۔ سرعت انزال۔ جریان منی۔ ضعف باہ۔ ضعف دماغ۔ رقت منی۔ ضعف معدہ۔ ضعف دل اور جگر۔ ضعف بصر۔ ریح کا درد وغیرہ وغیرہ اور کم شدہ طاقت کو واپس لاتی ہیں۔ قیمت برائے نام یعنی ایک خوراک صبح رات ڈبیا میں جس میں ۳۲ گولیاں ہوتی ہیں مبلغ دو روپیہ اور ۱۶ گولی کا بکس ایک روپیہ ہے۔

جوہر عشبہ ہمارے جوہر عشبہ کے برابر صفائی خون کے لئے اور کوئی بہتر دوائی نہ ہوگی یہ جوہر ہمالہ و تبت کی جڑی بوٹیوں سے اس ملک کی آب و ہوا کے موافق بڑی محنت و صفائی سے تیار کیا گیا ہے جو جلد کی بیماریوں اور خون کی خرابیوں کو فوراً دور کرتا ہے۔ بدن کی پھوڑے پھنسی ناسور۔ درد اعضاء جسم پر سیاہ بدنما داغ دھبے درد اعصاب۔ کمی اشتہا۔ درد شانہ۔ بدہ وجع المفاصل۔ خنازیر۔ خارش گنٹھیا۔ درد زانو وغیرہ وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی خورد عہ کلاں ہے۔

دائمی قبض کو دور کرنیوالی مجرب گولیاں جن لوگوں کو دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے۔ وہ انکو چند روز استعمال فرما دیں۔ ضرور تیر طبیعہ فائدہ ہوگا۔ قیمت ۱۶ گولی کا بکس عہ ۳۲ گولی کا بکس عہ۔

بواسیر کا عرق و مرہم اسکے چند روزہ استعمال سے بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی مریض خواہ کیسی ہی ردی حالت میں ہو فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے اور مسے سوکھ جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ مرہم ۸۔

جوہر سرخی یہ عجیب و غریب دوا تعریف کی محتاج نہیں اور ہر قسم کے بخار کے لئے نہایت مفید اور بہتر تاثیر دوا ہے۔ اور کونین سے قیمت میں سستی اور تعریف یہ کہ کونین کی طرح گرمی نہیں کرتی۔ علاوہ ازیں یہ بخار کے لئے تیر طبیعہ علاج ہے اور بالکل نباتاتی اجزا سے تیار کیگئی ہے۔ فی شیشی ۱۲ ہے۔

سپلین پلز یعنی طحال۔ تاپ تلی یا الف کی مجرب گولیاں جو اس بیماری کا علاج کرتی کرتے مایوس ہو گئے ہیں۔ مگر آرام نہیں آیا۔ ہماری ان گولیوں کا استعمال فرمادیں ضرور تیر طبیعہ فائدہ ہوگا۔ قیمت فی بکس مع روپیہ۔

عرق فوائد طحال یعنی نہایت مجرب اور عمدہ ہے۔ فی شیشی ایک روپیہ۔

اکسیر المسیح یعنی دمہ کی بیماری کی مجرب دوائی سینکڑوں مریض اس سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خشکی نہیں کرتا۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ (عہ)

ذیابیطس کی مجرب گولیاں بار بار پیشاب کا آنا و تشنگی و لاغری رہنے جیسی و کمزوری اسکے استعمال سے بند ہو جاتے ہیں۔ اور وہ پھوڑا جسکو کاربنکل (سرطان) کہتے ہیں نکلنے نہیں پاتا۔ شکر پیدا ہونے و خرابی جگر و درد کمر کو دور کرتی ہیں۔ بڑی مجرب دوائی ہے۔ قیمت فی بکس عہ۔

نامردی کی مجرب گولیاں مادر زاد نامردی کے سوائے خواہ کسی قسم کی کمزوری رگوں پٹھوں میں سستی کیوں نہ ہو۔ یہ نادر مجرب دوائی فی الفور لطف جوانی دکھاتی ہے اور اسکی تاثیر ایسی نہیں کہ دیگر ادویات کی طرح عارضی ہو۔ جو لوگ تمام دنیا کے علاج سے ہار چکے ہوں وہ ضرور ان گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت فی بکس چار روپیہ۔

روغن طلا صرف بیرونی استعمال سے نامردی کے بیمار کو (ہماری مجرب نامردی کی گولیوں) کے ہمراہ استعمال کرنے سے دوران شباب دکھلاتا ہے۔ اور بالکل بے ضرر ہے۔ فی شیشی عہ۔

سوزاک و قرحہ کی مجرب دوائی اگر ہماری یہ دوائی ٹھیک طور پر استعمال کیجاوے تو نئے اور پرانے سوزاک کو تیر طبیعہ چند روز میں جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ اور پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا۔ درد و جلن پیشاب بالکل آرام آجاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ عہ۔

آتشک کا تسخیر کتنا ہی پرانا آتشک کیوں نہ ہو اسکے استعمال سے جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ فی شیشی خورد عہ کلاں ...

دانتوں کا خوشبودار منجن اسکے استعمال سے دانتوں کی ہر ایک قسم کی بیماری جاتی رہتی ہے۔ فی بکس ۔/۲

(نوٹ) مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ ہمارے دواخانہ ہاسپٹل جالندھر شہر سے خط و کتابت کرنے سے ہر قسم کے مرض کی دوائی نہایت عمدہ مجرب مل سکتی ہے اور دواخانہ میڈیکل ہال سے ہر قسم کی انگریزی دوائی نہایت صاف و تازہ و عمدہ خاص ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ اور دوا فروشوں و دکانداروں کی نسبت سستی بیچی جاتی ہیں۔ (۲) دوائی کے استعمال کرنے کی ترکیب اور پرہیز وغیرہ کا پرچہ ہر دوائی کیساتھ ملیگا۔ درخواستوں پر پتہ خوشخط و مفصل لکھنا چاہیئے۔ ادویات عموماً بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجی جاتی ہیں۔ ہمارے کارخانہ کی مجرب ادویات کی مفصل فہرست ۔ کے ٹکٹ آنے پر مفت بھیجی جاسکتی ہے۔

پنڈت رام ناتھ میڈیکل پریکٹیشنر و مالک کارخانہ دوا و میڈیکل ہال ہاسپٹل جالندھر شہر (پنجاب)

اشتہار مجرب دوائیں

اور دیہ ہیں جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔
قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ۔ اسکے کھانے سے دل و دماغ و جگر و گردہ و مثانہ ضعف و ذیابیطس کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے ہر قسم کی جریان منی کو بالخاصیت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی اس سے جاتی رہتی ہے۔ جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ بچپن میں یا شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے تدارک کے لیئے یہہ اکسیر ہے یہ روغن مسیحا کے ہمراہ جلق زدوں کے حق میں اکسیر ہے چہرہ تا سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ ۲ روپیہ۔

روغن مسیحا مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں مجلوق و سست آدمیوں کے لیئے نہایت مفید ہے رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں اور خاطر خواہ سختی بھی پیدا ہوتی ہے قیمت فی تولہ ۱ روپیہ۔

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ نیز قے و دست و منہ آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ۔

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی تولہ ۱ روپیہ۔

المشتہر حکیم تاراچند از گجرات پنجاب

سودیشی ستو

سرب سجنوں کو ودت ہو۔ کہ ہم نے آریہ بھائیوں کی ستوں پر سرب سجنوں کو اشیاء ذیل کی ہر قسم ہو قسم گردھ چار خانہ شہد خالص۔ سودیشی گندم اور چاول ہر قسم کی یعنی گیہوں [illegible] بہت بھی جو ستو اس بہار میں ہوتی ہے [illegible] کا پسندیدہ کیا ہے۔ جن بھائیوں کو ضرورت ہو

نقد قیمت بھیج کر منگوا سکتے ہیں مال پر صرف خرچ اور مناسب آڑھت چڑھیگی چیزوں کا نرخ وغیرہ دریافت کرنے پر بتلایا جا سکتا ہے۔ مال بذریعہ پارسل ارسال ہوگا جس سے کہ خرچ کم پڑے۔ جو صاحب ۵۰ روپیہ کا اکٹھا مال منگوائینگے تو خرچ بہت کم پڑیگا۔ درخواستیں میرے نام ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔ اور مال روپیہ آنے پر خرید اجاویگا۔

المشتہر دیو چند بھرادھرمپال ضلع کانگڑہ فت گوبھا پورانی لین

ہون سامگری

۳۶/۹ ۳۶/۸

رشی سدھانت کے مطابق ۲۵ پچیس سگندھی دایک اجزا کا مجموعہ اپنے کارخانہ میں خاص توجہ اور نگرانی سے تیار کراتا ہوں۔ کارخانہ میں بہت زیادہ مقدار بننے کے سبب پنجاب بھر میں ایک شہر کے لوکل پرچون نرخ سے) مہنگی نہیں۔ بلکہ زیادہ سستی زیادہ زیادہ خوشبودار۔ اور زیادہ دیرپا ہے۔ سستا پن اجزا کی بے شبہ عمدگی اور ترکیب ملاوٹ کے لحاظ سے بے شک سبقت اور فوقیت لے گیا ہے۔ اگر پسند خاطر نہ ہو تو واپس فرماویں۔ نرخ ۳ ۔ ۸ سیر کی تھیلیوں میں بند یا ۸ سیر کمیشن ۸ فی روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو

المشتہر
ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

رسپرست دھرم پرچارک جالندھر کی رائے
مطبوعہ ۱۰ اکتوبر سنہ ۹۶ء "ہم نے خود استعمال کر کے دیکھی واقعی یہ سامگری بہت عمدہ پائی گئی ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر ایسی سامگری لالہ ہر بھگوان پبلک کو بہم پہنچاتے رہینگے تو پبلک کو ایک عمدہ چیز ملیگی۔"

آریہ کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

ودت ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دری کھیس۔ دوہی۔ دسوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بنظر ترقی و اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ کے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی آزار بند یا دیگر اور کوئی مشہور چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی ہم بھیجا کرینگے جاویگی۔ جو صاحب نمونہ گبرون طلب کرنا چاہیں

نمونہ بھیجنے پر تیار کر دیا جاویگا۔ صاحبان خریداران درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے۔ عدم واپسی نمونہ پر محصول ڈاک خرچ ہونگے۔ مال یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔

المشتہران جیرام متھرا داس پوری پرپرائٹر آریہ کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور

کنیا کے لیئے برکی ضرورت

ایک کنواری کنیا دس سالہ کے لیئے بر کی ضرورت ہے لڑکا پنجابی کھتری بعمر ۱۵ و ۱۶ سالہ صحت عمدہ۔ اور تعلیم کم از کم مڈل انگریزی تک۔ اور اس کے والدین اعلیٰ تعلیم کے شائق اور لڑکا پڑھنے کا خواہشمند اور ہر قسم کی برائی سے مبرا اور لڑکے کے سرپرست آریہ سماج کے سبھاسد ہوں۔ مطلوب ہے۔ خط و کتابت کشن گوپال مختار سیکرٹری آریہ سماج جگراؤں سے ہونی واجب ہے۔

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک تیرہ سالہ کنیا کے لیئے ایسے اگروال بر کی ضرورت ہے۔ جو بانسل گوت نہ ہو صحت بدنی میں کوئی نقص نہ ہو تعلیم کم از کم انٹرنس اور بار روزگار اور نیک چلن شریف خاندان کا ہو عمر ۱۸ یا ۲۰ سال کے درمیان ہو۔ کنوارہ اور آریہ سماج کا ممبر ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ درخواستیں معہ تصویر عکسی کے بنام منتری آریہ سماج مالیر کوٹلہ آنی چاہئیں۔

ناول چاند

اگر آپ اخلاقی ناولوں کے پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں تو ناول چاند منگا کر پڑھیئے۔ جو نہایت دلچسپ اور پاکیزہ ہے۔ غیر مہذب آشنائی اور ناپاک گفتگو جو ناولوں کا زیور سمجھا جاتا ہے۔ اس سے بالکل پاک اور مبرا ہے۔ درخواستیں مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کے نام آنی چاہیئے۔ مینیجر

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں - میڈیکل کالج کے پروفیسروں والیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بتجربہ اس ممیرے کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھندھ - جالا - پڑبال - غبار - پھولا - جلن - سرخی - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور ادویہ سے آنکھ کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - تندرستوں کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے - اور عینک کی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے - کہ خاص و عام یکساں اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہوگا دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۱ - خرچ ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے - المشتہر

پروفیسر میا سنگھ آہلوالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے میر سرمہ کے بارے میں فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ آہلوالیہ نے تیار کیا ہے - میں نے اسکا تجربہ ابھی ایک مریض علاج [illegible] بصورت [illegible] کیا ہے - مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پتلیوں میں زخم و خراش ہونے تھے اور پڑبال پڑے ہوئے تھے - اسکی آنکھیں ہر وقت سرخ اور دکھتی رہتی تھیں - انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا - انکی بینائی میں اسقدر فرق آ گیا تھا کہ سوئی میں تاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی - اور وہ ان اشیاء کو جو فرش سے گر گئے تھے اٹھا نہیں سکتی تھی - بخوبی صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے شروع میں اس سرمہ کا استعمال کیا - جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے اچھی طرح سے تندرستی کی صحت پائی -

خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن انسپکٹر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۲) [illegible] سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب نے بنایا ہو [illegible] خوشی سے تصدیق کرتا ہوں [illegible]

میں نے ابھی کسی قسم کی شکایت سے شہادت نہ دیں استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں - جو سرمہ مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوا - پانی آنے - دھندھ اور خارش چشم کے دفیعہ کیلئے تمام انگریزی دواؤں سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا - اور سچ سچ آپ نے اس قسم کے دواؤں میں بہتر ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے - اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے - ضرورت ہے کہ اس ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے مفید سرمہ سے فیضیاب ہو کر فائدہ اٹھائیں اور تمام آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں -

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب - ڈاکٹر [illegible] صاحب بہادر والی ریاست مہاراجہ [illegible]

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب - تسلیم - میں نے آپکے بیان کے مطابق آپکے ممیرے کا سرمہ منگوا کر استعمال کیا جسکے بعد [illegible] مکمل ہو گئی - آپکا سرمہ [illegible] بصارت کو طاقت بخشتا ہے - [illegible] معلوم ہو جاتا ہے دوا بھی [illegible] - اس لئے میں بھی [illegible] تصدیق کرتا ہوں - [illegible]

راقم مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست [illegible] اودھ - ۲۱ - اگست [illegible]

پانچسو روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی اسناد میں سے جو قریب دس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچسو روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے الائنس بنک میں مارچ ۱۹۰۵ء کو جمع کیا گیا ہے -

مصدقہ لفٹنٹ جنرل جناب ڈاکٹر بھولا ناتھ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

فوائد — # روح حیات — سندات روح حیات



روح حیات

بچپن کچے زمانہ یا جوانی کی نفس پرستی کے سبب جو لوگ ... سے مختلف امراض میں مبتلا ہو کر دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہیں۔ انکو چاہیے کہ ... روح حیات کو استعمال کریں ... کثرت خوشیات اور طفولیت کی ... جو ... رکھتا ہے ظاہری ... ضعف دماغ ... اختلاج قلب ... سارے جسم کی کمزوری ... چہرہ کے ... قیمت فی شیشی ...

ناسوری کا داخلی و خارجی شرطیہ علاج

پانچہزار معززین خاص کا تصدیق کردہ

شرطیہ

اس مکمل دوا ... ناسور ... ہر قسم کی کمزوری ... داغ ... کی شکایت ... صحت ہو جاتی ہے۔ ...

شرطیہ

حکیم محمد شریف ... ڈاکٹر ... شفاخانہ عام لاہور متصل کوتوالی

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ست دھرم پرچارک

جلد ۵ — سنہ ۱۹۵۳

قیمت بلا پیشگی

ہفتہ وار بروز شکرہ (جمعہ) جالندھر شہر (پنجاب) سے شایع ہوتا ہے

ڈاکٹر برسن کی بنائی ہوئی نامردی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پہ آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فایدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیرج یعنی منی آت گرنے سے یا اس میں کوئی خرابی آنے سے نس میں یا بیرج میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھلانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی سپیدر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی ۲ روپے گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپیہ۔

عرق کافور پیصنہ کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ہیضہ سے بہت ڈرنا نہیں ہا۔ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔

المشتھر ڈاکٹر گوپال لال برسن دہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی بدہضمی کی حالتوں میں چند جگہ استعمال کیا بمفید ثابت ہوا۔

نئی کتابیں

جو ہلیم نذا میں الہی ونت کے لیے آئی ہیں۔ پانجل ارگیہ بھاش پنڈت سدودت بہ ترجمہ کی کتبی سہت ہندی۔ سورگ یابی سبجکٹ کمیٹی ہندی ۲۰ روپے آریہ ست ا ہند نامہ ڈاکٹر ہندی ۵ ر سوامی جی کی مکھیہ جڑ بری اوگی دیرگی ہے ۲ سب بھجن امرت سروحہ ہندی ۲ ر دھرم پیال دوش ہندی ۹ پائی۔ آریہ دھرم کا ہتو ہندی ۳ پائی۔ وید کی نعماں ہندی ۳ پائی۔ پوران اتپتی ہندی

لیکھ دیپکا ہندی ۳۰ رہون سامگری ۹ فی سیر جو بہت عمدہ خوشبودار۔ بھرتری ستک کلاں فن تماش بینی ناٹک ہندی ۱۰ ریت درپن ۲ پاک رتنا کر ہندی ۲ مورتی تو ڑ درپن ہندی ۲

المشتھر منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر

استری سکھشا

کی ہندی بھاشہ میں لالہ دیوراج منیجر کنیا مہاودیالہ رچت پستکیں

شالا کی کنیا

یہ ۲۸ صفحہ کی اتنا سے چھپی ہوئی کتاب ہے۔ اسکی قیمت صرف ۲ مع محصول ہے اسمیں سرل بھاشہ میں کنیاؤں کو منوہر اپدیش دیئے ہوئے ہیں۔

اخباروں کا ریویو

ہار بنجر (تی) اتم پستک ہے۔ استریوں کے لیئے نہایت مفید ہے۔

پنجاب پیٹریٹ۔ اس پستک میں لالہ دیوراج نے صاف اور سرل بھاشہ میں کنیاؤں کو اتم بہن اور اتم بھاریا اور اتم ماتا بننے کے لیئے شکشا دی ہے۔ اس پستک میں کوئی ایسی بات نہیں جس پر کسی مذہب کا آدمی اعتراض کر سکتا ہو۔

دھرم سہ گھشک کنیاؤں کے لیئے یہ پستک ایک شکشک کا کام دیگی۔ کنیاؤں کو ضروری اپدیش اس طرز سے دیئے گئے ہیں۔ کہ کنیائیں لکھنا پڑھنا بھی سیکھ جائیں اور ساتھ ہی انکے آچار بیوہار بھی شدھ ہو جائیں۔

ٹریبیون - ہم خواہش کرتے ہیں کہ اس پستک کی ان صاحبان کے پاس سفارش کرتے ہیں جو اپنی کنیاؤں کو مفید عجیب اور دلچسپ پستک دینا چاہتے ہیں۔

بھارت بھگنی - اسمیں بڑے اتم اپدیش اور اپدیش دیئے گئے ہیں۔ پتری پاٹھ کنیا پاٹشالاؤں کے لیئے یہ پستک بڑی اتم ہے۔

سول ملٹری گزٹ لاہور - ہر ایک بھارت ورشی کنیا کو یہ پستک پڑھنی چاہیئے۔

ست دھرم پرچارک جالندھر - اس الوپ گرنتھ کی بھاشا منوہر اور سرل النکاروں سے بھوشت ہے۔ یہ پستک استری شکشا کے گرنتھوں میں اعلیٰ درجہ رکھتی ہے۔ ہم اس کتاب کو بڑے دھیان کے ساتھ اپنے دیش کی کنیا پاٹشالاؤں کے سلسلہ تعلیم میں داخل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

بھارت سیوک - کنیاؤں کو انکے تمام فرائض کے متعلق بڑی قیمتی ہدایتیں منوہر شبدوں میں لکھی گئی ہیں۔

بھارت سدھار - یہ کتاب چھوٹی چھوٹی عمر کی لڑکیوں کی تعلیم کی خاطر بنائی گئی ہے۔ اور اس مطلب کے لیئے مصنف کے ارادے کو پورا کرے گی۔

اخبار عام - اس کتاب میں صبح سے لیکر رات تک جو کچھ ہماری کنیاؤں کو کرنا چاہیئے انکے بارہ میں نہایت خوبی سے اپدیش دیئے گئے ہیں۔ عبارت نہایت سلیس بامحاورہ اور موثر ہے۔

شیر جالندھر - کتاب نہایت عمدہ ہے۔

چودھویں صدی - ہم اس کتاب کی تمام ہندی الو کے لیئے سفارش کرتے ہیں۔

سولوچنا کنیا

۲۴ صفحہ کی یہ کتاب کنیا و استریوں کے پڑھنے لائق ہے۔ سب اسمیں پرچین اور نوین اتی منوہر کتھائیں ہیں جنکے پاٹھ سے استریوں میں دھرم بھاؤ شور ہیر تا اور فرض پورا کرنیکی رچی بڑھتی ہے۔ قیمت ار معہ محصول۔

اخباروں کے ریویو

ہانچیر - اسمیں دلچسپ کتھائیں ہیں جنسے استریوں میں بڑی پریم ہوگی۔

چودھویں صدی - کتھائیں منوہر ہیں اور انکا پاٹھ کنیاؤں کو لابھدایک ہوگا۔

سر معین - کتھائیں عمدگی سے بیان کی گئی ہیں۔ عبارت منوہر ہے۔ چھپوائی عمدہ ہے۔

بھارت بھگنی - بڑی اوپکارک پستک ہے۔ اسکا پرچار سب پاٹشالاؤں میں ہونا چاہیئے۔

دھرم شکشا ولی

اسمیں سرل بھاشا میں الکاروں کے ساتھ پانچ دھرموں پر اپدیش دیا گیا ہے۔ قیمت ۲ پائی۔ اسکے سوائے ان پڑھ استریوں کی یاترا اور جیر شالا یہ دو گرنتھ اردو حروف میں۔ قیمت ۳ پائی۔

المشتہر
منیجر کنیا مہا ودیالہ جالندھر

مجرب المجرب!!!

روغن نافع لو ہیر خونی و بادی

تعریف فضول ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ اگر بیمار پرہیز کریگا تو تین یوم میں ورنہ ایک ہفتہ میں بالکل جاتی رہیگی۔ قیمت فی شیشی جو کہ ایک مریض کے لیئے کافی ہے۔ صرف ایک روپیہ چار آنے۔ امراض کے لیئے دو روپیہ۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس دونگا۔ خریدار اپنا پتہ صاف طور سے لکھیں اور قریب کے سٹیشن سے بھی مطلع کریں۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ قیمت پیشگی یا بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہیئے۔ استعمال کا طریقہ شیشی پر چسپاں ہوگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آویں۔

المشتہر دُلی چند نقل ہو جن شالا چوڑا بازار لودھیانہ پنجاب

آریہ سماجک ٹریکٹ

سورتی پرکاش ۳ پائی - ایشر کی ہستی ۳ پائی - ایشور کے ساکار نراکار ۳ پائی - مکتی ہو سکتا ۳ پائی - کرم بوستھا ۳ پائی - ورن بیوستھا ۳ پائی - رگوید کے پہلے منتر کی ویاکھیا ۳ پائی الہام کی ضرورت ۳ پائی - عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی - ویدک نیر نانل ہونے ۳ پائی جگناتھ لیلا ۳ پائی - نوجوانوں کو اپدیش ۳ پائی - نسخہ تباہی ہند ۳ پائی - آدمی اور شیر کا مباحثہ ۳ پائی - گنگا اشنان ۳ پائی - مادہ کی قدامت ۳ پائی۔

ہندی ٹریکٹ - شرادھ بیوستھا ۶ پائی - ایشور وچار ۶ پائی - رامائن سار ۶ پائی دھرم بیچار ۶ پائی - منتے ۶ پائی - عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی - نت کرم ودھی ۳ پائی - عیسائی مت لیلا ۳ پائی - مورتی تت نروپن ۲ ر دیشیا ناٹک ۴ ر ہندی کی پہلی پستک ۶ پائی - شرابی کی کتھا ۳ پائی - سبھا پرین بھجن نول سنگھ ۴ ر

بھاشا ٹیکا پستکیں جنکو ہندی بھاشا ٹیکا سہت جنکو بنا گورو پڑھ سکتے ہیں سانکھیہ مت کو مدی بھاشا ٹیکا ۸ ر بھرتری شتک سنسکرت ٹیکا بھاشا ٹیکا ۱۲ ر بھرتری شتک بھاشا ٹیکا ۶ ر یوگ درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ ر چانکیہ نیتی بھاشا ٹیکا باندھے راجا رام ۹ ر چانکیہ نیتی بھاشا ٹیکا ۲ ر نیائے درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ ر ویشیشک درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ ر سانکھیہ درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ ر ویدانت درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ ر وید رہسیہ بھاشا ٹیکا ۱۲ ر

انکے علاوہ آریہ سماج اور سنسکرت شاستر و نکی کل پستکیں ملتی ہیں۔ دس روپیہ کے خریدار کو سوائے بمبئی کی پستکوں کے ۱۰ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا اور ٹریکٹوں پر ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔

مصنفہ پنڈت لیکھرام کی کتابیں نسخہ خبط احمدیہ ۱۲ ر [illegible] ۸ ر رسالہ جہاد ۱۲ ر ۔ ۱۲ ر نجات

پستک ملنے کا پتہ

پنڈت ہیراج منیجر آریہ پستکالے دریبہ کلاں دہلی

نمبر ۴۵ | مطبوعہ ۳ پھاگن سمت ۱۹۵۲ بکرمی ۱۲ فروری ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

یجروید ادھیائے ۳ منتر ۶

आ यं गौः पृश्निरक्रमीद्
सदन्मातरं पुरः ॥ पितरं
च प्रयन्त्स्वः ॥ ६ ॥

"یہ گول آکار پرتھوی - پالن کرنیوالے سورج لوک کے آگے آگے - اپنی لونی روپ جلوں کے ساتھ ورتمان - اچھی طرح چلتی ہوئی - آکاش میں چاروں طرف گھومتی ہے"

انسان کتنا ہی پریتن کیوں نہ کرے - اُسکے کرموں میں ہمیشہ کمی رہجاتی ہے - مکمل کام کیول پرماتما کے ہی ہوتے ہیں - اسی لیئے انسان کی بہتری کے لیئے اُس پرم پتا نے اپنی دیالتا سے نہ کیول وید روپی گیان کا ہی پرکاش کیا - کنتو اپنے سرشٹی نیم میں سُشٹیہ کی نکشتا کا اعلیٰ انتظام کیا - پرتھوی سوریہ کے چاروں طرف کیوں گھومتی ہے؟ اور پھر اس گھومنے میں نے جل جوکہ پرتھوی پر کنے گڑھوں میں بھرے ہوئے ہیں - کیوں نہیں بکھرتے - ؟ پرتھوی کے اوپر نواس کرنیوالی چیزیں کیوں نہیں ڈگمگاتیں ؟ اس لیئے کہ ایک ہستی اگنی - (یعنی سوریہ) جوکہ کل سرشٹی میں پران داتے کی شکتی رکھتی ہے - اسکو نیم میں رکھتی ہے - کس پرکار؟ اپنی آکرشن شکتی دوارا - اور یہی ہاعث دن رات اور رتوؤں کی تبدیلی کا ہوکر پرتھوی اور اسپر نواس کرنے والوں کو تندرست رکھتی ہے -

برہمچریہ

نمبر ۱

یہہ ایک سنسکرت زبان کا لفظ ہے - جسکے معنی ایک تو یہہ ہیں کہ برہم ودیا علم الٰہی کے حاصل کرنے کے لیئے اپنے تئیں یوگیہ بنانا (۲) دوسرے معنی یہہ ہیں کہ پرماتما کی آگیا انوسار اپنا آچرن بنانا - (۳) ودیا حاصل کرنے کے لیئے برت دھارن کرنا - (۴) جب تک تعلیمی سلسلہ مکمل طور پر ختم نہ ہو جاوے اپنے ویریہ کو نشٹ (ضائع) نہ کرنا - استری کے پاس ہرگز ہرگز نہ جانا بلکہ کنوارہ رہنا - اس لفظ کا ترجمہ انگریزی میں سٹوڈنٹ لائف کیا جاتا ہے -

آریہ ورت میں پراچین سمہ سے ودیا کا بیج پرچلت رہا ہے - یعنی ہندوستان علوم و فنون کا منبع اور مخزن رہا ہے - یہاں ہی سے دوسرے ملکوں کے عالم و فاضل مختلف قسم کی ودیا و علوم حاصل کرتے رہے اور یہاں کے خوشہ چین و ریزہ چین کے نام سے ملقب رہے - اسکا بڑا بھاری سبب یہہ تھا کہ یہاں کا تعلیمی طریقہ (یعنے پاٹھ ودھی) نہایت ہی اکمل اور مجرب تھی - زمانہ سلف کے محقق اور فاضل رشیوں نے معقول تجربہ اور یوگ سادھن کرنے کے بعد اپنے تئیں اس نتیجہ پر پہونچایا تھا - کہ جبتک انسانی زندگی میں خاص حصہ تعلیم کے کام میں نہ لگایا جاوے تب تک پورا ودوان ہونا اسمبھو ہے - چنانچہ منوجی مہاراج نے انسانی زندگی کو چار حصوں میں منقسم کرکے پہلا حصہ جو بڑا بھاری قیمتی اور اصل زندگی کا ہے تعلیم کے لیئے ملحوظ رکھا گویا کہ کم از کم چہارم حصہ زندگی کا تعلیم کے کام کے لیئے قربان کر لیا یعنی منوجی نے آگیا دی کہ منش ماتر کو ۲۵ سال تک برہمچریہ رکھنا چاہیئے - دنیاوی خرخشوں مخمصوں اور ولولوں اور گورکھ دھندوں سے اپنے تئیں مبرا و الگ کرکے صرف تعلیم کے کام میں لگ جاوے - یہاں تک اکتفا نہیں کیگئی بلکہ منوجی نے برہمچریہ تین حصوں میں منقسم کیا ہے - اول (ادھم برہمچریہ) یہہ وہ برہمچریہ ہے کہ ۲۴ برس کی عمر تک سوائے ویریہ رکھشا کرنے کے اپنی ذرا سی کچھ کے کام میں اپنے تئیں محو کرے -

دوسرا (مدھیم برہمچریہ) یہہ وہ برہمچریہ ہے کہ ۳۶ برس کی عمر تک تعلیم میں اپنی زندگی کو لگا کر سوائے برے وکاسی خیالات کے اپنی اوقات بسری کرے -

تیسرا (اُتم برہمچریہ) یعنی معمولی آخری درجہ کا برہمچریہ جوکہ ۴۸ برس کی عمر تک دھارن کیا جاوے -

مذکورہ بالا تحریر سے یہہ تو ظاہر ہوگیا ہوگا کہ انسان کی زندگی اُتم بنانے کی بنیاد برہمچریہ یعنی ویریہ رکھشا (نفسانی خواہشات اور حیوانی جذبات کو مطیع) کرنا ہے - اب میں پہلے سلسلہ میں برہمچاری کے لکشن بتلا کر پھر برہمچریہ کی فضیلت پر مشرح مضمون لکھونگا - یونان دیش میں پراچین سمہ میں جب کوئی لڑکا پانچ برہمچریہ دھارن کرتا تھا - تو

رہنے والدین سے الگ ہوکر اپنے آچاریہ یعنی استاد کے ہاں رہتا تھا۔ اسکو گھر بار سے کچھ سروکار نہیں ہوتا تھا۔ اور اپنے استاد کے ساتھ نہ صرف رنج و راحت میں شریک رہتا تھا۔ بلکہ ہر طرح کے کلیش اور کشٹوں کو سہہ لینا اپنی زندگی کا فخر سمجھتا تھا جب تک کہ مکمل طور پر برہم ودیا۔ پدارتھ ودیا اور نیاودیا کو پراپت نہیں کرتا تھا تب تک خانہ داری کے معاملات میں دخل دینا یا اپنے بیاہ کے متعلق دل میں خیال لانا خواب میں بھی نہیں آتا تھا لیکن ابھی یونانی لوگ آتم کمش ودیا حاصل کرنے کے آریہ ورت کے برہمچاریوں کی طرح انتھ لینٹ اور توانا نہیں ہوتے تھے۔ ابھی آریوستان چلا ان اور نیچ آریہ ورت کے برہمچاریوں کے مقابلہ میں کمزور تھا۔ انہوں نے اس غلطی کو الوبھو کیا تو معلوم ہوا کہ ہمارے برہمچاریوں میں جسمانی اُنتی کا خیال بہت کم ہے۔ پس انکو یقین ہوا کہ آتمک اُنتی کے ساتھ ساتھ جسمانی اُنتی بھی ضروری ہے۔ اس لئے ویایام کرنے کا خیال بھی انکو اٹھا۔ اور

Gymnasium

کی بنیاد ڈالی۔ سوال شاید یہ پیدا ہو کہ انکے ہاں بھی تو

Gymnasium

نہیں تھے۔ یہاں کے ودیارتھی کیوں زیادہ انتھ لینٹ تھے۔ اسکا اثر یہ ہے کہ انکی آتمک اُنتی کا درجہ یوگ سادھن کی بہ نسبت یونانیوں کے زیادہ بڑھ چڑھ کر تھا۔ اور یوگ سادھن میں صرف آتمک ورزش ہو سکتی تھی۔ بلکہ جسمانی ورزش بھی مکمل طور پر ہو جاتی تھی کیونکہ یوگ سادھن کا اثر نہ صرف پٹھوں پر پڑتا

ہے۔ بلکہ نسوں۔ رگوں۔ پٹھوں اور مسانوں کے اوپر بھی پہونچتا ہے۔ اس لئے انہوں نے یوگ سادھن کی کمی کو ریاضت بدنی کے ذریعہ پورا کرنا چاہا۔ لیکن جسمانی کمزوری کو پورا کرنے کے باوجود وہ ان اہم مسایل کی حد تک نہ پہونچ سکے۔ جہاں تک کہ آریہ ورت کے برہمچاری پہونچ سکتے تھے خاص کر برہم ودیا کے ادق مسایل کے حل کرانے میں وہ آریہ ورت کے ہی محتاج رہے چنانچہ حکیم سقراط اور افلاطون اگرچہ روح (آتما) تناسخ۔ ایشور کے وجود پر بڑی خوض و فکر کے ساتھ بڑے عمدہ نتیجے نکالے۔ پر تو پھر بھی آریہ ورت کے رشیوں کے خوشہ چین ہی رہے۔ مختصر یہ کہ یونان دیش کے برہمچاری قریباً وہی لکشن رکھتے تھے۔ جو کہ آریہ ورت کے برہمچریہ دھارن کرنے والے رکھتے تھے۔ اب میں برہمچریہ کے لکشن بیان کرتا ہوں۔ چنانچہ تیتریہ اپنشد کا بچن ہے۔

(۱) سچار تھ آچرن (احسن طریقہ مناسب رویہ) سے تعلیم پا سے۔ نفسانی خواہشوں کو روک کر اور نفس امارہ کو مار کر پرانایام کرکے قابو میں لاکر تدریس کی طرف توجہ مبذول کرکے من کی برائی کو سب خیالات سے ہٹا کر اپنی توجہ کو مرکوز خاطر کرے۔ ودیا کی رکھشا اور برہمچریہ کرتے ہوئے تیاری بنا رہے۔

(۲) منوجی مہاراج یوں فرماتے ہیں کہ ودیارتھی (حسد و کینہ) چھوڑ کر ہمیشہ شیریں کلامی سے تعلیم حاصل کرے۔ ست ہی بولے سچ ہی کرے۔ اور کسی قسم کا کپٹ و فریب دل میں نہ رکھے۔

(۳) آگے چلکر منوجی مہاراج نہایت عمدگی و خوش اسلوبی سے ودیارتھی کے گن یوں بیان کرتے ہیں۔ کہ منشی اشیاء مثلاً شراب بھنگ۔ افیون۔ حقہ۔ چرس۔ گانجا۔ جاندار کانی۔ السن (یعنی گوشت) خوشبودار چیزیں مثلاً عطر چنبیلی۔ کستوری پھلیل وغیرہ کا جسم پر ملنا۔ رس۔ عورت و مرد کی صحبت سب بالکل ترک کر کسی جیو کو دکھ دینے کا خیال تک نہ کرے۔

(ب) آنکھوں میں سرمہ وغیرہ ڈالنا جو تے کا پہننا اور بیجا طور پر خراب کرنا۔ امن و آسایش کے سامان ڈھونڈھنا۔ کام کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ خوف۔ رنج والم۔ کینہ و بغض حسد۔ طمع۔ تعصب۔ راگ و ناچ وغیرہ سب چیزوں سے قطعی اجتناب کرے۔

(ج) اور مردنگی بجانا شکایت۔ غیبت۔ جھوٹ بولنا۔ استریوں کی مجامعت۔ دوسروں کا نقصان وغیرہ کل بدعادات کو ترک کردے۔

(د) ہمیشہ تنہائی میں سوے۔ ویریہ (قطرہ منی) کو کبھی تلف نہ کرے۔ اگر خواہش نفسانی کے جذبے سے ویریہ کو ضایع کردیا تو جانو برہمچریہ ٹوٹ گیا۔ (باقی آئندہ)

ہنس داس از بٹالہ

آپ سوار تھ دوش ہو

(یعنی خود غرضی کے پتلے ہو)

(۱) آریہ سماج کے ہتیشیو۔ آریہ سماج کا شبد پھیلاتے ہوئے بھی۔ ایشوری گیان کو پرظاہر کرنے کا دعویٰ کرتے ہوئے بھی سوار تھ دوش ہو رہے ہو۔ جبتک یہ لوگ ...

(شہرت) کی پرواہ کرتے ہو - اپنا دھرم پرم
درڑھتا اور سچائی کے بل کا خیال نہیں کرتے ہو
(۲) تعلیم تعلیم کی پکار مچاتے ہوئے بھی
اپنے لڑکوں کے لئے جا بجا مدرسے قائم کرتے
ہو - لڑکیوں کو ودیادان نہ دینا فخر سمجھتے ہو - لڑکوں
کے امتحان کامیابی پر عیش و عشرت کی محفلیں
رچاتے ہو - لیکن یہاں بھی آپ سوارتھ
دش ہو - بیچاریاں لڑکیاں اودیا کی غار
میں پڑی ہیں - وہ جہالت - ضلالت اور
بطالت کے امتحان میں کامیابی حاصل کر رہی ہیں
محض گیت گانا - ایک دوسرے کو گالی دینے
میں ڈگری پائی ہیں - کارن یہی ہے کہ آپ
سوارتھ دش ہو -

(۳) مردوں میں پرچار کرنے کے لئے جا بجا
اپدیشک بھیجے جاتے ہیں - لیکچر دئے جاتے
ہیں - پرنتو استریوں میں اپدیش کرنے
کے لئے رستے دھرم کا پرچار پھیلانے کے لئے
کوئی آج تک پربندھ نہیں کیا - یہاں بھی
آپ اچھے درجہ کے سوارتھی بن رہے ہو -

(۴) مردوں میں تعلیم پھیلانے کے لئے مختلف
قسم کی پستکیں - ناول - ڈرامے پستکیں پرادوار
کی چھپتی ہیں - اور اپر ادویا کے مسئلوں پر خیالات
کو مشتہر کرنے کے لئے رات کے بارہ بجے
تک قانون قدرت کے برخلاف بیدار رہتے
ہوئے لیمپ کے سامنے دیدہ ریزی کرتے ہو
پرنتو شوک کہ استریوں کے سدھار کے لئے
استریوں کے ودوان پرشٹ ہونے کے
لئے ایک گھنٹہ بھی وقت نہیں نکال سکتے
ایک پستک بھی ایسی نہیں لکھ سکتے کہ استریوں کی
تعلیم کی رفتار مذاق کو بڑھا دے - استریوں کو
اخلاقی سبق سکھلا دے - یہاں بھی آپ سوارتھ
دش ہو -

(۵) اپنے لڑکوں کو آسائش دینے کے
لئے ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان بہم
پہنچاتے ہو - اور قسم قسم کی پوشاک
زرق و برق طیار کرتے ہو - پرنتو شوک
کہ بیچاری لڑکیاں چیتھڑے پہنے ہوئے
گلیوں میں پھرتی ہیں - تالابوں پر ننگی جاکر
سنان کرتی ہیں - میلوں پر جاکر آوارہ
پھرتی ہیں - اور آپ ذرا بھی انکی بہتری کی
طرف خیال نہیں کرتے - کارن یہی ہے کہ
آپ سوارتھ دش ہو -

سجنو - آؤ - ہم اس کلنک کو ہٹا کر پورشارتھی
بننے کا خطاب حاصل کریں - ہماری اُنّتی کبھی
نہیں ہوگی - جب تک کہ ہم ہر ایک شبھ کارج
میں استریوں کو شریک نہ کرینگے -

آپکا ہتیشی
جمنا داس از انبالہ

ریویو

شری پتیورتا دھرم سنگرہ - بنگالی زبان
سے شریمتی بھگوان دیوی نے اپنے پتا لالہ
دہنپت رائے جی کی آگیا لو سار دیوناگری
بھاشا میں ترجمہ کیا - شریمتی بھگوان دیوی کے
نام سے پرچارک کے پاٹھک گن ناواقف
نہیں ہے - انکے پتا لالہ دہنپت رائے جی
کے دڑھ دھرم اتساہ کو بھی سب جن جانتے
ہیں جس دھرم بہادر سے کہ انہوں نے بھارت
پتری کو ودیا بھوشن سے انکے پتا نے بھوشت
کرایا - اس سے سب ہی واقف ہیں گرنتھ
استریوں کے پڑھنے کے لائق ہے - بنگالی
زبان نے اس صدی میں بڑی بھاری
ترقی کی ہے - ہر ایک قسم کے اعلیٰ خیالات
اس زبان میں اسوقت مل سکتے ہیں - انہیں سے
ستری شکشا کے وشے میں جو اُنّتی بنگال نے
کی ہے - وہ چھپی ہوئی نہیں ہے - پستک
زیر ریویو میں استریوں کے دھرم بڑی خوبی
ریتی سے درشٹانتوں سمیت دئے گئے
ہیں - ترجمہ میں ایک کمی ضرور ہے - وہ یہ
کہ بنگالی محاورے جیوں کے تیوں رکھ دئے
گئے ہیں - جس سے دیوناگری بھاشا جاننے
والی استریوں کو کچھ دقت معلوم ہوتی ہوگی
ہے - کہ دوسری بار اس کمی کا دھیان رکھا
لیکن شریمتی بھگوان دیوی کا اتساہ سراہنیہ
ہے - یدی شریمتی اسی طرح اپنی بہنوں کی
سیوا کے لئے یتن کرتی رہیں - تو استری
شکشا وشے میں اُتم کام کر سکینگی - آر[illegible]
پریس دیناپور ([illegible]) میں چھپکر
چھپی ہے -

سنگیت سدھاکر - بزبان ناگری
سوامی داس [illegible] - گورو نانک وغیرہ
کے بھجنوں سے سنگرہ کر کے یہ بھجن پستک
مرتب شدہ اور اُتم چھپا ہے - بابو بالمکند جی
وکیل پردھان آریہ سماج رانچی اسکے سنگرہ
کرنے والے ہیں - چھپائی اور کاغذ عمدہ
لگایا گیا ہے - درخواستیں خریداری کی
بنام منیجر کمشور پریس رانچی جانی چاہیئے قیمت
فی جلد ۳ /

لوکل

بروز بدھ وار ۳۔ فروری ۱۹۰۰ء کو ترپے پوٹول کے گرہ اوپاسنا ہوئی۔

سنیچر کو حسب دستور جالندھر میں آریوں نے بسنت پر اپنا جلسہ سالانہ خوب دہوم دھام اور رونق سے کیا۔ سنیچر کی صبح کو لوکل اسکے تمام آریہ بھائی چھوٹے بڑے بسنتی دستانے دھارن کرکے لالہ رام کرشن جی پلیڈر کے مکان پر جمع ہو گئے۔ اور لالہ رام کرشن جی کے مکان سے چلکر جالندھر نگر کے بڑے بڑے بازاروں میں نگر کیرتن کیا گیا۔ صبح کو بسنت کے مبارک دن بسنتی دستانے باندھ کر ایشور سیوا اور پریم کے بھجن گا گا کر بڑا ہی آنند آیا۔ اور تمام شہر کے باشندوں اور دوکانداروں پر بہت ہی اچھا اثر پڑا اور تمام طرف تعریف ہی تعریف سنائی دیتی تھی۔ تمام بازاروں میں سے نگر کیرتن کرتے ہوئے آریہ بھائی ہمارے سماج کے معزز و پورتسارتھی بھائی لالہ منشی لال جی کے باغ میں پہونچے۔ جو کہ شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے وہاں جاکر بڑا آنند ہوا اور قدرت کو اپنے جوبن میں دیکھ کر کون شخص تھا جو ایشور کی پریم لیلا اور سرسبز درختوں اور بسنتی پھولوں کو دیکھ کر باغ باغ نہ ہوا ہو۔ جب سب پیارے بھائی خوشی خوشی باغ میں پہونچے۔ تو سب سے اول ہون کیا گیا۔ اور وید منتر سور سے گاین کیے گئے اور بھجن گائے گئے۔ اسوقت سچ تو یہ ہے جنگل میں منگل کا نظارہ نظر آتا تھا بھجن کیرتن کے بعد چند بھائیوں نے فٹ بال کھیلا۔ اور چند بھائیوں نے کرکٹ میچ کیا۔ کرکٹ میچ میں ایک طرف مسٹر جی ایم فرانسیس اور دوسری طرف پنڈت رام ناتھ مالک ودیا پرکاش ٹیلکل ہال کپتان نے کھیل کود میں سب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور بڑا ہی لطف آیا۔ فٹ بال اور کرکٹ میچ ہونے کے بعد بھوجن کا وقت ہو گیا۔ اور تمام آریہ بھائیوں نے باہم ملکر پریتی بھوجن کیا۔ اور کئی قسم کی عمدہ عمدہ چیزوں کے علاوہ بسنتی کڑاہ پرشاد بھی تیار کیا گیا تھا۔ جو سب نے ملکر خوب پیٹ بھرکر خوشی خوشی کھایا۔ بعدازاں جب سب بھائی کھانا کھانے سے فارغ ہوئے۔ تو پھر ایشور پریم کے بھجن گائیں کیئے گئے۔ اور آخر میں ایک نہایت مزہ دار کھیل کھیلا گیا۔ جسکو انگریزی زبان میں

Blind Man's Buff —

کہتے ہیں۔ اس کھیل میں تمام بھائیوں نے خوشی خوشی حصہ لیا۔ اور جو اس کھیل میں شامل ہوئے تھے۔ وہی اس خوشی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ افسوس ہے اس نادر کھیل کو رواج دینے والے ہمارے معزز قابل تعظیم مسٹر بھگت رام صاحب بیرسٹر اتفاق سے موجود نہ تھے۔ ورنہ اسوقت کون ایسا شخص تھا جو ان کو یاد نہ کر رہا ہو بہرحال کھیل خوب کھیلا گیا۔ اور خوب ہنسی ہوئی۔ بعدازاں چھوٹے چھوٹے بچوں نے بھی یہ کھیل کھیل کر ہم سب کو خوش کیا۔ میرے خیال میں بسنت کے مبارک موقعہ پر پنجاب کی تمام آریہ سماجوں میں اس قسم کی خوشی کے جلسے اگر ہوا کریں تو بڑا اچھا اثر ہو اور آپس میں آریوں بھائیوں کا پریم پیار و محبت دوبالا ہو۔ امید ہے باہر کے آریہ بھائی آئندہ سال اس قسم کا مبارک جلسہ کرنے کی کوشش فرماوینگے۔ جسدن ہم نے یہ اتسب منایا۔ اسدن ایشور کی دیا سے موسم بھی بہت اچھا اور حسب منشاء تھا۔ غرضیکہ تمام دن اسی طرح باہر باغ میں بسر کیا گیا۔ اور شام کو تمام صاحبان خوشی خوشی اپنے گھروں کو واپس پدھارے۔ بعض بھائی مجھ سے شکایت کرتے تھے کہ روٹی کا انتظام اچھے ہاتھوں میں نہ تھا۔ اور جیسی انتظام کی ضرورت تھی ویسا نہ ہوا۔ بہرحال میں نہایت ادب سے التماس کیئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ منتظمین آئندہ سال اس قسم کی شکایت کا موقعہ نہ دیں گے۔ آریہ بھائیوں کی تعداد جو شامل ہوئی تھی دو اڑھائی سو کے قریب بیان کی جاتی ہے۔ اور ودیا پرکاش ہائی سکول کے پورتسارتھی اور نیک دل ودیارتھیوں نے بھی بڑا حصہ لیا تھا۔

آیتوار کو آریہ سماج کے سپتاہک جلسہ میں اول ہون آدی کے بعد بابو منشی رام جی نے پرارتھنا کرائی۔ پشچات رگوید سے کتھا کی۔

سوموار کو لالہ رادھا رام پلیڈر کے مکان پر گرہ اوپاسنا ہوئی۔

سال رواں کے لیئے لوکل آریہ سماج کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ لالہ منشی رام جی پردھان لالہ رام کرشن جی اپ پردھان۔ لالہ تلوک رام جی منتری۔ لالہ دیو راج جی اپ منتری جالندھر۔ لالہ مادھو رام جی کوشادھکش۔ لالہ دولت رام جی پستکادھکش

لالہ گوجر مل صاحب رئیس لالہ گنپت رائے ماسٹر سنت رام - لالہ
بھگت رام پنڈت جی ممبران اور لالہ بدری داس جی لالہ
باتگرام دیش کشمو دائیوں کے پرتی ندھی - ابھی ایک
پرتی ندھی اور آ سکتا ہے -

منقولات

(از ہفتہ وار)

ہندوستان میں دو مذاہب تعلیم اپنے
جبکہ تعلیم نسواں کی مخالفت میں زور دکھلایا
جاتا تھا۔ اور بڑودہ کے سابق دیوان مسٹر بھائی
جوشی صاحب نے جو میمورینڈم اس مسئلہ کی بابت میں
شائع کیا ہے۔ اسکی زبردست دلائل بغیر اعادہ کے
نہ دہرائے جا سکتے ہیں۔ دیوان بہادر کی ایک رائے
خاص قابل غور اور یہی ہے وہ یہ کہ جس زبان
میں مستورات کو تعلیم دی جاتی ہے۔ وہ ہی ملک کی
دیسی زبان بھی ہونی چاہئے کے قابل ہے اور اسکے
ساتھ دوسری زبان اہل ہنود کے لئے سنسکرت
اور اہل اسلام کے لئے عربی ہونی چاہیئے۔ اور
انگریزی تو بہر حال میں ضروری اور لازمی ہے
یہ سوال بہت معقول ہے کہ مستورات کو کیسے
تعلیم کس قسم کی ہونی چاہیئے۔ اور جس حال میں
لڑکیوں کی تعلیم کے ناقص طریق نے بعض خلاف
نتائج متعلق اخلاق اور سعادت مندی کے
پیدا کئے ہیں۔ اگر لڑکیوں میں بھی وہ سرایت
کر گئے۔ تو ہندوستان کی سوشل حالت کو بعد
میں کیسا نا پڑے گا۔ دنیا کی ہستی میں عورت
اور مرد کے کام میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اگر
ان خیالات کو مد نظر رکھ کر کوشش بے سود پائی جا
گا۔ تو نتیجہ کے عمدہ ہونے میں شبہ نہیں۔ دیوان صاحب
تجویز پیش کرتے ہیں۔ کہ ملک کی عام رائے
کو تیار اور خبردار کرنا چاہیئے۔ تاکہ وہ تعلیم
مستورات کی ضرورت کی قدر کریں۔ زنانہ لیکچر
کثرت سے مقرر کئے جاویں۔ اور خاص مستورات
کے فائدہ کے لئے کتب خانے ریڈنگ
روم اور عجائب گھر ہی جابجا کھولے جائیں۔
علاوہ ازیں یہ کہ عورتوں کے مناسب
حال لٹریچر پیدا کیا جائے۔ اور ایک
سوسائٹی واسطے ترقی تعلیم نسواں قائم کی
جاوے جسکی مفصلات میں شاخیں ہوں
اور اسکے واسطے ایک خاص فنڈ کھولا جاوے۔

پرشنوتر

(اوتر) کرم اور انکے پھل ملنے کا طریقہ

نمستے۔ آپکے گزشتہ پرچہ میں (شاید ۱۴
ساون یا بھادوں سمت ۱۹ لالہ [illegible] داس
نامی نے مضمون مندرجہ عنوان کی سرخی
دیکر کرموں کا پھل یعنی دیہہ (جسم) کا ملنا ثابت
کرنے کی کوشش کی ہے۔ باقی تمام دکھ سکھ
وحادثات ناگہانی کو موجودہ کرموں کا پھل
ثابت کیا ہے۔ جس میں کئی شنکائیں اٹھتی
ہوتی ہیں۔ (۱) محدود کرموں کا پھل محدود
ہونا چاہیئے۔ ورنہ نوین دیہہ تینوں کا سلسلہ
در کر بعد تجیان جیو کو دائمی موکش پراپت
ہوتی ہے" سدھ ہو گا۔ کیونکہ اگر کسی
شخص کو گھاس یا مٹی کھودتے ہوئے کوئی
دفینہ مل گیا۔ تو یہ سب کرموں کے سوا اور کن
کرموں کا پھل ہو سکتا ہے۔ لالہ صاحب یہ
بھی موجودہ کرموں کا پھل ظاہر کرتے ہیں۔
میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ موجودہ کرموں کا
پھل کیوں کر ہو سکتا ہے۔ اسکے موجودہ کرموں کا
پھل حد ایک روپیہ تک مختانہ ہو سکتا تھا
مگر یہ دولت کا ملنا بلا لحاظ بمقدار کرم موجودہ
کے کس طرح سمجھ سکتا ہے۔
(۲) اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ایک ماں باپ کے
چند لڑکے جنکے سنسکار اور بہبودی یکساں
کو یکساں کرتے۔ اور یکساں کوشش ہے
مگر نتائج مختلف پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور بعض کند
ذہن ہوتے ہیں۔ اور بعض طبع رسا رکھتے
ہیں۔ بعض صاحب اقبال اور بعض ادباری
اور یہ فرق بھی اتنا کہ جسکی کوئی نسبت ہی
نہ لگائی جا سکے۔ پس اس تفاوت کی وجہ
سوائے پورب کرم کے اور کیا ہو سکتا ہے۔
میری رائے میں جو پھل کہ ہم اس جنم میں
بھوگتے ہیں۔ وہ مرت (سنچت) کرموں کا
پھل ہے۔ یعنی کرم جو تین پرکار کے
ہیں۔ سنچت۔ پرالبدھ۔ ورتمان۔
اجسام انسانی اور حیوانی وغیرہ کا ملنا
اور انہیں دکھ سکھ کا بھوگنا ان تینوں
پرکار کے پورب اور ورتمان کرموں کا
پھل ہے۔ سنچت کرم جنم جنمانتر ورتمان
پھل دیتے ہیں۔
جب میں نے یہ مضمون لالہ صاحب کا
اخبار میں دیکھا تھا مجھے اسی وقت شنکا
اٹھی ہوئی تھی۔ چونکہ میں اپنے آپ کو
طفل مکتب سمجھتا ہوں خیال تھا کہ کوئی اور
صاحب اس پر اعتراض کریں گے۔ مگر اسکا کوئی
نمبر بندا کا ضمیمہ ہوتا دیکھ کر یہ ناقص

عقل کے مطابق اعتراض کیا ہے - اور پوچھتا ہے کہ آپ اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں -

سیوک
ٹیکاداس
سکالرشپی ایم ہولڈر شنکر

نمستے

مانیہ ویدپرکاش جی - نمستے

چند روز ہوئے کہ ذیل کی گفتگو میرے اور لالہ آتما رام مدرس مشن سکول گوجرانوالہ کے درمیان تحریری ہوئی تھی - جو کہ اصل ہی آپکی سیوا میں ارسال ہے - اسکو شایع کر دیجئے پبلک اس سے مناسب نتائج خود ہی نکال لیگی - ہاں میں یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں - کہ مدرس لالہ آتما رام ستیہ پسند معلوم ہوتے ہیں - میرا اپنا خیال ہے کہ جب کچھ عرصہ کے بعد انکو مانس پرچارکوں کے کنگا جنوں اصولوں کی ہوا دور ہو جائیگی تو یہ خود ہی ممبر دسماج گوجرانوالہ کو چھوڑ دینگے -

آپکا سیوک
آتمارام شاستری آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور

سوال ۱ - آپ بحالت موجودہ مورتی دھیان اور مردے کے شرادھ کو مانتے ہیں - اور یہ بات بھی ظاہر فرماتے ہیں - کہ سوامی جی کے ظاہر کردہ خاص سدھانتوں سے کلی اتفاق نہیں رکھتا تو کیونکر آریہ سماج کے ممبر بنے : آتمارام لیٹ سکرٹری

آریہ پرتی ندھی سبھا

جواب - میں جبوقت سماج کا ممبر ہوا تھا تو کارکنان آریہ سماج گوجرانوالہ سے عرض کیا تھا کہ میں مورتی دھیان اور خاص قسم کے شرادھ کو جائز مانتا ہوں - اور سوامی دیانند جی مہاراج کے خاص خاص سدھانتوں سے کلی اتفاق نہیں رکھتا - تو انہوں نے فرمایا - کہ آپ ایسے خاص قسم کے سدھانت رکھنے پر بھی آریہ سماج کے ممبر ہو سکتے ہو -

چنانچہ مندرجہ بالا الفاظ کی تشریح میرے خیال میں یہ ہے - اور میں اُن الفاظ سے مندرجہ ذیل معنے لیتا ہوں -

مورتی دھیان - کوئی شخص اپنے خیالات کو یکسو نہیں کر سکتا - جب تک کہ کسی مادی چیز کے اوپر دھیان کرنے کا عادی نہو -

شرادھ کے لفظ سے میری تشریح یہ ہے - کہ جب پرانی بوقت مرگ اپنے رشتہ داروں کو یہ وصیت کر جاوے - کہ میرے مرنے کے بعد میرا ہوم یگ کرنا - تو اسصورت میں اس کرم کا پھل اس پرانی کو پہونچتا ہوا تصور کرتا ہوں - سوامی جی کے خاص سدھانت سے مراد حسب ذیل ہے -

نیوگ - روح کا جیسا کہ مانا گیا ہے - کہ بذریعہ پانی یا انبھیتی کے جسم انسان کے لئے پیدائش کرنا :- آتمارام مدرس مشن سکول و ممبر آریہ سماج گوجرانوالہ

سوال - آپ جسقسم کے شرادھ کو مانتے ہو وہ تو ہندوؤں کے شرادھ سے ملتا ہے اب سوال یہ ہے کہ کیا آپ اسی شرادھ کا پرتی پادن اس سماج کے مندر میں بھی لکچر دو گے - بلکہ یہ بھی ظاہر کرنے کو تیار ہیں - اگر تیار ہیں -
پریزیڈنٹ : لیٹ سکرٹری

جواب - میں ہر وقت اس ہر ایک قسم کے خیالات ظاہر کرنیکو تیار ہوں - آتمارام مدرس

س - کیا آپ سمجھتے ہیں کہ مانس کھانا وید کی رو سے پاپ ہے - اور ساتھ ہی آپکی سماج والے اس رشتے میں آپکو کیا بتلاتے ہیں - کیونکہ میرے وچار میں وہ لوگ مانس کھانے کو ویدرودھ یعنی وید کے رو سے پاپ نہیں مانتے - اس لئے یہ پایا گیا - کہ آپ بھی مانس کھانے کو ویدانکول مانتے ہونگے - یا جو کچھ آپکا خیال ہو - فرمایئے -
آتمارام لیٹ سکرٹری

جواب - میں مانس کھانے کو پاپ اور وید کے برخلاف سمجھتا ہوں - جہانتک مجھے معلوم ہے اس سماج کے ممبر بھی مانس کھانے کو پاپ سمجھتے ہیں - بلکہ انارکلی سماج کے ایک ممبر نے یہ بھی جتلایا - کہ ہماری سماج نے ایک رزولیوشن اس امر کا پاس کر دیا ہے - کہ مانس کھانا پاپ ہے - آتمارام مدرس

س - کیا آپ مجھے یہ معلوم کرنے کیلئے کہ اس رزولیوشن کی کاپی جسمیں انارکلی سماج نے مانس کھانے کو پاپ قرار دیا ہے بھیج سکینگے - آتمارام لیٹ سکرٹری

جواب - میں بعد تحقیقات ایک کاپی بھیجنے کی ضرور کوشش کرونگا -

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگار کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

آریہ سماج قصبہ شاہ آباد ضلع انبالہ کا

(پنجم وارشکوتسو)

اولاً جلسہ ۲۰-۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء کو نیت کیا گیا تھا بوجہ مخالفت برادری چند ممبر سماج سے علیحدہ ہو گئے تھے

برادری کی مخالفت از حد بڑھی ہوئی تھی جسکی وجہ سے تاریخ مقررہ پر جلسہ نہ ہو سکا۔ پھر سماج ہذا نے ۱۴ و ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۶ء کا جلسہ پاس کر دیا۔ اور پروگرام چھپوائے گئے اور اخبارات میں بھی شایع کیا گیا تھا۔ تیسرے پردھان صاحب نے سیکرٹری پرتی ندہی سبھا پنجاب کی آگیا ہوئی کہ تاریخ ہذا پر عمومًا تکلیف ہوتی ہے آپکے سالانہ جلسہ میں شریک نہ ہو سکیں گے۔ اور ہماری رائے ہے کہ تم جلسہ اس تاریخ پر قایم کریں کہ جو ہم تمکو دیویں چنانچہ ہم نے پردھان صاحب سیکرٹری پرتی ندہی سبھا پنجاب کی آگیا الوسار ۱۴ و ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۶ء کا جلسہ تبدیل کر کے ۱۰ و ۱۱ جنوری ۱۸۹۷ء حسب پتر پردھان صاحب معروف جلسہ مقرر کیا اور جابجا پتر جاری ہوئے اور اخبارات میں شایع کرایا گیا۔ ۱۰ تین چار روز پیشتر تاریخ جلسہ میں لالہ بزامنداس صاحب پردھان سماج ہذا کو ڈپٹی انسپکٹر صاحب نے تھانہ میں بلوا کر دربارہ جلسہ کل حالات دریافت کیے چنانچہ پردھان صاحب نے حالانکہ از حد عرصہ سے بیمار رہتے تھے پھر بھی اپنی رائے سے جواب لایق پذیرائی دیے۔ اور محمدی بھائیوں نے اس جلسہ کے روکنے کی بابت عداوت تک نوبت پہنچائی لیکن کچھ روک ٹوک نہ ہوئی۔ اور ڈپٹی انسپکٹر صاحب نے امداد بوقت نگر کیرتن نہایت دی کہ جسکی وجہ سے لایق دھنیاد کے ہیں۔ (۲) کارروائی جلسہ اس طریق سے ہوئی۔ بتاریخ ۹ و ۱۰ و ۱۱ جنوری ۱۸۹۷ء کو بڑی کامیابی کے ساتھ اور نہایت دھوم دھام سے سماپت ہوا۔ کہ ماہ مذکور کو منڈپ جلسہ منڈی لارنس گنج شاہ آباد میں سائبان دری و دروازہ و جنگلہ بہ پھول پھلواری و جھنڈی لگا کر سجایا گیا۔ جو کہ قابل دید تھا۔ ۹ جنوری ۱۸۹۷ء کو دو رو رہنے سماجک بھائی تشریف لائے شروع ہوئے۔ کہ جنکو اسٹیشن ریلوے سے لا کر اتارہ گاہ میں بٹھلایا گیا۔ اور ۳ بجے شام سے نگر کیرتن شروع ہو کر قریب سات بجے کے منڈپ جلسہ پر آنند سے سماپت ہوا۔ اس نگر کیرتن میں چند مقامات پر پنڈت لیکھرام جی

و پنڈت آتمارام جی نے ایسا پر مضمون دیا کھیان دیا کہ جسکو سننے سے نگر نواسیوں کی زبان سے واہ واہ کی آواز آتی تھی۔ اور پنڈت صاحبان کی تعریف ہر شخص بلکہ محمدی بھائی بھی کرنے لگے۔ بعد فراغت نگر کیرتن کے جملہ مہمانان کی ضیافت کی گئی۔ اور بھجن گائے گئے۔ اس روز کی کارروائی نہایت آنند سے سماپت ہوئی۔ ۱۰ جنوری ۱۸۹۷ء کو علے الصباح سندھیا ہو کر جملہ ساماجک بھائی نگر کیرتن کرتے ہوئے منڈپ جلسہ میں جمع ہوئے۔ اور ۷ بجے سے ۹ بجے تک ہون۔ اور ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک بھجن اور پھر پنڈت آتمارام جی نے اوپاسنا کرائی اور سرمن دیا اور پھر ماسٹر دو... لال ہندو محمدن سکول چھاونی انبالہ نے دیا کھیان دیا۔ اسکے بعد ہمارے لایق اپدیشک پنڈت لیکھرام جی نے ایسا پر اثر دیا کھیان دیا جسکے سننے سے شروتاگن نہایت آنند ہوئے۔ اور دو پہر کی کارروائی ختم ہوئی۔ بعد فراغت پھر بھجن بھجن ہوئے اور منتری صاحب نے باآواز بلند فرمایا کہ جو صاحب چاہے دھرم چرچا کر لیوے۔ تب چند اشخاص نے سوالات مورتی پوجن اور شردھ و تیرتھ پر کیے جسکا جواب پنڈت لیکھرام جی نے نہایت شانتی کے ساتھ دی جسپر شروتا گنوں کے دل پر نہایت اثر ہوا اسکے بعد منتری صاحب نے پھر کہا۔ کہ اب صرف ۲۰ منٹ دھرم چرچا کے اور باقی ہیں۔ جس صاحب کو آریہ دھرم پر شک ہو۔ رفع کر لیوے۔ کوئی صاحب نہ بولا۔ بعدہٗ پنڈت لیکھرام جی کا دیا کھیان شروع ہوا۔ مضمون یہ تھا کہ آریہ دھرم کیا اور ہندو دھرم کیا ہے۔ تب پنڈت صاحب نے اپنی تقریر میں وید شاستر سے یہ ثابت کر دکھلایا کہ درحقیقت آریہ دھرم سناتن ہے۔ اور جملہ ہندؤں کا نام آریہ ہے۔ اور یہ ہندو نام کی غلطی ہے۔ جو آپ ہندو مشہور ہو گئے پھر منتری صاحب نے رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اسکے بعد

پنڈت رکھی کیش صاحب انبالہ نے دیا کھیان دیا۔ اسکے بعد بھجن و آرتی ہو کر کارروائی جلسہ ختم ہوئی۔ اس روز حاضری قریب ۱۵۰۰ تک تھی۔ اور بعد پریتی بھوجن کے رات کے ۹ بجے تک میں ملاپ ہوا۔

۱۱ جنوری ۱۸۹۷ء کو چاروں طرف سے آکاش پر میگھ منڈل چھایا ہوا تھا۔ جملہ مہاشے نگر کیرتن کرتے ہوئے منڈپ جلسہ میں پہنچے۔ سندھیا ہون پہلے ہی سے ہو رہا تھا چند مہاشوں کو پنڈت رکھی کیش صاحب نے یگیوپویت دیے۔ اور پنڈت صاحب کو مبلغ ... دان حصول ہوا۔ ایک رسید وار کا واسطے سماج ہذا کو وصول ہوا۔ اور پھر ہون و بھجن ہو کر پنڈت رکھی کیش جی نے اوپاسنا کرائی۔ اور لالہ ... رام جی نے سرمن کہہ کر دیا کھیان دیا۔ اور بھجن ہو کر دو پہر کی کارروائی سماپت ہوئی حاضری ۱۰۰۰ کے قریب تھی۔ پھر بارش ہونیکے باعث مکان جلسہ سے دری وغیرہ اٹھائی گئیں اور وید منتر وغیرہ اتارے گئے۔ دوپہر سے شام تک بارش ہوتی رہی۔ اور دری فرش وغیرہ مکان ... لالہ رام ... صاحب میں جمع ہوئے۔ کہ جو نہایت فراخ ہے۔ بڑے سماج آراستہ کیا گیا۔ اور شروتا گن اسقدر جمع ہوئے کہ کمرہ میں بیٹھنے کی جگہ نہیں رہی اور چبوترہ پر بارش میں بھی بدستور کھڑے رہے۔ اور ستورات کے لیے علیحدہ کمرہ قایم کیا گیا کہ جسمیں بہت سی ستورات بوجہ شہرہ پنڈت لیکھرام جی جمع ہو گئیں۔ اور بعد بھجن ہوئے۔ اور منتری صاحب نے باآواز بلند کہا کہ جس صاحب کو کسی شنکا کا دریافت کرنا ہو کر لیویں۔ تب چند صاحبان نے سوال کیے۔ جنکو جواب معقول پنڈت لیکھرام جی صاحب نے پر تقریر دیے۔ اور شروتا گنوں کی تسلی ہوئی۔ اسکے بعد ماسٹر گنپت ... صاحب نے پر تقریر دیا کھیان دیا۔ اسکے بعد پنڈت لیکھرام جی نے ایسا منوہر دیا کھیان دیا کہ شروتا گنوں کے پتھر دل مانند موم ہو گئے۔ اور واہ واہ کی آواز آنی شروع ہوئی

اور ایسا دل اور پر جوش لکچر ہوا۔ کہ گویا اسٹیج سے وید پرچار کی اپیل کے لئے میدان تیار کر رہا تھا۔ وید پرچار کی بابت اپیل شروع ہوا۔ اور ہر ایک جانب سے روپیہ کی بوچھاڑ شروع ہوئی۔ مبلغ ... روپیہ وید پرچار فنڈ اور مبلغ ... روپیہ کنیا مہاودیالہ جالندھر ... روپیہ

... خانہ ... کے لئے کل میزان مبلغ ... روپیہ اکٹھا ہو گیا ہے۔ اور آخر میں ... ہو کر کارروائی جلسہ کی ختم ہوئی۔ اس وقت حاضری ... کی تھی۔ چونکہ ... کا باعث ملازمت ہوا۔ اکثر اوقات ... سماج اور کارروائی ضروری سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اور دیگر چندہ ... ایسے پیش

... کہ جس کی باعث یکم فروری ۱۹۱۳ء کی ... بھائیوں ... پاس ہو گئی ... بابو ... مقرر ہوئے ... کتابت ہر قسم کی بنام منتری آریہ سماج شاہ آباد ... ہوا کرے گی ... آریہ سماج ...

ضلع انبالہ

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

رہتک آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۷، ۲۸ فروری و یکم مارچ ۱۹۱۳ء کو ہوگا۔

اجمیر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۷، ۲۸ فروری و یکم مارچ ۱۹۱۳ء کو ہوگا۔

آریہ سماج سکھر کا سالانہ جلسہ ۷، ۸ مارچ ۱۹۱۳ء کو ہوگا۔

آریہ سماج سہارنپور کا سالانہ جلسہ ۷، ۸، ۹ مارچ ۱۹۱۳ء کو ہوگا۔

کرنال آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۸، ۹ مارچ ۱۹۱۳ء کو ہوگا۔

آریہ سماج ڈیرہ غازیخاں کا سالانہ جلسہ ۱۷، ۱۸ مارچ ۱۹۱۳ء کو ہوگا۔

مصطفیٰ آباد آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۰، ۱۱ اپریل ۱۹۱۳ء کو ہوگا۔

بکاؤ کتابیں

(۱) بیٹی کی آدرش کہانی ہندی۔ لڑکیوں کے لئے ایک عمدہ کتاب قیمت فی جلد ۱۰؍

(۲) ... پران ہندی ... مہابھارت وغیرہ کے عمدہ ... قیمت فی جلد ۱؍ جے چندر پتہ منتری آریہ سماج

لاہور (وچھووالی)

استری دھرم نیتی کی کم قیمت

از ابتدائے یکم فروری ۱۹۱۳ء تا غایت اخیر ماہ اپریل ۱۹۱۳ء تک تین ماہ تک استری دھرم نیتی کی قیمت بجائے ۱۲ آنہ کے صرف ۸ آنہ کر دی گئی ہے۔ یہ کتاب مصنف سے از مقام سری ... احمد آباد اور مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہے۔ المشتہر ... مصنف۔

ہیرا لال تاجر کتب ہوشیارپور کی تصانیف

خلاصہ جغرافیہ پنجاب جدید ... ہند ... دنیا ... ۹ پائی ... حساب ... اول ... دوم ... ۶ پائی ... ۲ ... موتی مالا ... اور

(... اردو) ... کی کتابیں ... فرہنگ، تراجم، خلاصہ وغیرہ وغیرہ پنجاب بھر کے مصنفوں کی کتابیں تقریباً ... نرخ پر دستیاب ہیں۔ ... کتابیں ... سرمی ... صرف ... اردو ... پڑھاتے ہیں۔ ... المشتہر ہیرا لال تاجر کتب ہوشیارپور

تندرستی ہزار نعمت ہے

ہمارے کارخانہ میں مفصلہ ذیل امراض کی ویدک اور انگریزی ادویہ تیار ہے غریبوں کو مفت بذریعہ بیرنگ پارسل مل سکتی ہے۔ اور اہل مقدور لوگوں کو بذریعہ ویلیو پے ایبل سوا ... ہوگی۔ آتشک۔ سوزاک۔ جریان۔ نسیان۔ فالج اور درد دندان و گردہ۔ امراض چشم۔ ... بخار۔ کھانسی ضیق النفس (دمہ) بواسیر۔ برص۔ (پھلبہری) بدہضمی قبض۔ اسہال۔ شراب اور افیم ترک کرانیوالی اکسیر۔ نیز ہر قسم ... بدن کو قائم رکھنے کے لئے بہت پرہیز سے تیار کیا ہے۔

المشتہر ڈاکٹر ... رام منیجر ... آنند کو

کنیا کے لئے بر کی ضرورت

ایک صاحب کو جو کہ پنجابی کھتری ذی عزت خاندان میں سے ہیں۔ اپنی دس سالہ کنیا کے لئے جو اس وقت تعلیم پا رہی ہے۔ کسی ایسے پنجابی کھتری تعلیم یافتہ بر کی ضرورت ہے جس کی عمر ۱۵ اور ۲۰ کے درمیان ہو۔ کل امورات بذریعہ خط و کتابت معرفت منیجر ست دھرم پرچارک طے ہو سکتے ہیں۔

ضرورت

میرے ایک بہتر پنجابی کھتری تعلیم یافتہ جن کی عمر ۲۰ سال کے قریب ہے۔ اور ریاست جموں میں ... روپیہ ... کلرکی دفتر انگریزی میں ملازم ہے۔ کسی ... خاندانی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ ... دریافت ہو سکتی ہے۔

غزل من تصنیف حضر طوطا رام ورما تخلص بہ معز شنکر جی گائیک سبھا نرور ریاست گوالیار

ہوئی رات دا! ابتو فضول سے گزر — کرے ٹک ابتو بھلا اپنی حماقت پہ نظر
باہری کام بہت ہیں تجھے مانا ہیں نے — کوئی دم گھر بھی تو ٹھیرا کرا سے ہمباز نگر
لطف کاذب سے نہیں کیوں بھلا نفرت اب بھی — لطف صادق تو اٹھاتا ہے تو اب شام و سحر
آج سب دن ہیں دکھا تو نے کمایا کیا کیا — یہہ تو لایا ہے تو امرت کی جگہہ ہائے زہر
سر کے بوجھے کو نہ پھینکا اور بھی لادا تو نے — ہائے کمبخت پڑیں عقل پہ تیری پتھر
تیری غفلت سے صد افسوس ستم ہائے ستم — تیس کم انتیس برس یوں ہی ہوئے ہیں آخر
تو نے اس وجہ سے کچھ فیض نہ پایا ہی ہے — تو نے اس جنم کا مطلب نہ کیا ہائے وقر
کچھ خبر بھی ہے کہ کیا اب کے ملے گی پدوی — کچھ خطر بھی ہے کہ کیا کیا نزا ہوگا محشر
خیر جو تو نے کیا دشمنِ جاں خوب کیا — اب بھی باز آ تجھے منظور ہے پہلے دن ہیں اگر
ارے مجنوں نہ ہو نادان ہنوا اندہا مست ہو — اب بھی سب کچھ ہے کرت گھر ہیں اگر اپنی نظر
ذرہ کہنے لگے دنیا کے مہ و خور کو ابھی — آئیں دکھلا دوں ترے گھر وہ تجھے شمس و قمر
تو ہی بتلا دے کہ یہ نور کب حصول ہوا ہے — سو کشم جگت کا پرنور ہے جیسا منظر
چل تو اب ہلکے ذرا نور درونی دیکھیں — حالت اب تیری نظر آتی ہے مجھکو اسقدر
واہ رے تیج اکھنڈ بھانت کی شوبھا تیری — واہ رے لطف ہر یک لطف سے بیش و برتر
واہ رے نور عجب ہوش ربا ہی تیری — آہ رے ضعف ہیں اس نور تک ہو نہ سکا گذر
ہوش گم بھی تو وہ کچھ حال ہی ناگفتہ بہ ہے — ہوش آئے ہیں تو کہتا ہوں شرن گر گر کر
کون سے کون سے احسان کو تیرے میں کہوں — میرے مالک میرے پیارے میرے غمخوار دلبر
آپ ہر حال میں کلیان ہی کرتے ہو پتا — آپ ہر طرح سے کرتے ہو دیا ہی مجھ پر
پرم سکھ کہاں ہیں ہر طرح سے شرناگت ہوں — پرم سکھ دیجئے اب گود میں مجھکو لے کر

پاہ پت ناتھ!! تمہیں اب نہ بساروں میں کبھی
عزِ الطاف تمہارے سے معز شنکر

بھارت ستری جاتی کا ولاپ

(۱) ستری جاتی میں پرمیشور نے پریم کا کیندر ہمکو بنایا ہمارے ہی پریم سے کچھ انش لیکر پرشوں تم بیوہار کر رہے ہو۔ بتلاؤ تو سہی اے جاتی کے ابھمانیو ماتا کا جو سینہ سنتان کے واسطے ہے اس پوتر اور اچھہ سینہ جیسی کوئی مثال اپنی جاتی کے کسی رتنہ میں بتلا سکتے ہو۔ کیا ایسا نہ کرسکنے پر بھی تم ہمکو شودر کے کلنک سے کلنکت کرتے ہی جاؤ گے؟ یعنی پریم اور سینہ شودرتا کے چھینے میں تو کیا کر رہا اور گر دیا لڑنا برہمنوں اور کھشتریوں کے چھینے ہیں؟

(۲) ہمارے گربھ میں نو ماس باس کر کے ہمارے استن میں بچے ہوئے رس کو پینے پان کیا باہر آکر ہمارے ستنوں سے سرت دگدھ کو تم نے پان کر کے جیون پایا۔ کیا اب ہمکو شودر کہتے تمکو لجیا نہیں آتی؟

(۳) ہمارے گربھ میں ہمارے شریر کے رکت سے تمہارے انگ بنے۔ یدی ہم شودر ہیں تو پھیر تم برہمن تھا کھشتری کیسے بن سکتے ہو؟

(۴) تمہارا وگیان شکتی والا مکھہ تھا بیوپار شکتی والا سیر ہمارے شریر کے رس سے بنا گیا اب اپنی وگیان شکتی اور بیوپار شکتی کو ہمارے شودر سدھ کرنے میں لگاتے ہوئے تمکو شرم نہیں آتی؟

(۵) تمہارے لئے ہم نے راتیں جاگتے گزاریں۔ تمہارے لئے گھر نا نہ کر تمکو سوکھہ رکھا کیا اسکا حق تم ہمکو شودر کا لقب خطاب دیکر ادا کروگے؟

(۶) اتہاس ساکھشی دیتا ہے۔ کہ ہم نے کتنی ذاتی قربانیاں کی ہیں۔ یہاں تک اپنی پیاری جان کی پرواہ نہ کر کے تمہاری جاتی کے لئے ہم جلتی آگ میں کود کر راکھ ہوتی رہیں۔ کیا ایسی قربانی کرتے ہوئے بھی ہم شودر ہی رہیں؟

(۷) بھارت تمام غارت ہو جاتا۔ اگر ہم گرہست قائم نہ رکھتیں پتی برتا دھرم کو جیسا ہم نے پالن کیا۔ تم آپ ہی انصاف کرو۔ تم نے بھی استری برت دھرم کو پالن کیا کیا۔ اس لئے ہم شودر پدوی کے ادھکاری ہوئی ہیں؟

(۸) شاستر کار ہمکو پرش کی اردھنگی کہتا ہے کیا تمہارا اردھنگ شودر ہونے سے تم کبھی برہمن یا کھشتری ہو سکتے ہو؟

(۹) ماتا پتا آچاریہ پوجنیہ تھا استوتی کرنے یوگیہ ہیں۔ پرنتو ماتا سب سے پرتھم گورو ہے۔ بڑے بڑے رشی منی ماتا کے آگے سونیہ سر جھکاتے تھے۔ بابا نانک جی ماتا کو پرتھم گورو سویکار کرتے ہیں۔ ستریوں کی سنتان کیا اسی آدی گورو کو شودر کا خطاب ہنٹ دینے والے کو تم دھکار دے گئے ہیں؟

(۱۰) ہمارا ایک ایک سنسکار ہمارے دگدھ دوارا تمہارا گربھ دوارا اس میں تمہاری بناوٹ بنتے ہوئے تمہارے انتر پرویش کرتا ہے۔ کیا ہمکو جو ودیا روپی امرت نہیں پینے دیتے۔ اور اودیا کی بکھ سے نہیں بچاتے تو کیا تم کدا پی نرمل امرت پان کر سکتے ہو۔

(۱۱) ہم میں بھگوان نے جو شکتی سنتان سنسکار کی رکھی ہے۔ ہم جو نتھے انگوں میں ایک سنسکار کو سنتان کے انتر جذب کرا سکتی ہیں۔ تم میں وہ شکتی کہاں ہے؟ ہمکو ودیا روپی امرت سے روک کر تمکو لابھ نہ ہوگا۔

(۱۲) ہم جو تمکو دھرم کے ادھیہ مارگ میں نہیں چلا سکتیں ہم جو تمکو پاپ باربار کا خطاب دلاتی ہیں۔ ہم جو ستی کی تلاش میں نالائق نکھٹو نفیروں فقیروں کی پوجا کرتی ہیں۔ ہم جو دواہ ہوتے ہی گرہ میں نفاق کا بیج بو بھائیوں بھائیوں کو الگ الگ کرا دیتی ہیں۔ یہ سب اودیا سے گرست من کے کارن ہیں۔ کیا یہ دیکھ کر بھی ہمکو ودیا کا امرت رس پان نہ کراؤ گے؟

(۱۳) ہم جو اگیانتا سے تمکو گھنوں کے پیٹے رلاتی ہیں۔ ہم جو گرہستھ کے دنوں میں آچار تھا

اپنے دکھدائی چیزوں کو کہا۔ تمہاری پرتھم بناوٹ کو ہی دگی بنا دیتی ہیں۔ ہم جو سنتان کو گھٹنے پہناوے نٹوں کے ہاتھوں سے لوٹے ہوئے کٹے ہیں۔ جو تمکو چبھتے ہیں۔ کیا یہ تمکو اس بات کی شکشا نہیں دیتے کہ اگر ہمکو ودیا نہ دیگے تو تم بھی ہٹ کچھ کو نہیں ہو سکتے۔

(۱۴) امن کی اشانتی کتنی دکھدائی ہے اور اس کا دیگ کیسا برا ہے۔ تم تو اس دیگ سے بیرت ہو کر وید منتروں کا بچار کرتے ہو۔ اپنشد کا پاٹھ کرتے ہو۔ تو ہم جو اسی من کی تپش میں تپ رہی ہیں کیوں نہیں وہی امرت پان کرنے دیتے۔ جس سے آپ شانتی لابھ کرتے ہو۔ جب تم میں ہی شانتی نہیں تو اندھا اندھے کو کیا راستہ دکھلا دیگا۔ کیول پتی برتا دھرم سے ہی ہمکو شانتی کیسے ہو سکتی ہے؟ کیا تمکو کیول استری برتا دھرم سے شانتی آسکتی ہے؟

(۱۵) ہماری جو گرہوں میں بیقدری ہوتی ہے ہمکو جو کٹو شبد سننے پڑتے ہیں۔ ہمکو جب بھیڑ یا بکری کی طرح کسی کے حوالہ کر دیا جاتا ہے۔ کیا یہ دردشا دیکھ تمکو دیا نہیں آتی۔ کیا کوئی دودان بھی ایسا دھکارا جا سکتا ہے؟

(۱۶) مسلمانوں کے زمانہ میں ہمکو راج کا جلوہ دکھا کر بیوفا بنانے کی کوشش کی گئی۔ ہم نے شاہی جلوکو لات مار کر تمہارے ساتھ غریبانہ گذارہ سویکار کیا۔ جب یمنوں نے بہت زور دیا تو ہماری بہن پدمنی نے اپنے تیئں جلا کر راکھ کر دیا۔ پر تمہارا ساتھ نہ چھوڑا۔ اب برٹش سپر سرائٹ لا۔ اور تعلیمیافتہ یہ عذر پیش کرتے کہ ہم ان پڑھ ہیں۔ ہمارے حقوق اور جانوں کو بھول انگلش لیڈیوں سے شادی کرتے ہیں۔ پرنتو کیا یہی تمہاری وفاداری ہے؟

پولیٹکل بچار کرنے والو کیا اس آنیوالے طوفان کو تم انوبھو نہیں کرتے۔ تمہاری نیشنیلٹی ساری ملیامیٹ ہو جائیگی۔ تمہاری ناستری بھاشا کا شبد تمکو سنائی نہ دیگا جبکہ گھر گھر میں انگلش لیڈی دکھائی دیگی۔ سودیش وستو پرچار کے بھرکو جاگو۔ سودیش وستو پرچار کی جگہ پر سودیش استری سویکار ہے تمکو کچھ نہ دینے پڑیں۔ ابھی تو تم ہندوستان میں فارن وستو دیسی امپورٹ کو کم کرنا چاہتے ہو پھر سفید چمڑے والی سائینس دان استریوں کے بیڑے ہو سے جہاز بھارت میں آنے شروع ہو جاویں یدی ایسا ہوا تو بس تمہارے گھر ستھ کا خاتمہ بالخیر ہے۔ نردئی پرشو تمہاری بہنیں جب لونڈیوں کی طرح گھروں میں دکھائی دینگی۔ تو اس وقت تم کو شرم نہ آدیگی۔ کیا اس طوفان سوا سے ودیا کے تم بچا سکتے ہو؟ تم کتنا ہی تعلیم یافتہ پرشوں کو سمجھاؤ۔ وہ کوشش نہیں لگے جب تک کہ تمکو تم ودیا رنگ نہیں بناؤ۔ اور ہم بھی انکو ایسی ہی دکھائی دیں۔ جیسا کہ انگلستان کی لیڈیاں۔ کس منہ سے کہتے ہو کہ ابھی استری سکھشا کا وقت ہی نہیں؟

(۱۷) جب تم ابھی چار مہینے کے تھے تو تمکو سخت پچھتاوے لگے۔ اس وقت رو رو کر تم ماتا کو سکشت کرنے کی پراتھنا کرتے تھے بڑے ہو کر وہ سب کچھ بھول گئے۔ انیتو نے آنکھیں میچ لیں۔ اب بھی معصوم بچوں کی حالت کو دیکھ سکتے ہو۔ کیا وہ سچ مچ ماتا دل کو ودیا دان کے لیئے التجا نہیں کرتے۔ پر بیٹو کس لیئے انکی تو نہ دیکھو۔

(۱۸) اتم دالی جھگڑوں کے باعث ہمارے ساتھ نردیا لتا نہ کرو۔ اور استری سکھشا بچار کرو

کہ ہمارا ایشور کا کھٹن سچ ہے یا سیتھیا اور اندر کی آواز کو مانو۔

(۱۹) سناتن دھرمیوں کو سمجھاؤ۔ کہ ستی کی رسم کو کتنا ہی سراہو۔ وہ واپس نہیں آسکتی۔ اور ایک قانونی جرم کو سراہنا راج بدروہ سے کچھ کم نہیں ہے۔ اور یا اندھکار میں رکھکر تم نے ہم کو کچھ کا کچھ بتلایا۔ ہم نے مانا امریکہ میں سلیو ٹریڈ کے نیوور والے پرلے درجے ہی کہتے تھے کہ سلیو خوشی سے اسی حالت میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ پر زمانہ نے اور سلیووں کے ودیا ورِدھی نے ثابت کردیا۔ کہ یہ جھوٹ بالکل سلا تھا۔

تیرتھ

سندر سنگھ از کراچی ریڈر آف دی تھیاسفی آف وزڈم۔

سماچار خبریں

موضع خبر تحصیل ... ضلع سیالکوٹ میں لالہ متھرا داس اپدیشک کے پرچار سے ۲۵۔ جنوری ۱۸۹۶ء کو ایک نیا آریہ سماج قایم ہوا اسوقت ۱۵ ممبر درج رجسٹر ہیں۔ ادھکاریاں بتفصیل ذیل ہیں۔ لالہ ... آنند پردھان۔ لالہ ایشور داس اپ پردھان۔ لالہ ہردیال منتری گوسائیں شنکرپوری اپ منتری پستکادھیکش۔ لالہ دیوبھان خزانچی۔ پنڈت ہیراچند پنڈت لیکھراج۔ لالہ گووند تائل بھنڈاری۔ پنڈت شنکرداس ممبران انترنگ سبھا۔

آریہ سماج بھوپال والہ میں یکم فروری ۱۸۹۶ء کو حکیم سنت رام پرچارک کی کوشش سے مبلغ ہے روپیہ پرچار فنڈ کے لیئے نقد چندہ جمع ہوا نام چندہ دہندگان کا ذیل میں درج ہے۔ لالہ دوہا دائی ۸/ لالہ واسل ۸/۔ سرداران دھیہ سنگھ صاحب لالہ دلپدیداس ۲/ سردار جواہر سنگھ ۸/ لالہ کرپارام ۱/ لالہ گوپال شاہ ۸/ سردار گوردت سنگھ ۲/ پنڈت بہاری شاہ ۸/ لالہ گوبند شاہ ۱/

پانی پت آریہ سماج بھی اب پھر سے جیوت ہوگیا ہے۔ ہفتہ واری جلسے برابر ہوتے ہیں۔ اور بسنت پنچمی کے روز صبح کے وقت ہون بھی ہوا۔

جلال آباد آریہ سماج میں برہمچاری گوپال نند نے ۹ جنوری سے ۱۴ جنوری ۱۸۹۶ء تک برابر ایک ہفتہ ویدک دھرم کا پرچار کیا لالہ ہر بھجرائے نے اپنے پتر کے جنم انتب پر سماجک ممبروں کو پریتی بھوجن کرایا۔ اور ... روپیہ سماج کو دان دیئے۔

قلعدار آریہ سماج میں بموقعہ سوموتی اماوس ایک ہون ہوا۔ ایڈیٹر آریہ سماج کا اپدیشک ہمیشہ ویدانکول کرم کرنے کا ہے۔ اس لیئے ایسے پرو کاریوں کے لیئے روز سوموتی اماوس سمجھنی چاہیئے۔

موضع گھوگڑی پور جو کرنال سے ۴ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ ایک گوڑ برہمن بال برہما سمات رام کور کا جسکی عمر اسوقت ۲۰ سال کی ہے۔ اسکو دیور سمی گنیا رام ۲۲ سالہ نے آریہ سماج کرنال کی شمولیت اور ماسٹر گنیا لال کی پریرنا سے ... ہوا۔ لالہ جگن ناتھ ممبر سماج کرنال اور گنیا رام نے ایک ایک روپیہ پنڈت جی کو دان دیا۔

شرمان پنڈت دولت رام جی اسوقت سیالکوٹ شہر میں ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں اسوقت تک ۲۲ جنوری سے ۱۴ جنوری

تک کے پرچار کا حال ہمارے پاس آیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ پنڈت صاحب کے پرچار کا اثر شہر کے عام لوگوں پر ایسا ہوا ہے۔ کہ دھرم سبھا تک کے ادھکاریوں اور پنڈتوں کو اپنا اپنا حلبہ بندکر کے سماج مندر میں انکا ویاکھیان سننے کے لیئے آنا پڑا۔ آریہ سماج کے ممبروں کو تو کیا دھرم سبھا کے ممبروں کو بھی پنڈت جی کا بھوجن سے ستکار کرنیکا موقعہ نہیں ملتا۔ ایڈیٹر ہمکو یہانتک معلوم ہے پنڈت جی جس شہر اور گرام میں گئے۔ انکے پرچار کا وہاں ایسا اثر پڑا۔ کہ آریہ سماج کیا دھرم سبھا کے لوگ بھی انکا ستکار کرتے رہے۔

موضع شاہنکر میں ۱۷ جنوری ۱۸۹۶ء کو برہمچاری ٹھاکرداس نے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

تازہ خبریں اور رائیں

میانوالی ضلع بنوں کے رہنے والے لالہ ہیراج ایم اے کو بڑی بیرحمی سے انکے ایک رشتہ دار نے قتل کردیا تھا۔ انکی یادگار میں انکے دوستوں نے میانوالی میں ایک ہیراج پتری پاٹشالا کے لیئے پانچ ہزار روپیوں کا سرمایہ جمع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ ایشور اس نیک ارادے کو پورا کرے۔

کلکتے میں ایک تارنی چرن ہوز نامی آدمی نے اپنی نو دس سالہ بیوی کو غصہ میں آکر مار ڈالا۔ ہائی کورٹ سے اسے اس جرم کی پاداش میں "حبس دوام بعبور دریائے شور" کی سزا ملی۔ بنگال سے ایسی خبریں آئے دن

سنائی دیتی ہیں۔ سچ ایسا ہے کہ اسجگہ یورپ کی امت کا عوام پر سب جگہوں سے بڑھکر ہیجا ہے؟

فرانس سے ایک صاحب کاغذی پوشاک پہنکر چکر لگانے نکلے ہیں۔ آنکی غرض یہہ ثابت کرنا ہے کہ کاغذی پوشاک سے ہر ایک موسم میں گزارہ ہو سکتا ہے۔

امریکہ میں ایک عورت نے نیا مذہب چلایا ہے۔ جسکو کہ وہ عیسائی مذہب کے نام سے ہی پکارتی ہے۔ اس عورت کا سدھانت یہہ ہے کہ چونکہ خدا نیک ہے۔ اسلیئے اسکی تمام مخلوق نیک ہونی چاہیئے۔ بس جو برائیاں کہیں دکھائی دیتی ہیں۔ وے واقعی برائیاں نہیں ہیں۔ روح ایک واقعی ہستی ہے۔ جسم اور اسکی تکالیف صرف ایک وہم ہے۔ گناہ اور بیماریاں اصلی نہیں ہیں۔ سچائیاں اور تندرستی حاصل کرو۔ اور یہہ غائب ہو جاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ کے ہر فن مولے باشندے عبارت ورش کے اباؤ اجداد پر بھی اپنا نیا ملمع چڑھانا چاہتے ہیں۔

کراچی میں بھی وبا کا مدت سے زور شور ہو رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک فقیر نے اپنی پولیس کے ذریعہ بہت سے وبا کے مریضوں کو شفا بخشی ہے۔ نسخہ حسب ذیل ہے۔ پیاز ایک چھٹانک۔ نمک نصف چھٹانک سرسوں کا تیل نصف چھٹانک۔

کچھہ عرصہ ہوا یہہ مشہور ہو گیا تھا کہ دھرم سبھا کے پنڈت گوپال شاستری عیسائی ہو گئے ہیں یہہ خبر برابر بلا تردید مشہور ہوئی ہی۔ اب جو گوپال شاستری جی جہلم گئے۔ تو یہہ افواہ سنکر حیران ہوئے۔ اسپر معلوم ہوا کہ ایک دکھنی برہمن گوپال شاستری ایم اے نامی عیسائی ہو گئے تھے۔

فرانس کے دار الخلافہ (پیرس شہر) میں گھوڑے کا گوشت ۱۸۶۶ء میں بکنا شروع ہوا۔ ۱۸۶۶ء میں پانچ ہزار گھوڑے گوشتخوروں کے لیئے مارے گئے۔ ۱۸۹۵ء میں تعداد تیس ہزار تک پہونچ چکی ہے۔ معلوم نہیں کہ جب گھوڑوں کی قلت ہوئی تو پھر کس جانور کی باری آئیگی۔ بعض ملکوں میں شائستگی اور تہذیب کی گنگا الٹی بہ رہی ہے۔

مظفر گڈھ کے ضلع میں یکم فروری ۱۸۹۶ء کو عین موقعہ پر جبکہ سخت ضرورت تھی بارش ہوئی فصلات کی حالت اچھی ہے۔ مگر نرخ غلہ بدستور وہی ۸ سیر گندم بکتی ہے شہر کی صفائی کا انتظام نہایت خراب ہے۔ یہاں پر ایک کل ہندی کی متصل ریلوے سٹیشن جاری ہے۔ ایک دھارمک سوسائیٹی بھی قائم ہے۔ یکم فروری ۱۸۹۶ء کو ایک پنڈت صاحب بھی یہاں پر آئے اور مختلف وشیوں پر لکچر دیئے۔

ملتان میں تجویز ہو رہی ہے کہ نام کے براہمنوں کے ہندے بند کیئے جاویں اور بیاہ شادی کے موقعوں پر انکو نہ بلایا جاوے۔

انگلستان سے ایک سوداگری جہاز آتا ہوا افواہ ہے کہ ڈوب گیا جسمیں ساہوکاران پنجاب ملتان دہلی وغیرہ کا بہت سا مال تھا۔

بنول میں ایک تکرتری طیار کرنیکا دوخانے کارخانہ کھولنے کی تجویز پاس ہوئی ہے قیمت فی حصہ ایک سو روپیہ ہے۔

لودیانہ آریہ سماج کے ممبروں نے تجویز کی ہے کہ ہر ہفتہ وار کو کسی نہ کسی ممبر کے مکان پر پرچار ہوا کرے۔ چنانچہ ایک لالہ ... داس صاحب کی دوکان پر تھا پر اور ایک لالہ برج لال تھاپر کی دوکان پر پرارتھنائیں کرائی جا چکی ہیں۔ آتما سمبھ پھر جاری ہو گیا ہے۔ لالہ گھسیٹا رام ممبر لالہ چرنجی لال مرحوم اوپدیشک نے آریہ سماج کی ممبری قبول کی ہے پنڈتا کی طرح سے ابھی سے ہی لکچر دینے کی عادت پیدا ہو گئی ہے۔

چھپ رہا ہے

(۱۰) (۲)

وودیا کے زمانہ حال میں لالہ تانی پنڈت اور آریہ سماج کے مشہور بانی سری سوامی دیانند سرسوتی کا جیون چرتر (سوانح عمری) اردو زبان میں چھپ رہا ہے حجم ایک ہزار صفحہ تقطیع ۱۳×۱۰ قیمت للعہ یعنی چار روپیہ آٹھ آنے) چھہ ماہ کے عرصہ میں یہہ جیون چرتر چھپکر شائع ہوگا۔ اس لیئے جو صاحب پہلے سے ہی خریداری کی درخواستیں بھیج دیں گے۔ ان سے للعہ کے بجائے صرف للعہ (تین روپیہ آٹھ آنے) ہی قیمت لیجائیگی۔

یہہ کتاب آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے زیر اہتمام شائع ہو رہی ہے۔ اس کتاب کے لیئے ضروری علمی ذخیرہ ہندوستان کے مختلف حصوں سے بہم پہونچانے کے لیئے سبھا کا بہت سا روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ لیکن خوشی کی بات ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام جنکے کہ سپرد یہہ کام ہوا تھا۔ انہوں نے اسکو اچھی طرح سے بنایا ہے۔ سوامی جی کی دو عمدہ تصویریں بھی دستیاب ہوئی ہیں۔ آنمیں سے عمدہ شبیہ چھپوا کر کتاب کے ساتھ لگائی جائیگی۔ ساتھ ہی ایک ہندوستان کا نقشہ ہوگا۔ جسمیں ان مقامات کو دکھایا جائیگا۔ جہانکہ سوامی دیانند اوپدیش کرتے ہوئے پدھارے تھے۔ غرضیکہ ہر طرح سے یہہ کتاب کو دلچسپ اور مفید بنانیکی پوری کوشش کیگئی ہے۔ یہہ کتاب عمدہ سفید کاغذ پر

تینتیس ۳۳ سال زندگی بیچانے لگے

تندرستی حاصل کرنے کے لئے نادر موقع

مندرجہ ذیل ادویات ریاست بہاولپور کے نہایت مشہور و معروف نیک نیت جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ممبر جنرل کونسل (ریٹائرڈ) میڈیکل افسر حضور عالی جناب نواب صاحب بہادر جو ہی ایس ایس اچی دیسی ریاست بہاولپور سند یافتہ میڈیکل کالج نے ایجاد فرمائی ہیں کہ جنکو نہایت کامیابی کیساتھ ڈاکٹری کا پیشہ کرتے ہوئے تینتیس سال کا عرصہ دراز ہو گیا ہے۔ اور جو ہمیشہ اعلیٰ و کمل (طبی) ایافت کیلئے صوبہ پنجاب میں خاص نام اور شہرت رکھتے ہیں۔ اور ان ادویات کو ملک کی بھلائی کے لئے مشتہر کیا گیا ہے۔ جب انکو ہر قسم بیماریوں پر کامیابی کے ساتھ تجربہ کرنے سے نہایت مفید پایا ہے اور ہمارا دعویٰ ہے کہ جس قدر مریض ہم اچھا کر چکے ہیں اتنے دوسرا اور کوئی نہیں کرتا۔

وحشی النیل سوا این ٹانک پلز یعنی جن کہ ستی عصاب لگاتار دماغی محنت سے جنکا دماغ کمزور ہو گیا و چہرہ زرد۔ ہاتھ پاؤں میں درد۔ ہاضمہ کمزور کسی کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ جب جوانی کی بے احتیاطیوں سے دل و دماغ کی طاقتیں سست ہو گئی ہوں تب آپکے لیئے یہ نروائن ٹانک پلز اکسیر کا کام دیتی ہیں آپکے استعمال سے رگوں اور پٹھوں میں بہت بڑی طاقت آجاتی ہے۔ رنگت چہرہ اور بدن سچا تواناہی اصلی حاصل ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ گولیاں مندرجہ ذیل امراض کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ لاغری جسم۔ سرعت انزال۔ جریان منی۔ ضعف باہ۔ ضعف دماغ۔ رقت منی ضعف معدہ۔ ضعف دل اور جگر۔ ضعف بصر۔ ریح کا درد وغیرہ وغیرہ اور کم شدہ طاقت کو واپس لاتی ہیں۔ قیمت برائے نام یعنی ایک خوبصورت ڈبیا میں جسمیں ۳۲ گولیاں ہوتی ہیں صرف مبلغ دو روپیہ اور ۱۶ گولی کا بکس ایک روپیہ ہے۔

جوہر عشبہ ہمارا یہ جوہر عشبہ کے برابر صفائی خون کے لیئے اور کوئی بہتر دوائی نہ ہوگی یہ جوہر ہمالہ پربت کی جڑی بوٹیوں سے اس ملک کی آب و ہوا کے موافق بڑی محنت و صفائی سے تیار کیا گیا ہے جو جلد کی بیماریوں اور خون کی خرابیوں کو فوراً دور کرتا ہے۔ بدن پر ہوئے پھنسی ناسور۔ درد اعضا جسم پر سیاہ بدنما داغ دھبے درد عصاب۔ کمی اشتہا۔ درد مثانہ۔ بدہ وجع المفاصل۔ خنازیر۔ خارش گنٹھیہ۔ درد زانو وغیرہ وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی خورد عہ کلاں ے

دائمی قبض کو دور کرنیوالی مجرب گولیاں جن لوگوں کو دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے۔ وہ انکو چند روز استعمال فرماویں۔ ضرور شرطیہ فائدہ ہوگا۔ قیمت ۱۶ گولی کا بکس عہ ۳۲ گولی کا بکس عہ ۱ ۔

بواسیر کا عرق و مرہم اسکے چند روز استعمال سے بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی مریض خواہ کیسی ہی ردی حالت میں ہو شرطیہ آرام ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے اور مسے سوکھ جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ مرہم ۸ر

جوہر سری یہ عجیب و غریب دوا تعریف کی محتاج نہیں اور ہر قسم کے بخار کے لئے نہایت مفید اور پُر تاثیر دوا ہے۔ اور کونین سے قیمت میں سستی اور تعریف یہ کہ کونین کی طرح گرمی نہیں کرتی۔ ملیریا و موسمی بخار کے لیئے تو شرطیہ علاج ہے اور بالکل نباتاتی اجزا سے تیار کی گئی ہے فی شیشی عہ

سلیمن بلیہ یعنی طحال۔ تاپ تلی یا لف کی مجرب گولیاں جو اس بیماری کا علاج کر کر کے مایوس ہو گئے ہیں۔ مگر آرام نہیں آیا۔ ہماری ان گولیوں کا استعمال فرماویں۔ ضرور شرطیہ فائدہ ہوگا۔ قیمت فی بکس عہ روپیہ

عرق دافع طحال بھی نہایت مجرب اور عمدہ ہے۔ فی شیشی ایک روپیہ۔

اکسیر دمہ یعنی دمہ کی بیماری کی مجرب دوائی سینکڑوں مریض اس سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ ایسی خاص عمدگی ہے کہ شکی نہیں کرتا۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ ۲ عہ

ذیابیطس کی مجرب گولیاں بار بار پیشاب کا آنا تشنگی لاغری پیاس چینی و نمکیات ایسکے استعمال سے بند ہو جاتے ہیں۔ اور وہ مہلک دبل جسکو کاربنکل (سرطان) کہتے ہیں نکلنے نہیں پاتا۔ شکر پیدا ہونے و خرابی جگر درد کمر کو دور کرتی ہیں بہت ہی مجرب دوائی ہے۔ قیمت فی بکس تے۔

نامردی کی مجرب گولیاں مادر زاد نامردی کے سوائے خواہ کسی قسم کی کمزوری رگوں پٹھوں میں سستی کیوں نہ ہو۔ یہ نادر مجرب دوائی فی الفور لطف جوانی دکھاتی ہے اور اسکی تاثیر ایسی نہیں کہ دیگر ادویات کی طرح عارضی ہو۔ جو لوگ تمام دنیا کے علاجوں سے مایوس ہو چکے ہیں وہ ضرور ان گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت فی بکس للعہ پانچ روپیہ

روغن طلا صرف بیرونی استعمال سے نامردی کے بیمار کو (ہماری مجرب نامردی کی گولیوں کے ہمراہ استعمال کرنے سے دوران شباب دکھلاتا ہے۔ اور بالکل بے ضرر ہے۔ فی شیشی عہ۔

سوزاک و قرحہ کی مجرب دوائی اگر ہماری یہ دوائی ٹھیک طور پر استعمال کیجاوے تو پرانے سے پرانے سوزاک کو شرطیہ چند روز میں جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ اور پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا۔ درد و جلن بہت جلد بالکل آرام آجاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ

آتشک کا اکسیر تباہی پورا نا آتشک کیوں نہ ہو اسکے استعمال سے جڑ سے کھو جاتا ہے۔ فی شیشی خورد عہ کلاں

دانتوں کا خوشبودار منجن اسکے استعمال سے دانتوں کی ہر ایک قسم کی بیماری جاتی رہتی ہے فی بکس ۱۰

(نوٹ) مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ ہمارے دواخانہ آتما ہسپتال جالندھر شہر سے خط و کتابت کرنے سے ہر قسم کے مرض کی دوائی نہایت عمدہ مجرب مل سکتی ہے اور دواخانہ میڈیکل ہال سے ہر قسم کی انگریزی دوائی نہایت صاف تازہ وغیرہ خاص ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ اور دوا فروشوں دوکانداروں کی نسبت سستی بیچی جاتی ہیں۔

(۲) دوائیوں کے استعمال کرنے کی ترکیب اور پرہیز وغیرہ کا پرچہ ہر دوائی کیساتھ ملیگا۔ درخواستوں پر پتہ خوشخط و مفصل لکھنا چاہیئے۔ ادویات عموماً بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجی جاتی ہیں۔ ہمارے کارخانہ کی مجرب ادویات کی مفصل فہرست۔ ٹکٹ آنے پر مفت بھیجی جا سکتی ہے۔

پنڈت آتما رام میڈیکل پریکٹیشنر مالک کارخانہ دواخانہ میڈیکل ہال و آتما ہسپتال جالندھر شہر (پنجاب)

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل وانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ ۔ اسکے کھانے سے دل و دماغ و جگر و گردہ و مثانہ ضعف و پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے ہر قسم کی جریان منی کو بالخاصیت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی اس سے جاتی رہتی ہے۔ جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ بچپن میں یا شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے تدارک کے لیئے یہ آبحیات ہے یہ روغن مسیحا کے ہمراہ حلق زدوں کے حق میں اکسیر ہے چہرہ تا سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ ۵ روپیہ۔

روغن مسیحا ایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں مجلوق و سست آدمیوں کے لیئے نہایت مفید ہے رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں اور خاطر خواہ تندی بھی پیدا ہوتی ہے قیمت فی تولہ ۱ روپیہ۔

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ نہ صرف تے دست و منہ آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ۔

دوائی سوزاک ۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ۱ روپیہ۔

المشتہر حکیم تارا چند از گجرات پنجاب

سودیش ستو

سب سجنوں کو ودت ہو۔ کہ ہم نے آریہ بھائیوں کی فرمائش پر سب سجنوں کو اشیاء ذیل ہر قسم مہیا کرنے کا انتظام کیا ہے ہر قسم گڑ سودیش کارخانہ شہد خالص۔ دھوپ۔ گندت اور چار ہر قسم کی بنی ہوئی ساگری ہر قسم ببلی چورا دغیرہ اور بھی جو ستو اس بیاری میں مجلی ہے

اور قیمت بھیج کر منگوا سکتے ہیں مال بر صرف خرچ اور مناسب آڑھت بھیجی جائیگی چیز و نکا نرخ وغیرہ دریافت کرنے پر بتلایا جاسکتا ہے۔ مال ریلوے پارسل یا ڈاک ارسال ہوگا جس سے کہ خرچ کم پڑے۔ جو صاحب ۵ روپیہ کا اکٹھا مال منگوائینگے تو خرچ بہت کم پڑیگا۔ درخواستیں میرے نام ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔ اور مال وی پی آنے پر خرید اجاویگا۔

المشتہر دیو چند بھرتا دھرم پال ضلع کانگڑہ متصل گورکھا بورانی

ہون سامگری

رشی سدہانت کے مطابق پچیس ۲۵ سگندھی دایک اجزا کا مجموعہ اپنے کارخانہ میں خاص توجہ اور نگرانی سے تیار کرتا ہوں۔ کارخانہ میں بہت زیادہ مقدار بننے کے سبب پنجاب بھر میں اجزا کی شہر کے لوکل پرچون نرخ سے) مہنگی نہیں۔ بلکہ زیادہ سستی زیادہ زیادہ خوشبودار۔ اور زیادہ دیرپا ہے سستا پن اجزا کی بے شبہ عمدگی اور ترکیب ملاوٹ کے لحاظ سے لے نمک صفت اور خوشبو کے لیئے ہے۔ اگر پسند خاطر نہ ہو تو واپس فرما دیں۔ نرخ ۱۰ ۔ ۸ ۔ ۴ سیر کی تھیلیوں میں بندیا دس سیر کمیشن ار فی روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو

المشتہر

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

ریبو ست دھرم پرچارک جالندھر کی رائے مطبوعہ ۲ اکتوبر ۹۶ء ہم نے خود استعمال کرکے دیکھی واقعی یہ سامگری بہت عمدہ پائی گئی۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر ایسی سامگری لالہ ہر بھگوان پبلک کو بہم پہنچاتے رہینگے تو پبلک کو ایک عمدہ چیز ملیگی۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

ودت ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دری کھیس۔ دوہتی۔ دسوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان قوم کی خدمت میں التماس ہے کہ بنظر ترقی و اشاعت ایسی اشیاء اس کارخانہ کے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی آزار بند یا دیگر اور کوئی مشہور چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی ہم بہم پہنچا دینگے

نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کیئے جاوینگے۔ عدم واپسی نمونہ پر ۲ ر خارج ہونگے۔ مال نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔

المشتہران جیرام منتظر داس لوہری بزنس منیجر آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک کنواری کنیا ورن اپیلہ کے لیئے بر کی ضرورت ہے لڑکا پنجابی کھتری بعمر ۱۵ و ۱۶ سالہ صحت بدنی عمدہ۔ اور تعلیم کم از کم مڈل انگریزی تک۔ اور اس کے والدین اعلی تعلیم کے شائق اور لڑکا پڑھنے کا خواہشمند اور ہر قسم کی برائی سے مبرا اور لڑکے کے سرپرست کسی آریہ سماج کے سبھاسد ہوں۔ مطلوب ہے۔ خط و کتابت لالہ کرشن گوپال مختار پردہان آریہ سماج جگراؤں سے ہونی واجب ہے۔

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک تیرہ سالہ کنیا کے لیئے ایسے اگروال بر کی ضرورت ہے۔ جو بانسل گوت ہو صحت بدنی میں کوئی نقص نہ ہو تعلیم کم از کم انٹرنس اور بار وزگار اور نیک چلن شریف خاندان کا ہو عمر ۱۸ یا ۲۲ سال کے درمیان ہو۔ کنوارہ اور آریہ سماج کا ممبر ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ درخواستیں معہ تصویر عکسی کے بنام منتری آریہ سماج مالیر کوٹلہ آنی چاہئیں۔

ناول چاند

اگر آپ اخلاقی ناولوں کے پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں تو ناول چاند منگا کر پڑھیئے۔ جو نہایت دلچسپ اور پاکیزہ ہے۔ غیر مہذب آشنائی اور ناپاک گفتگو جو ناولوں کا زیور سمجھا جاتا ہے۔ اس سے بالکل پاک اور مبرا ہے۔ **درخواستیں منیجر مطبع ست دھرم پرچارک** جالندھر شہر کے نام آنی چاہیئے۔ منیجر

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں ۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں والیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بذریعہ تجربہ اس امر کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے ۔ ضعف بصارت ۔ تاریکی چشم ۔ دھندلا ۔ جالا ۔ پرِوال ۔ غبار ۔ پھولا ۔ جل ۔ سرخی ۔ ابتدائی موتیا بند ۔ ناخنہ ۔ پانی جانا ۔ خارش وغیرہ ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھ کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کراتے ہیں ۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے ۔ اور عینک کی حاجت نہیں رہتی ۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسی لئے کم رکھی گئی ہے ۔ کہ خاص و عام یکساں اس سے فائدہ اٹھا سکیں ۔ قیمت انیتولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہوگا دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۸ ۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار ۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں ۔ نقلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے ۔ المشتہر

پروفیسر میا سنگھ آہلوالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ آہلوالیہ نے تیار کیا ہے ۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک بیمار علاج بعمریہ [illegible] بعمر ۴۰ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے ۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے ۔ آنکھیں ہمیشہ سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں ۔ انہیں کثرت سے مواد نکلتا تھا ۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں تاگا بھی نہ ڈال سکتی تھی ۔ اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین ماہ تک سرمہ کا استعمال کیا ۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی ۔

خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ۔ ایس
اسسٹنٹ سرجن آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق
پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ ہر کردار میا سنگھ صاحب کا بنایا ہوا دوہی مہینہ استعمال کیا ہے میں تصدیق کرتا ہوں کہ فائدہ ہوا ۔ اس سرمہ کے استعمال سے میری آنکھوں کی تمام شکایات دور ہوگئیں ۔ [illegible] میں فرداً بھی کسی قسم کی شکایت سے بہت زود یہی استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ۔ ظہر جیر مفید اور فایدہ بخش ثابت ہوا ۔ پانی آنے ۔ دھندلا خارش ۔ سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فایدہ بخش ثابت ہوا ۔ اور سچ سچ آپ نے اس قدر سستے داموں پر یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے ۔ اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ۔ ضرورت ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے مفید سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھائیں اور ہر طرح آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں ۔

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ۔ ڈاکٹر [illegible] صاحب بہادر والی ریاست سبا کلپور ۔

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب ۔ السلیم ۔ میں نے آپکے بہاوی سفید سرمہ ممیرے کا منگوا کر استعمال کیا فقط کا فائدہ ہوا ۔ کل صحت بکلی بحال ہوگئی ۔ آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے ۔ بصارت کو طاقت بخشتا ہے ۔ [illegible] معلوم ہوجاتا ہے ۔ [illegible] اس لئے میں [illegible] تصدیق کرتا ہوں کہ ایسی عمدہ سرمہ سے بڑھکر آنکھ کے لیئے اور کوئی دوا ہی نہیں ہے ۔

راقم مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست تجہگاون اودھ ۔ ۲۱ ۔ اگست [illegible]

پانچسو روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی اسناد میں سے جو قریب دس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے اسکو مبلغ پانچسو روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے الائینس بنک میں مارچ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا ہے ۔

مصدقہ لفٹنٹ کرنل جناب ڈاکٹر بھولا ناتھ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

روح حیات

فوائد — سندات روح حیات



فوائد روح حیات

بچپن کی گندی عادتوں یا جوانی کی بے پرواہیوں سے جو کمزوریاں پیدا ہو کر دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہیں ان کو چاہیے کہ اس دوا کا استعمال کریں ... اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے ...

قیمت فی شیشی ... روپیہ آٹھ آنے

بواسیر کا بے نظیر علاج

پانچ ہزار معزز اشخاص کا تصدیق کردہ
نامردی کا خلی و خارجی شرطیہ علاج

قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عہ)

اکسیر ادویات ... ذکر کی جو قریب ... ضعف باہ ... نامردی ... خواہ کسی قسم کی کمزوری ... لاغری بھی ... قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عہ)

... تو از مرض کے واسطے ... دوائی بلا قیمت دی جاوے گی۔

المشتہر حکیم محمد شریف ... شفاخانہ عام لاہور متصل کوتوالی

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ست دھرم پرچارک

جلد ۹

سنہ ۱۹۵۳

قیمت بلا پیشگی

ہفتہ وار بروز شکر (جمعہ) جالندھر شہر (پنجاب) سے شایع ہوتا ہے

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی نامردی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیرج یعنی مادہ گرنے سے یا اس میں کوئی خرابی آنے سے نس میں یا بیرج میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آ جاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی سوزاک کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی ۲ روپے گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپیہ۔

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ہیضہ سے بہت ڈر نہیں رہا۔ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ استعمال کی ترکیب شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن جصلی

ست دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی بدہضمی کی حالتوں میں چند جگہ استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

نئی کتابیں

جو مطبع ہذا میں ابھی فروخت کے لیے آئی ہیں۔ پاتنجل یوگ بھاشیہ پنڈت سوودت برہمچاری کی سہت ہندی۔ سوگرنتھ ہیں سبجکٹ کمیٹی ہندی ۲۰ آریہ مت مارتنڈ ناٹک ہندی ۲ ۔ سوامی جی کی مکمل جیون چرتر بڑی اعلیٰ درجہ کی ہے ۱۲ بھجن امرت سروعہ ہندی ۲ ۔ دھنوریاں دھرم شش ہندی ۹ پائی۔ آریہ دھرم کا تتو ہندی ۳ پائی۔ ویدک بھاشا ہندی ۱۲ پائی۔ پوران اتپتی ہندی

لیکھ دیپکا ہندی ۳۰ ۔ ہون سامگری ورنی کر جو بہت عمدہ خوشبودار۔ بھجن ترنگ کلاں فن تاش بھینی ناٹک ہندی ۱۔ ست درپن ۲۔ پاک رتناکر ہندی ۲۔ سورتی توتر درپن ہندی ۲۔

المشتہر منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر

استری سکھشا

کی ہندی بھاشہ میں لالہ دیوراج منیجر کنیا مہاودیالہ رچت پستکیں

شالا کی کنیا

یہ ۲۰ صفحہ کی اتنا سے چھپی ہوئی کتاب ہے۔ اس کی قیمت صرف ۔ یہ اصول ہے ہمیں سرل بھاشا میں کنیاؤں کو منوہر اپدیش دیئے ہوئے ہیں۔

اخباروں کا ریویو

ہار پنجر اتی اتم پستک ہے۔ استریوں کے لئے نہایت مفید ہے۔

پنجاب ہیرلڈ۔ اس پستک میں لالہ دیوراج نے صاف اور سرل بھاشا میں کنیاؤں کو اتم بہن اور اتم بھاریا اور اتم ماتا بننے کے لئے شکشا دی ہے۔ اس پستک میں کوئی ایسی بات نہیں جس پر کسی مذہب کا آدمی اعتراض کر سکتا ہو۔

دھرم رکھشک کنیاؤں کے لئے یہ پستک ایک ستک کا کام دیگی۔ کنیاؤں کو ضروری اپدیش اس طرز سے دیئے گئے ہیں۔ کہ کنیائیں لکھنا پڑھنا بھی سیکھ جائیں اور ساتھ ہی انکے آچار بیوہار بھی شدھ ہو جائیں۔

ترجیون۔ ہم خواہش کرتے ہیں کہ اس پستک کی ان صاحبان کے پاس سفارش کرتے ہیں جو اپنی کنیاؤں کو مفید دلچسپ اور سبق آموز ایک پستک دینا چاہتے ہیں۔

بھارت بھگنی اسمیں بڑے اتم اپدیش اور اپدیش دیئے گئے ہیں۔ ہر ایک کنیا پاٹھشالہ کے لیے یہ پستک بڑی اتم ہے۔

سول ٹمری گزٹ لاہور۔ ہر ایک بھارت ورشی کنیا کو یہ پستک پڑھنی چاہیے۔

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ اس اپدیش گرنتھ کی بھاشا سہل اور سرل الفاظ سے مختص ہے۔ یہ پستک استری شکشا کے گرنتھوں میں اعلیٰ درجہ رکھتی ہے۔ ہم اس کتاب کو بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے دیش کی کنیا پاٹھشالاؤں کے سلسلہ تعلیم میں داخل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

بھارت سیوک کنیاؤں کو انکے تمام فرائض کے متعلق بڑی قیمتی ہدایتیں منظوم شبدوں میں کہی گئی ہیں۔

بھارت سدھارک۔ یہ کتاب چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تعلیم کی خاطر بنائی گئی ہے۔ اور اس مطلب کے لیے مصنف کے ارادے کو پورا کرتی ہے۔

انیس ہند۔ اس کتاب میں صبح سے لیکر رات تک جو کچھ ہماری کنیاؤں کو کرنا چاہیے۔ انکے بارہ میں نہایت خوبی سے اپدیش دیئے گئے ہیں۔ عبارت نہایت سلیس بامحاورہ اور موثر ہے۔

قیصری جالندھر۔ کتاب نہایت عمدہ ہے۔

پنجابی سرفنٹ۔ ہم اس کتاب کی تمام ہندی لڑکیوں کے لیے سفارش کرتے ہیں۔

سولوچنا کنیا

۴۰ صفحہ کی یہ کتاب کنیا و استریوں کے پڑھنے کے لیے ہے۔ اسمیں ہم نے چھوٹی اور زبانی منظوم کہانیاں ہیں جنکی پڑھنے سے استریوں میں دھرم بھاؤ شوق پیدا اور فرض پورا کرنیکی رغبت بڑھتی ہے۔ قیمت ۲ پیسہ محصول۔

اخباروں کے ریویو

ہار بنجر اسمیں دلچسپ کہانیاں ہیں جنسے استریاں بڑی پرسن ہونگی۔

پنجابی سرونٹ کہانیاں منظوم ہیں اور انکا پاٹھ کنیاؤں کو لابھدایک ہوگا۔

ہرجیون کہانیاں عمدگی سے بیان کی گئی ہیں عبارت منظوم ہے جو کہ عمدہ ہے۔

بھارت بھگنی۔ بڑی اپکارک پستک ہے۔ اسکا پرچار سب پاٹھشالاؤں میں ہونا چاہیے۔

دھرم ترتنا وقی

اسمیں سرل بھاشا میں الفاظ کے ساتھ پانچ دھرموں پر اپدیش دیا گیا ہے۔ قیمت ۲ پائی۔ ایکے سوائے ان پڑھ استریوں کی پاٹھشالا اور ہر پاٹھشالا کیلئے دو گرنتھ اردو حروف میں۔ قیمت ۳ پائی۔

المشتہر
منڈا بن کوٹ کشن چند جالندھر شہر

مجرب المجرب!!!

روغن دافع بواسیر خونی و بادی

تعریف فضول ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ اگر چار پہر استعمال کریگا تو تین روز میں ورنہ ایک ہفتہ میں بالکل جاتی رہیگی۔ قیمت فی شیشی جو کہ ایک مریض کے لیے کافی ہے۔ صرف ایک روپیہ چار آنے۔ اور اکٹھے لینے دو روپیہ۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس دونگا۔ خریدار اپنا پتہ صاف طور سے لکھیں اور قریب کے سٹیشن سے بھی مطلع کریں۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ قیمت پیشگی یا بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہیے۔ استعمال کا طریقہ شیشی پر چسپاں ہوگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آویں۔

المشتہر دُنی چند بھل بھوجن شالا چوڑا بازار لودھیانہ پنجاب

آریہ سماجک ٹریکٹ

مورتی پرکاش ۳ پائی۔ ایشر کی ہستی ۳ پائی۔ ایشور کے ساکار نراکار ۳ پائی۔ مکتی بودھ ۳ پائی۔ کرم بودھ ۳ پائی۔ ورن بودھ ۳ پائی۔ رگوید کے پہلے منتر کی ویاکھیا ۳ پائی۔ الہام کی ضرورت ۳ پائی۔ عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی۔ وید کیسے نازل ہوئے ۳ پائی۔ جگناتھ لیلا ۳ پائی۔ نوجوانوں اُدبودھ ۳ پائی۔ نسخہ تباہی ہند ۳ پائی۔ آدمی اور شیر کا مباحثہ ۳ پائی۔ گنگا اشنان ۳ پائی۔ مادہ کی قدامت ۳ پائی۔

ہندی ٹریکٹ۔ شرادھ بودھ ۶ پائی۔ ایشر وچار ۶ پائی۔ رامائن سار ۶ پائی۔ دھرم پرچار ۶ پائی۔ منتے ۶ پائی۔ عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی۔ نت کرم بودھی ۳ پائی۔ عیسائی مت لیلا ۳ پائی۔ مورتی تتو نرنے ۲ر۔ دیشیا ناٹک ۱۲ر۔ ہندی کی پہلی پستک ۶ پائی۔ شرابی کی کتھا ۳ پائی۔ سبھا پرین بھجن انولی ۲ر۔

بھاشا ٹیکا پستکیں جنکو ہندی بھاشا کا سہل جنکو بنا گورو پڑھ سکتے ہیں۔ سانکھیہ مت کومدی بھاشا ٹیکا ۸ر۔ بھرتری شتک سنسکرت ٹیکا بھاشا ٹیکا ۱۲ر۔ بھرتری نیتی شتک بھاشا ٹیکا ۲ر۔ یوگ درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ر۔ چانکیہ نیتی بھاشا ٹیکا پاندے راجارام ۶ر۔ چانکیہ نیتی بھاشا ٹیکا ۲ر۔ نیائے درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ر۔ ویشیشک درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ر۔ سانکھیہ درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ر۔ ویدانت درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ر۔ ویدانت ہیں بھاشا ٹیکا ۱۲ر۔

انکے علاوہ آریہ سماج اور سنسکرت شاستروں کی کل پستکیں مل سکتی ہیں۔ دس روپیہ کے خریدار کو سوائے ممبئی کی پستکوں کے ۱۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔ اور مرکنٹائل پر ۱۰ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔

مصنفہ پنڈت لیکھرام کی کتابیں نسخہ خبط احمدیہ ۸ر۔ کرشچن مت درپن ۱ر۔ رسالہ جہاد ۲ر۔ راہ نجات ۱ر۔

پستک ملنے کا پتہ
پنڈت ہیراج منیجر آریہ پستکالیہ دریبہ کلاں دہلی

نمبر ۴۶ مطبوعہ ۱۰ پھاگن سمت ۱۹۵۳ بکرمی ۱۹ فروری ۱۸۹۷ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد

یجروید ادھیائے ۳ منتر ۔

अन्तश्चरति रोचनास्य प्राणादपानती॥ व्यख्यन्महिषो दिवम॥७॥

"اس پران وایو سے اپان وایو کو پیدا کرنیوالی اگنی کی پرکاش مان بجلی ۔ جوکہ ہر ایک پرکار کے برہمانڈ کے اندر چلتی ہے ۔ وہ اپنے گنوں سے بڑی اگنی سوریہ لوک کو پرگٹ کرتی ہے ۔"

اگنی برہمانڈ میں تین روپ دھارن کرکے پرگٹ ہوتی ہے ۔ بجلی روپ سے وہ ہر ایک شریر میں پران وایو کو حرکت دیکر اُس کے ساتھ شریر کے مل آدی کو شامل کرا کے اپان وایو دوارا نکالدیتی ہے یہہ کام بجلی کا کیول منشیہ دیہہ میں ہی محدود نہیں ہے بلکہ سارے برہمانڈ کے کاریہ میں پھیلا ہوا ہے دوسرا روپ اگنی کا گرمی ہے ۔ جوکہ ہر ایک پرانی اور پرانی میں جیون ڈالنے والی شکتی ہے ۔ اس جیون پردان کرنیوالی شکتی کو تم نانا روپ دھارن کئیے جگت میں دیکھ رہے ہیں ۔ اور تیسری شکتی اگنی کی روشنی ہے ۔ اور یہہ شکتی بڑے زور شور سے سوریہ دوارا نمودار ہوتی ہے ۔ اِس سے یہہ مراد نہیں ہے کہ جہاں بجلی کی شکتی موجود ہے وہاں اگنی کے باقی دو گنوں کا ابھاو ہوتا ہے ۔ اور اسی طرح دوسری شکتیوں کی نسبت سمجھنا چاہئیے لیکن ہاں جس جگہہ ایک شکتی کا پرادربھاو (اظہار) ہوتا ہے ۔ وہاں دوسری شکتیوں کا تروبھاو ضرور ہوتا ہے جسکا کہ پرادربھاو ہم کر سکتے ہیں اس سے جاننا یہہ ضروری ہے کہ پرتھوی کو نیم میں چلانیوالا سوریہ بھی اگنی کا ہی ایک ظہور ہے ۔ ۔

برہمچریہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مفصلہ بالا رائے جو منو جی مہاراج و دیگر پراچین رشیوں نے پچھلی اشاعت میں بیان کی ہے اُس سے واضح ہو گیا ہوگا ۔ کہ برہمچریہ دھارن کرنا کوئی آسان کام نہیں ۔ موجودہ زمانہ کی بد تعلیمی نے بالکل برہمچریہ کی اوستھا کو پلٹا دیا ہے ۔ گویا سچے معنوں میں آجکل کا ودیارتھی پن برہمچریہ کیساتھ کچھہ دخل نہیں رکھتا ۔ ابھی بچہ ماتا کے گربھ میں ہوتا ہے کہ ماتا پتا کو اُنکے ناطہ نسبت کرنے کا خیال پیدا ہو جاتا ہے ۔ بعض حالتیں ایسی دیکھی گئیں کہ ابھی بچہ بولنے کے لائق بھی نہیں ہوا ۔ ابھی ماتا کی گود میں دودھ سے پرورش پا رہا ہے اور اسکا بیاہ ہو گیا ۔ ہمنے ایسی حالتیں شجاع آباد میں لشکر نا برہمنوں میں دیکھی ہیں ۔ اب آپ خیال کریں ۔ کہ جب ہمارے کوتہ اندیش بزرگ اِس طرح اپنی اولاد کی گردن پر چھری پھیرنے والے ہوں تو کہاں سے برہمچاری پیدا ہوں اور کہاں ودیا پھیلے ۔ اوپر کی عبارت تو شاید مبالغہ آمیز ہو ۔ لیکن یہہ تو عموماً دیکھا جاتا ہے کہ دس بارہ پندرہ برس کی عمر کے بعد تو شادی ہو جانیوالے بچوں میں سے پانچ فیصدی بھی نہیں بچتے ۔ گویا کہ دوسرے لفظوں میں برہمچاری بننے کا درجہ آجکل بے رواج ہو گیا ہے ۔ کسی کو اپنی اولاد کے برہمچاری بنانیکا خیال تک نہیں ہا ۔ یگیوپویت پہنانے کے لیئے تو ہر ایک ہندو اور آریہ پُرش طیار ہے ۔ لیکن اُسکا مطلب سمجھنے اور اُس کے اوپر عمل کرنے والے پُرش انگلیوں پر شمار کیئے جاتے ہیں ۔ یگیوپویت کے ختتام پر ہی بواہ سنسکار کی تیاریاں ہو جاتی ہیں یعنی گرہست آشرم میں داخل کیا جاتا ہے ۔

جب اِس طرح بچوں کو برہمچریہ سے ہٹا کر استری کے سمیپ جمع کیا جاوے اور وہ اپنے مہربان والدین سے یہہ سیکھتے ہیں کہ شادی کا مطلب استری سے ہمصحبت ہونا ہے ۔ تو خیال کیجئے ۔ کہ کس طرح وہ بچے تعلیم حاصل کرکے برہم ودیا کے ادھیاین کرنے اور کرانیوالے بن سکتے ہیں ۔ میں تو زور سے کہونگا کہ ورنوں کی بنیاد نہ تو جنم انوسار ہے نہ کرم انوسار ۔ بلکہ ورنوں کا انحصار کیول برہمچریہ پر منحصر ہے ۔ اگر انکو کرموں میں شامل کریں تو بیجا نہیں ۔ لیکن جب تک کہ برہمچریہ آشرم کو منش ختم نہیں کر سکتا تب تک معلوم نہیں ہوتا کہ کس ورن میں جاویگا ۔ اِس لیئے نہایت ہی ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ کہ برہمچریہ کا پالن پورے طریقہ پر کیا جاوے ۔ اسمیں کچھہ شک نہیں کہ ہماری مہربان گورنمنٹ نے جابجا سکول اور پاٹھ شالائیں جاری کر دی ہیں اور ودیا پھیلانے کا بیڑا سر پر اوٹھایا ہے لیکن اس تعلیم نے ہماری روحانی ترقی میں ذرا بھی مدد نہیں دی ۔ نہ تو کچھ اخلاقی سدھار ہوا ۔ نہ دھارمک شکشا ملی ۔ نہ آتمک سکھہ ملا

نہ مجلسی عیش بھوگنا نصیب ہوتا ہے۔ ہاں اپنی صحت۔ دماغی طاقت وجسمانی اعضا کو قربان کرنے کے بعد ایک دم لینے بی اے یا ایم اے کی ڈگری لیجاتی ہے۔ کہاں وہ زمانہ کہ برہمچریہ آشرم سے نکلنے کے بعد برہمچاری اشٹ نیت نظر آتے تھے اور انکی جسمانی حالت۔ آتمک حالت نہایت عروج پر ہوتی تھی۔ لیکن یہ گورنمنٹ کی تعلیم کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ آجکل کا نوجوان جسنے دم حاصل کرکے تعلیمی زندگی کو ختم کیا ہو۔ پانچسو آدمیوں میں کھڑا ہوا پہچانا جاتا ہے۔ یعنی جسمانی حالت میں دُبلا۔ کمزور اور نحیف ہو جاتا ہے۔ کئی قسم کی امراض مثلاً قبضیت۔ بدہضمی۔ سر درد وغیرہ تو اسکو ڈگری کے ساتھ انعام میں ملتی ہیں۔ آتمک حالت یہہ کہ اکثر نوجوان انگریزی تعلیم کو ختم کرکے اپنے شاستروں کو فضول اور ہیچ پوچ کہتے ہیں۔ مل فلاسفر کی کتاب سے حوالے دینا سپنسر کی فلاسفی کے اشارے اور اقتباس پیش کرنا اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ اخلاقی حالت تو موجودہ تعلیم سے وہی ہے۔ جو کہ ہر ایک شخص پر ظاہر ہے غرضیکہ گورنمنٹ نے ہمکو بننے بی اے اور ایم اے بی ٹی کے پڑھانے میں تو ہر طرح سے امداد دی۔ اور سہائتا کی ہے۔ لیکن برہمچاری بنانے کے لیئے۔ اخلاقی حالت سُدھار نے کے لیئے کوئی اپاو نہیں تلایا۔ ہاں اب جسمانی صحت کے قائم رکھنے کیلیئے گورنمنٹ نے کئی قسم کی قیمتی کھیلیں بھی ایجاد کر دی ہیں لیکن کبھی ممکن نہیں کہ خالی ورزش سے جسم مضبوط ہو جاوے۔ اگر اسکی بنیاد کمزور رہے۔ یعنی جب برہمچریہ کا پالن نہیں کیا جاتا۔ دیر یہ یکین کیا جاتا ہو طلبا کو دیریہ کی حفاظت پر کبھی تنبیہ نہیں کیجاتی کبھی نیک چلن رکھنے کے لیئے اُستادوں کی طرف سے سبق نہیں ملتا تو خالی ورزش جسمانی کیا مدد دیسکتی ہے۔ (باقی آئندہ)

جمنا داس

اپنی اوستھا پر ایک نظر

اتہاسوں سے پرگٹ ہوتا ہے۔ کہ یہہ بھارت ورش دیش سب دیشوں سے شرومنی گنا جاتا تھا کسی پرکار کا دکھ اس دیش میں ہوتا تھا جیسا کہ اسوقت قحط ووبا وغیرہ سے بھارت ورش پیڑت ہو رہا ہے۔ اسکا کیا کارن۔ زیادہ ودیچیے جانیکی ضرورت نہیں صرف پچاس برس گزشتہ زمانہ کی طرف دھیان دیا تو واضح ہو جاویگا۔ کہ اسوقت تک مذکورہ بالا تکلیفیں نہیں تھیں۔ اناج وغیرہ بکثرت سے ہوتا تھا۔ گو ایشور کو بھولے ہوئے پرش اندھیرے میں مگر سرل ہردے سے پرم پتا کی تلاش میں بہت سا خرچ کرتے تھے۔ یہہ بات پرسدھ ہے کہ جو پُرش سرل ہردے سے اُس پرم پتا کی شرن لیتا ہے۔ اسکے سب کلیش وہ دور کر دیتا ہے چنانچہ انکو اُس اندھکار سے نکالنے اور سچا رستہ بتلانے کے لیئے مہرشی سوامی دیانند جی کو بھیجا۔ اس اثنا میں ایک اور اندھکار جسکو لوگ نئی روشنی کہتے ہیں چھا چکا تھا اسوجہ سے ہر ایک پرش اُس اندھکار سے نکلنے کے لیئے سب دھرمی کرنے لگے مگر سوامی جی کا آدرش کا ستھیر جیون اور بدھ کا امی سے کیا جب یہ مہان پرش ...

کا پیغام دیکر واپس چلے گئے۔ باوجود سوامی جی کے مطلع کر دینے کے بھی ہٹ دھرمی پرش جان بوجھکر پتھروں اور دیواروں سے سر پھوڑنے لگے۔

(۱) کوئی کہتا ہے۔ کہ بے شک تم ابھی اندھکار میں ہو۔ خدا کا بیٹا ہمارا واقف ہے وہ تمکو خدا کے پاس لیجاویگا۔ اور سب گناہ معاف کرا دیویگا۔

(۲) کوئی کہنے لگا کہ سوامی دیانند کی بات ماننے کی کچھ ضرورت نہیں۔ خدا کا دوست ہمارا واقف ہے۔ اسکی سفارش سے بہشت ملجائیگا۔ جو کچھ دل چاہے کھاؤ۔ پیئو۔ عیش اُڑاؤ۔

(۳) کبھی ہٹ دھرمیوں نے ایشور کو پتھر بنانے میں ہی اسرار کیا۔ اور اپنی اپنی من مانی عیش کرنے لگے۔ کیونکہ ایشور کو تو پہلے ہی پتھر بنا لیا تھا۔ اکہ وہ کچھ کہہ سکے نہ سُن سکے۔ اور بھارت ورش میں لوٹ مچا دی۔

(۴) کئی آدمیوں نے دیکھا کہ ملک میں تو اندھکار مچا ہوا ہے۔ اور خود خدا بن بیٹھے

(۵) کئی بھائیوں نے ایشوری گیان کی ہی نکتہ چینی کرنا شروع کیا تاکہ کسی طرح ہمارے مزے میں فرق نہ آوے۔ وغیرہ وغیرہ۔

جن چند پرشوں نے ایشوری آگیا پالن کے لیئے کوشش شروع کی۔ اور چاہا کہ اِن مہان اندھکار سے خود و نیز دیگر بھائیوں کو نکالیں۔ انکے ساتھ بھی سوامی جی کا سا سلوک کرنے لگے۔ اور طرح طرح کے اوپدرو اور تکلیفیں دینے لگے۔ اور رات دن وہ چیونٹی مہان ... پہنچانے لگے

ہاسد لوگ نہیں چاہتے۔ کہ کسی کا بھلا ہو۔ جب ایسا گھور اندھکار بھارت ورش میں چھایا ہوا ہو۔ جبکہ جنگت گرتا اور آپسکے بیچ ہوئے شتی کا ایسا شکار ہو۔ تو انکی عوض قحط اور وبا نہ ہو تو اور کیا ہو۔

ہمارا یہ ایمان کہ ہمارے پاس نہریں ہیں ہم برسات کی کیا پرواہ کرتے ہیں۔ اور اگر اناج کم پیدا ہوگا۔ تو ہمارے لیئے کئی ایک جیو مثلاً گھوڑا گائے۔ بکری وغیرہ کافی ہیں۔ ان سے ہمارا اچھی گذارہ ہوگا۔ یا ہم دوسرے دیشوں سے اناج منگوالینگے وبا کے دفع کرنے کے لیئے ہمارے پاس کافی ہسپتال اور ڈاکٹر موجود ہیں۔ اس لیئے ہمکو کسی بات کا کچھ خوف نہیں ہے۔

پیارے بھائیو آپکو شاید یونان دیش کا حال معلوم ہوگا۔ جنہوں نے علاوہ ان چیزوں کے سورج و چاند کی بھی پرواہ نہ کی تھی۔ اور حکمت میں مردہ کو زندہ کرنے کی طاقت رکھتے تھے۔ آخر کار اُس پرم پتا سے بے مکھ ہونے کا کارن انکا ملک سمندر میں غرقاب ہونے لگا۔ جسکا علاج انکی حکمت اور سامرتھ سے باہر تھا۔

پیارے بھائیو اب اِس تھوڑی سی وبا اور قحط سے آنسا کیوں چلاتے ہو۔ کیوں نہیں اسپر گذارہ کرتے۔ وہ سب سامان تمہارے کہاں ہیں۔ کہاں ہے خدا کا بیٹا اور دوست کہاں ٹھاکر اور کہاں خود خدا بننے والے اور کہاں ایشوری گیان کو کلنک کر کے اپنا پوجن کرنے والے۔ اب کیوں نہیں قحط و وبا کو پھر مار کر نکال دیتے۔

سچ پوچھیے تو ہماری دشا عبث ہے۔

پھر سب ہمارے ایسے ایسے دشٹ کاموں کا نتیجہ ہے۔ اب بھی وقت ہے اگر ہم ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر پرم دیالو کی شرن لیویں۔ جیسی وید میں درشن ہے جیسے سوامی جی نے آپکو واضح کر دیا ہے۔ تو مذکورہ بالا ہر دو تکلیفیں ایک منٹ میں رخصت ہو سکتی ہیں۔ اور یہی وقت سمجھو کہ آپ ست جگ کہتے ہو۔ ابھی درمان ہو جاویگا۔ فقط

آپکا داس

بابا سنگھ از کوئیٹہ

ری ویو

گمگشتہ گگی یہ ایک انگریزی ناول کا اردو ترجمہ ہے منشی فضل کریم صاحب ساکن جالندھر محلہ رستم نے بڑی محنت اور جانفشانی سے کیا ہے۔ جو خاص کر کے محکمہ پولیس کے ملازمان کے لیئے طرز تفتیش میں امداد پہونچا سکتا ہے۔ ملازمان پولیس کے لئے خصوصاً اور عام پبلک کے لیئے عموماً اسکا پڑھنا بہتر ہے بجائے اِس کے کہ تاش گنجفہ میں دے اپنا وقت ضایع کریں۔ حجم ۱۲۶ صفحہ۔ عمدہ ولایتی کاغذ پر چھپا ہوا قیمت فی جلد ۸ مترجم سے درخواست کرنے پر ملسکتا ہے۔

آریہ بھاشہ کی پہتم پُستک یہ کتاب پنڈت دولت رام اپدیشک آریہ سماج آگرہ نے بنائی ہے ہندی کی پہلی کتابیں بہت سی دیکھنے میں آتی ہیں۔ لیکن اس کتاب کا ڈھنگ ہی نرالا ہے۔ زبان کی تعلیم کیساتھ دھرم کی تعلیم دینے کا بھی پرتن کیا گیا ہے میری رائے میں یہ پہلی پستک ہر ایک دیوناگری بھاشہ شروع کرنیوالے آریہ پرش کو منگانی چاہیئے۔ خصوصاً پرائیوٹ ہندو سکولوں میں تو ضرور اسکا رواج ہونا چاہیئے۔ قیمت فی جلد ۲ر۔ درخواست بنام پنڈت دولت رام مارگ اپدیشک آریہ سماج آگرہ کے نام بھیجیے۔

لوکل

اتوار کے ستسنگ جلسہ میں بالو بنتی رام جی نے معمولی ہون آدی کے بعد پرارتھنا کرائی۔ اور بعد ازاں رگوید سے کتھا کی۔

منگلوار کی رات کو لالہ بدری پرشاد صاحب سار جنٹ پولیس کے گرہ میں پریوارک ادیا ہوئی۔

آریہ سماجک جلسے

روہڑ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۷۔ ۲۸ فروری و یکم مارچ ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

اجمیر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۷۔ ۲۸ فروری و یکم مارچ ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔ اور اسی موقعہ پر آریہ پرتی ندہی سبھا راجپوتانہ کا اجلاس بھی ہوگا۔

میرٹھ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ فروری ۱۸۹۷ء و یکم مارچ ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

سکھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۶ و ۷ مارچ ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

آریہ سماج دولی تحصیل داتا گنج ضلع بدایون

آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۳ و ۱۴ مارچ ۱۸۹۷ء کو ہوگا - اور ماسوائے اِس کے ٹھاکر ہولاس سنگھ صاحب کی پُتری ۱۴ سالہ جو سُشیل - وِدیاوتی اور سر رشٹ کشتری بنش آریہ کُل سے ہے کے لیئے ایک بر کی جسکی عمر ۱۸ سال سے کم نہ ہو - اور کم سے کم مڈل میں پڑھتا ہو - آریہ پریوار سے ہو ضرورت ہے - جسکے لیئے ۱۴ - مارچ ۱۸۹۷ء بوقت دس بجے دن کے ویدک سوئمبر رچا جاویگا لڑکی خود بر کو پسند کریگی - امیدواروں کی درخواستیں کسی آریہ سماج کے منتری سے تصدیق کرا کر پہلی مارچ تک پہونچ جانی چاہیئے -

سہارنپور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۶ و ۱۷ - مارچ ۱۸۹۷ء کو ہوگا -

ڈیرہ اسمعیلخاں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۷ و ۱۸ مارچ ۱۸۹۷ء کو ہوگا -

رُڑکی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۹ - ۲۰ اور ۲۱ - مارچ ۱۸۹۷ء کو ہوگا -

آریہ سماج دینانگر کا سالانہ جلسہ ۲۴ و ۲۵ - اپریل ۱۸۹۷ء کو ہوگا -

---

برہم یگیہ

یہ ایک عمدہ پُستک مصنفہ ماسٹر آتما رام صاحب سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جسمیں پراچین رشی مُنیوں کے حوالہ جات دیکر بڑی عمدگی سے ستوتی - پرارتھنا اور اپاسنا کے طریقے درشائے گئے ہیں - کتاب ہندی میں عمدہ ہے - مطبع ست دھرم پرچارک سے

ملسکتی ہے - ۲۰ جلد سے زیادہ کے خریدار کو ایک سو جلد تک ۱۰ فیصدی کمیشن اور اِس سے زیادہ کے خریدار کو ۱۵ روپیہ فیصدی دیا جاویگا -

المشتہر منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر

استری دھرم نیتی کی کم قیمت

از ابتدائے یکم فروری ۱۸۹۷ء لغایت اخیر ماہ اپریل ۱۸۹۷ء کل تین ماہ تک استری دھرم نیتی کی قیمت بجائے ۱۲ صرف ۸ آنہ روپیہ کردیگئی ہے - یہ کتاب مصنفہ سے از مقام اسسٹنٹ کوارٹرس احمد آباد اور مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے ملسکتی ہے -

المشتہر نخیم سنگھ ورما مصنف

تنگدستی اگر نہ ہو غالب
تندرستی ہزار نعمت ہے

ہمارے کارخانہ میں مفصلہ ذیل امراض کی ویدک اور انگریزی ادویہ تیار ہے غریبوں کو مفت - بذریعہ بیرنگ پارسل ملسکتی ہے - اور اہل مقدور لوگوں کو بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہونگی آتشک سوزاک - جریان - نسیان - فالج - اور درد دندان و گردہ - امراض چشم - پرمیہ پردر - پرسوت - بخار - کھانسی ضیق النفس (دمہ) بواسیر - برص - (پھلبہری) بدہضمی - قبضی - اسہال - شراب اور افیم ترک کرانیوالی اکسیر - نیز برہم چریہ سرشتی چورن - برہم چریہ اور تندرستی کو قایم رکھنے کے لیئے بہت پرلیشرم سے

تیار کیا ہے - **المشتہر** ڈاکٹر بخشی رام منیجر ڈاکٹر گیرڈاٹل ایجنڈ کو

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک صاحب کو جو کہ پونچھاہی کھتری ذی عزت خاندان میں سے ہیں اپنی دس سالہ کنیا کے لیئے جو اسوقت تعلیم پا رہی ہے - کسی ایسے پونچھاہی کھتری تعلیم یافتہ بر کی ضرورت - جسکی عمر ۱۵ اور ۲۰ کے درمیان ہو - کُل امورات بذریعہ خط و کتابت معرفت منیجر ست دھرم پرچارک سے طے ہو سکتے ہیں -

بکاؤ کتابیں

(۱) پتری اور بارک ہندی - لڑکیوں کے لیئے ایک عمدہ پُستک قیمت فی جلد ۱۰
(۲) السن بھکتن نندہ وشہ میں مہابھارت وغیرہ کے عمدہ پران قیمت فی جلد ۱۰

پتہ — جے چندر منتری آریہ سماج لاہور (دچھوالی)

ضرورت

پنجابی مڈل سکول ناروال ضلع سیالکوٹ کے لیئے ایک ایسے اُستاد کی ضرورت ہے - جو کم از کم انٹرنس پاس ہو - تعلیم دینے کا تجربہ رکھتا ہو - تنخواہ پندرہ روپیہ ماہوار — ٹرینڈ پاس کو بیس روپیہ ماہوار - درخواستیں بنام لالہ دھنپت رائے منیجر پنجابی مڈل سکول ناروال آنی چاہیئے -

المشتہر
دھنپت رائے منیجر پنجابی مڈل سکول ناروال

مراسلہ

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

پنڈت موہن لال شرما دم تیرا تحریر فرماتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب جنکا تحریری مباحثہ لالہ اتما رام جی کے ہمراہ شائع بھی ہوا تھا۔ اب پھر ڈاکٹر سنگت رام جی سے مباحثہ شروع کرنے لگے لیکن شروع ہی میں ہستی کے مسئلہ پر اڑ کر چپ ہو رہے ہیں۔ ایک یہ شکایت اہل اسلام کی کرتے ہیں کہ حالانکہ نماز پڑھنے کو بھی سماجمندر میں موقع دیا گیا۔ تاہم جب جواب سننے کا وقت آتا ہے تو چپکے سے کھسک جاتے ہیں۔ آریہ ڈیبیٹنگ کلب کے مفید کام کا ذکر کر کے نامہ نگار بتلاتے ہیں۔ کہ علاوہ وید شاستروں کی پستکوں کی موجودگی کے کلب میں ۲۰ اخبارات بھی موجود رہتے ہیں یہ کلب اور بھی پشکالہ قابل تقلید ہے۔

دھرم کو صلی معراج پر پہنچانیکی فکر کرو

تواریخ اس امر کی مصدق ہیں۔ کہ مہا بھارت سے پہلے جسکو پانچ ہزار برس کا عرصہ گزرا۔ بھارت ورش شاریرک اور آتمک اور سماجک بل کے لحاظ سے کسقدر عروج پر تھا۔ ہر چیز کی آب و تاب جگتی ہوئی جوت کی پر تھا۔ دھرم اور دیش سبھا بھی کاریہ ودھی اوچ استھان پر براجمان تھی۔ رام چندر جیسے دھارمک سشیل ماتا پتا گیا کاری اہنسک دشٹوں کو دنڈ دینے والے اور سب کا بھلا ہوس کرنے والے عشق و بیکاماں اور اور ہزاروں تو ضع کرنیوالے گورو آچاریہ رشی منیوں کے داس بھرتا بھاگینیوں سے پتھا یوگ برتنے والے۔ پرجا کا دکھ دور کرنیوالے۔ الوہیات کا بھوشن (مہاراجہ سری کرشن جیسے یوگی۔ علم و ہنر میں یکتائے زمان ہر فن کے استاد۔ گیان کے اکھنڈ سے دھرم پر بادا اور سوگرش ارگ کی تہ کو پہچاننے والے شدہ آچار۔ پرجا کے ہتیشی۔ پردیکاری لکشمن اور بھرت جیسے بھراتا۔ بھراتا کے رتبہ کو پہچاننے والی اور انکی پتیا لوگ سیوا کرنیوالی اور مصیبت کے وقت بھرتا کا ساتھ دینے والی سیتا جی جیسی پتی برتا استری۔ دھرم کے انوسار قدم بقدم پتی کی سیوا کرنیوالی بن باس جیسی مصیبت کے وقت میں پتی کے ہمرکاب رہنے والی آتمگیا کاری پلیکھشوں کے ہاتھ پڑ جانے پر بھی اپنی راجدھانی میں دھرم پر قدرہ رہنے والی ہاں استری جاتی کے لحاظ سے بھارت کا فخر ہنومان - انگد بھیم - نل دیل جیسے یودھا - ارجن جیسے بہادر اور تیرانداز - گارگی - میتری لیلاوتی جیسی ودیاسک اور ودوان استریاں ست کا پرچار - گھر گھر میں وید کی شکشا پرماتما کے گن و نگی برشا - برہمتائی کی چمک جگتی بھاؤ کی دمک کشتریہ بل سے پرجا کی کمک - تجارت اور بیوپار کی بڑی تیئیدوں کی داستان - برشا کا حسب موقعہ برسنا - شدھ ان اور اوشدھیوں کا پیدا ہونا - اگنی ہوتر کا عام طور پر چلیت ہونا - غلہ - گھی اور دودھ کی ارزانی - گئو کی رکشا - اور دیگر غیر موذی جانداروں کی حفاظت - اور اہنسا - یہ سب کی سب باتیں بھارت ورش کو چاروں آشرموں کی تکمیل کا سرٹیفکیٹ دے چکی تھی - ستھانے پر تی اور وحدانیت کے نکتے سے اسکو شہرت کا خطاب ملکہ اقلیم - تعلیم - اخلاق - تہذیب - شائستگی - ہر قسم کے فن اور ہنر - تجارت اور بیوپار - وحدانیت اور بہادری غرضیکہ سب کچھ غیر ملک والوں نے انہیں وڈ سے ہی سیکھا - اور اس کے استادی کے اب تک طرح اوپر قائل ہیں۔

لیکن افسوس مہا بھارت کے - کورو اور پانڈو کا مہا بھارت سری کرشن اور ارجن کا ہر چند کوشش کرنا اور کورو کا اصلاح کے لئے آمادہ نہ ہونا۔ اس ملک کو بد قسمتی اور بربادی کا سامنا تھا۔ اس مہا بھارت میں بڑے بڑے سورما بہادر اور ودوان اور مہاتما سب کام آئے - پرجا اور ودیا کی رکشا کرنیوالا کوئی باقی نہ رہا - الغرض دھرم ودیا اور کشتری بل کا بیڑا اس جنگ عظیم میں عدم کو پہنچ گیا - بڑے بڑے گھرانے خاک میں مل گئے بیوہ عورتوں کی عصمت میں بے سر سامانی کی وجہ سے فرق آیا - اولاد کم اصل پیدا ہونے لگی پہلا جو دھرم کا زینہ ٹوٹ گیا - اور اسکے درست کرنے والے بھی ساتھ کے عدم کو سدھار گئے ودیا کا پرچار جاتا رہا - اور اودیا نے اپنا کارخانہ آجمایا - یہانتک کہ دھرم پرجا کے پہچاننے والے قریبا ولنج جدائی دیکھے - جب دھرم اور ودیا جاتی رہی - دہاسک اور اپدیش بند ہو گئے وید ودیا الوپ ہو گئی - ودوان کوئی نہ رہا - تو ادیان دھرم اور پیشوایان مذہب کی اودوان اولاد نے خود غرضی کے مضمون پر بحث کرنے کے لئے اپنے بھائیوں میں چرچا شروع کیا - نتیجہ یہ ہوا - کہ خود غرضی کا مضمون پاس ہوا - اور اسی کو خالص دھرم قرار دیا گیا - اور اس کے آئین ایسے ایسے ناواجب نکس پرجا کے ذمہ لگائے گئے - کہ جنکو آجکل کا بچہ بھی دھرم کے نکتے سے حقارت بھری نظر سے دیکھتا ہے۔

چند کسوں کا ذکر کرتا ہوں جس سے ناظرین خود نتیجہ
نکالکر دیکھ لیں۔ سب سے پہلے اسکا مقابلہ کر لیجیو۔

(۱) مرتیو کے سمے ہندوستان بھومی میں جاکر آتما کی شانتی کے
روح کو ثواب پہونچانے کی غرض سے
بھوجن کرانا اور دکھشنا لینا۔ اور تیرہویں یا
ستر ہویں اور برسی دان وغیرہ لینا۔

(۲) سلونوں پر راکھی بندھوائی کے پیسہ مانگنے
کے لئے در بدر گشت کرنا۔

(۳) دسہرہ پر جوارہ رکھوائی اناج اور نقدی
مانگتے پھرنا۔

(۴) تولد فرزند پر دکشنا لینی۔ (۵) گرہوں کے
نام سے دان لینا۔ (۶) پتر پیترا کے نام سے
روپیہ اینٹھنا۔ اور مردوں کے بہانہ شرادھ کھانا۔

(۷) دیوتا کی پرستش کے لئے فریب سے روپیہ
ٹھگنا۔ (۸) جھوٹھی تیرتھ کے ذریعہ
روپیہ کمانا۔ (جیسے کاشی تیرتھوں کو اعلیٰ مرتبہ
دیکر پیر کشتری آنکے بعد برہمن قرار دیا گیا)

(۹) جھوٹھی جنم پتری بناکر روپیہ حاصل کرنا۔

(۱۰) گرڑ پوران وغیرہ مہاتمیہ کتابیں بیچنا۔

(۱۱) مرتیو کے بعد سکھ ستر ہویں یا تیرہویں
روز ذات کے برہمنوں کا اکٹھے ہو کر بھوجن کرنا
اور اس مرتیو کے بند کروانا۔ اور مرتیوں کے
ہمیشہ گیا۔ پھلگو۔ کورو چھیتر۔ بیہودہ آدمی
استھانوں پر پنڈ کروانا۔

آپ اگر سوکشم درشٹی سے بحثیات کو چھوڑ کر بنا
انکول وچار فرماویں گے۔ تو میں امید کرتا ہوں
کہ یہ بکس ضبط کر کہ بہت سا حال ہیں جسے تھوڑی
مثال کے طور پر آپکے سامنے پیش کیے گئے ہیں
آپکو بھلے پرکار نشچے ہو جاویگا۔ کہ یہ سب کے
سب وید اور سمرتیوں کے محض برخلاف ہیں۔
دیکھئے دھرم دیدوں اور سنت شاستروں کے دوارا

پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ مانع ہے اور چوتھر
کے بعد دوسری دیہہ کرموں کے لحاظ سے
دھارن کرتا ہے۔ تو پھر نہ معلوم پس ماندگان
اسکا کیا تعلق رہتا ہے۔ اور اسکو کس صورت سے
یا یہ برہمنوں کے ذریعہ آنکے لواحقان کیا آرام
یا سکھ پہونچا سکتے ہیں۔ اگر ہمارے سبز دھائی
ہمکو اس امر کا ثبوت دیدیں کہ مرتیو کو اس کے
پس ماندگان کچھ سکھ پہونچا سکتے ہیں اور وہ
کسی کسی صورت میں اس سکھ کو گرہن کر سکتا ہے
تو ہم قائل ہو جاوینگے۔ اور آنکے پیچھے ہو جاوینگے
تجربہ سے معلوم ہوا۔ کہ نادان مذہب اکثر
اس بات سے متفق ہو گئے ہیں۔ کہ یہ سب
باتیں درحقیقت وید اور ست شاستروں کے
در دودہ ہیں لیکن رواج شکل سے چھوٹ سکتا ہے
اور کھانے کمانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ منو گرنتھ
میں لکھا ہے۔ کہ برہمنوں کا دھرم۔ وید پڑھنا
پڑھانا۔ دان دینا اور لینا۔ یگ کرنا اور کرانا
ہے۔ تو پھر نہ معلوم آنکی اولاد در بدر بھیک مانگنی
کیوں پسند کرتی ہے۔ ہم سب گرہستیوں کا فرض
اعلےٰ ہے۔ کہ برہمنوں سے وید کا گیان حاصل
کر کے آنکو بھوجن آنکی آن۔ بستر۔ نقدی
وغیرہ سے امداد کریں۔ کیونکہ برہمن تکمیل ہیں
اور آنکا دھرم پرماتما کا گیان حاصل کرنا اور
پرجا کو ہارک شکشا دینی اور وید پڑھنے کا ہے
اور جس حالت میں کہ ہم اپنے دھرم پر قائم
نہیں ہے۔ اور ہم جیسے ہی مورکھ بن گئے۔ تو
نہ معلوم اپنی دولت کو ہم کیوں اور کس بات
کی عوض میں آنکے ارپن کرتے ہیں۔

آپکو معلوم ہے۔ کہ جو کرم انسان کرتا ہے
اسکے نتائج ضرور اسکو ملیں گے۔ اور چونکہ
پرماتما نیاکاری ہے۔ اس لیے کوئی بھی

کرموں کے پھل بھوگ نتیجہ سے بچ نہیں سکتا
تو پھر نہ معلوم جنم پتری وغیرہ کیا انسان کو
بھلا کر سکتی ہیں۔ آنکے ذریعہ سے پرجا کو
دنیا کیسا اثر پڑتا ہے۔ جنم پتری بنانے [illegible]
صرف یہاں تک مطلب ہے کہ [illegible]
جنم دن معلوم ہے۔ باقی سب گپ ہے کیونکہ
جو شخص کو کرم انکول ہو سکتا ہے۔ اس کو
کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ جنم پتری کا پرچار جیسا
کہ آجکل ہو رہا ہے۔ اس سے پرجا کی [illegible]
بڑی خراب ہو رہی ہے۔ اور فضول خرچ [illegible]
واہیات کام پر صرف ہوتا ہے۔ انسان کو
کوئی دکھ اور سکھ سوائے پرماتما کے نہیں
دے سکتا۔ اور وہ اپنے کرموں ہی کی جزا اور
سزا حاصل کرتا ہے۔ نہ اسکو بیٹھے بٹھائے [illegible]
ہے۔ نہ دیوتا اس سے کبھی ناراض ہوتے
ہیں۔ اور نہ اسکو کوئی گرہ آدمی ستاتی ہیں
انسان کو اگر دکھ ملتا ہے۔ تو جھوٹ
مکاری۔ دغابازی۔ زناکاری۔ شراب خوری
گوشت خوری۔ ہنسا وغیرہ بد کرموں کے
اور سکھ ستیہ اوسکے بھنشوش کرنے
مصیبت کے وقت سادھو ہان رہنے۔ انکی
کی بھگتی کرنے۔ اگنی ہوتر کرنے وغیرہ سے
ملتا ہے۔ اگر کوئی شخص ایسا خیال کرے
کہ بدی کے کرتے ہوئے بھی۔ گرہ۔ پیر
دیوتا وغیرہ کی کچھ ارپن کرنے سے چھٹکارا
ہو جاویگا۔ تو یہ غلط خیال ہے۔ اور اس
خیال کو چھوڑ کر بدی کا تیاگ کرنا چاہیے
آپکو ان اوپر والے درشٹانتوں سے
پرگٹ ہو گیا ہوگا۔ کہ جو کچھ لکھن ہندو
مذہب کی طرف سے پرچار اسوقت [illegible]
ہے۔ وہ محض وید شاستر کے برخلاف

ضمیمہ ست دھرم پرچارک جالندھر ۱۹ فروری سنہ ۱۹۰

ناول

عجیب گمشدگی

یہ ایک نہائت دلچسپ اور بہترین انگریزی ناول کا ترجمہ ہے۔ اسکی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ترجمہ کی زبان نہائت شستہ پاکیزہ صاف اور بامحاورہ ہے۔ حسن و عشق کے ناز و نیاز۔ انسانی جذبات مفارقت کی بیتابی خفیہ پولیس کا طرز تفتیش۔ نیویارک کے قدیمی معزز برآوردہ خاندان کے حیرتناک اسرار ایسے دلاویز انداز میں ظاہر کیئے گئے ہیں۔ کہ آپ اسکو شروع کر کے ختم کیئے بغیر نہیں چھوڑ سکتے۔ کاغذ ولائتی گندہ پر نہائت خوش صاف پر قلم طبع ہوئی ہے۔ قیمت حصہ اول صرف ۸/

المشتہر

خاکسار فضل کریم محلہ رستہ جالندھر شہر

(**نوٹ**) یہ ناول علاوہ مشتہر کے پنڈت رامناتھ صاحب مالک کارخانہ دوا یہ میڈیکل ہال شہر جالندھر کے ہاں سے بھی مل سکتی ہے۔

مطبوعہ ست دھرم پرچارک جالندھر

چند کسوں کا ذکر کرتا ہوں جس

سنگالکر دار کس ستھائے اسکی

(۱) مرتیو کے ہندو شمشان بھو

روح کو ثواب پہونچانے کے

بہوجن کرنا اور دکشنا لینا۔ او

ستر ہویں اور چھاون وغیرہ ل

(۲) سلونوں پر راکھی بندھوا

کے لیئے دربدر گشت کرنا۔

(۳) دسہرہ پر نورتہ رکھوائی ا

مانگتے پھرنا۔

(۴) تولد فرزند پر دکشنا لینی۔

نام سے دان لینا۔ (۶) پتر

روپیہ مانگنا۔ اور پیروں کے

(۷) دیوتا کی پرستش کے لیئے و

مانگنا۔ (۸) جھوٹھی سوگندھ

روپیہ کمانا۔ (جیسے کائستھ

دلیش پیر کشتری آسکے بعد برہمن

(۹) جھوٹھی جنم پتری بناکر روپ

(۱۰) اگر پوران وغیرہ مستحبات

(۱۱) مرتیو کے سمجھ کم ہندو ستھر ہو

روز ذات کے برہمنوں کا اکٹھ

اور اس مرتیو کے پنڈ کروانا۔ ا

ہمیشہ۔ گیا۔ بھگلو۔ کوروچھیتر

استھانوں پر پنڈ کروانا۔

آپ اگر سوکشم درشٹی سے

انکول و چار فرمادیں گے۔ تو

کہ یہ پکس جسقدر کہ بہت سوں

مثال کے طور پر آپکے سامنے

آپکو جملہ پرکار نشچے ہوجاویگا

سب دیا اور مرتیوں کے معنی

دیگر ہر دم دیدوں اور ستا

اور انکی اپنی خود غرضی کے نتیجے تھے - اور
ہر ایک پر چلن، تمدن، رواج اور رسم وغیرہ سے بھی
آپکو بخوبی نتیجہ ہوگا - کہ دھرم کی کہاں تک
مہابھارت کے پشچات اوہ گتی ہوئی - اور
سوامی دیانند جی سے پہلے لوگوں کو ویدک دھرم کا
کس قدر کم خیال تھا جو لوگ کہ اسوقت
مغربی تعلیم اور پالیٹکس کے مداح ہیں وہ خیال
فرماویں - کہ سوامی جی سے پیشتر اس تعلیم کے ذریعہ
ملک کی دینی حالت کہاں تک درست تھی
میرا تو یہہ خیال ہے (اور میں امید کرتا ہوں
کہ آپ سب اس سے متفق ہونگے) کہ دہارمک
حالت کے لحاظ سے بالکل صفر تھا یہہ ترقی
تو ضرور تھی کہ ہندوؤں کی مردم شماری کم ہوتی
جاتی تھی - اور عیسائیوں اور مسلمانوں کی زیادہ
ہوتی تھی - اگرچہ شری سوامی جی کے اپدیش اور
انکے بنائے ہوئے گرنتھوں سے بھارت
ورش میں اس بیس برس کے اندر اتنے معلومات
اور کھوج تو ضرور پیدا ہوگئی ہیں - کہ لوگ دھرم
اپدیش بھی توجہ کے ساتھ سنتے ہیں - اور دھارمک
گرنتھوں کو بھی دیکھتے ہیں - اور تھوڑے بہت
صاحبان دھرم کے عامل بھی ہیں - آریہ سماجیں
کثرت سے ہر شہر اور قصبہ میں قائم ہو گئی
ہیں - ہر قوم والوں کی اپنی قوم کی دہارمک اور
اخلاقی حالت کی درستی کے لیئے علیحدہ علیحدہ
سوسائیٹیں قائم ہوگئی ہیں - عام ہندوؤں نے
دھرم سبھائیں قائم کر دی ہیں - غرضیکہ ہر شخص
کو ست دھرم کی تلاش ہے - مگر ست دھرم کو بافعل
حاصل کرنے کی طرف ابھی تک توجہ بہت کم
ہے - اور ایسا خیال لوگوں کا ہے - کہ دھرم بہت
آسانی سے انسان کو حاصل ہو سکتا ہے - جو محض
غلط ہے - اور انکے ذہن میں منش جیون کو برتھا

گنوانا ایک پرکار کا ادھرم ہے - اس بات کو
میں جانتا ہوں - کہ آریہ سماجوں میں اسوقت
بہت ہی کم آدمی ہیں - بلکہ نہیں ہیں کہ جو پورے
طور پر ویدک دھرم کے پیرو یا عامل ہوں اور
تقریباً ایسے ہیں - جنکے وہ پہلے آشرم
برہمچریہ اور گرہستہ باقاعدہ ورتیت نہ ہوئے
اور نہ ہو رہے ہیں - اس لیئے مجھکو قطعی امید
نہیں ہے کہ اگر آئندہ آریہ سماج کی ایسی
ہی اوستھا رہی تو وہ سچائی کا کیندر رہیگا
بلکہ عملی زندگی انمیں موجود نہ معلوم ہوگی
بلکہ اسکو شخص بچوں کا سا کھیل سمجھیگی -
میں یہہ نہیں کہتا کہ آریہ سماج جو اسوقت
کام کر رہا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے - بلکہ
میں اسکو عین مناسب خیال کرتا ہوں اور
یہاں تک میرا خیال ہے - کہ اگر سوامی دیانند
سرسوتی دھرم کی حفاظت کے لیئے کھڑے نہ
ہوتے اور آریہ سماجیں قائم ہو کر دھرم چالو
نہ ہوتا - تو آج غیر مذہب والوں کا ستارہ
بلندی پر ہوتا اور ہماری ہستی کی طرف اسوقت
آریہ سماجوں میں فیصدی ۲۰ صاحبان
ضرور ایسی ہیں جنکے دلوں میں رات دن
یہی خیال رہتا ہے - کہ دھرم کی جہاں تک
جلدی ہوسکے ترقی ہو لیکن ان صاحبان
کو یاد رہے - کہ کوئی دھرم اسوقت
تک ترقی نہیں کر سکتا - جبتک کہ اسپر
الویہار عمل نہ کیا جاوے - میں ایک چھوٹی
سی مثال دیتا ہوں - جس سے ناظرین نتیجہ
نکال لیں گے - کہ جو حد کہ اسوقت ہو گئی
ہے - اسکے بھی ہمارے بھائی پیرو نہیں
ہیں - اور وہ لوگ جنکو ہم اپنا پوجنیہ خیال
کرتے ہیں - ذرا بھی توجہ اس طرف نہیں

دیتے - اول انسان کا فرض ہے - کہ صبح شام
سندھیا اور اگنی ہوتر کرے آریہ سماج کے
فیصدی ۹۰ ممبر اور تقریباً کل اپدیشک
اور رانیہ سبھاسد اس کام کو پورے طور
پر بجا نہیں لاتے - علے الصباح چارپائی
سے اوٹھ کر شوچ وغیرہ سے فارغ ہو کر سندھیا
ہر ایک شخص کر سکتا ہے - اور اسی طرح شام کو
اور نہ اسمیں کسی کو عذر ہو سکتا ہے - بلکہ
آریہ سماج میں جو پنڈت اور اپدیشک اور
بڑے بڑے امیر کبیر آدمی ہیں - انکو ہر وقت
سب سامان میسر ہیں - پھر اگر وہ اس کام کو نہ
کریں تو بڑے افسوس کی بات ہے - اگر
ایک اپدیشک صاحب کسی ایسی جگہ تشریف
لیجاویں - کہ پہلے وہاں پر آریہ سماج کا چرچا
نہ ہوا ہو - اور وہ وہاں پہونچکر پرچار کریں
اور صبح شام خود سندھیا تو نہ کریں لیکن
اس بارہ میں اپدیش کریں - تو کیا آپکو
یقین ہے - کہ وہاں کے لوگ سندھیا کرنا
اپنا فرض سمجھیں گے - ہرگز نہیں - اسی طرح
جو کچھ اپدیش کیا جاوے - اور اگر اپدیش
کرتا میں وہ گُن نہ پائے جاویں تو اثر نہیں
ہو سکتا یعنی ہمارے پنڈت صاحبان جو
سندھیا کرتے ہیں - وہ صرف راند کاٹتے
ہیں - اور تقریباً سب اگنی ہوتر نہیں کرتے
اور بعضوں کو ہمنے دیکھا - بارہ بجے سندھیا
کرتے ہیں - بعض چارپائی پر بیٹھے ہی
سندھیا کر لیتے ہیں - پھر فرمایئے کیا خاک
عملی زندگی پیدا کرینگے - ہمارے پنڈت صاحبان
اپدیشکان اور آریہ سماج کے سبھاسدان کا
سب سے پہلے یہہ فرض ہے - کہ وہ حتے المقدور
ویدک دھرم کے انکول جس وقت اور زندگی

کو علمیں لا سکتے ہوں۔ ضرور ہمیں لا دیں کیونکہ عملی زندگی کو ہی دیکھ کر مخالف پست ہوتے ہیں۔ اور اپنے دھرم میں ترقی اور جلوہ ہوتا ہے۔ آریہ سماجوں کا فرض ہے کہ وہ اوشیہ ہی ہمارے حالت کے درست کرنے کی طرف جلدی متوجہ ہوں۔ کیونکہ ہمارے غافل ہونے کی وجہ سے ہماری آئندہ سنتان پر کچھ اثر نہیں پڑیگا۔ آریہ سماجیں اسوقت ایمان اپنا کام کر رہی ہیں۔ اور دھرم کا قطعی خیال نہیں ہے اگر آئندہ پکشپات ضد اور اکھیان کو چھوڑ کر پھر حسب ذیل نکتوں پر دھیان دلویں۔ تو میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ ضرور کامیاب ہونگے۔ جو آریہ سماج کے سبھا سد اور سبھا کے وڈ رہ خیالات والے ہیں ان کو عملی زندگی حاصل کرنے کے لیے پریرنا کرے۔ اور ہر مہینہ میں ایک دفعہ ایسی سبھا ہوا کرے۔ اور جس میں ان کا امتحان لیا جایا کرے۔ یم اور نیم کے سادھن انکو سکھلائے جاویں۔ سندھیا اور اگنی ہوتر کرنیکی تاکید۔ شدہ آچار رہنے کی ہدایت۔ سدھانتوں کی واقفیت۔ بھاشا سیکھنے کی طرف رجوعیت۔ اخلاقی اور مجلسی تعلیم سنسکاروں سے واقفیت۔ سب کچھ جو دھارمک زندگی پیدا کرنیکے ضروری ہیں انکو سکھلائے جاویں۔ اور ہر ماہ میں سبکو اکٹھا کر کے امتحان لیا جایا کرے۔ اور سختی نہ ہونی چاہیے۔ بلکہ ضرورت پڑنے پر کیا جاوے بار بار موقعے دیے جاویں۔ لیکن سبھا ہر ماہ میں ضرور ہو۔ اور سب ایک جگہ ضرور اکٹھے ہوا کریں۔ اور امتحان بھی لیا جایا کرے اگر

کوئی صاحب انہیں اپنی کسر شان سمجھیں۔ تو انکو ضروری لازم ہے کہ وہ سبھا میں شامل ہونے کے لیے جلدی مائل ہوں۔ کیونکہ باقی ممبر سبھا سد ان کی قلعی کھلنے پر انکو نادم ہونا پڑیگا۔ ممتحن اور استاد جو اس کام کے لیے مقرر ہوں۔ وہ سدھانتوں سے پورے طور پر واقف ہونے چاہیے اور نیز عامل اور شدہ آچار بھی ہوں۔ اگر کسی سماج میں حسب منشاء ایسے صاحبان نہ ہوں۔ تو جو سب سے بہتر ہوں انکو مقرر کیا جاوے۔ یہ سبھا بحث مباحثہ کرنے کے لیے نہ ہوگی۔ بلکہ واقفیت اور تعلیم اور انکے پرکھنا کے لیے ہوگی۔ جو جو سوالات انسان کی طبیعت میں پیدا ہوتے ہیں وہ سب کے سب سوامی جی کی تصنیفات میں موجود ہیں۔ انکو پڑھنے سے سب کچھ معلوم ہو جاویگا۔ اس کے علاوہ پوری عملی زندگی حاصل کرنے کے لیے بھی ضروری ہے۔ کہ ہم کچھ سامان پیدا کریں۔ اگر ہم اسکی طرف متوجہ نہ ہونگے اور زمانہ گزرتا گیا۔ تو آپ کو یاد رہے کہ برہمچرج آشرم کی اوستھا بہت زیادہ خراب ہو جاویگی۔ برہمچریہ آشرم کی اوستھا خراب ہونے سے کیسی درگتی دیش کی ہو رہی ہے۔ منش سولہ سترہ برس کی عمر تک ہی نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔ اور کسی کرم کا نہیں رہتا بلکہ ہوجاتا ہے اولاد پیدا کرنے کی مرد و عورت کو زیادہ فکر رہتی ہے۔ دھرم کا مطلق خیال نہیں رہتا پرماتما کو بالکل حاصل نہیں کر سکتا۔ اور پچیس برس تک گویا برہمچریہ اور گرہست دونوں کو بھگت کر عدم کا راستہ لیتا ہے۔ کہاں سو برس۔ اور کہاں پچیس سال۔ مقابلہ کیجیئے

برہمچریہ اوستھا کے خراب ہونے سے آئندہ جب تک منش زندہ رہتا ہے۔ اس سے کچھ بہتری کا کام اور نہ پراوپکار ہو سکتا ہے۔ اور سردا دکھ اور کلیش میں ہی پھنسکر (اگر پرماتما کی بھگتی بھی کی تو بغیر مہاراج کے سامنے سر رگڑ لیا) اپنی زندگی گذار دیتا ہے۔ اس لیے ہمارا اس نیچ اوستھا کو دیکھتے ہوئے ضرور فرض ہے کہ چاروں آشرموں کو قائم رکھنے کے لیے ویدانکول نبھانے کے لیے کچھ سامان پیدا کریں اور اس نیچ بکار یہ کے پرجاوت کرنے میں ہم ذرا بھی اوداس نہ ہوں۔ کیونکہ نیک کام کے لیے ہر وقت ایشور سہایتا کرتے ہیں ہمکو اپنی سنتان کے باقاعدہ دھرم میں پرورت ہونے کے لیے ضروری ایک گورکل استھاپت کرنے کے لیے سوچ اور غور کرنا چاہیے تاکہ ہماری سنتان ۲۵ سال تک برہمچریہ رکھتی ہوئی شاریرک بل پیدا کرے۔ اور ویدوں کی تعلیم سے۔ جو کہ برہم ودیا اور آتمک اُنتی کا بھنڈار ہیں ماہیت حاصل کریں۔ اس آشرم کی تکمیل کرنے سے وہ آئندہ آشرموں کو بھلے پرکار طے کر سکتے ہیں۔ اور یہ انکی خود اختیاری ہے صرف پہلا ہی آشرم ہے۔ جو کہ تعلیم کا محتاج ہے۔ اور اسی کے سدھار میں ہم سب کو کوشی ہوکر پریشرم کرنا چاہیئے۔ مناسب تو یہ تھا کہ ہر صوبہ کا جدا جدا گورکل ہوتا لیکن چونکہ پنجاب کے سوائے باقی صوبہ جات کی پہلی مذہبی سبھائیں اور سماجیں کمزور حالت میں ہیں۔ اس لیے مناسب اسوقت یہی ہے کہ پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے ہی اس نیک اور پسندیدہ کاریہ کا آرمبھ کیا جاوے پبلک کو سر دست یہ خیال پیدا ہوگا۔ کہ ہم

اِس کام پر بہت لگیگا۔ اور نیز منڈ پست وغیرہ شدہ آچاریہ الادق دستیاب نہ ہو سکینگے۔ اگرچہ یہہ بات درست ہے۔ الا اگر سکا۔ ودائی کو کسی وقت بھی جاری کیا جاوے۔ تو جب اُس کے اجرا کا فکر ہوگا۔ یہی مشکلات پیش آوینگے۔ آریہ ورت میں اِسوقت بھی بہت سے ودوان موجود ہیں۔ اگر لالٹس ملر کے انکو معقول تنخواہیں دیجاویں۔ تو وہ ضرور آکر کام کو کرنا کرینگے۔ خرچ کے لحاظ سے پرتی ندہی سبھا کو زیادہ تکلیف نہ ہوگی۔ کیونکہ جو صاحبان اپنے بچوں کو گوروکل میں بھیجیں گے۔ اُنکے خرچ کے وہ ذمہ وار ہونگے۔ اور متفرق اخراجات کا دینا بھی اُنکے ذمہ ہوگا۔ صرف اُستادوں کی تنخواہ پرتی ندہی کو دینی پڑیگی۔ اسکے لیئے جوں جوں وید پرچار فنڈ میں گنجایش ہوتی جاویگی (جیسے کہ پر طبیب سمہ میں ہو رہی ہے) تیوں تیوں خرچ نکالا جاویگا اور اسکے علاوہ ایک علیحدہ فنڈ گوروکل کے لیئے قایم کردیا جاوے۔ تاکہ موقع بموقع لوگ اُنہیں چندہ دیا کریں۔ اگر اس کام کو جاری کردیا جاوے تو میں قوی امید کرتا ہوں۔ کہ ضرور چل نکلیگا۔ اور اسکے چل نکلنے پر گویا یہہ سمجھا جاویگا۔ کہ اب بھارت ورش کے بھاگیہ اودے ہوئے۔ یہہ گوروکل آب و ہوا کے لحاظ سے کسی پہاڑی مقام پر ستھاپت کیا جاوے اور آریہ لڑکے ہی صرف اُسمیں داخل کیئے جاویں۔ اور نہیں۔ آریہ بھائیوں کو نوٹس دیا جاوے۔ کہ انہیں سے کون کون صاحبان تیار ہیں۔ جو اپنے لڑکوں کو گوروکل میں بھیج سکتے ہیں۔ اگر نیس لڑکے بہم پہونچ جاویں تو پھر نیڈلان کا نوٹس دینا چاہیئے۔ اور اُس کے بعد گوروکل کے ستھاپت کرنے کا فکر کیا جاوے بہت سے صاحبان اس ضمن میں یہہ بھی وچار فرمادینگے۔ کہ راج بھاشا انگریزی ہونے کے سبب گوروکل کے تعلیم یافتہ انگریزی نہ پڑھنے کے سبب ملازمت سرکاری سے محروم رہیں گے اول تو یہہ خیال اُنکا غلط ہے۔ کیونکہ ہمارا دھرم وہ دھرم صرف یہی نہیں ہے۔ کہ ہم خواہ مخواہ ملازمت سرکاری کرنے کی طرف ہی جھک جاویں۔ اور کئی قسم کے روزگار ہمارے لیئے موجود ہیں۔ مثلاً تجارت۔ بیوپار کھیتی کرنا دوکانداری وغیرہ وغیرہ۔ اگر بالفرض یہہ خیال بہت کچھہ لوگوں کے دلوں میں جگہ کر گیا ہے۔ تو اگر انگریزی کی تعلیم بھی بقدر مناسب دیجاوے تو کچھہ ہرج نہیں ہے۔ تاکہ سرکاری ملازمت کے فوائد سے بھی لوگ محروم نہ رہیں بیشک اس کام کا چلانا بڑا کٹھن ہے۔ اور اس کے لیئے بہت سوچ اور فکر درکار ہے۔ لیکن سردست اس کام کے لیئے شدہ آچاریہ پرشوں کا دستیاب ہونا ضروری ہے۔ اگر ایسے پرش ملجاویں تو پھر کام نہیں اٹک سکتا۔ صرف سکیم تعلیم بڑے بڑے عالی دماغ صاحبان کے مشورہ سے زمانہ حال اور گزشتہ کا مقابلہ کرتے ہوئے تیار ہونے چاہیئے۔ تاکہ بعد میں کچھہ خرابی پیدا نہ ہو۔

انت میں میری یہہ پرارتھنا ہے۔ کہ ہر ایک وچارشیل مہاشیہ کو اس میرے لیکچر پر ضرور دھیان دینا چاہیئے۔ اور اپنی رائے سے اخبار دوارا سوچت کریں کہ آیا یہہ کام چل سکتا ہے یا نہیں۔ اور اگر نہیں چل سکتا تو اُسکے مشرح وجوہات کیا کیا ہیں۔ معاملہ بہت گوڑھ وچارنیہ اور بحث طلب ہے۔ ہم سب کو ضرور ایسے سامان مہیا کرنے چاہیئیں کہ جس سے یہہ کام جاری ہو جاوے۔

اسوقت آریہ سماجوں کو جب فیل کا نوٹس کی تکمیل کیطرف ضرور دھیان دینا چاہیئے۔

(۱) باقاعدہ ویدک دھرم میں پرورش ہونے کے لیئے گوروکل قایم ہونے چاہیئیں۔

(۲) استری شکشا کے لیئے ہر جگہ پاٹشالائیں کھولنی چاہیئے۔

(۳) استری جاتی کے شکشا دینے کے لیئے اودھیاپکائیں تیار کرنی چاہیئے۔

(۴) ویدوں کا پرچار کرانے کے لیئے لائق پنڈتوں کو بذریعہ قایمی اوپدیشک کلاس پیدا کرنا چاہیئے۔

(۵) ٹریکٹ سوسایٹی اور سوامی کرت گرنتھوں کے ہر زبان میں ترجمہ کرنے کے لیئے دوسری سوسایٹی تجویز کرنی چاہیئے۔ تاکہ پبلک بذریعہ تحریر ویدک دھرم سے بخوبی واقف ہو جاوے۔ میں یہہ بھی امید کرتا ہوں۔ کہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے ممبر اور سرکاری بھی ضرور گوروکل کے معاملہ میں غور فرمادینگے۔

راقم
کرپارام از کرنال

سماجی خبر

ہمارے متر لالہ پربھو دیال اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر رام نگر سے پھول لکھتے ہیں کہ پنڈت رام تن جی نے ۱۴ و ۱۵ - ۲۶ - جنوری ۱۸۹۷ء کو یہاں منڈیاں اور پھولوں میں ویدک دھرم کا پرچار کیا جسپر ایک صاحب پنڈت کشنداس نے وید پرچار فنڈ کے لیئے ایکرو پیہ دان دیا۔ ۳۱۔ جنوری کو وہاں پر سماج قایم ہونیکی امید ہی فائدہ ہوگیا ہوگا۔ اور لالہ جی پنڈت رام رتن جی۔

کو کھنڈ ایکشن میں پرچار کے لیئے مقرر کرنے کی آریہ پرتی ندھی سبھا سے تو بین کرتے ہیں۔

لودھیانہ میں ایک ذی عزت خاندان میں سے دو بھائیوں کی آپس میں لڑائی ہوئی تو چھوٹے بھائی کی عورت نے اپنے جیٹھ کو ایسے ناشائستہ کلمات کہے کہ جس سے صاف پایا جاتا تھا کہ وہ عورت استری شکشا کے لیئے پکار رہی ہے۔

تھانیسر آریہ سماج کو قومی شہسواروں کی شکشا چاہتی ہے۔ کیونکہ سماج کے ہفتہ واری جلسوں اور لیکچروں کی کچھ ضرورت نہیں لوگوں کو خود ہی سب کچھ معلوم ہے۔ پرچار کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

سرہند دام ہاگیوں کا ایک گڑھ ہے۔ پر مہنشر ٹھاکر دت اور پنڈت آتما رام نے ایک روز بحاضری ۱۵۰ ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ اثر اچھا پڑا۔ اور قصبہ بسی علاقہ پٹیالہ میں بھی بحاضری ۳۰۰ پرچار کیا۔

قصبہ شاہ آباد میں پر مہنس ٹھاکر دت نے ۲۶-۲۷-۲۸ جنوری ۱۹۱۶ء کو ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

پٹیالہ آریہ سماج کا باقاعدہ تعلق آریہ پرتی ندھی سبھا سے ہو گیا ہے۔ امسال واں کے لیئے انتخاب عہدہ داران بتفصیل ذیل ہوا ہے۔ پنڈت رمیشور پرشاد پریسیڈنٹ۔ لالہ امر ناتھ صاحب وائس پریسیڈنٹ۔ لالہ گلونت رائے صاحب منتری۔ لالہ بھگوانداس صاحب اپ منتری۔ لالہ جیرامداس صاحب خزانچی۔ لالہ سنت لعل صاحب لیکا دھیکش۔

موضع جبر تحصیل ... ضلع سیالکوٹ میں آریہ سماج قائم ہونے سے پیشتر پنڈت لالہ متھرا داس جی ویدک دھرم ... پرچار ... نے

میں ناروال سے پنڈت برکت رام لالہ ... جی شامل ہوئے۔ پھر لوپایک پنڈتوں سے شاستر ارتھ ہوا جس سے پورانک پنڈتوں کو ہار ماننی پڑی۔

افسوس کہ دھرم سبھا کیرالی کا خاتمہ ہو گیا جس مکان میں دھرم سبھا کا جلسہ ہوا کرتا تھا اس مکان نے اب وہ مکان طوائفوں کو کرایہ پر دیدیا۔ اس سبھا نے آریہ سماج کو اکھاڑنے کے لیئے بہت ہاتھ پیر مارے تھے۔

قصبہ بب گڑہ ضلع دہلی ایک بڑا بھاری پوپ گڑھ ہے۔ وہاں پر آریہ خیالات ہمارے بھائی ڈاکٹر نور سندر لال صاحب کے جو آجکل کھودیا ہیں پھیلائے ہوئے ہیں۔ بلکہ ایک آریہ سماج بھی قائم کیا تھا۔ جو بباعث نہ پہونچنے پرچارک کے بند ہو گیا تھا۔ اب ۱۸۔ جنوری کو پنڈت فتح سنگھ جی کا افسوس ہے کہ دیہانت ہو گیا۔ انکے بھائی دلیپ سنگھ جی کا ارادہ مرتک سنسکار ویدکت کرانیکا تھا۔ مگر ادھر سے لوگ انہیں تنگ کرتے تھے۔ اتفاق سے لالہ شب لال منتری آریہ سماج پلول آگئے۔ انکی معرفت سے مرتک سنسکار ویدکت ہوا۔ سنسکار کے بعد بھی کوئی پورانک رسم عمل میں نہیں آئی۔ بلکہ ۱۳ یوم تک گایتری منتر کا جاپ جاری رہا۔ پرماتما پنڈت جی کے سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں۔ دوسرا سنسکار انہی دنوں میں موضع چنداول میں پنڈت گنو دت صاحب پٹواری کے والد کا مرتک سنسکار ویدکت ہوا۔ تیسرے روز لالہ شب لال ہمراہی ڈاکٹر صاحب قانونگو تحصیل ہیڈ ماسٹر صاحب تشریف لائے۔ اور ایک عمدہ ویاکھیان دیا۔

۲۴ جنوری ۱۹۱۶ء کو پنڈت گنگا ... آئے

صاحب نے دو روز تک ویدک دھرم کا پرچار کیا جسکا اثر یہ ہوا کہ از سر نو آریہ سماج قائم ہو۔ انتخاب عہدہ داران حسب ذیل ہوا۔ لالہ گنگا رام پردھان۔ لالہ ملوک چند اپ پردھان۔ لالہ بخت اور لال قانونگو منتری۔ لالہ ... اپ منتری۔ لالہ متھرا داس کوشادھیکش۔ لالہ رام سرن پستکادھیکش۔

کھیرہ افغانان ضلع سہارنپور میں یکم فروری کو لالہ گنپتی لال صاحب کے لڑکا پیدا ہوا۔ جات کرم و نام کرن سنسکار ویدکت ہوئے۔ پھر لالہ صاحب نے ایک روپیہ وید پرچار فنڈ ممالک مغربی و شمالی کو دیا۔ اس سماج نے بھی بسنت پنچمی کے روز اول صبح کے وقت سنکیرتن کر کے لالہ آسا رام صاحب کے بھائی کے لڑکے کا یگیوپویت سنسکار ویدکت کرایا۔ ہم سماج کو وہاں سے تیسرے پہر سماج مندر میں مہاشہ پیارے لال اپدیشک سبھا سہارنپور نے ایک ویاکھیان دیا جس کے بعد لالہ گنپتی لال جی نے ... سمجھایا ... سیر کو بند ... بسنت پنچمی کے ... روز اول صبح کو لالہ ... کے گھر ... کا ... سنسکار ویدکت ہوا۔ اور چونکہ پہلے نام کرن سنسکار نہ ہونے کی وجہ سے نام نہیں رکھا گیا تھا۔ اس لیئے اب کرشن کمار نام رکھا گیا۔ لالہ صاحب کے بچوں نے پہلے سخت مخالفت کی لیکن بعد اپنے ہی ہاتھ سے سب کام کرنا شروع کیا۔ ساتھ بھائیوں کو برتی بھوجن دیا گیا۔ اسکے بعد گلی کوچوں میں نگر کیرتن ہو کر مبلغ ... روپیہ ... پاٹشالا کے لیئے اکٹھے ہوئے۔

قصبہ حافظ آباد میں بابو بھگوتی پرشاد اور ماسٹر گوبند سہائے نے یکم ... سے ... کے ... لوگوں کو ...

لکھوں سے خبردار کیا۔

پنڈت رام رتن جی اوپدیشک کی کوششوں سے رجھورہ علاقہ پٹیالہ میں ایک نیا آریہ سماج قائم ہو گیا ہے۔ ۱۱ ممبر درج رجسٹر ہیں۔ لالہ گورکھ رام جی پردھان اور لالہ رام رچھپال جی منتری مقرر ہوئے ہیں۔ لالہ اننگر رام اور لالہ دیارام ممبران نے مانس کا کھانا چھوڑ دیا۔ اس گرد و نواح میں خصوصاً برنالہ نابھہ وغیرہ علاقہ پٹیالہ میں پرچار کی اشد ضرورت ہے کیونکہ اس طرف عیسائی زیادہ کام کر رہے ہیں۔ منڈل کے اوپدیشک اس طرف ضرور توجہ کریں۔

لالہ خانچند جی رڑکی سے لکھتے ہیں کہ بابو گوکل چند جی سب اوورسیر کلاس کے متعلم نے آج سے پرن کیا ہے۔ کہ جو صاحب میرا ایک دفعہ کا جھوٹ ثابت کرے گا۔ اسکو ایک روپیہ بوجہ ڈنڈ ادا کرونگا۔ چنانچہ ایک روپیہ بطور پیشگی میرے پاس جمع کر دیا ہے۔ جو رڑکی سماج میں امانت رکھا جاویگا۔ بیشک جھوٹ کے تیاگ کا یہ اپاؤ عمدہ ہے۔

جگراؤں آریہ سماج کے ممبروں نے بتقریب بسنت پنچمی صبح کو ہون کر کے نگر کیرتن کیا اور شام کو لالہ کشن گوپال جی نے اس تیوہار کی اصلیت پر ایک پرجوش لکچر دیا۔

مہتہ [illegible] **ٹھاکر داس جی** نے قصبہ جگادھری میں ۶ فروری ۱۹۰۶ء سے چار روز لکچر دیئے۔ حاضری کمرہ بھر کر اوسط ۳۰۰ رہی۔ پرچار کا اثر ایسا ہوا کہ دو صاحبان نے سماج کی ممبری قبول کی۔

آج خبر آئی ہے۔ کہ پنڈت رام رتن جی اوپدیشک نے ۱۵ جنوری کو رامپورپھول میں اور [illegible] پرچار کیا۔ اور بہت عمدہ [illegible]

آریہ سماج ستھاپت ہو گیا۔ ایک صاحب نے ایک روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دیا۔

بسنت کے روز آریہ سماج حافظ آباد کے ممبروں نے بہمراہی طالبعلمان اینگلو سنسکرت نگر کیرتن کر کے سماج مندر میں واپس آ کر پنڈت اننت رام جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور طالبعلموں نے بھجن گائے۔

لالہ خوشحالی رام اسٹیشن ماسٹر بھیل نے ایک ماہ کی رخصت لیکر ذیل کے قصبات و گراموں میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ لائل پور۔ چنیوٹ۔ حافظ آباد۔ گوجرانوالہ۔ ملتان میانمیر۔ موضع کوہالی۔ اگر سب کل ملازم پیشہ بھائی ایسا کیا کریں۔ تو بیدک دھرم کا کتنا حصہ بڑھا سکتے ہیں۔

لائل پور میں آریہ سماج مندر کے لئے زمین لی گئی ہے۔

واقعہ ۷ فروری ۱۹۰۶ء کو پشاور آریہ سماج کے سبھاسدوں کا اجلاس واسطے انتخاب عہدہ داران آئندہ سال سبھا ۱۹۰۶ء کے سماج مندر میں بموجودگی ۳۰ سبھاسدان کے ہوا۔ جبکہ بعد بہت مباحثہ و کشمکش کے بابو گجومل پردہان قرار پا چکے۔ تو تخمیناً نصف ممبران مایوس ہو کر مندر چھوڑ گئے۔ اور باقیماندہ نصف سبھاسدان کے ووٹ سے جو آخیر تک موجود رہے۔ عہدہ داران ذیل قرار پائے۔ لالہ پرمیشوری داس وہ لالہ کرم چند اپ پردہان۔ لالہ سالگرام بی اے ہیڈ ماسٹر منتری۔ ماسٹر یوگراج اپ منتری ڈاکٹر سکھ نندی رام خزانچی۔ لالہ کانشی رام جی پستکادھیکش۔ لالہ بھگت رام بی اے۔ بابو لال رام و بابو سردیال پرتشٹت ممبران۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت رام رتن جی پرچارک نے مندرجہ ذیل گراموں میں اوپدیش کیا۔ گوبند گڑھ رائے کوٹ۔ لدھیانہ۔ رامپورپھول۔ الھور۔ کھنہ۔ لبی۔ باگڑیاں۔ امر گڑھ مالیر کوٹلہ۔ جرانہ۔ گوبندوال۔ مراز کھ دواہر۔ کلال جرا۔ جھل رہے۔ برنالہ بکھتر۔ کوٹھے کپورا۔ جیتو۔ بھٹنڈا۔ رجھورہ شہر بھوپال۔

حکیم سنت رام جی پرچارک نے ضمن بکھت گراموں میں پرچار کیا۔ لالہ موسیٰ۔ ہیلاں پھالیہ۔ دنکہ۔ بھوپال والہ۔ ساہووالہ مالومہار۔ پسرور۔ شہزادہ۔ ظفروال۔ کھوچونڈہ قلعہ سوبھا سنگھ۔ ناروال۔ جسٹر۔ رعیہ بدوملی۔ داؤد۔ بھاگو والہ۔ بھنگالی کلاں۔ اجھرا۔

لالہ متھرا داس جی پرچارک نے لودھیانہ رائے کوٹ۔ مالیر کوٹلہ۔ گپ۔ سنگھن وال۔ بھوگیوال۔ سیر خورد۔ دودہان۔ بٹالہ۔ بھاگو والہ۔ گھنیے کی۔ دالم نگل۔ کلانور۔ جسٹر میں پرچار کیا۔

پنڈت لال من پرچارک نے۔ دسوانہ جلووالی ساٹھ گڑہ۔ منگلی۔ فتح خاں۔ ڈیرہ غازیخاں کنڈرہ۔ بیہل۔ شر تونسہ۔ بھینی۔ سینجووال۔ چک پوارہ۔ قصور۔ بکیتر۔ نگلہ فاضلکا۔ فیروزپور شہر و چھاونی میں پرچار کیا۔

لالہ بخشیش رام پرچارک نے۔ ہانسی۔ بوانی۔ بامبلا۔ جھانگ۔ پلوائی۔ دہلی۔ صدر دہلی پورانہ قلعہ۔ مسجد موٹھ۔ مہرولی۔ چراغ دہلی عرب سرائے۔ محمد آباد۔ ڈیوٹہ۔ تھانیسر۔ نظام آباد۔

دھنتوری بیر ۔ انبالہ چھاونی ۔ بھاگووا ۔ دینا نگر کلنج پور ۔ میانمیر ۔ اچھرا ۔ جوئیاں چھانگا مانگا میں پرچار کیا۔

پنڈت آتمارام جی پرچارک نے یکم جنوری سے ۲۵ تک شاہ آباد ۔ اسمٰعیل آباد ۔ ٹھکر ۔ لیسی ۔ سرہند گھنولی میں پرچار کیا۔

پنڈت نولارام سندھی پرچارک نے کدو بندر حیدرآباد ۔ غریب آباد ۔ کھر نیا ۔ پورانہ پوہاری باجی جہیشور ۔ گھوٹکی ۔ میرپور ماتھیلو ۔ خیرپور ناتھن شاہ ۔ امادورا ۔ روہڑی ۔ کراچی میں پرچار کیا۔

(**نوٹ**) رامپور پھول ۔ رجپورہ ۔ ہیلاں ضلع گجرات ۔ جستر ۔ داود ضلع سیالکوٹ ۔ اچھرہ ضلع لاہور ۔ چانگ تحصیل بھوانی ۔ گھنولی ۔ بھوگڑہ ملب گڑھ ۔ جگادھری میں نئے سماج قایم ہوئے ہیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی و اودھ

پنڈت بھوشن شرما جی اوپدیشک نے ۴ لغایت ۷ جنوری ۱۸۹۷ء کو موانہ ضلع میرٹھ میں سبھا ضری اوسطہ ۵۰۰ اور ۸ لغایت ۱۲ جنوری سنوتا میں سبھا ضری اوسطہ ۴۰۰ اور ۱۸ کو نگلہ پیرو میں سبھا ضری ۵۰ اور ۲۲ لغایت ۲۴ پھلاودہ میں سبھا ضری اوسطہ ۳۰۰ اور ۲۵ کو لاوڑ سبھا ضری ۱۵۰ اور ۲۶ و ۲۷ کو لبھی میں سبھا ضری اوسطہ ۶۰ ویدک دھرم کا پرچار کر کے ۲۸ کو میرٹھ سے ہوتے ہوئے ۲۹ کو مرادآباد پہونچکر ۳۱ کو سماج مندر میں ویدپاٹھ کیا۔ پنڈت پریاگ دت جی نے ۸ جنوری کو ملاون ضلع بلند شہر میں سبھا ضری ۵۰ اور ۹ کو ڈبائی سبھا ضری ایک سو اور ۱۰ و ۱۱ کو دانا پور سبھا ضری ۴۰ اور ۵۰ اور ۱۲ و ۱۳ کو پنڈراول میں ویدک دھرم کا پرچار سبھا ضری ۵۰ کرتے ہوئے ۱۴ کو پھاسو میں پہونچے۔

پنڈت پریاگ دت جی اوپدیشک ممالک مغربی و شمالی و اودھ

بتاریخ ۲۳-۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء کو سیکر ضلع بلند شہر اوسطہ حاضری ۲۵ میں ۲۶-۲۷-۲۸ جنوری کو نگلہ محی الدین پور اوسطہ ۷۰ کی حاضری میں ۲۹-۳۰ کو برنولی سبھا ضری پچاس ۳۱ کو پھر نگلہ محی الدین پور میں سبھا ضری ۵ یکم فروری خورجہ میں سبھا ضری ۵۰۰ دوسرے کو ہراری میں سبھا ضری ۱۵۰ اور تیسری کو اچھیجا کے میلہ پر حاضری قریبا ۱۳۰۰ ۔ چوتھی کو پھر نگلہ محی الدین پور میں حاضری ۴۰ پانچ اور چھ کو چھورہ باس میں سبھا ضری اوسطہ ۱۲۵ اور ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

قصبہ چھبورہ میں پنڈت نند کشور جی کے اور لوگوں سے نیا آریہ سماج قایم ہوا۔ مہاشہ ... جی منتری آریہ سماج سیکر نے وید پرچار فنڈ کو ایک روپیہ دان دیا۔

اشتہارات

چھپ رہا ہے

(۱) (۲)

ویدودیا کے زمانہ حال میں لاثانی پنڈت اور آریہ سماج کے مشہور بانی سری سوامی دیانند سرسوتی کا جیون چرتر (سوانح عمری) اردو زبان میں چھپ رہا ہے حجم اکثر ۶۰۰ صفحہ تقطیع ۲۰×۲۶ قیمت للعہ (پانچ روپیہ آٹھ آنے) چھ ماہ کے عرصہ میں یہ جیون چرتر چھپکر شایع ہوگا۔ اس لیے جو صاحب پہلے سے ہی خریداری کی درخواستیں بھیجدینگے۔ ان سے للعہ کے بجائے صرف ۳ (تین روپیہ آٹھ آنے) ہی قیمت لیجائیگی۔

یہہ کتاب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے زیر اہتمام شایع ہو رہی ہے۔ اس کتاب کے لیے ضروری علمی ذخیرہ ہندوستان کے مختلف حصوں سے بہم پہونچانے کے لیے سبھا کا بہت سا روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ لیکن خوشی کی بات ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام جنکے کہ سپرد یہہ کام ہوا تھا۔ انہوں نے اسکو اچھی طرح سے نبھایا ہے۔ سوامی جی کی دو عمدہ تصویریں بھی دستیاب ہوئی ہیں۔ انپر سے عمدہ شبیہہ چھپوا کر کتاب کے ساتھ لگائی جاوینگی۔ ساتھ ہی ایک ہندوستان کا نقشہ ہوگا جسمیں ان مقامات کو دکھایا جاویگا جہاں کہ سوامی جی ویدک دھرم اوپدیش کرتے ہوئے پدھارے تھے۔ غرضیکہ ہر طرح سے یہہ کتاب کو بہت اور مفید بنانے کی پوری کوشش کیگئی ہے۔ یہہ کتاب عمدہ سفید کاغذ پر لاہور کے مشہور مطبع سفید پریس میں چھپ رہی ہے۔ ایک ہزار صفحوں کی ضخامت پر بھی اسکی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ کرپا کر کے درخواست خریداری پتہ ذیل پر فوراً ارسال فرماویے

المشتہر پنڈت امین چند کلارک دفتر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب (وچھووالی) لاہور

نہایت ضروری اعلان

چونکہ کشن سروپ دسا ایڈیٹر و منیجر اخبار انیس ہند و مطبع ودیا درپن میرٹھ کو بوجوہات چند در چند معطل کر دیا گیا ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا ناظرین اخبار و عوام سے درخواست ہے کہ کسی قسم کی خط و کتابت متعلق مطبع و اخبار انیس ہند و ترسیل زر نقد وغیرہ نامبردہ کے نام سے نہ فرماویں۔ بلکہ ترسیل منی آرڈر و رجسٹری ہائے خاص بنام مجیب مشتہر و دیگر خطوط و پیکٹ ہائے و تبادلہ کے اخبارات و پاسل وغیرہ متعلق مطبع و اخبار انیس ہند صرف بلفظ ایڈیٹر و منیجر اخبار یا منصرم مطبع ودیا درپن میرٹھ کیجاوے کشن سروپ کا نام ایڈیٹری یا منیجری میں نہ ہونا چاہیئے۔ اگر کسی قسم کی خط و کتابت یا ترسیل زر وغیرہ کشن سروپ معطل شدہ کے نام سے ہوگی تو کارخانہ ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا۔ المرقوم ۱۰ فروری ۱۸۹۷ء **المشتہر** امیچند ولیش پروپرایٹر اخبار انیس ہند و مطبع ودیا درپن میرٹھ

تینتیس سال زندگی بچاتی کر رہے

تندرستی حاصل کرنے کے لئے نادر موقع

مفصلہ ذیل ادویات ریاست بہاولپور کے نہایت مشہور و معروف تیس برس نیک نیت جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب میر حسن فزیشن و میڈیکل افسر حضور نواب صاحب بہادر ریاست بہاولپور نے میڈیکل کالج سے ایجاد فرمائی ہیں کہ جنکو نہایت کامیابی کیساتھ ڈاکٹری کا امتحان کرتے ہوئے تیس سال کا عرصہ دراز ہوگیا ہے۔ اور جنہوں نے اعلیٰ میڈیکل ڈگری حاصل کی ہے۔ اور شہرت حاصل کرچکی ہیں۔ اور ان ادویات کو پبلک کی بھلائی کے لئے مشتہر کیا گیا ہے۔ جب آپکو ہر قسم بیماریوں پر کامیابی کے ساتھ تجربہ کرنے سے نہایت موزوں پایا ہے۔ اور ہمارا دعویٰ ہے کہ جسقدر یہ نسخہ جات ہم چھاپ کر ظاہر کرتے ہیں اتنے دوسرا اور کوئی نہیں کرتا۔

دیسی پیل سمو اپن ٹانک پلز یعنی جسمیں قوت شباب لگاتار جاتی رہتی ہے جنکا دماغ کمزور ہوگیا، چہرہ زرد۔ ہاتھ پاؤں میں درد۔ ہاضمہ کمزور کسی کام کرنیکو دل نہیں چاہتا۔ جب جوانی کی بہت سی طاقتیں سست ہوگئی ہوں تب آپکے لئے یہ نروائن ٹانک پلز اکسیر کا کام دیتی ہیں۔ انکے استعمال سے رگوں اور پٹھوں میں بہت بڑی طاقت آجاتی ہے۔ رنگت چہرہ از سر نو و توانائی اصلی حالت پر آتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ گولیاں مفصلہ ذیل امراض کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ لاغری جسم۔ سرعت انزال۔ جریان منی۔ ضعف باہ۔ ضعف دماغ۔ رقت منی۔ ضعف معدہ۔ ضعف دل و جگر۔ ضعف بصر۔ ریح کا درد وغیرہ وغیرہ اور کم شدہ طاقت کو واپس لاتی ہیں۔ قیمت بڑے نام یعنی ایک خوراک جسمیں ۳۲ گولیاں ہوتی ہیں مبلغ دو روپیہ اور ۱۶ گولی کا بکس ایک روپیہ ہے۔

جوہر عشبہ ہمارے جوہر عشبہ کے برابر صفائی خون کے لئے اور کوئی بہتر دوائی نہ ہوگی یہ جوہر ہمالہ و تبت کی جڑی بوٹیوں سے اس ملک کی آب و ہوا کے موافق بڑی محنت و جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے جو جلد کی بیماریوں اور خون کی خرابیوں کو فوراً دور کرتا ہے۔ بدن کے پھوڑے پھنسی ناسور۔ درد اعضا۔ جسم پر سیاہ بدنما داغ دھبے۔ درد اعصاب۔ گنٹھیا۔ درد شانہ۔ درد مفاصل۔ خنازیر۔ خارش۔ گنٹھیہ۔ درد زانو وغیرہ وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی خورد [illegible] کلاں [illegible]

دائمی قبض کو دور کرنیوالی مجرب گولیاں جن لوگوں کو دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے وہ انکو چند روز استعمال فرماویں۔ ضرور شرطیہ فائدہ ہوگا۔ قیمت ۶۰ گولی کا بکس [illegible] ۲۴ گولی کا بکس [illegible]

بواسیر کا عرق و مرہم اسکے چند روزہ استعمال سے بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی مرض خواہ کیسی ہی ردی حالت میں ہو شرطیہ آرام ہوجاتا ہے۔ اسکے استعمال سے خون بند ہوجاتا ہے اور مسے سوکھ جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی [illegible]

جوہر ہری یہ عجیب و غریب دوا تعریف کی محتاج نہیں اور ہر قسم کے بخار کے لئے نہایت مفید اور پر تاثیر دوا ہے۔ اور کونین سے قیمت میں سستی اور تعریف یہ کہ کونین کی طرح گرمی نہیں کرتی۔ اور جو تپ یہ بخار کے لئے تو شرطیہ علاج ہے اور بالکل نباتاتی اجزا سے تیار کیگئی ہے فی شیشی [illegible]

سپلین پلز یعنی طحال۔ تاپ تلی یا لیف کی مجرب گولیاں جو اس بیماری کا علاج کرتے کرتے مایوس ہوگئے ہیں۔ مگر آرام نہیں آیا۔ ہماری ان گولیوں کا استعمال فرماویں ضرور شرطیہ فائدہ ہوگا۔ قیمت فی بکس [illegible] روپیہ

عرق دافع طحال بھی نہایت مجرب اور عمدہ ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

استھما مکسچر یعنی دمہ کی بیماری کی مجرب دوائی ہے۔ سینکڑوں مریض اس سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ ایسی خاص عمدگی سے ہے کہ کبھی ناکامی نہیں کرتا۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ (عہ)

ذیابیطس کی مجرب گولیاں بار بار پیشاب کا آنا و تشنگی و لاغری رہنے جیسی تکالیف انکے استعمال سے بند ہو جاتی ہیں۔ اور وہ پھوڑے جنکو کاربنکل (سرطان) کہتے ہیں نکلنے نہیں پاتا۔ شکر پیدا ہونے و خرابی جگر و درد کمر کو دور کرتی ہیں۔ بہت ہی مجرب دوائی ہے۔ قیمت فی بکس [illegible]

نامردی کی مجرب گولیاں مادر زاد نامردی کے سوائے خواہ کسی قسم کی کمزوری رگوں پٹھوں میں سستی کیوں نہ ہو۔ یہ نادر مجرب دوائی فی الفور لطف جوانی دکھاتی ہے اور اسکی تاثیر ایسی ہیں کہ دیگر ادویات کی طرح عارضی نہیں۔ جو لوگ تمام دنیا کے علاج سے مایوس ہو چکے ہوں وہ ضرور ان گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت فی بکس [illegible] روپیہ

روغن طلا صرف بیرونی استعمال سے نامردی کے بیمار کو (ہماری مجرب نامردی کی گولیوں کے ہمراہ استعمال کرنے سے) دوران شباب دکھلاتا ہے۔ اور بالکل بے ضرر ہے۔ فی شیشی [illegible]

سوزاک و قرحہ کی مجرب دوائی اگر ہماری یہ دوائی ایک طور پر استعمال کیجاوے نئے اور پرانے سوزاک کو شرطیہ چند روز میں جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ اور پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا۔ درد جلن بہت جلد بالکل آرام آجاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ۔

آتشک کا مکسچر نئی یا پرانی آتشک کیوں نہ ہو انکے استعمال سے جڑ سے کھو جاتی ہے فی شیشی خورد [illegible] کلاں [illegible]

دانتوں کا خوشبودار منجن اسکے استعمال سے دانتوں کی ہر ایک قسم کی بیماری جاتی رہتی ہے فی بکس [illegible]

(نوٹ) مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ ہمارے دواخانہ سے خط و کتابت کرنے سے ہر قسم کے مرض کی دوائی نہایت عمدہ مجرب مل سکتی ہے اور دواخانہ میڈیکل ہال سے ہر قسم کی انگریزی دوائی نہایت صاف و تازہ و عمدہ خاص رعایت سے منگائی جاتی ہیں۔ اور دوا فروشوں و دکانداروں کی نسبت سستی ملتی ہیں (۲) دوائیوں کے استعمال کرنے کی ترکیب اور پرہیز وغیرہ کا پرچہ ہر دوائی کیساتھ ملیگا۔ درخواستوں پر پتہ خوشخط و مفصل لکھنا چاہیئے۔ ادویات عموماً بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجی جاتی ہیں۔ ہمارے کارخانہ کی مجرب ادویات کی مفصل فہرست ٹکٹ آنے پر مفت بھیجی جاسکتی ہے۔

پنڈت رام ناتھ میڈیکل پریکٹیشنر و مالک کارخانہ دوا و میڈیکل ہال ہسپتال جالندھر شہر (پنجاب)

اشتہار مجرب دوائیں

اور یہ ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل دائر کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ۔ اسکے کھانے سے دل و دماغ و جگر و گردہ و مثانہ ضعف و پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہوجاتی ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہوجاتے ہیں منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی جریان منی کو انتہا صیت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی اس سے جاتی رہتی ہے۔ جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ بچپن میں یا شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے تدارک کے لیئے یہہ اکسیر ہے یہ روغن مسیحا کے ہمراہ جلق زدوں کے حق میں اکسیر ہے۔ چھ ماہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی قیمت فیتولہ ۵ روپیہ۔

روغن مسیحا مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں مجلوق و سست آدمیوں کے لیئے نہایت مفید ہے رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں اور خاطر خواہ تندی فرحی پیدا ہوتی ہے قیمت فیتولہ للعہ

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر تالو میں سوراخ بھی ہوگیا ہو۔ نیز قے دوست و منہ آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ۔

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں قیمت فیتولہ للعہ

المشتہر حکیم تاراچند از گجرات پنجاب

سودیشی ستو

سر سجنوں کو ودت ہو۔ کہ ہم نے آریہ بھائیوں کی خواہش پر سر سجنوں کو اشیاء ذیل کی ہر قسم ہر موسم کو سوداچار خانہ شہد خالص۔ سوجی گندم۔ اور چاہ ہر قسم کی یعنی گرین سیاہ بیلی چوڑا وغیرہ اور بھی جو ستو اس بیاریں ہوتی ہے بہم پہنچانے کا بندوبست کیا ہے۔ جن بھائیوں کو ضرورت ہو

نقد قیمت بھیج کر منگوا سکتے ہیں مال بصرف خرچ جلد مناسب آرڈر پہنچ جائیگی چیزوں کا نرخ وغیرہ دریافت کرنے پہ بتلایا جا سکتا ہے۔ مال ریلوے پارسل یا ڈاک پارسل ہوگا جس سے کہ خرچ کم پڑے۔ جو صاحب ۵ روپیہ کا اکٹھا مال منگوائینگے تو خرچ بہت کم پڑیگا۔ درخواستیں میرے نام ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔ اور مال ویسے آنے پر خریدا جاویگا۔

المشتہر دیو بخش بھرتا دھرم پال ضلع کانگڑہ فنٹ گورکھا پورنی

ہون سامگری

رشی سدہانت کے مطابق پچیس سگندھی دایک اجزا کا مجموعہ اپنے کارخانہ میں خاص توجہ اور نگرانی سے تیار کراتا ہوں۔ کارخانہ میں بہت زیادہ مقدار بننے کے سبب پنجاب بھر میں (ہر ایک شہر کے لوکل پرچون نرخ سے) مہنگی نہیں۔ بلکہ زیادہ سستی زیادہ زیادہ خوشبودار۔ اور زیادہ دیرپا ہے۔ سستاپن اجزا کی بے شبہ عمدگی اور ترکیب ملاوٹ کے لحاظ سے بے شک حقیقت اور فوقیت لے گیا ہے۔ اگر پسند خاطر نہ ہو تو واپس فرماویں۔ نرخ عہ۔ ۸ ر۔ ۲ر کی تھیلیوں میں بند یا ویسر کمیشن ار فی روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو

المشتہر ہربھگوان پنساری شہر راولپنڈی

ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جالندھر کی رائے

مطبوعہ ۲ اکتوبر ۹۶ء "ہم نے خود استعمال کر کے دیکھی واقعی یہہ سامگری بہت عمدہ پائی گئی۔ ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ اگر ایسی سامگری لالہ ہربھگوان پبلک کو بہم پہنچاتے رہینگے تو پبلک کو ایک عمدہ چیز ملیگی۔"

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دری کھیس۔ دوہی۔ دسوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بنظر ترقی و اشاعت ایسی اشیاء اس کارخانہ کے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو ممنون فرماویں علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی آزار بند یا دیگر اور کوئی مشہور چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی ہم بھیج سکینگے۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طلب کرنا چاہیں نمونہ بھیجے پر تیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون لصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہونگے۔ مال بذریعہ ریل یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔

المشتہران جیرام متھرا داس پوری پروپرائٹر آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک کنواری کنیا دس سالہ کے لیئے بر کی ضرورت ہے لڑکا پنجابی کھتری بعمر ۱۵ و ۱۶ سالہ صحت عمدہ۔ اور تعلیم کم از کم مڈل انگریزی تک اور اس کے والدین اعلیٰ تعلیم کے شایق اور لڑکا پڑھنے کا خواہشمند اور ہر قسم کی برائی سے مبرا اور لڑکے کے سرپرست آریہ سماج کے سبھا سد ہوں۔ مطلوب ہے۔ خط و کتابت کشن گوپال مختار پردہان آریہ سماج جگراؤں سے ہونی واجب ہے۔

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک تیرہ سالہ کنیا کے لیئے ایسے اگروال بر کی ضرورت ہے۔ جو بانسل گوت ہو صحت بدنی میں کوئی نقص نہ ہو تعلیم کم از کم انٹرنس اور بارہ روزگار اور نیک چلن شریف خاندان کا ہو عمر ۱۸ یا ۲۲ سال کے درمیان ہو۔ کنوارہ اور آریہ سماج کا ممبر ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ درخواستیں معہ تصویر بر کی کے بنام منتری آریہ سماج مالیر کوٹلہ آنی چاہئیں۔

ناول چاند

اگر آپ اخلاقی ناولوں کے پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں تو ناول چاند منگا کر پڑھیئے۔ جو نہایت دلچسپ اور پاکیزہ ہے۔ غیر مہذب آشنائی اور ناپاک گفتگو جو ناولوں کا زیور سمجھا جاتا ہے۔ اس سے بالکل پاک اور مبرا ہے۔ درخواستیں مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کے نام آنی چاہیئے۔ مینیجر

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس ممیرے کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھ کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ کہ خاص و عام یکساں اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہوگا دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ [illegible] روپیہ مصری [illegible] فی تولہ [illegible] محصول ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔ المشتہر

پروفیسر میاں سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاں سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک مریضہ [illegible] علاج [illegible] لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکیں [illegible] ہوئے تھے اور پڑوال پڑے ہوئے تھے۔ آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں۔ انہیں سے کثرت سے پانی نکلتا تھا۔ انکی بینائی میں اسقدر فرق آ گیا تھا کہ سوئی میں تاگا بھی پرو نہیں سکتی تھی۔ اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین ہفتے تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔

خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل ایم ایس
اسسٹنٹ سرجن سپرنٹنڈنٹ آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ صاحب نے بنایا ہے [illegible] اور میں اس کی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ [illegible] یہ سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ [illegible] تجربہ میں آج تک کوئی [illegible] سرمہ [illegible] دیکھا [illegible]

میں نے ابھی کسی قسم کی شکایت نہیں سنی [illegible] استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔ ظاہر ہے مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوا [illegible] پانی آنے۔ دھند۔ خارش۔ سرخی چشم کیلئے تمام انگریزی دوائیوں سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا۔ اور سچ سچ آپنے اس قوم [illegible] بھاری احسان کیا ہے۔ [illegible] تمام لوگ [illegible] ایسے مفید سرمہ سے فیضیاب ہو کر فائدہ اٹھائیں اور آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔

ڈاکٹر [illegible] گنگا رام صاحب۔ ڈاکٹر [illegible]
بہادر والی ریاست [illegible]

(۳) جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب [illegible] آپ کے یہاں کا سفید ممیرے کا سرمہ منگوا کر استعمال کیا [illegible] کافی فائدہ ہوا۔ [illegible] جملہ امراض چشم کو مفید ہے۔ بصارت کو طاقت بخشتا ہے [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ [illegible] تصدیق کرتا ہوں۔ [illegible] اور کوئی دوائی نہیں ہے۔

راجہ مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست [illegible] اودہ ۲۱ اگست [illegible]

پانچسو روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب دس ہزار (10000) کے ہیں ایک کو بھی جعلی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچسو روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے الائنس بنک میں مارچ ۱۹۱۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

مصدقہ لفٹنٹ جنرل جناب ڈاکٹر بھولاناتھ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

فوائد | **روح حیات** | سندات روح حیات



روح حیات

پانچہزار معززین خاص کا تصدیق کردہ

نامردی کا خلی و خارجی شرطیہ علاج

قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عہ)

شرطیہ

اس بکس میں ادویات مفصلہ ذیل داخلی خارجی علاج کی ہوتی ہیں روح حیات (اصل) روغن دافع سستی ایک شیشی (عہ) اور نر زاد نامردی کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری رگوں و پٹھوں کی سستی۔ لاغری کجی۔ دل دماغ معدہ۔ جگر کی کمزوری کیوں نہ ہو۔ مذکورہ بالا ادویات کے استعمال سے انشاءاللہ شرطیہ صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عہ)

نوٹ۔ اگر ہماری ادویات کے استعمال سے کسی بیماری کو آرام نہ ہو تو اس مرض کے واسطے اور کوئی دوائی بلا قیمت دی جاوے گی۔

المشتہر

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر مہتمم شفاخانہ عام لاہور متصل کوتوالی

مطبع ... جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پلیڈر مینیجر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ست دھرم پرچارک

جلد ۸

سمت ۱۹۵۳

قیمت بمعہ پیشگی

ہفتہ وار بروز شکر (جمعہ) جالندھر شہر (پنجاب) سے شائع ہوتا ہے

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی نامردی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فایدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیرج یعنی منی گرنے سے یا اُس میں کوئی خلل آ نے سے نس میں یا بیرج میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے صلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی سپید کی بیماری سے آرام ہوجاتا ہے۔ طلا فی شیشی ۱ے گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپیہ۔

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے۔ کہ ہیضہ سے بہت ڈر نہیں ہا۔ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہوجاتا ہے۔ اسکا کُل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہوجاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن جہلمی

ست دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی بدہضمی کی حالتوں میں چند جگہ استعمال کیا بمفید ثابت ہوا۔

نئی کتابیں

جو مطبع ہذا میں ابھی فروخت کے لئے آئی ہیں۔ پاتنجل یوگ بھاشیہ پنڈت سودرشن ترجمہ کی گئی بہت ہندی۔ سوگُسائیں سبجکٹ کمیٹی ہندی ۲۰۔ آریہ مت ۱۔ تنڈ ناٹک ہندی ۵۔ سوامی جی کی مکھی جو بڑی اعلیٰ جلد کی ہے ۱۲۔ بھجن امرت سروعہ ہندی ۲۔ دھنوریان ونش ہندی ۹ پائی۔ آریہ دھرم کا ہتو ہندی ۳ پائی۔ دید کی مہما ہندی ۳ پائی۔ پوران اُدیتی ہندی

لیکھ دیپکا ہندی ۲۰۔ رہون ساگری ۹ فی سیر جو بہت عمدہ خوشبودار۔ بہترین تحفہ کلان فن تماشہ یعنی ناٹک ہندی ۱/۔ رت درپن ۲۔ پاک رتناکر ہندی ۲۔ مورتی کھنڈن ہندی ۲۔

المشتہر مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر

استری سکھشا

کی ہندی بھاشہ میں لالہ دیوراج مینیجر کنیا مہاودیالہ

رچت پستکیں

شالا کی کنیا

یہ ۲۰ صفحہ کی اُتما سے چھپی ہوئی کتاب ہے۔ اسکی قیمت صرف ۱ بمعہ محصول ہے اسمیں سرل بھاشہ میں کنیاؤں کو منوہر اپدیش دیئے ہوئے ہیں۔

اخباروں کا ریویو

ہار بنجر اتی اُتم پستک ہے۔ استریوں کے لئے نہایت مفید ہے۔

پنجاب پیٹریٹ۔ اس پستک میں لالہ دیوراج نے صاف اور سرل بھاشہ میں کنیاؤں کو اُتم بہن اور اُتم بھاریا اور اُتم ماتا بننے کے لئے شکشا دی ہے اس کتاب میں کوئی ایسی بات نہیں جس پر کسی مذہب کا آدمی اعتراض کر سکتا ہو۔

دھرم رکھشک کنیاؤں کے لئے یہ پستک ایک شکشک کا کام دیگی کنیاؤں کو ضروری اپدیش اس طرز سے دیئے گئے ہیں۔ کہ کنیائیں لکھنا پڑھنا بھی سیکھ جائیں اور ساتھ ہی انکے آچار بیوہار بھی شدھ ہوجائیں۔

ٹریبیون۔ ہم دشواس کیساتھ اس پستک کی ان صاحبان کے پاس سفارش کرتے ہیں جو اپنی کنیاؤں کو مفید دلچسپ اور بخشنا دایک پستک دینا چاہتے ہیں۔

بھارت بھگنی اسمیں بڑے اتم اپ یوگی اوپدیش دیئے گئے ہیں۔ ہر ایک کنیا پاٹھشالا کے لیے یہ پستک بڑی اتم ہے۔

سول ملٹری گزٹ لاہور۔ ہر ایک بھارت نواسی کنیا کو یہ پستک پڑھنی چاہیے۔

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ اس اپورب گرنتھ کی بھاشا منوہر اور سرل النکاروں سے سجت ہے۔ یہ پستک استری شکشا کے گرنتھوں میں اللادھیک رکھتی ہے۔ ہم اس کتاب کو بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے دیش کی کنیا پاٹھشالاؤں کے سلسلہ تعلیم میں داخل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

بھارت سیوک کنیاؤں کو انکے تمام فرائض کے متعلق بڑی قیمتی ہدایتیں منوہر شبدوں میں لکھی گئی ہیں۔

بھارت سدھار۔ یہ کتاب چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تعلیم کی خاطر بنائی گئی ہے۔ اور اس مطلب کے لیے مصنف کے ارادے کو پورا کریگی۔

اگنی ہند۔ اس کتاب میں صبح سے لیکر رات تک جو کچھ ہماری کنیاؤں کو کرنا چاہیے۔ انکے بارہ میں نہایت خوبی سے اوپدیش دیئے گئے ہیں۔ عبارت نہایت سلیس بامحاورہ اور موثر ہے۔

قیصری جالندھر۔ کتاب نہایت عمدہ ہے۔

پیوپیی سرونٹ۔ ہم اس کتاب کی تمام ہندی اسکولوں کے لیے سفارش کرتے ہیں۔

سو بودھ کنیا

۴۴ صفحہ کی یہ کتاب کنیا و استریوں کے پڑھنے لایق ہے۔ اسمیں پرچین اور نوین اتی منوہر کہانیاں ہیں جنکے پاٹھ سے استریوں میں دھرم بھاؤ شدھ پیریتا اور فرض پورا کرنیکی رچی بڑھتی ہے۔ قیمت ارزاں محصول۔

اخباروں کے ریویو

ہاربنجر۔ اسمیں دلچسپ کہانیاں ہیں جنسے استریوں کو بڑی پرسن ہوگی۔

پیوپیی سرونٹ۔ کہانیاں منوہر ہیں اور انکا پاٹھ کنیاؤں کو لابھ دایک ہوگا۔

ٹریبیون۔ کہانیاں عمدہ رنگ سے بیان کی گئی ہیں عبارت منوہر ہے۔ چھپوائی عمدہ ہے۔

بھارت بھگنی۔ بڑی اپکارک پستک ہے۔ اسکا پرچار سب پاٹھشالاؤں میں ہونا چاہیے۔

دھرم رتنا ولی

اسمیں سرل بھاشا میں النکاروں کے ساتھ پانچ دھرموں پر اوپدیش دیا گیا ہے۔ قیمت ۲ پائی۔ انکے سوائے ان پڑھ استریوں کی پاترا اور چترشالا بھی دو دیگر گرنتھ اردو حرفوں میں۔ قیمت ۳ پائی۔

المشتہر
سنت رام کوٹ کشن چند جالندھر شہر

مجرب المجرب!!!

روغن دافع لوسیر خونی و بادی

تعریف فضول ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ اگر بیماری پرانی ہوگی تو تین چار ہفتہ میں ورنہ ایک ہفتہ میں بالکل جاتی رہیگی قیمت فی شیشی جو کہ ایک مرض کے لیے کافی ہے۔ صرف ایک روپیہ چار آنے۔ اور ایسے دو روپیہ۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس دونگا۔ خریدار اپنا پتہ صاف طور سے لکھیں اور قریب کے سٹیشن کو بھی مطلع کریں۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ قیمت پیشگی یا بذریعہ وی پی آنی چاہیے۔ استعمال کا طریقہ شیشی پر چسپاں ہوگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آویں۔

المشتہر دُنی چند معرفت ہوجن شالا چوڑا بازار لودھیانہ پنجاب

آریہ سماجک ٹریکٹ

ستیارتھ پرکاش ۳ پائی۔ ایشور کی ہستی ۳ پائی۔ ایشور کے ساکار نراکار ۲ پائی۔ یگیہ ہوم ۳ پائی۔ کرم ہیوستھا ۳ پائی۔ ورن ویوستھا ۳ پائی۔ رگوید کے پہلے منتر کی ویاکھیا ۳ پائی۔ الہام کی ضرورت ۳ پائی۔ عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی۔ وید کیسے نازل ہوئے ۳ پائی۔ جگناتھ لیلا ۳ پائی۔ نوجوانوں اٹھو ۳ پائی۔ لسخہ تباہی ہند ۳ پائی۔ آدمی اور شیر کا مباحثہ ۳ پائی۔ گنگا اشنان ۳ پائی۔ مادہ کی قدامت ۳ پائی۔

ہندی ٹریکٹ۔ شرادھ ویوستھا ۶ پائی۔ ایشور وچار ۶ پائی۔ رامائن سار ۶ پائی۔ دھرم پرچار ۶ پائی۔ نمستے ۶ پائی۔ عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی۔ نت کرم ودھی ۳ پائی۔ عیسائی مت لیلا ۳ پائی۔ مورتی تت نروپن ۳۔ دیشیا ناٹک ۴۔ ہندی کی پہلی پستک ۶ پائی۔ شرابی کی کتھا ۳ پائی۔ سبھا پرین بھجن نول گچھ ۲۔

بھاشا ٹیکا پستکیں۔ تجکو مدی بھاشا ٹیکا سہت جسکو بنا گورو پڑھ سکتے ہیں۔ سانکھیہ مت کومدی بھاشا ٹیکا ۸۔ بھرتری ہری شتک سنسکرت ٹیکا بھاشا ٹیکا ۱۲۔ بھرتری ہری شتک بھاشا ٹیکا ۶۔ یوگ درشن بھاشا ٹیکا ۱۲۔ چانکیہ نیتی بھاشا ٹیکا پاندے راجا رام ۹۔ چانکیہ نیتی بھاشا ٹیکا ۲۔ نیائے درشن بھاشا ٹیکا ۸۔ ویشیشک درشن بھاشا ٹیکا ۱۲۔ سانکھیہ درشن بھاشا ٹیکا ۱۲۔ ویدانت درشن بھاشا ٹیکا ۱۲۔ ویدرہس بھاشا ٹیکا ۱۲۔

انکے علاوہ آریہ سماج اور سنسکرت شاستروں کی کل پستکیں مل سکتی ہیں۔ دس روپیہ کے خریدار کو سوائے بمبئی کی پستکوں کے ۱۰ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا اور بمبئی کی پستکوں پر ۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔

مصنفہ پنڈت لیکھرام کی کتابیں نسخہ خبط احمدیہ۔ ہم کرشچین مت۔ جہاد یا بنیاد اسلام جہاد ۔ نجات ۔

پستک ملنے کا پتہ
پنڈت ہمراج منیجر آریہ پستکالیہ دریبہ کلاں دہلی

نمبر ۴۷ | مطبوعہ ۷ پھاگن سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۲۶ فروری ۱۸۹۷ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

معذرت

یہہ ضروری مضمون بڑی تنگ وقت پر آیا - اور چونکہ پرچارک میں شایع ہوئی خبر کا جواب ہے - اِسلیئے اسی ہفتہ اسکا شایع ہونا ضروری سمجھکر ایڈیٹوریل غیرہ پر اسکو ترجیح دیگئی - ناظرین معاف فرماویں -

ایڈیٹر

پشاور آریہ سماج کا عجیب انتخاب سالانہ

آپکے اخبار مورخہ ۱۰ پھاگن سمت ۱۹۵۳ مطابق ۱۹ - فروری ۱۸۹۷ء میں یہہ چھپا ہے - کہ ۷ فروری ۱۸۹۷ء کو مندر آریہ سماج پشاور میں آریہ سبھاسدوں کا بحاضری ۴۶ ممبران کے عام جلسہ برائے انتخاب انترنگ سبھا ہوا اور جب لالہ گنجول صاحب کے ووٹ پڑہان کے داخلے آچکے تو آدہے ممبر مایوس ہوکر مندر کو چھوڑ گئے - اور بعد ایسکے ادہکاریوں کے نام چھپے ہیں - وغیرہ وغیرہ

چونکہ اصل حالات پر پردہ ڈالا گیا ہے اس خیال سے اور نیز اسوجہ سے بھی کہ اس تحریر کو ایک طرف کے لوگ اپنے حق پسند نگردان لیویں - مناسب معلوم ہوا کہ اصل حالات سے آریہ پبلک کو اطلاع دیجاوے - اور نیز غلط واقعات کی تردید کیجاوے -

وہو ہذا

۷ فروری ۱۸۹۷ء کو انترنگ سبھا کا انتخاب ہونا تھا - پشاور سماج کے وہ صاحب جو لاہوری کلچرڈ پارٹی کے ساتھ زیادہ الفت رکھتے ہیں - اُنکو سماج میں بلحاظ مجارٹی اپنی طاقت اچھی طرح سے روشن تھی - اور انترنگ سبھا میں بالکل لاہوری کلچرڈ خیال کے لوگوں کا بھرتی ہونا بہت مشکل معلوم ہوتا تھا - وجہ اسکی یہہ ہے - کہ قریباً دو ماہ گزرے ہیں کہ جو عام میٹنگ آریہ سبھاسدوں کی ہوئی تھی اسمیں وہ دونوں معاملات پر سخت شکست کھاچکے تھے - ایک تو یہہ معاملہ تھا - کہ انترنگ سبھا نے جو رزولیوشن پاس کیا ہے کہ جو شخص مہینہ میں دو ہفتہ سماج میں حاضر نہ ہوگا - اُسکو ۲ جرمانہ دینا ہوگا - ورنہ آریہ سبھاسد نہ رہے گا - اور دوسرا معاملہ یہہ تھا - کہ ویدپرچار اور ویدک کالج وغیرہ کی اپیلیں بند کرکے صرف اینگلو سنسکرت پشاور کے لئے جو سماج کے متعلق ہے آئندہ اپیل ہو - چنانچہ پہلے رزولیوشن انترنگ سبھا کا عام میٹنگ نے منسوخ کردیا - اور ویدک کالج و ویدپرچار کی اپیل وغیرہ بھی بند ہوگئی - لاہوری پارٹی کو یہہ سنکر بہت شاق گزرا - اور وہ موقعہ تاڑتے تھے - اور ادہر سے نتنیل سکول پشاور کے ماسٹروں کو جنمیں سے چند ایک سماج کے ممبر ہیں - آریہ سکول کا پختہ بنیاد پر آنا ناگوار تھا - اسواسطے وہ یہہ چاہتے تھے - کہ آریہ سماج میں دنگا ہو - تاکہ آریہ سکول ٹوٹ جاوے - اور ہماری روزی میں فرق نہ آوے - ساتھ ہی بخشی گوکل چند صاحب کو جو راولپنڈی میں برسر موقعہ جلسہ آریہ سماج راولپنڈی ماسٹر ہنسراج جی کے ساتھ وعدہ کرآئے تھے - کہ ہم اسی سال میں پشاور سماج کو اپنے قابو میں کرنیکی کوشش کرینگے اور ایک طرح کا ٹھیکہ لے آئے تھے - اس قسم کے رزولیوشن کا پاس ہونا جو ویدک کالج کے حق میں غیر مفید اور آریہ سکول کے حق میں مفید ہو سخت ناگوار تھا - اور لاہوری کلچرڈ پارٹی کی طرف سے جو خطابات اُنکو عطا ہونیکا وعدہ تھا - اسمیں فرق آتا تھا - اسواسطے بخشی گوکل چند صاحب اور نتنیل سکول کے ماسٹروں نے باہم گورمتا پکانے کی سوچی - کہ اتنے میں لالہ لاجپت رائے صاحب کی تین چٹھیات کا نفیدنشل طور پر تین صاحب کے نام پہنچیں جنمیں سے ایک یہہ فقرہ قابل نوٹ ہے۔ "مصر جاناکر مندر گورمنٹ چھوڑنا"۔ اگر شہادت درکار ہوئی تو ہم معتبر اشخاص کی پیش کرینگے)

ان چٹھیات نے جلتی پر تیل کا کام دیا - اور ان لوگوں نے بڑی سخت کوشش کی - کہ کسی طرح سے انترنگ کے انتخاب کے وقت کامیابی ہو جاوے - بڑے بڑے پورانے

ممبر جو مدت سے کبھی سماج میں و ترن کبھی نہ دیتے
تھے۔ اور ایسے اشخاص کو جنہوں نے
سوائے درخواست ممبری دینے کے ونیکے
کبھی نہ تو سماج میں کبھی قدم رکھا تھا۔ اور نہ
کبھی چندہ دیا تھا۔ لانے کی کوشش کیگئی۔ علاوہ
انکے ڈنڈوں سوٹوں سے بھی تیاری کیگئی
تاکہ اگر سمجھانے سے کام نہ بنے۔ تو دنگہ فساد
سے ہی کامیابی حاصل کیجاوے۔ عموماً تھا
کہ روز قاعدہ ہے۔ کہ سماج میں ہون اور اپدیش
ہوکر لیکچر نہیں ہوتا۔ اور انتخاب کی کارروائی
شروع کیجاتی تھی۔ مگر اسدن یہہ چال کیگئی۔ کہ
بخشی گوکل چند صاحب لیکچر دینے کیلئے
کھڑے ہو گئے۔ اور بہت سا وقت لیکچر
دینے میں صرف کردیا جسمیں علاوہ خاص
اشاروں اور ذاتی حملوں کے اپنی تعریف
اپنے منہ سے قریباً حسب ذیل الفاظ میں
فرمائی۔ "بہت سے لوگ ہیں کہ جن کو
سرکاری عہدہ ملجائے تو وہ سماج میں آنا
چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر باوجود مجھے بہت نقصان
پہونچایا گیا۔ تو بھی میں نے سماج کو نہیں
چھوڑا" وغیرہ وغیرہ۔ اس جگہ یہہ بھی
جتلا دینا ضروری ہے۔ کہ بخشی صاحب کو آریہ
سماج کی بدولت کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا
بلکہ اپنی ذاتی خصومت و دشمنی کی وجہ سے جو
انہوں نے ایک بڑے زبردست آدمی کے
ساتھ قایم کرلی ہے۔ یہہ نقصان پہنچا ہے
اور انکے دوستوں کو بھی انکی ہمراہی کی وجہ سے
اس نقصان کا حصہ ملا ہے۔

خیر بعد لیکچر کے مینے حسب معمول یہہ امر پیش
کر کہہ دیا۔ کہ اب چونکہ انترنگ سبھا کا انتخاب
ہوگا۔ اسواسطے عام شائقین تشریف لیجا سکتے
ہیں۔ اور آریہ سبھاسد تشریف رکھیں۔ مگر
باوجود اسکے نیشنل سکول کے طالب علم اور
ایسے ماسٹر جو سماج کے ممبر ہی نہ تھے اور بعض ایسے
اصحاب جو سماج کے سبھاسد نہ تھے۔ برابر
ڈٹے رہے۔ کیونکہ پہلے ہی سے انکے
کان میں گورمنتر پھونکا گیا تھا۔ کہ جہانتک
ہوسکے شور مچانے اور انتظام میں خلل
ڈالنے میں کچھ کمی نہ کرنا۔ بابو چندی پرشاد
صاحب جو کہ بابو پرشوتم داس جی کے
جو پچھلے سال آپ پردہان تھے۔ چھوٹے
بھائی ہیں اور سماج کے ممبر بھی نہیں ہیں۔ وہ تو
آج کے دن ووٹ کا کام کر رہے تھے
اور جو اس پارٹی کے لوگ آتے تھے
بٹھاتے جاتے تھے۔ چنانچہ ایک دو
اصحاب نے انکو اس بات پر شرمندہ
بھی کیا۔ مگر چونکہ اسکو امید تھی کہ بابو
پرشوتم داس صاحب کو اب پردہانی کا
عہدہ ملیگا۔ اسواسطے وہ اپنی کارگذاری
میں ڈٹے رہے۔ اس طور پر انتخاب کے
وقت سماج مندر میں بڑا ہلڑ سا مچا
ہوا تھا۔ اور ابھی کارروائی سے اول
ہی دو اصحاب کے درمیان شکر رنجی ہوگئی
تھی۔ میں نے بابو گنجول صاحب پردہان
کو کہا کہ پہلے فہرست مرتب ہوجاوے
تب ووٹ لیئے جاویں۔ اور غیر لوگوں کو
باہر نکالا جاوے۔ بابو رلا رام صاحب نے جو
پرمننٹ ممبر تھے۔ اور پہلے سالوں میں
پردہان بھی رہ چکے ہیں۔ اور چند دیگر
اصحاب نے بھی کہا۔ کہ غیر لوگوں کو نکالا
جاوے۔ مگر کسی نے ایک نہ سنی۔ بابو
سادھو لال صاحب سکرٹری سماج فرمانے
لگے۔ کہ فہرست ووٹوں کے پرچوں سے
مرتب کیجاویگی۔ اب ناظرین غور کرسکتے
ہیں کہ اسصورت میں کیونکر سمجھا جاسکتا ہے
کہ ۴۲ آریہ سبھاسد سماج میں موجود تھے
یا نہ تھے۔ جیسا کہ آگے واضح ہوگا فریق
اس طرح پر "رامدرو" میں ووٹ لیئے
کرد یئے گئے۔ لالہ گنجول صاحب جو کہ قائم مقام
چیرمین تھے۔ ایسے حواس باختہ ہو رہے
تھے کہ بابو رلا رام جی کے پرچے اپنے
پرچوں میں ملا رہے تھے۔ جو لوگ موجود
نہ تھے انکے نام کے پرچے بعضوں نے
لکھہ کر ڈالدیئے۔ بعض لڑکوں کے دو
دو پرچے ڈالے گئے۔ چنانچہ بابو
شیو سہائے جی نے اپنا ووٹ
بابو رلا رام جی کے حق میں دیا تھا۔ اور
نیچے انگریزی دستخط کیا تھا۔ انکے نام کا
ایک اور پرچہ کسی نے نیچے فارسی دستخط
کرکے ڈالدیا۔ بعض لوگوں پر الزام لگایا
گیا ہے۔ کہ انہوں نے بابو رلا رام کے
نام کے پرچے پھاڑ ڈالے۔ اس طور پر
جب پرچوں کی گنتی کیگئی تو ۶۳ تھے
اور ان پرسے فہرست مرتب ہوئی۔ جو
کسی طرح سے قابل اعتبار نہیں۔ ان میں
کے پرچوں میں سے بتیس ووٹ بابو گنجول
کے تھے۔ اور ۳۱ بابو رلا رام کے۔ لوگوں
نے یہہ جھگڑا پیش کیا۔ کہ ایشور داس جسکا
ووٹ بابو گنجول کے حق میں ہے۔ وہ خود
موجود نہیں۔ اور اسکا پرچہ کسی اور نے
لکھہ ڈالدیا ہے۔ دوسری طرف سے جواب
دیا جاتا تھا۔ کہ ایشرداس ووٹ کا پرچہ دیکر
چلا گیا تھا۔ یہہ ایشرداس وہی شخص ہے

کہ جنہوں درخواست ممبری دینے کے بعد نہ تو کبھی
سماج میں درشن دیئے - اور نہ کوئی چندہ وغیرہ
ادا کیا - غرضیکہ ابھی یہ جھگڑا ہو رہا تھا اور
بہت سے ممبر ہیر کے پاس آکر جمع ہو گئے اور
اسی رد و کد میں لالہ چرنجیت لال کمبود اور لالہ رامناتھ
کے درمیان تقاضا ہو کر ایک دوسرے نوبت دست و
گریبان تک پہنچی - لوگوں نے ابھی آنکھ
جھپکایا ہی تھا کہ منشی گوکل چند صاحب
دوڑ کے دور سے لالہ چرنجیت لال کے پاس گئے اور
دریافت کیا - کہ تمہارے ساتھ کشتی لڑائی کی ہے
انہوں نے کہا - کہ رامناتھ آنے والے نے
بس پھر کیا تھا منشی صاحب نے آگ بگولا ہو کر
لالہ رامناتھ پر حملہ کیا اور کہا - مارو - اس لفظ
کے سنتے ہی منشی صاحب کی پارٹی لالہ رامناتھ
پر ٹوٹ پڑی - اور بے تحاشا سوٹیاں پڑنے لگیں لالہ
مرجن لال صاحب کو جو چھوڑانے میں شامل تھے
چند سوٹیاں لگیں - منشی رامداس صاحب
تھانہ دار ریٹائرڈ نے جو اس سماج کے ممبر
نہیں - لالہ رامناتھ کو پکڑ لیا - لالہ رامناتھ کا
بیان ہے - کہ مجھے منشی صاحب نے پکڑ کر پٹوا دیا
اور منشی صاحب کا بیان ہے - کہ میں نے لالہ
رامناتھ کو چھڑا دیا - ایسے وقت میں جبکہ
سماج مندر میں سخت بلوہ ہو جانیکا اندیشہ تھا
بھلے مانس آدمیوں کا موجود رہنا دشوار تھا
نصف سے زیادہ ممبر چلے گئے - بمشکل تمام لالہ
رامناتھ کو چھڑوا لیا گیا - اور بعد اس کاروائی
کے جبکہ مندر میں قریباً ۲۲ یا ۲۳ آدمی باقی
رہ گئے ہونگے - انہوں نے ایک من مانی انترنگ
سبھا تجویز کر لی - جو کہ آپکے اخبار میں چھپ
چکی ہے - چند ممبران آریہ سماج نے بابو
بھجول صاحب کو پہلے ہی ہفتہ میں ایک چٹھی

لکھی (کیونکہ پہلے سماج کے بھی یہی پردھان
تھے) کہ چونکہ ۹ فروری سنہ ۱۹۰۶ کو بوجہ
بدانتظامی انتخاب نہیں ہو سکا - دوبارہ عام
میٹنگ کر کے انتخاب کیا جاوے - جسکا
جواب بابو صاحب نے یہ دیا - کہ انترنگ
سبھا چنی گئی ہے - اور بڑا افسوس ہے
کہ آپ لاعلمی ظاہر کرتے ہیں - اسکے بعد
کی دوسری چٹھی بھی دیگئی - اور آج ایک
تیسری چٹھی بدستخط ۳۰ ممبران لالہ بھجول صاحب
کو دیگئی ہے - کہ عام میٹنگ کا اجلاس
کرائیں - اور ہمیں یہ سوال پیش کریں - کہ
آیا کوئی انترنگ سبھا ۹ فروری سنہ ۱۹۰۶
کو چنی گئی ہے - یا نہیں - اور اگر چنی گئی
تو وہ جائز ہے - یا ناجائز - ابھی تک
سماج کے ہفتہ وار جلسوں میں کوئی انترنگ
سبھا نہیں پکاری گئی - اور دفتر کی چابیاں
ابھی تک میرے پاس موجود ہیں -
مفصل چٹھیات خط و کتابت وغیرہ
اگر ضرورت ہوئی تو بعدہ چھپا دیجاویگی
یہ تو سماج کی کاروائی ہوئی - اب
تھوڑا سا لالہ رامناتھ والی لڑائی کا نتیجہ
بھی سنئے - لالہ رامناتھ نے اسی
رات تھانہ میں لالہ چرنجیت لال منشی
گوکل چند و منشی رامداس جی کی نسبت
رپورٹ کر دی - کہ انہوں نے مجھے سماج
مندر میں مار پیٹا ہے - چونکہ لالہ
رامناتھ کا نالش کرنے کا ارادہ تھا -
اسواسطے دوسرے دن ہی سے کوشش
ہونے لگی - کہ کسی طرح سے نالش دائر
نہ ہو جاوے - لالہ رامناتھ نے اپنے
ایک دوست کی معرفت کہلا بھیجا -

کہ اگر لالہ چرنجیت لال و منشی گوکل چند میرے
مکان پر آکر مجھ سے معافی مانگ لیویں
تو میں نالش نہ کرونگا - مگر انہوں نے ایسا
کرنے سے انکار کیا - اور لالہ رامناتھ
صاحب نے ۱۳ فروری سنہ ۱۹۰۶ کو استغاثہ
زیر دفعہ ۳۲۳ تعزیرات ہند بنسبت لالہ
چرنجیت لال و منشی گوکل چند زیر دفعہ ۱۰۹
بنسبت منشی رامداس عدالت مجسٹریٹ
درجہ اول جو مسٹرل صاحب کے سپرد ہوا
ادھر سے لالہ چرنجیت لال نے بھی ایک
استغاثہ دائر کیا - اور اسپر یہ حکم ہوا کہ
چونکہ یہ استغاثہ پہلے استغاثہ کے
متعلق ہے - لہذا مسٹرل صاحب کے
سپرد ہوتا ہے - لیکن لالہ چرنجیت لال نے
یہ استغاثہ مسٹرل صاحب کے ہاں دائر
نہ کیا - کیونکہ اول تو لالہ رامناتھ نے
رپورٹ دی تھی - انہوں نے نہ کی تھی -
دوم - لالہ رامناتھ کا استغاثہ اول
دائر ہوا تھا - اور لالہ چرنجیت لال کا مابعد
سوم لالہ رامناتھ کا معاملہ سچا تھا اور
لالہ چرنجیت لال کے استغاثہ کے پاؤں
نہ تھے -
چہارم لالہ رامناتھ نے ۱۳ فروری کو
ہی عدالت مسٹرل صاحب میں استغاثہ
داخل کر کے بیانات دیدیے تھے - اور اپنے
گواہوں کے نام تحریر کرا دیئے تھے - لالہ
چرنجیت لال نے جن لوگوں کا نام لکھوایا تھا
وہ اکثر وہی تھے - جو لالہ رامناتھ کے گواہ
تھے - اور ساتھ ہی لالہ چرنجیت لال والا
استغاثہ صرف بطور جواب دعویٰ مقابلہ کے
تھا - اس لئے اسمیں کچھ کامیابی کی

امید تھی - مگر لالہ رامناتھ دالے استغاثہ میں یہہ امر یقینی تھا - کہ سزا ہے بغیر نہ رہیگی - اس لئے لالہ رامناتھ پر قسم قسم کے دباؤ ڈالنے کی کوشش کیگئی - اور آئے دن انکے مکان پر جرگے جاتے تھے آخرش ۱۸ - فروری ۱۸۹۶ء کو بمکان لالہ رادہاکشن صاحب آنریری مجسٹریٹ - بابو سندر سنگھ صاحب وکیل - بابو گنجول صاحب - لالہ لارام صاحب منیجر نیشنل سکول اور بخشی گوکل چند صاحب - اور لالہ چرنجیت لل صاحب تشریف لائے - اور لالہ رامناتھ کو بھی وہیں بلوایا - ایک ساماجک کام کی وجہ سے جو ہمراہ لالہ گنجول تھا مجھے بھی وہاں جانیکا اتفاق ہوا - جہاں یہ راضی نامہ کے لئے مشورہ ہوا - لالہ رامناتھ صاحب تحریری معافی نامہ پر زور دیتے تھے - اور بخشی گوکل چند صاحب مانتے نہ تھے - آخرش لالہ رامناتھ صاحب اٹھ کھڑے ہوئے - اور انکو بزور بٹھایا گیا - اسپر بخشی صاحب نے کہا - یونتو میں کپڑے اوتار کر آپکے پاؤں پر دھرنے کو تیار ہوں - مگر تحریر میں معافی کا لکھا جانا بُرا ہے - آخرش سردار سندر سنگھ صاحب وکیل نے قریباً حسب ذیل مضمون تحریر کرایا اور چونکہ میں عرضی نویسی کا کام کرتا ہوں اسواسطے مجھے کہا گیا - تاکہ راضی نامہ لکھوں - مضمون راضی نامہ قریب قریب حسب ذیل ہے -

رامناتھ مستغیث
بنام چرنجیت لل نمبر ا بخشی گوکل چند صاحب کلارک دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر حال جھنی نمبر ۱ و بخشی رامداس صاحب تھانہ دار چارسدہ مستغاث علیہم جرم زیر دفعہ ۳۲۳ تعزیرات ہند نسبت ملزم نمبر ا و نمبر ۲ و زیر دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند نسبت ملزم نمبر ۳ -

جناب عالی - مقدمہ مندرجہ بالا عدالت حضور میں زیر دفعہ ۳۲۳ و ۱۰۹ تعزیرات ہند ۱۳ - فروری ۱۸۹۶ء سے دائر ہے - جسمیں ۴ - مارچ ۱۸۹۶ء کی پیشی مقرر ہے - مستغاث علیہم نمبر ا و ۲ لالہ ہرنرائن و بابو سندر سنگھ وکیل و لالہ رادہاکشن آنریری مجسٹریٹ کو بمکان مستغیث لیگئے اور وہاں پر ان ہرسہ اصحاب نے فریقین کی باہم صلاحیت کرا دی - اور جسقدر خرچہ مستغیث کا ہوا تھا - وہ مستغاث علیہم سے انکو دلایا گیا - اور بخشی رامداس کے دستخط چارسدہ سے کرا کر منگا لئے گئے - لہذا راضی نامہ داخل کرتے ہیں - کہ منظور فرما کر اجازت ... فرمائی جاوے -

العبد رامناتھ - العبد چرنجیت - العبد بخشی گوکل چند - العبد بخشی رامداس -
گواہ شد بابو سندر سنگھ وکیل - گواہ شد لالہ رادہاکشن آنریری مجسٹریٹ -

اس راضی نامہ پر بخشی رامداس کے دستخط کرانے کے واسطے مجھے اور لالہ لدھارام کو جو لالہ رامناتھ کا دوست ہے - چارسدہ جانا پڑا - جہاں سے بخشی رامداس جی کے دستخط کرائے گئے - بعد ۱۹ - فروری ۱۸۹۶ء کو لالہ رادہاکشن صاحب وغیرہ جملہ اصحاب لالہ رامناتھ صاحب کی دوکان پر گئے - کیونکہ لالہ رامناتھ صاحب نے یہہ پہلے کہہ دیا تھا - کہ راضی نامہ مکمل ہو کر جب آپ سب صاحب میرے مکان پر آوینگے - تو تب میں راضی نامہ جا کر عدالت میں داخل کرونگا - لالہ رامناتھ صاحب نے اپنی دوکان پر دو تین روپیہ کی مٹھائی ازقسم قلاقند وغیرہ منگا کر سب کا آدر سنمان کیا اور وہاں پر لالہ رامناتھ صاحب کو ۱۸ روپیہ بابت خرچہ مقدمہ دئے گئے جنمیں سے انہوں نے بیس روپیہ آریہ سکول کو دیدئیے - اور راضی نامہ اسیدن داخل عدالت ہوگیا -

راقم
شیورام اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج پشاور

آریہ ساماجک جلسے

رو پڑ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۷ - ۲۸ - فروری و یکم مارچ ۱۸۹۷ء کو ہوگا -

اجمیر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۷ و ۲۸ فروری و یکم مارچ ۱۸۹۶ء کو ہوگا - اور اسی موقعہ پر آریہ پرتی ندہی سبھا راجپوتانہ کا اجلاس بھی ہوگا -

میرٹھ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ فروری و یکم مارچ ۱۸۹۶ء کو ہوگا -

بکھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۷ مارچ ۱۸۹۶ء کو ہوگا -

آریہ سماج دولی تحصیل داتا گنج ضلع بدایون آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۳ و ۱۴ مارچ ۱۸۹۶ء کو ہوگا - اور ماسوا اسکے ٹھاکر ہولاس سنگھ صاحب کی پتری سالہ ۱۴ جو سشیل - ودیاوتی اور رشتہ کشتری بنش آریہ کل ہے کے لیئے ایک ور کی جسکی عمر ۱۸ سال سے کم نہ ہو - اور کم سے کم مڈل پڑھتا ہو - آریہ پرلوار سے ہو - ضرورت ہے جسکے لیئے ۱۲ مارچ ۱۸۹۶ء بوقت دس بجے دن کے ویدک سوئمبر رچا جاویگا - لڑکی خود بر کو پسند کریگی امیدواروں کی درخواستیں کسی آریہ سماج کے منتری سے تصدیق کرا کر پہلی مارچ تک پہونچ جانی چاہیئے -

سہارنپور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۶ و ۱۷ مارچ ...

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگار ہیں کی رائے کا ذمہ وار نہیں

پرم ہتکاری اڈیٹر صاحب - نمستے

پرچہ ۳ - پھاگن سمت ۱۹۵۳ بکرمی میں رسالہ کرم اور اسکے پھل ملنے کا طریقہ ، منجانب لالہ کالنشی رام صاحب کو بصورت سوال جواب دیکھا - گر پریمی سجن پرشوں کو شبھ کرموں کی طرف راغب اور توجہ دلانے کی خاطر چند الفاظ خدمت میں ارسال کر کے امید کرتا ہوں کہ پرچہ اخبار میں درج فرما کر ممنون و مشکور فرماوینگے -

وہو ہذا

صاحبان - آپ جانتے ہیں کہ اس سنسار چھوڑ جانے والے میں تھوڑی آیو پر دل لگا کر نفس پرستی کم پری کرکے خواہشات حیوانی کے علاوہ اپنے مال و منت میں ترقی چاہنا دنیاوی خوشیاں اولاد رزق ناموری لذائذ نفسانی یعنی عیش و عشرت میں او بجھ کر ایسے شائق ہونا کہ پیدا کرنیوالے پرماتما دیالو نرنکار کا کبھی خیال نہ کرنا جیو دھرم سے دور خاصہ انسانی سے بعید نظر آتا ہے -

نظر براں اس جوتی سروپ سرب شکتیمان کا بھجن دھرم کی اُنتی چاہنے کا ہر وقت خیال رکھنا چاہیے اگر ہر وقت نہ ہو سکے تو دن بھر میں ایک دفعہ ہی سہی - ورنہ نتیجہ کیواسطے ہفتہ وار سبھا ہو کر دھرم ترقی کی تجاویز جو کہ شبھ کرموں کے نتائج سے حاصل ہو سکتے ہیں - سوچنے سمجھنے چاہئیے - چنانچہ اسی خیال سے عملدرآمد ہو رہا ہے - مگر اس قسم کی سبھا یا کمیٹیاں باعمل ہونی چاہئیے - چنانچہ علم باعمل زیب دیتا ہے - والا انتہا مشغلے کی مصداق کچھ نتیجہ نہیں خواہ کتنی دفعہ کیوں نہ تکرار کیا جاوے -

صاحبان - جبکہ عمل و کرم ٹھیک نہیں ہر گز انسانیت کا رتبہ حاصل نہیں کر سکتا -

ہر کرا اندر عمل اخلاص ہست
در جہاں از بندگان خاص ہست

شبھ کرم انہیں لوگوں کے واسطے مخصوص ہیں جو کہ نیک سیرت نیک کردار ہیں - جیو دھرم انسانی فرائض کے پورا کرنے میں ہر وقت تت پر (طیار) رہتے ہیں - جو لوگ خود را نصیحت دیگراں را نصیحت پر عمل کرتے ہیں - نہ وہ انسان نہ حیوان کہلائے جا سکتے ہیں -

زمانہ کی گردش نے ہمارے بھارت دیش کے پرچین رسوم و قوانین میں اور آجکل کے سوز مانہ میں تفاوت بُعد المشرقین والمغربین کر دیا ہے - اسکا باعث ہمارے کرم جنہوں نے بھارت دیش کی حالت جو سننے کے قابل ہے بگاڑ دی وہ یہ ہے جنہیں شبھ کرم ہمدردی اتفاق کا نام اگر زندہ ہے تو پرتکش (ظاہر) نظر نہیں آتا بلکہ بجائے انکے نخوت غرور - خود پسندی بد عملی بقول -

نہ قوموں میں عزت نہ جلسوں میں وقعت
نہ اپنوں کی الفت نہ غیروں کی ملت
مزاجوں میں سستی دماغوں میں نخوت
خیالوں میں پستی کمالوں سے نفرت
عداوت نہاں دوستی آشکارا
غرض کی تواضع غرض کی مدارا

بھارت دیش کی حالت

(۱) ہر ایک متنفس کا اپنے مذہبی اصولوں کو فراموش کرنا - یا اپنا فرض نہ سمجھنا -

(۲) غیر حکومتوں کا سوائے اس دیش میں ہونا جتھا راجا نتھا پرجا کی مثل نبکر دکھانا اور ہیری کرنا

(۳) اپنی خوراک چھوڑ کر دشمنوں کی خوراک کھانا اور پوشش بھی حسب مرضی شاہ برخلاف اپنے دھرم کے پہرنا - اکڑ کر چلنا - داڑھی مونچھ کی صفائی - چرٹ منہ میں -

(۴) ہر روز لاکھوں بے زبانوں کا ہمارے بھائیوں کی زبان کے رس کے لئے قتل کئے جانا - جتنے اس بھارت دیش کی سرزمین اس گھور پاپ سے کانپتی ہے بوجھ سہار نہیں سکتی -

(۵) عام قوموں میں سے پرہیز کا لفظ دور ہو جانا سب کا کھا لینا بھکش ابھکش نہ دیکھنا دانہ وار تنجری - سودا واٹر ہسپتال کی دوا ریل میں بیٹھے نما یعنیں غیر ملکی ...

(۶) سبھائیں اور کمیٹیاں باعمل نہ ہونا - بلکہ ہاتھی دانت دکھانیکے اور کھانیکے اور - پوری بیچوری سے کام - معاہدہ کے برخلاف کرنا - ذاتی فائدہ مدنظر رکھنا -

(۷) صغرسنی کی شادی کے باعث بیوہ ہونیکا جہاں سوز آہ کا دھواں آسمان تک جانا شعلہ بھڑک کر پہلے طریق کو جلانا -

(۸) حرامکاری کا عام طور پر بلا روک ٹوک جاری ہونا - بلکہ اکثر اچھے خاندانوں کا تباہ ہو جانا -

(۹) عشق آمیز کمپنیاں اور ناٹکوں کا دیس میں نو زمانہ ہونا - نئی تعلیم یافتہ بچوں کے دل پر برا اثر پیدا ہونا -

(۱۰) سنسکرت ودیا نہ پڑھنا نہ سننا - بلکہ غیر زبان کا سیکھنا -

(۱۱) دنیاوی فائدہ چند روزہ کیواسطے حسب پسند مفضل یا نفس خود برخلاف اپنے مذہب کے کھانا کھانا - خوش ہونا - ترقی مذہبی

خیال کرنا کسی قدر فخر سمجھنا۔
(۱۲) ہمیشہ گرانی غلط رہنا۔

صاحبان۔ ایسی حالت ہونیکی بدولت ہمیں اس ایک دکھوں کا بوجھ سہارنا پڑتا ہے طرح طرح کی تکلیفیں اوٹھانی پڑتی ہیں۔ وجہ اسکی صرف ہمارے اعمال یعنے کرم ہیں۔ اگر کرم آچار ٹھیک ہوتے تو ایسی دردشا نہ ہوتی۔

موجودہ زمانہ میں وہ لوگ اکثر شرفا کے زمرہ میں شمار کیئے جاتے ہیں۔ جو دراسو بھی پسند ہوں۔ یا سبھا یا جلسہ کرکے لوگوں کو جھاڑ اور ان لوگوں کے جتھیں ہونے ہیں تو کوئی کلام ہی نہیں۔ جو علاوہ سوشیل ہونے کے لکچرار اور لقا بھی ہوں۔ خواہ وہ سوسائٹی (دھرم) کے اصولوں پر عمل کرتے ہوں یا نہ۔ جیسے یہہ پیارسند کچہہ پراو پکار (رفاہ عام) تو کرنہیں دکھاتا صرف باتیں زبانی جمع خرچ بیان کرتا ہے جبتک عمل (کرم) درست نہ ہوگا۔ تقریر اور تحریر میں کچہہ اثر نہ ہوگا۔

درخت عمل ہر کجا بیخ کرد
گذشت از فلک شاخ بالائے او

اسی بات پر کفایت نہیں بعض لوگ ایسے ہیں کہ اپنے اباواجداد کی خوبیوں پر نازاں۔ جیسے انکے کمائے ہوئے دہن پر بلامحنت قابض ہو دولتمند بنا ہوا کہلاتے ہیں۔ ویسے ہی انکے نیک اعمال ہونیکی وجہ سے اپنے تائیں بغیر اپنے اعمال درست کیئے اپنے آپکو نیک سیرت تصور کرتے ہیں اور دوسروں سے تعلیم کرانے لینے کے مستحق بن بیٹھتے ہیں۔ یہہ نہیں کہ اپنے اباواجداد اور دیگر بزرگوں کے نیک اعمال اپنے واسطے باعث فخر ہوتے ہیں۔ مگر اسصورت میں جبکہ اپنا چالچلن بھی ٹھیک ہو۔ اگر خود ہی بدچلن ہوئے۔ تو انکی نیک نامی کسی قسم کا فائدہ نہیں دیسکتی یہہ خیال کہ دنیاوی معاملات میں ایک کا دوسرے پر تھوڑا بہت فائدہ دیتا ہے۔ سو وہ صرف چند روزہ درصل تو اپنے اعمال ہی کام آتے ہیں۔ دوسروں کے نیک و بد عمل کسی قسم کا فائدہ نہیں دیسکتے۔ اونچی ذات والے اعلےٰ خاندان پر بھی بہت سا حصہ اپنی بڑائی کا باعث سمجھتے ہیں۔ یعنی جو بوقت اچھی کُل (برہمن) میں پیدا ہوئے۔ اسی وقت سے بیگناہ بےعیب ہمیشہ کے لیے شدہ پوتر بن بیٹھے خواہ دن بھر میں کتنے ہی پاپ کیوں نہ کریں۔ چھتری لوگ کہہ دیں دیگر اقوام میں اپنی بہادری کی فوقیت ظاہر کرنے کو مہان بھارت کے شوربیروں کی دلداری کے قصے (کتھا) اپنے سلسلہ خاندان میں پاکنشو نہیں ظاہر کرتے ہیں اور امنگ دلاتے ہیں۔ کہ ہمارے بزرگان قدیما ایسے ہو گزرے ہیں گویا ہمیں سبق اور سبق پڑھاتے ہیں مگر بمثل چراغ تلے اندھیرا کچہہ اثر نہیں ہوتا۔ وجہ صرف کرم آچار (عمل) درست نہیں انکے کرم بیوہار درست رکھنا ہر ایک کا پرم دہرم ہے جنکا عمل نیک ہے۔ وے لوگ بہتا کم ہیں۔

زمانہ قدیم میں لوگوں کا پرم دہرم (اعلیٰ مقصد) نیک بننے کا ہوتا تھا۔ اکثر تیرتھوں پر جاکر کوکرموں اور بدکشوں کا تیاگ کرتے تھے چنانچہ اخلاقی کتابوں اور تواریخوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمیں ہماری اونچی کُل اور بزرگوں کی نیک نامی کچہہ فائدہ نہیں دیسکتی۔ البتہ ہمارے کرم (عمل) ہروقت ہماری سہایتا کرتے ہیں مہاتما لوگ کھشتریوں کا قصہ ہے۔ کہ ہم دیوتاؤں کو بار بار نمسکار کرتے ہیں۔ مگر وہ دیوتا بدہاتا کے بس میں ہیں اور بدہاتا (مقسوم) کرموں کے زیر اختیار میں ہے پس صاحبان غور کریں تو کرم ہی کیوں نہ درست کیئے جاویں۔ جو کہ دہرم کے رکھشک (حافظ) ہیں (جیو دہرم کیا ہے اپنے پرماتما میں لین ہونا یعنی مخلوق اپنے خالق میں محو بالذات ہونا) سو وہ ودیت کی جن ذریعہ سے انسان اپنے دہرم کی ترقی کرسکتا ہے وہ کرم ہی ہیں پس کرموں کے سیکھنا لوگ کرنے کے واسطے پنڈت ودوان (عالم باعمل) کی کتھا (ہدایت) لینی چاہیئے۔ کیونکہ گوربنا نہیں۔ گورونانک جی مہاراج فرماتے ہیں کہ "سچے سو چیندا اوکیویں سوچ جے سے ہزار۔ ایتی جانن ہندیاں گور بن گھور اندھار" درستگی عمل یعنے کرم کرنے سے قومی ترقی ہی ہوسکتی ہے۔ سینکڑوں بھگت ایسے ہوئے ہیں جنہوں نے کرم درست رکھے۔ پرم گتی سے اعلےٰ درجہ اونچی پدوی حاصل کر گذرے۔

صاحبان۔ یہہ نہ سمجھہ لینا۔ کہ بظاہر کسی جلسہ میں یا سبھا میں لکچرار ہونے سے یا ممبر بنجانے سے یا پنڈت جی یا بابو جی یا لالہ جی یا سیٹھ جی کہلائے جانے سے کوئی پدوی (رتبہ) حاصل ہوگیا۔ ہرگز نہیں۔ جب تک عمل (کرم بیوہار) درست نہ ہونگے۔ چالچلن ٹھیک نہ ہوگا۔ تب تک نہ اس لوک میں نہ پرلوک میں کچہہ بھی پراپت (حاصل) ہوگا۔

ہے متردپرارتہنا ہے۔ کہ صبح شام سندھیا کی ترتی اپنا نت نیم اپنی اپنی زندگی میں سچے دل سے دہرم کے کاموں پر لپنچہ کریں (دل لگادیں) اور کوکرموں (بدعملوں) ابکشوں (ممنوع اشیا)

کو چھوڑ دیویں۔ بلکہ ہمیشہ کے لیئے تیاگ دیویں
جب تک تیاگ نہیں کرینگے۔ تب تک باقی
کے اور شبھ کرم کیئے ہوئے بھی [illegible]
اسے پرماتما دیالو کرپا کر کے ہم سب کو اب کرم
چھوڑنا اشبھ کرموں پر دل لگے۔ غلطی کی اصلاح
... فکوری خیال کرونگا۔

نیازمند
لالہ نانا [illegible]
ہیڈ ماسٹر اُستاد سکول کپورتھلہ

لالہ لاجپت رائے صاحب کا جودھپور آریہ سماج میں بیان

عرصہ قریب ایک ہفتہ سے یہاں لالہ لاجپت رائے
صاحب لاہور نواسی آئے ہوئے ہیں
اور مہاراجہ سر کرنیل پرتاپ سنگھ صاحب
بہادر کے ہیں۔ انیس کے بنگلہ کے قریب
ایک خیمہ میں ٹھہرے ہوئے۔ سماج مندر جو کہ
شہر میں ہے وہاں قیام نہیں کیا معلوم نہیں
اسکی کیا وجہ ہے۔ سوامی پرکاشانند جی
ہر وقت اُنکے ساتھ رہتے ہیں کسی سماجک
کو پرائیوٹ ملنے کا یا بات چیت کرنیکا موقعہ
نہیں دیا جاتا ہے۔ کیونکہ خوف ہے کہ یہاں
کی پول نہ کھل جاوے۔ ظاہری سامان اُن کو
ملاحظہ کرایا جاتا ہے۔ کوئی سماجک نیموں کی
پابندی بالکل نہیں ہوتی ہے۔
کل تاریخ ۱۷۔ فروری ۱۸۹۷ء کو بوقت صبح
ایک نوٹس تمام شہر میں تقسیم ہوا جسمیں لکھا تھا کہ
آج ساڑھے ۵ بجے شام کو سماج مندر گلاب ساگر
پر لالہ لاجپت رائے صاحب مشن کرتب دیشیہ پر
دیاکھیان دیوینگے۔ اور شریمان مہاراجہ صاحب
موصوف بھی پدھارینگے۔ اسلیئے تمام
شہر کے روسا اور سے خواہش ظاہر کیگئی
تھی۔ کہ آپ بھی پدھاریئے۔ چنانچہ مہاراجہ
صاحب کے آنیکی خبر سنکر بہت سے خوشامدی
لوگ مقررہ وقت پر جمع ہو گئے تھے قریب
۴ بجے دن کے سوامی پرکاشانند جی مہاراج
صاحب کو بلانے گئے تو صاف انکاری
جواب اُنکو ملا۔ بیچارے حالت مایوسی میں
قریب ۵ بجے کے سماج مندر میں واپس آئے
مگر اس بات کو کہ مہاراجہ صاحب نہ تشریف
لاوینگے۔ بہت پوشیدہ رکھا۔ کیونکہ کھٹکا
تھا۔ کہ جسقدر لوگ آئے ہیں سب
رفو چکر ہو جاوینگے۔ وہی ڈھاک کے
تین پات رہجاوینگے۔ ہاں میں ہاں ملانیوالے
اسوقت سوامی جی و لالہ لاجپت رائے صاحب
کے چہرہ پر ایک حالت مایوسی ظاہر
آتی تھی۔ مگر لاچار کیا کرتے دیاکھیان
شروع کیا۔ اسموقعہ پر یہہ بھی ظاہر کر دینا
مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ کس طرح سے
دیاکھیان شروع ہوا یعنی نہ کوئی سبھاپتی
(پریسیڈنٹ) مقرر ہوا اور نہ کسی شخص نے
یہہ ہی اُٹھکر کہا۔ کہ صاحب یہہ فلاں
شخص ہیں جنکا نوٹس دیا گیا ہے۔ اور
دیاکھیان دیوینگے۔ جو کہ سبھا کا قاعدہ ہے
مگر کرتا کون۔ سب پربندھ کرتا و [illegible] کا
ٹولا جمع تھا۔ دیاکھیان شروع ہوا۔ لوگونکو
بالکل مزہ نہ آیا۔ اسلیئے درمیان دیاکھیان
کے مفصلہ ذیل روسا اُٹھکر روانہ ہوئے
ایک تو کبھی راج مرادان جی صاحب جو کہ یہاں
مجسٹریٹ ہیں۔ اور سردار دربار صاحب
کی کونسل کے ممبر ہیں۔ نہایت وجیہ معزز شمار
کیئے جاتے ہیں۔ دوسرے منشی جیہ راج
جی صاحب جو کہ ریاست کے منشی ہیں اور
ممبر کونسل بھی ہیں۔ علاوہ انکے پنچن لال وغیرہ
بہت سے معزز منشی تھے رفو چکر ہوئے
یہہ لوگ تب اُٹھے جبکہ اُنکو معلوم ہوا کہ
مہاراجہ صاحب نہیں آوینگے۔ صرف نوٹس
میں ہم لوگوں کو دھوکھا دیا گیا۔ اُنکے اُٹھتے
ہی تمام سبھا میں گڑبڑ مچ گئی۔ اور فضول تالیاں
ہر چہار طرف سے لوگوں نے بجانا شروع
کیا۔ اور قریباً ۲/۳ حصہ کے لوگ اُٹھکر
چلے گئے کچھ خفیف سے لوگ رہ گئے
اسوقت ان مہاتماؤں کے اور بھی حواس باختہ
ہوئے۔ اخیر شرمندہ ہوکر کچھ سنیاسیوں
کو اور کچھ آریہ سماجوں کو نصیحت کر کے
دیاکھیان ختم کیا۔ لوگ مذاق اُڑاتے
اپنے گھروں کو روانہ ہوگئے۔ ابھی تک یہہ
بات ظاہر کسی کو نہیں ہوئی ہے۔ کہ آیا لالہ
لاجپت رائے صاحب یہاں کیوں تشریف
لائے۔ کچھ سماج کا سُدھار کرنے کے لیئے
یا صرف مہاراجہ سے ملاقات کے لیئے۔ یا
کالج کے لیئے کچھ زرِ نقد وصول کرنے کی
بہرحال کوئی بات ہو۔ مگر اب سماجک
لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ یہہ کارروائی جودھپور
آریہ سماج و نیز لیاقت سوامی پرکاشانند جی
کی ہے۔

باقی آئندہ

راقم
ایک آریہ از مقام جودھپور (ریاست)

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

انگلینڈ اور امریکا کے اخبار بڑی دھوم مچا رہے ہیں۔ بنگال کے برہمو اور نیز تھیوسوفیکل سوسائٹی کے پرچے اپنا اپنا جداگانہ راگ الاپ رہے تھے کہ مسٹر ببیکانند جی کے لیکچروں نے دنیا بھر میں دھوم مچا دی۔ انکا استقبال بھی ان دنوں جزیرہ سنگلدیپ و مدراس پرانت کے بڑے بڑے شہروں میں نہایت شان و شوکت سے ہوا ہے۔ یہاں تک راجہ صاحب رامانند جی اگت سوامی ببیکانند کی گاڑی میں بجائے گھوڑوں کے جتے۔ اور ایسا ہی دیگر مقامات پر ہوا۔ انکے گرو رام کرشن جی کی تعریف پروفیسر میکس مولر نے نائین ٹینتھ سینچری نامی ماہواری رسالہ میں خوب لمبی چوڑی ہانکی ہے۔ بلکہ سوامی دیانند جی سے بھی ترجیح دی ہے مگر انکے چیلے ببیکانند صاحب نے شہر مدراس کے اپنے لیکچر میں جو ماہ حال کی تاریخ ۱۲ کو ہوا تھا اور جسکا خلاصہ اخبار انڈین مرر مطبوعہ ۱۱ فروری میں شائع ہوا ہے آپ فرماتے ہیں کہ پورب کال میں برہمن لوگ گائے کا گوشت کھاتے تھے۔ مگر جبکہ رشیوں نے دیکھا کہ گائے کی نسل سے زراعت میں نقصان واقعہ ہوتا ہے تو گاؤ کشی کی ممانعت کردی۔ افسوس صد افسوس! کہ اتنی بڑی شان کے سنیاسی ہمارے رشی منیوں کو ایسی جھوٹی تہمت لگانے میں ذرا بھر نہیں شرمائے۔ جن بہت ودیا والوں اور مہاتماؤں کے زبان کہتے ہوئے تت شاستروں کو سمجھنے میں زمانہ حال کے عالم پنڈت لوگ بھی غلط پہچان ہو رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ببیکانند جی صرف انگریزی کی اور سیری کے طاق ہیں۔ سنسکرت ودیا سے پوری طرح ماہر نہیں۔ اور شاید انہوں نے ہیوم وغیرہ کے بھاشیہ کی ہی سیر کی ہوگی جسکا یہ نتیجہ درشٹ گت ہو رہا ہے۔

راقم
رام - آر - ایل - اشرما

آریہ سماج پونڈری ضلع کرنال

ہم تمام ممبران سماج آپ سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ براہ مہربانی آپ ست دھرم پرچارک میں اس حال کو جو کہ بالکل راست ہے چھپوا دیں کہ پنڈت گنپتی شرما اوپدیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب ۹ فروری ۱۸۹۷ء کو کرنال سے اوپدیش کرنے کے لیے پونڈری تشریف لائے۔ جنہوں نے ۱۰ فروری ۱۸۹۷ء کو بوقت شام "آریہ سماج کیا ہے" اوپدیش کیا۔ ۱۱ فروری کو ودیا کے وشیہ میں کہ عورتوں کو ودیا پڑھانی چاہیئے۔ ۱۲ فروری کو جیو رکھشا کے بارے میں اوپدیش کے وقت سو آدمی ہندو مسلمان موجود ہوتے رہے اور خوب دھیان سے سنتے رہے۔ ۱۳ فروری کو پراتہ کال موضع ہابڑی تحصیل کیتھل ضلع کرنال تھانہ پونڈری میں اوپدیش کرنے کے لیے مع پردھان اور منتری آریہ سماج پونڈری کے پنڈت صاحب مذکور گئے۔ وہاں پنڈت رکھی رام سے جو کہ اچھے ودوان ہیں۔ تیرتھ پر ملے۔ جن سے کہ گنپتی شرما کی جیو برہم کی بابت کچھ بات چیت ہوئی۔ بات ہوتے کے اثنائے میں پنڈت رکھی رام کو کرودھ آیا اور مارے کرودھ کے کانپنے لگ گئے۔ چونکہ وہ آریہ سماج کے نام سے پہلے ہی چڑتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں جانتا ہوں دیانندی لوگ کبھی برائی سے ادھرم کو پھیلاتے ہیں۔ ایسے پنڈت گنپتی شرما واپس پونڈری چلے آئے۔ ۱۴ فروری ۱۸۹۷ء کو دس بجے صبح کے ایک فقیر سنیاسی کو رکھی رام نے موضع ہابڑی سے پونڈری بھیجا۔ کہ پنڈت گنپتی شرما سے کہدو کہ وہ جاویں نہیں بلکہ ٹھہریں میں آج پونڈری آکر شاستر ارتھ کرونگا۔ سو پونڈری سے ایک گاڑی اور ایک برہمن جو کہ کسی قدر شاستری جانتا ہے۔ پنڈت رکھی رام کو لینے کے لیے گئے۔ پس ۳ بجے پنڈت رکھی رام جی پونڈری تشریف لائے۔ اور آکر ٹھاکر دوارے میں ٹھہرے۔ پھر انہوں نے تھوڑی دیر ٹھہر کر کہلا بھیجا کہ آریا والوں سے کہہ دو کہ وہ شاستر ارتھ کے لیے کپڑا وغیرہ بچھا کر تیار رہیں۔ ہم آتے ہیں۔ پس ہم نے کپڑا وغیرہ بچھا کر تیار کر دیا۔ چنانچہ ہم نے پنڈت رکھی رام کی تعظیم کے لیے ایک سفید کپڑا ایک گدی کے طور پر بچھایا۔ جیسا کہ ہمارا فرض تھا۔ بعدہ جب ممبران اور پنڈت گنپتی شرما اور عام لوگ موجود ہو گئے تو ہم پنڈت رکھی رام جی کو شاستر ارتھ کرنے کے لیے بلانے کو گئے لیکن پنڈت رکھی رام اور انکے چند ششیہ اور چند عام لوگ ایک اور جگہ بجائے شاستر ارتھ کے اوپدیش کرنے کے لیے بیٹھ گئے۔ اور ایک کتاب پڑھتے پایا۔ ان سے کہا کہ آپ شاستر ارتھ کریں۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم شاستر ارتھ کرنے کے لیے یہاں سے نہیں آئے ہیں۔ ہم تو اوپدیش کرنے کے لیے آئے ہیں۔ ہم ان سے

یہ جواب پاکر واپس چلے آئے - پھر چند منٹ کے
بعد دو چار شریف آدمی سماج میں آئے جنہوں
نے آکر یہ کہا کہ پنڈت رکھی رام فرماتے ہیں کہ ہم
اپنے مکان پر شاستر ارتھ کرنا نہیں چاہتے
تم ہمارے پاس بازار میں یعنی سبھا میں آؤ - جب
ہمیں شریف آدمی دیکھے ہم اور پنڈت گنپتی شرما
پنڈت رکھی رام کی سبھا میں شاستر ارتھ کرنے کیلئے
چلے گئے - وہاں پر داروغہ صاحب بیٹھے ہوئے تھے
انکی طرف سے داروغہ صاحب نے کہا کہ آج
شاستر ارتھ کے لیئے وقت نہیں ہے کل کو انتظام
کیا جاویگا - تو شاستر ارتھ ہوگا - اس کے بعد
واپس چلے آئے - پھر ۱۰ فروری کو چند پنڈت
اور چند آدمی اور موضع پاہی سے اور بہت سے
اشخاص دیگر دیہات سے تشریف لائے جو کہ
شاستر ارتھ سننے کے ابھلاشی تھے - غرضیکہ تقریباً
دو ہزار آدمی موجود ہو گئے تھے - پھر دن چڑھے کے
بعد [illegible] پردہان صاحب آریہ سماج داروغہ جی
کے مندر [illegible] میں بلائے - جہاں کہ پنڈت
رکھی رام اور اور بہت سے لوگ موجود تھے
داروغہ صاحب نے پردہان صاحب سے کہا کہ اگر
آپکے پنڈت جی کا منشا شاستر ارتھ کرنیکا ہے
تو وہ یہاں پر آجاویں لیکن ہم کسی قسم کے ذمہ دار
نہیں ہیں - خواہ فساد ہو خواہ نہ ہو - تو پردہان
صاحب نے اسپر جواب دیا - کہ اگر آپ اپنی کل
کے اقرار کے بموجب انتظام کے ذمہ دار ہوں
تو پنڈت گنپتی شرما یہاں شاستر ارتھ کرنے
کے لئے آسکتے ہیں - داروغہ صاحب نے پھر بھی
کھلم کھلا جواب دیا - کہ ہم ذمہ دار نہیں ہیں - پردہان
صاحب واپس چلے آئے - اور پردہان صاحب
نے یہی بات کو سماج میں آکر دہرایا - اسکے
بعد پنڈت گنپتی شرما نے اپدیش کرنا شروع

کیا - تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ رادھا کشن برہمن
ساکن یونیورسٹی جو کہ سنسکرت نہیں جانتا ایک
اشلوک گھڑا ہوا اسی وقت پنڈت رکھی رام
سے سیکھ کر سماج میں آیا - اور پنڈت گنپتی شرما
سے کہا کہ اس شلوک کا ارتھ بتلاؤ - انہوں نے
کہا کہ یہ تو غلط ہے - اس لیئے ان سے پنڈت
گنپتی شرما نے اول تو یہ پوچھا کہ تم سنسکرت
جانتے ہو یا نہیں - اگر جانتے ہو تو تم مجھے
اس [illegible] وید میں سے ایک منتر پڑھ کر سناؤ
اسپر انہوں نے جواب دیا کہ میں وید پڑھا ہوا
نہیں ہوں - تو پھر اگر آپ وید پڑھے ہوئے
نہیں ہو - تو یہ بتلاؤ کہ یہ منتر جسکا آپ ارتھ
پوچھتے ہیں کہاں اور کونسی کتاب میں لکھا ہوا
ہے - جواب نہ آیا اور چلے گئے - پھر جاکر
پنڈت رکھی رام سے پوچھا کہ جو شلوک آپنے
مجھے پنڈت گنپتی شرما سے پوچھنے کے لیئے
بتلایا تھا کہاں اور کونسی کتاب میں لکھا ہوا
ہے - اسپر پنڈت رکھی رام جی نے جواب دیا
کہ آپ نے کسی شاستر کا نام لے دیا ہوتا
آپ آریہ اسے تلاش کرتے پھرتے -
اپدیش ہونے کے بعد سماج جیسا کہ ہمیشہ
برخاست ہوئی -

اسی تاریخ کو ۸ بجے رات کے داروغہ جی نے
اپنے آدمی کے ہاتھ پنڈت گنپتی شرما کو
اپنے مکان پر بلایا اور کہا کہ ہم تمہارا شاستر ارتھ
کل کو انتظام کر کے ضرور بالضرور کرائینگے
سو پنڈت جی نے یہ بات بڑی خوشی سے
منظور کی اور واپس اپنے مکان پر آگئے
پھر داروغہ صاحب نے رکھی رام کو کہا کہ تمہارا
شاستر ارتھ صبح کو ہم بڑے انتظام کیساتھ
کرائینگے - اور صبح کو شاستر ارتھ ضرور ہوگا

پنڈت رکھی رام نے بھی منظور کیا کہ ہم ہاں
صبح کو شاستر ارتھ کرینگے - صبح کو پھر پردہان
صاحب پنڈت رکھی رام صاحب کے پاس
مندر میں گئے - اور ان سے کہا کہ تم پنڈت
جی سے کسی وشے میں شاستر ارتھ کرلو - اگر تم
جیت گئے تو ہم تمہارا دھرم اختیار کرلیوینگے
اگر پنڈت گنپتی شرما جیت گئے - تو تمکو ہمارا
دھرم اختیار کرنا ہوگا - بعد ازاں پنڈت رکھی رام
پوشیدہ موضع پاہی اپنے گھر کو واپس چلے
گئے -

پنڈت گنپتی شرما بہت لائق اور وید دان سنسکرت
دان ہیں - انکی منوہر اور پر زور ویاکھیانوں سے
ہمارے تو کیا بلکہ تمام عام لوگوں کے جو کہ
دیگر مذاہب کے ہیں - ہردے تریپت ہو گئے
اور جتنے دن پنڈت جی یونیورسٹی میں رہے
ہمیشہ وید کا پرچار رہا - اوم شانتی شانتی شانتی

ساماجک خبریں

دینا نگر آریہ سماج کی پرچارک منڈلی نے
۲۴ - اکتوبر کو پنڈوری بھینساں میں ایک [illegible]
سنسکار کرایا اور ۲۸ و ۲۹ - کو وہاں پرچار
کیا - بہاپنر ۹ و ۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء کو پنڈت پھیرا لو
جی نے اور ۱۵ جنوری ۱۹۰۷ء کو پنڈت دیوی رام
اور ۲۰ جنوری کو لالہ بسنت رام نے ویدک دھرم کا
پرچار کیا - اس سماج کی پرچارک منڈلی نے
۲ فروری ۱۹۰۷ء لغایت ۱۳ فروری ذیل کے
مقامات پر پرچار کیا - نالاگڑھ - سوینا نگر [illegible]
لبنت خیمی - ادانکہ - ڈیڈہ
حصار میں پنڈت دولت رام جی ۱۲ و ۱۳

اور ۱۵۔ فروری کو پرچار کر کے ہانسی کو روانہ
ہوئے۔ پھر بھوانی میں سے ہوتے ہوئے
اجمیر کے سالانہ جلسہ پر جا شامل ہونگے۔
۱۲-۱۳-۱۴ فروری کو پنڈت دیوی دیالو
جی نے بھکر میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔
وید ورودھی لوگ وید کی روشنی کو اپنے
آگے بادل لا کر بند کرنی چاہتے ہیں۔ چنانچہ
جب سے رامپور بھول میں آریہ سماج قایم ہوا
ہا نوین بن جل وید ورودھی لوگ تڑپ رہے
ہیں۔ بہت سے ہاتھ پاؤں مارے۔ برادریوں کو
جمع کیا۔ سندھ سبھا قایم کرنے کی تجویز ہوئی
مگر جب ہمارے منتر لالہ پربھ دیال جی نے جو
ایک سچے آریہ ہیں۔ آنکے مقابلہ پر دو لکچر
دیئے تو سب چمگادڑوں کی طرح سے جو کہ سورج
کی روشنی سے ڈرا کرتے ہیں چھپن ہو گئے
اور پیچھے پیچھے ایک پنڈت کو ناجھیں اُدھو
میں بھی لکھا کہ یہاں معاملہ دگرگوں ہوتا جاتا
ہے۔ فوراً خبر لیں۔ دیکھیں یہاں بھی شاستر ارتھ
ہوتا ہے۔ یا کہ چال ہی چلی جاتی ہے۔
آریہ سماج گنگوہ میں تجویز پاس ہوئی تھی کہ
ہر ایک سماجی کو بلا گت تقریباً دو روپیہ ہون ہوا
کرے۔ اور کم از کم آٹھ میں ۱۰ ممبر شریک ہوں۔
اس وقت تک اس منڈلی میں گیارہ ممبر شریک
ہیں۔ جب زیادہ ہو جاویں گے۔ تو پندرہ
سنڈہ شروع ہو جاویگا۔ پہلی دفعہ ۷ فروری کو
لالہ رتن لعل منتری نے ہون کرایا۔ اور ایک
روپیہ سماج کو دان دیا۔
پرمہنس ٹھاکر دت جی کے اپدیشوں سے ایک
سماج بمقام کاہین نو تحصیل سوپر میں اور ایک سماج
باغانوالہ میں قایم ہو گیا ہے۔ ادہکاری حسب ذیل
ہیں۔ آریہ سماج کاہین نو میں۔ پنڈت ہربنس لال
جی پردھان۔ پنڈت ہیرا لال جی اپ منتری۔ لالہ
رامچند داس جی منتری اور ۱۶ اکس دیگر ممبر۔
انتخاب عہدہ داران انترنگ سبھا آریہ سماج
قصبہ شرقپور حسب ذیل سال ۱۸۹۷ء کے
لئے ہوا۔ لالہ ہیمراج صاحب جی پردہان
لالہ سوہن لال جی اپ پردہان۔ لالہ کشن لال صاحب
جی منتری۔ دیوان چند صاحب عرضی نویس
تحصیل شرقپور اپ منتری۔ لالہ تلسی مل جی
کوشادھیکش۔ لالہ کشن چند صاحب پستکادھیکش
لالہ بیلی داس صاحب جی۔ لالہ سندر مل صاحب
جی۔ لالہ بلا رام صاحب جی ممبران انترنگ سبھا۔
راولپنڈی آریہ سماج کے سماچار ۳ جنوری
۱۸۹۷ء کے ستسنگ جلسہ میں ہون آدی کے
بعد لالہ مرلی دھر جی نے اپاسنا اور لالہ کانشی رام
نے سرمن دیا۔ بعد ازاں جالندھر سماج کے
سالانہ جلسہ کا مفصل حال لالہ شیو دیال جی ایم اے
نے سنایا۔ ۸ جنوری کو ان طالب علموں
(جو باہر سے یہاں امتحان مڈل کے واسطے
آئے تھے) کے واسطے سماج مندر میں ایک
خاص جلسہ ہوا جس میں طالب علموں کو نصیحت
آمیز تقریریں سنائی گئیں۔ اور آخر میں پرشاد
بھوجن دیا گیا۔ ۱۰ کے ستسنگ جلسہ میں
لالہ مرلی دھر جی نے اپاسنا اور پنڈت بھگت رام
جی نے ستیارتھ پرکاش میں سے کتھا کری
۱۷ جنوری کے ستسنگ جلسہ میں اپاسنا لالہ
سدانند نے اور کتھا مہابھارت میں سے
پنڈت سیتا رام جی شاستری نے کرائی جسکے
بعد بابو لکھن سنگھ جی نے لکچر دیا۔
۲۴ کو ہون آدی کے بعد اپاسنا لالہ کانشی رام
چوپڑہ نے کی۔ اور لالہ خوشحال چند مہوک
نے اپدیش دیا۔ بعد لالہ شیو دیال جی ایم اے
نے دیا کھیان دیا۔ ۳۱ تاریخ کو پنڈت دنی رام
جی شرما نے اپاسنا اور کتھا پنڈت سیتا رام جی
شاستری نے کی جسکے بعد لالہ کانشی رام چوپڑہ
نے لکچر دیا۔

اس مہینہ کے ہر ایک جلسہ میں تعداد حاضرین
معقول ہوتی رہی۔ نئے ممبر بھی کئی ایک مہاشے
سماج میں داخل ہوئے۔ چنانچہ لالہ تارا چند کلرک
ملٹری اکونٹنٹ آفس۔ لالہ مکند لال جی [illegible]
لالہ رام کرشن جی اوورسیر [illegible]۔ لالہ
ہریش چندر [illegible] ان حضرات
کے نام سکریٹری سماج نے عام جلسہ میں سنائے۔
آنا دگر ابھی بھی برابر ہوتی ہے۔ پرچارک
منڈلی نے بھی اس مہینہ سے اپنا کام شروع
کردیا ہے۔ اور لال کرتی بازار میں دو دفعہ
اپدیش دیکر ویدک دھرم کا پرچار کیا
ہے۔ بڑی اچھی بات ہوگی کہ اگر یہ منڈلی
تعطیلوں میں مضافات میں بھی جایا کرے۔
صدر سماج (جو اس سماج کی برانچ ہے) کے جلسے
پھر جاری ہو گئے ہیں۔ ہر ایک اتوار شام
کے وقت سماج مندر میں آریہ کمار سبھا ۱۹ جنوری
سے شروع ہو گئی ہے۔ دیکھئے اسکو کہاں تک
کامیابی ہو۔ لالہ شیو دیال صاحب ایم اے
بڑے اتساہی پرش معلوم ہوتے ہیں۔
انترنگ سبھا راولپنڈی کے اجلاس اب باقاعدہ
نہیں ہوتے جس سے کئی امور ضروری رُکے
پڑے ہیں۔ ادہکاریوں کو انترنگ سبھا کے
ذریعہ ضرور وقتاً فوقتاً مدد اور آگیا لیتے رہنا
چاہیئے۔ خود رکے اور [illegible] آزادی آریہ سماج
کے اپنیموں کے ورودھ ہے۔ اور ایسی بے قاعدگی
ہی نقص پھر سے پڑے ہیں۔
۷ فروری کے ستسنگ جلسہ میں ہون کے

لیدا اوپانا پنڈت بھگت رام جی نے کرائی اور
ویاکھیان پنڈت سیتا رام شاستری نے
"مدہن اور ستہ مہن بچن" اس بارہ میں بڑی
عمدگی سے دیا - ایک مہاشے لالہ رامسرن
کلرک نے ممبر سماج میں داخل ہوئے - اور ایک
دو باہر سے تبدیل ہو کر آئے ہوئے مہاشوں
کے نام سنائے گئے -

۸ - فروری کو میلہ بسنت کی تقریب پر سب
آریہ بھائی ندی کے کنارے پر اکٹھے ہو کر
اول ورزش کے کھیل کھیلتے رہے - پھر ہون
ہو کر سب نے پریتی بھوجن وہاں ہی کیا اور بعد از آں
۳ بجے میلہ میں آکر ہم سب کا پاٹھ اور بھجن گان
کیا گیا - لالہ کانشی رام اور پنڈت سیتا رام
جی نے عمدہ تقریریں دہرم وشے پر کیں - افسوس
کہ ایسا آریہ دہرم کے پنڈال کی بھیڑ سے
روکنے کا کوئی انتظام نہیں تھا -

محمد اسمعیل طالب علم چبر ضلع سیالکوٹ سے
ذیل کی خبر بھیجتے ہیں **نظم**

یہ جلسہ کیا تھا اک معجز زباں آیا
جو پوپ اور آریوں کے درمیاں تھا
ہوئے پنڈت جمع پر ایک جا کے
گروہ آریہ کی خاک پا کے
یہ مجلس دو بجے قایم ہوئی تھی
مگر اسکی حقیقت واں پہ کیا تھی
اور اک دم میں اڑائی خاک انکی
یہاں تک کہ نہ چھوڑی ناک انکی
کہ لاعلمی کی تھی انپر جہالت
ضلالت سے ہوئی انکو خجالت
مورتی موجا کو کھنڈت کر دکھایا
اور اوتاروں کو بھی کھنڈت بنایا
جھپک کے منہ سے سب بھاگے پنڈت
کہ تنہا ہو گئے سب آئے کھنڈت
کسی کچھ دیئے پھر آریوں نے
جوابات ہر دفعہ کچھ تار یوں نے
کہا سب نے کہ سچے آریہ ہیں
جو بھاگے پوپ کیسے کچھ وہ ہیں
یہ مجلس شام کو آخر ہوئی بند
کہ دہرم جسکی ہوئی تھی تا سمرقند
طرفداری کسی کی نہ کرونگا
سچائی سے نہ ہرگز میں مڑونگا

آریہ سماج پبلک مالک مغربی شمالی

پنڈت نند کشور جی اپدیشک نے ۵ - فروری ۱۸۹۷ء سے لیکر ۸ فروری تک بجنور بکھوڑ میں ویدک دہرم پرچار کیا - اور چودہری دیوان سنگھ صاحب رئیس کے پسر کا نامکرن سنسکار وید کت کرایا - چودہری صاحب نے ۵ روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے دان دیئے اور ایک دن مراد آباد میں ٹھیر کر ۱۰ - کو طرف لکھنؤ روانہ ہو گئے -

پنڈت بدری دت جی اپدیشک نے ۴ فروری ۱۸۹۷ء سے ۱۴ فروری تک مقامات ذیل میں پرچار کیا - کانشی پور - کانپور - اناؤ - نواب گنج لکھنؤ شہر سماج گنیش گنج سماج - ۱۵ - فروری کو بریلی پہنچے ان ایام میں بتاریخ ۴ فروری مراد آباد میں پنڈت بھوپت سنگھ کے پسر کا نامکرن سنسکار وید کت کرایا -

پنڈت ستو سہائے جی آنریری اپدیشک کے اپدیش سے مواضعات سٹھ اور ناہل ضلع شاہجہانپور میں نئے سماج قایم ہو گئے -

اشتہار مرسلہ جونیر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

اشتہار نمبر ۱۶۵ مورخہ ۸ فروری ۱۸۹۷ء

اعلان مندرجہ ذیل اطلاع عام کے لیے مشتہر کیا جاتا ہے -

حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی سفارت متعینہ قسطنطنیہ کو پچھلے سال حجاز کی غیر اطمینان بخش حالت کی نسبت باب عالی سے بار بار شکایت کرنی پڑی - اور اکتوبر ۱۸۹۶ء میں سفارت موصوف نے اس نہایت بد امنی کی طرف جو مکہ اور مدینہ کی سڑکوں پر پھیلی ہوئی تھی - اور انکی حالت کو درست کرنے کے بارے میں والی کی نارضامندی یا ناقابلیت کی طرف سخت توجہ دلائی - ان سڑکوں پر نہایت ظلم و ستم آمیز قسم کی رہزنیاں وقوع میں آئی ہیں - مسافرین کیا مرد کیا عورت انکے پاس جو کچھ پایا گیا حتے کہ ہر ایک پارچہ تک چھین لیا جاتا رہا ہے اور انمیں سے بہت سوں کو سخت زد و کوب کیا جاتا رہا ہے - اور بعض کا کوئی عضو کاٹ دیا جاتا ہے - بد امنی کی ایسی حالت ہے کہ کوئی کارواں رات میں سفر کرنے کی دلیری نہیں کرتا - اور دن میں گرمی کی شدت کے سبب مکہ اور جدہ کے مابین آمد و رفت بالکل بند ہوتی جاتی ہے -

اشتہار نمبر ۱۸۷ مورخہ ۱۳ - فروری ۱۸۹۷ء

اشتہار ہذا کے ذریعہ سے اطلاع عام کی غرض سے مشتہر کیا جاتا ہے - کہ اہل تشیع اور انکی لاشوں کا جو ہندوستان سے جا کر عراق میں داخل ہوں منجانب حکام سلطنت روم ممنوع ہو گیا ہے

حسب الحکم گورنمنٹ عالیہ پنجاب
دستخط ایچ جے مے نارڈ - جونیر سکرٹری

چھبیں ذات عمر تخمیناً ۲۲ سال بعہدہ ماسٹر آریہ سکول لودہانہ ہیں۔ کسی برہمن بیوہ یا کنواری کنیا سے جسکی عمر کم از کم ۱۸ سال کی ہو شادی کرنا چاہتے ہیں۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیئے۔ المشتہر

ڈسپنسری متصل سنہو ہوجن تھالا لودہانہ

تنگدستی اگر نہ ہو غالب
تندرستی ہزار نعمت ہے

ہمارے کارخانہ میں مفصلہ ذیل امراض کی ویدک اور انگریزی ادویہ تیار ہے۔ غریبوں کو مفت۔ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل مل سکتی ہے۔ اور اہل معذور لوگوں کو بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہوگی۔ آتشک۔ سوزاک جریان۔ نسیان۔ فالج اور درد دندان دیگرہ امراض چشم۔ پرمیہہ۔ نزلہ۔ پرسوت سجاگ کہانسی ضعف تنفس (دمہ) بواسیر۔ برص۔ (چھپاکی) بدہضمی تبضی۔ اسہال۔ شراب اور افیم ترک کرانیوالی اکسیر۔ نیز برہم برچے۔ سرشتی چورن برہم چریہ۔ اور بدہی کو قائم رکھنے کے لئے بہت پرشرم سے تیار کیا ہے۔ المشتہر

منیجر ڈاکٹر دائل اینڈ کو امرت

برہم یگیہ

یہ ایک عمدہ پُستک مؤلفہ ماسٹر آتما رام صاحب سابق منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب جسمیں پرچین رشیوں کے حوالہ جات دیکر بڑی عمدگی سے سنتوں۔ پرارتھنا۔ اور اوپاسنا کے طریقے درشائے گئے ہیں۔ کتاب ہندی میں عمدہ ہے۔ مطبع ست دہرم پرچارک جالندھر سے ملسکتی ہے۔ ۲۰ جلد سے زیادہ خریدار کو ایک جلد تک ۱۰ روپیہ فیصدی کمیشن اور اس سے زیادہ کو خریدار کو ۱۵ روپیہ فیصدی دیا جاویگا۔

المشتہر منیجر ست دہرم پرچارک جالندھر

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک صاحب کو جوکہ پنجابی کہتری ولدیت خاندان میں سے ہیں۔ اپنی دس سالہ کنیا کے لیئے جو اسوقت تعلیم پا رہی ہے۔ کسی ایسے پنجابی کہتری تعلیم یافتہ بر کی ضرورت جسکی عمر ۱۸ اور ۲۰ کے درمیان ہو۔ کل امورات بذریعہ خط و کتابت معرفت منیجر ست دہرم پرچارک سے طے ہو سکتے ہیں۔

نئی کتابیں

(۱) پتری کا اودھار ک ہندی۔ (ترجمہ) عمدہ پستک قیمت فی جلد ۱ر ستیارتھ پرکاش اشٹنڈہ ورشنہ میں سے ایک۔ پنڈھل قیمت فی جلد ۱ر مہابھارت وغیرہ۔

جے چندر

پتہ ۔ سدر آریہ سماج لاہور (وچووالی)

پتیہ ورتوں کے لیئے کنیا کی ضرورت

(۱) میرے ایک لائق ممبر آریہ سماج کے ایک قابل رکن بھائی ہیں۔ (کہتری۔ سرین) جوکہ بعہدہ اپیل اسسٹنٹ ٹری پا مور ہیں۔ جنکی عمر اسوقت قریباً ۲۴ سال ہے شریر میں اروگیہ اور مضبوط نوجوان ہیں۔ انگریزی اور سنسکرت بھاشا میں اچھی لیاقت رکھتے ہیں اپنے ورن کی ایک کنیا سے ویواہ کرنا چاہتے ہیں جسکی عمر ۱۳ اور ۱۶ سال کے درمیان ہو۔ شریر سے اروگیہ ہو۔ انگ ہین نہ ہو۔ ہندی بھاشا جانتی ہو۔

(۲) ایک صاحب آریہ نوجوان بھادڑہ (ازسوال بنیا) بعہدہ اپیل اسسٹنٹ ٹری نیک چلن عمر قریباً ۲۴ سال اپنی ذات کی ایک اروگیہ کنیا سے ویواہ کرنا چاہتے ہیں۔

(۳) ایک آریہ صاحب (اگروال) جوکہ گورنمنٹ سروس میں چالیس روپیہ کی آمدنی رکھتے ہیں۔ اور نیک چلن ہیں۔ شریر سے اروگیہ اور مضبوط ہیں اپنا سمبندہ کنیا سے کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب انہیں سے کوئی سمبندہ کرنا چاہیں۔ ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

گورودت (ڈاکٹر)

اسوکا سید مکہن لال راجہ بازار شہر راولپنڈی

نوٹس

میں قصبہ بہوانی ضلع حصار کا رہنے والا ہوں اگروال بنیا۔ گوت گرگ۔ عمر تیئیس سال نور محمد ڈیرہ دون ریلوے میں بشاہرہ مبلغ ۵۰ روپیہ ماہوار سٹیشن رودہانہ ضلع مظفر نگر پر اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ہوں۔ چال چلن ہر طرح سے اچھا ہے۔ میرا ارادہ ویدک ریتی سے شادی کرنیکا ہے۔ اگر کوئی صاحب اپنی کنیا وغیرہ کی شادی ویدک ریتی سے کرنا چاہیں تو بندہ سے مفصل ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

رگھناتھ سہائے گپت

اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر رودہانہ ضلع مظفر نگر

سندر بھجن

مصنفہ لالہ امی چند ورما ممبر آریہ سماج کوئٹہ جسمیں نہایت عمدہ بھجن تالیف کیئے گئے ہیں۔ مستورات کے لیئے شادی وغیرہ مبارک تیوہاروں پر گانے والے بھی بھجن لکھے ہیں۔ اور طرز بحر مستورات کے مروجہ حال کے مطابق ہیں۔ قیمت فی جلد ۱ر مطبع ست دہرم پرچارک جالندھر سے ملسکتی ہے۔

المشتہر

منیجر ست دہرم پرچارک جالندھر

تیس سال زندگی بچانے گزرے

تندرستی حاصل کرنے کے لئے نادر موقع

مفصلہ ذیل ادویات نہایت ہی مجرب کے نہایت مشہور و معروف ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ... میڈیکل پریکٹیشنر ... جی سی ایس آئی ... ایجاد فرمائی ہیں جن کو نہایت کامیابی ... تیس سال کا ... پنجاب میں خاص و عام ... اور ان ادویات کو ... کی بھلائی کے لئے مشتہر کیا گیا ہے ۔ جب ان کو مریض بیمار ... کامیابی کے ساتھ تجربہ کرنے سے نہایت مفید پایا ہے اور ہمارا دعوی ہے ... میں استعمال ... اور کوئی ... نہیں کرتا ۔

دیسی پل سوئن ٹانک

یعنی جب عصبی اعصاب ... دماغ کمزور ہو گیا ہو چہرہ زرد ۔ ہاتھ پاؤں میں درد ۔ ہاضمہ کمزور ... دل بیٹھا جاتا ... جب جوانی کی بے احتیاطیوں سے دل اور دماغ کی طاقتیں ... ہو گئی ہوں تب ... ٹانک ... کام دیتی ہیں ۔ اس کے استعمال سے ... بہت جلد طاقت آ جاتی ہے ۔ رنگت ... تندرستی و توانائی بھی حاصل ہوتی ہے ۔ ... گولیاں ... نہایت ... لاغری ... سرعت انزال ... ضعف باہ ... ضعف دماغ ... ضعف معدہ ... ضعف جگر ضعف بصر ... وغیرہ اور گم شدہ طاقت کو واپس لاتی ہیں ۔ قیمت ... ڈبیہ میں ۴۰ گولیاں ... ایک روپیہ ... گولی کا بکس ...

خون صاف

ہمارے جوہر ... صفائی خون کے لئے اور کوئی بہتر دوا نہیں ہو گی ... تیار کیا گیا ہے جو جلد کی بیماریوں ... خون کی خرابیوں کو دور کرتا ہے ۔ بدن کے پھوڑے پھنسی ناسور درد ... سر ... داغ ... درد اعصاب ... ورم ... خارش ... وغیرہ کو دور کرتا ہے ۔ فی شیشی خورد ... کلاں ...

دائمی قبض کو دور کرنیوالی مجرب گولیاں

جن لوگوں کو دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے ... چند روزہ استعمال ... ضرور ... فائدہ ہو گا قیمت ... گولیوں کا بکس ... گولی کا بکس ...

بواسیر عرق و مرہم

اس کے چند روزہ استعمال سے بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی ... خواہ کیسی ہی ... حالت میں ہو ... آرام ہو جاتا ہے ۔ خون بند ہو جاتا ہے ... قیمت فی شیشی عرق ... مرہم ...

جوہر ...

یہ عجیب دوا ... کی محتاج نہیں ... نہایت مفید ... ہر تاثیر دوا ہے ... سستی اور ... کا علاج کرتا ہے ... اور ... فی شیشی ...

... بخار

یعنی ... ملیریا بالعرض کی مجرب گولیاں جو اس بیماری کا علاج کرتی ... مایوس ہو گئے ہیں ... ان گولیوں کو استعمال فرما دیں ... فائدہ ہو گا ۔ قیمت فی بکس ...

عرق دافع طحال

یعنی تلی کی بیماری کی مجرب دوا ... بہت ... صحت پا چکے ہیں ... خاص عمدگی ہے ... قیمت فی شیشی ... روپیہ

ذیابیطس کی مجرب گولیاں

بار بار پیشاب کا آنا ... لاغری بے چینی ... اس کے استعمال سے بند ہو جاتے ہیں اور وہ ... (سلطان) ... نہیں ... جگر درد ... دور کرتی ہیں ... قیمت فی بکس ...

نامردی کی مجرب گولیاں

مادر زاد نامردی کے سوائے خواہ کسی قسم کی کمزوری ... میں سستی ... ہو ... فی الفور ... دکھاتی ہے ... دیگر ادویات کی طرح عارضی ... جو لوگ ... مایوس ہو چکے ہوں وہ ... ان گولیوں کا استعمال کریں ۔ قیمت فی بکس ...

روغن ...

صرف بیرونی استعمال سے نامردی ... ہمراہ استعمال کریں ... قیمت فی شیشی ...

سوزاک ... کی مجرب دوائی

اگر ... طریقہ سے استعمال کیا جائے ... سوزاک کو ... چند روز میں ... اور پیشاب کا ... آ جاتا ہے ۔ قیمت فی شیشی ...

آتشک کا ...

کتنا ہی پرانا آتشک کیوں نہ ہو ۔ اس کے استعمال سے جڑ سے اکھڑ جاتا ہے ۔ قیمت فی شیشی خورد ... کلاں ...

دانتوں کا خوشبودار منجن

اس کے استعمال سے دانتوں کی ہر ایک قسم کی بیماری ... قیمت فی بکس ...

نوٹ

مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ ہمارے دواخانہ ... جالندھر شہر ... ہر قسم کے مرض کی دوائی نہایت عمدہ مجرب مل سکتی ہے ۔ اور دواخانہ ... ہر قسم کی انگریزی ... نہایت صاف ... عمدہ خاص ... منگائی جاتی ہیں ... دکانداروں کی نسبت سستی ... (۲) ... ہر دوائی ... ادویات عموماً بذریعہ ... ہمارے کارخانہ کی مجرب ادویات کی مفصل فہرست ... مفت بھیجی جاتی ہے ۔ پتہ صاف لکھنا چاہئے ۔

پنڈت رام ناتھ میڈیکل پریکٹیشنر مالک کارخانہ دواخانہ میڈیکل ہال ... جالندھر شہر (پنجاب)

اشتہار مجرب دوائیں

او دیسیتل جو مرض کے دور کرنے میں تیر ہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ۔ اسکے کھانے سے دل اور دماغ و جگر و گردہ و مثانہ و ضعف و بینائی کا بار آنا بھی بس سے جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ دبلے موٹے ہو جاتے ہیں منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی جریان منی کو بالخاصیت مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی دور ہو جاتی ہے جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں انکو ضرور قیمت آزمائی کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں انکے تدارک کے لیئے یہ اکسیر ہے۔ اسے روغن مسیحا کے ہمراہ جلق اور لذ کے خوگیر کہیے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ دس روپیہ۔

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج اس سے صحت پا جاتے ہیں۔ مجلوق و سست آدمیوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندی و فربہی پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ۔

دوائی آتشک۔ خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر قے و دست و منہ آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ۔

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پورانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ للعہ۔

جس شخص کو کسی سخت اور پورانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ویدک اور یونانی طریق سے معالجہ کیا جائیگا۔

المشتہر حکیم تاراچند از گجرات پنجاب

ہون سامگری

۳۶/۹

دیدی ہانت کے مطابق چھتیس بگندھی دار ایک اجزا کا مجموعہ اپنے کارخانہ میں خاص توجہ اور نگرانی سے تیار کرتا ہوں۔ کارخانہ میں بہت زیادہ مقدار بننے کے سبب پنجاب بھر میں (ہر ایک شہر کے لوکل پرچون نرخ سے) مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ زیادہ خوشبودار۔ اور زیادہ دیرپا ہے بسبب اجزا کی بے شبہ عمدگی اور ترکیب ملاوٹ کے لحاظ سے بیشک صفت اور فوقیت رکھتی ہے۔ اگر پسند خاطر نہ ہو تو واپس فرمائیے۔ نرخ عہ۔ ۸ر۔ ۲۔ کی تھیلیوں میں بنیا و سیر کمیشن ار فی روپیہ زیادہ کے خریدار کو۔ **المشتہر**

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر کی رائے مطبوعہ ۲۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء "ہم نے خود استعمال کر کے دیکھی واقعی یہ سامگری بہت عمدہ پائی گئی۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر ایسی سامگری لالہ ہر بھگوان پبلک کو ہم پہونچاتے رہیں گے تو پبلک کو ایک عمدہ چیز ملیگی۔"

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون و دری کھیس دو تہی۔ دوسوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ تیار کرائے جاتے ہیں ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ کے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔

علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی آزاربند یا دیگر اور کوئی مشہور چیز طلب فرماویں گے۔ تو وہ بھی ہم پہونچائی جاویگی جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں۔ نمونہ بھیجئے پر تیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کیئے جاوینگے۔ عدم واپسی نمونہ پر ۸ر جارج ہونگے۔ مال نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔

المشتہران

جیرام متھراداس پوری پروپرائٹر آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور۔

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

ایک کنواری کنیا دس سالہ کے لیئے بر کی ضرورت ہے۔ لڑکا پونجابی کھتری بعمر ۱۵ و ۱۶ سالہ صحت بدنی عمدہ۔ اور تعلیم کم از کم مڈل انگریزی تک اور اسکے والدین اعلیٰ تعلیم کے حامی

اور لڑکا پڑھنے کا خواہشمند اور ہر قسم کی برائی سے مبرا اور لڑکی کے سرپرست کسی آریہ سماج کے سبھاسد ہوں۔ معلوم رہے کہ خط و کتابت لالہ کرشن گوپال متھرا ہیڈ ماسٹر آریہ سماج جگراؤں کی معرفت ہونی واجب ہے۔

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک تیرہ سالہ کنیا کے لیئے ایسے اگروال بر کی ضرورت ہے جو بانسل گوت نہ ہو صحت بدنی میں کوئی نقص نہ ہو۔ مڈل یا کم از کم انٹرنس اور پابند گائتری اور نیک چلن شریف خاندان کا ہو عمر ۱۸ یا ۲۲ سال کے درمیان ہو۔ کنوارا اور آریہ سماج کا ممبر ہو شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ درخواستیں معہ تصویر عکسی کے بنام منتری آریہ سماج الیر کوٹلہ آنی چاہئیں۔

چھپ رہا ہے

ویدمعیا کے زمانہ حال میں لاثانی پنڈت اور آریہ سماج کے مشہور اور سرتاج

مہارشی دیانند سرسوتی جی کا جیون چرتر (سوانح عمری) اردو میں چھپ رہا ہے۔ حجم اکیزار صفحہ تقطیع ۳۰×۲۰ ۱۶ قیمت بعد (ایک روپیہ آٹھ آنہ) چھ ماہ کے عرصہ میں تیار ہو جیون چرتر چھپکر شایع ہوگا جو صاحبان ابھی سے پیشگی خریداری کی درخواستیں بھیجدینگے۔ انسے بجائے صرف ایک روپیہ (تین روپیہ آٹھ آنہ ہی) قیمت لیجاویگی یہ کتاب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے زیر اہتمام شایع ہوگی اس کتاب کے لیئے زرکثیر اور بہت سا ذخیرہ ہندوستان کے مختلف حصوں سے بہم پہنچا یا گیا ہے سبھا کا بہت سا روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ لیکن خوشی کی بات ہے کہ پنڈت لیکھرام جی نے جو سب سے پہلے یہ کام شروع کیا تھا اور انکو اچھی طرح سے نبھایا ہے۔ سوامی جی کی دو عمدہ تصویریں بھی دستیاب ہوئی ہیں جو انیز سے عمدہ چھپوا کر کتاب کے ساتھ لگائی جاینگی۔ ساتھ ہی ایک ہندوستان کا نقشہ ہوگا جس میں مقامات کو دکھایا جائیگا جہاں کہ سوامی جی ویدک دھرم کا پرچار کرتے ہوئے پہنچے تھے۔ غرضیکہ ہر طرح سے کتاب کو بہت مفید بنانے کی پوری کوشش کیگئی ہے۔ یہ کتاب عمدہ سفید کاغذ پر لاہور کے مشہور مطبع مفید عام میں چھپی ہے۔ اکبر ایسی ضخامت پر بھی اسکی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ کم کم درخواست خریداری پتہ ذیل پر فوراً ارسال فرمائیں۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں والیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھندہ۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ ببل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھ کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کراتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلیئے کم رکھی گئی ہے۔ کہ خاص و عام یکساں اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہوگا دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۸/ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔ المشتہر

پروفیسر میا سنگھ آہلوالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فایدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ آہلوالیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک بیمار علاج نفید مسماۃ ... عمرہ ۴۵ سال بمقام لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خرو خرے والے دانے ہو رہے تھے اور پڑوال پڑنے لگتی تھی۔ آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھی ہوئی تھیں۔ انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ انکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں تاگا بھی نہ ڈال سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے ... تک اس سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔

خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ ... ایڈیٹر ... سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۲) ... ممیرے کا سرمہ ... استعمال کیا ہے ... تصدیق کرتا ہوں ... [illegible]

میں نے ابھی کسی قسم کی شکایت ہے تھوڑی دیر بھی استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔ یہ سرمہ بہت مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا پانی آنے۔ دھند و خارش۔ سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی دوایات سے زیادہ فایدہ بخش ثابت ہوا۔ اور سچ سچ آپ نے اس قدر سستے داموں میں یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے۔ ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے مفید سرمہ سے فیضیاب ہو کر فایدہ اٹھائیں اور ہر طرح آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ... ڈاکٹر مخصوص نواب صاحب بہادر والی ریاست مالیر کوٹلہ۔

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب۔ السلیم۔ میں نے ... ممیرے کا سرمہ استعمال کیا ... [illegible] ... آنکھ کے لیئے ... ہی جیسی ہے۔

راقم مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست ... ان اودھ - ۲۱ - اگست ۱۹۱۰ء

پانچہزار روپے کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب دس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے الائنس بینک میں مارچ ۱۹۱۰ء کو جمع کیا گیا ہے۔

مصدقہ لفٹنٹ جنرل جناب ڈاکٹر بھولا ناتھ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

فوائد

روح حیات

سندات روح حیات



روح حیات

سچ پوچھو تو دنیا جوانی کی بہار ہی کیساتھ ہے ... [illegible]

ہے انہ الدنیوں لطف و قدرت لطف زندگی اٹھانے سے محروم رہے ... [illegible]

پیدا ہو کر دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو جاتے ہیں - انکو چاہیے کہ انکی جوانی کو ہاتھ سے جانے نہ دیں ... [illegible]

کو ٹوٹنا شروع کرد یتا ہے - ... [illegible]

کثرت نوجوانات اور غفلت کی ... [illegible]

رکھتا ہے ظاہری - ورد کمر - ضعف دماغ ... [illegible]

اختلاج قلب کیوجہ سے ... [illegible]

سارے جسم کی کمزوری - لاغری ... [illegible]

چہرہ کی ... [illegible]

دیکھئے تو بجا ہے بلطف کہہ جس ... [illegible]

اثر ... [illegible] اعضا ... [illegible]

ہوتا ہے جس سے قوت ... [illegible]

لوگ ... [illegible]

... [illegible]

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنے

تدبیر نوجوانی اگر ہے تو یہہ ہے

ذیل کے مفصلہ صاحبان نے روح حیات کا مقوی معدی مقوی اعصاب سریع التاثیر نامردی کیواسطے تیر بہدف ہونا ثابت کیا ہے

جناب ڈاکٹر بھولا ناتھ صاحب بہادر لفٹنٹ سرجن انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

جناب نواب محمد افضل خان صاحب خان بہادر ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ... [illegible] آف ویلز انگلینڈ

جناب خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب - ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور -

جناب خان بہادر مرزا محمد اعظم بیگ صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ اول اعظم آباد

جناب مولوی غلام مصطفی صاحب بدہ الحکما ایل ایچ پی ... [illegible]

لکچرار طب یونانی میڈیکل کالج لاہور

جناب خان بہادر ابو الفضل الدین صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و ڈسٹرکٹ ... [illegible]

جناب خان بہادر صوبیدار میجر فتح علی خان صاحب ملٹری پولیس ... [illegible]

عالیجناب سید میر عالم صاحب میر منشی ریاست حیدر آباد دکن

نامردی کا قطعی علاج

بالخصوص معزز اشخاص کا تصدیق کردہ

باکوی کا داخلی و خارجی شرطیہ علاج

قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عہ)

تیر طلبہ

اس کی مزاولت سے ... [illegible] روح حیات کیساتھ ... [illegible] سواء اخواہ کسی قسم کی کمزوری اگر پٹھوں کی سستی - لاغری یکجا - دل

... [illegible] کمزوری ... [illegible] - قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عہ)

... [illegible]

حکیم محمد ... [illegible] شفاخانہ عام لاہور متصل کوتوالی

ستہ چوہدری ... [illegible] پریس جالندھر میں لالہ منشی رام پلیڈر مینیجر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ستدھرم پرچارک

جلد ۸ — سنہ ۱۹۵۳

قیمت بلا پیشگی

ہفتہ وار بروز شکر (جمعہ) جالندھر شہر (پنجاب) سے شایع ہوتا ہے

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی نامردی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فایدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیرج یعنی ۔۔۔ گرنے سے یا اس میں کوئی خلل آنے سے نس میں یا بیرج میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھلانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی پیدر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی ۲ روپے گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپیہ۔

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ہیضہ سے بہت ڈر نہیں رہا۔ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اس کا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن دہلی

ستدھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی بدہضمی کی حالتوں میں چند جگہ استعمال کیا بمفید ثابت ہوا۔

نئی کتابیں

جو مطبع ہذا میں ابھی فروخت کے لیے آئی ہیں۔ پاتنجل یوگ بھاشیہ پنڈت ۔۔۔ دت ۔۔۔ کی کلی ست ہندی۔ سورگ میں سبجیکٹ کمیٹی ہندی ۔۔۔ آریہ مت ۔۔۔ نانک ہندی ۔۔۔ سوامی جی کی تکمیل ۔۔۔ بری اچھی جلد کی ہے ۔۔۔ بھجن امرت سروور ہندی ۔۔۔ دھرم پال ۔۔۔ ہندی ۔۔۔ آریہ دھرم کا تتو ہندی ۔۔۔ وید کی اصل ہندی ۔۔۔ پوران اور ۔۔۔ ہندی ۔۔۔

لیکھ دیپکا ہندی ۔۔۔ رہون ساگری وغیرہ جو بہت عمدہ خوشبودار۔ بطرز ۔۔۔ کلاں فن تماش بینی ناٹک ہندی ۔۔۔ ست درپن ۔۔۔ رنگ ناٹک ہندی ۔۔۔ سورتی ۔۔۔ ہندی ۔۔۔

المشتہر منیجر مطبع ستدھرم پرچارک جالندھر۔

استری سکھشا

کی ہندی بھاشہ میں لالہ دیوراج منیجر کنیا مہاودیالہ رچیت پستکیں

شالا کی کنیا

یہ ۔۔۔ صفحہ کی انتہا سے چھپی ہوئی کتاب ہے۔ اس کی قیمت صرف ۔۔۔ علاوہ محصول ہے ہمیں سرل بھاشہ میں کنیاؤں کو منوہر اپدیش دیے ہوئے ہیں۔

اخباروں کا ریویو

ہار بنجر (بہتر) اتی اتم پستک ہے۔ استریوں کے لیے نہایت مفید ہے۔

پنجاب سماچار۔ اس پستک میں لالہ دیوراج نے صاف اور سرل بھاشہ میں کنیاؤں کو اتم بہن اور اتم بھاریا اور اتم ماتا بننے کے لیے شکشا دی ہے۔ اس پستک میں کوئی ایسی بات نہیں جس پر کسی مذہب کا آدمی اعتراض کر سکتا ہو۔

دھرم سکھشک کنیاؤں کے لیے یہ پستک ایک شکشک کا کام دیگی۔ کنیاؤں کو ضروری اپدیش اس طرز سے دیے گئے ہیں۔ کہ کنیائیں لکھنا پڑھنا بھی سیکھ جائیں اور ساتھ ہی انکے آچار بیوہار بھی شدھ ہو جائیں۔

ترپیون ۔ ہم خواہش کیساتھ اس پُستک کی اُن صاحبان کے پاس سفارش کرتے ہیں
جو اپنی کنیاؤں کو مفید عجیب اور دلچسپ ایک پُستک دینا چاہتے ہیں۔
بھارت بھگنی اسمیں بڑے اتم اپدیش اور اپدیش دیئے گئے ہیں۔ ہر ایک کنیا
پاٹشالہ کے لیئے یہ پُستک بڑی اتم ہے۔
سول ملٹری گزٹ لاہور ۔ ہر ایک بھارت نواسی کنیا کو یہ پُستک پڑھنی چاہیئے۔
ستدھرم پرچارک جالندھر ۔ اس الوپ گرنتھ کی بھاشا منوہر اور
سرل النکاروں سے بھوشت ہے۔ یہ پُستک استری شکشا کے گرنتھوں میں اُلا درجہ
رکھتی ہے۔ ہم اس کتاب کو بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے دیش کی کنیا پاٹشالاؤں کے
سلسلہ تعلیم میں داخل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔
بھارت یوگ کنیاؤں کو انکے تمام فرائض کے متعلق بڑی قیمتی ہدایتیں منوہر
شبدوں میں لکھی گئی ہیں۔
بھارت سدھار ۔ یہ کتاب چھوٹی چھوٹی ہماری بہنوں کی تعلیم کی خاطر بنائی
گئی ہے۔ اور اس مطلب کے لیئے مصنف کے ارادے کو پورا کریگی۔
انیس ہند ۔ اس کتاب میں جنم سے لیکر انت تک جو کچھ ہماری کنیاؤں کو کرنا
چاہیئے۔ انکے بارہ میں نہایت خوبی سے اپدیش دیئے گئے ہیں۔ عبارت نہایت
سلیس بامحاورہ اور موثر ہے۔
قیصری جالندھر ۔ کتاب نہایت عمدہ ہے۔
پیوپلیا سمرنٹ ۔ ہم اس کتاب کی تمام ہندی فی الوقع لیئے سفارش کرتے ہیں۔

سو لوودہ کنیا

۲۴ صفحہ کی یہ کتاب کنیا دستر لوگوں کے پڑھنے کو گیہ ہے سیمیں پرچین اور نوین
ارتی منوہر کہانیاں ہیں جنکو پڑھنے سے استریوں میں دھرم بھاؤ شردھا بڑھتا اور فرض پورا
کرنیکی رچی بڑھتی ہے۔ قیمت ۱ بلا محصول۔

اخباروں کے ریویو

اریہ پتر ۔ اسمیں دلچسپ کہانیاں ہیں جنکو استریاں بڑی پریم سے پڑھینگی۔
سوپنیگی سمرونٹ ۔ کہانیاں مختصر ہیں اور انکا پاٹھ کنیاؤں کو لابھدایک ہوگا۔
شرمیعلی ۔ کہانیاں عمدہ ہیں جو بیان کیگئی ہیں عبارت منوہر ہے جسو اُس عمدہ ہے
بھارت بھگنی ۔ بڑی اوپکاری پُستک ہے۔ اسکا پرچار سب پاٹشالاؤں میں ہونا چاہیئے

دھرم نتنادلی

اسمیں سرل بھاشا میں اکالکی کے ساتھ پانچ دھرموں پر اوپدیش دیا گیا ہے
قیمت ۲ پائی۔ انکے سوا ان پردہ استری نیکی پاتر اور جیر شالا بھید و گرنتھ اردو
حرفوں میں قیمت ۳ پائی۔

المشتہر
منڈاین کوٹ کشن چند جالندھر شہر

مجرب المجرب!!!

روغن دافع لو سیر خونی وبادی

تعریف فضول ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ اگر بیمار پرہیز کریگا
تو تین دن میں ورنہ ایک ہفتہ میں بالکل جاتی رہیگی قیمت فی شیشی جو کہ ایک مرض کے
لیئے کافی ہے۔ صرف ایک روپیہ چار آنے۔ امراء کے لیئے دو روپیہ۔ اگر فایدہ نہ ہو تو
قیمت واپس دونگا۔ خریدار اپنا پتہ صاف طور سے لکھیں اور ترکیب کے سٹیشن سے
بھی اطلاع کریں۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ قیمت پیشگی یا بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہیئے
استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہوگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آویں۔

المشتہر دُنی چند مل سوجن شالا چوڑا بازار لودھیانہ پنجاب

آریہ سماجک ٹریکٹ

ستیارتھ پرکاش ۳ پائی۔ ایشر کی ہستی ۳ پائی۔ ایشور کے ساکار نراکار ۳ پائی۔ مکتی سوکھا
۳ پائی۔ کرم سوکھا ۳ پائی۔ ورن سوکھا ۳ پائی۔ رگوید کے پہلے منتر کی دیاکھیا ۳ پائی
الہام کی ضرورت ۳ پائی۔ عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی۔ وید ایشر نازل ہوئے ۳ پائی
جگنناتھ لیلا ۳ پائی۔ نوجوانوں اٹھو ۳ پائی۔ تنسخ تناسخ ہند ۳ پائی۔ آدمی اور
شیر کا مباحثہ ۳ پائی۔ گنگا اشنان ۳ پائی۔ مادہ کی قدامت ۳ پائی۔
ہندی ٹریکٹ ۔ شرادھ سوکھا ۲ پائی۔ ایشر وچار ۲ پائی۔ رامائن سار ۲ پائی
دھرم پرچار ۲ پائی۔ سنتے ۳ پائی۔ عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی۔ نت کرم ودھی
۳ پائی۔ عیسائی مت لیلا ۳ پائی۔ مورتی تت نرنے ۳ رشیا ناٹک ۱۲
ہندی کی پہلی پُستک ۲ پائی۔ سترالی کی کتھا ۳ پائی۔ سبھا پرین نوبل بکھ ۱۲
بھاشا ٹیکا کی پُستکیں انکو ہندی بھاشا ٹیکا سہت جسکو بناگورو دیرہ سکتے ہیں
سانکھیہ درشن ہندی بھاشا ٹیکا ۱۰ ۔ چھیتر یتی سنتک سنسکرت ٹیکا بھاشا ٹیکا ۱۰۰۰
بھرتری شتک بھاشا ٹیکا ۱۰۰ یوگ درشن بھاشا ٹیکا ۱۰۰۰ ۔ چانکیہ نیتی بھاشا
ٹیکا پانڈے راجارام ۹ ۔ چانکیہ نیتی بھاشا ٹیکا ۱۰ ۔ ویاسیہ درشن بھاشا ٹیکا ۔
پنچتنتر مشن بھاشا ٹیکا ۱۰۰۰ ۔ سانکھیہ درشن بھاشا ٹیکا ۱۰۰۰ ۔ ویدانت درشن بھاشا
ٹیکا ۱۰۰۰ ۔ ویدانتسار بھاشا ٹیکا ۔
انکے علاوہ آریہ سماج اور سنسکرت شاستر و نیتی کل پُستکیں مل سکتی ہیں۔ دس
روپیہ کے خریدار کو سوائے سبھی کی پُستکوں کے سب ۱۰ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا
اور ٹریکٹوں پر بیس روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔
مصنف پنڈت لیکھرام کی کتابیں نسخہ خبط احمدیہ ہم کرسچین مت درپن ۱۲
رسالہ جہاد ۱۲ ۔ راہ نجات ۱ ۔

پُستک ملنے کا پتہ
پنڈت ہیرا لال چندر آریہ پُستکالے دریبہ کلاں دہلی

نمبر ۴۸ | مطبوعہ ۲۴ پھاگن سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۵ مارچ ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جالندھر | جلد ۸

یجروید ادھیائے ۳ منتر ۸

त्रिंशद्धाम वि राजति वाक् पतङ्गाय धीयते॥ प्रति वस्तोरह द्युभिः॥ ८॥

"جو اگنی کہ اپنے پرکاش آدی گنوں سے روز مرہ تیس دھاموں کو پرکاشت کرتا ہے۔ اس حرکت کرنیوالے پرکاش یکت اگنی کے لیئے ودوانوں کو روز مرہ اچھے پرکار بانی اوشیہ دھارن کرنی چاہیئے"

جہاں تیجہ اگنی اپنے تیج سے پرتھوی آدی تیس دھاموں کو (یہاں مختلف لوکوں کے اقسام سے مطلب ہے) روشن کرتی ہوئی بیرونی آنکھوں سے گرہن کرنے کے لائق نہیں بتائی ہے۔ وہاں اگنی سروپ پرماتما ان تیس دھاموں میں رہنے والے جیو آتما دیگر عنصروں کو پرکاشت کرنیوالا ہے۔ اس لیئے بدھیمان آدمی ہی ہے جو آتمک (روحانی) اور پراکرت (مادی) دونوں پرکار کے پرکاشوں کو شکاری ہوئی بانی سے دھارن کرے۔ سادھن بنا کسی وستو کی پراپتی نہیں ہوتی۔ اس لیئے جب تک بار بار بانی ودوا ابھیاس نہ ہو تب تک کرموں میں پرکاش نہیں ہو سکتا اور بانی کسی بات کو گرہن نہیں کرتی۔ جب تک گرہن کی پرتی اسپر نہ لگے۔ اس لیئے من بچن اور کرم دوارا پرکاش کو گرہن کرنے کے لیئے نرنتر پریتم کرنا چاہیئے یہی سو کا کام ہے۔

بھجن برتلن ہولی

جگت میں ویدک دھرم پھیلاؤ

رشی کے لگائے کلپ برکش کو
پرانوں سے پرے بناؤ
سدا چار روپی جل سے سینچو
کھاد پورشارتھ پاؤ
موکش ماتنگا پھل کھاؤ
نانا پنتھ بنے جو جگ میں
ایک کیندر پہ لاؤ
بھراتری بھاؤ کی بھاونا اُتم
پرتھوی پر پھیلاؤ
سبھی جھگڑے ٹال جاؤ
وید پرچار فنڈ روپی گنگا میں
تن من دھن اہوتی پاؤ
نگر نگر اور گرام گرام میں
آریہ سماج بناؤ
دھرم کا پرچار پھیلاؤ
رگ یجو سام اتھرو وید تمھ
اودے است تک پھیلاؤ
وید اپدیش منتر کے
کانوں تک پہنچاؤ
انکی یہاں ورشاؤ
سروشکاری پوتر یگیہ کو
اسرن سے بچاؤ
ویدک دھرم کی کہنا اپنا
سنیہہ اپدیش بناؤ
اسپر نچھاور ہو جاؤ
آناتھ بھارت ناری اناتھا
پورشارتھ سے اٹھاؤ
ایک بیر پھر سے رشی سنتان
انتی پر پہنچاؤ
پرتھوی سورگ دھام بناؤ

رقم رام ناتھ گورداسپار دسا

ایڈیٹوریل نوٹس

ویدبھاشیہ کی گرشا

مہرشی دیانند کرت وید بھاشیہ کی گرشا کا خیال میرے دل میں دیر سے چلا آتا ہے یہ خیال اس وقت پیدا ہوا تھا جبکہ پنڈت لیکھرام جی کے اعتراضات پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا نے ان اعتراضات کی پڑتال کا کام میرے سپرد کیا تھا۔ اس وقت یہہ معلوم ہوا تھا کہ ہندی ترجمہ میں بڑی بڑی فاش غلطیاں ہو جاتی ہیں جن سے کہ سنسکرت بھاشیہ کا مطلب ہی بدل جاتا ہے۔ ۱۵ اگست ۹۶ء کی انترنگ سبھا نے رزولیوشن نمبر ۹ کے ذریعہ سے پروپکارنی سبھا میں تحریک کی کہ غلط نامہ چھپواکر خریداروں کے پاس بھیجے اور آئندہ کے احتیاط کے لیئے شُدھی بھاشے پر اوپکارنی سبھا نے غلط کتابت شروع کی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ پربندھ کرتری سبھا نے پنجاب پرتی ندھی سبھا سے وید بھاشیہ کے پروف دیکھنے کے لیئے ایک آریہ کی خدمات مانگیں چنانچہ ستمبر ۹۶ء کو حسب ذیل تجویز منظور ہوئی۔
"ویدک یتنرالیہ اجمیر کی پربندھ کرتری سبھا کی چٹھی مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۸۹۶ء بدرخواست اس کے کہ کوئی شخص ایسا مقرر کیا جائے جو وید بھاشیہ کے پروف دیکھ لیا کرے پڑھی گئی۔ اسپر لالہ منشی رام جی نے منظور کیا کہ ڈاکٹر

وہ یہہ کام آزمائشی طور پر تین ماہ کے لیئے کرینگے۔ یہی اطلاع پر بندھ کرتری سبھا کو بھیجی جاوے۔"

اِس تجویز کی نقل بھیجی گئی ہوگی۔ لیکن جہانتک مجھے یاد ہے۔ وید بھاشیہ کا پھر وہی حال رہا۔ اس کے بعد وید بھاشیہ کی رکشا کا خیال پھر سبھا کے ممبروں کو زور سے محسوس ہونے لگا۔ چنانچہ تجویز یہہ ہوئی۔ کہ جو حصہ وید بھاشیہ کا ابتک نہیں چھپا ہے۔ اُسکی ایک نقل آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے خرچ پر منگائی جاوے۔ یہ تجویز ۱۲ فروری ۱۸۹۳ء کی انترنگ سبھا میں پیش ہوکر منظور ہوئی تھی۔ لیکن افسوس کہ پروپکارنی سبھا کے ادہکاریوں نے سبھا کی اس درخواست پر کوئی توجہ نہ دی۔ بدقسمتی سے اسوقت آریہ پرتی ندھی سبھا کی اپنی ہی ہستی اور نیستی کا سوال پیش ہو رہا تھا۔ اور اِس لیئے سبھا کو بھی پھر کبھی اِس دشہ میں سوچنے کا موقعہ نہ ملا۔ لیکن رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کا باریک نگاہ سے مطالعہ کرتے ہوئے مجھے یہ ثابت ہوا کہ ترجمہ کرنے والے پنڈتوں نے جہاں بعض جگہہ کئی سطروں کی سطریں اپنی طرف سے ایزاد کردی ہیں۔ وہاں بعض جگہہ پر کچھہ حصہ سنسکرت بھاشیہ کا ارتھ کیئے بنا ہی چھوڑ دیا ہے۔ مجھے یہہ بھی معلوم ہوا کہ بعض جگہہ پر مہرشی دیانند کے آشے کو نہ سمجھہ کر اُنکے منتو کے برعکس وہ سنسکرت پدوں کے ارتھ کر دیئے ہیں۔

باوجود دھاری انتظامی کاموں میں مشغول ہونے اور عدیم الفرصتی کے بھی مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے ۲۱ دسمبر ۱۸۹۳ء و ۲۹ دسمبر ۱۸۹۴ء کے ستیہ دھرم پرچارک میں ایک خاص مضمون میں جسکی سُرخی "رشی دیانند کا وید بھاشیہ اور اُسکی رکشا" تھی۔ چند ایک غلطیوں کو صاف طور پر جتلا کر وید بھاشیہ کی رکشا کو لیئے اپیل کی تھی۔ لیکن نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سُنتا ہے؟ وہ وقت ہیبت ناک جنگ و جدل کا تھا۔ کسی نے اِس طرف توجہ نہ کی۔

اب پروپکارنی سبھا کے گزشتہ کوارٹرلی اجلاس کا حال سُنکر مہاشہ آریہ پتر کے دل میں بھی وید بھاشیہ کی رکشا کا جوش پیدا ہوا۔ چنانچہ مہاشہ موصوف نے اپنے ۱۰ جنوری کے پرچے میں ایک مانس پرچارک کی مہرشی دیانند کے مینوسکرپٹ (اصل لیکھ) کو بدلنے کی کوشش کا ذکر کرتے ہوئے بڑی زبردست اپیل وید بھاشیہ کی رکشا کے لیئے کی ہے۔ میں ابھی سوچ ہی رہا تھا اور یہہ سوال مجھے چکر میں ڈال رہا تھا۔ آیا پروپکارنی سبھا میں اصلاح ہونا ممکن بھی ہے یا نہیں کہ ۷ فروری کے آریہ پتر کا میں پروپکارنی سبھا سمبندھی ایک اور نوٹ میری نظر سے گذرا۔ اِس نوٹ میں پروپکارنی سبھا کے کام کا ریویو کرتے ہوئے مہاشہ آریہ پتر کا نے اپنی گزشتہ اپیل کے جوش کو بالکل سرد کر دیا ہے اور پروپکارنی سبھا سے آئندہ کے لیئے بڑی بھاری آشائیں بہتری کی باندھ لی ہیں۔ یہہ خیال مہاشہ موصوف کا کہاں تک صحیح ہے۔ اور پروپکارنی ویدک دھرم کی کہاں تک سہایتا کرتی ہے۔ یہہ سوالات ہیں جنکا جواب میں مہاشہ موصوف کی رپورٹ کی پڑتال کرتے وقت دونگا۔ لیکن یہاں صرف اِسقدر کہنا چاہتا ہوں کہ میری رائے میں مہرشی دیانند کا وید بھاشیہ اب تک بڑے بھاری خطرے میں پڑا ہوا ہے۔

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا سے میرا اپیل ہے کہ سبھا کے ۱۲ فروری ۱۸۹۳ء والے رزولیوشن کی تعمیل میں پروپکارنی سبھا سے پھر خط و کتابت شروع کرکے مینوسکرپٹ کے اُس کل حصہ کو جو ابتک نہیں چھپا منگا لیویں۔ اور چھپے حصے کے اصل کیساتھ مقابلے کا بھی خاص پربندھ کریں۔ لیکن بہت سے ضروری کام وید بھاشیہ کے متعلق یہہ ہے۔ کہ ہندی بھاشا کا ترجمہ جو کہ پنڈتوں نے کیا ہے اور جس میں سخت غلطیوں کا خاکہ میں دسمبر ۱۸۹۳ء میں کھینچ چکا ہوں۔ درست کرکے ایک غلط نامہ چھپ جاوے۔ تاکہ جو اعتراضات کہ بعض ہندو اور انجان لوگ صرف ہندی ترجمے کی بنا پر اوٹھاتے ہیں۔ اُنکی گنجائش نہ رہے۔ ۲۸ دسمبر ۱۸۹۴ء کے مضمون میں میں نے حسب ذیل تجویز پیش کی تھی۔ جسکے ساتھہ کہ اپنی رائے کو ختم کرتا ہوں۔

"اخیر میں ہم اختصار کے ساتھہ اِس اہم نقص کو دور کرنے کا جو ایک ہی حیلہ ہے اُسے پیش کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں سب سے پہلے پروپکارنی سبھا کا یہہ فرض ہے کہ وہ تین آریہ سماج کے ودوانوں کو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کے ناگری ترجمے کو شودھنے کے کام پر متعین کرے جو ایک ایک شبد کو پڑتال کر صرف مہرشی کے سنسکرت بھاشیہ کا شبدارتھ کر دیویں۔ اور اُسکے بعد کل چھپے ہوئے وید بھاشیہ کے ارتھ شودھے جاویں اور جب کل کا غلط نامہ طیار ہو جاوے تو ہر ایک پستک کا غلط نامہ علیحدہ علیحدہ جات کے علیحدہ چھاپ دیا جاوے۔ جو کہ پستک کے ساتھہ ضمیمے کے طور پر ہر ایک خریدار کو دیا جاوے اور آئندہ کے لیئے ایک خاص سبکمیٹی بنائی جاوے

جو کہ قبل چھپنے کے سنسکرت بھاشیہ کے ناگری
اور ہندی کی پرتال کر لیا کرے۔ نہ کیول یہی بلکہ
آیندہ کے لیے سنسکرت بھاشیہ کے چھپا پنے
میں بھی زیادہ احتیاط کیا جاوے۔ اسجگہ ضرور
یہہ سوال پیش ہوگا۔ کہ غلط نامے چھپوانے
میں بہت سا دھن خرچ ہوگا۔ جس سے ویدک یترالے
کو مالی نقصان پہونچیگا لیکن یاد رہے۔ کہ
ویدک یترالے کی بنیاد روپیہ کمانے کے لیے
نہیں رکھی گئی تھی۔ بلکہ سچے ویدک سدھانتوں
کے پھیلانے کے لیے رسی مہرشی دیانند نے
قایم کیا تھا۔ اور اگر یہہ یترالے بجائے اسکے
کو تامطلب ویدک کے نہیں زیادہ ترسند یہہ
روپے اندھکار میں پھیلانے کا ذریعہ ہے تو اسکی
وجود سے سروساد ہارن کو کیا لابھ ہو سکتا ہے
ہم مضمون کو اس امید پر ختم کرتے ہیں۔ کہ
پروپکارنی کے سبھاسد اپنے کرتبیہ کو سمجھیں گے
اور اسکے پالن کرنے میں سچا پورشارتھ
دکھلائیں گے۔ ملا

گورو کل

لالہ جگن ناتھ جی منتری آریہ سماج

گورو کل کا پترمیرے ناظرین صحیفہ مراسلات
میں ملاحظہ کرینگے میرے اکثر دوست حیران
ہونگے۔ کہ گورو کل کی نسبت چند ایک مضامین
لکھکر میں نے خاموشی کیوں اختیار کر لی
مجھکو کارن تو شرکا نزل ہونا تھا۔ لیکن
بڑا بھاری کارن یہہ تھا۔ کہ میں گورو کل کے
سکیم اور بھان آدمی کا وچار کر رہا تھا۔ ابھی
شاید کچھ عرصہ تک میں نہ لکھتا لیکن لالہ جگن ناتھ
جی نے منصوبہ کی معقول قسم لکھکر مجھے
زبردستی ہلا دیا۔ اسوقت اس مضمون پر ان
کی قسم کا پہونچنا میرے ناظرین کو ایک معمولی
بات معلوم ہوگی لیکن میرے دلمیں اس قسم
کے پہونچنے سے عجیب خیالات پیدا ہو گئے ہیں۔
جہاں ہمارے دیش میں اسوقت ہر ایک
دھارمک تجویز کی نسبت بہ سبب اسکے
نئی ہیئت ہونے کے (کیونکہ مہرشی دیانند
کی کوئی بھی تجویز نئی نہیں ہے۔ بلکہ پراچین
رشیوں کے تجربوں پر مبنی ہے) وہمی ہونیکا
الزام لگایا جاتا ہے۔ اور اس لیے جبکہ
گورو کل کا نام سنتے ہی سو دیشی نو تعلیم یافتہ
تنک میں پڑکر سر ہلا دیا کرتے ہیں وہاں ایک
کونے سے عملی طور پر اس بات کا ثبوت کہ کوئی
نہ کوئی آریہ پُرش ایسے ہیں۔ جو مہرشی
دیانند کے ویدانوسار کہے ہوئے سچنوں پر
پورن وشواس رکھتے ہیں۔ میرے لیے
کم از کم اس امر کا ثبوت ہے کہ ویدک سدھانتوں کو
عمل میں لانے کی کوشش ضرور کامیاب ہوگی
مجھے کیا معلوم ہے کہ کس کس گمنام مقام میں
کون کون سے دھارمک آتما گورو کل کی
آیندہ کامیابی کا نقشہ اپنے خیال کی آنکھوں
کے آگے کھینچ رہے ہیں۔ میں اپنے ایسے
درڑہ وشواسی بھائیوں کی تسلی کے لیے یہ گیا
کرتا ہوں کہ گورو کل کی سکیم کو مکمل کرکے اسکے
کی آیندہ انتظام کا خاکہ بہت جلد اسکی تیاری
کے لیے ان کالموں میں پیش کرونگا۔ اور
پھر اسکی رایوں سے فایدہ اٹھا کر حتی المقدور
جلد مکمل ہوا۔ گورو کل کی بنیاد رکھے میں
ابھی سما بتا مانگونگا۔ میں جانتا ہوں کہ
آج کل کے ناستکی زمانے میں بہت کم آدمی
گورو کل کے گورو کو انوبھو کر سکیں گے
لیکن اگر ہماری متفق کوششوں سے یہہ
پاک منصوبہ دو قدم بھی آگے چل سکے تو
وہ سمجھیں گے۔ کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔

ضروری مسئلہ پنچم اتر دیش کا بحری دل کا حملہ

پنچم اتر دیش کے آریہ بھائیوں کو
خبردار ہونا چاہیے۔ اپنے بھائیوں کی اطلاع
کے لیے ضروری ہے کہ میں مختصراً ان
تیاریوں کا ذکر کروں جو کہ اسوقت کلچرڈ
دل نے انہیں فساد اٹھانے کی نیت سے کر لی
ہیں۔ کچھ عرصے سے لالہ منشی راج کے بڑے
بھائی لالہ ملک راج بھلہ جو کہ پنجاب کے آریہ جاتی
کے جھگڑوں کا باعث ہیں۔ گورنمنٹ ملازم
ہوگئے ہیں۔ یہہ صاحب اول درجے
مانس پرچارک ہیں۔ چنانچہ بیمار رسالہ
مانس بھکشن کے حق میں لکھکر سلسلہ
مانس پرچار نمبر ۱ بھی انھوں نے ہی
بموقعہ سالانہ جلسہ لاہور سماج نومبر ۱۸۹۹ء
میں شایع کر دیا تھا۔ جبکہ آریہ سماج
لاہور کے آخر کار دو حصے ہو گئے۔ پرچار
پرچارنی سبھا کے بھی لالہ ملکراج بھلہ ایک ممبر
تھے جنکی معرفت کہ مانس کا پرچار ہوا کرتا
تھا۔ اسکا قول ہے۔ کہ مانس کھانے جاؤ
اور گا یتری منتر کا جاپ کرو۔ پھر تم اپنے
دیش کو آزاد کر سکوگے۔ ان ایک بات
میں ہو گیا۔ تھا ہی کی دو کان کے مانس
کا دکاندار کرتے ہیں۔ اور انکی جگہہ جنکے
سکا اُپدیش۔ لالہ ملکراج بھلہ کا جانا ہی تھا
کہ گورو کل پور آریہ سماج جالک اوٹھا۔ اور
سب سے رزولیوشن پاس کرکے انگریزی
میں چھپوا کر شایع کر دیے۔ سرکاری
تو یہہ رزولیوشن پیش کر کے اور معلوم کو
ہیں۔ اور اسی لیے بلا ناغہ جو کچھ
شعوری آریہ جو کچھ اسکو چھپا یا ہے

لیکن کالج ایجوکیشن کمیٹی کے اور دیش کے اُلٹا جھگڑا دھرم کو علیحدہ سے پڑھنے تو معلوم ہو جاویگا۔ کہ اسکا مطلب صرف پنجاب اور دیش میں دو پارٹیاں پیدا کرنا اور باہمی مخالفت کی آگ کو زیادہ بھڑکانا ہے

یہ لالہ ملکراج صاحب آریہ سماج کے ممبر نہیں ہیں۔ یہ وہی صاحب ہیں جو شدھی سبھا لاہور کی معرفت شدھی والوں کو سؤر کا مانس لازمی قرار دیتے ہیں۔ جنہوں نے اُنکا دیکھا۔ اب اپنی رکٹ انکا کام ہے۔ لالہ ملکراج گوجرانوالہ سے گذشتہ دسمبر کی تعطیلات میں تشریف لائے تھے۔ جالندھر آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں بھی شاید آپ تشریف لائے تھے۔ وہ میدان چونکہ کسی صاف کرآئے تھے۔ اس لئے شاید کچھ گرد و غبار پڑا گئے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ پنڈت شنکرناتھ بنگلور میں لوٹا کے ہمراہ پنجاب اور دیش کا چکر لگانے گئے ہیں۔ یہ شنکرناتھ وہی ہیں جو کہ لالہ ملکراج بھلہ کے برہم جنید پرچارنی سبھا کے آگیہ اور پدیشک تھے۔ یہ وہی شنکرناتھ ہیں جنہیں کہ مانس پرچار اور دیگر وجوہوں پر جالندھر آریہ سماج نے سماج سے خارج کر دیا تھا۔ یہ وہی شنکرناتھ ہیں جو کہ لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں جو سنہ ۱۹۰۳ء کے نومبر میں ہوا تھا۔ لالہ ملکراج بھلہ کا سلسلہ مانس پرچار تقسیم کرتے تھے۔ سوائے اسکے انکی تعریفیں اور بہت سی ہیں۔ جنکے اسوقت ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ مہاشہ پہلے بھی ایکبار گھر سے دھنگوں میں پہنکر نکل گئے تھے۔ اور راجپوتانہ دیش میں برہمچاری کیشوانند کے نام سے مشہور ہے۔ ہاں ایک بڑا کام انکا ہوگیا۔ سوامی بھاسکرانند کے بجائے جو وہ پھر آلوٹ سکھیری بھی رہ چکے ہیں۔ پنڈت شنکرناتھ غالباً کل پنجاب آتر دیش وادوہ کے آریہ سماجوں میں دورہ لگانے گئے ہیں۔ وہ صرف پنجاب کے طور پر کام کرینگے اور صرف شرک صاف کرینگے۔ کیا ہی اُنکا کام ہوگا۔ اگر بعد شاید لالہ ملکراج کی سواری جون یا جولائی تک پنجاب اور دیش کی سیر کے لئے نکلیگی اور پھر پنجاب آتر دیش میں بھی پیشوائیاں ہونگی۔ آتشبازیاں اور گولے چھوٹیں گے۔ نوبتیں ہونگی۔ اور بقول لالہ ملکراج لوگ بھی دیش بھگتی سے واقف ہو کر مانس سے گھر نا چھوڑینگے۔ پیشیر یا سیرم کا راجیہ آجائیگا۔ وغیرہ وغیرہ

راقم

آریہ سماج کا ایک ہتیشی

تازہ خبر روپڑ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بخیریت تمام سماپت ہوا۔ ہر دو روز قریباً چار چار ہزار کی بھیڑ بھاڑ ہوتی رہی قریباً مبلغ .... روپیہ چندہ ہوا جس میں سے .... روپیہ کنیا مہاودیالہ کے لئے اور باقی وید پرچار فنڈ کے لئے ہے۔

لوکل

۱۲ فروری کو آریہ سماج کے سپتاہک جلسہ میں ہون و پرارتھنا آدی کے بعد بابو منشی رام جی نے رگوید سے کتھا کی۔ اس ہفتہ میں ڈاکٹر پنڈت گنگا رام جی کے گرہ میں اُپاسنا ہوئی۔ ۱۹ فروری کے سپتاہک جلسہ میں ہون آدی پرارتھنا کے بعد تیرمان پنڈت گنگا دت شرما نے

ایک موثر اپدیش دیا۔ اور دو پارٹیاں گھوس نے کچھ دیا۔ بعد ازاں ایک ہندو کو جو دو سال سے مسلمان ہوا ہوا تھا شدھ کیا گیا۔

پرشن گیتہ

یہ ایک عمدہ دلچسپ مختصر سا سرآنجام حباب ساتو شتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جسمیں پرچین رشی منیوں کے حوالہ جات دیکر بڑی عمدگی سے سندھیا ۔ ہون پرارتھنا اور اپاسنا کے طریقے درشائے گئے ہیں۔ کتاب ہندی میں عمدہ ہے۔ مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہے۔ بیس جلد سے زیادہ کے خریدار کو ایک سو جلد تک دس فیصدی (۱۰) فیصدی کمیشن اور اس سے زیادہ کے خریدار کو ۲۵ فیصدی دیا جاویگا۔

المشتہر

مینیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

بکاؤ کتابیں

(۱) پتری اودھارک ہندی۔ لڑکیوں کے لئے ایک عمدہ پستک ہے۔ قیمت مجلد اور بالنظر کشن لشیدہ وغیرہ میں مہابھارت وغیرہ کے عمدہ پران ....

قیمت مجلد ....

المشتہر

جے چند

منتری آریہ سماج لاہور (وچھووالی)

ریویو

برہم یگیہ - ارتھات سندھیا - پرارتھنا - اپاسنا مصنفہ لالہ آتما رام اُپدیشک پروہان کنیا مہا ودیالیہ جالندھر وسابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بحروف ہندی

اس بات پر ہر ایک دیندار آدمی اتفاق کرلیگا ہے کہ زندگی کا مقصد (جیون اُدیش) بلا پرماتما کی بھگتی کے پورن نہیں ہوسکتا اور اسیکا نام برہم یگیہ ہے لیکن عبادت کے طریقوں میں عموماً مذاہب کا اختلاف ہے - اس اختلاف کے باعث لوگ عموماً ویدک برہم یگیہ کی اصلیت کو بھی نہیں سمجھتے - اس گرنتھ کے مصنف نے برہم یگیہ کی تعریف واضح طور پر بتلاتے ہوئے اُسکے انگوں (سندھیا - پرارتھنا - اور اپاسنا) کی بہت عمدہ طریقے پر تشریح کی ہے - اُسکے اپنشد اور شاستر دونوں خیالات کے عالیدماغ آدمیوں کی تحریروں کے حوالجات سے ویدک طریقہ عبادت کی برتری کو جتلایا ہے پرمان جو دیے گئے ہیں بہت دلچسپ ہیں اور پنڈت گورودت جی ودیارتھی کی زندگی کے خاص حالات کو بیان کرکے دکھلایا گیا ہے کہ برہم گیانی پرش اپنی عبادت کرتے ہوئے کس دلیری سے موت کا سامنا کرتے ہیں - اس گرنتھ سے نہ صرف آریہ سماج کے ممبر ہی فائدہ اُٹھا سکینگے - بلکہ ہر ایک انسان جو کہ سچائی کی تحقیقات میں لگا ہوا ہے - اس کتاب سے اپنی غلط فہمیوں کو دور کرسکیگا - چھپائی اس گرنتھ کی بڑی صاف اور کاغذ بہت ہی عمدہ لگایا گیا ہے - پہلی نظر میں شک ہو جاتا ہے کہ شاید گرنتھ بمبئی میں چھپا ہے - پر یہ اینگلو سنسکرت پریس لاہور

کے کارکنان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے چھپائی کا ایسا عمدہ پربندھ کرلیا ہے - پُستک پرکاش کے حجم کی ۱۳۰ صفحوں کی کتاب ہے - باوجود اسکے قیمت بہت ہی کم یعنی صرف ۸ر علاوہ محصول ڈاک رکھی گئی ہے - پہلا ایڈیشن کُل کا کُل مطبع ست دھرم پرچارک نے خرید لیا ہے - اسلیے خریداری کی درخواستیں بنام مینیجر ست دھرم پرچارک آنی چاہیں - ۲۵ کتابوں سے زیادہ کے خریداروں کو ۱۰ فیصدی اور ۵۰ سے زیادہ کے خریدار کو ۱۵ فیصدی کمیشن بھی مل سکتا ہے -

---

لالہ کیدارناتھ آریہ [illegible] نے حال ہی میں ایک بڑی خوبصورت ٹائپ کی چھپوائی ہے جسکی قیمت ۸ر مجلد ہے -

---

اردو سکھلانا آسان - لالہ عطر چند کپور تاجر کتب انارکلی لاہور نے چھپوائی ہے قیمت مجلد ۱۲ر رکھی ہے - یہ کتاب بھی کہانی ہے - جو کہ راجہ شیو پرشاد صاحب انسپکٹر مدارس نے طبع کرائی تھی -

---

شنکر سوامی کا جیون چرتر اردو میں پنڈت پورنچند شرما ویدک نے امرت سر آنند پرکاش پریس میں چھپوایا ہے - قیمت فی جلد - مفت تقسیم کرنیوالوں کو ایک روپیہ میں یکصد کاپی -

---

شبد بھجن حصہ اول قیمت فی جلد ۱ر بزبان اردو ستریوں کے گانے کے قابل اور بعض خصوصاً موقعہ بیاہ کے لیے - کھنڈن کے بھی بھجن شامل کر دیئے گئے ہیں جو مناسب

نہ تھے - درخواست خریداری بنام لالہ رام چند ورما ممبر آریہ سماج کوئٹہ ملازم واٹر ورکس کرنی چاہیے -

---

پرشنوتر

پرشن منجانب پنڈت اودھو رام آریہ

تخم میں درخت کی تمام مجموعی کیفیت موجود ہوتی ہے - اسی طرح انسان یا حیوان کے نطفہ میں انسان یا حیوان کے جسم کی صورت معہ تمامی قوا کے اندرونی یا بیرونی کے موجود ہوتی ہے - حکماء کا قول ہے کہ نطفہ قوت تمیز و حرکت و قوت نشو و نما سے مرکب ہوتا ہے - بعد نطفہ کے نطفہ میں کوئی اور جزو داخل و خارج نہیں ہوتا پس کس طرح کہا جاتا ہے کہ انسان یا حیوان کی روح علاوہ نطفہ کے اجسام مختلفہ میں قرار پکڑتی ہے - اور اگر روح نطفہ کے اندر داخل ہوتی ہے - تو وہ اہل نطفہ کے جسم میں کیونکر قیام رکھتی ہے جس طرح کہ تخم سے درخت ہوتا ہے - اسی طرح ذی روح کے نطفہ سے ذی روح کا ہونا پایا جاتا ہے - اس صورت میں تناسخ محال ہے

اوتر

آپنے درخت کی مثال سے یہ ثابت کرنیکی کوشش کی ہے - کہ جیو آتما کوئی ہستی جسم سے علیحدہ نہیں ہے - لیکن آپکی مثال ناکمل ہے - اور دلائل میں نقص ہیں - بغیر غور کرنے سے آپ خود اپنی غلطی کو سمجھ جائینگے درخت کی مثال کو چھوڑکر آپ اپنے دعوی

غور کریں تو جلد ہی ایک نتیجہ پر پہونچ سکیں گے
دعویٰ اول آپکا یہہ ہے کہ "انسان یا حیوان
کے نطفے میں انسان یا حیوان کی صورت معہ
تمامی قویٰ کے اندرونی یا بیرونی کے موجود
ہوتی ہے" بالفرض اس دعویٰ کو اگر ٹھیک
بھی مان لیا جاوے تو یہہ کس طرح ثابت
ہوا کہ مادی نطفہ سے علیحدہ کوئی نراکار شکتی اسکے
ساتھ اور اسکے اندر کام کرنیوالی موجود نہیں ہے
جیو آتما کی ہستی کے قایل یہہ مانتے ہیں کہ جیو آتما
کی موجودگی ہی نطفے کے نشو و نما پانے کا باعث
ہے۔ اب اگر یہیں پر خاتمہ ہوتا تو بات شبہ میں
رہجاتی۔ اور اس نتیجہ پر پہونچنا پڑتا کہ جیو آتما
کے جسم سے علیحدہ ہستی اور جسم اور جیو آتما کا
ایک ہونا دونوں ہی ممکنات سے ہیں لیکن
آگے چلکر ہم دیکھتے ہیں کہ جسم کے تمام اجزا بقول
ڈاکٹروں کے ہر گیارہ برس کے بعد بدل جاتے
ہیں اور کل کے کل نئے پرمانو (ذرے)
داخل ہو جاتے ہیں لیکن حاصل کیا ہوا گیان
یعنے علم اور تجربہ برابر قایم رہتا ہے جس سے
ثابت ہوتا ہے کہ مادی جسم اور اس کے
انگوں کے ذریعہ سے کوئی اور چیتن شکتی
گیان حاصل کرتی ہے۔ جو گھٹتی بڑھتی نہیں
بلکہ ایک رس قایم رہتی ہے۔ اور جسم سے
علیحدہ ہے۔ ڈاکٹروں کا قول ہے کہ دنیا
میں جسقدر مفردات یعنی تتو ہیں۔ وہ سب
انسانی جسم کے اندر موجود ہیں۔ اور یہہ بھی
آجکل کی حکمت کا مسلمہ مسئلہ ہے۔ کہ وہ کل
مفردات انسانی مرتے دم تک اُسی نسبت سے
موجود ہوتے ہیں جس نسبت سے کہ زندہ آدمی
کے جسم میں موجود تھے۔ اب سوال یہہ ہے
کہ جب سب کے سب مفردات اُسی نسبت سے
موجود ہیں۔ تو انسانی جسم بے حس و حرکت
اور چیتنتا سے شونیہ کیوں ہو جاتا ہے یہہ
مشاہدہ ہم روزمرہ کرتے ہیں۔ پس کوئی شبہ
نہیں رہتا کہ جسم سے علیحدہ کوئی چیتن نراکار
شکتی انسانی بناوٹ کے اندر موجود ہے۔ جسکے
علیحدہ ہونے سے شریر میں تمیز وغیرہ کی طاقت
نہیں رہتی۔
آپکا یہہ قول کہ "بعد نطفہ کے نطفہ میں کوئی اور
جزو داخل و خارج نہیں ہوتا" بے معنی سا
معلوم ہوتا ہے۔ یہہ پرتکش بات ہے۔ کہ
نطفہ داخل ہوتے ہی اس میں تمیز کی طاقت
پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ اسکا اظہار بہت عرصہ بعد
ہوتا ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ تمیز کی
طاقت و علم لئے ذاتی شکتی مادی نطفے سے علیحدہ
رہتی ہے۔ پھر آپ کہتے ہیں کہ "کس طرح
کہا جاوے کہ انسان یا حیوان کی روح علاوہ
نطفہ کے اجسام متعلقہ میں قرار پکڑتی ہے"
لیکن میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ نراکار جیو آتما
کا خواہ نطفہ کے ساتھ اندر جانا مان لیویں
خواہ کچھ عرصہ بعد دونوں حالتوں میں
کوئی اعتراض پیدا نہیں ہو سکتا جبکہ انسانی
زندگی اور موت کے واقعات یہہ امر پایۂ ثبوت
کو پہونچا دیتے ہیں۔ کہ جسم سے علیحدہ ایک
چیتن شکتی ضرور انسانی جسم کے اندر کام
کرتی ہے۔ رہا یہہ امر کہ روح اول نطفہ کے
اندر کیونکر قیام رکھتی ہے۔ جس طرح کہ نراکار
آکاش متحمل چیزوں کے اندر قیام رکھ سکتا
ہے جس طرح کہ مقناطیس ہر ایک چیز کے
اندر کشش ہونیکی وجہ سے قیام رکھ سکتی ہے
اسی طرح نطفہ کے اندر جیو آتما قیام رکھ
سکتا ہے لیکن یہہ تو کسی کا دعویٰ ہی نہیں ہے
کہ اول نطفہ کے اندر ہی پیدا ہونیوالا جیو آتما قیام رکھتا
ہے۔ جیو آتما یا تو نطفہ کے ساتھ یا اس کے
بعد نطفہ میں داخل ہوتا ہے۔ لیکن انسانی
زندگی کا مشاہدہ اور موت کے بعد طاقت تمیز
کا جسم سے دور ہونا ثابت کرتا ہے کہ جیو آتما جسم
سے علیحدہ ایک ہستی ہے۔ اور جب یہہ ثابت
ہے تو پنر جنم (تناسخ) میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔

مراسلہ

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

پنڈت چرنداس (لاہور) لکھتے ہیں
کہ پنڈت شیو نرائن اگنی ہوتری کے چیلوں
نے اب خفیہ کام کرنا شروع کیا ہوا ہے۔ خاصکر
قصبہ کے پور تحصیل نرائن گڑھ ضلع انبالہ کے
ایک گوبند رام کو چیلہ بناکر تمام قصبہ میں اپنے
قابو لانے کا کام جاری کر رکھا ہے۔ نامہ نگار
زور دیتے ہیں کہ اس جگہ پنڈت لیکھرام جی کو
بھیجکر اگنی ہوتری صاحب اور انکے عقیدوں
کی حقیقت ظاہر کرنی چاہیئے۔ تجربے نے
اگنی ہوتری صاحب کو یقین دلا دیا ہے کہ
وہ مذہبی کام کے لایق نہیں۔ اس لئے اب پولیٹکل
میدان میں ظاہر طور پر نمودار ہو گئے ہیں
لیکن مذہبی غلامی کی زہریلی تعلیم کو خفیہ طور پر
ابتک پھیلا رہے ہیں۔ جو خیالات کہ روشنی
سے بھاگتے ہیں۔ انکی مذہبی باتوں کی نظر میں
تو کوئی وقعت نہیں ہو سکتی۔ ہاں جاہل بہت
پھنسینگے۔ ایڈیٹر

ہیں - (ایڈیٹر) صاحب لکھتے ہیں - کہ سوامی نگن چند جی کا نتیجہ ریفارمر کے گودڑ کا کنجاہ میں بیہات ہوگیا ہے - کوئی صاحب اب آنکے درشن کی ابھلاشا پر کنجاہ کا قصد نہ کرے - انکا نام شیو گری جی تھا - اور نامہ نگار لکھتے ہیں کہ دہ یوگی تھے - سوامی نگن چند صاحب فرماتے ہیں - کہ انکو اوپدیش ان مہاتما سے خواب کے ذریعہ سے ملا تھا - فہرست کسی قدر لمبی ہے جو بجنسہ درج نہیں ہو سکتی - ایڈیٹر

ایک دو لیعہ از جودہ پور - آپکا نوٹ صرف ایک آدمی سے تعلق رکھتا ہے - اس لیئے پبلک کے لیئے اسکے شایع کرنیکی ضرورت نہیں ہے - ایڈیٹر

لالہ لاجپت رائے صاحب جودہ پور میں

(نمبر ۲)

جب جودہ پور میں ناکامیابی لالہ لاجپت رائے صاحب کو ہوئی تو نہایت ہی درجہ رنجیدہ خاطر ہوئے - اس لیئے سادہو پرکاشانند جی نے ان کو سمجھا بوجھا کر اسی رات کو اپنے ہمراہ یہاں سے ریاست بیکانیر کو روانہ ہوگئے - اثنائے راہ میں خوب گپیں اُڑتی تھیں - کہ چلیئے تو سہی کم سے کم پندرہ بیس ہزار روپیہ بیکانیر سے آپکو کرادونگا - صبح بیکانیر پہونچے - اور ایک باغیچہ میں آکر قریب پانچ چھ دن تک وہاں پڑے رہے مگر کسی طرح سے کامیابی جو دل میں تھی حاصل نہ ہوئی - آخرش حالت مجبوری میں وہاں سے واپس آئے - انہوں نے آنیکا تار یہاں سری مہاراج صاحب بہادر کے سی ایس آئی کو دیا تھا کہ میں آتا ہوں - مگر کون سنتا ہے - اس تار سے خواہش یہ تھی - کہ مجھے سواری بھیجنے کا یا سواری پتھر ہی اسٹیشن پر رہنگی - وہاں سے لالہ لاجپت رائے

وغیرہ سب پیدل آکر باہر کی سماج میں ٹھہرے کچھ کھانا وغیرہ کھایا - جب سادہو جی پھر سرکار کے بنگلہ پر جاکر ایک سواری لائے اور لاجپت رائے صاحب کو لاد کر شہر میں ڈال آئے - کیونکہ انکے خیال میں تو سماج مندر میں ٹھہرنا ہتک ہے - سوڈا لیمونیڈ وغیرہ کی بوتلیں - جو کہ جنٹلمین فیشن کا ثمرہ ہے کیونکر دہو سکتی -

تاریخ ۲۴ - کو پھر مہاراجہ صاحب سے ملاقات ہوئی - اور اس روز ملاقات میں بس عطیہ کا ہی رونا رویا - اور خواہش ظاہر کی - کہ آپ کل ہمارا اور دیاکھیان کرایئے - چنانچہ مہاراجہ صاحب موصوف نے اپنا پیچھا چھوڑانے کے لیئے کہدیا کہ کل آپ اور ایک دیاکھیان دیجیئے - چنانچہ صبح ہوتے ہی ۲۵ تاریخ ماہ فروری کو سادہو پرکاشانند جی گھوڑے پر سوار دو نوکر آگے دوڑتے ہوئے گویا کسی سردار کی سواری نکلی جھٹ چھاپہ خانہ پہونچے - اور ایک نوٹس چھپا کر شہر میں شایع کردیا - کہ آج تاریخ ۲۵ فروری ۱۹۰۶ء کو بوقت ۵ بجے شام بابو لاجپت رائے صاحب دیاکھیان دیویں گے - اور شریمان سرکار ضرور پدھارینگے - اس لیئے آپ سب صاحب بھی تشریف لائیں - چونکہ اُس روز کی دہوکھادہی سے بہت لوگ جلے ہوئے تھے - لہذا کوئی رئیس شہر کے معزز عہدہ دار تو آئے نہیں - صرف سو دو سو خوشامدی شایقین دیکھنے والے لوگ اکٹھے ہوگئے - مگر کیا تھا وہاں تو خالی پبلک کو مغالطہ دینے کا ڈہنگ تھا - پانچ بجے کا نوٹس تھا ساڑہے ۵ بجے تک تو سرکار کی آمد کا انتظار رہا

آخیر جب ناامیدی ہوئی اور لوگ کہنے لگے تو مجبور ہوکر سادہو پرکاشانند جی اٹھے اور بڑے بھلے شبدوں سے آسن لوگوں کے اوٹھ جانے پر کچھ کہا - بعد ازاں لالہ لاجپت رائے جی نے اپنا دیاکھیان شروع کیا - قریب چراغ جلنے کے تھا کہ لوگوں کو کچھ لطف نہ آنے سے دوسرے سرکار کے نہ تشریف لانے سے اور نوٹس کی دہوکھادہی سے گھبراہٹ پیدا ہوئی اس گھبراہٹ کو دیکھ کر لالہ لاجپت رائے صاحب نے دیاکھیان اپنا ختم کردیا ختم ہوتے ہی پنڈت شیو ناتھ تنگم جی نے اوٹھکر انکو دہنیاواد دیا اور زیادہ دہنیاواد دینے کے لیئے سبھا کی طرف سے پنڈت جیاناتھ جی کے واسطے پرارتہنا کی - مگر اسکو پرکاشانند جی نے قبول نہ کرکے خود کھڑے ہوئے اور لالہ لاجپت رائے کے دیاکھیان کو کھنڈن کرنا تو بھول گئے - اور اپنی لیاقت کے مطابق ایسی تقریر کی جس سے کہ اُلٹا کھنڈن ہونا شروع ہوگیا - اور اُسوقت ایسے نامہذب اور بے موقعہ اکھڑ سے شبد نکلے - کہ لوگوں کو بہت ہی برا معلوم ہوا - اخیر میں سادہو جی کو اٹھنا ہی پڑا - سبھا برخاست ہوئی لوگ ہنستے اور مذاق اڑاتے ہوئے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے - اب شہر میں بہت قسم کی باتیں اُڑ رہی ہیں - لوگ کہتے ہیں کہ پرکاشانند نے نوٹس میں سرکار کے آنیکا دہوکھا دیکر لوگوں کو جمع کیا - کوئی کچھ کوئی کچھ - بڑے شوک کا مقام ہے - کہ کسقدر بڑے پیار محبت سے سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے اس ریاست میں بیج ویدک دہرم کا بویا تھا اور کیسے کیسے لائق اوپدیشک یہاں کے سماج میں

ملازم ہو گئے۔ آریہ سماج کی عزت
یہاں کسقدر ہوتی تھی۔ مگر افسوس کا مقام ہے
کہ آریہ سنیاسی کل میں پرکاشانند جی ایسے ہیں جو
کہ سب باتوں کو خاک میں ملا دیا۔ یہاں تک
کہ مہاراجہ صاحب کو اب نفرت بوجہ زیادتی
لالچ و طمع و خود غرضی و جہالت وغیرہ وغیرہ
کے ہونے لگی ہے۔ سماج سے پراوپکارنی سبھا کو
اوشیہ اس طرف دھیان دینا چاہئیے۔

راقم

ایک آریہ از مقام جھجوہ پور

سناتن بھارت دھرم مہا پریشد

اسکا دوسرا ادھیویشن حسب تجویز بمبئی میں
ہونا تھا۔ مگر وہاں سے وبائے طاعون کے
سبب نصف سے زیادہ لوگ یعنی قریب چار
لاکھ آدمی شہر چھوڑ بھاگ گئے ہیں۔ اس لئے
سدرن مرہٹا ریلوے کے پونا لائن کے مرج
اسٹیشن کے نزدیک قصبہ کرندواڑ جاگیر علاقہ
پٹوردھن میں تاریخ ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱ اپریل ۹۹ء
کو ہونیوالا ہے۔ اسکا سب انتظام جاگیردار صاحب
نے اپنے ذمہ لیا ہے۔

یہ جاگیردار صاحب سنسکرت کے اچھے
ودوان ہیں۔ اور شریمان پرشرام پنت بہادر
پٹوردھن کے پوتے ہیں۔ انکے والد سوامی
مادھو آچاریہ کے سیناپتی تھے۔ انکو ۱۲ لاکھ
روپیہ کی جاگیر تھی اور بڑے ریفارمر تھے
اپنی بال بدھوا لڑکی کا پنر لواہ بھی کیا تھا اور
پونا کے سب پنڈتوں کی سمتی بھی لے لی تھی
یہ جاگیردار انکے تیسری یا چوتھی پشت میں
ہیں۔ چنانچہ کی جاگیر جو بچی ہے۔ انہیں

ایک چہارم کے حصہ دار ہیں۔
اس وقت کے انچارج سری شنکراچاریہ مٹھ
سنکیشور ہو رہے ہیں۔

سردار پرشرام پنت بہادر نے بھاری فوج
لیکر کولاپور کو اپنے سیناپتی پر دھاوا کیا۔
اس کولاپور کی پولیٹکل تھا بڑی کی وجہ ہے
اس لئے آپ پہلے اسکے مطلب کی طرف
آئینگا۔ بھوشنوتر پوران (گویا مستفرقات
کھاتہ) میں لکھا ہوا ہے۔ کہ ایک دفعہ
نربدا ندی کے کنارے پر بھاری یگیہ ہو رہا
تھا۔ تینوں دیوتا یعنی برہما۔ وشنو۔ مہادیو
میں کون بڑا ہے۔ اس بات کے نرنے
کرنے کی اچھیا رشیوں کو
ہوئی۔ انہوں نے متفق ہو کر بھرگو مہارشی
کو یہ کام سونپا۔ مہارشی اول اپنے پتا چتر
برہما جی کے پاس گئے۔ انہوں نے انکی
مان سنمان آدر اتیتھ کچھ بھی نہیں کیا۔
اسپر بھرگو نے انکو شاپ دیا کہ کلجگ میں
تمہاری پوجا پرتھوی پر نہ ہوگی۔ وہاں سے
مہادیو جی کے پاس گئے۔ وہ اس وقت
وشیا سکت تھے۔ پاربتی جی نے مہادیو جی
سے پرارتھنا کی کہ آپکے مہمان آئے ہیں
مہادیو جی۔ جیسے ہی بھرگن ان کو ملنے آئے
اس حالت میں دیکھکر بھرگو رشی نے انکو
شاپ دیا کہ آج سے تمہارے لنگ کی
پوجا لوگ کیا کریں۔ وہاں سے وشنو کے
پاس پہنچے وہ سوئے ہوئے تھے۔ جاتے
ہی انکی چھاتی پر ایک لات ماری۔ وشنو
جاگ اٹھے۔ اور مہارشی کے پاؤں پکڑ کر
دابنے لگے۔ کہ میری چھاتی کرخت ہے آپ کے
پاؤں کو سخت چوٹ آئی ہوگی۔ آپ

کہنا کیجئے۔ بھرگو رشی دل میں بڑے خوش ہو
اور بھولوک میں یگیہ کی جگہ پہونچکر کہا کہ
تینوں دیوتاؤں میں وشنو جی پوجنیہ اور
ہیں۔ ادھر ویکنٹھ میں لکشمی جی کو غصہ آیا کہ
وشنو کے ہردے چھاتی پر جو میرے نواس کا
استھان ہے۔ برہمن نے لات ماری۔ وشنو جی
نے اسکو کوئی سزا نہیں دی تھی۔ اس اپمان
کے بدلے مجھے یہ جگہ ترک کرنی چاہئے
فوراً ویکنٹھ چھوڑکر کولاپور میں آرہیں۔
وشنو جی انکی تلاش میں تری پتی میں آکر رہے
ہیں۔ (اب اسوقت ویکنٹھ میں نہ وشنو جی
ہیں نہ لکشمی جی) وہ دیوی کولاپور راج
کی کول دیوتا ہے۔

ہر لڑائی میں سردار پرشرام پنت پٹوردھن
کی جیت دیکھکر کولاپور کے لوگ گھبرائے
اور اسوقت کے سنکیشور مٹھ کے شنکراچاریہ
جی ہی اپنے مٹھ میں تھے۔ ان سے
کیا کہ سردار موصوف برہمن ہیں۔ اور
کے شش ہیں۔ اس لئے ہمارے بال بچے
و دولت آپکے مٹھ میں رکھا دے
سنجوگی حفاظت ہو سکیگی۔ سوامی جی نے
انکو اجازت دی۔ چند مہینے کے بعد
پر سردار صاحب کا قبضہ ہوا۔ انہوں نے
شہر کے ساتھ سوامی کا مٹھ بھی لوٹا۔ اور
لوگ جو آسرا لئے تھے قتل کر ڈالے۔ سوامی
جی کی ایک نہ مانی۔ سوامی جی نے اس اپمان
کے بدلے میں اپنی جوہا
ہاتھ سے باہر پھینککر پران تیاگ دئیے۔
یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ انہی سردار
پرشرام پنت بہادر صاحب کی جاگیر میں
انکی اولاد کے انتظام میں جو الہ ہوگا

سوامی شنکراچاریہ جی کے چیلہ مہاراج لی ابھیکش ہونا انگیکار کیا ہے۔ ست دھرم کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ ہمارے پیارے آریہ ورت کو بھی [illegible] انتقام لینا پسند نہیں کرتے۔ اگر یہی اتنے جنگلی عربوں میں ہوتا تو پشتوں تک انتقام ہی انتقام چلا جاتا۔

اس پریشد کا اُدیش جو بتایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ دھرم سنبندھی آچار وچار کو جو ([illegible]) اب آ گئی ہے اور آئندہ آنیوالی ہے۔ وہ دور کرنا۔ اور ورن آشرم ویوستھا اچھے طور پر چلانا۔

اُتسب پورا ہونے کے بعد اسکا پورا پورا برتانت لکھونگا۔

آپکا سیوک

سرجیتو داس [illegible] ڈپٹی کونسٹ اول تعلقدار تھانہ
ضلع اور پوسٹ [illegible]

گروکل

آپ کو معلوم ہے کہ میں نے یہاں دیسی کپڑے کا کام جاری کیا ہوا ہے۔ اور شہر جالندھر میں بھی ایک بڑا حصہ دیسی کپڑے گبرون وغیرہ کا بر مکان بابو دولت رام جنرل مرچنٹ کھولا ہوا ہے۔ اور ہر دو جگہ ۲ روپیہ پائی فی نقصان گروکل کے واسطے رکھا ہوا ہے جسکی نسبت میں نے پچھلے ست دھرم پرچارک کے کسی پرچہ میں ذکر بھی کیا تھا تین ماہ کے عرصہ میں صرف مفصلہ ذیل مقامات یعنی جالندھر شہر۔ نور محل۔ ساکھنیا ضلع فتحپور۔ خوشاب جمرود علاقہ سندھ حیدرآباد وغیرہ کی خرید فروخت سے صرف قریب پچیس ۲۵ روپیہ کے اس فنڈ کے واسطے جمع ہوئے ہیں۔ جو حقیقت میں بہت تھوڑی تعداد ہے۔ شہر جالندھر سے سوائے دو تین آریہ پرشوں کے کسی نے بھی دیسی کپڑا خریدنے کی ہمت نہیں کی بلکہ دیگر لوگوں کی ہمت اور مدد سے ہی جالندھر کی دوکان سے کچھ کپڑا فروخت ہوا ہے۔ اسمیں بھی شک نہیں کہ پہلے ہمارے پاس بہت کم نمونہ جات موجود تھے۔ کیونکہ نیا کام تھا۔ اب نمونہ بہت قسم کے تیار ہو گئے ہیں۔ اور حتی الوسع رنگ کے پختہ ہونے کی ہم شرط کرتے ہیں۔ کپڑے کی دھلائی میں کبھی دھبے نہیں پڑینگے۔ اتنا ضرور ہے کہ شوخی بعض بعض تھانوں کی ذرا کم ہو جاویگی۔ مگر رنگ کبھی خراب نہیں ہوگا اور نہ کچا نکلے گا۔ بلکہ اگر دھوبی بھی پر نہ چڑھاؤ تو شوخی بھی ویسی ہی رہیگی۔ کپڑا اکہرا دوہرا۔ باریک موٹا ہر قسم کا تیار ہے۔ اور سوائے گبرون کے صافہ بھی مختلف رنگوں مثلاً موتیا چکنی نسواری۔ ملاگیری۔ خاکی وغیرہ کے تیار ہو رہے ہیں اور تیار ہیں۔ گزانہ ۲ گز سے ۸ گز تک ہے۔ صافہ کی صفائی اور سادہ کنارہ کی خوبصورتی دیکھ کر امید ہے۔ آپ ضرور خریدینگے۔ آریہ پبلک کا دھیان دینا اتی آوشیک ہے جس سے اس کاریہ میں خاطرخواہ مدد پہونچتی رہے۔ دو پیسے کا ٹکٹ بھیجئے سب نمونہ جات ارسال کئے جاوینگے جہاں سے مرضی ہو جالندھر شہر سے بابو دولت رام جنرل مرچنٹ سے یا میرے سے نمونہ جات طلب فرما دیں۔ آپ براہ مہربانی آریہ پبلک کو گوروکل کے فوائد کیطرف پھر متوجہ کریں۔ تاکہ مردان عالی حوصلہ اپنی سنتان کو گروکل میں بھیجنے اور عادات بد سے بچانے اور سوامی جی مہاراج کے لگائے ہوئے پودے کو برہمچریہ کے پانی سے سینچنے کے سبھی اُتساہ دکھلاویں۔ اگر آریہ پُرش اب گوروکل کی طرف دھیان نہیں دینگے تو آنیوالی سنتان کا اُدھار ہونا مشکل بلکہ ناممکن ہوگا۔ اور جو فوائد گوروکل سے پہونچنے کی امید ہے کبھی کسی دیگر طور پر پورا نہ ہو سکیں گے۔ امید ہے جسطرح کہ میں نے تھوڑی قسم منافع کی گوروکل کے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اسی طرح دیگر آریہ پُرش بھی مدد دیکر گوروکل کو تکمیل کرینگے اور مجھے پوری امید ہے۔ کہ اب جالندھر شہر کے آریہ اور دیگر جگہ کے آریہ بھی ہماری دوکانات سے کپڑا لیکر گوروکل کو اور سودیشی وستو کو ترقی دینگے۔ روپیہ کچھ بابو دولت رام جنرل مرچنٹ کی معرفت منگیا ہوگا۔ اور اگر آپ گوروکل کا کام یہاں ہی چھوڑانا چاہتے ہیں۔ تو یہ رقم پچیس روپیہ وید پرچار فنڈ اور کنیا مہاودیالہ کو نصف و نصف تقسیم کر دیں۔

آپکا داس

جگناتھ آریہ از نور محل

ہائے مورتیوں کی گرانٹ کیا ہوئی

کدھر ہیں مہامنڈل کے مہا منتری جی۔ اور سناتن دھرم گزٹ کے ایڈیٹر صاحب چندوسی دھرم سبھا کے منتری [illegible] ورش بھر کی دھرم سبھا کے [illegible] پیکے بستی میں بھی گوشائیں کی مورتیاں [illegible] دکرال مہاماری کے خوف سے بھی [illegible] ادھر ادھر بھاگی جاتی ہیں۔ چندوسی دھرم سبھا کے منتری صاحب نے ایک اشتہار شائع کر اپنی فیاضی کا نمونہ دکھلایا ہے...... اسی [illegible]

روپیہ کو صرف کر مورتیوں کی کرامات کو قایم نہیں کیا تو بیچارے گوسائیوں کی آمدنی میں ایک نقصان عظیم واقع ہوگا۔ آریہ سماج کو آپ کے ہزار روپیہ کی ضرورت نہیں یہہ تو سدا سروداید وگت ینگی دوارا ستوتی یوگیہ چیز کا نشیدہ کرتے ہیں۔ اخبار اسٹیٹسمین کلکتہ مطبوعہ ۲۰۔فروری ۱۸۹۸ء راوی ہے کہ بمبئی سے وبائے طاعون کی دہشت سے گرتمنبدہ کی مورتیاں بمبئی چھوڑ گجرات اور دیگر پرانتوں میں جارہی ہیں۔ گوسائیں گنگا لال جی مہاراج اپنی دوکان سے پھر چل جاتے ہیں۔ داؤجی کی مورتی امرولی ریاست بڑودہ سدہاری۔ گردہرجی کی مورلی سورت روانہ ہوئی۔ گٹوجی کے ٹھاکر دوارن ملک کاٹھیاواڑ پہونچے۔ اب صرف تین مندروں کی مورتی باقی رہگئی ہیں۔ سمہ باکر یہہ بھی رفوچکر ہونگی دہرم سبھا والے جوان مورتیوں کو ساکشات ایشور مانتے ہیں۔ تو اس وبا سے اسقدر دہشت کیوں۔ کیا اسوقت انکی کرامات بالکل زایل ہوگئیں اس صورت میں ہم سبھا کی کارروائی فضول معلوم دیتی ہے۔ نہیں تو اعلان دیگر مورتیوں کو بمبئی میں رہ کردیں ورنہ رسوائی کا زمانہ ہے۔ دنیا میں مورتی اور مورتی پوجکوں کا بڑا تمسخر ہوگا۔

راقم

آپکا پورانا خیر خواہ آریہ سماج متہرا

[illegible]

آہلو والیہ پتر کا نامی ایک اردو ماہوار رسالہ گوجرانوالہ سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ آہلو والیہ گزٹ پہلے سے نکلتے ہیں۔ معلوم نہیں ہر ایک چھوٹے چھوٹے فرقے کا اخبار علیحدہ علیحدہ شایع ہوکر آیا۔ اتفاق کی بنیاد قایم کررہا ہے یا صرف انسانی طاقتیں زایل کرنیکی یہہ ایک سبیل ہے۔

لکھنؤ سے ایک انگریزی کا ماہواری چار صفحوں کا رسالہ جاری ہوا ہے۔ جسکا نام دو فرینڈ" یعنی دوست ہے۔ دوسرا پرچہ ہمارے یہاں پہونچا ہے۔ طرز تحریر سے برہمو سماج کا آرگن معلوم ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ ۱ر ہے مضامین سے یہہ ٹپکتا ہے۔ کہ ایڈیٹر ویدک دہرم کی نسبت دوسروں کی شہادت پر رائے قایم کرتا ہے۔ خود سنسکرت سے محض امی ہے۔

احاطہ بمبئی میں ۱۸۵۵ء میں ۲۶ ستری پاٹ شالا تہیں جنمیں ۲۷۶۲ لڑکیاں تعلیم پاتی تہیں ۱۸۹۵ء میں ۷۳۱ پاٹ شالا میں اور لڑکیاں زیر تعلیم ۸۷۰۶۹ ہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ انمیں اکثر لڑکیاں مردانہ سکولوں میں پڑہتی ہیں۔ یہہ طریقہ بالکل نامناسب ہے۔ پراچین آریہ بزرگوں کی ہدایت ہے کہ مرد اور عورتوں کی تعلیم جداجدا ہونی چاہیے۔

پنڈتہ رامابائی کی ستری ضرور ولایت انگلستان میں عیسائی طریقے پر تعلیم پارہی ہے۔ آنریبل سوامی دیکانند کے ساتھ یوروپین مرد اور عورتیں آریہ ورت کی پراچین تہذیب گرہن کرنے آئے ہیں۔ سچ۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

ہمعصر امرت بازار پتر کا لکھتا ہے۔ کہ بنگالی راجا پرتاپ آدتیہ نے مغلوں کی فوج کو شکست دی تہی۔ لیکن انقلاب زمانہ مشہور ہے۔ اس وقت بنگالی بابو بزدل سمجھے جاتے ہیں۔

مسٹر ٹربرٹن ڈکٹر لنڈن کے ایک مشہور کارخانہ شراب کے حصہ دار شراب سے پرہیزگار بن گئے۔ اسی دن سے انہوں نے کارخانہ سے قطع تعلق کرلیا جس سے انکو قریباً پونے دو کروڑ روپیوں کا نقصان اوٹھانا پڑا۔ کیا بھارت ورش میں ایک آدمی بھی اسوقت ہے۔ جو کہ آتم گھات سے بچنے کے لیئے ایسی قربانی کرسکے۔ ویدک سدہانت کسی کے باپ کی میراث نہیں ہیں۔ انپر جو عمل کرے وہی سنسار کو سورگ دہام بنا سکتا ہے۔

دہلی میں ایک آدمی بلاسپور کا باشندہ آیا جسکا قد ۷ فیٹ کا ہے۔ اور عمر ابھی ۱۹ سال کی ہے۔ وہ بیان کرتا ہے۔ کہ اسکی بہن اس سے بھی زیادہ لمبی ہے۔ ایشور کی رچنا میں عجیب عجیب کھیلنا ئیں دیکھنے میں آتی ہیں۔

چونکہ بباعث طاعون کے یورپ کی تمام سلطنتوں کی معہ سلطنت روم کے یہی رائے ہے کہ موسم حال میں حاجیوں کی زیارت حجاز ملتوی رکھی جاوے۔ پس جناب معلی القاب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل وبائے بیماریوں کے ایکٹ ۱۸۹۷ء کی دفعہ کی ماتحتی دفعہ ۱ کے بموجب حکم صادر فرماتے ہیں۔ کہ موسم حال میں حاجیوں کی زیارت حجاز بالکل ملتوی رہیگی۔ ۳ فروری ۱۸۹۷ء

۲۶ فروری ۱۸۹۷ء کو خبر ملی ہے کہ گورنمنٹ روس نے بھی حاجیوں کو حجاز کی زیارت کے لیئے جانا منع کردیا ہے۔

قصبہ بھون تحصیل چکوال میں ایک مندر سے سالگرام اور پیتل کی مورتیاں چوری ہوگئیں باہمن لوگ آریوں کے سر ٹہپنے کی کررہے تھے۔

ناکامیاب رہے۔ سابقہ بھی ایک مجنون عورت نے ایک مندر سے شیو لنگ چرا لیا تھا جسکو جنون کی بیماری سے آرام ہو گیا۔ وہ شیو لنگ گیا تھا۔ ایک اکسیر دوائی تھی۔

سماچک خبریں

برہمچاری ٹھاکر داس جی ۱۴ فروری سے قصبہ آنند پور سودھیاں جہانکہ عیسائی ہو گئے ہیں۔ ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں آپنے اوسط ۶۰۰ کی حاضری میں کئی لکچر بھی دیئے اور ایک پورانک پنڈت سے مباحثہ بھی کیا جسکو ایسا لاجواب کیا۔ کہ پھر وہ بول نہ سکا۔ ۲۸۔ فروری کو برہمچاری جی نے ہمراہی لالہ رام پرشاد جی نورپور میں جاکر پرچار کیا۔

موضع باگڑیاں ضلع لودھیانہ میں لالہ رام لال منتری سماج اور سادھو پرمانند جی ویدک دھرم کے پرچار کا بڑا کام کر رہے ہیں۔ آپ وقتاً فوقتاً استریوں میں بھی لکچر دیتے ہیں اور انکو بھی اوپدیش کرتے ہیں۔ اور اکثر گرد و نواح کے دیہات میں بھی کبھی کبھی پرچار کیا کرتے ہیں ایک روز کے پرچار میں منتری جی کی دادی نے تیجا تخت کنیا مہا ودیالہ کے لیئے کچھ دان بھی دیا۔

برہمچاری ٹھاکر داس جی نے ۱۰ فروری ۱۸۹۷ء کو جالندھر سے روانہ ہو کر ۲۳۔ فروری تک ذیل کے مقامات میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ ہوشیار پور بہادر پور۔ ماہل پور۔ پوسی۔ شنور۔ پوسی۔ حدوانی بنے وال۔ گڑھ۔ کھڑا کوٹ۔ جنڈ بڑی۔ ہر ایک جگہ اثر عمدہ ہوتا رہا۔

ایک شخص مسمی رادھا کشن جو تقریباً عمر میں ۲۰ سالہ ہے اور ذات کا کھتری ہے۔ اپنے گھر سے آکر امرتسر میں ایک درزی کی دوکان پر کام سلائی کپڑے کا کرنے لگا۔ چونکہ بہت دن تک اسپر اس درزی مسلمان کا سنگ رہا۔ نہ معلوم کیوں ایک روز مسجد میں جاکر مسلمان ہو گیا۔ مگر اسیوقت سے (جیسا کہ انکا اپنا بیان ہے) اُسے پشچاتاپ ہوا۔ اور آخر میں پنڈت رام بھجدت جی صاحب وکیل عدالت ہائے ماتحت چیف کورٹ پنجاب امرتسر سے ملتجی شدھی ہوا۔ پنڈت صاحب نے بعد رکھوانے برت (اگرچہ برت رکھنا آریہ سدھانت میں نہیں ہے) اور کروانے ہون اور مونڈن سنسکار کے شخص مذکورۃ الصدر کو یگیوپویت دھارن کروا دیا۔ اور اسکا اعلان ہفتہ وار جلسہ آرین ڈیبیٹنگ کلب امرتسر واقعہ ۲۴۔ فروری ۱۸۹۷ء کو ایک معقول حاضری کے روبرو پنڈت صاحب موصوف نے کیا اور رادھا کشن نے اپنے فعل کردہ سے کل حاضرین سے معافی مانگی۔

موضع راد تحصیل عیہ میں لالہ متھرا داس جی اوپدیشک نے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ پورانک لوگ سورج کی روشنی کو گرد و غبار سے بند کرنے کی بہت کوشش کر رہے ہیں مگر کب تک۔

لالہ منگت رائے وائس پریسیڈنٹ آریہ سماج کہالیہ رپورٹ دیتے ہیں موضع تلیہ تحصیل کبیر والہ میں جبکہ میں بھی وہاں موجود تھا لالہ گنجیش رام جی پرچارک ۲۲۔ فروری ۱۸۹۷ء کو مہتہ سوبھراج صاحب کے مکان پر ان بھر ۲۳ و ۲۴ پرچار کیا۔ براہمنوں نے ہرچند کوشش کی کہ لوگ ویاکھیان نہ سنیں مگر ناکامیاب رہے۔

کہنوڑی آریہ سماج میں ۲۳۔ فروری ۱۸۹۷ء کو یہاں ایک بالک سماج قائم ہوا ہے جسکے مفصلہ ذیل ادھیکاری ہیں۔ لالہ سری رام جی پردھان۔ جیرام منتری۔ گنڈا سنگھ اُپ منتری۔ امر سنگھ اُپ پردھان۔ اور بہت سے لڑکے سبھا سد نیت ہوئے ہیں۔ یہاں چار روز متواتر ویاکھیان کیئے گئے ہیں۔ جنکا اثر لوگوں پر بہت ہی اچھا پڑا ہے۔ حاضری دو سو کی ہر روز ہوتی رہی۔ اور یہاں پر بہنس ٹھاکر دت نے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

آریہ سماجک جلسے

سکھر آریہ سماج اور سہارنپور آریہ سماج کے سالانہ جلسے بتاریخ ۶ و ۷۔ مارچ ۱۸۹۷ء ہونگے۔

آریہ سماج دوولی تحصیل داتاگنج ضلع بدایوں کا سالانہ جلسہ ۱۳ و ۱۴ مارچ ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔ اور ماسوائے اس کے ٹھاکر ہولاس سنگھ جی کی پتری ۱۴ سالہ جو سشیل ودیاوتی اور سرٹیفکیٹ کشتری نش آریہ کل میں سے ہے کے لیئے ایک بر کی جسکی عمر ۱۸ سال سے کم نہ ہو۔ اور کم سے کم مڈل میں پڑھتا ہو۔ آریہ پریوار سے ہو۔ ضرورت ہے جسکے لیئے ۱۴ مارچ ۱۸۹۷ء کو بوقت دس بجے دن کے ویدک سویمبر رچا جاویگا۔ لڑکی خود بر کو پسند کریگی۔

ڈیرہ اسمعیل خاں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۷ و ۱۸ مارچ اور رڑکی آریہ سماج کا ۱۹ و ۲۰ مارچ ۱۸۹۷ء کو ہوگا
مصطفے آباد آریہ سماج کا ۹۔ ۱۰۔ ۱۱ اپریل
اودینا نگر آریہ سماج کا ۲۴۔ ۲۵۔ اپریل ۱۸۹۷ء کو ہوگا۔

اشتہارات

ناری بھوشن

ستری لوگوں کے لیے نہایت لابھ کاری پستک

ساری دیش میں استری شکشا کی بدہیاں اور ودیالے کھولے جا رہے ہیں - جگہ بجگہ کنیا پاٹھ شالائیں کھولی گئی ہیں - پر ان میں پڑھائی جانے والی پستکیں اتم نہ ہونے سے ودیارتھنیوں اور ستریوں کو شکشا سے پورن لابھ نہیں اٹھا سکتیں - اس میں سندیہ نہیں - کہ چھوٹی چھوٹی ستریوں کی کنیاؤں کے لیے لالہ دیوراج جی والہ بانکے لال جی آدی مہاشیوں کی پستکیں اتی اپیوگی ہیں پرنتو بڑی عمر کی ستریوں کو شکشا دینے والی پستک - جس میں ادیک آوشیکتا ہے - سامان وِشیہ جیسے بھوجن چھادن گرہستی پالن - سندھیا - دھرم سنسکار - رتو چریا - تیرتھ - ورت - تیوہار - کرتویہ اکرتویہ دھرم ادھرم - جیون چرتر آدی کے درشانے والی پستک - آج تک کوئی درشٹ نہیں پڑی - اس نیونتا کو پورن کرنے اور شالاؤں میں اس پستک کے ابھاؤ کو دیکھ کر ہمیں سکتی اوکت وِشیوں سنبندھی ایک پستک جس کا نام ناری بھوشن ہے بڑے شرم سے رچی ہے - یہ (قریباً ۱۲۵ صفحہ کی) پستک چھپ رہی ہے - کیول ایک سپتاہ میں پورن ہو جاویگی - آشا ہے - کہ سجن اس پستک کو بہت پسند کرینگے - درخواستیں خریداری بنام منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر آنی چاہئیں۔

المشتہر منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر

نویدن

سب آریہ سماجوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ شریمتی مہاتما ... جی نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ...

اُدہیشک اور اپدیشک ہونا سویکار کر لیا ہے اور پرچار کا کام شروع کر دیا ہے - اس لیے جن جن سماج یا سجنوں میں وہ جاویں انکے اپدیش کا پربندھ کر دیا جاوے اور ان کا مناسب آدر ستکار کیا جاوے -

(۲) یہ بھی ودت رہے کہ شری مان پنڈت ... آریہ منی ۲۹ جنوری ۱۸۹۸ء سے سبھا کے اپدیشک ہو گئے۔

(۴) چونکہ شری مان پنڈت لیکھ رام جی سوانح عمری کی چھپائی وغیرہ کے کام میں مشغول رہے - اور انکا لاہور سے باہر جانا سوانح عمری کے کام میں بہت وگھن ڈالتا ہے - اس لیے نہایت ضروری ہے کہ آریہ سماجیں ان کے بھیجنے کے لیے سبھا کو بہت ہی کم لکھا کریں - اور شری مان پنڈت جی کو بھی کم تکلیف دیا کریں - ورنہ سوانح عمری کا ضروری کام بہت پیچھے جا پڑیگا - آشا ہے کہ آریہ سماجیں اسپر ضرور دھیان دینگی -

چھجو چند منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

ضرورت

نرواہ عام ہی سکول بٹالہ کے لیے ایک ایف اے پاس کی (ٹیچر) پارمنٹ کی ہیڈ ماسٹری کے لیے ضرورت ہے - ... بنام لالہ ... تھرادس پودری سکتری ... نرواہ عام ہی سکول بٹالہ آنی چاہئیں - درخواست پر تصدیق پریزیڈنٹ سماج کی ہونی چاہیے - تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوگا -

اشتہار

پبلک سکول ... کے لیے ایک ... ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے - جو کہ آریہ سماج کا ممبر ہو ...

کسی صاحب کو یہہ نوکری منظور ہو بمع نقل سرٹیفکیٹ درخواست بھیجیں تنخواہ ... روپیہ ماہوار دیجاویگی -

المشتہر ... لال سکتری آریہ سماج ... ضلع گوجرانوالہ

تنگدستی اگر نہ ہو غالب
تندرستی ہزار نعمت ہے

ہمارے کارخانہ میں مصنفہ ذیل امراض کی ... ادویہ انگریزی ادویات تیار ہے - غربا کو ... بذریعہ ... پارسل ... بھیجی جاتی ہے - اور اہل ... لوگوں کو بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہوگی - آتشک سوزاک جریان نسیان فالج اور درد دندان و گردہ - امراض چشم - ... - ... پرسوت - ... - اسہال - شراب - اور افیون ترک کرنیوالی اکسیر ... - ... جواہر ... ادویہ کو قائم رکھنے کے لیے بہت پرہیز سے تیار کیا ہے -

المشتہر منیجر ڈاکٹر ... اینڈ کو امرتسر

کنیا کے لیے ضرورت

ایک صاحب کو جو کہ پنجابی کھتری ... خاندان میں سے ہیں - اپنی ... سالہ کنیا کے لیے جو اسوقت تعلیم پا رہی ہے - کسی ایسے پنجابی کھتری تعلیم یافتہ ور کی ضرورت ہے جس کی عمر ۱۵ اور ۲۰ کے درمیان ہو - کل امورات بذریعہ خط و کتابت معرفت منیجر ست دھرم پرچارک ... ہے -

تیس سال زندگی بچائے گزرے

تندرستی حاصل کرنے کے لئے نادر موقع

مفصلہ ذیل ادویات بابت بہار تجربہ کے نہایت مشہور و معروف نیک نیت جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب سرجن فرنٹیر ویسٹرن ڈیکل فیلو صاحب بہادر جی سی ایس آئی و ڈپٹی بابت بہادر سند یافتہ میڈیکل کالج نے ایجاد فرمائی ہیں جن کو نہایت کامیابی کے ساتھ تجربہ کر کے ہم تیس سال [illegible] ہوئے ہیں۔ اور جو پنجاب میں خاص نام اور شہرت رکھتی ہیں اور ان ادویات کو ملک کی بھلائی کے لئے مشتہر کیا گیا ہے [illegible] کامیابی [illegible] تجربہ کرنے سے نہایت مفید ثابت ہوا۔ دعویٰ ہے کہ بعض مریض ہم اچھا کرتے ہیں اتنے دوسرا اور کوئی نہیں کرتا۔

ویجی ٹیبل سوئن مانا پلز یعنی جب عقلی عصاب لگاتار دماغی محنت سے جن کا دماغ کمزور ہو گیا ہو چہرہ زرد۔ دل و سر میں درد۔ حافظہ کمزور کسی کام کو دل نہیں چاہتا جب جوانی کی بے احتیاطیوں سے دل اور دماغ کی طاقتیں سست ہو گئی ہوں تب انکو یہ سوئن مانا پلز بہت کام دیتی ہیں انکو استعمال سے رگوں اور پٹھوں میں بہت بڑی طاقت آجاتی ہے۔ رنگت چہرہ اور تندرستی و توانائی بحال ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ گولیاں مفصلہ ذیل مرضوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ لاغری جسم۔ سرعت انزال جریان منی ضعف باہ ضعف دماغ رقت منی۔ ضعف معدہ ضعف دل اور جگر ضعف بصر پیچش کا درد وغیرہ وغیرہ اور کم شدہ طاقت کو واپس لاتی ہیں قیمت [illegible] یعنی ایک ڈبیہ میں ۳۰ گولیاں ہیں مبلغ دو روپیہ اور ۲۰ گولی کا بکس [illegible]

جوہر عشبہ ہمارے جوہر عشبہ کے برابر صفائی خون کے لئے اور کوئی بہتر دوائی نہیں ملے گی یہ جوہر عشبہ دست کی [illegible] سے آسٹریلین کی آب و ہوا کے موافق بڑی محنت و صفائی سے تیار کیا گیا ہے جو جلد کی بیماریوں اور خون کی خرابیوں کو فوراً دور کرتا ہے۔ بدن کے پھوڑے پھنسی ناسور درد اعضا جسم پر سیاہ بدنما داغ دھبے درد عصاب گٹھیا۔ درد شانہ۔ بدہ وجع المفاصل۔ خارش۔ گنٹھیا۔ درد زانو وغیرہ وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی خورد [illegible] کلاں [illegible]

دائمی قبض کو دور کرنیوالی مجرب گولیاں جن لوگوں کو دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے وہ ان گولیوں کو چند روز استعمال کریں ضرور بفضل خدا فائدہ ہوگا قیمت ۱۲ گولی کا بکس [illegible] ۲۴ گولی کا بکس [illegible]

بواسیر کا عرق و مرہم اسکے چند روز استعمال سے بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی مریض خواہ کیسی ہی ردی حالت میں ہو فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ خون بند ہو جاتا ہے اور مسے کم ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی عرق [illegible] مرہم [illegible]

جوہر کونین یہ عجیب و غریب دوا تعریف کی محتاج نہیں ہر قسم کے بخار کیلئے نہایت مفید اور پر تاثیر دوا ہے۔ اور کونین سے قیمت میں سستی اور اثر میں بہتر اور کونین کی طرح گرمی نہیں کرتی۔ اور جو تپ بخار کے لئے تو بہترین علاج ہے اور بالکل نباتاتی اجزا سے تیار کی گئی ہے قیمت فی شیشی [illegible]

سپلین پلز یعنی طحال۔ تاپ تلی یا لف کی مجرب گولیاں جو اس بیماری کا علاج کرتے کرتے مایوس ہو گئے ہیں۔ مگر آرام نہیں آیا ہماری ان گولیوں کا استعمال فرماویں ضرور بفضل خدا فائدہ ہوگا۔ قیمت فی بکس [illegible] روپیہ

عرق دافع طحال بھی نہایت مجرب ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

ہضم پا اکسیر یعنی ہاضمہ کی بیماری کی مجرب دوا جن کو بدہضمی سے صحت خراب ہو چکی ہو خاص طور پر مفید ہے۔ قیمت فی شیشی [illegible] روپیہ

ذیابیطس کی مجرب گولیاں بار بار پیشاب کا آنا تشنگی لاغری بے چینی دکھ ہو ایسے استعمال سے بند ہو جاتے ہیں اور وہ [illegible] جو کہ [illegible] سرطان کہتے ہیں نکلنے نہیں پاتے بلکہ پیدا ہوئے ہوئے دانے جگر درد کمر کو دور کرتی ہیں [illegible] ہے قیمت فی بکس [illegible]

نامردی کی مجرب گولیاں نامرد اور نامردی کے لئے خواہ کسی قسم کی ہو ان گولیوں سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے جو پختہ [illegible] دکھائی ہے اور آج تک ناکامی نہیں ہوئی۔ دیگر ادویات کی طرح عارضی نہیں۔ جو لوگ [illegible] مایوس ہو چکے ہوں وہ ضرور ان گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت فی بکس [illegible]

روغن طلاء صرف بیرونی استعمال سے نامردی کے بیماری کو دور کرتا ہے جو کہ [illegible] ہمراہ استعمال کرنے سے دوران شباب کھل آتا ہے [illegible] قیمت فی شیشی [illegible]

سوزاک و قرحہ کی مجرب دوائی اگر تمام عمر کی ہی ایک طرح استعمال کیجائے تو اس سے [illegible] سوزاک کو نہایت چند روز میں جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا اور جلن پیپ بالکل آرام آجاتا ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ۔

آتشک کا اکسیر کتنا ہی پرانا آتشک کیوں نہ ہو۔ اسکے استعمال سے جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی خورد [illegible] کلاں [illegible]

دانتوں کا خوشبودار منجن اسکے استعمال سے دانتوں کی ہر ایک قسم کی بیماری جاتی رہتی ہے قیمت فی بکس [illegible]

نوٹ مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ ہمارے دوا آیورویدک ہسپتال جالندھر شہر سے ہر قسم کے مرض کی دوائی نہایت عمدہ مجرب مل سکتی ہے۔ اور دوا آیورویدک بیل اور ہر قسم کی انگریزی دوائی نہایت صاف و تازہ عمدہ خاص ولایت سے منگائی جاتی ہیں اور دوا فروش دکانداروں کی نسبت سستی ملتی ہیں۔ (۲) ایک دفعہ [illegible] استعمال کی [illegible] ہر دوائی کو [illegible] ادویات عموماً بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجی جاتی ہیں۔ ہمارے کارخانہ کی مجرب ادویات کی مفصل فہرست آدھ آنہ کے ٹکٹ آنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔ پتہ صاف لکھا کریں۔

پنڈت رام ناتھ میڈیکل پریکٹیشنر مالک کارخانہ دوا آیورویدک ہسپتال جالندھر شہر (پنجاب)

اشتہار مجربی دوائیں

ادویہ مفصلہ ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ۔ اسکے کھانے سے دل اور دماغ جگر و گردہ رشانہ ضعف و مثانہ کا بار بار آنا بھی جس سے جاتا رہتا ہے یکبارگی چہرہ کی سرخی ہو جاتی ہے۔ دبلے موٹے ہو جاتے ہیں منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی جریان منی کو بالخاصیت مفید ہے۔ بچوں کی سستی دور ہو جاتی ہے جو لوگ قوت باہ سے بالکل ہو چکے ہیں۔ انکو ضرور قیمت آزمائی کرنی چاہیے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکو تدارک کے لیئے یہ اکسیر ہے۔ یہ روغن مسیحا کے ہمراہ جلنی ہونے کے خوبی کیا ہے۔ چہارشنبہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ عہ۔

روغن مسیحا۔ ایسی الاعلاج امراض سے صحت پا جاتے ہیں۔ مجلوق کو بحست اور ضعف کی نہایت مفید ہے۔ رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ اور حاطر خواہ تندرستی فربھی پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔

دوائی آتشک۔ خواہ کیسا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر ناسور بھی ہو گیا ہو۔ بغیر قے و دست و منہ آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ عہ دوا۔

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ۔

جس شخص کو کسی سخت اور پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ویدک اور یونانی طریق سے معالجہ کیا جائیگا۔

المشتہر حکیم تارا چند از گجرات پنجاب

ہون سامگری

رشی امنت کے مطابق پچیس سگندھی دریہ، خزانہ کا مجموعہ ہے کارخانہ میں خاص توجہ اور نگرانی سے تیار کرتا ہوں۔ کارخانہ میں بہت زیادہ مقدار بننے کے سبب پنجاب بھر میں (ہر ایک شہر کے لوکل پرچون نرخ سے) مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ زیادہ خوشبودار۔ اور زیادہ دیرپا ہے بہ نسبت اجزا کی بے شبہ عمدگی اور ترکیب ملاوٹ کے لحاظ سے بیشک حقیقت اور فوقیت لے گیا ہے۔ اگر پسند خاطر نہ ہو تو واپس فرمایئے۔ نرخ عہ۔ عہ۔ کی تھیلیوں میں بنیا و سرکمیشن ار فی روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو۔

المشتہر
ہربھگوان منہاری شہر راولپنڈی

ست دھرم پرچارک جالندھر کی رائے مطبوعہ ۲۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء "ہم نے خود استعمال کر کے دیکھی واقعی یہ سامگری بہت عمدہ پائی گئی۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر ایسی سامگری لالہ ہربھگوان پبلک کو ہم پہونچاتے رہیں گے تو پبلک کو ایک عمدہ چیز ملیگی۔"

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دریاں کھیس دوہتی۔ دوسوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ تیار کرائے جاتے ہیں ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بنظر ترقی و اشاعت ملکی تجارت اس کارخانہ کے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔

علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی آزار بند یا دیگر اور کوئی مشہور چیز طلب فرماوینگے۔ تو وہ بھی ہم پہونچائی جاویگی جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں۔ نمونہ بھیجئے پر تیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بھیجنہ بیرنگ روانہ کیئے جاوینگے۔ عدم واپسی نمونہ پر مہر جارج ہونگے۔ مال نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔

المشتہران
جیرام متھراداس پوری پروپرائٹر آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور۔

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک کنواری کنیا دس کے لیئے بر کی ضرورت ہے جسکا بو پنجابی کھتری عمر ۱۵ یا ۱۶ سالہ صحت بدنی عمدہ۔ رنگ بلیہ کم انکم مڈل انگریزی تک اور اسکے علاوہ اعلی تعلیم کے شایق!

اور لکھا پڑھنے کا خواہشمند اور ہر قسم کی برائی سے بری اور پرہیز کے سرپرست کسی آریہ سماج کے سبھاسد ہوں۔ مطلب کے خط و کتابت لالہ کرشن گوپال منتری آریہ سماج جگراؤں ہونی واجب ہے۔

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک تیرہ سالہ کنیا کے لیئے ایسے اگروال بر کی ضرورت ہے جو بانسل گوت نہ ہو صحت بدنی میں کوئی نقص نہ ہو تعلیم کم از کم انٹرنس اور باروزگار اور نیک چلن شریف خاندان کا ہو عمر ۲۰ یا ۲۲ سال کے درمیان ہو۔ کنوارا اور آریہ سماج کا ممبر ہو شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ درخواستیں مع تصویر عکسی کے بنام منتری آریہ سماج الیر کوٹلہ آنی چاہئیں۔

چھپ رہا ہے

ویدمویل کے زمانہ حال میں لاثانی پنڈت اور آریہ سماج کے مشہور بانی سری سوامی دیانند سرسوتی جی کا جیون چرتر (سوانح عمری) اردو میں چھپ رہا ہے۔ حجم اندازاً صفحہ تقطیع ۲۰ × ۳۰ قیمت اندازاً (دو روپیہ آٹھ آنہ) چھ ماہ سے عرصہ میں یہ جیون چرتر چھپ کر شائع ہوگا۔ جو صاحبان پہلے سے ہی بذریعہ خط کی درخواست بھیجینگے۔ انسے بیس کے بجائے صرف پیسے (تین روپیہ آٹھ آنے ہی) قیمت لیجاویگی۔ یہ کتاب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے زیر اہتمام شائع ہوگی اسکے تیار کرنے کیلئے زیدی علمی ذخیرہ ہندوستان کے مختلف حصوں سے ہم پہنچانیکے لیئے سبھا کا بہت سا روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ لیکن خوشی کی بات ہے کہ پنڈت لیکھرام جی نے جو بیڑہ کام کو اٹھایا تھا انہوں نے اسکو اچھی طرح سے نبھایا ہے سوامی جی کی دو عمدہ تصویریں بھی تیار ہو گئی ہیں انمیں سے عمدہ تصویر چھپوا کر کتاب کے ساتھ لگائی جاویگی۔ ساتھ ہی ایک ہندوستان کا نقشہ ہوگا جس میں ان مقامات کو دکھایا جاویگا جہاں کہ سوامی جی وید دھرم اپدیش کرتے ہوئے پدھارے تھے۔ غرضیکہ ہر طرح سے کتاب کو سب سے اعلی بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ یہ کتاب عمدہ سفید کاغذ پر لاہور کے مشہور مطبع مفید عام میں چھپی ہے۔ باوجود ضخامت کے بھی اسکی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ کم یاب ہے درخواست خریداری پتہ ذیل پر فوراً ارسال فرمائیے۔۔۔۔۔۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں والیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پروال۔ غبار۔ پھولا۔ بیل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بیجا سے اور اودیہ کے آنکھ کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسی لئے کم رکھی گئی ہے۔ کہ خاص و عام یکساں اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہوگا دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ مصری کا سرمہ فی تولہ ۱۲ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔ المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلوالیہ مقام بالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کی فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلوالیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک مریضہ پر جو ۴۵ سال کی عمر کی تھی بعمر ۴۰ سال گنگا رام ہسپتال لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکیں جھڑ چکی تھیں اور پروال پڑنے شروع ہو گئے تھے آنکھیں ہمیشہ سرخ اور دکھتی رہتی تھیں۔ انہیں سے کثرت سے پانی نکلتا تھا۔ انکی بینائی میں اسقدر فرق آ گیا تھا کہ تھوڑی دور بھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی مریضہ مذکور نے چند ہفتہ تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اسکی بینائی درست ہو گئی اور صحت پائی۔

خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس
اسسٹنٹ سرجن گورنمنٹ آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق
پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے بنایا ہے اپنے امراض کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہہ ممیرے کا سرمہ ... آنکھوں کی تمام بیماریوں کے ... واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جسنے تجربہ کیا آج تک کوئی ... ایسا بہتر فائدہ بخش سرمہ نہیں دیکھا۔ میں ان لوگوں کو جو کسی ... ... میں مبتلا ہوں کسی قسم کی شکایت ہے تو بلا تردد اسکے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔ میرا تجربہ مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوا۔ پانی آنے۔ دھندلاپن۔ خارش۔ سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی دواؤں سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا۔ اور سچ سچ آپنے اس قیمتی نسخے کو عمل میں بہتر ایجاد کرکے دنیا اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے۔ ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے اس مفید سرمہ سے فیضیاب ہو کر فائدہ اٹھائیں اور ہر قسم آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر منصور یعقوب صاحب
بہادر دہلی ریاست ... لاہور

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب۔ السلیم۔ میں نے آپکے یہاں سے سفید ممیرے کا سرمہ منگوا کر استعمال کیا فقط اس کا فائدہ ہوا۔ کہ صحت کلی حاصل ہو گئی۔ آپ کا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے۔ بصارت کو طاقت بخشتا ہے بغیر ... نقصان ... معلوم ہو جاتا ہے ... بیشک یہہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس لئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں۔ کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کے لیئے اور کوئی دوائی نہیں ہے۔

راقم مہاراج کنور جہرپال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجگواں اودھ ۲۱ اگست ۱۹۱۲ء

پانچسو روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی اسنادات میں سے جو قریب دس ہزار ۱۰۰۰۰ کے ہیں ایک کو بھی جعلی ثابت کرے اسکو مبلغ پانچسو روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے الائینس بنک میں مارچ ۱۹۰۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

مصدقہ لفٹنٹ جنرل جناب ڈاکٹر بھولا ناتھ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

فوائد — # روح حیات — سندات روح حیات



روح حیات

[illegible]

پانچہزار معززین خاص کا تصدیق کردہ

نامردی کا جبلی و خارجی شرطیہ علاج

قیمت فی شیشی آٹھ روپیہ (ـــ)

شرطیہ

[illegible]

قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (ـــ)

[illegible]

المشتہر

حکیم محمد شریف ... شفاخانہ عام لاہور متصل کوتوالی

... پریس ... کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ست دھرم پرچارک

جلد ۳ — سنہ ۱۹۵۳

قیمت بلا پیشگی

ہفتہ وار بروز شکر (جمعہ) جالندھر شہر (پنجاب) سے شایع ہوتا ہے

ڈاکٹر برسن کی بنائی ہوئی نامردی اکسیر دوا

ثابت ہونے والے دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی گوئی نسخہ کی کوفایدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیرج یعنی منی کے گرنے سے یا ان میں کوئی خلل آنے سے نس ہیں یا بیرج میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو طلا کے لگانے سے یا گولی کھلانے سے صحیح حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی ۳ گولی فی شیشی ۰ مجلد دو روپیہ۔ اس کا فائدہ سینہ کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب تک بہت سے مریض ہا۔ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئیے۔ ہیضہ کے علاوہ کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برسن جی

ست دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر کا بنایا ہوا عرق کافور برائے ہیضہ ہم نے بھی کئی حالتوں میں چند جگہ استعمال کیا بمفید ثابت ہوا۔

نئی کتابیں

مطبع ہذا میں ابھی فروخت کے لئے آئی ہیں۔ پاتنجل یوگ بھاشی پنڈت سود دت ۱ ثابت ہندی۔ سورگ میں سبجکٹ کمیٹی ہندی ۲۔ آریہ مت ۱ دستہ ناٹک ہندی ۵۔ کی کہی چوبری بڑی کی ہے ۱۲ بھجن امرت سروعہ ہندی ۲ سدھ ہو پران تحقیق ہندی ۔ آریہ دھرم کا ہندی سہاگی۔ ویدک الہام ہندی ۳ پائی۔ پوران اوتپتی ہندی

لیکھ دیپکا ہندی ۲۔ برہمن سا گری ونیر جو بہت عمدہ خوشبودار۔ بھترہ تک کلاں فن تاش یعنی ناٹک ہندی ۱۔ ست درپن ۲۔ پاک رتنا کر ہندی ۲۔ مورتی کھنڈن ہندی ۲۔

المشتہر منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر

استری سکھشا

۳۲ — ۳۲

کی ہندی بھاشہ میں لالہ دیوراج منیجر کنیا مہاودیالہ رچیت پستکیں

شالا کی کنیا

یہ ۲۰ صفحہ کی اتنا سے چھپی ہوئی کتاب ہے۔ اسکی قیمت صرف ۱ مع محصول ہے

اسمیں سرل بھاشہ میں کنیاؤں کو منوہر اپدیش دیتے ہوئے ہیں۔

اخباروں کا ریویو

ہار منیجر (تی اتم پستک ہے۔ استریوں کے لئے نہایت مفید ہے۔

پنجاب ہیرلڈ۔ اس پستک میں لالہ دیوراج نے صاف اور سرل بھاشہ میں کنیاؤں کو اتم بہن اور اتم بھاریا اور اتم ماتا بننے کے لئے سکھشا دی ہے اس پستک میں کوئی ایسی بات نہیں جس پر کسی مذہب کا آدمی اعتراض کر سکتا ہو۔

دھرم سکھشک کنیاؤں کے لئے یہ پستک ایک شکشک کا کام دیگی کنیاؤں کو ضروری اپدیش اس طرز سے دیئے گئے ہیں۔ کہ کنیائیں لکھنا پڑھنا بھی سیکھ جائیں اور ساتھ ہی اپنے آچار بچار بھی شدھ ہو جائیں۔

ہر بیون - ہم زور شور سے اس پستک کی ان صاحبان کے پاس سفارش کرتے ہیں جو اپنی کنیاؤں کو مفید دلچسپ اور بخشا والا ایک پستک دینا چاہتے ہیں۔

بھارت بھگنی اسمیں بڑے اتم اپدیش دیے گئے ہیں۔ پتر یک کنیا پاٹشالا کے لیے یہ پستک بڑی اتم ہے۔

سول ملٹری گزٹ لاہور - ہر ایک بھارت ونشی کنیا کو یہ پستک پڑھنی چاہیے۔

ست دھرم پرچارک جالندھر - اس اپورب گرنتھ کی بھاشا منوہر اور سرل النکاروں سے بھوشت ہے۔ یہ پستک استری شکشا کے گرنتھوں میں اتم ادھیکار رکھتی ہے۔ ہم اس کتاب کو بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے دیش کی کنیا پاٹشالاؤں کے سلسلہ تعلیم میں داخل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

بھارت سیوک کنیاؤں کو انکے تمام فرائض کے متعلق بڑی قیمتی ہدایتیں منوہر شبدوں میں لکھی گئی ہیں۔

بھارت سدھارک - یہ کتاب چھوٹی چھوٹی ہماعتوں میں تعلیم کی خاطر بنائی گئی ہے۔ اور اس مطلب کے لیے مصنف کے ارادے کو پورا کریگی۔

انیس ہند - اس کتاب میں صبح سے لیکر رات تک جو کچھ ہماری کنیاؤں کو کرنا چاہیے۔ انکے بارہ میں نہایت خوبی سے اپدیش دیے گئے ہیں۔ عبارت نہایت سلیس بامحاورہ اور موثر ہے۔

قیصری جالندھر - کتاب نہایت عمدہ ہے۔

پیوپلز سرونٹ - ہم اس کتاب کی تمام ہندو والدین کے لیے سفارش کرتے ہیں۔

سو بودھ کنیا

۱۴۴ صفحہ کی یہ کتاب کنیا و استریوں کے پڑھنے لائق ہے۔ اسمیں بہت چھپن اور نہایت منوہر کہانیاں ہیں۔ جنکے پڑھنے سے استریوں میں دھرم بھاؤ شوہر سیوا اور فرض پورا کرنیکی رچی بڑھتی ہے۔ قیمت ۸ بلا محصول۔

اخباروں کے ریویو

ہار بنجر - اسمیں دلچسپ کہانیاں ہیں جنسے استریاں بڑی پرسن ہونگی۔

پیوپلز سرونٹ - کہانیاں منوہر ہیں اور انکا پاٹھ کنیاؤں کو لابھ دایک ہوگا۔

ہر بیون - کہانیاں عمدہ ہیں۔ بیان کیگئی ہیں عبارت منوہر ہے۔ چھپوائی عمدہ ہے۔

بھارت بھگنی - بڑی اپکارک پستک ہے۔ اسکا پرچار سب پاٹشالاؤں میں ہونا چاہیے۔

دھرم رتناولی

اسمیں سرل بھاشا میں النکاروں کے ساتھ پانچ دھرموں پر اپدیش دیا گیا ہے۔ قیمت ۶ پائی۔ ایکے سوائے ان ٹیرہ استری اپیوگی پاتر اور چترشالا پید دو گرنتھ اردو حروف میں۔ قیمت ۳ پائی۔

المشتہر

منیجر کوٹ کشن چند جالندھر شہر

مجرب المجرب!!!

روغن دافع لو، سیر خونی و بادی

تعریف فضول ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ اگر چار یا پانچ تین روز میں ورنہ ایک ہفتہ میں بالکل جاتی رہیگی قیمت فی شیشی جو کہ ایک مریض کے لیے کافی ہے۔ صرف ایک روپیہ چار آنے۔ امراض کے لیے دو روپیہ۔ اگر فائدہ نہ ہو قیمت واپس دونگا۔ خریدار اپنا پتہ صاف طور سے لکھیں اور قریب کے سٹیشن بھی اطلاع کریں۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل۔ طریق استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہوگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آویں۔

المشتہر ودّنی چند متصل بوجن شالا چوڑا بازار لودھیانہ پنجاب

آریہ سماجک ٹریکٹ

مورتی پرکاش ۳ پائی - ایشر کی ہستی ۳ پائی - ایشور کے ساکار نراکار ۳ پائی - کرم پھوگا ۳ پائی - ورن بیوستھا ۳ پائی - رگوید کے پہلے منتر کی ویاکھیا ۳ پائی - الہام کی ضرورت ۳ پائی - عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی - دیدک نرنل ۳ پائی - جگناتھ لیلا ۳ پائی - نوجوانوں کو اپدیش ۳ پائی - نسخہ نیتا وندی ہند ۳ پائی - شیر کا مباحثہ ۳ پائی - گنگا اشنان ۳ پائی - مادہ کی قدامت ۳ پائی۔

ہندی ٹریکٹ - شرادھ بیوستھا ۶ پائی - ایشر وچار ۶ پائی - ... دھرم پرچار ۶ پائی - لنگے ۶ پائی - عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی - ... ۳ پائی - عیسائی مت لیلا ۳ پائی - مورتی تت نردین ۳ - ویشیا ناٹک ہندی کی پہلی پستک ۶ پائی - شری رام کی کتھا ۳ پائی - سبھا میں بھجن لوالا

بھاشا ٹیکا پستکیں یجروید کی بھاشا ٹیکا سہت جسکو بنا گورو پڑھ سکتے ہیں سانکھیہ مت کومدی بھاشا ٹیکا ۸ - بھرتری ہری نیتی شتک سنسکرت ٹیکا بھاشا ٹیکا ۔ بھرتری ہری شرنگار شتک بھاشا ٹیکا ۶ - لوگ درشن بھاشا ٹیکا ۔ چانکیہ نیتی ٹیکا باندھے راجا رام ۹ - چانکیہ نیتی بھاشا ٹیکا ۔ نیائے درشن بھاشا ٹیکا ویشیشک درشن بھاشا ٹیکا ۔ سانکھیہ درشن بھاشا ٹیکا ویدانت درشن ٹیکا ۔ ویدیہی بھاشا ٹیکا

انکے علاوہ آریہ سماج اور سنسکرت شاستر و ہندی کی کل پستکیں ملتی ہیں۔ روپیہ کے خریدار کو سوائے بمبئی کی پستکوں کے ۔ روپیہ فیصدی کمیشن اور ٹریکٹوں پر ۔ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔

مصنفہ پنڈت لیکھرام کی کتابیں نسخہ خبط احمدیہ ... رسالہ جہاد ... راہ نجات ۱

پستک ملنے کا پتہ

پنڈت ہیرا لال منیجر آریہ پستکالے دریبہ کلاں دہلی

نمبر ۴۹ | مطبوعہ یکم چیت سمت ۱۹۸۳ بکرمی مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۲۷ء بروز جالندھر | جلد ۸

ست دھرم پرچارک

उत्तिष्ठत जाग्रत प्राप्य वरान्निबोधत। क्षुरस्य धारा निशिता दुरत्यया दुर्गं पथस्तत्कवयो वदन्ति॥

ویدک دھرم کو ایک اور سخت دھکا لگا

یوں تو سرشٹی کے آرنبھ سے ہی جبکہ ویدوں کی گمبھیر گونج ہمارے رشیوں کے ایک ایک چپہ کو زندہ کر رہی تھی - ویدک دھرم کے راستے میں رکاوٹیں حائل ہوتی رہی ہیں لیکن مہابھارت کے یدھ کے بعد اس دھرم پر سلسلہ وار اسقدر وار ہوئے کہ انکا کیفیت شمار ہی اسوقت کی نربل بھارت سنتان کو حیرت میں ڈال دیتا ہے - اس یدھ میں پرسپر کے درودھ کے باعث آریہ ورت کا علم و فضل دانائی اور حکمت ودیا وربل ایک ہی زبردست نفاق روپی کشش کے بھینٹ ہو گئے - ریاضت اور عبادت کا سایہ دور ہوتے ہی وام مارگ نے اپنا ڈیرا جمایا - اودیا کا رتھ پھیل گیا - دیالو دیوتوں کے دیو مہادیو کے نام پر بیکس جانوروں کی گردنیں کٹنے لگیں خونخواری اور جانداروں آزادی کی عادت اس درجہ تک پہونچگئی کہ انسان انسانوں کو بیرحمی سے مارنا کچھ بات نہیں سمجھتے تھے - بلکہ اپنی اس حرکت کو زبیدہ کے پوتر نام سے نامزد کرنے لگے تھے - اس گھوردشا میں بدھ دیو نے طرح طرح کی سختیوں اور آفتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے پریم اور پوترتا کا پرچار کیا - آپکے بعد اور ہانکار کے دوسرے پیچ ... اپنے ہاتھوں اور پالن کرتا کو بھولکر ناستک پن کی گہری غار میں گرنے لگے لیکن اس اندھیرے پردے کو کاٹنے کے لیئے شنکر سوامی اودت ہوئے - شنکر سوامی کے بعد ویدک دھرم پر مختلف طور کے حملے ہوتے رہے جنکی روک تھام کے لیئے ہر ایک زمانے میں حسب ضرورت چھوٹی بڑی طاقتیں کام کرتی رہیں - لیکن ایک زمانہ آیا کہ یہ سب روکنے والی شکتیاں شکست ہو کر صرف بیٹھ ہی نہیں گئیں بلکہ بالکل بیخبر ہو گئیں - اسلام نے اپنا جھنڈا گاڑ دیا - چاروں طرف جہاد کا نعرہ بلند ہوا - دیکھتے دیکھتے ہی دنوں میں تین تین چار چار سو مورتیوں کو توڑ کر اسلام کے داعیوں نے اپنی پرتگیا کے مطابق بڑے بڑے عالیشان مندروں کو مسجدیں بنایا اور مذہبی جوش قائم رکھنے کے لیئے ڈھائی گھر کا جھونپڑا وغیرہ ناموں سے ایسے مقاموں کو فخر سمجھا - اس خطرناک زمانہ میں رشیوں کی سنتان جسکا جو زندہ عالم میں ہو گئی تھیں چاروں طرف ناامیدی ہی ناامیدی دکھائی دینے لگی - اس میں شبہ نہیں کہ انسان کمزور انسان - بالکل ہمت ہار بیٹھے - آنکھیں بند کر دم بخود ہو گئے - انکی حالت اس بکیس بکرے کی سی ہو گئی - جو کہ ہر وقت قصاب کے چھرے کی انتظار میں آنکھیں بند کر بیحس و حرکت ہو جاتا ہے - لیکن کچھ زمانہ اسی انتظار میں گزرنے کے باوجود جبکہ گرتی ہوئی رشی سنتان نے چھرے کے وار کو اپنی گردن کو محسوس نہ کیا تو آنکھیں آہستہ آہستہ کھولیں - حیرت سے کیا دیکھتے ہیں کہ

وہ دین حجازی کا بیباک بیڑا
نشاں جسکا اقصائے عالم میں پہنچا
نہ جیحوں میں اسکا نہ قلزم میں جھجکا
مقابل ہوا کوئی خطرہ نہ جسکا
کیئے پے سپر جسنے ساتوں سمندر
وہ ڈوبا دہانے میں گنگا کے آکر

اسلام جو کہ ویدک دھرم کو نگل جانے کے لیئے اژدھا وار منہ پھیلائے چلا آتا تھا - ویدک دھرم کی گری ہوئی حالت کا بھی مقابلہ نہ کر سکا - جہاد کو آخر کار خیرباد کہنا پڑا ہندو رسم و رواج نے اسلام کو بھی اپنا غلام بنا لیا - یہیں تک نہیں بلکہ اسلام کے بعض بعض چمکتے ستارے اپنشدوں کے سورج کی کرنوں کے نظارے میں محو ہو کر انسان پرستی کی خندق سے نکلنے لگے - جہاں اکبر نے مولویان اسلام کا ہندو دارشنک (فلسفہ دان) پنڈتوں سے مقابلہ کرایا - وہاں دارا شکوہ نے برہم ودیا کے سمندر میں غوطہ لگا کر آتمک (روحانی) رتنوں کا پتہ لگایا اسکے بعد گرو نانک دیو نے پرماتم شکتی کو اپنے اندر جذب کر کے محمدی تلوار کے مقابلے

میں ننانی ہی کا پرچار شروع کیا۔ تلوار پانی کا مقابلہ کب کر سکتی ہے۔ بجائے اس کے کہ پانی کو کاٹتی تلوار کو زنگ کا شکار ہونا پڑا۔ لیکن دوسری طرف محمدی تلوار کے محافظ بھی موجود تھے ادھر زنگ لگتا اور ادھر صیقل کا کام جاری تھا۔ اس کے بعد ڈیڑھ صدی تک برابر زنگ اور صیقل کی جدوجہد جاری رہی۔ جن خون کی ندیوں میں سے گزر کر گورو نانک دیو کے بعد سکھوں کی نو بادشاہیوں نے کام کیا۔ اُنکی تاریخ شاہد ہے۔ حقیقت رائے سے بیکس بچے کے کیول وشواس کے سہارے دھرم پر بلی دان ہونیکی کہانی ایک دو جگہ نہیں بلکہ سینکڑوں جگہوں میں دوہرائی گئی۔ لیکن اب تک محمدی تلوار روپی چنڈکا کی ترپتی نہ ہوئی۔ لہو کی پیاس اسوقت تک نہ بجھی۔ جبتک کہ سکھوں کے سردار گورو گوبند سنگھ کے معصوم بچے اس لوہے کی جیہا کے بھینٹ نہ ہو گئے۔

لیکن تلوار کا رجیہ آخر کب تک چلتا تھا خون کی گرمی سے دیا کل ہلاتی ہوئی بھارت ماتا کی دردناک پکار سنے پر ماتما کے اوشیہ وہ اپنے تخت کو ہلا دیا۔ صدیوں کی گرمی کے بعد شانتی کی برشا کا پھر زمانہ آیا۔ اور دیا ندی کو کاٹنے کے لئے بدھی اور ودیا کا سوریہ ادے ہوا۔ لوٹ کھسوٹ کی جگہ قاعدے اور قانون نے لی۔ روزانہ جنگ و جدل امن سے تبدیل ہو گیا۔ آزاد قوموں کی ملکہ کی دوہائی بھارت ورش میں پھر گئی۔ علم اور عقل کا راجیہ تو شروع ہوا۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ عیسائی مردم پرستی کا جھنڈا بھی ہمقدم تھا۔ ویدک دھرم کی کشتی پھر بھنور میں پڑ گئی۔ ننانیہ ماتر کے بھراتی بھاو کے سلسلہ کی اوٹ

میں عیسائی پادریوں نے مردم پرستی کا سبق پڑھانا شروع کیا۔ مقابلے کی تاب نہ لاتے ہوئے شاستروں سے بیخبر بھارت نشان نے سر تسلیم خم کر دیا۔ قریب تھا کہ پتنجلی اور ویاس کی نشان ادم آکشر اور اس سے نکلی ہوئی ویدودیا کو بھولکر رشیوں کا نام ہی صفحہ ہستی سے مٹا دیوے کہ

انیسویں صدی میں رشی جیون

کا ظہور ہوا۔ ویدک دھرم کی گم گشتہ کشتی کو ایک زبردست بادبان آگیا۔ گمراہ بھارت نشان کو اسنے بتلایا کہ انسانی ہمدردی کا سبق تو مہابھارت سے اتہاسوں تک میں مل سکتا ہے لیکن ویدک دھرم کا آدرش اس سے بھی بڑھکر ہے۔ اُس نے اپنی گمبھیر گونجدار آواز سے منادی کرنی شروع کردی کہ "پرانی ماتر کو مِتر کی نگاہ سے دیکھنا انسانی زندگی کا اعلیٰ معراج ہے"

مہرشی دیانند سرسوتی

نے اپنی دُوت روپی بانی سے ویدک ستیہ کا پرچار کرنا شروع کیا۔ آریہ ارتھات سریشٹھ پرشوں کے سماج کی بنیاد ڈالکر اُس تپودھن رشی نے ایک مہان یگیہ رچ دیا۔ لیکن واقعات نے بتلایا کہ نیو آدمی کے بل ان سے سرتاسر بھارت بھومی کی عفونت کو دور کرنے کیلئے معمولی اگنی اور معمولی چرو سے کام نہیں چلتا۔ اسی لئے معمولی گرہستوں سے کیا مطلب کیول وِدوان شاستریوں سے بھی کام چلتا نہ دیکھ کر اُس سترودرشٹا نے ویدک اگنی کا پرتشٹھت اپنے رچے ہوئے یگیہ کنڈ میں کرا دیا۔ اگنی پرچنڈ ہوئی۔ عفونت کو زبانیں لگیں۔ اور ویدک منتروں کی پہلائی ہوئی اور پاکیزہ بھن بھرنے لگی۔ لیکن سگندھی قدرتی غذا انسان کی ہے۔ کیول درگندھی کا ابھاو کرکے گرہستہ شریر کو پشٹ کرکے آنند نہیں کر سکتا۔ اسی طرح پر کیول آتمک درگندھی کا ابھاو پھیلاتی ہوئی روحوں کی شانتی نہ دے سکتا تھا۔ رشی نے دیکھا کہ معمولی چرو کے ڈالنے سے ایسی سگندھی پیدا نہیں ہو سکتی جو کہ ساری دنیا تو درکنار سارے بھارت ورش دیش ماتر کو ہی سگندھت کرکے کلیش اور اوشواس کا راجیہ دور کر سکے۔ اُسنے معلوم کر لیا کہ یگیہ بیدی پر یگیوں کی درگندھی کیول نر میدھ سے ہی دور ہو سکتی ہے اور نر میدھ بھی وہ کہ جسکا جواب دنیا میں نہ ہو۔ اپنا تن من اور دھن تو ارپن کر ہی چکے تھے۔ اس یگیہ کنڈ میں پہلی آہوتی کی جگہ آپ کود پڑے۔ اور یہ آریہ سماج کی ویدی پر

پہلا بلیدان

تھا۔ مہرشی دیانند کے شریر کا زہر کے اثر سے کا سما جانا جس سے بھارت ورش میں پھیل گیا۔ زندہ نشان پھر گھبرا گئی۔ اطمینان سے بیٹھا ہی تھا کہ پھر سخت آفت نازل ہو گئی۔ امید کے پل بندھے بندھے بھارت نشان نے چکنا چور ہوتے دیکھے۔ لیکن نتیجہ کیا ہوا۔ الپ بدھی منشیوں نے سمجھا اور ہوا بھی کہ اسوقت اودک مت ویدک سماج کے دونوں کی انتظار میں لگ رہی تھی۔ لیکن تعجب ہے کیا دیکھتے ہیں کہ اس سماج کا ایک ایک سبھاسد یاجنک کے یگیہ کنڈ میں کود پڑنے پر خود بخود کشتی چلانے کا فن سیکھنے میں معروف ہو گیا

ایک کے کام کو انیک نے بانٹ لینا اپنا فرض
سمجھا - اور آہستہ آہستہ ڈانواں ڈول کشتی کو
بھی کنارے کی طرف لے چلے - ایک طرف
اُنھی کے دیالوگ نے زبردست حرکت دیدی -
دوسری طرف رشی کے بلی دان کی سُگندھی نے
دماغ مضبوط کر دیئے - پھر کیا تھا - ویدک دھرم
کی اُنتی دن دونی رات چوگنی ہونے لگی -
لیکن ایک آہوتی خواہ وہ کیسی ہی زبردست
اور کتنی ہی سُگندھی پھیلانیوالی کیوں نہ ہو
کب تک دُرگندھی کو دبا سکتی تھی - ویدک اگنی
آہوتی کے ابھاؤ سے ظاہرا پھر مند ہونے
لگی - دُرگندھی کو دور کرنے کے اور طرحوں کے
ہزاروں اُپاد عملمیں آنے لگے - اویدک متوں
کے حملوں کے جواب تحریراً و تقریراً دیئے
دیئے جاتے رہے - ایک کی جگہہ انیک
پرچارک کام کرنے لگے - نتیجہ اُشتہ رشیوں کو
آریہ سماج کی اُنتی پر ابھمان ہونے لگا - ایک
یگیہ کی مہماں کو سب نے بھلا دیا - سانسارک
مذہبی اور سانسارک بل پر بھروسہ کر لیا -
پنڈت گورودت کی پوتر آواز نے بارہا ہمیں
راہ راست سے گمراہ ہونے پر خبردار کرنا چاہا
کچھ عرصہ تک اپنے آتمک بل سے اُسنے ہمیں
گرتے گرتے زبردستی بچایا - ایک ہی آہوتی
پر گھمنڈ ڈالتے ڈالتے آخر کار وہ اہوتا
بھی ہم سے بچھڑ کر چل دیا - نتیجہ جو کچھ ہوا وہ
گزشتہ چار سالوں سے زیادہ کا نظارہ دکھلا
رہا ہے - اوشواس کا راج پھیل گیا - پریم کی
جگہہ دویش نے چھین لی - اویدک دُرگندھیاں
نے پورے سے پوتر ہردیوں کو مند کر دیا - یہہ موقعہ
اویدک متوں کے لیئے غنیمت تھا - محمدی تیغ
صدیوں سے سوئی ہوئی پھر دوبارہ جاگ گئی

کے ارادے کرنے لگی - اُسکے محافظوں نے
خفیہ طور پر زنگ اتارنا شروع کیا تہذیب
اور علم کی بادشاہت میں بھی ایک مرتبہ
پورانے تعصب اور پرانی خونخوار سپرٹ نے
پھر سر اوٹھانیکی خفیہ طور پر ٹھانی - انکیں
اور یہہ تیاریاں عین ضرورت کے وقت
پر ہوئیں - آریہ سماج روپی ہون کنڈ کی
اگنی مند ہوتے ہوتے بے معلوم سی رہگئی
ویدک اگنی میں جہاں ایم اندرونی شکتی
موجود ہے - وہاں اسکا پرکاش بیرونی اظہار
اُن آہوتیوں پر منحصر ہے جوکہ وقتاً فوقتاً اسمیں
ڈالی جاویں - قریب تھا کہ اس اگنی کی رہی
سہی چمک بھی آنکھوں سے اوجھل ہو جاوے
کہ دوسری آہوتی تیار ہو گئی - اور ۶ مارچ
۹۷ء کے سوا چھہ بجے شام کو مہرشی دیانند
کے سچے شش - اور ویدک دھرم کے سچے
پیرو **پنڈت لیکھرام** آریہ مسافر
نے اپنے شریر کو اس یگیہ کنڈ کی بھینٹ
کر دیا - اور یہہ آریہ سماج کی ویدی پر

دوسرا بلی دان

ہے - پیارے ناظرین ! آپ اس جگر خراش
خبر کو عرصہ ہوا سن چکے ہونگے - آریہ اور ہندو
سکھہ اور جینی - براہمو اور دیو سماجی سب
بھائی ماتمی جلسے کر چکے ہونگے - آریہ
مسافر کے سنگھناد کو یاد کر کرکے خون کے
آنسو بہا چکے ہونگے - لیکن مجھے بھی اپنا
فرض ادا کرنا ہے - چھاتی پر پتھر رکھہ کر
اصلی واقعات آپکے روبرو پیش کرنیکی ضرورت
ہے - تاکہ جہاں ایک طرف آپ اپنے نقصان
کی وسعت کو سمجھہ سکیں - وہاں دوسری طرف

پرماتما کے مہان نیم جو ستی کہ ہیں اس سمے ہمارے سامنے
ہیں - اُسکے سمجھنے کی کوشش کر سکیں -
آریہ مسافر کس طرح پر ہم سب سے ہمیشہ کے
سفر کے لیئے بچھڑ گئے - وہ ظالم چھری جسنے
کہ انکا کام تمام کیا کون تھا - لاہور میں پہونچی
یہہ سوالات ہیں - جنپر غور کرنا ہر ایک انسان
کا فرض ہے - بلا لحاظ اس کے کہ وہ
آریہ ہوں یا ہندو - سکھہ ہوں یا جینی
براہمو ہوں یا دیو سماجی - قبل اسکے
کہ آریہ مسافر کی قتل کے واقعات آپکے
روبرو پیش کروں - ضروری ہے کہ
پنڈت لیکھرام کے مختصر جیون چرتر
سے آپ آگاہ ہو جاویں - پنڈت لیکھرام
کے والدین ضلع جہلم کے رہنے والے تھے
لیکن بہت عرصے سے کہوٹہ ضلع راولپنڈی
میں جا بسے تھے - اسجگہہ ضرورت نہیں
کہ اُسکے جنم تعلیم کا کچا دے - مختصر یہہ کہ
ضلع پشاور میں پنڈت جی پولیس کے محکمے
میں ملازم ہو گئے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
بچپن سے ہی آریہ مسافر کی طبیعت جہاں
ایک طرف دھرم کی طرف زیادہ رجوع رہتی
تھی - وہاں اُنکا من دور دور کی مسافت
طے کیا کرتا تھا - پہلے کرشن کے بھگت
اور گیتا کے حافظ تھے - لیکن سب سے بڑھکر یہ
وصف اُنمیں ایسا تھا جسکہ اُنہیں موجودہ
زمانے کی آریہ سنتان سے بالکل تمیز کرتا
تھا - وہ تحقیقات کی زوردار سپرٹ تھی
جسکہ باوجود پرچین رشیوں سے ورثہ
میں پائے تھے ہم نے بالکل بھلا چھوڑا ہے
چنانچہ اس سپرٹ نے چھوٹی ہی عمر میں اُنہیں

اسقدر نشو ونما پایا تھا۔ کہ شاید ۲۵ سالوں سے کم عمر میں ہی ضلع پشاور کی تاریخ کے لئے مصالح جمع کرنیکا کام حکام نے اُنکے سپرد کیا تھا۔ پشاور میں پنڈتجی کی اسلام کی تعلیم سے مدبھیڑ ہوئی اور انہوں نے اسکی پڑتال کرتے ہوئے منشی کنہیا لال الکھدھاری اور منشی اندرمن مرادآبادی کی تصانیف بھی پڑھنی شروع کیں۔ الکھدھاری کے رسالے میں انہوں نے مہرشی دیانند کے مشن اور انکے پرچار کے حالات پڑھے۔ صرف حالات پڑھنے پر ہی چنچل من کو شانتی نہیں رجوع ہوتا دیکھ کر انہوں نے مہرشی دیانند کرت گرنتھ منگائے۔ اور پشاور میں آریہ سماج کی بنیاد ڈالی۔ لیکن ایسے محقق کی تسلی صرف کتابوں سے کیونکر ہو سکتی تھی۔ مہرشی دیانند کی مقناطیسی طاقت سے پریرے جاکر پنڈت جی سیدھے انکے پاس اجمیر پہونچے اور اُن سے مکمل پوری شانتی حاصل کی۔ وہاں سے واپس ہوکر پولیس کی ملازمت سے دل بالکل متنفر ہوگیا۔ معاش کا فکر ایشور پر چھوڑ کر لاہور میں آگئے۔ اور سنسکرت کا ادہین کچھ عرصہ تک کیا۔ فارسی زبان کے پہلے سے ہی فاضل تھے اور عربی زبان میں بہت اچھا دسترس تھا۔ ہر طرح سے تیار ہوکر ویدک دھرم کی سیوا میں لگ گئے اور آریہ گزٹ فیروزپور کی ایڈیٹری کے ذریعہ سے ویدک دھرم کی اشاعت میں مصروف ہوئے گو پنڈت لیکھرام جی نے ویدک دھرم کی گرہن کرتے ہی ہر ایک اویدک مت کا کھنڈن نخوف ہوکر کرنا شروع کر دیا تھا۔ تاہم محمدی اسلام کے ساتھ انہیں خاص طور کا تعلق ہو گیا اور یہہ واقعہ ہمیں جتلاتا ہے۔ کہ ویدک اگنی میں آہوتی ہوکر مرنے کی تیاریاں ایشور کے انتظام کے مطابق اُسیوقت سے ہو رہی تھیں اسی عرصہ میں کچھ برسوں سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی الہام کا دعویٰ کرکے مسیح معہود کی پدوی لینے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے تھے اتفاقاً ہوشیارپور میں آپکی بات چیت لالہ مرلیدھر جی ہمارے بزرگ آریہ بھائی کیساتھ ہوئی۔ مرزا صاحب نے اس مباحثہ کا ناجائز فائدہ اُٹھاکر لالہ مرلیدھر جی کی تقریروں کا بطور خود خلاصہ دیتے ہوئے اپنی تقریروں کو بہت بڑھا کر ایک کتاب موسوم سرمہ چشم آریہ لکھماری۔ یہہ کتاب پنڈت لیکھرام جی کی نظروں سے بھی گذری۔ انہوں نے اظہار حق کی نیت سے اسکے جواب میں **نسخہ خبط احمدیہ** لکھ کر ویدک دھرم کی بزرگی کو ظاہر کیا۔ اس سے پہلے مرزا صاحب **براہین احمدیہ** لکھ چکے تھے جسکے جواب میں پنڈت جی نے **تکذیب براہین احمدیہ** طیار کرکے طالبان حق کے آگے پیش کی تھی ان دونوں کتابوں کا شایع ہونا ہی تھا کہ اہل محمدی اسلام کی طرف سے پنڈت جی پر تحریری حملوں کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ اکثر محمدی بھائی مباحثے کے لئے روبرو آتے اور اپنے اس حوصلے کا خمیازہ اُٹھاتے رہے ۱۸۹۵ء میں جب مہرشی دیانند کا جیون چرتر یعنی آریہ سماج میں برہم لیلی ان کا اتہاس طیار کرانے کا خیال آریہ سماجوں میں پیدا ہوا تو سوائے پنڈت لیکھرام کے اور کوئی بھی اُس کام کے لئے مناسب نہ خیال کیا گیا۔ اسوقت سے ہی پنڈت جی پورے آریہ مسافر بنگئے۔ کوئی نہ بھارت ورش کا نہ ہوگا جہاں کہ اپنے پیچھے گرو کے جیون برتانت کی تفتیش میں پنڈت جی نہ گئے ہوں۔ انکے اس کھوج کی جیون کا حال کسی اور موقعہ کے لئے چھوڑ کر مجھے صرف اتنا بتلانا کافی ہے۔ کہ قریباً دو برسوں سے پنڈت جی کل مصالحہ جیون چرتر کا جمع کرکے ویدک دھرم کا پرچار کرتے ہوئے ساتھ ساتھ جیون چرتر کو ترتیب دینے میں لگے ہوئے تھے۔ لیکن اتھی ہی اسکے تحریر کا کام انہوں نے برابر جاری رکھا یعنی ویدک دھرم کے مخالف حملوں کا جواب برابر دیتے رہے۔ پرچار کے کام میں بھی انکا روزمرہ محمدی واعظوں اور مناظروں سے ہوتا رہا۔ اکثر موقعوں پر مجھے ان مقابلوں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ کیونکہ تین برسات میں قریباً ہر ایک جگہ انکے ساتھ پرچار کرتا رہا ہوں۔ میں نے ایسے جلسوں میں بے تعصب علماء اسلام کی زبانی سنا کہ انہوں نے اپنے عمروں میں اس قسم کے مناظرے کی قابلیت کسی میں نہیں دیکھی۔ ابھی کل کا ذکر ہے کہ گوجرانوالہ آریہ سماج کے جلسے پر ۱۸ جنوری کو ایک ہزار سے زیادہ کے مجمع میں ایک محمدی نوجوان سے انہوں نے بات چیت کی۔ کچھ مولوی میرے پاس بیٹھے تھے۔ جب پنڈت جی بولتے بے اختیار مولوی صاحبان کہہ اٹھتے۔ یہہ بچہ (مراد محمدی نوجوان سے) شیر ببر کے پنجے میں پھنس گیا ہے۔" آخرکار محمدی نوجوان نے اپنی زبان سے اپنی غلطی تسلیم کی اور بیٹھ گیا۔ پنڈت لیکھرام جی کی سارا کیرکٹر چند ایک الفاظ میں بیان کرنا ہو تو اتنا کہنا کافی ہے کہ اعلیٰ درجے کا ایشور اور اسکے گیان وید پر وشواس رکھتے ہوئے وہ بے خوف ستیہ دھرم کی منادی کرنیوالے تھے:۔ باقی آیندہ

برہمچریہ

کی ودہی اور سوامی دیانند کی رائے

پچھلی اشاعت میں ہمنے اسبات کو ثابت کر کے مدنظر رکھا ہے کہ برہمچریہ کی بنیاد دیریہ رکشا کرنا ہے۔ جیساکہ جو زر گر اپنا پیشہ چھوڑ کر کسان کا کام کرتا ہے۔ اسکو زرگر کبھی نہیں کہینگے۔ ایسا ہی جو طالب علم کہ اپنی طالبعلمی کے زمانہ میں برہمچریہ کا پالن (یعنی طالبعلمی کے اصولوں پر نہیں چلتا) نہیں کرتا اسکو طالب علم کا خطاب دینا ہی انوچت ہے۔ دیریہ رکشا کی ضرورت پر آئندہ پرچے میں بحث ہوگی۔ یہاں اب سلسلہ وار برہمچریہ کی ودہی پر بحث کیجاویگی۔ چنانچہ ایران دیش کے فلاسفروں کی یہہ رائے تھی کہ لڑکے کو سات برس کی عمر میں جبکہ اسکی نسیں رگیں اور پٹھے مضبوط ہو جاویں تدریس کے لیئے داخل کریں۔ یونان دیش کے فیلسوف سقراط اور افلاطون بھی قریب قریب اسی رائے پر متفق تھے۔ انہوں نے بجائے سات برس کے آٹھ برس کی عمر سے تعلیمی سلسلہ کا اجرا جائز تصور کیا تھا۔ زمانہ حال میں کیمبرج یونیورسٹی اور انگلینڈ کے مہا ودیالاؤں میں اس سے قدرے فرق ہے۔ یعنی وہاں پہلے گھر سے تعلیم شروع ہوتی ہے۔ پہلے بچہ ماتا سے بطور کسم کنڈر گارٹن کے تعلیم پاتا رہتا ہے جو کہ بچہ پر چنداں بوجھ نہیں معلوم ہوتا اور جبکہ چھ یا سات سال کا ہو جاتا ہے۔ تو سکول میں داخل کیا جاتا ہے۔ اور جس عمر تک چاہے تعلیم پاتا رہتا ہے۔ جرمنی میں بطور قانون کے حکماً ہر ایک ماں باپ کو اپنا لڑکا سکول میں بھیجنا پڑتا ہے۔ اور سولہ برس کی عمر تک اسکو تعلیم دینا لازمی ہے۔ انگلینڈ میں اپنے باپ کے مرجانے پر چھوٹے بھائی بڑے بھائی سے قانوناً ۱۶ برس کی عمر تک تعلیم پانے کے لیئے خرچ لے سکتے ہیں۔ زمانہ حال کے مہرشی و فلاسفر و فاضل اجل ڈاکٹر سوامی دیانند جی اپنی مصنفہ ستیارتھ پرکاش میں یوں فرماتے ہیں۔

"اس لیئے آٹھ برس کے ہوں تو لڑکوں کو لڑکوں کے مدرسہ میں اور لڑکیوں کو لڑکیوں کی پاٹھ شالا میں بھیجدیویں۔ جو اُستاد کہ شدہ آچرن اور پورن ودوان ہوں۔ انہی کے پاس ودیا پڑھانے کے لیئے بھیجیں" پاٹھشالا اکانت میں ہونا چاہیئے۔ جبتک وے برہمچاری وا برہمچارنی رہیں تب تک استری یا پرش کا درشن۔ تعلق تنہائی میں کسی دوسری استری کے پاس نشست تکلم۔ باہم کھیلنا وشے کا دھیان اور باہم مجامعت وغیرہ خیالات سے اجتناب کریں۔ استادوں کو مناسب ہے کہ اپنے بدیارتھیوں کو ایسا بنادیں کہ جس سے اتم ودیا۔ تواضع۔ حلیم طبع اور روح کو مقوی کرنیکا مادہ اور خیال انمیں ارتقا پذیر ہو۔ پاٹھشالا شہر یا قصبہ سے چار کوس کے فاصلہ پر ہونی چاہیئے۔ ہر ایک ودیارتھی امیر و غریب۔ راجا کے بیٹے سے لیکر کنگال کی اولاد تک کو یکساں پوشاک کھان پان اور بستر ملنا چاہیئے تعلیمی زندگی میں طالب علم لوگ والدین سے بالکل نہ مل سکیں۔ اور نہ کسی قسم کی خط و کتابت ایک دوسرے سے کر سکیں۔ تاکہ دنیاوی گورکھہ دہندے اور خرخشوں سے الگ ہوکر ودیا پڑھانیکا فکر رکھیں۔ صبح کی ہواخوری یا شام کی تفریح و گشت کے وقت بھی انکے ساتھ ادھیاپک (امراد سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس سے ہے) کا جانا ضروری ہے تاکہ کسی قسم کی شرارت اور کسالت نہ کریں" مفصلہ بالا تحریر سے صاف ظاہر ہوگا۔ کہ سوامی دیانند کی رائے جو برہمچاری کی تعلیمی ودہی کے متعلق بڑے گی گئی ہے وہ کہانتک مجرب اور برگزیدہ ہے۔ چنانچہ سوامی جی کی یہہ رائے اسبات کا کافی ثبوت دیتی ہے۔ کہ سوامی دیانند باوجودیکہ مغربی طریقہ سے بالکل ناواقف تھا۔ باوجودیکہ مغربی سائینس اور نئی روشنی سے اسکو مس نہیں تھا لیکن موجودہ زمانہ کی مغربی ایجاد شدہ طریقہ تعلیم سے افضل احسن اور اکمل ہے۔ چنانچہ مغربی تعلیم کا رائج طریقہ طلبا کی اخلاقی زندگی کا نیتیا ناش کر رہا ہے۔ بیچارے طلبا زمانہ حال کے جبکہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیئے بوٹ ٹھکانا۔ کوٹ پتلون کسجانا۔ عینک چڑھانا اور گھڑی لگانا اپنی تعلیم کا فخر سمجھتے ہیں۔ اسکے مقابلہ میں برہمچریہ کے ودیارتھیوں کا چنداں انسان ایک سوتی یگیوپویت گلے میں ڈالنا کافی سمجھا جاتا تھا۔ جہاں زمانہ حال کے ودیارتھی کا گذارہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیئے یعنی ایف اے سے ایم اے تک حاصل کرنے کے لیئے فی ماہ ۲۵ روپیہ سے لیکر ۷۰ روپیہ ماہوار تک (ادنیٰ اور معقول حالت میں) ہوتا ہے سو ہزار شوقین طالب علم تو بی اے اور ایم اے

کی طالبعلمی کے زمانہ میں للعہ ۵ ماہوار تک خرچ کرتے ہیں گزارہ ہو رہا ہے۔ باقی آئندہ۔

راقم
جمنا داس

جلسہ ماتمی شری مان پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر اور نیز بغرض قایم یادگار

نقل رزولیوشن بابت ۲۱ مورخہ ۸ مارچ ۱۸۹۷ء بحاضری ۲۵۰ ہندو و آریہ صاحبان بمقام کرنال

اول ماسٹر آتما رام جی نے کھڑے ہوکر ایک پرجوش اور دھرم پر بلی دان ہونیوالا لکچر دیا اور فرمایا کہ اگرچہ ہر ایک زمانہ میں سینکڑوں دھرم کی بلیدان ہوئے۔ اور انہوں نے ہنستے ہنستے جان دی۔ نہ تو وہ قتل کے خوف سے ڈرے۔ نہ زہر کے پینے سے۔ اور نہ پھانسی دینے سے لیکن اس زمانہ میں ۱۴ سال کے اندر جن پاک روحوں نے دھرم کی خاطر اپنا بلی دان کیا۔ انہیں سے اول مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج تھے۔ دوم پنڈت گورودت جی ودیارتھی ایم اے۔ سوم پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر۔ انکے بعد شری سوامی جی اور پنڈت گورودت جی کے کرتویہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر نے جسقدر کام ویدک دھرم کی حفاظت کے لیئے اپنی ۳۵ سالہ عمر میں کیا وہ آریہ ورت کے ہندو ماتر سے پوشیدہ نہیں ہے۔ وہ ایک ایسا شوربیر یودھا تھا کہ کبھی ستی سے گریز نہ کرتا تھا۔ اور نہ کسی سے ڈرتا تھا۔ باوجودیکہ اسکو معلوم تھا کہ اہل اسلام انکے سخت دشمن ہیں۔ بعد ازاں نہایت پرجوش اور دردناک الفاظ میں حاضرین جلسہ سے نویدن کیا کہ پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی یادگار قایم کرنا اسوقت آپکا دھرم ہے۔ اور نہایت ضروری ہے کہ جس اپدیش کو وہ مدنظر رکھکر اپنی زندگی میں پرچار کیا کرتے تھے۔ اسکو انکی موت کے بعد بھی بدستور قایم رکھا جاوے۔ پھر لکچر ختم کیا حاضرین جلسہ کے چہرے اسوقت پنڈت لیکھرام جی کے نام کو سنکر نہایت پرغم نظر آتے تھے اور بہت صاحبان روتے تھے۔ اس کے بعد بابو بھیچو رام جی پردھان آریہ سماج کرنال نے حسب ذیل تجاویز پیش کیں جنکی تائید ماسٹر گنیا لال جی نے کرتے ہوئے پنڈت لیکھرام جی کے کرتویہ اور شوربیرتا بڑے پردرد اور پرجوش الفاظ میں ادا فرمائے۔ اور نویدن کیا کہ جو تجاویز پیش کیگئی ہیں۔ وہ نہایت معقول ہیں۔ اور سب صاحبان انکو مدنظر رکھکر حتے المقدور دھرم کی خاطر دان دیویں۔ حاضرین جلسہ نے اتفاق رائے ظاہر کیا اور مبلغ ۱۱۸۰ روپیہ چندہ اسی وقت تحریر ہوا جسمیں سے ۱۱۶ روپیہ نقد وصول ہوا۔ اور ۱۰۲۱ روپیہ بذریعہ اقساط ادا کرنے کا وعدہ ہوا۔ تقریبا کل ممبران سماج ہذا نے اپنی ایک ایک ماہ کی آمدنی دان کی۔

تجاویز

(۱) یہ کہ اس سبھا کی طرف سے پنڈت لیکھرام جی کی بوقت موت پر افسوس ظاہر کیا جاوے اور انکے پس ماندگان یعنی انکی استری اور ماتا کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا جاوے۔

(۲) ایک مستقل فنڈ یادگار پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر باغراض ذیل بہ تعداد مبلغ ۵۰۰۰۰ (پچاس ہزار روپیہ) قایم کیا جاوے۔

(الف) انعام واسطے گرفتاری قاتل ۱۰۰۰

(ب) سرآیہ پیروی مقدمہ و تلاش سازش کنندگان ۱۰۰۰

(ج) ایک فنڈ یعنی لیکھرام جی کی استری اور ماتا کے لیئے بیس روپیہ ماہوار تاحیات گذارہ تجویز کیا جاوے۔ اور انکی وفات کے بعد دیگر آریہ اپدیشکوں کے کٹمب کی سہایتا میں صرف کیا جاوے (سود سے)

(د) لیکھرام مشن کلاس ۱۵۰۰۰

(ہ) تصنیف و اشاعت کتب جنکا نام سلسلہ لیکھرام یعنی Lekh Ram Series ہوگا ۵۰۰۰

(و) تقرری آریہ مسافر اپدیشک (سود سے) ۱۵۰۰۰

(ز) رسالہ آریہ مسافر کا اجرائے ضمیمہ

میزان کل ۵۰۰۰۰

یہ روپیہ ایک علیحدہ بطور شاخ ویدک فنڈ جمع کیا جاوے۔ نیز کمیٹی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں نویدن کیا جاوے کہ وہ ایک مستقل کمیٹی اس روپیہ کے انتظام کے لیئے مقرر کریں اور اسکا نام لیکھرام اپدیشک سبھا رکھا جاوے۔ اور وہ کل آریہ سماجوں کی سیوا میں اپیل اس غرض سے روانہ کرے کہ وہ کم از کم ایک ماہ کی آمدنی بذریعہ اقساط اس فنڈ میں دان کریں۔ اور علاوہ ازیں تمام شردھالو ...

صاحبان سے امداد کی درخواست کریں - اور روپیہ جمع کرنے کے لیئے ایک ڈیپوٹیشن مقرر کریں - اور یہہ بھی تجویز ہوا کہ کرنال کے گرد و نواح سے چندہ جمع کرنے کی غرض سے ایک ڈیپوٹیشن مقرر کیا جاوے - چنانچہ اُسوقت حسب ذیل صاحبان نے اپنی اپنی خدمات اس غرض کے لیئے پیش کیں -

بابو چھجو رام جی پردھان آریہ سماج کرنال - لالہ جگناتھ جی - ماسٹر کنہیا لال جی - لالہ پیارے لال جی ممبران سماج - اور اخیر پر یہہ تجویز ہوا - کہ ایک ایک نقل اس رزولیوشن کی انگریزی اخبارات و اخبار عام میں بذریعہ تار - اور آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی سیوا میں اطلاعاً اور اخبار ستیہ دھرم پرچارک - اخبار آریہ ورت داناپور - آریہ گزٹ لاہور - آریہ بھاسکر آگرہ میں بذریعہ چٹھی بغرض شہرت بھیجی جاوے -

دستخط

گوکل چند سکریٹری سماج کرنال

فلک نے تو اتنا ہنسایا نہ تھا
کہ یوں عوض جسکے رُلانے لگا

اوہو - کلیجہ بانسوں اوچھلتا ہے - دل اُڈا آرہا ہے جگر پھٹ رہا ہے - یہہ خبر وحشت اثر سُنکر کہ پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر ہندو قوم کے سچے رکھشک - اور آریہ سماج کے ہوش شہید ہو گئے - مجھے یقین نہیں آتا کہ ہمارے سچے سہایک پنڈت جی ویدک دھرم کے بلیدان ہو گئے - کیا ہم مجسم ویدک دھرم کے رکن کا چہرہ نہیں دیکھ سکیں گے - کیا ہم ایسے ... دیا کھیانوں سے ہمیشہ کے لیئے محروم رہینگے ہائے ہائے غضب ہائے ہائے ستم پنڈت لیکھرام جی ایک بدذات مسلمان کے ہاتھ سے قتل ہوئے - بٹالہ شہر میں یہہ جانکاہ - جگر خراش خبر پہونچتے ہی تہلکا مچگیا - ہر ایک محلہ میں ہر ایک دوکان پر کُہرام مچ رہا ہے - ہر ایک ہندو کے دل میں ولولہ پیدا ہو رہا ہے - کہ ہمیں ہمارا پنڈت لیکھرام ہم سے جدا ہو گیا -

چنانچہ آج مورخہ ۹ مارچ ۱۸۹۷ء کو منڈی بازار میں اہل ہنود کی طرف سے بٹالہ میں شام کے چار بجے اظہار ماتم مرحوم فخر قوم پنڈت لیکھرام کی یادگار میں ایک بڑا بھاری ماتمی جلسہ ہوا جسمیں پہلے لالہ جمنا داس بی اے ہیڈ ماسٹر ناظم ہائی سکول بٹالہ نے مفصلہ ذیل جگر خراش نظم پڑھی -

ہماری قوم پہ اندھیر چھایا
ہنود و آریوں کا دل دکھایا
یہہ دن منحوس فلک نے کیا دکھایا
اُداسی کا شکار ہمکو بنایا
کلیجہ پھٹ گیا ہے بادلوں کا
فلک نے بھی سیہ چہرہ بنایا
درختوں نے لباس اپنا اُتارا
پرندوں نے یہہ غم جبدم سُنایا
اے ہندو قوم رو دل کھول کر کے
چراغ ہند اجل نے ہے بجھایا
وہ ویدک مت کا حامی ور سہارا
کہ جس نے قوم ہند کو بچایا
وہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر
وہ فخر قوم فاضل اور عالم
اجل نے ہائے ہائے لقمہ بنایا
امیدیں اور بھی خیالات تھے اور
نصیبے نے عجب نقشہ دکھایا
وہ آریہ قوم کا ملاح کہ جسنے
جہاز وید کو چپہ لگایا
ہے افسوس ستم یارو غضب ہے
کہ اُسکی موت نے ہم کو رُلایا
کہاں وہ قوم کا سچا ہتیشی
سماجوں میں نہ ثانی جسکا پایا
گرداب شانتی اسلام پیارے
خدا کا کام بن حکمت نہ پایا

اسکے بعد لالہ صاحب نے پنڈت صاحب کی سوانح عمری پر مختصر لکچر دیا اور بتلایا کہ پنڈت جی نے اس تھوڑی سی زندگی میں بطور مصنف مورخ - دھارمک پرچارک سچے رکھشک اور اُپدیشک آریہ سماج کے کسقدر قابل تحسین و آفرین خدمات کی ہیں - اور آخر میں بتلایا کہ ہمکو ایسے پوتر آتما سے بھاری سبق سیکھنا چاہیئے - کہ ہر ایک منش کو اپنے دھرم پالن کرنے کے لیئے ہمیشہ مستعد رہنا چاہیئے - اور فرض کی پابندی کے لیئے اگر جان بھی دینی پڑے تو پرواہ نہیں کرنا چاہیئے -

اسکے بعد لالہ کرم چند بی اے ہیڈ ماسٹر رائے بہادر سنگھ اینگلو سنسکرت سکول نے ہندو قوم کی بدنصیبی پر جو پنڈت صاحب کی جدائی سے ہوئی ہے سخت افسوس ظاہر کیا - اسکے بعد بھائی ہرنام سنگھ آریہ اپدیشک نے پنڈت جی کی موت کا ایسا دلخراش ...

لیکچرار نے بڑے جوش و خروش و ایسے الفاظ میں پنڈت جی کے بلی دانی اور وید دھرم پر جان نثاری کا فوٹو پبلک کے آگے پیش کر کے سخت اظہار افسوس کیا۔ بعدہ مسٹر نوبین چندر ہیڈ ماسٹر مشن سکول بٹالہ کی طرف سے بھی اظہار افسوس وفات حسرت آیات پنڈت لیکھرام پر سنائی گئی۔

بعدہ رزولیوشن پاس ہوا کہ ایک تار آریہ سماج بٹالہ کی طرف سے شرومنی پرتی ندھی سبھا پنجاب کی خدمت میں برائے اظہار ماتم پنڈت صاحب ارسال کیا جاوے اور ایک تار پنڈت جی کے پس ماندگان کو اظہار ہمدردی و رنج وفات پنڈت صاحب پر بھیجی جاوے۔

اسکے بعد لالہ متھرا داس صاحب سیکرٹری آریہ سماج نے اوٹھ کر کہا کہ ہیڈ ماسٹر رفاہ عام ہائی سکول و رائے بہاگ سنگھ اینگلو سنسکرت ہائی سکول کل کے روز برائے اظہار ماتم سکول کو بند کرتے ہیں۔ بعدہ جلسہ برخاست ہوا۔

راقم

جمنا داس از بٹالہ

شوک اشوک!!!

پریہ ور شری یُت مہاشئی جی۔ نمستے شوک اتی شوک سے لکھا جاتا ہے کہ آج افواہ سنا گیا ہے۔ کہ کسی بے رحم نے دشمنی سے مشہور پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کو قتل کر ڈالا ہے۔ جس سے اتی دکھ ہو رہا ہے۔ کلیجہ جلا جا رہا ہے۔ کھانا پانی سب بھول گیا ہے ہائے وہ ہندو دھرم کی جان کو اب ہم کہاں پائینگے یہ داس اس غم میں اتنا گھبرا گیا ہے کہ ابھی دہشت ناک موت کے شوک بھرے الفاظ بھی نہیں سن سکتا۔ اخیر میں آپکی سیوا میں نے پوربک پرارتھنا ہے کہ آپ اسوقت اپنے ہندو دھرم کی مدد دل و جان سے نہ کرینگے۔ تو اور کونسا وقت جو ہمدردی دکھلانے اور دھرم پر قربان ہونیکا ہوگا۔ اسوقت اورنگ زیب و سلطان محمود و تغلق وغیرہ دشمنوں کا راج نہیں ہے کہ اس طرح دن دہاڑے بے رحمی سے بلا خوف و خطر قتل کیئے جاویں۔

پریہ ور۔ آج مہارانی وکٹوریہ کا راج ہے۔ اور اگر یہ سچ ہے کہ اسکے راج میں شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں تو کیا آپ اسکے عالی دربار تک اس خوفناک خون کا بدلہ بھلی پرکار لینے کے لیئے نہیں پہونچو گے۔

تم آشا ہے کہ اس تھوڑے لیکھ پر ضرور کرپا درشٹی فرما کر یکجان و دو قالب کا نقشہ باندھ کر دھرم میں سرخروئی حاصل کرو گے اور اگر آج تک کال کچھ دھیان نہ دیا گیا تو امید قوی ہے۔ کہ کل اسی طرح کئی دھرم آتماؤں کے سر گاجر مولی کی طرح تن سے جدا کیئے جائینگے۔

اٹھو کمر ہمت باندھو۔ اور سناتن دھرم پر مولو دجینیوں وسکھوں اور آریاؤں کو ایک ساتھ اکٹھا کر کے دھرم شتروں کو مہارانی وکٹوریہ کے راج ڈنڈ کے صرف بدلہ ہی نہ دلاؤ۔ بلکہ اس بھیانک موت کا مہارانی پر روشن کرو۔ اور پورا پورا انتظام کراؤ۔ ورنہ زندگی سے ہاتھ دھونا پڑیگا اخیر میں پرارتھنا ہے کہ پرمیشور سچدانند دھرم کی روح کو شانتی دیوے۔

(نوٹ) اس پتر کی ایک ایک کاپی سیوا میں لالہ ہنسراج جی پنڈت گوپی ناتھ جی و سردار بے سنگھ جی صاحب بھیجی گئی ہے

آپکا داس

خوشالی رام از بہل

ڈیرہ دون آریہ سماج کا رزولیوشن

سری یُت ست دھرم پرچارک جی۔ نمستے

حسب تحریک آپ سبھاپتی آریہ سماج دون کے آپکی سیوا میں یہاں کے جلسہ ماتم پنڈت لیکھرام جی کے بموقعہ قتل ہونے پر جو ہوا برائے آگاہی عوام چند سطور پیش ہیں۔

۹ مارچ کو جلسہ شوک کے نوٹس جاری کر کے ۱۰ کو بوقت ۶ بجے شام کے ایسبھاپتی اور سبھاپتی صاحب نے پنڈت لیکھرام جی کی بموقعہ قتل جمیع حاضرین سے انکے افسوسناک مرنے سے آگاہ کیا جس سے جمیع حاضرین رنج والم میں ڈوبے ہوئے تھے۔ انکا ست پر دڑھ رہنا۔ آریہ سماج کو ہمیشہ فایدہ پہونچانا۔ دھرم کے لیئے اپنی جان پر کھیل جانا وغیرہ وغیرہ بیان کر کے بعد انکی بیوہ استری اور بردھ ماتا کا کیا حال ہوگا۔ جب غیروں کی چھاتی پھٹتی جاتی ہے تو انکا ذکر کیا۔ لھذا سبھاپتی جی نے رزولیوشن پاس کیا اس بنا پر کہ یہ سماج ادسماج کے ہی خواہ طرح سے انکی خدمت کے لیئے تیار ہیں۔ مگر چونکہ ہنوز کچھ معلوم نہیں ہوا۔ کہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے انکے سکھ کے لیئے کیا کیا۔ اس لیئے اسوقت کوئی فہرست چندہ وغیرہ

لالہ پھمن داس صاحب کی وفات

حسرت آیات

جناب ایڈیٹر صاحب

غالباً آپکے بعض ناظرین اخبار لالہ صاحب موصوف کے نام ہی سے آگاہ ہونگے - آپ پشاور سماج کے پرانے حامیوں میں سے تھے - اور پشاور آریہ سماج کا مندر بننا آپ ہی کی ہمت کا نتیجہ ہے - ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سنہ ۱۸۹۵ء میں جبکہ آریہ سماج بھی لالہ کیشو لال جی کی دھرمشالہ میں ہوتا تھا منشی گوکل چند جی نے ایک بڑا پرجوش لکچر دیا تھا کہ باوجود ایسے ایسے آدمی ہونیکے آج تک پشاور سماج کا مندر نہیں بن سکا - جسپر ڈاکٹر سیتا رام جی نے جو اسوقت سکرٹری تھے شکریہ ادا کیا - اور اس لکچر پر کچھ اور کاروائی نہ ہوئی - لالہ پھمن داس جیسا شیر مرد بھی آیا ہوا تھا وہ نہیں دیکھ سکا اسقدر جوش آیا اور کہا کہ جو اس جگہ سے اوٹھ کر جائے - اُسے طلاق ابھی چندہ کی فہرست لکھنی چاہیے میں اپنے گھر وقف دونگا - چنانچہ جہاں تک مجھے یاد ہے اپنے دو مکان مفت دیئے - اور ایک کی کسی قدر قیمت لی - اور مندر بنانے میں بہت سا روپیہ نقد بھی دیا - اور چندہ مانگنے میں بھی بہت مدد دی - نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ عرصہ چھ سات ماہ میں آریہ سماج پشاور کا عالیشان مندر جو اسوقت سات ہزار روپیہ کی قیمت کا ہے - تیار ہو گیا - جو کہ لالہ پھمن داس صاحب کی سچی اور اُنکا ایک زندہ نمونہ ہے - اسکے علاوہ جب سے کنیا پاٹھ شالا سماج کی بنی تھی - تب سے برابر آپ لڑکیوں میں ہر روز کچھ نہ کچھ ایثار کرتے تھے کبھی مٹھائی کبھی پوری کچوری کبھی میوہ جات - بعض دفعہ اپنے گھر سے انعام بھی دیا کرتے تھے - آپکی دھرم پتنی لڑکیوں کو سماج میں آکر طالع پرانا وغیرہ سکھایا کرتی تھیں - چنانچہ انہیں کی بدولت کنیا پاٹھشالا میں اسوقت قریباً سو سوا سو برابر لڑکیاں ہیں - قریباً آٹھ نو ماہ ہوئے آپنے آریہ اینگلو سنسکرت سکول کے طلبا میں بھی مہینہ روزانہ انکا ایثار شروع کیا تھا اور اس امداد کا نتیجہ یہہ ہوا کہ وہی سکول جسمیں صرف پچیس طلبا رہگئے تھے - آج اسمیں ۱۱۰ کے قریب طالب علم تعلیم پاتے ہیں - علاوہ اس کے آپ ہر روز بلا ناغہ بہت سے کتوں کو روٹی بھی ڈالا کرتے تھے - اور باوجودیکہ اس طور پر قریباً ۶۰ روپیہ ماہوار کا آپکا دھرم کھاتہ کے خرچ ہوتا ہوگا لیکن آریہ سماج پشاور کے بھی چند ممبر ایسے ہیں جنکو یہہ حال معلوم نہ ہوگا - کیونکہ آپ بڑائی کے خواہاں نہیں - آجکل کے زمانہ میں جبکہ کوئی شخص ایک روپیہ دان کرتا ہے - تو وہ اس امر کا خواہاں ہوتا ہے کہ سبھا سماجوں میں اسکا شکریہ ادا کیا جاوے اور پانچ دس اخباروں میں اسکا نام چھپے لالہ پھمن داس صاحب کا ایک اس قسم کے سچے دان کی مثل قایم کرنا نہایت ہی اچھی ہے - آپ بہت پرانے وکیل تھے - اور کچھ سالوں سے آپ درجہ اول کے وکیل ہو گئے تھے - تین چار سال سے آپ میونسپل کمیٹی کے بھی ممبر تھے - اگرچہ آپ زبان کے تند تھے لیکن چالچلن نہایت شریفانہ تھا - چونکہ قد و قامت میں تنومند تھے - اور وکالت پیشہ اور سر زور تھے - اسواسطے آپکا بہت رعب تھا - آجکل جہاں مندر آریہ سماج پشاور کا واقعہ ہے - وہاں پہلے کسبیوں کے مکانات ہوتے تھے - لیکن آپکی بدولت مندر بنا - باوجودیکہ یہہ علاقہ مسلمانی ہے لیکن تاہم آپکی بدولت کسی کی مجال نہ تھی - کہ سماج مندر کے آگے پیر پار سکے - آپکا ارادہ یہہ تھا - کہ مندر آریہ سماج کے گرد اگرد آہستہ آہستہ ہندو آبادی بڑہائی جاوے - جسمیں کسی قدر آپ کامیاب بھی ہوئے - ہندو مسلمانوں سے آپ کا یکساں سلوک تھا - اور آدمی بھی با لحاظ تھے - آپکو عرصہ پندرہ روز سے پیشانی پر ایک دانہ نکلا اور آر تی پس کی بیماری ہو گئی یعنی منہ سُرخ ہو گیا اور سوج گیا علاج معالجہ بہت ہوا لیکن جو ہونا تھا ہوا - اور آپ ۵ - مارچ سنہ ۱۸۹۶ء کی شام کو پرلوک سدہار گئے - آپنے دو شادیاں کیں پہلے میں سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی اور دوسرے میں سے بھی ایک لڑکی اور ایک لڑکا ہے - بڑا لڑکا دلوان دینا ناتھ ابھی ایف اے میں تعلیم پاتا ہے - اور بیوہ کی عمر ۳۴ سال کی ہو گی - پرماتما آپکے لواحقین کو شانتی عطا کرے لالہ صاحب موصوف نے منشی گنپا لال جی کی قریباً کل کتابیں مطالعہ کی ہوئی تھیں - اور سوامی دیانند کے بڑے مداح تھے - گو آریہ سماج کے باقاعدہ ممبر نہ تھے - لیکن انکی بیچی امداد میں کسی کو کلام نہیں - ایک دفعہ انہوں نے درخواست ممبری کی تھی لیکن وہ اس امر

سے ناراض رہتے تھے - کیونکہ آریہ سماج کا زیادہ روپیہ باہر کیوں بھیجا جاتا ہے - آپ لوکل کاموں کے بڑے حامی تھے - آریہ کنیا پاٹھشالا اور آریہ اینگلو سنسکرت سکول کو آپکی بیوقت موت سے خصوصاً اور ہندو کمیونٹی کو عموماً نقصان پہنچا ہے جسکا نعم البدل ملنا مشکل ہے - آپکی ارتھی کے ساتھ سات سو آدمی کا ہجوم تھا جنمیں بہت سے معززین اہل اسلام بھی شامل تھے جنہوں نے اظہار افسوس کیا -

راقم
شیورام اسسٹنٹ سکرٹری
آریہ سماج پشاور

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اترودیش

پنڈت شیو سہائے جی آنریری اپدیشک نے یکم و دوم فروری ۱۸۹۷ء کو محمدی ضلع کھیری میں ویدک دھرم کا پرچار کیا - وہاں سماج قایم ہونیکی امید ہے - اپدیشکوں کو ضرور وہاں زور دینا چاہیئے -

پنڈت جانکی پرشاد جی اپدیشک نے ۱۰ فروری ۱۸۹۷ء لغایت ۲۶ فروری ۱۸۹۷ء ذیل کے مقامات میں ویدک دھرم کا پرچار کیا - ایٹہ - ملاولی - امان پور - پٹکھنی - رود پور - ترگنواں - پکیٹ - کل لکچروں میں قریباً ۳۲۵ کی حاضری تھی -

پنڈت بدری دت شرما نے ۱۵ فروری ۱۸۹۷ء سے ۲۷ فروری ۱۸۹۷ء تک ذیل کے مقامات میں ویدک دھرم کا پرچار کیا - رائے بریلی - ہردوئی - رام نگر منڈی *

* رام نگر منڈی میں پنڈت ہوم تر جی بطور ہمراہ بھیجے ہندو سبھا سے شاستر ارتھ کی غرض سے گئے تھے - دو تین روز تک وہاں پرچار کرتے رہے - آخرش ہندو سبھا کی طرف شاستر ارتھ کرنے سے انکار ہونے پر واپس مراد آباد آگئے -

سماچار کھنڈ

نورپور ضلع ہوشیارپور میں مہم پرچار نہایت دھوم دھام سے منایا گیا - ماسٹر رام پرشاد ویدک دھرم کا پرچار کیا -

آریہ سماج کرتارپور پنڈت لیکھرام جی کی بیوقت موت پر اظہار افسوس کرتا ہے -

افسوس ہے کہ ڈاکٹر لابھ مل صاحب سابقہ منتری آریہ سماج لودھرہ کا جو بباعث بیماری خود رخصت لیکر اپنے گھر خاص ساہووالہ ضلع سیالکوٹ میں آئے ہوئے تھے - وہاں انتقال ہوگیا - مرتک سنسکار ویدوکت حکیم سنت رام پرچارک نے کرایا - مرحوم کی ایک لڑکی اور ایک خورد سالہ لڑکا ہے - اور والدہ ضعیف العمر بھی زندہ ہے - پرمیشور انکو شانتی دیں -

اہل ہنود موضع ساہووالہ نے کل برادری کو جمع کرکے اس قسم کی نوشت کردی ہے - کہ آئندہ کو کوئی مانس نہ کھاوے - اگر کوئی خریدتا ہوا پکڑا جاوے تو برادری سے خارج ہوگا -

منتری - آریہ سماج جگادھری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے نویدن کرتے ہیں کہ ہولی کے موقعہ پر یہاں کوئی لائق ودوان اپدیشک ضرور آنا چاہیئے - علاوہ اپدیش کے کچھ سنسکار بھی ہونگے -

آریہ سماج قلعہ دار سنگھ میں تفرقہ پڑا ہوا ہے - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے -

ضلع گورداسپور کی آریہ سماجوں سے نوشہرہ کی آریہ سماج نے ایک اپدیشک سنسکاروں کے واسطے اور پاٹھشالا کے واسطے ملازم رکھ لیا ہے جو صاحب اس ضلع میں سنسکار ویدک ریتی انوسار کرانا چاہیں وہ اس سماج سے پنڈت جی کو بلا لیا کریں - تاکہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو [illegible] اپدیشکوں کو خرچ وغیرہ کی تکلیف نہ ہو -

لالہ متھرا داس جی پرچارک منتری پرتی ندھی سبھا پنجاب کچھ عرصہ کیواسطے انہی علاقہ میں پرچار کرینگے - جو صاحب انکے نام کوئی خط وغیرہ بھیجنا چاہیں آریہ سماج دینا نگر کی معرفت بھیجا کریں -

آریہ سماج دینا نگر کا پرچار - ۱۷ فروری ۹۷ء کو لالہ کشمیری لال و گنگا بشن جیو مل و بھگوان گری و فقیر چند نے سبھا نکوٹ میں ہیرے نگر کیرتن کیا - اور پھر لالہ کشمیری لال و فقیر چند نے لکچر دیئے - او سماج بنانے کے واسطے اپیل کیگئی - حاضری قریباً گنوتی ۱۵۰ تھی - ۲۱ فروری کو پھر لالہ کشمیری لال نے سبھا نکوٹ میں ایک ویاکھیان دیا - حاضری ۲۵۰ تھی - ۲۷ فروری ۱۸۹۷ء کو لالہ کشمیری لال و منشی فقیر چند گنگا بشن نے پہلے مقام نوشہرہ میں نگر کیرتن کرکے اپدیش دیا - اور [illegible] کئے شروتا ۵۰ تھے - پھر موضع جھینا میں نگر کیرتن کیا گیا - اور لالہ کشمیری لال صاحب نے سچے سکھ کی پہنچان پر ویاکھیان دیا

پرتنو تہ بھی ہوئے - شردھا تو ۱۶۰ اٹھی - اس جگہ پربرمھ چاری گوردت جی پڑاگیہ چکشو پہلے تو ہی ویدک دھرم کا پرچار کر رہے تھے - اس پرچار کے موقعہ پر بڑے بڑے رئیس شامل تھے - جگہ پر سردار سوچیت سنگھ صاحب بڑے اتساہی ہیں - اور گانوں میں ماشیہ بھی ہیں - تھوڑے نوں تک اس جگہ سماج قایم ہو جاویگا - ہمارے جانے پر سات پرشوں نے سماج کی ممبری سویکار کی اور چند درخواستیں پہلے بھی وہاں سوامی سوچیت سنگھ کے پاس آئی ہوئی ہیں - اسی تاریخ کو شام کے وقت موضع سوچانیاں میں گئے لیکن بباعث شام ہو جانے کے ویاکھیان نہیں ہو سکا -

۲۸ - فروری ۱۸۹۷ء کو آریہ سماج دینانگر نے اپنے شہر میں نگر کیرتن کیا - اور مختلف مقامات پر لالہ متھرا داس جی و لالہ کشمیرا مل جی و فقیر چند نے اوپدیش بھی دیئے -

اس سماج نے ایک سنسکرت ہندی پاٹشالا اس شہر میں کھولی ہے - جسکی کہ اشد ضرورت تھی - کیونکہ پہلے اس جگہ کوئی بھی سکول شاستری کا نہیں تھا - اس پاٹشالا میں کوئی ودیارتھی سے فیس نہیں لیجاویگی -

انمول شریمتی پنڈیا موہن لال جی شاستری پرلوپکارنی سبھا متھرا میں آئے ہوئے ہیں سماجیوں کو بھلی بھانتی سے اپنے پرشنوں کے اتر دیتے رہتے ہیں -

لالہ دولت رام صاحب پردھان آریہ سماج منڈول نے ایک الماری قیمتی ۔۔ روپیہ کی آریہ سماج کو دان دی -

جالندھر شہر سے ایک آریہ پرش نے صلح کے متعلق ہمارے مطبع سے اپنی گرہ سے کارڈ چھپوا کر سماجوں کو روانہ کیئے -

کرنال آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ہوا تو بھی رونق سے تھا - مگر دوسرے روز جبکہ ویدک پرچار فنڈ کے لیئے چندہ ہو رہا تھا کہ پنڈت لیکھرام جی کی قتل کا تار پہونچگیا - اسوقت سناٹے کا عالم ہو گیا - تمام کے چہروں کے رنگ فق اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے - قریباً ایک ہزار روپیہ نقد و وعدہ کے چندہ ہوا ہے - تاریخ ۸ مارچ کی رات کو پنڈت لیکھرام جی کی بے وقت موت پر ماسٹر آتما رام جی نے لکچر دیا - ۹ کی رات کو خاص تجاویز متعلقہ یادگار پنڈت صاحب مرحوم تجویز کرنے پر وہاں آریہ سماج میں ایک میٹنگ ہو کر اسیوقت اپیل کیا گیا - قریباً ۲۵۰۰ روپیہ چندہ ہوا -

اودھم پور ریلوے اسٹیشن ماسٹر لالہ نندگوپال و چند دیگر ٹھیکہ داران آریہ خیالات کے پنڈت لیکھرام جی کی گہانی بے وقت موت پر اظہار افسوس کرتے ہیں - گو یہاں پر سماج نہیں مگر ساماجک بھائی اکٹھے ہوکر دھرم چرچا کر لیا کرتے ہیں -

دینانگر - واقعہ ۸ - مارچ ۱۸۹۷ء بوقت ۵ بجے شام کے سماج مندر میں ایک جلسہ آریہ سماج و دیگر رؤسائے شہر کی طرف سے دربارہ اظہار افسوس بیوقت موت پنڈت لیکھرام منعقد ہوا -

(۱) تجویز لالہ کشمیرا مل تائید لالہ فقیر چند صاحب - اور چونکہ پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر نے آریہ دھرم کے نمت ہی رکشا کی ہے - اس لیئے انکے لپس ماندگان کے لیئے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب انکے گذارہ کا کافی پربندھ کردیوے - یہ

رزولیوشن کل حاضرین کی ہمتی سے پاس ہوا -

(۲) تجویز چھجو مل تائید لالہ کشمیرا مل کہ اس سماج و دیگر باشندگان شہر کی طرف سے ایک اظہار افسوس کا رزولیوشن پاس کر کے پنڈت جی کی استری و ماتا کی پاس بھیجا جاوے - اتفاق رائے سے یہ تجویز پاس ہوئی -

لالہ رام پرشاد جودھ پور سے بذریعہ تار پنڈت لیکھرام جی کی بیوقت موت پر اظہار افسوس کرتے ہیں -

پنڈت موہن لال جی لائل پور سے پنڈت لیکھرام جی کی بے وقت موت پر اظہار افسوس کرتے ہیں - اور لائل پور آریہ سماج بھی رزولیوشن افسوس پاس کرنیوالی ہے -

آگرہ آریہ سماج کے ۷ مارچ کے جلسہ میں پنڈت دولت رام بارگو ویدک نے شریمتی مہارانی قیصرہ ہند کا شکریہ ایک لکچر کے ذریعہ ادا کیا -

پنڈت لیکھرام جی شہید کے قاتل کی گرفتاری کے لیئے ایک ہزار روپیہ انعام رکھا گیا ہے -

سالانہ جلسے

آریہ سماج دونی تحصیل داتاگنج ضلع بدایوں کا سالانہ جلسہ ۱۳ و ۱۴ - مارچ ۱۸۹۷ء کو ہوگا -

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخاں کا سالانہ جلسہ ۱۷ - ۱۸ مارچ ۱۸۹۷ء کو ہوگا -

آریہ سماج مصطفےٰ آباد کا سالانہ جلسہ ۹ - ۱۰ - ۱۱ - اپریل ۱۸۹۷ء کو ہوگا -

آریہ سماج رڑکی کا سالانہ جلسہ بجائے ۱۹ - ۲۰ مارچ ۱۸۹۷ء کے ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ اپریل ۱۸۹۷ء کو ہوگا -

آریہ سماج دینا نگر کا سالانہ جلسہ ۲۴ - ۲۵ اپریل ۱۸۹۷ء کو ہوگا -

اشتہارات

برہم یگیہ

یہہ ایک نہایت عمدہ پستک مصنفہ ماسٹر آتما رام صاحب سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جسمیں پراچین رشیوں کے حوالہ جات دیکر بڑی عمدگی سے سندھیا - پرارتھنا اور اپاسنا کے طریقے و منتر بتائے گئے ہیں - کتاب ہندی میں عمدہ مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہے - بیس جلد سے زیادہ کے خریدار کو ایک سو جلد تک دس روپیہ (۱۰) فیصدی کمیشن اور اس سے زیادہ کے خریدار کو ۱۲ روپیہ فیصدی دیا جاویگا -
قیمت فی جلد ۸ (آٹھ آنے)

المشتہر منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

بکاؤ کتابیں

(۱) استری اودھارک ہندی - لڑکیوں کے لیئے ایک عمدہ پستک ہے قیمت فی جلد ۱ - (۲) نرتک سنیدہ دھرم میں مہابھارت وغیرہ کے عمدہ پران - قیمت فی جلد ۱

جے چند

پتہ - مندر آریہ سماج لاہور (بچھووالی)

ناری بھوشن

استری لوک کی لیئے اتینت لابھکاری پستک سارے دیش میں استری شکشا کو سب بھائی اب اور دوڑ دھوپ کر رہے ہیں جگہہ جگہہ پاٹھ شالائیں کھولی گئی ہیں - پرنتو پستکیں اوتم نہ ہونے سے کنیائیں اوتم شکشا سے پورن لابھ نہیں اٹھا سکتیں - سبھیں سندیہہ نہیں کہ چھوٹی چھوٹی شریمتیوں کی کنیاؤں کے لیئے لالہ دیو راج جی لالہ [illegible] بھائیوں کی پستکیں اتی اُپیوگی ہیں - پرنتو بڑی لڑکیوں کو تیار کرنے کا آج تک سامان کم ہے - تا بھوجن بنانا - دن چریا - سندھیا - دھرم - سنسکار - ردیہ - تیرتھ - برت - تیوہار - گرہستھ - ویدک دھرم و پرم جیون چرتر آدی کے وشے آجتک کوئی پستک نہیں تھی - اس ضرورت کو پورن کرنے اور شکشا کے لیئے اس پستک کے ابھاؤ کو دیکھہ کر ہم نے ایک پستک لکھی ہے جس کا نام ناری بھوشن ہے - بڑے شرم سے چھپی ہے یہہ قریباً ۱۲۵ پرشٹھ کی پستک چھپ رہی ہے - کیول ایک سپتاہ میں پورن ہو جاویگی - آشا ہے کہ سجن جن ہمارے پرشرم کو سپھل کرینگے - درخواستیں خریداری بنام منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر آنی چاہئیں -

المشتہر
بندرابن گرہستھ کرتا

کنیا کیلیئے ور کی ضرورت

ایک صاحب کو جو کہ پنجابی کھتری غیرت خاندان سے ہیں - اپنی دس سالہ کنیا کے لیئے جو اسوقت تعلیم پاتی ہے - کسی ایسے پنجابی کھتری تعلیم یافتہ برکی ضرورت ہے جسکی عمر ۱۵ اور ۲۰ کے درمیان ہو - مفصل حالات بذریعہ خط و کتابت معرفت منیجر ست دھرم پرچارک سے طے ہو سکتے ہیں -

اشتہار

چونکہ مسمات پنجاب کور دو جانچی یتیمہ ذات جاٹ ورتھن عمر ۱۵ سالہ قابل شادی ہیں - لہذا اشتہار دیا جاتا ہے کہ جو شخص معقوم شادی کرنا چاہے - درخواست اپنی معہ شرائط ذیل اندر میعاد ایک ماہ کے بنام سکرٹری یتیم خانہ بیج دیویں -
(۱) عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو - (۲) کوئی عضو نکارہ نہ ہو - (۳) مریض نہ ہو - (۴) ذریعہ معاش عمدہ ہو - (۵) دوسری عورت نہ رکھتا ہو - (۶) نیک چلن ہو - (۷) خارج از برادری نہ ہو - (۸) خواندہ ہو -

مسلہ نیوگ بجواب آریہ دھرم

ہم نے بڑی کوشش سے یہہ کتاب بجواب "آریہ دھرم" مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی طیار کی ہے - شہید پنڈت لیکھرام جی نے بھی اپنی حیات میں اسکا ملاحظہ کر لیا ہے - کُل مسودہ طیار ہے - کم سے کم دو سو درخواست آنے پر کتاب چھپنی شروع ہو گی - قیمت فی جلد ۵ رکھی گئی ہے - درخواستیں ذیل کے پتہ پر آویں -

المشتہر گنگا پرشاد گپت سکرٹری آریہ سماج نگینہ

حجت الاسلام

یہہ آخری کتاب ہمارے بہادر اور دھرم کے شہید شیر مان پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی ہے جسکی باعث وہ ایک بزدل مسلمان کے ہاتھ سے

اشتہار مجربِ دوائیں

ادویہ مفصلہ جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ ۔ اسکے کھانے سے دل اور دماغ جگر و گردہ درشانہ و ضعف دمیثانہ کا جاتا رہتا ہے بھوک لگتی ہے خون پیدا ہوتا ہے رنگت چہرے کی سرخ ہو جاتی ہے۔ دبلے پتلے موٹے ہو جاتے ہیں منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی جریان منی کو بالخاصیت مفید ہے۔ بچوں کی سستی دور ہو جاتی ہے جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیے غرضیکہ بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے تدارک کے لیے یہ اکسیر ہے۔ یہ روغن مسیحا کے ہمراہ حقنہ کی خوبی کہیرے ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ دس روپیہ۔

روغن مسیحا ۔ بیرونی علاج ہیں سے صحت پاجاتے ہیں۔ مجلوق و سست اور نیم کو نہایت مفید ہے۔ رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندی و فربہی پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔

دوائی آتشک ۔ خواہ کتنی ہی بگڑی ہوا آتشک ہو اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر قے و دست و منہ آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ۔

دوائی سوزاک ۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پورانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ للعہ

"جس شخص کو کسی سخت اور پورانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ویدک اور یونانی طریق سے معالجہ کیا جاویگا"

المشتہر حکیم تاراچند گجرات پنجاب

ہون سامگری

ویدک مت کے مطابق چھتیس سگندھی دار ایک اجزا کا مجموعہ اپنے کارخانہ میں خاص توجہ اور نگرانی سے تیار کرتا ہوں۔ کارخانہ میں بہت زیادہ مقدار بننے کے سبب پنجاب بھر میں (ہر ایک شہر کے لوکل پرچون نرخ سے) سستی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ زیادہ خوشبودار۔ اور زیادہ دیرپا ہے بسنتاین اجزا کی بے شبہ عمدگی اور ترکیب ملاوٹ کے لحاظ سے بیشک صفت اور فوقیت لے گیا ہے۔ اگر پسند خاطر نہ ہو تو واپس فرمائیے۔ نرخ عہ۔ عہ۔ عہ کی تھیلیوں میں بنیا ۵ سیر کمیشن ار فی روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو۔ المشتہر

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر کی رائے مطبوعہ ۲۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء "ہم نے خود استعمال کرکے دیکھی واقعی یہ سامگری بہت عمدہ پائی گئی ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر ایسی سامگری لالہ ہر بھگوان پبلک کو ہم پہونچاتے رہیں گے تو پبلک کو ایک عمدہ چیز ملیگی۔"

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دریاں کھیس دھوتی سوسی سوسی وغیرہ وغیرہ تیار کرائے جاتے ہیں ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بنظر ترقی و اشاعت اپنی اشیاء اس کارخانہ کے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔

علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی آزاربند یا دیگر اور کوئی مشہور چیز طلب فرماوینگے تو وہ بھی ہم پہونچائی جاویگی جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں۔ نمونہ بھیجے پر تیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بھیجے بیرنگ روانہ کئے جاوینگے۔ علاوہ ایسی نمونہ پر محصول ذمہ ہونگے۔ مال نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔ المشتہران

جیرام متھراداس پوری پروپرائیٹر آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور۔

کنیا کے لیے بر کی ضرورت

ایک کنواری کنیا دس سالہ کے لیے بر کی ضرورت ہے۔ لڑکا پنجابی کھتری بعمر ۱۵ و ۱۶ سالہ صحت بدنی عمدہ۔ اور تعلیم کم از کم مڈل انگریزی تک اور اسکے والدین اعلی تعلیم کے شایق اور لڑکا پڑھنے کا خواہشمند۔ اور ہر قسم کی برائی سے بری ہو لڑکے کے سرپرست کسی آریہ سماج کے سبھاسد ہوں۔ مطلوب ہے۔ خط و کتابت لالہ کرشن گوپال نعمانہ مجلہ آریہ سماج جگراؤں ہونی واجب ہے۔

کنیا کے لیے بر کی ضرورت

ایک تیرہ سالہ کنیا کے لیے ایسے اگروال بر کی ضرورت ہے جو بانسل گوت نہ ہو۔ صحت بدنی میں کوئی نقص نہ ہو تعلیم کم از کم انٹرنس اور پابند کار و بار نیک چلن شریف خاندان کا عمر ۱۸ یا ۲۲ سال کے درمیان ہو۔ کنوارا اور آریہ سماج کا ممبر شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ درخواستیں معہ تصویر عکسی کے بنام منتری آریہ سماج الیر کوٹلہ آنی چاہیں۔

چھپ رہا ہے

ویدمیک کے زمانہ حال میں لاثانی پنڈت اور آریہ سماج کے مشہور بانی سوامی **دیانند** سرسوتی جی کا جیون چرتر (سوانح عمری) اردو میں چھپ رہا ہے حجم اٹھ سو صفحہ تقطیع ۲۰ x ۳۰/۱۶ قیمت للعہ (چار روپیہ آٹھ آنہ) چھ ماہ سے عرصہ سے یہ جیون چرتر چھپکر شائع ہوگی جو صاحبان پہلے سے ہی بذریعہ کی درخواستیں بھیجدینگے۔ ان سے بجائے مبلغ للعہ (تین روپیہ آٹھ آنہ ہی) قیمت لیجاویگی۔ یہ کتاب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے زیر اہتمام شائع ہوگی۔ اس کتاب کے لیے نہ صرف علمی ذخیرہ ہندوستان کے مختلف حصوں سے بہم پہنچایا گیا ہے بلکہ سبھا کا بہت سا روپیہ خرچ ہو چکا ہے لیکن خوشی کی بات ہے کہ پنڈت لیکھرام جیسے کہ جن کے ہاتھ میں یہ کام ہوا تھا انہوں نے اسکو اچھی طرح سے نبھایا ہے سوامی جی کی دو عمدہ تصویریں بھی تیار ہوچکی ہیں جو انمیں سے عمدہ شبیہ چھپوا کر کتاب کے ساتھ لگائی جاویگی۔ ساتھ ہی ایک ہندوستان کا نقشہ ہوگا جس میں ان مقامات کو دکھایا جاویگا جہاں کہ سوامی جی ویدک دھرم اور اپدیش کرتے ہوئے پہنچے تھے۔ غرضیکہ ہر طرح سے کتاب کو بہت ہی مفید بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ یہ کتاب عمدہ سفید کاغذ پر لاہور کے مشہور مطبع مفید عام میں چھپ رہی ہے۔ انگریزی صفحوں کی ضخامت پر بھی اسکی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ لہذا کر کے درخواست خریداری بپتہ ذیل بہ فوراً ارسال فرمائیں ......

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں، میڈیکل کالج کے پروفیسروں، والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھندلا۔ جالا۔ پروال۔ غبار۔ پھولا۔ پڑبال۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان سے اور ادویہ سے تنگ آ کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ تندرست کے استعمال سے بینائی بہت تیز [illegible] اور عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس کی ... ہے کہ خاص و عام یکساں اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہوگا دو روپیہ۔ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ ... روپیہ۔ مصری کا سرمہ فی تولہ ۱۲ آنہ۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی ممیرے کے سرمہ کے ٹھگ اور ... سے بچنا چاہیئے۔ المشتہر

پروفیسر میاں سنگھ المعروف شو سنگھ مقام سنبال ضلع گورداسپور (پنجاب)

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاں سنگھ المعروف شو سنگھ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی آنکھ پر ... علاج ... عرصہ ... بمقام ... لاہور میں کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکیں بہت خشک ہو رہی تھیں اور پروال پڑے ہوئے تھے اور آنکھیں بہت سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں۔ انہیں کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ آنکھ کی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ وہ کچھ بھی پڑھ نہیں سکتی تھی اور وہ اُن اشیاء کو جو اس سے چند گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین ہفتہ تک اس سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس نے ہر دو آنکھوں میں مکمل صحت پائی۔

خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل ایم ایس

اسسٹنٹ سرجن ... آنریری مجسٹریٹ ... سابقہ

پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ صاحب نے بنایا ہے ... [illegible]

میں نے ماہ ... قسم کی نسبت ... سرمہ ... استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔ یہ سرمہ مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوا ہے۔ پانی آنے۔ دھندلا۔ خارش۔ سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا اور پنجاب ... سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے۔ ضرور ہے کہ تمام لوگ آپ کے ایسے مفید سرمہ سے فیضیاب ہو کر فائدہ اٹھاویں اور تمام آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔

ڈاکٹر ... پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر ... صاحب بہادر والی ریاست ... لودھ

(۳) جناب ... میاں سنگھ صاحب السلام علیکم۔ میں نے آپ سے ممیرے کا سرمہ منگوا کر استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا ... کامل صحت حاصل ہو گئی۔ آپکا سرمہ ... چشم کو مفید ہے۔ بصارت کو طاقت بخشتا ہے ... معلوم ہو جاتا ہے ... اس لئے میں بھی ... تصدیق کرتا ہوں کہ اس سرمہ سے بڑھ کر ... اور کوئی دوائی نہیں ہے۔

راجہ مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست ... ۲۱ اگست ...

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب دس ہزار کے ہیں ایک کو بھی جعلی ثابت کردے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے الائنس بنک میں مارچ ۱۹۰۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

مصدقہ لفٹننٹ جنرل جناب ڈاکٹر بھولا ناتھ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

فوائد — **روح حیات** — سندات روح حیات



روح حیات

پانچ ہزار معزز اشخاص کا تصدیق کردہ
نامردی کا خلی و خارجی شرطیہ علاج

قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (ما)

شرطیہ

شرط لمبیہ

حکیم محمد شریف ... ڈاکٹر ... شفاخانہ عام لاہور متصل کوتوالی

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ست دھرم پرچارک

جلد ۵

سنہ ۱۹۵۳

قیمت بمد پیشگی

ہفتہ وار بروز شکر (جمعہ) جالندھر شہر (پنجاب) سے شایع ہوتا ہے

ڈاکٹر برسن کی بنائی ہوئی نامردی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پہ آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فایدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیرج یعنی منی نا گرنے سے یا انہیں کوئی خرابی آنے سے نس میں یا بیرج میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھلانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی سیدر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی ۳ گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپیہ۔

عرق کافور مصفیٰ کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے۔ کہ اب ہیضہ سے بہت ڈر نہیں رہا۔ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برسن دہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی بدہضمی کی حالتوں میں چند جگہ استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

نئی کتابیں

جو مطبع ہذا میں ابھی فروخت کے لیے آئی ہیں۔ پاتنجل یوگ بھاشیہ پنڈت رودر دت کی بلی ہت ہندی۔ سوز گیان سبجکٹ کمیٹی ہندی ۱۰ آریہ مت ادتند ناٹک ہندی ۳ سوامی جی کی مکھیہ جڑی بوٹی جو کی ہے ۱۲ بھجن امرت سروور ہندی ۴ دھنو پان دویش ہندی ۹ پائی۔ آریہ دھرم کا مہتو ہندی ۳ پائی۔ ویدک اپدیش ہندی ۲ پائی۔ پوران اتہتی ہندی

لیکھ ویکا ہندی ۲ رہون سانگری ۹ فی سیر جو بہت عمدہ خوشبودار۔ بھجن رتنک کلاں فن تاش ہینی ناٹک ہندی ۴ رت درپن ۲ پاک رتناکر ہندی ۶ مورتی تونرپن ہندی ۲۔

المشتہر منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر۔

استری سکھشا

کی ہندی بھاشہ میں لالہ دیوراج منیجر کنیا مہاودیالہ

رچت پستکیں

شالا کی کنیا

یہ ۲۰ صفحہ کی اشتہار سے چھپی ہوئی کتاب ہے۔ اسکی قیمت صرف ۱ باقی محصول ہے۔ اسمیں سرل بھاشہ میں کنیاؤں کو منوہر اپدیش دیئے ہوئے ہیں۔

اخباروں کا ریویو

ہار بنجر (تی اتم پستک ہے۔ استریوں کے لیے نہایت مفید ہے۔

پنجاب پیٹریٹ۔ اس پستک میں لالہ دیوراج نے صاف اور سرل بھاشہ میں کنیاؤں کو اتم بہن اور اتم بھاریا اور اتم ماتا بننے کے لیے شکشا دی ہے۔ اس پستک میں کوئی ایسی بات نہیں جس پر کسی مذہب کا آدمی اعتراض کر سکتا ہو۔

دھرم سکھشا کنیاؤں کے لیے پہلی پستک ایک شکشک کا کام دیگی۔ کنیاؤں کو ضروری اپدیش اس طرز سے دیئے گئے ہیں۔ کہ کنیائیں لکھنا پڑھنا بھی سیکھ جائیں اور ساتھ ہی انکے آچار بیوہار بھی شدھ ہو جائیں۔

ٹریبیون - ہم دشواش کیا تھا اس پستک کی ان صاحبان کے پاس سفارش کرتے ہیں جو اپنی کنیاؤں کو مفید دلچسپ اور سکشا دایک پستک دینا چاہتے ہیں۔

بھارت بھگنی اسمیں بڑے اتم اپ یوگی اوپدیش دیئے گئے ہیں۔ پتری یک کنیا پاٹشالا کے لیئے یہ پستک بڑی اتم ہے۔

سول ملٹری گزٹ لاہور ہر ایک بھارت لوہی کنیا کو یہ پستک پڑھنی چاہیئے۔

ست دھرم پرچارک جالندھر - اس اپورب گرنتھ کی بھاشا سوندر اور سرل النکاروں سے یُکت ہے۔ یہ پستک استری شکشا کے گوڑھ تتو نہیں الادہ نگ رکھتی ہے۔ ہم اس کتاب کو بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے دیش کی کنیا پاٹشالاؤں کے سلسلہ تعلیم میں داخل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

بھارت سیوک کنیاؤں کو انکے تمام فرائض کے متعلق بڑی قیمتی ہدایتیں سوندر شبدوں میں کہی گئی ہیں۔

بھارت سدھار - یہ کتاب چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تعلیم کی خاطر بنائی گئی ہے۔ اور اس مطلب کے لیئے مصنف کے ارادے کو پورا کرتی ہے۔

انیس ہند - اس کتاب میں ٹھیک ہے لیکن بات بہت جو کچھ ہماری کنیاؤں کو کرنا چاہیئے۔ انکے بارہ میں نہایت خوبی سے اپدیش دیئے گئے ہیں۔ عبارت نہایت سلیس با محاورہ اور موثر ہے۔

قیصری جالندھر - کتاب نہایت عمدہ ہے۔

پیوپلز سرونٹ ہم اس کتاب کی تمام ہندی اسکولوں کے لیئے سفارش کرتے ہیں۔

سولودہ کنیا

۱۲ صفحہ کی یہ کتاب کنیا و استریوں کے پڑھنے لائق ہے جسمیں سو لہ پتی اور نیک استری کی کہانیاں ہیں جنکے پڑھنے سے استریوں میں دھرم بھاؤ شدھ ہوتا اور فرض پورا کرنیکی رچی بڑھتی ہے۔ قیمت ا۔ رلا محصول۔

اخباروں کے ریویو

ہار بنجر - اسمیں دلچسپ کہانیاں ہیں جنسے استریاں بڑی پرسن ہونگی۔

پیوپلز سرونٹ کہانیاں سندر ہیں اور انکا پڑھنا کنیاؤں کو لابھ دایک ہوگا۔

سدھرم - کہانیاں عمدگی سے بیان کیگئی ہیں۔ عبارت سندر ہے چھپوائی عمدہ ہے۔

بھارت بھگنی - بڑی اپکارک پستک ہے۔ اسکا پرچار سب پاٹشالاؤں میں ہونا چاہیئے۔

دھرم رتناولی

اسمیں سرل بھاشا میں انکا دھرم کے ساتھ پانچ دھرموں پر اوپدیش دیا گیا ہے قیمت ۶ پائی۔ اسکے سوائے ان پڑھ استریوں کی یاتر اور چیر شالا چھ دو ترجمہ اردو حروف میں۔ قیمت ۳ پائی۔

المشتہر

بندرابن کوٹ کشن چند جالندھر شہر

مجرب المجرب!!!

روغن دافع لو اسیر خونی و بادی

تعریف فضول ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ اگر چار پہر کے مالش کر نیکی تو بیچ ڈنڈیں ورنہ اگر ضفتہ میں بالکل باقی رہ گئی قیمت فی شیشی جو کہ ایک مرض کے لیئے کافی ہے۔ صرف ایک روپیہ چار آنے۔ امرا کے لیئے دو روپیہ۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس دونگا۔ خریدار اپنا پتہ صاف طور سے لکھیں اور قریب کے سٹیشن سے بھی مطلع کریں۔ سفر خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ قیمت پیشگی یا بذریعہ ویلیو پے ایبل آئی چاہیئے۔ استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہوگا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آویں۔

المشتہر دُنی چند متصل ہوجن شالا چوڑا بازار لودھیانہ پنجاب

آریہ سماجک ٹریکٹ

ویدک پرکاش ۳ پائی۔ ایشر کی ہستی ۳ پائی۔ ایشور کے ساکار نرا کار ۳ پائی۔ مکتی ۳ پائی۔ کرم ہو بیٹھا ۳ پائی۔ ورن بیوستھا ۳ پائی۔ رگوید کے پہلے منتر کی ویاکھیا ۳ پائی۔ الہام کی ضرورت ۳ پائی۔ عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی۔ وید کیسے نازل ہوئے ۳ پائی۔ جگت اُتپتی ۳ پائی۔ نوجوانوں اوٹھو ۳ پائی۔ نسخہ تباہی ہند ۳ پائی۔ آدمی اور شیر کا مباحثہ ۳ پائی۔ گنگا اشنان ۳ پائی۔ مادہ کی قدامت ۳ پائی۔

ہندی ٹریکٹ - شرادھ بیوستھا ۴ پائی۔ ایشر وچار ۴ پائی۔ رامائن سار ۴ پائی۔ دھرم سپچار ۲ پائی۔ نمستے ۴ پائی۔ عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی۔ نت کرم ۳ پائی۔ عیسائی مت لیلا ۳ پائی۔ مورتی تت نرون ۳ پائی۔ ویشیا ناٹک ۱ آنہ۔ ہندی کی پہلی پستک ۲ پائی۔ شرابی کی کتھا ۳ پائی۔ سبھا بیون بھجن انول نگم ۱ آنہ۔

بھاشا ٹیکا پستکیں سچو کو ہدی بھاشا ٹیکا سہت جسکو بنا گورو پڑھ سکیں ۲ آنہ۔ سانکھیہ مت کومدی بھاشا ٹیکا ۸ آنہ۔ بھرتری ہری شتک سنسکرت ٹیکا بھاشا ٹیکا ۱۲ آنہ۔ بھرتری ہری شتک بھاشا ٹیکا ۸ آنہ۔ یوگ درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ آنہ۔ چانکیہ نیتی بھاشا ٹیکا باندھے راجا رام ۸ آنہ۔ چانکیہ نیتی بھاشا ٹیکا ۴ آنہ۔ نیائے درشن بھاشا ٹیکا ۱ روپیہ۔ ویشیشک درشن بھاشا ٹیکا ۱ روپیہ۔ سانکھیہ درشن بھاشا ٹیکا ۱ روپیہ۔ ویدانت درشن بھاشا ٹیکا ۱ روپیہ۔ ویدیرس بھاشا ٹیکا ۱ روپیہ۔

انکے علاوہ آریہ سماج اور سنسکرت شاستروں کی کل پستکیں مل سکتی ہیں۔ دس روپیہ کے خریدار کو سوائے بمبئی کی پستکوں کے ۱۰ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا اور ٹریکٹوں پر ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔

مصنفہ پنڈت لیکھرام کی کتابیں نسخہ خبط احمدیہ ۱ روپیہ۔ کرسچین مت درپن ۱ آنہ۔ رسالہ جہاد ۱ آنہ۔ راہ نجات ۱ آنہ۔

پستک ملنے کا پتہ

پنڈت ہیمراج منیجر آریہ پستکالے دریبہ کلاں دہلی

ست دھرم پرچارک

ویدک دھرم کو ایک اور سخت دھکا لگا

گذشتہ اشاعت سے آگے

خوف کے نام تک سے آشنا نہ تھے۔ آریہ سماج کے موجودہ سبھاسدوں میں اس بےخطر اور دلیر سپرٹ کا آدمی میرے دیکھنے میں نہیں آیا۔ لیکن کیا اس دلیری کا اس خونخوار سپرٹ سے کچھ تعلق ہے جو کہ فی زمانہ دلیری کی خلف سمجھی جاتی ہے۔ اس سوال کا جواب میں آریہ مسافر کے ہی لفظوں میں دینا چاہتا ہوں۔ ایک سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ایک نوتعلیم یافتہ محمدی بی اے نے سائنس اور اسلام کے اتفاق پر ایک لکچر دیا تھا۔ پنڈت جی نے اسکا جواب آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں دیا۔ محمدی بھائی نے اس لکچر کی تردید میں تقریر کی جسمیں کہ پنڈت جی شامل تھے۔ پنڈت جی کی درخواست پر محمدی بی اے کو بھی دوسرے دن پنڈت جی کا جواب سننے کے لیے آنا پڑا۔ ابھی آدھ گھنٹہ ہی معہ حوالجات کے جواب ملا تھا۔ کہ بی اے صاحب کے ہمراہیاں گھبرا گئے۔ انہیں سے ایک نوجوان نے جوش میں آکر کہا " تم ایسی سخت کلامی کا مزہ چکھوگے " شور مچنے لگا لیکن بہادر لیکھرام

کے سنگھ ناد نے سب کو چپ کرا دیا۔ اور پھر نے جواب دیا " دلیل کا جواب میرے پاس موجود ہے۔ عقل کا جواب عقل سے دینے کو تیار ہوں۔ لیکن یاد رکھو کہ محمدی تلوار سے بھی میں نہیں ڈرتا۔ میں جان ہتھیلی پر لیئے پھرتا ہوں۔"

ہا! آریہ پتر دشمنوں کو یقین ہو گیا تھا کہ تم جان ہتھیلی پر لیئے پھرتے ہو۔ ویدک دھرم کی اشاعت میں جو پریم تمہیں تھا سو ہی آخرکار تمہاری جان لیگیا۔ اور ہم کو شوک ساگر میں ڈوبا گیا۔ باوجود ان سختیوں کے لیکھرام کا دل ہر وقت محمدی بھائیوں کی خدمت کے لیئے ادھر رہتا تھا۔ اتنا پتہ لگ جاوے کہ فلاں محمدی ویدک دھرم کی طرف رجوع ہے پھر لیکھرام کو ہزار مشکلیں برداشت کر کے اس تک پہونچنا فرض ہو جاتا تھا۔

پنڈت لیکھرام کی دلیری کا مفصل ذکر کرنے کے لیئے ایک دفتر چاہیئے۔ یہہ وقت اسکے سوانح عمری لکھنے کا نہیں ہے۔ صاف گوئی میں اپنے آپ ہی مثال تھے۔ یہہ صاف گوئی گو بعض اوقات سخت کلامی کی حد تک پہونچ جاتی تھی۔ لیکن جو لوگ کہ انکی نیت کی پاکیزگی سے باخبر تھے۔ انہیں کبھی کسی طرح کا رنج نہیں ہوتا تھا۔ جہاں ایک طرف ویدک دھرم کی اشاعت کے لیئے ہر وقت ہمہ تن مصروف رہتے۔ وہاں دوسری طرف کسی بڑے سے بڑے آدمی کی خاطر اپنے آتما کا خون کرنا روا نہیں رکھتے تھے۔ پنڈت لیکھرام کی تحریر اور تقریر میں عام آدمیوں

کو سختی معلوم ہوتی تھی لیکن دور اندیش جانتے تھے کہ یہہ سختی مخالفین کی سخت تحریروں اور انکے بیجا اگنی [illegible] حملوں کا نتیجہ تھی۔ آتما کی شانتی کے ساتھ شریر بھی پشٹ رکھتے ہوئے آریہ مسافر سچے دھرم ویر کا نمونہ تھے۔ اور تاہم ایسے صاف دل کہ ایک معمولی آدمی دھرم کا بہانہ کرکے انہیں دھوکہ دے سکتا تھا۔

پیارے ناظرین! آپ سمجھ سکتے ہیں کہ آخر دشمنوں کو ناپاک ارادے دھوکہ سے قتل کرنا کچھ مشکل نہ تھا۔ اور نہ ہی انکا دفعتاً بیرحمی سے قتل کیا جانا کچھ اچنبھہ معلوم ہوتا ہے جبکہ اکثر واعظان دین محمدی انکے قتل کے فتوے بارہا دے چکے تھے لیکن میں سلسلہ کو بدلتا ہوں۔ مجھے ابھی دلکو مضبوط کرکے چھری اور خون کی کہانی سنانی ہے۔

واقعات قبل از قتل

اسطور پر ہیں۔ کہ ۱۴ اور ۱۵ فروری ۱۸۹۷ء کے درمیان ایک شخص لالہ منشی رام جی کے پاس گیا۔ اور پھر دوسرے روز دیانند کالج ہال میں دکھائی دیا جہاں کہ وہ پنڈت لیکھرام جی کو تلاش کرتا تھا۔ وہاں سے پتہ پوچھ کر پنڈت جی کو جا ملا۔ اور اسنے ظاہر کیا کہ وہ شخص اصلیں ہندو تھا۔ وہ بجبر کسی کے مسلمان ہو گیا۔ اب پھر اپنے اصلی دھرم میں واپس آنا چاہتا ہے۔ اس شخص کا حلیہ حسب ذیل تھا۔

وہ چھوٹا یا درمیانہ قد جو قریب ۵ فٹ

ہمراہ پانچ کے ہوگا۔ سیاہ رنگ۔ چہرہ پر داغ
چیچک بہت۔ چوڑی ٹھوڑی۔ رخسارہ پر زیادہ ہیں۔
ناک درمیانی چپٹی ہوئی۔ بولنے کے وقت دو
دانت ذرا باہر نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔
آنکھیں چھوٹی مگر ویسے ابھری ہوئی۔ چہرہ
گول ہے۔ کنپٹیاں اندر گھسے ہوئے۔ سب
سر کے بال چھوٹے چھوٹے۔ بیچ میں سے
منڈے ہوئے جیسے مسلمان رکھتے ہیں۔ داڑھی
مونچھ چھوٹی چھوٹی۔ اور داڑھی اوپر سے
مونڈی ہوئی تھی۔ عمر تخمیناً بیست سالہ۔
یہ شخص ہندوستانی بولتا تھا۔ گو بات
چیت میں اپنے آپکو مسکین ظاہر کرتا اور
بہت کم بولتا تھا۔ تاہم اسکا چہرہ خوفناک
معلوم ہوتا تھا۔ اپنے آپکو بنگالی النسل
ظاہر کرتا تھا لیکن تحقیقات سے معلوم ہوا
کہ صرف آٹھ الفاظ میں وہ بنگالی الفاظ سمجھ
سکتا تھا جس سے قیاس ہوتا ہے کہ شاید
پٹنہ وغیرہ کی طرف کا رہنے والا ہو۔ اسکی شکل
کو جنہوں نے دیکھا۔ وے بے اختیار
بول اٹھے۔ کہ یہ چور معلوم ہوتا ہے۔ لیکن
آریہ مسافر کے بھولاپن کو دیکھئے فرمانے
لگے۔ "یہ نہیں بھائی۔ یہ دھرم کا متلاشی
ہے شدھ ہو کر ویدک دھرم کو گرہن کرنا چاہتا
ہے۔" اس شخص نے رفتہ رفتہ پنڈت جی پر
ایسا وشواس جما لیا۔ کہ تین چار مرتبہ انکے
گھر میں روٹی کھاتا دیکھا گیا۔ اس سے بڑھ کر
صفائی دل اور کیا ہوگی۔ کہ پنڈت لیکھرام جی
نے باوجود دیگر لوگوں کے اوشواس کے یہ
بھی تحقیقات نہ کی کہ یہ شخص راتکو کہاں
رہتا ہے۔ پندرہ سولہ دنوں تک سایہ وار
ہر روز تقریباً شام تک پنڈت جی کے ساتھ

رہتا رہا۔ اس عرصہ میں نہ معلوم کتنی مرتبہ
ظالم قاتل نے چھری کو تولا ہوگا۔ اور نہ معلوم
اسکے دل میں کیا کیا خیالات گذرتے رہے
ہونگے۔ یکم مارچ کے بعد پنڈت جی کو دفعتاً
پرچار کے لئے باہر جانا پڑا۔ چنانچہ ۵ مارچ
۱۸۹۷ء کو انہوں نے ملتان میں ایک لیکچر دیا
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر سے ۵ مارچ
کو تار بھیجا گیا کہ بید سے لیکر آریہ سماج
کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے چلے جاویں
لیکن اجل سر پر کھڑی ہنس رہی تھی۔ تار پہنچنے سے
کچھ عرصہ پہلے ہی پنڈت جی واپس لاہور کو روانہ
ہوگئے۔ ۵ مارچ کو عید کا دن تھا۔ قاتل
نے اس دن پنڈت جی کے گھر آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب کے دفتر اور ریلوے اسٹیشن پر
قریباً ۱۸ یا ۱۹ چکر لگائے۔ ۶ مارچ کی صبح کو
پھر پنڈت جی کے مکان پر پہنچا۔ لیکن وہ
ہنوز لاہور میں پہونچے نہ تھے۔ وہاں سے
پھر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر میں
گیا۔ اسکے بعد دوپہر پنڈت جی کے پیچھے سایہ وار
لگا ہوا سبھا کے دفتر میں پہونچا لیکن بجائے
اسکے کہ بنچ پر بیٹھ جاتا کھڑکی میں باہر کیطرف
منہ کر کے جا بیٹھا۔ اس روز بھوکا زیادہ تھا
لالہ دلیپ داس اکونٹنٹ نے اعتراض کر کے
پنڈت جی سے کہا کہ یہ شخص جگہ خراب کرتا ہے
یہاں کیوں بٹھایا ہے۔ بھولے آریہ مسافر
جواب دیتے ہیں "یہ بھائی بیچارہ شدھ ہونا
کیا لیتا ہے" اس روز خلاف معمول کمبل اسطرح سر پر
اوڑھے ہوئے تھا۔ کہ کوئی عضو دکھائی نہ
دیتا تھا۔ سبھا کے دفتر سے چلتے وقت کسقدر
کانپتا۔ پنڈت جی نے کہا "بھائی تیری کیا
حالت ہے۔ اسطرح کمبل لپیٹا ہے بخار تو

نہیں ہے" آہستہ سے جواب دہ ہوا "ہاں
اوپر کچھ رہتا ہے" پنڈت جی اسکو ڈاکٹر [illegible]
کے پاس لے گئے۔ اور سفارش کی کہ یہ شخص
شدھ ہونا چاہتا ہے۔ دھرم آتما ہے اسکا
علاج کیجئے۔ ڈاکٹر نے نبض دیکھ کر کہا کہ بخار
وخار تو معلوم نہیں ہوتا۔ البتہ اسکا خون
جوش میں ہے۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے
اگر درد ہے تو پلستر لگا دیا جاوے۔ قاتل
جواب دہ ہوا۔ کہ لگانے کی نہیں پینے کی چیز
اسے بتلائی جاوے۔ ڈاکٹر نے جواب دیا کہ ترنج
وغیرہ پی لیوے۔ اسوقت بھی پنڈت جی
نے اسکی سفارش کی۔ تاکہ لگانے کی دوائی نہ
لگائی جاوے۔ گویا آریہ ویر اپنی شہادت کے
لئے خود تیاریاں کر رہے تھے۔ اگر اسوقت
دوائی لگانے کے لئے کمبل اوتارا جاتا تو ضرور
کمر میں لگی ہوئی چھری پکڑی جاتی۔ لیکن ہونا تو
کچھ اور ہی تھا۔ وہاں سے جاتے ہوئے راستے
میں شاید اپنے قاتل کو خود اپنی دوائیکا شربت
پلایا ہوگا۔ جسکے بدلے کہ کچھ عرصہ بعد خون
کی ندی میں تڑپنے والے تھے۔ چار بجے کے
بعد ایک بزاز کی دوکان پر اپنے قاتل کو ساتھ
لئے ہوئے گئے۔ اور وشواس یہاں تک کہ
ایک تھان لیکر اسے اپنی ماتا کے پاس دکھلانے
کو بھیجا۔ قاتل کے چلے جانے پر بزاز بولا "پنڈت
جی کیا ہمارا ایک آدمی ساتھ لئے پھرتے ہو
کہیں ہمارا تھان لیکر نہ چلتا ہو" بھولے
پنڈت پھر جواب دیتے ہیں "یہ بھائی یہ دھرماتما
ہے۔ شدھ ہونا چاہتا ہے ایسا مت کہو"
بزاز کی دوکان سے اوٹھکر گھر جا پہونچے
لیکن موت کا سایہ ہمراہ تھا۔ اوپر کی چھت
پر زینے کے ساتھ ہی لگا ہوا ایک کھلا برآمدہ

ہے جہاں پنڈت جی کام کیا کرتے تھے۔ دو
طرف دیوار ایک طرف اندرونی کمرے کا دروازہ
جس میں آگے چقیں لٹکی تھیں اور کواڑ بند تھا
چوتھی طرف بالکل کھلی ہوئی۔ چارپائی پر
پنڈت جی جا بیٹھے۔ چاروں طرف شری سوامی دیانند کے
جیون متعلق کاغذات اور چھپی ہوئی کتابیں دروازے
کی طرف منہ کئے چارپائی پر آریہ مسافر براجمان
ہوکر چیزوں کا کام کرنے لگے۔ بائیں طرف
قاتل سفاک کمبل لپیٹے کرسی پر جا بیٹھا دائیں
طرف دوات اور کرسیاں پڑی تھیں۔ چھری کے
قریب لالہ کدارناتھ جی سیکرٹری لاہور
آریہ سماج اور لالہ جیونداس اکونٹنٹ کلرک
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گئے۔ اور پنڈت
جی سے اتوار کے دن ایک خاص لکچر دینے
کے لئے درخواست کی۔ درخواست منظور
کراکے یہ بھائی واپس چلے آئے۔ انکے جانے
کے بعد گھر میں سوائے پنڈت جی کی پتنی اور انکی
ماتا کے اور کوئی نہ رہا۔ لالہ جیونداس جی باہر
سیر کے لئے گئے ہوئے تھے۔ ماتا دوسری طرف
رسوئی کی جگہ میں تھی۔ پنڈت جی کی پتنی نے
انہیں قاتل کی طرف متوجہ ہوکر یہ کہتے سنا
"جاؤ بھئی اب تم بھی آرام کرو" قاتل چپ
چاپ بیٹھا رہا اور کچھ جواب نہ دیا۔ دس
منٹ بعد ماتا جی نے آواز دی "دیپ بکھرا ما
تیل نہیں آیا" پنڈت جی نے سوامی دیانند
کے بلیدان کا حال لکھتے لکھتے رکھدیا۔ اور
جس طرف قاتل بیٹھا تھا۔ ادھر کو منہ کرکے
چارپائی سے اتر کھڑے ہوئے۔ پیارے
آریہ بھائیو! تم میں سے جنہوں نے دس
پندرہ دن پنڈت جی کے ساتھ رہکر انکی عادت
کا مطالعہ کیا ہے۔ صاف سمجھ گئے ہونگے کہ
پنڈت جی نے اسکے بعد کیا کیا۔ قاتل بھی
جانتا تھا۔ کہ اب کیا ہوگا۔ اور شاید اندر
سے چھری کو ہاتھ میں مضبوط پکڑ رہا تھا
پنڈت جی حسب عادت دونوں ہاتھ سر پر
اکٹھے کرکے آنکھیں بند کر حسب عادت
زور سے انگڑائی لیتے ہوئے کہا "اف
نوہ۔ بہونگیا" گویا سینہ ادبھار کر

جگر کو خود بخود قاتل کے روبرو کردیا

آہ! ایسے وقت میں پتھر دل بھی موم ہوجاتا
لوہا بھی پگھل جاتا۔ اگر انسانیت کا کچھ بھی
بقایا قاتل بےرحم کے اندر ہوتا تو چھری
وہاں کی وہیں رہجاتی۔ لیکن قاتل تو مدت سے
شاید اسی وقت کے لئے انسانیت کو سینے
دور کر رہا تھا۔ اس سے بہتر اور موقعہ
کونسا مل سکتا تھا۔ ایکدم سے تجربہ کار ہاتھ
نے چھری اندر گھسیڑ کر اس طرح پھیر دی
کہ آٹھ دس زخم اندر آگئے اور انتڑیاں
باہر نکل آئیں۔ پیارے ناظرین آپ
کلیجے کو تھامتے ہونگے۔ منتظر ہوں گے
کہ میں آپکے روبرو اس دردناک آہ او
جگر پاش چلاہٹ کا نقشہ کھینچوں جو کہ
آریہ مسافر کی زبان سے نکلیں۔ لیکن
گھبرایئے نہیں۔ نہ کوئی آہ دبانے کی آواز
نہ کوئی درد انگیز پکار فقط ایک معمولی
غصہ کی آواز ماتا اور پتنی نے سنی۔ دھرم ویر!
اگر تم میں چلانے اور رونے کی کمزوری
ہوتی۔ تو لوگ دوڑ پڑتے اور قاتل اسی
دم پکڑا جاتا لیکن تمہارے اندر بیت پر
دیا کا خاتمہ اسوقت بھی نہ ہوا۔ تمہاری دیا اور
برداشت کی طاقت نے تمہارے قاتل کو
صاف بچا دیا۔ اور تمہارے آتما نے زبان
حال سے کہا کہ "میری پت بھائیوں کے ساتھ
بدستور ہمدردی ہے۔" ماتا انتڑیوں کا باہر نکلنا
تھا کہ ایک ہاتھ سے انتڑیوں کو سنبھال دوسرا
ہاتھ قاتل کے ہاتھ پر ڈالدیا۔ معمولی آدمی
خون کے درشن سے بیہوش ہوجاتا لیکن
بہادر لیکھرام پھر بھی شیر تھا۔ شیر کے اندر
سے خون کی ندیاں خواہ بہ جائیں پھر بھی
اوسان خطا نہیں ہوتے۔ چھری کھینچنے
کی کشمکش میں بھی ایک آواز آہ کی زبان
سے نہ نکلی۔ اسی جھپٹ میں زینے کے پاس
جا پہونچے۔ چھری قاتل سے چھین لی قاتل
کے دو ہاتھ۔ آریہ مسافر کا صرف ایک اور
اسپر خون کے ترارے چل رہے۔ قریب تھا
کہ قاتل چھری پھر چھین لے۔ کہ پتنی نے
حیا اور شرم کو کنارے کر جاتا تھا۔ چھری
صاف آریہ ویر کے ہاتھ ہی پتنی نے اس
خوف سے کہ مبادا قاتل پھر حملہ کرے۔ اپنے
پیارے پتی کو رسوئی کی طرف کھینچا لیکن
قاتل کو نہ معلوم کیا سوجھی۔ خون بھری
آنکھوں سے ڈراتا ہوا پھر پیچھے دوڑنے
لگا۔ کہ ماتا جی نے دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا
معلوم ہوتا ہے کہ قاتل بھی اب ہانپنے لگا
اور ایک بلیلنہ لیکر جو نزدیک پڑا تھا دو
تین چوٹیں ماتا جی کو ماریں۔ وہ بیہوش
ہوکر گر پڑیں۔ اور قاتل زینے کے راستے
رفوچکر ہوگیا۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ
اسی گلی میں غایب ہوگیا۔ ۶½ یا ۶½ بجے
شام کا وقت۔ ماتا اور پتنی کا شور اور پھر کوئی
بھی محلے والا نہ دوڑا۔ پانچ سات منٹ بعد
جب لالہ جیونداس جی واپس آئے تو عجیب نظارا

دیکھتے ہیں۔ چارپائی پر آریہ بیر سیدھے لیٹے ہوئے ہیں۔ انتڑیاں ایک ہاتھ سے دبائے ہوئے ہیں۔ اور خون کا چشمہ بہہ رہا ہے۔ بردہ جیونداس جی گھبرا گئے۔ آتے میں ڈاکٹر شگت رام جی اور دیگر سجن بھی پہونچ گئے۔ لیکن کیا پھر بھی شیر کا چہرہ کچھ بدلا۔ دریافت پر اُسی سرل لیکن مردانہ آواز سے بولے "وہی جو شدہ ہونے آیا کمبخت مار گیا" اسکے بعد بولے "ڈاکٹر کو بلاؤ۔ جلدی بلاؤ" لالہ جیونداس جی نے دوڑ کر چاروں طرف خبر کر دی۔ ڈاکٹر بے سنگھ۔ ڈاکٹر پیارا لال اور بہت سے میڈیکل کالج کے طالبعلم آن پہونچے۔ اس ساری کارروائی کو ایک گھنٹہ سے زیادہ گزر گیا لیکن پنڈت لیکھرام کے چہرے پر نگاہ ڈال اور اُنکی آواز سنکر یقین نہیں ہوتا تھا کہ آریہ مسافر ہم سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ جائینگے۔ چارپائی پر ڈال جب ویدک دھرم کے سچے شہید کا شریر ہسپتال کیطرف لے چلے تو پولیس کا بھی ایک سارجنٹ پہونچ گیا۔ اتفاق ہے میں بھی اُسدن چار بجے شام کے لاہور پہونچا تھا۔ خبر سنتے ہی لالہ جیونداس جی کے مکان کی طرف بھاگا۔ گلی کے سرے پر شہید کی سواری ملی۔ جگر تھام کر ساتھ ہو لیا۔ ہسپتال میں پہونچتے ہی میز پر لٹائے گئے۔

دھرم بیر کے آخری لمحے

جگر تھام کر میں آگے بڑھا۔ دیکھتے ہی دونوں ہاتھ جو سر کے گرد اکٹھے تھے۔ اُٹھا لئے۔ (کیونکہ اسوقت انتڑیاں ہوس سرجن کے ہاتھ میں تھیں) اور ساتھ جوڑ بیر سے آنسو

بے اختیار نکلنے والے تھے کہ پیارے لیکھرام نے اُسی مردانہ آواز سے کہا "ہمتے۔ لالہ جی آپ بھی آ گئے" "سچ جانئیے۔ پیارے ناظرین! میرا دل اُسوقت دہل گیا۔ انتڑیوں کی طرف دیکھکر یقین نہیں آتا تھا۔ کہ میں آریہ مسافر کی آواز سن رہا ہوں۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ گویا سلسلہ کے دار سکول سے واپس آکر مجھے نمستے کہہ رہے ہیں۔ پھر بولے "لالہ جی لیے اوپا معاف کرنا" میں نے روتی ہوئی آواز کو جبر آ درست کر کے کہا۔ "پنڈت جی آپ تو ایشور پر پکا وشواس رکھنے والے ہیں ہر ایک شنکٹ میں اُسیکا سہارا ڈھونڈا کرتے ہیں اُسکا دھیان کیجئے۔" وہی مردانہ آواز جواب دیتی ہے "اچھا تو شاید میں ہو جاؤنگا۔ لیکن لالہ جی میرے قصور معاف کرنا" اور اسکے بعد بولے

ओ विश्वा निदे वसवि तर् दुरिता नि परासुव यद भद्रं तन्न आसुव ॥

مرتے دم تک یہ وید منتر اور گائتری منتر وردِ زبان تھا۔ اور درمیان میں "پرمیشور تم مہان ہو۔ پرم پتا" اور اسی قسم کے شبد بولتے تھے۔ ڈاکٹر پیری کو لینے آدمی گئے۔ ڈاکٹر صاحب آٹھ بجے ہسپتال میں پہونچ گئے۔ کھانے کا وقت۔ مہان گھڑے ہوئے سبکو جواب دے فوراً فرض ادا کرنے کے لئے آن پہونچے۔ پرماتما کی ہدایت کے مطابق چلتے ہوئے ایسے وقت میں سچ مچ ہمارے انگریز بھائی ہم نام کے آریوں کو شرمندہ کر دیتے ہیں۔ آریہ ویر ابتک ہوش میں تھے۔ اب مصنوعی طور پر کلوروفارم

سے بیہوش کیا گیا۔ کامل دو گھنٹوں تک ڈاکٹر پیری زخموں کو سیتے رہے۔ ایک جگہ سے انتڑی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تھی۔ سوائے آٹھ بڑے زخموں کے چھوٹے زخم بھی موجود تھے۔ ڈاکٹر پیری حیران تھے کہ دو گھنٹوں تک جس شخص کے اندر سے خون جاری رہا ہو وہ کس طرح بچ سکتا ہے۔ اس لئے اُنہوں نے فرمایا کہ عام حالتوں میں ایسے زخموں سے کوئی بچ نہیں سکتا لیکن جس شخص کی حالت میں یہ کیفیت وہ شاید بچ جاوے لیکن گر یہ شخص بچ گیا۔ تو معجزہ سمجھنا چاہئیے۔ ہائے بچے کہاں۔ برا ہو شتمیں ہے۔ ایشور کا نام ورد تھا نہ گھر والوں کی فکر نہ قاتل پر ناراضگی۔ نہ موت کا ذکر تھا۔ تو آریہ سماج کا۔ توجہ تھی تو اُس مہان یگیہ کی طرف جو کہ رشی نے رچ دیا تھا۔

آخری وصیّت

بھی اسی کے متعلق تھی۔ دھرم بیر نے نہ تو ماتا اور پتنی کا فکر کیا۔ کیونکہ انکو وشواس تھا کہ پرمیشور انکا سہایک ہے۔ اور نہ ہی قاتل کا پتہ لگانے کے لئے تنبیہ کی کیونکہ ویدک دھرم بدلا لینے کا خیال نہیں سکھاتا بلکہ کہا کہ

آریہ سماج سے تحریر کا کام بند نہیں ہونا چاہئیے

مجھے یاد ہے کہ جب کبھی مجھے جالندھر میں ملتے بے اختیار کہہ اُٹھتے "لالہ جی آریہ سماج میں کچھ کام نہیں ہو رہا۔" میں جواب دیتا "پنڈت جی کو آپکے پورشارتھ کے

"آدمی کم ہیں تاہم کام ہو ہی رہا ہے" فوراً جواب دیتے "صاحب کیا خاک کام ہو رہا ہے مخالفوں کی طرف سے اعتراضوں پر اعتراض ہو رہے ہیں کتابوں پر کتابیں شایع ہو رہی ہیں۔ ان سے ہر ایک کا جواب دیا جانا چاہیئے۔" یہی جواب دیتا۔ "پنڈت جی گھبرائیے نہیں۔ آریہ سماج پر اداروں کا بہت بوجھ آن پڑا ہے۔ اب کونسل بیٹھ جائیگی۔ کہ ہر ایک مخالف کتاب کا جواب دیا جاوے۔" سادھو سوبھاؤ مدبر پھر جواب دیتا "لالہ جی آپ غضب کرتے ہیں کیا اسوقت جواب دیا جاویگا۔ جب زہر اچھی طرح سے اثر کر جائیگی۔ فوراً جواب دیا جانا چاہئے۔"

دھرم ویر! آریہ سماج کے سبھاسدوں کے دلوں کو آپ کی موت نے ہلا دیا ہے۔ یہ مقناطیسی جھٹکا صرف آریہ سماجی ہی نہیں بلکہ آریہ ستان ماتر محسوس کر رہی ہے۔ آپکی دھیتت کی ڈنڈ بھی بھیرے کانوں پر نہیں پڑیگی۔ مجھے اچھی طرح سے معلوم ہے کہ آپ سا محقق واقعات کی چھان بین کرنے والا کوئی ایک آدمی اسوقت ملنا مشکل ہے لیکن اگر یہ سچ ہے کہ شہید کے ایک ایک قطرہ سے ایک ایک کمل ویر پیدا ہو سکتا ہے تو تمہارا پاک خون بہت سے لیکھرام ویدک دھرم کی رکشا کے لیئے کھڑے کر دیگا۔

دو بجے کے قریب طبیعت بدلگئی۔ دو مرتبہ ہاتھ زور سے مارے اور دو منٹ میں ہاتھ سیدھے ہو کر ہمیشہ کی نیند سو گئے۔ سو ہسپتال کے ڈاکٹروں کی مہربانی سے آریہ وہ یاتری ہی آنکے آس پاس تھے صرف تک شریر چھوٹ ڈسیکٹنگ روم میں پہونچ گیا۔ صبح ہوتے ہی آریہ مسافر کے شہید ہونیکی خبر بجلی کی طرح پھیل گئی۔

آریہ ستان میں کہرام مچگیا

کیا ہندو اور کیا جینی۔ کیا بڈھا اور کیا سکھ۔ ہر ایک ششدر اور حیران تھا۔ اپنے پیارے سے پیارے بچے کی موت پر اسقدر افسوس نہ ہوا ہوگا۔ جو کہ آریہ ستان کو اس خبر وحشت اثر کے سننے سے ہوا۔ اپنے چھوٹے چھوٹے تنازعوں کو سب نے بھلا دیا۔ آریہ مندر وچھووالی میں حسرت اور یاس در و دیوار سے ٹپک رہی تھی۔ انارکلی آریہ سماج کے مندر میں پہنچنے کے بعد کسی کا گلا بولنے کے لیئے کام نہ کرسکا۔ دس بجے ڈسیکٹنگ روم کے گرد کا میدان آریہ ستان سے پر ہونے لگا۔ وہ لوگ تک جنہوں نے کہ آریہ سماج کے مندر کے کبھی درشن نہیں کیئے تھے اس انبوہ میں دکھائی دینے لگے۔ ایک مدت کے بچھڑے بھائی درشن دینے لگے۔ سبھاسدوں اور طلباء کی کثیر تعداد کے آگے بھائی منشی رام جی لی آئے آریہ مسافر کے جنازے کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے لیئے آن موجود ہوئے۔ سول سرجن نے کمال ہمدردی سے فوراً شریر کے پاس کسی مسلمان کو پھٹکنے نہ دیا۔ اور دس منٹ میں دو گھنٹوں کا کام کر کے جو کچھ ہمارے بھائی کا باقی تھا۔ ہم سب کے سپرد کر کے چلے گئے۔ آنند گیا۔ تو آریہ مسافر کی روح کو سچ مچ مسافر پایا۔ لیکن پھر بھی انکی مفارقت کا یقین نہ آیا۔ وہی چہرہ آنکھیں بند۔ گویا بیٹھے ہوئے سندھیا کر رہے ہیں۔ وہی ہٹا کٹا لٹ جسم۔ وہی شیر ببر کا سا چہرہ۔ وہی [illegible] سینہ سپر ہو فرق نہ تھا۔ آنسو ٹپکتی تار بندھا ہے

ہوتے سب بھائیوں نے آخری سنان کرا کے بڑے پریم سے بستر پہنائے۔ باہر ارتھی لاتے ہی سارا جسم سفید پھولوں کے گجروں سے ڈھانپا گیا۔ کیمرا تیار تھا۔ منہ کھولکر آخری عکسی تصویر لیگئی۔ اسوقت دو ہزار آدمی آخری درشن کے لیئے گرد کھڑا تھا۔ وہ ہزار کا آہ و نالہ سنا نہیں جاتا تھا۔ ارتھی اوٹھائی گئی اور انارکلی کا رستہ لیا۔ دم زدن میں بیس ہزار آدمی ہمراہ تھا۔ ماتا جی اسجگہ آن پہونچی اور منھ کی پٹی کھولکر پکارا "بیٹا لیکھرام کچھ تو بولو۔" ہا! ہتر تم جو بولتے ہوئے ہزاروں کو تصویر حیرت بنا دیتے تھے۔ آج ہاں ماں نہیں کہہ سکتے" اُف! [illegible] بڑے بڑے سخت دل جوانوں کے بیتے [illegible] آنسو رلانیوالا نہیں نہیں۔ خون آنکھوں سے بہانیوالا تھا۔ ایک جوان بیہوش ہو کر گر پڑا۔ انارکلی کے در و دیوار نوحہ کرتے تھے۔ لوہاری دروازہ سے داخل ہو۔ شاہ عالمی دروازے سے گزر رہے تو لی بازار۔ سرجن سنگھ کی دوکان ڈاکٹروں میں ہوتے ہوئے یہ ماتمکدہ مجسم سمسان بھومی میں پہونچا۔ ہر جگہ چھتوں پر عورتوں کی بھیڑ تھی۔ ہر ایک اس طرح افسوس کرتی تھی گویا پیارا بچہ ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا ہے۔ وہ لوگ جو دوکانوں سے ہلکر کبھی سبھا یا سوسائٹی میں نہیں گئے۔ گلاب جل کے قرابے ارتھی پر بہاتے دیکھے گئے۔ بعض بعض مقاموں پر تیس تیس ہزار کی بھیڑ ہو جاتی تھی۔ پھل پھول بیچنے والوں نے منہ مانگے دام لیئے۔ زمین پھولوں سے بھی زعفرانی سے سفید ہو رہی تھی۔ دیدہ مشتاق [illegible] کرتے۔ ویراگ اور دھرم کے بھجن گاتے قریباً سات ہزار سے زیادہ بھائی شمشان بھومی

تک ہی ہو پہنچے ۔ معلوم ہوتا تھا کہ مدتوں کی سوئی
ہوئی آریہ سنتان جاگ اٹھی ہے ۔ اور
دھرم پر سارا بل ارپن کرنے والوں کی قدر کرنا
سیکھنے لگی ہے ۔

شمشان بھومی

کا سماں لکھا نہیں جاتا ۔ آنسو بے تحاشا جاری
ہو رہے ہیں ۔ دل بھر بھر آتا ہے ۔ پیارے
ناظرین اکھشا کرو ۔ ماتا کے سچے دھرم کا حال مت
پوچھو ۔ ارتھی مرگھٹ میں رکھ کر دائرہ باندھ
ہزاروں آدمی اردگرد بیٹھ گئے ۔ تعلیم یافتہ
مہذب ۔ ذی رتبہ آدمی اپنی ساری مصنوعی
بناوٹ بھول گئے ۔ آخری درشن کی پھر درخواست
کی ۔ اس درخواست کے پورا ہونے پر ایک مجمع
لگایا گیا اور پھر آتما کی شانتی کے
لئے ایشور سے پرارتھنا کی گئی ۔ اسوقت آریہ
ویر کے مرتک شریر کو سامنے دیکھ کر آریہ پتروں کے
کلیجے ہل گئے ۔ ارتھی زبان حال سے
بتلا رہی تھی ۔ کہ دھرم کے لئے تن من دھن ارپن
کر دینا ہزاروں دنیاوی و دماغی فتوحات سے
بہتر ہے ۔ ماسٹر درگا پرشاد جی نے خیالات
کو ہونٹوں کے لئے دردناک الفاظ میں اپیل
کی ۔ اس حیرت انگیز واقعہ کو دیکھ کر تاپی
چپ چاپ ہو گئی ۔ بابو سچا رام ۔ لالہ ہنسراج
پنڈت رام بھج دت ۔ لالہ لاجپت رائے سب نے
صفائی دل سے شہید کی لاش پر پرن کیا کہ
اسوقت کا اپدیش ضرور گرہن کریں گے
چار برسوں سے زیادہ بچھڑے ہوئے بھائی
ایک دوسرے سے بغلگیر ہو رہے ۔ اور آریہ سماج میں

پارٹیوں کا خیال نیست و نابود ہو گیا

بہتر موقع نہیں ہے ۔ کہ میں اتفاق کی نسبت ہر پہلو
سے وچار کر کے آریہ پبلک کو آئندہ کی مشکل
رکاوٹوں سے خبردار کروں ۔ کیونکہ مجھے پورن
آشا ہے کہ جسوقت کسی آریہ پرش کا دل ہلیگا
اور راہ راست سے اسے گمراہ کرنا چاہے گا
اسی وقت آریہ مسافر کا خون اپنے
شبد ناد سے اسے خبردار کر کے ثابت قدم
رکھنے کے لئے کافی ہوگا ۔ لیکن اتنا نویدن
ضروری سمجھتا ہوں ۔ کہ آریہ پرش اس بے نظیر
موقعہ کو ہرگز نہ بھولیں ۔ جبکہ دل نے دل
سے راہ پکڑی تھی ۔ آپ ہمیشہ سے سنتے
آئے ہیں کہ

دوھا

من موتی اور دودھ رس انکا یہی سوبھاو
ٹوٹے سے پھر نا ملیں کروڑن کرو اپاو

اور اسی لئے شاید سے لوگ جو شمشان
بھومی میں موجود نہ تھے ۔ باور کرنے کے
لئے تیار نہ ہونگے ۔ کہ ٹوٹے ہوئے من پھر
سے مل گئے ۔ لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ
من کو من سے ملانے کے لئے کوئی اپاو
عمل میں لایا گیا ۔ اس چار سالہ جنگ کے
عرصے میں جو کہ آریہ سماج کے اتہاس
میں افسوس لیکن استاہ کے ساتھ ہمیشہ
یاد کیا جایا کریگا ۔ جبکہ جہاں ایک طرف
بھائی کو کچل ڈالنے کے لئے بھائی کمر باندھ
رہا تھا ۔ وہاں دوسری طرف باوجود خانہ جنگی
کے ویدک دھرم کی وہ رکشا آریہ پتروں
نے کی جسکی دوسری مثال کہ اتہاس میں
موجود نہیں ہے ۔ ہاں اس چار سالہ تہوار
کے ایام میں کئی مرتبہ اتفاق اور صلح کے
اپاو سوچے گئے ۔ اور انکو عمل میں لانے
کی کوشش کیگئی ۔ لیکن ٹوٹے ہوئے من

آپس میں نہ مل سکے ۔ یہ سچ ہے ۔ کہ ٹوٹے ہوئے
من کسی اپاو سے باہم نہیں ملسکتے لیکن یہ
منوں کا ملاپ پرماتما کی اور شہید کی کے دوارا
ہوا ہے ۔ یہاں

دھرم ویر کے خون نے ٹوٹے دلوں کو جوڑ دیا ہے!

پھر اچنبھا کیا ہے! پرم پتا کی سہج لیکن
ہمارے لئے غیر معمولی شکتی نے کام کیا ہے
میں بھی اسی دن سے حیران اور ششدر رہا تھا
میری سمجھ میں بھی یہ پہیلی نہیں آتی تھی ۔ مجھے
تین دنوں اور تین راتوں تک اوشواس نے گھیر
رکھا تھا ۔ لیکن آخر کار اسکو ایکانت سمے میں
راز سربستہ کھل گیا ۔ آتما سے کسی نے پرشن کیا آریہ
سماج روپی یگیہ کو کس نے رچا ہے ۔ کہنے کو تھا کہ
سوامی دیانند نے لیکن اندر سے کسی نے روکا
اور زبان حال سے جواب نکلا کہ

بال برہمچاری نے یہ مہان یگیہ رچا تھا

پرشن پھر ہوا ۔ نراشا کیوں ہوتا ہے؟
اسوقت عجیب حالت طاری تھی ۔ ایک طرف تو اس
بھیانک آواز پر اوشواس کرنا کفر معلوم ہوتا
تھا ۔ اور دوسری طرف دل کو اطمینان نہیں
ہوتا تھا ۔ اسی کشمکش میں پراچیں سے
برہمانڈ میں گونجتی ہوئی آواز سنائی دی ۔ ہر ایک
کے کان اور سر آگے ۔ اور میں نے صاف سنا

کیا بال برہمچاری کا پوتا رکھ

اکا کیا ہو سکتا ہے

وشواس اسی وقت جم گیا۔ سارے سنشے دور ہو گئے۔

ساماجک جلسے

آریہ سماج ددنی تحصیل داتا گنج ضلع بدایون کا سالانہ جلسہ ۱۳-۱۴ مارچ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

ڈیرہ اسمعیل خاں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۷-۱۸ مارچ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

استری سماج میرٹھ کا آٹھواں سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳ مارچ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

فورٹ سنڈیمن (بلوچستان) آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۹-۲۰ مارچ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

مصطفیٰ آباد آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۹-۱۰-۱۱ اپریل ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

رڑکی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بجائے ۱۹-۲۰ مارچ ۱۸۹۶ء کے ۱۰-۱۱-۱۲ اپریل ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

آریہ سماج دینا نگر کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵ اپریل ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

لوکل

۱۴ مارچ ۱۸۹۶ء کو آریہ سماج مندر میں پنڈت لیکھرام جی کی بوقت شہادت پر ایک پبلک شوک میٹنگ ہوئی جس میں آریہ مذہب کے

جینی صاحبان شامل تھے کل استری مرد ملا کر حاضری قریباً تین ہزار کے تھی نیز سماج کا بھرا ہوا تھا۔ لالہ سلامت رائے پلیڈر اس میٹنگ کے پردھان مقرر ہوئے۔ علاوہ پردھان کی تقریر کے لالہ منشی رام پنڈت دیوی چند لالہ سندر داس نے نہایت غمناک لہجہ میں سپیچیں کیں۔ تمام حاضرین کے چہروں کے رنگ فق ہوئے ہوئے آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے۔ آتوار کو آریہ سماج کی ہفتہ وار میٹنگ بدستور ہوئی۔

مرثیہ

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

مسدس مصنفہ لالہ رام سہائے جو ماتمی جلسہ چھاؤنی میانمیر میں پڑھا گیا

دل کیوں ہے تھر تھر کانپتا | سر کیوں ہے چکر کھا رہا | حیران ہوں میں یا خدا | دم بھر میں یہ کیا ہو گیا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

روتے ہیں کیوں پیر و جواں | ہر ایک ہے گریہ کناں | اٹھا فغاں کا جو دھواں | رنگ آسماں کا پھر گیا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

دیکھو جدھر ہر ایک سو | شور فغاں ہے کو بکو | منہ سے ہے نکلے ہائے ہو | محشر ہوئی ہے ایک جائے
ہائے کیا تھا کیا ہوا

چھایا ہے کیسے اندھکار | سارا جہاں ہے تیرہ تار | چرخ بریں ہے پر غبار | سورج ہے جس سے چھپ گیا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

سن سن صدائیں دردناک | ہے لب گریباں چاک چاک | چہرہ ہے آلودہ خاک | کیوں ایسا ساماں ہو گیا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

آیا نہ تھا موسم خزاں | سنسان ہے کیوں بوستاں | روتی پھریں ہیں قمریاں | بلبل ہوئی گل سے جدا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

حیران تھا وہ بے خبر | ناگاہ سنی | میں نے خبر آکسا کوئی ہے آنکر | لو ماہ تاباں چھپ گیا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

فاضل جو ایک زمانہ تھے | عالم جو یگانہ تھے | واعظ جو بیباکانہ تھے | تھا مخزن علم وید کا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

آریہ دھرم کی جان تھے | جو قوم پر قربان تھے | لاثانی اک ودوان تھے | مشہور ہے ہر ایک جا

جن کا سخن اکسیر تھا | اور بیان پُرتاثیر تھا | پُرجوش خوش تقریر تھا | عالم بھی تھے جسپر فدا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

بھاری تھا فاضل لکچرار | ویدک دھرم کا جاں نثار | شہرہ تھا جسکا ہر دیار | رفیارمر تھا دھرم کا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

ہاں جسنے تکذیب احمدی | وہ نسخہ خبط احمدی | کیا رد دین عیسوی | دیا دھرم کا ڈنکا بجا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

واقف جو تھا اسلام کا | قرآن کے الہام کا | اور احمدی صمصام کا | جس سے نہ وہ خود بھی بچا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

انجیل کا کھولا وہ پول | تھا ڈھول کا جو سب پول | سب کو دکھایا کھول کھول | تاریخ دنیا کو رچا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

بھے وہ بیرسٹر جو لوگ | ہندو بڑا تھا گھر میں سوگ | پنڈت جی کی تھی پرچی کے لوگ | جو رچا تھا سب جا ہو رہا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

تھا نام نامی لیکھرام | آریہ مسافر نیک نام | واقف تھے جس خاص عام | تن دھرم پر قربان کیا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

من میں نہیں کچھ میل تھا | تھا صاف وہ بلور سا | آئینہ کو تھی مطلق نہ جا | کی دشمنوں نے پر دغا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

کیا قتل جسپر کا ہے نہیں | مطلق خبر بھی نہ جنہیں | ہر وقت تھے وہ تاک میں | افسوس انکا چل گیا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

تھے سب مخالف لاجواب | تھے تجربہ کی نہیں نہ تاب | کھاتے تھے دل پیچ و تاب | جز قتل اور نہ چارہ تھا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

ای قوم کیا تجھکو کہوں | حالت ہی کیا تیری لکھوں | تحقیق بد قسمت ہے تو | کیا کیا نہیں تجھ سے ہوا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

تجھ پر ہوئے صدہا فدا | تیرے ہی جو تھے رہنما | حق کر گئے اپنا ادا | تو رنج سہتی ہی سدا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

لیکن وہ تجھ میں جوش ہے | جو شو نما جو پرجوش ہے | احسان نہیں فراموش ہے | ظاہر ہی وہ نہیں ہے چھپا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

تجھ سے یہ اب امید ہے | تیر میری تاکید ہے | پھر بعدہٗ تائید ہے | ایسی کوئی صورت بنا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

مرہٹا | ممکن نہیں ہو حق ادا | اس کے کئے اوپکار کا | کوشش تو کر جلدی سے آ
ہائے کیا تھا کیا ہوا

تجھ جو کئے اس سے لوگ | کچھ تو بھی کر اس سے سلوک | اب وقت ہے ہرگز نہ چوک | اپنی دکھا ہمت ذرا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

جس سے ہو کچھ یادگار ٭ سر سے ٹلے کچھ تیرے بھار ٭ ویدک دھرم پر اک یار ٭ میری یہی ہے التجا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

بس تجھ سے ہے پرماتما ٭ کرتا بنتی ہے یہ سبھا ٭ ہو شانتی انکی آتما ٭ کرپا ہو تیری اور دیا
ہائے کیا تھا کیا ہوا

پنڈت جی کے شہید ہونیکی تاریخ

دریغا تیری خاطر اے قوم آج
مخالف دھرم کے جو ہے لاجواب
نہ لازم تھا یہ کام جو تجھسے لیں
مگر ظالمونکو نہیں خوف کچھ
ہوا بیگناہ قتل اک نغز قوم
لکھو تم سبھا اسکی تاریخ قتل

ہوا بیگناہ قتل راسخ قلوب
کھلے جسکے سارے ہی اک اک عیوب
نہیں انکا یا کل یہ انصاف خوب
اگر ہو تو بس جائیں عزت سے ڈوب
کہ تھا جسکے دل میں نہ کوئی عیوب
گیا ہائے بھارت کا بھانو غروب

اکبر بخش ۱۸۹۷ء

شوک! شوک!!!

اے آریہ ورت۔ تو کیوں آج اس غمزدہ حالت میں سر بگریبان اور چاک داماں ہے! اے آریہ ورت تو کس کے غم ہجر میں سیماب وار بیقرار اور مانند ابر نوبہار اشک افشاں ہے! اے پنجاب بلکہ انڈیا تیرا کونسا پیارا تجھ سے بچھڑ گیا ہے۔ کہ جس کی الم مفارقت سے تیری چھاتی پر ایک سانپ سا لوٹ رہا ہے! اے برادران پنجاب وہند آپ کس کی خبر رحلت سے خبردار ہو کر جگہ بجگہ جلسہ ماتمی کر رہے ہو! اور بجائے آنسوؤں کے خون آنکھوں سے بہا رہے ہو! اسی حیص بیص میں تھا کہ ہاتف نے غیب سے آواز بلند کہا۔ کہ آج آریہ ورت کا جھنڈا گر گیا آج آریہ ورت کا بازو ٹوٹ گیا۔ یعنی آج پنڈت لیکھرام صاحب اس سرائے فانی سے ملک جاودانی کو چل بسے۔ یہ بات سنتے ہی اقسم ہوش جاتے رہے۔ حواس خمسہ نے کنارہ پکڑا۔ اور فوج غم نے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ بے اختیار یہ شعر لبوں پر جاری ہوا۔ ؎

جی کی جی ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی
ایک بھی آپ سے ملاقات نہ ہونے پائی

افسوس صد افسوس اے لیکھرام تو تو آریہ ورت کا ایک روشن چراغ تھا۔ اے لیکھرام تیرے پند و نصیحت کی روشنی سے کوچہ ضلالت میں گم شدہ شخص کو راہ راست ملتا تھا۔ اے لیکھرام تو کل آریہ ورت میں ایک ہی بہادر شل بہرتھا بھولے ہوئے شخص کو رستہ بتلانا تیری زبان مبارک سے ایک حرف کا نکلنا تھا تاریک دل کو روشن کرنا تیرا ایک ادنے سا کام تھا۔ ہائے افسوس ظالم نے دغا کی۔ ایک منٹ بھی فرصت نہ لینے دی۔ راقم کے ارادے دل ہی میں رہے۔ موقعہ نہ ملا تو انے قضا کی راقم کو تیری وہ شیریں زبانی تیری وہ نیک خصلت۔ تیرا وہ مبارک چہرہ وہ تیرا وہ دریائے علم تیری وہ رافت و شفقت راقم کے حال پر ہر وقت ذرا ذرا معلوم ہے۔ اور تا دم زندگی نہ فراموش ہوگی۔ تجھے ایکبار دوبارہ دیکھنے کی دل میں ہوس ہی رہی۔ بدبخت ظالم اپنا کام کر گیا۔ اے ظالم تیرا ستیاناس اے خونی تیرا خانہ تباہ۔ ایشر کرے تو بھی اپنی مراد نہ پاوے۔ تیرا بھی نخل مراد خشک ہو کر جڑ سے کٹ جاوے۔ تیرا خانہ خراب تجھ پر ایشر کی پھٹکار ہو۔ ہے پرماتما جس نے ایسے عالم معدن علم و ہنر کو راقم سے جدا کیا۔ تو بھی اس کو مع اس کے زن و فرزند خویش و قبیلہ کے ورطہ تباہی میں ایسا غرق کر کہ تا پرلو ان کا نام نشان نہ نکلے۔ اوم شانتی شانتی شانتی۔

راقم
پنڈت صاحب کا ایک ممنون و مشکور
اور خواہشمند دیدار از دنیا گذر۔

(نوٹ) جنم کا مسلمان ہوں اور پنڈت جی کی عنایت سے خیالات کا پکا آریہ ہوں نام میرا ظاہر کریں۔

آریہ سماج کمالیہ

مورخہ ۹ مارچ ۱۸۹۷ء کو شہریان پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی قتل پر آریہ برادری اور دیگر معزز آدمیوں نے اظہار افسوس کے لئے جلسہ کیا۔ لالہ بہادر چند جی ممبر سماج ہذا نے نوحہ جانسوز نظم میں پیش کیا جو ذیل میں درج ہے پرماتما پنڈت صاحب موصوف کی روح تینی داتا کو شانتی دلویں۔

پنڈت لیکھرام جی کی قتل پر آریہ سماج کی طرف سے نوحہ سوزنا

آج ہے ماتم کی صف یہاں کیوں بچھی
آج ہے رنج والم کی کیوں گھڑی
آج کس کے رنج میں عالم ہوا
آج کس کے سوگ میں ماتم ہوا
آج کس کے درد میں روتا جہاں
آج کیوں ہیں کر رہے آہ و فغاں
آج کون ناحق ہوا ہم سے جدا
آج کس نے داغ فرقت کا دیا
آج کیوں ہیں گل خوشی مرجھا گئے
آج ہیں کیوں ہند کے غم کھا گئے
ہے خبر وحشت اثر دل تھام لو
شانتی اور صبر کا بھر جام لو
پرسوں یکشنبہ کا ہے یہ واقعہ
جو ہوا لاہور میں یہ حادثہ
یعنی کسی دشمن بچھایا مکر و دام
قتل کر ڈالا ہے پنڈت لیکھرام
ہائے او دشمن تیرا خانہ خراب
دو نیا کاری کرے غارت شتاب
کر دیا ایک بھائی کو ہم سے جدا
جس کی فرقت میں ہے عالم سودا
ہو گیا گل ہند کا روشن چراغ
ہیں سماجوں کے دلوں پہ داغ داغ
ناگہاں ہی کوہ غم ہم پہ گرا
نستوں منتوں کو دیا پل بھر میں لا
گوہر شہوار دریا تھا کمال
عالم باعمل و فرخ خصال
آج ہے وہ کون جس کو غم نہیں

ہے وہ چشم کور جسکو تم نہیں
یوں تو مرنا سبنے آخر ایکدن
پر جوانی میں ہے مرنا بس محن
ہائے وہ رفتار مرد شیر جواں
ہائے وہ علم مناظرہ میں تواں
ہائے وہ قومی دلیلیں نامور
ہائے وہ حامی دھرم کے سخنور
ہائے وہ ویدک دھرم کی جان و تن
ہائے وہ قربان دھرم پر تن و من
تیری فرقت سے بھلا کہاں چین ہے
بیقراری نے ستایا نہ خوشی کی اب ربن ہے
کہاں تک تیری یکھوں میں سنا دواں
رنج و غم ہو نہیں سکتا بیاں
رقم
آپکا داس شادی رام مستری

آریہ سماج منٹگمری

شری یت مہاشے اڈیٹر ست دھرم پرچارک -
نمستے - واقعہ ۸ - مارچ ۱۸۹۷ء کو پنڈت لیکھرام صاحب کی بیوقت وفات کا حال سنکر تمام شہر میں عموماً و ساماجک ممبران میں خصوصاً کہرام مچ گیا - کوئی فرد بشر ہندو ایسا نہ تھا جو آنسو بھربھر نہ رویا ہو - اور یہہ رنج بذریعہ ایک جنرل میٹنگ کے بھی ہندو پبلک و ممبران آریہ سماج نے ظاہر کیا - جو ۹ - مارچ ۱۸۹۷ء کو بوقت شام بیچ آریہ مندر میں منعقد ہوئی - اور جو رزولیوشن پاس ہوئے - اُنکی نقل ارسال خدمت شریف ہے امید ہے کہ اپنے اخبار کے قیمتی کالم میں جگہ دیکر ممنون فرماویں گے -
سکتری سماج نے تجویز کی کہ جلسہ کے انتظام کے واسطے بابو اننت رام صاحب بیرسٹرایٹ لا پریزیڈنٹ مقرر فرمائے جاویں - لالہ موہن لال نے تائید کی اور باتفاق رائے بابو صاحب موصوف پریزیڈنٹ قرار پائے - جنہوں نے مختصر سی تقریر کے بعد جو اسی واقعہ کے متعلق تھی - پردھان ہونا سویکار کیا - اور پنڈت سالگرام صاحب وکیل کو کارروائی جلسہ شروع کرنے کے واسطے اجازت دی - جنہوں نے مختصر طور پر پنڈت صاحب کے حالات اور اُنکی خدمات جو اُنہوں نے آریہ پبلک کے واسطے ہی نہیں - بلکہ قوم اور مُلک کے واسطے کی ہیں موثر الفاظ میں اچھی طرح درشائیں - بعد ازاں لالہ چیندا رام صاحب نے ایک موثر مضمون پڑھا - اور کچھہ اشعار جو اسی موقعہ کے موافق اُنہوں نے تیار کئے تھیں پڑھکر سنائے -

نقل رزولیوشن

(۱) بابو کرتار سنگھہ صاحب میونسپل کلرک نے تجویز کی - کہ (یہہ جلسہ آتمی پنڈت لیکھرام صاحب مرحوم کی بے وقت موت پر سخت افسوس کا اظہار کرتا ہے - اور اُس کمینہ صفت و نیک حرام قاتل کے چال چلن اور نیز اُسکے معاونان کی اگر کوئی ہوں کمینہ حرکات کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے - اور اُسکی یا اُنکی ایسی نہائیت درجہ کی کمینہ بزدلانہ و شرمناک ہتکھنڈات حرکت پر لعنت سمجھتا ہے) بابو پیارے لال صاحب کلرک نے اسکی تائید کی اور باتفاق رائے تجویز پاس ہوئی -

(۲) دوم رزولیوشن پنڈت سالگرام صاحب وکیل نے پیش کیا - اور بابو گوکل چند صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر نے تائید کی اور باتفاق رائے پاس ہوا - کہ یہہ جلسہ پنڈت صاحب مرحوم کی وفات کی سچی شہادت قرار دیکر اچھی طرح سے محسوس کرتا ہے کہ آریہ سماج نے خصوصاً اور دیگر ہندو پبلک نے عموماً پنڈت صاحب مرحوم کی وفات میں ایک اعلیٰ درجہ کی نیک چلن و خیرخواہ دہرم و بہادر قوم کو کھویا ہے -

(۳) لالہ بھاون رام صاحب بی - اے مختار عدالت نے پھر رزولیوشن پیش کیا - کہ (یہہ جلسہ بیوقت وفات پنڈت صاحب پر اُن کے پس ماندگان و رشتہ داران و نیز اُن کے احباب و بہی خواہان کے ساتھہ تہ دل سے اظہار رنج و افسوس کر کے ہمدردی دلی ظاہر کرتا ہے اور ایشور سے پرارتھنا ہے - کہ وہ اُسکے سمبندھیوں و احباب کو اور اُنکو جو پنڈت صاحب کی وفات کی قومی نقصان تصور کرتے ہیں شانتی پردان کریں - لالہ چھبرا رام صاحب جیل کلرک نے تائید کی اور باتفاق رائے پاس ہوا -

(۴) ماسٹر جوالا داس صاحب کی تجویز اور لالہ اوچند صاحب وکیل ایل - ایل - بی کی تائید پر باتفاق رائے پاس ہوا - کہ (چونکہ پنڈت صاحب کی وفات سے ایک اعلیٰ درجہ کے خیرخواہ قوم کا نقصان ہندو سوسائٹی کو پہونچا ہے - اور یہہ ایسا نقصان ہے - کہ جسکی تلافی ہونی غیر ممکن ہے اور اگر اُسکی کچھہ تلافی ہو سکتی ہے - تو اُسکا علاج اتفاق ہے - اسواسطے یہہ جلسہ نہائیت ہی ادب سے آریہ سماج کی ہر سہ پارٹیوں کے لیڈروں کی خدمت میں التجا کرتا ہے - کہ اگر ایسے افسوسناک واقعہ کی یادگار میں کچھہ سچے دل سے کام کرنا چاہتے ہیں - تو آپس میں وہ اتفاق پیدا کر کے اس موقعہ کی سچی یادگار قائم کریں - تاکہ پنڈت صاحب مرحوم کے بلیدان ہونے کا کافی بدل ہووے اور مخالفین کی موجودہ کمینہ خوشیاں سیل

پنجمی ہوں) اسموقعہ پر ماسٹر جوالا داس صاحب نے اپنی تیار کردہ حسب موقعہ درد انگیز مسدس حاضرین کو سنائی۔ جو بعد میں اخبار سند ہوئی
(۵) لالہ رلا [illegible] صاحب بکنیگ کلرک کی تجویز اور [illegible] جیند رام کی تائید پر بالاتفاق رائے پاس ہوا کہ شرمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی خدمت میں التماس کیا جاوے۔ کہ پنڈت صاحب مرحوم کے پس ماندگان کی پرورش کیلئے کوئی مستقل بندوبست فرمایا جاوے۔
(۶) لالہ پوکھرداس صاحب سول سرجن کی تجویز اور لالہ موہن لال کی تائید پر بالاتفاق رائے پاس ہوا۔ کہ چونکہ پنڈت صاحب مرحوم کی زندگی کا مشن یہی تھا کہ وہ اپنی تصنیفات کے ذریعہ ویدک دھرم کی صداقت بمقابلہ ادیان کے ثابت کر کے ہندوؤں کو دوسرے مذاہب کے دست برد سے بچا دیں۔ اور اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو شدھ کر کے واپس لیں اسلئے یہ جلسہ یہ تجویز کرتا ہے کہ شرمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے درخواست کیجاوے۔ کہ وہ ایک فنڈ موسوم بہ "پنڈت لیکھرام آریہ مسافر میموریل فنڈ" بدیں غرض قایم کرے کہ پنڈت صاحب مرحوم کی تصنیفات کی اشاعت میں ترقی کی جاوے۔ اور اگر وہ فنڈ کسی وقت میں نمایاں ترقی کرے تو اسکی آمدنی سے شدھی میں امداد دی جاوے۔
(۷) لالہ لاہوری مل صاحب اکونٹنٹ کی تجویز سیٹھ بینی پرشاد صاحب کی تائید پر بالاتفاق رائے جلسہ قرار پایا کہ (ان ریزولیوشنوں کے ایک ایک نقل آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب اور پنڈت صاحب مرحوم کے پس ماندگان کی خدمت میں بھیجی جاوے۔ اور ایک آریہ اخبارات اور اخبار عام و ٹریبیون و ہندو اینڈ گزٹ و انجمن میں برائے مشتہری بھیجی جاوے۔) بعد

تحریک پریذیڈنٹ صاحب جلسہ برخاست ہوا
آپکا داس
گوردن داس سکریٹری

مسدس نوحہ وفات حسرت پنڈت لیکھرام آریہ مسافر مرحوم

من تصنیف جوالا داس چوپڑہ

ہائے کیا محفل میں غم کا ہو گیا دستور آج ہائے کیوں چہروں سے رونق ہو گئی کافور آج	ہائے کیوں سارے کے سارے بن گئے رنجور آج ہائے کیوں سب بن گئے ہیں ماتمی بے نور آج
کسکی ناگاہ موت سے دل آپکا غمناک ہے	کس کے ماتم میں ہوا سینہ سبھی کا چاک ہے
کس لیئے آہ و فغاں کرتے ہو میرے دوستو کس کی آتش ہجر میں جلتے ہو میرے دوستو	کس صنم کی جان پر مرتے ہو میرے دوستو کس کے غم میں خاک میں رلتے ہو میرے دوستو
کون متفق تم سے آخر کو جدائی کر گیا	یا کہ رشتہ دار ہے پیارا تمہارا مر گیا
یار کا نہیں اور رشتہ دار کا رنج ہے نہیں اتنا عالمگیر سنسار کا رنج ہے نہیں	باپ کا نہیں ماں کا اور پیوار کا رنج ہی نہیں اور دنیا کے کسی سردار کا رنج ہے نہیں
جتنا پنڈت جی کی مرگ ناگہاں کا رنج ہوا	لیکھرام آریہ مسافر اس جہاں سے چل بسا
چل بسا آریہ مسافر اس جہاں سے ہائے ہائے قوم کا گزرا ہے لیڈر اس جہاں سے ہائے ہائے	چل بسا آریہ بہادر اس جہاں سے ہائے ہائے قوم پر ہو کر نچھاور اس جہاں سے ہائے ہائے
کون جنتی ہے جو تجھ جیسے جنیگی شور بیر	عالم و فاضل حکیم و پنڈت و رتھ تدبیر
قوم ہی کیواسطے تو جان سے قربان ہوا اس شہادت پر تیری سارا جہاں نازاں ہوا	قوم ہی کے واسطے شامل شہیداں آلہ ہوا پھر حقیقت رکھے دھرمی پر جہاں نالاں ہوا
ہے مبارک ماں کہ جسنے یہ کیا پیدا سپوت	جو ہوا ہے قوم پر قربان اور شہید اسپوت
کون ہے جو تیری فرقت میں یہاں رویا نہیں یا کہ وحشت میں ہی اپنے آپکو کھویا نہیں	اور آنسو کے فواروں سے بدن دھویا نہیں کون ہے جو تیر ایسے دل سے ابھی جویا نہیں
ایک پنڈت جی کے سر سے لاکھ ہم ترسان ہیں	ایک تیرے عالم میں لاکھوں جہاں لقمان ہیں
ایک تھا وہ شیر جس سے لاکھ ڈرتے تھے درند سامنے آکر نہ دشمن ڈال سکتے تھے کمند	ایک تھا عقاب جس سے لاکھ ڈرتے تھے پرند گرچہ دلمیں سوچتے دست ہی رہتے تھے گزند
بس نہ آخر کوئی بھی جب دشمنی کا بس چلا	سانپ کی صورت بنے آستین میں آ ڈسا
آکے پنڈت جی سے قاتل نے لگائی دوستی ہیں مسلماں ہوں کر و ہند جتائی دوستی	اور کہا ان سے کہا یار ہو سوائے دوستی پیٹ چھری گردن یہ ڈھا بات گنوائی دوستی
دوستو یہ دشمنوں کی اہ دیں سمجھیں	جھوٹ کے وعدے ہی اور جھوٹی قسمیں کھائیں
حیف ہے اس لعنتی مردود بے ایمان پر	فاسق و مجبور پر ملعون پر شیطان پر

موذی و بے درد ظالم قاتل ایمان پر
جسنے پنڈت جی کو بیدردی سے مارا دوست بن

بے گناہ کے مارنے والے لعیم کفران پر
دشمنی کا بغض اور کینہ نکالا دوست بن

ہائے کیا زہر سے ماری چھری جلاد نے
کی کمینہ پن کی ظاہر بزدلی جلاد نے
کچھ بھی گر ہوتی حمیت شیر کو للکارتا

دوستی کا دم دیا کی دشمنی جلاد نے
ایسا بوجھڑ بھی کرے گا جو کری جلاد نے
دیکھتا پھر آپ ہی مرتا یا اسکو مارتا

ہے کچھ اب ہاتھ میں اس درد کا درماں نہیں
رحم دنگا دیکھنا کیا سر پہ کیتھاں نہیں
اپنے گرمو کا لشر ایک فی مدار ہے

جسکا عوضانہ ملے ایسا یہ نقصان نہیں
ہاں صبر سے تم بیٹھ رہو یہ سمجھے نہ ٹھناہاں نہیں
اور بعد ایک سبھی کا ایک ہی کرتار ہے

پر ذرا سوچو تو اسمیں بھی بڑا ہے فائدہ
دیکھیے سر کی بہینٹ یہہ ہمکو دیا ہے فائدہ
تینوں ملکر سب سماجیں ایک ہی جاینگی

قوم پر قربان ہونا بھی بڑا ہے فائدہ
خود بلیدان ہو کے ہم اک کیا ہے فائدہ
اور سوامی جی کے جھنڈے کے تلے لہرائینگی

اسسماجیں ایک ہو جائیں انہیں کی یاد میں
باہمی رنج اپنا بھولیں سب سبھی فرماد میں
ایک ہو جاؤ شفیقو اب خدا کیواسطے

یادگاری تا ابد قائم رہے ما بعد میں
اور نہ کاوش رہے کچھ محفل دلشاد میں
اس شہادت پر رفیقو ایک ہو جاؤ کیواسطے

اشتہارات

برہم یگیہ

یہ ایک نہایت عمدہ پستک شمشیر طبقہ ماسٹر آتما رام صاحب سابق منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب جسمیں بید برہمن گرنتھی منیوں کے حوالہ جات دیکر یگیہ کرنے کی ضرورت - پرارتھنا اور اپاسنا کے طریقے درج کئے گئے ہیں - کتاب ہندی میں عمدہ ہے - مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر سے ملسکتی ہے پچیس جلد سے زیادہ کے خریدار کو ایک سے جلد تک دس روپیہ فیصدی کمیشن اور اس سے زیادہ کے خریدار کو ۔ روپیہ فیصدی دیا جاویگا قیمت فی جلد ۸؎

المشتہر منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

بکاؤ کتابیں

(۱) ہتری اودہار ست منمدی - لڑکیوں کیلئے ایک عمدہ پتک ہے قیمت فی جلد ا؎ (۲) رامائن بھگتن ہشٹید و شہ ہیں مہابھارت وغیرہ کے عمدہ بیان قیمت فی جلد ا؎

جے چندر

پتہ - مندر آریہ سماج لاہور (وچھووالی)

ناری بھوشن

استری لوکنگ لئے اتینت اپکاری پستک سارے دیش میں استری شکشا کو بڑہیان اور بیدواں انو بھو کر رہے ہیں جگہ جگہ پاٹھشالائیں کھولی گئیں - پرنتو پستکیں اتم نہ ہونے سے کنیائیں و استریں شکشا سے پورا لابھ نہیں اٹھا سکتیں - سکیں سندیہہ نہیں کہ چھوٹی چھوٹی تر بنیوں کی کنیاؤں کے لئے لالہ دیوراج ولالہ بانکے لال جی آدی مہاشیوں کی پستکیں اتی اپیوگی ہیں - پرنتو بڑی لڑکیوں کو تار یک آتمک سادھک - اردگیہ تا بھوجن چھادن شنشو پالن - سندھیا - دھرم سنسکار - رتوچریا تیرتھ - برت - تیوہار - گربھ تیہ و اگرتیہ بہ پرہیز جیون چرتر آدی کے درشانے والی پستک کوئی ورشٹ نہیں پٹھی - اس نیونتا کو پورا کرنے اور شالاؤں میں اس پستک کے ابھاو کو دیکھ کر مینے یتھا شکتی اور کت وشیوں سمبندھی ایک پستک جسکا نام ناری بھوشن ہے بڑے فرم سے رچی ہے - یہ قریباً ۱۲۵ پرشٹھ کی پستک چھپ رہی ہے - کیول ایک سپتاہ میں پورن ہو جاویگی - آشا ہے کہ سجن جن میرے پریشرم کو سپھل کرینگے - درخواستیں خریداری بنام منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر آنی چاہئیں

المشتہر مندرابن گرنتھ کرتا

کنیا کے لئے برکی ضرورت

ایک صاحب کو جو کہ پنجابی کھتری دیوت خاندان میں سے ہیں - اپنی دس سالہ کنیا کے لئے جو اسوقت تعلیم پا رہی ہے - کسی ایسے پنجابی کھتری تعلیم یافتہ بر کی ضرورت ہے جسکی عمر ۱۶ و ۲۰ کے درمیان ہو - کل امورات بذریعہ خط و کتابت معرفت منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر سے طے ہو سکتے ہیں -

حجت الاسلام

یہ آخری کتاب ہمارے بہادر اور دھارک شہید نترمان پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی ہے جسکے باعث وہ ایک بزدل مسلمان کے ہاتھ سے قتل ہوئے جسکو فروخت کے لئے تیار ہے - قیمت فی جلد صرف لاگت ہے - آٹھ آنے رکھی گئی ہے - درخواستیں ہمارے نام آنی چاہئے -

المشتہر منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

تیس سال زندگی بچاتے گزرے

تندرستی حاصل کرنے کے لئے نادر موقع

مفصلہ ذیل ادویات پنجاب کے نہایت مشہور معروف نیک جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب سرجن فرزین دمیڈیکل فیلو جناب جاہیا نواب صاحب بہادر جی سی ایس آئی ریاست بہاولپور سندیافتہ میڈیکل کالج نے ایجاد فرمائی ہیں جنکو نہایت کامیابی کیساتھ ڈاکٹری پیشہ کرتے ہوئے تیس سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ اور جو ڈاکٹر صاحب بھی پنجاب میں خاص نام اور شہرت رکھتے ہیں اور ان ادویات کو ملک کی بھلائی کے لئے تب مشتہر کیا گیا ہے۔ جب ہزارہا بیماروں پر کامیابی کیساتھ تجربہ کرنے سے نہایت مفید ثابت ہوا۔ دعوی ہے کہ ضعف مریض ہم اچھا کرنے میں ایسے ورنہ اور کوئی نہیں کرتا۔

وٹیجی ٹیبل سوپن مانٹیلز یعنی جب قوی عصاب کمزور اور دماغی محنت سے جگر دماغ کمزور ہو گیا ہو چہرہ زرد - ہاتھ پاؤں میں درد - ہاضمہ کمزور کسی کام کو دل نہیں چاہتا جب جوانی کی بے احتیاطیوں سے دل و دماغ کی طاقتیں سست ہو گئی ہوں تب انکو یہ ویجی ٹیبل ٹانک ملیریا کا کام دیتی ہیں انکے استعمال سے رگوں اور پٹھوں میں بہت بڑی طاقت آجاتی ہے۔ رنگت چہرہ اور تندرستی و توانائی اصلی حالت پر آتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ گولیاں مفصلہ ذیل امراض کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں لاغری جسم - سرعت انزال - جریان منی - ضعف باہ - ضعف دماغ - رقت منی - ضعف معدہ - ضعف دل اور جگر - ضعف بصر - پیچش وغیرہ وغیرہ اور گمشدہ طاقت کو واپس لاتی ہیں قیمت بڑا نام یعنی خوبصورت ڈبیا جس میں ۳ گولیاں ہیں - صرف ایک روپیہ اور ۲۰ گولی کا بکس ۱۲ آنے۔

جوہر عشبہ ہمارے جوہر عشبہ کے برابر صفائی خون کے لئے اور کوئی بہتر دوائی نہ ہوگی یہ جوہر ہمالہ پربت کی جڑی بوٹیوں سے امریکن کی آب و ہوا کے موافق بڑی محنت و صفائی سے تیار کیا گیا ہے جو جلد کی بیماریوں و خون کی خرابیوں کو فوراً دور کرتا ہے۔ بدن کے پھوڑے پھنسی ناسور درد اعضا جسم پر سیاہ بدنما داغ و دھبے درد اعصاب بھی شفا - درد مثانہ - بدہ - وجع المفاصل - خارش - گنٹھیا - وبزالنو وغیرہ وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی خورد عہ کلاں ہے۔

دائمی قبض کو دور کرنیوالی مجرب گولیاں جن لوگوں کو دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے وہ انکو چند روز استعمال فرما دیں - ضرور بہت فائدہ ہوگا قیمت ۱۶ گولی کا بکس عہ - ۳۲ گولی کا بکس عہ ۱۲ آنے۔

بواسیر عرق و مرہم کا اسکے چند روز استعمال سے بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی مریض خواہ کیسی ہی ردی حالت میں ہو فوراً آرام ہو جاتا ہے - خون بند ہو جاتا ہے اور مسے کم ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی عہ و مرہم ۸ آنے۔

جوہری یہ عجیب و غریب دوا التعریف کی محتاج نہیں اور ضرب کے بخار کیلئے نہایت مفید اور پر تاثیر دوا ہے۔ اور کونین سے قیمت میں سستی اور خوبی یہ کہ کونین کی طرح گرمی نہیں کرتی - اور جو تپ تیہ بخار کیلئے تو شرطیہ علاج ہے اور بالکل نباتاتی اجزا سے تیار کی گئی ہے قیمت فی شیشی عہ

سپلین بلیز یعنی طحال - تاپ تلی یا الف کی مجرب گولیاں جو اس بیماری کا علاج کرتے کرتے مایوس ہو گئے ہیں - مگر آرام نہیں آیا ہماری ان گولیوں کو استعمال فرما دیں ضرور شرطیہ فائدہ ہوگا - قیمت فی بکس دو روپیہ

عرق دافع طحال بھی نہایت مجرب اور عمدہ ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ

استھما مکسچر یعنی دمہ کی بیماری کی مجرب دوائی جسکی ہزارہا مریض صحت پا چکے ہیں دمہ میں خاص عمدگی یہ ہے کہ خشکی نہیں کرتی - قیمت فی شیشی دو روپیہ عہ

ذیابیطس کی مجرب گولیاں بار بار پیشاب کا آنا تشنگی لاغری بے چینی وغیرہ جلد ان کے استعمال سے بند ہو جاتے ہیں اور وہ مہلک مرض جسکو ذیابیطس (شوگر) کہتے ہیں نکلنے نہیں پاتا یکبار پیدا ہو نیکے خرابی جگر درد کمر کو دور کرتی ہیں - قیمت فی بکس عہ

نامردی کی مجرب گولیاں نامرد اور نامردی کیسا ہے خواہ کسی قسم کی مردانگی کمزوری ہو سستی کو رفع کرکے نہایت مجرب دوائی ہے انکا فوری فائدہ دکھاتی ہے اور انکی تاثیر ایسی نہیں کہ دیگر ادویات کی طرح عارضی ہو - جو لوگ علاج کرا کے مایوس ہو چکے ہوں وہ ضرور ان گولیوں کا استعمال کریں - قیمت فی بکس ہے

روغن طلا صرف بیرونی استعمال سے نامردی کے بجا کو اہاتی عضو پر طلا کرکے ہمراہ استعمال کرنے سے دوران شباب کھلاتا ہے [illegible] قیمت فی شیشی عہ

سوزاک و قرحہ کی مجرب دوائی اگر تمام عمر ٹانک کو اسکے طریقہ سے استعمال کیجیے اور پرانے سوزاک کو بلطفہ چند روز میں جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا - درد و جلن پیشاب بالکل آرام آجاتا ہے - قیمت فی شیشی دو روپیہ -

آتشک کا مکسچر کتنا ہی پرانا آتشک کیوں نہ ہو - اسکے استعمال سے جڑ سے اکھڑ جاتا ہے قیمت فی شیشی خورد عہ کلاں ہے۔

دانتوں کا خوشبودار منجن اسکے استعمال سے دانتوں کی ہر ایک قسم کی بیماری جاتی رہتی ہے قیمت فی بکس ۲ آنے

نوٹ مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ ہمارے دواخانہ آیورویدک مطبع جالندھر شہر سے خط و کتابت کرنے سے ہر قسم کے مرض کی دوائی نہایت عمدہ مجرب مل سکتی ہے - اور دوا یورپی قسم کی انگریزی دوائی نہایت صاف و تازہ و عمدہ خاص ولایت سے منگائی جاتی ہیں اور عموماً دوسری دکانداروں کی نسبت سستی ملتی ہیں - (۲) دوائیوں کے استعمال کی ترکیب پرہیز وغیرہ کا پرچہ ہر دوائی کیساتھ ملیگا - ادویات عموماً بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجی جاتی ہیں - ہمارے کارخانہ کی مجرب ادویات کی مفصل فہرست آدھ آنہ کے ٹکٹ آنے پر مفت بھیجی جاتی ہے - پتہ صاف لکھا کریں -

پنڈت رامناتھ میڈیکل پریکٹیشنر مالک کارخانہ دوا آیورویدک میڈیکل ہال و ہسپتال جالندھر شہر (پنجاب)

اشتہار مجربِ دوائیں

اور مینول جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ۔ اسکے کھانے سے دل اور دماغ جگر و گردہ رشانہ وضعف وبتا کلا یا آنا ہمیں سے جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ دبلے پتلے موٹے ہو جاتے ہیں منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی جریان منی کو بالخاصیت مفید ہے۔ مثھونکی سستی دور ہو جاتی ہے جو لوگ قوت باہ سے بالکل دھو چکے ہیں۔ انکو ضرور قیمت آزمائی کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے تدارک کے لیئے یہ اکسیر ہے۔ یہ روغن مسیحا کے ہمراہ جلق والوں کے حق میں اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ دس روپیہ۔

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج اس سے صحت پا جاتے ہیں۔ مجلوق وسست اور نکمے کیلئے نہایت مفید ہے۔ رگ ریشے درست ہو جاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندی و فربہی پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔

دوائی آتشک۔ خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر قے و دست و منہ آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ۔

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ لعہ۔

"جس شخص کو کسی سخت اور پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ویدک اور یونانی طریق سے معالجہ کیا جائیگا۔

المشتہر حکیم تاراچند از گجرات پنجاب

ہون سامگری

وید مقدس کے مطابق چھبیس بکشت ہری (؟) واکیس اجزا کا مجموعہ اپنے کارخانہ میں خاص توجہ اور نگرانی سے تیار کرتا ہوں۔ کارخانہ میں بہت زیادہ مقدار بننے کے سبب پنجاب بھر میں (ہر ایک شہر کے لوکل پرچون نرخ سے) سستی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ زیادہ خوشبودار۔ اور زیادہ دیرپا ہے بستان اجزا کی بے شبہ عمدگی اور ترکیب ملاوٹ کے لحاظ سے بیشک صحت اور فوقیت لے گئی ہے۔ اگر پسند خاطر نہ ہو تو واپس فی سیر نرخ صہ۔ مر۔ ۲ کی تھیلیوں میں بنیا دو سیر کمیشن ار فی روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو۔ **المشتہر**

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

اسپر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر کی رائے مطبوعہ ۲۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء "ہم نے خود استعمال کر کے دیکھی واقعی یہ سامگری بہت عمدہ پائی گئی۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر ایسی سامگری لالہ ہر بھگوان پبلک کو بہم پہونچاتے رہیں گے تو پبلک کو ایک عمدہ چیز ملیگی۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دریاں کھیس دوہتی۔ دوسوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ تیار کرائے جاتے ہیں ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بنظر ترقی اشاعت ملکی اشیا اس کارخانہ کے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔

علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی آزار بند یا دیگر اور کوئی مشہور چیز طلب فرمائیں گے۔ تو وہ بھی ہم پہونچائی جاویگی جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں۔ نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بھیجنے سے رنگ دانے بھیجے جاوینگے۔ محصول بھی نمونہ پر مد جارج ہونگے۔ مال نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔

المشتہران

جیرام متھرا داس پوری پروپرائیٹر آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور۔

کنیا کے لیئے برکیضرورت

ایک کنواری کنیا دس سالہ کے لیئے برکی ضرورت ہے۔ لڑکا پنجابی کھتری بعمر ۱۵ یا ۱۶ سالہ صحت بدنی عمدہ۔ اور تعلیم کم از کم مڈل انگریزی تک ادا کیجے۔ والدین اعلیٰ تعلیم کے شائق۔

اور لڑکا پڑھنے کا خواہشمند۔ اور ہر قسم کی برائی سے مبرا اور لڑکے کے سرپرست کسی آریہ سماج کے سبھاسد ہوں۔ مطلوب ہے خط و کتابت لالہ کرشن گوپال نمبر۔ بمعرفت آریہ سماج جگراؤں ہونی چاہیے۔

کنیا کے لیئے برکیضرورت

ایک تیرہ سالہ کنیا کے لیئے ایسے اگروال برکی ضرورت ہے جو بانسل گوت نہ ہو۔ صحت بدنی میں کوئی نقص نہ ہو۔ تعلیم کم از کم انٹرنس اور با روزگار اور نیک چلن شریف خاندان کا ہو عمر ۱۸ یا ۲۲ سال کے درمیان ہو۔ کنوارا اور آریہ سماج کا ممبر ہو شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ درخواستیں معہ تصویر عکسی کے بنام منتری آریہ سماج امیر کوٹہ آنی چاہیں۔

چھپ رہا ہے

ویدوں کے زمانہ حال میں لاثانی پنڈت اور آریہ سماج کے مشہور بانی سوامی **دیانند** سرستی جی کا جیون چرتر (سوانح عمری) اردو زبان میں چھپ رہا ہے۔ حجم اکثر صفحہ تقطیع ۲۰×۲۶ قیمت للعہ (چار روپیہ آٹھ آنہ) چھ ماہ سے عرصہ میں یہ جیون چرتر چھپکر شائع ہوگا لیکن جو صاحبان پہلے سے ہی پیشگی درخواستیں بھیجدینگے۔ ان سے بیعہ کے بجائے صرف ہے (تین روپیہ آٹھ آنے ہی) قیمت لیجاویگی۔

یہ کتاب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے زیر اہتمام شائع ہوئی ہے اس کتاب کے لیئے ذریعی علمی ذخیرہ ہندوستان کے مختلف حصوں سے بہم پہنچانے کے لیئے سبھا کا بہت سا روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ لیکن خوشی کی بات ہے کہ پنڈت لیکھرام جی نے کہ سپرد یہ کام ہوا تھا انہوں نے اسکو اچھی طرح سے نبھایا ہے۔ سوامی جی کی دو عمدہ تصویریں بھی تیار ہوئی ہیں انہیں سے عمدہ تصویر چھپوا کر کتاب کیساتھ لگائی جاویگی۔ ساتھ ہی ایک ہندوستان کا نقشہ ہوگا جس میں ان مقامات کو دکھایا جائیگا جہاں کہ سوامی جی ویدک دھرم اپدیش کرتے ہوئے پدھارے تھے۔ غرضیکہ ہر طرح سے کتاب کو دلچسپ اور مفید بنانیکی پوری کوشش کی گئی ہے۔ یہ کتاب عمدہ سفید کاغذ پر لاہور کے مشہور مطبع مفید عام میں چھپ رہی ہے۔ اکثر اصحاب کی ضخامت پر بھی اسکی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ کرپا کر کے درخواست خریداری پتہ ذیل پر فوراً ارسال فرمائیے.......

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں، میڈیکل کالج کے پروفیسروں والیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے اپنے تجربہ سے اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ ڈھلکا۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم ہمیشہ ادویہ سے آنکھ کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسکی کم رکھی گئی ہے کہ خاص و عام یکساں اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہوگا دو روپیہ۔ ممیرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۱۲؎۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی ممیرے کے سرمہ کے مشتہروں سے بچنا چاہیئے۔ المشتہر

پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی آنکھ پر ... علاج ... بعوارض ... سال بعمر ... لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھ ... کیوں میں ... واسطے نکلنے ... تھے اور پڑوال پڑتے ... اسکی آنکھیں ... سرخ اور دکھتی ہوتی تھیں۔ انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں تاگہ بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین ہفتہ تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔

خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن ... آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۲) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب ... میں نے آپکے یہاں سے سفید سرمہ ممیرے کا منگوا کر استعمال کیا بفضل خدا آپکا سرمہ کا فائدہ ہوا۔ ... صحت کلی حاصل ہو گئی۔ آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے۔ بصارت کو طاقت بخشتا ہے تھوڑے عرصہ میں فائدہ معلوم ہو جاتا ہے۔ واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ... میں نے ... اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کے لیئے اور کوئی دوائی نہیں ہے۔

(۳) ... سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے بنایا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ... سرمہ ... آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لیئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ... تجربہ ... آج تک کوئی ... اس سے بہتر ... نہیں دیکھا ...

میں نے ابھی کسی قسم کی شکایت ہو ... استعمال کرنے کی خواہش کرتا ہوں۔ ... مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوا ... پانی آنے۔ دھندلا ... سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا۔ اور سچ سچ آپکے اس قیمتی سرمہ ... میں ... مرض ... احسان کیا ہے۔ اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے۔ ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے ایسے مفید سرمہ سے فیضیاب ہو کر فائدہ اٹھاویں اور عمر بھر آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر ... صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور۔

راجہ مہاراج کنور جسپال سنگھ صاحب بہادر ریاست جھگوان اودہ ۔ ۲۱ اگست ۱۸۹۴ء

پانچسو روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب دس ۱۰۰۰۰ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچسو روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے الائنس بنک میں مارچ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

اجناس ... [illegible]

مصدقہ لفٹنٹ جنرل جناب ڈاکٹر بھولا ناتھ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

فوائد — روح حیات — سندات روح حیات



روح حیات

[illegible]

پانچہزار معزز اشخاص کا تصدیق کردہ

نامردی کا خبلی فی خارجی شرطیہ علاج

قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (عہ)

شرطیہ ... [illegible] ... روح حیات ... اور نامردی ... خواہ کسی قسم کی کمزوری ... [illegible]

... [illegible] ... شرطیہ صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ روپے (عہ)

... [illegible] ... دوائی بلا قیمت دیجاویگی۔

حکیم محمد شریف ... ڈاکٹر ... شفاخانہ عام لاہور متصل کوتوالی

... [illegible] ... سے چھپکر شایع ہوا

ओ३म्
मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ستدھرم پرچارک

جلد ۳ — سنہ ۱۹۵۳

قیمت ۳ بلا پیشگی

ہفتہ وار بروز شکر (جمعہ) جالندھر شہر (پنجاب) سے شایع ہوتا ہے

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی نامردی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اِس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پہ آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیرج یعنی منی کے گرنے سے یا اُس میں کوئی خرابی آنے سے تن میں یا بیرج میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھلانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اِس گولی سے عورتوں کی سیدر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی ۲ روپیہ، گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپیہ۔

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ سے بہت ڈر نہیں رہا۔ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اس کا کُل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئیے۔ ہیضہ کے علاوہ دردِ شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن دہلی

ستدھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی بدہضمی کی حالتوں میں چند جگہ استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

نئی کتابیں

جو مطبع ہٰذا میں برائے فروخت کے لئے آئی ہیں۔ پاتنجل یوگ بھاشیہ پنڈت رودردت ۱۲ بھرج گیتا بھاشا ہندی۔ سورگ میں سبجیکٹ کمیٹی ہندی ۲۔ آریہ مت ماتنڈ ناٹک ہندی ۵۔ سوامی جی کی لکھی چوتھی بڑی عمدہ جلد کی ہوئی ۱۲۔ بھجن امرت سروجنی ہندی ۲۔ دھرم ویر بان ومنش ہندی ۹ پائی۔ آریہ دھرم کا مہتو ہندی ۳ پائی۔ وید کی مہمان ہندی ۳ پائی۔ پوران ادبتی ہندی

لیکھ دیپکا ہندی ۳۔ مہن ساگر ہندی ۹ ہر جو بہت عمدہ خوشبودار۔ بھرتری شتک کلاں فن تماشا بنی ناٹک ہندی ۴۔ ست درپن ۲۔ رتناکر ہندی ۲۔ مورتی توڑ ہندی ۲۔

المشتہر مینجر مطبع ستدھرم پرچارک جالندھر

استری سکھشا

۳/۹ — ۳/۹

کی ہندی بھاشہ میں لالہ دیوراج مینجر کنیا مہاودیالہ کی رچت پستکیں

شالا کی کنیا

یہ ۲۸ صفحہ کی ہندی میں چھپی ہوئی کتاب ہے۔ اسکی قیمت صرف ۱ر بلا محصول ہے اسمیں سرل بھاشہ میں کنیاؤں کو منوہر اپدیش دیئے ہوئے ہیں۔

اخباروں کا ریویو

ہار بنجر۔ اتی اُتم پستک ہے۔ استریوں کے لئے نہایت مفید ہے۔

پنجاب ہیرلڈ۔ اِس پستک میں لالہ دیوراج نے صاف اور سرل بھاشہ میں کنیاؤں کو اُتم بہن اور اُتم بھاریا اور اُتم ماتا بننے کے لئے شکشا دی ہے۔ اِس پستک میں کوئی ایسی بات نہیں جس پر کسی مذہب کا آدمی اعتراض کر سکتا ہو۔

دھرم رکھشک۔ کنیاؤں کے لئے یہ پستک ایک شکشک کا کام دیگی۔ کنیاؤں کو ضروری اپدیش اِس طرز سے دیئے گئے ہیں۔ کہ کنیائیں لکھنا پڑھنا بھی سیکھ جائیں اور ساتھ ہی انکے آچار بیوہار بھی شدھ ہو جائیں۔

ٹربیون۔ ہم خوشی کیساتھ اس کتاب کی ان صاحبان کے پاس سفارش کرتے ہیں جو اپنی کنیاؤں کو مفید دلچسپ اور بخشا دایک کتاب دینا چاہتے ہیں۔

بھارت بھگنی اسمیں بڑے اتم اپدیوگی اوپدیش دیے گئے ہیں۔ ہر ایک کنیا پاٹشالا کے لیئے یہ پستک بڑی اتم ہے۔

سول ملٹری گزٹ لاہور۔ ہر ایک بھارت ورشی کنیا کو یہ پستک پڑھنی چاہیئے۔

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ اس اپورب گرنتھ کی بھاشا سندر اور سرل النکاروں سے سجت ہے۔ یہ پستک استری شکشا کے گرنتھوں میں اُچ استھان رکھتی ہے۔ ہم اس کتاب کو بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے دیش کی کنیا پاٹشالاؤں کے سلسلہ تعلیم میں داخل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

بھارت سیوک کنیاؤں کو انکے تمام فرائض کے متعلق بڑی قیمتی ہدایتیں منوہر شبدوں میں کیگئی ہیں۔

بھارت سدھار۔ یہ کتاب چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تعلیم کی خاطر بنائی گئی ہے۔ اور اس مطلب کے لیئے مصنف کے ارادے کو پورا کریگی۔

اخبار عام لاہور۔ اس کتاب میں صبح سے لیکر رات تک جو کچھ ہماری کنیاؤں کو کرنا چاہیئے۔ انکے بارہ میں نہایت خوبی سے اوپدیش دیئے گئے ہیں۔ عبارت نہایت سلیس بامحاورہ اور موثر ہے۔

قیصری جالندھر۔ کتاب نہایت عمدہ ہے۔

پیوریٹی سرونٹ۔ ہم اس کتاب کی تمام ہندی والوں کے لیئے سفارش کرتے ہیں۔

سوادوہ کنیا

۴۴ صفحہ کی یہ کتاب کنیا و استریوں کے پڑھنے کو لیہ ہے اسمیں پرچین اور نوین اتی منوہر کتھائیں ہیں۔ جنکے پڑھنے سے استریوں میں دھرم بھاؤ شوربیرتا اور فرض پورا کرنیکی رُچی بڑھتی ہے۔ قیمت ار بلا محصول۔

اخباروں کے ریویو

ہار بنجر۔ اسمیں دلچسپ کتھائیں ہیں جنسے استریاں بڑی پربین ہونگی۔

پیوریٹی سرونٹ۔ کتھائیں منوہر ہیں اور انکا پاٹھ کنیاؤں کو لابھ دایک ہوگا۔

ہر میون۔ کتھائیں عمدہ ہیں سے بیان کیگئی ہیں عبارت منوہر ہے۔ چھپوائی عمدہ ہے۔

بھارت بھگنی۔ بڑی اپکارک پستک ہو۔ اسکا پرچار سب پاٹشالاؤں میں ہونا چاہیئے۔

دھرم رتناولی

اسمیں سرل بھاشا میں النکاروں کے ساتھ پانچ دھرموں پر اوپدیش دیا گیا ہے۔ قیمت ۲ پائی۔ اسکے سوائے ان پڑھ استریوں کی پاٹھ اور چتر شالا بھی دو گز ھدار بد حروف میں۔ قیمت ۳ پائی۔

المشتہر

سندر بن کوٹ کشن چند جالندھر شہر

مجرب المجرب!!!

روغن دافع بواسیر خونی و بادی

تعریف فضول ہے مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ اگر بجا بیر کریگا تو تین روز میں ورنہ ایک ہفتہ میں بالکل جاتی رہیگی قیمت فی شیشی جو کہ ایک مریض کے لیئے کافی ہے۔ صرف ایک روپیہ چار آنے۔ امراکے لیئے دو روپیہ۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس دونگا۔ خریدار اپنا پتہ صاف طور سے لکھیں اور قریب کے اسٹیشن سے بھی مطلع کریں۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ قیمت پیشگی یا بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہیئے۔ استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہوگا۔ درخواستیں بپتہ ذیل آنی چاہیں۔

المشتہر دُنی چند متصل ہوجن شالا چوڑا بازار لودھیانہ پنجاب

آریہ ساماجک ٹریکٹ

مورتی پرکاش ۳ پائی۔ ایشر کی ہستی ۳ پائی۔ ایشور کے ساکار نراکار ۳ پائی۔ مکتی ہو سکتا ۳ پائی۔ کرم ہو سکتا ۳ پائی۔ ورن ہو سکتا ۳ پائی۔ رگوید کے پہلے منتر کی دیا کھیا ۳ پائی۔ الہام کی ضرورت ۳ پائی۔ عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی۔ وید کسپر نازل ہوئے ۳ پائی۔ جگنناتھ لیلا ۳ پائی۔ نوجوانوں اٹھو ۳ پائی۔ نسخہ تباہی ہند ۳ پائی۔ آدمی اور شیر کا مباحثہ ۳ پائی۔ گنگا اشنان ۳ پائی۔ مادہ کی قدامت ۳ پائی۔

ہندی ٹریکٹ۔ شرادھ ہو سکتا ۶ پائی۔ ایشر وچار ۶ پائی۔ رامائن سار ۶ پائی۔ دھرم پرچار ۶ پائی۔ نمستے ۶ پائی۔ عیسائی مت کھنڈن ۳ پائی۔ نت کرم ودھی ۳ پائی۔ عیسائی مت لیلا ۳ پائی۔ مورتی تت نروین ۲ دلیشیا ناٹک ۲ ہندی کی پہلی پستک ۶ پائی۔ شرابی کی کتھا ۳ پائی۔ سبھا برین بھجن لول لگھ ۲

بھاشا ٹیکا پستکیں تکھو کو مدی بھاشا ٹیکا سہت جسکو بنا گورو پڑھ سکتے ہیں سانکھیہ مت کومدی بھاشا ٹیکا ۸ بھرتری شتک سنسکرت ٹیکا بھاشا ٹیکا ۱۴ بھرتری شتک بھاشا ٹیکا ۸ لوگ درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ چانکیہ نیتی بھاشا ٹیکا پانڈے راجا رام ۹ چانکیہ نیتی بھاشا ٹیکا ۴ ریائے درشن بھاشا ٹیکا ۱۴ بشیشک درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ سانکھیہ درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ ویدانت درشن بھاشا ٹیکا ۱۲ دیار ہس بھاشا ٹیکا ۱۴

انکے علاوہ آریہ سماج اور سنسکرت شاستروں کی کل پستکیں مل سکتی ہیں۔ دس روپیہ کے خریدار کو سوائے بمبئی کی پستکوں کے ۱۲ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا اور ٹریکٹوں پر ۲۵ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔

مصنفہ پنڈت لیکھرام کی کتابیں نسخہ خبط احمدیہ ۱۲ کرسچین مت درپن ۱ رسالہ جہاد ۱۲ راہ نجات ۱

پستک ملنے کا پتہ

پنڈت ہیراج مینجر آریہ پستکالے دریبہ کلاں دہلی

نمبر ۵۱ | مطبوعہ ۱۵ جیٹھ سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۲۶ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء جالندھر | جلد ۸

ستدھرم پرچارک

तमसो ज्योतिर्गमय॥

"تمسو جیوتر گمیہ" حقیقی روشنی کے بھنڈار ہم کو تاریکی سے نکالکر روشنی کیطرف لیے چل"

دنیا میں اسوقت چاروں طرف اندھکار ہی اندھکار مچ رہا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہمارے مسلمان بھائی اُس بزدل بیرحم قاتل کے کام سے متنفر ہوتے جس نے کہ باوجود پنڈت لیکھرام کا نمک کھانے اور اُن سے بیشمار مہربانیوں کا اظہار ہونیکے بڑے بھاری کمینہ پن سے انہیں قتل کر ڈالا الٹا ہیر انی سے دیکھا جاتا ہے کہ وکیل امرتسر وغیرہ تعلیا یک طرف رہے۔ رہبر ہند سے پرانے اخبار او منشی محبوب عالم سے بے تعصبی کا دم بھرنیوالے بھی اسوقت تعصب کے اندھیرے کنوئیں میں گرے ہوئے ہیں۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے سینکڑوں تعلیم یافتہ محمدی بھائی اور شاید ہزاروں دیندار مسلمان موجود ہونگے جنکو کہ اس سخت حادثے کے سُننے سے افسوس ہوا ہوگا۔ میرے پاس بہت سے معزز رؤسائے اسلام نے افسوس بھی لکھا ہے لیکن کیا ہی خوب ہوتا۔ اگر یہہ صاحب بجائے میرے اور میرے دیگر دوستوں کے آنسو پونچھنے کی کوشش کرنے کے علانیہ طور پر وکیل رہبر ہند۔ اور پیسہ اخبار وغیرہ کی تحریروں سے نفرت کا اظہار کرتے جالندھر سے ایک مسلمان صاحب نے ہمعصر رہبر ہند کو خط بھی لکھا تو ساتھ نام لکھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اس قسم کے عمل سے گو چند ایک راز دان لوگوں کی تسلی ہو لیکن عام ہندو جماعت برعکس نتیجہ نکالتی ہے۔ ہندو جماعت کا خیال ہے کہ مسلمان قوم پنڈت لیکھرام کے قاتل سے ہمدردی رکھتی ہے۔ اور اسکے لیئے وجہ یہی پیش کیجاتی ہے۔ کہ اگر ایسا نہ ہو تو کیوں ایک آدہ ہمدردی کرنیوالے مسلمان کو بھی اپنا منہ چھپا کر اپنی ہمدردی کا اظہار کرنا پڑتا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اہل اسلام میں سے پانچ معزز ترین ممبران قوم بھی اپنے دستخط سے اس بزدلانہ قتل اور اسپر نمک چھڑکنے والے پیسہ اخبار۔ رہبر ہند وغیرہ کی نسبت اظہار افسوس و نفرت کر دیتے۔ تو جو بدظنیاں کہ اسوقت اہل ہنود میں اُنکی طرف سے پھیلی ہوئی ہیں۔ اُنکا عشر عشیر بھی دکھائی نہ دیتا۔

پیارے ناظرین! ایسے اندھکار کے سمے میں جبکہ جہاں ایک طرف آپ کا بہادر بھائی دہرم پر شہید ہو کر آپ سے ہمیشہ کے لیئے جدا ہو گیا وہاں دوسری طرف قاتل کے ہمقوم صاحبان کیطرف سے اس قسم کا طوفان بے تمیزی آپکے دلوں پر بڑا بھاری دھکا لگاتا ہوگا۔ میں آپکی اس وقت کی حالت کو سمجھ سکتا ہوں۔ اور اسی لیئے آپکو اپنی کمزوری سے خبردار کرنے کے لیئے تیار ہوا ہوں۔ آپکی طبعیتیں قدرتی طور پر جوش سے بھری ہوئی ہیں۔ لیکن یاد رکھو۔ کہ ویدک دھرم برھم دیتا ویاس اور یوگی راج پتنجلی کا دھرم تمہیں بدلہ لینا نہیں سکھاتا۔ یہہ دھرم تبلاتا ہے۔ کہ تلوار کی جے کبھی نہیں ہوگی۔ یہہ پوتر دہرم مہربانی سے اوپدیش کرتا ہے۔ کہ

ہم بلی ہی سر بدی بل ہے

اس لیئے بدلے کا خیال چھوڑ۔ محمدی بھائیوں کی موجودہ سختیوں کی بھی برداشت کرتے ہوئے۔ آنکی سیوا کرنے کے لیئے ہمیشہ طیار ہو من بچن اور کرم سے پرارتھنا کرتے ہوئے کوشش کرو کہ وے جہاد اور غزہ کے خطرناک پاپ سے خبردار ہو کر۔ تلوار اور انسانی بازوں کے سہارے کو جواب دیکر۔ ایک ادویتہ کرموں کے پھل دینے والے آدم برھم کی شرناگت ہونے کے لیئے طیار ہو جاویں پھر سنسار میں محمدی تیغ کی جگہہ ویدک شانتی لیوے۔ تاکہ یہہ مرد بھومی امرت دہام کہلانے کی ادھکاری بنے۔ اور سورگیہ یعنی سکھ اور شانتی کا رخیہ پھیل جاوے گا

ایڈیٹوریل نوٹس

لٹریچر پرچار

پنڈت بھگوان جی دہار نک منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پچھم اُتر دیش نے ایک خاص اپیل آرین ٹریکٹ سوسائٹی کے لیئے شائع کی ہے میرے ناظرین کو معلوم ہے۔ کہ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے وید پرچار فنڈ کے قائم کرتے وقت اُس کے اُدیشوں میں سے تحریر کے ذریعہ سے پرچار کرانا ایک خاص اُدیش قائم کیا تھا اول اپیل میں جو کہ پردہان اور منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی جانب سے شائع ہوئی تھی اس تحریری پرچار پر بڑا زور دیا گیا تھا۔ اور اسکو تکمیل کی منزل پر پہونچانے کے لیئے حسب ذیل چار حصوں میں اُسے تقسیم کیا گیا تھا۔

"(۱) پرچین آرش گرنتھوں کو چھپانا اور انکے سرل اُردو اُدو (ترجمہ) دیش کی مروجہ بھاشاؤں میں شائع کرنا۔

(۲) ویدک اصولوں کے پھیلانے اور مت متانتروں کی پھیلائی ہوئی اودیا کو دور کرنیکی غرض سے چھوٹے چھوٹے رسالے دیش کی مروجہ بھاشاؤں میں چھپوا کر شائع کرنا۔

(۳) ویدک دہرم کے اعلیٰ اصولوں کی بزرگی جتلانے کے لیئے ایک ویدک میگزین انگریزی اور سنسکرت بھاشا میں شائع کرنا۔

(۴) آریہ پرتی ندہی سبھا کے کام کو شائع کرنے اور دہرم کو پھیلانے کی غرض سے ایک ہندی بھاشا کا اخبار جاری کرنا۔"

الغرض میں سے سبھا نے ابھی تک چھوٹے رسالے شائع کرنیکا کام ہی شروع کر رکھا تھا لیکن افسوس کہ باوجود دو سالوں کا عرصہ گزر جانے کے ابتک اچھے رسالوں کی چھپوائی کا ہنوز روز اول ہے لیکن آتما دیش اور دوسرے ہیں تو پہلے بھی ہمارے پور شار تھی بھائی پنڈت بھگوان دین کچھ کچھ اس دشا میں ہاتھ پیر مار رہی کرتے تھے اور اسوقت پنڈت کرپا رام جی نے بہت سے ٹریکٹ چھپوا بھی دیئے لیکن پنجاب میں ابھی تک ٹریکٹوں کے چھپوانے سے متعلق بہت کم کام ہوا ہے سچ پوچھیئے تو جو کچھ ہوا ہے اُسے کچھ کام نہیں کہہ سکتے۔ آمیں سندیہہ نہیں کہ ٹریکٹ لکھنے کے لیئے دیگر بھائیوں کو پریرنا کرتے ہوئے مجھ پر ع خود را فضیحت دیگراں را نصیحت۔ کی مثل صادق آتی ہے لیکن میں جن مشکلوں میں پھنسا رہا ہوں۔ آریہ پبلک اُن سے ناواقف نہیں ہے۔ اس وقت بھی شریر کی نربلتا میرے راستے میں رکاوٹ ڈال رہی ہے۔ ورنہ اس ضرورت کو میں بڑے زور سے محسوس کر رہا ہوں۔ آریہ سماج میں بہت سے بھائی ایسے وِدوان ہیں۔ جو کہ ذرہ سی توجہ سے سرو سادھارن کی گمراہی دور کرنے کے لیئے بہت کچھ لکھ سکتے ہیں۔ اگر اُنمیں سے ہر ایک دو صفحہ روز لکھنے کا بھی پرن کرے تو دو ہفتوں میں بیسیوں ٹریکٹ طیار ہو سکتے ہیں۔ مجھے آشا ہے کہ میری یہ اپیل بیکار نہ جاوے گی اور میرے وِدوان بھائی اس نوبدن کو دیکھتے ہی کام میں مشغول ہو جاوینگے۔

پرچین آرش گرنتھوں کی تلاش

پرچین آرش گرنتھوں کی تلاش آریہ سماج کے مہان اُدیشوں سے ایک ہونا چاہیئے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے بھی وید پرچار فنڈ کے اغراض بیان کرتے ہوئے پرچین آرش گرنتھوں کو چھپوانا اور انکے ترجمہ سرل دیش بھاشاؤں میں شائع کرانا اپنا آدرش اور نشانہ ظاہر کیا ہے۔ اور سچ ہے جس دہارمک سوسائٹی کا سلسلہ سرشٹی کی آدی تک پہونچتا ہے۔ اور جسکی بنیاد دار شنک خیالات پر رکھی گئی ہے۔ اسکو اپنے اندر ولن کی برتری بتا رہی آدرش کرنا ہے۔ لیکن افسوس کہ اس طرف آج تک پوری توجہ نہیں ہوئی۔ ... کام آریہ سماج کے سبھا سدوں کا ہے۔ کہ جہاں کہیں ہوں پرچین گرنتھوں کی تلاش کر کے انہیں سبھا کے دفتر میں بھیجتے رہیں۔ کلکتہ یونیورسٹی میگزین سے انگریزی اخبار نے ایک خاص خبر اخذ کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ منشدن مصر کرت ویدک لیتک ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کو مل گئی ہے۔ آریہ پرتی ندہی سبھا کو ان کی ضرورت نہ تھی ہے۔ اور یہ فرض آریہ پرشوں کا ہے۔ کہ سبھا کے کوشش کو اس طرح سے بھریں۔ کہ کوئی گنجائش شکایت کی اسباب میں باقی نہ رہے۔ لیکن سبھا کے ادہکاری کو بھی اس دشا میں پیش و پیش دمیان دینا چاہیئے مجھے کئی بار راون بہاشیہ کا پتہ لگا۔ اور اسکی نقل حاصل کرنے کی کوشش بھی کی چاہی لیکن دہن کا سوال ہمیشہ مجھے پست ہمت کر دیتا رہا۔ وید اور وید انگ تو ایک طرف رہے۔ اوپانگوں کے بھی بہت سے بھاشیہ جنکا ذکر کرسوامی جی نے اپنے گرنتھوں میں کیا ہے پورے نہیں ملتے۔ اگر ہر ایک آریہ پرش یہ پرن کر لیوے۔ کہ جہاں کہیں سنسکرت گرنتھ

ہوجائیگا۔ وہ ضرور اُنکی پڑتال کریگا۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں منصفانہ نتیجہ برآمد ہونا ممکن ہے۔

شیوگری شانتی آشرم گجرات (پنجاب)

میرے پاس ایک چھپا ہوا پرچہ شیوگری کو ہندی اور اردو زبانوں میں پہونچا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوامی شگن چند جی جنہوں نے کچھ عرصہ سے اپنے نام کے ساتھ یوگی لکھنا شروع کردیا ہے۔ اپنے گرو شیوگری جی کی یادگار میں ایک آشرم کھولنا چاہتے ہیں۔ اپنے گورو کی یادگار قایم کرنیکا خیال فی زمانہ بہت اچھا سمجھا جاتا ہے۔ اور پھر اگر کسی واقعی نیک کام کے لیئے ایسی یادگار قایم کیجاوے۔ تو اُس کی خوبی میں کسی کو تامل نہیں رہتا۔ اِس یادگار کے اغراض جو بیان کیئے گئے ہیں۔ وہ نہایت ہی عُمدہ ہیں گو آئندہ سوال ہو کہ آیا اُن اغراض کے پورا کرنے میں کہاں تک کامیابی ہوسکیگی جب میں نے اشتہار کو ہاتھ لگایا تو مجھے امید نہ تھی کہ سنسکرت کی اُنتی کی نسبت اُسمیں کوئی خیال پایا جاویگا۔ کیونکہ ایک مرتبہ باہمی گفتگو میں سوامی شگن چند جی نے بتلایا تھا۔ کہ وے اپنے لیئے سنسکرت جاننے کی کچھ ضرورت نہیں سمجھتے لیکن مجھے کیسی حیرانی لیکن بیحد خوشی ہوئی۔ جبکہ مینے پڑھا کہ "پراچین رشیوں کی ریتی اور اُتساہ سے منن لکھت ودیا اور سنسکرت کا پربندھ ہوگا" لیکن یہہ خوشی پھر یاس سے بدل گئی جب دیکھا کہ ہندی گورمکھی اردو آدی کا سمبندھ برہمہ ودیا اور یوگ ابھیاس کے ساتھ جوڑا گیا ہے شیوگری جی اگر پورن یوگی تھے۔ جیسا کہ بتلایا جاتا ہے۔ تو اُنکو تو کسی یادگار کی ضرورت نہیں ہاں اگر ویدآدی ست شاستروں کی باقاعدہ تعلیم کا پربندھ آشرم میں ہوتا تو یادگار کے کچھ معنے ہوتے۔ لیکن میں بھولتا ہوں۔ جب اِس آشرم کے آچاریہ سوامی شگن چند جی بذاتِ خود ابھی تو وید اور ویدانگوں کا پٹھن پاٹھن مشکل ہے۔ کیونکہ سوامی صاحب خود سنسکرت بھاشا سے شاید معمولی سی واقفیت رکھتے ہیں۔ یہہ دقت تب دور ہوسکتی ہے۔ جبکہ سوامی صاحب کسی سنسکرت کے ودوان سنیاسی کو آشرم کا جانشین آچاریہ بنادیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ سوامی صاحب میرے اِس نویدن پر وچار کرکے کوئی ایسا پربندھ کرینگے جس سے کہ لوگ سادھن کے ساتھ ساتھ سادھو لوگ کو ویدآدی ست شاستروں کے سمجھنے کی شکتی حاصل ہوجاوے۔

لواہ سمبندھی وگیاپن

پرچارک میں آئے دن لواہ سمبندھ کے متعلق جو نوٹس نکلتے رہتے ہیں۔ اُنمیں عموماً اِس قسم کی شرائط درج ہوتی ہیں جنکا کہ آریہ سماج کی ویدک سے روز کھنڈن ہوتا ہے ایک جنم انوسار ورن بیوستھا قایم کرنے کا مرض ہی کچھ کم نہیں۔ اور جب اُس کے ساتھ ڈہائی گھر۔ پانچ گھر۔ بوجاہی۔ باہری سرین۔ اگروال۔ وغیرہ کی شرط لگائی جاتی ہے۔ تو گُن کرم انوسار ورن بیوستھا قایم کرنیکا سوال زیادہ سے زیادہ دور چلا جاتا ہے۔ میرا ذاتی طور پر اِن نوٹسوں کیساتھ بالکل اتفاق نہیں ہے۔ اور عملی طور پر میں اپنے متعلق ہرگز گوارا نہیں کرسکتا۔ کہ اِس قسم کی بندشیں قایم رہیں۔ پھر سوال یہہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ میں اپنے اخبار میں اِس قسم کے نوٹسوں کے شایع ہونیکی اجازت کیوں دیتا ہوں؟ میرا جواب صاف ہے میں دیکھتا ہوں کہ اول تو بہت کم آریہ بھائی اسقدر اخلاقی دلیری رکھتے ہیں۔ کہ ہر ایک قید سے یکلخت آزاد ہوجاویں لیکن بڑی عمر میں بیواہ کرنا اور ایک محدود حلقے میں گُن کرم سوبھاؤ کی پڑتال ضروری سمجھنے۔ اور دیگر رسموں سے پرہیز کرنا چاہتے ہیں۔ دوسرے بہت سے آریہ سماج کے ممبر ہوتے ہوئے بھی اِس قسم کی اصلاحیں کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے ہر آدمی کی سہولیت کے لیئے میں اِس قسم کے نوٹسوں کے لیئے اپنے کالم کھولے ہوئے ہیں۔ لیکن باایں ہمہ میں برابر اپنے خیالات صاف طور پر کئی بار ان کالموں میں ظاہر کرچکا ہوں۔ نہ صرف یہی بلکہ نوٹس دہندگان کو وقتاً فوقتاً پرائیوٹ تحریر کے ذریعہ ایسی نامناسب قیود سے آزاد ہونیکی تحریک کرتا رہا ہوں۔

بھارت ورش کی ایک بھاشا

یہہ سوال مدت سے معرض بحث میں اٹکا ہے۔ کہ بھارت ورش کی زبان کونسی ہوسکتی ہے۔ چونکہ یورپین تہذیب کا پہلا اثر بھارت ورش پر کلکتے سے شروع ہوا تھا۔ اِس لیئے اِس بحث کے پہلے پہل چھیڑنے والے بھی بنگالی صاحبان ہی تھے۔ انکی آنکھیں انگریزی زبان کی ظاہری ٹیپ ٹاپ نے ایسی چوندھیادی تھیں کہ انہیں انگریزی کے سوا کچھہ سوجھتا ہی نہ تھا۔ یہہ اثر رفتہ رفتہ اور صوبہ جات میں بھی پہونچا۔ یہانتک کہ انگریزی تعلیم یافتہ صاحبان کا خیال پختہ ہو گیا کہ کوئی بھی اصلاح خواہ دہارمک ہو خواہ پولیٹکل یا راج نیتک ہو نہیں سکتی۔ جبتک کہ انگریزی

کُل بھارت ورش کی بول چال کی بھاشا نہ بنجاوے اس لغو خیال کو مہرشی دیانند کی زبردست آواز نے حرکت دی۔ بھارت نوجوانوں نے حیرت سے معلوم کیا کہ اعلیٰ خیالات کو ملک میں جگہ دینے کے لیئے انگریزی تعلیم کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تجربے نے بتلایا کہ انگریزی کُل دیش کی بھاشا بن نہیں سکتی۔ بنگال میں بھی خیالات نے پلٹا کھایا۔ اور بنکم چندر نے بنگالی بھاشا میں نئی روح پھونک کر دکھلادیا کہ دیش بھاشا دیش کے ہی خزانوں سے بن سکتی ہے۔ اسوقت لوگوں کا خیال مستحکم ہو چلا ہے کہ بھارت ورش کی بول چال کی آئندہ بھاشا ایسی ہوگی۔ جسمیں کہ علاوہ اور بھاشاؤں سے مدد لینے کے سنسکرت زبان کا بڑا بھاری حصہ ہوگا۔ یہ ممکن ہے کہ حروف دو قسم کے استعمال کیئے جاویں۔ کوئی فارسی حروف استعمال کرے اور زیادہ حصہ ملک کا سنسکرت اکشر استعمال کرے لیکن اسمیں شک نہیں کہ دیوناگری بھارت ورش کے کایا پلٹنے میں آئندہ زمانے میں بڑا بھاری حصہ لیگی۔ اس مضمون پر پنجابی ہفتہ وار لاہور میں بڑی سنجیدہ بحث ۲۷۔ فروری ۰۹ء کے پرچے میں کیگئی ہے۔ ہمارے ہمعصر نے کُل بحث کا نتیجہ یہہ نکالا ہے۔ کہ انگریزی ہماری بھاشا نہیں بن سکتی۔ اور اسکے لیئے بڑی بھاری دلیل وہ ہے۔ جو کہ بمبئی کے ایک مشہور محقق نے پیش کی ہے۔ تجربے نے بتلادیا ہے کہ بھارت ورش کی سترلونکی بھاشا۔ سوائے دیوناگری کے (جسے ہندوستانی بھی کہدیتے ہیں) اور کوئی نہیں ہوسکتی۔ بدیشی پیوند ہزار لگایا جاوے تاہم ماتاونکی بول چال کا اثر سنتان پر ضرور ہی ہوتا ہے۔ میں اپنے پاٹھک گنونکی توجہ اس لیئے دیوناگری بھاشا کی اُنتی کی طرف بڑے زور سے کھینچتا ہوں۔

دھرم اور چوا

میرے پاس کچھ عرصہ سے ایک اشتہار آیا پڑا ہے۔ جسپر بوجہ میری عدیم الفرصتی کے کچھ رائے زنی کرنیکا موقع نہیں ملا تھا لیکن اسی عرصے میں وہ نوٹس چھپے آریہ ورت دانا پور۔ آریہ بھاشکر۔ آریہ سماچار میرٹھ۔ آدی آریہ سماجک سماچار پتروں میں اولوکن کیا۔ نوٹس لالہ گنیشی لال رئیس جیند وسی کیطرف سے ہے جسمیں اُس شخص کے لیئے پانچسو روپیہ انعام تجویز کیا گیا ہے۔ جوکہ مورتی پوجن کا ودہان اس ریتی سے سدھ کردے کہ بید کے فلاں منتر میں ایشور کی اس قسم کی پرتما بناکر اسکی پوجا کرنا لکھا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسے نوٹسوں سے سوائے اسکے اور کیا ظاہر ہوسکتا ہے کہ بھارت سنتان دھارمک وشیوں اور دارشنک سدھانتونکی اور پور کے بھنور میں گھسنا ہی اپنا دھرم بھاؤ سمجھنے لگ گئی ہے۔ میری صاف تحریر سے ممکن ہے کہ لالہ گنیشی لال جی کی طبیعت کو صدمہ پہونچے اور یہہ ممکن ہے کہ بہت سے آریہ سماجک بھائی کسی قدر رنجیدہ خاطر بھی ہوں لیکن ایسے گمبھیر اور عالمگیر معاملات میں اس قسم کی نازیبا تحریکوں کی پرواہ کرنے سے بڑا بھاری نقصان ہونے کا احتمال ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی پورانک بھائی اسیطرح کا نوٹس دیکر (جو اکثر دیے گئے ہیں) چھ مہینوں کی میعاد کے بعد کہدے کہ مورتی پوجا سدھ ہوگئی۔ تو کیا آپ پرمیشور کی پرتما بناکر پوجنا مان لینگے؟ ہرگز نہیں۔ اور اگر چھ مہینے تک کوئی بھی پورانک پنڈت نہ بولا تو کیا آپ کو یقین ہے کہ کُل کے کُل ہندو مورتی پوجن چھوڑ دینگے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ بجائے ۵۰۰ روپیوں کا ایسا اشتہار جاری کرنیکے آپ بھی ۵۰۰ روپیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اُتر دیش کے سپرد کر دیویں۔ تاکہ ایک لائق اپدیشک ایک سال تک کام کرکے سینکڑوں گمگشتہ آتماؤں کو راہ راست پر لاکر ویدک دھرم کی اُنتی کرسکے۔

ساماجک سنشودھن پر ایک پولیٹیکل لیڈر کی رائے

پولیٹیکل سُدھار اور بھارت اُدھار کی پکار دیش میں چاروں اور گونج رہی ہے۔ اور کہا یہہ جاتا ہے۔ کہ اسوقت ہزاروں بہادر اپنے پولیٹیکل حقوق حاصل کرنے کے لیئے جان تک قربان کردینے کے لیئے طیار ہیں۔ یہہ بہادری کا صرف دعوٰی ہی دعوٰی ہے۔ کیونکہ برٹش راج میں جبکہ خاص حد تک گیان اور کرم کی پوری آزادی ہر شخص کو حاصل ہے۔ حب الوطنی اور قربانی کا اظہار بہت آسان ہے۔ البتہ اگر اس دعوٰی کی آزمائش کا موقع ملسکتا۔ تو ضرور کسی واقعی نتیجے پر پہونچنا ممکن تھا۔ اگر گورنمنٹ وقت کی طرف سے سودیش کے موجودہ پولیٹیکل رہبروں پر ظلم اور تعدی ممکن ہوسکتی۔ اگر دیش بھگتی میں اپنی پتنی اور بچوں سے بچھڑنے کی ضرورت پڑتی۔ تب معلوم ہوجاتا۔ کہ آیا موجودہ دیش اودھار کی پولیٹیکل پکار میں کچھ جان بھی ہے یا نہیں۔ میرا اپنا یہہ خیال پختہ ہے۔ کہ آتمک اور اُسکے بعد ساماجک سنشودھن بنا راج نیتک (پولیٹیکل) سنشودھن ناممکن ہے۔ اور چونکہ اسوقت کے پولیٹیکل رہبروں کی کثرت آتمک اور ساماجک اُنتی کے اصل اصول سے ناواقف ہے۔ اس لیئے اُن سے پولیٹیکل سُدھار کی بھی کوئی امید نہیں

رکھنی چاہیئے۔

یہہ امر مسلمہ ہے کہ اسوقت بھارت ورش کے پولیٹیکل ریفارمروں میں بابو سریندر ناتھ بنرجی کا نمبر اول ہے۔ بابو سریندر ناتھ اعلیٰ درجہ کے آزاد طبع اور بہادر پولیٹیشن سمجھے جاتے ہیں میں اپنے ناظرین کو دکھلانا چاہتا ہوں کہ ہمارا اول درجہ کا پولیٹیکل لیڈر ساماجک سنشودھن کی نسبت کیسے خیالات رکھتا ہے۔ بابو سریندر ناتھ بنرجی اپنے اخبار "دی بنگالی" میں لکھتے ہیں "ہماری صلاح ان لوگوں کے لئے جو ساماجک سنشودھن (سوشل ریفارم) میں حصہ لے رہے ہیں یہہ ہے کہ وے اپنے اصولوں کی مدد میں پورانے خیالات کے رہبروں یعنی بڑے شاستری پنڈتوں کی ایک مضبوط جماعت پیدا کریں۔ ہمارے اندرونی گرہستھ کے دائرے میں انکا رسوخ بڑا بھاری ہے۔ ہماری قوم کی مستورات پر وے بڑی اثر ڈال سکتے ہیں۔ اور ہم خواہ کچھ ہی کہیں۔ ہماری استریاں ہی ساماجک معاملات میں ہمیں رہبر خیالات کی ہیں جبکہ کوئی بیاہ یا شرادھ کا موقعہ آتا ہے تو خاندان کی دادی گرہستھ کے دائیرے کی رہبری کے جائز اختیارات پر متمکن ہوتی ہے۔ اور تمام مرد اور عورتیں خواہ ریفارمر ہوں خواہ ریفارم کے برخلاف ہوں۔ چپ چاپ انکی پیروی کرتے ہیں۔ ہمیں اپنی مستورات کے خیالات تک ریفارم کے خیالات پہونچانے چاہئیں اور یہہ خیالات ان تک بذریعہ ان اشخاص کے پہونچ سکتے ہیں۔ جنکا کہ انپر رعب ہے بذریعہ انکے شکشا دینے والوں کے جو کہ باعتبار اپنے ادھکار کے متبرک سمجھے جاتے ہیں۔ وے (یعنی پورانے پنڈت) رفتہ رفتہ ساماجک سنشودھن کے خیالات کیطرف لائے جانے چاہئیں۔ انکے درمیان ایک جماعت (سنٹرل ریفارم) ساماجک سنشودھن کے حق میں پیدا کیجانی چاہیئے"۔ بابو سریندر ناتھ کی اس تحریر کو دیش کے ہندو اخباروں نے قابل غور بیان کیا ہے۔ اور میری رائے میں بھی یہہ عبارت ہندو سوسائٹی کے بڑے بھاری فکر اور غور کی مستحق ہے۔ صرف اس لئے نہیں کہ اسکا لکھنے والا ایک مشہور پولیٹیکل لیڈر ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اس سے ہمارے بڑے سے بڑے پولیٹیکل لیڈروں کی اندرونی اخلاقی دلیری کا اظہار ہوتا ہے اور ساتھ ہی اس سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے پولیٹیکل لیڈر ساماجک سنشودھن کی نسبت کیسے غلط خیالات رکھتے ہیں۔ پورانے ہندو پنڈت ایک خاص خیال کے پیرو ہیں۔ وے اپنا ادھکار استری جاتی پر سے کم ہونا کبھی سویکار نہ کرینگے۔ اگر ساماجک سنشودھن کا خیال واقعی ہے تو کیوں ہمارے ریفارمر سچائی سے پورانے پنڈتوں کو ذریعہ بنانے کے خود استری جاتی کو شکشا سے مستفیض کریں۔ تاکہ انمیں نیک اور بد ستیہ اور استیہ میں تمیز کرنیکا مادا پیدا ہو۔ جس کام کے کرنیکا فرض ہمارا اپنا ہے۔ اسے دوسروں پر چھوڑنا اور پالیسی سے کام لینا بزدلوں کا کام ہے۔ اگر ساماجک سنشودھن کی واقعی ضرورت ہے۔ توکیوں نہ مردانہ وار کام کیا جاوے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ جو لوگ ساماجک سنشودھن میں ایسے کائر ہیں۔ وہ پولیٹیکل ریفارم کے میدان میں اڑے وقت کیسے کام آسکتے ہیں۔ جو گھر کی تھوڑی سی تکلیف سہتے ہوئے بھی خود برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ راج نیتک کاموں میں جو سختیاں جھیلنی پڑینگی انہیں کیسے برداشت کر سکیں گے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب تک ہمارے دلوں میں دھرم ویر پیدا نہیں ہوتے۔ تب تک پولیٹیکل آزادی کا دم مارنا عبث ہے۔

ریویو

ناری بھوشن مصنفہ لالہ برندابن جی سابق منتری آریہ سماج کاشی پور (ممالک مغربی شمالی)

ضخامت تقریباً ۱۲۵ صفحہ قیمت صرف ۲ر

دیش میں چاروں طرف استری شکشا کی ضرورت کو لوگوں نے محسوس کر لیا ہے۔ اور جابجا استری پاٹھ شالائیں قائم ہو رہی ہیں۔ ان شالاؤں میں ابتدائی جماعتوں کی لڑکیوں کو تعلیم دینے کے لئے کئی عمدہ پستکیں طیار ہو چکی ہیں۔ جو کہ ان شالاؤں میں جاری بھی ہیں۔ لیکن بڑی عمر کی لڑکیوں کو امور خانہ داری صنعت و حرفت وغیرہ امور سے اچھی طرح پر واقف کرنیکی کسی مصنف نے آج تک پوری کوشش نہیں کی۔ جو کتابیں ہماری بنگالی یا گجراتی لٹریچر کی اسکے بہتر ترجمے ہوئی پائی جاتی ہیں۔ انمیں ایک بھاری نقص یہہ ہوتا ہے کہ پنجاب اور ممالک مغربی و شمالی کی استریوں کے حسب حالات وہ پستکیں نہیں لکھی جاتیں۔ علاوہ اس کے استریوں میں آریہ دھرم کا انکر نہ

جہہ سکتا۔ کیونکہ مصنف کو بھی پالیسی کتاب کے
لکھنے اور چھوٹے معنوں میں کتاب کو ہر دلعزیز
بنانے کے لیئے دہرم وشئے میں خیالات کو پلٹا دینے
کے لیئے نیوٹرل پائی جاتی ہے۔ اس نیوٹرل
پالیسی کا اثر یہہ ہوتا ہے۔ کہ کوئی بھی ستری
سلف سٹڈی سے آریہ خیالات کو بہ آسانی انکی
کتابوں کے پڑہنے سے جذب نہیں کر سکتی
پستک زیر ریویو میں یہہ بات بالکل نہیں
عام فہم اور گفتگو کے پیرایہ میں مصنف نے
آریہ خیالات کا ایسا ڈہانچہ رچا ہے۔ جو کہ نہ صرف
استریوں کے لیئے دلچسپ ہی نہیں بلکہ انکے
خیالات کو پلٹا دینے کے لیئے عین مناسب اور
بہتر ہے۔ نثار یک آتمک۔ ساماجک۔ اروگتا
بھوجن۔ پرسوت سنسکار۔ بچوں کی پرورش
تیج تیوہاروں کا منڈن۔ جھوٹے تیوہاروں کا
کھنڈن۔ دہرم کرتب۔ اوپدیش۔ سادہو
برہمن گورو وغیرہ وغیرہ ۱۴ مفید وشئے اس
اتم اور مفید پستک میں درج ہیں۔ بھاشہ
سرل۔ طرز عمدہ اور دلچسپ ہے۔ ہمارے وچار
میں دیش بھر کی شالاؤں میں اس پستک کو
جاری کرنے اور ٹیکسٹ بک بنانے کی
ستری شکشا کے حامیوں کو ضرور کوشش
کرنی چاہیئے۔ بالغ یا شادی شدہ ستریوں کو
یہ پستک ضرور ہی پڑہنی چاہیئے۔ امید ہے
کہ پبلک ضرور مصنف کے پرشرم کو اس
پستک کی قدردانی سے سپھل کریگی۔ چھپائی
اور کاغذ نہایت عمدہ ہے مطبع ست دہرم
پرچارک جالندھر سے یہہ پستک ملسکتی ہے۔

اعلان

پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر "شہید" کی
کل تصانیف مطبع ہذا سے ملسکتی ہیں۔ مینیجر

پرشنوتر

پرشن

مجھی یہہ شنکا ہے کہ مکتی میں جیو کس طرح آنند
میں رہتا ہے جبکہ قاعدہ ہے۔ کہ بلا بیرونی
اندریوں کے جیو کو گیان کسی قسم کا نہیں
ہو سکتا۔ اور مکتی میں صرف جیو ہی رہتا ہے
اور پورب جنم کا حال معلوم نہیں رہتا۔ اس سے
ثابت ہے۔ کہ مکتی میں جیو بالکل اندہکار میں پڑا رہتا
ہے۔ کرپا کر کے یہہ سمجھا دیجیئے گا۔ کہ اصل معاملہ
کیا ہے۔

آپ کا داس
گنگا سہائے مختار عدالت
کلکٹری فوجداری دہماسد آریہ سماج بلند شہر

اوتر

پرشن یہہ ہے کہ مکتی میں جیو آتما آنند میں
رہتا ہے یا نہیں۔ ویدک دہرم کا جواب ہے
کہ مکتی اوستھا میں جیو آتما پرمانند سوروپ پرماتما
کو النگھن کرتا ہوا پرم آنند کو پراپت رہتا ہے
اس خیال کے کھنڈن کے لیئے پرشن کرتا کی
یکتی حسب ذیل ہے۔ (۱) بلا بیرونی اندریوں
کے جیو کو گیان کسی قسم کا نہیں ہو سکتا۔
(۲) اور مکتی میں صرف جیو ہی رہتا ہے جس سے
شاید یہہ مراد ہے کہ بیرونی اندریاں اس کے
ساتھ نہیں ہوتیں۔ (۳) اور پورب جنم کا
حال معلوم نہیں رہتا۔ اس لیئے بقول پرشن
کرتا "ثابت ہے کہ مکتی میں جیو بالکل اندہکار
میں پڑا رہتا ہے۔"

پرشن کرتا کی یکتی کے ایک انگ کو جدا جدا
پڑتال کرنے پر معلوم ہوگا۔ کہ غلط دعوے
قایم کرنیکی وجہ سے انکو غلط نتیجے پر پہنچنا
پڑا ہے۔ (۱) بیرونی اندریوں سے اگر مراد
ستھول شریر سے ہے تو سوپن اوستھا میں
بنا ستھول اندریوں کے بھی جیو آتما کا مالک
بیوہار جاری رہتا ہے۔ گیان کی سادہن
کوئی بدہی ہے نہ کہ ستھول اندریاں اور
بدہی من کی ہی ایک برتی کا نام ہے
پس ثابت ہوا کہ گیان حاصل کرنے
کے لیئے بیرونی اندریاں خاص حالت
میں (یعنی ستھول شریر کی جاگرت اوستھا
میں) صرف سادہن ماتر ہیں۔ اس گیان
کا نواس ستھان بدہی ہے۔ اور گیان سوپن
اوستھا میں بھی برابر ہوتا رہتا ہے۔ (۲) دوسرا
دعوےٰ بھی غلط ہے۔ کہ مکتی صرف جیو رہتا
ہے۔ پرشن کرتا کی مراد سے یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ جیو کا کیول استیتو (ہستی) ماتر رہتا ہے
یہہ سرو تنتر سدہانت ہے کہ سوابھاوک گن
گنی سے کبھی جدا نہیں ہوتے۔ کاریہ روپ
بدہی کے ذریعہ جیو کی گیان حاصل کرنے
کی شکتی ہی گیان حاصل کرتی ہے۔ کاریہ شریر
تو کشن کشن میں نشٹ ہوتا جاتا ہے۔ ڈاکٹروں
کا قول ہے کہ گیارہویں سال سارے سب پرمانو
نئے ہو جاتے ہیں۔ پس حاصل کیا ہوا گیان
جیو آتما میں رہتا ہے۔ جیسے سوابھاوک گن
کہ اسکے ساتھ رہتے ہیں۔ اس وشئے میں پرشن
کرتا کو چاہیئے کہ مہرشی دیانند سرسوتی کے ستیارتھ پرکاش
کے نویں سمولاس میں مکتی سندھ کا مضمون
غور سے پڑہیں۔ ستیارتھ پرکاش چوتھا ایڈیشن
کے صفحہ ۲۳۸ پر لکھا ہے "(پرشن) مکت جیو کا

متعلق شریر میں رہتا ہے وہ نہیں۔ (ادتر) اہنیہ رہتا (پرشن) پھر وہ سکھ اور آنند بھوگ کیسے کرتا ہے۔ (ادتر) اسکے ستیہ سنکلپ آدی سوابھاوک گن سامرتھ سب رہتے ہیں جو انگ نہیں رہتا" اس کے بعد مہرشی نے ارش گرنتھوں کے اس وشے میں پرمان دیئے ہیں۔

(۳) پورب جنم کا حال معلوم نہیں رہتا۔ اول تو معلوم نہیں کہ اس دعوے سے کیا سدھ ہوتا ہے۔ اگر بغرض محال مان بھی لیویں کہ پورب جنموں کا حال معلوم نہیں رہتا تو یہ آنند کے بھوگنے میں معلوم نہیں کیا رکاوٹ پرشن کرتا نے سمجھی ہے۔ لیکن صاحب یہ دعوی ہی غلط ہے یوگی کو پورب جنموں کا گیان ہوتا۔ ہر ایک رشی نے مانا ہے۔ پس پرشن کرتا کی شنکا کا سمادھان ہو گیا۔ اور سدھانت یہ نتیجہ ہوا کہ مکتی میں جیواتما کے ستیہ سنکلپ اور گن بنے رہنے سے جیواتما مکتی کے آنند کو بھوگتا ہے۔ اور اندھکار میں پڑا نہیں رہتا۔

ایڈیٹر

سوالات

بموجب آریہ سماج کسی ایشور اننت۔ دیالو نیاکار۔ سروگیہ۔ سرشکتیمان سرو ویاپک مانا جاتا ہے۔ اور سرو ویاپک سے آریہ سماج کی یہ مراد بتائی جاتی ہے۔ کہ ایشور ہر ایک پدارتھ میں بذات خود موجود ہے۔ نہ کہیں کم اور نہ کہیں زیادہ۔ اس سے ذیل کے سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

(۱) جبکہ مانا جاتا ہے۔ کہ ایشور اننت یعنی غیر محدود ہے تو وہ کس طرح سے ایک چھوٹے سے محدود ذرے میں آسکتا ہے۔ اور ایک ہی وقت میں ایک ہی شے کس طرح دو یا زیادہ مختلف جگہوں میں مساوی طور پر موجود ہو سکتی ہے۔

(۲) اگر ایشور سرو ویاپک ہے تو اسکے جملہ اوصاف سرو ویاپک ہونگے۔ مگر اگر کسی وستو (مثلاً قلم یا دوات وغیرہ) کی طرف غور سے دیکھتے ہیں تو ہمیں کوئی بھی وصف ایشور کا اسمیں ثابت نہیں ہوتا۔ اس سے صاف یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ یا تو ایشور سرو ویاپک نہیں ہے اور اگر ہے تو اسمیں دیالتا نیاکاریتی وغیرہ اوصاف نہیں ہیں۔ (۳) بموجب اصول آریہ سماج کے ایشور اور مادہ دونوں انادی ہیں گویا ایشور اور مادہ کا سمبندھ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ تک رہیگا۔ یعنی یہ کہ ایشور نہ تو کبھی مادہ سے علیحدہ تھا۔ نہ ہوگا۔ اور نہ ہی ہو سکتا ہے تو پس اسطرح ماننے میں کیا دوش ہے کہ ایشور مادہ سے علیحدہ کوئی ہستی نہیں ہے۔ بلکہ صرف ایک طاقت یا صفت مادہ کی ہی ہے۔

مہربانی کرکے کوئی آریہ سجن مرقومہ بالا اعتراضات کا بحوالہ مستند کتب و دلائل جواب دیں۔ اگر بذریعہ پرتیکشل کے جواب دیا جاوے تو اور بھی اچھا ہوگا۔

آپکا داس
موتی رام پلیڈر۔

جواب

پرشن کرتا مہاشہ نے دیاپک کے جو ارتھ کئے ہیں۔ اُنمیں اگر غلطی نہ ہوتی تو کوئی بھی پرشن اُتپن نہ ہوتا۔ "ایشور ہر ایک پدارتھ میں دیاپک ہے" یہ آریہ سماج کا سدھانت ہے پرشن کرتا کی "بذات خود موجود" ہونے سے نہ معلوم کیا مراد ہے۔ اگر یہ مراد ہے کہ ایشور دیاپک ہے تو ٹھیک ہے۔ اگر یہ مراد ہے کہ ہر ایک پدارتھ ہی پرمیشور ہے تو آریہ سماج کا ایسا سدھانت نہیں ہے "نہ کہیں کم نہ کہیں زیادہ" یہ الفاظ زیادہ دھوکے میں ڈالنے والے ہیں۔ اگر آریہ سماج پرمیشور کو ساکار مانتا تو ضرور اعتراض قائم ہو سکتا کہ محدود چیز جب ایک پدارتھ میں محدود ہو گئی تو پھر دوسری جگہ کس طرح اسی وقت موجود ہو سکتی ہے۔ لیکن پرمیشور نراکار ہے۔ (۱) آکاش ویاپک ہے۔ اور ہر جگہ میں ہر چیز میں ایک ہی طرح پر موجود ہے۔ اسی طرح پرماتما سوکشم ہونے کی وجہ سے ہی ہر ایک چیز میں موجود ہے۔ اسکا سوکشم ہونا ہی دلیل اسکے نراکار ہونے کی ہے۔ ایک محدود ذرے میں ایشور کی موجودگی سے یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ایشور محدود ہو گیا۔ بلکہ جس طرح آکاش گھڑے میں موجود ہونے سے خود محدود نہیں ہوتا۔ اور ہر ایک چیز میں یکساں ویاپک ہے۔ اسی طرح پرماتما جو کہ آکاش سے بھی سوکشم ہے۔ ہر ایک چیز میں یکساں موجود ہے۔

(۲) آپنے مثال ٹھیک نہیں لی۔ اس لیئے بھرم میں پڑ گیا ہے۔ سمندر کی مثال لیجئے۔ پرماتما سمندر میں ویاپک ہے۔ مع اپنے کل اوصاف کے۔ اب آپ کہیں گے کہ سمندر میں نیاء کہاں ہے یہی آپکی غلطی ہے۔ پرماتما سمندر نہیں ہے بلکہ سمندر میں ویاپک ہے۔ اس لیئے سمندر کے پانی میں نیاء نہ ہونے سے پرماتما کی عدم موجودگی ثابت نہیں ہوتی۔ لیکن کیا آپ نے سمندر کے جوار بھاٹے میں پرماتما کا نیاء بھی کبھی معلوم نہیں کیا کیا جہاز میں چڑھ جانے سے پرماتما کے اٹل نیم بدل جاتے ہیں۔ دوات قلم کے اندر بھی غور سے

دیکھئے تو انکی بناوٹ ظاہر کر رہی ہے کہ کسی باقاعدہ دماغ سے نکلی ہوئی ہے۔ وہ باقاعدہ انسانی دماغ کہاں سے روشنی پاتا ہے جو پرماتما کے اننت نیموں سے جو کہ سرشٹی میں عمل رہے ہیں۔ آریہ سماج پرمیشور کو مادی دنیا سے علیحدہ ایک چیتن شکتی مانتا ہے۔ نہ کہ مادہ کو ہی پرمیشور سمجھتا ہے۔ بجلی ہر ایک شے میں ویاپک ہے لیکن اسکا اظہار خاص اصولوں پر مبنی ہے۔ اسی طرح پرماتما ہر ایک چیز میں ویاپک ہے لیکن اسکی موجودگی کا اظہار بھی خاص اصولوں پر مبنی ہے۔

(۳) بجلی ہر ایک چیز میں موجود ہے لیکن کیا یہ ضرورت ہے کہ ہر ایک چیز کو ہی بجلی مان لیویں۔ آکاش ہر ایک چیز میں موجود ہے لیکن کیا ضرورت ہے کہ ہر ایک چیز کو آکاش ہی مان لیویں۔ پرماتما ہر ایک مادی چیز میں موجود ہے۔ اور چونکہ مادہ بذات خود بن نہیں سکتا اسلئے ماننا ہی پڑتا ہے کہ ایک مہان چیتن شکتی اسکو نانا روپ دھارن کرانے والی موجود ہے۔

لوکل

پرسوں اتوار بیتا ایک جلسہ آریہ سماج مندر میں منعقد ہوا۔ اور پرارتھنا کے علاوہ بابو بنشی رام جی نے ایک موثر اپدیش آتمک بل پر دیا اور اپدیش ایسا موثر تھا کہ شروتا گن اسوقت بے حس و حرکت مانو دیوار دکھلائی دے رہے تھے۔ ایک طرف سے بارش اپنا خوب آنند دکھا رہی تھی۔ جو خاطر خواہ ہو گئی۔

منگلوار کو ماسٹر منشی رام جی لاہور سے تشریف لائے شام کو آریہ سماج مندر میں انکا لیکچر آریہ دھرم

کے شہید پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی یادگار کے لئے اپیل کی جبکہ آنا فانا میں ۱۵۰ روپیہ نقد و وعدہ چندہ لکھا گیا حاضری قریباً دو ہزار کے تھی۔ مگر پہلی ہوک میٹنگ میں بہت حاضری تھی۔ اگر اسوقت اپیل ہوتا تو قریباً دو ہزار روپیہ کے جمع ہونے کی امید تھی۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگار کی رائے کا ذمہ دار نہیں

پنڈت لیکھرام کی یادگار

پریہ ور مہاشہ ایڈیٹر۔ نمستے

پنڈت لیکھرام کی موت کے قومی موت ہونے میں ہندو ماتر متفق ہے۔ انکی یادگار قائم کرنے کے لئے اسوقت تک جو جو تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ انکے ساتھ میری رائے میں دو اور تجویزیں بھی عمل میں لانی چاہئیں۔

اول) ۶ مارچ کو جس طرح سے سوامی جی کے دیہانت ہونے کے دن سماجوں میں خاص جلسے ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے ہر سال سماجوں میں خاص جلسہ ہوا کرے جسمیں قومی شہیدوں کے جیون چرتر کا پاٹھ ہوا کرے۔

دوم۔ آریہ سماج کے زیر اہتمام جتنے سکول اور کالج ہیں۔ اس تاریخ کو بند ہوا کریں۔

راقم
دیوراج از جالندھر

برہمچریہ کی ودھی اور سوامی دیانند کی رائے

سلسلہ کیلئے دیکھو نمبر ۱۹ علم

برہمچریہ کی تعلیمی زندگی ایک برہمچاری کا خرچ تعلیم [illegible] پڑھنے سے لیکر وید ودیا ادھیاین کرنے تک یکساں ہوا کرتا تھا یعنے دوسرے لفظوں میں برہمچاری لوگ اپنے ماتا پتا کے لئے دو بھر و وبال نہیں ہوا کرتے تھے۔ اور نہ ہی استاد (ادھیاپک) تنخواہ کے غرور میں ہوا کرتے تھے۔ کیونکہ برہمچاری بھکشا مانگ کر اپنے استاد کے سامنے پیش کیا کرتا تھا۔ پہلے گرو کو کھلا کر پیچھے آپ کھایا کرتا تھا۔ اسیوجہ سے طالب علم اور استاد کا رشتہ زمانہ حال کی طرح سکول کی چاردیواری تک محدود نہیں ہوا کرتا تھا یا سکول کی تعلیمی زندگی پر ہی ختم نہیں ہو جاتا تھا۔ بلکہ ودیارتھی اور ادھیاپک کا باہم رشتہ محبت اور الفت کا سلسلہ والدین سے بڑھکر ہوا کرتا تھا۔ والدین کی آگیا کو اولنگھن کرنا آسان امر تھا لیکن کیا مجال کہ اپنے استاد کے سامنے آنکھ اوٹھا کر دیکھ جاوے۔

میں نے اوپر کہیں بتلایا ہے کہ زمانہ حال میں جرمنی میں ۱۴ برس کی عمر تک جبری قانوناً ہر ایک بچہ کو تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے۔

باقی آئندہ — راقم جمنا داس

کرنال آریہ سماج کا پانچواں سالانہ جلسہ

نگرکیرتن کے لئے ۵ - مارچ اور سالانہ اتسو کے لئے ۶ و ۷ - مارچ ۱۹۰۸ء نیت کیگئی تھیں۔ امسال ایک فراخ اور عالیشان مکان میں جسکو حال ہی میں لالہ گنپتی لال جی بنکر ساکن کرنال حال آباد چھاؤنی انبالہ نے عین بازار کے کنارے عمدہ موقعہ پر مبلغ ۲۰۰۰۰ روپیہ کی لاگت سے اسی ہی کاموں کے لئے تعمیر کرایا ہے۔ اور جسکا نام دھرم شالہ رکھا ہے۔ کیا گیا تھا۔ بندگی کے ہر قسم کے جلسوں پنچایتی کاموں اور باراتوں وغیرہ کے استعمال کے لئے اس شہر میں کوئی بھی مکان نہ تھا۔ اور بڑی بھاری تکلیف ہوتی تھی۔ ہم لالہ گنپتی لال جی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے رفاہ عام اہل ہنود کے لئے ایک بڑا بھاری پر تعمیر کیا ہے۔ ایشور انکو خوش رکھے ماسوائے اس کے ہم انکو زیادہ دھنیاواد اس لئے دیتے ہیں۔ کہ باوجودیکہ چند سخت مخالف اشخاص نے انکو چٹھیات اس غرض سے روانہ کیں۔ کہ آریہ سماج والوں کو مکان جلسہ کے لئے نہ دیا جاوے۔ کیونکہ ابھی اسکی پرتشٹھا بھی نہیں ہوئی ہے۔ لیکن ہمارے تجربہ کار اور عقلمند بزرگ لالہ گنپتی لال جی نے اس تحریر کی ذرہ پرواہ نہ کر کے چٹھی لکھنے والوں کو ایک گونہ ملامت کی۔ اور بڑی خوشی کے ساتھ اپنا مکان آریہ سماج کو جلسہ کے لئے عنایت فرمایا۔

نوٹس چھپوا کر آریہ سماجوں کو بھیجے گئے تھے اور اسکے علاوہ شہر کے معزز رؤسائے اور نیز اہلکاران کے نام بھی بغرض شمولیت جلسہ بھیجے گئے تھے۔ اور جلسہ کو اخبار دوار ابھی مشتہر کرایا گیا تھا مکان جلسہ بہت آراستہ اور [illegible] اور پھلواڑی سے سجایا گیا تھا۔ ایسی خوشنمائی اور سجاوٹ ہم نے کسی آریہ سماج کے مکان جلسہ میں نہیں دیکھی۔ بیرونجات سے ۱۲۵ صاحبان شامل ہوئے تھے۔ اور چونکہ اس علاقہ کے ارد گرد دیہات میں آریہ سماج کا پرچار ہوتا رہا ہے۔ اس لئے اکثر زمیندار لوگ اسکے علاوہ شامل جلسہ ہوئے تھے۔ استریوں کے لئے جلسہ کے مکان میں خاص انتظام کیا گیا تھا۔ اور تقریباً ایک سو استری و کنیائیں روزمرہ شہر سے جلسہ کے دیکھنے کے لئے آتی تھیں۔

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے شریمان پنڈت دولت رام جی۔ اور پنڈت منی رام جی لاہور سے۔ ماسٹر آتما رام جی۔ روپڑ سے پنڈت سومناتھ جی سکرٹری آریہ سماج اور پنڈت کپور چند جی پدھارے تھے۔ جنہوں نے جلسہ کے موقعہ پر اپنے اپنے اتی منوہر اور دھارمک اپدیشوں سے لوگوں کو آنند کیا۔ ماسوا ۱۲۵ صاحبان جو بیرونجات سے تشریف لائے تھے۔ وہ پانی پت۔ لاہور۔ دہلی۔ شاہ آباد۔ مصطفےٰ آباد۔ روپڑ۔ انبالہ شہر۔ جالندھر۔ چوسانہ۔ رینڈل۔ گھوگھڑی پور۔ پھوسگڑھ۔ پونڈری۔ تھتروں۔ بابین۔ شام گڑھ۔ گنگوہ سے پدھارے تھے۔

۵ - مارچ کو نگر کیرتن ۴ بجے شام کو صدر بازار سے شروع کیا گیا۔ چار بھجن منڈلیاں۔ لاہور۔ چوسانہ۔ روپڑ۔ مصطفےٰ آباد۔ آریہ سماجوں کی علیحدہ علیحدہ بنائی گئی تھیں۔ نگر کیرتن بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ اور ایک انبوہ آدمیوں کا نگر کیرتن کے ساتھ تھا۔ ۹ بجے رات کے نگر کیرتن بازاروں اور شہر کے کوچوں میں سے ہوتا ہوا ختم ہوا۔ لاہور اور مصطفےٰ آباد کی بھجن منڈلیوں نے بڑی ہی خوش الحانی سے بھجن گائے۔ اور لوگ شکریہ پیش ہوئے۔ لالہ لابھ چند مشہور راگی اور سردار کشن سنگھ لدھیانہ نواسی نے بھی اپنی رس بھری آوازوں اور راگ سے مجمع کو محظوظ کیا۔ ابکے مرتبہ نگر کیرتن میں بہت رونق تھی۔

۶ مارچ کی کارروائی

اول - پنڈت دولت رام جی - پنڈت منی رام جی پنڈت کپور چند جی۔ پنڈت بھگوان دین جی پنڈت سومناتھ جی نے ہون یگیہ کرایا۔ اور اس کے بعد پنڈت دولت رام جی نے پرارتھنا اوپاسنا کرانے کے بعد ایک سرمن دیا۔ جسمیں دنیوی دکھوں کا ایک بھیانک چتر لوگوں کو دکھا کر۔ دکھوں سے چھوٹنے اور آنند اور گیان حاصل کرنے کے لئے دھرم کا صاف اور سیدھا راستہ ورنن کرتے ہوئے ایشور پرماتما کی شرن لینے کے لئے پریرنا کی۔ اور اپنشدوں اور شاستروں کے پرمانوں سے ثابت کیا۔ کہ دھرم کے بغیر دکھ دور نہیں ہو سکتے منش پاپوں میں ڈوبا ہوا اپنی آتما کا گھات کرتا۔ اور پاپ سے دھن حاصل کر کے رات دن اسی میں لپٹ رہتا ہے۔ منشوں کو یوگیہ ہے کہ دھرم کا کمایا ہوا ان کھاویں۔ خواہ وہ بہت تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ ایسے ان کے کھانے سے ساتوک برتی حاصل ہو کر آنند اور گیان حاصل ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ یہہ سرمن اتی اتم اور آتمک شکشا کا کیندر تھا۔ حاضری اسوقت بہت زیادہ تھی۔ اور حاضرین پنڈت جی کی دھارمک اپدیشتا کی تعریف کرتے تھے۔ اسکے بعد بھجن ہو کر لالہ سومناتھ جی منتری آریہ سماج روپڑ کا لیکچر [illegible] کے وشے میں ہوا۔ آپنے فرمایا۔ کہ آجکل ہندو دھرم [illegible] جسقدر [illegible] مت متانتر اور انیک فرقے سنیاسی و بیراگی وغیرہ نظر آتے ہیں انکو سب لوگ عموماً نظر حقارت سے دیکھتے ہیں۔

کوئی شخص مان نہیں کرتا - کارن یہہ ہے کہ انکے آچرن شدہ نہیں ہیں - روزمرہ کسی نہ کسی جرم کے مرتکب ہوتے ہیں - اسی وجہ سے انکی مان اور پرتشٹھا لوگوں کے دلوں سے ہٹ گئی - اور اِسی پر کیا منحصر ہے - جس فرقے یا قوم کے آچرن شدہ نہ ہونگے - اُن سب کا یہی حال ہوگا - اِس لیئے آریہ بھائیوں کو اپنے آچرن شدہ کرنے کا اُپاو کرنا چاہیئے تاکہ ہر جگہہ اُنکی عزت ہو - اور لوگ اُن سے سبق حاصل کریں - لکچر کا اثر اچھا رہا - اِس کے بعد دو بھجن ہو کر صبح کی کارروائی ختم ہوئی -

بعد فراغت بھوجن دوپہر کو دو بجے سے پھر کارروائی جلسہ بھجنوں سے شروع ہوئی ایک گھنٹہ دھرم چرچا کا تھا - دو صاحبان نے مورتی پوجا کو تسلیم کرتے ہوئے سوالات کیئے جنکے اُتر پنڈت امنی رام جی نے شاستر و کت سے مورتی پوجا کے کھنڈن میں دیئے - جنکے سُننے پر سائلان کو لاجواب ہو کر بیٹھنا پڑا - اِسکے بعد لالہ کرتا رام نے سماج کی سالانہ رپورٹ سُنائی - جو بہت مفصل اور نصیحت آمیز تھی جنمیں سب سے بڑا کام سماج کا یہہ درج تھا - کہ سال زیر رپورٹ میں آریہ کنیا پاٹھشالہ کرنال نے بہت زیادہ ترقی کی - چنانچہ اُس سے پہلے سال میں صرف ۸ کنیائیں پڑھتی تھیں اور سال زیر رپورٹ میں ۴۰ کنیائیں درج رجسٹر ہیں - اور ادھیاپک اور ادھیاپکہ کی کوشش سے تعلیم میں بہت ترقی ہوئی - جو تعریف کے قابل ہے -

اِسکے بعد آریہ کنیا پاٹھشالا کی کنیاؤں نے کئی بھجن گائے - اور سندھیا کے کئی منتر کہہ سنائے پھر لیلاوتی کنیا نے پرارتھنا کرائی - اور

لکشمی دیوی نے ایک لکھا ہوا لکچر شدہ اُچارن اور اُتم ریتی سے سنایا - جسکو سُنکر حاضرین جلسہ دنگ رہ گئے - اور بہت تعریف کرنے لگے -

بعد ازاں پنڈت مُنشی رام جی نے - ایک فاضلانہ اور پُر فصاحت لکچر آریہ سماج کے کرتویہ دھرم پر دیا - اور فرمایا - کہ آج کل آریہ سماج کی تعلیم پھیلنے سے - لوگوں کے دلوں میں بھرم پیدا ہو کر ہر مت متانتر کے پیرو آریہ سماج کی طرف کھنچے آرہے ہیں - کاشی وغیرہ کے پنڈت جو بڑے نامور ودوان ہیں کسی کے سامنے وید منتر پڑھنا ایک عظیم گناہ خیال کرتے تھے - اب وہی پنڈت وید منتر ہزاروں منشوں کے بیچ میں پڑھتے ہیں - اور مورتی پوجا کے بارے میں وید منتر تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں - مگر آج تک کوئی ایسا منتر تلاش نہ کر سکے - آریہ سماج کی بنیاد ست پر قائم ہے - سوامی جی مہاراج کے پاس نہ روپیہ تھا - اور نہ کوئی سہایک تھا - صرف ست ہی کے بل سے اُنہوں نے آریہ ورت کو ہلا دیا ہے - ست سب سے زبردست طاقت ہے - اُسکے گرہن کرنے کے لیئے منش کو سروداتیار رہنا چاہیئے - اِسکے بعد بھجن اور آرتی ہو کر پہلے روز کی کارروائی ختم ہوئی - رات کو نو بجے کے قریب باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کا میل ملاپ ہوا جس سے حاضرین کو آپس میں واقفیت پیدا کرنے اور دیگر سماجوں کی ترقی وغیرہ کے حالات دریافت کرنیکا موقع ملا - چنانچہ لاہر سماج کی حالت بہت ترقی پر معلوم ہوئی - جو لالہ دولت رام جی منتری کے پورشارتھ کا پھل ہے - اور پانی پت سماج جو عرصہ سے معطل ہو گیا تھا - اب لالہ شادی رام جی

عرضی نویس کی کوشش سے پھر سرجیون ہو گیا ہے - اور موضع سینڈل میں پرچار کی سخت ضرورت بتلائی گئی - اِسکے بعد بابو جھبو رام جی پردھان آریہ سماج نے تجویز کی - کہ چونکہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس کافی تعداد اپدیشکان نہیں ہے اور اِس گردنواح میں پرچار کی ضرورت بڑھتی جاتی ہے - اِس لیئے نشترا کت سماج کرنال - پانی پت - شاہ آباد - مصطفےٰ آباد - روپڑ - انبالہ - لاہر - ایک اپدیشک معہ ۲۵ روپیہ یا دس روپیہ ماہوار پر مقرر کر کے رکھا جاوے - چنانچہ حاضرین نے اِس تجویز کی تائید کی - اور پرچار کی ضرورت کو قبول کیا جب حصہ رسدی چندہ کی تجویز پیش ہوئی - تو منتریان سماج نے فرمایا - کہ اِسکا جواب انترنگ سبھا کر کے بعد میں دیا جاویگا - باقی آئندہ

راقم

آپکا داس گوکل چند منتری آریہ سماج کرنال

منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں
بھیجدیجئے۔ کیونکہ پہلی غرض کے لیئے خرچ
کی بہت جلد ضرورت ہے۔ اور آیندہ کے لیئے
لگاتار کوشش اس فنڈ کے پورا کرنے کے
لیئے کرتے رہیں۔

پنڈت لیکھرام جی کی تصانیف

تاریخ نوٹس سے ۳۱ مئی ۱۸۹۷ء تک نسخہ
خبط احمدیہ کی قیمت بجائے ۱۲ کے ۱۰ اور
ثبوت تناسخ کی قیمت بجائے ۸ روپیہ کے
۴ کردیگئی ہے۔ ہمارے ایجنٹوں کو اس نرخ
پر فروخت کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ جبتک
کہ وے پچھلا حساب صاف نہ کردیں۔ باقی
کتابوں کی قیمت بدستور ہے۔ امید ہے کہ
ہر ایک ہندو دھرم پریمی یادگار یعنی انکی
تصانیف خریدکر جہاں ایک طرف انکے
مشن کو پورا کریگا۔ وہاں دوسری طرف ان کے
خاندان کی مدد بھی کر سکیگا۔ پنڈت جی کی کل
تصانیف صرف اسی مطبع سے ملسکتی ہیں۔ اور
انکے کل حقوق پنڈت جی کی بیوہ کے حق میں محفوظ
ہیں۔

پنڈت لیکھرام جی کے ایجنٹوں کی خدمت میں اپیل

جن کتب فروشوں یا دیگر ایجنٹوں کے پاس پنڈت
کی تصانیف فروخت کے لیئے موجود ہوں۔ انسے
نویدن ہے۔ کہ آج تک کا حساب درست کرکے
میرے پاس بھیجدیں۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ
پنڈت جی کی بیوہ اور ماتا کے گزارے کے لیئے
کیا بندوبست ہو سکتا ہے۔ اور آیندہ کے لیئے
کوئی صاحب پنڈت جی کے گرنتھوں کو چھاپنے
کا ارادہ نہ کریں۔ ورنہ بسبب حفاظت حقوق
پنڈت جی کی بیوہ کے انکے ساتھ مجبوراً ایسا
سلوک کرنا پڑیگا۔ جو کہ انکو ناگوار معلوم ہوگا۔
سنا گیا ہے کہ کوئی صاحب پنڈت جی کی
تصانیف کو چھاپنے کے لیئے تیاری کر رہے
ہیں۔ ان سے نویدن ہے کہ اپنے فرائض
کو سمجھیں اور اس قسم کی کرتگھنتا سے باز
آویں۔

پنڈت لیکھرام جی کے بزدلانہ قتل پر پبلک کا اظہار افسوس

ہوشیارپور میں ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء
کو آریہ۔ ہندو اور سکھ۔ جینی صاحبان
کی طرف سے ایک پبلک میٹنگ ہوکر اظہار
افسوس کیا گیا اور لاہور کے رزولیوشن سے
اتفاق کرکے فہرست چندہ کھولی گئی۔
آریہ سماج سبی میں میٹنگ ہوکر پنڈت
جی کی موت پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور انکی
یادگار بنانیکے لیئے آمادگی ظاہر کی۔
جگادھری میں پنڈت جی کی موت پر
پر اظہار افسوس کرنے کے لیئے آریہ سماج کی
طرف سے ایک جلسہ ہوا جسمیں کہ دیگر ہندو
صاحبان اچھے اچھے آدمی بھی شامل تھے۔
لالہ بشیشر داس تحصیل اسسٹنٹ ڈبوالی
تحصیل سرسہ ضلع حصار بعد اظہار افسوس کے
وعدہ کرتے ہیں۔ کہ جو صاحب پنڈت جی کے
قاتل کو گرفتار کرینگے۔ انکے مقررہ انعام کے
ماسوائے مبلغ پانچ روپیہ اپنی گرہ سے دینگا۔
لالہ گینڈا مل وکیل گوجرات سے پنڈت جی
کی موت پر اظہار افسوس کرتے ہیں۔
لالہ رلیا رام موگا سے اظہار افسوس کرتے
ہیں۔
آریہ سماج جمیر مندر میں ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء
کو میٹنگ کرکے اظہار افسوس کیا جسمیں اور ہندو
قوم کے صاحب بھی اکثر شامل تھے۔ اور لاہور
آریہ سماج کے رزولیوشن سے اتفاق ظاہر کرکے اپیل
کرتی ہے۔ کہ چندہ ضرور ہونا چاہیئے۔
قصبہ بھیرہ کے ہندو آریہ سکھ جینی
صاحبان نے ایک ماتمی جلسہ کرکے بہادر
اور دھرم رکھشک پنڈت لیکھرام جی کی بیوقت
شہادت پر اظہار افسوس کیا۔
دھاریوال ضلع گورداسپور میں ۱۱ مارچ ۱۸۹۷ء
کو پنڈت جی کی بے وقت شہادت پر اظہار افسوس
کرنیکے لیئے ایک پبلک میٹنگ ہوئی جسمیں
آریہ۔ ہندو۔ سکھ و جینی صاحبان شامل
تھے۔ اور لاہور آریہ سماج کے رزولیوشن سے
اتفاق کرکے ایک فہرست چندہ کھولی گئی جسپر فوراً
مبلغ ۱۰۰ کا وعدہ اور مبلغ ۱۲ اسیوقت
نقد جمع ہوئے۔
ٹونک آریہ سماج۔ ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء
کو پنڈت لیکھرام جی کی بیوقت شہادت پر
عام جلسہ میں اظہار افسوس کرکے پرتی ندھی
سبھا کو درخواست کرتی ہے۔ کہ فہرست چندہ
جلد کھولدیں۔
لالہ جانکی رام جی [illegible] ہیڈ ماسٹر سمرالہ پنڈت
لیکھرام میموریل فنڈ کیلئے دیہات سے چندہ

وصول کر رہے ہیں۔

آریہ سماج باگڑیاں میں ۱۴ مارچ ۱۸۹۷ء کو پنڈت جی کی موت پر اظہار افسوس ایک پبلک میٹنگ میں کیا گیا۔

آریہ سماج بڑوت ضلع میرٹھ پنڈت جی مرحوم کی بوقت شہادت پر اظہار افسوس کر کے مبلغ دس روپیہ میموریل فنڈ کے لئے ارسال کرتا ہے۔

لالہ کھیم چند اس کو سے اظہار افسوس کرتے ہیں۔

آریہ سماج میانوالی اظہار افسوس کرتی ہے۔ ہانسی میں ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء کو کل ہندو سکھ اور آریہ بھائیوں کی پبلک میٹنگ ہو کر پنڈت جی کی بوقت شہادت پر اظہار افسوس کیا گیا۔

لالہ وینا ناتھ سکتر پنڈت جی کی بوقت موت پر اظہار افسوس کر کے میموریل فنڈ قائم ہونے کیلئے رائے دیتے ہیں۔

لالہ ہیرا نند حلوائی کرور ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے اظہار افسوس کرتے ہیں اور ساتھ ہی میموریل فنڈ کے حق میں رائے ظاہر کر کے ایک نئی تجویز پیش کرتے ہیں کہ ہر ایک اپدیشک کے ہمراہ انکی رکشا کے لئے ایک اپدیشک قلیل تنخواہ پر رہا کرے۔

ڈیرہ غازیخاں میں آریہ ہندو جینی اور سکھ صاحبان کی طرف سے آریہ سماج میں ایک پبلک میٹنگ ہو کر اظہار افسوس کیا گیا۔

لالہ متھرا پرشاد منتری آریہ سماج انبالہ کوٹ اظہار افسوس کر کے لاہور آریہ سماج کی تجاویز پر کلیہ اتفاق کرتے ہیں۔ اور اپنے مقدور سے زیادہ امداد دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔

آریہ سماج چھاؤنی میاں میر کی پبلک میٹنگ میں جسمیں اہل ہنود بھی کثرت سے تھے اظہار افسوس ہو کر ذیل کی تجاویز پاس ہوگئیں۔ (۱) مرحوم کے پسماندگان کے لئے گزارہ کی صورت (۲) انکی تصانیف کے چھپوانے کا انتظام (۳) انکی سوانح عمری کی تیاری (۴) انکی یادگار میں ان طلباء کے لئے وظائف مقرر کرنا جو عربی میں کامیاب ہوں۔ مذہب اسلامی سے واقفیت حاصل کریں۔ اس کے بعد لالہ رام بھلے نے مسئلہ پڑھا۔ جو علیحدہ درج ہوگا۔ اسکے بعد اپیل کیگئی۔ تقریباً ۱۲۰ روپیہ چندہ ہوچکا اور ہونیکی امید ہے۔

اشتہار

برہم یگیہ

یہ ایک نہایت عمدہ پستک مصنفہ ماسٹر آتما رام صاحب سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جسمیں پرچین رشی منیوں کے حوالجات دیکر بڑی عمدگی سے سندھیا۔ پرارتھنا اور اپاسنا کے طریقے درج کئے گئے ہیں۔ کتاب ہندی میں عمدہ ہے مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے ملسکتی ہے بیس جلد سے زیادہ کے خریدار کو ایک سو جلد تک دس روپیہ فیصدی کمیشن اور اس سے زیادہ کے خریدار کو ۲۵ روپیہ فیصدی دیا جاویگا قیمت فی جلد ۲ ــ المشتہر مینیجر ست دھرم پرچارک جالندھر

بچوں کی کتابیں

(۱) پتری اوپدیش ہندی۔ لڑکیوں کے لئے ایک

عمدہ پستک ہے قیمت فی جلد ۱ر رامائن سنکشپ نثر شدہ شعر میں مہابھارت کے عمدہ پران قیمت فی جلد ۱ر

جے چندر

پتہ ۔ مندر آریہ سماج لاہور (دھپہ والی)

ناری بھوشن

استریوں کے لئے اتینت لابھکاری پستک

سارے دیش میں استری شکشا کو بڑھی اِن اور دیدان اُلو سو کر رہے ہیں۔ جگہ جگہ پاٹھ شالائیں کھولی گئیں پرنتو پستکیں اُتم نہ ہونے سے کنیائیں و استریاں شکشا سے پورن لابھ نہیں اٹھا سکتیں۔ آئیں سندیہ نہیں کہ چھوٹی چھوٹی سرینیوں کی کنیا دی کے لئے لالہ دیوراج و لالہ بانکے لال جی آدی مہاشیوں کی پستکیں اتی اُپ یوگی ہیں۔ پرنتو بڑی لڑکیوں کو شاریرک آتمک سماجک۔ اروگیتا۔ بھوجن چھاؤن شرشرونا سندھیا۔ دھرم سنسکار۔ رتو چریا۔ تیرتھ برت تیوہار سکریتیہ اکریتیہ۔ دھرم اور ادھرم جیون چرتر آدی کے درشانیولی پستک آج تک کوئی درشٹ نہیں پڑی۔ اس نیونتا کو پورن کرنے اور شالاؤں میں اس پستک کے ابھاو کو دیکھ کر لالہ بندرابن بھاٹیکی ادکت وشیوں سمبندھی ایک پستک جسکا نام **ناری بھوشن** ہے۔ بڑے شرم سے رچی ہے۔ یہ (۱۲۵) پرشٹوں کے قریباً پستک چھپ کر تیار ہے۔ قیمت فی جلد ۸ر درخواستیں خریداری مطبع ہذا میں آنی چاہئیے۔ المشتہر مینیجر ست دھرم پرچارک

کنیا کے لئے برکی ضرورت

ایک صاحب جو کہ پنجابی کھتری ذیعزت خاندان میں ہیں۔ اپنی دہلی لڑکی کنیا کیلئے جو اسوقت تعلیم پا رہی ہے کسی ایسے پنجابی کھتری تعلیم یافتہ برکی ضرورت ہے جسکی عمر ۱۵ اور ۲۰ کے درمیان ہو۔ مکمل اسورت بذریعہ خط

اشتہار مجربی دوائیں

ادویات مندرجہ ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ ۔ اسکے کھانے سے دل اور دماغ و جگر و گردہ و مثانہ و ضعف و بیتاب کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہوجاتی ہے ۔ دبلے دبلے موٹے ہوجاتے ہیں منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہوجاتی ہے ۔ ہر قسم کی جریان منی کو بالخاصیت مفید ہے ۔ پٹھونکی سستی دور ہوجاتی ہے جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیے ۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں انکے تدارک کے لیئے یہہ اکسیر ہے ۔ یہہ روغن مسیحا کے ہمراہ جلد ہی فائدہ کے حق میں اکسیر ہے ۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ دس روپیہ ۔

روغن مسیحا ۔ مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں ۔ مجلوق [illegible] اور منوبکی لیئے نہایت مفید ہے ۔ رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں ۔ اور خاطر خواہ تندرستی پیدا ہوتی ہے ۔ قیمت فی تولہ للعہ ۔

دوائی آتشک ۔ خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر تالو میں سوراخ بھی ہوگیا ہو ۔ بغیر قے و دست و منہ آنے کے دور ہوجاتا ہے ۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ ۔

دوائی سوزاک ۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو ۔ اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں ۔ قیمت فی تولہ للعہ ۔

جس شخص کو کسی سخت اور پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ویدک اور یونانی طریق سے معالجہ کیا جائیگا ۔

المشتہر حکیم تاراچند از گجرات پنجاب

ہون سامگری

ویدک ہانت کے مطابق چھبیس سگندھی دایک اجزا کا مجموعہ اپنے کارخانہ میں خاص توجہ اور نگرانی سے تیار کرتا ہوں ۔ کارخانہ میں بہت زیادہ مقدار بنے کے سبب پنجاب بھر میں (ہر ایک شہر کے لوکل بھاؤ سے) مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ و زیادہ خوشبودار ۔ اور زیادہ دیرپا ہے ۔ سستاپن اجزا کی بے شبہ عمدگی اور ترکیب ملاوٹ کے لحاظ سے بیشک سبقت اور نوقیت لے گئی ہے ۔ اگر پسند خاطر نہ ہو تو واپس فرمادیں نرخ للعہ ۔ عہ ۔ کی تھیلیوں میں بنیا و سیر ۔ کمیشن ۱ ۔ فی روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو ۔

المشتہر ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

اسپرستہ دھرم پرچارک جالندھر کی رائے مطبوعہ ۲ ۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء "ہم نے خود استعمال کر کے دیکھی واقعی یہہ سامگری بہت عمدہ پائی گئی ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر ایسی سامگری لالہ ہر بھگوان پبلک کو ہم پہونچاتے رہیں گے تو پبلک کو ایک عمدہ چیز ملیگی ۔"

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دریاں کھیس دوہتی ۔ سوسی ۔ سوتی وغیرہ وغیرہ تیار کرائے جاتے ہیں ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے ۔ کہ بنظر ترقی و اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ کے پارچات طلب فرما کر مشکور فرماویں ۔

علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی آزار بند یا دیگر کوئی مشہور چیز طلب فرمائینگے ۔ تو وہ بھی ہم پہونچائی جائیگی جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں ۔ نمونہ بھیجیے پر تیار کرایا جاویگا ۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کیئے جاوینگے ۔ علاوہ ازیں نمونہ پر محصول جارج ہونگے ۔ مال نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا ۔

المشتہران

جیرام متھراداس پوری پروپرائیٹر آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور ۔

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک کنواری کنیا دس سالہ کے لیئے بر کی ضرورت ہے ۔ لڑکا پنجابی کھتری عمرہ ۱۶ سالہ صحت بدنی عمدہ ۔ اور تعلیم کم از کم مڈل انگریزی تک ۔ اور آریہ ہے والدین ہی ملی تعلیم کے شائق اور لڑکا پڑھنے کا خواہشمند ۔ اور ہر قسم کی برائی سے مبرا اور لڑکے کے سرپرست کسی آریہ سماج کے سبھاسد ہوں ۔ معرفت مطلوب ہے خط و کتابت لالہ کرشن گوپال خزانچی آریہ سماج جگراؤں سے ہونی واجب ہے ۔

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک تیرہ سالہ کنیا کے لیئے ایسے اگروال بر کی ضرورت ہے جو بانسل گوت نہ ہو صحت بدنی میں کوئی نقص نہ ہو تعلیم کم از کم انٹرنس اور با روزگار اور نیک چلن شریف خاندان کا ہو عمر ۱۸ یا ۲۲ سال کے درمیان ہو ۔ کنوارا اور آریہ سماج کا ممبر ہو شادی ویدک ریتی سے ہوگی ۔ درخواستیں معہ تصویر کسی کے بنام منتری آریہ سماج الیر کوٹلہ آنی چاہئیں ۔

چھپ رہا ہے

ویدودیا کے زمانہ حال میں لاثانی پنڈت اور آریہ سماج کے مشہور بانی سوامی دیانند سرسوتی جی کا جیون چرتر (سوانح عمری) اردو زبان میں چھپ رہا ہے ۔ حجم اکثر صفحہ تقطیع ۲۰×۳۰ قیمت للعہ (چار روپیہ آٹھ آنہ) چندہ ۔ کچھ عرصہ میں یہہ جیون چرتر چھپ کر شائع ہوگا ۔ پہلی جو صاحب پہلی سے ہی بدایی کی درخواستیں بھیجدینگے ۔ ان سے بجائے عہ کے صرف عہ (تین روپیہ آٹھ آنے ہی) قیمت لیجائیگی ۔

یہہ کتاب آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے زیر اہتمام شائع ہوتی ہے اس کتاب کیلئے ضروری علمی ذخیرہ ہندوستان کے مختلف حصوں سے بہم پہنچانے میں سبھا کا بہت سا روپیہ خرچ ہوچکا ہے ۔ لیکن خوشی کی بات ہے کہ پنڈت لیکھرام جیسے کہ پہر یہہ کام ہوا تھا انہوں نے اسکو اچھی طرح سے نبھایا ہے ۔ سوامی جی کی دو عمدہ تصویریں بھی جو نایاب ہیں آنیر سے عمدہ بلاک چھپوا کر کتاب کیساتھ لگائی جائینگی ۔ ساتھ ہی ایک ہندوستان کا نقشہ ہوگا جس میں ان مقامات کو دکھایا جاویگا جہاں کہ سوامی جی ویدھرم اپدیش کرتے ہوئے پہنچے تھے ۔ غرضیکہ ہر طرح سے کتاب کو دلچسپ اور مفید بنانیکی پوری کوشش کیگئی ہے ۔ یہہ کتاب عمدہ سفید کاغذ پر لاہور کے مشہور مطبع مفید عام میں چھپتی ہے ۔ اتنے بڑے مضمون کی ضخامت پر بھی اسکی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے ۔ مگر یاد رکھئے درخواست خریداری پتہ ذیل پر فوراً ارسال فرمائیے ۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں ۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں والیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے ۔ ضعف بصارت ۔ تاریکی چشم ۔ دھندھ ۔ جالا ۔ پروال ۔ غبار ۔ پھولا ۔ ببل ۔ سرخی ۔ ابتدائی موتیا بند ۔ ناخنہ ۔ پانی جانا ۔ خارش وغیرہ ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھ کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کراتے ہیں ۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے ۔ اور عینک کی حاجت نہیں رہتی ۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلیئے کم رکھی گئی ہے ۔ کہ خاص و عام یکساں اس سے فایدہ اوٹھا سکیں ۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہوگا دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۱؎ ۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار ۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ دیں ۔ نقلی ممیرے کے سرمہ کے مشتہروں سے بچنا چاہیئے ۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلوالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فایدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلوالیہ نے تیار کیا ہے ۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک بیمار مریضہ مسمات ام ٹی بعمرہ ۳ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے ۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پروال پڑتے تھے ۔ اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھی ہوئی تھیں ۔ انمیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا ۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آ گیا تھا کہ سوئی میں تاگا بھی پرو نہیں سکتی تھی ۔ اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اس نے مرض مذکور سے کلی صحت پائی ۔

خان بہادر ڈاکٹر **محمد حسین خاں** ایل ایم ۔ ایس اسسٹنٹ سرجن ۔ جنرل آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے بنایا ہے دریں امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں ۔ کہ یہ نادر سرمہ کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔ میں نے اپنے تجربہ میں آج تک کوئی سرمہ اس سے بہتر فایدہ بخش نہیں دیکھا ۔ میں ان لوگوں کو جنکو آنکھ میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہے بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ۔ بہر حیر مفید اور فایدہ بخش ثابت ہوگا پانی آنے ۔ دھندھ و خارش ۔ سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی دوا سے زیادہ فایدہ بخش ثابت ہوا ہے ۔ اور یہہ سچ ہے آپنے اس قدر سستے داموں میں یہہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے ۔ اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ۔ ضروری ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے مفید سرمہ سے فیضیاب ہوکر فایدہ اوٹھاویں اور ہر طرح آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں ۔

ڈاکٹر پنڈت **گنگا رام** صاحب ۔ ڈاکٹر مخصوص نواب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور ۔

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب ۔ تسلیم ۔ میں نے آپکے یہاں سے سفید سرمہ ممیرے کا منگوا کر استعمال کیا ۔ جس سے نہ صرف فایدہ ہوا ۔ بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی ۔ آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے ۔ بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فایدہ معلوم ہو جاتا ہے ۔ دراصل یہہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔ اس لیئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں ۔ کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کے لیئے اور کوئی دوائی نہیں ہے ۔

راقم مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگوان اودھ ۔ ۲۱ ۔ اگست ۱۹۰۷ء

پانچہزار روپئے کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی ۱۰۰۰ سندات میں سے جو قریب دس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے الائنس بنک میں مارچ ۱۹۰۵ء کو جمع کیا گیا ہے ۔

مصدقہ لفٹنٹ سرجن جناب ڈاکٹر بھولاناتھ صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند

فوائد — روح حیات — سندات روح حیات

روح حیات



روح حیات

بچپن کہ زمانہ یا جوانی کی نفسی غلطیوں سے جو کم سمجھی کی وجہ سے سرزد ہوئیں ان سے مرض کمزوری پیدا ہو کر دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھتے ہیں۔ انکو چاہیئے کہ روح حیات کا استعمال کریں۔ دو دن میں ہی قوت رجوع کرنا شروع کر دیتی ہے۔ مرض جریان، احتلام، ضعف دماغ، خفقان، کمزوری مثانہ، ضعف معدہ، جگر، اختلاج قلب وغیرہ کے واسطے تریاق ہے۔ سارے جسم کی کمزوری، لاغری، پیلا رنگ اور چہرے پر جھریاں ہوں تو وہ دور ہو جاتے ہیں۔ اس کا اثر خاص ان عضووں پر ہوتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ ملاحظہ کریں مذکورہ بالا امراض کے مریض۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے

پانچہزار معزز اشخاص کا تصدیق کردہ

ناموری کا خیلی و خارجی سرطیہ علاج

قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (مع محصول)

مشتہر — سرطیہ

اس بکس میں ادویات مفصلہ ذیل داخلی خارجی علاج کی ہوتی ہیں۔ روح حیات کا ایک بوتل (حصہ) روغن دافع سستی ایک شیشی (حصہ) اور زراد ناموری کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری رگ و پٹھوں کی سستی، لاغری، کجی، دل، دماغ، معدہ، جگر کی کمزوری کیوں نہ ہو۔ مذکورہ بالا ادویات کے استعمال سے انشاءاللہ سرطیہ صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ (مع محصول)

نوٹ — اگر ہماری ادویات کے استعمال سے کسی قسم کی بیماری باقی رہ جاوے تو ازالہ مرض کے واسطے اور بکلی دوائی بلا قیمت دی جاویگی۔

المشتہر

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر مہتمم شفاخانہ عام لاہور متصل کوتوالی

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ست دھرم پرچارک

جلد ۸ — سنہ ۱۹۵۳

قیمت بلا پیشگی

ہفتہ وار بروز شکر (جمعہ) جالندھر شہر (پنجاب) سے شائع ہوتا ہے

ڈاکٹر برہمن کی بنائی ہوئی نامردی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیرج یعنی ناس کرنے سے یا اپنی کوئی غلطی آنے سے نس ہیں یا بیرج میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے صحیح حالت میں آ جاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی سیدر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی ۲/ گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپیہ۔

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ہیضہ سے بہت ڈرنا نہیں۔ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برہمن دہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر ڈاکٹر کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی بدہضمی کی حالتوں میں چند جگہ استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

نئی کتابیں

جو مطبع ہذا میں ابھی فروخت کے لیے آئی ہیں۔ پاتنجل یوگ بھاشیہ پنڈت سدھو دت برہمچاری کی بہت ہندی۔ سوگندھی سنجیکٹ کیسی ہندی ۲/ ۔ آریہ بھت ۸ جمہ ناٹک ہندی ۱۰ سوامی جی کی لکھی چھوٹی بڑی ہلکی جلد کی ۱۲ بیچر ماہت ۔ سرعیہ ہندی ۲ دھرم تیوہاروں ہندی ۲ پائی ۔ آریہ دھرم کی تھوڑی ہی ۲ پائی ۔ ویدک گیتاں ہندی ۲ پائی ۔ پرانی ادبی ہندی

لیکھ ویدکا ہندی ۲ ۔ رہون سانگری ویدی کیر جو بہت عمدہ خوشبودار ۔ بھرتری شتک کلاں فن تماشی نئی ناٹک ہندی ۱۰ ۔ ست دین ۲ ۔ بال رتناکر ہندی ۲ ۔ موریتی تو نزوین ہندی ۲ ۔

المشتہر مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک، جالندھر

استری سکھشا

کی ہندی بھاشا میں لالہ دیوراج مینیجر کنیا مہاودیالہ رچت پستکیں

شالا کی کنیا

یہ ۲۰ صفحہ کی اتنا سے چھپی ہوئی کتاب ہے۔ اسکی قیمت صرف ار بلا محصول ہے

ہمیں سرل بھاشا میں کنیاؤں کو منوہر اپدیش دیئے ہوئے ہیں۔

اخباروں کا ریویو

ہابنجر اتی اتم پستک ہے۔ استریوں کے لیے نہایت مفید ہے۔

پنجاب پیٹریٹ ۔ اس پستک میں لالہ دیوراج نے صاف اور سرل بھاشا میں کنیاؤں کو اتم بہن اور اتم بھاریا اور اتم ماتا بننے کے لیے شکشا دی ہے۔ اس کتاب میں کوئی ایسی بات نہیں جسپر کسی مذہب کا آدمی اعتراض کر سکتا ہو۔

دھرم سکھشک کنیاؤں کے لیے بہت ایک شکشا کا کام دیگی۔ کنیاؤں کو ضروری اپدیش اس طرز سے دیئے گئے ہیں۔ کہ کنیائیں لکھنا پڑھنا بھی سیکھ جائیں اور ساتھ ہی انکا آچار بھی شدھ ہو جائے۔

ٹریبیون - ہم دشواش کیساتھ اس پستک کی اُن صاحبان کے پاس سفارش کرتے ہیں جو اپنی کنیاؤں کو مفید دلچسپ اور شکشا دایک پستک دینا چاہتے ہیں۔

بھارت بھگنی اسمیں بڑے اتم اپدیش دیے گئے ہیں۔ ہر ایک کنیا پاٹشالا کے لیے یہ پستک بڑی اتم ہے۔

سول ملٹری گزٹ لاہور - ہر ایک بھارت نواسی کنیا کو یہ پستک پڑھنی چاہیے۔

ست دھرم پرچارک جالندھر - اس اپورب گرنتھ کی بھاشا منوہر اور سرل النکاروں سے سجت ہے۔ یہ پستک استری شکشا کے گرنتھوں میں اعلیٰ درجہ رکھتی ہے۔ ہم اس کتاب کو بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے دیس کی کنیا پاٹشالاؤں کے سلسلہ تعلیم میں داخل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

بھارت سیوک کنیاؤں کو انکے تمام فرائض کے متعلق بڑی قیمتی ہدایتیں منوہر شبدوں میں لکھی گئی ہیں۔

بھارت سندھار - یہ کتاب چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تعلیم کی خاطر بنائی گئی ہے۔ اور اس مطلب کے لئے مصنف کے ارادے کو پورا کریگی۔

انیس ہند - اس میں جنم سے لیکر بیاہ تک جو کچھ ہماری کنیاؤں کو کرنا چاہیے۔ انکے بارہ میں نہایت خوبی سے اپدیش دیے گئے ہیں۔ عبارت نہایت سلیس بامحاورہ اور موثر ہے۔

قیصری جالندھر - کتاب نہایت عمدہ ہے۔

پیوپلز سرونٹ - ہم اس کتاب کی تمام ہندی الوں کے لیے سفارش کرتے ہیں۔

سولوچنا کنیا

۴۲ صفحہ کی یہ کتاب کنیا استریوں کے پڑھنے لائق ہے۔ اس میں پراچین اور نوین اتی منوہر کتھائیں ہیں۔ جنکے پاٹھ سے استریوں میں دھرم بھاؤ شوربیرتا اور فرض پورا کرنیکی رُچی بڑھتی ہے۔ قیمت ار معہ محصول۔

اخباروں کے ریویو

ہار بنجر - اسمیں دلچسپ کہانیاں ہیں جنسے استریوں میں بڑی پرسن ہونگی۔

پیوپلز سرونٹ - کہانیاں منوہر ہیں اور انکا پاٹھ کنیاؤں کو لابھ دایک ہوگا۔

سرمعلن - کہانیں عمدہ ہیں سے بیان کیگئی ہیں عبارت منوہر ہے چھپائی عمدہ ہے۔

بھارت بھگنی - بڑی اُپکارک پستک ہے۔ اسکا پرچار سب پاٹشالاؤں میں ہونی چاہیے۔

دھرم رتناولی

اسمیں سرل بھاشا میں النکاروں کے ساتھ پانچ دھرموں پر اپدیش دیا گیا ہے قیمت ۶ پائی۔ اسکے سوائے ان پڑھ استریوں کی یاترا اور چتر شالا یہ دو گرنتھ اردو حروف میں۔ قیمت ۳ پائی۔

المشتہر

سندر بن کوٹ کشن چند جالندھر شہر

نمبر ۵۲ | مطبوعہ ۲۳ چیت سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق یکم اپریل ۱۸۹۷ء جالندھر شہر | جلد ۸

پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی تصانیف

حجت الاسلام کا پہلا ایڈیشن بالکل ختم ہو گیا اور قریباً ۲۵۰ جلدوں کی خریداری کی درخواستیں آ چکی ہیں۔ دوسرا ایڈیشن طیار ہو رہا ہے۔ اُمید ہے کہ ۲۵ اپریل ۱۸۹۷ء تک ضرور طیار ہو جاویگا۔ خریداروں کی درخواستیں رکھی گئی ہیں کتاب طبع ہو جانے پر اُن کی خدمتوں میں روانہ کی جاویگی۔

رسالہ جہاد بالکل ختم ہو گیا تھا دوسرا ایڈیشن عرصہ دس یوم تک طیار ہو جاویگا۔ اس دوسری طبع میں کچھ نیا مصالحہ مؤلف کی طرف سے پیش کش ناظرین ہوگا۔

تکذیب براہین احمدیہ حصہ دوم چھپ رہا ہے ۵ مئی ۱۸۹۷ء کے آخیر تک اس کے ختم ہو جانے کی بھی اُمید ہے۔

المشتہر

منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

ضروری اطلاع

چونکہ لالہ کرتا رام کے حسب ذیل دو مضامین نہایت ضروری ہیں اس لئے ایڈیٹوریل اور مضامین خاص آئندہ ہفتہ کے لئے ملتوی کئے گئے ہیں۔ آشا ہے کہ لالہ کرتا رام کے مضامین پر غور کرنے کے بعد آریہ سماج والے کے منتری [?] ضروری کارروائی فرماویں گے۔ (ایڈیٹر)

آریہ مسافر میموریل فنڈ اور ضروری اپیل

مجھے یہ سنکر اتنیت پرسنتا پراپت ہوئی ہے کہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پنڈت لیکھرام جی کے متعلق حسب ذیل اغراض کے پورا کرنے کے لیے ایک میموریل فنڈ کھولے جانے کا رزولیوشن پاس کیا ہے کہ مبلغ ۰۰۰،۵۰ [?] ہزار روپیہ اس میموریل فنڈ میں جمع کیا جاوے۔

(۱) پنڈت جی کی بیوہ اور ماتا کے گذارہ کا کافی پربندھ کرنا۔

(۲) پنڈت جی کی مناسب یادگار قایم کرنا۔ اور اُن کے کام کو جاری رکھنا۔

(۳) اخراجات متعلقہ دریافت حالات قتل گرفتاری مجرم و پیروی مقدمہ وغیرہ۔ اور اس استد ضروری کاریہ کو پورن کرنے کے لئے نن لکھت پرشوں کی ایک سب کمیٹی نیت کر دی ہے۔

لالہ منشی رام جی۔ لالہ لاجپت رائے جی۔ لالہ لال چند جی۔ لالہ ہنسراج جی۔ لالہ جیونداس جی۔ لالہ خوشی رام جی۔ رائے ٹھاکر دت صاحب سکرٹری۔

اگرچہ سب کمیٹی ایسے ایسے چیدہ اور لیق پرشوں کی نیت ہوئی ہے کہ جو بطیق [?] انائی [?] ہوشیاری اور لیاقت سے اِس شُبھ کاریہ کو آرمبھ کر کے اُس کو تکمیل کے درجہ پر پہونچا دیگی اور قوی اُمید ہے کہ جلدی یہہ رقم اکٹھی ہو جاویگی۔ لیکن قبل اس کے کہ سب کمیٹی کچھ اس معاملہ میں تحریک کرے۔ میں نہایت نمرتا سے آریہ سماجوں کے سکرٹری اور دیگر ہمدردان ویدک دھرم [?] پرتی پنڈت لیکھرام جی کے نام اور توقیر کو قایم رکھنے کے لئے بڑے زور سے اپیل کرتا ہوں اور نویدن کرتا ہوں۔ کہ جہانتک جلد ممکن ہو اس کام میں ہاتھ بٹھاویں۔ اور اپنی پوری پوری توجہ اس کی طرف مبذول کریں۔

نن لکھت تجاویز میں اپنی تچھ بدھی انوسار آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور آشا کرتا ہوں کہ ان کے موافق کام کرنے سے ضرور کامیابی ہوگی۔

(۱) ایک عام جلسہ ہندوؤں کا جس میں ہندو مذہب کے کل فرقے شامل ہوں۔ آریہ سماج کی ذریعہ یا اگر آریہ سماج نہ ہو تو دیگر ہمدردان قوم کے ذریعہ ہر شہر اور بڑی بڑی قصبہ جات میں کیا جاوے۔ جسمیں اول پنڈت لیکھرام جی کی بے وقت موت اور بزدلانہ قتل پر افسوس اور اُن کی ماتا اور بیوہ کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا جاوے۔ اور اُس کے بعد حاضرین کے سامنے پنڈت جی کی لیاقت شور بیرتا۔ سچائی۔ اور دھارمکتا اور ستہا کا برنن کیا جاوے۔ اور خصوصیت سے یہہ۔ کہ پنڈت لیکھرام ویدک دھرم کا بڑا زبردست محافظ تھا اور کہ اوس نے دھرم کا کام کرتے ہوئے آپنے آپ کو بلیدان کر دیا۔ اس کے بعد حاضرین کو پنڈت جی کی یادگار وغیرہ قایم

کرنے کے بارہ میں جو تجاویز شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پاس کردی ہیں۔ اُن کو مفصل سنایا جاوے۔ اور پھر چندہ کے لیے بڑی دردناک آواز سے اپیل کیا جاوے اور فہرست چندہ کھولی جاوے۔ اخذ اور اقرار دونوں قسم کے چندے اس فہرست میں درج کئے جاویں۔ بعد ختم جلسہ نقل کارروائی جلسہ آریہ اخبارات اور ممبران آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پٹیریٹ وغیرہ میں بغرض مشتہر کرنے بھیجی جاوے۔

(۲) جو روپیہ اکٹھا ہو جاوے وہ فوراً سکرٹری شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس بھجوایا جاوے۔ کیونکہ پنڈت جی کا ترجمہ کا کام بڑے زور و شور کے ساتھ جاری کرنے کا جلد ارادہ ہے۔

(۳) ایک ڈیپوٹیشن چندہ جمع کرنے کی غرض سے نامزد کیا جاوے۔ جس میں اُتساہی پرش شامل ہوں۔ اُن کا یہ فرض ہوگا کہ بڑے بڑے قصبہ جات گرد و نواح میں جا کر چندہ حسب تجویز مذکورہ جمع کر کے لاویں۔

(۴) تاوقتیکہ یہ کارروائی ہر جگہ پر ختم ہو جاوے اس کے متعلق خط و کتابت سکرٹری لیکھرام میموریل فنڈ کے ساتھ برابر جاری رکھی جاوے اور سکریٹری صاحب کو برابر اطلاع دی جاوے۔ کہ ہر مقام پر اس کے متعلق کیا کارروائی ہو رہی ہے۔ تاکہ سب کیٹی کو پوری پوری واقفیت ہو اور فنڈ کی ترقی کے حالات بر وقت معلوم رہیں۔

مجھ کو پنڈت لیکھرام جی کے کرتویہ اور شرح جیون چرتر کے برنن کرنے کی یہاں پر ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ مجھ کو بخوبی معلوم ہے۔ کہ کوئی ایسا شہر اور قصبہ اور شاید ہی کوئی گاؤں ہوگا جہاں پر پنڈت جی مہاراج نے پدھار کر ست گھو(؟) نہ بجایا ہو۔ ہر شخص اُن سے واقف ہے اور درحقیقت بھی ایسی کہ سب کا اُن کی ہمیشہ جدائی سے جگر پاش پاش ہو رہا ہے۔ اور آریہ ورت پر حیرت چھا رہی ہے۔ گلی گلی اور کوچہ کوچہ میں پنڈت جی کے نام مبارک کا ذکر ہے۔ خواہ کہیں پر آپ چلے جاویں یہی ذکر ہے۔ مگر کیا کیا جاوے۔ آخر صبر ہے۔

لیکن ہر ایک اس قدر عرض کرنا بیجا نہ ہوگا کہ پنڈت جی مہاراج کا دھارمک جوش۔ سچائی۔ ذہانت۔ علمی لیاقت۔ مادہ تحریر و تقریر۔ شور بیرتا وغیرہ تھا۔ یہ سب کے سب اوصاف ایسے نہیں تھے۔ کہ اُن کو معمولی آدمی تصور کیا جاوے۔ ضرور ایشور نے اُن کو چشمہ فیض سے بمقابلہ معمولی منشوں کے زیادہ تر حصہ عطا فرمایا تھا۔ جس کی وجہ سے اُن کا آج بھارت ورش میں یہاں پرکاش ہو رہا ہے اور اُن کا نام مبارک ہر کس و ناکس کی زبان سے بڑی عزت کے ساتھ ادا ہوتا ہے۔ ایسا بہادر پنڈت لیکھرام ہی تھا۔ جو ڈنکے کی چوٹ اپنے ہندو بھائیوں کو پتت ہونے سے بچاتا تھا۔ اور ویدک دھرم کی عظمت کو قائم رکھنا اپنا اعلےٰ فرض سمجھتا تھا۔ صرف باتوں ہی باتوں سے نہیں۔ بلکہ براہین قاطع اور منطقی اور فلسفانہ دلائل۔ وید و شاستر و سمرتی اور رشی منیوں کے مستند پرمانوں سے اُس کو عین اپنے معراج پر لانا اپنا لازمی فرض سمجھتا تھا اپنی تصنیفات بحث مباحثوں اور زبانی تقریروں سے پنڈت جی مہاراج نے ہندو دھرم (ویدک دھرم سے مراد ہے) کی بنیاد کو اس وقت ایسا مضبوط کر دیا ہے۔ کہ مجھ کو آئندہ ہرگز اُمید نہیں ہے کہ کوئی ہندو بھائی پتت ہو جاوے یا اپنا مذہب تبدیل کرے۔ گو پھر بھی ہمارے پاس اس پر بچاؤ کا ایک بڑا مضبوط ذریعہ رہنا چاہیئے۔ سو وہ یہی ہے۔ کہ اس وقت ہم پنڈت جی مہاراج کے میموریل فنڈ کو جلد تکمیل کریں۔ تاکہ جو کام پنڈت جی اپنی حیات میں کرتے تھے۔ وہ برابر جاری رہے۔ اور پنڈت جی کی آخری وصیت (کہ آریہ سماج میں تحریر کا کام بند نہ ہونا چاہیئے) پر عمل کرے۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ اس مبارک کام کے قائم کرنے میں بھارت ورش باسی ہندو اور آریہ بھائی ضرور سرگرم ہوں گے۔ کیونکہ پنڈت لیکھرام جی کی محبت سب سے یکساں بلا لحاظ کسی کم و بیش رتبہ کے تھی۔

یہ بھی عرض کر دینا مناسب ہوگا کہ پنڈت جی کے متعلق میموریل فنڈ ایک ہی جگہ پر زیر اہتمام شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا کھولا جاوے۔ متفرق جگہوں پر نہیں۔ جیسا کہ سنا گیا ہے۔ ممالک مغربی و شمالی میں وچار ہے۔ سب سماجوں اور ہمدردوں کو ہر جگہ پر چندہ اکٹھا کر کے لاہور ہی بھیجنا چاہیئے اگر پورا سرمایہ ایک جگہ ہو جاوے اور اُس سے سب کام چلائے جاویں۔ وہ بہتر ہوگا۔ بہ نسبت اس کے کہ تھوڑا تھوڑا سرمایہ مختلف مقامات پر ہو اور کوئی بھی کام پورا نہ ہو سکے۔ فقط

کرتارام

پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کے جیون چرتر کی تیاری کے لئے پریرنا

پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر [illegible]

قتل کی مفصل خبر بھارت ورش کی چاروں اور
پہنچ چکی ہے۔ ہندو اور آریوں کی بڑی بھاری جلسے
ہو رہے ہیں۔ انگریزی اور اردو اخبارات آہ و
فغاں کے نعرے بلند کر رہے ہیں۔ اور اس سمے
بھارت میں شوک مہا شوک اوپن ہو رہا
ہے۔ سماجک دل میں پریشانی اور حیرانی چھا
رہی ہے۔ مانو سماجک فوج کا کمانڈر انچیف
قتل ہو گیا اور فوج بے سرو سامان باقی رہ گئی۔
پنڈت جی کی سادہ مزاجی۔ شانتیا۔ شور ویرتا۔
اور دھارمک بل نے قاتل دشمن کی گھات کو
کم پہچانا۔ اور بے رحم قاتل پر جو کہ ایک مہینہ سے
اُن کے آگے پیچھے شدھی کے لئے بنگالی بھیس
میں پھر رہا تھا۔ دیا درشٹی کرتے رہے۔ اور
اس کو متروت اپنے پاس رکھا۔ اور اُس کی ہر
طرح کے کھانے۔ پینے۔ بستر آدی دینے علاج
معالجہ۔ اور ملازمت وغیرہ کی خبرگیری اور تلاش
کرتے رہے۔ حتیٰ کہ اُس کو شُدھ کرنے کا بھی وعدہ
دیدیا۔ اگرچہ پنڈت جی کو اُن کے چند متروں نے
یہ بھی جتلا دیا کہ قاتل دھوکہ باز معلوم ہوتا ہے۔ اس
کو الگ کر دیا جاوے۔ مگر پنڈت جی اپنے برہمچریہ
شکتی کے مقابل ایسے پست قد نابکار کے دھوکے
کی کیا پرواہ کرتے تھے اور کاش اگر اُن کو معلوم ہو جاتا
کہ قاتل بے رحم نے کپڑوں کے اندر ایک تیز خنجر
چھپا رکھا ہے۔ تو معلوم وہ ظالم بدکردار کی کیا
دُرگتی کرتے۔

پنڈت جی کے بل کا یہ کافی ثبوت ہے۔ کہ
باوجود مخالف مذاہب کے مشہور اور پشتینی
جوش کی بھارت ورش کے کسی حصہ سے
بھی کوئی ایسا مرد میدان نہ آمادہ ہوا جو موبمو
ہو کر پنڈت جی سے دو ہاتھ کرتا۔ پنڈت جی نے
اہنسا۔ اور شور ویرتا کے بل سے آزادی
کے ساتھ مخالف مذاہب کی بڑی متانت
زبانت۔ اور لیاقت سے وہ شکنجے ڈھیلے کئے
ہیں۔ کہ اُن کا دل جانتا ہے۔ جب نہ تحریر کے
مقابل تحریر اور تقریر کے تبادلہ میں تقریر اور بھاوید
لحاظ سے دو ہاتھ کر سکے۔ تو وہ سوجھی جو کمینے اور
بزدل آدمی سوچا کرتے ہیں۔

اگرچہ مخالفان درپردہ پنڈت جی پر دانت تو
مدت سے پیس رہے تھے۔ مگر جب سے دہلی میں
پنڈت جی پر توہین مذہبی کا دعویٰ دائر ہوا۔
اور وہ خارج ہو چکا۔ تو جیسا کہ انگریزی اخبارات
میں شور مچایا گیا تھا کہ مخالف سخت جوش میں
ہیں۔ تو غالباً اسی زہریلے جوش نے ہی قاتل
کو پنڈت جی کی جان کے لئے آمادہ کیا ہو جس
نے ۶ - مارچ سنہ ۱۸۹۷ء کو ۶½ بجے شام کے
لاہور میں پنڈت جی کو اُن کے گھر میں آنکھ
بچا کر خنجر سے ہلاک کر ڈالا۔ بہادر پنڈت نے
بصورت کاری زخم لگنے کے بھی قاتل کو پکڑ کر
خنجر چھین لیا۔ مگر زخم گہرا لگنے پر انتڑیوں کی
تمام و کمال کٹ جانے سے وہ بیتاب ہو گئے
اور ہاتھ ڈھیلے پڑ گئے۔ اُس وقت پنڈت
جی کے پاس اُن کی استری اور ماتا کے سوا
کوئی نہیں تھا۔ جنہوں نے خنجر لگنے کے بعد
پنڈت جی کی آواز پر اُن کو سنبھالا۔ اور قاتل
کو گرفتار کرنا چاہا۔ مگر وہ جوتا۔ کمبل۔ دوپٹہ۔
کرتہ۔ اور خنجر سب کچھ چھوڑ کر ایک آن کی
آن میں پوشیدہ ہو گیا۔ اور پنڈت جی نے
۲ بجے رات کے وید منتر اوچارن کرتے ہوئے
پرلوک کا راستہ لیا۔

اس طرح پر پنڈت جی کے قتل نے بھارت
ورش کے ہندو ماتر کو نہایت رنجیدہ۔
اداس اور غم آلودہ بنا رکھا ہے۔ اور یہ
قتل ایک معمولی قتل نہیں ہے بلکہ درپردہ ہندو
اور آریہ سماج کے پرچارکوں کی طرف خنجر
کا گہرا خوف دلایا جا کر اشارہ ہے کہ وہ آئندہ
مخالف مذاہب کا کھنڈن نہ کریں۔ اور نہ
اُن کے برخلاف کوئی تحریر نکالیں۔

مگر یاد رہے یہ زمانہ برٹش راج کا ہے ظلم۔
قتل۔ اور جہاد کا نہیں ہے۔ اس لئے ہر مذہب
کے پرچارک کو آزادی ہے۔ کہ وہ اپنے مذہب
کا دوسرے مذہب سے مقابلہ کر کے سچائی
کو دکھلاوے اور حق اور باطل کی منادی کرے
جیسا کہ شریمان پنڈت لیکھرام جی کرتے
رہے ہیں۔ موت سب کے لئے ہے اور
ایسا بزدلانہ قتل ہر کس و ناکس بلا لحاظ بہادری
کے کر سکتا ہے۔ مگر پھر بھی ایشور کا کوئی کام
حکمت سے خالی نہیں ہے۔ آریہ سماج
کو اس وقت خصوصاً اور ہندو ماتر کو عموماً اس
بات کا بڑا فخر ہے۔ کہ اُس کا ایک زبردست
پرچارک دھرم کا کام کرتا ہوا۔ بلیدان ہو گیا
اور سماجک مشن کو وہ فتحیابی نصیب ہوئی
ہے۔ کہ اگر مخالف نگاہ تعمق سے وچار کرینگے
تو وہ شکست فاش کھا چکے۔ اور آریوں کے
سامنے تحریر اور گفتگو کے قابل نہ رہے۔

اس وقت آریہ سماج کا زور قاتل اور سازباز
کنندگان کی تلاش کی طرف بہت زیادہ ہے
اور امید ہے کہ جب تک اس کام کا خاتمہ نہ ہوگا
آریہ سماج ہرگز چین سے نہ بیٹھیگا۔ یہ کیوں
اور بہار رنجیدہ اور ماتم آلودہ ہونا۔ اس قدر آہ و
فغان کرنا اور بے چین ہونا۔ وہ کس لئے۔ یہ
سب اس لئے۔ کہ آریہ سماج کی بیدی پر جس
نے دھرم کا سنگھ ناد بجایا۔ آریہ سماج
میں داخل ہو کر جس نے پورن ست برت کو

دھارن کیا۔ آریہ سماج میں داخل ہوکر جس نے ایشان کو چھوڑا۔ آریہ سماج میں داخل ہوکر جس نے ویدوکت دھرم کی رکھشا کی۔ جس نے دھرم روپی شستر دھارن کرکے آریہ سماج روپی میدان میں آکر ادھرم اور پاکھنڈ روپی اسروؤں کو وجے کیا۔ جس نے آریہ سماج میں آکر اپنے فرائض کی پوری پابندی کی جس نے آریہ سماج میں داخل ہوکر اپنے سچے رہنما سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج (بانی آریہ سماج) کا جیون چرتر لکھتے لکھتے اپنے آپ کو بلی دان کر دیا۔ جس نے دیش دیشانتروں میں پہونچکر مخالفوں کے ساتھ بحث مباحثے اور تقریریں کرکے فتح یابی حاصل کیں۔ جس نے اپنی ست روپی قلم سے ادھرم روپی تحریروں کا بڑے زور سے کھنڈن کر ڈالا جسکی لاش کے ہمراہ عـ ۲۰۰۰۰ سے زیادہ مجمع عام ہندو اور آریوں کا تھا۔ (اور ہمدردی اور مترتا کو یاد کرتے ہوئے جن کی آنکھوں سے اشک جاری تھے۔ آسمان دھواں دھار ہو رہا تھا۔ لاہور واسیوں نے ماتمی لباس پہن رکھا تھا)۔ اور جسکی خاطر قوم اس وقت اپنا سر دینے کے لئے تیار ہے۔ وہ شور بیر یودھا پنڈت لیکھرام آریہ مسافر تھا۔ جہاں ہم کو ایک طرف اس قومی خدمتگذار کے نام مبارک کے زندہ اور روشن رکھنے۔ اور اُس کے مشن کو برابر جاری رکھنے بلکہ دوبالا کرنے کے لئے بہت سی تجاویز پر عملدرآمد کرنے کی ضرورت ہے۔ وہاں پر دوسری طرف ہمارا یہ بھی ضروری اور لازمی فرض ہے کہ اس مہاپرش کا جیون چرتر مفصل اور مشرح تیار کریں جس وقت سے پنڈت جی نے ویدک دھرم کی حفاظت کے لئے اپنی خدمات مہرشی کی آگیا انوکول آریہ سماج کے حوالہ کیں اور جہاں جہاں پر وہ پدھارے۔

ہمارا فرض ہے کہ وہاں وہاں پر پہونچکر ان ان کارناموں کو تلاش کریں۔ جن کا پنڈت جی۔ پرچار کرتے۔ وار تالاپ کرتے۔ بحث مباحثے کرتے۔ کھنڈن منڈن کرتے صلاح مشورہ کرتے۔ اور تاریخی حالات دریافت کرتے رہے ہیں۔ آریہ اور ہندوؤں کو اس وقت پنڈت جی کی موت کا سخت رنج ہے۔ اور ہر ایک دل میں دھرم کا اتینت اور سچا جوش ہے۔ اس لئے میں پنڈت جی مہاراج کے جیون چرتر کی تیاری کے ضمن میں رشی سنتان سے اپیل کرتا ہوں اور آشا رکھتا ہوں کہ کوئی آریہ بھدر پُرش تین چار ماہ کے لئے ضرور ہی اپنی خدمات اس نیک کاریہ کے انجام کے لیئے دھرم ارتھ پردان کریں گے۔ اُمید قوی ہے کہ اگر کوئی صاحب ایسے ہوں۔ جو بلا تنخواہ کام نہ کر سکتے ہوں تو آریہ سماج ان کو ضرور تنخواہ دیگی اُن کا کام ہوگا کہ پنجاب کی آریہ سماجوں اور دیگر مقامات پر جہاں جہاں پنڈت جی مختلف اوقات میں تشریف لے گئے ہیں خصوصاً اور ممالک مغربی و شمالی وغیرہ میں عموماً جاکر ان کے جیون چرتر کے متعلق مصالحہ اکٹھا کریں۔ اور کل جیون چرتر کا مصالحہ اکٹھا کرکے جیون چرتر لکھنا آرمبھ کریں۔ کوئی یوگیہ پُرش اُمید ہے کہ اس شبھ کاریہ کا بوجھ اپنے سر پر ضرور اٹھا دیگا۔ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھی ادھر ہی اسی طرف پورا دھیان دینا چاہیئے اگر ایسے بہادر دھارمک اور آریہ سماج کی فراخ اور آزاد صحرا کے شیر ببر کی سوانح عمری مختصر لکھنے کا کوئی صاحب وچار کر رہے ہوں۔ تو وہ فوراً چھوڑ دینا چاہیئے اور مفصل اور مشرح جیون چرتر تیار کرنے کی فکر کرنی چاہیئے۔

ویدک دھرم کا داس لدھا رام

پنڈت لیکھرام جی کے بزدلانہ قتل پر پبلک کا اظہار افسوس

شاہ پور آریہ سماج میں ایک پبلک میٹنگ میں جسمیں ہندو مذہب کے ہر فرقہ کے آدمی اور آریہ سماجیت شامل تھے اظہار افسوس کرنے کے بعد چند رزولیوشن پاس کیئے۔ جو قریباً لاہور آریہ سماج کی تجاویز کے حق میں پاس کیئے جاتے ہیں۔

آریہ سماج قادیان اظہار افسوس کے بعد لاہور سماج کی تجاویز کے حق میں اپنی رائے ظاہر کرتا ہے اور میموریل فنڈ میں امداد دینے کو تیار ہے۔

ہندو پبلک قادیاں کی طرف سے ایک عام جلسہ ہو کر اظہار افسوس کیا گیا۔

آریہ سماج مراد آباد نے ایک میٹنگ کرکے اظہار افسوس کیا اور قریباً لاہور سماج کے رزولیوشنوں کی تائید کی۔

آریہ سماج ہالہ ضلع انبالہ میں ایک پبلک میٹنگ میں اظہار افسوس کیا اور لاہور آریہ سماج کے رزولیوشنوں کی تائید کی۔ اور یہ پرن کیا کہ کچھ عرصہ یہ سماج محمدی دین کا کھنڈن کرے گی۔

ماسٹر وزیر چند جی اجمیر سے اظہار افسوس کرتے ہیں۔ دت بھگت جی جیراسی آریہ سماج وزیر آباد اظہار افسوس کرتے ہیں۔

دولت رام شرما ہرت نویسی کے بیچ پرشنوں کے اُتر

پرشن نمبر ۱) ستیارتھ پرکاش میں منونتروں کے نام کیوں نہیں لکھے ہیں ؟

اُتر نمبر ۱) ستیارتھ پرکاش میں جو کچھ کہیں خاص مضمون ویدوں کے پرکاش ہونے کے سمے وغیرہ کا مفصل نہیں ہے - وہاں کل منونتروں کے نام نہیں گئے - سا گوید آدی بھاشیہ بھومکا طبع اول کے صفحہ ۲۲ پر گزشتہ کل منونتروں کے نام لکھے ہیں یعنی سوائمبھو سوارو چش اُتّمی تامس ریوت چاکشس چھ منونتر گزر چکے ہیں اور ساتواں ویوسوت گزر رہا ہے -

پرشن نمبر ۲) سرشٹی کا ایک ساتھ ہی ناش ہوگا - یا تھنیتے تھنیتے اور یدی تھنیتے تھنیتے ہوگا تو کیا سمے ہے ؟ اسکا پورا حال ستیارتھ پرکاش میں نہیں ہے -

اوتّر) منوسمرتی میں جہاں سرشٹی کی اُدپتی لکھی ہے - وہاں ایک مرتبہ سرشٹی اُتپتی سے لیکر پرلے کے آرمبھ پریّنت کا نام برہم دن رکھا ہے - اور پرلے سمے کا نام برہم راتری رکھا ہے یہ نشیہ کا سمبندھ کیول برہم دن کے ساتھ ہے جبکہ جیتنیا کے پرادُر بھاؤ ہونے کا سان وہ اُنّتی دترتی) یا اُدّتی (منزل) کرسکتا ہے - برہم راتری میں تو وہ مورچھا اوستھا میں کیول اندھکار سے آورت رہتا ہے پس ستیارتھ پرکاش میں جو کیفیت اُتر کے لیے انکا دستور العمل بتلانے کی غرض سے لکھا گیا تھا - پرلے کی مفصل کیفیت لکھنے کی ضرورت نہ تھی - اور نہ ہی پرماتما کی طرف سے برہم راتری کی مختلف منزلوں کا (اگر کوئی ہوں) گیان دیا جانا ضروری تھا لیکن پرشن کرتا کے جواب میں اتنا کہا جاسکتا ہے - کہ جو سرشٹی گرمشہ سوکشم اوستھا سے استھول ہو کو پراپت ہوتی ہے - وہ استھول سے سوکشم کی طرف بھی گرمشہ جائیگی جس طرح کہ جہاں سوریہ کا اودے ہونیکی تیاری ہے اس کے اودے ہونے تک کچھ سمے لگتا ہے - وہاں ماہینکل سوریہ کے است ہونے کی تیاری سے اُسکے است ہونے تک سمے لگتا ہے - اسی طرح سرشٹی کے آدی میں سوکشم سے استھول ہونے میں سمے لگتا ہے - اور پھر جب سرشٹی مکمل ہو گئی - تو برہم دن بھر جیو آتما کرم کرتے اور مختلف حالتیں پیدا کرتے رہتے ہیں جیسا کہ روز مرہ دن کے وقت نشیہ کرتے ہیں لیکن پرلے مکمل ہوتے ہی جیو آتما مورچھا اوستھا میں پہونچکر کل پرلے کا سمے ایک ہی حالت میں گزار دیتے ہیں جسطرح کہ دن میں مختلف حالتیں پیدا کرتے ہوئے ہم رات کو سوتے ہوئے ایک ہی حالت میں گزار دیتے ہیں (درشٹانت ایک دلیل ہوا کرتے ہیں - پرشن کرتا کو اسکا دھیان رکھنا چاہیئے) پس برہم دن کے لیئے تو منونتروں وغیرہ کا بھید لازمی ہو جاتا ہے - تاکہ لوگ جو سمے کی گنتی کرسکیں لیکن برہم راتری میں ایسے سمے بھید کی کچھ اوشکتا نہیں رہتی -

پرشن نمبر ۳) ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے کہ نراکار کا پرتی بمب (عکس) نہیں پڑتا پرنتو درپن میں جو وستو جتنی دور سے دیکھی جاتی ہے - اتنی ہی دوری پر اسکا عکس دکھائی پڑتا ہے - پس دوری کا فاصلہ اسکا ادرشٹ پرتی بمب پرتیت کراتا ہے -

اُتر نمبر ۳ - پرشن کرتا کا درشٹانت ہی ظاہر کرتا ہے کہ عکس ساکار چیز کا پڑتا ہے نہ کہ نراکار کا شیشے میں ایک شیشہ کا پرتی بمب پڑنا ممکن ہے - لیکن جب وہ شیشہ شیشے سے ادرشٹ ہو تو پرتی بمب نہیں پڑتا - پس وہاں ہم الزام لگاتے ہیں - کہ اگر وہ شیشہ درپن (شیشہ) کے سامنے ہوتا تو اس کا پرتی بمب ضرور پڑتا لیکن یہہ الزام اسلیئے کیا جاتا ہے - کہ شیشہ کا شریر ساکار ہو پرماتما کسی چیز کے بھی ادرشٹ میں نہیں ہے - پس اگر اسکا پرتی بمب پڑتا تو ہر جگہ دکھائی دینا چاہیئے - وید اسکو ہر چیز میں ویاپک نزدیک سے نزدیک بتلاتے ہیں - ساکار کا ساکار چیز پر پرتی بمب اس لیئے پڑتا ہے - کہ ایک ساکار چیز دوسری ساکار چیز کے اندر ویاپک نہیں ہو سکتی - پرماتما کا سب چیزوں کے ساتھ ویاپیہ ویاپک سمبندھ ہے - اس لیئے اسکا پرتی بمب پڑنے کی ضرورت تھا اور نہ ہی ایسا سمبھو ہے -

پرشن نمبر ۴ - ستیارتھ پرکاش میں پورانوں کے پانچ ہیں - اور براہمن گرنتھ چار ہی ہیں - پانچواں کونسا ہے - اور ان پانچ پورانوں کا نام اتھرووید میں کیوں آیا ہے اس سے اتھرووید کے پیچھے کا بنتا ہوتا ہے -

اُتر نمبر ۴ - ستیارتھ پرکاش میں پورانوں کے نام پانچ نہیں ہیں - بلکہ براہمن گرنتھوں کے پانچ نام بلحاظ ان براہمنوں کے مضامین کے حسب

بیان کئے ہیں۔ اتہاس۔ پوران۔ کلپ گاتھا۔ اور نار اشنسی (دیکھو ستیارتھ پرکاش طبع چہارم صفحہ ۲۲۰) یہ پانچ جار ہیں۔ یعنی اتہاس۔ شت پتھ۔ سام۔ ادرگو پتھ۔ یہ چاروں براہمن گرنتھ ہیں جنمیں پانچوں وصف موجود ہیں۔ ستیارتھ پرکاش میں پوران شبد پر وچار کرتے ہوئے مہرشی دیانند نے پرمان دوارا یہہ سدھ کیا ہے۔ کہ شیو بھاگوت آدی کی بلگیا پوران نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ پوران اسکو کہتے ہیں جسمیں سرشٹی ودیا کا ورنن ہو۔ منوجی نے بھی پوران شبد کا ارتھ کرتے ہوئے صاف بیان کیا ہے۔ کہ جن میں سرشٹی ودیا اور مہاتماؤں کے ستیہ جیون چرتر آدی ہوں انہیں کا نام پوران ہے۔ اتھرو وید میں کسی پوران وشیش کا نام درج نہیں ہے بلکہ جب گرنتھ میں اتہاس آدی کے گن گھٹ سکیں انہیں کو اتہاس پوران آدی ماننا چاہئے۔ اتھرو وید سے یہی کا تب سمجھا جا سکتا۔ اگر اسمیں کسی خاص پوران کا نام لکھا ہوتا۔

پرشن نمبر ۵۔ الشور النوم ہے پھر ستیارتھ پرکاش سرشٹی دشٹہ میں آکاش کی اتپتی ایشور نے کیوں دی ؟

اتر نمبر ۵۔ ستیارتھ پرکاش ادھ گو یہ آدی بھاشیہ بھومکا میں جگہہ بجگہہ پرماتما کو آکاش وت ویاپک مانا ہے۔ اسکا یہہ مطلب نہیں ہے کہ آکاش کی اتپتی انکو بنے دی ہے۔ اپمان تب کہلاتی ہے جبکہ ایک وستو کو دوسری وستو کے سمان مانیں یہاں کیول درشٹانت ماتر سے انگیہ جیو آتما کو پرماتما کی ویاپکتا جتلانے کی کوشش

گئی ہے۔ درشٹانت ایکدیشی ہے۔ اسی لئے وید اور ست شاستر ساتھ ہی ساتھ یہہ بھی کہتے ہیں۔ کہ آکاش میں بھی پرماتما باہر بھیتر ویاپک ہے۔ درشٹانت جس انش میں ہوتا ہے اسی انش میں اسکا گرہن کرنے سے بھرم دور ہو جاتا ہے۔ (باقی پرشنوں کا جواب پھر)

مراسلہ

ایڈیٹر نامہ نگار صاحبان کی تحریر کا ذمہ دار نہیں ہے

مرزا غلام احمد قادیانی کے الہامات کی بابت

جناب پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر کی پیشگوئی مرزا کے قتل تک پوری ہوگئی

ناظرین سے یہہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ عرصہ ہوا میرزا غلام احمد قادیانی نے چند کتابیں براہین احمدیہ۔ سرمہ چشم آریہ۔ وغیرہ کے ناموں سے شائع کی تھیں۔ جنمیں وید اور ست شاستر اور پرشکان آریہ قوم کی نسبت سخت بدزبانی کے ساتھ توہین اور حقارت آمیز الفاظ درج کئے گئے تھے۔ انکا جواب باصواب جناب پنڈت لیکھرام صاحب نے بذریعہ کتب ہائے

تکذیب براہین احمدیہ اور نسخہ خبط احمدیہ کے دیا تھا۔ ان جوابوں کے شائع ہوتے ہی مذہبی دنیا میں اسقدر دھوم مچی۔ اور ویدک دھرم کی فضیلت اور دین اسلام کی خرابیوں کو لوگوں نے یہاں تک محسوس کیا کہ صدہا غیر متعصب اور شریف مسلمانوں نے ان کتابوں کو مطالعہ کرکے دین اسلام سے تائب ہوکر ویدک دھرم کی صداقت کو تسلیم کرکے اسکی آگے نہایت شردھا کے ساتھ اپنی گردن کو جھکایا۔ اور اسکے خیالات اور پالیسی سے لابھ اوٹھایا۔ اور ہزاروں آدمیوں نے جو پہلے اپنے دھرم سے ناواقف تھے۔ اور تنزل کی حالت میں تھے۔ ان کتابوں کے مطالعہ کے ذریعہ اپنے دھرم کی واقفیت حاصل کی۔ اور درڑھ آریہ بن گئے۔ جناب پنڈت لیکھرام صاحب کی ان کتب مذکورہ میں ایک خاص قسم کا یہہ اثر ہے۔ کہ جن اہل اسلام نے ان کتابوں کو بلا تعصب بنظر استحقاق حق مطالعہ فرمایا۔ وہ ضرور مذہب اسلام کی خرابیوں سے واقف ہوکر اس سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ لیکن ساتھ ہی ایسے جن اہل اسلام نے اپنے موروثی تعصب کے ساتھ ان کتابوں کے مضمون کو پڑھا۔ تو انکے پاس پنڈت صاحب کی ان کتابوں کا جواب سوائے اسکے کوئی نہ نکلا۔ کہ یا تو جناب پنڈت لیکھرام صاحب کو بذریعہ عدالت کے قید کراکر انکو تکلیف پہنچائی جاوے۔ یا انکو بالکل قتل ہی کر دیا جاوے۔ بس جناب پنڈت لیکھرام صاحب کی کتابوں نے اہل اسلام پر یہی دو قسم کے اثر پیدا کئے۔ چنانچہ آخری قسم کے خیالات والے مسلمانوں کے گروہ نے

جناب پنڈت صاحب پر بمبئی لاہور دہلی وغیرہ میں مقدمات فوجداری وغیرہ دائر کیے۔ اور اسکے ذریعہ سے انکی آبرو ریزی کرنی چاہی۔ لیکن چونکہ جناب پنڈت صاحب ان لوگوں کے متعصب خیالات سے پورے واقف تھے اس لیے جو کچھ انہوں نے لکھا تھا وہ اہل اسلام کی کتابوں سے پورے حوالہ جات دیکر بھی ثبوت کے ساتھ لکھا تھا۔ اپنی طرف سے بالکل کوئی نیا الزام نہیں لگایا تھا اس لیے ایشور کی مہربانی سے جناب پنڈت صاحب ان مقدمات سے بری ہو گئے تھے۔ اور مخالفان زک اور شکست کی کھاتے رہے۔

پس اب ان متعصب اہل اسلام کے پاس سوائے اسکے جناب پنڈت لیکھرام صاحب کی تحریر و تقریر کے بند کرنے کے لیے کوئی علاج باقی نہ رہا۔ کہ انکو تیغ محمدی سے قتل کر کے دین اسلام کی ڈوبتی ناؤ کو بچایا جاوے۔ اس گروہ کے بہت سے مسلمانوں نے جناب پنڈت صاحب کو علانیہ بھی قتل وغیرہ کی دھمکیاں دیں اور تحریری خطوط بھی ارسال کیے۔ اس گروہ کے منجملہ یہ ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہیں۔ کہ جنہوں نے اس ارادہ قتل کو بذریعہ اپنے ایک اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کے الہامی لپیٹ دار لفظوں میں اسطرح ظاہر کیا۔

"آج کی تاریخ سے جو بیس فروری ۱۸۹۳ء ہے۔ چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص (پنڈت لیکھرام) اپنی بد زبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا۔ کہ جو اس شخص نے رسول اللہ کے حق میں کی ہیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہو جاویگا۔"

اس پیشگوئی قتل پنڈت لیکھرام صاحب کے سچا کر دکھلانے کی غرض سے اپنے اشتہار میں مرزا نے یہ بھی درج کیا کہ

"اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں۔ اگر اس شخص پر (پنڈت لیکھرام پر) چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الہی ہیبت رکھتا ہو۔ تو سمجھو کہ میں خدا تعالی کی طرف سے نہیں۔ اور نہ اسکی روح سے میرا یہ نطق ہے۔ اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لیے تیار ہوں۔ اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جاوے۔"

اسی اشتہار کے ذریعہ سے جناب پنڈت لیکھرام صاحب کے ارادہ قتل کو ان الفاظ میں بھی مرزا قادیانی نے ظاہر کر دیا تھا یہ مضمون اشتہار کے شروع میں درج کیا گیا ہے۔

شعر

"الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از **تیغ بران محمد**"

نیز مسلمانوں کو بشارت دیتے ہوئے لکھا ہے "کہ کون مسلمان ہے کہ ان کتابوں کو سنے اور اسکا دل و جگر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو۔ اور یہ پیشگوئی مسلمانوں کے لیے ایک نشان ہے۔ کاش وہ حقیقت کو سمجھتے۔"

ناظرین - مرزا غلام احمد قادیانی کے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کے اس مضمون کو جسکے ذریعہ سے مرزا نے پنڈت لیکھرام صاحب کے قتل کی خبر شائع کی تھی ہم نے اوپر درج کر دیا ہے۔ آپ اشتہار کے مضمون کو غور سے پڑھیے۔ نیز آپ جو الفاظ موٹے قلم سے درج کیے گئے ہیں۔ انپر توجہ دیویں۔

اب ہم جناب پنڈت لیکھرام صاحب کی اس پیشگوئی کو بھی ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں کہ جو انہوں نے مرزا قادیانی کے جواب میں اپنے ایک طول مضمون کے ذریعہ مرزا کی الہامی چالبازیوں کی قلعی کھولتے ہوئے اخبار آریہ گزٹ مورخہ یکم جولائی ۱۸۹۳ء میں عام طور پر شائع کی تھی۔ جناب پنڈت لیکھرام صاحب کی پیشگوئی کے الفاظ اس شخص قادیانی کی نسبت حسب ذیل ہیں۔

" ناظرین کیا یہ صاف طور پر قتل یا زہر وغیرہ کے منصوبہ نہیں ہیں "

(ملاحظہ ہو آریہ گزٹ نمبر ۲۸ جلد ۵ یکم جولائی ۱۸۹۳ء صفحہ ۷ کالم نمبر ۳)

ناظرین - آپ اس پیشگوئی کے مضمون کو کہ جسکو پنڈت لیکھرام صاحب نے خود دست مبارک سے لکھکر مرزا قادیانی کے اشتہار کا منشا ظاہر کرنے کی غرض سے اسی وقت شائع کر دیا تھا۔ ذرا توجہ سے پڑھیں۔ اور جہاں پیشگوئی کے مضمون کو مرزا غلام احمد کے اشتہاری مضمون سے ملان

کر کے ہمکو صرف ان ہر دو سوالوں کا جواب دیدیویں۔

اول مرزا غلام احمد نے جو الہام پنڈت لیکھرام صاحب کے قتل کے بارہ میں بذریعہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کے ظاہر کیا تھا۔ کیا اُسے اسکو سچا کر نہیں دکھلایا۔

دوم۔ اس اشتہار کے منشاء کو غلط ثابت کرنے کے واسطے جو پیشگوئی پنڈت صاحب نے دربارہ ارادہ منصوبہ قتل کرنے یا زہر وغیرہ کے ذریعہ سے ماردینے خود کے شایع کی تھی۔ کیا وہ غلط نکلی۔

صاحبان میرے خیال میں آپکے پاس کوئی وجوہات نہیں ہیں۔ کہ جو آپ یہہ کہہ سکیں۔ کہ یہہ ہر دو صاحبان اپنی اپنی پیشگوئیوں کی صداقت ظاہر کرنے میں کاذب نکلے۔ ہاں اگر فرق ہے تو صرف یہہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی پیشگوئی میں اپنے خدا کو بھی شریک کیا ہوا تھا۔ اور جناب پنڈت لیکھرام صاحب نے صرف اپنی ہی اُس بدھی سے اس پیشگوئی کو ظاہر کر دیا تھا۔ کہ جو انہوں نے انکو عطا کی تھی۔ یا یوں سمجھو کہ اکیلے جناب پنڈت لیکھرام صاحب اپنی پیشگوئی کی صداقت ظاہر کرنے میں ایک خدا اور ایک نبی کی پیشگوئی کے مقابلہ میں کسی طرح سے بھی کم نہیں رہتے۔

مجھے امید ہے کہ ہمارے ناظرین اس اوپر کے تمام مضمون سے جو واقعات کی بنا پر لکھا گیا ہے کافی نتیجہ اخذ کر لیویں گے کہ جناب پنڈت لیکھرام صاحب کی قتل کا کیا باعث ہوا۔ اور کنہوں نے یا کس نے انکو قتل کرایا۔

ابھی ہم اپنے اس مضمون کو لکھ ہی رہے تھے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک اور اشتہار طول طویل مورخہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۹۷ء بعنوان "لیکھرام کی موت کی نسبت آریہ صاحبوں کے خیالات۔" ہمکو ملا۔ ہم نے مضمون کو چھوڑ کر اُس اشتہار کو پڑھنا شروع کیا تو عجیب ہی کرتوت مرزا صاحب کی نظر آئی اور بقول اسکے کہ چوہے کی ڈاڑھی میں تنکا۔ مرزا قادیانی نے اس اشتہار کے ذریعہ لفاظی عبارت میں یہہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ بعض آریہ صاحبان کا جو یہہ شبہ ہے کہ میں اس سازش قتل میں شریک ہوں۔ یہہ بالکل جھوٹھ ہے۔ اور اپنی قدیمانہ عادت کے بموجب چند الہاموں کی فہرست درج کر کے ظاہر کرنا چاہا ہے۔ کہ یہہ الہام سب سچے نکلے اسی طرح پنڈت لیکھرام کی قتل کا بھی الہام سچا نکلا۔ گویا میری عادت ہی قدیمانہ اس قسم کے الہام ظاہر کرنیکی ہے۔ کہ جسکو خدا پورا کرتا رہتا ہے۔ پنڈت لیکھرام کے قتل والے الہام کو پورا کر دکھلانے کی غرض سے میری جانب سے کوئی خاص کوشش عمل میں نہیں آئی۔ ہم اسوقت اس اشتہار کی پورے طور پر تفسیر بیان نہیں کرنا چاہتے۔ اور اسکو کسی آیندہ وقت پر رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس اشتہار میں سے صرف دو چار فقرے اپنے ناظرین کی تسلی کے واسطے اسجگہہ درج کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ ہمارا کام خاص طور پر ان فقرات پر رائے زنی کا اسوقت نہ ہوگا۔ اور نہ انکے لفظ لفظ کی تشریح کرینگے۔ صرف ناظرین کے غور کے واسطے درج کیئے جاتے ہیں۔

اس اشتہار میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں۔

" ہمارے دلکی اسوقت عجیب حالت ہے۔ درد بھی ہے۔ خوشی بھی ہے درد اس لیئے۔ کہ اگر لیکھرام رجوع کرتا زیادہ نہیں تو اتنا ہی کرتا کہ وہ بدزبانیوں سے باز آجاتا۔ تو مجھے اللہ تعالے کی قسم ہے کہ میں اسکے لیئے دعا کرتا کہ اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جاتا۔ تب بھی زندہ ہو جاتا۔ اور وہ خدا جسکو میں جانتا ہوں۔ اُس سے کوئی بات ان ہونی نہیں۔ اور خوشی اسبات کی ہے۔ کہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہوئی ہے۔"

پھر لکھتے ہیں۔

" پنڈت لیکھرام کا اس غرض سے مارا جانا آریہ صاحبوں کو ایک سبق دیتا ہے۔ کہ آئندہ کسی نو مسلم کے مرتد کرنے کے لیئے کوشش نہ کریں۔ اگر کوئی اسلام میں داخل ہوتا ہے تو اسکو ہو لینے دیں۔ آخر شدہ ہونے [illegible] کو دیکھ لیا کہ اسکا نتیجہ کیا ہوا۔ اور دوسرے اس واقعہ سے یہہ بھی سبق ملتا ہے کہ آئندہ یہہ خواہش نہ کریں کہ کوئی دوسرا لیکھرام یعنے بدزبانی میں اسکا ثانی تلاش کرنا چاہیں۔"

پھر لکھتے ہیں۔

" جب ہم پیشگوئی کے پورا ہونے کو [illegible] اسلام کی سچائی کا ایک معیار ٹھہراتے

اور خدا نے لیکھرام کو مار کر مسلمانوں کی ہندوؤں پر ڈگری کر دی۔ تو اس حالت میں نہ صرف لیکھرام بلکہ بحیثیت مذہبی اس تمام فرقہ کی عزت میں فرق آگیا۔"

ناظرین مرزا کی اس تحریر میں ان فقروں کو جنکو ہم نے موٹے قلم میں لکھا ہے۔ غور سے دوبارہ سہ بارہ پڑھیں۔ اور پھر بتلادیں۔ کہ مرزا قادیانی کا جناب پنڈت لیکھرام صاحب کے شہید کرنیوالی سازش سے کتنا کچھ تعلق ہے۔ اور مرزا کی اپنی تحریروں سے بعبارۃ بلکہ نتیجہ نکال سکتی ہے۔ کہ خود مرزا کا اسلام کی صداقت قائم کرنے کے لئے یہہ لکھنا کہ خدا نے لیکھرام کو مار کر مسلمانوں کی ہندوؤں پر ڈگری کر دی۔ پنڈت لیکھرام صاحب کی قتل کی سازش سے کسقدر تعلق ظاہر کرتا ہے۔

اب ہم مرزا کے اس قتل والے الہام کی صداقت کی کچھ حقیقت بھی ناظرین کو بتانا چاہتے ہیں۔ جس سے بخوبی معلوم ہو جاویگا کہ مرزا کے ایسے الہام آیا در اصل خدائی الہام ہوتے ہیں۔ اور سچائی کی بناء پر کچھ حقیقت رکھتے ہیں۔ یا مرزا کے اندرونی جذبات کا اظہار ہوتا ہے۔

اس الہامی اشتہار مشعر بر قتل پنڈت لیکھرام میں پنڈت جی کی عمر کی تعداد تیس سال اور انکو پشاوری لکھا ہے۔ حالانکہ انکی عمر اسوقت بہت زیادہ تھی۔ نیز وہ پشاوری نہیں تھے۔ بلکہ جہلی ہنے والے ضلع جہلم کے اور بعد میں رہنے والے کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے تھے۔ مرزا کے الہامی سمجھنے والوں کے پیشگوئی فاش غلطیاں ایک بڑی بھاری

حقیقت کو کھو دیتی ہیں۔ اور بتلاتی ہیں۔ کہ جو الہام منجانب خدا کے ایک مسیح موعود کے ذریعہ بقید تاریخ وقت کے ظاہر کیا جاوے کیا ممکن ہے کہ اسمیں ایک شوشہ کی بھی غلطی ہو سکے لیکن باوجود موجود ہونے ایسی موٹی بڑی غلطیوں کے نہ معلوم کیونکر کوئی شخص یہہ دعوی کر سکتا ہے۔ کہ یہہ الہام منجانب ایک ایسے شخص کے نہ تھا کہ جسکا جگر دل جناب پنڈت لیکھرام صاحب مقتول کی برجستہ تحریروں اور پرزور تقریروں سے پاش پاش کر دیا تھا۔

ہم ایک اور جناب پنڈت لیکھرام صاحب کی تحریر کو امر واقعہ کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ کہ مرزا قادیانی کا یہہ الہام قتل بالکل منجانب خدا نہ تھا۔

پنڈت جی کا اس تحریر سے یہہ مطلب تھا کہ میں تمہاری اس قتل وغیرہ کی تخویف سے تمہاری طرف رجوع نہیں لا سکتا۔ ہاں اگر تم اپنے اس دعاوی میں راستی پر ہو کہ اس زمانہ میں مجھ کو خدا نے اسلام کی صداقت ثابت کرنے کیلئے مسیح موعود پیدا کیا ہے۔ تو مجھکو مندرجہ ذیل نشان بطور معجزہ دکھلا کر قائل کر دیویں۔ پنڈت جی نے اسی اشتہار قتل والے کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ اگر آپ۔

(۱) ایک ماہ تک اپنے الہامی خدا کی دے فصیح سنسکرت میں وعظ کرا کے آریہ سماج کے دو لائق پنڈت دیودت شاستری اور پنڈت شیام جی کرشن ورما کا سنسکرت میں دم بند کر دیویں۔ تب ہم ایمان آپکے

الہام کے قائل ہو جاوینگے۔

(۲) چھ شاستروں میں سے تین شاستروں کے رشی کرت ترجمہ نہیں ملتے ہیں۔ آپ اگر وہ تینوں ترجمہ اپنے الہام دینے والے کی معرفت ہمکو منگوا دیویں۔ تو میں بلا عذر آپکی سچائی کا قائل ہو جاونگا۔

(۳) اور بھی ایک آسان ترکیب قائل کرنیکی یہہ ہے۔ کہ مجھے ۲۰ سال سے بواسیر کی مرض ہے۔ اور تین مسے موجود ہیں۔ آپ اگر اپنی دعا سے تین ماہ تک وہ مسے گرا دیویں تو میں آپکی صداقت کا قائل ہو جاونگا۔

ناظرین۔ اب آپ ذرا دل میں سوچیں کہ اگر مرزا قادیانی کو یہہ الہام قتل در حقیقت منجانب خدا ہوا تھا۔ اور خدا اسے مرزا صاحب کا یارانہ تھا۔ تو ضرور اسیوقت جناب پنڈت صاحب کے طلبیدہ نشانوں کو پورا کر کے صداقت اسلام کو بپایہ ثبوت پہونچا سکتے تھے۔ کیونکہ یہہ تو خود مرزا صاحب مانتے ہیں۔ کہ خدا قادر مطلق ہے۔ اس سے کوئی بات انہونی نہیں۔

ناظرین۔ مرزا قادیانی کے اس اشتہار قتل کے جواب میں جناب پنڈت صاحب سید الشہداء کا محققانہ طور پر مرزا سے اپنے قائل ہونے کے بارہ میں ان نشانات مندرجہ صدر کا طلب کرنا کیا یہہ ظاہر نہیں کرتا۔ کہ جناب پنڈت صاحب تیغ محمدی سے ڈر کر اپنے دھرم سے پتت ہونیوالے نہیں تھے۔ بلکہ سچائی کی بناء پر قائل ہونیوالے تھے۔ چنانچہ جناب پنڈت لیکھرام کے اپنے لکھے ہوئے ذیل کے اشعار سے انکی دھرم ویرتا کا جیتی طرح

پتہ لگتا ہے۔ پنڈت صاحب کہتے ہیں کہ ہمارا تو سچے دل سے یہہ اعتقاد ہے۔

دریں رہ گر کشندم ور بسوزند
تاہم روز دین وید اقدس
فدا گشتم ز سر تا پا بہ ویدش
نصیر و یاورم بہ ہاتا لبس
ندارم غیر او پروائے ہرگز
چہ باکم گر بود ناشاد ہر کس

صاحبان۔ آپ ذرا اس مضبوط اعتقاد پنڈت صاحب پر دھیان تو دیجئے۔ اور بتلائیے۔ کہ آپ میں کتنے ایسے ہیں کہ جو اس قسم کا اعتقاد ویدک دھرم پر رکھتے ہیں۔ یہہ ایک جملہ معترضہ تھا کہ جو عرض کرنے کے قابل تھا۔ اب اصلی مطلب کی طرف پھر آتا ہوں۔ اور وہ یہہ ہے کہ اب جو مرزا قادیانی نے اپنے اشتہار مورخہ ۱۵ مارچ ۹۷ء میں پنڈت لیکھرام صاحب کی نسبت یہہ درج کیا ہے۔ کہ اگر لیکھرام رجوع کرتا زیادہ نہیں تو اتنا ہی کرتا کہ وہ بدزبانیوں سے باز آجاتا تو مجھے اللہ تعالے کی قسم ہے۔ کہ میں اسکے لیئے دعا کرتا۔ اور میں امید رکھتا تھا۔ کہ اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جاتا۔ تب بھی زندہ ہو جاتا۔ اس تحریر مرزا سے ناظرین صاف طور پر دو باتوں کو اخذ کرینگے۔ اول یہہ کہ اگر پنڈت لیکھرام صاحب مرزا قادیانی کی باتوں کو مان لیتے۔ اور انکے دعووں کی تکذیب نہ کرتے تو قتل نہیں کیئے جاتے۔

دوم۔ اگر قتل ہی کیئے جاتے۔ یہاں تک کہ انکے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیئے جاتے تب بھی انکے رجوع لانے کی وجہ سے مرزا صاحب انکو زندہ کر دیتے۔ گویا جناب پنڈت لیکھرام صاحب کا زندہ رکھنا کلیتاً مرزا صاحب کے ہاتھ میں تھا۔ ناظرین غور سے اس فقرے کے منشا کو سوچیں۔

ہم مرزا قادیانی اور پبلک کو اس امر کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ کہ جناب پنڈت صاحب نے قتل کا اشتہار شائع ہوتے ہی اپنے رجوع لانے کے لیئے تین امور کو اسوقت مرزا صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا تھا اور سچے دل سے پنڈت صاحب طالب ہوئے تھے۔ کہ اگر یہہ ہر سہ نشانات یا انمیں سے کوئی ایک مرزا صاحب پورا کر دکھلاویں تو میں انکی تمام باتوں کا قایل ہو جاوں گا۔ گویا ایک طرح سے جناب پنڈت لیکھرام صاحب نے یہہ ظاہر کر دیا تھا۔ کہ اگر میرے ہی رجوع لانے پر دین اسلام کی صداقت اور ترقی کا مدار ہے۔ تو برائے خدا مجھے قتل مت کرو۔ اور نہ قتل وغیرہ کی دھمکی دو بلکہ میری طلبیدہ نشانات میں سے کوئی سا نشان پورا کر کے دکھلا دو۔ میں خود بخود بغیر قتل ہونے کے ہی صرف انہی نشانات کے اثبات پر آپکی طرف رجوع لاؤنگا۔ اور آپ کا قایل ہو جاؤنگا۔ پھر معلوم نہیں کہ اب مرزا قادیانی کس سچائی سے کہتے ہیں کہ اسوقت پنڈت صاحب نے انکی طرف رجوع لانیکا خیال نہیں کیا۔ مگر صاحبان ذرا آپ اس بھید کو بھی سمجھیں۔ کہ ادھر تو انکا یہہ دعویٰ ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ہوئے کو بھی زندہ کر دیتا۔ اور ادھر انکے بمقابلہ اس دعوے کے ادنے نشانات طلبیدہ پنڈت صاحب کو بھی پورا نہ کرنا آپکو کیا بتلاتا ہے۔ کیا وہ خدا جو پنڈت صاحب کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ہوئے جسم کو مرزا قادیانی کی سفارش پر زندہ کر سکتا تھا۔ اسکو اتنی طاقت نہیں تھی۔ کہ پنڈت جی کو انکی اپنی ہی زندگی میں انکے طلبیدہ نشانات کو پورا کر کے انکی گردن کو مرزا صاحب کی خدمت میں خم کراتا۔ اگر تھی تو پھر کیوں نہیں اسنے ایسا کیا۔ اس سوال کے حل کرنیکے واسطے پھر میں اسی مطلب کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ کیا پنڈت جی کے قتل کا الہام اسی خدا کی طرف سے تھا۔ کہ جسکے بھروسہ پر مرزا قادیانی اب ٹکڑے ہوئے ہوئے جسم کو زندہ کرنیکا دعوی کرتے ہیں۔ یا مرزا جی کے ان بخارات کا نتیجہ تھا۔ کہ جو پنڈت لیکھرام صاحب کی برجستہ تحریروں اور تقریروں نے (جنکو مرزا قادیانی الہامی زبان میں بد زبانی کے نام سے موسوم کرتے ہیں) مرزا کے دل میں پیدا کر دیئے تھے۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہے جیسا کہ عام لوگوں کا خیال واقعات کی بنا پر پختہ ہو رہا ہے۔ تو ہم مرزا صاحب کے امتحان مسیح موعودی کے لیئے ایک کسوٹی پیش کرتے ہیں۔ اور وہ یہہ ہے۔ کہ اگر آپ اس خدا کی مدد سے جو مرزا صاحب کی دعا سے پنڈت صاحب کے ٹکڑے ہوئے ہوئے بدن کو زندہ کر سکتا ہے۔ اور جسکی نسبت مرزا جی کا یہہ مقولہ ہے کہ وہ خدا جسکو میں جانتا ہوں کہ اس کوئی بات ان ہونی نہیں۔ پنڈت لیکھرام صاحب کو اسی شکل و صورت کے ساتھ پیدا کر دیں کیونکہ مرزا صاحب کا خدا قادر مطلق ہے اور اسکے نزدیک کوئی بھی ایسا کام نہیں کہ جسکو وہ نہ کر سکے۔ بس ہمارا اور آپ کا اسی

فیصلہ ہے - بلکہ دین اسلام کی سچائی اور آپکے مسیح موعود و منجانب خدا ہونیکی گواہی کا قطعی فیصلہ اس معجزہ کے پورا ہونے پر ہو جاویگا جسکو آنجناب خدا کے نبی ہونے کے بذریعہ اپنی دعا کے خدا سے ضرور پورا کرا دینگے - اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں - کہ اس نشان کے پورا ہونے پر میں آپ پر نیز آپکی باتوں پر کلیتاً رجوع لاونگا - اور کوئی حجت باقی نہیں رہیگی -

لیکن اگر آپ ایسا نہ کر سکے تو بس پھر آپ ہی سمجھ لیویں - کہ آپکے دعووں کی کیا حقیقت ہے - اور آپکے خدا کو کتنی طاقت ہے - اور اسلام میں کسقدر صداقت ہے - کیونکہ جیسا کہ آپ نے یہ لکھا ہے " کہ ہم نے پیشگوئی کے پورا ہونیکو اسلام کی سچائی کا ایک معیار ٹھہرایا تھا اور خدا نے لیکھرام کو مار کر مسلمانوں کی ہندوؤں پر ڈگری کر دی " -

اسی طرح اسلام کی سچائی کا یہ بھی بڑا بھاری معیار ثابت کریگا بوجہ آپ کی گردن پر ہم کہتے ہیں کہ مرے ہوئے پنڈت لیکھرام کو زندہ کر کے مسلمانوں کی ہندوؤں پر ڈگری پر ڈگری ہی کر دیویں - ہم آپکو یہ بھی بتلائے دیتے ہیں - کہ اس اخیری ڈگری کے صادر ہوتے ہی آپکی کل ڈگریاں خود بخود اجراء ہوتی چلی جاوینگی - اور پھر کوئی شخص نہ ہوگا - کہ جو آپ کی ڈگری کو منسوخ کرنیکی جرأت کر سکے -

اس نشان کے علاوہ ایک اور نشان آپکی سچائی کے ثبوت انجام ہونے کے لیئے ہم آپ سے طلب کرتے ہیں - اور یہ نشان کوئی جدید نشان نہیں ہے - بلکہ وہ ہی نشان ہے - کہ جسکو جناب پنڈت لیکھرام صاحب مقتول نے آپکی خدمت میں پیش کر کے اپنے رجوع لانیکا معیار قایم کیا تھا - اس نشان کا آپکی جانب سے پورا ہونا آریہ صاحبوں اور ہندو صاحبوں کے ان خیالات کا قطعی طور پر تردیدی جواب ہوگا - کہ آپکی بھی قتل پنڈت لیکھرام صاحب کی سازش میں شمولیت ہے - نیز آپکو اپنے الہام سے یہ بھی معلوم ہے کہ قاتل فلاں شخص ہے - اور فلاں جگہ کا رہنے والا ہے اور اب فلاں جگہ روپوش ہو رہا ہے اور آپنے جو کچھ قتل کے بارہ میں پیشگوئی کے طور پر لکھا تھا - وہ منجانب خدا الہامی عبارت میں نہ تھا - بلکہ آپکے اندرونی سنجارات کا اظہار تھا - جو ایک گہری اور مدت سے پکائی ہوئی سازش کے ذریعہ پورا کیا گیا وہ نشانی یہہ ہے -

" کہ اگر آپ (مرزا قادیانی) آجکی تاریخ یکم اپریل ۱۹۰۶ء سے ایک ماہ کے اندر اپنے اُس خدا کی مدد سے جسکے نزدیک ان ہونی کوئی بات نہیں ہے - فصیح سنسکرت میں وعظ کرنا سیکھ کر جناب پنڈت دیودت شاستری اور پنڈت شیام جی کرشن ورما سنسکرت میں مُنہ بند کر دیوینگے - تو یہہ نشان اس امر کا کافی ثبوت ہے - کہ جناب پنڈت لیکھرام کی قتل کا الہام محض منجانب خدا تھا - کہ جو مرزا صاحب کے ذریعہ اظہار ہوا تھا - اسمیں مرزا صاحب کی کسی طرح کی آمیزش یا شرکت نہیں ہے - اور نہ مرزا صاحب کو قاتل کے حالات سے واقفیت ہے - اور مرزا صاحب کے وہ تمام دعوے کہ جو اور جس طرح اسلام کی سچائی کے بارہ میں پیش کرتے ہیں - وہ سب سچا اور درست ہیں "

ناظرین - دیکھیں کہ ہم نے مرزا قادیانی جناب کو اس الزام قتل پنڈت صاحب سے بری کھنے کے واسطے کتنا کچھ موقعہ اُنکو دیدیا ہے - کہ جسکو وہ کھلے طور پر پورا کر کے اپنی تقریر و تحریر کی صداقت کو اچھی طرح ثابت کر سکتے ہیں - ہمارا ایشور گواہ ہے اور ہم دل سے چاہتے ہیں - کہ مرزا صاحب اس سازش قتل کے الزام سے بالکل بری نظر آویں - اور اُن پر کسی قسم کا کوئی حرف نہ آنے پاوے - لیکن جس طرح مرزا صاحب اپنی الہامی پیشگوئیوں کے ذریعہ سے لوگوں کی نظروں میں اس سازش قتل میں متہم دکھلائی پڑتے ہیں - ہم بھی چاہتے ہیں کہ اس اتہام کی صفائی مرزا صاحب کے سر سے اسی طرح ان خارق عادت نشانوں کے ذریعہ سے ہووے - کہ جنکو ہم نے اوپر درج کر دیا ہے - اور بقول شخصے کہ ایک پنتھ دو کاج ہمکو ایسا کرنے سے صرف مرزا صاحب کی صفائی کا ہی مقصد نہیں ہے - بلکہ دین اسلام کی اُس صداقت کے دیکھنے کا بھی موقعہ ملیگا - کہ جسپر مرزا صاحب کے ان تمام دعوؤں کی سچائی کا بار ہے - اور جو اکثر اوقات اسلام کی سچائی ثابت کرنے کے واسطے مرزا صاحب کی طرف سے ایسے الہامی دعوؤں کے پورا ہونیکے معیار پیش ہوتے رہتے ہیں - یہ بھی یاد رکھنے کے لائق ایک بات ہے - کہ مرزا قادیانی کو جو ہر روز کے الہام ہوتے ہیں - اور جنکو وہ ایک اتمام حجت کے طور پر بمقابلہ دین اسلام کے زور سے پیش کرتے ہیں - وہ اسی قسم کے ہیں - جیسا کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب عیسائی کی نسبت شائع کیا تھا - کہ وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں ہاویہ (ایک دوزخ کا نام ہے) میں گرینگے -

پنڈت لیکھرام صاحب چھ سال کے عرصہ میں ایک سخت عذاب میں مبتلا ہونگے جو معمولی تکلیفوں سے نرالا ہوگا۔

پنڈت لیکھرام صاحب کی قتل کی سازش سے بری ہونیکے واسطے بھی اسی قسم کا ایک دعویٰ کیا ہے کہ اگر کوئی آریہ قسم کھا کر یہ کہدے کہ میں (مرزا صاحب) اس قتل میں شریک ہیں۔ یا انکے حکم پر قتل ہوا ہے۔ پس اگر یہ صحیح نہیں ہے تو ایک برس کے اندر وہ عذاب مجھ پر نازل ہو جو ہیبتناک ہو۔

شری پت رائے آریہ کو بھی بابت مقدمہ لشمبر داس کے اسی طرح مخاطب کیا ہے کہ جو کچھ تیرے انکو اس مقدمہ کی بابت بتلایا ہے کہ اگر شری پت قسم کھا کر یہ بات کہدے کہ یہ بیان سراسر جھوٹھ ہے۔ اور اگر جھوٹھ نہیں تو مجھ پر ایک برس تک سخت عذاب نازل ہو۔ پس اگر اسپر وہ خرق العادت عذاب نازل ہوا کہ خلقت بول اٹھے۔ کہ یہ خدا کا عذاب ہے تو مجھے جس سے چاہو ہلاک کرو۔

اس قسم کے متواتر الہاموں سے ناظرین معلوم کر لینگے۔ کہ مرزا صاحب کو ایسے عذاب شدید بھرے الہاموں کے نازل کرنے میں کسی خاص قسم کا ملکہ ہے۔ کہ جو کبھی خطا نہیں کھاتا۔ اور نہ جنکی نسبت انکو خطا کھانے کی کبھی امید ہی ہے۔ پس اسی لحاظ سے ہمنے اپنے ان ہر دو نشانات کی صورت کو تبدیل کر دیا ہے۔ کہ جو مرزا صاحب سے طلب کئے ہیں۔ یہ ہر دو نشانات اس قسم کے ہیں۔ کہ ان سے کسی پر عذاب نازل نہیں ہوگا۔ کہ جس سے کسی کو رنج پہونچے۔ بلکہ ایک قسم کی اعلیٰ درجہ کی خوشی حاصل ہوگی۔ ہم ایشور سے دعا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا خدا ہمارے اس مطلب کے حاصل کرنے میں مرزا صاحب کی مدد کرے اور انکو اس سازشی الزام قتل سے (جو بقول انکے بالکل جھوٹھا اور بہتان ہے) اور انکے یا انکے کسی دیگر مرید کی شراکت کیوجہ سے عمل میں نہیں آیا) بالکل صفائی کرکے رستگاری بخشے۔

راقم
ویدک دھرم کا ایک خادم
رگھوناتھ سہائے

سماجک خبریں

دہاریوال آریہ سماج از سر نو پھر سر سبز ہوگیا ہے۔ اسوقت ۱۰ ممبر ہیں جو ہر ایک پانچ روپیہ ماہواری چندہ ہے۔ عہدہ داران حسب ذیل ہیں۔ بابو ارجن سنگھ پریذیڈنٹ۔ بابو کشن چند وائس پریذیڈنٹ۔ لالہ نرسنگھ داس سکرٹری۔ بابو ہرکشن سنگھ اسسٹنٹ سکرٹری۔ لالہ ملی رام خزانچی۔ سردار گوردت سنگھ پستکادھیکش۔

سمرالہ میں لالہ جانکی رام جی آریہ سماج قائم کرنیکی کوشش کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ تھوڑے ہی دنوں میں آریہ سماج قائم ہو جائیگا۔

آریہ سماج باگڑیاں میں ۱۴ مارچ کے ستیاگ جلسہ میں معمولی پراتھنا وغیرہ کے بعد لالہ پورن چند اور لالہ رام لال نے ویاکھیان دیے۔

لالہ متھرا داس لوہری نے ہمراہی سماجک ممبران بیان پور بمقام سکانگڑہ بموقعہ میلہ شیوراتری وموضع میر تھل وگھرو ٹہ ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ گھروٹہ میں آریہ سماج قائم ہو گئی امید ہے۔

لالہ گنیشی لال صاحب رئیس چھاؤنی انبالہ نے مبلغ ؎ آریہ سماج شتردن کو دان دیا۔

چونکہ دیانند ہائی سکول آگرہ کا انتظام دیانند سکول کمیٹی کے تحت میں ہو گیا ہے اور سکول نذکورہ وید پرچار فنڈ کی ترقی کا کام شری مان پنڈت دولت رام صاحب گوڈ اپدیشک کے سپرد ہوا ہے۔ آئندہ کو کل خط و کتابت لالہ گنیشا لال بی اے پریذیڈنٹ دیانند سکول کمیٹی آگرہ ہونی چاہئے۔

فورٹ سنڈیمن آریہ سماج ۱۰ مارچ کے ستیاگ جلسہ میں معمولی پراتھنا آدی کے بعد پنڈت کرم نرائن جی نے اپدیش دیا اور مہاشہ ملتانی سنگھ جی نے ویاکھیان دیا۔

پنڈت دولت رام جی نے ۱۹ - فروری سنہ ۹۶ء سے ۲۵ - فروری تک قصبہ بہوانی میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ سات ہندو بھائیوں نے ان سے یگیوپویت لئے جنمیں سے پانچ تو اسی وقت آریہ سماج کے سبھاسد بن گئے سوائے اسکے مبلغ ۱۵ روپیہ پنڈت جی کو دکشنا دی جسمیں سے ۱۰ روپیہ پنڈت جی نے اسی وقت وید پرچار فنڈ کو دان دیدئیے۔ ایک شخص کے بھائی نے ۲ روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان دیئے۔ بہت لوگ اور ان سے یگیوپویت لینے کی خواہش کر رہے تھے۔ مگر پنڈت جی زیادہ نہ ٹھیر سکے۔

اسنان پرتشٹھا کا جلسہ

کنیا مہاودیالہ کی اسنان پرتشٹھا ۱۱ - اپریل سنہ ۹۶ء کی صبح کو مہاودیالہ کے نئے استھان میں ہوگی۔ اور تقسیم انعام کا جلسہ ۱۲ - اپریل ہوگا۔

تین سال زندگی بچانے کے گزرے

تندرستی حاصل کرنے کے لئے نادر موقع

مفصلہ ذیل ادویات بابت بہادر پور کے نہایت مشہور معروف نیک نام پنجاب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب سرجن فزیشن و میڈیکل افسر جنونالی پنجاب منو صاحب بہادر جی سی ایس آئی و لیڈی بابت بہادر پور سند یافتہ میڈیکل کالج نے ایجاد فرمائی ہیں کہ جنکو نہایت کامیابی کیساتھ ڈاکٹری کا پیشہ کرتے ہوئے عرصہ دراز ہو گیا ہے۔ اور جو ادویات علاج میڈیکل بھی الیاف کرنے میں پنجاب میں خاص نام اور شہرت رکھتی ہیں اور ان ادویات کو پبلک کی بھلائی کے لئے تب مشتہر کیا گیا ہے۔ جب ڈاکٹر صاحب نے ہزارہا بیماروں پر کامیابی کیساتھ تجربہ کرنے سے نہایت مفید پایا ہے اور ہمارا دعویٰ ہے کہ جس قدر ہم تعریف کرتے ہیں اس سے دو ہرا اور کوئی اہل نہیں کرتا۔

وجیتی مل سوین یا اہلیتر — یعنی عصبی و عضلات کی تاکید اور محنت سے جنکا دماغ کمزور ہو گیا ہو چہرہ زرد۔ ہاتھ پاؤں میں درد۔ ہاضمہ کمزور کسی کام کو دل نہ چاہتا جب جوانی کی بے احتیاطیوں سے دل اور دماغ کی طاقتیں سست ہو گئی ہوں تب انکو یہ سوین یا اہلیتر کا کام دیتا ہے۔ انکے استعمال سے رگوں اور پٹھوں میں بہت بڑی طاقت آجاتی ہے۔ رنگت چہرہ اور تندرستی و توانائی اصلی حاصل ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ گولیاں امراض ذیل میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں لاغری جسم۔ سرعت انزال۔ جریان منی۔ ضعف باہ۔ ضعف دماغ۔ رقت منی۔ ضعف معدہ۔ ضعف دل اور جگر۔ ضعف بصر ریح کا درد وغیرہ وغیرہ اور کم شدہ طاقت کو واپس لاتی ہیں۔ قیمت ہر نام یعنی خوبصورت ڈبیا جس میں ۳۲ گولیاں ہیں مبلغ دو روپیہ اور ۱۶ گولی کا بکس ایک روپیہ ہے۔

جوہر عشبہ — ہمارے جوہر عشبہ کے برابر صفائی خون کے لئے اور کوئی بہتر دوائی نہ ہوگی۔ یہ جوہر اعلیٰ درجہ کی خوشبودار عشبہ مغربی کی اس عمدہ آب و ہوا کے موافق بڑی محنت و صفائی سے تیار کیا گیا ہے جو جلد کی بیماریوں اور خون کی خرابیوں کو فوراً دور کرتا ہے۔ بدن کے پھوڑے پھنسی ناسور درد جوڑ جسم پر سیاہ یا سفید داغ و دھبے۔ درد اعصاب۔ گنٹھیا۔ درد مثانہ۔ درد رحم۔ درد مفاصل۔ خارش۔ گنٹھیا۔ درد زانو وغیرہ وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی خورد ۱۲ کلاں ۲ روپیہ۔

قبض کو دور کرنیوالی مجرب گولیاں — جن لوگوں کو دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے۔ وہ ان گولیوں کو چند روز استعمال فرمائیں ضرور بہت فائدہ ہوگا۔ قیمت ۱۶ گولی کا بکس ۸ آنہ۔ ۳۲ گولی کا بکس ایک روپیہ۔

بواسیر کا عرق و مرہم — اسکے چند روزہ استعمال سے بواسیر خواہ خونی ہو یا بادی مریض خواہ کیسی ہی بری حالت میں ہو۔ فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ خون بند ہو جاتا ہے اور مسے گر کر جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عرق ۲ مرہم ۱۱ روپیہ۔

جوہر دوری — یہ عجیب و غریب دوا تعریف کی محتاج نہیں اور ہر قسم کے بخار کے لئے نہایت مفید اور تیر بہدف دوا ہے اور کونین سے قیمت میں سستی اور اثر اور لطف یہ کہ کونین کی طرح گرمی نہیں کرتی۔ اور جو تپ بخار کے لئے تو شرطیہ علاج ہے اور بالکل نباتاتی اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۴ آنہ۔

سیلان رحم — یعنی لیکوریا۔ تاپ تلی یا الف کی مجرب گولیاں جو اس بیماری کا علاج کرنے کرتے مایوس ہو گئے ہیں۔ مگر آرام نہیں آیا ہماری ان گولیوں کا استعمال فرماویں ضرور شرطیہ فائدہ ہوگا۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ۔

عرق دافع طحال — بھی نہایت مجرب اور عمدہ ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

اکسیر استھما — یعنی دمہ کی بیماری کی مجرب دوائی ہے جو کسی دوا سے بھی صحت یاب نہ ہوئے ہوں۔ اسمیں خاص عمدگی یہ ہے کہ خشکی نہیں کرتا۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ۔

ذیابیطس کی مجرب گولیاں — بار بار پیشاب کا آنا یا پیشاب میں شکر آنا۔ لاغری اور بے چینی کو گولیاں ایک استعمال سے بند ہو جاتے ہیں اور وہ مہلک کاربنکل (سرطان) کہتے ہیں نکلنے نہیں پاتا۔ بیماری پیدا ہونے نہیں دیتیں۔ خرابی جگر و درد کمر کو دور کرتی ہیں بڑی مجرب دوائی ہے۔ قیمت فی بکس ۲ روپیہ۔

نامردی کی مجرب گولیاں — نامردی اور نامردی کے سوائے خواہ کسی قسم کی کمزوری گولیوں میں سستی کیوں نہ ہو۔ یہ نامردی کی مجرب دوائی ہے لطف جوانی دکھاتی ہے اور یہ کہ یہ گولیاں دیگر ادویات کی طرح عارضی نہیں۔ جو لوگ تمام دنیا کے علاج سے مایوس ہو چکے ہوں وہ ضرور ان گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت فی بکس چار روپیہ۔

روغن طلاء — صرف بیرونی استعمال سے نامردی کے بارہ کو دور کرنیوالا ہے۔ مجرب طلاء ہے گولیوں کے ہمراہ استعمال کرنے سے دوران شباب کھلتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ روپیہ۔

سوزاک و خارش کی مجرب دوائی — اگر بیماری لاعلاج ہو گئی ہو ہر طرح استعمال کیا ہے اور فائدہ نہ ہوا ہو اور پرانے سوزاک کو شرطیہ چند روز میں جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے اور پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا اور درد جلن بالکل آرام آجاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ۔

آتشک کا مرہم — کتنا ہی پرانا آتشک کیوں نہ ہو۔ اسکے استعمال سے جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی خورد ۱۲ کلاں ۲ روپیہ۔

دانتوں کا خوشبودار منجن — اسکے استعمال سے دانتوں کی ہر ایک قسم کی بیماری جاتی رہتی ہے۔ فی بکس ۴ آنہ۔

نوٹ — مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ ہمارے دواخانہ ہذا ایک ہسپتال جالندھر شہر سے خط و کتابت کرنے سے ہر قسم کے مرض کی دوائی نہایت عمدہ مجرب مل سکتی ہے۔ اور دواخانہ میں ہر قسم کی انگریزی دوائی نہایت صاف و تازہ و عمدہ خالص ولایت سے منگائی جاتی ہیں اور دوسرے دکانداروں کی نسبت سستی ملتی ہیں۔ (۲) دوائی کی ترکیب استعمال ہر دوائی کیساتھ ملیگا۔ ادویات عموماً بذریعہ ویلیو پی ایبل بھیجی جاتی ہیں۔ ہمارے کارخانہ کی مجرب ادویات کی مفصل فہرست آدھ آنہ کے ٹکٹ آنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔ پتہ صاف لکھنا چاہیئے۔

پنڈت رام ناتھ میڈیکل پریکٹیشنر مالک کارخانہ ادویہ میڈیکل ہسپتال جالندھر شہر (پنجاب)

اشتہار مجرب دوائیں

ادویات مندرجہ ذیل جو امراض کو دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ۔ اسکے کھانے سے دل اور دماغ جگر و گردہ رشانہ و ضعف دیتا کا ازالہ ہو جاتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ دیتا کی اجزا ہوتے ہیں منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی جریان منی کو بالخاصیت مفید ہے۔ بچپن کی سستی دور ہو جاتی ہے جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں انکو ضرور قیمت آزمائی کرنی چاہیئے جو خوف کیے بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو نقص پیدا ہو گئے ہیں۔ انکو تدارک کے لیئے مفید ہے۔ یہ روغن مسیحا کے ہمراہ جتن ونیز کے خوش بہت ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ دس روپیہ۔

روغن مسیحا۔ ایسی العلاج امراض سے صحت پا جاتے ہیں۔ مجلوق و سستی اور ڈھیلی کو نہایت مفید ہے۔ گر دیکھے درست ہو جاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندی پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

دوائی آتشک۔ خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر بالو ایس داغ بھی ہو گیا ہو بغیر قے و دست کے منہ آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ۔

دوائی سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ

جس شخص کو کسی سخت اور پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو بذریعہ خط زبانی طریق سے مفت کیا جاویگا۔

المشتہر حکیم تارا چند از گجرات پنجاب

ہون سامگری

ویدک مانت کے مطابق چھتیس جڑی بوٹیوں کا ایک اجزاء کا مجموعہ اپنے کارخانہ میں خاص تیار کرتا ہوں۔ کارخانہ میں بہت زیادہ مقدار بننے کے سبب پنجاب بھر میں (ہر ایک شہر کے لوکل پرچون نرخ سے) مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار۔ اور زیادہ دیرپا ہے۔ بسبب اپنی اجزا کی بیشتر عمدگی اور ترکیب ملاوٹ کے لحاظ سے بیشک بہ نسبت اور نیز قیمت کے یوگیہ ہے۔ اگر پسند خاطر نہ ہو تو واپس فرماویں نرخ عہ - ۸ ۔ ۱۰ کی ہنڈیوں میں بنیا وستر کمیشن ار نی روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو۔

المشتہر
ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جالندھر کی رائے مطبوعہ ۲۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء ہم نے خود استعمال کر کے دیکھی واقعی یہ سامگری بہت عمدہ پائی گئی۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر ایسی سامگری لالہ ہر بھگوان پبلک کو ہم پہونچاتے رہیں گے تو پبلک کو ایک عمدہ چیز ملیگی۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دری کھیس دوتہی۔ دوسوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ تیار کرائے جاتے ہیں ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت ایسی تیار اس کارخانہ کے پارچات طلب فرما کر مشکور فرماویں۔

علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی آزاربند یا دیگر کوئی مشہور چیز طلب فرماوینگے تو وہ بھی ہم پہونچائی جاویگی جو صاحب کسی نمونہ کا گبرون تیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجے پر تیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کیئے جاوینگے محصول ڈاک بھی نمونہ پر مرسل کے ذمہ ہونگے۔ مال نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔

المشتہران
جیرام شہر اداس پوری سپرنٹنڈنٹ آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور۔

کنیا کے لیئے برکیضرورت

ایک کنواری کنیا دس سال کے لیئے بر کی ضرورت ہے لڑکا پنجابی کھتری عمر ۱۶ و ۱۷ سال صحت بدنی عمدہ۔ اور تعلیم کم از کم مڈل انگریزی تک اور اسکے والدین انکی تعلیم کے مشتاق اور لڑکا پڑھنے کا خواہشمند اور ہر قسم کی برائی سے مبرا ہو لڑکے کے سرپرست کسی آریہ سماج کے سبھاسد ہوں مطلوب ہے خط و کتابت لالہ کرشن گوپال مختار پردھان آریہ سماج جگراؤں سے ہونی واجب ہے۔

کنیا کے لیئے بر کی ضرورت

ایک تیرہ سالہ کنیا کے لیئے ایسے اگروال بر کی ضرورت ہے جو بانسل گوت نہ ہو صحت بدنی میں کوئی نقص نہ ہو تعلیم کم از کم انٹرنس اور بار روزگار اور نیک چلن شریف خاندان کا ہو عمر ۱۸ یا ۲۲ سال کے درمیان ہو۔ کنوارا اور آریہ سماج کا ممبر ہو شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ درخواستیں معہ تصویر لکھی کے بنام منتری آریہ سماج الیر کوٹلہ آنی چاہئیں۔

چھپ رہا ہے

ویدوں کے زمانہ حال میں لاثانی پنڈت اور آریہ سماج کے مشہور بانی سری مہرشی دیانند سرسوتی جی کا جیون چرتر (سوانح عمری) اردو میں چھپ رہا ہے حجم اکثر صفحہ تقطیع ۲۲ × ۱۰ قیمت مجلد (چار روپیہ آٹھ آنہ) چھ ماہ کے عرصہ میں یہ جیون چرتر چھپ کر تیار ہو جائیگا جو صاحب پہلے سے ہی خریداری کی درخواستیں بھیجدینگے ان سے بجائے صرف ۳ روپیہ (تین روپیہ آٹھ آنے ہی) قیمت لیجاویگی۔ یہ کتاب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے زیر اہتمام شائع ہوگی اس کتاب کے لیئے ... ہندوستان کے مختلف حصوں میں پہنچا کر کے سبھا کا بہت سا روپیہ خرچ ہو چکا ہے لیکن خوشی کی بات ہے کہ پنڈت لیکھرام جی کے سپرد یہ کام ہوا تھا انہوں نے اسکو بڑی محنت سے نبھایا ہے سوامی جی کی دو عمدہ تصویریں بھی تیار ہو گئی ہیں جو انگلینڈ سے عمدہ چھپوا کر کتاب کے ساتھ لگائی جاینگی۔ ساتھ ہی ایک ہندوستان کا نقشہ ہوگا جس میں ان مقامات کو دکھایا جائیگا جہاں سوامی جی دیدھرم کا پرچار کرتے ہوئے پدھارے تھے غرضیکہ ہر طرح سے کتاب کو بہت مفید بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ یہ کتاب عمدہ کاغذ پر اس بڑے عمدہ مطبع مفید عام میں چھپ رہی ہے۔ لیکن اس قدر ضخامت پر بھی اسکی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ درخواست خریداری پتہ ذیل پر فوراً ارسال فرمائیے۔

نمبر ۱ مطبوعہ یکیم لسباکھ سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۱۱ اپریل ۱۸۹۶ء جالندھر شہر جلد ۸

यजुर्वेद मं० १

भूरसिभूर्वे भूवेन्तभूवेतयो ऽस्मान्भूर्वे तितंभूवे यं वयंभूवे मः॥ दे बाना समि बन्हितम स स्नतम पश्रितं जुष्टतमदेव-हतमम॥

"ہے پرماتمن! آپ سب کے رکشک ہیں۔ آپ ودوانوں کو یتھا یوگیہ اکا بھاگ پہونچانیوالے شدہ کرنیوالے ودیا اور آنند سے سنسار کو پورن کرنیوالے بھگت جنوں کی سیوا اور ودوانوں کی ستتی کے یوگیہ ہیں اس لیئے آپ سے پرارتھنا ہی کہ جو پاپی لوگ ہمکو دکھ دیتے ہیں یا جنکو پاپ کرنیکی وجہ سے ہم دکھ دیتے ہیں۔ ان سبکو تاڑنا کیجیے اور ان کو یتھا یوگیہ ڈنڈ دیجیے۔"

پرتھوی سے لیکر سورج تک ہر ایک کا شمان اور ایک کا شمان پرماتمہ کو بل دیکر نیم چلانیوالا وہی جگت پتا ہے سورج کو گرمی اُسنے دی۔ چندرماں کی اتینت شیتلتا کا نمت کارن وہی ہے۔ اسی نے پرتھوی کو سورج کے گرد گھوما کر دن اور رات کی تقسیم کی۔ اور پھر ہر ایک چیز آکرشن میں کھینچ کر اسی پرم پتا کے نیم کے مطابق شدہ ہوتی ہے ستیہ ودیا کا پرکاش سنسار میں اُس سے ہوا۔ اسکی گیان سے سارا برہمانڈ بھرپور ہو کر گونج رہا ہے۔ اسکے سچے بھگت جن اسکی شرن لے سکتے ہیں! ودوان لوگ اُسے چھوڑ اور کسکی ستتی کر سکتے ہیں! اُسکے نیم کے برخلاف چلنا پاپ ہے۔ لیکن ایسے پاپیوں کو ڈنڈ کون دیسکتا ہے؟ کیا وہ شخص جسکی برخلاف کہ پاپ کیا جاوے؟ ہرگز نہیں کیونکہ شخص میں سمتا نہیں ہے۔ اسلئے وید منتر کہتا ہے کہ نہ صرف پاپیوں کو وہ ہی پرم پتا ڈنڈ دیتے ہیں۔ بلکہ انکو اُس تاڑنا کے ذریعہ راہ راست پر لاتے ہیں۔ اِس لیئے *

ست دہرم پرچارک

ست دہرم پرچارک کا آٹھواں جنم دن

پرچارک آج ساتواں سال ختم کر کے آٹھویں سالمیں قدم رکھتا ہے۔ اس عرصہ میں بہتیرے اسکے ہمعصر چل بسے۔ اکثروں نے اسکی پیدائش کے بعد جنم لیکر دنیا سے فراموشی کی راہ لی لیکن یہ دہرم کا سیوک اپنی گردن جھکائے سخت سے سخت مخالفت کی آندہیوں کی سختی برداشت کرتا ہوا کبھی سنبھل اور کبھی گرتا پڑتا مگر ہر حالت میں ایشور پر بھروسہ رکھتا ہوا یہاں تک آن پہونچا ہے۔ اگر یہاں تک پہونچنے سے مراد صرف سات سالوں تک شایع ہوتے رہنا لیجاوے تو شاید کچھ فخر یا خوشی کی بات نہیں ہے کیونکہ اخبار کو چھپوا کر شایع کرنیکا بوجھ تو ہر ایک دہنا ڈیہ آدمی برداشت کرسکتا ہے۔ لیکن اپنے ناظرین کے دلوں میں جگہ پکڑنا کچھ اور ہی بات ہے۔ پبلک کی محبت کو اپنی طرف کھینچنا اور انہیں اپنی بات سنانے کے لیئے آمادہ کرنا دولت کے اختیار سے باہر ہے۔ پرچارک کو یہ فخر ہے۔ کہ ان سات سالوں کے اندر اسنے دن بدن اپنے ناظرین سے زیادہ تر محبت پیدا کرنے کی کوشش کے علاوہ اُنکی سیوا میں مفید بننے کی کوشش کی۔ اس کوشش میں جو تھوڑی بہت کامیابی اُسے نصیب ہوئی۔ اُسکی بابت میں اُسکو مبارکباد کہتا ہوں اور ساتھ ہی [illegible] بیجا نہ ہوگا۔ اگر پیارے ناظرین! آپ کو بھی اس کامیابی کے لیئے مبارکباد دوں۔ اس پرچے کا تعلق چونکہ بہت کچھ آریہ سماج کی تحریک کے ساتھ ہے۔ اس لیئے آریہ سماج کی اُنتی میں اسکی اُنتی۔ آریہ سماج کی کمزوری میں اسکی کمزوری آریہ سماج کی بیماری میں اسکی بیماری۔ اور آریہ سماج کی صحت میں اسکی صحت شامل ہے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ آریہ سماج میں ۱۸۹۵ء کے خاتمہ پر بیماری پیدا ہوتے ہی یہ پرچہ بھی بیماروں کی طرح ہاتھ پیر مارنے لگا۔ بعض اوقات ایسے وقت پات کے بیماروں کو جگانے کے لیئے دیوانوں کی طرح پورے سور سے بگل بجانے پڑے کبھی کبھی غیر معمولی سختی سے کام لینے کے لیئے مجبور ہوکر اسے اپنے ناظرین کو حیرت میں ڈالنا پڑا۔ لیکن اِن سب حالتوں میں بھا شکتی اپنے سچے دہرم کے پالن کو نہیں چھوڑا۔ میرے خیال میں یہی وجہ ہے کہ اب تک پرچارک کی آواز باوجود اسکی سختیوں۔ کمزوریوں۔ اور بے قاعدگیوں کے بہرے کانوں میں نہیں پڑتی ساتویں سال کے آغاز میں میں نے بہت سے وعدے مضامین کی درستی اور اخبار کی چھپائی وغیرہ کے بارے میں کیئے تھے۔ میں

خوب واقف ہوں کہ انمیں سے بہت کم جلسے
میں سے کر سکا ہوں۔ لیکن ان وعدہ
تخفیوں کا باعث اُسوقت میری آنکھوں سے
اوجھل تھا۔ میرے مہربان ناظرین جانتے
ہیں کہ آریہ سماج کی تحریک میں منجملہ اور
سیوکوں کے ایک میں بھی ہوں۔ اور سماج کا
سونپا ہوا کام کرنا میرے لئے لازمی ہے۔ اس
سیوا کے فرض کو پورا کرنے کے لئے مجھکو علاوہ
چھوٹے چھوٹے بیسیوں سفروں کے ایکمرتبہ
ایک ماہ سے زیادہ اور دوسری مرتبہ بیس دنوں
کے سفر کرنے پڑے۔ جنکے درمیان کہ مجھے
ویدک دھرم کے پرچار اور آریہ سماجک
بھائیوں سے بات چیت کے علاوہ خط وکتابت
کا اسقدر کام رہتا تھا کہ مضمون نویسی
کے لئے ایک منٹ بھی نکالنا مشکل تھا
ان سفروں سے واپس آکر میں اکثر بیمار
ہو جاتا رہا ہوں۔ دماغی کام کا گزشتہ سوا
تین سالوں میں اسقدر بوجھ مجھپر پڑا رہا
کہ باوجود صحت کے قواعد کی پوری پابندی
کے جہاں جسم مضبوط رہا۔ وہاں دماغ سخت
کمزور ہو گیا تھا۔ ایک مرتبہ ستره راتیں
نیند بنا جاگتے ہی کاٹیں۔ پھر کچھ عرصہ کے
لئے دماغی کام بالکل چھوڑنا پڑا۔ جب
جالندھر میں آرام نہ ملا تو ہفتے سے زیادہ
گرام میں نواس کرکے وہاں کی کھلی
وایو کے علاج سے آپکی سیوا کے لئے
نئی طاقت حاصل کی۔ اب سال کے آرمبھ
میں بل مجھے پرماتما سے پھر پرارتھنا ہے کہ
مجھے اپنے بھائیوں کی سیوا کے لئے بل
دیویں۔ تا کہ جسقدر خواہش سیوا کی میرے
دل میں ہے۔ اسی قدر بل حاصل کرسکیں

اپنا فرض پورا کر سکوں۔ گزشتہ سال
کے اندر ہی بجائے ایڈیٹوریل صیغہ جمع
کے میں نے اپنی نسبت صیغہ واحد استعمال
کرنا شروع کر دیا ہے۔ اسپر کچھ ایک معترضوں
نے ایک طرف تو مسٹر سٹیڈ اور مسٹر لبوشیر
انگلستان کے مشہور اخبار نویسوں کی
تقلید کا الزام مجھپر لگایا۔ اور دوسری
طرف اسپر بھی اعتراض کیا۔ کہ میں نے
بلاوجہ بتلائے یہہ تبدیلی کرلی ہے۔ میں
اسموقعہ پر آپ سجنوں کو بتلانا ضروری
سمجھتا ہوں۔ کہ یہہ تبدیلی میں نے کسی
ذاتی حماقت یا شہرت پسندی کی بنا
پر نہیں کی بلکہ مجھے ایک موقعہ پر دفعتاً
صیغہ جمع میں گفتگو کرنے کی بیہودگی
معلوم ہونے پر ایسا خیال آیا۔ اُسوقت
معلوم ہوا۔ کہ صیغہ جمع کمزور انسان کا
اپنے لئے استعمال کرنا کتنی ایک آئندہ
بے اعتدالیوں کا باعث ہو سکتا ہے اور
سوا اسکے بات چیت کرنے میں (خواہ
بذریعہ تحریر ہو یا بذریعہ تقریر) صیغہ جمع
استعمال کرنے سے باہمی گفتگو کرنیوالوں
میں وہ رشتہ محبت اور یگانگت پیدا
نہیں ہوتا۔ جو کہ ہونا چاہئیے۔ اس ضروری
جملہ معترضہ کے بعد میں آپ صاحبوں
کی خدمت میں سالگزشتہ کا مختصر ریویو
بلحاظ اُن واقعات کے پیش کرنا چاہتا
ہوں۔ جنکو کہ ست دھرم پرچارک کے
ساتھ خاص تعلق ہے۔

میرے ناظرین (عام اس سے کہ وہ
آریہ سماج کے ممبر یا سبھاسک ہوں یا کہ
آریہ سماج کی تحریک کے ساتھ اتفاق نہ
سمجھتے ہوں) اسبات کے تسلیم کرنے میں عذر نہ
[illegible] اتفاق رکھتے کہ آریہ سماج
کی تحریک نے ہندو سوسائٹی کو ہلا دیا تھا اور
بھارت ورش کے کونے کونے والی ہر ایک قوم
اور ہر ایک شخص میں ایک بڑی بھاری
ہل چل مچا دی ہے۔ اسلئے میں اسکو

آریہ سماج کی موجودہ حالت

سے شروع کرونگا کہ گزشتہ سال میں بھارت
ورش کے آریہ سماجوں نے عموماً اور پنجاب
کے آریہ سماجوں نے خصوصاً بڑی بھاری
ترقی اور استحکام کے آثار دکھلائے ہیں جو
زبردست آندھی کے جھکولے میں کہ بعض
دھرم شونیہ اور شہرت پسند آدمیوں نے
اس ویدک دھرمک تحریک کو پہنچا دیا
تھا۔ اسکا خیال بڑے سے بڑے زبردست
دل کو ہلانے کے لئے کافی تھا۔ لیکن آریہ
سماج کے سچے سیوکوں نے ہر ایک آفت کا
مقابلہ کرتے ہوئے زبان حال سے کہدیا
کہ جن لوگوں کا ایشور کے نیاء اور اُسکی
دیا پر وشواس ہے۔ اُنکے ہرے دل اداس
نہیں ہو سکتے۔ میرے ناظرین اُس زبردست
کشمکش کو اچھی طرح جانتے ہیں جسے کہ
دیوو سنگرام کے باعث آریہ سماج کے
حلقہ میں آفت مچاتے ہوئے تین سالوں
سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اُس کشمکش
کا پہلا نتیجہ یہہ ہوا تھا۔ کہ آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب (پنجاب کے آریہ سماجوں کی
کارکن کمیٹی) کا سرمایہ آریہ سماج کے بدخواہوں
کی بدولت بینکوں میں رک گیا تھا۔ اور
مالی لحاظ سے کمزور دلوں کو چاروں طرف
یاس ہی یاس کے آثار دکھائی دیتے تھے

گزشتہ سال میں جسقدر ترقی کہ

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

نے کی ہے۔ اور جسقدر دانشی خدمت
ویدک دھرم کی کہ اس سبھا سے ظہور
میں آئی ہے۔ اسپر ایک سرسری نظر ڈالنے
سے بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ویدک دھرم
میں سے صحیح سالم نکلکر یہ دھرماتما پرشوں
کی سبھا نئی زندگی اور نئی طاقت حاصل
کر رہی ہے۔ اور وہ دن دور نہیں ہے جبکہ
ویدک کا ناد جہاں دنیاوی پہاڑوں کی
اونچی سے اونچی چوٹی پر سنائی دیگا۔ وہاں
اسکا آتمک پرکاش دنیاداروں کی تاریک سے
تاریک حالت کو روشن کرنے میں کامیاب
ہوگا۔ وید پرچار فنڈ ۱۹۰۵ء کے ستمبر مہینے
میں قائم ہوا۔ اسکے اغراض چھپوا کر سال
گزشتہ میں بانٹے گئے ۱۹۰۵ء کے نومبر
کے خاتمہ تک قریباً چار ہزار روپیہ اسمیں
فنڈ میں وصول ہوا تھا۔ لیکن باوجودیکہ
قوم قوم کی پکار رہے اور ویدک دھرم اور
اسکے سیوک دیانند کے دشمنوں نے سخت سے
سخت رکاوٹیں پرتی ندہی کے ادہکاریوں
کے راستہ میں ڈالیں۔ پھر بھی نومبر ۱۹۰۶ء
کے خاتمہ تک دس ہزار روپیوں کے قریب
اس فنڈ میں جمع ہو جانا ویدک دھرم کے سیوکوں
کو بڑی بھاری امداد میں بندھاتا ہوا ہے۔
وید پرچار فنڈ کے اغراض سے تو دھرم کے
مخالفوں کو خاطرداری کھنے کے لئے اتفاق
ہی کرنا پڑا تھا۔ لیکن اسکے سرمایہ کو نقصان
پہنچانے کے لیے آپکے پاس ایک بڑی دلیل
یہ تھی۔ کہ آریہ پرتی ندہی سبھا کوئی رجسٹرڈ
سوسائٹی نہیں ہے۔ اور اس لئے اسکا سرمایہ
محفوظ نہیں سمجھا جا سکتا۔ لیکن سبھا کے
منتظم بھی ان اعتراضوں کو بُن سے بھی اور
گو دھرم کی ضرورت کو محسوس کرنے والوں کے
روبرو ان اعتراضوں کی کوئی وقعت نہ
تھی تاہم بہت کچھ مالی نقصان سبھا کو قومی
پہلوانوں کی ان کوششوں کی بدولت اٹھانا
پڑا۔ لیکن ایک دن آیا کہ یہ دلیل بھی کٹ
گئی۔ اور ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو آریہ پرتی ندہی
سبھا پنجاب کی

رجسٹری

مطابق ایکٹ نمبر ۲۱ بابت ۱۸۶۰ء ہو گئی۔ آ
جہاں ایک طرف پبلک کا وشواس سبھا پر
زیادہ بڑھ گیا ہے۔ وہاں یہ بھی ممکن نہیں
ہے۔ کہ کوئی بداندیش ڈگری اور عدالت کے
گھمنڈ میں اخلاق اور دھرم کو جواب دیکر سبھا
کے سرمایہ کو روک رکھے۔ یا اسمیں خیانت کر سکے۔
وید پرچار فنڈ کے اغراض کو عملی طور پر مکمل
کرنے کی کوشش گزشتہ سال میں بڑے زور
شور سے ہوتی رہی ہے۔ چنانچہ جب پرتی
ندہی کے حلقے میں کہ کسی زمانے میں صرف
ایک پرچارک نہ صرف پنجاب کے اضلاع
بلکہ سندھ اور بلوچستان کے کل علاقہ کے لیے
کافی سمجھا جاتا تھا۔ اور حال میں جسکے متعلق
کہ بڑی مشکلوں سے آنریری اوپدیشک ملاکر
صرف سات یا آٹھ پرچارک کل انتظام حال
کے ادہکاری کر سکے تھے۔ اسی علاقہ کے
لئے دسمبر ۱۹۰۶ء کے شروع سے قریباً دس
تنخواہدار اور چار پانچ آنریری اوپدیشک
باقاعدہ طور پر کام کر رہے ہیں۔ اور انکے
علاوہ پہلے کی نسبت دگنی تعداد ان
سجن آریوں کی ہے۔ جو کہ اپنا بہت سا
سمے دنیاداری کے کاموں سے نکالکر دھرم پرچار
میں لگاتے ہیں مجھے امید ہے۔ کہ آئندہ سال
وید پرچار فنڈ کی آمدنی میں بہت ترقی ہو
جائیگی۔ اور اسکے ساتھ ہی پرچارکوں اور
اوپدیشکوں کی تعداد بڑھانے کی گنجائش
نکل آویگی لیکن ایسے موقعہ پر مشکل یہ پیش
آتی۔ کہ لائق آدمیوں کے نہ ملنے پر تعداد میں
ترقی کرنا کٹھن ہو جاتا۔ اس دقت کو دور
کرنے کے لئے جالندھر میں سبھا کی طرف سے
ایک

ویدک آشرم یا اپدیشک پاٹھشالا

کھولا گیا ہے جسمیں کہ اسوقت دس ودیارتھی
سنسکرت بھاشا اور دھارمک پستکوں کی
تعلیم پاتے ہیں۔ ادھیاپک اس پاٹھشالا
کے پنڈت گنگا دت شاستری ہیں جنہوں نے
گرکل کانگڑی میں مدت تک ودیا پراپت کیا
ہے۔ ان دس ودیارتھیوں میں بعض بڑے
ہونہار ہیں اور ہر ایک دھرم کے راستہ پر چلنے
کا شائق ہے۔ یہ پاٹھشالا کو ابتدائی زمانہ میں
آریہ پبلک کی توجہ کم پہنچ رہی ہے۔ لیکن
مجھے وشواس ہے ایک سال کام کرنے کے
بعد اسکے تسلی بخش نتائج آریہ پبلک کو اپنی
ضروریات سے خبردار کر دینگے۔ علاوہ اسکے بڑے
ضروری کام کی بنیاد ڈالتے کے آریہ پرتی ندہی
سبھا پنجاب کے

پستکالہ

واقعہ لاہور میں بڑی بھاری ایزادی کتابوں
کی ہوئی ہے۔ میں اپنے ذاتی علم سے کہہ سکتا
ہوں۔ کہ جس قسم کی کتابوں کا ذخیرہ اس تھوڑے
عرصہ میں ہی اس پستکالہ میں جمع ہو گیا ہے۔ اس
سے یقین ہوتا ہے۔ کہ چند ہی سالوں میں بہت

اور فلاسفی کی تحقیقات کرنیوالوں کے لیے اِس پستکالہ سے بڑی بھاری مدد ملا کریگی اسوقت بھی لاہور کی سنجیدہ پبلک اِس پستکالہ سے بڑا فائدہ اوٹھا سکتی ہے۔ گذشتہ سال میں ہی اخبار

آریہ پتر کا

کے حجم میں ترقی ہو کر بجائے چار صفحوں کے ۱۲ صفحو پر اسکا نکلنا شروع ہوا۔ بلحاظ خیالات۔ عبارت۔ اور مفید معلومات کی تعلیم کے آریہ پتر کا انگریزی فی ان پبلک میں قابل قدر کام کر رہا ہے۔ ابھی تک اِس اخبار کو صرف دو تین سجنوں سے ہی تحریری مدد زیادہ تر ملتی رہی ہے۔ اگر آریہ سماج کے لائق انگریزی دان سبھاسد اپنا کسی قدر وقت پتر کا کی مدد کے ارپن کریں۔ تو امید واثق ہے۔ کہ یہ پرچہ انگلستان اور امریکہ تک ویدک دہرم کے اصولوں کے پھیلانے میں کامیابی کا ذریعہ بن سکے۔ اِس بڑے بھاری بوجھ کے علاوہ سبھا کے اہتمام میں ایک

آریہ ودیارتھی آشرم

بھی بمقام لاہور چل رہا ہے۔ اسکے انتظام میں بھی بہ نسبت سال گذشتہ کے ترقی معلوم ہوتی ہے۔ لاہور تو ہی ودیارتھیوں کے دلوں میں دہرم کا انکور جمانا اِس آشرم کا خاص مدعا ہے میں سمجھتا ہوں کہ لاہور نواسی آریوں کے سپرد سبھا کی امانت سپرد ہے۔ اور اِسی لیئے اُنکا فرض ہے کہ وہ اسکی ترقی میں ہمیشہ کوشش کرتے رہا کریں۔ بحالت مجموعی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کا کام بڑا تسلی بخش رہا ہے۔ اور دفتر کا انتظام اب بالکل باقاعدہ چل رہا ہے۔ میری ناظرین دفتنا فوقتا لالہ آتما رام جی منتری سبھا کے پورشارتھ

اور استقلال کا حال اِس پتر میں پڑھتے رہے ہیں سبھا کی ترقی اور استحکام کا بہت کچھہ انحصار اُنکی ہی محنتوں کا نتیجہ ہے۔

دسمبر ۱۸۹۵ء کے بعد وید پرچار فنڈ کی آمدنی زیادہ اطمینان دلانے والی معلوم ہوتی ہے جو فراخدل اصحاب کہ دوربین نظر سے دُنیا کی آئندہ حالت پر ایک نظر ڈال سکتے ہیں۔ اُنکے لیے یہ معلوم کرنا مشکل نہیں ہے کہ یہ مشن دُنیا کی آئندہ روحانی ترقی میں بڑا بھاری حصہ لے گا۔ اور اِسی لیئے اُنہیں دن رات اِسکے مضبوط کرنے کی تدابیر سوچنے کے لیئے ایک اشارہ ہی کافی ہے پنجاب کے علاوہ راجپوتانہ آریہ پرتی ندہی سبھا نے بھی وید پرچار فنڈ کھولدیا ہے۔ اور یہانتک عملی کارروائی شروع کردی ہے۔ کہ اجمیر آریہ سماج کے گذشتہ سالانہ جلسہ پر مبلغ ۸۰۰ روپیہ نقد اِس فنڈ کے لیئے جمع کیا گیا۔ لیکن اتر دیش (شمال مغربی و شمالی) اور اودہ کی سبھا کی توجہ بھی اِس ضرورت کی طرف پہنچ چکی ہے۔ لیکن اب تک وہاں عملی طور پر کام شروع نہیں ہوا۔ اخباروں کے ذریعہ سے معلوم ہوتا رہا ہے۔ کہ ویدک دہرم کی پیاس بھارت ورش میں چاروں طرف لگی ہوئی ہے۔ مدراس برہما۔ بنگال اور نیپال وغیرہ کی ریاستوں سے ویدک دہرم کے اوپدیشکوں کی مانگ آرہی ہے مراد آباد اور بریلی آریہ سماجوں کے جلسوں پر مجھے جانے کا اتفاق ہوا تو معلوم ہوا کہ پرچارکوں کے ابھاؤ کو اُس طرف کے آریہ پُرش بڑی شدت سے محسوس کر رہے ہیں۔ حیدرآباد دکن سے مدر دیش میں اکیلے پنڈت کرپا رام جی کا پنجاب دیش سے جانا ظاہر کر رہا ہے۔ کہ جس

کام کو عملی طور پر پنجاب کے بھائیوں نے شروع کردیا ہے۔ اسکی ضرورت ہر ایک صوبہ اور ہر ایک ریاست محسوس کر رہی ہے۔ اِن سب ضرورتوں کو رفع کرنیکا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ کل بھارت ورش کے لیئے ایک

عظیم الشان وید پرچار فنڈ

کھولا جاوے۔ اور برہم ودیا کے دان کو سب دانوں سے سریشٹ سمجھتے ہوئے اسکے کوش کو بڑی محنت اور استقلال سے پر کیا جاوے۔ مجھے امید ہے کہ بھارت ورش بھر کے آریہ سماج جلد اپنے کرتویہ سے خبردار ہو کر کچھہ نہ کچھہ عملی کام شروع کردینگے۔ ورنہ ایک آریہ پرتی ندہی سبھا اپنے مختصر سرمایہ سے کیا کچھہ کر سکیگی۔ حال میں ہی نیپال دیش سے اوپدیشک کی مانگ آئی بہت کچھہ چرچا اخباروں میں ہوا لیکن نتیجہ کچھہ بھی نہ ہوا۔ دیش کی خوش قسمتی سے سوامی دیشوانند اور برہمچاری نتیانند کے دل میں اُن دنوں پر دیا آئی پنجاب آریہ پرتی ندہی سبھا کی پریرنا اور اُس سبھا کے خرچ پر اُنہوں نے نیپال جانیکا اقرار کرلیا۔ (یہ دو مہاتما غالبًا نیپال کے راستہ میں ہونگے) ورنہ کیا ممکن نہ تھا۔ کہ اور آوازوں کی طرح یہہ دردناک آواز بھی صحرائے وحشت میں ہی ختم ہو جاتی۔

اِس سرسری ریویو میں پنجاب کے آریہ سماجوں کی زیادہ مستعدی۔ اُنکی باقاعدہ کام کرنے میں زیادہ توجہ اور ویدک دہرم کے پھیلانے میں اُنکی قابل قدر کوششیں تفصیلوار بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن آریہ پرتی ندہی سبھا کے پرچارکوں کی کامیابی کا بڑا بھاری ثبوت یہہ ہے۔ کہ پنجاب کے آریہ سماج اب سماج کی بناوٹ کو سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اپنے

اور بیگانوں کے حقوق کی عزت کرنے کے عادی ہو چلے ہیں۔ مہرشی دیانند کی تصنیفوں کے علاوہ سینیوں کی تصانیف کے مطالعہ کا شوق انمیں بڑھتا جاتا ہے جسکی شہادت پُستک فروشوں اور ویدک فیشر اسے آدمی کے رجسٹروں سے بخوبی مل سکتی ہے۔ ویدک سنسکاروں میں لوگوں کا پریم بڑھتا جاتا ہے چنانچہ گزشتہ سال میں ہی سنسکاروں کے موقعوں پر ہندو برادری کی مخالفت سے تنگ آکر لاہور کے آریہ بھائیوں نے آریہ برادری کا سوال اُٹھایا۔ اس سوال پر آریہ پترکاؤں اور نیز لاہور آریہ سماج کی سبھا سدوں کے جلسوں میں وچار ہوتا رہا۔ میں اس سوال پر پہلے ہی بہت کچھ بحث کر چکا تھا۔ اس لیئے اسوقت خاموش رہا لیکن آئندہ اسپر بحث کرنے کا وچار ہے۔ لاہوری بھائیوں کی ہر ایک دلیل اور رائے کے ساتھ خواہ میرا اور کسی بھائی کا اتفاق ہو یا نہ ہو لیکن اسمیں شبہ نہیں کہ اس سوال پر بحث چھڑنا اس بات کا ثبوت ضرور ہے۔ کہ عملی طور پر آریہ جیون بسر کرنے کا خیال آریہ سماجیوں کے دلوں میں مضبوط جگہ پکڑتا جاتا ہے۔ اگر آریہ سماج کا سالانہ اتہاس تفصیل کے ساتھ لکھا جاتا تو ایک گرنتھ کی صورت پکڑنے میں کچھ شک نہ تھا لیکن باوجود اسقدر مختصر بیانی کے بھی کوئی شک نہیں رہتا۔ کہ

آریہ سماج ایک زندہ طاقت ہے

ثبوت میں گزشتہ تین سالوں سے زیادہ کے دہرم یدھ میں سے اسکا ثابت قدم نکلنا کافی ہے باوجود اندرونی مخالفتوں۔ وشواس گھات اور شہر ردوہ کی سخت نہ ہی چوٹوں کے اسے

اس عرصہ میں بیرونی سختیوں سے سخت مشکلوں کا بھی مقابلہ کرنا پڑا۔ دہرم کو چھوٹی حب الوطنی پر نثار کرنیوالوں نے اسے دشمن قوم تنگ خیال۔ ترقی کے سدراہ اور اسیطرح کے بہت سے ناواجب خطاب دیئے ہندوؤں کو اسکے برخلاف بہرکایا۔ خود اتفاق کے حامی بننے کا دعوٰی کرکے اسے ٹریٹر کا خطاب دیا۔ لیکن جب سچی بہادری وشواس اور پریم سے اپنے پرماتما اور اسکے گیان وید کی رکشا میں تن من اور دہن لگا یا۔ اسکا لوہا سخت سے سخت مخالفوں کو بھی ماننا پڑا۔ قوم کی فرضی پکار مچانے والوں تک کو اسکے استقلال نے ہلا دیا۔ جو لوگ کہ آریوں کی سندھیا کو سندھیا بازی کے نام سے پکارتے تھے۔ وے خود جگہ بہ جگہہ سندھیا کی مہماں پر لکچر دیتے نظر آئے۔ جو لوگ کہ پرارتھنا سے اس لیئے کنارہ کشی کرتے تھے۔ کہ پرارتھنا کی بغیر پرمیشور کا کچھ گدہ نہیں اڑ رہا وے خود لوگوں کی توجہ اپنی پرارتھنا کی طرف زور سے کھینچنے لگے۔ جو لوگ کہ دیانند کی ہمسری کا دعوٰی کیا کرتے تھے۔ اور اسکو ایک معمولی آدمی بتلایا کرتے تھے انہیں خود پبلک کے سامنے کہنا پڑا۔ کہ ان سے بڑھکر دیانند کا پکا چیلا کوئی ہو نہیں سکتا لیکن انسانی بناوٹ کو ایشوریہ نیم پر فوقیت نہیں ہو سکتی۔ اسچ کا مقابلہ ادھک عرصہ تک جہوٹھ کر نہیں سکتا! چونکہ یہ سب بناوٹ تہی۔ اسلیئے سچائی کو دبانے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ جب یہاں ناکامیابی ہی تو آریہ سماج کے ممبروں کو ہیوپین وغیرہ کا خطاب

دینا شروع کیا۔ انکو قوم کا مخالف ظاہر کرکے خود قوم کے بڑے گہرے حامی بنے۔ لاہور میں ہولی کے تہوار پر عبیر گلال اور رنگ وغیرہ کے علاوہ خاک اڑانی شروع کی۔ بیہودہ گوئی کو قومی جوش کا اظہار بتلایا گیا۔ ہوشیارپور میں رام لیلا کو جائیز بتلا کر اسکے لیئے چندے جمع کیئے گئے۔ سیا بر رام چندر کی جے۔ کے نعرے بلند کیئے گئے۔ لیکن جھوٹھ کا سچ کے ساتھ راضی نامہ مشکل ہے۔ سچ جب تک بیچ لگانے زبردست ہے۔ بھلا ہی آپیں جھوٹھ کی ملاوٹ ہوئی نیچے کو چلنا شروع کرتا ہے آخر کار سناتنیوں کے ساتھ گاڑہا پریم ہو گیا لاہور کی گزشتہ ہولیوں میں پنڈت گوپی ناتھ کی یادہ گوئی۔ مہرشی دیانند کی ذات پاک پر گندہ دہنی کی بوچھاڑ اور کلچرڈ روشن تاروں کی شرکت پنڈت اگنی ہوتری کا معہ چیلوں کے شامل ہونا یہہ سب ایسے نظارے ہو گزرے ہیں جو کبھی بھول نہیں سکتے۔ سنہ ۱۹۳ء کے شروع میں دہنی آریوں کی رحمدل سرب کی مذمت کرنے والے ہندو دہرم سبھا کے ساتھ راضی نامہ کرنے کے لیئے طرح بہ طرح کی حکمت عملیاں عمل میں لا رہے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ زمانہ کلی کے آریہ سماجیوں کی اخلاقی تنزلی کہاں تک پہونچ کر رکے گی۔ لیکن اسمیں شک نہیں کہ انکے خیالات میں بڑی بھاری تبدیلی واقعہ ہو رہی ہے۔ جو انہیں دہرم کی اونچی چوٹی سے نیچے کی منزلوں دور لیجا رہی ہے الشور! تو انمیں سے ان نیکدل سجنوں کی آنکھیں جلد کھولدے۔ جو کہ غلطی سے دہرم کی اصلیت کو بہولکر دنیاوی ثروت کی خوبصورتی پر موہت ہیں بے خبری سے آپ

تحا کا ہنن کر رہے ہیں! سال گزشتہ میں تھیاسوفیکل سوسائٹی نے مسز اینی بیسنٹ کی فصیح تقریروں اور زبردست لیکچروں کی بدولت بظاہر نتیجہ ترقی کی ہے۔ لیکن ایک بڑی بھاری چوٹ اس سوسائٹی کو مسٹر جج کی علیحدگی نے ظاہر کر دیا کہ لوگ اور لوگ کی سیڑھیاں (جنہیں کہ اس سوسائٹی کا مدار اور جن کی طاقتوں کا کہ اس سوسائٹی کے مرکزوں کو فخر رہا ہے) انکے نزدیک بھگتی کچھ نہیں ہیں۔ اور اب تک جسقدر دعاوی کہ پبلک کے روبرو انکی طرف سے ہوتے رہے انکی منزلت ڈینگ سے بڑھکر کچھ بھی نہیں ہے

مذہبی اصلاح کی سوسائٹیوں سے

برہمو سماج

نے اس سال لاہور نگر پر نئی زندگی حاصل کرنے کی نیت سے کسی قدر تقریری اور تحریری حملے کیئے۔ بابو بپن چندر پال اور پنڈت شیوناتھ شاستری نے خاص پُرجوش تقریریں کرکے براہمو صاحبان کے پست دلوں کو ابھارنا چاہا۔ ایک بورڈنگ ہوس بھی خاص اسی غرض کو مدنظر رکھکر کھولا گیا۔ لیکن یہ سب کوششیں بے سود رہیں۔ میں براہمو صاحبان کی اس کوشش کا بڑا مداح ہوں۔ جو کہ شراب خوری کے بند کرانے نیک چلنی پھیلانے اور ستری شکشا کے پرچار میں دے لگا رہے ہیں لیکن جب تک کہ وہ وہمی اور مشتبہ اصولوں کا پرچار کرتے رہینگے۔ تب تک انکے مشن کو کسی تسلی بخش کامیابی کی امید نہیں ہو سکتی۔

ہندو سبھا

رفتہ رفتہ آریہ سماج کے اصولوں کے نزدیک نزدیک پہونچتی جاتی ہے۔ بڑے شکر کی بات ہے۔ کہ جس چھوٹی عمر کے بیواہ کو کہ ایک نہایت ہی فرض سمجھا جاتا تھا۔ اسکو اب ہندو سبھا کے ممبر بھی مخالفت کی نظر سے دیکھنے لگ گئے ہیں۔ ستری شکشا کی اسقدر مخالفت ہوتی تھی کہ الامان لیکن وہی ہندو سبھا اب ستری شکشا کے لیئے مدرسے جاری کرتی ہے۔ چنانچہ حال میں ہی جالندھر کی نام نہاد سبھا کا ممبر اسی دوکان بہ دوکان ستری شکشا کو فوائد بیان کرکے ہندو بھائیوں کو پریرنا کرتا ہے۔ کہ وے منعوں کی کھولی ہوئی کنیا پاٹھشالا واقعہ محلہ مہندرویاں میں اپنی لڑکیوں کو بھیجا کریں۔ ویش اور کائستھوں کی برادریاں جنہیں کثیر تعداد پورا ہک بھائیوں کی ہے۔ زنانہ مدرسے جاری کرنے کے درپے ہو رہی ہیں۔ ہندو بھائیں تو درکنار اخبار کے مطالعہ سے معلوم ہوتا رہا ہے۔ کہ سکھوں کے مہنت مندروں کے پوجاری اور دھرم سالوں کے گدی نشین تک اپنے سیوکوں کے یہاں جاکر اصلاح کے مسئلوں کا پرچار کرنے کے لیئے مجبور ہو جاتے ہیں۔

عیسائیوں میں

طلاق اور پنر بیواہ کے مسئلہ پر یوروپ اور امریکہ میں ایک نئی بحث چھڑ گئی ہے۔ جو کہ صاف اس تحریک کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔ جو کہ ویدک دویا کی مغرب کی طرف جانے سے پیدا ہوئی ہے۔ اکثر پادریوں کو یقین ہے۔ کہ طلاق پانے کے بعد فریقین کو دوسرا بیواہ کرنے کی اجازت بائبل میں کسی جگہ موجود نہیں ہے

اس مسئلہ پر جو بحث ہوئی ہے۔ اور جس طرح کے خیالات بعض نوجوان پادریوں نے ویسٹر ظاہر کیئے ہیں۔ وہ یقین دلاتے ہیں کہ خواہ مسیحی لوگ کتنے ہی بیباکی زبانی ویدوں کی تعلیم کی بزرگی کا اقبال نہ کریں لیکن عملی طور پر انہیں انکی عظمت اور پاکیزگی کے آگے سر جھکانا پڑے گا۔ جو لوگ کہ دنیا کے ایک آئندہ عالمگیر مذہب پر نظر رکھتے رہتے ہیں۔ انکے لیئے یہ بڑی بھاری خوشخبری ہے۔ میرا یقین یہ ہے۔ کہ گو صاف لفظوں میں سب لوگ ویدوں کی بزرگی کا اقبال نہ کریں۔ لیکن زمانہ آرہا ہے جبکہ ویدک کرموں کا کرنا ہر انسان اپنا فرض سمجھیگا۔

عیسائیوں کی مکتی فوج

کی ہستی ملیامیٹ ہو گئی ہے۔ انہیں کے ساتھ کام کرنے والے افسر بتلاتے ہیں۔ کہ غلط بیانی فوج کے افسروں کا شیوہ ہو رہا ہے۔ اور کہ جس کامیابی بیان کیجاتی ہے وہ فوج کے افسروں کو میسر نہیں ہوتی ہے۔ ابھی پردہ فاش ہونے پر قریباً کل انگلستان اخبار جنرل بوتھ صاحب موجد مکتی فوج کے اس سکیم کے برخلاف ہو رہے ہیں جسکی پرچار کیلئے کہ جنرل موصوف حال میں ہی تشریف لائے تھے۔ اخبار سے ظاہر ہوا تھا۔ کہ جنرل بوتھ کے آنے پر کلکتے کے برہمو صاحبان نے اپنے ایڈریس میں بیان کیا تھا۔ کہ جس گمراہ بھیڑوں کا کہ مسیح نے ذکر کیا ہے وہ برہمو سماجی ہی ہیں۔ مجھے اس نمائش کی سپرٹ کو دیکھ کر نہایت

آتا ہے جس سے کہ اسوقت یوروپ اور امریکہ کے دیرگھ درشی سنجیدہ سوچنے والے گھبرا کر اپنی قوموں کی بھلائی کے لیے انکی بہتری کرنے کے لیے طرح طرح کی کوششیں کر رہے ہیں یہ آتمک اندولن کو اسوقت بھارت ورش میں واقعی بڑی بھاری حرکت مل رہی ہے۔ نہ صرف بھارت ورش تک ہی یہ حرکت محدود ہے۔ بلکہ چین اور جاپان روس اور فرانس۔ جرمنی اور انگلستان۔ امریکہ اور افریقہ۔ غرضیکہ دنیا کی تاریک سے تاریک غاروں میں اس آندولن نے تہلکہ مچا دیا ہے نتیجہ کیا ہوگا۔ کون انسان کہہ سکتا ہے لیکن مجھے پورن وشواس ہے۔ کہ یہ زبردست حرکت انسانوں کے ہردیوں میں سوئی ہوئی دھرم کی چنگاری کو آہستہ آہستہ جگا کر ایک بڑا بھاری شعلہ پیدا کریگی جس میں کہ ہر ایک طرح کی ناپاکیزگی خاکستر ہو کر انسانی دلوں کو سوچھ اوجول ہونے کا اور سچ کے آنے کا موقعہ دیگی۔ دھارمک اُنتی کا لازمی نتیجہ ہر ایک پرکار کی اُنتی ہے۔ سماجک اُنتی میں بھی امسال بعض کام ایسے ہوئے ہیں جو کہ یادگار زمانہ رہنے والے ہیں۔ چنانچہ

بال بدھوا کا دُکھہ

دور کرنے کی خاطر جو بہادری کا قدم دیوان سنت رام صاحب نے آگے اٹھایا وہ ایک ایسا واقعہ ہے۔ جسے کہ بھارت ورش کے آئیندہ مورخ بڑے فخر سے گدی کی جگہ دیا کرینگے۔ جسقدر سخت مخالفت کہ دنیا دار برادری کی طرف سے ہوئی جس استقلال سے کہ دیوان صاحب نے انکا مقابلہ کیا۔ جو ہمدردی کہ تعلیم یافتہ اور دھرم پریہ آدمیوں کی طرف سے دیوان صاحب کے ساتھ ظاہر کیگئی اور آخرکار جس آمادگی سے کہ اور سنجیدہ آدمیوں نے انکی پیروی کی وہ ابھی تک پبلک کے دلوں میں تازہ ہیں اسکے ساتھ ہی برادریوں کی توجہ اور بھی گئے

اخراجات کی کمی

کی طرف زیادہ تر کھنچی اور جو جو مقامی قواعد بنائے گئے انکی تعمیل میں عملاً اہل برادری نے بڑی آمادگی ظاہر کی جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوگ خود فضول خرچیوں سے تنگ آ رہے ہیں۔

استری شکشا

کا کام پنجاب دیش میں خاطر خواہ ہوا۔ کنیا مہاودیالہ جالندھر کی رجسٹری کرا لی گئی۔ ایک پانچ ہزار روپیوں کی مالیت کا مکان چودھری بھاگمل نے میں جالندھر نے ہبہ کر دیا۔ مہاودیالہ کا سرمایہ گیارہ ہزار سے زیادہ تک پہونچگیا۔ کنیا آشرم جو کہ بھارت ورش میں پہلا تجربہ ہے بڑا مفید ثابت ہوا۔ اور اسمیں تعداد لڑکیوں کی ۲۰ تک پہونچنے سے صاف ثابت ہوگیا۔ کہ لوگوں کی رُچی استری شکشا کی طرف بہت بڑھ رہی ہے۔ لالہ دیوراج جی نے استری شکشا کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کی غرض سے خاص سفر بمبئی وغیرہ کا معہ اپنی دھرم پتنی اور تین بیٹریوں کے اختیار کیا۔ پتت ہوئے بھائیوں کی

شدھی

کا کام مدت تک آریہ سماج نے ہی اپنے ذمہ لیا ہوا تھا۔ سال حال میں لاہور کی شدھی سبھا نے بہت کچھ کام ہندوؤں کے تعداد بڑھانے میں کیا ہے۔ لیکن میرا بالکل اتفاق اس طریقے سے نہیں ہے۔ جو کہ شدھی سبھا نے اپنے فرض کو ادا کرنے کے لیے مقرر کیا ہے۔ اپنے پتیوں کے پرائشچت اور پشچاتاپ کے طریقہ کو بھولکر مسلمانوں کے ممنوع گوشت کو کھلانے سے ہندو دھرم کا وہم پرا خطرناک ہے۔ ممکن ہے کہ اس عمل کا نتیجہ یہ ہو کہ ہندوؤں کے دل دکھانے کے لیے گوشت کا زیادہ پرچار ہو۔ کیمبرج فرماتے ہیں۔ "اس جھٹکا۔ ان جلسبی کینا۔ دیا دھاں سے بھاگی ہتھ۔"

اسکے علاوہ جس طریقہ پر کہ ہر ایک پجاری پنڈت اور پتری کو اپنی مرلوں کی جو ادا کاری کو بلا پشچاتاپ کے جائیز بنانے کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ وہ کبھی بھی سوسائیٹی کی عام حالت پر اپنا زہریلہ بد اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں انجمنہ آریہ سماجوں اور ہندو دھرم سبھاؤں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس مشکل لیکن نیک کام کو اپنے ہاتھ میں لیکر پتیوں کی بہبودی قائم رکھنے کی کوشش کریں۔ ورنہ ایک دن آوے گا کہ یہ پران سنسکریت دیا کل ہوئی بھارت ماتا کی دشا تمہیں خود دیاکل کریگی۔

پیارے ناظرین!

گزرے ہوئے زمانہ پر وچار کرتے ہوئے ہیں اور آپ یہاں تک پہونچگئے ہیں

زمانہ دم بدم گزرتا جاتا ہے - اور ہر ایک انسان
کی نگاہ زمانہ آئندہ کی طرف لگ رہی ہے
انسان بھی ہے - جو کہ زمانہ گزشتہ کے تجربہ
سے سبق لیکر زمانہ آئندہ کے دھرم یدہ کے
لیئے تیاری کرے - جہاں میں وعدہ کرتا
ہوں کہ گزرے ہوئے زمانے کے تجربوں
سے جو کچھ سیکھا پایا ہے - اُسکی مدد سے
آپکی خدمت میں آئندہ کے لیئے زیادہ تر
سعید بننے کی کوشش کرونگا - وہاں آپ
بھی اِس مبارک موقعہ پر پریتگیا کیجیئے کہ آپ
اپنے گزشتہ زمانہ کی سستی کو جھاڑ کر سنیہ
منشیہ ماتر کی سیوا کے لیئے جو کچھ کرنے کی
طاقت رکھتے ہیں - اُس طاقت کو پورے
طور پر استعمال کرینگے - آپ کو سال نو
مبارک ہو - خزاں کے بعد پھر ہرے
ہرے پتوں کا لہلہانا مبارک ہو - آپ کی
آئندہ زندگی میں پانی اور ہوا - پرتھوی
اور سوریہ آپکے لیئے مبارک ہوں - پرماتما
کے جگت کا ایک ایک پدارتھ آپکی کرپا
سے ہم سب کے لیئے سکھدائی ہوں - اوم شم

لوکل

ہوشیارپور میں کنیا مہا ودیالہ کے مشن کو غیر
معمولی کامیابی صرف چند مستعد اور پرلوپکاری
صاحبان کی مدد سے ہوئی - لالہ شام داس
صاحب وکیل اور چودھری رلیا رام جی کی
کوششیں خاص تعریف کے قابل ہیں - جنہوں نے
خود معقول رقم عطا کرنے کے علاوہ دیگر
مانگنے میں ہمولیت سے ڈیپوٹیشن کا حوصلہ
بڑھایا - مرزا امیر اسد بیگ صاحب سرشتہ دار
ڈسٹرکٹ کورٹ بجواڑہ وغیرہ سب جگہوں میں
ہمراہ گئے - مسلمان بھائیوں نے بھی مدد
دی اور ذرا بھی پہلو تہی نہیں کی - جن گھروں سے
کبھی کسی کو خیر نہیں پڑی تھی - اِس پارٹی کو
ایسے گھروں سے بھی نراش نہیں آنا پڑا -
گزشتہ ہفتہ میں تخمینًا جو صاحب بیان ہوئے
تھے - میزان کرنے سے معلوم ہوا کہ کل تخمینًا …
روپیہ ہوا - فہرست چندہ پھر کبھی شایع ہوگی
سنیچر گزشتہ کو ڈبیٹنگ کلب کا جلسہ خوب
رونق سے ہوا -
اتوار گزشتہ کو آریہ سماج کے سپتاہک جلسہ
میں لالہ دیوراج جی نے ایشور پرارتھنا کے
بعد ایک اوپدیش دیا - اور لالہ جمنا داس جی
ہیڈماسٹر صیغہ مڈل دوابہ ہائی سکول نے ایک
لکچر دیا جس میں کہ ویدک دھرم کی فضیلت کو
اچھی طرح سے جتلایا گیا - اسی روز ۱ بجے
لالہ دوگر مل صاحب وکیل کی کوٹھی پر ایک
خاص جلسہ ہوا جس میں کہ وکلاء روسا و بیوپاریان
جالندھر نے ملکر ایک کارخانہ واسطے خرید فروخت
دیسی پارچات کے کھولنے کا وچار کیا جسکا
سرمایہ کہ دس ہزار روپیہ قرار پاکر قریبًا ۶۰
حصص قیمتی ۳۰۰۰ ہزار روپیہ اسی وقت فروخت
ہو گئے - اور ایک سب کمیٹی حصص فروخت
کرنے اور قواعد کارروائی کو ترتیب دینے
کے لیئے مقرر ہوئی - اسکے علاوہ اُسی شام کو
۷ بجے سے لالہ منشی راج بی اے و لالہ لاجپت رائے
پلیڈر صاحبان نے اپنے قایم کیئے ہوئے سکول
کے صحن میں ایک لکچر دیا جس میں کہ انہوں نے
لوکل آریہ سماج پر … کے خاص جھوٹی
تہمتیں تراشیں - سوموار کو آریہ سماج مندر
میں لالہ منشی رام کا ایک خاص لکچر ہوا جس میں تعداد
حاضری ۸۰۰ اور ۱۰۰۰ کے درمیان تھی مضمون
یہ تھا "تعلیم اور قوم کی مرضی کیا ہے اور آریہ سماج
کا مقصد" - اِس لکچر میں تعلیم کی
ضرورت جتلا کر یہ ثابت کیا گیا کہ خالی تعلیم کافی
نہیں ہے - جب تک کہ اُسے روشن کرنیوالا
برہم گیان کا سورج نہ ہو - پس ویدوں کی
تعلیم کا پھیلانا آریہ سماج کا مکھیہ دھرم ہے - اسی لکچر
کے درمیان انہوں نے لالہ منشی راج و لالہ لاجپت رائے
کے جھوٹے حملوں اور انکے اخبار کی غلط بیانیوں
کی تردید بھی کی - ۹ - اپریل بروز بدھ وار کو دوابہ
ہائی سکول کے مکان میں لالہ کاشی ناتھ بی اے
اور لالہ بھوارام بی اے کے لکچر ہوئے جس میں
کہ دوابہ ہائی سکول کے عظیم الشان مشن کا ذکر کرکے
اُس سکول کے استحکام کے وجوہات پر دو لکچراروں
نے بیان کیں - دوابہ ہائی سکول میں تعداد طلباء
قریبًا ۳۵۰ تک پہنچ چکی ہے - ایک پروفیسر کے
آمد کی خبر گرم ہے - اور امید ہے کہ جلد کالج ڈیپارٹمنٹ
بھی کھل جاویگا - بڑی خوشی کی بات ہے کہ پنڈت
دیوی چند صاحب وکیل و میونسپل کمشنر جالندھر کے
پورشارتھ سے ایک کنیا پاٹھ شالا محلہ مہندرو یاں
میں کھولی گئی - لوکل دھرم سبھا کا چپراسی اب شری نکھتا
کے خرچ میں جگہ بجگہ دکانداروں کو لکچر دیا کرتا
ہے - لڑکیوں کی تعداد پچاس سے بڑھ چکی ہے پنڈت
جی اِس نیک کام کی روح رواں ہیں -
بروز منگلوار بتاریخ ۸ - اپریل لالہ منشی لال کے مکان
واقعہ کوٹ محمد امین خاں میں پریوارک اپاسنا *

* ہوئی - بھجنوں کا بڑا آنند آیا - کورٹ ماسٹی لڑکے مخصوص صاحب بھجن بڑے مدھر سور اور پریم سے گاتے ہیں - منگلوار کو استری سماج کا جلسہ اور بدھ وار کی صبح کو بالا سماج کا جلسہ بدستور کامیابی سے ہوا -

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگار صاحبان کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

کلپ برکش کی پکشا اول فرض تھا

آریہ سماج ایک برکش ہے جسکا بیج ویدک دھرم ہے جو آجکل کے زمانہ میں سوامی دیانند نے آریہ ورت کی بھومی میں پرانے مذہبی توہمات کو کھنڈن کرکے بویا تھا۔ اس بیج کے لگانے والے نے بھی اپنی زندگی میں اس بیج کو پودے کی شکل پکڑتے دیکھا۔ اور کسی قدر اس ننھے سے پودے کی ہریالی نے اس دھرم اور دیش کے سچے ہتیشی کی آنکھوں کو تراوت بخشی۔ اس ننھے سے پودے کو جڑ سے اکھاڑنے کی اسکی زندگی میں بھی ہزار کوشش کی گئی۔ اس دھارمک نیپولین کے آگے پرچلت (جاری) مت متانتروں کے پیشوا اسطرح کانپتے تھے جسطرح کہ پولیٹکل نیپولین کے آگے تاجدار کانپتے تھے۔ جس طرح کہ یورپ کے تاجدار اس آزادی کے پتلے نیپولین کے سامنے اپنے درمیانی جھگڑے اور فساد بھول گئے تھے اور اسکے برخلاف ان سب نے ملکر جدوجہد کی اسی طرح ہندو مسلمان عیسائی یہود وغیرہ نے اپنے تفرقات بھولکر سوامی دیانند اور اسکے پیروؤں کو کچلنے بدنام کرنے میں جو کوشش کی وہ ہر ایک مذہبی سوسائٹی کا لٹریچر پڑھنے سے بخوبی دیکھی جا سکتی ہے۔ اگرچہ پولیٹکل نیپولین کو سینٹ ہیلنہ کی تنہا چٹان پر خط استوا کے سورج کی تپش کے تلے ان یورپ کے تاجداروں نے ملکر قید کیا۔ تو بھی وہ آزادی کی سپرٹ جسکا وہ وکیل تھا۔ اب بھی ان تاجداروں کو انکے تختوں پر کمپائمان کر رہی ہے اور اب وہ ڈر کر خود آزادی کے وکیل بن بیٹھے ہیں۔ یورپ کے تاجداروں نے نیپولین کو تو بیشک اسکے عین شباب کی حالت میں ایک ناخوشگوار آب و ہوا میں قید کر مار ڈالا لیکن وہ اس آزادی کی سپرٹ کو جسکا وہ وکیل تھا۔ کچل نہ سکے۔ اسی طرح اگرچہ ان مذہبی پیشواؤں نے سوامی دیانند کو زہر دلوا کر اسکی موت پر جشن اڑایا لیکن اس سچائی اور سچائی کی سپرٹ کو جسکا وہ وکیل تھا اسکو وہ کچل نہ سکے جس دلیل کو مذہب کے دائرہ سے باہر سمجھتے تھے۔ اسی دلیل سے اب وہ پرانے توہمات پر ملمع چڑھا کر انکو قایم رکھنا چاہتے ہیں۔ سوامی دیانند کی سپرٹ نہ صرف آریہ سماج میں اپنا کام کر رہی ہے۔ بلکہ وہ سپرٹ ہر ایک مذہبی سوسائٹی میں۔ نئے پیرایہ میں ظاہر ہو رہی ہے۔ ہر ایک مذہبی سوسائٹی میں چھوٹے چھوٹے دیانند کے اوتار پیدا ہو گئے ہیں۔ مذہب اسلام کیا اور دلیل کیا مرزا غلام احمد قادیانی مذہب اسلام میں سوامی دیانند کی سپرٹ کا ظہور ہے پنڈت دینیال جو موتی یوجن شراوہ تیرتھ کو دلیل سے ثابت کرتے ہیں۔ ہندو سماج میں سوامی دیانند کی سپرٹ کا ظہور ہے ہم یورپ اور امریکہ سے بھی سنتے ہیں کہ اب پادری لوگ بائیبل کو سب علوم کا مخزن ثبوت کرتے ہیں۔ جو دعوی کہ سوامی دیانند نے اپنی زندگی میں ڈنکے کی چوٹ سے کل عالموں کے سامنے ویدوں کی نسبت پیش کیا۔ ممکن ہے۔ کہ آریہ سماج کا وجود نہ رہے لیکن کل دنیا آریہ سماج کی صورت پکڑ رہی ہے۔ اگر کل دنیا خیالات میں آریہ بنجاوے۔ اور آریہ سماج ٹوٹ جاوے تو ہمکو افسوس نہ ہوگا۔

آریہ سماج نے پودے کیحالت سے نشوونما پاکر برکش کیحالت پکڑی

دیانند اینگلو ویدک کالج گروکل کنیا مہاودیالہ یتیم خانے اور دیگر مقامی پاٹشالائیں اس برکش کی پھل ہے۔ اگر آریہ سماج نہ ہوتا تو یہ بھی نہ ہوتے۔ یہ آریہ لوگوں کے دھرم بھاؤ کا زندہ ثبوت ہیں۔ آریہ لوگوں میں سب درنوں کا مرکز یہ انسٹیٹیوشن بن رہی ہیں۔ ان انسٹیٹیوشن کی اینٹ اینٹ میں خون لگا ہوا ہے سینکڑوں آریہ جنکی معمولی تنخواہیں ہوتی اپنی اپنی اولاد کی لذات کو قربان کرکے دیانند اینگلو ویدک کے لئے روپیہ نکالتے۔ سچ مچ دیانند کالج انکو دنیا کی ہر ایک چیز سے بڑھکر پیارا تھا۔ کیونکہ یہ اس کلپ برکش کا ایک پھل تھا۔ جسکو سوامی دیانند کی پیارے ہاتھوں نے لگایا تھا۔ آریہ سماج کی مخالف اسکو معقول سے آنکا کالج نامزد کرتے ہیں لیکن یہ نام دیانند کالج کی تواریخ کو ظاہر کرتا ہے۔ اسمیں کسی مہاراجہ یا رئیس کی رقمیں بڑا خرچ نہیں۔ بلکہ ایک ایک آریہ کی کمائی کا خون اسمیں لگا ہوا ہے۔ ایک ایک آریہ کا حق تھا۔ کہ اسکو "اپنا کالج" کہتی۔ اس لفظ "اپنا"، لفظ کہنے میں زیادہ دیش کی محبت پیدا ہوتی تھی۔ بنسبت اسکے کہ اب ہم "قوم" "قوم" کی لاکھ پکار مچاویں۔ ایک وقت آیا کہ آریہ لوگوں سے یہ "اپنا" کا لفظ چھینا گیا۔ اے دھرم اور دیش کے ہتیارو تم نے دیش بھگتی کی پرواہ نہ کی جبکہ تم اتنی پکار مچاتے ہو۔ سچے آریہ کالج کو جسکی اینٹ اینٹ میں انکا خون

لگا ہوا تھا۔ دنیا کی ہر ایک چیز سے بڑھ کر
پیار کرتے تھے۔ لیکن آریہ سماج ریتی کلپ
برکش "کو سب سے بڑھ کر عزیز دل آریوں کے
سامنے رکھا گیا کہ یا کالج کو قربان کر دیا
آریہ سماج کو۔ ایک طرف تو بظاہر خوبصورت
برکش جس کا نام کالج پیش کیا گیا۔ دوسری طرف
آریہ سماج "دیو کلپ برکش" جسکی سینچ
خون کے سبب سے کمال ادنیٰ ہوئی
جیسے کوئی پا تھا نہ پھول۔ جس کی ڈالی
بھی جو برکش کی تر تازہ نہ رکھ سکتی تھی۔ بظاہر
بہت سے بھگتوں نے دشواری کھائی ٹھوکر
مدد کی تھی۔ آریہ لوگو یہ تمہارے سامنے ایک
آسان سوال نہ تھا۔ آریہ لوگو اس سے تمہارے
پوتر دل ثابت کرنے کا کون بہتر ثبوت ہو سکتا
تھا۔ آریہ گن یہ تمہارا فیصلہ اگر آریہ سماج
آریہ ورت کی بہبودی میں جزو بنے گی۔ تو کم
وقعت نہ کہیگا۔ تم نے خون جگر تھام کر جواب
دیا۔ کہ ہم "اس کلپ برکش" کو جسکا تھتہ
امیں چند نے بھی گان کیا ہے۔ "آریہ بھومی
میں سا ماجک کلپ برکش لگا گئے" قربان
نہیں کرینگے۔ آریہ سماج کے دشمنوں نے
تمکو کالج کا دشمن بتایا۔ تم نے سہا۔ تمکو بدھو
مہاتما وغیرہ طنز آمیز خطاب دیئے۔ تم نے
سہا۔ تم سے تمہارا "دلارام" کالج بھی تقریباً
کھو یا گیا۔ یہ تم نے سب کچھ سہا لیکن کس کی
خاطر؟ اس برکش کو بچانے کی خاطر۔ تاکہ
دھرم کے شترو اس برکش کو ختم نہ کر جاویں۔
تمکو یہ بھی کہا گیا۔ کہ تم مہا پاپی ہو۔ پھر تم
غیروں کو کتنا کوستے ہو۔ تم نے زبانِ
حال سے کہا۔ کہ ہم اگرچہ پاپی ہیں۔ ہم کمزور
ہیں۔ لیکن کم از کم اس وقت ہم کاشی دار...

ہار کی طرح جو اگرچہ خود کسی کام کی نہ ہو۔
اس کلپ برکش کو بچاوینگے۔ تاکہ اس برکش
کے امرت پھلوں سے آریہ ورت نہال ہو۔

— کاشی ناتھ

راولپنڈی آریہ سماج

پبلک عموماً اور بہی خواہاں آریہ سکول محلہ
بازار راولپنڈی خصوصاً یہ سنکر نہایت خوش
ہونگے۔ کہ امسال اپر پرائمری کی پانچویں جماعت
کے گیارہ طلبا میں سے جو ۱۱ امیں سے امتحان
میں کامیاب ہوئے تھے۔ ۲ طلبا نے دو دو
روپیہ ماہوار کے وظیفے جو تین سال تک جاری
رہینگے۔ حاصل کیے ہیں۔ اس امر پر ظاہر کرنا
بھی خالی از لطف نہ ہوگا۔ کہ کل ضلع کے
لیے چھ وظیفے مقرر ہیں۔ جنمیں سے ۲ اسکول
کے حصے آئے ہیں۔ جسکی وجہ سے یہ سکول
کل ضلع میں اول درجہ پر رہا ہے۔ یہ بھی
واضح ہے۔ کہ اس سال سکول میں جو پہلے
صرف پرائمری تک تھا۔ مڈل ڈیپارٹمنٹ
بھی کھولدیا گیا ہے۔ امید ہے۔ کہ قدر
شناس پبلک اس سے فائدہ اٹھاویگی۔

آپکا کرپا بھلاشی
جمنا پرشاد سکرٹری آریہ سکول
صدر بازار راولپنڈی

دوابہ ہائی سکول جالندھر

جناب اڈیٹر ست دھرم پرچارک جالندھر
مندرجہ ذیل چند سطور درج اخبار فرما کر
مشکور فرما دیں۔

بعض بد اندیش اصحاب مشہور
کر رہے ہیں۔ کہ دوابہ ہائی سکول جالندھر آریہ سماج
نے کھولا ہے۔ دو ایک اڈیٹر بھی بہتے ہوئے چلے
گئے۔ کہ اس جھوٹی اور بے بنیاد خبر کو
اپنے اخبار میں درج کرتے نہیں شرماتے
پبلک کی آگاہی کے لیے میں اتنا بتلانا ضروری
سمجھتا ہوں کہ دوابہ ہائی سکول کو جالندھر
آریہ سماج سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بحیثیت
ایک جالندھری ہونے کے مجھے اچھی طرح
معلوم ہے کہ جالندھر سماج نے لڑکوں کے
لیے کوئی سکول نہیں کھولا۔ بحیثیت منیجر دوابہ
سکول مجھے سب کو بتانے کا اتفاق ہے۔ کہ
جالندھر آریہ سماج کے فنڈ سے ہمارے سکول
کو ایک کوڑی بھی امداد کی نہیں ملتی۔ نہ ہی
ملنے کی توقع ہے۔ اور نہ ہی جالندھر سماج
سے ہم امداد کے محتاج ہیں۔
مخالفوں نے یہاں تک غپ اڑا دی
کہ سکول کی افتتاحی رسم سماج مندر میں ادا
ہوئی۔ اس سے بڑھکر جھوٹ اور بے
کمینہ پن کیا ہو سکتا ہے۔ سب کی اطلاع کے
لیے مجھے پھر جتلانے کی ضرورت ہے کہ
دوابہ ہائی سکول کے لیے ایک نیا عالیشان
مکان بیس روپیہ ماہوار کرایہ پر لیا گیا ہے
اسی عمارت میں افتتاحی رسم ادا ہوئی۔ شہر
کے رؤسا اور ضلع کے حکام تشریف
فرما تھے۔ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے
خود سکول کو افتتاح کیا۔ میں پھر کہتا ہوں
کہ یہ سب واقعات سکول کی عمارت میں
ہوئے تھے نہ کہ کسی سماج یا سبھا یا انجمن کے
مکان میں۔

جی ایم فرانسیس منیجر
دوابہ ہائی سکول جالندھر

آریہ سماجک خبریں

مانگٹ پہاڑی میں پنڈت رام دت جی کے اپدیش سے جنکا بیان علیحدہ دوسری نمبر کالم میں ہوگا۔ ۵ اپریل ۱۹۲۵ء کو ایک نیا آریہ سماج قائم ہوگیا۔ اسیوقت گیارہ ممبر درج رجسٹر ہوئے نقد چندہ ۱۰۰ روپیہ ہوا اور ماہواری چندہ قریباً ۵ روپیہ کے ہوا۔ علاوہ ازیں لالہ بالک رام نے تیس روپیہ کی کتابیں سماج کو دان دیں اہلکاران بتفصیل ذیل ہیں۔ بابو لتا پرشاد جی (؟) لالہ مہجی داس جی اپدیشک پردہان۔ پنڈت ... رام جی منتری۔ لالہ بالک رام ہیکیدار خزانچی لالہ ہیم چند پستکادھیکش اور سردار جوالا سنگھ اور سردار پرتاپ سنگھ و لالہ ملک چند ممبران انترنگ سبھا۔

سادہو مہاتما نند فیروزپور شہر اور تحصیل چونیاں سے پرچار کرتے ہوئے ملتان آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں شامل ہوکر اب ملتان اور لاہور کے درمیانی قصبہ جات میں پرچار کر رہے ہیں۔

آریہ سماج میانمیر چھاونی اچھی حالت میں ہے چنانچہ ۲۰ مارچ ۱۹۲۵ء ... تاریخ اتوار کے سالانہ جلسہ بدستور ہوکر پرارتہنا ہون اوپاسنائیں اور کتھائیں وکچھ ہوتے رہے حاضری خاصی اچھی رہی۔ وچھو والی سماج کو اور منتری پرتی ندہی سبھا کو جنکا قیام اس سماج کے نزدیک ہی لاہور میں ہے اس آریہ سماج کی خبر گیری رکھنی چاہیے۔

ڈیرہ آباد کے اتنا ہی سماجک بھائیوں نے ہی رات کو بازار میں ستیارتھ پرکاش کی کتھا کرنی شروع کردی۔

خوشاب آریہ سماج کا بتفصیل ذیل انتخاب ہوا لالہ بھیرام داس جی پردہان۔ بھائی بدھ سنگھ جوڑہ اپ پردہان۔ لالہ حکم چند مہوترہ منتری لالہ کلیان داس خزانچی - لالہ جواہر لال پستکادھیکش

ایبٹ آباد آریہ سماج کی کارروائی باقاعدہ ہو رہی ہے۔ معمولی ہفتہ وار جلسہ پر لالہ پربھدیال صاحب ہیڈ ماسٹر ... نے ویاکھیان دیا۔ کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے جس سے کو پرارتہنا اوپاسنا ہوتی ہے۔ اور ساتھ ہی ستیارتھ پرکاش کی کتھا بھی شروع کردی ہے مورخہ ۲۰ ماہ حال کو متصل کوتوالی خاص سودیشی وستو پرچارنی سبھا قائم کرنے کا جلسہ منعقد تھا۔ اس جلسہ کے میر مجلس رائے بہادر پنڈت ایشور داس صاحب تھے۔ مسٹر پربھو دیال جی بیرسٹر نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمکو دیسی کپڑا پہننا چاہیے۔ ایبٹ آباد وستو پرچارنی سبھا نے ایک روپیہ وید پرچار کے لیئے دان دیا۔ اور لالہ پوہلومل صاحب نے اپنے پوترے کے مونڈن سنسکار پر دو روپیہ وید پرچار کے لیئے دان دئیے جسکے لیئے سماج تہ دل سے مشکور ہے۔

تازہ خبریں اور رائیں

ہمعصر ٹریبیون نے کسی دوسرے اخبار سے اس خبر کو درج کیا ہے۔ کہ گوسوامی تلسی داس کی بنائی ہوئی ایک گھاٹ رامائن اب ظاہر ہوئی ہے۔ جسمیں کہ کئی اصلاحوں کی نسبت بڑی صریح تاکید ہے۔ اس کتاب کے پہنچنے پر واقعی ہندو قوم میں ایک تہلکہ سا مچ جائیگا۔

ہمعصر رئیس رعیت کلکتہ میں نیائے شاستر کی تعلیم گاہ متھلا سے ندیا میں جانے کی بابت مفصل تاریخ چھپی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آجکل کے نوٹ بکوں کے غلاموں کی نسبت سنسکرت کے ودوان کسقدر افضل اور آزاد تھے۔ متھلا والے کسی شاگرد کو بھی نیائے کی کتابیں لکھ کر لیجانے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ اس لیئے متھلا کے سوائے اور کوئی جگہہ درسگاہ نیائے شاستر کی نہیں بن سکتی تھی۔ آخرکار واسدیو ایک نوجوان پنڈت نے کل گرنتھ نیائے کے متھلا میں پڑھے اور ندیا آنکر حافظہ سے لکھے اسوقت سے ندیا میں نیائے شاستر کی تعلیم کی بنیاد ڈالی گئی۔

راولپنڈی آریہ سماج کے سکول کا نتیجہ کل ضلع میں اول رہا۔ چنانچہ کل ضلع کے اپر پرائمری سکولوں کے لیئے چھ وظیفے دو دو روپیوں کے تھے جنمیں سے چار اس سکول کے حصہ آئے۔

گوجرانوالہ میں آجکل اصلاح کی کوششیں بڑے زور و شور سے ہو رہی ہیں۔ چنانچہ ایک براہمن سبھا اکٹھی ہوئی جسمیں چار سو براہمن شامل تھے۔ سوائے اسکے عام ہندوؤں کے ایک اجلاس میں ناچ وغیرہ بہت سی بد رسوم کو بند کیا گیا۔

رسالہ براہمن سماچار بابت ماہ اپریل دیکھکر معلوم ہوا ہے۔ کہ ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے براہمن بھی رفاہ قومی کے لیئے کچھ نہ کچھ کرتے ہیں۔ لیکن رسالہ دو حصوں میں منقسم تھا۔ ایک بمقام ہردوئی درج تھا۔ دوسرے

کا نام برہمن سماچار مظفر نگر تھا معلوم نہیں کیا راز ہے۔

لطیفہ

ایک بابو صاحب (جو کہ بٹالہ کی انجمن رفاہ عام میں دستخط کر کے اقرار کر چکے تھے کہ میں کبھی شراب نوشی نہیں کرونگا) ایک رات کو شراب میں بدمست ہو کر اپنے گھر میں گئے۔ دھرم پتنی تعلیم یافتہ عقلمند تھی۔ تاڑ کر خاموش ہو رہی۔ دوسرے دن اسکے دھرم پتنی چند ایک عورتوں کے ساتھ ہاتھ میں پیاز لیے ہوئے باتیں کر رہی تھی۔ اتفاق سے بابو جی بھی آ گئے اور کہنے لگے کہ ری اسے مت کھائیو۔ منہ سے بدبو آویگی۔ جواب ملتا ہے "اس بدبو سے بد تر نہیں ہے جو آپکو آپکے منہ سے نکلتی ہی تھی" سب عورتیں مسکرانے لگیں خوب جواب ملا۔

اشتہارات

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

ایک کنیا عمر ۱۴ سال از قوم کھتری شدہ خیالات جالندھر آریہ کنیا پاٹشالا کی ساتویں جماعت میں سنسکرت پڑھتی ہے۔ اسکے لیے ایک ایسے یوگیہ بر کی ضرورت ہے۔ جسکی عمر ۲۰ اور ۲۳ سال کے اندر ہو۔ تعلیمیافتہ شدہ آچرن عمدہ خاندان کھتری پنجابی میں سے ہو علاوہ تعلیم انگریزی کے اگر ساتھ سنسکرت ہو تو اسکو ترجیح دیجاویگی۔ درخواستیں نیچے لکھے پتہ پر آنی چاہیے۔ **المشتہر** بیتی رام پاسی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ دھرم پرچارک جالندھر شہر

کنیا کے لیے بر کی ضرورت

لڑکا چار گھر یا کھنہ سیٹھ مرہوترہ اقوام میں سے ہو۔ عمر ۱۹ اور ۲۰ سال کے اندر صحت بدنی عمدہ۔ گذارہ معقول۔ آریہ خیالات کا ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ خط و کتابت پرچارک کے منیجر کے نام آوے۔

بر کے لیے کنیا کی ضرورت

میرے ایک لائق دوست جو قوم کے کھتری پنجابی عمر قریباً ۱۹ سال۔ امتحان انٹرنس انگریزی میں قابل تعریف پاس۔ حال ملازم جموں تنخواہ معقول۔ سیر اکٹس شدہ قوم دھرم کی دھنی ہیں کو شاں کسی ایسی یوگ کنیا سے بواہ کرنا چاہتے ہیں جسکی عمر ۱۲ یا ۱۳ سال کی ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔

تمام خط و کتابت اس پتہ پر ہو۔

پنڈت مادھو رام کلرک فارن آفس جموں۔

بدھوا لواہ کی ضرورت

ایک صاحب از قوم کھتری پنجابی عمر ۲۳ سال ملازم سردار باگڑیاں ضلع لدھیانہ بمشاہرہ ۵۰ روپیہ ماہوار پیشہ یونانی حکمت علاوہ تنخواہ کے معالجات کی آمدنی ماحصل ۶۰۰ روپیہ سالانہ ہے کسی یوگیہ بدھوا سے اپنا بواہ کرنا چاہتے ہیں منتخبہ نیچے لکھے پتہ آنی چاہیے۔

المشتہر

سکریٹری آریہ سماج باگڑیاں

ضلع لودھیانہ

نوٹس

میرے ایک معزز دوست ذات کھتری ککڑاں ست چڈہ کھتری اپنی کنیا کی شادی کسی ایسے لڑکے سے کرنا چاہتے ہیں جسکی عمر ۱۷ سال سے ۲۰ سال تک ہووے۔ مندرجہ ذیل ذاتوں میں سے نہ ہووے آنند۔ سوری۔ بھگی۔ بہلیں۔ سبروال لڑکا تعلیم پاتا ہو۔ وے نیک چلن اور تندرست ہو۔ درخواست میرے پاس آنی چاہیے۔ اور جو امر دریافت کرنا ہو بھی مجھ سے دریافت کرنا چاہیے۔

المشتہر

امرا و سنگھ سکریٹری آریہ سماج

اشتہار

لیجئے ستیارتھ پرکاش۔ لیجیے لیجیے

ست نارائن کتھا۔ بڑی تلاش سے اس کتھا کو معہ بھاشہ کے طبع کرایا ہے۔ قیمت بھی بہت کم ہے۔

اردو کی کتابیں

گرہست آشرم کا دوسرا ایڈیشن قیمت ... گرہست دھرم بدھی قیمت ۲ ... ویدک ... اصول ... ایڈیشن ... رنڈیوں کے ناچ کی خوبی قیمت ...

یہ کتابیں ہندی میں اور انگریزی ...

بدھ نیتی ... سندھیا درپن ... ست پرکاش ... برہم بچار ... چار ...

المشتہر ... ضلع شاہجہانپور

بھائی ... منشی لال ساہو کار ...

واس کی اردواس

مصنفہ لالہ دیو یداس کمپونڈر سول ہسپتال کوئٹہ جو چھپ کر تیار ہے۔ اس میں تمام عمدہ نسخوں پر تیار کرکے دیو ناگری کانسخوں میں چھوئے گئے ہیں۔ آریہ سدھانت کو انکول ہیں۔ آریہ سماج الرجوریا مرستہ سدھا لندھر سے ملتی ہے۔ المشتہر دیو یداس کمپونڈر ہسپتال کوئٹہ

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں پیٹنٹ سیدہ سوجی کا آٹا سب اول قسم کا تیار ہوتا ہے جسکا پکوان نہایت ہی عمدہ اور خوشنما اور خوش ذائقہ ہے۔ خریداران ایک مرتبہ ضرور منگاکر دیکھیں۔

المشتہر

دالکرٹ برادرز مجو اج لی اینڈ فلور ملز انڈیا کمپنی

اشتہار

گولیاں بواسیر جو سنہ ۹ء میں ایک مہاتما سنیاسی سے ملی تھیں۔ اجابت سال کے تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ بلکہ بیماری مذکورہ کے لیئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ

المشتہر برکت رام شرما پردہان آریہ سماج نارووال (سیالکوٹ)

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

[illegible]	جو سیرپ الشافی صبیطات کے لیئے جو کثرت خواہشات و منکرات طفولیت کی بیکاریوں وغیرہ کو دور کرتا ہے فی شیشی
[illegible]	اس کے استعمال سے بلا منزلہ وہ فائدہ ہوتا ہے جو لکھا نہیں جاسکتا ۔ آرام ہو جاتا ہے قیمت للعہ
[illegible]	۲ گھنٹے میں دردِ رحم جبن بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	دریا خوشبو کے علاوہ خوشنما بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے قیمت فی شیشی عہ

[illegible]	دانتوں کو ہلنے ۔ کیڑا لگنے ۔ بدبو گوشت خورہ مسوڑھوں کی خرابیاں دور کرکے چمکدار کرتے ہیں ۸ تولہ ۱۲
[illegible]	سقوطِ بصر ۔ حافظہ بینائی ۔ غبار ۔ سرخی ۔ جالا روشنی کو برداشت نہ کرنا وغیرہ کو دور کرتا ہے فی ماشہ ۱۲
[illegible]	بار بار پیشاب آنا ۔ تشنگی لاغری بے چینی ۔ درد کمر خرابی جگر پیدائش شکر وغیرہ کو پیدا ہونے سے روکتا ہے فی شیشی دس روپیہ
[illegible]	نفخ شکم ۔ قراقر ۔ ورم جگر ۔ یرقان ۔ دل کا دھڑکنا خرابی گردہ ۔ درد ریاح کو دور کرتا ہے ۔ ۲۰ درجن
[illegible]	سوزاک کا درد ۔ جریان رنگیں ہو یا بادی ۸ ہفتہ میں جاتا رہتا ہے قیمت دو روپیہ
[illegible]	جاندار کو بلا تکلیف صحیح و سالم چھوڑ رکھتا ہے فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	زخم کہنہ ۔ ناسور ۔ خنازیر ۔ بھگندر ۔ زخم میں کیڑا پڑنے ۔ ایک جلد عرق کو دور کرتا ہے فی تولہ
[illegible]	چار یا پانچ منٹ میں نیا رنگ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ کہ باندھنے کی ضرورت نہیں قیمت ۶
[illegible]	دائمی زکام ۔ دردِ سر قبض بےچینی ۔ اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں قیمت فی تولہ عہ
[illegible]	جو خلاف قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ چکے ہیں ۔ صحت کے لطف دکھلاتا ہے قیمت ۱۲

کثیر الوقوع مرض کی ماہیت و اسباب پیدائش و علامات دیکھنا چاہو ۔ تو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے رسالہ دافع آتشک سوزاک مع معالجات بواسیر رسالہ طبیب جہاں ۱۲ ۔ المخدرات من المسکرات ۸ رسالہ قیافہ ارسطو قیمت ۹

المشتہر

حکیم غلام نبی ایڈیٹر حفظ صحت لاہور مزنگ

کتب کتب کتب

آریہ سنگیت پشپاولی ۶ اردو بھجن مصنفہ امیر چند منشی کیول کرشن ۔ لالہ گنگا رام وغیرہ وغیرہ قیمت ۱۲

ایضاً بھجن چودھری نول سنگھ یعنی سبھا پریم قیمت ۱۲

ایضاً معہ کل بھجن لالہ بہرجیت وامنشی امیر چند سوامی نیامنند مہتہ کیدار نام وغیرہ وغیرہ کیرتن کی جلد قیمت ۱۲

آریہ سنگیت پشپاولی ہندی بھجن مصنفہ منشی امیر چند منشی کیول کرشن لالہ گنگا رام وغیرہ ناگری حروف ولایتی کپڑے کی پختہ جلد قیمت عہ

ایضاً معہ سبھا پربن یعنی بھجن ادلا بدل چودھری نول سنگھ مجلد قیمت ۱۲

آریہ سنگیت پشپاولی گورمکھی بھجن منشی امیر چند منشی کیول کرشن لالہ گنگا رام وغیرہ وغیرہ ولایتی کپڑے کی جلد ناگری حروف میں قیمت مجلد ۱۲

ایضاً معہ بھجن ہاتھی بھگولی ۔ مجلد قیمت مجلد ۱۲

بھجن ہاتھی بھگولی ۔ گورمکھی میں پیارے آدمی معقول برگانے کے قابل بھجن ناگری حروف میں قیمت مجلد ۱۲

جنم ساکھی ۔ گورو نانک ۔ اردو حروف میں قیمت مجلد عہ

مباحثہ موتی لوچن

درمیان ماسٹر درگا پرشاد جی و سناتن دھرم سبھا امرتسر

آریہ وگیے ج مباحثہ کے طور پر یہ کتاب لالہ چندی پرشاد کی ہوئی ہے ۔ قیمت ۲

متعصب پادریوں کی ناسمجھی کا علاج

مصنفہ پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر ۸ نمبروں میں قیمت ۱۲ مجلد ۔ سوانحعمری محمد صاحب بانی دین محمدی کے حالات سے واقف ہونیوالے اس کتاب کو ضرور منگاویں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دین محمدی کس طرح بنا ۔

دیگر کل کتب سماج انگریزی اردو ہندی گورمکھی موجود ہیں ۔ سماج کے علاوہ دوسری کتب بھی مل سکتی ہیں ۔

المشتہر منیجر آریہ پستکالہ اندرون دروازہ لوہاری لاہور

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزمنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معلوم کرنا تحریرول میڈیکل کالج کے پرنسپل مسٹرگ سوربہ الٹرول الیاٹی بابت اور ولایت کی ڈیوٹی ریسپی کے سند یافتہ لیڈ پین ڈاکٹر صاحب نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ بل۔ سرخی ابتدائی۔ موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ وغیرہ اور ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور دیگر معززین نے بھی اس سرمہ کی تعریف کی ہے اور بیان کیا ہے کہ انہوں نے چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور جو لوگ استعمال کرنے کی عادت نہیں رکھتے وہ بھی اگر ایک بار اسے لگا لیں تو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ ساتھ کے ورق دیکھنے میں مفت ارسال کیئے جاتے ہیں۔ قیمت بھی کم رکھی ہے۔ کہ عام و خاص فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ہے۔ خریداری کے وقت درخواست کرنے کے وقت اشتہار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی اور جعلی ممیرے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر

پروفیسر دیا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا اس سے بڑھ کر اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بہت خوشی سے تصدیق کرتا ہوں۔ کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار دیا سنگھ صاحب آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بہت بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مندرجہ ذیل امراض کے لیئے تو بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جو کہ آنکھ کے پپوٹوں میں ہو۔ اور نیز آنکھوں سے خون یا پانی بہنا اور جھلی کا زخم اور ناسور۔ چونکہ اس کی کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لیئے ہر کس و ناکس کے لیئے اس کا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں کوئی ڈاکٹر وغیرہ کا ملنا مشکل ہے۔ وہاں ایسی اشیا ضرور رکھنی چاہیئے۔ میں بلا کسی شک و شبہ کے شہادت دیتا ہوں۔ کہ مجھ کو یہ بلا وسوسہ کے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ ڈاکٹر ایم۔ ڈی۔ ایس

سٹاف سرجن نوشہرہ (میڈیکل) ٹیکسیلا

۲۷ مارچ ۱۹۰۵ء

(۲) جناب میں نے آپ کا ممیرے کا سرمہ ایک بوڑھے سکھ مسمی کاہن سنگھ کو جو کہ گاؤں یہاں سے ۵ میل ہے استعمال کے لیئے دیا تھا۔ گو وہ تجربہ ابھی تک ختم نہیں ہوا لیکن یہ تجربہ اس کے لیئے کافی ہے۔ کہ ایک بوڑھے آدمی نے جو کاہن سنگھ کے گاؤں کے نزدیک رہتا ہے۔ میرے پاس آ کر عجیب و غریب آنکھوں کی دوا یعنی سرمہ طلب کی میں نے اس سے پوچھا کہ کیا کاہن سنگھ کو فائدہ ہوا ہے۔ اس نے کہا کاہن سنگھ کی آنکھیں بھی نظر آنے لگی ہیں۔ اس ممیرے کے استعمال سے نوجوانوں کی طرح ہو گئی ہیں۔ اب وہ بالکل تندرست ہے۔ کرنیل ڈاکٹر الف۔ پی۔ میری صاحب بہادر کرنیل ریاست فرید کوٹ

۱۷ جون ۱۹۰۵ء

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے الائینس بنک میں اسی مطلب کے لیئے ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ہم سب آپس میں محبت بھاؤ سے برتیں

نسیم

الشوریہ ویدیک

(۱) ویدک دھرم کا پرچار اور سنیہ ارتھ کا بےتعصب سے کرنا۔ (۲) اشاریکہ ... آنتی کے متعلق ... شائع کرنا۔ (۳) ... مہاتماؤں کے جیون چرتر پرکٹ کرنا۔ (۴) دھرم سمبندھی دیگر مختلف جہتوں کا اختصار پیش کرنا۔

نسیم

(۱) ... سے ہر حالت میں ... واک ... طالب علموں ... سالانہ ... محصول ... (۲) کارپانٹوں کو ... (۳) ... سال بیکار کے لیے۔ زیادہ حروف کیے خاص انتظام ہوتا ہے۔

सद्धर्म प्रचारक

ست دھرم پرچارک

پروفیسر

(جمعہ)

جالندھر شہر

قیمت پیشگی

چاند

ناول نویسی کے میدان میں ایک تعلیمیافتہ مہیلا کا پہلا کام

فن ناول نویسی یورپ اور امریکہ کے ممالک میں جس عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور ناول نویسی کے ذریعہ سے اعلیٰ خیالات کے پھیلانے اور برائیوں کی اصلاح کرنے میں جس قدر کامیابی اُن ممالک کو حاصل ہوئی ہے۔ ... [illegible] ... ہندوستان میں بھی اس ... کے ذریعے سے ... نتائج پیدا ہوں گے لیکن افسوس کہ ... ناول نویسی کا میدان ... آدمیوں کے ہاتھ میں ... ذریعے سے بیہودہ اور گندہ ... [illegible] ... اور محض عشقبازی کے مضامین کو ... خیالات ... [illegible] ... کی قلم سے لکھے ہوئے ناولوں کو رواج دیا جائے۔ ... [illegible] ...

ماتا شیونرائن ... چاند ... پہلا ناول ہے۔ ... مصنف جالندھر شہر کے لائق ... صاحب ہیں۔ ... ہندو عورتوں کی پتی برت دھرم ... بتاتا ہے۔ ... [illegible]

[illegible]

المشتہر — مینیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

[illegible]

حب عطوس
حبوب مذکور فالج لقوہ سکتہ۔ تشنج
امراض بارده اور درد شقیقہ کیواسطے بہت مفید ہیں قیمت [illegible]

دوائے سوزاک
سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو
دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی
ہو جاتی ہے۔ قیمت [illegible]

حب حیات
حب مذکور تقویت معدہ و اصلاح
ہضم و تسکین ریاح یعنی ریحی۔ و دافع [illegible] و نفخ شکم و
ہیضہ و تقویت دماغ و تصفیہ حواس و [illegible] قیمت
۲۰ گولی [illegible]

یاقوتی بارد
محرورین کیلئے خاص
درجہ مفید ہے۔ خفقان اور گرمی و تقویت اعضائے رئیسہ
اور خون اور روح کی صفائی۔ اور نیز گرمی کے بخار کو
بھی مفید ہے۔ فی ڈبیہ [illegible]

سرمہ مرواریدی
یہ سرمہ دھند غبار جالا ضعف بصر تاریکی چشم موتیابند
آنکھوں سے پانی جانا۔ خارش کے واسطے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ہر دو
قسم سیاہ و سفید [illegible]

اطلاع قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل
آنی چاہیے خرچ محصول ذمہ خریدار۔ چھپی ترکیب
استعمال دوائی کے ساتھ ملیگا۔ **المشتہر**
حکیم [illegible] داس بازار بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اشتہار مجرب دوائیں
اولاد [illegible] مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی
ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں

کشتہ نقرہ۔ [illegible] دل و دماغ جگر و گرده
[illegible] ضعف [illegible] بار بار آنا [illegible] جاتا رہتا ہے
رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہو جاتے
ہیں منی ایسے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی
جریان منی کو [illegible] مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی
دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ قوت باہ سے [illegible] ہو چکے ہیں
[illegible] ضرور [illegible] آزمائش کریں [illegible]
[illegible]
[illegible]

ہے روغن مسیحا کے ہمراہ حلق زدوں کے حق میں اکسیر ہے
چھ شیشہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ [illegible]

روغن مسیحا
مایوس العلاج اس سے صحت یاب
ہوتے ہیں۔ [illegible] آدمیوں کیلئے نہایت
مفید ہے۔ رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ
تندرستی پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible]

دوائے آتشک
خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو
اگر تالو میں راخ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر تے و دست ہفتہ میں
دور ہو جاتا ہے قیمت خوراک ایک ہفتہ [illegible]

دوائی سوزاک
سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے
جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اسکے استعمال سے دور ہو جاتے
ہیں قیمت فی تولہ [illegible] **المشتہر** حکیم [illegible] ضلع گجرات پنجاب

بھارت ورش کے نا امیدوں کے لیئے پوری امید
عام و خاص کو روشن ہو کہ [illegible] تلاش
کے بعد ایک [illegible] سنیاسی سے بے اولادی کی نقائص
دور کرنے اور نا امیدوں کو امیدوار بنانے کی [illegible] دوائی
ملی ہے [illegible] کا حکم رکھتی ہے۔ کم سے کم پچاس جگہ
پر استعمال کیگئی ہے اور جن اشخاص کے گھر میں چودہ برس سے
حمل ہی نہیں ہوا تھا۔ [illegible] کی کرپا سے [illegible] کامیابی
کے تمام امیدیں بر آئیں اور تمام [illegible] مانع اولاد ہوتے
ہیں دور کیئے گئے۔ اب چونکہ دوائی مذکورہ کامل طور سے
مجرب ہو گئی ہے۔ عام و خاص کو اطلاع کیلیئے مشتہر
ہے کہ خواہشمند [illegible] خط و کتابت کر کے [illegible] کریں
شرح اور شرائط علاج [illegible] دوائی تیار شده
مفت دیجاویگی۔ باقی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] **المشتہر** [illegible]

راج [illegible] کشن [illegible] بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

لیجئے لیجئے!! لیجئے!!!
انگریزی [illegible] جیبی چھاپہ خانہ [illegible]
ہزاروں کارڈ وغیرہ چھاپ لو قیمت [illegible]
فوٹو کی تصویر اتارنے کا جیبی کیمرہ [illegible]
ہر ایک شخص فوٹو کی تصویر اتار سکتا ہے قیمت [illegible]
جیبی گھڑی۔ گارنٹی [illegible] قیمت [illegible]
کافور کے گھڑی کے چین۔ نہایت خوشنما
[illegible] قیمت [illegible]
بال صفا [illegible] **عطر** فی شیشی [illegible]
[illegible] **انگوٹھیاں**
فی انگوٹھی [illegible] **المشتہر**
نیو فرینڈ کمپنی چاندنی چوک دہلی

ڈاکٹر [illegible] صاحب کا عرق
[illegible] تاپ تلی اور ہر قسم کی بیماری بخار کو مفید ہے
[illegible] کتنی ہی پرانی ہو۔ چار پانچ روز کے استعمال سے
کم شروع ہوتی ہے۔ اور تھوڑے روز برابر استعمال کرنے
سے بالکل جاتی رہتی ہے۔ اور بیماری کے بخار کو خواہ کسی
قسم کا ہو۔ اسکے [illegible] استعمال سے نہیں آنے دیتا
قیمت بڑی شیشی [illegible] چھوٹی شیشی [illegible]
[illegible] تاپ تلی کے لیئے بڑی شیشیاں منگانی
چاہیئے۔

دمہ یعنی سانس کی دوا
दमा यानी सांस की दवा
دمہ خواہ کتنی ہی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] **المشتہر**
[illegible] دہلی

نمبر ۲ | مطبوعہ ۷ بساکھ سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۱۸ اپریل ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

यजुर्वेद अ० १ मं० ९

अह्रुतमसि हविर्धानं दृंहस्व मा ह्वार्मा ते यज्ञपतिर्ह्वार्षीत्॥ विष्णुस्त्वा क्रमतामुरु वातायापहतं रक्षो यच्छन्तां पंच॥

ہے لوک یگیہ کرانے والے وِدوان پشو اور دوسرے رت ہون کرنے کے لائق جو پدارتھ ہیں انکو دھارن کرنے کے کام کو بڑھاؤ۔ کبھی اُسکا کبھی تیاگ مت کرو۔ اور ایسا ہی تمہارا یجمان بھی کرے۔ تم پانچوں کرموں سے برابر ہون کرو۔ اس ہون کئے ہوئے پدارتھ کو سورج درگندھ آدی دوشوں سے رہت کرتا ہوا وایو کی اگنی شدھی کے لیے پھیلا دیتا ہے؎

سنسار میں دن رات ہون ہوتا ہے۔ سورج اپنی کرنوں کے ذریعہ ساری چیزوں سے پاک کرکے پانی کو بھاپ بنا کر اوپر کو کھینچتا ہے اُسکے ذریعہ ہوا کو دریت کرتا ہوا شدھ جل کی برشا کرتا ہے جس سے کہ تمام اَن اور اوشدھیاں پیدا ہو کر سنسار کا اپکار کرتی ہیں چاند اگنی وغیرہ ہمیں دن رات شکشا دیتا ہے کہ ہون کرو۔ اس ہون کے کرم کو کبھی بھی تیاگ کرنا نہیں چاہئے۔ جو لوگ کہ پدارتھوں کے گنوں کو جانتے ہیں اُن سے ہون کے لابھ چھپے نہیں ہیں۔ پس دونوں کے لیے وید مقدس کی تاکید ہے کہ نتیہ ہون کیا کریں۔ نہ صرف یہی بلکہ ان ودوانوں (عالموں) کا فرض ہے کہ اپنے سمجھانے دیکھنے عام لوگوں کو بھی اس نتیہ ہون کا اپدیش کیا کریں اس دیش کے ابھاگ یہی ہے۔ کہ ودوانوں نے ہون کرنا چھوڑ دیا۔ پھر سرو سادھارن کو تو کرم کے راستے پر مستقل ہو سکتے تھے۔ سو جی مہاراج نے بھی پنچ مہایگیہ*

ست دھرم پرچارک

آریہ کنیا پاٹھ شالا جالندھر
کی
پنج سالہ رپورٹ

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک جلد ۸ نمبر ۵

گزشتہ مضمون میں میں نے ان چند ضروری خصوصیتوں کا مختصر ذکر کیا تھا۔ جو کہ اس کنیا پاٹھشالا کو دیگر کنیا پاٹھشالاؤں سے تمیز کرتی ہیں اس مضمون میں میں کارکنان پاٹھ شالا اور خصوصاً منیجر مہاشہ کی توجہ اُن امور کی طرف کھینچنا چاہتا ہوں جنمیں کہ ترقی کی بڑی بھاری گنجائش ہے۔ اور ساتھ ہی مجھے اپنے سودیشی بھائیوں کا جو فرض کہ اس پاٹھشالا کی طرف ہے۔ اُسے بھی ظاہر کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

(۱) جہاں تک کہ رپورٹ کا تعلق ہے دھارمک شکشا کے عملی اثر کی نسبت پڑھنے والوں کو کچھ بھی پتہ نہیں ملتا۔ مجھے اپنے ذاتی تجربہ سے معلوم ہے کہ اسوقت دھارمک شکشا کا انتظام خاطر خواہ پاٹھشالا میں موجود نہیں ہے۔ جب تک کہ لڑکیوں کو دھرم شاستر اور عمل درآمد دھرم کے معنے ہوتے اصول ذہن نشین نہیں کرائے جاتے طوطے کی طرح کتابیں پڑھا دینے سے کوئی بھی اطمینان دہ نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ایک ممتحن کی حیثیت میں مجھے گزشتہ فروری میں معلوم ہوا کہ پاٹھشالا کی لڑکیاں مجوزہ دھارمک شکشا سے کچھ بڑا مفید سبق نہیں لے سکیں۔ مجھے شرفیہ میں جہیر دیانند آشرم سکول کے دیکھنے کا موقعہ ملا تھا۔ اور اگر میں غلطی نہیں کرتا تو لالہ دیوراج جی نے بھی اس سکول کا ملاحظہ کیا ہے۔ مجھ پر اس سکول کی دھارمک شکشا کے طریقے کا بڑا اثر پڑا تھا۔ اگر عملی طور پر ستیہ ناراین پریم پوترتا وغیرہ کے اصولوں کا پرچار کیا جاوے۔ تو ممکن نہیں ہے۔ کہ آئندہ نسلوں پر بڑا بھاری نیک اثر ہماری بیٹیوں کے اعلیٰ جیون کا نہ پڑے۔ اسمیں شک نہیں کہ اسوقت تک پاٹھشالا کی ادھیاپکاؤں اور ادھیاپکوں میں سے کوئی بھی اس عملی شکشا کے طریقے سے واقف نہیں ہے۔ لیکن چونکہ منیجر مہاشہ قریباً ہر روز پاٹھشالا کا ملاحظہ کرتے ہیں وے بڑی آسانی سے کسی نہ کسی یوگیہ ادھیاپکا کو خود شکشا دیکر اس کام کے لئے تیار کر سکتے ہیں۔

(۲) آنا فنڈ کی نسبت جہاں تک کہ مجھ کو واقفیت ہے۔ اسوقت کا کام تسلی بخش نہیں ہے اگر منیجر مہاشہ گزشتہ چند سالوں کا بھی مقابلہ کریں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اس فنڈ میں سلسلہ وار کمی ہوتی چلی آئی ہے۔ مجھے اکثر ستری شکشا کے حامیوں سے بات چیت

کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ اب تک عام طور پر اناتھ فنڈ کی ضرورت اور اُسکے انتظام سے لوگ واقف نہیں ہیں۔ چونکہ اس اناتھ فنڈ کا تعلق لوکل آریہ سماج سے ہے۔ اس لئیے معمولی طور پر اسکی کامیابی کی ذمہ داری استری سبھا نے نہیں کی ہے۔ لیکن وہ نئے ہیں۔ اور کام کا بوجھ اُنپر زیادہ ہے۔ میں منیجر مہاشہ کی توجہ اس کمی کو پورا کرنے کی طرف کھینچتا ہوں۔ اور جالندھر آریہ سماج کے سبھاسدوں کو ایک سہل طریقہ پاٹھشالا کی بڑھتی بھاری مدد کا بتلاتا ہوں۔ ہر ایک ممبر پرتگیا کرے کہ ہر روز کم از کم ایک نئے آدمی کو مٹھی بھر آٹا فنڈ نکالکر پاٹھشالا کے ارپن کرنے کی تحریک کریگا۔ اگر اس پرتگیا کو آریہ سماج جالندھر کے نصف سبھاسد بھی ادھورے طور پر ہی پالن کریں۔ تو آٹا فنڈ کی آمدنی بہت جلد دس گنی ہو سکتی ہے۔

(۳) رپورٹ کے ذریعہ سے کچھ بھی پتہ نہیں لگتا۔ کہ کسقدر وظائف بیواؤں اور غریب لڑکیوں کو دیئے جاتے ہیں۔ یہ بڑا بھاری نقص اس رپورٹ میں ہے۔ میں منیجر مہاشہ کی توجہ اس نقص کو دور کرنے کی طرف پھر کھینچتا ہوں۔ ہر ایک کام میں ترتیب اور انتظام کامیابی کی روح ہے۔ جس انسٹیٹیوشن کو قائم ہوئے کہ پانچ سال گذر جاویں۔ اس سے زیادہ تر واقفیت کی امید ہو سکتی ہے۔ مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے۔ کہ اب تک وظائف کی نسبت کوئی قواعد پاٹھشالا کی کارکن کمیٹی نے نہیں بنائے ہیں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ اس امر کی نسبت صاف اور مختصر قواعد جلد بنادیں۔ ورنہ انہیں خود کام کرنے میں بڑی بڑی مشکلات کا سامنا پڑیگا۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ مسٹر چالیس ہارڈ نے امریکہ دیش سے قریباً سات روپیہ ماہوار کا وظیفہ ایک یا دو نجلی ستریوں کے لئیے دینے کا اقرار کیا ہے۔ صرف اقرار ہی نہیں کیا بلکہ ایک سال کا وظیفہ بھیج بھی چکا ہے۔

(۴) ادھیاپکاؤں کے ابھاو سے پاٹھشالا کی ترقی بہت کچھ رکی ہے۔ سات جماعتوں کے لئیے چار ادھیاپک کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ لیکن فروری کے امتحان کے بعد ایک آٹھویں جماعت کی بنیاد بھی رکھی ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ آٹھ جماعتوں کو چار ادھیاپک کیونکر پڑھا سکتے ہیں۔ اس پاٹھشالا پر یہ مثل صادق آتی ہے۔ ع

”آپ میاں منگتے باہر کھڑے درویش“

پاٹھشالا میں خود ادھیاپکاؤں کا ابھاو اور چاروں طرف سے منتظمان کے پاس ادھیاپکاؤں کی مانگ کے خطوط آرہے ہیں۔ اسمیں سندیہ نہیں کہ جن کا ابھاو بڑی سخت رکاوٹ کا باعث ہو رہا ہے ورنہ اگر معقول تنخواہیں دینے کی گنجائش ہو تو صوبہ جات بنگال اور بمبئی سے ادھیاپکائیں ضرور بلجاویں۔ مجھے لالہ دیوراج جی کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ بمبئی کے علاقہ سے ادھیاپکائیں آسکتی ہیں لیکن تنخواہ پچاس سے کم لینا کوئی بھی سویکار نہیں کرتی۔ ایسی حالت میں استری شکشا کی ترقی کا انحصار صرف پبلک کی زیادہ مدد اور دلچسپی پر منحصر ہے اگر دیش اور دھرم کے سچے بھگت اس کام کو ضروری سمجھ کر اپنے عیش کے سامانوں میں کچھ کمی کر کے معقول فنڈ روپیہ کی دیویں۔ تو شکشا کا انتظام تسلی بخش ہو اور کچھ مشکل نہیں ہے۔

میری رائے میں مناسب نہیں ہے کہ جماعتیں بڑھائی جاویں۔ جب تک ادھیاپکاؤں کا پورا اور معقول انتظام نہ ہو جاوے۔

(۵) رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں ابھاو سے خاص جماعت ستریوں کی بند ہو گئی لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ اسکا باعث یہ بھی ہے۔ کہ ستریوں کی طبیعتوں کو اکرشت کرنیوالی کوئی ادھیاپکہ موجود نہیں ہے۔ اسوقت بھی پاٹھشالا میں بعض بدھوائیں اور ستریاں خاص خاص مضامین میں اُن اُن جماعتوں کے ساتھ تعلیم پاتی ہیں جنکے ساتھ وہ چل سکتی ہیں۔ اگر مکھیہ ادھیاپکہ کو خاص ہدایت ہو۔ اور وہ بھی ستریوں سے خاص کر پریم پیدا کرنا اپنا فرض سمجھے۔ تو اب بھی بہت سی ستریاں اپنے گرہستھ کے کام کوئی نہ کوئی فرصت کا وقت نکالکر ضرور ودیا حاصل کرنے میں اپنا تھوڑا سمے لگا کر اپنی سنتانوں کے لئیے مفید بن سکیں۔

(۶) میری رائے میں کسی ودیالے کی رپورٹ بھی پوری مفید ثابت نہیں ہو سکتی جب تک اُسمیں پاٹھ بدھی مفصل طور پر درج نہ ہو لیکن کنیا ودیالئوں کی اسوقت ایک خاص حالت ہے۔ ہماری لڑکیوں کی تعلیم پورے طور پر گورنمنٹ کے ہاتھ نہ آنے اور انکی ضروریات مردوں کی تعلیم سے مختلف ہونے کے باعث ہر ایک پاٹھ بدھی تجربے کے طور پر ودیالے میں داخل کیجاتی ہے۔ چنانچہ لالہ دیوراج جی نے بھی اس پاٹھشالا کے اتہاس میں ملاحظہ

کیا ہوگا۔ کہ ہر سال کے نئے تجربے سے جالندھر آریہ سماج کی انترنگ سبھا اور پاٹھ شالا کمیٹی کو پاٹھ بدھی میں نئی تبدیلیاں کرنے پر مجبور کیا ہے۔ میری رائے میں ان تبدیلیوں اور تجربوں کا ذکر ستری شکشا کے حامیوں اور دیش کے دیگر کنیا پاٹشالاؤں کے پربندھ کرتاؤں کے لیئے بڑا شکشا دایک ہوتا۔ اور اس سے پاٹشالا کو دیگر بھائیوں کی رایوں سے بڑا لابھ پہونچ سکتا۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ رپورٹ میں اس قسم کی فروگذاشت منیجر مہاشہ کی طرف سے نہ ہوگی۔

(۲) کنیا آشرم

یہ آشرم یکم بیساکھ سمت ۱۹۵۶ کی روز کھولا گیا تھا رپورٹ کے وقت اس آشرم میں ۱۵ کنیائیں موجود تھیں۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنجاب کے علاوہ بلوچستان۔ ممالک مغربی و شمالی اور بمبئی کے خاص ضلعوں تک کی کنیائیں اس آشرم میں داخل ہیں آشرم کے سمبندھ بھاگ پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ کیونکر اس آشرم کے لیئے پریم پیدا کرنے کی خاطر کوشش کیجاتی ہے۔ ہمارے دیش میں یہ پہلا ہی تجربہ کنواری کنیاؤں کے لیئے آشرم کا ہے۔ اور اس لیئے گو اسوقت ابھی ابتدائی حالت ہے۔ اور آشرم باسی کنیائیں بہت تھوڑی ہیں۔ تاہم بلحاظ اسکے آئندہ اثر کے ضروری ہے کہ اس کنیا آشرم کی ترقی اور حالت کی طرف ستری شکشا کے خیرخواہ زیادہ تر توجہ کریں۔ ستری شکشا کے ابھاو اور فی الحال ہمارے دیش کی ستریوں میں انتظامی مادہ ہونے کے باعث شاید زیادہ عرصہ تک اس آشرم کے انتظام کے لیئے لالہ دیوراج جی سا وشواس پاتر اور دیوہار کشل منیجر ضروری ہوگا لیکن آخرکار یہ کام ستریوں کے ہی حوالہ کرنا پڑیگا۔ کیونکہ مرد خواہ کتنی ہی کوشش کرے۔ ستری کی جگہ پوری کرنے میں وہ اشکت ہے۔ مجھے اس لیئے یہ جتلانا ضروری ہے کہ منیجر آشرم کو کوشش کرتے رہنا چاہئیے۔ کہ کوئی یوگیہ ستری انکا کام سنبھالنے کے لیئے طیار ہو جاوے پروپکار کے کام میں انسان بعض وقت ایسا مگن ہو جاتا ہے۔ کہ اسے اپنا سنبھالا ہوا کام دوسرے کے سپرد کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اور اس سے بعض وقت بڑی دقتیں پیدا ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے رشیوں نے اس بات پر بڑا زور دیا ہے۔ کہ ہر ایک پروپکار کے کام میں نشکام برتی رہنی چاہئیے۔ میں انجمن آریہ پبلک کی توجہ بھی بڑے زور سے اس ضرورت کی طرف کھینچتا ہوں۔ اگر کوئی یوگیہ سن رسیدہ ودھوا ستری آشرم کے پربندھ کے لیئے ملجاوے۔ تو ضرور اسکی درخواست ملازمت بھیجا کریں اسے اس نازک کام کے سنبھالنے کے لیئے تیار کریں۔ اس حالت میں پھر لالہ دیوراج جی بھی کنیا مہاودیالہ کے بیرونی کام کیطرف اسوقت کی نسبت بہت زیادہ توجہ دے سکیں گے۔

کنیا آشرم جالندھر کی کامیابی اسبات کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ کہ جالندھر نواشی آریہ پرشوں پر نہ صرف پنجاب کا ہی وشواس ہے۔ بلکہ دیگر صوبہ جات کے سجن پرش بھی انکے اخلاق کی نسبت بڑے اعلیٰ خیالات رکھتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ کنیا پاٹشالا اور کنیا آشرم کے ادھکاری ہمیشہ پبلک کے وشواس پاتر بنے رہنے کی کوشش کرینگے۔ اور اس غرض کے لیئے ہمیشہ پرم پتا پرماتما سے بل کی پرارتھنا سچے دل سے کرتے رہینگے۔

کنیا مہاودیالہ

میرے ناظرین بخوبی واقف ہیں کہ کنیا پاٹشالا جالندھر صرف ایک پیش خیمہ ہے۔ اس انسٹیٹیوشن کی بنیاد ڈالنے والوں نے پہلے سے ہی اسکو رفتہ رفتہ مہاودیالہ تک پہونچانے کا وچار کیا ہوا تھا۔ اس لیئے پاٹشالا کی پنجسالہ رپورٹ کے خاتمہ پر کنیا مہاودیالہ کے اغراض مختصر طور پر بیان کرکے اسکے لیئے اپیل کرنا ایک لازمی امر تھا۔ کنیا مہاودیالہ کا سکیم حسب احتیاط اور غور کے بعد تیار کیا گیا ہے۔ کہ اسکا اندازہ اسی سے لگ سکتا ہے۔ کہ دو سو سے زیادہ عالی دماغ تعلیم یافتہ اصحاب سے رائیں مانگی گئیں۔ اور ان سب پر بحث سے خاص جلسوں میں بحث ہوتی تھی۔

پیارے ناظرین!۔ آپ سب کو معلوم ہے۔ کہ جس انسٹیٹیوشن کی پنجسالہ رپورٹ کی پڑتال آپکے ساتھ میں نے کی ہے۔ اسکے ساتھ میرا گہرا تعلق ہے لیکن میں نے اسکی کامیابی اور خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے اسکی کمزوریوں اور اصلاح طلب ضرورتوں پر بالکل پردہ پوشی نہیں کی۔ جہاں تک کہ مجھے علم ہے اور کسی ہمعصر نے

اس نکتہ چینی کی نظر سے رپورٹ زیر ریویو کو نہیں دیکھا۔ جیسا کہ یہہ آپکو میری لکھے ہوئے مضمون سے لگ سکتا ہے۔ لیکن باوجود ان سب نکتہ چینیوں کے پڑھنے والے پر دلپذیر اثر کیا پڑتا ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ آپ میرے ساتھ اس بارے میں اتفاق کرینگے۔ کہ باوجود اپنی تمام کمزوریوں اور ناتجربہ کاریوں کے کنیا مہا ودیالہ جالندھر ایک غیر معمولی انسٹیٹیوشن ہے۔ اور کنیا آشرم بھارت ورش میں پہلا ہی تجربہ ہونیکے باوجود بڑا مفید کام دیش کی پتریوں کے سدھار میں کر رہا ہے۔ جب یہہ حالت ہے۔ تو پھر کیا میں آپ سے درخواست نہیں کر سکتا۔ کہ آپ اس انسٹیٹیوشن کو بہت جلد مالی مدد دیکر مہا ودیالہ کی حد تک پہونچا دیں۔ مجھے اس انسٹیٹیوشن کی کمیوں اور کمزوریوں پر گہرے وچار کرنے سے یہہ نتیجہ نکالنا پڑا ہے۔ کہ ان سب کا باعث زیادہ تر روپیوں کی کمی ہی ہے۔ اوپدیشکاؤں کی کمی کے باعث بہت سے انتظام ادھورے پڑے ہیں۔ جگہہ کی کمی کے باعث اشیا کی تعلیم بنواڑی اور سبزی لگانے کا کام رسوئی وغیرہ کی شکشا میں ہرج واقعہ ہو رہا ہے۔ لیکن یہہ سب دقتیں روپیہ سے دور ہو سکتی ہیں۔ اس لئے بڑے ادب لیکن مضبوطی کے ساتھ بھارت پتریوں سے عموماً اور پنجاب نواسیوں سے خصوصاً پرارتھنا ہے۔ کہ وے بہت جلد کنیا مہا ودیالہ کا سرمایہ پورا کریں تاکہ کنیا مہا ودیالہ کے اہلکاریوں کو اپنے فرض پورا کرتے وقت اس شکایت کی گنجائش نہ رہے۔ کہ اگر سرمایہ کافی ہوتا تو وے بہت کچھہ اور کر دکھلاتے۔

برتانت دھرم چرچا ہمو قعہ اُتسب آریہ سماج کرنال

لالہ کرپا رام جی نے ہمارے پاس مفصل برتانت سالانہ جلسہ آریہ سماج کرنال کا لکھکر بھیجا ہے۔ اور چونکہ اس جلسہ کا برتانت سابقہ چھپ چکا ہے۔ مگر دھرم چرچا کا مفصل حال جو چھپنے کے لائق تھا۔ چھپا نہیں تھا۔ لہذا اس مضمون کے اور حصہ کو چھوڑ کر دھرم چرچا کا پارٹ ہی چھاپا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

”غیر سماجک لوگوں نے حسب ذیل پرشن کیئے۔ (۱) گرہستی کا کلیان کس طرح ہو (۲) آدی سرشٹی میں کتنے پرش ہوئے۔ اور کیا برہما کے چار مکہہ تھے۔ (۳) پرکشو میں جیو ہے یا نہیں۔ جنکے اتر حسب ذیل دیئے گئے۔

جواب سوال نمبر ۱ ایشور بھگتی کرنے بزرگوں کی سیوا کرنے اور سندھیا اوپاسنا سے۔ نہ کہ تیرتھ یاترا کرنے اور مورتی پوجا کرنے سے۔

جواب سوال نمبر ۲۔ ایک۔ برہما کے چار مکہہ سے مراد ویدوں سے گیان وان ہونا ہے۔

جواب سوال نمبر ۳۔ ہے مگر سُشپتی اوستھا میں۔

اسکے بعد سماجک لوگوں نے حسب ذیل پرشن کیئے۔ اور انکے اتر دیئے گئے

پرشن اوتر

(۱) **سوال** سماج کے پہلے نیم میں سب پدارتھوں میں آدی مول پرمیشور ہے اسکا کیا منشا ہے۔

جواب۔ پدارتھوں سے پرکرتی مراد ہے اور آدی کا سن سے مکہہ کا سن مراد ہے۔

(۲) **سوال** اختلاف ولادت اور اختلاف جسم کیوں ہے۔

جواب۔ کرم الوسار

(۳) **سوال** نقص جسمانی میں کسکا قصور ہے

جواب۔ خود انسان کا اور انسان کی تکلیف کے لیئے ایشور کی غلطی ہرگز نہیں۔

(۴) **سوال** ستیارتھ پرکاش अथातो ब्रह्म اتیادی اس اشلوک کے ترجمہ کے بعد سوامی جی لکھتے ہیں کہ یہہ جنم سے ہونا چاہیئے۔ یہہ کب ممکن ہے۔

جواب۔ جنم سے۔ یعنی شروع سے یا بچپن سے یہہ مراد ہے۔ جنم سے یعنے سنسکار کرکے بطور ثانی یعنی مدرسہ میں داخل ہوتے ہی۔

(۵) **سوال** یگیوپویت کی کیا ضرورت ہے۔

جواب۔ یگیوپویت۔ شرافت کی زنجیر ہے۔ اور اسکی ویسی ہی ضرورت ہے جیسے طمنچہ بہادر کے دل بڑہانے کے لیئے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

ایشور نے دنیا اور دنیا کی ساری چیزیں سورج
پرتھوی چندرما ہوا پانی پہاڑ درخت ایشور
کی دیا کے نشان ہیں۔ ہم نے ایشور کی ان
انمول چیزوں کے لئے کچھ نہیں دیا۔ ایشور نے
اپنی دیا سے ہی ہمکو آنکھ وغیرہ حواس اور ان
چیزوں سے فائدہ اوٹھانے کے لئے دیئے
ہیں۔ لیکن ایشور کی دیا اس حد تک
ہونے پر ہم سوتنتر یعنے آزاد ہیں۔ ہم ایشور
کی برکت آگ کو وقت بنا کر فائدہ اوٹھا
سکتے ہیں۔ یا اسی آگ کے بد استعمال سے اپنکو
انسانی جان و مال کا وبال بنا سکتے ہیں
اگر کرم کرنے میں آتما سوتنتر نہ ہوتے۔ تو
جڑ کا سے بڑھ کر نہ ہوتے۔ جیسے گرمی سے
آگ علیحدہ نہیں ہوسکتی۔ ایسے ہی ہم ایشور
کی دیا کو اسکے بنائے سے علیحدہ نہیں کر سکتے
ایشور کی انمول دیا سورج پرتھوی چندرما
ہوا پانی پہاڑ درخت میں موجود ہے۔ اگر
ہم اپنی اندریاں یعنے حواس کی بد استعمالی سے
ایشور کی دیا کے نشانوں کے دیکھنے کے
ناقابل ہو جاتے ہیں۔ تو اس سے ایشور
کی دیا نشٹ نہیں ہو گئی۔ ایشور کی دیا تو
سورج کے پرکاش میں موجود ہے۔ لیکن
اگر ایک شخص اپنی بد اعمالیوں سے اپنی آنکھوں
کی بینائی کو کھو بیٹھے تو یہ اسکے اپنے کرموں
کا پھل ہے۔ کرم کرنے میں وہ سوتنتر ہے
جہاں ہم اگر کوئی دوش پاتے اندریوں سے
آنند نہیں اوٹھا سکتا (؟) ایشور کے نیک
کا نشان پاتے ہیں۔ وہاں ہم ایشور کی دیا
کو علیحدہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جب منش
اپنی اندریوں کا بد استعمال کرتا ہوا۔ اپنے
آتما کی پوترتا کو نشٹ کرنے لگتا ہے تو
ایشور کا نیم ایسا ہے کہ اسکی اندریاں یا تو
نشٹ ہو جاتی ہیں۔ یا کند ہو جاتی
ہیں۔ تاکہ وہ اپنے آتما کو نشٹ نہ کر لیوے
جیسے کہ دیالو پتا انجان بچے کی حفاظت
کے لیے اسکے ہاتھ سے تیز چاقو لے لیتا ہے
یا اسکے ہاتھ میں کند چاقو دیدیتا ہے ویسا
ہی پرماتما ہے۔ جب دیکھتا ہے کہ ہم اپنی
ذات اندریوں کو اپنی تباہی کا وسیلہ بنا رہے
ہیں۔ ہم سے انکو یا لے لیتا ہے یا انکو
نکما کر دیتا ہے۔ ویسا ہی پرماتما چاہتا ہے
کہ ہم اپنے من اور اندریوں پر قابو پاکر
امرت کے پتر بن سکیں۔ نہ کہ انکے بد استعمال
سے انکو اپنے جیون کے لئے دشمن
بنا دیں۔

آجکل ہر ایک [illegible] چال ڈھال کا [illegible]
اپنی نسبت آزاد ہونے کا دعوی کرتا ہے
اور معترضوں کے جواب میں ہمیشہ آزادی
کا ڈھکوسلا ہی پیش کیا کرتا ہے۔ لیکن افسوس
کہ اسے یہ نہیں سوجھتا کہ وہ یورپین
تہذیب کا کیسا زر خرید غلام بن رہا ہے
اصل بات یہ ہے کہ اس غلامی کا طوق
سنہری ہونے کے باعث غلام اپنی حیثیت
کو بھول جاتا ہے۔ آزادی کی حالت اسے
کہتے ہیں۔ جبکہ انسان ایک عادت سے
تکلیف پہونچتی دیکھ کر اسے یک لخت
چھوڑ دینے کی طاقت رکھتا ہو کیا ایسی
صاحب لوگ ایسا کرنے کی جرأت کر سکتے
ہیں؟ کیا اپنے دیش کی سخت گرمی میں
جبکہ پسینے کے مارے پتلون وبال جان ہو رہی
ہو۔ دیسی پتلون کو پھینک کر دھوتی پہن
سکتے ہیں؟ فیشن کی غلامی میں برسات
کی گھبراہٹ میں بھی شام کو فلالین پہنکر
لان ٹینس کھیلنے کے لیئے مجبور ہوتے ہیں۔
دال روٹی۔ بھاجی اور دیسی قسم کا ماس بھی
میز پر ہی کھاتے ہیں۔ اور چھری کانٹے کا
کیا ضرورت بھی میز کا سر ننگا رہنا چھوڑتے
ہیں۔ میں خوشی سے کہہ سکتا ہوں کہ بہت
سی انگریزی عادتیں ہم لوگوں نے صرف
انگریزوں کے ساتھ تعلق رکھنے کے باعث
اختیار کر لی ہیں۔ ورنہ انگریز خود ان سے
گھبرائے ہوئے ہیں۔ مجھے ایکبار موسم گرما میں
ایک انگریز دوست کے یہاں جانے کا اتفاق
ہوا۔ خدمتگار مجھے کچھ عرصہ انتظار کرنے
کے لیئے کہہ کر اندر گیا۔ لیکن فوراً ہی
واپس آکر لے گیا۔ اندر جاتے ہی کیا
دیکھتا ہوں کہ صاحب بہادر خاصے کا
ایک ڈھیلا پاجامہ اور ململ کا کرتہ پہنے
لیٹے ہیں [illegible] مجھے دیکھتے ہی صاحب
بہادر ہنسنے لگے اور دیکھو ہم کیسی آفت
بھگت رہے ہیں۔ اگر کوئی انگریز آجائے
تو مجھے یہ کپڑے بدلکر آنا پڑتا
ہے۔ اسی لئے اس اندر تک کسی کو
نہیں آنے دیتا۔ تم تو ہندوستانی ہو۔
ململ کے لطف سے واقف ہو۔ دیکھو فیشن
کی غلامی میں ہم لوگ تکلیف اٹھاتے رہتے
ہیں۔ لیکن مجھے تمہارے نوجوانوں پر
افسوس ہے جو کہ بلا ضرورت خود بخود

اس غلامی میں آتے جاتے ہیں۔ مجھے صاحب بہادر کی یہہ تقریر کبھی بھول نہیں سکتی جبکہ ضلع جالندھر میں مسٹر گلیڈسٹون صاحب ڈپٹی کمشنر ہو کر آئے تھے۔ وے تمام انگریز قلیوں کی طرح کبھی بھی بند مکان میں نہیں سوتے تھے۔ ہمیشہ آسمان کے تلے پلنگ بچھا کر بے فکر نیند سوتے تھے۔ لیکن اسوقت کتنے دیسی صاحب لوگ ہونگے۔ جو کہ گرمیوں اور برسات کی سخت گھبراہٹ میں بھی انگریزوں کی تقلید کرتے ہوئے دو دو تین تین پنکھہ قلیوں کے حوالے اپنی پیاری نیند کو کر چھوڑتے ہیں۔ کیا اپنے لوگ یہہ خیال کئے بیٹھے ہیں کہ اس قسم کی غلام عادتوں سے انگریزوں کے بہادری۔ استقلال اور جفاکشی کے اوصاف ہم میں آ گھسیں گے ؟ لیکن

ع ایں خیال است و محال است و جنوں!

اگر واقعی بہادری اور استقلال سچائی اور انصاف پسندی کے ساتھہ پیدا کرنا ہے تو اپنی حالت کو سمجھو۔ جسم کو سجانے کی بجائے دل اور دماغ کو سجانے کی کوشش کرو۔ پھر دیکھو کس طرح کامیابی تمہارے آگے ہاتھہ باندھے کھڑی رہتی ہے۔ کیونکہ آتما کی تکمیل کو نشو و نما دینا ہی آتما کی سب سے بڑی فتح ہے۔

دوزخ کا مسئلہ مذہب عیسوی میں بڑا ہی بھیانک ہے۔ اسی ہیبت ناک مسئلے نے لاکھوں نیک دھرم روحوں کو روحانیت کی تلاش سے بھڑکا دیا۔ یورپ اور امریکہ کی انگنت روحوں کے دہریہ پن کی غار میں گرنے کا باعث ایک یہی مسئلہ ہوا ہے، جہاں مسیح کی الوہیت اور بہشت کی کرامات کے ڈھکوسلوں نے بہت سے خوش عقیدوں کو روحانیت کے نام سے ڈرایا۔ جہاں مسیح کی فرضی قربانی کے باوجود منشہ عقل کو پاگل کی ہنسی میں جلتا دیکھ کر اکثر معقول پسند آدمی مذہب کے نام پر صلواتیں سنانے لگے۔ وہاں نرک (دوزخ) کے بھیانک چتر نے یورپ اور امریکہ کا بیشتر حصہ ناستک بنا دیا۔ آدم کے جرم میں انکی اولاد کو پھانسنے والے خدا سے کب کوئی سوجھہ بوجھہ والا شخص انصاف کی امید رکھ سکتا ہے۔ اس بڑی بھاری رکاوٹ کو جو کہ عیسائی مذہب کی آئندہ ترقی کو ہی صرف نہیں روک رہی۔ بلکہ اسکے تنزل کا باعث ہو رہی ہے۔ عیسائی پادری بھی بڑے زور سے محسوس کر رہے ہیں۔ چنانچہ ولایت کے اخبار آبزرور میں ریورینڈ ڈاکٹر مینیلے نے ایک لمبا مضمون صرف یہہ ثابت کرنے کے لئے چھپوایا ہے۔ کہ دوزخ کا لفظ انجیل میں کسی جگہہ نہیں آیا۔ انہوں نے کوشش کی ہے۔ کہ جن ایرانی یا یونانی لفظوں کا ترجمہ انگریزی انجیل میں دوزخ کیا گیا ہے اُنکے کچھہ اور معنے کئے جائیں۔ اور چونکہ اکثر جگہوں میں ان الفاظ کے معنے دوزخ کے علاوہ قبر وغیرہ بھی کئے گئے ہیں۔ اس لئے ریورینڈ موصوف کا دعوٰی ہے۔ کہ ان الفاظ کے معنی دوزخ کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ یہ دلیل نہایت کچھہ بیہودگی سی معلوم ہوتی ہے۔ ایک لفظ کے دو یا تین یا اس سے بھی زیادہ معنے ہوا کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ ایسے معنی بلحاظ عبارت اور واقعہ کے لئے جایا کرتے ہیں لیکن

قطع نظر اسکے جب تک کہ شیطان مجسم بائیبل میں موجود ہے۔ جب تک کہ آدم کے گناہ کا مسئلہ موجود ہے۔ جب تک کہ روز قیامت کا ڈھکوسلا بائیبل سے دور نہیں کیا جاتا۔ تب تک دوزخ کے بیان سے بائیبل بری نہیں ہو سکتی۔ اگر ریورینڈ مینیلے اور اُنکے دیگر ہم خیال کچھہ عرصہ کے لئے تعصب علیحدہ کر کے سوچیں گے۔ تو اُن کو معلوم ہو جائیگا کہ بائیبل کے زمانے کے آدمیوں کے لئے دوزخ کا ماننا ایک لازمی امر تھا۔ ان لوگوں کو معلوم نہیں تھا۔ کہ کرم کا اصول دنیا میں کس اٹل نیم سے کام کر رہا ہے۔ گو بعض بعض جگہہ اس اصول کے قدرتی ہونے کے باعث بائیبل کے کیرکٹیر بے اختیار بلا محسوس کئے کرم کے اصول کا اقرار کر بیٹھے ہیں۔ تاہم اس عالمگیر اصول کو تشریح کے ساتھہ اسوقت اور اُس دیش کے آدمی نہیں جانتے تھے۔ جسوقت اور جس جگہہ کہ بائیبل کا سارا ناٹک کھیلا گیا تھا یہی وجہہ تھی۔ کہ پاپ کی وجہ اُنکی سمجھہ میں نہ آئی۔ اگر کرم کے اصول کے قائل ہوتے تو پاپ سے خدا کو بری کرنے کے لئے ایک فرضی شیطان اور فرضی دوزخ انہیں گھڑنا نہ پڑتا۔ وے سمجھہ جاتے۔ کہ ایشور کے نیموں کے برخلاف چلنے سے ہی دکھہ ہوتا ہے۔ وہی ہوا۔ بائبل اور ان جو ایشور نے اپنی اپار دیا سے ہمارے لئے سکھہ ہی بنائے۔ ہم اپنے کرموں سے انہیں دکھہ کا کارن بنا لیتے ہیں۔ اور روز مرہ بنا رہے ہیں۔ ،، بائیبل کے لکھنے والے ان سب رشتوں سے بے بہرہ تھے۔ لیکن

کوئی مذہب بھی چل نہیں سکتا۔ جب تک کہ پاپ
کرنے کے لیے کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ اور کوئی
مراد بر آنے کی امید نہ ہو۔ اسی اصول پر
جنت کا خیال دنیا کے اکثر مذاہب میں
ڈالا گیا۔ چنانچہ غالب کا قول ہے۔

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے خوش کرنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

اسی قول کے مطابق دوزخ کی خیال
کی بنیاد ڈالنے والوں کا بھی شاید کچھ
اسی قسم کا منشا ہو۔ انکے دل میں بھی شاید
یہ خیال کام کرتا ہو۔ کہ

ہم کو معلوم ہے دوزخ کی حقیقت لیکن
عادت بد سے بچانے کو خیال اچھا ہے

بائبل کی تعلیم کے آگے سے ایک رکاوٹ
ہٹاتے ہی دس رکاوٹوں کا ادھر سامنا ہوتا
ہے۔ پس لفظوں کے دوسرے معنے کرنے کے
بجائے اگر ان خیالات کا دنیا کے دیگر مذاہب
کے خیالات سے مقابلہ کرنے میں عیسائی
پادری اپنا وقت صرف کریں تو زیادہ مفید ہو۔

ہر ایک خیال کے پرچار کے دو ہی طریقے
ہیں۔ ایک تقریری اور دوسرا تحریری۔ میری
رائے میں تقریر کا اثر عموماً دیرپا نہیں ہوتا
کیونکہ تقریر صرف انسانوں کی توجہ کو
ایک خیال کی طرف کھینچنے کے لیے البتہ
ایک زبردست آلہ ہے۔ لیکن اس خیال
کی باریکیوں پر وچار کرنے کا موقعہ نہیں
دیتی۔ آریہ سماج کی تحریک کو پھیلانے میں
بھی یہی دو ذریعے استعمال کیے جا رہے
ہیں۔ لیکن تحریر کی نسبت تقریر کا استعمال
زیادہ ہے۔ میری رائے میں تحریر سے بہت
زیادہ کام لینے کے مختلف ذریعے سوچنا
آریہ سماج کے ممبروں کا فرض ہے۔ اس
ضمن میں لالہ ہیلا رام گنگا رام کا خط قابل
ذکر ہے۔ جو کہ انہوں نے حال میں ہی
میرے نام لندن سے بھیجا ہے۔ یہ ممکن
ہے کہ لالہ ہیلا رام جی نے اسی وقت اور اسی
دن جبکہ مجھے خط لکھا۔ اسی مضمون
کے برعکس ایک دوسرا خط کسی اور
ہمعصر کو لکھ بھیجا ہو لیکن شخصیت کو دور کر کے
ہم لوگ انکی رائے سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں لالہ
ہیلا رام نے انگلستان کی عظمت کا بیان کرتے
ہوئے اسکے تین بواعث بتلائے ہیں۔
اول یہ کہ اسجگہ مرد اور عورت دونوں کو تعلیم
دینا لازمی سمجھا گیا ہے۔ اور اس قاعدے
کی عدم تعمیل میں والدین کو سزا ملتی ہے منو
مہاراج کے نام سے جو شلوکوں کی کتاب آجکل
منو سمرتی کہلاتی ہے۔ اس سے بھی معلوم
ہوتا ہے۔ کہ جب مہرشی منو نے اس کتاب کو
رچا تو اس وقت تک اس دیش میں تعلیم دینا
لازمی تھا۔ اور بلا تمیز تذکیر و تانیث کے
ہر ایک بچہ خاص عمر میں آچاریہ کے پاس
بھیجنے کے لیے والدین راج سبھا کی طرف سے
مجبور کیے جاتے تھے۔ لیکن کرمانوسار زمانے
نے پلٹا کھایا۔ اور جاری یہ درست ہے
کہ اس وقت اگر اس قسم کا قانون جاری کیا
جاوے تو عام لوگوں کی جہالت کے باعث
بڑا بھاری ظلم معلوم ہو۔ دوسرا باعث
انگلستان کی عظمت کا لالہ ہیلا رام نے تجارت
بیان کیا ہے۔ یہ بڑا دقیق مسئلہ ہے کہ بھارت
ورش کی تجارت کو کیونکر ترقی ہو تاکہ انکی
ترقی کے ساتھ ہی ملک کی حالت بھی ترقی
کرے۔ آزاد اور غلام ملک کا باہمی مقابلہ
مشکل ہے اور اس سوال پر بحث کرنے کی
قابلیت بھی مجھ میں نہیں۔ تیسرا وجہ لالہ
ہیلا رام نے اخباروں اور ہر قسم کے مطالعہ کو
دیا ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے آریہ سماجوں کو صلاح
دی ہے کہ ہر جگہ آریہ اخبارات اور آریہ سماج
کے متعلق واقفیت پیدا کرنے والی کتابوں کا
ایک ایک کتب خانہ ہونا چاہیے۔ تاکہ آریہ سماج
کے اصول آسانی سے سرو سادھارن میں پھیل
جاویں۔ میں آریہ سماجوں کی توجہ خاص طور پر
پھر اس طرف کھینچتا ہوں۔ اگر ہر ایک آریہ سماج
ایک ایک اس قسم کا پستکالہ کھول دے تو
ملک کو موقعہ ہے کہ ہر ایک آدمی جا کر ان کتابوں
اور اخباروں کا مطالعہ کر سکے تو بڑی بھاری
مدد آریہ سماج کے خیالات کی اشاعت میں مل
سکتی ہے۔

ریویو

منیجر بیوپار سروہت کاریالہ پلواڑی
نے حسب ذیل دو پمفلٹ بغرض ریویو بھیجے ہیں
یہ کاریالہ بازار برازہ میں قائم ہوا ہے۔ اور ہر قسم
کی کتب و سامان خانگی یہاں مل سکتا ہے۔

ویدک سدھانت جلد اول مصنفہ سوامی
رادھا ... جسمیں دکھلایا گیا ہے۔ کہ قدیم آریہ
لوگ فلاسفی اور سائنس سے اچھی طرح واقف تھے
بھاسکر اچاریہ کے پرمانوں سے ثابت کیا ہے
کہ زمین کا گول ہونا سورج کے گرد گھومنا۔
سیاروں کا گھومنا۔ زمین کا قطر و دائرہ وغیرہ
ہر ایک جیوتش کے معلومات سے پراچین
آریہ گرنتھوں کے خزانے پر ہیں۔ وغیرہ

کے پیراں سے ہوا۔ پانی وغیرہ کے اجزا اور
فوائد ثابت کرنے کے علاوہ عام لوگوں کی
دلچسپی آریہ سماجیوں کی طرف منعطف کی گئی ہے
ہے۔ قیمت مجلد ا، بلحاظ ضخامت زیادہ نہیں

سنگیت رتناکر سنسکرت حروف میں
بہت عمدگی کی چھپی ہے۔ قیمت مجلد ا ادر

مرسلات

اپنے نامہ نگاروں کی آراء کے ہم ذمہ دار نہیں

ویدک دھرم پرچار

ہمارے ملک کی بدقسمتی سے ایک ایسا گروہ
ہمارے ملک میں پیدا ہو گیا ہے جو ہر ایک
سوسائٹی کی جو انکے "گروہ" کے تحت میں نہ ہو
مخالفت کرتے ہیں۔ اب چونکہ آریہ پرتی
ندھی سبھا پنجاب کی باگ انکے ہاتھوں
میں نہیں رہی۔ اب یہ انکی ہر ایک قسم کی
غلط بیانیوں کا نشانہ بن رہی ہے۔ انہوں نے
تو ایک گونہ "وشواش گھات" بنکر آریہ
پرتی ندھی سبھا پنجاب کا روپیہ بند کر کے
پرچار کے کام کو تقریباً بند کر دیا تھا
لیکن اب جو پرچار کے لئے آریہ پرتی ندھی
کا ہاتھ گرم کرنے کیلئے وید پرچار فنڈ کھولا
گیا۔ تو جھٹ انہوں نے ہر ایک طریق سے
وید پرچار سکیم کو بدنام کرنا شروع کیا ہے
اور جب کسی نے وید پرچار کے حق میں کچھ
لکھا۔ انکو "ملک کا بدخواہ" کہہ کر بدنام
کرنا شروع کیا۔

باوجودیکہ وہ خود تنخواہدار اور پنشن یافتہ رہتے
ہیں۔ لیکن وید پرچار فنڈ کی مخالفت کرنے
میں وہ یہاں تک کہنے کی جرأت کرتے ہیں
کہ تنخواہ دار اپدیشک کسی کام کے نہیں۔
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور اسکے کارکنوں
کو تعلیم اور دیش کا دشمن بیان کیا جاتا ہے
آج ہم صرف پبلک کے سامنے پیش
کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آیا سچ مچ پرتی ندھی سبھا
تعلیم کے مخالف ہے۔ ہم ذیل کی عبارت
وید پرچار سکیم سے جو لالہ منشی رام و لالہ [illegible]
نے بحیثیت پردھان و منتری سبھا ۱۹۰۵ء
میں لکھی تھی پیش کرتے ہیں۔

"۲۔ کالج اور سکول قائم کرنا آریہ سماج کا
دھرم ہے۔ یتیم خانوں میں یتیموں کی
پرورش کرنا فیس مقرر کر کے مفلسوں
ملک کے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کا موقع
دینا صنعت و حرفت کی ترقی میں کوشش
کرنا ان سب ہی سے ایک ایک بات
خود آریہ سماج کا ایک ایک دھرم ہے"

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے تعلیم کی مخالفت
نہ اپنی رائے سے اور نہ اپنے عمل سے کی
ہے۔ کیونکہ جمنا پرشاد آریہ سکول جالندھر
چھاؤنی وکٹوریہ سکول جسکا پریزیڈنٹ
آریہ سماج جالندھر چھاؤنی کا پردھان
ہے۔ راولپنڈی کا آریہ سکول وغیرہ کے
وجود سے ظاہر ہے۔ سبھا کے مخالفوں
کے اعتراضات کیسے بے بنیاد ہیں لیکن یہ
شہر کے مہو کے بیچ ہیں "وہ ہمیشہ ہم کو تعلیم
اور دیش کا دشمن کہیں گے" کیونکہ پھر انکو
دیش اور تعلیم کا حامی کون کہیگا۔
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پر یہ سب

حملے "ویدک دھرم پرچار" کی آڑ لیکر کئے
جا رہے ہیں جس کتاب کو ان لفاظوں "قوم"
"قوم" کی پکار مچانیوالوں نے غلط بیان
کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا ہے
مصنف پر کینہ سے کیسے حملے کئے جاتے ہیں
جسکو کوئی دیش کا سچا خیرخواہ سن نہیں سکتا
"ویدک دھرم پرچار" کا مصنف ہی مغربی
تعلیم کے مخالف نہیں بلکہ وہ صاف طور پر
اپنی کتاب کے ۱۴۳ صفحہ پر سرخی دیتے ہیں
"وہ لوگ جو سماج کو دھرم اپدیش میں لگانا
چاہتے ہیں۔ وہ تعلیم کے دشمن نہیں۔
نمبر ۲۵۔ بعض سرگرم مہاشے جب سنتے
ہیں کہ ہم آریہ سماج کو مدرسوں سے الگ
رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ ہماری نسبت سخت و
سست الفاظ استعمال کر کے کہتے ہیں کہ ہم
دیش کے دشمن ہیں۔ اور ملک کو اودیا کے
اندھکار میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ انکی سیوا
میں نویدن ہے۔ کہ ہم انگریزی تعلیم کے
برخلاف نہیں ہیں۔ بلکہ مانتے ہیں کہ ہندوستان
کی موجودہ حالت میں وہ اسی قدر ضروری
ہے۔ جیسا کہ ولایتی کپڑا یعنی اگر کل کو تعلیم
بند ہو جاوے تو سبکو تنیت دکھ اور
تکلیف ہو گی۔ ہم نے کبھی نہیں کہا کہ موجودہ
مدرسوں اور کالجوں کو بند کیا جاوے کہ
آریہ پُرش اپنے بچوں کو مغربی تعلیم سے
محروم رکھیں۔ ہم ہمیشہ اپدیش دیتے
ہیں۔ کہ والدین اور گورنمنٹ کا فرض ہے
کہ ہر ایک بچہ کو تعلیم دے تاکہ ایسے والی ایک
ودیا سبھا الگ ہونی چاہیئے۔ ہم کسی شخص کو
محروم رکھنا نہیں چاہتے۔ اور نہ ہم ہندو
برداشت ہیں۔ کہ انکو اودیا میں رکھا گیا ہے

کے وصول کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ہاں ہم
ہم ضرور یہ کہتے ہیں اور کہیں گے۔ کہ ہر ایک
شخص اور سبھا کا اپنا اپنا کام ہوا کرتا ہے
اور اسکو چاہیے۔ کہ وہ اُسی کام کو اپنا دھرم
سمجھکر اُسی میں تن من سے مصروف رہے
آریہ سماج ویدک دھرم کے پرچار کے لیے
قائم کی گئی۔ پس اُسکو اپنا فرض چھوڑ
کر دوسرے دھندوں میں مشغول نہیں ہونا
چاہیے۔"

اسکی بابت ہے کہ آریہ سماج ویدک دھرم پرچار
کے لیے قائم کی گئی۔ لیکن اگر آریہ سماج کا ممبر یا
آریہ سماج کے چند ممبر ملکر کسی تعلیم یا صنعت
حرفت کے کام کو ہاتھ میں لیں۔ یا ایسے
کام کو مدد دیویں۔ تو آریہ سماج یا آریہ پرتی
ندھی سبھا پنجاب اُنکو روک نہیں سکتے کیونکہ
آریہ سماج کا دسواں نیم کہتا ہے "
سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں
پرتنتر رہنا چاہیے۔ اور ہر ایک ہتکاری
نیم میں سب سوتنتر رہیں" رائے صاحب
اپنی کتاب کے صفحہ ۱۴۰ پر لکھتے ہیں۔

"ہاں ہم کہتے ہیں کہ ایک سبھا دو نو کاموں کو
ہرگز نہیں کرسکتی۔ اور اگر آریہ سماج اپنے
تئیں کرتویہ سے ادہر ادہر پھیریگی۔ تو دہرم
پرچار کا کام ڈھیلا اور بند ہو جاویگا۔

دہرم پرچار کا کام اتنا بھاری ہے۔ کہ
اسکا پورا کرنا بھی کسی ایک سوسائٹی کے لیے
خواہ وہ کیسی مضبوط اور دھنا ڈھیہ کیوں نہ ہو
بہت مشکل ہے۔ اور اگر اسپر ترقی تعلیم کا بوجھ
بھی ڈالا جائے۔ تو وہ اُسکے نیچے دب کر مکیت
ہو جاویگی۔ یا اُسکا وجود برائے نام رہے گا
ذرا سوچ بچار کرنے سے معلوم ہو جاویگا۔
کہ ایسے مختلف اور مشکل کاموں کا بوجھ کس طرح
کوئی ایک سماج یا سبھا اوٹھا سکتی ہے۔ جو
واقعی دیش اور جگت کو فایدہ پہنچانا چاہتی
ہو۔ ہم چند وجوہات پیش کرتے ہیں کہ آریہ سماج
کو ویدک دہرم کے پرچار اور سداچار کی ترقی
میں ہی مصروف رہنا چاہیے۔ اور اگر وہ
دریا سے پار اوترنا چاہتی ہے۔ تو دو کشتیوں
میں پاؤں رکھنا چھوڑ دیوے۔ ہاں ہم
یہہ نہیں کہتے۔ کہ کوئی آریہ ترقی تعلیم میں
دلچسپی لے۔ آریہ سماج تجارتی کانگریس یا تجارتی
کمپنیوں کے ساتھ کوئی سروکار نہیں رکھتی
اور نہ رکھ سکتی ہے۔ تاہم وہ اپنے سبھا سدوں
کو منع نہیں کرتی۔ کہ وہ مفید رفاہ عام
کاموں میں شامل نہ ہوں۔ بلکہ وہ ہمیشہ
اپنے ممبروں کو اُتساہ دلایا کرتی ہے۔ کہ
جہاں تک اُنکی توفیق ہو پرادپکار کیا کریں"
رائے صاحب کی زندگی ابھی اِس رائے
کی شاہد ہے۔ کہ وہی شخص تھے جنکی محنت سے
"مہیراشٹری سبھا سکول" کھولا گیا۔ اور نہ صرف
وہ لڑکیوں کی ہی تعلیم کے حامی اپنی زندگی
کی مثال سے رہے ہیں۔ بلکہ انہوں نے اپنی
جیب خاص سے بہت سا روپیہ خرچ کرکے
ایک گرلز سکول بھی کھولدیا تھا۔ اور اگر
میں غلطی نہیں کرتا۔ تو یہہ پہلا سکول تھا
جہاں سے کہ لڑکیوں نے امتحان مڈل پاس
کیا تھا۔

راقم
کاشی ناتھ

سندھ دیش میں اُڈیری لعل کا میلہ اور آریہ سماج کا پرچار جلسہ

یہہ میلہ شری مہاتما اُڈیری لعل کی یادگار ہیں
ہر سال کے ساون کے مہینے میں ہوتا ہے۔ جس مہاتما
نے اورنگ زیب بادشاہ کے وقت میں جسوقت
مسلمان لوگ ہندوؤں کو زبردستی مسلمان
کرتے تھے۔ اور جبراً اُنکے یگیوپویت اوتار لیتے
اور طرح طرح اُنکو ایذا دیتے تھے۔ دہرم پر اپنا بلیدان
دیا۔ یہاں مسلمانوں نے مہاتما اُڈیری لعل
کی قبر بنا رکھی ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ مہاتما
مذکور اخیر میں مسلمان ہو گیا) ہندوؤں
نے جوت جلا رکھی ہے۔ جسپر ہندو لوگ
چڑہاوا چڑہاتے ہیں۔ اور جسوقت مندر سے
باہر آتے ہیں۔ تو اُنکے ہندو پوجاری اُنکے
گلے میں یگیوپویت ڈالتے ہیں۔ جس سے
اصلی واقعہ بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ مہاتما
اُڈیری لعل نے یگیوپویت کی رکشا کے لیے
اپنی جان دی۔ ہا۔ کیسا اُتم سادھو اور
کیسے شوربیر مہاتما کی یادگار تھا۔ مگر افسوس
ہے۔ کہ ہمارے ہندو بھائیوں نے میلوں
کے اغراض ہی بالکل بھلا دیے ہیں۔ بجائے
اسکے کہ وہ ایسے میلوں پر جا کر دہرم پرچار
کریں۔ اور اپنے چال چلن کو اُس مہاتما
کا چندن کرتے ہوئے شدھ بنائیں۔ بالکل
اُسکے خلاف کرتے ہیں۔ یعنی اُس جوت پر
چڑہاوا چڑہانا تو درکنار قبر پر بھی چڑہاتے
ہیں۔ اور وہاں کے مجاوروں کی دی ہوئی
راکھ کو اپنے منہ اور بدن پر ملتے ہیں۔ اسی
پر اکتفا نہیں مسلمان مجاور اُنکو جبراً مرتد
دیتے ہیں۔ جسکو وہ لوگ پیتے ہیں۔ یہہ میلہ
سندھ دیش میں بڑا مشہور میلہ ہے۔ اس میلہ
میں بہت دور دور سے اندازاً ایک لاکھ آدمی
کے جمع ہوتے ہیں۔ بازار لگتا ہے۔ قسم قسم کی
چیزیں میسر ہو سکتی ہیں۔ کہیں حلوائیوں کی

کی دوکانیں ہیں کہیں بساطیوں کی ہٹیں ہیں کہیں سوداگروں کی ان سے گزر کر باہر سے آئے ہوئے مسافروں کے خیمے لگے ہیں۔ ان خیموں کے درمیان ایک خیمہ جس پر اوم نشان کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ اور جسکے اندر آریہ سماج کے پرچارک بڑے اور اتساہ سے بھجن کیرتن گا رہے ہیں اور لوگوں کو سچے دھرم کا اپدیش دے رہے ہیں بڑی شوبھا دے رہا ہے۔ اپدیش خیمہ ہی تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ پنڈت پورنانند جی اپدیشک نے دن میں چار چار دفعہ صبح دوپہر شام اور رات کو سندھی زبان میں مندر کے اندر جاکر لوگوں کو اپدیش دیا اور مہاتما ادھیری لال کا جیون چرتر میلہ کے غرض اور دھرم کیا چیز ہے۔ انپر اچھی طرح سے سمجھا دیئے۔ جس سے لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا چنانچہ وہاں کے دو تین برہمن پوجاری پنڈت جی کے ہمراہ خیمہ تک آئے۔ اور بہت کچھ دھرم چرچا کرتے رہے۔ سوائے انکے اور بھی کئی ان گاؤں کے لوگ خیمہ پر آتے رہے اور اپدیش وغیرہ سننے اور دھرم کے متعلق سوال کرتے رہتے۔ چونکہ سندھ دیش کے یہاں کے لوگ بہت سیدھے سادھے ہیں۔ اگر اسی طرح ہر سال کے سال آریہ سماج کے اپدیشک اس جگہ آتے رہینگے۔ تو بہت جلد ویدک دھرم کے پرچار کی اس دیش میں آشا ہے۔ اس موقعہ پر ممبران آریہ سماج حیدرآباد سندھ جنکے پورشارتھ سے یہ کام ہوا شکریہ کے مستحق ہیں۔ مگر پردھان آریہ سماج حیدرآباد سندھ لالہ میالال ٹیکہ دار جو آریہ سماجک کاموں میں بہت اتساہی ہیں۔ اور جنہوں نے اس موقعہ پر تن من اور دھن سے مدد دی اور خود تکلیف اٹھا کر وہاں گئے۔ اور پرچار کے کام میں ہر طرح سے مدد دیتے رہے۔ خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ ایشور انہیں پرشوں کو ہمیشہ دھارمک کاموں میں اتساہ دے۔

اوم شانتی۔ شانتی شانتی

آپ کا شبھ چنتک

الراقم رادھا کشن ممبر آریہ سماج انترنگ از حیدرآباد سندھ

لوکل

سنیچر گزشتہ کو میلہ بیساکھی بہ مقام کرتارپور ویدک آشرم کے ودیارتھیوں نے خوب بھجن گائے اور ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ جس سے کئی ہزار دیہاتی لوگوں کو فائدہ پہنچا۔ اسی دن کنیا آشرم کی ٹیچروں نے اپنی پاٹھشالا کی بہنوں کو نمستے دیکر ہون کیا اور پریتی بھوجن دیا۔ آدیتوار گزشتہ کو آریہ سماج کے ستسنگ جلسہ میں لالہ منشی رام جی نے ایشور پرارتھنا کے بعد پانچ کلیشوں کی نورتی کے وشے میں ایک اپدیش دیا۔ جسمیں ابھی نویش سے لیکر اودیا تک کلیشوں کی نورتی کے اپائے بتلائے۔ اسکے بعد کنیا مہاودیالہ وغیرہ کے متعلق خبریں سنا کر جلسہ برخاست کیا گیا۔ برہمچاری برہمانند جی اور ودیارتھی برہمانند دونوں ویدک آشرم میں آگئے ہیں۔ اور یہیں ودیا ابھیاس کر رہے ہیں۔ سوموار کے دن لالہ منشی لعل جی کے مکان واقعہ کوٹ محمد خاں میں پھیر پوار کی اپاسنا کا جلسہ ہوا جسمیں ایشور پرارتھنا لالہ سنت رام جی نے کرائی اور بھجنوں کا بڑا آنند رہا۔

ودیالہ ہائی سکول میں تعداد طلباء ۲۵۵ سے بڑھ گئی ہے۔

جالندھر شہر پر قومی پہلوانوں کی چڑھائی اور انکا نیا سوانگ

جالندھر شہر میں ودیالہ ہائی سکول کھلنے کی خبر مفصل طور پر میرے ناظرین پڑھ چکے ہیں۔ لالہ منشی رام جی نے بھی ایک اینگلو سنسکرت نام کا ہائی سکول جالندھر میں کھولا ہے اور ساتھ ہی اسکے جیسا کہ امید تھی اپنے چیلوں کو جالندھر آریہ سماج اور کنیا مہاودیالہ کے برخلاف افواہیں اڑانے اور غلط بیانیاں پھیلانے میں لگا دیا ہے۔ چونکہ انارکلی سماج کے انگریزی آرگن نے بھی ان چیلوں کے علاوہ بہت سی غلط بیانیوں کے ذریعہ پبلک کو جالندھر آریہ سماج سے بدظن کرنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاں ان پہلوانوں کی گندہ دہنی کے جواب سے اجتناب کیا جاوے وہاں غلط بیانیوں کا پردہ مختصر الفاظ میں فاش کیا جاوے۔ آئندہ حسب ضرورت برابر صرف غلط بیانیوں کا واقعات کی بنا پر جواب دیا جاویگا۔ اور بکواس بازی کے جواب میں خاموشی اختیار کیجاویگی۔ لالہ منشی رام جی نے جالندھر میں لکچر ہوتے ہی جنہیں انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ انکا ارادہ دوسرا سماج کھڑا کرنے کا نہیں ہے۔ لیکن ہم نے اپنے لکچر واقعہ آریہ مندر میں چند وجوہات اور واقعات سے ثابت کر دیا تھا۔ کہ سکول کھولنے سے انکی مراد صرف تعلیم ہی نہیں ہے۔ بلکہ

کچھ ادھر ہی ہے۔ لالہ منشی راج کو جالندھر کی معززین کی رائے معلوم ہو چکی تھی کہ وے تفرقہ اندازی کے برخلاف ہیں۔ اس لیے یہ نیا سوانگ بھرا گیا۔ ورنہ جب ۱۶ مارچ ۱۸۹۵ء کو دوابہ ہائی سکول کھل چکا تھا یعنی طلباء درج رجسٹر ہونے لگ گئے تھے۔ اور اتھا تقسیم ہو چکے تھے۔ تو ایک نیا سکول کھولنے کی (جبکہ بقول لالہ منشی راج صرف ایک سکول کی گنجائش تھی) کیا ضرورت تھی۔ خیر شہر میں جس قدر غلط بیانیاں پھیلائی گئیں۔ ان کا اثر تو اہل شہر پر کچھ بھی نہ ہوا آریہ سماج جالندھر کے مخالف نہیں ہوا۔ اور اس لیے انکے یہاں بیان کرنیکی ضرورت نہیں ہے میں صرف آریہ میسنجر کی تحریر کا جواب دونگا۔ آریہ میسنجر مطبوعہ ۲۵۔ مارچ ۱۸۹۶ء قولہ صفحہ ۴ "منادی کرائی گئی کہ جالندھر سماج کا بھی اپنا سکول ہونا چاہیئے" جواب یہ جھوٹھ نمبر ا ہے۔ منادی دلانے والے نے جالندھر آریہ سماج کا نام تک نہیں لیا۔ قولہ صفحہ ۴ کالم ۲ میں درج ہے کہ میں نے سماج مندر ہی سکول کے افتتاحی جلسہ کیلئے دیا اور اسی جگہ افتتاحی جلسہ ہوا۔ جواب یہ جھوٹھ نمبر ۲ ہے۔ روسائے شہر جانتے ہیں کہ افتتاحی جلسہ سکول کا لالہ گوجرمل اوورسیر کے مکان میں ہوا جو کہ سکول کیلئے کرایہ پر لیا گیا تھا۔ قولہ اسی مضمون میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں نے اپنے اصول پر لات مار کر سکول جاری کیا ہے۔ جواب یہ جھوٹھ نمبر ۳ ہے میں نے اپنے لکچر واقعہ آریہ مندر میں صاف الفاظ میں ظاہر کر دیا ہے کہ میں سکول کھولنا آریہ سماج کا کام نہیں سمجھتا لیکن تعلیم کو ضروری سمجھتا ہوں۔ اور کبھی اسکے برخلاف نہیں ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہوں لیکن تعلیم کبھی مفید نہیں ہو سکتی جب تک کہ بمقصد ویدک کے شکشک ویدک دھرم کے اوپدیشک کا کام نہ کریں۔ قولہ سکول کے افتتاحی جلسہ پر ۱۲۵ کی حاضری تھی۔ **جواب** جھوٹھ نمبر ۴ ہے۔ اسوقت ۸۰ طلباء تو سکول کے حاضر تھے۔ کل حاضری ۴۰۰ کے قریب تھی۔ باوجودیکہ کچہری کا دن اور ۹ بجے صبح کا وقت تھا۔ آریہ میسنجر مطبوعہ یکم اپریل ۱۸۹۶ء صفحہ ۴ کالم نمبر ا۔ یہاں میری نسبت تعلیم کے برخلاف ہونیکا الزام لگایا گیا ہے۔ جواب صرف اتنا ہی ہے۔ کہ ست دھرم پرچارک کی گزشتہ کل فائل کا ملاحظہ کیجیے۔ وید پرچار فنڈ کی اپیل کو پڑھیئے۔ ایک لفظ ایسا نہ دکھلائی دیگا جس سے ظاہر ہو کہ میں تعلیم کے مخالف ہوں۔ رائے ٹھاکر دت کی کتاب کو بھی جنہوں نے بغور پڑھا ہے۔ انہیں معلوم ہے۔ کہ ہم لوگ تعلیم کے مخالف نہیں بلکہ تعلیم سے نیک نتائج نکالنے کیلئے ویدک دھرم کی اشاعت کی زیادہ تر ضرورت سمجھتے ہیں اور یہ آخری کام آریہ سماج کا پرم دھرم مانتے ہیں۔

صفحہ ۵ کالم ا میں ظاہر کیا گیا ہے کہ پر افتتاحی جلسہ دوابہ ہائی سکول سے معلوم ہوا کہ لالہ بھگت رام نے اپنے لکچر میں بیان کیا کہ تعلیم کا پھیلانا آریہ سماج کا ایک پرم دھرم ہے۔ **جواب** یہ جھوٹھ ہے۔ لالہ بھگت رام نے آریہ سماج کا لفظ تک استعمال نہیں کیا۔ رپورٹ ٹربیون مطبوعہ ۲۰ مارچ سول ملٹری گزٹ اور دیگر اخبارات میں چھپ چکی ہے۔ ملاحظہ کیجیے۔ ان دو پرچوں میں موٹے موٹے چھ تو سفید جھوٹھ ہیں اور انکے علاوہ بہت سی غلط بیانیاں ہیں جنکے جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

سناتن دھرم سبھا کے ممبروں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے لالہ منشی راج جی نے لکچر میں بہت کچھ راضی نامہ کیا۔ یہاں تک کہ شہر کے سادھوؤں اور برہمنوں میں عام چرچا ہے۔ کہ لاہور سے جو آریہ سماجی آئے ہیں۔ وہ سناتن دھرم سبھا کے ساتھ مل گئے ہیں۔ دیکھیں اس ظاہری خوشامد اور راضی نامہ کا خاتمہ کس جگہ پر ہوتا ہے۔

آریہ سماجک خبریں

قصبہ شکر گڈھ ضلع گورداسپور میں ماسٹر منوہر لال جی کی کوششوں سے ایک نیا آریہ سماج قائم ہوا۔ اپدیشک کے وہاں جانے کی سخت ضرورت ہے۔ اسوقت ممبران قریبا چھ درج رجسٹر ہوئے ہیں۔ اپدیشک جانے سے پرچار ہونیکی امید ہے۔

لالہ منگت رائے جی والنٹیئر پردھان آریہ سماج کمالیہ نے ۲۰ و ۲۱ اپریل ۱۸۹۶ء کو موضع پیر لال علاقہ تھانہ تلمبہ تحصیل کبیر والا میں ویدک دھرم پر چار کیا اثر ایسا پڑا کہ بہت آدمیوں نے گوشت کا کھانا ترک کر دیا۔

بابو شیو رتن سنگھ جی نے ۲۲۔ مارچ ۱۸۹۶ء کو شہر [illegible] میں سودیش وستو پر جا [illegible] ست دھرم سے گرہن پر ویاکھیان دیا۔ ۲۳ کو سری بالاجی

کے مندر میں اور ۲۴ کو بالیگاؤں کے بازار میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

آریہ سماج دینانگر نے ۲۵ و ۲۶ مارچ ۱۸۹۶ء کو میلہ شنڈی واقعہ دینانگر میں پرچار کیا۔ اور ٹریکٹ موسومہ سچا دھرم تقسیم کیا۔ ۱۱-۱۲-۱۳ اپریل ۱۸۹۶ء کو میلہ لباکھی واقعہ موضع بندوری میں آریہ دھرم کا پرچار کیا اور کتابیں مفت تقسیم کیں۔ علاوہ ایسکے میلہ مذکور میں دو سو ٹریکٹ آریہ دھرم مفت تقسیم کرنے کے لیئے بھیجا گیا۔ اس پرچار میں زیادہ کھنڈن اسلام کا کیا گیا تھا اور آریہ دھرم کا منڈن کیا گیا تھا جس سے مسلمان لوگ بڑے رنجیدہ معلوم ہوتے تھے۔

لودہانہ جمنا پرشاد آریہ سکول میں سے دو طالب علموں نے امسال امتحان مڈل میں وظیفہ جات حاصل کیئے۔ ایک کشنری میں دو کم ۵۔ انہنے چار روپیہ ماہواری حاصل کیا۔ سنسکرت میں سات طالبعلموں میں سے چھ پاس ہوئے۔

لالہ کانشی رام سوہنی کھتری نے اپنے مقدمہ کی کامیابی پر پانچ روپیہ لودہانہ سماج مندر کو دان دیئے جن میں سے تین روپیہ نقد دیدیئے ہیں۔ دو روپیہ بھی امید ہے کہ جلدی آجاوینگے۔ اسکا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

لالہ رامداس صاحب ممبر سماج نے اپنی نئی دوکان کھولنے کی تقریب پر آج صبح ہون کرایا۔ اور جاتے ہوئے سب صاحبوں کو قند سیاہ دیا۔

تازہ خبریں اور نئیں تحقیق ہو رہی ہے

ایک تھانہ دار صاحب نے اپنی دھرم پتنی کے دیہانت ہونے پر بجائے گورڈان کے گرنتھ کی کتھا کرائی۔ سوامی ننداکی سپرنٹنڈنٹ میں عجیب طور پر کام کر رہی ہے۔

اپنے دیش کی بنی ہوئی چیزوں کے استعمال کا پرچار اسوقت بھارت ورش میں زور شور سے ہو رہا ہے۔ پونا سار وجنک سبھا کے ممبروں نے بمبئی کے کلوں کے مالکوں سے درخواست کی ہے۔ کہ دیسی کپڑا بنوا کر اپنے دلالوں کو سستی قیمت پر دیدیں۔

مکتی فوج سے امریکہ کا حصہ علیحدہ ہو گیا اور اپنا نام "خدا کے امریکن والنٹیر" رکھا ہے۔ مکتی فوج کے کام کا پول رفتہ رفتہ کھلتا جاتا ہے۔

اشتہارات

کنیا کے لیئے برکی ضرورت

ایک کنیا العمر ۱۴ سال از قوم کھتری شدہ خیالات جالندھر آریہ کنیا پاٹشالا کی ساتویں جماعت میں سنسکرت پڑھتی ہے۔ اسکے لیئے ایک یوگیہ برکی ضرورت ہے جسکی عمر ۲۰ اور ۲۲ سال کے اندر ہو۔ تعلیمیافتہ شدہ آچرن عمدہ خاندان کھتری پنجابی میں سے ہو۔ علاوہ تعلیم انگریزی کے اگر ساتھ سنسکرت ہو تو اسکو ترجیح دیجاویگی۔ درخواستیں نیچے لکھے پتہ پر آنی چاہیئے۔

المشتہر بستی رام پالسی اسسٹنٹ ایڈیٹر ست دھرم پرچارک بند ہے تحقیق

کنیا کیلیئے برکی ضرورت

لڑکا چاندگھر۔ شکنہ سیٹھ مرید ہ اقوام میں سے ہو۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے اندر ہو۔ بدلی عمدہ۔ گذارہ معقول ہو۔ آریہ خیالات کا ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ درخواستیں پرچارک کے مینیجر کے نام آویں۔

بر کیلیئے کنیا کی ضرورت

میرے ایک لائق دوست جو قوم کے کھتری پنجابی ہیں عمر قریباً ۱۹ سال امتحان انٹرنس انگریزی میں قابل تعریف پاس حال ملازم ہیں تنخواہ معقول ہے۔ اپکی شکل عمدہ ہے۔ قوم سرم کی ذات میں کو شادی کسی ایسی یوگیہ کنیا سے ہوا کرنا چاہتے ہیں جسکی عمر ۱۲ یا ۱۳ سال کی ہو۔ وغیرہ وغیرہ تمام خط و کتابت نیچے لکھے پتہ پر ہو۔

پنڈت ادھورام کلرک کنٹرولر آفس جموں

اشتہار

لیجیئے رحمن لیجیئے لیجیئے

ست سر آئین کھنڈ کی تلاش ہے اچھے چپن مہنگا معہ بھاشا کے طبع کرائی ہے اور قیمت بھی بہت کم ہے ۔۔۔

اردو کی کتابیں

گرہست آشرم کا دوسرا ایڈیشن قیمت ۔۔۔ گربھادان بھی ۔۔۔ دیریہ رکشا ۔۔۔ انمول رتن ۔۔۔ بھرت اپدیش رشی پرشاد ۔۔۔ ایک ناچ کی جیبی قیمت ۔۔۔

یہ کتابیں ہندی میں بھی ہیں اور انکے سوا بھیتی ورنہیاد رپن ۔۔۔ جو کسی قیمت ۔۔۔ برہم ۔۔۔ ستیارتھ پرکاش ۔۔۔ برہم بچارا ستیارتھ چار ۔۔۔

المشتہر جگن لال ۔۔۔ شہر ضلع شاہجہانپور یوپی بھائی ترلال ومنی لال ساہو ۔۔۔ نہر

داس کی اردو [illegible]

[illegible] داس کی [illegible] کی عمدہ [illegible] پر تیار کر کے [illegible] — [illegible] آریہ سماج [illegible] — المشتہر [illegible]

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں [illegible] وغیرہ ہر قسم کا تیار ہوتا ہے۔ جسکا بکواں نہایت ہی عمدہ اور خوشنما اور خوش ذائقہ ہے۔ خریداران ایک مرتبہ ضرور منگا کر دیکھیں۔

المشتہر

[illegible] ایند [illegible] انڈیا [illegible]

اشتہار

گولیاں بواسیر [illegible] میں ایک عجیب [illegible] کی [illegible]۔ [illegible] سال کے تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہو گئی ہیں۔ [illegible] حکیم [illegible] قیمت فی تولہ دو روپیہ۔ **المشتہر** [illegible] رام شرما [illegible] آریہ سماج [illegible] (سیالکوٹ)

حکیم ڈاکٹر غلام نبی حسن کی مجربات

[illegible] خواہشات [illegible]

[illegible] استعمال [illegible] فائدہ ہوتا ہے [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] میں [illegible] بار بار حاجت [illegible] کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible]

[illegible] کے علاوہ [illegible]

دانتوں کو [illegible]۔ بدبو گوشت خورہ [illegible] کی خرابیاں دور کر کے چمکدار [illegible] ہیں ۴ تولہ [illegible]

مقوی [illegible] حافظ بینائی۔ خضاب [illegible] بالا [illegible] ہونیکو دور کرتا ہے [illegible]

[illegible] پیشاب [illegible] درد کمر [illegible] جگر [illegible] دور کرتا ہے [illegible]

[illegible] بلغم۔ [illegible] ورم جگر۔ یرقان۔ [illegible] خرابی گردہ۔ درد [illegible] کو دور کرتا ہے [illegible]

[illegible] کا درد۔ جریان [illegible] میں جا [illegible] ہے۔ قیمت دو روپیہ

[illegible] کو بلا تکلیف [illegible] چھوڑا سکتا ہے [illegible] فی تولہ پانچ روپیہ

زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر۔ زخم میں [illegible]

[illegible] پانچ منٹ میں [illegible] آتا ہے [illegible] کی ضرورت نہیں قیمت [illegible]

[illegible] درد سر۔ قبض [illegible] قیمت فی تولہ [illegible]

جو خلاف قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی [illegible] ہیں [illegible] کے لطف دکھلاتا ہے [illegible]

کثیر الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب پیدائش و [illegible] دیکھنا چاہو۔ تو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجو ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملنی ہے [illegible] ہو دو رسالہ [illegible] المجربات من [illegible] رسالہ [illegible]

المشتہر

حکیم غلام نبی [illegible]

کتب کتب کتب

آریہ سنگیت پشپاولی [illegible]

ہمنہ امیر چند منشی کیول کشن۔ لالہ گنگا رام وغیرہ وغیرہ قیمت [illegible]

ایضاً ہمنہ بھجن چودھری نول سنگھ یعنی سبھا پرشن قیمت [illegible]

ایضاً ہمنہ بھجن لالہ امیر چند [illegible] سوامی [illegible] وغیرہ ولایتی کپڑے کی جلد قیمت [illegible]

آریہ سنگیت پشپاولی ہندی بھجن مصنفہ امیر چند منشی کیول کشن لالہ گنگا رام وغیرہ ٹائپ کے حروف ولایتی کپڑے کی پختہ جلد قیمت [illegible]

ایضاً ہمنہ سبھا پرشن یعنی بھجن [illegible] چودھری نول سنگھ مجلد قیمت [illegible]

آریہ سنگیت پشپاولی گورمکھی بھجن ہمنہ امیر چند منشی کیول کشن لالہ گنگا رام وغیرہ وغیرہ ولایتی کپڑے کی جلد ٹائپ کے حروف میں قیمت مجلد [illegible]

ایضاً ہمنہ بھجن مالی بھگولی۔ مجلد قیمت مجلد [illegible]

بھجن مالی بھگولی گورمکھی میں۔ [illegible] آدمی [illegible] کے لائق بھجن ٹائپ کے حروف میں قیمت مجلد [illegible]

جنم ساکھی گورو نانک دیو۔ اردو حروف میں قیمت مجلد [illegible]

مباحثہ موتی پورن درمیان ماسٹر [illegible] پرشاد جی و [illegible] سبھا [illegible]

آریہ دگ وجے مباحثہ کے طور پر یہ کتاب لالہ [illegible] پرشاد کی ہوئی ہے۔ قیمت [illegible]

متعصب پادریوں کی نادانی کا علاج مصنفہ پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر [illegible] قیمت [illegible] مجلد

سوانح عمری محمد صاحب دین محمدی کے حالات سے واقف ہونیوالے اس کتاب کو ضرور منگاویں [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ دین محمدی کس طرح بنا۔

دیگر کتب سا ماجک انگریزی اردو ہندی گورمکھی موجود ہیں۔ سا ماجک کے علاوہ دوسری کتب بھی مل سکتی ہیں۔ **المشتہر** [illegible] آریہ پستکالیہ [illegible] لاہور [illegible]

حب عطوس۔ حب کو زلیج القوہ یکبار [illegible]
بادہ اور [illegible] مفید ہے قیمت ۸؍

دوای سوزاک۔ سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو
دوای مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی
ہو جاتی ہے۔ قیمت ۱۲؍

حب حیات۔ حب مذکور تقویت معدہ و اصلاح
ہضم و کثرت ریاح یعنی ریحی۔ و دافع نزلہ و قبض و
سینہ مقوی دماغ و تصفیہ حواس تنقیح شدہ قیمت ۱۲؍
گولی ۸؍۔ **یاقوتی بارد۔** محرورین کے لیے نہایت
درجہ مفید ہے۔ خفقان اور گرمی تقویت اعضای
رئیسہ دل و دماغ اور روح کی صفائی۔ اور نیز گرمی کے
بخار کو بھی فایدہ مند ہے۔ فی روپیہ [illegible]

سرمہ مرواریدی۔ یہ سرمہ دھند غبار جالا
ضعف بصر تاریکی چشم موتیا بند۔ آنکھوں سے
پانی جانا۔ خارش کے واسطے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ
ہر دو قسم سیاہ و سفید [illegible] **اطلاع** قیمت بذریعہ
ویلیو پے ایبل آنی چاہیے خرچ محصول ڈاک ذمہ خریدار
ہر جگہ ترکیب استعمال ہر دوای کے ساتھ ملیگا۔
المشتہر حکیم [illegible] داس بازار [illegible] ضلع [illegible]

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم
رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کی جاتی ہیں!
کشتہ نقرہ۔ اسکو کھانے سے [illegible]
[illegible] ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے
جاتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے [illegible]
[illegible] میں بھی ایکے استعمال سے [illegible] ہو جاتی ہے
[illegible] کی جریان منی کو بالکل بہت مفید ہے [illegible]
سستی دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ قوت باہ سے [illegible]
[illegible] ہیں انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیے [illegible]
بچپن میں [illegible] کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے [illegible]

نقص پیدا ہو گئے ہیں اسکے تدارک کے لیے بہت مجرب ہے
یہ روغن مسیحا کے ہمراہ [illegible] اکسیر ہے
چھ ماشہ سے کم دوای نہیں بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ [illegible]

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج اس سے صحت یاب
ہوتے ہیں مجنون وحشت آدمیوں کے لیے بہت
مفید ہے۔ رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ اور [illegible]
خواہ کتنی ہی پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible]

دوای آتشک۔ خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں
نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو [illegible] درست
[illegible] ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ایک ہفتہ [illegible]
روپیہ۔ **دوای سوزاک۔** سوزاک خواہ نیا ہو
یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اسکے
استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible]
المشتہر حکیم تارا چند [illegible] گجرات پنجاب

بھارت ورش کے ناامیدوں کے لیے [illegible]

عام و خاص کو واضح ہو کہ عرصہ بہت سے تجربہ اور
تلاش کے بعد ایک [illegible] کے لیے اولاد کے
نقائص دور کرنے اور ناامیدوں کو امید دلانے کی
ایسی عمدہ دوای ملی ہے جو تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے
[illegible] جگہ پر استعمال کی گئی ہے۔ اور جن [illegible] کے
گھر میں چودہ برس سے حمل ہی نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے اسکا
استعمال کیا تو بڑی کامیابی [illegible] امیدیں بر آئیں اور
تمام نقائص جو مانع اولاد ہوتے ہیں دور ہو گئے اب
چونکہ دوای مذکورہ کامل [illegible] سے تجربہ ہو چکی ہے۔ عام و
خاص کی اطلاع کے لیے مشتہر ہے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] دوای تیار شدہ اول ہفتہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صرف [illegible]

قیمت اور [illegible] وغیرہ [illegible]
نام لیا جاویگا [illegible]
[illegible]

خوشی کی خبر

جیسی گھڑی [illegible] کے منہ کی نہایت خوبصورت
گارنٹی تین سال قیمت [illegible] روپیہ [illegible]
[illegible]
گھڑی [illegible]
چنگی قیمت پر فروخت ہوتی ہیں۔ چاء کی خوشبودار
گولیاں جو خالص ہندوستانی چاء سے تیار ہوتی ہیں
ایک منٹ میں چاء تیار کر لیجیے۔ فی بکس [illegible] گولیاں
رنگین عمدہ۔ فوٹو کی تصویر کھینچنے کا [illegible] جس سے ہر ایک
شخص فوٹو کی تصویر کھینچ سکتا ہے [illegible]
کی کتاب قیمت [illegible] جسم کو تندرست رکھنے والی
اصلی بجلی کی انگوٹھیاں فی عدد [illegible] انگریزی [illegible]
جیسی چھاپہ خانہ قیمت [illegible]
[illegible]
کی خوشبودار [illegible] پنکھیاں [illegible] قیمت [illegible]
عدد۔ ملنے کا پتہ [illegible] کمپنی چاندنی چوک [illegible]

داس کی ارداس

مصنفہ لالہ [illegible] داس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ملتی ہے۔ المشتہر مصنف

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں [illegible] تیار [illegible]
کا تیار ہوتا ہے جسکا [illegible] نہایت ہی عمدہ اور خوشنما اور
خوش ذائقہ ہے۔ خریداران ایک مرتبہ ضرور منگا کر دیکھیں
المشتہر [illegible]
[illegible] کمپنی [illegible]

نمبر ۳ | مطبوعہ ۱۴ بیساکھ سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۲۴ اپریل سنہ ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر | جلد ۹

यजुर्वेद अ १ मं १०

देवस्य त्वा सवितुः प्रसवे-ऽश्विनोर्बाहुभ्यां पूष्णो हस्ताभ्याम्। अग्नये जुष्टं गृह्णाम्यग्नीषोमाभ्यां जुष्टं गृह्णामि ॥१०॥

ہو جگت کو جنم والے - پرکاشک پرماتما کے پیدا کیے ہوئے اس سنسار میں سورج اور چاند کے بل اور سورج کی کرنوں والے پران کے گرہن اور تیاگ دونوں سے اگنی دویا کے سدھ کرنے کے لیئے میں اس کام کو تسلیم کرتا ہوں چونکہ سکھنے والوں کے لیئے لازمی ہے - آگ اور پانی کے میل سے جو کرم کیئے جاتے ہیں انکو سویکار کرتا ہوں،

باطن کا پتہ لگانے کے لیئے ضروری ہے - کہ ہم ظاہر سے آغاز کریں - نہ جانی ہوئی چیز کا پتہ لگانے کے لیئے جانی ہوئی چیز کی اصلی ماہیت کا دریافت کرنا لازمی ہے - پس ویدوں کا اصلی مقصد یعنی برہم کی پراپتی ممکن نہیں ہے - جب تک کہ ہم برہم کے رچے ہوئے جگت کی ماہیت کو جان لیں - اس تعلیم کا آغاز اگنی سے ہونا چاہیئے - کیونکہ گرمی ہی ہر ایک جیون کا آدھار ہے - آتمک (ذی روح) جاندار میں پران کی شکل پکڑنے والی اگنی - اور تمام بیجان (غیر ذی روح) میں سورج اور چاند کی شکل پکڑتی ہے یعنی خواہ تو یک جز کے خود روشن ہوتا ہے - یا دوسرے لوگوں کو روشن کرتا ہے - پس یہی ظاہر چیزیں وہ زنجیریں ہیں جنکو پکڑ کر انسان اندیوں کے نگرہن کرنے کے لائق برہم درشن کی جیوتی کو انوبھو کر سکتا ہے لیکن اس ودیا کی پراپتی کے لیئے ضروری ہے کہ ودیا کے متلاشی کا عمل ایسا ہو جیسے سچا وشواس موجود ہو ورنہ جس طرح کہ سنسار کے ودیا کا حاصل کرنا مشکل ہے - جب تک کہ اپنے استاد پر اعتبار نہ ہو*

ایڈیٹوریل نوٹس

پراتہ کال جبکہ ابھی تک جانور بھی خواب سے بیدار نہیں ہوئے تھے - میں بھگت پورا رام کے سب سے اونچے چوبارے میں میٹھی نیند سو رہا تھا یکایک طاؤس کی سریلی آواز نے مجھے آہستہ آہستہ جگانا شروع کیا - پلنگ پر اٹھ بیٹھا اور بھائی جی نے گانا شروع کیا -

جیوں جانو تیوں تار سوامی
گنل کٹھور ہیں کاپٹ کامی

صبح کا ساتوک ویلا - من کی ایکاگرتا اور اس پر حسب حال بھجن کا مضمون یہ ہوئے چرنوں میں دل اٹک گیا - پریم کا ترنگ اندر لہرانے لگا - اسکے بعد بھائی جی نے سنسار کی اسارتا پر ایک کبیر جی کا وائیہ گایا پھر تو چت کی برتی ٹھیک گئی بھجن ختم ہوا - طاؤس اور طبلے کی آواز چپ ہو گئی - لیکن من ابھی طرح ابتر - ہاں طبلے پر آہستہ آہستہ تھاپ بار بجنے لگی - طاؤس چھیڑا جانے لگا من میں الحاس اتپن ہوئی کہ کوئی اسولیہ رتن آتا ہے - کہ بھائی جی نے آسا کی الاپ وہ ہرلتے ہی گانا شروع کیا -

کا منا سبھی دار کے موہنی کا گریا ودتا سکی مان چت کی برتی اکھڑ گئی - جیتوں جیتوں کرشن لیلا کا وستار ہوتا تھا - تیوں تیوں طبیعت گھبراتی تھی - لیکن کچھ ایسی حالت ہی کہیں نے بھائی جی کو مضمون بدلنے کے لیئے نہ کہا اسی پیچ و تاب کی حالت میں ساز اور گانیوالے دونوں کی آواز بند ہو گئی - اور میں پھر اس انتظار میں ہوں کہ اب کوئی پرماتما کی بھگتی اور پریم کے رس میں سنا ہوا بھجن اپنی بھنک کانوں تک پہونچاتا ہے - کہ آواز آئی -

پرات سمے رگھوبیر جگا دے کوشلیا مہتاری
پھر تو سب ہی رہا نہ گیا - بھائی جی کو نذر کرکے کہا کہ گورو نانک کے بھجن سناؤ لیکن میری فرمائیش پھر الٹی پڑی - میرا مطلب کچھ تھا اور بھائی جی کچھ اور ہی سمجھے - انہوں نے بھجن گانا شروع کیا -

ست گورو نانک پرگٹ ہوا
مٹی دھند جگ روشن ہوا

وغیرہ وغیرہ

کہہ نانک لیش پر کچھ کانت - بابا

اسی سلسلے میں بھائی جی نے غیر سادھوں کی ابھو سے اسمبھو باتیں جو کہ سکھوں کی تریا کا نتیجہ ہیں کچھ سنائیں - دریافت پر معلوم ہوا کہ بھائی جی کبھی بھجن کو بھی اسکا مضمون سمجھ کر نہیں گایا کرتے - بلکہ ضروری یہ سمجھا کرتے ہیں - کہ بھجن اسی راگ یا راگنی میں گایا جاوے جسکا کہ وقت ہو -

پیارے ناظرین! گریبان میں منہ ڈالکر اگر ہم سب دیکھیں تو ہم میں سے کتنوں کی حالت ان بھائی جی سے بھی ابتر اور زیادہ تر بھیانک ہے - اور پھر جسقدر کہ ہم میں سے خدا پرست سمجھے جاتے ہیں - انمیں کتنے ایسے ہیں - جنکا وشواس کہ عقل اور حق پسندی پر

مبنی ہے۔ میں نے جبکہوں آدمی ایسے دیکھے جو صبح کو آریہ سماج مندر میں۔ جے جے پتا پرم آنند داتا کے سُور پر سر ہلاتے شام کو شام سندر کے کنڈلوں کی جھلک کی شوبھا۔ اور کرشن کے دیوگ کی کتھا پر آنسو بہاتے اور رات کو مجلس میں محمد اور علی کی تعریف پر نقد دل گنوا بیٹھتے ہیں۔ اپنے سودیشی بھائیوں کی یہ دشا دیکھ کر بعض وقت تو نراش ہو جاتا ہوں لیکن جب یہ خیال آتا ہے کہ ایسے ہی اندھکار کے سمے میں روشنی پھیلانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جسقدر اندھیرا زیادہ ہو اُسی قدر زیادہ پورشارتھ پرکاش کے لانے میں لگانا پڑتا ہے۔ تو فرض کرمت کی مضبوط بند ہوا دیتا ہے۔ آریہ ورت کی اُنتی کے لیئے کام کرنے والو۔ گھبراؤ نہیں۔ گہری اندھیری رات کے بعد ہی سورج صفائی کے ساتھ پرکاشت ہوتا ہے۔ اسی طرح پر جسقدر اودیا کا اندھیرا زیادہ پھیلا ہے۔ برہم ودیا کا سورج اُسی قدر زیادہ صفائی کے ساتھ طلوع ہوگا۔ سو چو کہ اپنے بھائیوں کی خوشی کو دیکھ کر نہیں کیسا آنند پراپت ہوگا۔!

نیوگ کا مسئلہ آریہ سماج کے ساتھ پوری ہمدردی رکھنے کے باوجود بعض سجنوں کے لیئے ایک رکاوٹ کا باعث ہوا کرتا ہے جن لوگوں کو کہ مہرشی دیانند کی تحریک کے ساتھ شخصی عداوت ہے۔ یا جو لوگ کہ اپنے پیٹ یا عزت کی خاطر دیانند کو بُرا بھلا کہنا اپنا مذہب بنائے بیٹھے ہیں۔ اُن لوگوں کی رائے نیوگ کے بارے میں کچھ بھی وقعت نہیں رکھتی۔ کیونکہ ایسی رائے اکثر یکطرفہ اور نیک نیتی سے مبرا ہوتی ہے۔ لیکن اس قماش کے آدمیوں کے بہکائے ہوئے جو سجن کہ نیک نیتی سے اپنی رائے قایم کرتے ہیں۔ اُنہیں میں تو کم از کم کبھی بھی نظر انداز نہیں کیا کرتا۔ نیوگ کا اصول جہاں تک کہ میں نے سمجھا ہے۔ یہ ہے۔ بواہ کا مرد اور عورت کے درمیان باہمی آتمک سمبندھ ہوتا ہے وہ ایک مرتبہ ہی ممکن ہے۔ نہ صرف عورت کے لیئے بلکہ مرد کے لیئے بھی اور انکے سمبندھوں پر مہرشی دیانند کا یہی اعتراض تھا۔ کہ وہ اس آتمک سمبندھ کا عذر صرف ایک طرفہ پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ مرد کی حالت میں بھی ویسا ہی اُسکا اطلاق ہے۔ اب اگر ستری یا پرش مر جاوے اور جوڑے میں سے جو زندہ رہے۔ اُسے سنتان کی خواہش ہو تو کیا کرے۔ مہرشیوں نے جواب دیا۔ کہ صرف حیوانی خواہش پوری کرنیوالا انسان تو پاپی ہے۔ اُسکا کوئی حق نہیں ہے۔ کہ سنسار میں ... لیکن اگر سنساہی کی حالت ایسی شدہ اور پوتر ہو۔ کہ صرف سنتان اُتپتی کی خاطر ستری اور پرش سمبندھ پیدا کر سکیں تو نیوگ یعنی خاص نیم کی پابندی سے سنتان اُتپتی کر سکتے ہیں۔ اور اسی پر حاشیہ چڑھاتے ہوئے بعض رشیوں نے یہ بھی رائے دیدی کہ اگر پرش میں سنتان اُتپتی کی طاقت نہ ہو۔ تو اُنکی اجازت سے ستری کسی دوسرے دھارمک پُرش سے سنتان اُتپتی کر سکتی ہے۔ ان رشیوں کی رایوں کو ایک جگہ جمع کر کے پبلک کے روبرو پیش کرنے کا کام مہرشی دیانند نے کیا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ یہ ضرورت ہمیشہ سوسایٹی کی قایمی کے لیئے ہر ایک ملک اور قوم کے روبرو پیش ہوتی رہی ہے۔ اور آیندہ بھی پیش ہوتی رہیگی۔ اور پھر اُسوقت جھوٹی شرم کو بالائے طاق رکھ کر ملک کے دیر گھ درشٹی پُرش اسکے حل کرنے میں اپنے دماغ کو مجبوراً لگائینگے۔ بھارت ورش میں بیٹھ کر عیسائی پادریوں کے لیئے نیوگ کے مسئلہ پر اعتراض کرنا آسان ہے۔ اور عیسائیوں کے اندھے مقلد۔ برہمو سماجیوں کا تو اس شور میں شامل ہونا فرض ہی ہے لیکن اُس ال جل کے لیئے ان لوگوں نے اپنی آنکھیں بند کر لی ہیں۔ جو کہ اس مسئلہ کے حل کرنے کی خاطر اُنکے دیش میں مچ رہی ہے۔

فروری کے ریویو آف ریلیجنز میں سالہ نزی ریلیجو کے مضمون کا خلاصہ۔ جسکے مصنفہ کہ قریب سے اکویلی صاحبہ ہیں یوں بیان کیا گیا ہے۔ "مستورات کے حقوق میں سے اول حق یہ ہے۔ کہ اُنہے اس انتخاب کا حق دیا جاوے۔ کہ اُسکے بچے کا والد کون ہوگا۔ اور اس بنیادی حق استعمال کرنے میں وہ بالکل آزاد ہونی چاہیئے۔ یعنی کوئی اس قسم کی ضعیف الاعتقادی درمیان میں نہ آنی چاہیئے۔ کہ صرف اپنے جایز لوا ہیت خاوند سے ہی اولاد پیدا ہونی ہے"۔ جس عبارت پر میں نے خط تنسیخ کھینچا ہے وہ بڑی ہی غور کے قابل ہے۔ یہ خیالات

جو کہ اسوقت یورپ میں سوسائٹی کو ہلا رہے ہیں۔ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ اگر آتمک سمبندھ کا خیال ان قوموں میں موجود ہوتا کہ سنتان اُتپتی کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے انہیں اس قسم کے ہیبت ناک خیالات کے اندراج کی کوئی ضرورت نہ پڑتی۔ اگر بواہ کا سمبندھ آتمک نہ سمجھا جاوے۔ تو کوئی بھی دلیل ایسی نہیں ہے۔ جو کہ اسکی پاکیزگی کو قائم رکھنے میں کامیاب ہو سکے۔ نیوگ کی ضرورت کو وے لوگ ہرگز نہیں سمجھ سکتے جنکے یہاں کہ طلاق اور اسی قسم کے دیگر ناپاک اصول بڑے فخر سے عزت کے قابل سمجھے جاتے ہوں اور نہ اسوقت آریوں کی وہ گمراہ سنتان نیوگ کی خوبی کو سمجھ سکتی ہے۔ جنکے یہاں کہ ہر ایک ڈگری ستریوں کے برخلاف یکطرفہ دیجاتی ہو۔ جو لوگ کہ نیوگ کی بزرگی کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ انہیں سب سے پیشتر بواہ کی بزرگی اور آتمک سمبندھ کی پاکیزگی کو سمجھنا چاہیئے۔ اسکے بعد غلط بیانیوں سے نیوگ کے اصول کو علیحدہ کر کے اسپر اپنی رائے قائم کرنیکی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہندوؤں کا موجودہ بواہ کا طریقہ قائم نہیں رہ سکتا۔ یا تو انہیں اپنے رشیوں کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے مرد اور عورت کے لئے ایک ہی بواہ سمبندھ کا فتوے دینا پڑے گا۔ وگرنہ مادہ پرست قوموں کی غلامی میں طلاق وغیرہ سب جائز ماننے پڑینگے۔ پھر اسوقت کہیں مسٹر فریڈرک راکویل کی طرح بیاہ کی پاکیزگی پر ہی کلہاڑا رکھنے کے لئے نہ مجبور ہو جاویں۔

طلاق کا رواج جن قوموں میں جاری ہے اُنمیں اسکا اجرا غالباً اس خیال پر شروع ہوا ہوگا۔ کہ اگر بواہ کے فریقین میں سے ایک کا چالچلن خراب ہو جاوے تو دوسرے کو اسکی صحبت میں جکڑ کر نہ رکھا جاوے بلکہ اُسے اجازت دیجاوے کہ وہ اس بدچلن سے کنارہ کشی کرے لیکن چونکہ برہمچریہ کے اعلےٰ اصول پر صرف وہی قومیں چل سکتی ہیں جنمیں کہ آتمک شکشا بدرجہا زیادہ پرچار ہو۔ ایسلئے جن مذہب کا اصول زیادہ تر مادہ پرستی پر مبنی تھا۔ اُنہیں طلاق کے ساتھ عقد ثانی کا بھی رواج پیشوایان مذہب نے زبردستی چلا لیا۔ یہہ مسلم الثبوت امر ہے۔ کہ معلم کے اپنے چالچلن کا اثر اسکی تعلیم پر ضرور ہوتا ہے۔ اور اسکے اپنے جذبات کے مطابق اسکی تعلیم کی بھی چال ڈھال ہو جاتی ہے۔ چنانچہ عرب کے پیغمبر کی تعلیم میں ہم طلاق کے قواعد بڑے آسان پاتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس طلاق کا محمدی تعلیم میں نام و نشان بھی نہ ہوتا۔ اگر محمد صاحب خود مجرد ہوتے۔ یا اگر صرف ایک بیوی کے ساتھ ہی ساری عمر وہ گذار سکتے۔ لیکن چونکہ عرب کے رواج وقت کے مطابق انہوں نے بہت سی بیویوں کے ساتھ نکاح کیا جنمیں اکثر سے انکا تعلق صرف طلاق کے بعد ہو سکتا تھا۔ اس لئے طلاق کی بنیاد ڈالنا اور اسکے لئے مفصل قواعد بنانا انکے لئے ایک لازمی امر ہو گیا۔ محمد کی عزت بطور ایک ریفارمر کے میری نظر میں اس واقعہ سے کچھ کم نہیں ہوتی۔ کیونکہ جہاں اُسوقت کے عربی بیشمار عورتوں کے خاوند کہلانے میں شرم نہیں کرتے تھے وہاں عربی پیغمبر نے چار بیویوں کی حد لگائی اور وہ بھی انکے لئے جو کہ اسقدر خاندانوں کی پرورش کرنے کا مقدور رکھتے ہوں۔ تاہم یہہ ضرور معلوم ہوتا ہے۔ کہ طلاق کی بنیاد مذہب محمدی میں صرف محمد صاحب کی ضرورت نے ہی ڈالی تھی۔ برخلاف اس کے مذہب عیسوی میں طلاق کی کہانی ہی نرالی ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ عیسیٰ ایک مجرد خدا پرست آدمی تھا۔ اپنے خیال اور واقفیت کے مطابق اُسنے بڑے سرل اور عمدہ اصولوں کا اُپدیش کیا جنکی تعلیم کہ اُسنے بودھ مت والوں کے ست گرو **جان دی بپٹسٹ** سے پائی تھی۔ عیسیٰ نے اپنی منادی میں فرمایا۔ کہ بدکار عورت کو علیحدہ کر دو۔ لیکن اسکی تعلیم اور اسکے اقوال میں ایسی عورت کے لئے دوسرے بواہ کی کہیں بھی اجازت نہیں ملتی۔ یہہ تفتیش بڑی ہی دلچسپ ثابت ہوگی۔ کہ عیسائیوں میں موجودہ پنر بواہ کی بنیاد کیونکر پڑی۔ لیکن اس امر کی مفصل تفتیش کا موقعہ ایڈیٹوریل کالم نہیں ہو سکتے البتہ اسقدر بیان کرنا یہاں کافی ہوگا کہ رومن اور دیگر یورپین اُسی اقوام میں ایک آدمی کی زوجیت سے نکلکر دوسرے کے ساتھ بواہ کر لینا ایک عام رسم تھی۔ اور چونکہ مسیح کو پنر بواہ کے برخلاف کہنے کا کوئی موقعہ نہ ملا تھا۔ یا اسکے شاگردوں کو اسکا ایسا کوئی قول یاد نہ تھا۔ اِسلئے آس پاس کی اقوام سے انکی ہی بنائی رواج کو حسب ضرورت خود تبدیل کر کے لے لیا۔ عیسیٰ کے شاگردوں

کے لیے کچھ مشکل امر نہ تھا۔ عیسائی
قوموں میں گو خاص قسم کا تعصب ہو لیکن
اس وقت عام طور پر انہیں ایشیا وغیرہ کی
اقوام کی نسبت تعصب بہت کم پایا جاتا ہے
پھر کب ممکن تھا۔ کہ ایسی بے تعصب قوم
روحانیت میں ترقی نہ کرتی۔ جہاں عیسائی
قومیں عموماً مادہ پرستی کی دھن میں مست
بے تحاشا عیش و عشرت کے گڑھے کی طرف
جا رہی ہیں۔ وہاں بہت سے ایسے محقق
سائنس دان اور بعض بیگیا سو عیسائی
پادری ایسے موجود ہیں۔ جو کہ آتم ودیا
کی تلاش میں اپنا وقت صرف کرنا غنیمت
سمجھتے ہیں۔ اسی قسم کے پادریوں میں سے
چند ایک کا زبردست اپیل پنر بواہ
کے برخلاف میں نے پہلے انہیں کالموں
میں درج کیا تھا۔ اب پاتال دیش (امریکہ)
سے مادہ پرستی سے گھبرائی ہوئی ایک سچی
روحانی آواز آئی ہے۔ چنانچہ ممالک
متحدہ امریکہ کی پروٹسٹنٹ ایپسکوپل چرچ
کا حسب ذیل رزولیوشن کسی
حاشیہ کا محتاج نہیں ہے۔

"اس چرچ کا کوئی بھی پادری کسی ایسے
شخص کا بواہ نہیں کرائے گا۔ جسکا کہ
کوئی مطلق خاوند یا کہ جسکی کوئی مطلقہ
عورت زندہ ہو۔ لیکن اس مسئلہ کا اطلاق
کسی بیگناہ فریق کے ساتھ نہ ہوگا۔ جو کہ
عدالت نے زناکاری کی وجہ پر منظور کیا
ہو۔ یا ان فریقین کے ساتھ جو کہ طلاق
کے بعد پھر ایک دوسرے سے بواہ کا سمبندھ
حاصل کرنا چاہتے ہوں"

ان بہادر امریکن پادریوں نے صرف
یہیں تک صبر نہیں کیا۔ بلکہ یہ بھی ساتھ
ہی فتویٰ دیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اس
اصول کے برخلاف بیاہا ہوا ہو۔ تو اسکو
بپتسمہ وغیرہ دینا بھی گناہ ہے۔ اس
آخری فتوے کے ساتھ گو بہت لوگ
اتفاق نہ کرینگے۔ کیونکہ اگر کوئی مذہبی
رسم کسی قسم کا صحت بخش اثر رکھتی ہے
تو پاپی کو اس رسم کے ادا کرنے یا اس سے
فائدہ حاصل کرنے کا کم از کم ویسا ہی ادھکار
ہے۔ جیسا کہ پنیہ آتما کو۔ لیکن اس وجہ پر
ہم اس ہمت کو نہیں بھول سکتے جس سے
پریرے جا کر ان امریکن پادریوں نے
انیسویں صدی کی مادہ پرستی کے شور
و شر میں بھی بواہ کی پاکیزگی کو سمجھنے
اور اسکا بڑے زبردست الفاظ میں
اظہار کرنے کی جرأت کی ہے۔ لیکن
کیا اس جدوجہد کا یہیں پر خاتمہ
ہوگا؟ میرا وشواس ہے کہ اس قسم کے
ہزاروں رزولیوشن پاس ہونگے سینکڑوں کو
نئی دقتیں محسوس ہونگی۔ لاکھوں
خیالات کے جنگ ہونگے۔ قبل اسکے
کہ عیسائی قومیں زمانہ حال کے بواہ
کی برائیوں کی جڑ تک پہونچیں گے
اور جب وہ زمانہ آویگا۔ تب حیران
یورپ اور امریکہ کی آنکھیں کھلیں
گی۔ اور وے افسوس کریں گے۔ کہ
آریہ ورت سے آئی ہوئی آواز کو جگہ
دینے میں انہوں نے کیوں اسقدر
توقف کیا!۔

پنڈت وشواناتھ جی ادھیاپک کنیا پاٹشالہ

جالندھر کے سرمہ کا اشتہار کچھ عرصہ تک
ست دھرم پرچارک میں نکلتا رہا تھا۔ مجھے
اکثر دوستوں کی زبانی معلوم ہوتا رہا تھا
کہ پنڈت جی کا بنایا ہوا سرمہ اکثر موقعوں
پر بڑا مفید ثابت ہوا۔ حال میں اس
سرمہ کی خوبی کی تصدیق ایک زبردست
شہادت سے ہوئی۔ ڈاکٹر سنگت رام جی
آریہ اپدیشک جنکو کہ علم ڈاکٹری اور وید کی
دونوں کا پورا تجربہ ہے۔ اس سرمہ کا
کئی مریضوں پر تجربہ کرتے رہے۔ انہوں
نے حال میں ہی اس سرمہ کی تعریف میں
حسب ذیل لکھا ہے۔ "میں نے پنڈت
وشواناتھ جی کے آیورویدک سرمہ کا امراض
آشوب چشم۔ ککرا۔ نرم سفیدی۔ اور قرنیہ
میں تجربہ کیا ہے۔ میں نے ان بیماریوں کے
آرام کرنے میں اسے بہت ہی مفید پایا۔
جبکہ موجودہ سرمے ان امراض کو پوری
شفا نہیں دیتے۔ تو میری رائے میں اس
مفید سرمہ کا تجربہ کرنا لازمی ہے"

مانس بھکشن کی مکروہ عادت کی تحقیقات
کرتے ہوئے اکثر نیک مردوں نے اسکے ابتدائی
زمانہ تک پہونچنے کی کوشش کی ہے۔ افریقہ
کے وحشی جنگلیوں میں مانس بھکشن کی عادت
کو درجہ غایت تک پہونچا دیکھ کر بہت
سے سوچنے والوں نے یہ رائے قائم کی
ہے۔ کہ تہذیب اور شائستگی کی ترقی اس
متنفر عادت کے تنزل کا باعث ہوگی
لیکن آجکل شائستگی اور تہذیب سے جو مراد
لی جاتی ہے۔ اس پر غور کرنے سے مجھ کو
اس نتیجہ پر پہونچنا پڑتا ہے۔ کہ اگر ابھی

کی تہذیب کا بول بالا رہا تو وہ دن دور
نہیں ہے جبکہ افریقہ کے وحشیوں کی مردم خوری
کی جگہ اپنے لباس میں انسانوں کو اپنا غلام
بنائیگی - اس خطرناک حالت سے بچنے کے لئے
ضروری ہے - کہ ہم معاملہ کی تہ تک پہونچنے
کی کوشش کریں - اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے
کہ انسانوں میں ماس بھکشن کے لئے نفرت
کن وجوہات سے پیدا ہوتی ہے تو ممکن ہے
ہماری کوششیں اس بدعادت کے دور
کرنے میں زیادہ تر کامیاب ہوں - اس
تلاش میں ہمیں اعلیٰ انسانوں کی زندگیوں
سے بڑا بھاری سبق مل سکتا ہے - یہ تجربہ
میں آتا ہے - کہ ماس کو مصالحہ وغیرہ سے
علیحدہ خون آلودہ اصلی حالت میں دیکھکر
بعض لوگوں کو اس سے نفرت ہو جاتی ہے
چنانچہ میرا اپنا تجربہ ہے - کہ ایک روز ماس کی
بیں ماس کے ٹوکرے سے باہر بکرے کی
ٹانگیں لٹکتی ہوئیں دیکھکر مجھے ماس سے
سخت نفرت ہو گئی تھی - اسی دن سے مجھکو
گیارہ سالوں سے زیادہ کا عرصہ گذر
چکا ہے - میں نے ماس بھکشن کو قطعی ترک
کر دیا تھا - لیکن اس نفرت کو مضبوطی
اس وقت ملی جبکہ رشیوں کے گرنتھوں اور
وید پرانوں سے یہ ثابت ہو گیا کہ حیوانی
سرشٹی میں بھی ویسا ہی جیو آتما ہے - جیسا
کہ انسانی سرشٹی میں - اسی سلسلے میں انگلستان
کی ایک مشہور دیوی ڈاکٹر انا کنگسفورڈ
کا تجربہ بھی قابل ذکر ہے - اٹھائیس
سال کی عمر تک اس دیوی کو شکار کھیلنے
کا بڑا شوق تھا - اور خصوصاً جس وقت کہ
شکار کا دم آخری ہوتا تو وہ نہایت ہی انہیں

خاص لطف آتا تھا - لیکن ایک دن جبکہ
جانور کی ترسناک حالت پر انہوں نے غور
کیا تو انہیں یقین ہو گیا - کہ حیوانوں میں
بھی جیو آتما ضرور ہے - اور ایسے انہیں
دفعتاً نہ صرف شکار سے ہی نفرت ہو گئی
بلکہ انہوں نے اسی روز سے ماس بھکشن
کو بھی ترک کر دیا - عیسائی قوموں میں ماس
بھکشن کو اسی لئے زیادہ ترقی ہوئی ہے
کہ انجیل میں روح پہونچنے کا ذکر صرف آدم
سے متعلق ہی ہے - جانوروں میں روح کا ہونا
انجیل میں کسی جگہ بھی نہیں - تاہم ماس
بھکشن سے پرہیز کرنیوالے جسقدر انگلینڈ یورپ
اور امریکہ میں موجود ہیں - انمیں زیادہ حصہ
تو ایسے لوگوں کا ہے - جو کہ انجیل کی تعلیم سے
بالکل منحرف ہیں اور بعض جو انجیلی تعلیم کے
قائل ہیں وے انجیل کی آیتوں کے ترجمہ میں
اکثر کھینچ تان کرتے ہیں - لیکن سائنس کی
موجودہ تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ انسان
کے ذی حس ہونے کے جو جو نشانات ہیں وے
سب عموماً حیوانوں میں پائے جاتے ہیں -
چنانچہ کتوں کی وفاداری اور دیگر جانوروں
کی خاص خاص نیک خصلتوں کے قصے دنیا
انگریزی لٹریچر میں بھرے پڑے ہیں - لیکن حال
میں ہی بعض نامور سائنس دانوں نے ثابت
کر دیا ہے کہ اکثر جانوروں کی طبیعتوں میں
چوری - نافرمانی - قتل اور دیگر بد عادتوں
کے پیدا ہونے کے زبردست آثار پائے جاتے ہیں
[illegible] بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے بعض جانوروں
میں پایا گیا ہے - کہ انسانوں کے والدین بچے
کو بدی یا نیکی کی عادتیں میراث میں دیتے
ہیں - پس ان حالات سے یہ نتیجہ نکالنا کچھ

مشکل نہیں ہے - کہ جن جانداروں میں جیو آتما کی
موجودگی کا یقین ہو جاوے - انسان انہیں
مار کر کھانا برا سمجھتے ہیں - اسی اصول پر ہم بڑی
آسانی سے افریقہ کے وحشیوں کی مردم خوری
عادت کا اندازہ لگا سکتے ہیں جن وحشی
قوموں نے مردم خوری کی خطرناک عادت
کو ترک کر دیا ہے - انمیں اس تبدیلی کا باعث
کوئی خاص تہذیب نہیں ہوئی - بلکہ اس
تبدیلی کا باعث انکے یقین کی تبدیلی ہوئی
ہے - یہ وحشی قومیں جیو آتما اور اسکے اوصاف
کے خیال سے بے بہرہ تھے - اور اسی لئے اپنے
بھائی انسان کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر کھا
جاتے تھے - لیکن جب انہیں یقین ہو گیا
کہ انسان جیو آتما اور اپنے جیسی ہستی رکھنے
والا ہے - اسی دم انہیں اسے مار کر کھانے سے
نفرت ہو گئی - پس میرا یقین ہے - کہ
جیو آتما کی اصلیت کی نسبت جوں جوں خیالات
زیادہ تر پاکیزہ ہونگے - توں توں گوشت خوری
سے نفرت بڑھتی جائیگی - یورپ اور امریکہ
کی وسیع شہرت [illegible] سوسائٹیاں وسیع شہرت
خوراک کی کم خرچی [illegible] - اور [illegible]
بیان کر کے جسقدر کام کر رہی ہیں - اسکی نسبت
دس گنا کام ہو سکتا ہے - اگر ماس بھکشن کے
مخالف لوگ جیو آتما کی اصلیت اور اسکا [illegible]
سے لوگوں کے ذہن نشین کرانے کی کوشش
کریں - [illegible] کے اقوام اور [illegible] ہے
جیو آتما اور پرماتما کی نسبت [illegible] خیالات
قایم کئے ہیں - ان سب کا [illegible] قدیم [illegible]
ہیں - اور اس لئے ویدک دھرم کے [illegible]
[illegible] فرض ہی نہیں - بلکہ حق بھی
ہے کہ جیو آتما کی ہستی اور اصلیت کی نسبت

جو اندھیرا کہ سنسار میں پھیل رہا ہے۔ اُسے دور کریں۔

ظالم مرتیو کے پنجہ سے کوئی پُرش نہ چھوٹا بڑے بڑے یودھا۔ بلوان۔ مہاراجوں کو بھی اسکے آگے سر جھکانا پڑا۔ آج ہمیں ملتان سے اپنے پورشارتھی اور پریمی بھائی لالہ ہردیال جی کے دیہانت کی حیرت ناک خبر آئی ہے۔ جس سے ہمارا کلیجہ پاش پاش ہو گیا ہے آپ مدت سے آریہ سماج کے پریمی بھگت تھے۔ طالبعلمی کے زمانہ سے آپنے آریہ سماج کے مخالفوں کے ہاتھ سے بڑی بڑی تکلیفیں جھیلیں۔ والدین نے بھی بہت کچھ دق کیا۔ مگر اپنے دھرم پر درڑھ رہے۔ ایشور انکے پس ماندگان کو شانتی دیں۔ ذیل کی چٹھی لالہ گردہاری لال جی کی جو ہمیں ملتان سے اس خبر کے متعلق آئی ہے۔ درج کرتے ہیں " افسوس کہ ہمارے پورشارتھی ممبر سماج چودہری ہردیال جی ۱۳ تاریخ صبح اپریل کو اس جہان سے رحلت فرما گئے۔ آپ تین ماہ سے بیماری کے باعث رخصت پر تھے بعد ازیں سالانہ جلسہ سماج جسکو آپ مدت سے خواہاں تھے۔ تبدیلی آب و ہوا کے چند روز کے واسطے کراچی گئے ہوئے تھے۔ مگر اس ایشور کی لیلا کو کون جانتا تھا۔ کہ ہمارے پیارے ممبر چودہری صاحب کراچی سے اپنے ساتھ موت کو لا دینگے۔ یعنی واپسی کے دو روز بعد ہم سے ہمیشہ کے واسطے چلے گئے۔ آپ سماج کے مدت تک خزانچی رہے۔ اور اب انتر نگ سبھا کے ممبر تھے۔ اور پرپکاری سماج کے یہاں تک تھے۔ کہ آپ سماج کی یہاں تک خاطر تھی۔ بہت کچھ قربان کر دینے کو ہر وقت تیار تھے۔ سماج کو بھی پیش از وقت موت سے ایسا صدمہ پہنچا ہے۔ کہ کئی سالوں تک پورا نہ ہو گا۔ ملتان سماج کے واسطے خصوصاً اور عام لوگوں کے واسطے عموماً اور ان اشخاص کیواسطے جنکے ساتھ انکا کچھ تعلق ہوا تھا۔ ایک بھاری صدمہ پہنچا ہے۔ آپ نے سماج کی خاطر بہت کچھ مصیبتیں جھیلیں تھیں۔ آپ کا سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ آپ چار یتیم بچے جنکی عمر ۱۰ یا ۱۱ سال کے اندر ہے۔ اور بوڑھی والدہ اور بیوہ عورت کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ آپکی عمر قریباً ۴۰ برس یا ۴۰ سال کی ہوگی۔ اپنے باپ کے گھر میں اکیلے بیٹے تھے۔ ایشور سے پرارتھنا ہے کہ وہ انکی روح کو شانتی عطا فرما دیں۔ اور انکے پس ماندگان کو صبر و شکیبائی بخشیں۔ "

آپکا نیازمند

گردہاری لال از ملتان

ضروری نوٹس

آریہ سماجوں کی سیوا میں

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے ویدک آشرم دیا کہہ شالا واقعہ جالندھر میں اب کسی ودیارتھی کی گنجائش سبھا کے خرچ پر نہیں ہے۔ اس لئے جو دھرم کے پریمی کہ اپنے خرچ پر پڑھنا چاہیں۔ وے آنے کا وچار کریں۔ پرتی ندہی سبھا کے خرچ پر آنے کا خیال اخیر نومبر ۱۸۹۶ء تک چھوڑ دیں۔ مثلاً دیں بعض آریہ سماجوں کے منتری مجھ سے خط و کتابت کئے بنا پڑھنے والوں کو بھیج دیتے ہیں۔ نتیجہ جسکا اکثر اوقات یہہ ہوا ہے کہ مجھے اپنی گرہ سے خرچ دیکر انہیں واپس کرنا پڑا۔ آیندہ کے لئے میں آریہ سماجوں کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ اگر کوئی ودیارتھی مجھ سے خط و کتابت کئے بغیر بھیج دیا گیا۔ تو میں ہرگز اُسکا خرچ واپسی دینے کے لئے طیار نہیں ہوں اور سبھا کے کوش میں تو اسکے لئے کوئی گنجایش ہی نہیں ہے۔

المشتہر

منشی رام پردہان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب و ادہشٹاتا ویدک آشرم جالندھر

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے

پنڈت لیکھرام جی جواب دیں

میں نے ثبوت تناسخ کو دیکھا جس میں یہ عبارت صفحہ ۲۶ پر لکھی ہوئی تھی۔ دو زندہ آدمیوں کا آپس میں روح تبدیل ہو گیا میری سمجھ میں یہہ بات نہیں آئی۔ اس واسطے پرارتھنا ہے۔ کہ براہ نوازش اسبات کا جواب عنایت فرما دیں۔

(۱) اس کتاب سے پہلے ہماری مذہبی کتابوں میں کہیں اس قسم کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی سوامی صاحب نے اسکے واسطے کوئی تصدیق کی ہے۔

(دوم) کیا یہہ ایک ہی ملک میں صرف

دو ہی آدمیوں کے ساتھ ہوا۔ دوسرے ملکوں میں کیونکر نہیں ہوا۔

(۳) سوم انسانوں کے پیچھے تناسخ بذریعہ الہ ہوتا ہے۔ ماسوائے اسکے قانون قدرت کے برخلاف ہونا لازم ہے۔

(۴) چہارم۔ ایک کا بے علم ہونا۔ دوسرے کا عالم ہونا۔ یہ بھی ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ جب لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ تو پرورش پاکر بہت سی تعلیم پانے سے عالم ہوتا ہے۔

میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اسواسطے میری شکوک رفع کریں۔ جواب بذریعہ اخبار ہستہ دہرم پرچارک عنایت ہو۔

راقم
رامچندر از جھول

تیسرا واشکوتسب آریہ سماج چندوسی

جیسا کہ مشتہر کیا گیا تھا۔ ۲۲-۲۳-۲۴ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء کو باوجود پورانکوں کی سخت مخالفت کی آریہ سماج چندوسی کا تیسرا سالانہ جلسہ پرماتما کی کرپا اور سہایتا سے بڑی دہوم دہام اور کامیابی کے ساتھ نرہگن سماپت ہوا استھان جلسہ اس دفعہ خاصکر بہت ہی عمدہ موقعہ پر کیلے کے تھمل اور پھول پتوں سے بہت خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ چاروں طرف سبزی و پھول پتوں سے سجے ہوئے دروازے درمیان میں یگیہ شالا اور موقعہ مناسب پر ویدمنتروں اور نصیحت آمیز شلوک سنسکرت ہندی انگریزی فارسی واسطہ زبانی میں رنگ برنگ تختوں پر لکھے ہوئے خوب ہی شوبہا دے رہے تھے

آریہ پرشوں نے اپنے سالانہ وارشک یگیہ کے لیے منڈپ تیار کرنے میں کوئی آٹھ روز پیشتر بڑے پریم اور اتساہ سے کام کیا تھا گو پورانکوں نے جہاں کہیں ہم نے سالانہ جلسہ کے اشتہار لگائے۔ پھاڑ ڈالے۔ مگر خود منڈپ ایک ایسا بڑا اشتہار تھا۔ جس نے کئی روز پیشتر تمام شہر میں جلسہ کی دہوم مچا دی تھی۔

اول روز پراتہ کال سے ۹ بجے تک اگنی ہوتر ہوا جسمیں آئے گئے آریہ پرش ست سوست وید منتر او چارن کرتے جاتے تھے۔ اسکے پیچھے تین بھجن منڈلیاں اخلاق سدہارنے۔ پرمیشر پریم و پربہو بھگتی بڑہانے اور دہرم بھاو پیدا کرنے والے بھجن گا رہی کر لی جاتی تھیں۔ ٹہیک ۹ بجے ہون آرمبھ ہوا۔ جو پنڈت بہومترشرما۔ پنڈت گنپتی شرما۔ پنڈت بھیم سین جی اور پنڈت نند کشور نے کرایا۔ اسکے بعد پنڈت بھیم سین جی نے ہون کے فوائد پر ایک مختصر ویاکھیان دیا۔ اور بھجن ہو کر صبح کا جلسہ ختم ہوا۔

بعد دوپہر کاروائی ٹہیک چار بجے شروع ہوئی۔ پہلے بھجن ہوتے رہے۔ پھر پنڈت بہومترشرما۔ بدری دت جی نے کھڑے ہو کر چند وید منتر پڑہے۔ جنکی پنڈت بہومتر شرما نے ویاکھیا کی۔ اسکے بعد پنڈت بہومتر شرما جی نے براہ درا دیا پر۔ پنڈت گنپتی شرما نے دہرم وشے پر۔ پنڈت نند کشور جی نے استری شکشا پر۔ اور بابو بدری پرشاد صاحب وکیل نے دیش بھگتی پر بہت عمدہ مدلل اور موثر ویاکھیان دیئے۔ پنڈت گنپتی جی نے ایسی سبھیتا کے ساتھ میٹھی بانی میں

یکجہتی اور پرانوں کے بل سے دیگر مت والوں کا انتا و لکچر میں کھنڈن کیا۔ جو بہت موثر تھا۔ اور کسی کو ناگوار نہیں گذرا۔ پنڈت ماں بہومتر و نند کشور جی کے ویاکھیان بھی قابل تعریف تھے۔ اخیر میں منتری جی سماج نے ایک مختصر مگر زوردار سپیچ دی۔ اور بڑے زور سے تمام مت والوں کو خاصکر دہرم سبھا کے پنڈتوں کو شاستر ارتہہ کے واسطے چیلنج دیا۔ اسروز پریسیڈنٹ جلسہ ہوبج رتن صاحب رئیس مرادآباد تھے۔

کارروائی ۲۳ مارچ بوقت صبح دوسرے روز صبح کی کارروائی ۹ بجے کے تہوڑی دیر بعد شروع ہوئی۔ بابو جوالا پرشاد صاحب ایم اے اس جلسہ کے پریسیڈنٹ تجویز ہوئے چند بھجن ہوجانے کے بعد پریسیڈنٹ صاحب نے باواز بلند کہا۔ کہ اب دہرم چرچا کا وقت ہے۔ اور اول پورانکوں کو دو دیگر مت والوں کو جو آریہ سماج کے ممبر نہیں سوال کرنے کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ مگر جب بارہا پکار پکار کر کہنے پر بھی کسی صاحب نے کوئی پرشن نہ کیا۔ تو آریہ پرشوں کو پرشن کرنے کی اجازت دیگئی۔ چنانچہ لالہ دوری لال صاحب بابو لچھمن پرشاد صاحب بابو برج رتن صاحبان نے مختلف پرشن کئے۔ جنکا بہومترشرما و گنپتی شرما جی نے سمادہان کیا۔ آخر میں۔ ایک شخص بابو رام سرن نے جو سماج کا ممبر نہیں یہہ پرشن کیا۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۳۰ پر لکھا ہے۔ کہ شودر کو منتر بھاگ چھوڑ کر پڑہنا چاہیئے اور صفحہ ۹۴ پر تحریر ہے۔ کہ سب وید پڑہنے کا شودر کو ادہکار ہے۔ یہہ پرسپر وروده کیوں ہے

اسکا جواب پنڈت گنپتی شرما جی نے دیا اور دونوں موقعوں کی عبارت پڑھکر سنائی اور بیان کیا۔ کہ یہہ اختلاف نہیں صفحہ ۳۹ پر مختلف آچاریوں کی رائے درج ہے۔ اور صفحہ ۴۰ پر دید کی آگیا لکھی ہے۔ بابو رام نے اسکو قبول کیا۔ اور دہرم ہیر جالندہر ہو کر پنڈت گنپتی جی کا ایشور وشے پر ویاکھیان ہوا۔ باوجودیکہ مضمون بڑا گوڑھ تھا لیکن پنڈت جی نے ایسی عمدگی کے ساتھ اسکو بیان کیا۔ کہ ہر چھوٹے بڑے کی سمجھ میں آگیا۔ اور بڑے مضبوط دلایل کے ساتھ تمام قسم کے ناستکوں کے اعتراضوں کے جو ایشور کی ہستی کے بارہ میں وہ پیش کیا کرتے ہیں۔ تردید کی۔ بعد دوپہر دو بجے سے قریبًا چار بجے تک سنگ کیرتن ہو کر اول پنڈت بدری دت جی کا اس مضمون پر لیکچر ہوا۔ کہ آریہ سماج کیا ہے۔ اس ضمن میں پنڈت جی نے ان تمام الزاموں کی تردید کی جو پورانک لوگ آریوں پر لگایا کرتے ہیں۔ اسکے بعد پنڈت ہومتر شرما جی کا یگیہ پر ویاکھیان ہوا۔ جسمیں انہوں نے اگنی ہوتر کے فوائد۔ لوز میدہ۔ گومیدہ۔ اجامیدہ اور اشومیدہ یگیوں کے پورانک اور ویدک معنے بہت تشریح کے ساتھ بیان فرمائے اسکے بعد منتری سماج نے سالانہ رپورٹ پڑھکر سنائی۔ جسسے معلوم ہوتا تھا۔ کہ برابر سال بھر چندوسی میں دیو آسر سنگرام ہوتا رہا۔ پورانکوں نے سبھائیں کرکے ہر طریقہ جائز و ناجائز سے آریوں کو تنگ کیا۔ اور بنیت اتیاچار کئے برادری سے خارج کیا جہوٹے فوجداری مقدمے بنائے۔ آریوں کی دوکانوں

سے مال خریدنا بند کیا۔ برہمن جنکھو نے قسم کھائی۔ کہ اگر کوئی آریہ بیمار ہوئے۔ تو علاج نہ کرینگے۔ حجاموں کہاروں وغیرہ کو ہدایت ہوئی۔ کہ ہماری خدمت کرنا ترک کر دیں۔ ہر روز بازاروں گلی کوچوں میں ہمیں گالیاں دیتے رہے۔ غرضیکہ جسقدر ہو سکا آریوں کو دہرم سے پتت کرنے اور آریہ سماج توڑنے کے واسطے یتن کئے گئے۔ مگر پرماتما کی کرپا اور ستیہ کے بل سے آریہ پرتنیدھی سب تکلیفات و مصائب بہ چہ نقصان برداشت کئے۔ برادری والوں۔ رشتہ داروں۔ دوستوں آشناؤں سبکو چھوڑا۔ مگر دھرم کو نہیں چھوڑا رپورٹ ختم ہونے کے بعد لالہ جوالا پرشاد صاحب ایم اے نے اس مضمون پر کہ آریہ سماج کا ہندوؤں سے کیا تعلق ہے۔ اور کہ آریہ سماج نے کیا کیا پرا پکار کئے ہیں ایک بڑا موثر اور مشہور ویاکھیان دیا۔ آخر میں لالہ جیون مل سکتر یری سماج نے ان تمام الزاموں و بہتانوں کی جو پوجاری پروہتوں اور انکے سرگرم چیلوں نے گزشتہ سال کے اندر آریہ سماج اور اسکے سبھاسدوں پر لگائے تھے۔ تردید کی۔ اور حاضرین جلسہ کی خدمت میں جنکی تعداد اسوقت قریبًا ۲۰۰۰ تھی۔ بڑی زور دار اپیل کی۔ کہ وہ خود غرضوں کی بات پر اعتبار نہ کریں بلکہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں اپنے کانوں سے سنیں۔ اور بدھی سے وچاریں۔ اسکے بعد جو ست ہوا اسکو گرہن کریں۔ اور جو است ہو اسکو تیاگیں۔ سری مہارانی وکٹوریا اور پریزیڈنٹ صاحب کا شکریہ ادا ہوکر جلسہ برخاست ہوا۔

پولیس کا انتظام قابل تعریف تھا۔
ہمارے جلسہ کو بے رونق کرنے کیواسطے دہرم سبھا نے انہیں دنوں ۲۲-۲۳ مارچ کو اپنا جلسہ کیا۔ اور سبھا کرکے ریزولیوشن پاس کیا۔ اور گھر گھر کہتے پھرے کہ آریہ سماج کے جلسہ میں کوئی نہ جاوے۔ اور اگر کوئی جاویگا۔ تو پانچ روپیہ جرمانہ اور چہ ماہ کے واسطے برادری سے خارج کیا جاویگا۔ باوجود اسقدر سختی کے ہمارے منڈپ میں قریبًا ۵۰۰ کی حاضری ہوتی رہی۔ اور اگر ان گمرد سال آدمیوں کو بھی گنا جاوے جو برادری کے خوف سے اندر نہیں آتے مگر باہر کھڑے یا چار پائیوں پر بیٹھے دیکھتے رہے تو تعداد بعض اوقات قریبًا آٹھ سو تک ہو جاتی تھی۔ قریبًا ڈیڑہ سو کے آریہ بھائی بیرونجات سے تشریف لائے جنمیں کہ باجہ چیت سنگہ صاحب سی آئی ای آنریری مجسٹریٹ شام سندر صاحب ساہو بیج رتن صاحب مراد آباد۔ کنور سردار سنگہ صاحب رئیس بریلی لالہ جوالا پرشاد صاحب ایم اے۔ بابو لیلا پرشاد صاحب وکیل بریلی۔ و پنڈت ہومتر صاحب بھی تھے۔ غرضیکہ پرماتما کی انوگرہ۔ ستیہ کے بل اور انگریزی راج کی برکت سے یہ سالانہ دہرم یگیہ نہایت ایک غیر معمولی کامیابی کے ساتھ سمپورن ہوا۔ جسکی کبھی ہرگز امید نہ تھی۔

دہرم سبھا کا جلسہ

دہرم سبھا کے جلسہ میں جو خاص اس غرض سے کیا گیا تھا۔ کہ آریہ سماج کے جلسہ میں لوگ نہ جاویں۔ حسب معمول آریوں کو گالیاں دی گئیں۔ اور مہرشی دیانند کے نام کے ساتھ گستاخانہ

ارتھ بنا کر انکی توہین کیگئی - اور ستیارتھ پرکاش جو اول مرتبہ چھپی تھیں - اور جسکی نسبت مہرشی دیانند جی نے اشتہار بھی دیدیا تھا - کہ وہ چھاپہ خانہ والوں کی شرارت سے غلط چھپی ہے - اسکو لیکر انکی بعض تحریرات کی تردید کیگئی - پنڈت گوکل پرشاد ہفت زبان نے انجیل کے ذریعہ اور قرآن شریف وغیرہ سے مورتی پوجا اور اوتار سیادہ کرکے ثابت کیا - کہ کل دنیا مورتی پوجک ہے - ایک پنڈت نے شرادھ کے بارہ میں فرمایا کہ آریہ لوگ برہمنوں کے پیٹ کو لیٹر بکس کہتے ہیں - مگر پیٹ لیٹر بکس نہیں - بلکہ تار کا دفتر ہے - اور جیسے تار کی ٹکٹ کرنے سے سیکڑوں کوس خبر پہونچ جاتی ہے - اسی طرح سے برہمن کے پیٹ میں ٹکٹ ہونے سے کھانا پتروں کو پہونچ جاتا ہے - ایک پنڈت صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ جیسے پوسٹ ماسٹر کو روپیہ دینے سے بذریعہ منی آرڈر جسکو جہاں چاہو - روپیہ پہنچتا ہے - ایسے ہی برہمنوں کو دان دینے سے پتروں کو اور لگے جنموں میں اپنے آپ کو ملجاتا ہے - ناظرین ذرا ان دلائل پر غور فرماویں - مگر جیسے ہی دیاکھیان داتا دیسے ہی شروتا - پرنتو کر کسی کو اجازت نہیں تھی - ورنہ ہم یہ تو ضرور پوچھتے کہ منی آرڈر کے ذریعے بھیجے ہوئے روپیہ کی رسید آجاتی ہے اور تار کا بھی جواب آجاتا ہے - تو رسید آسکتی ہے اسی طرح پتروں سے برہمنوں کو دیئے ہوئے روپیہ اور بھوجن کی رسید برہمنوں کو ضرور دینی چاہئیے -

ایک پنڈت گوبند رام شاستری نے اپنے دیاکھیان میں ثابت کیا کہ بہاگوت پریتس ایک ہی ہیں - اور ایک ہی کے تین نام بھی ہیں - دوسرے پنڈت صاحب شاستری نے فوراً کھڑے ہوکر اسکی تردید کی کہ وشنو سب سے بزرگ ہیں - اور سب انکی بیٹی ہی مانتے ہیں - وغیرہ وغیرہ - اور پہلے پنڈت صاحب کو شاستر ارتھ کیواسطے چیلنج دیا - اگر شاستر ارتھ ہوتا تو بہت آنند آتا - مگر ہوا نہیں - آریہ سماج کے بیچ سے بیچ ہی بیچ بات دب گئی - الرقم

آپکا تابعدار جیون لال سکریٹری
آریہ سماج جنڈیسی

ایک یاترا دھرم پرچار

۹ - اپریل کی شام کو پنجاب دفتر کے لاہور نگر سے اگنی رتھ پر پشاور جانے کے لئے سوار ہوا - رات بھر رتھ میں ہی کبھی سوئے کبھی جاگتے گذری - صبح کو پرایت ہوتا ہوا - ۱۰ اپریل کی پرات کال اٹک کی مہاندی اٹھن کرتے ہوئے دیکھ کے بعد سرحدی نگر کے رتھ دھام (ریلوے سٹیشن) پر جا پہونچا - اوتساہی بھائی لالہ شو سہائے جی تھانیدار آریہ سماج کے آئے ہوئے تھے - سے سیتارام اوپسہت تھے - ان کے ساتھ اسٹیشن سے آسن لگا سماج مندر کے جاکر درشن کئے - سجن دھرم پرشاد کے ریٹائرڈ اسسٹنٹ رام جی اور منتری سے ملاقات ہی پریم پورک بات چیت ہوئی - سماج کا مندر فراخ اور شاندار بنا ہوا ہے - آدیشک کا بیان سے ثابت کرتے ہیں - آریہ سماج کے ڈاکٹر سیتارام جی کے مکان پر گیا - جہاں کہ وہ اوپسہت تھے - اسی بازار میں پرسدہ آریہ سجن لالہ موہن چند جی لا ہوری کا مکان ہے - مکان پر انکے درشن ہوئے - انہوں نے گفتگو میں بیٹھے وید پرچار فنڈ کے اوپدیش اور پرتی ندھی سبھا کے کام کا ذکر کیا - جسکو سنکر مہاشہ جی نے پرنتا پورک وید پرچار کے کام سے اپنی ہمدردی کا اظہار کیا - لالہ موہن چند جی کو دویا نند پنڈت گورودت جی کے خاص شش ہونے کا فخر حاصل ہے - ان سے وداع ہوکر ڈاکٹر کاشی رام جی کے درشن کئے اور شیداللہ ہو گئے - ڈاکٹر جی بڑے اوتساہی اور دھرم ویر ہیں - اسکے پشچات میں سماج مندر کو واپس آیا - جہاں فاضل اوتساہی سجن بابو سرجن لال جی کے درشن ہوئے - بابو جی کو عیسائی مت کے اندولن کی خاص لگن ہے - انکے گھر کتب خانہ میں کئی بیش قیمت انگریزی کی پستکیں بھی موجود ہیں - بابو جی بڑے ہنس مکھ اور دھرم ویر دیش بھگت ہوتے ہیں - چھاؤنی میں بابو بالم جی کے بھی درشن کئے - بابو جی سماج کے پردھان اور گمبھیر سبھاسدوں میں سے ہیں - انکا آریہ بھاؤ دیکھنے میں پرشنسنیہ ہے - شام کو سماج کے یوگیہ پردھان بابو گنجو لال جی آپ پردھان - بابو شیو دیال داس جی ہونہار منتری لالہ دھنی رام جی اور سبھا لالہ جیون رام جی کے درشن ہوئے - ڈاکٹر سیتارام جی سے یہی لا جیکہ مگر کیرتن میں شامل ہو سکے - دھرم ڈاکٹر جی کے نام سے کون واقف نہیں ہے - ڈاکٹر جی نربل دکھائی دیتے - اور بھی دھرم شردھا سیتھان ہیں پرانہ یام ابھیاس کے لئے جایا کرتے ہیں - ڈاکٹر جی نے اپنے قلم سے کہا کہ پرانایام ابھیاس ہی ایک نہیں اوشدھی ہے اور دھنوؤں میں انکا کیرتن رہتا ہے - سادے بیر ہی ایک آج کے اتساہی سجن پنڈت موہن چند جی اور لالہ ... جی اور سبھی سے جنکے درشنوں سے آنند ہوا - دولو جی جو ایک کا سدا ہیں پریم کے ... [illegible]

لالہ لاہور چند کے تازہ ... بھگتوں نے جو کہ
انہوں نے ستریوں کے لیے سچ میں خوب
سماں باندھا۔ راستے میں کئی مقام پر نیم وحشی
پٹھانوں کو ہرن کی طرح ... کے لیے گردن
اٹھائے ہوئے دیکھا۔ بابو ہیرا لال سکول ماسٹر اور
اُنکے انجمن کی بھجن منڈلی نے نگرکیرتن کی رونق
کو دوبالا کر دیا۔ لالہ ایشور رام جی اور لالہ کرشن چند جی
نے نہایت پریم اور اتساہ سے بھجن گانے میں
حصہ لیا۔ ۱۱ اپریل بیساکھی کا دن تھا۔ سماج مندر
میں ہون ہوا۔ لالہ کرپارام سبھاسد کے پتر کا منڈن
سنسکار تھا۔ اس کے گرہ پر لاہور نو آئی پنڈت شنکرانند
اور لالہ سیتا چند کے مدھر بھجنوں نے آنند کر دیا۔
پنڈت دولترام جی تھا پنڈت دیوی دیال جی نے
سنسکار کرایا۔ اس موقعہ پر مختلف فنڈوں کو دان دیا۔
المپت مہاشیوں کو پریم ... دیا گیا۔ چند
رام بھگت بی اے۔ منشی لالہ کانشی رام جو کہ ایک
فصیح لکچرار اور لنڈی سماج کے انتھک
منتری ہیں۔ اسوقت شریک ہو گئے تھے۔ دوپہر
کو پنڈت دولت رام نے ایک منوہر اپدیش
دیا جس کے بعد پنڈت رام بھگت جی نے ایک فصاحت
اور پرجوش تقریر کی جسکو پٹھان بھی سنتے
ویدپرچار فنڈ کا شروع کیا۔ شام کو آرتی ہونے
بیساکھی کے اس پہان پرچار کی کارروائی کو
سماپت کیا۔ دوسرے دن اتوار کے روز بھجن
کے بعد پنڈت دولترام جی کا اپدیش ہوا جس کے
بعد دوپہر تک دھرم چرچا ہو کر سماج کی کارروائی
ختم ہوئی۔ اسی قدر ڈاکٹر کانشی رام جی نے
ایک بالک کا یگوپویت سنسکار کرایا تھا۔ اور
اس ہم سب ... مہاشیوں کے آگے گرہ پر
ضیافت کھانے گئے۔
دوپہر کو پرچار کی ... سوامی ...

پنڈت دیوی دیال جی منڈلی پرچارک نے ایک
اُتم ویاکھیان جو کہ دراصل ... منوہر تھا کیا
پورت کیا جس میں ستری شکشا آدی کا ورنن
کرتے ہوئے ان منو شلوکوں کا بھی ذکر کیا جنکا
حوالہ ... مذکور میں آئے ہیں۔ پھر پنڈت رام بھگت
جی نے ایک منوہر ویاکھیان میں آریہ ستان کی
دردشا کے کارن بھی پرکاش ڈالتے ہوئے جسکو بعد
میں ایک ویاکھیان دیا۔ جو اس پرشن کے اوپر
تھا کہ سوراجیہ کیسے ہو سکتا ہے۔
۲۲ سو (تین سو بالغین) بمعیت آنند وید پرچارنی
... کی سبھا میں اکٹر ہوئے اور ایک اُتم کتب
... کے لیے بابو سرجن مل کی طرف سے بھینٹ
ہوئی پچاس کے قریب وعدہ بھی اس فنڈ
کی سبھا میں ہوا تین سو روپیہ کے قریب
نقد اور وعدہ ویدک کالج کی سبھا میں جو چند
مہاشیوں نے اکٹر کیا یا لکھایا تھا اسکی سوچنا
پردھان جی نے حاضرین کو دیتے ہوئے اس
بیساکھی پرچار کی کامیابی کا ذکر کیا۔ جس کے
بعد اپ شاستری جی نے اسکی تائید نہ کر کے
کارروائی کو سماپت کیا۔ لالہ بالمکند صاحب ...
نے وید پرچار فنڈ کو سہایتا معقول دی۔ لالہ
صاحب دھرم کارجوں میں دریا دلی سے مدد
دینے کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ ایسے
سجنوں کا دم غنیمت ہے۔ باقی آئندہ

آتمارام حال مقیم لاہور

آریہ سماج خبریں

آریہ سماج پشاور نے بیساکھی کے موقعہ پر
خاص طور پر ویدک دھرم کا پرچار ...

کر دیا۔ لالہ آتمارام جی ... ستری ... پرچار ...
پنجاب۔ پنڈت رام بھگت جی بی اے۔ پنڈت ...
اور پنڈت دولت رام اُپدیشکان نے ...
ویاکھیان دیئے ... سو روپیہ وید پرچار فنڈ
کے لیے جمع ہوا۔

برہمچاری نتیانند جی اور سوامی
وشیشورانند جی خاص مشکلات کے باعث نیپال
دیش میں پرچار کے لیے نہیں جا سکے۔ غالباً سوامی
جی و برہمچاری جی پنجاب دیش میں پرچار کے
لیے آوینگے۔

کلکتہ کے سماج مندر کی عمارت کے لیے
سوامی وشیشورانند اور برہمچاری نتیانند
جی کی کوششوں سے روپیہ اکٹھا ہوا ہے
راجہ ... نارائن سنگھ جی نے ایک ہزار روپیہ اور
مہرشی دیوندر ناتھ ٹھاکر نے ایک ہزار روپیہ
یکمشت دیا ہے۔ ایشور کی کرپا سے بھارت
ورش کی راجدھانی میں جلد آریہ سماج کا ...
کی امید ہے۔

جمنا پرشاد آریہ سکول کی دو طالبات نے
جو وظیفہ جات حاصل کئے انہیں سے ایک نے
تین روپیہ ماہوار اور ایک نے چار روپیہ ماہوار
موضع کلاس پور تحصیل ... میں ایک
نیا آریہ سماج قائم ہونیکی امید ہے۔

محلہ ... آریہ سماج کا حسب ذیل انتخاب ہوا
بھائی موتا سنگھ پردھان۔ لالہ جواہر لال منتری
لالہ رادھا کشن خزانچی۔ لالہ ... رام پستکادھیکش۔

مردان آریہ سماج جو کہ کچھ عرصہ سے معطل
ہو رہا تھا۔ پنڈت دیوی دیال جی کے اپدیشوں
سے پھر سرسبز ہو گیا۔ یہاں ...
آریہ سماج کی امداد میں ...
... رہی ہے۔

لالہ کیسر داس جی کی سبھا پتا سے کہیا نہ
آریہ سماج کے ممبروں نے ندی کے کنارہ پہ
بتقریب بیاہ کے ہی ہون ہوا کیا۔

گوروالہ ضلع ڈیرہ اسمعیل خاں میں ۱۰ اپریل ۱۸۹۶ء
کو لالہ جسونت رائے جی کی شادی ویدک رسم سے ہوئی
لڑکے کی طرف سے مبلغ [illegible] روپیہ اور کنیا کی طرف
سے [illegible] روپیہ مختلف فنڈوں کی امداد میں دان
ہوئے۔ اس موقعہ پر لالہ موہن داس اور لالہ
بسی داس جی نے ایک ایک روپیہ وید پرچار
فنڈ میں دان دیا۔

آریہ پترکوں کی کوششوں سے امرت سر
آریہ [illegible] کلب اب دن بدن ترقی
پکڑتی جاتی ہے۔

گھالکو والہ آریہ سماج کا بتفصیل ذیل
انتخاب ہوا۔ سردار بشن سنگھ صاحب پردہان
پنڈت بشیر چند منتری۔ چودہری گنڈا سنگھ
کوشادھکش۔ پنڈت سروپ ناتھ [illegible]
پستکادھکش۔ مسٹر گوپال داس [illegible]
[illegible] ہرنام سنگھ [illegible] چودہری
[illegible] سنگھ ممبران انترنگ سبھا چند یوم ہوئے
کہ [illegible] میں لالہ [illegible] داس اور [illegible]
[illegible] لالہ [illegible] داس ممبر آریہ سماج [illegible]
اور [illegible] جی نے بتقریب میلہ بیساکھی
[illegible] لال سنگھ پر خوب آریہ دہرم کا پرچار
کیا۔

ہری گوبند پور آریہ سماج کے ممبروں نے
بتقریب میلہ [illegible] دریا کے [illegible] وید دہرم
کا پرچار کیا۔ اور تقریباً ۱۰ روپیہ کے ٹریکٹ
مفت تقسیم کئے۔ [illegible] ان کے ممبر
کا [illegible] ہوا۔

تازہ خبریں اور رائیں

مسٹر پنڈت بشمبر ناتھ صاحب وکیل الہ آباد
ہائی کورٹ نواب گورنر جنرل ہند کی کونسل کے
ممبر مقرر ہوئے ہیں۔

بمبئی میں بھی حال میں ہی ایک اور [illegible]
بلوہ ہندو جاتیوں کے درمیان ہوا۔

۱۸۹۵ء میں صرف انگلستان کی عیسائی
سوسائیٹیوں نے انجیل کے پھیلانے کے کام
میں انگلستان سے باہر تیرہ لاکھ [illegible] پونڈ
خرچ جو کہ [illegible] کروڑ سے زیادہ روپیہ
کے مساوی ہوتا ہے۔ اور ویدک دھرم کی اشاعت
کے لئے پنجاب میں چالیس پچاس ہزار روپیہ
سالانہ جمع کرنا لوگوں کو مشکل معلوم ہوتا ہے۔
وجہ یہ ہے کہ ابھی ہمارے لوگوں نے
فرائض کو سمجھا نہیں ہے۔

تازہ حال کے امریکن واقعہ دوں کی [illegible]
زیادہ تر مضبوط ہوتی جاتی ہے۔ کہ ہر ایک
کھانے کی چیز میں ضرورت کے موافق قدرت نے
نمک رکھدیا ہے۔ پس نمک کا استعمال کرنا ان
میں بوجہ عادت کے ہے نہ کہ بوجہ ضرورت۔

ہمعصر [illegible] لاہور نے [illegible] (لنک
امریکہ) کے اخبار سے [illegible] خبر سے کچھ انتخاب
پیش کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بابو
پرتاب چندر مجمدار صاحب کو پرچار کی مدد میں
امریکہ کے عیسائیوں سے [illegible] ملتی تھی۔
میں بابو صاحب موصوف کا خط چھپا ہے۔ جس
میں انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ لاہور میں انہوں نے
ایک برہمو سماج کا مشن قائم کیا ہے۔ اور اسکی

کامیابی کے لئے ایک بورڈنگ ہاؤس اسپنگ
روم کھولدیا ہے۔ اور ایک کالج کھولنے کا ارادہ
ہے۔ کیا یہ حقیقت یونین اکاڈمی جو کالج
بنتی جیگی۔ برہمو مومنٹ سے ؟

لوکل

پچھلے اتوار کو حسب معمول سے ایک گھنٹہ پہلے
کارروائی شروع ہوگئی۔ کیونکہ اسی وقت پیتا ہے
کارروائی کے پیچھے پاٹھ شالا کی کنیاؤں کو انعام
تقسیم ہونا تھا۔ پہر دلت صاحب لالہ منشی رام جی
نے پراتھنا کی اور بعد ایک موثر سرمن دیا۔ جس
میں پردہان جی نے بتلایا کہ جیسے جیب [illegible] دشواس
ترک کی دو کشتیاں ایک جگہ نہ ملیں کام نہیں
ہو سکتا اور جیسی شکش زندگی کا اصلی آنند دیا
سکہہ اور پیدا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح [illegible]
میں ترک شکتی اپنی پر بنا دکھاتی ہے۔ سو یہی
ستری جاتی میں وشواس کا [illegible]
ہوا ہے۔ دیسکا ستری اور پرش جاتی کا [illegible]
اسکول سنبدہ ہو کر یہی شادی کو پہر بت ہوتا ہے
اس وکیہ ساگر کو سرنگ دام بنا سکتا ہے۔ [illegible]
اسکے بعد پردہان صاحب لالہ منشی رام جی نے
رائے ایسر چند صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
نال کو انعام کے جلسہ کا پردہان مقرر ہونے کے
لیئے تجویز کی اور اس سے پہلے پردہان جی نے
رائے صاحب کا کنیاؤں کی تعلیم کے لئے سہایتا
جتلایا اور پبلک پر ظاہر کیا کہ رائے صاحب صرف
زبانی ہمدردی ہی نہیں کرتے۔ بلکہ پریکٹیکل کر کے
دکھاتے ہیں۔ سو لالہ رام کرشن جی نے اس تجویز کی
تائید کی اور انعام تقسیم ہونے سے پہلے بہت
مبارک ہے کہ تقسیم انعام سے پہلے کنیاؤں نے
چند ایک کہانیاں دکھائیں جسکا مطلب [illegible]

نے پبلک پر ظاہر کیا۔ ان تجاویز میں لالہ دیوراج جی کا خاص طور پر پبلک کو ممنون ہونا چاہئیے۔ تیسرے نقریبا ۸ سالہ لڑکی نے آریہ سماج کے نیم سالانہ سنکاشٹ جیپر ڈاکٹر گنگا رام صاحب جو کہ جالندھر سے یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ایک روپیہ اس کنیا کو انعام دیا۔ انعام کے بعد لالہ دیوراج جی نے رپورٹ پڑھکر سنائی اور بعد ازاں پردھان جی نے پریذیڈنٹ جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی جتلایا کہ پبلک کے آریہ سماج ممنون ہیں جو کہ جلسہ میں شامل ہو کر بالکاؤں کی اصلی حالت کا اندازہ کرتے ہیں اور انکو اصلی پیرائیہ میں دیکھتے ہیں۔ شکریہ کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا۔

آتوار کو صبح کے وقت لالہ بھیو رام صاحب بی اے کے مکان کی چھٹی تھی اور لالہ صاحب نے آریہ سماج کے سبھاسدوں تھا دید کہ آشرم کے ودیارتھیوں کو بھوجن دیا۔ بھوجن خاص تعریف کے لائق تھا۔ یہ صرف لالہ بھیو رام جی ہی ہمت کا نتیجہ تھا کہ انکے والد نے باوجود آریہ سماجی ہونے کے ویدک ریتی سے سنسکار کرایا۔

شوک تھا ہرش سے پرکاشت کیا جاتا ہے کہ بیچ سنیچروار کو پنڈت شیو نرائن صاحب وکیل کے گھر چوری تقریبا دس ہزار کی ہو گئی۔ پرنتو ایشور دیا سے یہاں ہو کہ اس کنیا کے بیاہ کیا ہے جسکا تھوڑے دنوں کو وواہ ہونا تھا چوری کا بہت سا حصہ مل گیا۔ وہاں کے کنیا مہا ودیالیہ میں جی دیا کیا کرتے ہیں۔ بیچ بدھ وار کو پنڈت کچھ چند جی نے ایک نہایت موثر لکچر آریہ سماج کی طرف سے چوک سوداں میں دیا۔

آج کل برہمچاری ٹھاکر داس ودیارتھی ویدک آشرم ضلع میں پرچار کر رہے ہیں۔ آج کل برہمچاری جی نکودر تحصیل میں پرچار کر رہے ہیں۔

امید ہے کہ وہ وواہ اسی طرح سے پڑھایا کرینگے۔

تم سا پنڈت شکلا کو لالہ بھگت رام سوہندی کے سپتر کا مشن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ آخر تقریبا سبھی سب آریہ سبھاسد موجود تھے۔

شوک سے پرکاشت کیا جاتا ہے کہ بنگوارہ کے بستی میں ایک جنیت چوروں نے لوٹ لی اور اسی دن شہر ماحول میں ایک چوری ہوئی۔

دو وایہ ہائی سکول جالندھر میں ۴۰۰ کے قریب طالب علم درج رجسٹر ہو گئے ہیں۔ لالہ ہمدا داس طالب علم کو بڑے پریم اور محبت سے پڑھاتے ہیں۔ طالب علم انکے سلوک سے بہایت خوش نظر آتے ہیں۔ سکول کے وقت کے بعد دوپہر کو بھی لالہ صاحب آٹھویں اور دسویں جماعت کی سکول میں دوبارہ بلاکر پڑھاتے ہیں۔ بورڈنگ ہاؤس میں بھی طلبا کو تعلیم دیتے ہیں۔ لالہ جی نے داسی کے گشاہ سے بورڈنگ ہاؤس میں بھی ہون کا سندھیا کرنا۔ بدار پتھا کرنا جاری ہو گیا ہے۔ صبح شام کو طلبا اشنان ہو کر بڑے پریم سے پاٹھ کرنے لگا تے ہیں۔ پھر پرارتھنا کرائی جاتی ہے۔ پھر کچھ سندھیا سکھلائی جاتی ہے۔ آشا ہے کہ بورڈنگ ہاؤس نہ صرف سکول کی تعلیم کے لحاظ سے مفید ہوگا۔ بلکہ طلبا کے سدھار نے اور نیک چلن بنانے کے لئے بڑا مفید ہوگا۔ بورڈران کی تعداد ۸۰ سے بڑھ گئی ہے۔ اگلا مکان پر ہو گیا ہے۔ ایک اور مکان ساتھ کرایہ پر لیا گیا ہے جو وہ بھی جلد پر جاویگا۔ دو وایہ ہائی سکول کا مکان بھی طلبا سے بھر گیا ہے۔ امید کہ مینیجنگ کمیٹی کسی اور کشادہ مکان لینے کیلئے جلد انتظام کریگی۔

بڑی خوشی سے پرگٹ کیا جاتا ہے کہ لالہ جی

امتحان بی اے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ انکی کامیابی سے دو وایہ ہائی سکول کو بہت تقویت ملی ہے۔

اشتہار

میرے ایک معزز دوست ذات کھتری کھاکھا ستے چڈہ کھتری اپنی کنیا کی نسبت کسی ایسے لڑکے سے کرنا چاہتے ہیں جسکی عمر ۱۷ سال سے ۲۰ سال تک ہو۔ وہ ہو ست۔

مندرجہ ذیل شرائط ہیں جسے ہو دستے اشنہ سوری کی تحصیلیں۔ میٹرو دل تک تعلیم پایا ہو۔ دیکھا چلن اور جسم سے تندرست ہو۔ درخواست میرے نام ہو اور جو امر دریافت کرنا ہو وہ بھی مجھ سے دریافت کرنا چاہیئے۔ **المشتہر**

امر او سنگھ سکرٹری آریہ سماج لودھانہ

اشتہار

لیجئے پرچین لیجئے لیجئے

ست نارائن کتھا بڑی تلاش سے اس پراچین کتھا کو معہ بھاشیہ کے طبع کرایا ہے۔ اور قیمت بھی بہت کم ہے۔

اردو کی کتابیں

گرہست آشرم کا دوسرا ایڈیشن قیمت ۸ وواہ پدھتی ۱؎ ویر بیر رکشا ۲؎ اصول تن ایڈیشن ۱؎ رشی پرشاد قیمت ۱؎ رنڈیوں کے ناچ کی خرابی قیمت ۱؎

یہ کتابیں ہندی میں اور ناگری ہوا

بدھیتی ۷؎ مہا ودیالیہ ۲؎ رشی جوٹی قیمت ۱؎ قیمت ۱؎ برہمچاریہ ۱؎ سترتھا ۱؎

المشتہر جمن لال دیش اپدیشک

کوٹھی بھائی ... بابو کمان ...

ڈاکٹر بمن صاحب کا عرق

بخار کو جو ادھ ہر قسم کی باری بخار کو مفید ہے ... پانی ... چار پانچ روز کے استعمال سے ... ہی بخار ... اور تھوڑے سے ... استعمال ... شروع ہوتی ہے۔ اور باری کے بخار کو خواہ ... بالکل جاتی رہتی ہے۔ اور باری ... استعمال ... نہیں آنے ... قیمت بڑی شیشی ... چھوٹی ... ڈاکٹر صاحب ... سکے ... شیشیاں منگوانی چاہئیں۔

دمہ یعنی سانس کی دوا

... ہو ... اگر زیادہ پرانا ہو تو تھوڑے ... استعمال ... کرنے سے ... جاتا ہو۔ اور ... استعمال کرنے سے ... بخوبی ... شیشی ... علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

المشتہر ڈاکٹر بمن دہلی

اشتہار

[illegible] ... ایک ... سالہا سال ... تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے ... قیمت ... المشتہر ... [illegible] ... (سیالکوٹ)

حکیم غلام نبی صاحب کی مجربات ادویات

[illegible]	... کثرت ... [illegible]
[illegible]	... استعمال سے ... [illegible]
[illegible]	... میں درد ... قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔

[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام - درد سر ... سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے ...
[illegible]	دانتوں کو ہلنے - کیڑا لگنے - بدبو گوشت خورہ ... کی خرابیاں دور کر کے ... ہیں ... تولہ
[illegible]	... الابصر - حافظ ... بینائی ... روشنی کو برداشت ... دور کرتا ہے ...
[illegible]	بار بار پیشاب آنا - تشنگی - لاغری - ... دردِ کمر ... بلکہ ... ہونے سے روکتا ہے ...
[illegible]	نفخ شکم - ... درد جگر - یرقان - ... کو دور کرتا ہے ...
[illegible]	... درد - جریان ... ہیں ... قیمت ...
[illegible]	... کو تکلیف ... قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم کہنہ - ناسور ... [illegible]
[illegible]	... منٹ میں ... قیمت ...
[illegible]	... درد ... قیمت ...
[illegible]	... قدرت ... [illegible]

کثیر الوقوع امراض کی فہرست ... ایک ... کتاب ... رسالہ ... قیمت ...

المشتہر

حکیم غلام نبی ... حافظ صحت - لاہور ... دروازہ

کتب - کتب - کتب

آریہ سنگیت پشاوری - ... مصنفہ ... منشی گھسیٹا ... لالہ گنگا رام ... وغیرہ قیمت ...

ایضاً ... قیمت

ایضاً ...

آریہ سنگیت پشاوری ... مصنفہ ... منشی ... لالہ گنگا رام ... حروف ... کی ... جلد قیمت ...

ایضاً ... اور ... قیمت ...

آریہ سنگیت - پشاوری - گورکھی بھجن ... منشی ... لالہ گنگا رام ... وغیرہ ... حروف ... قیمت ...

ایضاً ... قیمت ...

بھجن ... گورکھی ... قیمت ...

... [illegible] ...

... منتخب ... قیمت ...

... آریہ مسافر ... قیمت ...

سوانح عمری ... کے حالات سے واقف ہونے کے لئے ... کتاب کو ضرور منگوا دیں ... معلوم ہوتا ہے کہ ... کس طرح ...

دیگر کل کتب ... انگریزی ، اردو ، ہندی ، گورمکھی موجود ہیں ...

المشتہر منیجر آریہ ... دروازہ لوہاری لاہور

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں ولایت اور امریکہ کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی [illegible] موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور دوا دینے کے [illegible] آنکھ کے [illegible] پر اب اس سرمہ کا استعمال [illegible] چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی [illegible] یہ سرمہ یکساں مفید ہے [illegible] کرنے پر [illegible] کھنچ جاوینگے۔ قیمت [illegible] کم رکھی ہے کہ عام و خاص فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے [illegible] ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی [illegible] روپیہ [illegible] خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کرنے کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

پتہ — [illegible] سنگھ [illegible] مقام [illegible] ضلع گورداسپور پنجاب

کیا اس سے بڑھ کر اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

[illegible]

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے [illegible] بنک میں اسی مطلب کے لئے ماہ مارچ ۱۹۰۵ء کو جمع کیا گیا ہے

[illegible] سنگھ [illegible] مقام [illegible]

[illegible]

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پبلشر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

सत्य धर्म प्रचारक

ست دھرم پرچارک

جالندھر شہر

قیمت مع محصول

(۱) ہم سب اپنے ہیں مترِ بھاؤ سے برتیں

نیم

اودیش

یعنی ہفتہ

سروسنگرہ

چاند

نہایت دلچسپ اخلاق کا خزانہ نئی طرز کا

ناول

قیمت معہ محصول ۔ درخواست خریداری منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر کے نام کرنی چاہیئے

حب عطوس ۔ حب مذکور فالج لقوہ سکتہ تشنج امراض
بارده اور درد دستقیقہ کیواسطے بہت مفید ہے قیمت عہ

دوائی سوزاک ۔ سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو
دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی
ہو جاتی ہے ۔ قیمت ۱۲/

حب حیات ۔ حب مذکور تقویت معدہ اصلاح
ہضم و کثرت ریاح یعنی ریحی ۔ دافع قراقر و نفخ شکم و
ہیضہ و مقوی دماغ و تصفیہ حواس و تفتیح سدہ قیمت ۱۶
گولی عہ ۔ **یاقوتی بارد** ۔ محرورین کے لئے نہایت
درجہ مفید ہے ۔ خفقان اور گرمی و تقویت اعضائے
رئیسہ و خون اور سوح کی صفائی ۔ اور نیز گرمی کے
بچاؤ کو بھی فائدہ مند ہے ۔ فی ڈبیہ عہ

سرمہ مرواریدی ۔ یہ سرمہ دھند غبار جالا
ضعف بصر تاریکی چشم ۔ موتیابند ۔ آنکھوں سے
پانی جانا ۔ خارش کیواسطے مفید ہے ۔ قیمت فی تولہ
ہر دو قسم سیاہ و سفید عہ ۔ **اطلاع** قیمت بذریعہ
ویلیو پے ایبل آنی چاہیے خرچ محصول ڈاک ذمہ خریدار
پرچہ ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا ۔
المشتہر حکیم لبھو داس بازار سہ بالہ ضلع گوجرانوالہ پنجاب

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم
رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل دوائی بھیجا جاویگا
کشتہ نقرہ ۔ اسکو کھانے سے دل و دماغ جگر و گردہ و
مثانہ و ضعف پیشاب کا بار بار آنا بہت جلد
جاتا ہے ۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے ۔ قوت ...
مزید جو جسم میں منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے
ہر قسم کی جریان منی کو بالکل نہایت مفید ہے پٹھوں کی
سستی دور ہو جاتی ہے ۔ جو لوگ قوت باہ سے ... فارغ
ہو چکے ہیں ۔ انکو ضرور قیمت آزمائی کرنی چاہیے ...
بچپن میں تنگی کرنے سے جوانی میں ... جو

نقص پیدا ہوتے ہیں ۔ اسکے تدارک کے لئے آب حیات ہے
یہ روغن مسیحا کہ ہمراہ حلق زدوں کے حق میں اکسیر ہے
چھ ماشہ سے کم دوائی نہیں بھیجی جاویگی ۔ قیمت فی تولہ عہ

روغن مسیحا ۔ مایوس العلاج اس سے صحت یاب
ہوتے ہیں ۔ مجلوق و سست آدمیوں کے لئے نہایت
مفید ہے ۔ رگ بھی درست ہو جاتی ہیں ۔ اور خاطر
خواہ سختی بھی پیدا ہوتی ہے ۔ قیمت فی تولہ عہ

دوائی آتشک ۔ خواہ کتنا ہی بگڑا ہو کیوں
نہ ہو ۔ اگر ناک میں سوراخ بھی ہو گیا ہو بغیر قے و دست
دشمنہ آبلے کے دور ہو جاتا ہے ۔ قیمت خوراک کی ہفتہ دو
روپیہ ۔ **دوائی سوزاک** ۔ سوزاک خواہ نیا ہو
یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو تو اسکے
استعمال سے دور ہو جاتے ہیں ۔ قیمت فی تولہ للعہ
المشتہر حکیم تاراچند ناز گجرات پنجاب

بھارت ورش کے نا امیدوں کے لئے امید پوری

عام و خاص کو واضح ہو کہ ہم نے بہت سی جستجو اور
تلاش کے بعد ایک تماشا سی ... دوائی کے
نقائص دور کرنے اور نا امیدوں کو امیدوار بنانے کی
ایسی عمدہ دوائی ملی ہے ۔ جو تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے
کم سے کم پچاس جگہ پر استعمال کی گئی ہے ۔ اور جن اشخاص کے
گھر میں چودہ برس سے حمل ہی نہیں ہوا تھا ۔ ایشور پرما
کی کرپا سے بڑی کامیابی کیساتھ امیدیں بر آئیں اور
تمام نقائص جو مانع اولاد ہوتے ہیں دور کئے گئے ۔ اب
چونکہ دوائی مذکورہ کامل طور سے مجرب ہو گئی ہے ۔ عام و
خاص کی اطلاع کے لئے مشتہر ہے ۔ کہ خواہشمند راقم سے
خط و کتابت کر کے معالجہ کرائیں ۔ شرح اور طریق علاج
یہ ہے ۔ کہ دوائی تیار شدہ اول ہفتہ دیجاویگی باقی
اسکے لوازمات ... جب ہدایت خریدنے ہونگے
حق الخدمت اول کچھ نہیں لیا جاویگا ۔ جو وقت حمل پانچ
ماہ کا ہوگا ۔ اس وقت صرف مبلغ پچاس روپیہ حق الخدمت

و قیمت ادویات وغیرہ لیجاویگی ۔ جیسے ... دوا کا تجربہ ...
نام لیا جاویگا ۔ اور اسکے لئے حق الخدمت ...
منحصر ہے ۔ المشتہر ... ضلع گوجرانوالہ پنجاب

خوشی کی خبر

جیبی گھڑی ہوئے کھلے منہ کی نہایت خوبصورت
گارنٹی تین سال قیمت چھ روپیہ (سارٹیفکیٹ) (۱) بابو
سوتی رام ہاسپٹل اسسٹنٹ ناگا ٹکٹ تحریر فرماتے ہیں
گھڑی پہونچی ۔ بہت سے ان گھڑیوں سے بھی عمدہ ہیں جو
چوگنی قیمت پر فروخت ہوتی ہیں ۔ چاہ کی خوشبودار
گولیاں جو خالص ہندوستانی چاہ سے تیار ہوتی ہیں
ایک منٹ میں چاہ تیار کر لیجئے ۔ فی بکس عہ ۔ گولیاں
ہونگی عمدہ ۔ فوٹو کی تصویر کھینچنے کا جیبی کیمرہ جس سے ہر ایک
شخص فوٹو کی تصویر کھینچ سکتا ہے ۔ ضروری سامان و ترکیب
کی کتاب قیمت عہ ۔ جسم کو تندرست رکھنے والی
اصلی بجلی کی انگوٹھیاں فی عدد عہ ۔ انگریزی حروف کا
جیبی چھاپہ خانہ قیمت ۱؍ ۔ ... کلاں عہ ۔ ...
... **خود جلنے والا لیمپ** قیمت عہ ۔ **صندل**
کی خوشبودار شیشہ و پنکھیاں قابل تحفہ قیمت عہ ۔
ملنے کا پتہ نیو فرینڈ اینڈ کمپنی چاندنی چوک دہلی

داس کی ارداس

مصنفہ لالہ دیو یداس ... سول ہسپتال ...
جس میں عام بھجن عمدہ طرزوں پر تیار کر کے دیوناگری اکشروں
میں چھپوائے گئے ہیں آریہ ... کے کام کی ہے ...
... المشتہر مصنف

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں ... میدہ سوجی ...
... تیار ہوتا ہے ... نہایت ہی عمدہ ...
خوش ذائقہ ہے ...
المشتہر دالکرشٹ برادرز ... اینڈ ...
... کمپنی ...

نمبر ۱۴ | مطبوعہ ۱۲ بیساکھ سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق یکم مئی ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد

यजुर्वेद:

पुनन्तुमा देवना: पुनन्तु मनसा धिय: । पुनन्तु विश्वा भूतानि जातवेद पुनीहि मा ॥

ارتھ وہ ہے پرماتمن آپ مجھ کو سب پرکار پوتر کریں۔ گیانی دیو پُرش مجھ کو ودیا دان سے پوتر کریں۔ آپکے دھیان سے میری بُدھی پوتر ہو۔ اور سنسار کے سب جیو آپکی کرپا سے پوتر اور آنند یکت ہوں"۔

پوترتا کے لیے پرارتھنا پرماتما سے سدیو کرنی چاہیئے اس سنسار میں اپوترتا نے ایسا گھر کیا ہے منش نے اپنے کرموں سے پوتر سنسار کو ایسا اپوتر بنایا ہے کہ جب تک اُس پرماتما کا سہارا نہ لیا جاوے جب تک اُس میں دھیان نہ لگایا جاوے تب تک پوترتا ملنی نہیں سکتی۔ اس پوترتا کو اُپدیش کرنے کے لیے پرماتما کے نیم کے مطابق ست سنگ اور وچار ہی ہیں۔ اور کس خوبی سے یہہ وید منتر ہمیں سکھلاتا ہے کہ وید والوں کی سنگت کے لیے پرماتما سے پرارتھنا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جو خود پوتر ہیں انکی صحبت بھی بہت جلد ہر طرح کی ناپاکی کو دور ہٹاتی ہے۔ کیول اسے زبہر نہ کر کے اپنی بدھی کو بھی پرماتما کی سہایتا سے پوتر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جب تک بدھی درست نہیں ہوتی۔ تب تک انسان سمجھ بھی نہیں سکتا کہ کونسا اور ست سنگ میں کیا بھید ہے۔ اس لیے پیارے بھائیو آؤ سب ملکر ایک دوسرے کو مدد دیتے ہوئے پرماتما سے پرارتھنا کریں۔ کہ وہ ہماری بدھی پوتر کرے۔ تاکہ ہم اُس سے بل حاصل کر کے پرانی ہاتھ کی بھلائی کریں اپنی بھلائی سمجھیں سے سچا آنند حاصل ہو۔ شانتی

ایڈیٹوریل نوٹس

پر تبصرے

یورپ اور امریکہ کے ممالک میں پھیلا ہوا ایک خاص فرقہ سوچنے والوں کا ہے۔ جسکو سوشلسٹ کہا جاتا ہے۔ اور اُنکے اصولوں کو سوشلزم کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس فرقہ کے خیالات کی مفصل پڑتال کرنا بڑا ہی دلچسپ ہوگا۔ جو کہ میں کسی اور وقت کے لیئے چھوڑتا ہوں لیکن اپنے مطلب کے اظہار کی آسانی کے لیئے اتنا بتلانا ضروری ہے۔ کہ اس خیال کے فلاسفر اپنا اور دیگر انسانوں کی اصلی بہبودی بتلاتے ہیں۔ انکی پراپتی کا ذریعہ بنی نوع انسان کی حالت میں برابری ظاہر کرتے ہیں۔ انکا خیال ہے۔ کہ جب تک کہ ہر ایک انسان کے حقوق اور حالات مساوی نہیں ہوتے تب تک مسیح کی کہی ہوئی آسمانی بادشاہت دنیا میں نہیں آسکتی۔ گو کرم کا مسئلہ اس خیال کی سخت تردید کرتا ہے۔ اور عملی طور پہ کرموں کا پھل ملتا دیکھ کر یقین نہیں ہوتا۔ کہ دنیا کی بیماری کا یہی ایک مجرب نسخہ ہو۔ لیکن پھر بھی زندگی کے مقصد کی تلاش میں سرگرم لوگ دماغی پورشارتھ کرتے ہی جاتے ہیں۔

بھارت ورش میں سوشلزم کے پیرو بہت سے انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب ہوتے جاتے ہیں۔ چنانچہ سوشلزم نے اور بہت سے مسئلوں میں سے آجکل جس مسئلے کا زیادہ تر پرچار ہمارے دیش میں ہے وہ یہہ ہے۔ کہ جب تک مرد اور عورت کی تفریق روزمرہ کے کاموں میں دور نہیں ہوتی۔ تب تک سنسار میں پوتر خیالات کا پرویش نہیں ہو سکتا۔ ہمارے سودیشی بعض مقلد نیا مر اس خیال پر ایسے مست ہو رہے ہیں۔ کہ اگر آج سبھی کے والدین انہیں اجازت دیں۔ تو وے لڑکے اور لڑکیوں کے ایک ہی درسگاہ کی بنیاد ڈالنے کے لیے تیار ہیں۔ کیونکہ سوشلزم کا دعویٰ ہے۔ کہ جھوٹی شرم اور ستری کے دیکھنے سے کام چیشٹا کا ابھار تب ہی ہوگا۔ جبکہ بچپن سے ہی ستری پُرش مل جل کر رہنے کے عادی ہوں۔ قطع نظر اس امر کے کہ نصف صدی کی بیکاری کے باوجود سوشلزم یورپ تو ایکطرف امریکہ سے بڑھے ہوئے ملک کو بھی اس تجربے کے لیئے طیار کرنے میں کامیاب نہیں ہوئی حال میں ہی انگلستان سے ایک شہادت پہنچی ہے۔ جو کہ اس خیال کو تردید بڑے زبردست امور واقعہ سے کرتی ہے۔ مسز اینی بیسنٹ ایک نامی مصنف ہیں۔ جنہوں نے عوام کے بچوں کی تربیت اور انکی سوشیل اصلاح کو اپنا مدت سے مطالعہ بنایا ہوا ہے ولایت انگلستان کے ایک رسالے میں انکی بات چیت شائع ہوئی ہے جسمیں کہ انہوں نے لنڈن کے نوجوانوں کی حالت پر مرد اور عورت کے آزادانہ میل ملاپ کا اثر یوں بیان کیا ہے۔ لنڈن میں کم سنی کی شادیاں کثرت کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اُن شادیوں کے نتیجہ پر حالت میں ایک خاص مدت تک ان جوڑوں

میں آزاد لحتیق رہتا ہے۔ جو کہ عجیب عجیب جگہوں مثلاً ناٹک گھروں کے گیلیری وغیرہ میں ہفتے کے روز ملتے ہیں۔ گو لنڈن کے نوجوانوں میں یہہ خاص خیال ہے۔ کہ اپنی متعلقہ کے ساتھ اُنکے بچہ جننے کے پیشتر ہی بواہ کر لیتے ہیں۔ لیکن بواہ کی ذمہ واری ایک ایسی نیکی ہے۔ جس سے کہ وے قریباً ناآشنا ہیں۔"

پیارے ناظرین! اِس خطرناک حالت کو دیکھکر کون باپ ہے۔ جسکے رونگٹے نہ کھڑے ہونگے۔ یہہ سوشلزم کے علمی نتیجے ہیں جنسے کہ کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ لڑکے اور لڑکیوں کا روز پیدایش سے بے تحرا ملاپ اِس قسم کے افسوسناک نتایج ضرور ہی پیدا کریگا۔ اسمیں شُبہ نہیں کہ سوشلسٹ فلاسفر ایسے واقعات کے اثر کو پبلک کی نظروں میں کمزور کرنے کے لیئے خاص خاص خیالی ہدایتیں۔ ستری پرش کے ملاپ کے لیئے پیش کرینگے لیکن ایک امر واقعہ ہزار دلایل سے بڑھکر اثر رکھتا ہے۔

اس شرمناک حالت میں اصلاح کا جو طریقہ کہ مسز اینی بیسینٹ نے پیش کیا ہے وہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ جس طرح پر کہ زمین گول ہے۔ چندرماں سوریہ اور نکشتر آدی گول ہیں۔ اسی طرح سوشیل ایوولیوشن کا اتہاس بھی ایک دایرے میں ہی بند ہے۔ مسز والہٹر کہتے ہیں۔ "ان کم سنی کی شادیوں کے بند کرنے میں تذکیر اور تانیث کی علیحدگی سے بہت کچھہ کیا جا سکتا ہے۔ یعنے لڑکوں کو لڑکیوں سے علیحدہ رکھکر بذریعہ لڑکیوں کو کام دینے کے وغیرہ وغیرہ" تاجب یہہ طریقے کو کہ سیل ہر دو رشیوں نے ہزاروں برس پیشتر قبضہ کر کے کلیان کے لیئے ظاہر کیا تھا۔ صدیوں کی جد و جہد کے بعد یورپین دیر گھہ درشیوں کو بھی وہی طریقہ آج اختیار کرنا پڑتا ہے۔

برہما سے لیکر جیمنی تک رشیوں کی رائیوں کا خلاصہ ظاہر کرتے ہوئے مہرشی دیانند نے فرمایا۔ کہ برہمچریہ اوستھا میں لڑکے اور لڑکیاں آٹھوں پرکار کے میتھن سے پرہیز کریں۔ رشی کا خیال بھی اُنکے نزدیک آنے دے اور اسمیں کامیابی حاصل کرنے کے لیئے ضروری ہے۔ کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی پاٹھشالاؤں میں پانچ کوس کا فاصلہ ہو۔ اور جہاں لڑکیوں کی پاٹھشالا میں پانچ برس کا لڑکا نہ جانے پاوے وہاں لڑکیوں کی پاٹھشالا میں بھی پُرش کا درشن نہ ہو۔

میرا یقین ہے۔ کہ جُوں جُوں سچا علم ترقی کرتا گیا۔ اور قومی۔ مذہبی اور جھوٹھی دیش بھگتی کا تعصب دور ہوتا گیا۔ تیوں تیوں رشیوں کے ظاہر کیئے ہوئے ویدک اصول اپنی اصلی خوبصورتی کے باعث روے زمین کی قوموں کو اپنی طرف آکرشت کرینگے۔

لوکل

گزشتہ آتوار کو سماجمندر میں پنڈت سُرتی پت جی نے سرمن دیا اور لالہ لولراج جی نے تتپشچات ایک موثر ویاکھیان مکتی کی وشے پر دیا۔ لالہ جمنا داس بی اے نے چھاؤنی جالندھر میں دھرم کی ضروریات پر چار لکچر دیا۔ جب دستور منگل کے روز استری سماج کا جلسہ ہوا بدھ کے روز دوابہ ہائی سکول بورڈنگ ہاؤس میں بھی لوبھ دوران کا سماج کھل گیا۔ چنانچہ حسب معمول ہون پراتھنا کے بعد برہمچاری رگھناتھ جی نے ایک موثر اُپدیش طلبا کی ضروریات پر دیا جس سے طلبا نے انکا شکریہ ادا کیا۔ بدھ کے روز شام کے چھ بجے برہمچاری ختا تند سوامی وشیشورانند جی نے "گیان کہاں سے آیا" وشے پر چھ سو سے زیادہ سامعین میں لکچر دیا۔ فاضل لکچرار نے اِس خوش اسلوبی اور عمدگی سے اِس مسئلہ کو حل کیا کہ سامعین بہت ہی محظوظ ہوئے۔

دوابہ ہائی سکول میں چارسو طلبا کی تعداد ہو چکی ہے۔ دن بدن سکول ترقی پر ہے۔ کالج کھلنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ بورڈنگ ہوس میں ۹۰ طالبعلم آچکے ہیں۔ لڑکوں میں ابھی پریم محبت بڑھ رہی ہے۔ اسکول کے متعلق ایک اخلاقی سبھا بھی آیندہ سوموار سے کھولی جاویگی۔

پرتی ندھی سبھا تھا سماجوں کو ضرور غور کرنا چاہیئے کیونکہ سماجوں کی مدد بنا اویدیک زیادہ رکھنا ناممکن ہے۔ ابھی پچھلے ہفتہ کو ایک سنسکار کیواسطے نہایت مشکل ہوگئی تھی۔ کہ کونسا پنڈت ایہ پور ضلع ہوشیارپور میں روانہ کیا جاوے۔ کیونکہ وہاں لالہ ٹھاکر داس بھاکسو نواسی کی ہمشیرہ کی شادی تھی۔ اسواسطے پردھان جی نے اُسوقت مناسب خیال کیا۔ کہ تین ودیارتھیاں میں سے ایک ودیارتھی۔ برہمچاری برہمانند تھا برہمچاری ہیرانند کو موقعہ پر روانہ کیا۔ ایہ پور بانہ سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر ہے کہ وہاں جا سکتا ہے۔ ودیارتھی سنسکار کو وہاں پہونچ گئے تھے۔ وہاں تقریباً تمام کے تمام لوگ اُنکے برخلاف تھے۔ وجہ صرف برہمن لوگوں کی برادری کا سخت زور ہوتا ہے۔ کوئی برادری والا سنسکار نہیں ہوا۔ پرنتو الشور ایسے موقعہ

اپنی بہاینا کا ہاتھ آپ پیار کر کرتا کیا کرتے ہیں۔ جیسی کہ امید کیجاتی تھی ٹھیک برخلاف اُس کے کامیابی ہوئی۔ سنسکار کے موقعہ پر تقریباً کل کے کل لوگ مرد عورت۔ بچے سنسکار کرنے کیواسطے تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہی نہیں کہ یہی لوگ شامل ہوئے ہوں بلکہ پانڈہ۔ امراء اور خاصکر دسوہہ سے دو آریہ بھائی شامل ہوگئے تھے۔ تھوڑی ہی کاروائی صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک ہوئی۔ اور باقی رات کے ۸ بجے سے شروع کرکے ۳½ بجے دن تک سنسکار ہوتا رہا۔ لوگ تقریباً تمام کے تمام خوش ہوتے رہے۔ بھجن وغیرہ سے ودیارتھیوں نے خوب موقعہ کو شوبھائمان کیا۔ شہر میں ودیارتھی بھگت رام نے سنیچروار اور اتوار کو دو لکچر بھی دئیے۔ پہلے دن آریہ شادی کی فضیلت پر اور دوسرے دن ویدک دھرم کے لکچن پر۔ ادت لنچپات پنڈت جانکی رام جو کہ رڑکی کے آکر شامل ہوگئے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد ڈولی اُتوار کو بعد۔ اور پھر بحث شروع ہوگئی۔ اور جلسہ برخاست کیا گیا۔ اسکے بعد مٹھہ بہت تھا۔ برات بجواڑے سے آئی تھی۔ اسوقت ایسے آنند سے لوگ مست ہو رہے تھے کہ گویا تمام کے تمام پکے ہی ویدک دھرم کی فضیلت کو محسوس کرتے ہیں۔ لالہ ٹھاکر داس جی کا کل کا کل کنبہ آریہ ہے۔ انکی استری۔ تھا بھرتا جی کی دھرم پتنی مائی بھگوتی کے بھجن گاتی رہیں۔ اسوقت انکی اولاد کو دو باتیں بھی تھیں نہایت عمدہ معلوم ہوئی تھیں۔ آریہ لوگوں کو ایسی ہی دڑتا سے کام کرنا چاہئیے۔ اور برادری کی برخلافی کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرنی چاہئیے۔ بہتر ہے کہ لوگ استریوں کے گیت ہی گیت بجائے اسکے وہ فحش گالیاں سنکر اپنے آتما کو کلیشت کریں۔ اسموقعہ پر لالہ ٹھاکر داس نے ۳ روپیہ کپڑا ودیارتھیوں کو دیا۔ اور پانچ روپیہ وید پرچار فنڈ کو ملا کنیا مہاودیالہ اور ۵ روپیہ ودیارتھیوں کو دکشنا دی ۔

اخیر میں بھگت رام ودیارتھی نے اپنی دکشنا وید پرچار فنڈ کے واسطے دیدی۔ سوموار کو ودیارتھی چلے آئے۔ پرنتو برات تیسرے روز واپس گئی تھی۔

مراسلات

اڈیٹر صاحب مضمون نگاروں کی رائی کا ذمہ وار نہیں ہے

میلہ کٹاس پر ویدک دھرم کا پرچار

۸- اپریل کو پنڈت رام رتن جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بموجب آگیا لالہ کنج بہاری لال منڈل آدھیش اور لالہ اتمارام جی سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پنڈدادنخاں میں پہنچ گئے۔ ۹ اپریل کو لالہ موج چند شاعر ممبر آریہ سماج پنڈدادنخاں بمعہ پنڈت رام رتن جی دری اور شامیانہ وغیرہ لیکر کٹاس پہنچ گئے۔ ایک بڑے وسیع میدان میں دریاں بچھوائیں گئیں اور شامیانہ کھڑا کیا گیا۔ اسی رات کو پنڈت سیتا رام جی شاستری پہنچ گئے۔ ۱۰- کو اشنان آدی کے بعد پنڈت سیتا رام شاستری جی نے اپدیش کرنا شروع کیا۔ جو کہ صبح کے ۹ بجے سے لیکر ۱۱ بجے تک اور دوپہر کے ۲ بجے سے لیکر ۵ بجے شام تک ہوتا رہا۔ بہت سادھو اور گرہستی پرشوں نے مختلف وشیوں پر پرشن کیے۔ جنکے جواب پنڈت سیتا رام جی شاستری اور پنڈت رام رتن دیتے رہے۔ درمیان حسب موقعہ لالہ دیا اور بھجن بھی گائے جاتے تھے۔ ۱۱ اپریل کو بیساکھی کا دن تھا۔ سویرے ہی لالہ بھگت رام جی ودیارتھی اور پنڈت رام رتن جی نے بھجن گائے۔ بعدازاں لالہ بھگت رام جی نے تیرتھ وشے پر اپدیش کرنا شروع کیا۔ اسکے بعد پنڈت رام رتن جی کا اپدیش ہوا۔ ہردو کے اپدیشوں میں لوگوں کی طرف سے پرشن ہوتے رہے جواب ہردو صاحبان بڑی شانتی سے دیتے رہے۔ ایسا ہی دوپہر کے بعد پرشن اوتر ہوتے رہے جنمیں سنسکرت دان سادھو اور پنڈت پرشن کرتا تھے۔ جنکو بہت سا لوگ اوتر ملتا رہا۔ ۱۲- اپریل کو اشنان آدی کے پنچات سندھیا بندھن سے فارغ ہوکر پنڈت رام رتن جی کا دان وشے پر اپدیش شروع ہوا۔ اس اپدیش پر لوگوں نے بہت سے پرشن کیے۔ جنکا جواب اکیلے لالہ بھگت رام ودیارتھی بہت دیر تک دیتے رہے۔ اس دن کو پچھلے دنوں کی نسبت شردہالوؤں کی تعداد بہت زیادہ تھی ہزاروں کی گنتی ہوگی۔ ایسا ہی شام کو پرشن اوتر ہوتے رہے۔

یہ میلہ دیکھنے سے مجھے ثابت ہوا ہے کہ اس میلہ کے اپدیش کا انتظام پرتی ندھی سبھا پنجاب کو خاص طور پر اپنے ہاتھوں میں لینا چاہیے۔ میلہ کا انتظام دیکھکر خواہ مخواہ میرے دل سے مندرجہ ذیل اشخاص کا شکریہ نکلتا ہے۔

لالہ بھیم سین ڈپٹی انسپکٹر تحصیلدار صاحب پنڈدادنخاں و تلہ گنگ و رائے بہولینداس صاحب ایم اے۔

آخیر میں پنڈت بھیم سین صاحب ڈپٹی انسپکٹر کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ

جنہوں نے انتظام وغیرہ میں خاص طور پر مدد دی۔ اور آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کا سب سے لایق اوپدیشک بھیجنے کا بندوبست کیا۔ اوپدیشکوں میں سے بھگت رام جی ودیارتھی کی ودیا اور اتساہ پریم دیکھ کر پرتیت ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک لایق اوپدیشک ہونگے۔

آپکا داس
سکریٹری آریہ سماج پنڈ دادنخان

قصبہ بھیرہ ضلع شاہ پور

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب نمستے۔ مہربانی کرکے میرا یہ مختصر سا مضمون اپنے اخبار میں درج فرما دیں۔

میں سنت پربھودیال بھردوجی آریہ سب آریہ بھائیوں اور آریہ اوپدیشکوں سے اور خاصکر جناب بابو منشی رام صاحب پردہان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ میرے جیون گذشتہ کا بہت سا حصہ بڑی خراب حالت میں گزرا ہے۔ میرے پتا اور خسر صاحب دونو کا شاکت دہرم تھا۔ جو مجھہ کو بھی کرنا پڑا اور عرصہ دراز تک اس دہرم میں رہکر اپنے امول جیون کو میں نے بھرشٹ کیا۔ جسکا مجھے اتینت شوک ہے۔ چونکہ شاکت دہرم سے عام لوگوں کو واقفیت نہیں ہے۔ کیونکہ ایکے گرنتھ بھی ہر ایک جگہہ سے مل نہیں سکتے۔ اور نہ وہ کسی غیر کو دکھاتے ہیں۔ اور نہ ہی وہ آج تک کسی چھاپہ خانہ میں طبع ہوئے ہیں۔ پس میں اپنے معلومات کو پبلک میں پرگٹ کرنا چاہتا ہوں۔ ساتھہ ہی ایکے جسقدر تنتر شاستر کے گرنتھ میرے پاس موجود ہیں۔ کسی لایق ودوان کو دینے چاہتا ہوں۔ جو ان کی کلعی کھولدیوے اور چونکہ مجھہ کو کسی ودیا میں ایسی مہارت نہیں ہے۔ کہ میں اپنی پوری اور اصلی سرگذشت کو اچھی ڈھنگ سے ادا کرسکوں اس لیئے کوئی مہاتما اس کام کو اپنے ذمہ لے لیویں۔ تو میں بذریعہ اخبار یا جس طرح وہ چاہینگے۔ شروع سے اپنے سچے حالات اور اس دہرم کے بھرشٹ آچار کی نسبت جسقدر میرے معلومات ہیں۔ عرض کرتا رہونگا۔ اور موجودہ پستک بھی ارپن کردونگا۔ میری حالات بطور ایک کہانی کے ہونگے۔ اگر کوئی صاحب میری اس سرگذشت کو جو بالکل سچی ہے بطور ایک ناول کے لکھہ کر مشتہر کرینگے۔ تو عام لوگوں کو بہت ہی فایدہ ہوگا۔ بدچلن۔ دہوکھہ باز دہورتوں کے لیئے ایک بڑی عبرت ہوجاوے گی پورے حالات بیان کرنے میں مجھے بالکل کوئی شرم نہ ہوویگی۔

علاوہ ازیں میں اپنا کل سامان جو بھیرہ میں موجود ہے۔ اور چنداں زیادہ مالیت کا نہیں ہے۔ سوائے حصہ مکانات کے وید پرچار فنڈ۔ آریہ سماج بھیرہ۔ مہاودیالہ (کنیا پاٹشالا جالندہر) اور یتیم خانہ فیروزپور کو دان دینے والا ہوں۔ جو کہ میں اسی ماہ میں دان کردونگا

آپکا داس
سنت پربھودیال شرما ساکن بھیرہ

اپ پردہان آریہ سماج ایبٹ آباد۔ ملازم مسٹر پربھدیال سمپر سٹنڈنٹ ایبٹ آباد پنجاب۔ متعینہ ایبٹ آباد پنجاب

نوٹ

میں وہی سنت پربھودیال ہوں جسکا ... سال گذشتہ آپ نے کئی اخباروں میں دیکھا ہوگا کل تکلیفات کو میں نے قبول کیا لیکن اپنے آریہ دہرم کو نہ چھوڑا۔ ریاست کشمیر کی عدالتوں میں سند یافتہ وکیل درجہ اول تھا۔ آٹھہ سال کی کوشش سے میں نے مظفرآباد ریاست کشمیر میں آریہ سماج قایم کیا تھا۔ پھر اسی جگہہ ایک بیوہ برہمنی کو ویدک ریتی سے اپنا پتر ولواہ کرنے میں امداد دینے کے سبب ایک سخت فوجداری مقدمہ میں گردانا گیا اور اگرچہ ایشور کی کرپا سے میں بالکل با عزت کامیاب تو مقدمہ میں ہوگیا۔ مگر وکالت سے مجھے علیحدہ ہونا ہی پڑا۔ اور اس امر کی بھی بمقابلہ دہرم کے میں نے ذرا پرواہ نہ کی۔ بعد ازاں بامداد چند صاحبان ایبٹ آباد میں بھی میں نے آریہ سماج قایم کیا۔ جسکا اب تک میں ہی اپ پردہان ہوں۔

نمستے
بندہ سنت پربھودیال۔ ساکن بھیرہ
ضلع شاہ پور۔ از بھیرہ

ایک سے پار دھرم پرچار

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک ھفتہ گذشتہ
سوموار کو چھاونی میں بابو رلا رام جی نے ہماری
دعوت کی اور شام کو چھاونی کی ایک کھلی
جگہ میں جبکہ بادل اپنی متلون مزاجی بوندا
باندی کے جاری اور بند کرنے سے دکھا
رہے تھے۔ شامیانہ کے سایہ میں میں نے ایک
ویاکھیان موجودہ دشمنوں کی درد شا پر دیا۔
پشاور کے گرد مثل کوہاٹ کوئٹہ کے
رکھی سو کبھی بہار خیمہ زن ہیں۔ اس جگہ
کے موسم میں انتہا گرمی اور جاڑے میں
انتہا سردی پڑتی ہے۔ شہر کی تاریک اور
نچلی منزلوں میں بچھو بہت ملتے ہیں بہت
لوگوں کو کاٹتے اور ستاتے ہیں۔ مجھے خیال
پڑتا ہے۔ کہ پنڈت گوردت جی نے بچھو کاٹنے
کا علاج یہ بتلایا تھا۔ کہ کاٹنے والی جگہ
کے مقابل کے کان میں نمک گھولکر ڈالنا اور
کاٹی ہوئی جگہ پر خشک نمک ملنا چاہیئے۔
ایک نوجوان لڑکی پر تو یہ میں خود آزما چکا
ہوں اور مفید پایا لیکن اسکو اور بھی آزمائش
کی ضرورت ہے۔ لالہ مدن سنگھ جی منصف
ڈنگہ شاید پٹھانکوٹ میں اسکو آزما چکے ہیں
ظاہری شکل میں یہاں بھی زمین میانیہ کی زرخیز
سے ملتی ہے۔ پشاور کابل قندہار کیطرح پھلوں
اور میووں کی کھان نہیں پھلوں کے سردار
آم کی بھی یہاں بود و باش نہیں ہے۔ انار
منقہ۔ ناسپاتی آدمی البتہ امرتسر سے
بڑھکر رسیلے یہاں پر ملتے ہیں۔ پشاور کی
لوکاٹھ لاہوری لوکاٹھ کی مقابلہ کرتی
ہے۔ پشاور کا لفظ گو تاریخی شہرت اور

اور پراچینتا کا ماد من میں اوپچا تا ہے لیکن
شہر کی موجودہ شکل و صورت سے پتہ او
الوہیت نہیں ہوتا۔ دو تین بازاروں کے
سوائے باقی بازار سب پرکار سے چھاونی
وضع کے ہیں۔ شہر کی گلیاں چنداں خراب
نہیں ہیں۔ مکانوں کی ساخت میں لکڑی
کا ناجائز اور بے حساب استعمال بہت دکھائی
دیا۔ مکانات عموماً کچے لیکن پکے بھی ہیں
مکان کی دوسری منزل کی چوڑائی بنیادی
منزل سے بڑھکر اور تیسری منزل کی چوڑائی
دوسری سے سبقت لے گئی ہوئی نظر آتی
اسکو عمارت کا نقص یا انوکھا پن کہنا چاہئیے
عمارت میں لکڑی کا بیجا استعمال اس
آگ کا جو کہ سنا گیا ہے کہ اکثر اوقات پشاور
کے مکانات کو بھسم کر دیتی ہے۔ ایک باعث
سمجھنا چاہئیے۔ گو شہر میں رئیس ساہوکار
اور تجارت پیشہ آسودہ حال ہیں لیکن عموماً آبادی
افلاس زدہ ہی نظر آتی۔ پشاور کے
اصلی ہندو باشندے ایک انوکھی ہی پرکار
کی پگڑی باندھتے ہیں۔ آجکل پشاور
پنجاب کی ایک سرحد بن رہی ہے تمیز
کہ سب شہروں کے لوگ پائے جاتے ہیں
پشاور کا قلعہ کوہاٹ کے قلعہ سے ملتا ہے
کچا بنا ہوا لیکن وسیع اور کافی ہے جمرود
کا قلعہ یہاں سے نزدیک ہی ہے جمرود
سے آگے درہ خیبر کا مبدا ہوتا ہے۔
پشاور ہند کی مغربی ڈیوڑھی ہونے کے
کارن جہاد کے بھگتوں کی بربریوں کا شکار
بنا رہا ہے۔ آجکل بھی باشندوں کو ان
شتر بے مہار پٹھانوں کی لوٹ مار کا ڈر
رہتا ہے۔ جو کہ انگریزی راج کی حد سے

چند ہی قدم پرے رہتے ہیں چھاونی
کی ٹھنڈی سڑک پر کوٹھیوں کے آگے گلاب
آدمی نانا پھولوں کی قواعد دان فوجیں
قدرتی چھاونیوں میں رنگ برنگ وردیاں
پہنی ہوئیں زبان حال سے اپنے مہمان
قواعد کرلینے والے ایک سردار کی مہما کا
گن گان کر رہی تھیں۔ سوموار کی رات
کو بابو رلا رام کے مکان پر پنڈت دیوی دیالو
نے چودھری نول سنگھ کی بنائی لاونیاں
ادبھتا سے گائیں۔ پنڈت جی اگر لاونی
گانے کا سر ابھیاس رکھینگے۔ تو سماج
کے لیئے اور بھی مفید ثابت ہو سکینگے۔
رات کو گیارہ بجے چھاونی کے رفقا و ہم
سماجک متروں سے وداع ہو کر گاڑی پر
میں آ سن لگا آرام سے بے کھٹکے گزرے
جہلم۔ چناب۔ اور راوی دریاؤں پر سے
بن پاؤں گزرتا ہوا لاہور میں منگل کی
شام کو اپنے منگل گرہ میں اس ابھیاسی
پرچارک کا منگل سماچار لیکر آ پہنچا۔

راقم
اوم شم
آتمارام۔ حال مقیم لاہور

میلسی

جناب اڈیٹر صاحب۔ نمستے
ہم لوگوں کے واسطے مہاشہ ڈاکٹر بدھا رام
جی کا دم غنیمت ہے۔ پرماتما انکو سدا آنند رکھے
جو تن من دھن سے اس آریہ دھرم میں
دریڑھ وشواسی ہیں۔ اور یہ سب انہیں
کی کوشش اور ہمت سے چندہ کی تجویز اور وید
پرچار فنڈ کی فہرست کھولی گئی۔ اور

اسوقت تک ما ہوبینہ وصول ہو چکے ہیں۔ اور باندازہ سہ روپیہ لگایا ہے اور فہرست جاری ہے۔ امید ہے کہ خاطر خواہ رقم وصول ہو جاویگی سیلیبی ایک چھوٹا سا قصبہ ہے مثل ایک اوسط درجہ کا پنڈ ہنیں صاحب کی برکت سے کامیابی ہوئی ہے۔ اور تجویز ہے کہ فی الحال مبلغ ماہوار سہ روپیہ ارسال خدمت ہیں۔ کرپا کر کے اپنے گوہربار اخبار میں ہر ایک اصحاب کا نام معہ چندہ درج فرما کر ممنون فرماویں۔ اور چندہ دہندگان کا میں نہایت شکریہ کرتا ہوں۔ اب پرماتما کے آگے پرارتھنا ہے۔ کہ جلد شبھ وہ دن اس قصبہ میں جلد لاوے۔ کہ سماج روپی برکھ اوتپن ہووے اور ہم لوگ دھرم روپی برکھ کے سایہ میں بیٹھ کر بھگوان کا گنانا دگا دیں۔

اوم شانتی شانتی شانتی

راقم آپ کا دھرم سیوک بھگت رام سب اوورسیر دلوفی) اسکے بعد فہرست چندہ دہندگان تھی۔ جو کہ بباعث قلت جگہ شائع نہیں ہو سکی۔ اڈیٹر

قومی شہسوار کی گھوڑدوڑ

شام کے وقت جبکہ گرمی کا جاہ و جلال قریب الاختتام ہوتا ہے۔ اور سورج اپنے چمکتے چہرے کو لپیٹنے کے قریب ہوتا ہے ہر ایک پرش کا دل چاہتا ہے۔ کہ ٹھنڈی ٹھنڈی شاہراہوں اور سڑکوں پر جا کر ہوا خوری کریں۔ شام سندر ایک نوجوان طالب علم جسکے دل میں بھی قومی و ملکی خدمت کرنے کی امنگ تھی۔ ۵ بجے شام کے گھر سے نکلکر قیصری باغ کی سیر کو چلا۔ تھوڑی دور چلا تھا کہ ایک اور نوجوان جسکے کوٹ پتلون پہنا ہوا تھا۔ بوٹ ٹھکائے ہوئے کھٹ کھٹ کر اسکو پیچھے سے آتا ہوا نظر آیا۔ ایک جیبی گھڑی اسکی پوشاک کی زینت کو دوبالا کر رہی تھی سر پر ٹوپی رکھے ہوئے جسپر کہ سنہری حرفوں میں چند شبد ایسے چمکدار نظر آتے تھے۔ کہ آنکھ چکا چوندی میں پڑ جاتی تھی۔ معلوم ہوا۔ کہ وہ اسکا پورانا دوست لالہ بالک رام ہے جسکے ساتھ اسنے ملکر ایک ہی کالج میں تعلیم پائی تھی۔ دست بستہ ہونے کے بعد شام سندر نے دریافت کیا۔ کہ آپ نے کہاں کا ارادہ کیا ہے۔ بالک رام نے جواب دیا کہ یار کیا بتلاؤں۔ ہمارے پرنسپل صاحب چاہتے ہیں۔ کہ ہم ہندو قوم کو اوپر اٹھا دیں۔ ہندو قوم تباہ ہوئی جاتی ہے۔ جبتک انکے ساتھ ملکر کام نہ کریں۔ تب تک ہمارے دیش کا سدھرنا مشکل ہے۔ آج قیصری باغ میں ایک گپت جلسہ Special meeting ہے چنانچہ اسی بارہ میں چند تقریریں ہونگی آپ بھی ہمارے ساتھ دیکھیے۔ اور اپنی قوم کو اوٹھانے کے لیے دلخیر بنیے۔ شام سندر نے جو بالک رام کے ماتھے کی طرف دیکھا۔ تو اسکی ٹوپی پر وہی سنہری شبد "قومی دلخیر" پایا۔ وہ بھی اس مدعا کی اصلیت دریافت کرنے کے لیے ہمراہ ہوا

دونوں ملکر باغ کے ایک کونہ میں پہنچے جہاں کہ ایک قطار میں چند نوجوان وردیاں پہنے ہوئے بیٹھے تھے اور ہر ایک کے ماتھے پر "قومی شہسوار" لکھا ہوا تھا دوسری قطار میں چند وکیل اور بیرسٹر ملازم الپاکے کے کوٹ سجائے ہوئے گھڑیاں جیب میں لٹکائے ہوئے سودیشی بھنڈار کے گیت گا رہے تھے۔ سب سے آگے ایک نوجوان دبلے پتلا سا سادہ لباس پہنے ہوئے سبھا میں رونق افروز تھے۔ شام سندر نے اسکے منہ سے [illegible] [illegible] (انگریزی کرد۔ اور ختم کیا) کے شبد آہستہ آہستہ ہوتے تھے۔ شام سندر بھی انکے زمرہ میں بیٹھ گیا۔ اور سمجھا کہ یہ بھی ہماری اپنی پارٹی کا آدمی ہے چنانچہ سب سے پہلے ایک نیشنل [illegible] گایا گیا جسنے کہ دلونکو ہلا دیا۔ اور آنکھوں سے آنسو بہا دیئے۔ اسکے ذہین شعر شام سندر کو یاد رہ گئے۔

دالی شہرت کے اپنا سن لگانا چاہیئے
قوم کی تعلیم کو بالکل بس لانا چاہیئے
بن ہمارے گر کوئی لے نام ہم انکو میں
گالی اور دشنام سے اسکو ستانا چاہیئے
آریہ۔ ہمو اگر ہیں نا قرمیں کوئی بکام
قوم کا دشمن انہیں کہکر ہرانا چاہیئے

گیت کے اختتام پر خوب چیئرز ہوئے اور وہی صاحب جو تھوڑے سے منگل ہیں وجیہ نوجوان سیاہ ریش ظاہری نمائش میں سادہ بیٹھے ہوئے تھے اوٹھے اور یوں تقریر فرمانے لگے۔

صاحبان - آپ کو معلوم ہے - کہ اس سبھا
میں ہمارے برخلاف رائے رکھنے والا کوئی
نہیں - یہہ ہماری پرائیویٹ سبھا ہے - آپ
میری تقریر سنکر جن باتوں کا ذکر کروں -
اسکے انتظام کے لئے وسائل سوچیں -
(اول) استری سکھشا کا ہونا نہایت ہی ضروری
ہے بجز استری شکشا کے یورپ اور ہندوستان
کے سب عالم و فاضل لوگ ہمیں عزت کی نگاہ
سے نہیں دیکھیں گے - اور نہ ہمیں سوائے نکمّی
استریوں کے راحت ملسکتی ہے - آج تک جو
ہم نے استری شکشا کی مخالفت کی ہے - وہ اس وجہ
سے نہیں کہ استری شکشا کا ہونا ہمارے دیش کے
لئے ضروری نہیں - بلکہ اس لئے کہ استری شکشا
کی تجویز جالندھر شہر سے اوٹھی - اگر یہی تجویز
پہلے ہمارے خیال میں آتی - اور لاہور سے اوٹھتی ہم
اوٹھاتے تو اسکی تعریف میں سو وہ گیت گاتے
کہ سب ہندوستان کو اپنی طرف کھینچ لیتے - آریہ
سماجوں کو بالکل اپنا بنا لیتے - اور ہر ایک کے
آگے اسکی ضرورت ظاہر کرتے - استری شکشا
کی مخالفت ہم نے اس وجہ سے نہیں کی کہ
دیانند کالج کو اس سے نقصان پہونچیگا
کیونکہ نقصان تو درکنار اس سے بڑا
فائدہ کالج کو پہونچتا - کیونکہ جب کنیائیں
جب استریاں بنتیں - تو اپنے دان کو بڑھاتیں
بجاکر زیوروں تک پیش کر دیتی ہیں وہ
کالج کی امداد میں لگاتیں - بلکہ اس وجہ سے
کہ قومی کالج کے کارکنوں نے اس تجویز
کو اختراع نہیں کیا - استری شکشا کی مخالفت
ہم نے اس وجہ سے نہیں کی کہ کنیاؤں کا
جاہل رکھنا ہمارے دھرم شاستر کے رو سے
درست ہے ہمارے پرانے رشیوں نے انکو ساہے

بلکہ اس وجہ سے کہ اسکی باگ ہمارے ہاتھ میں
نہیں - اور ہمیں فکر ہے کہ کہیں شہرت
کی گھوڑدوڑ میں جالندھر والے ہم سے سبقت
نہ لیجاویں - اور یوں ہمارا نام قومی سیواؤں
کے زمرہ میں پیچھے رہجاوے - اس لئے اب
ہمیں مناسب ہے کہ جس طرح ہوسکے پنجاب کی
استری شکشا کی باگ کو اپنے ہاتھ میں لیکر
اپنی قربانی اور شہرت کا چمکارا دگنا کر
دکھاویں - چنانچہ لاہور کی پتری پاٹشالا
کے لئے بیس روپیہ کالج فنڈ سے دئیے
جاویں - اور اپنے اخبار کے ذریعہ استری
شکشا کو ہاتھ میں لینے کی کوشش کیجاوے -
یہہ الفاظ ختم کرکے وہ صاحب بیٹھ گئے -
اور حاضرین نے خوب تالیاں بجائیں -
اتنے میں ایک اور سفید ریش جو
اس کمیٹی کے سرغنہ تھے - اور جن کا نام
رام بخش تھا - اوٹھے اور تقریر فرمانے
لگے - آپ جانتے ہو - کہ بجز پرچار کے
کبھی بھی ہم اپنے خیالات کو وسعت نہیں
دے سکتے - اسی پرچار سے شنکر - لوتھر
بدھ اور دیانند نے ملکوں کے تختے پلٹ
دئیے - زمانہ کی کایا پلٹ دی - جو کچھ
سینکڑوں کالج بھی اثر پیدا نہیں کرسکتے
وہ ایک اپدیشک دنوں میں سینکڑوں
آدمیوں کو اپنے خیالات پر لاسکتا ہے
مگر چونکہ "ویدپرچار" یعنی اپدیش
کا کام ہمارے مخالف سوسائٹی نے
ہاتھ میں لیا ہے - اس لئے اپدیش کے
کام کی سخت شدت سے مخالفت کیجاوے
آئے ہوئے پڑھانے والے طلبا کی تعداد تو
ہمارے پاس کافی ہے - وہ ہر جا کو چند

اپدیشکوں کا مینیا - سوامی کی سچی یادگار کے
برخلاف کہکر اسکی زور سے مخالفت کیجاوے
آئیے ٹھاکر دت نے جو کتاب موسوم
"وید پرچار" بنائی ہے - اگرچہ اسنے
تعلیم کے برخلاف بالکل اپنی رائے ظاہر
نہیں کی - صرف اسکو آریہ سماج کا دھرم
دھرم نہیں مانا - لیکن آپ سب صاحبان
میں سے جو یونیورسٹی کے اعلیٰ تمغہ پہنے
ہوئے ہیں - اس کتاب پر خوب نکتہ چینی
کریں اور کچھہ پرواہ نہ کریں - اگر اس کتاب
کی تردید کرتے ہوئے جھوٹ فریب غلط
بیانیوں سے کام لینا پڑے - کچھہ خیال نہ
کریں - اگر اس کتاب کا جواب لکھتے ہوئے
آتما کا خون کرنا پڑے - ضمیر کو جواب دینا
پڑے - عقل کو سنجیدہ عبارت و شائستہ کلامی
کو بالائے طاق رکھنا پڑے - ہمارا مدعا یہہ
ہونا چاہیے - کہ خواہ کوئی کتنی ہی اچھی تحریک
کیوں نہ ہو - اگر ہمارے جتھے میں سے نہ
نکلے اور کسی اور غیر پارٹی سے نکلے تو جھٹ
اسکے کارکنوں پر طرح طرح کے بہتان گھڑ
کرکے اس تحریک کو دبایا جاوے - اس تحریک
کی موشگافی کیجاوے اور اپنی فصاحت
و بلاغت سے لوگوں کی آنکھہ میں گرد ڈال کر
انکو اپنے فریب میں لانا چاہیے -
پس ضروری ہے - کہ اپنی مخالف پارٹی
کو ہندو قوم کا دشمن - تعلیم کا دشمن - سوامی
جی کی سچی یادگار کا دشمن وغیرہ ناموں
سے پکارا جاوے - اور اس طرح پبلک کی
نظروں میں انکو حقارت میں دلا جاوے
اس کالج کے ذریعہ سے ہم تمام قوم کو ابھار سکتے
ہیں - اپنے خیالات کو پھیلا سکتے ہیں - یہہ کہکر

سفید ریش صاحب بیٹھ گئے۔ اور سب نے ست ہے ست ہے کی آوازے لگائے۔ چیئرز دیئے۔ شام سندر جو بالک رام کی ترغیب سے اس سبھا میں شریک تھا وہ اندھیرے میں کام کرنیوالا نہیں تھا۔ بلکہ دن کی روشنی میں سچائی کو۔ دھرم کو مدنظر رکھکر کام کرتا تھا۔ یہہ تقریر سنکر جوش میں آگیا آنکھے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اپنے تئیں ضبط کرنے کی کوشش کی۔ مگر اس سے رہا نہ گیا۔ ناچار جان کو ہتھیلی پر رکھکر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا۔ کہ صاحبان میں بھی آج ایک نیا آدمی آپکی سبھا میں دھوکے سے آپھنسا ہوں۔ میرے دل میں آپ صاحبان کی بہت عزت سمائی ہوئی تھی۔ میں آپکی علمیت۔ شرافت۔ خصلت کی تعریف سنکر۔ آپکو کسی درجہ تک ٹھیک سمجھتا تھا۔ اور اگر کوئی مجھے آپ صاحبان کے برخلاف کہتا تو میں کبھی نہیں مانا کرتا تھا۔ لیکن آج میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ سب لوگ ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلنے والے ہو۔ آپ جو فروش گندم نما ہو میں آپکی تقریریں سنکر یہہ نتیجہ نکال سکتا ہوں کہ صرف خشک تعلیم آدمی کو نیک پاکیزہ خدا پرست۔ اور ملکی خیر خواہ نہیں بنا سکتی جب تک کہ اسکے ساتھ دھرم نہ ہو۔ جس کالج کو آپ قومی کالج۔ دیانند کی سچی یادگار پکارتے ہو۔ اسمیں نہ تو قوم کی تعلیم ہے نہ دیانند کی سچی یادگار۔ وید بھاشیہ کا نام تک ہے لیکن پھر بھی آپکے کالج کو قومی کالج سوامی جی کی یادگار مانکر میں آپسے نہایت ہی نمرتا سے التجا کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ آپ بحثیات کو چھوڑ کر اگر ذرا بھی سچائی یا دھرم بھاؤ آپ میں ہے تو اسکا خیال کر آپ صدق دل سے وید پرچار کی یا اوپدیشک کی مخالفت کرتے ہیں۔ اگر آپ لوگ اور آپکے بڑے بڑے لیڈر و پلیڈر اپنے آتما کو قومی قربانی پر فروخت نہ کرکے وید پرچار سکیم کی تردید کرتے۔ تو میں پہلا شخص ہوتا جو کہ آپکو قوم ملک کا اور دھرم کا سچا خیر خواہ کا خطاب دیتا۔ میں پھر آپسے متقدعہ ہوں۔ کہ کیا بھگت رامناتھ جی نے۔ جو منشی رام بخش جی کے دائیں پہلو میں بیٹھے ہیں۔ اپنے ہم خیال دوستوں کے پاس اپنے دفتر سے خطوط نہیں بھیجے ہیں۔ اور کیا انہیں پرچار کی ضرورت کو محسوس نہیں کیا ہے۔ اور کیا اپنی ہمخیال سبھاؤں سے ... ۳۰ روپیہ سالانہ کے لیئے اپیل نہیں کی ہے۔ اور کیا اس خط کے شروع میں جو انہے ہم خیال سبھاؤں کے نام جاری کیئے ہیں۔ یہہ الفاظ نہیں لکھے کہ "پرتی ندھی سبھا اپنے کام کو اچھی طرح سے پورا نہیں کر سکتی۔ جبتک کہ سماجیں روپیہ سے انکو مدد نہ دیویں اور کافی تعداد اوپدیشکوں کے واسطے دھرم پرچار کے نہ رکھی جاوے،، کیا اسی لکچرار صاحب نے جو کالج کالج۔ قوم قوم کی پکار مچاتے تھے اپنی سبھا میں اوپدیش جاری کرانے کے لیئے رزولیوشن پیش نہیں کیا تھا۔ اگر یہہ باتیں سچ ہیں جنسے کہ آپ ہرگز انکار نہیں کر سکتے تو سچ کہنا کہ اوپدیش کی مخالفت وید پرچار کی مخالفت آپ کس لیئے کرتے رہے۔ کیا اسی لیئے نہیں کہ اسکی باگ آپکے ہاتھ میں نہیں اور آپ ہی تمام دنیا کی شہرت کی پگڑی اپنے ذمہ لیا چاہتے ہو۔ کیا آپ کا صرف یہی خیال نہیں۔ کہ جو نیک کام کوئی اور سبھا شروع کرے ضمیر کو مار کر بھی اسکی مخالفت کیجاوے۔ اور اس کام پر ہر طرح سے نکتہ چینی کر کے غلط فہمی اسکے متعلق پیدا کیجاوے۔ لیکن اصلی مدعا اس کام کو اپنے ہاتھ میں لینے کا ہے بس اسے حاضرین سبھا ست کا سورج بادلی چھوٹے بادلوں کو چیر پھاڑ کر نکلا کرتا ہے اور چمکیلے دکھلاوے کے چاند کی روشنی کو ماند کر دیا کرتا ہے۔ ایک زبان ہو کر مانو اور قبول کرو۔ کہ جسقدر مخالفت آپنے استری شکشا اور وید پرچار کی کی ہے۔ وہ صرف شہرت کی خاطر کی ہے۔ اپنی سچائی کو مغلوب کرنے کی کوشش کی۔ سوامی جی کی سچی یادگار کو ہندو قوم کا کالج بنانے میں بھی کوئی کمی باقی نہ چھوڑی۔ اپنے مطلب کو سیدھ کرنے کے لیئے ہندوؤں کے ساتھ ملنے میں بھی کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا۔ لیکن اس پرماتما کی شکتی اور طاقت کو مانو۔ جسنے کہ دنیا کو ست پر قایم رکھا ہوا ہے۔ اور جسکی آواز وید میں پکار پکار کر کہتی ہے۔ کہ ست کی ہمیشہ جے ہوتی ہے،، جب شام سندر تقریر کر رہا تھا تو حاضرین ایک دوسرے سے کان لگا کر باتیں کر رہے تھے۔ کہ میں یہہ آدمی ہمارے درمیان کیسے آگیا۔ یہہ تو ہمیں بہت نقصان پہنچاویگا ہم نے بڑی غلطی کھائی کہ اسکو اپنا آدمی سمجھ کر اپنی ساری کارروائی سننے دی۔ خیر شام سندر اپنی تقریر ختم کرتے ہی وہاں سے بھاگا اور حاضرین میں سے چند آدمی اسکے پکڑنے کے لیئے پیچھے دوڑے۔ مگر وہ ہرن ہو گیا۔ اور

کسی کے قابو نہ آیا۔

آریہ سماج کی مضبوطی کے لئے
تپسی اوشدھی

پیارے ایڈیٹر۔ نمستے۔ کرپا کر کے حسب ذیل لیکھ کو کسی گوشہ میں جگہ دیکر مشکور فرماویں۔

(۱) رشی منیوں کی زندگیوں کے اتہاس کے مطالعہ سے ودت ہوتا ہے۔ کہ ایک طرف جہاں وہ ایشور کی دھیان میں مگن ہو کر سروداہی اسکے دھیان میں مصروف رہکر زندگی وتیت کرنے کی کوششیں کیا کرتے تھے۔ وہاں دوسری طرف انکو اسبات کا ہمیشہ خیال رہتا تھا۔ کہ ہمارے کرم کانڈ درست ہیں! اور اپنی عملی زندگی میں تت پر ہیں۔ آریہ سماج میں اسوقت ہمیں ایک بھی ایسا پرش نظر نہیں آتا جو سینہ پر ہاتھ رکھکر کہدے۔ کہ میں ٹھیک طور دہرم الوسار سمجھتا ہوں۔ یا سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ بڑی حیرانی پیدا ہوتی ہے کہ آریہ سماج جیسے ۵۵ برس کے عرصہ میں جیسے کہ شری سوامی دیانند سرستی جی مہاراج نے ویدک دہرم کا ڈنکہ بجا کر لوگوں کو جگانا شروع کیا۔ آریہ سماج اب تک بھی ایسا ایک آدمی پیدا نہ کر سکا۔ جو کہ اپنے جیون میں وہ صفات پیدا کر کے دکھلاتا۔ جو کہ ایک سچے آریہ میں ہونی چاہئیں بعض صاحب کہدینگے۔ کہ شریمان پنڈت گوروت جی ودیارتھی ایم اے مرحوم کیا آریہ سماج کا فخر نہیں گذر چکے ہیں۔ اور کیا انہوں نے اپنی عملی زندگی میں یہ ثابت کر کے دکھلا نہیں دیا کہ وہ سچے آریہ تھے۔ مگر جہاں تک میری ناقص عقل میں آتا ہے۔ پنڈت گورودت کو آریہ سماج نے اس پرچار نہیں پہنچایا۔ بلکہ ایک خاص بجلی جس نے کہ سوامی جی کے مرتے سمے انکے بدن سے نکل کر انکی آنکھوں کو چکا چوند کر دیا۔ اور جیسے کہ کسی سوتے شخص کو ٹھوکا لگا دیں۔ تو وہ فوراً بیدار ہو کر اپنے بچاؤ کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی اس آخری نظارے سے پنڈت جی فوراً جاگ گئے۔ اور پہچان گئے کہ دہرم کا انش کسقدر بلوان ہوتا ہے اور چنانچہ اس انش کو لیکر کے اس بجلی کے اثر سے وہ نمونہ آریہ پبلک کے سامنے پیش کر دیا۔ جسکو آج ہم سب لوگ اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ مگر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا اور حاضرین میں سے ایسا کوئی نہ تھا۔ جو اسبات کو معلوم کرتا۔ اور جسپر کہ ویسا ہی اثر پڑتا۔ تو حیرانی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ خیال آتا ہے۔ کہ وہ کونسی بات تھی جسنے کہ فوراً پنڈت جی میں دہرم کا انکر پیدا کر دیا اور وہ کونسی بات تھی جسنے کہ رشی منی سروداہی تت پر رہتے تھے۔ اور ایک ایک رشی اپنے جیون میں سچا آریہ کہلانے کا مستحق تھا۔ جہاں تک میں نے اس مضمون پر وچار کیا مجھے پرتیت پڑتا ہے۔ کہ وجہ یہ تھی۔ کہ انکے سنسکار شروع سے بگڑے ہوئے نہیں ہوئے تھے اور اگر میں غلطی نہیں کرتا۔ تو یہی وجہ تھی جس سے پنڈت جی میں فوراً اس بجلی نے کام کیا۔ پنڈت جی کا ہردیہ و دماغ تھا۔ انکے سنسکار بہت کچھ ٹھیک تھے اور شاید حتی الوسع انہوں نے اپنا برہمچریہ ٹھیک رکھا۔ بلکہ انکو دہرم کی لگن لگ رہی تھی۔ جو میں بتایا کہ لگا۔ بس تاڑ گئے۔ اور نتیجہ یہ ہوا جو آپنے دیکھا۔ اسی طرح چونکہ ہمارے بزرگوں کے سنسکار شروع سے ٹھیک ہوا کرتے تھے۔ اور برہمچریہ کا سیون کرنا منش ماتر کے لئے لازمی امر تھا۔ اس لئے کبھی ممکن نہ تھا۔ کہ وہ دہرم کا انکر جو انمیں بچپن سے بہت عرصہ میں کوٹ کوٹ کر بھرا جاتا تھا بے ثمر ثابت ہوتا۔ اور رنگ نہ لاتا۔

(۲) اس بات کو اسجگہ چھوڑ کر اب میں نردیش کرنا چاہتا ہوں۔ کہ چونکہ آریہ سماج کا مطلب صرف یہی ہے۔ کہ وہ ویدک دہرم کی اُنتی کا زمانہ۔ وہ گوتم اور کناد اور پاتنجلی جیسے رتنوں کا زمانہ اور اعلیٰ معراج کا زمانہ ایک دفعہ پھر آریہ ورت میں بلکہ تمام دنیا بھر میں آوے۔ اس لئے وہ وسائل پیدا کرنے کی کوشش کیجاوے۔ جس سے وہ زمانہ آسکے۔ ہر شخص کہے گا۔ کہ اسکے لئے دہرم اپدیش بڑا بھاری ذریعہ ہے۔ مگر کیا لیکچروں اور اپدیشوں سے یہ کام نکل سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اپدیش وغیرہ سے مطلب صرف اتنا ہے۔ کہ انکو گری ہوئی حالت سے اوٹھا کر دُراچار سے بے لگام کر کے انکے کانوں میں دہرم اپدیش کا ناد سنایا جاوے۔ تاکہ آپ اس بات کے لئے تیار ہوں۔ کہ اپنے جیون کو شدھ کریں۔ اور سچے آریہ بنکر دکھلاویں۔ کیونکہ سچے آستک کی یہی صفت ہے۔ اور چنانچہ اس کے پورا کرنے کے لئے تپسی آریہ ہی اصلی مدد دے سکتا ہے

نے اسکے لیئے بہت کچھ بندوبست کردیا ہے اور آئیندہ کرتی رہیگی۔ مگر اس نادکو سنکر بھی یدی آپ سوتے رہے اور ایک کان سے سنکر دوسرے کان دوارا نکالدیا۔ تو کیا اُنتی میں قدم رکھ سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں بھرا تری گن اسوقت غفلت میں سونیکا زمانہ نہیں ہے۔ سوامی دیانند کے ڈنکہ کی چوٹ نے آپکو جگادیا۔ پنڈت گورودت جی نے ایک سچے آریہ کا نمونہ بنکر آپکو دکھلا دیا۔ اور شری ستی پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ویدک دھرم کا اوپدیش آپ کے کان تک چودہ اوپدیشکوں دوارا پہنچانا شروع کردیا ہے۔ اب بھی اگر آپ سنتے کے سوتے رہے۔ تو شوک ہے۔ اُٹھیئے اور جیون کو سدھارنے کی کوشش کریئے نہ صرف یہی بلکہ وہ تجاویز سوچیئے جس سے کہ آئیندہ نسلوں کے عملی زندگی کے سدھرنے کی بنیاد رکھی جاوے۔ اِن تجاویز کو سوچنے کے وقت پھر ہمیں یہی ضرورت پڑتی ہے کہ ہم دیکھیں کہ ہمارے رشی منی اور بزرگوں کے پاس کون سے سامان تھے جس سے عملی زندگی پاک اور دھرم انوسار رہتی تھی۔ یا دوسرے الفاظ میں جس سے کہ ورن اور آشرم درست ہوا کرتے تھے تو فوراً جواب ملتا ہے۔ کہ پہلا ذریعہ یہ تھا کہ بچے کو یگیوپوت سنسکار کے بعد شالا میں بھیجا جاتا تھا۔ اور ۲۵ برس یا اس سے زیادہ عمر تک برہم چریہ سیون کرنے کے بعد وہ دوجنما رہتا تھا۔ دوسرا جنم لیکر یعنی عملی زندگی میں داخل ہو کر دلیس ہوتا تھا کبھی ممکن نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ ۲۵ سال کی تعلیم کا اثر آئیندہ زندگی پر نہ پڑے اور پرش اس سے بے لکھ ہو کر دوسرے رستہ پر چلا جاوے۔ اور خواہ ایسا ہو مگر والد کا فرض ہے۔ کہ اپنے بچے کو نیم انوسار دھرم کی تعلیم دیوے۔ اور ضرور نتیجہ اسکا ایک نمونہ ہوگا۔ پس اسوقت کم از کم مجھے یہ بڑی ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ ایسا گروکل کھولا جاوے جس میں کہ وہ بچے بھیجے جاویں۔ جنکو ہم اسی معراج پر پہونچانا چاہتے ہیں۔ جس پر ہمارے بزرگ پہونچے ہوئے تھے۔ عملی زندگی کے پاک بنانے کے لیئے گروکل پہلی سیڑھی ہے اور اسکی اسوقت اوپدیش کے ساتھ ساتھ خاص ضرورت ہے۔ پیارے آریہ بالک میں اس بات کو آپکے وچار پر چھوڑتا ہوں اور باقی آئیندہ کسی پرچہ میں عرض کرونگا وعدہ کرتا ہوں۔ یدی آپ اِس پر گوڑہ درشٹی سے وچار کرینگے۔ تو مجھے اُمید ہے کہ آپ ٹھیک رائے قایم کرینگے۔

راقم دھنپت رائے لاہور

ساماجک خبریں

باگڑیاں آریہ سماج میں ۲۶۔ اپریل کے سپتاہک جلسہ میں ہون ہو کر معمولی کاروائی کے بعد لالہ رام لال جی نے دھرم پر حاضری ۵۰ لکچر دیا۔ یہاں پر اوپدیشک کی ضرورت ہے۔

ڈیرہ غازیخاں میں دیر سے ایک ست سبھا طالبعلموں کی طرف سے قایم ہے جسکی اصول دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سبھا کا مذہب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اسکے سپتاہک جلسہ جگہ کے ابھاؤ سے آریہ مندر میں ہونے کی وجہ سے لوگ غلطی سے اسکو آریہ سماج کی شاخ قرار دیتے ہیں۔

کوڈیا گنج ضلع علی گڑھ کا وارشکوتسو نربگھن ۱۹ و ۲۰۔ اپریل ۱۹۰۹ء کو سماپت ہوا قریباً ۱۰ بھائی باہر سے تشریف لائے ہوئے تھے۔

پنڈت بدری دت شرما۔ پنڈت درگا پرشاد شرما۔ پنڈت سرمیت شرما۔ لالہ موہن لال جی بابو کالی چرن جی۔ لالہ موتیچند و لالہ کشن لال جی کے مختلف وشیوں پر لکچر ہوئے۔ ہر روز قریباً ۲۰۰ کی حاضری ہوتی رہی۔

دہلی آریہ سماج کی کوششوں سے لالہ رگھی لال معزز زرگر کی ۱۵ سالہ بال بدھوا پتری کا پُنر بواہ بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ برات سوجنی ضلع مظفر نگر سے قریباً ۳۰ ادمیوں کی آئی تھی۔ اور سکندرآباد و بلندشہر سے بھی قریباً ۲۰ اصحاب اِس شبھ کاریہ میں شامل ہوئے۔ اور مبلغ ۵ روپیہ مختلف ساماجک خدمات کی امداد میں دان ہوئے۔ رات کے وقت بموقعہ شادی قریباً ۷۰۰ کی حاضری ہوگی۔

امرتسر آریہ ڈبیٹنگ کلب ایک غیر معمولی ترقی کر رہا ہے۔ چنانچہ ایک ایسٹ ٹرم کا انتظام باقاعدہ ہو گیا ہے۔ اور ۲۰۔ اپریل کو پنڈت رام بھجدت جی نے ایک منوہر ویاکھیان دیا۔

کاہنہ ہمیاں علاقہ پہلور میں جو آریہ سبھا تھی۔ حکیم سنت رام جی کوششوں سے آریہ سماج

[illegible] تبدیل ہو گئی

[illegible] کی ضلع فیروزپور میں حکیم سنت رام جی کی کوششوں سے ایک نیا آریہ سماج قایم ہوا۔

پرچارک ٹھاکر داس جی نے ۱۸ اپریل سے تیکر ۲۵ اپریل تک قصبہ جات [illegible]۔ شاہکوٹ۔ جہت پور۔ نگہہ اور لوہیاں [illegible] میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ اور جہت پور میں آتر پرشن بھی ہوئے۔

موضع بہادہ ڈاکخانہ اٹاری ضلع امرتسر میں لالہ ٹھاکرداس اوپدیشک کے اوپدیش سے ایک نیا آریہ سماج قایم ہوا۔ ادھکاریاں ذیل ہیں۔ لالہ میلو رام صاحب پردھان۔ لالہ سوہنا لال اپ پردھان۔ لالہ بدھو رام منتری لالہ سنت رام اپ منتری۔ پنڈت گیان چند خزانچی۔ علاوہ ادھکاریاں کے وکس ممبران دیگر ہیں۔

ایبٹ آباد تیوہار بیساکھی پر جو ایبٹ آباد سے ۳ میل کے فاصلہ پر دہمتوڑ پر لگتا ہے وہاں سماج کے سبھاسدوں نے وید پرچار فنڈ کے لیے چندہ مبلغ ۱۲ روپیہ جمع کیا۔ سماج کے پچھلے معمولی مفتہ وار ہی جلسہ پر ماسٹر گوبند سہائے صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر کلیجر سکول کے ماسٹر تھے بڑی خوشی سے سماج کی ممبری کو قبول کیا اور اپنے آپکو دلی ہمدرد ظاہر کیا اور انہوں نے ایبٹ آباد ست پرچارنی سبھا کی طرف سے مبلغ ۱۲ روپیہ وید پرچار فنڈ کے لیے دان دیا۔ اس سبھا کی طرف سے وقتاً فوقتاً مدد پہونچتی رہتی ہے۔ معرفت پردہان سماج ایک روپیہ وید پرچار فنڈ کے لیے دان دیا۔ تمام سبھاسد سماج بڑا عمدہ کام کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ یہہ سماج جلدی دن دگنی رات چوگنی ترقی پائے گا۔

مراد آباد میں ساہو شیام سندر جی کے برادر ساہو برج رتن جی کے پتر کا بواہ سنسکار ویدوکت ہوا۔ بدہو کی منہ دکھائی کی رسم میں بجائے زیوروں کے ستیارتھ پرکاش سنسکار ودھی وغیرہ پستکیں دیں اور نت پرتی ہون کرنے کی بدہو سے پرتگیا کرائی گئی۔ دان بتفصیل ذیل ہوا۔

متقل فنڈ آریہ سماج لوکل ۵ روپیہ متقل فنڈ آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک مغربی شمالی ۵ روپیہ وید پرچار فنڈ پنجاب ۵ روپیہ۔ ویدک کالج ممالک مغربی شمالی ۵ روپیہ۔ کنیا پاٹھشالہ لوکل آریہ سماج ۵ روپیہ۔ یتیم خانہ بریلی ۵ روپیہ۔ بلدیو آریہ سنسکرت پاٹھ شالا مراد آباد ۵ روپیہ ست اوپکارنی سبھا بریلی ۲ روپیہ۔ گوشالا لوکل ۲ روپیہ دو یار تھیاں بلدیو آریہ پاٹھشالہ ۵ روپیہ متفرق ۳ روپیہ کل دان ۳۸ روپیہ

ہمارے معزز رئیس نہٹور چودہری انوپ سنگھ جی آریہ سماج کے پکے سبھاسد اور مددگار کے پتر کا بواہ کرن سنسکار وید وکت ہوا۔ برات میں رنڈیوں وغیرہ کا ناچ بالکل نہیں بلایا۔ مبلغ سولہ سو روپیہ آریہ سماجک کاموں کے لیئے دان کیے۔

راولپنڈی ۱۵ مارچ کے پیتا ہک جلسہ میں معمولی ہون ہیجن آدی کے بعد پنڈت سیتا رام جی شاستری کا سرابرویدانت شاستر میں سے کتھا کرتے ہیں۔ علاوہ اسکے اس مہینہ میں ایک لکچر لالہ جگناتھ پرشاد جی کا اور ایک اوپدیش پنڈت سیتا رام جی کا ہوا۔ بتقریب میلہ چیت چودس بمقام رام کنڈ اس سماج کی طرف سے لالہ کالسنی رام جو پڑہ پنڈت بھگت رام جی و ماسٹر دولت رام وغیرہ نے دہرم پرچار کیا۔ جس سنسکار ودھی کو سندو سبھا کے لوگ تمسخر سے دیکھا کرتے ہیں۔ انہیں سولہ سنسکاروں کی خوبی اور مہتما پنڈت دیندیال جی کو یہاں زور سے ظاہر کرنی پڑی۔ پنڈت صاحب نے صاف اقرار کر لیا کہ عرصہ ایکسال سے یہہ عقیدہ انکی ذہن نے حل کر کے اب پختہ سمجھ لیا ہے۔ کہ سنسکاروں سے ہی انسان انسان بن سکتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ہون یگ کے فواید داکو جل او شدہی کی شدہی اور سگندہ منڈل کی اوتپتی اتو کھلم کھلا پنڈت جی نے سویکار کی۔ معلوم نہیں اوراب پر قدیم لوگ بھی اسکو مانیں گے یا نہیں اور پھر آریہ سماجیوں کے ہون یگیہ کی توہین کون کرے گا۔؟ پنڈت دینہ دیال جی نے یہہ بھی کھلے میدان میں تسلیم کر لیا کہ یہ سماج کا اپنی پتری سرستی پر عاشق ہونا سراسر بہتان ہے۔ حالانکہ براگوت میں ٹھیک لکھا ہے۔

میلہ بیساکھی کٹاکش پر اس سماج کیطرف سے پنڈت سیتا رام جی شاستری بھیجے گئے جنہوں نے وہاں جاکر خوب دہرم پرچار کیا آریہ سماج پنڈوا دنخاں کی طرف سے وہاں خیمہ دری وغیرہ کا کافی بندوبست کیا گیا تھا۔ اسی میلہ کی تقریب پر بمقام حسن ابدال بھینے پنجہ صاحب پنڈت بھگت رام جی سنتر بانے دہرم پرچار کیا۔ انہیں تاریخوں پر پشاور آریہ سماج میں وید پرچار کے متعلق ایک جلسہ تھا جیکو واسطے یہاں سے چار پانچ

آریہ بھائی یہاں تشریف لے گئے وہاں نگر کیرتن اور لیکچر بڑے دھوم دھام اور رونق سے ہوئے۔ اور مبلغ چار سو روپیہ (علاوہ وعدہ کے) نقد وصول ہوئے

آریہ سماج راولپنڈی میں ۱۲۔ تاریخ ماہ حال کی شام کو پنڈت رام بھجدت جی کا ایک دیاکھیان "الہور کا درشن کیسے ہو سکتا ہے" ہوا۔

تازہ خبریں اور رائیں

انسٹرنیشنل نیوز سروس یونین امریکہ۔ رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ انڈیا کے ڈاکٹر جیند لال آج کل نیویارک میں بیمار ہیں۔ اور وہ وہاں سے کسی کو خط نہیں لکھ سکتے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ ہم لوگوں کو نہایت ہی افسوس ہے۔ کہ امریکہ کی آب و ہوا ان کے واسطے کچھ صحت بخش نہیں ہے۔ ہم منتظر ہیں کہ کب ڈاکٹر صاحب ہندوستان میں جا کر ہمارے کاز (آئرلینڈ شدہ کام) کے پرچار میں کوشش کرینگے ساتھ ہی وہ لکھتے ہیں کہ نیویارک سے آرام پا کر شکاگو سے ہوتے ہوئے ہندوستان تشریف لیجاوینگے انکی صحت انکو انگلینڈ جانے کے واسطے اجازت نہیں دیتی۔ وہ ایشور سے دعا مانگتے ہیں۔ کہ ایسی مفید زندگی ملازمت جلدی ہی آرام کو حاصل کرے۔

ہالنڈ کی بابت لکھا ہے کہ وہاں بڑی مشہور عورتوں کی سبھائیں ہیں۔ اور علاوہ بریں اور بہت سی چھوٹی چھوٹی سبھائیں ہیں۔ ۸۹ لڑکیاں آجکل چار یونیورسٹی میں تعلیم پاتی ہیں۔ ۱۱۲ پوسٹ آفس میں نوکر ہیں اور ۱۲۶ محکمہ تار برقی میں اور بہت سی عورتیں ڈاکٹر وغیرہ ہیں۔ وہاں کی پارلیمنٹ نے پاس کیا ہے۔ کہ عورتوں کے واسطے ایک ٹریننگ کالج کھولا جاوے۔ جس میں تعلیم یافتہ عورتوں کو معلمہ تعلیم کے

واسطے تیار کیا جاوے۔

اشتہارات

جالندھر دوآبہ کالج

ضرورت

جالندھر دوآبہ کالج کے لئے ایک ایسے پروفیسر کی ضرورت ہے۔ جو ایف اے کی جماعتوں کو انگریزی اور فلاسفی پڑھا سکیں تنخواہ اور دیگر امورات کے لئے مینیجر سے خط و کتابت ہو درخواستیں ۱۰ مئی ۱۹۰۱ء تک آنی چاہئیں۔

جی ایم فنسیس مینیجر

دیسی بیوپار کو ترقی دینے کا موقعہ

کچھ عرصہ سے اسبات کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ اپنے دیس کے بنے ہوئے کپڑے کو جو کہ پائیدار اور سستا بھی ہوتا ہے۔ ترقی اور رواج دیا جاوے۔ بہت سی جگہوں میں ایسی کوششیں ہو رہی ہیں۔ اور کسی قدر کامیابی بھی ہوئی ہے جالندھر شہر کے بہت سے صاحبان کی رائے ہے کہ اگر ایک دوکان دیسی کپڑا کی فروخت کے لئے کھولی جاوے جس میں ہاتھ سے بنا اور نیز کل کا بنا ہوا دیسی کپڑا منگوا کر اور بنوا کر فروخت کیا جاوے۔ تو جہاں ایک طرف لوگوں کی ضروریات بہت آسانی سے پوری ہونگی کیونکہ کپڑا پائیدار اور سستا ملے گا۔ وہاں دوسری طرف اپنے دیسی کاریگروں کو ایک طرح کا حوصلہ ملیگا۔ چنانچہ اس غرض سے ایک خاص کمیٹی ہو کر یہ تجویز ہوئی ہے کہ ایک دوکان جس کا نام سودیشی وستو پرچارک کمپنی جالندھر شہر ہو کھولی جاوے

بمراد ایسٹ فی الحال مبلغ دس ہزار روپیہ ہوگا۔ اور اسکے فی حصہ پچاس روپیہ کے حساب سے ... حصوں میں تقسیم کیا جاویگا۔ لیکن کوئی ایک شخص دس سے زیادہ حصص خرید کرنے کے مجاز ہونگے معزز اور معتبر صاحبان اس دوکان کو چلانے کی کمیٹی انتظامیہ قواعد تیار کر رہی ہے۔ جو جلسہ کے عام اجلاس میں پیش ہو کر منظور ہونگے۔ اس دوکان کو بطور ایک لمیٹڈ کمپنی کے رجسٹر کرایا جاویگا۔ کچھ حصص فروخت ہو چکے ہیں جو صاحبان حصہ خریدنا چاہیں۔ وہ اپنی درخواست تحریری پاس بندہ کے ارسال کر دیویں۔

جالندھر شہر راقم پنڈت دلوی چند بلیدار

سکریٹری کمیٹی انتظامیہ سودیشی وستو پرچارک کمپنی۔

اشتہار

لیجئے پراچین لیجئے

ست نارائن کتھا بڑی تلاش سے اس پراچین کتھا کو مع بھاشا کے طبع کرا دیا ہے۔ اور قیمت بھی بہت کم ہے۔

اردو کی کتابیں

گرہست آشرم کا دوسرا ایڈیشن قیمت ۔۔ گرہست دھرم ۔۔ دیویہ رکشا ۔۔ اعمال نامہ ۔۔ بھرت ادیدیش ۔۔ رشی پرشا قیمت ۔۔ سنسکار کی خوبی قیمت ۔۔

یہہ کتابیں ہندی میں ہیں

بدھ بھگتی ۔۔ سندھیا دپن ۔۔ رتن جوہری قیمت ۔۔ رتن پرکاش قیمت ۔۔ سچا دار ۔۔

المشتہر چمن لال مشن ہر ضلع شاہجہانپور

کو بھی بھائی رامدین و دہنی لال ساہوکاران ...

ضرورت

ایک گریجویٹ کی ضرورت جو انٹرنس ...

ڈاکٹر ... صاحب کا عرق

تپ تلی اور ہر قسم کی بیماری بخار کو مفید ہے کتنی ہی پرانی ہو۔ چار پانچ روز کے استعمال سے کم ہونی شروع ہوتی ہے۔ اور تھوڑے روز برابر استعمال رکھنے سے بالکل جاتی رہتی ہے۔ اور باری کے بخار کو خواہ کسی قسم کا ہو۔ اول ہی روز کے استعمال سے نہیں آنے دیتا ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۱۲ - خوراک ۔ چھوٹی شیشی ... خوراک ... آنے ۔ (نوٹ) تاپ تلی کے لئے بڑی شیشیاں منگوانی چاہئیں۔

یعنی سانس کی دوا

دمہ خواہ کتنی ہی زور سے اٹھتا ہو۔ دو ایک خوراک سے فوراً دب جاتا ہے اگر زیادہ پرانا ہو تو تھوڑے روز برابر استعمال کرنے سے جڑ سے جاتا ہے۔ اور نیز ... کو برابر استعمال کرنے سے بہت فائدہ بخشتا ہے فی شیشی ... علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

المشتہر ڈاکٹر ... دہلی

اشتہار

گولیاں ... جو ... میں ایک مجرب ... سے ... سال کے تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں ... بیماری ... پتہ ... حکم ... ہیں قیمت ... روپیہ۔ المشتہر برکت رام ... آریہ سماج ... (سیالکوٹ)

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجربات ادویات

... جو کثرت ... مقوی ... کی بیماریوں وغیرہ کو ... نہیں ...

... استعمال سے ... فائدہ ہوتا ہے ... نہیں دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے قیمت ...

... درد ... حاجت ... قیمت فی تولہ پانچ روپیہ

[illegible]	دل ربا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام۔ درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ...
[illegible]	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ مسوڑوں کی خرابیاں دور کر کے چمکدار ہوتے ہیں۔ فی تولہ ...
[illegible]	ضعف بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار سرخی جالا روشنی کو برداشت نہ ہونے کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی ...
[illegible]	بار بار پیشاب آنا تشنگی۔ لاغری۔ بے چینی۔ درد کمر خرابی جگر۔ پیاس ... کو پیدا ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ...
[illegible]	نفخ ہضم۔ قبض ... ورم جگر یرقان۔ دل کا دھڑکنا خرابی گردہ۔ درد ... کو دور کرتا ہے ...
[illegible]	... درد۔ جریان ... دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت ...
[illegible]	چاند ... کو بلا تکلیف ... چہرہ ... اچھا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور ... ایام حمل ...
[illegible]	چار پانچ منٹ میں ... لطف ... قیمت ...
[illegible]	... بخار۔ درد سر قبض ... شب ... قیمت فی تولہ ...
[illegible]	جو خلاف قدرت ... درست کر کے ... قیمت فی تولہ ...

کثیر الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب پیدائش و ... دیکھنا چاہو۔ تو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجو ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ... رسالہ دافع ... سوزاک ... رسالہ ... المسکرات ۹۔ رسالہ ... ۱۲ ... قیمت ۹۔

المشتہر حکیم غلام نبی ... حافظ صحت ... لاہور ... دروازہ

کتب۔ کتب۔ کتب

آریہ سنگیت پشپاولی۔ اردو بھجن مصنفہ ... چند منشی ... کشن۔ لالہ گنگا رام وغیرہ قیمت ...

ایضاً بھجن ... کی کتاب ... قیمت ...

ایضاً ... بھجن لالہ ... چند ... سوامی ... وغیرہ۔ ولایتی کپڑے کی جلد قیمت ...

آریہ سنگیت پشپاولی ہندی بھجن مصنفہ ... چند منشی ... کشن لالہ گنگا رام وغیرہ ٹائپ کے حروف ولایتی کپڑے کی ... جلد قیمت ...

ایضاً ... بھجن اور ... قیمت ...

آریہ سنگیت۔ پشپاولی۔ گورمکھی بھجن ... چند منشی ... کشن لالہ گنگا رام وغیرہ وغیرہ ولایتی کپڑے کی جلد ٹائپ کے حروف میں قیمت فی جلد ...

ایضاً ... بھجن ... قیمت فی جلد ...

بھجن مالا بھاگوتی۔ گورمکھی میں بیاہ ... ٹائپ کے حروف قیمت فی جلد ...

... گورمکھی ... حروف میں قیمت فی جلد ...

مباحثہ ... درمیان ماسٹر درگا پرشاد جی ... قیمت ... آریہ ... کے مباحثہ کے طور پر یہ کتاب لالہ ... پرشاد کی بنائی ہوئی ہے قیمت ...

متعصب پادریوں کی نافہمی کا علاج مصنفہ پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر ... قیمت ... مجلد ...

سوانح عمری محمد صاحب بن ... کے حالات سے واقف ہونے کے لئے اس کتاب کو ضرور منگوائیں اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دین محمدی کس طرح بنا۔

دیگر کل کتب ... انگریزی۔ اردو۔ ہندی گورمکھی موجود ہیں ... کے علاوہ دوسری کتب بھی ملتی ہیں۔

المشتہر مینیجر آریہ ... دروازہ لوہاری لاہور

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مغز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں ... اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھندھ۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخونہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور اور یہ کہ اپنے آنکھ کے ... پر اب اس سرمہ کا استعمال کر ... کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی ... نہیں رہتی ... یہ سرمہ یکساں مفید ہے ... درخواست کرنے پر مفت ارسال کی جاویگی۔ قیمت ... خالص ... فی تولہ ... جو سال بھر کے لیے کافی ہے ... ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ ... مصری سرمہ فی تولہ ... خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کرنے کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی دجعلی ممیرے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر فقیر میا سنگھ ... مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

کیا اس سے بڑھکر اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

[illegible]

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کرے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائنس بنک میں اسی غرض کے لیے ماہ مارچ ۱۹۰۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

میا سنگھ پیر فقیر مقام بٹالہ (گورداسپور)

[illegible]

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

(ارتھ) ہم سب آپس میں متر بھاو سے برتیں

اوپدیش

سناتن دھرم

نیم

ست دھرم پرچارک

یعنی جمعہ

بیرون شکر

جالندھر شہر

قیمت ہر جلد پیشگی

(۱) ویدک مت کا پرچار اور ستیہ کا پریم کرنا

(۲) شاستر - اتہاس - مہاتما لوگوں کے متعلق مضامین خاص شائع کرنا

(۳) قیمت عام خریداروں سے ہر حالت میں بذریعہ محصول ڈاک

(۴) اجرت اشتہارات فی سطر کالم

اشتہار ہر خاص و عام کو واضح ہو - کہ ادویات مفصلہ ذیل ہر خاص و عام کے واسطے میری دوکان میں موجود ہیں

ضرور خرید فرمائیے

چاند

نہایت دلچسپ اخلاق کا خزانہ نئی طرز کا

ناول

قیمت ۱۲ علاوہ محصول - درخواست خریداری منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر کے نام کرنی چاہیے

محبوب القلوب مجرب - محبوب مذکور تلی کے واسطے بہت ہی مفید ہے - اگر تلی برس کی ہو تو چالیس روز میں بالکل نابود کر دیتی ہے قیمت

بوٹی لوہا بیہ بوٹی ایک سیاحی صاحب کی بتائی ہوئی ہمارے پاس موجود ہے

معجون قوت باہ معجون مذکور قوت باہ کے واسطے اکسیر ہے - قیمت بہت ارزاں فی ڈبیہ

حب عطوس - حبوب مذکور فالج لقوہ سکتہ تشنج امراض بارده اور درد شقیقہ کیواسطے بہت مفید ہے قیمت عہ

دوائی سوزاک - سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے - قیمت ۱۲ار

حب حیات - حب مذکور تقویت معدہ و اصلاح ہضم و کثرت ریاح یعنی ریحی - دافع قراقر و نفخ شکم و ہیضہ مقوی دماغ و تصفیہ حواس و تشنج شدہ قیمت ۱۲ر گولی ۱ر - **یاقوتی بارد** محرورین کے لیے نہایت درجہ مفید ہے - خفقان اور گرمی و تقویت اعضائے رئیسہ و رعونت اور سوزش کی صفائی - اور نیز گرمی کے بخار کو بھی فائدہ مند ہے - فی ڈبیہ عہ

سرمہ مرواریدی - یہ سرمہ دھند غبار جالا ضعف بصر تاریکی چشم موتیابند - آنکھوں سے پانی جانا - خارش کیواسطے مفید ہے - قیمت فی تولہ ہر دو قسم سیاہ و سفید عہ **اطلاع** قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہیئے خرچ محصولڈاک ذمہ خریدار ہر ایک ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا -

المشتہر حکیم لشمنداس بازار بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں!

کشتہ نقرہ - اسکو کھانے سے دل دماغ جگر گردہ و مثانہ و ضعف پیشاب کا بار بار آنا ہی اس سے جاتا ہے - رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے - کوئی آدمی مریض ہو جالندھر میں یعنی اسکے استعمال سے گا بھی ہو جاتی ہے ہر قسم کی جریان منی کو بالخاصیت مفید ہے بچوں کی مستی دور ہو جاتی ہے - جو لوگ قوت باہ سے ... ہو چکے ہیں - انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیئے - خرید فی تولہ ... بچپن میں شادی کرنے سے جوانی میں کثرت جماع سے جو جو

نقص پیدا ہو گئے ہیں اسکے تدارک کیلئے یہ آب حیات ہے یہ روغن مسیحا کیطرح چلق زدوں کے حق میں اکسیر ہے چھ ہفتے کم دوائی بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ عہ

روغن مسیحا - ایسی علاج اس سے صحت یاب ہو گئے ہیں مجلوق بیشمار آدمیوں کیلئے نہایت مفید ہے - رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں - اور خواہ کتنی ہی ضعیفی پیدا ہوتی ہے - قیمت فی تولہ عہ

دوائی آتشک - خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو - اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو بغیر قے و دست دشمنہ آتشک دور ہو جاتا ہے - قیمت خوراک ایک ہفتہ عہ روپئیہ - **دوائی سوزاک** - سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو تو اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی تولہ عہ

المشتہر حکیم تاراچند از گجرات پنجاب

بہارت ورش کے نا امیدوں کیلیے امید کی نئی پونجی

عام و خاص کو واضح ہو کہ نزل کو بہت سی جستجو اور تلاش کے بعد ایک نہایت ہی بے اولادی کے نقائص دور کرنے اور نا امیدوں کو امیدوار بنانے کی ایسی عمدہ دوائی ملی ہے - جو تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے کم سے کم پچاس جگہ پر استعمال کیگئی ہے - اور جن اشخاص کے گھر میں چودہ برس سے حمل ہی نہیں ہوا تھا - ایشور پرماتما کی کرپا سے بڑی کامیابی کیساتھ امیدیں بر آئیں اور تمام نقائص جو مانع اولاد ہوتے ہیں دور ہو گئے - اب چونکہ دوائی مذکور کامل طور سے مجرب ہو گئی ہے - عام و خاص کی اطلاع کیلیے مشتہر ہے - کہ خواہشمند راقم سے خط و کتابت کرکے مفصل دریافت کریں - شرح اور نیز طریق علاج یہ ہے کہ دوائی تیار شدہ اول ہفتہ دیجاویگی اور اپنے اوقات بارات حسب ہدایت خرید نے ہونگے فی الخدمت اول کچھ نہیں لیا جاویگا جبوقت حمل پانچ ماہ کا ہوگا - اسوقت صرف مبلغ پچاس روپیہ حق الخدمت

وقیمت ادویات وغیرہ لیجائیگی جب بچہ پیدا ہو گا تو ... امید لیجاوینگا اسلئے کے حق الخدمت انکی ... ہو گا مشتہر ... جالندھر

خوشی کی خبر

جیبی گھڑی نہایت عمدہ کھلنے کی نہایت خوبصورت گارنٹی تین سال قیمت چھ روپیہ ... موتی رام ... جالندھر تجویز ... گھڑی ... انگریزی ... عمدہ ... قیمت پر فروخت ہوتی ہیں - چاہ کی خوشبو گولیاں جو خالص ہندوستانی چاء سے تیار ہوتی ہیں ایک منٹ میں چاء تیار کر لیجئے - فی بکس ... **فوٹو کی تصویر** کھینچنے کی جیبی کل جس سے ہر ایک شخص فوٹو کی تصویر کھینچ سکتا ہے - ضروری سامان و ... کی کتاب قیمت ... **جسم** کو زینت دینے والی جیبی ... کی انگوٹھیاں فی عدد ... **انگریزی خرچ** جیبی چھاپہ خانہ قیمت ... بڑے کلان ... **خود جلنے والا لیمپ** قیمت ... صندل کی خوشبودار ... قیمت ...

ملنے کا پتہ نیو فرینڈز اینڈ کمپنی جالندھر

داس کی ارداس

مصنفہ لالہ دیویداس کمشنر رسول ... یہ کتاب ... عام ... طرزوں پر تیار کرکے دیوناگری اکشروں میں چھپوائی گئی ہے ... المشتہر ... جالندھر سے یا مصنف سے مل سکتی ہے - المشتہر ...

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں ... میدہ سوجی ... کا تیار ہوتا ہے جسکا پکوان نہایت ہی عمدہ ... خوشبو دار لذیذ ہے - خریداران ایک مرتبہ ...

المشتہر ... براعظم ... جالندھر

... کمپنی ...

| نمبر ۵ | مطبوعہ ۲۸ بیساکھ سمت ۱۹۵۳ بکرمی ۹ مئی سنہ ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۲ |

यजुर्वेद अ० १ मं० ११

भूताय त्वा नारातये स्वरभि-
विख्येषं दृंहन्तां दुर्य्याः पृ-
थिव्यामुर्व्वन्तरिक्षमन्वेमि। पृ-
थिव्यास्त्वा नाभौ सादयाम्यदित्या उ-
पस्थेऽग्ने हव्यं रक्ष॥ ११॥

اے جیوتی سوروپ پرمیشور! سنسار کی جاندار کے سکھ اور دلدر کا ناش دوان وغیرہ دہرموں کے کرنے کے لئے سکھ سوروپ آپکو پرتھوی کے بیچ میں (اپنے لئے) پرکاش کرتا ہوں۔ آپکی کرپا سے میں اپنے سمبندھیوں سمیت ترقی حاصل کروں۔ اور میں اس پہلی ہوئی ہوئی میں سیلن بھرتا ہوا۔ سرب ویاپک آپکے سمیپ سدا رہوں۔ اے اگنی (شرن) کہنے چھوٹوں ہے پرماتما میرے اُتم پدارتھوں کی رکشا کیجو۔

انسان کا اعلیٰ مقصد اس سنسار میں یہ ہے کہ جو انگنت طاقتیں چاروں طرف کام کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ انکا اندرونی اصول یعنی مرکز دریافت کرے۔ ہر ایک ودیا کا اصول یہی ہے کہ مرکز دریافت کیا جاوے۔ جب تک کہ کسی چیز کا مرکز دریافت نہیں ہوتا۔ منشیہ کیول ادہر ادہر بھٹکتا پھرتا ہے۔ اس سنسار کو ہمارے حواس محسوس کرتے ہیں۔ لیکن جب تک وہ مرکز دریافت نہیں ہوتا جسکی ستھا ایسی طاقت میں کہ نہ صرف ہماری پرتھوی بلکہ لوک لوکانتر حرکت کرتے ہوئے ہیں۔ تب تک دلدر کا ناش نہیں ہوتا۔ اپرنتار کھشا کے اصول سمجھ میں نہیں آتے۔ لیکن جب مرکز معلوم ہوگیا تب واقعی ترقی شروع ہوتی ہے۔ کیونکہ مرکز کو نشانہ رکھکر چلنے سے ایک ایک قدم ہمیں مرکز کے زیادہ نزدیک لیجاتی ہے اُسوقت معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرکز کی تلاش میں بھٹکنا لاحاصل ہے۔ کیونکہ جس جگہ اُنگلی رکھدو وہی مرکز ہے۔ جب اس طرح پرماتما کا ہر جگہہ ظہور ہوتا ہے۔ اور اسکی اسیم شکتی ہر جگہہ کام کرتی دکھائی دیتی ہے۔ تب جیواتما ہردم پرمیشور کے حضور میں رہتا ہے پھر وہ لیے یہی پرارتھنا نکلتی ہے۔ کہ پرماتما میرے اُتم اعلیٰ پدارتھوں کی رکشا کریں۔ یعنے بُرے پدارتھوں اور بُرے کاموں سے مجھے نفرت دلادیں۔

اوم شم

ست دھرم پرچارک

کیا یہہ ہونا ممکن ہے

یہی ایک واکیہ کو سنکر لوگ پرشن اوٹھاتے ہیں۔ کہ کرم سے۔ گن سے۔ سوبہاؤ سے ایک پُرش سے دوسرے پُرش میں چیتن کا جُز ہیں۔ نراکار کا ساکار میں یا چیتن کا چیتن میں۔

یدی ہر ایک سنسکارک پدارتھ کو تتوا او گن درشٹی سے بچارا جاوے۔ تو ایک سے دوسرے سے بالکل ہی نرالی معلوم ہوتی ہے۔ خواہ وہ بلحاظ کرم کے ہو۔ گن کے ہو یا سوبہاؤ کے ہو۔ مثلاً ایک مٹی کے ڈھیلے کو لیکر اگر اس کے دو ٹکڑے کئے جاویں تو یہہ ایاب ایک ٹکڑا اپنی ہستی میں سوائے روپی اور لوہی سوبہاؤ ہی جُدا ہوگیا ہے۔ (۱) بلحاظ کرم کے جو کام کل ہستی پر کیا جاسکتا تھا۔ یا جو وہ ہستی کرسکتی تھی اب علیحدہ علیحدہ دونوں ٹکڑے نہیں کرسکتے۔ (۲) بلحاظ گن کے پہلے کل ڈھیلے میں گورتو روپی گن زیادہ تھا۔ اب اتنا ہر ایک میں نہیں ہے۔ (۳) پہلا اوپوی اب ہر ایک دوسرے اولیویو لئے علیحدہ علیحدہ سوبہاؤ سے ہوگیا ہے۔ ٹھیک اسی طرح یہہ تینوں بھید جب ایک ہی چیز سے بنائی ہوئی دو چیزوں میں دیکھتے ہیں تو کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ مختلف چیزوں سے بنائے ہوئے مختلف جگہوں میں ترتیب و تعلیم و پرورش پائے ہوئے اختلاف والے بہاؤ ظاہر نہ کریں۔ تجربہ میں دیکھتے ہیں کہ ایک ماتا کے گربھ سے پیدا ہوئے ہوئے ایک ہی باپ کے بیرج سے اُتپن ہو کر ایک جیسے نہیں ہوتے۔ ایک ستو بہاؤ زیادہ رکھتا ہے دوسرا تمو بہاؤ پھر کیسے ہوسکتا ہے۔ کہ مختلف گن کرم سبھاو والے جیو اور ایشور اور کیونکر ایک بہاؤ کو پراپت کرجاوے۔

بعض بھائی اس میرے سوال کے کہنے جوش میں آکر اور پھر ذرا بچار کے بعد یہ شکن اس قسم کا اوٹھا دیتے۔ کہ آیا سچ مچ یہہ ایشر جیو میں اکتا اور ایکتا ہوتی ہے۔ یا کبھی دو ملکر ایک ہی ہو جاسکتے ہیں۔

اگر یہ اعانہ طور پر جواب لینا ہی مدنظر ہو تو دے چکا ہوں۔ پرنتو اس میں چونکہ دادی اور

پرتی وادی دونو برہم تھا جیو کو چیتن مانتے ہیں۔ اسواسطے وہ پرشن کرتا کہہ سکتا ہے۔ کہ جب سوبھاو سے ایکتا مانی گئی ہیں۔ خواہ وہ کسی انش میں ہو۔ تو ممکن ہے کہ اوپادھی بھید سے وہ مختلف دکھائی دیں۔ اصل میں وہ ایک ہی پرتیت ہوتے ہیں۔ یا ایسا سنبھو ہے کہ وہ ایک ہو جاویں۔

پرتی وادی تین اسپر پرشن اوٹھا سکتا ہے کہ اصل کیا۔ پرتیتی کیا اور ممکن کیا۔ کیا اصل کے ارتھ کارن سے ایکتا لیتے ہو۔ یا جس طرح سے درشٹی میں آتا ہے۔ پرتیتی کے ارتھ کیا جاتی ہیں جاتی ہی بھاو دیکھنا مانتے ہو۔ یا سپ میں جاتی ہی بھاو۔ جو کہ خاص قسم پر لوگ تجربہ کرتے ہیں۔

ممکن کے ارتھ کیا سو بار ہی انکول سکار پیتہ ہوتا یا اوپادھی (برہم) گیان انکولتا۔

اگر ان باتوں میں بدھی کو خوطہ زن کیا جاوے تو پھر ایک طرح سے بھید ہی بھید معلوم پڑھتا ہے۔ یدی کارن سے یکتا مانی جاوے اور اوپادھی بھید کو نت مانا جاوے تو ٹھیک نہیں کیونکہ شاستر کار مانتے ہیں کہ

कारण गुण पूर्वक: कार्य गु-
णो दृष्ट: ॥ वै ॥

اور دوسرا کہہ سو بھاوک دھرم کسی کا بن منتر سے نشٹ نہیں ہو سکتا۔ جیسے اگنی سے اوشنتا اسواسطے یدی مانا بھی جاوے۔ کہ جیو کدا پی ایسی لائق ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے کیند کی اور بڑھتا چلا جاوے۔ اور آخر کار انہیں لیجاوے جہاں سے کہ وہ نکلا تھا۔ تو میدائی کا منت کیا ہوا تھا۔ اگر سچ ہو سمجھیا گیان تو آیا وہ ہتیا گیان برہم کی ہستی میں موجود تھا۔ یا کسی کرم نمت

سے آیا تھا۔ یا کسمات انہیں پراپت ہو گیا تھا۔ جب ہم پٹ اور گھٹ وو اکاروں کو علیحدہ علیحدہ کاریہ روپ میں دیکھتے ہیں۔ تو ساتھ ہی انکے کارن بھی (کارن سے مراد یہاں اوپادان کارن کی ہے) علیحدہ علیحدہ انومان کرتے ہیں۔ جیسے پٹ کی واسطے تنتو اور گھٹ کیواسطے مٹی اسی طرح سے جب جیو اور برہم میں اسوقت مختلف گن کرم اور سوبھاو کی پرتیتی دونوں وادی تھا پرتی وادی مانتے ہیں۔ تو کب ممکن ہے کہ انکا کارن ایک ہو جاویں۔ اگر شاستر کار ٹھیک کہتے ہیں۔ جیسا کہ میں پہلے سوتر دیکر سدھ کر چکا ہوں۔

اسمیں پرشن پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ جب متھیا گیان میں پرتیتی اور بادھ دونوں دیکھتے ہیں جیسے جو میں سانپ کی پرتیتی اور پھر اسکا بادھ دیکھ لیتے ہیں۔ اسواسطے جیسے رجو میں سرپ گیان متھیا ہی ٹھیک اسی طرح سنسکارک پدارتھوں میں ستا گیان ارتھات ہستی بھی متھیا ہے۔

جو لوگ اس پرشن کو ذرا نیائے کی درشٹی سے دیکھتے اور بچارتے ہیں۔ انکو کیول اسمیں ایک ہیتو ابھاس پرتیت ہو سکتا ہے۔ پرنتو وہ بھی درشٹی سے تو دونوں ایک سے ہی معلوم ہوتے ہیں۔ نہیں بھائی۔ جیسے رجو کا سرپ یتھارتھ گیان کے بعد نشٹ ہو جاتا ہے یا سمجھا تو نہیں پرش بھاو پاس جانے سے بالکل دور ہو جاتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح دوسری جگہ ہونا چاہیے۔ کہ جبکہ سنسارک پدارتھوں کا متھیا پن پرتیت ہو گیا ہے۔ ان کو سنسار نہ دکھائی دے۔ ارتھات سنسار کے پدارتھ سکھ دکھ اچھیا دویش پریتین

اور گیان انمیں پراپتی کا ہیتو نہ بن سکیں۔ نہ کیول اتنا ہی بلکہ جیسے کہ وہ رجو کا سرپ یتھارتھ گیان کے بعد کسی کو بھی پہلے وا ایک ہی نہیں دیکھتا ٹھیک اسی طرح ایک کی درشٹی میں ابھاو ثابت ہونے پر سب کی درشٹی میں نیستی ہو جاوے ارتھات اس سرپ یا ستھا نو ابھاو کی طرح سرشٹی میں کوئی پدارتھ ہو وہ سے برہم کی نہ ہو لیکن ایسا نہیں ہوتا اور باوجود اسکے کہ لوگ سنسار کو متھیا ثابت ہی نہیں کرتے بلکہ سا کتا کہتے پھرتے ہیں۔ کہ ہم لوگوں کو سنسار نہیں پرتیت ہوتا۔ اسمیں اگر عقل کو کام میں لایا جاوے تو ایک فیلسی ہے جسکو گیان بدھ اور کرم بدھ کہتے ہیں۔ اور دونوں وادی تھا پرتی وادی مانتے ہیں۔ رجو میں سرپ کیول گیان سے دور ہو جاتا ہے۔ لیکن سنسار سے دور ہونا ارتھات مکت ہونا دونو کرم اوپاسنا اور گیان سے مانتے ہیں۔ ایک میں کیول گیان مکھ مانا ہے۔ دوسری میں کرم کو مکھ مانا گیا ہے۔ اسواسطے سنسار کا متھیا پن رجو میں سرپ کے ایتھارتھ گیان کی طرح نہیں ہے۔ اسواسطے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گن کرم سوبھاو کے علیحدہ علیحدہ ہونے سے وہ کبھی ایک نہیں ہو سکتے۔ اس سے یہ بات بھی دور ہو سکتی۔ کہ جیسے بوند سمندر میں ملجانے سے پھر علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ گو پہلے ہی اس سے نکلی ہو۔ لیکن پرشن یہ ہوتا ہے۔ کہ بھی بانی ہیں خواہ کسی طرح سے کیوں نہ ملائی جاوے پھر علیحدہ ہو سکتی ہے۔ کیوں۔ سمندر کا جل اور بوند کا جل ایک سا ہی گن کرم سوبھاو رکھتا ہے۔ گو انہیں سروپ کے لحاظ سے بھید ہے لیکن بھی اور جل کا گن کرم سوبھاو تھا سوروپ میں بھید ہونے سے بھی تھی

...ل تھی نہ ہی اور نہ ہو گی نہ ہو سکتی ہے پیاسک
...ی طرح سے ہم ادھیبھو کون آدمی کہہ سکتا
...ے بھید دان ہونے سے دیا ہی سمجھ لیا
(بھگوت پرانم دویار تھی)
...ہا ہیے۔

وشواس کی ضرورت

جب میں ایک دفعہ مانڈے کیطرف جا رہا تھا۔ تو رستہ میں یکہ کا قیام ہو گیا ہوا۔ وہاں چند پوجیے بیٹھے ہوئے تھے جو سادھو گیر انکو بڑے شوق سے دیکھ رہے تھے۔ انکے ہاتھوں میں ستار سے پکڑے ہوئے تھے اور سر پر پگڑی باندھی ہوئی تھی۔ گویا وہ ہر ایک طرح سے اپنے آپکو جیوتشک دکھانے کی کوشش کر رہے تھے نہ صرف دکھاوے سے ہی بلکہ کرم سے بھی وہ اپنے وشواس میں پکے ہیں۔ میں نے سنا ہوا تھا۔ کہ یہ لوگ وہ کھانا نہیں کھاتے۔ جو کہ انکے واسطے خاص طور پر بنایا جاوے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جب میں ریاست جے پور میں ایک چھوٹی سی ریاست جسکا آجکل نام کرن گڑھ ہی تھا وہاں چونکہ مجھو اکثر ان لوگوں کے دیکھنے کا موقعہ ملتا تھا۔ تو مجھے انکے دیکھتے ہی ان کی حالت یاد آگئی۔ اور ٹھیک اس طرح سے پنجابی پوجیہ ہی پائے۔ بھوگ پور کے بیچ خاص میں وہ ایک دوکان سے چھاچھ مانگنے گئے دوکاندار نے دودھ دینا چاہا۔ لیکن چونکہ وہ دھرم میں پورا وشواس رکھتے تھے۔ اسواسطے ایک نے جواب دیا۔ کہ اگر اپنے واسطے بنائی ہوئی چھاچھ میں کچھ دیدو تو ہم لینگے۔ ورنہ خاص طور پر ہمارے واسطے تیار کی ہوئی ہمارا دھرم ہمکو اجازت نہیں دیتا۔ مجھو آپکے یہ الفاظ سنکر کچھ خاص حالت کا نظارہ دیکھنا پڑا۔ اور وہ ماضی حالات کو اس وقت مجھو ایک خاص جنگل میں جا پہنچا جسکا کہ شاندار دروازہ تھا۔ اور اسکے اندر ہر قسم پیکار کے پھول میوہ جات اور رنگ برنگ کے بر گشت اپنی خوبصورتی کے واسطے آپ ہی نمونہ تھے۔ بہت بڑی تلاش کیا۔ مجھو ادا نگے رہنے والے لوگوں سے پوچھا۔ کہ یہاں کا مالی کون ہے۔ جسنے یہ شاندار بر گشت لگائی ہوئی ہیں۔ چند ایک نے تو جواب ہی نہیں دیا۔ بلکہ وہ خود میری طرح تلاش میں ساتھ ہو گئے اور میری مشکل کے دستگیر ہوئے۔ نہایت درجہ تلاش کرنے پر ایک نوجوان پر نظر پڑا جسکی عمر میں ہڈ تال لمبا چوڑا پراندا تھا۔ بالصورت نہایت ہونہار۔ لیکن کیا کہوں۔ ملا جواب ملتا ہے۔ کہ اگر تم کچھ سوچ بچار رکھتے ہو تو ذرا غور و دشتی کو کام میں لا سکتے ہو۔ تو کیا ان پودوں کی شکلیں مالی ہو سکتے ہوئے سرحتی ہیں۔ کیا یہ پھول ایسے ہی شوبھا کی ایک ہیں۔ کیا یہ میوے ایسے ہی مزے دار ہونے کے یوگ ہیں ہرگز نہیں۔ ذرا دھیکر اور اپنی عقل کو پیچھے ہی ترا کیکے اچھا کچھ اسی مالی کا حال بتلانے پر ہی نہیں بلکہ ہر ایک ستو درتیں پر شک ہر ایک وقت ایسی حالت آیا کرتی ہے جب کہ وہ بھی کبھی ہوئی حالت کا امتحان کرتا ہے۔ اور اپنے مالکے اعلے پن کو سجاتا ہے۔ تو آنسو خبر عبث فیصلہ نہیں ہوتا۔ بلکہ موت یہ حالت آچکی ہے) یہ باغ جسکو دیکھتے ہو یہ ایک اپدیش ہے۔ اور کبھی زمانہ قدیم میں اسی کو لوگ بہشت کہتے ہیں جسمیں وہ وہ کی نہریں چلتی تھیں۔ دوسری طرح میں امرت بھی جسکو کھانے کے واسطے لوگ دیوتوں کے قدم تک لیتے تھے۔ اور جسکی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے لینے کے واسطے لوگوں نے اپنا سر و سود ان کیا تھا۔ کچھ مدت کیواسطے بد خزاں کے آجانے سے صرف نام باقی رہ گیا تھا۔ گو اکثر مالی پیدا ہوئے لیکن کمزور تھے۔ کام کرتے رہے لیکن بیماری کے بے علم بےبہرہ تھے۔ جل دیتے رہے لیکن بناوٹی گھاس پھوس ادھر ادھر سے دور کرتے رہے لیکن اندر سے ہر ایک قسم کی کوشش کی لیکن پایا نہیں۔ چند سال ہوئے کہ ایک رشی مالی نے اپنی طاقتوں کو صرف اس بیماری کی پڑتال میں ہی خرچ کیا کیونکہ اس ایک علاج سے بہرہ ور تھا ہی ایک دوائی ہے جو کہ تمام بیماریوں کی اصل اوشدھی ہی آزمایا ہوا مجرب نسخہ استعمال کیا ہوا۔ اس باغ کی ایک سرے سے دوسرے سرے تک بکل گیا۔ علاج بتلا گیا۔ چاروں طرف سے آندھی وغیرہ سے نذر کرنے کے واسطے اس باغ کی اونچی فصیل بنا گیا۔ اور طریقہ بھی پورے طور پر لوگوں کے کانوں میں کوٹ کوٹ بھر گیا۔ افسوس ہے تو یہ کہ اس مالی کو قیام نہ ہوا فصیل توڑنے والے اسکے بعد پیدا ہوئے۔ نہ کہ اس علاج کو برتنے والے مردوں کو جگانیوالے انہیں پرورش پائے۔ نہ کہ سوتوں کو سستوں کو کبھی ہو سکتا ہے۔ کہ پھل ملے۔ پس اگر آپ لوگوں کو کچھ اس رشی مالی کے دوبارہ سرسبز کرنے کی آگیا کا کچھ پاس ہے۔ اگر اس یوگی کے کہنے پر وشواس ہے جیسا کہ ہونا چاہیئے۔ کہ آپ لوگوں کی ہر ایک بات چھپا نہیں ہو سکتی دیکھے تو رستے بیٹھے ہوئے ایک ایک لکیر کسی خاص مطلب کو ظاہر کرنے کے واسطے ہے۔ جیسا کہ

بھگوان پاتنجلی جی اپنے مہابھاشیہ میں لوگوں کے اعتراضوں کا جو انہوں نے پانینی جی کے سوتروں پر کیئے تھے جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ لوگ حاضری میں بیٹھے ہوئے منی بھگوان آچاریہ کی ایک ماترا بھی غلط اور بیندرا تہا نک نہیں سکتی۔ ایک سوتر کا غلط ہونا تو خیال کریں،" پس آپ لوگوں کو نتیجہ جاننا اور ایشور پر پورا بھروسہ رکھکر کام کرنا چاہئے پرنتو خیال ہے کہ طریقہ رشی کا برتا جاوے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جن لوگوں کے ساتھ آجکل کام کرتا ہوں۔ رشی کے گرنتھوں کو اپنا انگ نہیں خیال کرتے۔ رشی کی بنائی ہوئی سرل بھاشا تک کو نہیں راہ برتتے پرنتو اپنے خیالات کو آگے سمجھنے کا ایک ذریعہ بنایا جا رہا ہے۔ ہائے۔ خیر کب وہ دن آویگا۔ جبکہ لوگ آریہ دہرم میں بھی اس قسم کے وشواسی پیدا ہونگے جوکہ اپنے دہرم کو جو ایشور کا ہے۔ اسی قسم کا وشواس رکہتے ہوئے گانو گانو اور نگر نگر میں پرچار کرینگے۔ جیسے کہ ایک ایک آدمی کے بنائے دھرم پر سوسون کرنیوالے آجکل کر رہے ہیں۔ جس طرف نظر ڈالو ویسا ہی پرتیت ہوتا ہے چونکہ مجھے اسی روز ایہ پورہ جانا تھا۔ اسواسطے میں ان بوجوں کے ساتھ کوئی خاص گفتگو نہ کر سکا۔ ورنہ نہائت فائدہ ہوتا۔ اگر موقعہ ملا تو وہ حالات جوکہ اسوقت مجھے راجپوتانے میں ایک پوجنیے پوجیہ کے ساتھ بات چیت کرنے سے میرے دل میں اتپت پیدا ہوئے تھے۔ اور جنکو اب میری سمرتی شکتی یاد دلاتی ہے عرض کرونگا۔

(بھگت رام ودیارتھی)

ایڈیٹوریل نوٹس

ویدک دھرم کے اصول دنیا میں پھیلانے کے لیئے جہاں ضروری ہے۔ کہ سنسکرت کا پرچار بڑے زور شور سے کیا جاوے۔ وہاں اس امر کو نظر انداز کرنا مشکل ہے کہ جبتک اس سچے دہرم کی خوبیاں انسانوں کے دلوں میں جگہ نہیں پکڑتیں۔ تب تک انسان سنسکرت بھاشا کے پڑھنے کی طرف ہرگز رجوع نہیں ہونگے۔ اسوقت تک انگلش بھاشا میں جسقدر کتب پارسائے ویدک دہرم کی اشاعت کی غرض سے لکھے گئے ہیں۔ انمیں اس بات کا لحاظ کم رکھا گیا ہے۔ کہ سنسکرت لٹریچر سے ناواقف لوگ بھی لکھنے والے کے مطلب کو بخوبی سمجھ سکیں میرے پاس حال میں ہی ایک خط لارڈ ہلام کا آیا ہے جسمیں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ آریہ سماج کے متعلق ایک کتاب جسے مسٹر سی۔ ای گلیڈسٹون صاحب سابق وزیر اعظم انگلستان نے انہیں حسب ذیل جواب لکھا۔ "میں اس کتاب کے لیئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جوکہ آپ نے مہربانی کر کے مجھے بھیجی ہے۔ اور میں آپکے مضامین سے فائدہ اٹھانے کی امید رکھتا ہوں۔ لیکن مجھے شبہ ہے۔ کہ میرے معلومات کی حالت مجھے اسکی نسبت تحریر زنی کرنے کی اجازت دیگی۔ مسٹر گلیڈسٹون

صاحب کا یہ جواب صاف ظاہر کرتا ہے کہ جب تک ویدک دہرم کے اصول کے متعلق اس قسم کی کتابیں انگریزی زبان میں طیار نہیں کیجاتیں۔ جو کہ سنسکرت سے بے بہرہ لوگوں کی سمجھ میں بھی آسکیں تب تک ودیا دانی لوگوں کا سنسکرت بھاشا کی طرف بھی عام توجہ ہونی مشکل ہے۔ اسوقت جو لٹریچر کہ آریہ سماج کے متعلق انگریزی زبان میں پیدا کیا جا رہا ہے۔ وہ ویسا نہیں کہلا سکتا پنڈت گورودت نے اس ضرورت کو بڑے زور سے محسوس کیا تھا۔ اور اس لیئے انکے لکھے ہوئے ٹریکٹ اب تک کچھ نہ کچھ کام کر رہے ہیں۔ لیکن انکی بے وقت موت نے انکا کام پورا نہ ہونے دیا۔ اسوقت بھی آریہ سماج میں ایسے سجن موجود ہیں۔ جو اگر کوشش کریں تو انگریزی دانوں کی غلط فہمیاں ویدک دہرم کی نسبت بہت کچھ دور کر سکتے ہیں لیکن افسوس کہ پورا پرشارتھ اور حوصلہ کرنیکا ساہس انہیں نہیں ہوتا۔

ناول چاند

نہائت عجیب و غریب دلچسپ ناول ہے قیمت معہ محصول ڈاک … دفتر میں بھیجنے یا آریہ پرچارک جالندھر کے نام آنی چاہیئے۔

مراسلات

ایڈیٹر صاحب … کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

ویدپرچار فنڈ کی تحریک
پنچھم اتر دیش میں

بخدمت شریمان ایڈیٹر صاحب اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر
نمستے - حسب الارشاد سماج نقل ریزولیوشن نمبری ۱ مورخہ ۲۹ - اپریل ۱۹۰۶ء بغرض اندراج اخبار ارسال ہے - براہ مہربانی درج اخبار فرما کر مشکور فرمائیے گا -

دیش اپدیشک منڈل کا ماہانہ ریزولیوشن

اسسٹنٹ سکریٹری نے تحریک کی کہ ممالک ہذا کی سماجوں کی حالت عام طور سے دبی ہوئی جاتی ہے - دس بارہ سماجوں کے سوا کوئی سماج باقاعدہ طور سے نہیں چل سکتا ہے - بلکہ اکثر جگہہ تو سماج کا نام ہی نام باقی ہے لیکن کوئی کاروائی متعلق سماج کے نہیں ہوتی ہے - اور ایسا ہی ایک دنیا میں عام طور سے اسکی وجہ اپدیشکوں کا ابھاو بیان کیجاتی ہے - اسکے علاوہ سوامی جی کی وصیت میں جو انھوں نے اپنی لمبی زندگی کے بیش بہا تجربہ کے بعد کی ہے - اپدیشک کی ضرورت تسلیم کیگئی ہے - مہرشی کی دوسری وصیت یہہ ہے کہ ویدک دھرم کے اپدیش اور شکشا کے لیئے اپدیشک منڈلی مقرر کرکے دیش دیشانتر اور دویپ دویپانتر میں بھیج کر ستیہ کے گرہن اور استیہ کے تیاگ کرانے آدی میں اس سبھا کا کوش استعمال کیا جائے" ان سب باتوں پر نظر ڈالنے سے یہہ ضروری معلوم ہوتا ہے - کہ اپدیش کی ترقی ضرور ہونی چاہیئے - اور اسکی ترقی کا ذریعہ بھی ہوسکتا ہے - کہ پرتی ندھی سبھا صوبہ ہذا کی طرف سے ایک عظیم الشان ویدپرچار فنڈ قائم کیا جائے - لہذا سماج ہذا میں اس عظیم الشان ویدپرچار فنڈ کی امداد کے لیئے ویدپرچار فنڈ کھولا جائے اور شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کی سیوا میں نویدن کیا جائے کہ وہ ویدپرچار فنڈ قائم کرکے اپدیش کی ترقی کا پربندھ فرماوے - اور اگر موجودہ مستقل فنڈ پرتی ندھی سبھا کی یہی غرض ہے - جو ویدپرچار فنڈ سے ظاہر ہوتی ہے - تو سماج ہذا کے نزدیک اسکا نام تبدیل ہوکر ویدپرچار فنڈ قائم ہونا ضروری ہے - اور سبھا موصوف سے یہہ بھی گذارش کیجائے - کہ سوامی جی کی دوسری وصیت کی تکمیل کے لیئے جسکا ذکر اوپر ہوا ہے سماج ہذا آزادانہ طور سے ہمیشہ تیار ہے - اور آئندہ بھی ہر حالت میں درم سہائتا دینے کو طیار رہے گا - یہہ تحریک اتفاق رائے سے منظور ہوکر تجویز ہوا کہ سماج ہذا میں ویدپرچار فنڈ کھولا جاوے اور نقل ریزولیوشن ہذا کی آریہ پرتی ندھی سبھا کی سیوا میں بھیجی جاوے - اور ایک ایک نقل واسطے اشاعت کے اخبارات ست دھرم پرچارک جالندھر اور آریہ ورت دانا پور میں بھیجی جاوے -

آپکا شبھ چنتک
نرائن پرشاد اسسٹنٹ سکریٹری آریہ سماج مرادآباد

قومی شہسوار اور سپاہی کا بل

مورخہ ۶ - اپریل کو اتوار کا روز تھا سکول میں خصوصیت تھی - رامداس طالب علم گورنمنٹ سکول ایک غریب آدمی کے گھر بتقریب چوراکرم سنسکار جارہا تھا - چوک سودان کے پاس اسکا گذر ہوا - ایک دکان کے قریب سے جو گذرا تو اسکو زور کے قہقہہ کے ساتھ مار لیا مار لیا کی آواز آئی - وہیں ٹھہر گیا - دیکھا تو چھ سات نوجوان اس دکان پر بیٹھے خوب چہچہے اڑا رہے ہیں اور بڑے زور سے قہقہہ مارتے ہیں - رامداس الگ ایک پہلو میں کھڑا ہوگیا - اور انکی تقریر کو سننے لگا چنانچہ دکاندار نے پوچھا کہ بھلا یار بتلاؤ تو سہی کس طرح آپنے مار لیا - وہ لوگ تو بڑے زبردست تھے - انکی اخلاقی حالت پر دھبہ آنا مشکل ہے - وہ تو دل و جان توڑ کر کام کرنیوالے ہیں - حال تو سناؤ - اس پر معین الہند جوکہ زور سے قہقہہ مار رہا تھا بولا کہ اٹھہ برس پہلے بھی اپدیشک کلاس کے کھلنے کی تحریک ہوئی تھی - ہم نے ہر طرح اسکے دبانے کی کوشش کی تھی - مگر ہمارے مخالفین میں ایک بڑا زبردست فاضل اجل اور فصیح بلیغ تھا جسکی عزت ہر ایک کے دل میں سمائی ہوئی تھی - اسنے ہماری دال نہیں گلنے دی - جب ہم نے دیکھا کہ عام آریہ پبلک کی رائے اپدیشک کلاس کے کھلنے کی طرف مائل ہے تو ناچار ہمارے گروجی نے بھی قبول کرلیا تھا - مگر جالندھر کے حضرت پرتول نے اپنے اخبار کے ذریعہ کوشش کی کہ اپدیشک آشرم جالندھر میں ہونا چاہیئے - یہہ بات ہمکو بہت ہی ناگوار گذری - چنانچہ ہم نے بذریعہ پرائیوٹ خطوط کے اپنے رعب داب کی طرح سے انکی کوشش کو خاک میں ملانے کی کوشش کی - ہمارے بزرگ سفید ریش منوہرداس نے بھی ان سماجوں میں جنہوں نے جالندھر میں اپدیشک کلاس کے کھلنے کے بارہ میں

رائے دی تھی وہاں جا کر اُن سماجوں کو ورغلایا
کہ آپ جالندھر میں اوپدیشک کلاس نہ
کھلنے دیں - چنانچہ نتیجہ یہ ہوا - کہ اوپدیشک
کلاس ہمارے کالج کی شاخ بنائی گئی - مگر
جب پرتی ندھی سبھا کے اوپکاری تبدیل
ہوئے - اور ہمارے بزرگوں کے ہاتھ سے
پرتی ندھی سبھا کی باگ جاتی رہی - تو پھر ہم نے
اُس کلاس کے برخلاف لکھنے میں زبانیں کھینچی
ہیں - اسکے ودیارتھیوں کو الگ الگ
گھر بلا کر ورغلانے میں - انکو ملازمت دیکر
تعلیم بند کرانے میں کوئی دقیقہ باقی نہ
چھوڑا - ہم نے یہہ بتانا شروع کیا - کہ
اوپدیشک کلاس کی کچھ ضرورت ہی نہیں
جبکہ قومی کالج کا ایک ایک لڑکا اوپدیشک
تو بجائے خود رہا - کناد - پاتنجل - اور
جیمنی بنکے دکھا دیگا - بس پھر تو کیا ہونا
تھا - پبلک نے مان لیا - کہ ہاں ہاں سچ مچ قومی
کالج ہی اوپدیشک پیدا کرنے کی کان ہے
آریہ دھرم پھیلانے کا مرکز ہے - ویدک دھرم
کی اُنتی کا کیندر ہے - ہر ایک آریہ نے
اپنا تن من دھن سبھا سمجھی اسپر نیوچھاور
کیا - اب چونکہ جالندھر میں پھر اوپدیشک
کلاس کھلی ہے - اس لیئے اب ہم نے بھی
تجویز کر لی ہے - کہ انکا مقابلہ کرنے کے
لیئے اوپدیشک کلاس کھولی جاوے - اسپر
اُس دوکاندار نے جو بیچارا سیدھا سادہ تھا
کہا - کہ اگر وہی اوپدیشک کلاس کا کچھ
فائدہ نہیں تھا - تو پھر آپنے اسکو کیوں
کھولنے کی تجویز کی - جبکہ کالج سینکڑوں
اوپدیشک پیدا کر سکتا تھا - تو پھر سوائے کالج
کے الگ کھچڑی آپنے کیوں پکائی - اسپر

ایک اور صاحب نے جنکا نام کالیچرن رائے تھا
جو سعین الہند کے پاس بیٹھا ہوا تھا جواب دیا
کہ سچ بات تو یہہ ہے - کہ کالج میں سے
اوپدیشک اسوقت پیدا ہو سکتے تھے جبکہ
وہاں دھرم کی سکشا دیجاتی - جبکہ وہاں
وید پڑھائے جاتے - مگر ایسا تو ہم نے نہیں
کیا - ہمکو اب ضرورت محسوس ہوتی ہے
کہ جبتک اوپدیشک پرچار نہ ہوگا - تبتک
ہماری پارٹی کو تقویت نہیں ملسکتی - اسی
واسطے ہم نے ۳ ہزار روپیہ سالانہ کے لیئے اپنی
ہمخیال سماجوں میں اپیل نامے ارسال کیئے ہیں
اب بڑی مشکل یہہ ہے - کہ اوپدیشک کہاں
سے لیئے جاویں - اسکی ضرورت محسوس کی
کہ اوپدیشک کلاس کھولی جاوے - لیکن
اگر اسقدر فائدہ بھی نہ ہووے - جیسا کہ میں نے
بیان کیا ہے - تو سب سے بڑا یہہ فائدہ ہوگا
کہ پبلک میں ہماری شہرت بھی بنی رہیگی
عام لوگ ہماری تعریف بھی کرینگے کہ
دیکھو یہہ لوگ بڑے قوم کے خیرخواہ ہیں
استری سکشا کی باگ کو بھی اپنے ہاتھ میں
رکھنا چاہتے ہیں - پرچار کا کام بھی لینا
چاہتے ہیں - اب انہوں نے اوپدیشک آشرم
بھی کھولدیا ہے - اس لیئے شہرت کی
گھوڑدوڑ میں ہم پیچھے نہ رہجاوینگے - تیسرا
ایک یہہ بھی فائدہ مدنظر ہے - کہ ہم اس کلاس
کے کھولنے سے مخالفین کو دبانے کی
کوشش کرینگے اور یوں انکی ہر ایک تحریک
کچلنے کی کوشش کرینگے - تب پرشمبرناتھ
دوکاندار نے جسکی دوکان پر یہہ تقریریں ہوئی
تھی - کہا بہتر تو یہی ہوتا کہ آپ شاہزادہ رام
رچندت برج دت کی تجاویز کو جو انہوں نے

قومی کالج میں دھرم سکشا کا پربندھ کرنے کے متعلق
پیش کی تھیں مان لیتے - تو پبلک بھی ساری
آپکی ہمدرد ہوتی - اور ممکن تھا کہ قومی کالج سے
چند ایسے ودیارتھی نکل آتے جو کہ اوپدیشک
بننے کے لائق ٹھہر سکتے - اسپر لاجپت رائے نے جو کہ
سعین القوم کے پاس بیٹھا تھا - جواب دیا کہ
اب ہم نے قومی سکول و کالج میں ویدک دھرم کی
شکشا کیلیئے پربندھ کرنا آرمبھ کر دیا ہے
آگے ہم نے صرف اسواسطے نہیں کیا تھا کہ ہماری
طرف سے اسکی تحریک نہیں ہوئی تھی - اگر ہماری
طرف سے یہہ تجویز ہوتی تو بھلا ممکن تھا کہ وہ
سوسائٹی میں پاس نہ ہو جاتی - خواہ ہمارے آدھا
ہمارے ممبر کے برخلاف بھی نہ ہوتے -
یہہ الفاظ سنکر پرشمبرناتھ آگ بگولا ہو گیا - اور
زور سے چلاکر کہنے لگا - کہ سمجھو آج تمہاری اپنی
زبان سے سنکر یقین ثابت ہو گیا - کہ تم قوم کے خیرخواہ
نہیں - تم دھرم کے خیرخواہ نہیں - تم آریہ ورت
کے خیرخواہ نہیں - تم دیانند کے خیرخواہ نہیں
بلکہ تم شہرت پرست - شہرت ثنا - شہرت طلب
ہو - یاد رکھو کہ سچائی کبھی چھپ نہیں سکتی
تم نے اپنی شہرت کی خاطر ایسے ایسے مکارانہ
کی مخالفت کی - مگر سچائی نے اپنا رنگ دکھایا
مخالف کوششوں کو چکنا چور کر دیا - اور تمہیں
مکاری فریب کے گورکھ دھندے میں گھوم گھوم
کر پھر سچائی کا آشرا لینا پڑا - تمہاری اوپدیشک
کلاس - ویدی دھرم شکشا جنپر تم طعنہ و تشنیع ادا کیا کرتے
تھے - نہیں کرسکتے تمہیں سرجھکانا پڑا - آریہ سماج
نے تو یہہ کوششیں ڈنکی چوٹ پر کیں - مگر تم
رات کیوقت کرتے رہے - تم اندھیرے میں ہی
رہے - ست دھرم کے سورج نے تمہاری تاریک
کوششوں کو چھن بھن کر دیا -

سنکر اُن نوجوانوں کو یقین ہوگیا کہ یہہ دکاندار بھی ہمارے فریب کے جال میں نہیں پھنسیگا - اِسپر بہت ناراض ہوئے - اور اُلٹا ساماں لیکر اُٹھ کھڑے ہوئے - راماس نے جلدی جلدی آگے قدم بڑھایا اور اپنے کام پر چلا گیا - جمنا داسی

روپڑ آریہ سماج کا دوسرا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۰ - اپریل کو جالندھر سے لالہ رام کرشن جی پریزیڈنٹ پرتی ندہی سبھا پنجاب معہ برہمچاری برہمانند - لالہ ملک راج و دیارتھی ہائی سکول کے سالانہ جلسہ روپڑ آریہ سماج پر چلے - سٹیشن پر پنڈت لیکھ رام جی ڈاکٹر بھگت رام جی بھی اُسی گاڑی میں ملے - لدھیانہ سے چند اور آریہ بھائی بھی ہمارے ساتھ شریک ہوگئے - ڈاکٹر بھگت رام جی کھرڑ آریہ سماج کے جلسہ کے لئے ہم سے جدا ہوئے - اور ہم سب ریل گاڑی سے اُتر کر کشتی میں سوار ہوئے - کشتی میں بھجن گاتے ہوئے - پانی کا نظارا دیکھتے ہوئے بڑی تفریح کے ساتھ رات کو گزارا - ۱۱ اپریل کی صبح کے ۷ بجے روپڑ پہونچے - پریمی بھائی آگے ہی منتظر کھڑے تھے - راستہ میں بھجن گاتے ہوئے سماج مندر میں پہونچے - چونکہ سالانہ کاروائی تھا ہجوم آدمیوں کا بکثرت تھا - اسٹیج سب نشانہ ہوا لالہ سومناتھ جی منتری آریہ سماج سہارنپور اور پنڈت گنپتی جی نے منتدوب جلسہ میں لکچر دینے شروع کئے - حاضرین کی تعداد دو سو سے زیادہ بڑھ گئی - اور بڑے شوق و پریم سے لوگ سنتے رہے - شام کو نگر کیرتن کیا گیا - ودیارتھی آشرم لاہور سے آئے ہوئے طلباء کا ویدمنتر سور سہت گانا ستریوں اور پرشوں کے دلوں کو آریہ سماج کی عظمت کی طرف کھینچ رہا تھا - کئی استریوں نے گلیوں میں - مکانوں پر کھڑے ہوکر بڑے پریم سے بھجنوں کو سنا اور طلباء کو شیرینی کے لئے روپئے دیئے - ۱۲ اپریل کو صبح کے وقت بازار میں بھجن گاتے ہوئے پنڈال میں پہونچے - برہمچاری برہمانند جی نے آتمک اُنتی پر ایک موثر سپدیش دیا - اُنکے بعد راقم نے آریہ سماج کا اُدیش پر ایک ویاکھیان دیا - تعداد حاضرین ۵۰۰ کے قریب تھی - بڑے شوق و پریم سے لوگ جم کر سنتے رہے - دوپہر کو پہلے مباحثہ کا وقت تھا - سناتن دھرم سبھا کے ممبروں کو چیلنج دیا گیا کہ اگر مباحثہ کرنا ہے تو آویں - چنانچہ وقت معمول سے وہ بہت پیچھے آئے - پھر بھی اُن کو وقت دیا گیا - مگر حسب معمول اُنھوں نے مدہت پر جھگڑا پایا - حالانکہ اُنکو زور دیا گیا - کہ آپ مورتی پوجا شرادھوں اوتار پر سوال کریں - مگر جب مدہت کا مسئلہ پیدا نہ ہو - کب مانتے تھے - جب پنڈت گنپتی جی نے ایک شلوک منوسمرتی کا پڑھا - تو انھی پنڈت نے کہا - کہ یہہ منوسمرتی کا نہیں - چنانچہ پنڈت جی نے ان ہی کی منوسمرتی سے نکالکر وہی شلوک دکھلایا - پبلک میں ایسے شرمندہ ہوئے - کہ اپنا سا منہ لیکر چلے گئے - پھر برہمچاری برہمانند جی کا ویاکھیان ہوکر جلسہ سماپت ہوا - ۱۳ - اپریل کو علی الصباح ہون ادی کرنے کے بعد برہمچاری جی نے اُپاسنا کرائی - اور اُپدیش کیا - پھر پنڈت چمپو چند جی نے ویاکھیان دیا - پھر لالہ لاجپت رائے ممبر آریہ سماج گوہانہ نے ویاکھیان دیا - دوپہر کو لالہ گنگا رام سب اوورسیر نے پہلے ویاکھیان دیا - پھر راقم نے استری شکشا پر کہا - پھر رپورٹ سالانہ پڑھی گئی - جس سے معلوم ہوا - کہ سماج کے ممبران شدہ آچرن کا نمونہ ہیں - اور جو جو مخالفتیں اور تکلیفیں اُنکو سماج کا کام کرنے میں سہنی پڑی ہیں - وہ اِن ہی آریہ بھائیوں کے درڑہ دشواس کا پھل تھا - بعدہ پنڈت گنپتی جی نے وید پرچار فنڈ کے لئے اپیل کی جسکا نتیجہ یہہ ہوا - کہ ایکسو روپیہ نقد واسطے مندر فنڈ و وید پرچار کے جمع ہوگیا - بعد آرتی گائن کرنے کے جلسہ برخاست ہوا -

اِس جلسہ کے متعلق جو خوبیاں کہ میں نے روپڑ سماج میں دیکھی ہیں - ہم اُنکا تذکرہ کرنا ناظرین کے لئے خالی از لطف نہ ہوگا -

(۱) روپڑ سماج کے ادھکاری و ممبران بڑے پریمی اور اُتساہی پرش ہیں - آریہ سدھانت پر درڑہ اور پکے نشواسی ہیں - سماج کے کرنے میں بڑی مشکلات کا مقابلہ کیا اور ست پر ڈٹے رہے -

(۲) اپنے مندر کو تکمیل کرنے میں ممبران سماج نے جنمیں سے اکثر گورنمنٹ میں اعلےٰ عہدہ پر سرفراز ہیں - اپنے ہاتھوں سے اینٹیں اُٹھانے میں اور مزدوروں کا کام کرنے میں بھی شرم نہیں محسوس کیا -

(۳) روپڑ گورنمنٹ سکول کے ودیارتھیوں میں بھی دلی پریم اور محبت آریہ سماج کے ساتھ ہے - آریہ سماج کی زیر حفاظت ایک بال سبھا ہے - جسمیں طلباء شریک ہوکر بڑے

پریم سے سما جک کاریہ کیا کرتے ہیں
(۲) دوکانداروں اور عام لوگوں میں آریہ
سماج عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے
بڑا بھاری کارن یہہ ہے۔ کہ ممبران آریہ
سماج پر کوئی آچرن و چال چلن کے متعلق
خوف نہیں رکھ سکتا۔

آپ کا داس
جمنا داس از جالندھر

شاریرک دھرم

چکتسا میں روگوں کے کارن کو ڈھونڈنا بڑا کٹھن کام ہے بنسبت کر اُس سمے جبکہ روگی اگیانی ہو۔ جس ویدنے روگ کے کارن کو نہ پایا وہ واستو میں روگ کے مول کو ناش کرنے میں اسمرتھ ہے۔ اور ایسے روگی کا بھلا ہونا واستو میں اسمبھو ہے۔ کاریہ اور کارن کی پڑتال میں بھول کرکے جو آدمی روگوں کو دیوتا مانا جاتا رہا۔ ان دیوی دیوتاؤں کے آگے منش جیسے جیتے جاگتے دیوتا کی بھینٹ چڑھتی رہی۔ دیویوں کے آگے معصوم بیبانے بھیڑ و بکرے آدی پشوؤں کے گلے پر چھری پھرتی رہی اور پھرتی ہے۔ چنانچہ پہاڑی دیش نا ہن آدی میں بھینسے کی بلی ہوتی ہے۔ پہاڑی ہمالیہ کے لوگ ہیضہ کے دنوں میں جنگلوں کے جنگل جو پہاڑوں کے بیچ ہیں۔ اور جن سے لاکھوں روپیوں کی کارآمد لکڑی نکل سکتی ہے ایک دو رات میں اسی وہم میں مبتلا ہو جلا دیتے ہیں۔ کہ دیوتا کی کرپا دور ہو۔ اور بیمار سے ٹل جاوے۔ غرض یہہ ہے۔ کہ کاریہ کو دیکھ کر ہو یا جو بھی کارن کا انومان کر لیا جاتا ہے۔ اور اُس سے سکھ تو ملنا درکنار اُلٹا دُکھ کا بھاگی ہونا پڑتا ہے۔ آج کل ہندوؤں کی کچھ شاریرک کمزوری جسکو اکثر بڑھا کر بیان کیا جاتا ہے۔ سوچنے والوں کے دلوں میں بھن بھن کارنوں کے انومان پیدا کر رہی ہے۔ اور بہت سے لوگ اُلٹ پلٹ نتیجہ نکالکر آپ بھرم جال میں پھنسے ہوئے دوسروں کو بھرانتی جال میں ڈال ستیہ چتھہ سے گرا رہے ہیں۔ دیا دھرم کے مول کو تلانجلی دے۔ اپنی شاریرک اُنتی کی دھن میں مست ہو رہے ہیں۔ ایسی صورت میں ستیہ استیہ پر بچار کرنا ہر ایک منش کا فرض ہے۔ تاکہ نامعقول ڈھکوسلے بچا جاوے۔ اور جن پرش اُدھوگتی یا نیچ بن کو پراپت نہ ہوں۔ جیسے بابا نانک جی مہاراج فرماتے ہیں۔ "اِنکھ ہرگل دودھ تیا کمائیں۔ انکھ پاپی پاپ کر جائیں۔ . . . . جبکہ وہ آگے جا کر اسی پوڑی میں فرماتے ہیں۔" نانک نیچ کہے بچار۔ واریاں نہ جاواں ایک بار۔ توں سدا سلامت نرنکار۔"

(۱) ہندو قوم شاریرک بل میں کیوں گھٹ گئی۔؟

اس لئے نہیں۔ کہ یہ لوگ ماس نہیں کھاتے تھے۔ بلکہ اس لئے کہ انہوں نے وہ شاریرک کریا چھوڑ دی جس سے شاریرک بل بڑھے ذہنی وہارمک کریاؤں کے یہہ مشتاق چلے آئے ہیں۔ اور قدرتی طور پر انکا ملکہ بھی اس طرف زیادہ رہا ہے۔ خاصکر جب سے مسلمان لوگ یہاں آئے تب سے ہندو لوگوں نے دوکانداری و حساب کتاب سنبھالا۔ یا وہ پیشہ سنبھالے۔ کہ جس میں نہ تو جسمانی بل لگے۔ بلکہ دوسرے انگلوں میں بل آوے۔ جیسا طلا زیادہ تر نوکری کرنا۔ کہ جہاں دفتر میں چھ چھ گھنٹے بیٹھنا رہنا پڑے۔ آدی نتیجہ یہہ ہوا۔ جو ہم آنکھ سے دیکھ رہے ہیں۔ شاریرک بل نشٹ یا بہت نشٹ ہو گیا۔ اور ایسے نشٹ ہونے سے نہ تو اب مانسک اُنتی کر سکتے۔ اور نہ ہی آتمک۔ بہت سے آدمیوں میں سے پہلے اُنتی شاریرک اُنتی ہے جو ہی کسان جو روکھی جوار کی روٹی پانی کے گھونٹوں سے کھاتا ہے۔ اگر لالہ جی کو رستے اکیلا جنگل میں آ جاوے۔ تو لالہ جی کے حواس باختہ ہو جائیں۔ اور نہ لالہ جی کو ان ہیجوں کے وقت سوائے ماس کے روٹی ہی نہیں کھلی جاتی۔ غرض یہہ ہے۔ وہ تو دم کیا ہے؟ جیسے آدمی سب پیشوں میں نہ پائے جاتے ہیں۔ دو بھائی ایک ہی ماں باپ سے پیدا شدہ لیجئو۔ بنا دشے میں ایک سے ہوں خوراک دونوں کو ایک قسم کی ملے۔ مگر ایک کو دوکاندار دوسرے کو کسان ہل چلانیوالا بنا دو۔ دس بارہ سال کے عرصہ میں دونوں کی تندرستی میں فرق عجیب ہی دکھائی دیگا۔ لالہ صاحب کا اگر پیٹ بڑھ جائے۔ تو کچھ شبہ نہیں۔ مگر بل کہاں۔ مگر کسان کے اعضاء اعلےٰ درجہ کی مناسب نشوونما پا جائینگے۔ پیارے بھائیو چھاتی پر ہاتھ رکھ کے بتلائیے تو سہی کہ کیا کسان اس لئے طاقتور ہے۔ کہ ماس خور ہے؟ جس غریب کو مہینہ میں بھی مشکل سے ایک دفعہ ماس ملتا ہے۔ اُسکی طاقت ماس کی طرف منسوب ہو سکتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ اصلی اوپاؤ طاقتور بننے کا کیا ہے؟

تیار ورزش کرنا اصلی طریقہ طاقتور بننے کا
ہے۔ وہاں یہ بھی ہے۔ لیکن سب سے بہتر اور یاد
رہے کہ اول چھوٹی عمر کی شادیاں چھوڑ دی
جاویں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے خیالات کو
شدھ رکھا جاوے۔ تاکہ وہ کو چیشٹا سے بیریہ
کا ناش نہ کریں۔ اور جیسا امریکہ کا لائق فلاسفر
ڈیوس تحریر فرماتا ہے۔ کہ شادی کے رشتہ
کے لئے خیال رکھو کہ وہ آتمک اُنتی کے لئے
ہو۔ اس لئے ایسی قصہ کہانیوں سے یا ناپاک
کتابوں سے بچو۔ جو گندے خیال پیدا کر کے
منش کے بل کو گھٹا دیتے ہیں۔ اور شادیوں
میں لڑکے لڑکیوں کی صلاح کو مد نظر رکھا
جاوے۔ تاکہ انہیں پریم ادھک ہو۔ دوسرا
بے دلیل دھرم کو اوتار کر ضرورت ہے۔ کہ
ہندو لوگ خود کاشتکار وغیرہ بنیں۔ وہاں
دہلی یا کس سے کم ہیں؟ جسمانی واقعات
سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ میرے گاؤں
میں ایک ہندو نے پانچ چھ سال سے
کاشتکاری شروع کی ہے۔ اور اب اُنکے
بال بچوں کی کایا بدل گئی ہے۔ حالانکہ خوراک
میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ بس قوم کے
اصلی خیر خواہ وہ ہیں۔ جو شاید کہ اُنکی
کے لئے بیچارے معصوم جانوروں کی ہلاکت
کے اوپدیش کے بجائے مذکورہ بالا تجاویز
پر عمل کرائیں۔ کیونکہ دودھ گھی والوں کو
اناجوں کی نسبت زیادہ قوت والی خوراک
کھانے لاؤ گے؟ بہادری سیکھنے کے لئے
بزدل اور ڈرپوک بھیڑ بکری آدمی کا شیر
کا سا مضبوط ہوگا۔ انہیں دھرم کا بل ہو سکے۔ تجربہ
کا نتیجہ اصلی نتیجہ ہے۔ جسکے سامنے غلط فلسفہ
کی بزدلی کبھی ٹھہر نہیں سکتی۔ پریہ رکشا کو

اور جسمانی ورزش سے پیدا شدہ بل بڑا
بھاری بل ہوگا۔ جسکے سامنے شیر بھی
کمپائمان ہوگا۔ حیرانی اور بلکہ صد حیف
بھیڑ بکری جو بزدلی کے لئے ضرب المثل
ہیں۔ ان کا جسم اپنے اندر کھسیٹ کر شیر بننے
کا خیال محال ہے کہتے ہوا۔
ہندو لوگوں کو اوپدیش کیجئے۔ آریوں کو
بتلائیے۔ کہ آزمائش کر کے دیکھ لیں۔
بیریہ کی رکھشا کریں۔ دھرم کے نیموں کو
دڑھتا سے پالیں۔ اپنے ہاتھوں سے
ہل چلائیں۔ زمینیں کھود دیں۔ کلہاڑیوں
سے لکڑیوں کو کاٹیں۔ بھاری بھاری
ہتھوڑے چلائیں۔ پیدل سفر کریں۔ خوراک
بیٹھک دال چنے گندم آدی اناج اور
گھی دودھ رکھیں۔ تو تھوڑے ہی دنوں
میں انکی شاید کہ حالت بدل جائیگی۔
کاشتکاری ہندوؤں کو ضرور کرنی
چاہیئے۔ اسکے لئے آشا ہے۔ چند ہی دنوں
میں ایک اور مضمون آپ لوگوں کے
پیش ہوگا۔

داس سندر سنگھ از لاہور

پہلا سالانہ جلسہ آریہ سماج مصطفیٰ آباد ضلع انبالہ

۱۰ و ۱۱ - ۱۲ اپریل ۱۹۲۶ء کو تھا۔ ۱۰ اپریل
کو نگر کیرتن بڑی دھوم دھام سے ہوا۔
نگر کیرتن ۱۰ اپریل ۱۹۲۶ء کو دن کے ۱ بجے سے
شروع ہونا تھا۔ لیکن باہر کسی سماج کے
کوئی اوپدیشک اور نہ ممبر تشریف لائے تھے
حالانکہ باقاعدہ سماجوں میں خط و کتابت
ہو چکا تھا۔ اور نہ ہی پرتی ندھی سبھا پنجاب
سے کوئی اوپدیشک صاحب تشریف لائے
تھے۔ جسکی وجہ یہ خیال کیجاتی ہے۔ کہ انہیں
تاریخوں میں کئی ایک جگہ جلسے تھے۔ صرف
پنڈت آتما رام جی اوپدیشک منڈل نمبر ۲ جو
جلسہ سے پانچ چھ روز پیشتر تشریف لائے
ہوئے تھے۔ جلسہ سے پانچ چھ روز پیشتر پنڈت
جی صاحب اسیر جہت سے تشریف لائے ہوئے تھے
کہ ہمارے منڈل کے اوپدیشک تھے۔ اور اس
سماج نے کبھی جلسہ بھی نہ کیا تھا۔ پنڈت آتما رام
جی شروع جلسہ سے پیشتر اوپدیش بھی کرتے رہے
اور انتظام میں بھی خوب امداد دیتے رہے۔ سماج
کے ممبران کے آخیر دن تک انتظاری رہی
کہ کوئی بھجن منڈلی یا اوپدیشک آوے لیکن
مایوس ہو کر جلسہ کے بعد نگر کیرتن شروع ہوا
اور مخالفت کا یہاں تک زور تھا۔ کہ مسلمانوں
نے دور دور سے مولوی صاحبان جمع کئے تھے
اور دھرم سبھا والوں نے دور دور سے پنڈت منگوائے
تھے۔ اور انہیں تاریخوں میں اپنے علیحدہ علیحدہ
جلسہ کرنے شروع کر دیئے۔ مخالفین کی طبیعت
میں اگرچہ حیرانی تھی۔ لیکن ہماری عادل گورنمنٹ
کے انتظام میں اُن کی کوئی پیش نہ گئی حالانکہ
اُنکا کوئی نوٹس جلسہ کی نسبت مشتہر نہیں
تھا۔ اور ہمارے جلسہ کا نوٹس دو ماہ کی مہینہ
سے مشتہر ہو چکا تھا۔ اور اشتہار جاری ہو چکے
تھے۔ ہمارے جلسہ میں خرابی ڈالنے کا بہت کچھ
ارادہ ہی ہو قعہ [illegible] ت کی ہے اور اُسنے کی
گئی ہوتی بعد اسکا مضمون درست آیا۔
ڈپٹی انسپکٹر صاحب پولیس نگر کیرتن کے
وقت ہمراہ تھے۔ ڈپٹی انسپکٹر صاحب بہت

ہی اچھا انتظام کیا۔ کوئی چوں نہیں کر سکا ڈپٹی انسپکٹر صاحب یہاں کے بہت لائق شخص اور منتظم ہیں۔ حالانکہ خود مسلمان تھے۔ ہم انکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور اپنی عادل گورنمنٹ کا ہر وقت دھنیاد ادا کرتے ہیں۔ کہ جسکے راج شاشن میں ہمیں دہرم کے لیئے آزادی حاصل ہے۔ اور اپنے مصربان لائق رئیس سردار تلوک سنگھ کا بھی یہ سماج تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ کہ انہوں نے بھی اسوقت قابل تعریف سامان وغیرہ سے اور ہر ایک قسم کی طرح سے امداد بخوبی دی اور شہر سے سو قدم کے فاصلہ سے نگر کیرتن شروع ہوا۔ آگے آگے انگریزی باجا بہت ہی خوش آوازی سے بجتا تھا۔ اور پیچھے پیچھے بھجن منڈلی اپنی سریلی آواز سے شائقین کو موہت کرتی جاتی تھی۔ نگر کیرتن کے وقت تین ہزار آدمی ساتھ تھے جسوقت بازار کے شروع میں آئے۔ تو پنڈت آتمارام جی نے کھڑے ہو کر دہرم کا بھنڈار کھول کر سامعین کو آنندت کیا۔ شہر کے لوگوں نے اور باہر سے آئے ہوئے صاحبان نے بڑی پریتی سے سنا۔ اسی طرح بازار میں بھجن گاتے ہوئے اور پنڈت جی صاحب مختلف مضامین پر ویاکھیان دیتے ہوئے اور لوگوں کو موہت کرتے ہوئے کوچہ میں گزرے اور گلیوں میں عورتیں اپنے اپنے کوٹھوں پر بھجن شبھ پریتی سے سن رہی تھیں جب شام کے چھ بجے کا وقت ہو گیا۔ اسوقت ہم کوچہ سرسٹی میں تھے۔ تو مقام ٹانڈہ کی بھجن منڈلی معہ اپنے باجے ڈھولک وستا آن پہونچی۔ اسمیں دو بھجن منڈلیاں تھیں۔ ایک

چھوٹے چھوٹے لڑکوں کی بھجن منڈلی بہت ہی خوش الحان تھی۔ اسوقت تین بھجن منڈلیاں ہو گئیں۔ اور نگر کیرتن کی بہت ہی رونق ہو گئی۔ کوچہ سے گزرتے گزرتے سردار صاحب کے قلعہ کے دروازہ کے ہو کر پھر بازار میں گزر ہوا۔ رات ہو گئی تھی روشنی کا انتظام ہو گیا۔ آٹھ بجے بھجن گاتے ہوئے اور بازار میں گزرتے ہوئے مکان جلسہ پر آپہونچے۔ اسوقت کی رونق اور تینوں بھجن منڈلیوں کی سریلی آواز سے گانا عجیب سماں بندہ رہا تھا نگر کیرتن کے وقت مخالفین کے دل پر پنڈت جی صاحب کے ویاکھیان سے بہت ہی اچھا اثر پڑا۔ منعبہائیوں نے ہمارے نگر کیرتن کو بے رونق کرنے کے واسطے بہت ہی تدبیریں نکالیں۔ بازار کے چوک میں ایک بھگواں پوش نے مخالفت میں ویاکھیان دینا شروع کر دیا اور باجہ بجوایا۔ کہ کسی طرح انکے نگر کیرتن میں کوئی شامل نہ ہو۔ لیکن ہمارے پنڈت جی صاحب پنڈت آتمارام کے پرتا نیر آنند کرنے والے ویدک دہرم کی بزرگی جتلانیوالے ویاکھیان ایسے نہیں تھے۔ کہ انکی کوئی تدبیر پیش جاتی۔ جہاں ایشور کی پرارتہنا واستوتی کے بھجن سوز و ساز کے ساتھ گانے والے ہوں۔ پھر بھلا کب رونق کم ہو سکتی ہے۔ ہاتھ پاؤں بہت مارے لیکن ناکام رہے۔ نگر کیرتن بڑے دہوم دھام سے ۸ بجے رات کے ختم ہو گیا۔ کارروائی اس روز کی شانتی سے ختم ہوئی۔ ہم اس فکر میں ادہر ادہر کر رہے تھے کہ ہماری سماج کا یہ پہلا جلسہ ہے اور باہر سے کوئی مہر یا اوپدیشک تشریف نہیں لائے۔ اور نہ ہماری پرتی ندہی سبھا نے

اوپدیشک بھیجا مقابلہ میں ہمارے جلسہ کو بے رونق کرنے کی آگ حد سے زیادہ بھڑک رہی تھی۔ شادی کے وقت جو انتظاری کرشن کی رکمنی کے دل میں تھی وہی حالت ہماری تھی۔ پھر اسٹیشن کی طرف لگے ہی تھے کہ سامنے ہیں رات کے بارہ بجے ہماری پرتی ندہی سبھا پنجاب سے لائق پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر۔ اس مخالفت کی آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلہ شانت کرنے والے سپرد آن پہونچے۔ اور انبالہ سے بابو صاحب تشریف لائے۔ اسوقت سماج ہذا کو جو آنند پراپت ہوا۔ وہ قابل بیان نہیں ہے اب ہمارے جلسہ میں پنڈت لیکھرام جی و پنڈت آتمارام جی دو اوپدیشک تھے۔

۱۱ اپریل ۱۸۹۱ء کی کارروائی جلسہ سا ڈھے سات بجے شروع ہوئی۔ کہ جسکا کافی مکان نہیں تھا۔ شہر میں کوئی مکان کافی تھا لیکن نہ مل سکا۔ اسواسطے اسی مکان کو ہر طرح سے بہتر سمجھا گیا۔ اول پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر نے و پنڈت آتمارام جی شرما و پنڈت بدیا رام بلاہ والے نے ہون وید منتر سہت کرایا ۱/۲ ۸ بجے تک وید پاٹھ و ہون ہوتا رہا۔ اور پھر ۱/۲ ۹ تک پنڈت آتمارام جی نے اوپاسنا کی اور اسکے بعد پنڈت لیکھرام صاحب نے ہون کے فوائد پر ویاکھیان بڑے زور و شور سے دیکر لوگوں کے ذہن نشین کرایا۔ کہ ہون غیر ملکوں والے بھی اول وزن سے کرتے آئے ہیں۔ اسوقت حاضری قریباً پانچ چھ ہزار آدمی کی تھی۔ جلسہ کا مکان اگرچہ بہت تنگ تھا۔ لیکن سننے والے کھلے پر اور دہوپ میں سخت تکلیف کو پنڈت جی صاحب کی گوہر افشانی کے مقابلہ میں گویا

کر رہے تھے۔ باقی آیندہ

راقم
سکرٹری آریہ سماج مصطفیٰ آباد

آریہ سماجک خبریں

لالہ متھرا داس پرچارک نے موضع دہادا ڈاکخانہ اماری میں ایک نیا آریہ سماج قایم کیا۔

ایبٹ آباد آریہ سماج خوب ترقی پر ہے چندہ ماہوار ۱۰ روپیہ سے بڑھ گیا ہے۔

پنڈت کرپا رام جی آنریری اپدیشک بہت سخت بیمار ہو گئے تھے۔ اب ایشور کی کرپا سے اچھے ہیں۔ اور طاقت آنے پر عنقریب پنجاب اتر دیش میں کام کرنا شروع کرینگے۔

راولپنڈی آریہ سماج کے ساتھ ڈسپنسری کو شامل کرنے کا وچار ہو رہا ہے۔

دہلی کے جیس بدھوا بواہ کا حال گزشتہ پرچہ میں درج ہوا ہے۔ اسپر برادری کو لاہل مچا۔ سادہ نے ڈنڈ لگائے۔ لیکن فریقین بواہ اور انکے مددگاروں نے برادری کی بیجا کارروائی کی کچھ بھی پرواہ نہ کی۔

برہمچاری ٹھاکر داس جی نے اپنے بھکوور کے پرچار میں بہت اچھا کام کیا خصوصاً پنڈت نندو رام جی کے ساتھ جو انکی بات چیت ہوئی۔ اسکا اثر بہت اچھا پڑا۔ نورمحل اور پھلور میں لکچر دیتے ہوئے برہمچاری جی لسارہ پہونچے۔ وہاں انکے دو ویاکھیان ہوئے ایک برہمن بھجو رام نامی نے شرادھ وشے پر بحث کیا۔ جسکا سمہ دہاں برہمچاری جی نے بہت اتم ریتی سے کیا۔

انارکلی سماج والوں کا پرچارک برہمچاری کرپا نند نکودر کو چھوڑ کر کوارٹر بنا کر ضلع جالندھر کے گاؤں میں شدھی سبھا وغیرہ کے قومی خیالات پھیلانے کے لیئے گھوم رہا ہے۔ نورمحل سے خبر آئی ہے۔ کہ وہاں کے آریہ سماجک پرشوں نے جب برہمچاری کرپا نند کو ہنسراج کے کھنڈن پر ویاکھیان دینے کو کہا تو وہ انکاری ہو کر نکودر کو پھر واپس چلا آیا معلوم ہوا ہے۔ کہ اسی طرح ایک دو جگہ اور بھی برہمچاری صاحب کی تواضع ہوئی ہے۔

کمالیہ آریہ سماج میں ۱۵-اپریل ۱۸۹۶ء کو بعد کارروائی سپتاہک جلسہ ایک شخص جیا رام کا جسنے کہ مسلمانوں کا کھانا کھا لیا تھا پرائسچت کراکر شامل کیا گیا۔ اسنے اقرار کیا کہ آیندہ ہالسن نہیں کھاؤنگا۔ استری پاٹشالا کھولنے کے لیئے یہہ سماج از حد کوشاں ہے۔ مگر ادھیاپکہ کے نہ ملنے سے مجبور ہے۔ استری سماج کے سپتاہک جلسے برابر ہوتے ہیں۔ قریباً یک صد کی حاضری ہو جایا کرتی۔ ڈاکٹر بسنت رام جی کی دھرم پتنی اپدیش دیا کرتی ہیں۔ دو ہفتہ سے اتوار رات کو سماجک ممبروں نے کوچوں میں اپدیش کرنا آرنبھ کر دیا ہے۔

وینانگر آریہ سماج کا تیسرا سالانہ جلسہ نرگیبن ۲۶-اپریل ۱۸۹۶ء کو سماپت ہوا۔ ۲۴-اپریل کی شام کو نگر کیرتن ہوا۔ برہمچاری پرمانند اور پنڈت گنپتی ڈاکٹر شگت رام و پنڈت لیکھرام جی کے لکچر و اپدیش ہوئے دھرم پرچار کے سمہ کو پنڈت گنپتی جی اور پنڈت لیکھرام جی نے پرتنشٹوں کے اتروں میں سماپت کیا۔ لالہ کرم چند بی اے نے وید پرچار فنڈ کے لیئے اپیل کی جسپر مبلغ ۱۱۸ روپیہ نقد مختلف فنڈات کی امداد میں چندہ ہوا۔ باہر سے سبھا اپدیشکوں کے قریباً ۳۰ آریہ بھائی آئے ہوئے تھے۔

مکیریاں آریہ سماج کے سبھاسدوں نے ۱۱-اپریل کو نگر کیرتن کرکے لالہ منشی رام جی کے استھان پہ ہون اور پریوارک اپاسنا کی۔ اس سماج نے بموقعہ میلہ لبا کھی بمقام نوشہرہ کنارہ دریائے بیاس پر اسدفعہ پرچار کا عمدہ پربندھ کیا۔ ویاکھیان ۳ ہوئے جن میں قریباً ۳۰۰ کی حاضری ہوتی رہی۔ ہمارے پیارے بھائی لالہ منشی رام جی حاجی دفعہ راستہ میں گھوڑے پر سے گر پڑے۔ اس لیئے لالہ رتن چند جی انکے ہمراہ واپس آ گئے تھے ۱۲ و ۱۹-اپریل کے سپتاہک جلسوں میں معمولی اپاسنا کے بعد پنڈت کانشی رام جی نے ویاکھیان دیئے۔ اور ممبران نے سندھیا سنائی لالہ رتن چند جی نے لالہ منشی رام جی کے گھوڑے پر سے گر کر صحیح سلامت رہنے کی خوشی میں کنیا مہا ودیالہ جالندھر اور مکیریاں پاٹشالا کو دو روپیہ دان دیئے۔ حاضری تقریباً ۲۵ کی تھی۔ لالہ فقیر چند کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا۔ حاضرین کو مٹھائی تقسیم ہوئی اور دو روپیہ پاٹشالا مکیریاں کو دان دیئے۔

کمروڑ ضلع ڈیرہ اسمعیلخاں میں ۱۱-اپریل ۱۸۹۶ء کو لالہ خوشی رام جی کی ہمشیرہ کا بواہ سنسکار ویدوکت ہوا۔ طرفین سے مبلغ ۱۰ روپیہ مختلف فنڈات کی امداد میں دان ہوئے اور ۲۵-اپریل ۱۸۹۶ء کو لالہ بنسی لال جی پلیڈر کی پتری کا بواہ سنسکار ویدوکت ہوا۔ لطف یہ کہ طرفین سماجک خیالات کے تھے اور برادر کنیا دولو سوکشت تھے مبلغ ۱۰ روپیہ

روپیہ طریقوں سے ساماجک فسادات کی ابتدا میں دان ہوتے۔

اس بواہ پر شہر میں مشتہر کیا گیا۔ کہ جو براہمن گایتری منتر ارتھ سہت سنا دے اسکو ۵ روپے اور جو بالا ارتھ سنا دے۔ اسکو ۲ روپے دیئے جاوینگے۔ کل قصبہ میں سے صرف ایک برہمن نے گایتری منتر ارتھ سہت ادھورا سا سنایا۔ اسکو سبھا نے ۲ روپے دے دیئے گئے۔

تازہ خبریں اور رائیں

افسوس سے سنا گیا۔ کہ پروفیسر رام سنگھ آہلووالیہ کا نوجوان لڑکا لیمپ کی آگ سے جلکر ایک گھنٹہ میں مر گیا۔ ہم شری پروفیسر رام سنگھ جی کو شانتی پردان کریں۔

مہاراجہ صاحب بیکانیر سنسکرت کی انتی کے لیئے بڑی کوشش کر رہے ہیں

ہمعصر تریبون لکھتا ہے۔ کہ ٹھاکر محمد اللہ وکیل لشاور نے میجر ڈینس کا الوداعی جلسہ میں ناشائستہ عورتوں کا ناچ کرایا۔ اس ناچ پارٹی میں کرنل وارٹن مسٹر ٹکولی اور مسٹر ڈیل صاحبان بھی شریک جلسہ تھے۔ افسوس کہ صاحبان انگریز بھی ایسے ناشائستہ کام میں شریک ہو کر اپنی قوم کو بدنام کرتے ہیں۔

لوکل

ہفتہ گزشتہ اتوار کے ساپتاہک جلسہ میں

گزشتہ اپریل عیسائی کی تنہائی کا حال غلطی سے درج اخبار نہ ہو سکا تھا۔ لودھانہ آریہ سماج نے اسکو بھیجا تھا۔ اسکو شدھ کر کے لودھانہ کو واپس کیا گیا۔

سنیچر وار کو ڈیبیٹنگ کلب بدستور ہوا۔

اتوار کو آریہ سماج مندر میں ہفتہ وار جلسہ بدستور ہوا۔ معمولی ہون ہوا۔ تینا آدمی کے بعد سربھچاری برہمانند جی نے ایک موثر اپدیش دیا

سوموار کو ڈی اے وی ہائی سکول میں سٹوڈنٹس ڈیبیٹنگ کلب کھل گیا۔ اور اس ہفتہ صرف ڈیبیٹنگ کلب کے مقاصد ظاہر کیئے گئے۔ اس وقت سکول میں ۴۰۰ طلبا ہیں بدھ وار کو استری سماج بدستور ہوا۔ اور ڈاکٹر شوبھگت رام جی کا ڈی اے وی ہائی سکول بورڈنگ میں اپدیش ہوا۔

گرمی سخت پڑ رہی ہے۔ جسکے باعث چند اموات بھی شہر میں ہوئیں۔ *

اشتہارات

ضرورت

مجھے بالفعل تین استادوں کی ضرورت ہے۔ جنکو للعہ ۔ ۳ ۔ ۵ ماہوار تنخواہ دیجاویگی جو صاحب کہ درخواست کرنا چاہیں۔ وہ مجھ سے دو ہفتہ کے اندر خط و کتابت کر کے فیصلہ کر لیں۔ درخواست کنندگان کو پنجاب سے باہر ملازمت ملیگی۔

منشی رام ہیڈ

کنیا کے لیئے ور کی ضرورت

جسکی عمر ۱۵ اور ۲۰ سال کے اندر ہو۔ قوم کا اروڑہ۔ ذات ڈاٹرہ یا آشرامی۔ اشرلش

پاس یا ہونہار ہو۔ چال چلن عمدہ۔ آریہ سماج کا ممبر ہو شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ کنیا کی عمر ۱۳ سال کچھ ہندی اور گورمکھی جانتی ہے۔ خط و کتابت بنام سکریٹری آریہ سماج وزیر آباد آنی چاہیئے۔

المشتہر ہربنداس چوہڑہ سکریٹری آریہ سماج وزیر آباد

اشتہار

ایک شخص تعلیم یافتہ قوم کا آہلووالیہ کچھ انگریزی کا جاننے والا عمر ۲۳ سالہ تنخواہ ماہوار چالیس روپیہ ماہوار بعہدہ ہیڈ کلرک دفتر صاحب کمشنر پنجاب چھاؤنی۔ کسی درج قوم کی دہارمک سرشتہ دار یا دان رنگ روپ والی بالغ استری سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ پتر بیوہار معرفت لالہ گوردیال صاحب پوسٹ ماسٹر پشاور ہونا چاہیئے۔

اشتہار

لیجیئے پراچین لیجیئے لیجیئے

ست نارائن کتھا بڑی تلاش سے اس پراچین کتھا کو معہ بھاشا کے طبع کرا دیا ہے۔ اور قیمت بھی بہت کم ہے۔

اردو کی کتابیں

گرہست آشرم کا دوسرا ایڈیشن قیمت ۸ آنہ گرہیا جاپا بھرتی ۳ روپیہ کتنا ۱۳ ساتوں رتن اپہرت اوپدیش ۱ راگنی پرساد قیمت ۱ رنڈیوں کے ناچ کی خرابی قیمت ۱

یہ کتابیں ہندی میں اور ایسے ہوا

سندھیا ودھی ویدک سنسکار پدھتی ۳ رتن جو قیمت ۱ رتن پرکاش قیمت ۱ بیسہ سبھا ۱ ستیارتھ چار ۱

المشتہر جمنا داس

مہر ضلع شاہجہانپور کوٹھی بھائی رام ساہوکار ان مہر

ڈاکٹر برمن صاحب کا عرق

دقتی یا تپ تلی اور ہر قسم کی بیماری بخار کو مفید ہے
خواہ کتنی ہی پرانی ہو - چار پانچ روز کے استعمال سے
کمی شروع ہوتی ہے - اور تھوڑے روز کے استعمال
سے بالکل جاتی رہتی ہے - اور باری کے بخار کو خواہ
کسی قسم کا ہو - اول ہی روز کے استعمال سے نہیں آنے
دیتا ہے - قیمت بڑی شیشی ۱/ - خوراک عہ چھوٹی
شیشی آٹھ خوراک ۸ آنے - (نوٹ) تاپ تلی کے
لئے بڑی شیشیاں منگوانی چاہئیں -

دمہ یعنی سانس کی دوا

دمہ خواہ کتنی ہی زور سے اٹھتا ہو - دوا ایک خوراک سے فورا
دب جاتا ہو اگر زیادہ پرانا ہو تو تھوڑے روز کے استعمال سے
جڑ سے جاتا ہو - اور نیز پوشیدہ مادے کو بذریعہ استعمال کے
بہت زیادہ نکالتا ہو - فی شیشی عہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ -

المشتہر ڈاکٹر برمن دہلی

اشتہار

گولیاں بواسیر جو نسخہ وہیں ایک مہاتما سنیاسی سے
ملا ہے اور چالیس سال کے تجربہ سے نہایت مفید ثابت
ہوئی ہیں - ہر بیماری کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں قیمت
فی تولہ روپیہ - المشتہر برکت رام شرما پرچارک آریہ سماج
امروال (سیالکوٹ)

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

[illegible]	جو سریع التاثیر صدہا لوگوں کے لئے ہے بکثرت فروخت ہوتا ہے - مقبولیت کی یہ دلیل ہے - وغیرہ کو فوراً رفع کرتی ہے
[illegible]	اس کے استعمال سے باعتبار سابقہ کے زیادہ ہوتا ہے پیچش نہیں ۔ دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے قیمت عہ
[illegible]	ہر گھنٹہ میں درد سر جس باعث ہو حاجت بول کو دور کرتا ہے - قیمت فی تولہ پانچ روپیہ -

[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام - درد سر اور سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے - فی شیشی عہ
[illegible]	دانتوں کا ہلنا - کیڑا لگنا - بدبو گوشت خورہ ورم وغیرہ کی خرابیاں دور کر کے چمکدار ہوتے ہیں - عہ تولہ
[illegible]	ضعیفی بصر - حافظہ بینائی - غبار پیشانی جالا وغیرہ کو برداشت نہ ہوگا دور کرتا ہے وغیرہ ۸ آنے
[illegible]	بار بار پیشاب آنا - تشنگی - لاغری - بے چینی - درد کمر - خرابی جگر - پیاس لگنا وغیرہ کو پیدا ہونے سے روکتا ہے - فی شیشی دس روپیہ
[illegible]	تپ کہنہ - خرابی ورم جگر - یرقان - دل کا دھڑکنا خرابی گردہ - درد ریاح کو دور کرتا ہے ۲۰ دن عہ
[illegible]	سوزاک درد جریان کیسی ہی پرانی ہو دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے - قیمت عہ
[illegible]	چاند کو بلا تکلیف فوراً دور کرتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	زخم کہنہ - ناسور - خنازیر - پھوڑے پھنسی - زخم میں کیڑے پڑنے سے آرام ملے - خارش وغیرہ کو دور کرتی ہے
خضاب	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ پیدا کر دیتا ہے لطف یہ کہ پابندی کی ضرورت نہیں قیمت ۷
[illegible]	دائمی بخار - درد سر - قبض - بے چینی - اعضا شکنی دور ہو جاتے ہیں قیمت فی تولہ عہ
[illegible]	جو خلاف قدرت اپنے افعال سے سستی پیدا کر چکا ہو - درست کر کے لطف دکھلاتا ہے - فی تولہ صہ

کثیر الوقوع امراض کی ہیئت و اسباب پیدائش و
سائینٹفک طور سے دیکھنا چاہو - تو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجو
ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے رسالہ
دافع آتشک سوزاک عہ معالجات لوایہ ۹ رسالہ مفید
طبع جاہ عہ رسالہ المجربات من المسکرات ۹ رسالہ
فیافہ ارسطو - قیمت ۹ -

المشتہر حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء
حافظ صحت - لاہور موچی دروازہ

کتب - کتب - کتب

آریہ سنگیت پشپاولی - اردو بھجن مصنفہ مہتہ امیر چند
منشی پھول کشن - لالہ گنگا رام وغیرہ قیمت ۶/
ایضاً مع بھجن چند ہری لال نکھ یعنی بھجن قیمت ۸/
ایضاً مع نگل بھجن لالہ مہر چند - لالہ وزیر چند سوامی
نتیانند مہتہ کرپا رام وغیرہ - ولایتی کپڑے کی جلد قیمت عہ
آریہ سنگیت پشپاولی ہندی بھجن مصنفہ مہتہ امیر چند
منشی پھول کشن لالہ گنگا رام وغیرہ ٹائپ کے حروف
ولایتی کپڑے کی پختہ جلد قیمت ۸/
ایضاً - مہتہ بھجن یعنی بھجن اور لادھیاں چند بہری
لال مجلد قیمت ۲/۱
آریہ سنگیت - پشپاولی - گورمکھی بھجن مہتہ امیر چند
منشی پھول کشن لالہ گنگا رام وغیرہ ولایتی کپڑے
کی جلد ٹائپ کے حروف میں قیمت فی جلد ۱/
ایضاً بھجن مالا بھگوتی مجلد قیمت فی جلد ۱۲/
بھجن مالا بھگوتی - گورمکھی میں بیاہ آدی کے موقعہ
پر گانے کے لائق بھجن ٹائپ کے حروف میں قیمت مجلد ۴/
جنم ساکھی گورو نانک دیو اردو حروف میں قیمت فی جلد
مباحثہ سورتی بوجن درمیان ماسٹر درگا پرشاد جی
و ثنائن ہرم سبھا قیمت ۲/ آریہ دھرمی مباحثہ
کے طور پر یہ کتاب لالہ چندی پرشاد کی بنائی ہوئی ہے
قیمت ۱/ متعصب پادریوں کی نافہمی کا علاج مصنفہ
پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر ۴ نمبروں میں قیمت ۲/ مجلد
سوانح عمری محمد صاحب بانی محمدی کے حالات سے
واقف ہونے کے لئے اس کتاب کو ضرور منگوایئے اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ دین محمدی کس طرح بنا -
دیگر کل کتب سماج انگریزی اردو ہندی گورمکھی
موجود ہیں - سماج کے علاوہ دوسری کتب بھی مل سکتی ہیں
المشتہر مینیجر آریہ پستکالیہ اندرون دروازہ
لوہاری لاہور

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں اہلیان ولایت اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پرانا سبل۔ سرخی ابتدائی موتیا بند۔ ناخونہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم سمجھاتے اور دعویٰ کرتے ہیں آنکھ کے بیشتر امراض ہیں اس سرمہ کا استعمال کرنا۔ جو ہر قسم میں نہایت مفید ہے اور ہمیشہ کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ سب اوقات کے لئے یکساں مفید ہے۔ سارٹیفکیٹ و فہرست کرنے پر مفت ارسال کیجا دینگے۔ قیمت بہت کم رکھی ہے کہ عام و خاص فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ ایک روپیہ۔ سرمہ [illegible] فی تولہ ۔۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کرنے کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

کیا اس سے بڑھکر اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) [illegible] ضلع گجرات سے نصیر [illegible] لکھتے ہیں ... ممیرے کا سرمہ ... نہایت مفید ... ضعف بصارت ... دھند۔ جالا۔ ناخونہ ... [illegible]

پانچسو روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کی سند اتنی میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچسو روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائنس بنک میں اسی مطلب کے لئے ماہ مارچ ۱۹۰۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

میاں سنگھ پروفیسر مقام بٹالہ (گورداسپور)

(۲) [illegible] ... ممیرے کا سرمہ ... بینائی ... [illegible]

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پبلشر پریس کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

(ارتھ) ہم سب اسے پیاس میتر بھاو سے برتیں

سدھرم پرچارک

ست دھرم پرچارک

ہفتہ وار

یعنی جمعہ

قیمت بلا پیشگی

جالندھر شہر

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے ہرحالت میں پیشگی لی جاتی ہے

(۴) اجرت اشتہارات فی سطر فی کالم ... زیادہ عرصہ کے لیے خاص انتظام ہو سکتا ہے

اودیش

الیتوپا نیم

(۱) ویدک دھرم کا ...

ستیہ کا پالن

اشتہار ... ضرور خرید فرمائیے

چاند

نہایت دلچسپ اخلاق کا خزانہ نئی طرز کا

ناول

قیمت عہ محصول ۔ درخواست خریداری منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر کے نام کرنی چاہیئے

معجون جانبخش

معجون قوت باہ

معجون یوقوت ... دوائی تپ دق و سل

بواسیر ... بادی بواسیر ...

حب قطوس - حب مذکور کو فالج لقوہ سکتہ تشنج امراض
بارده اور درد شقیقہ کیواسطے بہت مفید ہے قیمت ۸/

دوائی سوزاک - سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو
دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی
ہو جاتی ہے - قیمت ۱۲/

حب حیات - حب مذکور تقویت معدہ اصلاح
ہضمہ و کثرت ریاح یعنی ریحی - و دافع نزلہ و قبض تخمہ و
ہیضہ و مقوی دماغ و تصفیہ حواس و تفتیح سدہ قیمت ۸/
فی تولہ ۴/ - **یاقوتی** بارد و محرورین کے لئے نہایت
درجہ مفید ہے - خفقان در گرمی تقویت اعضائے
رئیسہ و خون اور سوج کی صفائی - اور نیز گرمی کے
بچاؤ کو بھی نہایہ مفید ہے - فی ڈبیہ عہ

سرمہ مروارید - یہ سرمہ دھند غبار جالا
ضعف بصر تاریکی چشم موتیابند - آنکھوں سے
پانی جانا - خارش کو بہت مفید ہے - قیمت فی تولہ
ہر دو قسم سیاہ و سفید - **اطلاع** قیمت بذریعہ
ویلیو پے ایبل لی جاتی ہے خرچ محصول ذمہ خریدار
پرچہ ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا -
المشتہر حکیم ... بازار ... ضلع گوجرانوالہ پنجاب

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل مجرب ہیں ... کرنے میں ... کا حکم
رکھتی ہیں قیمت ... بذریعہ ویلیو پے ایبل ...
گولی مقوی ... کو ... استعمال ... دماغ ...
دشنام و ضعف پیشاب کا بار بار آنا ... اس سے
جاتا ہے ... چہرہ کی رونق ہو جاتی ہے ... آدمی
فربہ ہو جاتے ہیں ... استعمال سے ... جاتی ہے
ہر قسم کی جریان منی کو ... بہت مفید ہے ... کی
سستی دور ہو جاتی ہے ... قوت باہ ... ۸/
دو ... ہیں ... قیمت ... کی لیکن ... ہو ... تو ...
... کرنے سے ... جاتی ... عہ ...

نقص پیدا ہو گئے ہیں ان کے تدارک کے لئے یہ مجربات ہے
یہ روغن مسیحا کے ہمراہ حب زود اثر کے ساتھ حق میں اکسیر ہے
چھ ماشہ کم دوائی نہیں بھیجی جاویگی - قیمت فی تولہ عہ

روغن مسیحا - مایوس العلاج اس سے صحت یاب
ہوتے ہیں مجلوق و شکست آدمیوں کے لئے نہایت
مفید ہے - رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں - اور خاطر
خواہ مضبوطی بھی پیدا ہوتی ہے - قیمت فی تولہ عہ

دوائی آتشک - خواہ کتنا ہی بگڑا ہو کیوں
نہ ہو - اگر بالوں میں داغ بھی ہو گیا ہو بخیر و درست
دو تین ایک ہفتہ میں ہو جاتا ہے - قیمت خوراک ایک ہفتہ عہ
بذریعہ - **دوائی سوزاک** - سوزاک خواہ نیا ہو
یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو تو اسکے
استعمال سے دور ہو جاتے ہیں - قیمت فی تولہ للعہ
المشتہر حکیم تارا چند ... گجرات پنجاب

بہار دنیا کے نسخے امید وہ لیے پوری

عام و خاص کو واضح ہو کہ بہت سی تجویز اور
تلاش کے بعد ایک ایسا نسخہ ہاتھ لگا ہے جو اولاد کے
نقائص دور کرنے اور نا امیدوں کو امیدوار بنانے کی
ایسی عمدہ دوائی ہے جو تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے
کہ اسے ایک جگہ بہ آزمائی کی گئی ہے - اور جن اشخاص کے
گھر میں عورت ہیں ان کے حمل ہی نہیں ہوتا تھا - انہوں نے
کہ کرنے سے بڑی کامیابی کی ... اس نے آزمائیں اور
تمام نقائص جو مانع اولاد ہوتے ہیں دور ہو گئے - اب
چونکہ دوائی مذکور کامل طور سے مجرب ہو گئی ہے - عام و
خاص کی اطلاع کے لئے مشتہر ہے - کہ خواہشمند اصحاب
خط و کتابت کر کے منگوائیں - شرح اور مجرب علاج
بھیجا جائیگا ... تیار شدہ اول ہفتہ دیکھا ... کی
اسکے فوائد ... حسب ہدایت خرید ... ہونگے
حق الخدمت اول کچھ نہیں لیا جاویگا جب تک ...
ماہ کا ہو گا - اس وقت صرف ... حق الخدمت

قیمت ادویات وغیرہ ... ویلیو ... خریدار
کا نام لیا جاویگا امراض کے ... حق الخدمت ... قدر دانی پر
منحصر ہے - **المشتہر** ... ضلع گوجرانوالہ پنجاب

خوشی کی خبر

جیبی گھڑی بلو سے کھلے منہ کی نہایت خوبصورت
گارنٹی تین سال قیمت چھ روپیہ (مارکیٹ ۱۰) بابو
موتی رام ہاسپیٹل اسسٹنٹ ناگور سے تحریر فرماتے ہیں
گھڑی پہنچی - بیزرے آن گھڑی ہے بہت عمدہ ہیں جو
چوگنی قیمت پر فروخت ہوتی ہیں - چاء کی خوشبودار
گولیاں جو خالص ہندوستانی چاء سے تیار ہوتی ہیں
ایک منٹ میں چاء تیار کر لیجئے - فی بکس عہ - گولیاں
ہونگی عمدہ - **فوٹو کی تصویر** کھینچنے کا جیبی کیمرہ - ہر واقف
شخص فوٹو کی تصویر کھینچ سکتا ہے ضروری سامان ترکیب
کی کتاب قیمت عہ - جسم کو تندرست رکھنے والی
بجلی کی انگوٹھیاں فی عدد ۲/ - **انگریزی خوبصورت**
جیبی چھاپہ خانہ قیمت ۸/ - کلاں عہ - عہ -
عہ - **خود جلنے والا لیمپ** قیمت عہ **صندل**
کی خوشبودار چوبی پنکھیاں قابل تحفہ قیمت ۸/ - عہ
عہ - **ملنے کا پتہ** ... اینڈ کمپنی جاندنی چوک دہلی

واس کی ارداس

مصنفہ لالہ دیوداس کمیشنڈ رسول ... تاریخ
... عمدہ طرزوں پر تیار کر کے ... انگریزی
میں چھپائے گئے ... آریہ ... آریہ ... ۸/
... مصنف سے مل سکتی ہے - **المشتہر** مصنف

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں خالص میدہ سوجی و آٹا مشین
کا تیار ہوتا ہے جسکا پکوان نہایت ہی عمدہ اور خستہ اور
خوش ذائقہ ہے - خریداران ایکبار ضرور منگا کر دیکھیں
المشتہر دا الکرٹ براڈ ... منیجر ... اینڈ ... ملز
انڈیا ... کمپنی ...

مطبوعہ ۲۴ جیٹھ سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۵ امئی ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۵

ویدانت کی ودیا

स प्रयोजन मनेन मेरी

बलि क ... द न ... जीवा

... न ... ब ... ...

... کوئی شخش نہ پران سے نہ اپان سے جیتا ہے

... بلکہ ... آتما کے آسرے یہ پران اور اپان دونو

... انہے ان چیزوں سے علیحدہ آتما کے ذریعہ

... جیتی پھرتی ہے۔"

... کیا ہے ؟ اسکا مقصد کیا ہے ؟ کس کے

... شخش کا شریر چلتا پھرتا ہے۔ یہ بات

... پران کے بھروسے میں پیدا ہوسکتے ہیں۔

... لوگ سوانسوں کی آمدرفت کا نام زندگی

... ہیں۔ کنتو یہہ نہیں جانتے۔ کہ اگنی ہی جیون

... اگنی کس سے پیدا ہوتی ہے۔ جب چیتن سے

... بھڑکتا ہے۔ تب اگنی پرگٹ ہوتی ہے۔

... چیتن جیو آتما ہی جیون کا اصلی کارن

... پران اور اپان کیول اس ذہنی کے کارن

(... یا اسباب) ہیں۔ پیارے بھائیو ہم ہوکر

... اور یہیں بیٹھکر جیون کے کارن کو بھول گئے

... ہم نے اس خبر سیمندہ کو ہی جیون سمجھا

... ہے۔ اور یا سنے نکلو پیارے ستر دا اپنے آپکو

... پہچانو۔ جب تم اپنا سیمندہ اس سرپوم چیتن سکتی

... سمجھ سکو گے۔ جسکے علم بغیر ایک پتا بھی نہیں ہلتا

... جگت میں پہنچنے والوں کے لیے آنند اور شانتی کہاں

... جب تک ہم اپنے سمبندیوں کو انو بھو نہیں کر تے

... جب تک ہم اپنی چیتنا کو نہیں سمجھتے۔ اور اپنے آسرے

... ہوت کو نہیں پہچانتے۔ تب تک شانتی کٹھن ہے

... پیارے بھائیو۔ ہم سب ملکر پرم پتا سے بنتی پوربک *

ست دھرم پرچارک

کیا منش کے علاوہ اور بھی کہیں جیو ہے

اِس ایک فقرہ کو سُنکر یا پڑھکر لوگ تین پد اِس قسم کے پائینگے۔ جنکے وچار کرنے کی ضرورت محسوس کرینگے۔ ایک منش۔ دوسرا اور تیسرا جیو۔

پہلے کم از کم یہہ ایک خیال دماغ میں آیا ہے کہ کیا وجہ ہے۔ کہ لوگ منش جاتی میں جیو مانتے ہیں۔ کیا اِسواسطے کہ کیول آدم میں ہی روح پھونکی گئی تھی۔ یا کوئی اور بھی سبب ہے اگر اِن باتوں کی طرف وچار کرینگے۔ تو خواہ مخواہ انیہ دیشی ودوانوں کی سمتی بھی ہرکاشت کرنی پڑیگی۔ اور اگر کیول ماتر جیو اس پد کو لیکر اور اُسکی ایک خاص تعریف (لکشن) ایک کسوٹی بنائی جاوے۔ تو کسی پرش کو یہہ موقعہ نہ ملیگا۔ کہ وہ پکشپات کا دوش لگا سکے۔ اسواسطے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پہلے معلوم کیا جاوے۔ کہ جیو کیا وستو ہے۔

تمام ودوان منش جاتی میں روح (جیو) مانتے ہیں۔ خواہ وہ کسی ایک کارن سے کیوں نہ ہو۔ تو ضرور ہی وہ پرمیہ (گیان کا دشتہ) جسکو عام طور پر پرش کہا جاتا ہے۔ وہ چیز زندگی یا دت کا نام پرتیت ہوتا ہے۔ ایک وہ جو مرنے شبد کے استعمال کرنیکے بعد جلایا یا دفن کیا جاتا ہے۔ اور دوسرا وہ چیز جو زندگی کا ہیتو ہے۔

اِسمیں شک نہیں کہ تمام کے تمام کیا ودوان اور کیا جاہل منش پرش جاتی سے انیہ چیزوں میں بھی مرنا یہہ شبد استعمال کرتے ہیں چھوٹی سی چیونٹی سے لیکر ہستی پرینت اِن جینا آدی پدوں کو برتا جاتا ہے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس چیز کا نام روح ہے۔ آیا کیول وہی چیز جسکے جینے کا جیو مانا جاتا ہے۔ اگر یہی کسوٹی پر لگایا جاوے۔ تو نباتات تک یہہ ایک دکھلایا جاویگا۔ تو پھر کیول ماتر منش شریر ہی کیوں جیو آدھار ہے۔ بادی جواب دینگے کہ وہ زندہ نہیں ہم کہہ نہیں سکتے۔ کیونکہ کسی شاعر نے کہا ہے۔

زندگی زندہ دلی کا ہے نام
مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

جب حیوانوں میں دل ہی نہیں تو زندگی کا لفظ ہی انکے واسطے استعمال کرنا فضول سا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ دل محبت کا استھان ہے۔ اور اسی واسطے حیوان مروت اور سلوک کے لائق نہیں ہیں۔ مثلاً اگر سانپ کو کتنا ہی کیوں نہ پیار کیا جاوے۔ کاٹنے بغیر اسکا رہنا ناممکن ہے۔ بشرطیکہ اسمیں زہر ہو۔ دوسرا ادھرشٹی جواب دیگا۔ کہ کئی ایک سپیروں نے مداریوں کے پاس سانپ دیکھے ہونگے۔ وہ چونکہ سانپوں کو پالتے ہیں۔ اسواسطے انکو وہ نہیں کاٹتے۔ نہیں نہیں اسکا یہہ سبب نہیں۔ بلکہ چونکہ وہ لوگ

... نا کریں۔ کہ وہ ہمارے ہردے میں اُس پرم اگنی کو پرجلت کریں۔ جو کہ کیول نہیں کے سنرگ سے ادہن ہوسکتی ہے۔ اوم تت ست۔

سانپ پکڑنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اسواسطے انکو انکے پکڑنے میں خوف نہیں ہوتا۔ اور وہ انکی زہر کو کسی خاص طرح سے نکال دیتے اور بعض موقعہ پر مداری دانت ہی نکال دیتے ہیں۔

بھلا یہہ تباؤ کہ منش جاتی میں کیا ایسا موقعہ کبھی نہیں آیا کہ وہ اپنے مالک کو یا اَنَّ داتا کو جان تک مار دے۔ اور کیا پشو جاتی میں ایسی کوئی مثال نہیں ملسکتی۔ کہ اُس نے اپنے پتی کو اسکی جان بچانے کیواسطے مدد دی ہو۔ اگر پشو جاتی کے ایک حصہ میں اس قسم کے دلائل پا سکتے ہیں کہ وہ اپنی جان عزیز کو اپنے مالک کی خاطر عطا کریں۔ تو دوسری طرف منش جاتی میں ہزاروں بلکہ لاکھوں اس قسم کے واقعات تلاش کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں جنمیں خاص طرح پر نوکر نے کسی ایک وجہ سے اپنی مالک کو دوسرے دشمنوں کے سپرد کیا ہو۔ سنسکرت میں ایک شبد عام طور پر بولتا ہے اور انیہ دلیشی زبانوں میں اسکے ترجمہ دیکھتا ہو مثلاً گیتا۔ جسکو فارسی زبان میں احسان فراموشی اگر اہل زبان منش جاتی کہلانے کے مستحق ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ شبد کے استعمال کرنے کے واسطے وہ چیز نہ ہو۔ جسپر وہ لفظ برتا جاوے اسواسطے یہہ تعریف ٹھیک نہیں۔ اور نہ ہی اس سے یہہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ حیوانات دل سے بے بہرہ ہیں۔ حیوانات میں اسواسطے روح نہیں۔ کہ روح کی تعریف میں عقل و گیان اسکا ہونا ضروری ہے۔ چونکہ حیوانات ترقی نہیں کر سکتے۔ اسواسطے وہ جیو دھاری نہیں۔ انمیں ایک قسم کی قدرتی طاقت رہتی ہے جسکی مدد سے وہ اپنا گزارہ کر سکتے۔ اسکی

جواب میں میں چند ایک واقعات پیش کرونگا۔ جس سے کوئی شخص وہ دوان انکار نہیں کر سکتا ہے۔ ایک دفعہ جب میں کالج میں پڑھا کرتا تھا۔ تو ایک دن ہمارے پرنسپل صاحب نے پولیٹیکل اکانمی کے گھنٹے میں یہہ ذکر کیا۔ کہ اسٹریلیا میں ایک انگریز اپنے ساتھ دو نر اور مادہ (ایک خاص قسم کے حیوان) لے گیا۔ انکی آخر کار ترقی ہوئی کہ آجکل انکے مارنے کے واسطے گورنمنٹ اسٹریلیا کو خاص انتظام کرنا پڑا ہے۔ چونکہ وہ پہلے کود نہیں سکتے تھے۔ اسواسطے پہلے پہل لوگوں نے اپنے کھیتوں کو انکے ذریعہ بربادی سے بچانے کے واسطے دیواریں بنائیں۔ چونکہ وہ خوراک کیواسطے ہر ایک طرح کی کوشش کرنی چاہتے تھے۔ اسواسطے وہ خود بخود آخر کار اس لائق ہو گئے۔ کہ وہ کود کر دیواروں کے اوپر سے کھیت کے اندر جا سکیں۔ یہہ ایک واقعہ اس قسم کا ہے۔ کہ ایک خاص حیوان نے خاص ایک حد میں ترقی کی۔

تھوڑا عرصہ گزرا کہ امریکہ میں اس قسم کے کیڑے پائے گئے ہیں۔ جو کہ اپنی خوراک کے واسطے ہل چلاتے ہیں۔

کیا اس سے بڑھکر گیان ہر ایک ترک اٹھانیوالا پرش ہر ایک منش میں ہر ایک زمانہ میں معلوم کرتا ہے۔ نہیں نہیں گجرات کے شاہ دولہ کے چوہے بھی کیا منش جاتی میں شامل کئے گئے ہیں۔ یا نہیں۔ کوئی انسان اسبات سے انکاری نہیں ہے۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر جیو کا لکشن گیان ہے کیا وجہ ہے پشوؤں کو گیان آدھار ہوتے ہوئے بھی جیو آتما نہ مانیں۔ تھوڑے دن تقریباً دو

تین دن ہی گزرے ہونگے۔ کہ ایک گنبہ جو کہ ہمارے آشرم میں۔ اندھی ہو گئی تھی۔ اسکو نہ بھگا لیجانے کیواسطے دو اور کتے وہاں آتے تھے وہاں ہی پاٹھ کر رہا تھا۔ پہلے چونکہ وہ کتیا میرے نزدیک تھی۔ تو ایک دوسرے کتے نے اسکو گلے سے پکڑ کر مجھ سے دور لیجانا چاہا بعد ازاں وہ اپنے مدعا کو حاصل کرنے کے واسطے اسکے رسے کو بیچ سے پکڑ کر کتیا کو مجھ سے تھوڑے فاصلہ پر کر لیا۔ اور آخر کو بڑی مشکل سے اس کتیا کے گلے سے اس دوسرے کتے نے اپنے مکھ سے رسی اوتارنے کی کوشش کی اور آخر وہ کامیاب ہوا۔ کیا اس سے بڑھکر اور ترقی گیان (یا گیان آدھار) ہونے کا ثبوت ہو سکتا ہے۔ میں نہیں خیال کرتا کہ انسان اس سے بڑھکر کیا کچھ کرتے ہیں جبکہ انکو دوسرے پرشوں کو اپنے کسی مالک یا رشتہ دار سے علیحدہ کوئی بات چیت کرنی ہوتی ہے یا اسکو کسی دوسری جگہہ لیجانا ہوتا ہے۔ وہ پہلے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کریگا۔ کہ اُس اپنے دوست کو اپنے مالک یا رشتہ دار سے علیحدہ کرے۔ اور پھر اسکو بہلا کر پھسلا کر کسی طرح سے اپنے مطلب کو سیدہ کرے۔ اُسی روز تقریباً اسی وقت ہمارے پنڈت جی کے کمرہ میں چند ایک چیونٹیوں نے ایک بڑے بھاری کیڑے کو جو کہ ایک ایک سے شاید دو سو گنا بڑا ہوگا۔ بڑی مشکل سے باہر سے لایا۔ اور آخر کوشش اُن چیونٹیوں کی یہہ ہوئی۔ کہ اس بڑے کیڑے کو اپنی چھوٹی سی بل میں داخل کیا جاوے۔ یہہ نظارہ قابل دید تھا۔ اور وہ دوربین کے واسطے کئی ایک گنٹوں کا شغل ہو سکتا تھا۔ میں ہی وہاں

ایک مدت تک یہ سلسلہ تماشا دیکھتا رہا۔ مہاتما پنڈت جی نے بیان کیا کہ کئی منزل سے بیچے پڑی ہوئی اس کی ٹانگ کے بل کے اندر گرتا چلا آیا لیکن جب الٹی کوشش کے بعد انکو یہ گیان ہو گیا کہ بل میں جگہ سے اندر نہیں جا دیگا تو انہوں نے آنکھ دم کی طرف کو بل کی طرف کیا۔ اور اسکا منہ دوسری طرف۔ لیکن جب تک میں بھی وہاں بیٹھا رہا انکی یہ کوشش رہی نتیجہ معلوم نہیں کہ کیا نکلا اگر ایسے چند ایک واقعے قابل غور نہیں تو نہیں معلوم کہ اور کیا کچھ منش میں زیادتی مانی گئی ہو۔

جب سے انسکو جیو آدھار سمجھا گیا ہو۔ اس میں شک نہیں کہ تمام جیو دھاری یونیوں سے منش اتم ہی اسواسطے نہیں۔ انہیں گیا ہے بلکہ اسواسطے کہ وہ مکت تک پہنچ سکتا ہے اور جیو منش پدوی کو حاصل کرکے اس پر ماتما کو پانے کے بھاگی بن سکتے ہیں۔ کیونکہ لکھا ہے کہ کھانا۔ سونا۔ بھے۔ ستری سنگ۔ یہ منش اور پشو آدی یونیوں میں برابر ہے۔ لیکن دھرم ہی جس سے منش منش پدوی کو حاصل کرتا ہوا باقی تمام سے اتم بننے کا دعوی کرتا ہے۔ اسواسطے تمام منش کہلانے والے پرشوں سے میرا پرشن ہے۔ کہ اگر منش تمام ترک کنجا طریقہ بھی ایسا بجا دکوشش میں بھی جیو ہے۔ تو کیا انہوں نے کبھی جیو کی اور بھی دھیان دیا ہے۔ وہ نہیں سکتا۔ کہ اگر کسی کو کہیں سے کسی ایک ذریعہ بدولت ملگئی ہے۔ تو اسکے پاس ہے۔ اگر وہ انکو دائم رکھنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اور انکو استعمال کرنا نہیں جانتا۔ اسواسطے سجنوں کی سیوا میں خاصکر آریہ سجنوں سے مودبانہ پرارتھنا ہے۔ کہ آپکو منش دھرم کے علاوہ گیان کا سوچ جو کہ کبھی ایک زبانوں سے تم اندھکاری

سوجی بادلوں کے پردے میں تھا۔ آخری والی سوامی دیانند مہاراج نے نازل کر دیا ہے اگر اس حالت میں بھی دھرم رکھ رہی جس نے آپکو سچے پڑھنا ہے بڑے فخر تو آپ پر بھی کرتگھنتا کا پاپ آویگا۔ اسواسطے آپ لوگوں کا فرض کہ سوامی جی مہاراج کو شکر گزار ہوں کہ جو کہ کیول ماتر بھی پرچار چھپے ہیں۔ یا یوں کہو کہ انکے پرچے تیار شاستر تھا اور شاید آدمی سب پیٹکو انکو بورے طور پر ہرگز ہرگز نہیں سمجھ سکتے۔ اسمیں شک نہیں کہ ایشور نے آپکو بڑا بنایا ہے لیکن انکا بنا رہنا آپ کا فرض ہے۔ کیونکہ دوسرے پشو آدی گو آپ سے چھوٹے ہیں لیکن جیو آدھار ہونے سے آپکی بدی کو اس کے آپ سمجھ جائینگے۔

بھگت رام ودیارتھی

ایڈیٹوریل نوٹس

ستری ودھیا سدھار کے خاص خیالات پھیلانے کا ذریعہ ایک دیوناگری بھاشا میں بھاشا کا پرچہ پنتا ستیشی ہے۔ جسے بک بگیہ بدھوا دیوی گرام سجنڈی ضلع کا نپور سے نکالتی ہیں۔ اس پرچے کی آمد کی خوشخبری میں نے عرصہ ہوا کہ سنائی تھی لیکن افسوس سے لکھتا ہوں کہ شاید اسی پرچے کی دائمی جدائی کی خبر بھی مجھ ہی سنانی پڑی۔ شریمتی مہا گوتی جی پنتا ستیشی کی سنپادکا تھیں

کہ اگر ستری دھرم کے گرا کروں میں سے ایک سو خریداروں کی درخواستیں آجاویں تو انہیں ایک سال کی لففنت نسبت پر اخبار دینے کو تیار ہونگے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو چالیس روپیہ کی مدد ایک سال کے لیے ملنی چاہیے۔ ورنہ ستریوں کی ہتیشی پھر شکل نہ دکھلائیگی۔ مجھے اپنی بہن کا خط پڑھکر بڑا شوق ہوا کہاں اخباروں کے کالموں میں ستری شکشا اور ستری جاتی کے سدھار کی بیطرح پکار! اور کہاں ایک پرچہ کی صرف چالیس روپیہ کی مدد نہ ہونے پر بند ہونے کی تیاری!!

جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ دیوناگری بھاشا میں ستریوں کی خاص سیوا کے لیے ایک یہی اخبار اور دوسرا بھارت بھگنی ہے۔ جبکہ پنجاب۔ شمال مغربی اور راجپوتانہ میں کئی اخبارات کو بھی نہیں چلا سکتے۔ تو کب کہہ سکتے ہیں۔ کہ ستری شکشا میں واقعی ترقی بڑھتی جاتی ہے۔ میں آشا کرتا ہوں کہ پرچارک کے ناظرین میرے قول پر اوشیہ دھیان دینگے۔

ستری شکشا کا کام پنجاب کے اکثر علاقہ جات میں بڑے زور شور سے ہو رہا ہے کیونکہ قوم کے ابھارنے کے لیے اور دیش کی اصلاح کے لانے کے لیے استری شکشا کی ضرورت ہر جگہ محسوس ہوتی ہے خواہ ستری شکشا کے مخالف کتنی ہی مخالفت کیوں نہ کریں۔ حضرت کی دور میں کچھ پرچار کے در سے کتنے ہی

آسمان کے قلابے کیوں نہ ملائیں۔ لیکن بہت کاہل وہ بل نہیں کہ خالی اور خشک نصیحت سے یا دوسروں کے رعب داب سے دب جاوے۔ حال میں بھگواڑہ گرلز سکول کے متعلق یہ اطلاع پہونچی ہے کہ سخبتی گوپالداس کی ہمت اور طاقت کے لئے ہم بہت مشکور ہیں کہ جنہوں نے دل و جان سے اس کار خیر کا بیڑا اٹھایا ہے۔ چنانچہ مس الف سی فرنسیس انسپکٹریس صوبہ پنجاب بھگواڑہ گرلز سکول کا ۸ دسمبر کو ملاحظہ کیا۔ اسوقت تقریباً ایک سو لڑکیاں تھیں۔ آپکی رائے کی نقل ہم کسی آئندہ پرچہ میں درج کرینگے۔ واقعی جو ہمدردی کہ میم صاحبہ نے سکول کے ساتھ ظاہر کی ہے وہ سب استانیوں اور لالہ گوپالداس کی ہمت کا نتیجہ ہے۔

دھرم ایک ایسا شبد ہے۔ کہ جسکی آڑ میں ہزاروں ٹھگوں نے سینکڑوں ٹھگیں دکھائیں دی دھرم کے نام پر لوگوں نے ہزاروں روپیہ لٹائے۔ اور اپنے تئیں راج دھانی کی بدی سے تا زیست دکر فقیری کے بھیس میں بدلا۔ اسی دھرم کے سہارے پر سینکڑوں نے اپنا گلا کٹانا فخر سمجھا۔ اسی دھرم کی گود میں سینکڑوں شور بیر رشیوں نے پرورش پائی جہاں دھرم کے شبد نے اتنک حالت کے لئے وہ بل دکھلایا۔ جیساکہ کوئی منجار کے لئے۔ ویسا ہی دھرم شبد کے نام پر سینکڑوں نے اپنے تئیں مالامال کیا۔ بہتوں نے خونریز لڑائیاں کر کے ملکوں کے ملک تاش کر دیئے۔ اسی دھرم کی آڑ میں مکاری اور فریب نے بناوٹی سچائی اور راستبازی کا جامہ پہنا۔ غرضیکہ دھرم شبد کا وہ بل ہے کہ انسان کی حالت بدل سکتا۔ ملک کی کایا پلٹ سکتا ہے۔

پیارے ناظرین غور سے دیکھو کہ دھرم نے جو طاقت ہندو کو دی۔ وہ سکندر اور چنگیز کو اسقدر راج بل نے دی۔ پس ست دھرم کے سایہ میں آؤ اور دیکھو کہ ست دھرم کہاں تک آپکو اعلیٰ درجہ پر پہونچاتا ہے۔

ابھی الفرڈ اعظم تخت پر بیٹھا ہی تھا کہ اسکو سکول جاری کرنے اور تعلیم کی اشاعت کرنے کا خیال اوٹھا۔ جابجا سکول جاری کئے اور یونیورسٹیاں قائم کیں لیکن تجربہ نے اسے سکھلایا۔ کہ سکول و مدرسہ جات کے ذریعہ سے دھرم میں اسقدر ترقی نہیں ہوگی جسقدر کہ بذریعہ پرچار اور اپدیش کے چنانچہ اسی بادشاہ کے زمانہ میں مدراس میں مشنریوں نے آکر اپنا جھنڈا گاڑا۔ سچ مچ آریہ ورت ہی دھرم پھیلانے کا کیندر ہے۔ یہی دیش ست دھرم کا خزانہ ہے جسقدر کہ فتح یا کامیابی عیسائیوں نے ہندوستان میں کی وہ صرف پرچار کے ذریعہ ہی کی۔ راجپوتانہ دیش جہاں کہ مہاراجے لوگ اپنی راج دھانی رکھتے ہیں۔ وہاں بھی مشنری لوگ اپنے دھرم پھیلانے کی خاطر کیا کیا تکلیفیں نہیں جھیلتے۔ گھر بار کو چھوڑ کر عزت اور شہرت کو بالائے طاق رکھ کر وطن مالوفہ پر آہ سرد بھر کر اس دیش میں آکر پرچار کرتے ہیں۔ چین میں جاؤ۔ جاپان میں جاؤ۔ غرضیکہ دنیا کے ہر طبقہ میں جاؤ۔ وہاں ہی پرچار نے انکو کامیابی دکھلائی۔ پیارے بھائیو اگر آپکے دلمیں ویدک دھرم پرچار کی خواہش ہے تو اسپر عمل کرنا چاہئے کہ اسکے پھیلانے کے لئے پنجاب کی چار دیواری پر ہی محدود نہ رہیں بلکہ ہندوستان کے ایک ایک کونے میں جا کر اپدیش کریں۔ بھولے بھٹکے ہوئے بھائیوں کو ست دھرم کے لیمپ کی روشنی دکھلاؤ۔ تب ہی آپ کا ست دھرم اپنا بل اور تیج دکھلائیگا۔

اکثر صاحب یہ سوال پوچھتے ہیں کہ پرکیٹ پوران کس نے بنائے ہیں۔ جو لکھا ہے کہ مسلمانوں نے راسیشور وغیرہ مندروں کو گرا دیا۔ یہ کہاں لکھا ہے۔ اور اسکا پتہ کیا ہے۔ میں ہر ایک کو جدا جدا جواب دینے کے بجائے عام و خاص کی اطلاع کے لئے شائع کرتا ہوں۔ کہ یہ پوران مطبوعہ بمبئی جسکی چار اور پانچ جلدیں ہیں ہیں کلکتہ یا اکوٹ کے آدمیں چھپے ہیں۔ اسکے اشٹر کھنڈ اور ہیائے نمبر ۱ شلوک نمبر ۲۷ سے نمبر ۳۳ تک ۷ شلوک اسی مضمون کے ہیں۔ مفصل تاریخ دنیا حصہ دوم صفحہ نمبر ۹۰ پر دیکھو۔

نوٹس

جن صاحبان نے اپنی کویتا دھرم پرچارک مطبوعہ ۱۶ مئی ۹۶ء میں نوٹس نکلا تھا۔ انکے لئے کافی درخواستیں آچکی ہیں۔ اب زیادہ درخواستوں کی ضرورت نہیں ہے۔ جن سائیوں کو قرار منظور ہوگا۔ انسے آئندہ خط و کتابت ہوگی۔ نامنظور شدہ سائلوں کو خطوط نہیں بھیجے جائینگے۔

المشتہر منشی رام رنجام

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی تحریروں کا ذمہ وار نہیں ہے

پنڈدادنخاں آریہ سماج

۲۲ اپریل ۱۹۰۶ء بروز سوموار کا دن پنڈدادنخاں
سماج کے لیئے ایک بڑے آنند کا دن ہوا جو
اس دن ہمارے سماج کے سکریٹری صاحب کے
بھتیجے کا مونڈن اور نام سنسکار تھا۔ مہورت دن سے پہلے
ہی پرتی ندھی کی کرپا سے پنڈت رام رتن جی اپدیشک
سماج میں براجمان تھے۔ انکی آمد سے ویدی
اور ہون کنڈ بنایا گیا۔ جسکو دیکھ کر ہر ایک شخص
کا ہردیہ پرسن ہوتا تھا۔ وہ سبھی سب آریہ بھائی
اور لالہ صاحب کی برادری کے آدمی اکٹھے
ہو گئے۔ یاجن منڈلی کے ایشور اپاسنا کے
بھجن لوگوں کو موہت کرتے تھے۔ بھجن گاین
کے بعد وید منتروں سے ہون کیا گیا جسمیں
قابل غور بات یہ تھی۔ کہ لالہ صاحب کی بہادری
کا بچہ بھی اپنے ہاتھ سے آہوتیں دیتا تھا۔
ہون کے بعد پنڈت رام رتن جی اور پنڈت کرپا رام
جی بھیرہ نواسی نے سنسکار ودھی کے مطابق
مونڈن کرایا۔ مونڈن سنسکار اور ہون آدمی کو
دیکھ دیکھ سب لوگ خوش ہوتے تھے اور
انکے بشرے سے اس طریق کی پسندیدگی کا اظہار
ہوتا تھا۔ مونڈن سنسکار کے بعد لالہ ٹھاکر داس
جی نے پرجوش الفاظ میں ہون کے فوائد
بیان کیئے۔ اور لوگوں سے اسی طریق پر ہون
اور مونڈن کرانے کی درخواست کی۔ پھر سبب
کی آمد سے پنڈت رام رتن جی نے سنسکاروں
کے فائدہ پر اتہاسک مختصر اپدیش دیا جسکا اثر
خاص کر ستریوں پر بہت اچھا پڑا۔ ایک
ستری نے کہا۔ کیا اچھا ہو۔ کہ اگر یہاں پر
کنیا پاٹھشالہ کھولی جاوے۔ تاکہ ہماری کنیائیں
سوشکشت ہو سکیں۔ اس خوشی میں لالہ ٹھاکر داس
جی نے ۵ روپیہ لالہ موج چند ممبر سماج ہٰذا
نے بھی دو روپیہ پرچار فنڈ میں دان کیئے۔
یہ سماج پرتی ندھی سبھا کا نہایت ہی شکریہ
ادا کرتا ہے۔ کہ جس نے پنڈت رام رتن جی جیسے
شوشیل اور عہدہ والے پنڈت کو یہاں پر چند
یوم رہنے کی آگیا دی۔ پنڈت جی کے رہنے
سے ہماری سماج بہت کچھ ترقی کر چکی ہے
اگر ایسے مہاشے یہاں پر ایک ماہ رہیں۔ تو
سماج بڑے بڑے نگروں کی سماجوں کا رشک
بننے کا فخر حاصل کر سکے۔ ہمارے سماج میں لالہ
موج چند جی ایسے مہاشے ہیں۔ جو کہ پہلے
مانس اور مدھ کا استعمال یہاں تک کرتے
تھے۔ کہ اپنے علاقے میں مشہور تھے۔ مگر آجکل
دیا نند کی دیا سے بالکل انہوں نے ترک
کر دیا ہے۔ اور سماج کے کاموں میں بڑا
interest لیتے ہیں۔ ایشور ایسے
آدمیوں کو اپنے وشواس میں اور بھی دِڑھ
کریں۔

آریہ بھائیوں کا داس
شیو دیال ٹیچر از پنڈدادنخاں

مکرم من جناب اڈیٹر صاحب ست دھرم پرچارک
دام عنایتکم

تسلیم۔ آپکو معلوم ہوگا۔ کہ میں اسلامی مذہب
کا سچا پابند ہوں۔ اور آپکے اخبار ست دھرم
پرچارک کا (جو کہ ایک مذہبی قومی اخبار ہے)
خریدار ہوں۔
یہ امر ضرور غور طلب ہے۔ کہ میں غیر مذہب
کا اخبار کیوں خریدتا ہوں۔ اور اس کے
مطالعہ میں اپنا قیمتی وقت کیوں صرف
کرتا ہوں۔ کیا بیکار ہے؟ ہرگز نہیں
مکرم۔ میں ایک مدت دراز سے علم تاریخ
کے گنج کاوش میں مبتلا ہوں جسکا نتیجہ یہ ہے
کہ میں نے دس برس کامل شب و روز محنت کر کے
وہ مضامین تواریخی پیدا کیئے ہیں کہ آج جنکی
داد ناظرین رسالہ الہند دے رہے ہیں
زیادہ حصہ میری تحقیقات کا تمام دنیا کی اقوام
کے مذاہب کی تحقیق اور تدقیق میں گزرا
ہے۔ چنانچہ میں نے عجیب غریب مضامین
مذاہب علم کے بارے میں کامل ثبوت کے ساتھ
شائع کیئے ہیں۔ جنکی فی الحال دو جلدیں
مرتب ہو گئیں۔ ان مضامین کا حال مرسلہ اشتہار
سے واضح ہوگا۔
اسوقت باعث تحریر یہ ہے۔ کہ میں عدیم
الفرصت ہوں۔ تاہم دوپہر کے وقت بعد تناول
طعام دو گھنٹہ راحت کے لیتے ہیں اسوقت
میں آپ کا اخبار دیکھتا ہوں۔ عدیم الفرصتی کا
حال اس سے ظاہر ہے۔ کہ آج ۱۷ فروری سنہ ۱۹۰۶ء
کا اخبار پیش نظر ہے۔ اسکے چند مضامین مجھے
نہایت پسند آئے۔ اسکے داد دینے کی غرض سے
اپنی راحت میں خلل ڈالا۔ اور آپ کا وقت ضائع
کرنے کی جرأت ہوئی۔ پہلے صفحہ پر لالہ کانشی رام
صاحب بی اے کا مضمون جسکی سرخی (وید
دھرم پرچار ہے) میری نظر سے گزرا۔ چونکہ
مجھے تواریخی حال کے مطالعہ میں زمانہ گزرا ہے
لہٰذا تعصب کا برقع خداوند کریم نے میرے
دل سے کم کر دیا ہے۔ اس مضمون کا مدعا واقعی
ایسا قابل قدر ہے۔ کہ اگر سونے کے پانی سے
لکھا جائے تو بھی اسکی قدر کم متصور ہوگی۔
حقیقت میں وہ مضمون نہایت عمدہ اور پر اثر
اور نتیجہ خیز ہے۔ اگر ہندوستان کی دونوں قومیں
ہندو اور مسلمان اپنے اپنے مذہب کی حفاظت
کے واسطے اسی طریقہ سے عمل کریں۔ تو میں یقین

کرتا ہوں۔ کہ یہ زبان یورپ کے دھوکوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ ورنہ دونو دہرم ایسے خرابی کی حالت میں آ گئے ہیں۔ کہ کوئی دن گزرتا ہے جو ایک ہوا آئیگی اور انکے دو تین جھونکے ان مذاہب دیرینہ کو مثل تو دے کا نور اوڑا لے جائینگے۔ اور ہندی خواہ ہندو ہوں یا مسلمان منہ دیکھتے رہ جائیں گے۔ لالہ صاحب موصوف کی آئے حفاظت دہرم میں بہت کامل ہے میں مسلمان ہوں۔ ہندو مذہب کی تعریف یا طرفداری نہیں کرتا ہوں۔ لیکن میرا انصاف پسند دل اُس آئے کی ضرور تعریف کرتا ہے۔ دوسرے ایڈیٹوریل کے مضامین جنہیں پاپ۔ ابھاگی۔ ظرافت وغیرہ کے مضامین تحریر ہیں سبحان اللہ۔ کیا زور ہے اور کس خوبی سے اپنے مدعا کا اظہار کیا ہے کہ اگر پڑھنے والا طوطا کہانی کی طرز پر نہ پڑھے بلکہ سمجھ کر بھی پڑھے۔ کہ اس کاغذ میں کیا لکھا ہے دیکھ تو لیں۔ تو میں یقین کرتا ہوں کہ بدنصیب ہوگا وہ انسان جو اُس پر عمل نہ کرے اور اسکے جنہیں وہ نقش کالحجر نہ ہو جائیں۔ ماشاءاللہ ظرافت کا خاکہ ایسا کھینچا ہے۔ کہ کسی ظریف کی زبان میں یہ لذت نہ ہوگی آپ ہندو دہرم ہو۔ مجھے آپکی ثنا خوانی مناسب نہیں ہے۔ تاہم میرا دل نہیں مانتا۔ آخر یہاں تک مجبور کیا۔ کہ اپنا اور آپ کا وقت ضایع کرنے پر آمادہ ہو کر چند سطور قلمبند کر دوں حقیقت میں اڈیٹری آپ کا حق ہے۔ اور آپ اپنی قوم کے سچے بہی خواہ اور پورے رہنما ہو۔ خدا تعالے آپ کو نیک توفیق عطا کرے۔ میں آپکے اخبار کے دیکھنے سے بہت خوش ہوں۔ اگر کوئی کام مجھ سے متعلق آپ کا ہو۔ تو پہلے اُسکی تعمیل کو حاضر ہوں

آپکا بھی آپکا امیدوار

میرزا اکاظم (افسون) ڈرامیٹسٹ وکٹوریہ تھیٹریکل کمپنی۔ ناولٹی تھیٹر فورٹ بمبئی۔

آریہ سماج باغبان پورہ

ڈیئر اڈیٹر۔ نمستے۔ ناظرین۔ مدت ہوئی یہ سماج اپنی حیثیت کے بموجب اچھی ترقی پر تھا۔ یہاں ایک گرل سکول اور دوسرا لڑکوں کا سکول جاری ہے۔ اور دونو خاطر خواہ رونق پر تھے۔ لوگوں کے دلوں میں آریہ سماج کی عظمت کا بھی یقین بیٹھ گیا تھا۔ لاہور قریب ہونے کے سبب نفاق کی ہوا اس طرف بھی چلی۔ کام بگاڑنے والوں کی وکیل اور جاسوسوں کا خوب دورہ ہوا۔ روپیہ کو دھرم خیال کیا گیا۔ سکول کو اپنے ہاتھ میں رکھنا فتح سمجھی گئی۔ دوسروں کو بیدخل اور خود قبضہ کیا گیا۔ لوگ بدظن ہو گئے گرل سکول ٹوٹ گیا۔ اُسکا روپیہ تو بڑے بڑے پیٹیوں میں غرق۔ دوسرا اسکول بھی بے رونق ہو گیا۔ لوگوں نے چندہ بند کر دیا اور اپنے لڑکوں کو سکول سے اوٹھا لیا۔ کچھ مدت سے اب یہ سکول برائے نام ہی رہتا ہے۔ اور بجائے فایدے کے نقصان دے رہا ہے۔ کیونکہ آمدنی کی کمی کے باعث پہلی منزل سے پرائمری تک ہو گیا۔ اور اب پرائمری بھی تذبذب کی حالت میں ہے۔ سٹاف کمل نہیں ہے۔ استادوں کی کم لیاقت ہونے کے باعث تعلیم اچھی نہیں۔ یہاں کے طالبعلم دوسرے سکول میں لئے نہیں جاتے۔ اور موجودہ طالبعلموں کی تعداد بہت ہی قلیل ہے۔ سرکار نے بھی چندہ ضبط کر لیا ہے امید ہے کہ سکول اسی سال بند ہو جاویگا اور پہلے کی طرح اسکا روپیہ بھی ان پیٹیوں میں ہضم ہو جاویگا۔ اور کوئی کارڈ تک بھی نہیں لیا جاویگا۔ باقی رہا سماج وہ بھی ناگفتہ بہ حالت میں ہے۔ ہفتہ وار جلسہ بند نہ اشتہار بانٹا اور نہ سماج کا چندہ۔ لالہ گنڈا رام جیکو انار کلی سماج کی ہمدردی کا فخر ہے۔ اب تمہیں بھی سماج کے سکریٹری کہلائے جاتے ہیں۔ اور جب کوئی خط وغیرہ آتا ہے تو برابر اُن نام سے حاصل کئے جاتے ہیں لیکن سماج کا یہ حال ہے۔ کہ اسکے مندر کے اوپر تو آریہ مندر لکھا ہوا ہے لیکن ہر روز اسی مندر میں جہاں پہلے الشور اوپاسنا اور بھجن ہوا کرتے تھے۔ اور جسکی تعمیر کے لئے بیہودہ عدہ کر کے چندہ جمع کیا گیا تھا۔ پورانوں کی کتھا ہوا کرتی ہے۔ اسمیں ہی پورا ایک پنڈت بود و باش کرتے ہیں۔ ایک روز پنڈت گورودت جو باوجود نابینا ہونے کے اکثر سماجوں میں اوپدیش کرنیکا شوق رکھتے ہیں باغبانپورہ میں پدھارے۔ دو تین سندیسے اُنہوں نے پریزیڈنٹ و سکرٹری کو بھیجے۔ لیکن افسوس کسی نے خبر تک بھی نہ لی۔ وہ تمام روز بھوکے ایک ٹوٹی ہوئی چار پائی پر پڑے رہے۔ اور وہ کھانے بھی دہرم سالہ سے چھین لینے کی دھمکی دی۔ ہائے یہ کیسا بیان نظارہ ہے آریہ سماج مندر میں تو پورانک پنڈت عیش کرے۔ اور ایک سادہ ویدک اپدیشک پیاسا دہوپ میں کھاٹ پر بھوکا بیٹھا رہے۔ اور کوئی کہانے تک بھی نہ پوچھے۔ صاحبان یہ

سب کچھ انارکلی سماج کی شکشا ہے - گویا ادد ہا ذریعہ ہے - کہ ہندوؤں کے ساتھ لینے کا نکالا گیا ہے - کہ سماج مندروں میں اپوزنگ کھا گیا ہے - اور اس طرح مندر آریہ بنائے جاتے ہیں - حیرانی یہ ہے - کہ ہندوؤں لوگوں کے مندر توڑ رہے ہیں - جو سماج کے مندر کی کمی کو پورا کرینگے - اس لئے سماج کے پردہان و سکریٹری کی خدمت میں التماس ہے کہ سماج کا کام تو نہ ٹوٹنے دیں - اور سپنی بھی سبھا کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے -

الراقم

بھگوانداس اسسٹنٹ سکریٹری

آریہ سماج میانیر سابق آریہ سماج باغبانپورہ کا پولٹیکل سبھاسد -

امرتسر

یکبو بوبیت سنسکار - ۱۰ واقعہ ۱۰ اپریل سنہ ... کو لالہ چرنجی لال صاحب ڈرائنگ ماسٹر یہی کے پتر کا یکبو پوبیت سنسکار ہوا - آپ کے نام نامی سے بہت صاحب واقف ہیں - آپ آریہ دھرم کے پکے پیرو اور سچے آریہ ہیں - آپنے بیشتر بھی چند سنسکار باوجود مخالفت برادری کے نہایت دہڑلے سے کروائے گئے سنا گیا ہے - کہ پنڈیا دغیرہ نہایت سنجیدگی اور کامل شردھا سے کئے گئیں حاضرین کے دلوں میں نہایت عمدہ اثر ہوا - کیونکہ پتا پتر ہر دو سمجھدار اور لایق ہیں - ہمارے شہر کے سبھاسدوں میں سے چند دیگر صاحبان بھی ایسے ایسے موقعوں پر دہڑلے سے کام لیتے رہے ہیں - مگر ایسے

سے لالہ کرم چند صاحب دوکاندار و لالہ ستیارام صاحب اسسٹنٹ انجنیر قابل تعریف تحسین ہیں - ایشور ایسی ورتہا دیگر بہائیوں کے دلوں میں بھی ڈالے -

آریہ ڈیبیٹنگ کلب امرتسر اور اہل اسلام	پچھلے مباحثوں کے بعد اور پنڈت

لیکھرام جی صاحب و لالہ بھگت رام صاحب کے لکچروں کے بعد ہمارے اسلامی بھائی کچھ ایک دہیمی پکڑ گئے تھے اور سمجھ گئے تھے کہ اصلیت کیا ہے - مگر وہ ہفتوں سے متواتر پھر ہمارے بھائی مباحثہ میں حصہ لیتے ہیں - چنانچہ ۲۹ اپریل سنہ ... کو شیخ مرید احمد صاحب حکیم کا مضمون روح کی ہستی پر تھا - خوب بحث ہوئی - مگر یہ دیکھ کر ہمیں نہایت افسوس ہوا کہ جب جواب ملنے لگے - اور خاصکر آخری سپیچ ہونے لگی تو بہت سے صاحب گروہ کا گروہ واپس چلے گئے - اکثر ڈیبیٹ کے وقت جب کوئی شخص جواب دیتا تھا تو اسلامی بھائی ٹوک دیدیتے تھے - کہ یہ نہیں کہا اور وہ نہیں کہا - اسکا جواب دو - اس کا جواب دو - وغیرہ وغیرہ - ہر چند روکا جاتا تھا - مگر بیفائدہ -

۶ مئی سنہ ... کو بھی مضمون روح حادث ہے - کہ قدیم " پیر محمد یعقوب علی خاں صاحب اڈیٹر اخبار فیروز نے بولا تھا - اور ہم شروع سے بباعث کام ضروری کے نہیں جا سکے تھے - مگر آخری وقت میں چند منٹ ٹھہرنے کا ہمیں اتفاق ہوا - تو دیکھا کہ اڈیٹر صاحب موصوف بموجب اپنی عادت کے تقریر کنندہ کی اثنائے تقریر میں بول دیتے

تھے - اور جوش میں آکر کام خراب کرنا چاہتے تھے - ہم اپنے بھائی کی خدمت میں کمال ادب سے عرض کرتے ہیں - کہ جب انکی تقریر میں کوئی نہیں بولتا - تو وہ کیوں بولتے اور کولاہل مچاتے ہیں ہمیں امید واثق ہے کہ آئندہ وہ احتیاط کو کام میں لائیں گے اس حرکت کو ہم ہی نے نہیں ناپسند کیا بلکہ انہیں کے اسلامی بھائیوں نے بہت ہی برا سمجھا - غرضیکہ مباحثے وغیرہ ہوتے ہیں اور ہمارے اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں - ایشور سے پرارتھنا ہے کہ وہ اپنی ودیا اور سچا پریم سب میں دے - تاکہ ہم سب ملکر ایک ہی پتا کے شرناگت آئیں -

داس

سوہن لال شرما امرتسر

جہنگ مگھیانہ

لالہ جانکیداس صاحب ممبر انترنگ سبھا آریہ سماج جہنگ مگھیانہ نے اپنے نئے مکان میں پرویش کرنیکے اوتسیپر پر سب ممبران و سبھاسدان آریہ سماج ہذا کو آج ۲ مئی سنہ ... کی صبح کے ۷ بجے بلایا - سب صاحبان ممبران سماج و نیز لالہ صاحب موصوف کے دوست ۷ بجے کے قریب اکٹھے ہونے شروع ہوئے ۸ اور ۹ بجے کے درمیان آدمیوں سے مکان سب بھر گیا - سماج منڈلی نے خوب آنند دایک بھجن سورسہت پڑھے - تب پنچ ہون یگ شروع ہوا - وید منتر پڑھکر آہوتیاں ڈالی گئیں - وید منتر لالہ سوایا رام صاحب پردہان و پنڈت ودیادیال صاحب و

نہتہ بہادر چند وکیل و لالہ جینداں رام صاحب نے
دا
پر ہے - ریسکہ بعد لالہ جانکیداس صاحب
و نیز آنکے بھائی لالہ جینداں رام صاحب نے
مفصلہ ذیل دان آریہ سماج کو دئیے
جسکے لئے لالہ سودیا رام صاحب نے انکا
سماج کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔
وید پرچار فنڈ صہ - استری مہا ودیالہ
جالندھر صہ - مندر فنڈ سماج صہ -
یتیم خانہ فیروزپور صہ - دیانند کالج لاہور
لالہ صاحب نے ہر ایک صاحب کو کھانا
بھی کھلایا کھانا نہایت عمدہ تھا - ماسٹر بہادر
صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول و لالہ بہادر چند
وکیل نے صہ صہ روپیہ اناتھالہ کالج کو اس
شبھ موقعہ کی یادگار میں دینے کا اقرار کیا
بھائی بھیون سنگھ صاحب قریبی رشتہ دار
لالہ جیا رام صاحب بی اے نے بھی اپنے چھوٹے
بھائی کی یادگار میں مفصلہ ذیل دان آریہ سماج
کو دیا - کہ جسکے باعث آنکا بھی دھنیہ واد کیا گیا -
مندر فنڈ سماج ہذا عہ - وید پرچار فنڈ عہ -
یتیم خانہ فیروزپور عہ - استری مہا ودیالہ جالندھر
عہ - دیانند کالج لاہور صہ - پچھلے مہینے میں
لالہ چرنداس و بابو چوہڑ سنگھ سب اوورسیران
محکمہ نہر نے صہ صہ - روپیہ مندر فنڈ سماج
ہذا کو دان دیئے - استریوں نے بھی لالہ جانکیداس
صاحب کے نئے مکان میں سامان جگ بھجن
کو سنکر اور ہون یگیہ کو ہوتے دیکھکر لابھ
اٹھایا -

آریہ دھرم کا سیوک
کانشی رام منتری
آریہ سماج جھنگ مگھیانہ

پشاور

۵ - اپریل ۱۸۹۶ع کو دو چٹھیات بابا داگو بالداس
صاحب (جو ممبر آریہ سماج پشاور ہیں اور آجکل
مردان میں اسسٹنٹ کمشنر کے کلارک ہیں) بھیجی
گئیں جنہیں لکھا تھا کہ مردان کے علاقہ
میں بمقام خانماہی ایک شادی ہو گی آپ
کوئی اپدیشک بھیجنے کا بندوبست کریں
چونکہ اسوقت وقت تنگ تھا - اور کوئی
اپدیشک نہ پہونچ سکتا تھا - اسواسطے
میں ہمراہی لالہ متو الا سہائے ممبر آریہ سماج
ایبٹ آباد و لالہ مرلی مل منشی گوادر کو رات
کے بارہ بجے کی گاڑی میں مردان کو روانہ
ہوئے - دو پٹواری صاحبان جو اسی
کام کے لئے پشاور میں آئے تھے - ہمارے
ساتھ تھے - نوشہرہ سے ریل سے اتر کر یکہ
کرایہ کیا
یکہ صبح ۸ بجے وہ انہی کو مردان پہنچے - اور
بعد ملاقات بابا داگو بالداس صاحب خانماہی
روانہ ہوئے - ۲ بجے کے قریب خانماہی پہنچ
گئے جہاں لالہ سندرداس صاحب اور ایک
شیخ صاحب نے جو لالہ بھگت رام پٹواری
نہر کے دوست تھے - آو بھگت کیا - یہاں
معلوم ہوا - کہ لالہ بھگت رام صاحب کا
جو نہر میں پٹواری ہیں - اور ... کے رہنے
والے ہیں - ہمراہ ہمشیرہ لالہ بھگوانداس صاحب
جو جلال پور جٹاں کے رہنے والے ہیں
اور اسی علاقہ میں پٹواری ہیں - شبھ وواہ ہو گا
یہہ لڑکی ۱۱ سال کے عرصہ میں جبکہ اپنے
خاوند کو دیکھنے بھی نہ پائی تھی - کہ بیوہ ہو گئی
لڑکی کی عمر اسوقت ۱۸ سال کی اور لالہ
بھگت رام ۲۹ سال کے تھے - لالہ بھگت رام کی

استری پہلے سرگباش ہو چکی تھی - ۱۰ بجے کے قریب
لالہ بھگت رام صاحب بھی باہر کام کاج کر کے
نہر کے قلعہ میں جو بمقام خانماہی واقع ہے آگئے
اور تین بجے لالہ بھگوانداس صاحب اپنے حلقہ
سے یہاں پر آ پہنچے - علاوہ ایک اور بہت سے
پٹواری صاحبان بھی وہاں آ گئے - چنانچہ
بعد صلاح مشورہ یہہ ٹھہری - کہ بیاہ آج
ہی ہو جانا چاہئیے - چنانچہ ہمہ سامان اگنی ہوتر
وغیرہ جو پشاور سے ہم لے گئے تھے - ۴ بجے
بجے خانماہی سے روانہ ہو کر ۵ بجے موضع
... کی ... میں جو لالہ بھگوانداس صاحب
کا حلقہ تھا پہنچے - بعد آدر سنسکار لڑکے لڑکی
کو اشنان کرایا تھا - اور ایشور ستتی و پرارتھنا
اپاسنا ۷ بجے ہوئے - بعد اسکے ہون جب
فارغ ہو کر ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک منڈپ بنا
گیا - اور ہون کنڈ وغیرہ سجایا - ۱۱ بجے سے
بیاہ کی کاروائی ہو جب سنسکار ودھی ۲
بجے کر ۲ بجے سمابت ہوئی - اور مبارکبادی گائی
گئی - لالہ بھگت رام صاحب نے اس موقعہ پر
حسب ذیل دان کیا - ویدپرچار فنڈ عہ
ویدک کالج سے - دیانند ہائی سکول عہ
یتیم خانہ فیروزپور عہ - استری مہا ودیالہ جالندھر
گرلز سکول آریہ سماج پشاور عہ - بائز سکول
پشاور آریہ سماج عہ -
اس موقعہ پر حسب ذیل صاحبان شامل تھے
پشاور آریہ سماج سے لالہ شیورام اسسٹنٹ سکریٹری
آریہ سماج پشاور - لالہ متو الا سہائے ممبر آریہ سماج
ایبٹ آباد - لالہ مرلی مل ممبر آریہ سماج پشاور
اور اس جگہ سے لالہ دھیرو مل صاحب پٹواری
لالہ ملراج صاحب پٹواری - سردار ... سنگھ
صاحب پٹواری - لالہ لکھمیداس صاحب پٹواری

بیلی دونی چند - الدرام چند - لالہ دیوانچند - سردار کاہن سنگھ - پنڈت پولھو رام - لالہ اجودھیا پرشاد ماسٹر بینی رام - لالہ دھونڈو رام - شیخ عبدالرحمن علاوہ ازیں مردان سے بہت سے صاحبان جو شامل ہو سکا کا ارادہ رکھتے تھے - صرف اسوجہ سے نہ آ سکے کہ اسدن کچہری بہت دیر سے برخاست ہوئی تھی اور اس علاقہ میں رات کے وقت ذرا خطرہ ہے - ہ بہتی کی صبح کو ہم ہر سہ اشخاص وہاں سے روانہ ہو کر مردان پہونچے - اور اسدن شام کو میرا ویاکھیان دھرم کے مضمون پر ہوا - باوا گوپالداس جی نے اس تقریب کی خوشی میں ایک روپیہ یتیم خانہ فیروزپور کو دیا - لالہ متوالا سہائے جی تو مردان رہے - اور اتوار تک پرچار کرینگے اور ہم ہر دو ہ بہتی کو پشاور پہنچے - لالہ امجید داس صاحب مختار نے بھی ہمارا آدر سنمان کیا - آخیر میں میں باوا گوپالداس و پنڈت پرمانند صاحب لالہ نہر و لالہ بھیمی داس صاحب مختار مردان و دیگر اصحاب سکنائے مردان و لالہ جانکی ناتھ کا شکریہ ادا کرتا ہوں - جنہوں نے یہ نیک کام ہمت کر کے کر دیا - اور لالہ بھگوانداس صاحب کی اخلاقی جرات کی داد دیتا ہوں - اور لالہ بھگت رام جی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں علاوہ لالہ دھیراں و لالہ لکھمیداس وغیرہ دیگر ہندو ایان و مسلمان صاحبوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں - کہ جنہوں نے اس کام میں پوری ہمدردی اور خوشی سے شامل ہوئے - ہر لالہ گوپی چند صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بندوبست پشاور کا جوانا لمدہ تبدیل ہو گئے بیج بویا ہوا ہے - کہ پٹواری صاحبان کے ایسے عمدہ خیالات ہو گئے ہیں - اگر اوپدیشک جلدی جلدی آتے رہے - تو بہت جلد نئی سماجیں قایم ہو جاوینگی -

مردان میں آریہ سماج و دھرم سبھا و سنگھ سبھا کے ممبروں نے ملکر ایک لڑکے کو شدہ کیا - جو مسلمان ہو گیا تھا - وہ ہندو ہے -

راقم

شیورام اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج پشاور

قومی شہسوار کون ہیں

اگر سرشٹی کے اتہاس کی طرف ذرا گمبھیرتی سے وچار کیا جاوے تو پرتیت ہوتا ہے کہ اس جگت میں جب کوئی سبھا کسی شبھ کارج کے کرنے کے لیئے ستھاپن ہوئی - اسمیں چند ایسے آدمی بھی شامل ہو گئے - جنہوں نے اس سبھا کو اپنی شہرت اور مقاصد حاصل کرنے کا مقناطیسی آلہ سمجھا - ایسے صاحبان نے جہاں کہلانے کے طور پر اپنے تئیں اس سبھا پر نثار کیا اور ظاہر میں اس سبھا کے رہنماؤں کا اپنے تئیں سچا معتقد و مقلد ظاہر کیا - مگر اصلیت میں اپنی عزت و ثروت کے بحر میں غوطے لگاتے رہے شہرت کے پیچھے اپنے خیالات و افعال کا گھوڑا دوڑایا - مگر درحقیقت مرگ ترشنا کی حالت انہیر عاید ہوئی - جس زمانہ میں کہ بدھ مت پھیلا - اسکی پیدائش کے دنوں میں اعلیٰ درجہ کی بداخلاقی اور پرلے درجہ کی لامذہبی و بدمعاشی ہندوستان میں پھیلی ہوئی تھی - اگر بدھ بھی عام لوگوں کے خیالات کی طرف اپنے تئیں بہاتا تو دنیا کا ایک بہائی حصہ اپنے معتقدوں میں سے نہ چھوڑ جاتا اگر لوتھر اور زونگلی اپنے زمانہ کی جہالت کے مطابق اپنے تئیں چلاتے - اپنی شہرت دنیاوی ثروت - عام عزت - لوگوں کی واہ واہ کے موہت ہوتے تو یورپ دلیش سے رومن کیتھلک کے خیالات (جنکو وہ اپنی نظر میں باطل - وہمی اور جاہلانہ خیال کرتے تھے) دور نہ کر سکتے - اور نہ ہی آج اسقدر زور شور پروٹسٹنٹ فرقہ کو ہوتا - اگر سوامی دیانند جی مہاراج برہمن لوگوں یا عام ہندؤں کا ذرا لحاظ کر کے انکی رائے و خیالات کے مطابق چلتے اور ظاہری شہرت - عامہ خلائق کی عزت و منزلت پر موہت ہو کر مورتی پوجا کا کھنڈن تو درکنار کھنڈن ہی نہ کرتے - تو میرا خیال ہے کہ آریہ سماجوں میں وہ روح اور جان نہ ہوتی جو کہ اب پائی جاتی ہے - غرضیکہ جہانتک نظر تعمق سے دیکھا جاوے معلوم ہوگا کہ قوموں کے اصلاح کرنیوالے ملکوں کے انتظام کرنیوالے - مدبر و مصلح کبھی قسموں یا عام رائے کے شکار نہیں ہوئے - بلکہ جو کچھ انکے آتما کو سچ معلوم ہوا - اسپر انہوں نے عمل کیا اور اسکو پھیلانا اپنی زندگی کا مدعا سمجھا -

ست دھرم پرچارک کے ناظرین کو یاد ہوگا کہ جو جہالت ہمنے پچھلے دو پرچوں میں قومی شہسواروں کی بتلائی ہے - وہ ٹھیک ٹھیک انکی اندرونی حالت کی عکسی تصویر ہے - جب قومی شہسواروں نے دیکھا کہ آریہ سماج میں رہکر تو ہماری دال نہیں گلتی ہمارے عہدے چھین جانے سے ہماری شہرت کا ڈھولا بھی ہم سے چھینا گیا - تو اب اپنے تئیں قوم کے خدمتگار - قومی خیرخواہ ظاہر کرنے لگے دیو سماج کے دیو گرو - دیو پرچارک - دیو اوپدیشک ...... دیو ..... کی طرح اب اپنی قومیت کا جامہ پہنا ہے - چنانچہ قومی کالج

قومی ترقی - قومی تہوار - قومی سدھار - قومی پرچار کے الفاظ تو ایجاد ہو گئے ہیں - اب قومی تیرتھ - قومی شہزادہ - قومی اوتار کے الفاظ باقی ہیں - جو وہ بھی بہت جلد قومی سماج کی ڈکشنری میں شامل ہو جاوینگے - آریہ میسنجر کے ناظرین پر واضح ہو گا کہ پرائے اصولک آم صاحب نے قومی کالج کے لیڈر تنخواہ دار پرچارکوں - اور بلا تنخواہ کام کرنیوالے پرچارکوں کے مضمون پر کسقدر موشگافی کرتے رہے ہیں - اور اپنی فصاحت و برجستہ تحریروں سے پبلک کی آنکھوں میں کسقدر غبار ڈالنے کی کوشش کی ہے - لیکن آج دیکھکر - اور رائے عاکردت کے دندان شکن جواب پڑھکر اور پبلک رائے کو رائے ہماکرت کی تحریروں کی طرف مایل دیکھ کر گرگٹ کی طرح اسی میسنجر نے بھی اب نیا جامہ پہنا ہے - چنانچہ میسنجر کے ایڈیٹوریل نوٹس میں یوں نغمہ طراز ہے - کہ قصبات میں پرچار کی بڑی ضرورت ہے - پرتی ندھی سبھا کو روپیہ کی بہت ضرورت ہے تاکہ اپدیشک مقرر کر کے جلد پرچار کرے - تین ہزار روپیہ لے لینے پہلے سماجوں میں ارسال کیئے گئے ہیں قومی تہوارو - کیا جو کہ پرچار کا بیڑا اٹھائے اوہ لیں - قومی لیکچرار سمجھے ہیں - نہیں تو قومی شبد کی آڑ میں اپنی فصاحت و بلاغت دکھلانا مطلب ہے - نکمے ملک کے اوبھار سے - جس طرف پبلک رائے دیکھی جھٹ اپنی باگ بھی اس طرف موڑ دی -

ایک روایت ہے - کہ کسی میلے پر ایک اندھے نے بھی جانے کی خواہش ظاہر کی لوگوں نے کہا کہ تو تو دیکھ نہیں سکتا وہاں جا کر کیا کریگا - کہنے لگا - کہ جب تم میلے میں کوئی نئی چیز دیکھ کر ہنسا کرو گے - میں بھی اپنا دل خوش کرنے کے لیئے ہنس پڑا کرونگا جب تماشے میں لوگ اکٹھے ہوئے تو وہ اندھے کی حالت دیکھ کر ہنسنے لگے - اندھے نے سمجھا کہ ان لوگوں نے کوئی نیا عجوبہ دیکھا ہے - جھٹ وہ بھی ہنسنے لگا - اور کہنے لگا - واہ واہ کیا عمدہ تماشا ہے - یہی حال قومی شہسواروں کا ہے انہیں اسبات سے مطلب نہیں کہ اپنے ضمیر کا لحاظ کر کے اپنی رائے کو سچائی کے چٹان پر قایم کریں - بلکہ جس طرف عام رائے جھکی ہوئی دیکھینگے - اپنے تئیں ہمہ تن لگا دینگے -

پیارے ناظرینو - بھلا اس طرح سے قومیں اوبھا کرتی ہیں - اور اس طرح سے انکی اصلاح ہوا کرتی ہے - یاد رکھنا ایسی ترقی - ایسی شہرت - چند روزہ ہوا کرتی ہے - زمانہ آئے گا - کہ اپنے کرتبوں سے خود قومی شہسوار پچھتاوینگے - وہ دن آگیا ہے کہ جن جن باتوں کی بڑے زور کے ساتھ لیکچروں اور تحریروں میں مخالفت کیجاتی ہیں - وہ اب اپنے ہاتھ سے وہی قومی شہسوار کر رہے ہیں - سچائی کا مقابلہ کرنے سے خود اپنے تئیں بس پا کرنا ہے -

(جمناداس)

آریہ سماج کے اپدیشک
اور
انکی ضروریات

جب سے شرمتی پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سوامی جی کی وصیت پر عمل کر کے ستیا دھرم کو پھیلانے کے لیئے اپدیش کے کھڑگ کو ہاتھ میں لیا ہے - کوئی قلعہ ایسا نہیں کہ جس پر اپدیش پرچار کا حملہ کیا گیا ہو - اور سچائی کی شتگھنی (توپ) اور ویدمنتر روپی بھشنڈی (بندوق) کے بارود سے وہ قلعہ مسمار ہوا ہو لیکن میرا خیال ہے - کہ شرمتی پرتی ندھی سبھا پنجاب کی فتح دھارمک دنیا میں پرانے زمانے کے راجوں کی فتح کی طرح ہے - یعنی جب کہ اپدیشک لوگ قصبات و دیہات میں جاکر پرچار کرتے ہیں - تو انکے سفر اور اپدیش پر سینکڑوں آدمی سر جھکاتے ہیں لیکن واپس چلے آنے پر وہ تھوڑا اثر پیچھے چھوڑ آتے ہیں - اس لیئے اگر پرتی ندھی سبھا پنجاب ذرا غور کر کے مستقل اپدیشک قایم کرنے کا انتظام کرے تو بہت اچھا ہو - اپدیشک کے دھن کے ابھاو کے سبب ہر ایک شہر وگاؤں میں مستقل اپدیشک کا پربندھ نہ ہوسکے - یہ انتظام ہونا چاہیئے - کہ اپدیشک لوگ جس جگہ اپدیش کرنے جاویں - چند سرگرم دھارمک سبھاو والے صاحبان کو ہون کرنا سندھیا و یگ کرنا سکھا آویں - تاکہ پیچھے بھی وہ صاحبان ہون و سندھیا کے بل سے لوگوں کو اپنی طرف آکرشت کرتے رہیں اور شادی اور دیگر سنسکاروں میں انکو ہر وقت اپدیشک کی مانگ نہ رہے - اور اپدیشکوں کو ہدایت کیجاوے - کہ وہ اپنی روزمرہ کی کاروائی میں ظاہر کریں - کہ کتنے آدمیوں کو اور کسقدر سندھیا سکھلائی - میرا خیال ہے کہ ایسا کرنے سے آریہ سماج کی اشاعت جلد ہوگی - اور لوگوں کی نظر میں ویدک دھرم کی

عزت سماد یگی۔ (جمنا داس)

کیا قومی شہسوار سچ مچ قومی تعلیم کے خیرخواہ ہیں

آریہ سماج سے شہرت طلب آدمیوں نے جب سے اپنے تئیں الگ کر کے ایک نیا جتھا بنایا۔ لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کا یہ ذریعہ نکالا۔ کہ ہم قومی تعلیم کے خیرخواہ ہیں۔ ہم قوم کی تعلیم اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔ ہم ملک کو تعلیم سے بہرہ ور بنانا چاہتے ہیں۔ ہم تعلیم کے دل و جان سے خیرخواہ ہیں۔ برخلاف اس کے آریہ سماج تعلیم کی دشمن کالج کی دشمن سوامی دیانند کی سچی یادگار کے برخلاف ہے میں سادہ الفاظ میں یہاں ظاہر کرونگا۔ کہ قومی شہسواروں نے قوم کی تعلیم اور قومی کالج کے محض لفظ لوگوں کو ٹھگنے کے لئے گھڑے ہیں۔ ورنہ براہ مہربانی مجھے انکو معنے بتلادیں۔ کہ قوم کے کیا معنے ہیں۔ اور قوم کی تعلیم کیا ہے۔ میں اب یہاں سچے واقعات کو لیکر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ اصل میں قومی شہسوار تعلیم کے خیرخواہ نہیں۔ بلکہ خالی اپنی شہرت کے متلاشی ہیں۔ مثلاً (۱) جب لالہ درگا پرشاد نے دیانند ہائی سکول کھولا۔ انار کلی سماج کے چلتے پرزے لے میز کو سر پر اٹھا کر اسکی مخالفت کی۔ اپنے اخباروں میں خوب زور شور سے اسکی مخالفت کی۔ اس سکول کو اپنا مخالف رکھکر اسکے کارکنوں کو خوب گالی گلوچ دیں۔

(۲) جب سردار دیال سنگھ صاحب نے اپنی معمولی فیاضی اور سچی سخاوت سے قومی شہسواروں کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے ہندوستان میں تو نہیں خیر دنیا۔ قریباً ساری دنیا کی یونیورسٹیوں سے بڑھ چڑھ کر نئے نمونہ کا سکول کھولا۔ یعنی پہلی مڈل تک کے پڑھانے والے استاد ایم اے پاس اور لائق فاضل رکھے گئے۔ اور اسکول میں طلباء کی اخلاقی و جسمانی حالت کو خیال مد نظر رکھنے کے لئے خاص انتظام کی گئی اور طلباء کو فیس ادا کرنے سے سبکدوش کیا تو بجائے اسکے کہ ایسے سکول کی ہمدردی کرتے اور اسکی پرشنسا کرتے طرح طرح کے بہتان بیچارہ سماج پر برسانے شروع کیے۔ اگر قومی شہسواروں کی رائے میں سردار صاحب نے یہہ کام خراب کیا تھا۔ تو برہم سماج کا اسمیں کیا قصور تھا۔ مگر انکا نشانہ تو بابو اناش چندر ہی تھا۔

(۳) جب دوابہ نواسیوں نے جالندھر میں ایک سکول کھولنے کا انتظام کیا اور لالہ منشی رام سے جو قومی تعلیم کے لیڈر ہیں امداد مانگی۔ تو بجائے اس کے کہ اسکی امداد کرتے جھٹ اس کے بالمقابل ایک اپنا سکول کھلوا دیا تھا۔ تاکہ کہیں دوابہ میں بھی انکی شہرت میں کمی نہ ہو جاوے۔

(۴) امرتسر میں پنجابی ہائی سکول کی مخالفت میں کیا کیا کرشمے نہیں کھیلے گئے۔ مجھے حاشیہ چڑھانا کی ضرورت نہیں۔ پبلک خود اندازہ کرلے۔ کہ تعلیم کے دشمن کون ہیں اور قومی تعلیم کی آڑ میں کیا دھوکا کھیلا جاتا ہے۔

راقم
(جمنا داس)

لوکل

گزشتہ اتوار کو سماج مندر میں برہمچاری برہمانند جی نے اپدیش کیا۔ اور لالہ بھگت رام ودیارتھی نے سنسکرت بھاشا میں لکچر دیا۔ اگرچہ لکچر مذکور بلحاظ مضمون و طرز تقریر بہت اچھا تھا۔ مگر سامعین سے بہت تھوڑے صاحبان سمجھے کیونکہ اکثر لوگ سنسکرت ودیا سے ناواقف ہیں۔

دوابہ ہائی سکول میں پروفیسر ھولڈ صاحب آ گئے ہیں۔ انکا پہلا لکچر دوابہ ہائی سکول کے بورڈنگ میں ہوا۔ لائق لکچرار نے اردو زبان میں ایسی فصاحت و بلاغت سے تقریر کی۔ کہ سامعین اسکی لیاقت پر عش عش کر اٹھے۔ دوابہ ہائی سکول میں ۵۳۰ سے زیادہ طالبعلم داخل ہو چکے ہیں۔ اور بورڈروں کی تعداد پچاس سے بڑھ گئی ہے۔ کالج کلاس بھی ۱۵ طلباء کے جمع ہو جانے پر کھلجاویگی۔ پروفیسروں کا معقول انتظام کر دیا گیا ہے۔ پیرہ کے روز شام کو لالہ منشی رام جی نے دوابہ ہائی سکول بورڈنگ ہاؤس میں ایک موثر و منظم اپدیش ودیارتھیوں کو دیا۔

پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر آجکل جالندھر میں براجمان ہیں۔ اور سوامی جی کی سوانح عمری کو لالہ منشی رام جی کے ساتھ ملکر مرتب کرینگے۔

سماجک خبریں

شکر گڑھ ضلع گورداسپور میں لالہ اتمرام جی

اوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۲ مئی ۱۹۱۶ء سے باہتی میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

چھاونی میانمیر میں لالہ بدری داس زرگر کی ۵ سالہ بال بیوہ دختر کا جو بعمر ۹ سال بیوہ ہو گئی تھی۔ پنر ویواہ تارا سنگھ محلہ امیر سنگھ ساکن چھاونی جالندھر سے یکم مئی ۱۹۱۶ء کو بامداد سماج ممبران ودھوا ویواہ سبھا یا کمیٹی ہوا۔ ادروڈھا کی طرف سے مبلغ ۸ روپیہ مختلف فنڈات کی امداد میں دان ہوئے۔

برہم چاری ٹھاکر داس جی لساڑہ سے پرچار کرتے ہوئے یکم مئی کو قصبہ اڈریں پہنچے وہاں پرچار کرتے ہوئے قصبہ راہوں میں جا پرچار کیا۔ اثر بہت عمدہ پڑا۔

سوامی ہوسدانند نے ۱۸ لغایت ۲۱ اپریل ملتان میں پرچار کیا۔ وہاں سے سکھر میں جا کر ایک ویاکھیان دیا۔

فہرست چندہ

وید پرچار فنڈ جو لالہ بھگت رام اوورسیر کی کوششوں سے قصبہ میلسی سے جمع ہوا ہے جس کا ذکر بصیغہ مراسلات پرچہ نمبر ۲ جلد ۵ میں ہے۔

جناب رائے گردھاری لال صاحب ڈپٹی کلکٹر انہار ملتان — ۵ر
جناب سردار دینا ناتھ صاحب تحصیلدار میلسی — ۵ر
جناب سردار نرائن سنگھ صاحب نائب تحصیلدار — ۴ر
جناب لالہ بدھاوا رام صاحب اسسٹنٹ سپل — ۴ر
پنڈت بھگت رام صاحب سب اوورسیر نہار — ۲ر
لالہ گنشا داس صاحب دارغہ انہار میلسی — ۲ر
لالہ منگل داس گرداور قانون گوئے میلسی — ۱ر

لالہ ہیچند ڈھلیا قی لونیس میلسی — ۲ر
لالہ گنپت رائے دفتر قانون گوئے میلسی — ۱ر
لالہ سانون مل محرر رجسٹری میلسی — ۱ر
منشی راجہ رام سیاہہ نویس میلسی — ۲ر
لالہ رام چند نائب سنگرت — ۸ر
لالہ کانشی رام خزانچی — ۱ر
منشی کشن چند ہیڈ ماسٹر — ۸ر
بھائی تیجہ سنگھ ڈھلیا قی نویس — ۱ر
بھائی دھنہ سنگھ صاحب پٹواری — ۸ر
لالہ سیتل داس پٹواری — ۸ر
لالہ چند بھان کلرک انہار تلمبہ — ۲ر
لالہ رام جیون محرر تر لی — ۸ر
لالہ موہن لال محرر تر لی — ۸ر
شیخ فضل الدین محرر انہار — ۴ر
مہتہ پوکھر داس ذیلدار — ۲ر
چودھری کرپا رام تیرہ ساہوکار زمیندار — ۲ر
چودھری گنگا رام — ۱ر
لالہ بابو رام ٹھیکہ دار — ۳ر
مہتہ نعمت مل ساہوکار — ۱ر
چودھری ہونہ مل اوڈ ٹھیکہ دار — ۸ر
چودھری مولا مل اوڈ ٹھیکہ دار — ۸ر
لالہ جیسی مل محرر انہار — ۸ر
لالہ واسو رام محرر انہار — ۸ر
لالہ دیوی دتا مل صاحب اوورسیر ضلع — ۱ر
منشی محمد حسین محرر تر لی — ۸ر
خاں اللہ داد خاں کاردار — ۱ر
شیخ اصغر علی محرر تر لی — ۸ر
میاں احمد بخش دارغہ انہار — ۸ر
لالہ کانشی رام کمپونڈر — ۸ر
میاں برخوردار ٹھیکہ دار — ۸ر
منشی اللہ دیا شتوال محکمہ انہار — ۱ر

اشتہارات

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

جسکی عمر ۱۹ اور ۲۲ سال کے اندر ہو۔ قوم کا اروڑہ۔ ذات ڈاوڑہ۔ یا اترادھی۔ انٹرنس پاس یا بدر گار۔ چال چلن عمدہ۔ آریہ سماج کا ممبر ہو۔ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ کنیا کی عمر ۱۳ سال کچھ ہندی اور گورمکھی جانتی ہے۔ درخواستیں بنام سکرٹری آریہ سماج وزیر آباد آنی چاہئیے۔

المشتہر
پربھداس چوپڑہ سکرٹری آریہ سماج وزیر آباد

اشتہار

لیجئے پراچین لیجئے

ست نارائن کتھا بڑی تلاش سے اس پراچین کتھا کو معہ بھاشیہ کے طبع کر دیا ہے۔ اور قیمت بھی بہت کم ہو۔

اردو کی کتابیں

گرہستھ آشرم کا دوسرا ایڈیشن قیمت ۱۲ر گیہ مالا ۱۰ر ویریہ رکشا ۲ر انمول رتن ۱ر ضرورت اپدیش ارتھی پرشاد قیمت ۱ر رنڈیوں کے ناچ کی خرابی قیمت ۱ر

یہہ کتابیں ہندی میں اور ناگری

سوامی دیانند جیون ۱ر سندھیا درپن رتن جوتشی قیمت ۱ر رتن پرکاش قیمت ۱ر برہم بچار قیمت ۱ر ستیارتھ پرکاش ۱ر

المشتہر جسونت لال وشنو نمبر ضلع شاہجہانپور

کوچہ بھائی راموں ودھنی وال ساہوکاران شہر

ڈاکٹر بسن صاحب کا عرق

یہ عرق ہر قسم کی بیماری بخار کو مفید ہے خواہ کتنی ہی پرانی ہو۔ چار پانچ روز کے استعمال سے فائدہ شروع ہو جاتی ہے۔ اور تھوڑے روز برابر استعمال سے بالکل جاتی رہتی ہے۔ اور باری کے بخار کو خواہ کسی قسم کا ہو۔ اول ہی روز کے استعمال سے نہیں آنے دیتا۔ قیمت بڑی شیشی ۱۲؍ خوراک عمر چھوٹی شیشی آٹھ خوراک ۸؍ آنے۔ (نوٹ) تاپ تلی کے مریضوں کو بھی شیشیاں منگوانی چاہئیں۔

یعنی سانس کی دوا

دمہ خواہ کتنی ہی تند رستی اور کتنا ہو۔ دوا ایک خوراک سے فوراً آرام ہو اگر زیادہ پرانا ہو تو تھوڑے روز برابر استعمال کرنے سے جاتا رہتا ہے۔ اور نیز بوڑھے بچے والے کو برابر استعمال کرنے سے فائدہ بخشتا ہے شیشی عہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

المشتہر ڈاکٹر بسن دہلی

اشتہار

[illegible] جو گذشتہ ۲ میں ایک مجرب دوا سنیاسی سے حاصل کی اب تک ۳ سال کے تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں کیسی ہی بیماری ہو اکسیر کا حکم رکھتی ہیں قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔ المشتہر برکت رام شرما برہمن آریہ سماج [illegible] (سیالکوٹ)

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

[illegible] جو مریض تاثیر صیقلی رکھنے کی وجہ سے کثرت خون [illegible] بسبب کثرت مقویات کی بکا پنیں وغیرہ کو مفید ہوتی ہے فی شیشی [illegible]

[illegible] ایک استعمال سے بالا مدت کے فائدہ ہوتا ہے پرانا نہیں دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے قیمت عہ

[illegible] ہفتہ میں درد جعین بادہ حاجت بول کو [illegible] کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔

دوا	کیفیت
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام۔ درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی [illegible]
[illegible]	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ مسوڑھے کی خرابیاں وغیرہ کو [illegible] ہوتے ہیں۔ ۸؍ تولہ [illegible]
[illegible]	تقویت بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ سرخی جالا روشنی کو برداشت نہ ہونے کو دور کرتا ہے۔ ۸؍ ماشے
[illegible]	بار بار پیشاب آنا۔ تشنگی۔ لاغری۔ بےچینی۔ درد کمر۔ خرابی جگر۔ ذیابیطس [illegible] کا نیل کو [illegible] ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی دس روپیہ
[illegible]	نفخ شکم۔ تبخیر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دل کا دھڑکنا خرابی گردہ۔ درد ریاح کو دور کرتا ہے ۴۸ درجن عہ
[illegible]	سوزاک درد۔ جریان ریمی ہو یا بادی دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت [illegible]
[illegible]	چاند وکو بلا تکلیف فی الفور دانہ چھوڑ اٹھاتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ بھگندر۔ زخم میں کیڑا پڑنے۔ ایام حمل خشک [illegible] کو دور کرتا ہے فی تولہ [illegible]
[illegible]	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ کہ پابندی کی ضرورت نہیں قیمت [illegible]
[illegible]	دائمی بخار۔ ورم۔ قبض۔ ہچکی۔ [illegible] دو روز میں جاتے ہیں قیمت فی تولہ عہ
[illegible]	جو خلاف قدرت اپنے ہاتھوں سستی [illegible] پیدا کر بیٹھے ہیں درست کر کے لطف [illegible] دکھاتا ہے فی تولہ عہ

کثیر الوقوع امراض کی ہیئت و اسباب پیدائش و سائنٹفک دیکھنا چاہو۔ تو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت حاصل کرو رسالہ دافع آتشک مع ایک سو معالجات [illegible] رسالہ طبیعہ طب جاپان ۱۲؍ المنہیات من المسکرات ۹ رسالہ فیاقہ اسطب قیمت ۹

المشتہر حکیم غلام نبی اڈیٹر
حافظ صحت۔ لاہور موچی دروازہ

کتب۔ کتب۔ کتب

آریہ سنگیت پشپاولی۔ ایک بھجن مصنفہ مہتہ امیر چند منشی کیول کشن۔ لالہ گنگا رام مجید وغیرہ قیمت ۶؍

ایضاً۔ سبھ بھجن چوتھی ایول [illegible] یعنی سبھا بھجن قیمت ۸؍

ایضاً۔ مکمل بھجن لالہ مہتہ چند۔ لالہ وزیر چند۔ سوامی شیانند مہتہ کرپا رام وغیرہ۔ ولایتی کپڑے کی جلد قیمت ۱۲؍

آریہ سنگیت پشپاولی مہندی بھجن مصنفہ مہتہ امیر چند منشی کیول کشن لالہ گنگا رام وغیرہ ٹائپ کے حروف ولایتی کپڑے کی پختہ جلد قیمت ۸؍

ایضاً۔ سبھا بھجن یعنی بھجن اور لادنیا ع پہلی ایول مجلد قیمت ۱۲؍

آریہ سنگیت۔ پشپاولی۔ گورمکھی بھجن مہتہ امیر چند منشی کیول کشن لالہ گنگا رام وغیرہ ولایتی کپڑے کی جلد ٹائپ کے حروف میں قیمت فی جلد ۱۰؍

ایضاً۔ بھجن مالا ہنگونی مجلد قیمت فی جلد ۱۲؍

بھجن مالا بھگوتی۔ گورمکھی میں بیاہ آدی کے موقع پر گانے کے لائق بھجن ٹائپ کے حروف میں قیمت فی جلد ۶؍

جنم ساکھی گورو نانک دیو اردو حروف میں قیمت فی جلد [illegible]

مباحثہ ہوتی اودیکا جو درمیان ماسٹر درگا پرشاد جی و [illegible] ہوا قیمت ۳؍ **آریہ دھرم مباحثہ** کے طور پر یہ کتاب لالہ جیندی پرشاد کی بنائی ہوئی ہے قیمت ۲؍ **متعصب پادریوں کی ناسمجھی کا علاج** مصنفہ پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر ہ نمبر قیمت ۲؍ مجلد

سوانح عمری محمد صاحب بن محمدی کے حالات سے واقف ہونے کے لئے اس کتاب کو ضرور منگوائیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دین محمدی کس طرح بنا۔

دیگر کل کتب سماجک انگریزی اردو ہندی گورمکھی موجود ہیں۔ سماجک کے علاوہ دوسری کتب بھی مل سکتی ہیں۔

المشتہر مینجر آریہ پستکالہ اندرون دروازہ
لوہاری لاہور

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مفصلہ انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسر ولایتی سول ڈاکٹروں اُلیان ولایت اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف البصارت۔ تاریکی چشم۔ دھندھ۔ جالا۔ پھولا۔ غبار۔ پھولا سبل۔ سُرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی بہنا۔ خارش وغیرہ۔ مفصلہ ڈاکٹر اور حکیم سچا ہے اور دعویٰ ہے کہ اپنے آنکھ کے بیٹوں پر اپنی سرمہ کا استعمال کریں تو ہمیں کبھی چشمہ درکار نہ ہو۔ استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ ہر ایک کو یہ سرمہ لگانا مفید ہے۔ ساڑھے تین روپیہ تولہ کرنے پر بغرض اشاعت ایک تولہ ... ہم کو کسی رسمے کی عادم خاص غیر زیادہ دکھا سکیں۔ حقیقت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرے کا سرمہ مبلغ ۲۰ روپیہ مصری کا سرمہ فی تولہ للعہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کرنے کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ اصلی ممیرے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

المشتہر — ٹھاکر دت شرما مہتمم ... مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

کیا اس سے بڑھکر اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) [illegible]

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا بشرطیکہ ہوئے الانعام ... میں اسکی ... یکم مارچ ۱۹۰۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

ٹھاکر دت شرما ...

(۲) جناب ... [illegible]

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پلیڈر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

عطوس ۔ جب تک کو زکام و لقوہ یکدم تشنج امراض
بادیہ اور درد سر و شقیقہ کے واسطے بہت مفید ہے قیمت ۱؎

دوائی سوزاک ۔ سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو
دوائی مذکورہ کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی
ہو جاتی ہے قیمت ۱۲؎

حب حیات ۔ حب مذکور تقویت معدہ و اصلاح
جگر و کثرت ریاح یعنی ریحی ۔ و دافع قراقر و نفخ شکم و
ہاضمہ مقوی دماغ و مقوی حواس و نفخ شدہ قیمت ۸؎
فی ڈبی ۸؎ ۔ **یاقوتی بارد** ۔ محرورین کے لئے نہایت
درجہ مفید ہے خفقان اور گرمی تقویت اعضائے
رئیسہ دل و خون اور سوجن کی صفائی ۔ اور نیز گرمی کے
بچاؤ کو بھی نہایت مفید ہے ۔ فی ڈبیہ ۸؎

سرمہ مروارید ۔ یہ سرمہ دھند غبار و جالا
ضعف بصر تاریکی چشم ۔ بہنا ۔ آنکھوں سے
پانی جانا ۔ خارش کے لئے مفید ہے ۔ قیمت فی تولہ
ہر دو قسم سیاہ و سفید ۔ **اطلاع** ۔ قیمت بذریعہ
ویلیو پے ایبل آتی جاتی ہے خرچ محصول ڈاک ذمہ خریدار
پرچہ ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا ۔
المشتہر حکیم شمس الدین بازار [illegible] ضلع گوجرانوالہ پنجاب

اشتہار مجرب دوائیں

ایسی ذیل مجرب دوائیں دیکر حصہ میں تیار کی گئی ہیں [illegible]
[illegible] قیمت [illegible] بذریعہ ویلیو پے ایبل [illegible]
نسخہ [illegible] کو کھانے سے [illegible] دماغ [illegible]
[illegible] ضعف [illegible] سے
جاتا ہے ۔ [illegible] چہرہ [illegible] ہو جاتی ہے [illegible]
[illegible] سے [illegible] ہو جاتی ہے
[illegible] ہو جاتی ہے ۔ جوانوں کی
[illegible] ہو جاتی ہے [illegible] قوت [illegible]
[illegible] آتا ہی [illegible]
[illegible] جوانی [illegible]

نقص پیدا ہو جاتے ہیں ۔ اسکے استعمال کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے
چہرہ و جسم سڈول [illegible] ہمراہ جلق زدوں کے حق میں اکسیر ہے
[illegible] دوائی بہت مفید ہوگی قیمت فی تولہ [illegible]

روغن مسیحا ۔ بالوں کا علاج اس سے صحت یاب
ہوتے ہیں ۔ مجلوق و سست آدمیوں کے لئے نہایت
مفید ہے ۔ رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں ۔ اور خواہ
خواہ مسہری ضعیفی پیدا ہوئی ہے ۔ قیمت فی تولہ [illegible]

دوائی آتشک ۔ خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں
نہ ہو ۔ اگر زخم بھی ہو گیا ہو ۔ بغیر چھوڑے درست
[illegible] ایک ہفتہ میں ہو جاتا ہے ۔ قیمت خوراک ایک ہفتہ
روپیہ ۔ **دوائی سوزاک** ۔ سوزاک خواہ پرانا ہو
یا نیا ۔ یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اسکے
استعمال سے دور ہو جاتے ہیں ۔ قیمت فی تولہ [illegible]
المشتہر حکیم تارا چند [illegible] گجرات پنجاب

بشارت وارثین کے لئے امید کی خبر

عام و خاص کو معلوم ہو کہ نہایت ہی جستجو اور
تلاش کے بعد ایک نہایت ہی مجرب دوائی کے
نقائص دور کرنے اور نا امیدوں کو امیدوار بنانے کی
ایسی عمدہ دوائی ہے ۔ جو ہر طرف کامیاب ہو رہی ہے
کہ اسکے استعمال سے اول [illegible] ہوتی ہے ۔ اور جن اشخاص
کے گھر میں [illegible] برس سے حمل نہیں ہوا تھا ۔ انہوں نے
[illegible] بڑی کامیابی [illegible]
تمام [illegible] لاولد [illegible]
چونکہ دوائی مذکورہ کامل طور سے مجرب ہو چکی ہے ۔ عام
خاص کی اطلاع کے لئے مشتہر ہے ۔ کہ [illegible]
[illegible] شرح [illegible]
ہم ہیں کہ دوائی تیار شدہ اول ہفتہ [illegible]
[illegible] خرید [illegible]
فی الخدمت اول کچھ نہیں لیا جاویگا ۔ [illegible]
ماہ کا ہوگا ۔ اسوقت صرف [illegible] پیش الخدمت

و قیمت ادویات وغیرہ کچھ نہ لیا جاویگا [illegible]
نام لیا جاویگا اور اسکے بعد حق الخدمت [illegible]
مشتہر [illegible]

خوشی کی خبر

جیبی گھڑی جو [illegible] کھلے منہ کی نہایت خوبصورت
گارنٹی تین سال قیمت چھ روپیہ [illegible]
[illegible] مع [illegible] تحفہ [illegible]
[illegible] ۔ [illegible] جو [illegible]
[illegible] قیمت پر فروخت ہوتی ہیں ۔ چاء کی [illegible]
[illegible] ہندوستانی چاء سے تیار ہوتی ہیں
ایک منٹ میں چاء تیار کر [illegible]
[illegible] فوٹو کی [illegible]
[illegible] فوٹو کی تصویر [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]
[illegible] انگوٹھیاں فی [illegible] انگریزی [illegible]
جیبی [illegible] قیمت [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]
[illegible] پتہ [illegible] کمپنی [illegible]

واس کی ادواس

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] المشتہر [illegible]

اشتہار

چاء کے کارخانہ [illegible]
کا تیار ہوتا ہے ۔ [illegible] نہایت ہی عمدہ [illegible]
[illegible] ۔ خریداران [illegible]
المشتہر [illegible]
[illegible] کمپنی [illegible]

نمبر | مطبوعہ ۱۲ جیٹھ سمت ۱۹۵۳ بکرمی ۲۲ مئی سنہ ۱۸۹۶ء روز شکروار (جمعہ) جالندھر شہر | جلد ۸

यजुर्वेद: अ० १ मं० १२

देवी रापो अग्रेगुवो अग्रेपुवो ऽ
ग्र इमम द्य यज्ञं नयताग्रे यज्ञप
तिं सु धातुं यज्ञपतिं देवयुवम्॥

"اے ودوان لوگو! پرمیشور کے پیدا کئیے ہوئے اس سنسار میں دوش او پہ ترگیہ جسکا ذریعہ جو سورج کے کرنیں ہیں انسے یگیہ کو متعلق بیان اور دان دالو کی گنتی پداتھوں کے بھی پوتر کریں جیسے دریہ پنھیں - اور جیسوں جیسوں وے سورج کی کرنیں آگے انترکش میں چلتی ہیں تیوں تیوں آگے ملنی والی سوبھتا وغیرہ اوشدھیاں اور دیہ گنوں والے جل پوتر ہوتے ہیں - ویسے ہی پوتر پداتھوں کا ہوم اگنی میں کرو - جس سے آنکے دن زمراد اسوقت سے ہی جو وقت کہ یگیہ کرنے میں ہم پیدا ہیں یعنی ہمیشہ) اس یگیہ کو پراپت کر کے ایسے یگیہ کے پالن کرنے والے کو (جو کہ سرشٹی کے ایشور چ کے پرم الک ہیں - اور ودوانوں اور سرشٹی کے گنوں کو پراپت کرانے والے ہیں) پوتر کرو" سورج دن رات جو یگیہ کرتا ہو - جاری ہے۔ اگھنٹہ بھی رات سے لیکن اسکے لیئے ہر وقت دن چڑھا ہوا ہے - اور اسی لئے اسکا یگیہ کبھی ختم نہیں ہوتا - ایشور نے ہمارے لئے یہہ ایک پرتکش اپدیش - ہاں عملی اپدیش بنا دیا ہے - تاکہ ہم یگیہ کی مہماں کو کبھی نہ بھولیں جسطرح باوجود جل اور اوشدھیوں کی پوترتا کے پھر بھی سورج کی کرنیں - نہ یہ ہوں دوا انہیں زیادہ تر پاک کرتی اور کھات انکی پوترتا کو قایم رکھتی ہیں۔ اسیطرح گو وہ ہر ایک ودوان خود شدھ ہیں تاہم یگیہ کرنا انکو زیادہ پاک بنانے میں مدد دیتی یعنی انکی پاکیزگی کو قایم رکھتی ہے - اوم شم

ست دھرم پرچارک

اتھروید بھاشیہ

مہرشی دیانند نے اپنے چند روزہ ساڑے پرچار کے زمانے میں جسقدر کام کیا معمولی ان پرشوں کے لیئے اسکا خیال کرنا بھی مشکل ہے لیکن افسوس کہ وید بھاشیہ کا کام مہرشی کی زندگی میں سماپت نہ ہوا - اسکے بعد کوئی یوگیہ پنڈت اس کام کے لیئے اودت نہ ہو سکا - اور نہ ہی کسی اکیلے آدمی کی سامرتھیہ تھی - کہ ایسے مشکل اور مہان کام کا بوجھ اوٹھا سکتا - پنڈت بھیمسین جی نے اپنا بہت سا سمے شنوادر گیتا آدی کے بھاشیہ میں لگایا - ویدوں کے باقی بھاشیہ کرنے کا حوصلہ انکا بھی نہ پڑا - میں نے کئی مرتبہ کوشش کی - کہ بہت سے ودوانوں کی اتفاق رائے سے وید بھاشیہ کا کام شروع کریں - لیکن نہ معلوم کیا وجہ ہے - کہ ودوانوں کا مل کر کام کرنا اسوقت اسمبھو سا ہو گیا ہے - حال میں ہی پنڈت جوالا دت جی دیکھنے آئے اجمیر سے علیحدہ ہو کر اپنے گھر نگر فرخ آباد میں آگئے ہیں - پنڈت جی نے وہاں سے ایک وگیاپن شایع کیا ہے جسمیں اتھروید کے بھاشیہ کا آرمبھ کرنیکا ارادہ ظاہر کرتے ہیں - اسمیں سندیہہ نہیں - کہ جو ودوان اتھروید کا بھاشیہ کرنے کا ساہس کرے وہ آریہ سماج کے دھنیہ واد کا پاتر ہے - لیکن سوال یہہ ہے کہ آیا وہی آدمی کی مدد ملنے پر بھی کیا پنڈت جی اکیلے اس کٹھن کام کو نباہ سکیں گے - ویدونکا گوڑھ سدھانت کھول لوگوں پر بھی کھلتا ہے - جب کوئی لپی موجود نہیں - تو میری سمجھ میں پنڈت جی کو بہت سے ودوانوں کے ساتھ مصلاح ہو سے بنا اتھروید کا بھاشیہ کرنے کا حوصلہ نہیں کرنا چاہیئے - پنڈت جی نے اپنے نوٹس میں بالکل صاف طور پر ظاہر نہیں کیا کہ وے کس مہینے سے اتھروید کا بھاشیہ شروع کرینگے - میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں آریہ سماجک پرشوں سے کسی مالی مدد کی امید نہیں رکھنی چاہیئے - جبتک کہ وے ہم سب کو یہہ وشواس نہ دلا دیں کہ وے پراچین رشیوں کے طریقہ پر بھاشیہ کرنے کے لیئے تیار ہیں - وید جیسی پستکوں کا ترجمہ کرنا - اور پھر اسے شایع کرنا ایک آدمی کا کام نہیں ہے - میری رائے میں بہتر ہو - کہ پنڈت جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں اپنے ارادے کی ایک عرضداشت بھیج

دلویں - اور جو شرائط کہ سبھا منظور
کرے - اُسکے مطابق آریہ سماج کو دیگر
ودوانوں کی سہمتی سے سبھا انکا کام سپرد کریں
دہارک پستکوں کا ترجمہ تجارت کے
اصولوں پر کرنے کے میں سخت مخالف ہوں
یا تو ویسے ودوان لوگ جنکا آجیون
کہ کیول کتاب نویسی پر ہی ہے
اس کام کو بخوبی نبھا سکتے ہیں - یا
کوئی سوسائٹی اس کام کو اپنے ہاتھ
میں لے تو کام ٹھیک ہو سکتا ہے
ورنہ کتاب کی فروخت کو بڑھانے کے
لیئے ممکن ہے - کہ تجارت کے اصولوں پر
کام کر نیوالا مترجم کتاب کی بکری ہی
کو دیکھ کر عام لوگوں کو خوش کرنے
کی کمزوری کے نیچے دب جاوے - میں
امید کرتا ہوں کہ پنڈت جوالا دت جی
میری اس تحریر کو غور سے مشکور دیکھ کر
کے کام کی نسبت فیصلہ کرینگے -

قومی سرابھا

ابھی پورا ہفتہ بھی نہیں گذرا - کہ ایک دن
جالندھر شہر میں اسقدر سخت گرمی پڑی تھی
کہ تمازت آفتاب کے سبب سے اندر جوش دیتی تھی
دماغ کے پردے پھٹ رہے تھے - دل بیقرار
ہوتا تھا - طالبعلم اپنے استاد کا بتایا ہوا سبق
یاد کرنے کے لیئے کتاب تو اٹھاتے تھے - مگر جسم
پسینہ سے تر بتر ہو جاتا تھا - دیا مترو کو معلوم
ہوتا تھا کہ ایک بیگھ منڈل کو حکم دیا اور
مختلف رنگا رنگ کی وردیاں پہن کر آموجود
ہوئے - ہر طرف کے ہم اہل اللہ جیسے کہ ہیں سبھی
گرمی اور بیتابی کی حالت کو سردی سے بدل دیا
جوں جوں تو ناظر و مست ہونے لگی - دلوں
میں بھی شانتی اور آنند آتا گیا - قدرتی سرتا
نے ہر ایک دل کے باغ کو باغ باغ کر دیا
دیانا تھ ودیا بھی گورنمنٹ سکول ہی ایسے
نظارے کے دیکھنے کے لیئے خراماں خراماں باہر
نکلا - شاہی سڑک پر ٹہلک ٹہلک کر جاتا تھا
اس ارادے سے کہ باغیں جا کر پرندوں کے
راگ اور پھولوں کے نظارے دیکھوں - اسی
گلزاری باغ کے پاس گذر کر پہلی روش
پر قدم رکھا ہی تھا - کہ بلبلوں کے چہچہے
کی پیہو - قمری کی یاہو - پرندوں کی ترانل
نے ایکدم دلکو نہال کر دیا - دو چار روشوں پر
شرک کے آگے چلا تو ایک چھوٹا سا خوشنما
مکان پایا - جسکے چاروں دروازوں پر شیشے
لگے ہوئے تھے - بارش نے ساون بھادوں کا
سماں دکھلایا ہے - سنگیت کے درسے وہ اشتیاق محل
کے سامنے میں جا کر کھڑا ہوا - اتنے میں اسکو
اندر سے دھیمی دھیمی آواز آنے لگی - دو چار
قدم آگے بڑھ کر دروازے کے ساتھ کان لگا کر
اور سننے کے لیئے وہاں ہی بیٹھ گیا - جب ذرا آنکھ
اٹھا کر شیشہ سے اندر کو نگاہ ڈالی تو کمرے کو
نہایت ہی مزین پایا - کمرے کی سجاوٹ سے
اسکی آنکھیں چندھیا گئیں - کیا دیکھا - کہ ایک
نوجوان ایک مسند پر بیٹھا ہے - آنکھیں بند کر کے
نہایت ہی سادہ قطع وضع میں بیٹھ کر اپنی زبان
مبارک سے یہ شبد اوچارن کر رہا ہے -

ہے پرماتمن - دیا سے کرونا ساگر تجھسے میرا
کوئی بھید چھپا ہوا نہیں - تو دلوں کے اندرونی
رازوں کو اور نہاں سے نہاں باتوں کو جانتا
ہے - کیونکہ تو انترجامی ہے - میں قوم کی خاطر
اپنا تن من دھن قربان کر رہا ہوں - میں اپنی
ساری طاقت کو قوم کے ابھارنے میں لگا رہا ہوں
اسی وجہ سے ہولی کے تہوار اور دوسرے تہواروں
کو قومی تہوار کے لحاظ سے از سر نو زندہ کر رہا
ہوں - اگرچہ ان تہواروں میں چند ناشائستہ
اور ناپاکیزہ باتیں بھی کیوں نہ شامل ہوں لیکن
چونکہ وہ قومی تہوار ہیں - اس لیئے قومی چیزوں سے
نفرت کرنی نہیں چاہیئے -

ہے پرماتمن مجھے سچ بتلا - کیا وجہ ہے کہ باوجود
میری لگاتار محنتوں اور کوششوں کے بھی میری
وہ شہرت نہیں ہوئی جسکا کہ میں ابھلاشی ہوں
باوجودیکہ میں ہمیشہ اسی طرف جھکتا جاتا ہوں
جس طرف کہ عام لوگوں کی رائے ہو - باوجودیکہ
عام لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لیئے بعض دفعہ
میں اپنے آتما کا خون بھی کر بیٹھا ہوں (پرماتما
تجھسے پوشیدہ نہیں) باوجودیکہ میں اپنی اونچ
برنے کے لیئے لوگوں کو اپنا مرید بنانے کے
لیئے کئی دفعہ مکر و فریب کو بھی کام میں لاتا ہوں
پھر بھی میری شہرت پورے درجہ کی نہیں
ہوتی - باوجودیکہ میں عام ہنود کو اپنی
طرف کھینچنے کے لیئے بعض دفعہ سناتن دھرم
کے خیالات کے ساتھ بھی ہمدردی ظاہر کرتا ہوں
سکھ صاحبان کا بھارا ہمدرد اور خیرخواہ
بنجاتا ہوں - لیکن پھر بھی میری شہرت کی
منزل پوری نہیں ہوتی -

دیا بھنڈار کرپا ساگر - آپسے کیا کہوں اور کیا
چھپاؤں - جبکہ میں جانتا ہوں - کہ آپ
سروگیہ ہیں - انیسویں صدی کے رو
بتلا رہی ہے - کہ ہر ایک آدمی کو شہرت کی
منزل پھر اپنی ہمت کا شیر مہرہ لا کر مردانے
کے میدانوں کو طے کرنا چاہیئے - پرماتما مجھے

پوشیدہ نہیں۔ میں یہی چاہتا ہوں کہ
کسی طرح اگر دنیا میں نہیں تو کم از کم
پنجاب میں تو میرا نام شہرت کا جو تنبہ ہو رہا ہے
بلکہ شہرت کے آسمان پر میرا نام چاند کی
طرح چمکے۔ تاکہ آسمان کے گرد دوسرے لوگوں
کے نام میرے گرد ننھے ننھے ستاروں کی
طرح ہوں۔

اے آسمان زور سے بول اور شہادت دے کہ
کیا میں نے یونین اکاڈمی کی مخالفت
خود اور اپنے دوستوں سے بذریعہ اخبارات
کے اسی وجہ سے نہیں کروائی۔ کہ اس کے
استاد صاحبان اعلیٰ درجہ کے لائق و
فائق ہونے کے سبب وہ سکول کہیں
اعلیٰ درجہ پر پہنچ کر میری شہرت میں خلل
نہ ڈالے۔

اے پرم دیو دیالو بتلا کیا میں نے
سناتن دھرم سبھا لاہور کی مخالفت بڑے
زور شور سے (ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے)
کی تھی۔ اسی وجہ سے کہ وہ بھی اپنا ایک
کالج کھولنا چاہتی ہے۔ اور یوں میرے
کالج کو (کہ جس پر میری ساری شہرت
عزت۔ ثروت۔ عظمت کا دارومدار ہے)
نقصان پہنچتا۔ کیا میں نے جالندھر شہر
کی سناتن دھرم سبھا کے ساتھ۔ اور امرتسر
کی سناتن دھرم سبھا کے ساتھ اعلیٰ درجہ
کی ہمدردی نہیں کی۔ اور انکے خیالات
و اصولوں کی تعریف نہیں کی۔ صرف
اس خیال سے۔ کہ قبل الذکر کے ذریعہ
سے میں وہاں ہائی سکول جالندھر کو اور
موخرالذکر کے ذریعے پنجابی ہائی سکول امرتسر
کو نقصان پہنچا سکتا تھا۔

دیا ساگر! اے پرم پتا! تجھ سے کیا چھپا
رکھوں۔ آپ میری شہرت کو جانتے ہیں
ایسا ہو کہ میرا نام شہرت کے گلزار میں
گل انار و گل شبو کی طرح چمکے۔ اسی وجہ
سے تو میں باقی سب سکولوں کی مخالفت
کرتا ہوں۔ کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ
کہیں کوئی سکول میری شہرت کو نشانہ
بنا اپنی عظمت کی بزرگی کا تیر نہ چلا سکے۔
سناتن دھرم کے پھیلانے والے تیا۔ کیا
میں نے ویدک دھرم اور استری تعلیم کی مخالفت
اسی وجہ سے نہیں کی۔ کہ انہیں میری
شہرت کا کوئی حصہ نہیں تھا۔ ورنہ
کیا میں اپنے دل میں اعتراف نہیں کرتا
کہ یہ دونوں کام تو ... خود ہی
سارے ملک کے ننھے اور ... ثابت
سکتے ہیں۔ مجھے تو خود دنیا کی تاریخ
پڑھنے میں بہت شوق ہے۔ اور میں نے
اچھی طرح عمدہ عمدہ مثالوں و نظیروں
سے دیکھا ہے۔ کہ جتنے مدبر و مقنن و
ریفارمر ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے
خیالات کو بذریعہ تحریر و تقریر کے چار سو
کے پھیلایا ہے۔ لیکن میں کیا کروں
اگر ان کاموں کی مخالفت نہ کرتا۔ تو
میرے دل کو شانتی کس طرح ملتی۔ اب
لاچار ان ہر دو شبھ کاموں کو میں نے
اپنے ہاتھ میں لیا ہے تاکہ شہرت کے
بازار میں کوئی ایسا کوچہ و منڈی ایسی
نہ رہے۔ جہاں کہ میرے نام پر سودا نہ
فروخت ہو۔

پرماتما۔ پار برہم۔ اناشی دیا سروپ
آپنے جو ہیں اتنے بہو جن ویدک دیا دی

ہے۔ اس کے لئے میں آپ کا شکریہ زبان
سے ادا نہیں کرتا۔ چونکہ عام لوگوں کی
رغبتی سکولوں و کالجوں میں انکے اجرا
کرنے کی نہیں تھی۔ اس لئے میں نے بھی ادھر
طرف دھیان نہیں دیا۔ اگرچہ آریہ سماج
کے سرگرم ممبروں نے انکے داخل کرنے
کے لئے دل توڑ کر زور لگایا۔ مگر کالج
کی باگ میرے ہاتھ میں تھی کیسی مجال
تھی۔ کہ میرے سامنے سر اوٹھا سکتے۔
آخر دل کو تو میں نے اپنی دام تزویر میں
لاکر ... کی میکل بنا لیا۔ جو میری
طرف مائل نہ ہوئے۔ انکو اپنے کالج
کی کمیٹی سے خارج کیا۔ اب چونکہ لوگوں
کی رغبتی اور رائے ہے۔ کہ جب تک دنیوی
کی تعلیم کے ساتھ مذہبی تعلیم نہ ہوگی تب تک
سدھر نہیں سکتے۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ
اپنے کالج میں ویدک تعلیم جاری کر دوں۔

پرماتما میں یہی چاہتا ہوں کہ دنیا میں جو
نیک کام ہو میرے ہاتھ سے ہو۔ کوئی اور
پرش میرے برابر میرے مقابل میں ٹھہر نہ
سکے۔ اگر کوئی پرش کسی نیک کام کرنے
کے لئے اودیت بھی ہو تو ہے دیا مے مجھے
طاقت اور بل دے۔ تاکہ میں انکی کوششوں
کو کچل ڈالوں۔ اور ہر طرح سے انکے شبھ کام
میں رخنہ سازی کروں۔ تاکہ دنیا میں مجھ
سے کوئی سبقت نہ لیجا دے۔

پرماتما۔ آپ میری بھی پرارتھنا سویکار
کریں۔ اوم شانتی شانتی شانتی

پرارتھنا ختم کرنے کے بعد اسنے
ایک انگڑائی لی اور دروازہ کھولنے کے
لئے اوٹھا۔ دیانا تھ ... سے ... کر

باغ کی طرف چلا گیا - اور سیر کر کے واپس گھر کو آ گیا - (جمنا داس)

لوکل

گزشتہ اتوار کو سماج مندر میں بر مچاری سر بھانند جی نے پراتھنا کرائی - اور ایک موثر اپدیش دیا - تت پشچات لالہ جمنا داس بی اے ہیڈ ماسٹر دوآبہ ہائی سکول جالندھر نے آریہ سماج کی ضروریات پر ایک موثر ویاکھیان دیا - حاضری بہت معقول تھی - اتوار پراتہ کال کو لالہ بسنت رام کے لڑکے کا منڈن سنسکار ہوا تھا - مذکور نے دو روپیہ استری مہا ودیالہ اور دو روپیہ ویدپرچار فنڈ کو دان دیئے - منگل کے روز پروفیسر مسٹر ہولڈ صاحب نے دوآبہ ہائی سکول میں بہ صحبت کے ورشہ پر انگریزی اور اردو میں بڑی فصاحت و متانت کے ساتھ لکچر دیا - لائق لکچرار نے اپنی جادو بیانی سے سامعین کو دنگ کر دیا - بعدہٗ لالہ منشی رام جی نے جو اس جلسہ کے میر مجلس تھے - پروفیسر صاحب کی آریہ سماج کے مشن کے ساتھ ہمدردی اور فاضلانہ تقریر کا شکریہ ادا کیا -

دوآبہ ہائی سکول روز بروز ترقی پر ہے تعداد طلباء ۵۴۴ تک پہونچ گئی ہے کافی مکان کے نہ ملنے کے سبب دوآبہ ہائی سکول کے متعلق چار بورڈنگ ہاؤس بنائے گئے ہیں - (نمبر اول) بورڈنگ ہاؤس - اسمیں ۳۹ طالب علم ہیں - اس بورڈنگ کا نام بجوائے ہوشیارپور بورڈنگ ہوس ہے - نمبر ۲ بنگہ بورڈنگ ہاؤس ہے - اسمیں ۱۴ بورڈر ہیں - اسمیں اکثر لڑکے منٹگمری کے ہیں - نمبر ۳ نور محلہ بورڈنگ ہوس ہے - اسمیں ۱۰ بورڈر ہیں - نمبر ۴ بندی بورڈنگ ہاؤس ہے - اسمیں ۱۲ بورڈر ہیں - منیجنگ کمیٹی دوآبہ ہائی سکول کو بہت جلد ایک ایسے مکان کا پربند کرنا چاہیئے کہ جسمیں ڈیڑھ سو دو یارتھی سما سکیں - گرمی بڑی شدت سے پڑتی ہے - اکثر آندھی چلتی رہتی ہے - اور آسمان پر گرد چھایا رہتا ہے - گزشتہ اتوار کو کچھ تقاطر ہوئی -

لوکل ریلوے سٹیشن پر دوآبہ ہائی سکول کا ایک طالب علم منشی اننت رام ۱۰ مئی ۱۹۲۶ء کو کسی اپنے رشتہ دار کو گاڑی پر چڑھانے گیا تھا مسمی نرائن ملازم سٹیشن نے اس طالب علم کو چند سخت الفاظ کہے - ایک پولیس کے سپاہی نے بھی اُسے روکا - مگر وہ باز نہ آیا - آخرش اس طالب علم بیچارے کو اتنے ایک تھپڑ رسید کیا - سٹیشن ماسٹر صاحب ضرور اس بات کا نوٹس لیں - بلکہ ایسے ملازم کی علیحدگی کی رپورٹ ہونی چاہیئے -

ریاست بہاولپور کے مشہور و معروف ہر دلعزیز ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب فزیشن سرجن ملازم حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور آجکل جالندھر شہر میں تشریف لائے ہوئے ہیں - اور یہ ڈاکٹر صاحب بڑے ہی تجربہ کار اور نیک دل ہیں - اور ۳۰ سال سے یہی ڈاکٹری کا کام کرتے ہیں - ایسے نیک دل شریف و تجربہ کار ڈاکٹر کی بعد باشی جالندھر میں جتنے عرصہ کے لئے ہو غنیمت اور برکت ہے ڈاکٹر صاحب موصوف اپنے پیشہ کے لحاظ سے بہ صفت موصوف ہیں - اور کم از کم سارے پنجاب میں انکا نام مشہور ہے - باشندگان جالندھر کا فرض ہے کہ انکی خدمات و تجربہ سے فائدہ اٹھائیں - وہ اپنے مکان پر ہر قسم کے بیمار اور مریضوں کو ہر وقت مفت ملاحظہ فرمائینگے اور بڑی احتیاط و توجہ سے علاج کرینگے -

کنیا مہا ودیالہ سماچار

(۱) اندنوں میں تین اور کنیائیں آشرم میں داخل ہوئی ہیں - آشرم اب بھرپور ہوتا جاتا ہے - (۲) لالہ کریم چند اوورسیر راولپنڈی مہا ودیالہ کے لئے خوب کام کر رہے ہیں انہوں نے رائے پور سے ۵۰ روپیہ ارسال کئے -

(۳) دینا نگر آریہ سماج کے اثنا پر ۵ روپیہ مہا ودیالہ کے لئے ہوئے - (۴) بھائی گوپال چند جی امرتسر نواسی کنیا مہا ودیالہ کو ہر وقت دھیان میں رکھتے ہیں - ایک سال ہوا - انہوں نے ۱۴ روپیہ دو سال کے وظیفہ کے لئے ارسال کئے تھے - اب پھر انکی دھرم پتنی شریمتی بسنت دیوی نے دو روپیہ ماہوار کا وظیفہ دیا ہے اور ۲۴ روپیہ بھیج دیئے ہیں -

یہ دان شریمتی جی نے اسوقت دیا تھا جبکہ وہ بیمار تھیں -

اتینت شوک کی بات ہے کہ شریمتی جی کا دیہانت ہو گیا - (۵) بڑودہ نواسی ہیلا پرشن نے کنیا پاٹھ شالا جالندھر کے لئے ۵ روپیہ جمع کر کے ارسال فرمائے ہیں - اتی دھنیاواد یوگیہ ہیں - (۶) ماتی پریتو سری جی (پھگواڑہ نواسی) نے پہلے دو دیاں دان کی تھیں - اب انہوں نے ایک اوڑھنی اپنے ہاتھ سے سوت کات کر پاٹھ شالا کو دان کی ہے - (۷) باہر کی بہت سی سماجوں کے پاس کنیا مہا ودیالہ کے لئے کنیا دان جمع ہے - کرپا کر کے بھیج دیں -

ایڈیٹوریل نوٹس

ایران میں ایک نیا فرقہ اتفاق سے اسوقت زیادہ مشہور ہو رہا ہے - یہہ فرقہ بابی کے نام سے مشہور ہے - وجہ اس شہرت کی یہ ہے کہ حال میں ہی جس شخص نے کرتا دھرتا کہلاتا ناصرالدین والئی فارس کو قتل کیا وہ بابی فرقے میں سے بتلایا جاتا ہے - اس فرقہ کے حالات اسوقت کے قریبًا ہر ایک مشہور انگریزی اور اردو اخبار نے بیان کیے ہیں - اور ان کل حالات کے مستند ہونیکی بابت سے تائید ہوتی ہے - لیکن سب سے عمدہ بیان پیسہ اخبار لاہور میں نکلا ہے جس سے کہیں اکثر جگہہ اقتباس کرونگا -

یہہ فرقہ صوفیوں کا ہے جسکی بنیاد کہ سید محمد علی نے ۱۲۶۳ھ میں رکھی - حج کر کے واپس آکر سید محمد علی نے ملاؤں کی بدچلنی اور عقاید دھکا پول کھولنا شروع کیا - ملاؤں نے خفا سید محمد علی کی غلط بند کرادی - آگ زیادہ بھڑکی - سید محمد علی کو خطاب " باب الصدق " کا اور پھر " نقطہ " کا ملا - لاکھوں پیرو ہو گئے - جب سلطنت کی طرف سے تعدی ہونے لگی تو سید محمد علی نے پولیٹکل پہلو بھی اختیار کیا - لیکن مجھے انکے اس پہلو کے کام سے کوئی سروکار نہیں ہے - صرف اس فرقے کے خاص عقیدوں کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت سمجھتا ہوں - ایک دو واقعات بھی قابل ذکر ہیں - جنسے کم دور بین بہت کچھہ نتیجہ نکال سکینگے -

مسلمان قوموں میں عورتوں کو سخت پردے میں رکھا جاتا ہے - اور جہاں تک عیسائی تحریروں سے ہمیں پتہ لگا ہے یہی مشہور سنا ہے - کہ مسلمان قوموں میں عورتوں کو مردوں کی نسبت ناچیز سمجھا جاتا ہے لیکن سید محمد علی " باب الصدق " کے تین اعلے شاگردوں میں " ایک خوبصورت اور لایق عورت قرۃ العین المعروف بہ زرین تاج بیان کیجاتی ہے - چونکہ " باب الصدق " کے عقاید محمدی عقاید کی نسبت زیادہ تر آزاد معلوم ہوتے ہیں - اس لیے امید کرنی چاہیے جبکہ جنھوں موجودہ مروجہ پرستی اور بہت پرستی دنیا سے دور ہوتی جائیگی - تیوں تیوں ستری جاتی کو اپنا اصلی ادھکار ملتا جائیگا چونکہ ان انگریزی سیاحوں اور مدبران ریاست کی (جوکہ فارس کے اندرونی حالات سے واقف ہیں) رائے یہہ ہے کہ " بابی بڑی کثرت سے ایران میں پھیل رہے ہیں - اور بہت زمانہ نہیں گزریگا کہ مذہب امامیہ کے بجائے یہی عقیدہ تمام ایرانی تسلیم کرینگے " اس لیے اس فرقے کے عقایدکا مختصر ذکر ایک لازمی امر ہے - اس فرقے کے عقاید ایک کتاب کی صورت میں قلمبند ہیں - جسکا نام کہ " بیان " ہے - بجائے توحید کے ہمارے دیش کے نوین ویدانتیوں کی طرح یہہ لوگ " ہمہ اوست " کی تعلیم دیتے ہیں - سات کا عدد بڑا ضروری اور مقدس سمجھتے ہیں - کیونکہ کائنات میں اس سے بہت کام لیا گیا ہے - مگر انیس کو بھی مقدس مانتے ہیں - کہا جاتا ہے کہ اس فرقے نے یہودی اور بدھ مذہبوں سے بھی بہت کچھہ استفادہ کیا ہے - اگر یہہ بات صحیح ہے - تو یہودیوں کی اور انکی جہاں بدھ مذہب سے گریز کرنے کا ممکن ہے کہ انکی سنجیدگی کی وجہہ ہو - بابیوں نے اپنی طبیعت کے مطابق انکی پاکیزگی کے وجوہات گھڑ لیے ہوں - بابیوں کو منشی آنا نے نظام پھیر ہے - " خیرات - رحم اور مہمان نوازی انکی بڑی صفات ہیں عورتونکے حقوق مردوں کے برابر سمجھتے ہیں تعداد ازدواج کے قایل نہیں ہیں " عورتوں کے حقوق پہچاننے میں کثرت ازدواج کا نام ونشان باقی نہیں رہتا - رواجی ضعیف الاعتقادیوں سے جو لوگ کہ سید محمد علی باب الصدق کی طرح آزاد ہو جاتے ہیں انکے لیے عورتونکی آزادی کے ساتھہ ہی کثرت ازدواج کا دور کرنا ایک لازمی امر ہو جاتا ہے - یہہ لوگ دریاضت اور فقیری کو برا سمجھتے ہیں " لیکن جب تک کہ انکے عقاید کی مفصل وجوہات معلوم نہ ہوں - تبتک انکے حسن وقبح پر مکمل بحث نہیں ہو سکتی میرے خیال میں ہر ایک ریفارمر کا جنون چند روزہ انکے خیالات کے انسانی ترقی کا ایک جزو ہے - کیونکہ انکے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوسکتا ہے - کیونکہ انشورنیہ بچوں کے بالن سے انہیں کامیابی حاصل کی - اور کس کس جگہہ انہیں اپنی غلطی کے باعث ایشور کے حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے خلق خدا کو گمراہی میں ڈالا - میں اپنے لایق ہمعصر سے یہہ علم

صاحب کی توجہ اس فرقہ کے مفصل حالات پبلک پر ظاہر کرنیکی ضرورت کی طرف کھینچتا ہوں - اگر منشی صاحب کتاب "مہ بیان" کا اردو ترجمہ شایع اور ساتھ ہی مفصل سوانح عمری باب الصدق کی شایع کریں - تو نیز ہی تحقیقات میں حق پسندوں کو بہت کچھ مدد ملے -

ریویو

آریہ کنیا پاٹشالا - اور ستری سماج میرٹھ کا ساتواں سالانہ جلسہ اس جلسہ کے مفصل حالات ایک ۲۴ صفحوں کے پمفلٹ کی شکل میں شریمتی سکھ دیوی جی سکرٹری آریہ استری سماج میرٹھ کی طرف سے شایع کیا گیا ہے یہ جلسہ حسب معمول ڈاکٹر رام چندر صاحب کی کوٹھی میں منعقد ہوا تھا جسمیں قریب پچاس کے استریاں باہر سے شریک ہوئیں تھیں - رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے - کہ قریب ڈیڑہ ہزار تک استریاں جلسہ کی کاروائی میں شامل ہوتی رہیں - تین لڑکیں اسی موقعہ پر آشرم میں داخل ہوئیں - اور آریہ کنیا پاٹشالا کے لیے چندہ ہوا ایک سنسکار کی رسم بھی اسی موقعہ پر ادا ہوئی - دیاکھیانوں کے خلاصے جو درج رپورٹ ہیں - بڑے ہی دلچسپ ہیں - خاتمہ پر بڑی زبردست اپیل استری تعلیم کے لیے ہوئی جسمیں سے فقرات ذیل خصوصاً توجہ کے قابل ہیں - "اگر چاہتے ہو کہ اس سرزمین سے گوتم اور کنا دجیسے مہاتما پھر پیدا ہوں بجوشت دھرم پر سنتوں دشیدا ہوں - تو پہلے تم ہی سیتا اور گارگی ایسی ماتائیں ہمیں پیدا کر کے دکھلاؤ پیچھے اور -

خیالات والمیں لاؤ - شری ۱۰۸ سوامی دیانند سرسوتی کا اوپدیش یہہ نہ تھا - کہ صرف لڑکوں کے لیے کالج بناؤ - بلکہ اسکا صاف یہہ ارشاد تھا - کہ استریوں کو بھی وہ ودیا روپی امرت پلاؤ" اس رپورٹ کی عبارت اگر واقعی ایک استری کی لکھی ہوئی ہے - تو فی الحقیقت ایک معجزہ سے کم نہیں ہے - اگر اس قسم کے خیالات رکھنے والی دس بیس استریاں اور ہوں تو پھر وہ بہت جلد اپنی جاتی کے حقوق حاصل کر سکینگی -

---

برہمن سدہار اردو زبان کا پمفلٹ جو برہمن قوم کی اصلاح کی غرض سے پنڈت شام لال صاحب کلرک دفتر سپرنٹنڈنگ انجنیر حلقہ باری دوآب نے امرتسر سے شایع کیا ہے - اس پمفلٹ میں برہمن قوم کی گزشتہ بہتری کے حالات لکھکر انکی موجودہ حالت سے مقابلہ کیا ہے - اس مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے - کہ پنجاب کے برہمن دیگر اقوام کی نسبت تعلیم میں بہت پیچھے رہے ہوئے ہیں - اس کمی کو پورا کرنے کے لیے راقم پمفلٹ نے ایک برہمن سکول یا برہمن بورڈنگ ہوس کھولنے کی تجویز پیش کی ہے - زیادہ تر حصہ پمفلٹ کا شادی و غمی کی بدرسوم کی اصلاح کی بحث میں صرف کیا گیا ہے - امید رکھنی چاہیے - کہ برہمن قوم کے بزرگ اس عرضداشت پر توجہ کرینگے -

---

پارسیوں کا سنکشیپت اتہاس یعنی مختصر تواریخ ناگری پرچارنی سبھا کاشی کی طرف سے شایع کیا گیا ہے - قیمت فی جلد ۲ ہر -

اس بیس صفحوں کے پمفلٹ میں یورپین محققوں کی رائے کے مطابق پارسی قوم کا اتہاس لکھا گیا ہے - مصنف کی طرف سے کوئی غیر معمولی تحقیقات عمل میں نہیں آئی -

---

ہندوستانی سواستھ رکشا یعنی سدا تندرستی ہندی بھاشا میں مصنفہ ڈاکٹر چھنو لعل صاحب کاشی نواسی - ڈاکٹر چھنو لال سکرٹری ناگری پرچارنی سبھا - یا لالہ کالکا پرشاد سوداگر پستک بھنڈار کمان گڑہ بنارس شہر سے مل سکتی ہے - قیمت فی جلد ۱۰ معہ محصول ڈاک - یہہ کتاب بھی تو سنسکرت اکثر رنہیں کی ہے - لیکن عبارت زیادہ تر اردو ہے - جسمیں فارسی اور عربی کے مشکل الفاظ بھی شامل ہیں - ہوا - پانی - کھانا وغیرہ سب کا ذکر اچھے طریقہ بیان کیا گیا ہے - لیکن علاوہ اصول تندرستی کے بیان کے بہت سی پولیٹکل اور سوشل بحث بھی مصنف نے چھیڑ دی ہے - جسکی کہ زیادہ ضرورت نہ تھی - تمباکو نوشی پر شعب کے لیے بہت سی ہدایات عمدہ دیگئی ہیں - ایسی کتاب میں بڑی بھاری ضرورت یہہ تھی - کہ شراب سے ہی مہلک جیز کا خاکہ اچھی طرح کھینچا جاتا - اور پہننے والوں کو اسکے استعمال سے نفرت دلائی جاتی - برخلاف اسکے شراب پینے والوں کو یہہ نصیحت کیگئی ہے کہ سے پینا ہو تو کھلکر پئیں - چھپکر پینے سے پرہیز کریں - کیونکہ خالی پیٹ شراب پینا نقصان دہ ہے - مصنف نے بحوالہ منو جی بتلایا ہے - کہ چھپ کر اچھا کام بھی کیا جاوے تو وہ پاپ ہے - افسوس کہ منو کا ادہورا اشلوک لوگ اپنے خیالات کے مطابق اسی لگایا

کرتے ہیں۔ دودھ کی نسبت ایک جگہ لکھا ہے۔ کہ بچوں کی غذا ہے اور جتنی عمر بڑھتی جاتی ہے۔ اتنی ہی ان چیزوں (دودھ اور جو چیزیں دودھ سے بنتی ہیں) ہضم کرنے کی طاقت گھٹتی جاتی ہے" اور صفحہ ۱۴۲ پر لکھا ہے۔ "سچا دودھ ہر وسامان کی بہی عمدہ خوراک ہے" ڈاکٹر صاحب نے مانس کھانے کی جگہ جگہ سے دانتوں ہدایت کی ہے۔ بیچ تو سؤر یا گوشت کا دہی اثر بیان کیا ہے۔ جو کہ شراب سے ہوتا ہے صفحہ ۲۴۹ پر مانس کو چھپ کر کھانا پاپ بیان کیا ہے۔ اور اپنے ناظرین کو جیو ہنسا کی طرف رجوع دلانے کیلئے بڑی ہنسا نے والی دلائل سے کام لیا ہے۔ بڑی بھاری دلیل یہ ہے۔ کہ جانور فضول پیدا ہو جاوینگے۔ اگر انکو مارا نہ جاوے۔ کیا ڈاکٹر صاحب انسان کے فضول پیداوار کو روکنے کیلئے انسانوں کا مارنا جائز ٹھہرانے کے لیئے طیار ہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ جہاں مصنف نے بہت سی قیمتی نصیحتیں اس کتاب میں درج کی ہیں۔ وہاں انگریزی ڈاکٹری کی ضعیف الاعتقادیاں میں جکڑے جا کر آیوروید کے رشیوں کی ہر ایک بات کی مذمت کی ہے جو کہ عبارت کے ہیر پھیر میں سادہ ذہن پڑھنے والوں کی سمجھ میں آنی مشکل ہے۔

ورن ونشکا۔ حصہ اول اور روپ تینتا حصہ دوم یہ ہر دو کتابیں بابو بالکرشن سہائے جی پلیڈر پریزیڈنٹ آریہ سماج رانچی نے تصنیف کی ہیں۔ ہر ایک کی قیمت ۲ ہے بلحاظ چھپائی اور کاغذ یہ کتابیں عمدہ

ہیں۔ مضمون اور طریقہ بڑھائی بہی اچھا رکھا گیا ہے۔ لیکن کہیں کہیں بھاری محاورے استعمال کیئے گئے ہیں۔ اور دو چار جگہ تلفظ بہی غلط استعمال کیا گیا ہے۔ جو ایسے نقائص ہیں۔ کہ آئندہ ایڈیشن میں آسانی سے دور ہو سکتے ہیں۔

مراسلات

آریہ سماج کی مضبوطی کیلئے سچی اپدیش

سلسلہ کیلئے دیکھو دھرم پرچارک جالندھر مطبوعہ یکم مئی ۱۹۰۳ء

"یت دگرے وِش مواہ پر نامی مرتوپ مم" یہ وچن سری کرشن جی نے گیتا میں فرمایا ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے۔ کہ جو جو دیاادھرم پراپتی کے کرم ہیں۔ وہ پہلے تو وش کی مانند معلوم ہوتے ہیں۔ مگر بعد میں امرت ثابت ہوتے ہیں۔ یہ وچن کرشن کم میرے دل میں اتساہ پیدا کر رہا ہے۔ کہ چاہے سرد مہاشیوں کو بہی میری بات زہر کی مانند پرتیت ہو دے۔ چاہے آریہ پبلک میری اپیل کی اور زیادہ دھیان دینا بہی مناسب نہ سمجھے۔ چاہے کوئی بہی میرے پورانے خیالات کی پیروی کرانے کے باعث مجھے ناقص العقل خیال کرے کہ مجھے ہانسنا کرے۔ آریہ سماج کو دھارا نیکا

ایک اعلیٰ ذریعہ مانتا ہوں۔ بلکہ رشیوں کی زندگیوں کی مثال دنیا کے سامنے پھر پیش کرنے کے لیئے ایک صاف اور سیدہی سڑک جانتا ہوں۔ اسکو منش ماتر پرکٹ کروں۔ اس فرض کے ادا کرنے کے لیئے مستعد ہوا ہوں۔ اور مجھے پورا وشواس ہے۔ کہ یہ ہی اب گروکل ایک بے معنی لفظ ثابت ہو اور تھوڑی دیر کے لیئے مہمل معلوم ہو۔ مگر پیچھے سے یہ امرت ثابت ہوگا۔ اور وہ پوتر جیون اور دہارمک زندگیوں کی مثالیں پیدا کر کے دکھلائیگا۔ جو نہ صرف ہندوستان اور آریہ سماج کے فخر کا باعث ہونگے۔ بلکہ جانیے کہ آریہ سماج اس قابل ہوگا۔ کہ ایک دفعہ پھر پرانی ماتر کو جو اس سرشٹی میں ہے ویدک دھرم پر لاکر دکھلا دے اور اپنے مت کو وہی پوتر پرانا عالمگیر مذہب ثابت کر کے دکھلا دے۔ وہ زمانہ دور نہیں کہ انگریز اور یوروپ دیش کے دھارمک آدمی ہمارے ویدک دھرم کے شرن میں آئے ہوئے ہمارے ساتھ شریک ہوں اور وہ وقت آ رہا ہے جبکہ سب دیگر مت متانتروں والے لوگ پرش تعصب کی آگ کو سینہ سے نکال کر آپکے آریہ سماج روپی مہیتال میں داخل ہونے کیلئے تیار ہونگے۔ اور آتمک روگوں سے صحت پا کر اس پرانے سے پرانے گوتم آدی مہرشیوں کے سدھانتوں کو ایک ماتر اپنا منتویہ اور پرم دھرم خیال کرینگے۔ مگر جیو دہیل پر جانے کیلئے مناسب بندوبست کی ضرورت ہوتی ہے۔ (باقی)

ہمارے لیئے اونسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اپنے مذہب کو مختصر دنیا منانے کے لیئے اور غیر مت والونکو اپنی اور پہونچنے کے لیئے کوئی خاص ضروری کوشش کریں۔ اور یہ کوئی کلام نہیں۔ کہ اسکے لیئے نہایت طاقتور ذریعے عملی زندگی کے تحت پر ہونے کے نمونہ پیش کرتے ہیں۔ پرانی تواریخوں اور پرانوں کے اتہاس دیکھنے والوں سے یہہ بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ کہ پرانے آریہ ورت کے باشندے عملی طور پر پاکیزہ پر ہیزگار راستگفتار وغیرہ وغیرہ تھے۔ منو مہاراج فرماتے ہیں۔ کہ دیگر قوموں کے لوگ دور دراز ملکوں سے ہمارے رشیوں کے پاس دیا دہن کی غرض سے آیا کرتے تھے یہہ الفاظ دکھلا رہے ہیں۔ کہ ہمارے رشیوں کی کسقدر وقعت دیگر قوموں کی نظر میں تھی۔ پس ان تمام باتوں پر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یدی ہم چاہتے ہیں کہ کپل اور کناد کنادا مہرشی یا پتنجلی کا زمانہ دوبارہ اس دنیا میں لاکر سپوت آریہ سنتان کہلانے کے مستحق ہوں۔ تو فوراً اٹھیے اور اس بات کی بابت سوچیے اپنا جیون سپھل کیجیئے جس سے آیندہ آریہ سنتان میں سچا لوگ دھرم کی تعلیم مطابق پرانے مذاق کے پاسکیں اور نہیں ہے ایک ایک آریہ سپوت ایک ایک رشی بنکر جگت کو چاہیں اور چاکر مشن مانتر کے کان میں ویدک دھرم کا ادپدیش ہوسے آپکے پرتمارتھ کو پورا کرکے ہی مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کے پورتی مشن کا ھملا ہیجر۔ مہرشی منو فرماتے ہیں۔ کہ اس دیش کے رشی منی غیر ملکوں میں جاکر پرچار کیا کرتے تھے۔ کوئی بھی آباد بھومی ایسی نہ تھا

میں ایسی نہ ہوگی۔ جہاں ویدک دھرم کا ڈنکا نہ بج رہا ہو۔ اس منتویہ کو پورا کرنا آریہ سماج کا مکھیہ ادیش ہے (دیکھو نیم نمبر ۶) پس ہمیں ضروری ہے۔ کہ اسکے پورن کرنے کے لیئے گروکل جو ایک ہی اصلی ادپائے ہے قایم کریں یہہ بیان کرنا نامناسب نہیں کہ آریہ پتریکا میں آریہ برادری کے سوال نے ایک ولولہ پیدا کردیا ہے۔ ادہر ایک آریہ سماج کا ممبر کہتا دکھائی دیتا ہے۔ کہ آرین برادری کے بنا آریہ سماج بہت کم کام کر سکیگی۔ مگر ہماری آریہ پتریکا نے ذاتہائی درمیان دیا ایہم اس نتیجہ پر پہونچ جاتے ہیں۔ کہ اگر آرین برادری قایم ہو جاوے۔ اور اسکا سسٹم وہ پرانا ورن اور آشرم کا سسٹم نہ ہو۔ تو یہہ کسقدر نقصان دہ ثابت ہوگی۔ آپکو سکھ برادری سے میرے خیال میں پوری واقفیت ہوگی کہ کوئی نائی سنگھ اور کوئی برہمن سنگھ اور کوئی چھینبا سنگھ اور کھتری سنگھ کہلاتا ہے اور نائی سنگھ کا کوئی تعلق ناطہ رشتہ وغیرہ یا اور ایسے معاملوں کا کھتری یا برہمن سنگھ سے نہیں۔ اسی طرح سے آپکے ہاں بھی کوئی برہمن آریہ اور کوئی نائی آریہ ذاتیں بنجاویگی اور جس خیال سے آپ آرین برادری کے قایم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس خیال کو اسقدر زک پہونچیگی۔ کہ جسکا علاج ہونا شاید دشوار بلکہ ناممکن کے قریب ہو جاویگا پس آرین برادری کا اس طریقے سے جاری ہونا ضروری ہے۔ جو اسکا اصلی طریق ہے یعنی ہر آریہ خواہ کسی ذات کا کیوں نہ ہو اپنی سنتان کو گروکل میں بھیجے۔ جو برہمچریہ کے پورن ہونے پر سند حاصل کرکے وہ ملائے

بدن کے ہوگیے ہے۔ اس طریقے سے خود بخود ورن قایم ہو جاوینگے۔ پہلے آشرم ذرا دھیکر برہمچریہ آشرم درست کریں۔ اسکا نتیجہ ورن ہونگے اور برہمچریہ آشرم کے لیئے گروکل ہی ایک ہی ذریعہ ہے۔ پس پہلے ثابت کر دکھایا کہ آرین برادری کا نام لینا بالکل بے معنی ہے بلکہ یہہ خیال بالکل بیکار ہے۔ اگر اسکا انحصار گروکل پر نہ ہو۔ اسلیئے پہلے گروکل قایم ہونا لازمی ہے نہ کہ آرین برادری۔ میں بتلاؤں کہ چونکہ سوامی جی کے پوتر مشن کے نور نے ہمارے دلوں میں دھرم کی چراغ کے گل ہونے سے بچانیکا کام کیا ہے۔ اور ہماری رگوں میں رشیوں کے خون کو جو ٹھنڈا ہوتا جاتا تھا پھر جوش دیدیا ہے۔ اس لیئے کئی ایک آدمی طیار ہیں۔ کہ اگر ایسا کوئی گروکل ہو تو ہم اپنے بچونکو وہاں بھیجدیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ اس خیال کو اپنے دل میں ہرگز جگہ نہ دیویں کہ کوئی شخص وہاں اپنے سنتانوں کو بھیجنے کے لیئے طیار نہیں ہوگا۔ وید دانوں کا واکیہ ہے۔ کہ اگر آپ دھرم سے ایک قدم ہٹیں۔ تو وہ آپسے سو قدم دور ہو جاویگا اور اگر ایک قدم اسکی طرف جاویں تو وہ دس قدم آپکی اور آویگا۔ پس اگر آپ دھرم کا کام کرنا شروع کرینگے۔ تو دھرم خدا بھی سہایتا کریگا اور بہت جلد آپ ایک عجیب نتیجہ پر پہونچینگے مضمون کو ختم کرتے ہوئے میں آریہ سماجوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ کرپا کرکے اپنی اپنی رائے سے بندہ کو آگاہ فرماویں۔ تاکہ جلدی شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا سے درخواست کیجاوے کہ وہ اس کام کو اپنے ذمہ لیوے۔ مجھے پوری امید ہے کہ آریہ سماجیں میری آشا کو پورن کرینگی۔ آیندہ کسی پرچہ میں گروکل کے قایم کرنے کے سسٹم وغیرہ کے متعلق ظاہر کیا جاویگا......

جناب ایڈیٹر صاحب

آپکے انمول پتر میں ایک مہاتما نے پوچھتے ہیں کہ سنسکرت میں بھی ایسے اکشر ہیں جن سے اتھاس واردات کا سمت نکل سکے جیسے فارسی میں ابجد ہوز حطی وغیرہ سے تاریخ نکال لیتے ہیں۔ سو میرا عرض ہے کہ سنسکرت میں بجائے اکشروں کے شبد یعنی لفظ مقرر ہیں۔ جو تعداد میں چالیس پچاس ہیں۔ کیونکہ نمونہ از خروارے میں کچھ دیتا ہوں۔ کیونکہ یہ بھی سنجوگی کام لیکر ہیں۔ زیادہ شبد انکی خاطر بنے ہوئے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

ख = ० वसु = ८ भूप = १६
भू = १ अङ्क = ९ धृति = १७
नेत्र = २ दिक = १० [illegible] = १८
अग्नि = ३ रुद्र = ११
वेद = ४ सूर्य = १२ नख = २०
भूत = ५ विश्वेदेव = १३
रस = ६ मनु = १४
नग = ७ तिथी = १५

سہولیت کیلئے ایک اتہاس کی واردات کا سمت اور اسکے دریافت کرنے کا طریق بھی نویدن کرتا ہوں۔

کہ بیدانگ راجہ بھرت کا شہر راجیہ

ख वेद अङ्क भू प्रजा मृत का शमीर राज्यपः ॥

جن شبدوں کے نیچے لکیر ہے۔ وہ اتہاس کا مادہ ہے۔ جب اسکے سمت دریافت کرنے ہیں تو آخر سے شروع کرکے شبدوں کے انگ بائیں ہاتھ کی طرف برابر لکھتے ہیں۔ یا شروع سے شروع کرکے دائیں ہاتھ کیطرف سے لکھتے ہیں فارسی کی طرح جمع نہیں کرتے۔ جیسے

वेद = ४, ख = ०) = १९४०
(भू = १, अङ्क = ९

اور مثالیں راج ترنگنی سے ملتی ہیں۔ بخوف طوالت درج نہیں کیں۔ اگر کوئی مہاتما اتہاس کا مادہ لکھنا چاہے۔ تو اوپر کی مثال کی طرح شبدوں کو جوڑ کر بنا سکتا ہے۔ انت میں آپکی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ سنسکرت بھاشا کے لیئے یہ بدھی اتی پھل دایک ہے۔ ارتھات جو باتیں معلوم کرنی ہوں۔ انکو اخبار میں چھپوا دیویں۔ کوئی نہ کوئی ودوان جواب دیدینگے۔ چنانچہ یہ جواب میں نے اپنے پورن ودوان گرو پنڈت برج موہن صاحب سے دریافت کرکے سب مہاتماؤں کی سیوا میں ارپن کیا ہے۔ اس بدھی سے دو پھل ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس ودیا کے انمول رتن جو چھپے ہوئے ہیں پرکاشت ہو جاویں دوسرے ان انمول رتنوں کو بہت سے مہاشیوں کو سنسکرت کے انوبھو کرنے کی رُچی ہو جاویگی۔ چنانچہ میں ایک پرارتھنا کرتا ہوں۔ کوئی مہاشہ یہ دریافت کرکے بھیجیں کہ شتپٹک گرنتھ کہیں سے مل سکتا ہے۔ یا نہیں

शतपटक ग्रन्थ

خواہ چھپا ہوا ہو یا کسی پنڈت صاحب کے پاس ہو۔ اگر قیمت سے بھی آگاہی دیجاوے تو پورن دیا لتا ہے۔

الراقم

سنسکرت ودیا کا اُنتی چنتک ساکن گرام ودیارتھی گورنمنٹ سکول جالندھر شہر

آریہ سماج بجنور

نقل رزولیوشن نمبری نمبر ا و ۲ پاس کردہ انترنگ سبھا آریہ سماج بجنور منعقدہ ۱۰ مئی ۱۹۰۹ء بغرض اشاعت مرسل ہے۔ اپنے نامی اخبار کے کونہ میں جگہ دیکر ممنون کیجئے۔

نقل

(۱) منتری سماج نے پیش کیا کہ آج کل پنجاب اور یوپی کی آریہ سماجوں میں اگر غور سے دیکھا جاوے۔ تو بہت ہی کچھ شتھلتا آگئی ہے۔ بلکہ اکثر سماجیں تو اسوقت نام ماتر ہیں اور باقی کی حالت باستثنائے چند کے روز بروز نازک ہوتی جاتی ہے۔ لہذا نہایت ضروری ہے۔ کہ اسکا کارن اور اوپاسو چا جاوے۔ اور اسکی جانب شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی شمالی و اودھ کی توجہ کو مائل کیا جاوے۔ تاکہ رشی کا اُپدیش اور پرشارتھ نشپھل سِدھ نہ ہو وے۔ بعد ضروری بحث و مباحثہ کے اتفاق رائے سے پاس ہوا کہ یہ سبھا نشچے کرتی ہے کہ آریہ سماجوں کی اُنتی کا عموماً اور بھارت ورش کی ترقی کا خصوصاً ایک ماتر سادھن ویدک دھرم کے پرچار کو (جیسے آریہ سماج کے متبرک نیم میں آریوں کا پرم دھرم بتلایا گیا ہے) سمجھتی ہے اور کامل یقین رکھتی ہے۔ کہ جب تک سماجیں اپنے برہم دھرم اور مہرشی سوامی دیانند کی آخری وصیت کے پالن کا (جسکے نیچے وہ ایمانا۔ انصافاً۔ اور اخلاقاً پابند ہیں) تن من دھن سے پورا یتن نہیں کرینگی۔ اپنے اُودیش میں ہرگز کامیاب نہ ہونگی۔ اس لیئے یہ سبھا شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک متحدہ کی توجہ

بڑے زور کیساتھ اس جانب کھینچتی اور سودبانہ اپیل کرتی ہے۔ کہ سبھا اور سماجیں صرف یہاں بھی وید پرچار فنڈ قائم کر کے ویدک دہرم کے پھیلانے یا دوسرے الفاظ میں اپنے پرم دہرم کے پالن میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کریں اور یہہ سماج آج ہی سے اپنے سالانہ جلسوں اور دیگر تہواروں کے موقعوں پر اس فنڈ کی سہایتا کرنا اپنا پرم دہرم اور فرض اعلٰے سمجھینگی۔

(۲) منتری سماج نے تحریک پیش کی کہ آیا بمبئی آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک ہٰذا کی رجسٹری ہونا ضروری ہے۔ اتفاق رائے سے پاس ہوا کہ چونکہ موجودہ آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک مغربی شمالی و اودھ کے ہنوز رجسٹری نہیں ہوئی۔ لہٰذا اُسکا کوش اور دیگر جایداد تاوقتیکہ وہ رجسٹری نہ ہو جاوے۔ قانوناً ہرگز محفوظ نہیں خیال کیجا سکتی۔ لہٰذا یہہ سبھا پرتی ندہی سبھا موصوف کیخدمت میں التماس کرتی ہے کہ وہ بہت جلد اپنی رجسٹری کرا لے۔ اور اگر اُسکے موجودہ نیم اسمیں بادیک (مخل) ہوں تو پہلے انہیں باقاعدہ ضروری تغیر و تبدل کر کے بعد میں رجسٹر کرائی جاوے۔

نقل مطابق اصل ہے

بھگوانداس آریہ منتری آریہ سماج بھگونپور

بانیہ ور ایڈیٹر مہاشہ۔ نمستے۔ مزاج آنند

کرپا کر کے ذیل کی چند سطور کو اپنے قیمتی پتر میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

کوئی آریہ ودوان مہاشہ خاصکر لالہ منشی رام جی۔ لالہ ہنسراج جی اور ماسٹر آتمارام جی میں سے کوئی مہاشہ مفصلہ ذیل سوالات کے جواب تحریر فرما کر بندہ کو کرتارتھ فرماویں۔

سوالات

(۱) موکش کی مدت کی میعاد ہمیشہ یکساں رہتی ہے یا مختلف ہوتی ہے۔ اگر مختلف ہوتی ہے تو یہہ اختلاف کرموں کی زیادتی اور کمی پر منحصر ہے یا کسی اور سبب پر اور وہ کیا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ کیا میعاد ہو سکتی ہے۔

(۲) موکش کی مدت کا اختتام سرشٹی کی اُتپتی کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ یا کلپ کے بیچ میں بھی ہو سکتا ہے۔

(۳) سادھارن پرلے اور مہاپرلے۔ سادھارن کلپ اور مہاکلپ میں کیا فرق ہے۔

(۴) سرشٹی کے شروع ہی میں سرب رشیوں کی بھاشا اگنی وایو وغیرہ رشیوں سے ویدوں کا اپدیش سنا اور سمجھا۔ اگر سنسکرت بھاشا میں تو یہہ انہوں نے کس سے اور کیونکر حاصل کی۔

(نوٹ) ذیل کے سوال کا جواب صرف مہاشہ لالہ ہنسراج جی ہی عنایت فرماویں۔

(۵) آپ نے آریہ سماج حصار کے بارسکوتسب پر لالہ چندولعل جی رئیس و پردھان آریہ سماج حصار کی کوٹھی پر لالہ چرنجی لال جی رئیس حصار کے جواب میں موکش کی میعاد زیادہ سے زیادہ ایک کلپ پرنیت فرمائی تھی۔ لیکن شری سوامی جی مہاراج اپنے بنائے ہوئے ستیارتھ پرکاش مطبوعہ سمت ۱۹۴۸ بار چہارم کے صفحہ ۲۴۸ پر شتی سے برہم کے اوپر میں فرماتے ہیں جبتک ۳۶۰۰۰ (چھتیس ہزار) بار اُتپتی اور پرلے کا جتنا سمے ہوتا ہے۔ اتنے سمے پرینت جیو مکتی کے آنند میں رہتا ہے۔ اس فرق کی کیا وجہ ہے اگر درحقیقت کچھ فرق نہیں اور میری ہی سمجھ کا نقص ہے۔ تو اسکو مفصل تحریر فرما کر سمجھا دیں۔

راقم داس کشوری لال گپتہ از ہانسی

پچھم اوتر دیش اور اودھ

ان ممالک میں آریہ سماجوں کی تعداد دن بدن کم ہوتی جاتی ہے۔ اور باقاعدہ ہفتہ وار جلسے تو چند سماجوں ہی کے ہوتے ہیں اور یہی حال سالانہ جلسوں کا ہے۔ اگر ایسی ہی بے پروائی رہی تو غالباً ان ممالک میں بڑا افسوسناک اثر پیدا ہوگا۔ اسکی خاص وجہ میری سمجھ میں یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ اپدیش کا انتظام معقول نہیں ہے لہٰذا میں باادب سکریٹری شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک ہٰذا سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپدیش کا عمدہ انتظام کریں۔ کیونکہ بغیر اپدیش کے سماجیں شکست اور شتھل ہوتی جاتی ہیں۔ ایک زمانہ وہ تھا۔ کہ ان ممالک میں آریہ سماج کا رولا پڑا ہوا تھا۔ آج جوں تک نہیں معلوم ہوتی مجھکو ماہ ... میں بریلی اور مراد آباد و بدایوں و چندوسی و سیتاپور بذریعہ ریل جانا پڑا۔ اکثر صاحبان ممبران سماج سے ملاقات ہوئی۔ اور سماج کی بابت اکثر گفتگو رہی نتیجہ ہر ایک کا یہہ نکلتا تھا۔ کہ جبتک ان ممالک میں زیادہ اپدیشک نہ ہونگے کبھی ترقی نہ ہوگی۔ میری رائے ناقص میں یہہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ ممبران پرتی ندہی سبھا جلسہ آئندہ پر بنظر انصاف کالج کے خیال کو دور کر اپدیشکوں کا انتظام معقول کریں اور اسکے واسطے پنجاب کی مانند وید پرچارک فنڈ کھول دیویں۔ اور پرتی ندہی سبھا میں جو مستقل فنڈ شاید اسی کام کے واسطے جمع کیا جاتا ہے اگر مناسب رائے ہو تو وہ سب فنڈ پرچارک فنڈ میں نامزد کر دیا جاوے۔ اور کالج کے واسطے

جو ویدک دھرم کا پرچار ہوتا ہے - اگر کوئی بہرج نہ ہو تو افضل
انکا ہونا اسی کام میں لگایا جاوے - اسکے علاوہ
جو انگلو ویدک کالج ان ممالک میں جاری کرنا
چاہتے ہیں - اس سے کوئی دھارمک اُنتی ہونے
کی امید نہیں - کیونکہ انگلو ویدک کالج لاہور
و بہت سے چلا جاتا ہے - مگر کوئی دھارمک ترقی
نہیں ہوئی - اور آریہ سماج اور اسکے بانی کا
خاص منشاء ویدوں کی تعلیم اور دنیا میں دھارمک
اُنتی کرنے کا تھا کہ انگریزی تعلیم - ناظرین خود
انصاف کر لیں گے - کہ انگریزی تعلیم گورنمنٹ کی
جانب سے خود ہو رہی ہے - اگر اس سے زیادہ
ملک کو ضرورت ہے - تو اور سوسائیٹیاں اس
کام کو کریں - لیکن برتی مذہبی سبھا کا یہی فرض
ہے - کہ وہ ویدوں کے پرچار کا بندوبست کافی
طور سے کرے - یعنی ممالک مغربی کے کسی
خاص مقام پر (گروکل) کے نام سے پاٹشالہ
قائم کرے - اور اسمیں ویدوں کی تعلیم
باقاعدہ ہو - اور طلبا کو سندھیا وغیرہ اور
لکچر دینا بھی سکھلایا جاوے - انکی تندرستی
اور اخلاق کی درستی کا پورا بندوبست کیا جاوے
تو امید قوی ہے - کہ تھوڑے عرصہ میں اس
پاٹشالہ سے طلبا نکلکر دھرم کی اُنتی کرنے لگینگے
اور اپدیشک بھی پیدا ہو جاوینگے - سنسکرت
ودیا کا پرچار ہونے سے ملک کی حالت بہت
درست ہو جاویگی - بس جہاں تک جلد ممکن ہو
اس ممالک میں چار اپدیشک کئے جاویں جو
اپدیش کا کام کریں - تو امید قوی ہے - کہ
آریہ سماجوں کی اُنتی ہوتی ہے - اور چند لائق
اشخاص بطور آنریری اپدیشک مثل پنجاب کے
مدد کریں - تو امید قوی ہے - کہ یہ ممالک بھی
شمالی کا نمبر کسی ممالک سے کم نہ ہو -

ایکا نسخہ چند تک
چمن لال ویش تلہر ضلع شاہجہانپور

ساماجک خبریں

افسوس - ! - ہمارے ناظرین اخبار کو اس
خبر کے مطالعہ سے از حد شوک ہوگا - کہ
لالہ رامچند داس صاحب کپور سکرٹری آرین
ڈبیٹنگ کلب امرتسر کا عمر تقریباً ۱۸ سال
بعارضہ بخار سرسام واقعہ ۱۲ - ماہ مئی ۱۸۹۶ء
کی شب کو بوقت تقریباً ڈیڑھ بجے دیہانت ہوا -
لالہ جیشی لال صاحب بھٹی نواسی نے بتقریب
یگیوپویت سنسکار فرزند خود وید پرچار فنڈ میں ۵ روپیہ
کنیا مہاودیالیہ کا دان کئے -
بابو گوپال سنگھ صاحب عنت اکال سنگھ
نے اپنی دھرم پتنی کے دیہانت پر وید پرچار
فنڈ ۵ اور انوکل فنڈ ۵ دان دیئے -
جھانسی آریہ سماج کی نسبت انیس ہند
میرٹھ میں چھپا ہے - کہ گری حالت میں ہے
اور ساتھ ہی بابو پیارے موہن سکرٹری
کو اپیل کیا ہے - کہ اپنے گزشتہ پرستاریتہ کا
دھیان کرکے پھر کام کریں - کتنی اور آریہ
سماج ایسے ہی مختل حالت میں ہیں ؟ وجہ یہی
نہیں کہ کوئی پورشارتھی سبھاسد مختل
ہو گیا - بلکہ اس لئے کہ ویدک دھرم کے
پرچارک کم ہیں - لیکھم آتما ویش پرتی ندھی
سبھا کو بہت جلد وید پرچار فنڈ مضبوط
کرکے نئے پرچارک مقرر کرنے چاہیئں -
لالہ گوپال سہائے کا لیتھ سکرٹری آریہ
سماج فیروزپور کے پتر کا بواہ سنسکار ہمراہ

دختر لالہ بدری پرشاد کا لیتھ شاہ پور میں
ویدوکت ہوا - اور بہ تفصیل فی فی ان لڑکا والا
کی طرف سے ہوا - وید پرچار فنڈ کا کنیا پاٹشالا شاہ پور
کا مدد ہوا - بواہ کمیٹی کا - آریہ سماج شاہ پور
بذریعہ نان للور
۱۲ - مئی کے منگلوار کو حسب معمول آریہ سماج چھوٹی
لاہور میں ڈیبیٹنگ کلب کا جلسہ ہوا - مضمون زیر
بحث "چھوٹی عمر کی شادی" تھا - بہت سے
اصحاب نے اسکے برخلاف اور حق میں تقریریں
کیں - آئندہ ہفتہ کے لئے مضمون "غیر قوموں
میں ہندوؤں اور آریوں کی شادی" رکھا گیا
ہمارے ایک ساماجک بھائی بنام کرپارام
کی آنکھوں میں بال پڑتے ہیں - جس سے وہ
بہت تنگ ہیں - اگر کسی صاحب کو اسکی نسبت
کوئی نسخہ یاد ہو - تو کرپا کر کے مقام راولپنڈی
شہر بردوکان گوردیال سوداگر پاس لالہ
کرپارام صاحب موصوف لکھ کر بھیج دیں -
پنچم آتما ویش کے وید پرچار فنڈ کے لئے
اسوقت تک ۱۵۰۲ روپیہ جمع ہو چکے ہیں -
دہلی آریہ سماج کا سالانہ اتسب ۳۰ و ۳۱ مئی
۱۸۹۶ء کو ہوگا -
حکیم سنت رام جی نے نوانشہر اور راہوں میں
چند دن خوب ویدک دھرم کا پرچار کیا - ہر دو
شہروں میں اثر عمدہ ہوا -
لالہ نانکچند جی ہیڈ ماسٹر تحصیل فتح آباد سے
لکھتے ہیں - کہ پنڈت الیس چند جی اپدیشک
آریہ سماج حصار ۲۲ - اپریل کو یہاں پر تشریف
لائے - اور برابر ۲۲ - اپریل سے پانچ مئی تک
ویدک دھرم کا پرچار کرتے رہے - آٹھ ویاکھیان
دیئے - اور پورانک پنڈتوں کو شاستر ارتھ کے
لئے بھی چیلنج دیا - خط و کتابت جسکی ہمراہ شامل ہے

جسکو ہم بوجہ طوالت درج نہیں کر سکتے۔ اخیر میں لالہ صاحب پنڈت رام رتن جی کے اپدیش کی اس علاقہ میں سننے کی زیادہ خواہش ظاہر کرتے ہیں۔

پنڈت دیوی دیالو جی پرچارک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے جھنگ مگھیانہ میں خوب پرچار کیا۔ آپکے لکچروں میں ۵۰۰ تک حاضری ہوتی رہی۔ دو بالکوں کا اُپنین سنسکار بھی کرایا۔ جسپر حسب ذیل دان ملا۔ وید پرچار فنڈ ہے۔ سماج مندر فنڈ للعہ۔ کنیا مہا ودیالہ فنڈ ہے۔ یتیم خانہ فیروز پور ہے۔ لالہ گوپال داس منصرم ریاست جودھپور نے اپنے بھائی لالہ کرپا رام کے امتحان ڈاکٹری میں پاس ہونے کی خوشی میں ایک عہ کی گھڑی اور ہے روپیہ نقد وید پرچار فنڈ کے نمت دان دیا۔

شاہ آباد ضلع انبالہ کے سماج کی حالت کچھ سست سُنی جاتی ہے۔ منڈل کے اپدیشک مہاشہ کو متوجہ ہونا چاہئیے۔

لالہ ہیٹداس ڈک ڈنڈٹس بمبرا اُوڈرآن ملازم لالہ گورانڈتامل صاحب ٹھیکہ دار لکھتے ہیں کہ انہوں نے لالہ لابھ چند کو لاہور میں عہ روپیوں کا نوٹ بدلانے کے لئے دیا ڈیڑھ ماہ تک وے لاہور میں رہے۔ لالہ لابھ چند کا پھر پتہ نہ لگا۔ اسکے بعد دو خط لاہور آریہ سماج کے منتری کو لکھے کچھ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ اب درخواست کرتے ہیں کہ وہ روپیہ لالہ لابھ چند سے وصول کر کے وید پرچار فنڈ میں داخل کیا جاوے۔ لاہور آریہ سماج کے منتری مہاشہ کو اسکا انسداد کرنا چاہئیے اور لالہ لابھ چند کو لازم ہے کہ وہ اپنی صفائی کرادیں۔ ورنہ آریہ سماجوں کے [illegible] کے

پاتر نہیں رہ سکتے۔

آریہ سماج حیدر آباد (سندھ) کے لئے پندرہ سو روپیہ نقد پنڈت پورنانند جی اپدیشک کی کوششوں سے جمع ہو چکا ہے۔ ۹۰۰ روپیہ کی قیمت کا مکان بھی خرید ا جا چکا ہے۔ امید ہے کہ باقی ۴۰۰ روپیہ بھی جلد جمع ہو جاویگا۔

بتاریخ ۱۰ مئی ۱۹۰۳ء بروز آیتوار راولپنڈی آریہ سماج کے سپتاہک جلسہ میں معمولی اپاسنا کے بعد بابو بالکرشن صاحب نے برہم اپاسنا پر لکچر دیا۔ اور اپنے چھوٹے بھائی کے امتحان انٹرنس میں پاس ہونیکی خوشی میں بتفصیل ذیل دان دیا۔ لوکل سماج عہ لوکل سماج مندر فنڈ عہ سالگرہی ہون کے لئے ۸ آریہ ورت اخبار عہ لوکل کالج بھاجہ کل عہ

امرتسر آریہ سماج میں ۱۷ مئی ۱۹۰۳ء کو ڈاکٹر نکت رام جی نے ایک موثر لکچر دیا۔ اور اسی روز ماسٹر آتما رام جی کی گرہ میں پنج سون سنسکار ہوا وید پرچار فنڈ کے لئے ۸ دان ملے۔

برہم چاری ٹھاکر داس جی قصبہ جات میں پرچار کر کے نورمحل نکودر اور پھگواڑہ میں پرچار کرتے ہوئے جالندھر میں آن پہونچے ہیں۔

تازہ خبریں اور رائیں

مالیر کوٹلہ (ریاست) میں تیسری مڈل تک کے لڑکوں نے ایک سٹوڈنٹ سوسائیٹی قائم کی ہے جسکا مقصد یہ ہے۔ کہ طلباء میں اتفاق پیدا ہو۔ اور انگریزی بولنے کی مشق ہو۔ یہ زمانہ ہی

سوسائیٹیوں کا ہے۔

وینیا انگر ضلع گورداسپور میں ایک کھتری کی بیوہ بیٹی و نند لال نصرانی کی شادی دھرمی کے نام ہوئی ہے۔ اسکی کارروائی شائع ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں ہر ایک بادی کم خرچی کی ضرورت کو محسوس کر رہی ہے۔

شاھم سین فرانسسکو میں ایک استری ہے جسکے بال اسکے قد کی نسبت ایک فٹ زیادہ لمبے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ دنیا میں اسقدر لمبے بالوں والی استری نہیں ہے۔ یہ بیڈیں تہاویبا کا نالیش ایک جزو ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ عورتوں سے لمبی کر اپنے بال دکھلاوے تو شاید بہی ہو جاوے۔

اشتہار

لیجئے پرچین لیجئے

سنت نادین ابھاگر کتنی تلاش سے اس پرچین کتھا کو مع بھاشا کے طبع کرا دیا ہے۔ اور قیمت بھی بہت کم ہے

اردو کی کتابیں

گرہست آشرم کا دوسرا ایڈیشن قیمت عہ گرہاکا ہی ۲ روپیہ رکشا ۲ انمول رتن ادہرما ادیدیش اور رشی پرشاد قیمت ار رنڈیوں کے ناچ کی خرابی قیمت ار

یہ کتابیں ہندی میں اور انکے سوا

وید بھیتی ۲ سندھیا درپن ۲ رتن جوڑی قیمت ار ستیہ پرکاش قیمت ار برہمچاری پچار قیمت ار سرشٹا چار قیمت ایک آنہ

المشتھر حسین لال وٹنش ٹیر ضلع شاہجہانپور سوہنی بھائی راموں دینی دال سہارنپور

ڈاکٹر بین صاحب کا عرق

دق تپ تلی اور ہر قسم کی پرانی بخار کو مفید ہے ایک ہی پرانی ہو۔ چار پانچ روز کے استعمال سے بھوک شروع ہوتی ہے۔ اور تھوڑے روز کے استعمال رکھنے سے باالکل جاتی رہتی ہے۔ اور بیماری سے بخار کی خواہ کسی قسم کا ہو۔ اول ہی روز کے استعمال سے نہیں آنے دیتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ خوراک ۱۰ بعد چھوٹی شیشی ۲ خوراک ۵ آنے۔ (نوٹ) ماہ اپریل کے لئے یہ شیشیاں منگوانی چاہیئیں۔

[illegible] ڈسپنسری کی دوا

[illegible] ہو۔ اور ایک خوراک سے تو [illegible] جاتا ہو اگر بیماری پرانی ہو تو تھوڑے روز برابر استعمال کرنے سے جاتا ہو۔ اور نیز بوتل [illegible] کو برابر استعمال کرنے سے [illegible] قیمت فی شیشی ہر علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

المشتہر ڈاکٹر بین دہلی

اشتہار

[illegible] ایک رسالہ [illegible] ہے [illegible] نہایت مفید ثابت ہوئی ہے [illegible] حکیم [illegible] قیمت [illegible] المشتہر [illegible] (سیالکوٹ)

حکیم و ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجربات ادویات

[illegible]	جو ہر [illegible] تاثیر [illegible] جو کثرت [illegible] مسکرات [illegible] وغیرہ کو [illegible]
[illegible]	اسکے استعمال سے [illegible] زیادہ ہوتا ہے [illegible] نہیں دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے قیمت [illegible]
[illegible]	[illegible] ہفتہ میں [illegible] حاجت [illegible] قیمت فی تولہ پانچ روپیہ

[illegible]	دل یا خون کے علاوہ [illegible] دردسر [illegible] کو مفید [illegible] قیمت فی شیشی [illegible]
[illegible]	دانتوں کا [illegible] گوشت خورہ [illegible] کی خرابیاں [illegible] قیمت [illegible] تولہ
[illegible]	[illegible] حافظہ [illegible] کو برداشت [illegible] قیمت فی شیشی [illegible]
[illegible]	[illegible] پنجاب [illegible] سے نکلا [illegible] ہو قیمت فی شیشی [illegible] پیسہ
[illegible]	[illegible] درد [illegible] قیمت [illegible]
[illegible]	[illegible] ہیں [illegible] قیمت [illegible]
[illegible]	[illegible] قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور [illegible]
[illegible]	[illegible] کی ضرورت نہیں قیمت [illegible]
[illegible]	[illegible] قیمت [illegible]
[illegible]	[illegible] قیمت [illegible]

[illegible] ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج [illegible] ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت [illegible] رسالہ [illegible] المکرات [illegible] رسالہ [illegible]

المشتہر
حکیم غلام نبی [illegible]
[illegible] لاہور [illegible] دروازہ

کتب۔ کتب۔ کتب

آریہ سنگیت پشاوری۔ اردو بھجن مصنفہ مہتہ امیر چند [illegible] منشی [illegible] لالہ گنگا رام وغیرہ قیمت [illegible]

ایضاً [illegible] قیمت [illegible]

ایضاً [illegible] بھجن [illegible] لالہ [illegible] چند [illegible] سوامی [illegible] وغیرہ [illegible] قیمت [illegible]

آریہ سنگیت پشاوری ہندی بھجن مصنفہ مہتہ امیر چند [illegible] لالہ گنگا رام [illegible] حروف [illegible] قیمت [illegible]

ایضاً [illegible] بھجن [illegible] قیمت [illegible]

آریہ سنگیت پشاوری۔ گورمکھی بھجن مصنفہ امیر چند [illegible] لالہ گنگا رام وغیرہ [illegible] حروف میں قیمت [illegible]

ایضاً [illegible] قیمت [illegible]

بھجن [illegible] [illegible] گورمکھی میں [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] [illegible] قیمت [illegible]

سوانح عمری [illegible] کے حالات سے واقف ہونے [illegible] اس کتاب کو ضرور منگوایئے [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ [illegible] کس طرح بنا۔

دیگر کل کتب [illegible] انگریزی، اردو، ہندی، گورمکھی موجود ہیں [illegible] کے علاوہ دوسری کتب بھی [illegible]

المشتہر منیجر آریہ [illegible]
[illegible] لاہور

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ [illegible] کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی [illegible] موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور وہ [illegible] جو عینکوں پر [illegible] اس سرمہ کا استعمال [illegible] چند روز کے استعمال سے بینائی بہت تیز ہو سکتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی [illegible] یہ سرمہ یکساں مفید ہے [illegible] کرنے پر بصیغہ وی پی ارسال کی جاویگی۔ قیمت [illegible] سال بھر کے لئے کافی ہے [illegible] سرمہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم [illegible] خالص سرمہ فی تولہ [illegible] محصول ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کرنے کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی اور جعلی سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

ملنے کا پتہ — فقیر میاں سنگھ [illegible] مقام [illegible] ضلع گورداسپور پنجاب

کیا اس سے بڑھکر اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

[illegible]

پانچسو روپیہ انعام

اگر کوئی شخص سرمے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچسو روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے [illegible] بنک میں اسی مطلب کے لئے ۱۵ مارچ ۱۹۱۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

میاں سنگھ [illegible] فقیر مقام [illegible] گورداسپور

[illegible]

ستدھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پبلشر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ओं

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

(ارتھ) ہم سب آپسمیں متر بھاؤ سے برتیں

اُدویش

الیتوپیکا نیم

نیم

کا پالن

सत्य धर्म प्रचारक

ست دھرم پرچارک

ڈے پیپر

برونشکر

یعنی ہمیعہ

جالندھر شہر

قیمت ہمارا پیشگی

اشتہار ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ ادویات مفصلہ ذیل ہر خاص و عام کے واسطے میری دکان میں موجود ہیں اور ادویات مذکورہ قدیم سے آزمودہ کا ہیں اور اب آزمائش کر کے خرید کریں اور دیکھیں کہ

چاند

نہایت دلچسپ اخلاق کا خزانہ نئی طرز کا

ناول

قیمت ۸ع محصول ـ درخواست خریداری منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر کے نام کرنی چاہیئے

حب عطوس حبوب کو فالج لقوہ بحتہ تشنج مراض بارده اور درد شقیقہ کیواسطے بہت مفید ہے قیمت ۸/

دوائی سوزاک سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے قیمت ۱۲/

حب حیات حب مذکور تقویت معدہ و اصلاح ہضم و کثرت ریاح یعنی ریحی و دافع نزلہ و تفتیح تخمہ و ہیضہ مقوی دماغ و تصفیہ حواس تفتیح سدہ قیمت ۸/ گولی ۲/

یاقوتی بارد محرورین کے لئے نہایت درجہ مفید ہے خفقان اور گرمی تقویت اعضاء رئیسہ دل و جگر اور خون کی صفائی اور تیز گرمی کے بخار کو بھی نافع ہے فی ڈبیہ ۱۲/

سرمہ مرواریدی بعد سیر و تفریح غبار جالا ضعف بصر تاریکی چشم موتیابند آنکھوں سے پانی جانا خارش کیواسطے مفید ہے قیمت فی تولہ ہر دو قسم سیاہ و سفید ۸/

اطلاع قیمت بذریعہ ویلیو پیبل آنی چاہئے خرچ محصول ڈاک ذمہ خریدار ہر چیز ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا۔

المشتہر حکیم [illegible] داس [illegible] ضلع [illegible]

اشتہار مجرب دوائیں

دردمند دل جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت [illegible] بذریعہ ویلیو پیبل روانہ کیجاتی ہیں۔ کشتہ نقرہ [illegible] کہا یہ استعمال سے دماغ جگر گردہ و مثانہ و ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے [illegible] آدمی مزید جوان بنتے ہیں یعنی ایسے استعمال سے کالا پن جاتی ہے ہر قسم کی جریان منی کو بھی بہت مفید ہے جو لوگوں کی سستی دور ہو جاتی ہے جو لوگ قوت باہ سے [illegible] در پیچھے ہیں ان کو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہئے [illegible] بچپن میں شادی کرنے سے اجوانی میں کرنت جماع سے جو

نقص پیدا ہوتے ہیں انکے تدارک کے لئے آب حیات ہے یہ روغن مسیحا کتہ راہ حلق زدوں کے حق میں اکسیر ہے چھ ماشہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ ۸/

روغن مسیحا مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں مجلوق و سستی آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں اور بچہ خواہ سنہری خوبی پیدا ہوتی ہے قیمت فی تولہ ۸/

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو بغیر قے و دست و منہ آنے کے دور ہو جاتا ہے قیمت خوراک کہنہ دو روپیہ۔ **دوائی سوزاک** سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اگر استعمال سے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی تولہ ۸/

المشتہر حکیم تارا چند از گجرات پنجاب

بہار بستی والی بیماری کے لئے امید و یقین کی پوری امید

عام و خاص کو دعوت ہو کہ نبل کو بہت سی تجویز و تلاش کے بعد ایک ایسا نسخہ ملا ہے جو بے اولادی کے نقائص دور کرنے اور نا امیدوں کو امیدوار بنانے کی ایسی عمدہ دوائی ہے جو تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے کم سے کم پچاس جگہ پر استعمال کیگئی ہے اور جن اشخاص کے گھر میں چودہ برس سے حمل ہی نہیں ہوا تھا الحمد للہ کی کرپا سے بڑی کامیابی کیساتھ امیدیں بر آئیں اور تمام نقائص جو مانع اولاد ہوتے ہیں دور کئے گئے اب چونکہ دوائی مذکورہ کامل طور سے مجرب ہو گئی ہے عام و خاص کی اطلاع کیلئے مشتہر ہے کہ جو صاحب فرزند [illegible] کی خواہش رکھتے ہیں ایسے صاحب کیرائیں شرح اور مختصر علاج یہ ہے کہ دوائی تیار شدہ اول ہفت روزہ استعمال ہوگی [illegible] ایسے لوازمات بازار سے حسب ہدایت خریدنے ہونگے حق الخدمت اول کچھ نہیں لیا جاویگا جسوقت حمل کا [illegible] ماہ کا ہو گا اسوقت صرف مبلغ پچاس روپیہ حق الخدمت

دوائی قیمت اور ادویات وغیرہ کے لئے [illegible] روانہ کیا جاویگا ہاں اسکے علاوہ حق الخدمت انکی مرضی پر منحصر ہے۔ المشتہر [illegible] چیف حکیم ساکن ضلع گوجرانوالہ

خوشی کی خبر

جیبی گھڑی ہو یا بڑے گھنٹے کی نہایت خوبصورت گارنٹی تین سال قیمت چھ روپیہ (سائز چھوٹا) [illegible] سوتی رام ہچیل اسسٹنٹ [illegible] گارنٹی ہے۔ گھڑی ہاتھ میں پہننے سے ٹائم دیکھیں عمدہ ہیں جو چکتی قیمت پر فروخت ہوتی ہیں۔ چاہ کی خوشبو گولیاں جو خالص ہندوستانی چاہ سے تیار ہوتی ہیں ایک منٹ میں چاہ تیار کرلیجئے فی بکس [illegible] رنگین عمدہ۔ **فوٹو** کی تصویر کھینچنے کا جیبی کیمرہ جس سے ہر ایک شخص فوٹو کی تصویر کھینچ سکتا ہے ضروری سامان و ترکیب کی کتاب قیمت ۸/ پانچ قسم کو تندرست رکھنے والی اصلی بجلی کی انگوٹھیاں فی عدد ۸/ **انگریزی** جیبی چھاپہ خانہ قیمت ۱۲/ [illegible] بچے کلاں ۸/ [illegible] ۸/ **خود چلنے والا لیمپ** قیمت ۸/ **صندل** کی خوشبودار مشہور پنکھیاں قابل تحفہ قیمت ۸/

ملنے کا پتہ نیو فرینڈ اینڈ کمپنی چاندنی چوک دہلی

داس کی اردواس

مصنفہ لالہ دیو داس کمپونڈر سول ہسپتال گوجرانوالہ نہایت عام فہم عمدہ طرز میں تیار کرکے دیوناگری انگریزی میں چھپوائی گئی ہے آریہ ہاتھ کے انمول ہیں آریہ چاہ دفتر اور جالندھر سے یا مصنف سے ملسکتی ہے۔ المشتہر مصنف

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں پیٹنٹ میدہ سوجی ماٹا ابلے کا تیار ہوتا ہے جسکے پکوان نہایت ہی عمدہ اور خستہ اور خوش ذائقہ ہے۔ خریداران ایکبار ضرور منگا کر دیکھیں۔

المشتہر دالکرٹ برادرز مینجران پی اینڈ لوئر انڈیا فلور ملز کمپنی دہلی۔

نمبر ۸ | مطبوعہ ۱۸ جیٹھ سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۲۹ مئی سنہ ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

[illegible]

यथा इन्द्रो [illegible]
[illegible] ॥ [illegible]
[illegible] ॥ [illegible]
१३ ॥

[illegible] سورج بادلوں کے ہنن کرنے کے لیئے جلوں کو سویکار کرتا ہے جس طرح پرکاش جل وایو کو سویکار کرتے ہیں۔ ویسے ہی ہے منشیو تم لوگ اُن [illegible] اوشدھی وغیرہ رسوں کو شُدھ کرنے کے لیئے [illegible] وایو کی تیزی میں سینچنے والے جلوں کو سویکار [illegible] کرو۔ اور جیسے سورج سے جل شُدھ ہوتے ہیں ویسے [illegible] ہی شُدھ ہو۔ اور اسی لیئے میں پانچوں [illegible] کی حرکتوں کی سِدھی۔ اُتم گنوں کے [illegible] پرچار۔ اگنی کے سُکھ کے لیئے اچھی کریاؤں [illegible] سیون کرنے کے لائق یگیہ کو کرتا ہوں۔ [illegible] اور شوم لتا اوشدھی سے بارش کے [illegible] ہی دینے والا اور پرتھی سے سیوا کرنے کے لائق اُس یگیہ کو میگھ منڈل میں پہونچاتا ہوں۔ جس سے کہ جل شُدھ ہوتے ہیں جس یگیہ کی شدھی سے اُن جلوں کی اشُدھیاں دور ہو جاویں۔ اُن جلوں کی شدھی کی کریا کو میں شودھتا ہوں۔"

پرمیشور نے اگنی اور سورج کو اس لیئے چاہی [illegible] سب پدارتھوں میں پرویش کر کے اُنکو رس اور جلوں کو چھِنّ بھِنّ کر دیں جس سے کہ وے وایو منڈل میں جا کر پھر وہاں سے پرتھوی پر آ کر سب سُکھ دینے اور شُدھ کرنے والے ہوں۔ اس سے منشیوں کو اُتم سُکھ پراپتی کے لیئے اگنی میں سگندھت پدارتھوں کے ہوم سے وایو اور برسے ہوئے جل کی شُدھی دوارا سرشٹ سُکھ بڑھانے کے لیئے پرتیدن ایک نِتیہ یگیہ کرنا چاہیئے جس سے اس سنسار کے سب روگ آدی دوش نشٹ ہو کر اسمیں شُدھ گُن پرکاشت ہوتے رہیں۔ اسی ہیتو پرماتما اس منتر دوارا یگیہ کے ذریعہ سے شُدھی پھیلانے کا اُپدیش کرتے ہیں تاکہ ہم پروپکار کرموں میں لگ کر منشیہ اپنے اور دوسروں کے سُکھ کو بڑھا دیں۔ اوم تم

ست دھرم پرچارک

پھر تم سنتان کو آریہ کیونکر بنا سکوگے؟

آریہ بھتر کا لاہور میں کچھ مدت سے گوروکل کے قایم کرنے کی نسبت بحث چھڑی ہوئی ہے۔ ایک زبردست قلم سے پانچ خاص مضامین اس کے متعلق نکل چکے ہیں۔ لاہور آریہ سماج کے جلسوں میں عموماً یہی چرچا آریہ برادری کی چھیڑ چھاڑ کے ساتھ ساتھ سنائی دیتا ہے۔ ایسے موقعہ پر چپ رہنا مناسب نہ سمجھ کر میں بھی اپنی عرضداشت ویدک دھرم کے پریمیوں کی سیوا میں پہونچانا ضروری سمجھتا ہوں۔

میرے ناظرین (جنہیں سے زیادہ تر ان کالموں کو ہمیشہ بڑی ہمدردی کے ساتھ پڑھتے رہے ہیں) بخوبی واقف ہیں کہ ست دھرم پرچارک نے اپنے جنم دن سے ہی اسبات پر بڑا بھاری زور دیا ہے کہ بلا ویدک آچرن کیئے ہم گری ہوئی ہندو قوم کو از سر نو آریہ یعنی سرشٹ نہیں بنا سکتے۔ آریہ سماج کے اصولوں اور ویدک سدھانتوں کو سوکشم درشٹی سے دیکھنے والے سجن پُرش جانتے ہیں کہ ویدک دھرم کا بنیادی عملی اصول وہ اصول جو کہ اس پوتر دھرم کو دنیا کے مختلف مذاہب سے تمیز کرتا ہے سنسکار سلسلہ ہے۔ اس سلسلہ میں جہاں ابتدائی سنسکاروں کا بہت کچھ تعلق ماتا پتا کے رکشا کرنے کے دھرم کے ساتھ ہے۔ وہاں برہمچریہ آشرم کا سیدھا تعلق بالک کے اپنے کرموں کیساتھ زیادہ ہے۔ پرچین آریہ ورت کے رشیوں نے ہر ایک منشیہ کے لیئے جو کہ سادھارن ریتی سے جنم لیتا ہے۔ ایک دوسرے جنم کی ضرورت بتلائی ہے۔ پہلا سادھارن جنم تو منشیہ کے علاوہ پشو پکشی کیٹ پتنگ سب کا ہی ہوتا ہے۔ لیکن دوسرے جنم کا ادھکاری کیول ایک منشیہ شریر دھاری مانا گیا ہے وہ دوسرا جنم کب ہوتا ہے۔ جب وہ کون گرو کے

جسمیں انسان کے بچے کو اس دوسرے جنم میں پرورش پانے کی ضرورت ہے ؟ اور اس گربھ کی میعاد کسقدر ہے ؟

یہ پرشن ہیں جو کہ دوسرے جنم کا خیال اوٹھتے ہی ہمارے اندر پیدا ہوتے ہیں ہر ملت اور مذہب - ہر ملک اور قوم کے بزرگوں نے اسبارے میں اتفاق کیا ہے - کہ صرف ایک ہی صفت ہے - جو کہ انسانوں کو دیگر حیوانوں سے تمیز کرتی ہے - ورنہ کھانا پینا سونا اور سنسار کی آبادی بڑہانے کا کام تو ہر ایک جانور کرتا ہی ہے - اس صفت کو کسی نے نیک و بد میں تمیز کرنیکا آلہ بتلایا - کسی نے اسے عقل سے موسوم کیا - کسی نے اسکا کچھ اور نام رکھا لیکن آریہ ورت کے دیرگیہ درشی رشیوں نے اس صفت کا نام گیان کی سادہن کوٹی بدھی رکھا اس صفت کی انسان میں موجودگی تبلاتی ہے کہ انسان میں دیگر حیوانوں کی نسبت ایک خاص اصول کی زیادتی ہے - جن صفات میں کہ انسان دیگر حیوانات کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے - انکو میں شاریرک بھاگ (جسمانی حصہ) کے نام سے موسوم کرتا ہوں - اور اس بدھی کے گنوں کے سموہ (صفات کے مجموعہ) کا نام جو کہ انسان کو دیگر حیوانات سے تمیز کرتے ہیں - میں آتمک بھاگ (روحانی حصہ) رکھتا ہوں -

ہر ایک جاندار کے جسمانی حصے کا وجود ناد اصولوں پر مبنی ہے - پیدائش کا ابتدائی اصول رجس اور ویریہ بیل ہے - اس اصول کے عمل سے ایک بے شکل لوتھڑا ماس کا ماتا کے گربھ میں ستہت ہوتا ہے - اس گربھوتی ماتا کی ہر ایک پرکار کے دکہ سے رکشا کرنے کا کام دھرم پتا کے سپرد کیا گیا ہے - دونوں کے پرسپر (باہمی) پیمانو کول عمل سے ہی بچہ تندرست اور سڈول پیدا ہو سکتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تعلیم یافتہ ماتا اور پتا کی نگرانی میں اپنی حرکات اور اپنے طریق رہائش سے بچہ رفتہ رفتہ مضبوط بنتا ہوا جسمانی اصولوں کو نشو و نما دیتا ہے -

جن اصول کا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے ٹھیک وہی نقشہ ماتر کے آتمک بھاگ میں بھی کام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے - جس طرح جسمانی ماتا اور پتا کے سنیوگ سے بالک کے شریر کی اتپتی ہوتی ہے - اسی طرح پر آچاریہ روپی پتا اور ودیا روپی ماتا کے ملاپ کا نتیجہ آتمک بے شکل لوتھڑا ہے - ودیا ماتا اسے بڑے پریم سے اپنے گربھ میں لیتی ہے - پتا آچاریہ بڑے یتن سے اس گربھ کی حالت میں اس بے شکل بدھی کو نشو و نما دینے کے لئے کوشش کرتا ہے - نتیجہ یہہ ہوتا ہے - کہ مقررہ وقت کے بعد بڑا خوبصورت آتمک بالک جنم لیتا ہے - باقی آئندہ

ایڈیٹوریل نوٹس

ستری شکشا کے پریمیوں کے لئے یہ خبر بڑی بھاری خوشی دلانیوالی ہوگی کہ لاہور میں کنیا مہاودیالہ کے لئے بھکشا کا کام شروع ہو گیا ہے - ۲۲ مئی کی شام کو جالندھر سے روانہ ہو کر کنیا مہاودیالہ کا ڈیپوٹیشن لاہور میں پہونچا - دوسرے دن کی سہ پہر سے کام شروع کیا گیا - اسدن لالہ شبد یال ایم اے نے بڑی مستعدی سے کام میں مدد دی - دوسرے دن کی صبح سے لالہ ہرکشن لال بی اے بیرسٹر اور لالہ شبد اس صاحب جالندھری ہم لوگوں کے ساتھ بڑے اتساہ سے کام کرتے رہے لالہ ہرکشن لال صاحب دیگر اعلیٰ اعلیٰ کاموں کے لئے تو خاص لیاقتیں رکھتے ہیں لیکن انکی دھرم کاریوں کے لئے مانگنے کی لیاقت کا اندازہ لگانے کا مجھے اب موقع ملا ہے جہاں لالہ صاحب موصوف ہمیں لے گئے کامیابی ہی کامیابی نظر آئی - تین دن کام کیا گیا لیکن وہ بھی ادہورا - جو فہرست کہ ہم نے بنائی تھی اسکا دسواں حصہ بھی ابھی پورا نہیں ہوا - لیکن باایں ہمہ چندہ سو روپیوں کے قریب چندہ ہو جانا بڑی امیدیں دلانے والا ہے - اگر وقتاً فوقتاً لاہور میں ڈیپوٹیشن جاتے رہے - تو دس ہزار روپیہ لاہور سے جمع ہو جانا کچھ مشکل بات نہیں ہے - ایک قابل یہہ امر خاص خاص ذکر کے قابل ہے - کہ جن جن بھائیوں کے یہاں جاتے ہوئے ان لوگوں نے ہمیں امیدیں دلائی - اور جن لوگوں کو ستری شکشا کا ہمدرد ہی ظاہر کیا گیا - انہیں بھائیوں کے یہاں سکیم وغیرہ دکھا کر اصلی بات بتلانے پر زیادہ تر کامیابی ہوئی - پنجاب کے لائق دیسی بیرسٹروں کے سرتاج بابو کالی پرسن رائے ایم اے بی ایل نے اپنے مشورہ سے مدد دینے کا وعدہ کرنے کے علاوہ ماہوار چندہ دان دیا -

رائے بہادر بابو ششی بہوشن بنرجی ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج نے کنیہ ادھیالیہ کی تلاش میں مدد دینے کے وعدے کے علاوہ پچاس روپیہ دان دیا۔ بخشی جیشی رام صاحب پلیڈر رائے پیرا رام صاحب دھون۔ لالہ ہرکشن لعل صاحب بیرسٹر۔ لالہ گنپت رائے صاحب بیرسٹر۔ ان سب صاحبوں نے ایک ایک سو روپیوں کی رقوم عطا فرمائیں۔ سردار دیال سنگھ صاحب مجیٹھیہ نے بھی ماھ کی رقم عطا کی۔ انکے علاوہ اور بہت سی ۵ سے لیکر پانچ روپیہ تک کی رقمیں ملیں۔ لاہور میں ایک دو دن کا کام نہیں۔ مہینوں لگیں گے۔ لیکن اسمیں سندیہہ نہیں۔ کہ اگر اسی طرح پورشارتھ سے کام ہوتا رہا۔ تو علاوہ معقول دھن کی مدد ملنے کے کنیا مہاودیالہ کے ساتھ ہمدردی کا دائیرہ بہت ہی فراخ ہو جائے گا۔

طالب علموں کو ہمیشہ

ملک کی آئندہ امیدوں کا خطاب دیا جایا کرتا ہے۔ یہ خطاب بالکل موزوں ہے۔ اور اسی لئے جس تحریک کے ساتھ کہ طالب علموں کی پوری ہمدردی ہے اسکی آئندہ ترقی میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔ میں کنیا مہاودیالے کے پریمیوں کو بڑی مبارک خبر سناتا ہوں۔ کہ لاہور کے طالبعلم بڑے اُتساہ اور پریم سے کنیا مہاودیالہ کے لئے دھن اکٹھا کر رہے ہیں۔ اور مجھے امید ہے ایک دو مہینوں تک اسی طرح لگاتار پرشارتھ کر کے یہ نوجوان ایک بڑی معقول رقم کنیا مہاودیالہ کی بھینٹ کرینگے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے

جب سے غیر معمولی پورشارتھ شروع کیا ہے۔ تب سے ویدک دھرم کے پرچار کا کام ترقی کر رہا ہے۔ جن تاریک کونوں میں کہ آریہ سماج کا نام سنائی نہیں دیتا تھا۔ اسوقت ان جگہوں میں بھی دھرم اپدیش کی امرت روپی برشا دگدہ ہردیوں کو شانت کر رہی ہے۔ اور ڈوبھینی ایک موضع رہے کوٹ سے پانچ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ اس موضع میں سال حال میں ہی آریہ سماج قائم کیا تھا۔ ہمارے زمیندار بھائیوں نے اپنا اُتسب کیا۔ سبھا کی طرف سے برہمچاری برہمانند جی۔ پنڈت دیوی دیال جی اور دویارتھی ہیرانند جی بھیجے گئے۔ پنڈت رام رتن جی پہلے سے موجود تھے۔ دو دنوں تک خوب پرچار ہوا۔ مالوہ کے بہادر کسان دھرم کے رتن پاکر خوشیاں مناتے رہے۔ ۲۰۰ روپیوں سے زیادہ وید پرچار فنڈ کے لئے بھینٹ ملا۔ چھ عمدہ اوڑھنے کی چادراں اور پھلکاریاں کنیا مہاودیالہ کو دان میں ملیں۔ انکے علاوہ باہر سے آئے ہوئے جیٹ بھائیوں کی خاطر تواضع میں دکھا سا، جب شرشوں نے بڑا دھن خرچ کیا۔ پرماتما پر وشواس رکھنے والوں کو نراس نہونا چاہیئے۔ گاؤں میں اگر اسی طرح پرچار کی ترقی رہی تو آریہ سماج کے پرچارک دیش کا اودیا اندھکار جلد دور کرنے میں کامیاب ہونگے۔

پنڈت گنپتی شرما اپنے پتا کی بیماری کا حال سنکر رخصت پر گئے تھے۔ افسوس انکے پتا کے دیہانت ہونیکی خبر آئی ہے۔ میں پنڈت جی کے ساتھ انکے اس بپتا میں ہمدردی کا اظہار کرکے آشا رکھتا ہوں۔ کہ پنڈت جی پرم پتا سے شانتی بل کی پرارتھنا کرینگے۔

بسنتی کے روز شام کے ۴ بجے لالہ منشی رام جی پردھان آریہ سماج جالندھر نے کنیا مہاودیالہ جالندھر کے مقاصد اور مخالفین کے اعتراضات پر خوب وضاحت و فصاحت کے ساتھ لکچر دیا۔ تعداد سامعین اس کثرت سے تھی کہ سماج مندر کا سارا صحن بھرپور تھا۔ جو قریباً ایک ہزار کے ہوگی۔ فاضل لکچرار نے تمثیلوں سے ثابت کیا کہ دنیا میں ہر ایک کام دلچسپ تحریک کے مقابلہ میں سدراہ ہوا کرتی ہے جیسا کہ بہتی ہوئی ندی کے آگے چٹان آجایا کرتا ہے۔ لیکن نتیجہ اسکا یہ ہوا کرتا ہے۔ کہ اس تحریک کو ایسی رکاوٹ

سے سخت تقویت پہونچتی ہے - اور اسکا بھاؤ
آگے سے زیادہ جوش و زور کے ساتھ ہوا
کرتا ہے - تب لایق لکچرار نے ہند کے
کل فرقوں اور تعلیم یافتہ و مہذب قوموں
مثلاً برہمو سماج - سناتن دہرم سبھا - عیسائی
اور اہل اسلام کے زنانہ مدارس کے حوالجات
سے ثابت کیا - کہ انیسویں صدی کی روشنی میں
وہ اشخاص جو پہلے استری و شودر کے لئے
ودیا کا دان دینا دہرم کے ورودہ سمجھتے تھے
انکو بھی سچائی کے آگے سر جھکانا پڑا اور
مجبوراً اپنے زنانہ سکول ڈنکے کی چوٹ سے
کھولنے پڑے ہیں - بعدہٗ فاضل لکچرار نے
بتلایا - کہ ایک گروہ کے لوگ لڑکیوں کو
صرف پرائمری تک تعلیم دینا چاہتے ہیں
اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں - کہ لڑکیوں کو صرف
گھر کے کاروبار چیٹھی لکھنے کے لیے معمولی علم جاننا
کافی ہے - اور دوسرے لوگ وہ ہیں - جو
انکو اعلیٰ تعلیم دیکر دہارمک معاملات میں
مردوں کا ہم پلہ بنایا چاہتے ہیں - لایق لکچرار نے
خوب تشریح کے ساتھ ہر ایک پہلو سے پرائمری
ایجوکیشن والونکی دلیلوں کو بیجا اور ناثابت کر
دکھایا - کہ گھر کے حساب کتاب کے لئے پانچویں پرائمری
تک کی تعلیم ہرگز کافی نہیں - لایق لکچرار نے بتلایا
کہ جہاں دوکانداروں - سوداگروں اور سرکاری
خزانہ کے حساب کتاب کیلئے بڑے بھاری تجربہ کار
حساب دانوں کی ضرورت ہے - وہاں ایک
پرائمری تک حساب دان استری گھر کے حساب کتاب
کو کب پوری صفائی سے سنبھال سکتی ہے - ساتھ
ہی لکچرار نے ثابت کر دکھلایا کہ جب پرائمری
پاس طالب علم اپنے خیالات کو کبھی خوش اسلوبی
کے ساتھ تحریر میں ظاہر نہیں کر سکتا - تو کیا لڑکیاں
پرائمری تک پڑھی ہوئیں اپنے خیالات کو
اپنے پتا اتھوا پتی کے سامنے کب عمدگی سے
ظاہر کر سکتی ہیں - لایق لکچرار نے بڑے
بھاری فاضل فلاسفروں کی رائے و حوالجات
سے ثابت کر دیا - کہ تعلیم کو روزگار کی خاطر
نہیں پڑھنا چاہئیے - بلکہ ودیا کو اپنے دل
کے روشن و منور کرنے کے لئے - اس لئے
استریوں کو روزگار کے لئے نہیں پڑھایا
جاتا - بلکہ اُنکے دل کے شیشہ کو مجلّیٰ کرنے
کے لئے اور اُنکے قوائے عقلیہ و ذہنیہ کو صیقل
کرنے کے لئے - بعدہٗ لایق لکچرار نے اُن ضروریات
کو ظاہر کیا جنکے سبب سے جالندھر میں کنیا مہاودیالہ
و کنیا آشرم کے کھولنے کی ضرورت پڑی تھی
یعنے پنجاب میں کوئی ایسا سکول نہیں تھا
جہاں کہ (۱) دہارمک شکشا لڑکیوں کو دیجاتی
ہو - (۲) یونیورسٹی کے امتحانوں کی بھٹی
میں نہ ڈالا جاتا ہو - (۳) بدہواؤں کے
سدھارنے اور شکشت کرنے کے لئے کوئی
انتظام ہو - (۴) استانیاں پیدا کرنے
کا انتظام ہو - ان ضروریات کی تیز لہر کو
روکنے کے لئے جالندھر سماج کو ایسے مہاودیالہ
ستھاپن کرنے کی ضرورت پڑی - بعدہٗ
فاضل لکچرار نے مخالفین کے اعتراضات
کے معقول و مدلل جواب دئیے - کہ جس سے
سامعین دنگ رہگئے - لایق لکچرار نے
بتلایا کہ دہارمک شکشا حاصل کرنے کے
لئے مرد و استری کے حقوق مساوی ہیں
جیسا کہ پُرش کو وید پڑھنے - مکتی حاصل
کرنے - ایشور گیان حاصل کرنے کا ادہکار
ہے - ویسا ہی استری کے لئے بھی وید پڑھنا مکتی
مارگ پہچاننا - اور برہم گیان کی پراپتی کیلئے یوگ
سادہن کرنا ضروری ہے - اور یہ باتیں پرائمری
تعلیم سے کبھی نہیں آسکتیں - فاضل لکچرار نے بتلایا
کہ مہاودیالہ جالندھر میں لڑکیوں کو مڈل پچھی و انٹرنس
پاس کرانے کا کوئی خیال نہیں - اور نہ ایسا سکیم
ہے - یہ ہمارے مخالفین ہی ہیں کہ اپنی بہنوں اور
لڑکیوں کو یونیورسٹی کے ہال میں اپنے لڑکیوں کے
ساتھ مڈل پچھی اور انٹرنس پاس بناتے ہیں - اور پھر
الزام ہمپر لاتے ہیں - اور "چہ دلاور است دزدے
کہ بکف چراغ دارد" کے مصداق ہیں - اسی طرح
شہرت پرست قومی شہسواروں کے دیگر لغو و
پوچ اعتراضات کے جواب ایسی عمدگی کے ساتھ
دیئے کہ ہر ایک کے منہ سے کلمہ عش عش نکلتے تھے
اخیر میں بھارت ورش کی ماتاؤں اور کنیاؤں
کی زار حالت اور انکی بے زبان حال ایل
کو سنایا - کہ جسکو سنکر پتھر دل بھی روئی کا گلہ
بنجاتا - لایق لکچرار نے بتلایا کہ آجکل کے چند
نوجوان تعلیم یافتہ اپنی شہرت - عزت - ثروت
علمیت کے گھمنڈ میں مخمور اپنی بہنوں و ماتاؤں
کی گردن پر اودیا کی چھری رکھتے ہوئے بھی
طنز و مضحکہ اڑاتے ہیں - جانوروں کا خون
پیتے پیتے تو انکے دل وحشیانہ اور سخت بے رحم
مثل قصابوں کے ہوگئے ہیں اور اب انہوں نے
ہماری پیاری ننھی ننھی کنیاؤں و ستریوں پر وار
کرنے شروع کئے ہیں - اور پھر یہ دعویٰ کہ ہم قوم
کے خیر خواہ ہیں ہم ہندو قوم کو اوٹھایا چاہتے
ہیں - اخیر میں لایق لکچرار نے بتلایا کہ ہمارے
مخالفین کے تعصب - بغض - شرر - حسد کا بادل
ست دہرم کے سورج کی شعاعوں سے جلد چھن بھن
ہوکر انکو مجبور کریگا - کہ وہ بھی ست کے آگے سر جھکا دیں
اور ستری مہاودیالہ کی ہمدردی کریں - لکچر پیچھے تک
برابر ہوتا رہا - لوگ بڑی توجہ سے لگاتار سنتے رہے -

دان کی مہماں کچھ عرصے سے بھارت لوگوں
کے ہردیوں سے دور ہو چلی تھی۔ جہاں ہمارے
پراچین بزرگ دان دیکر سنسار کی واہ واہ سے
بچنے کے لئے گپت دان کے طریقے کو زیادہ تر
پسند کرتے تھے وہاں انکی موجودہ سنتان سنتشٹ
نہیں ہوتی۔ جب تک کہ ایک روپیہ کے دان
کے بدلے دس سطروں میں انکی تعریف نہ کیجائے
نشکام کرموں کا قریباً ابھاؤ ہوتا جاتا ہے چنانچہ
انگریز ہمارے بزرگوں پر یہ دوش لگاتے
ہیں۔ کہ انہیں نمائش کا بہت زیادہ شوق
تھا لیکن تجربہ بتلاتا ہے۔ کہ انگریزی تعلیم
نے بڑے مہلک نمائشی شوق کی آگ بھارت
واسیوں کے دلوں میں بھڑکا دی ہے۔ دان
ہر حالت میں اچھا ہے۔ خواہ شردھا سے
دیا جائے۔ یا اشردھا سے۔ خواہ فرض سمجھ کر
دیا جائے یا شہرت پسندی کے خیال سے
لیکن شہرت پسندی کے خیال اور اشردھا
سے جو دان دیا جاتا ہے۔ وہ صرف دان
لینے والے کو فائدہ پہونچاتا ہے۔ برخلاف
اسکے شردھا اور فرض کے لحاظ سے جو دان
کیا جاتا ہے۔ وہ دینے اور لینے والے دونوں
کا بھلا کرتا ہے۔ دینے والے کی آتما کو اُنت
کرتا ہے۔ اور اسے موکش مارگ میں ایک
منزل آگے لیجاتا ہے میں نے اس پتر میں
بارہا شدھی دانکوں سے ثابت کیا ہے۔ کہ
گپت دان ہردے کی شدہ اوستھا کا نشان ہے
اس لئے مجھے یہ دیکھ کر بڑا آنند ہوتا ہے
کہ میری بار بار کی اپیل بیکار نہیں گئی کسی
نہ کسی ہردے پر چوٹ لگا ہی دی ہے۔
عرصہ تقریباً ۲ یا ۲۵ دن کا ہوا۔ کہ میرے
پاس حسب ذیل مضمون کا ایک پتر رجسٹر شدہ لفافے
میں بند پہونچا۔ "مہاشے جی! اس رجسٹری
شدہ خط میں ایک گیج ٹکٹ بھیجتا ہوں
ایک صندوق محولہ کتب اور پارچات پوتیقی
آجکل ڈاک میں روانہ کئے گئے ہیں مہربانی
فرما کر دال چھڑوا کر اُس غریب لڑکے کو بھیج
جسکا سہارا سوائے پرماتما کے اور کوئی نہیں
ہے۔ جو کہ ودیا پڑھن کرنا اور اپنی زندگی آریہ
سماج کا منوکھ ارپن کرنا چاہتا ہے میں خود
بالاخیر میں میرے کسی مصرف کی نہیں ہیں
کیونکہ میں نے جتنا پڑھنا تھا پڑھ چکا اور
آئندہ بیہودہ زندگی بسر کرنا نہیں چاہتا
ہوں"۔ اس خط کے ساتھ ایک [illegible] صندوق
منگا لیا گیا۔ جسمیں کہ قریباً ۵۰ روپیوں کی
قیمت کی کتابیں کپڑے۔ ایک دو سوتی
بستر بند وغیرہ تھے۔ انہیں ایام میں کچھ بستر
اور برتن بطور گپت دان مہاودیالہ جالندھر
کے لئے لالہ دیوراج جی کے پاس پہونچے
ہیں یہ دونوں واقعے بہت ہی سادھارن
نظر آتے ہیں۔ لیکن جبکہ اُس روحانی
بھاؤ پر غور کی نظر ڈالی جاوے۔ جو کہ
انکا محرک ہوا ہے۔ تو دھرم کے لئے کام
کرنیوالوں کا حوصلہ بہت ہی بڑھ جاتا ہے
ایسے چھوٹے چھوٹے واقعات ہیں جو کہ
کام کرنے کی سپرٹ کو دوبالا کرتے ہیں اور
اس بات کا ثبوت دیکر کہ کرم کا ناش نہیں
ہوتا۔ اس پاس کے زمانہ میں بھی ڈھارس
بندھا دیتے ہیں

لوکل

گزشتہ اتوار کو سماج مندر میں پنڈت سری
جی نے اوپاسنا کرائی تت پشچات بھگت رام
دوبارہ ہی نے اپدیش دیا پھر ماسٹر لچھمنداس
جی نے صحبت کے اثر پر ایک لکچر دیا۔
بعد ازاں اسکی پشٹی میں لالہ گوجرمل فرنٹیس
مینیجر دوآبہ ہائی سکول نے چند زوردار
الفاظ کہے۔ ویدک آشرم کی ودیارتھیوں کا ہی سنسکرت کلب
سنگھ وار کو استری سماج کے سپتاہک
جلسہ میں شریمتی سندری نے پرارتھنا
کرائی اور شریمتی ویدکماری نے کتھا کی
حاضری خاصی تھی۔ سارا صحن استریوں
سے پُر تھا۔ منگل وار کو بالا سماج بدستور ہوا
بدھ وار کے روز حسب دستور دوآبہ ہائی سکول
کے بورڈنگ میں طلبار کی سبھا ہوئی جسمیں
پروفیسر ہولدر و ماسٹر جیونداس نے طلبا
کو نیک چلن بننے کے لئے اپدیش دئے۔
دوآبہ ہائی سکول میں تعداد طلبا ۸۰۰ کے
قریب پہونچ چکی ہے۔ دن بدن نمایاں
ترقی ہو رہی ہے۔ ایف اے کلاس
بھی کھل گئی ہے۔ بباعث تعطیل عید کے
سوموار کو سکول کی طلبار کا جلسہ کلب
نہ ہو سکا۔ گرمی بڑی شدت سے پڑ رہی
ہے۔ لوگ بہت بیقرار نظر آتے ہیں۔
بارش کی بڑی ضرورت ہے۔

جالندھر شہر میں لچربازی کا شور اور بکش بات کا زور

وید وان سچ کہہ گئے ہیں۔ کہ جہاں بکشیات
کا دخل ہوتا ہے۔ وہاں بدھی کی صفائی
میں خلل آجاتا ہے۔ اور انسان ست کے
سیدھے راستہ سے گر جاتا ہے۔ سب جانتے

ہیں۔ کہ جب سے جالندھر شہر میں لاہور انارکلی سماج نے آکر سکول کھولا تب سے شہر میں ایک خواہ مخواہ کی شورش اور جوش پیدا ہو گئے ہیں۔ ہمارا یہہ اعتراض نہیں ہے۔ کہ یہہ سکول کیوں کھولا بلکہ اسکے خلاف ہم اس کام کو اچھا سمجھتے ہیں اگر وہ محض اپنے دیس کے لڑکوں کی تعلیم اور اخلاق کی ترقی کے مطلب سے کھولا گیا ہوتا۔ سکول کھلے ابھی کتنے دن ہوئے کہ ہم اسکی تعلیم کے اخلاقی نتیجوں پر رائے دیکھیں۔ مگر یہہ ہم ضرور دیکھتے ہیں۔ کہ آثار اچھے نہیں ہیں۔ کیونکہ اس سکول کو ایک اور غرض پورا کرنے کا آلہ بنایا گیا ہے اور یہی اس سکول کی اصلی غرض تھی جب سکول کے بانی اور بڑے ماسٹر اس قسم کے خیالات کا پرچار کریں اور کرتے رہینگے جیسا کہ پچھلے ہفتہ ہوا تو ظاہر ہے کہ طالبعلموں کے اخلاق پر کیا اثر پڑیگا۔ پچھلے آیتوار اور سوموار کو اس سکول میں جسکا نام دل لبھانیوالے الفاظ میں "اینگلو سنسکرت ہائی سکول" ہے۔ لکچر جاری تھے دنگل گرم تھے۔ میں بھی اس خیال سے کہ شاید کوئی اچھی بات ہاتھ لگے۔ ان جلسوں میں پہنچا۔ اول روز لالہ لاجپت رائے صاحب کا لکچر تھا۔ لالہ صاحب کی لیاقت اور گویائی کی طاقت میں کسکو انکار ہو سکتا ہے لیکن یہہ لکچر کچھہ ایسا دقیق اور عالمانہ تھا کہ اسکا بہت سا حصہ بہتوں کی سمجھہ میں نہ آیا۔ اخیر میں جاکر معلوم ہوا کہ اسکا مطلب اور مضمون ہندوں میں ایک عام قومیت قایم ہونے کا امکان تھا۔ مگر اسکے خاص طریقے۔ افسوس کہ اس لکچر میں خوب بحث دیر تک قایم رہا۔ کچھہ بتائے نہ گئے ایسے کہ چند لوکل اصحاب پر کنایۃً بہت سے حملے کیے گئے۔ چونکہ اس لکچر کے مطالب آپس میں ایک دوسرے سے آزاد اور بے تعلق تھے۔ اس لیئے میں اسپر کوئی رائے نہیں دیسکتا۔ مگر میں لالہ صاحب کے لکچر کے اخیری حصہ کو لونگا۔ جو ایک عجیب طرح سے انکے سکول کی تعریف پر تھا۔ جس سے پایا جاتا تھا۔ کہ لکچرار کو حقیقت میں کہنا تو صرف یہہ تھا۔ کہ یہہ اینگلو سکول جالندھر کے سب سکولوں اور خاصکر کسی خاص سکول سے بہت اچھا ہے۔ اڈیٹر صاحب۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ مجھے سماج کے جھگڑوں سے کوئی تعلق کبھی نہیں ہوا۔ اسلیئے میں تیار تھا۔ کہ لالہ صاحب کی اس رائے کو رد نہ کروں۔ جب تک کہ اس کے مخالف واقعات نہ پیدا ہوں۔ لیکن بدقسمتی سے لالہ صاحب اپنے سکول کی بہتری پر دلیل کا خون کرنے لگے جسنے ساری قلعی کھولدی۔ انہوں نے کہا۔ "بہت بڑا فرق ہے۔ مسٹر فلاں کے پڑھانے میں اور لالہ سندر داس کے پڑھانے میں" اس سے صاف ظاہر ہے کہ انکا اشارہ مسٹر ہولینڈ صاحب کی طرف تھا۔ جو تھوڑا عرصہ ہوا۔ دوابہ سکول میں نوکر رکھے گئے ہیں۔ اور انگریزی کے اعلے مدرس ہیں۔ بھلا لالہ صاحب کی یہہ دلیل ہی کیا ہے۔ دیسی لاکھہ لایق ہوں لیکن انگریزی زبان کی تعلیم کیلیئے جیسے انگریز مدرس مناسب ہیں ایسے دیسی مدرس کم ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح سے جیسے کہ سنسکرت کی تعلیم کے لیئے ایک برہمن پنڈت زیادہ مناسب ہے۔ بہ نسبت ایک سنسکرت خواں یوروپین کے۔ اس مثال میں کوئی شبہ نہیں ہوسکتا۔ پس اگر دوابہ سکول کے منتظموں نے زبان انگریزی کی تعلیم کے واسطے ایک لایق انگریز کی خدمات حاصل کیں۔ تو بجاے اسکے کہ اس سکول کی مذمت کیجائے۔ اسکی تعریف ہونی چاہیئے اور اس سکول کو اور سکولوں پر ترجیح دینی چاہیئے۔ مجھہ کو امید ہے۔ کہ لوگ ان چکنی چپڑی باتوں سے جو اس لکچر میں کہی گئی تھیں۔ دہوکا نہ کھائینگے اور دوابہ ہائی سکول کی نسبت کوئی غلط رائے قایم نہ کرینگے۔

اس لکچر کی اور کسی خاص بات کی نسبت لکھنا ضروری نہیں۔ سوائے اسکے کہ کل لکچر کی پرواز اور آورد سے صاف پایا جاتا تھا۔ کہ انارکلی سماج سناتن دہرم سبھا کی ایک شاخ ہوگئی ہے۔ وہ اصول کو طاق پر رکھکر صرف مصلحت اور چالبازی کا پتلا بن گئی ہے۔ اسنے ویدوں کے مت کے پرچار اور سوامی جی کے مشن کی تکمیل کا عہد انہوں نے اگر کبھی باندھا تھا تو اب بالکل توڑ دیا ہے۔ باوجود ان سب باتوں کے مجھے شبہ ہے کہ جالندھر یا لاہور سناتن دہرم سبھا کے ممبر اس پالیسی اور پیچ کی تہہ کو نہ پاکر ان لوگوں کو اپنا سچا خیرخواہ یقین کریں۔ اب دوسرے دن کی کیفیت سنیئے۔

اس دیندار لکچر ہوئے - اول لکچر لالہ ہنسراج صاحب ہیڈ ماسٹر اینگلو سنسکرت ہائی سکول جالندھر کی زبان مبارک سے تھا - جو انگریزی میں اور جسکا مضمون عورتوں کی تعلیم تھا - لوگ کہتے ہیں - کہ ہیڈ ماسٹر صاحب نے انگریزی میں اس لیئے لکچر دلوایا گیا کہ انکی ہیڈ ماسٹری کی لیاقت کا سکہ بیٹھ جائے - اور لوگوں کو انکے سکول میں اپنے لڑکے بھیجنے کی ترغیب بلکہ تحریص ہو لیکن جہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا ہے شہر کے اچھے انگریزی دانوں پر تو اسکا الٹا اثر ہوا - خیر - اب لکچر کے مضمون کو لیجیئے - زیادہ زور اس بات پر رہا - کہ آدمی اپنی زندگی میں جو کچھ کرتا ہے - وہ سب اپنی بیوی کے واسطے کرتا ہے - میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہہ زن مریدی کا اصول ماسٹر صاحب نے کہاں سے نکالا - اگر یہہ صحیح ہے تو خود ماسٹر صاحب بھی شاید اسی واسطے گھر بار چھوڑ کر جالندھر میں تشریف لائے ہیں - اور جب وہ لاہور واپس جاوینگے - اور اپنے اس لکچر کی نقل اپنی دھرم پتنی کو سنائیں گے تو وہ یہہ سنکر ضرور خوش اور satisfied ہونگی کہ انکے پتی نے استری گن کے حقوق کے گلے پر کیسی تیز چھری چلائی ہے - آپ نے کہا کہ ایک سپاہی جو گھمسان کے رن میں زخموں سے چور اور لہو میں تر بتر ہو گر جاتا ہے - جبتک کہ اسکا آخری سانس نہیں چلتا - تو وہ اپنی بیوی کی خاطر لڑتا ہے - میری رائے میں یہہ صدہا انگنت شہیدوں کے لیئے بہت بیہر حانہ ہے جنہوں نے قومی جھنڈوں اور قومی بیڑوں کے سلامت رکھنے میں اپنی جانیں دی ہیں جہاں تک کہ کبھی بڑی خشکی اور سمندر کی لڑائیوں کے حالات سے ثابت ہے جیسا کہ خود ماسٹر صاحب روز اپنے شاگردوں کو تواریخ میں پڑھاتے ہونگے ان شہیدوں نے ان کڑے وقتوں پر اپنی ذات اپنی بیوی اور بال بچوں کو بالکل بھلا دیا - اور صرف دشمن ملک اور قوم کی عزت پر اپنی جانیں کھو دیں بلکہ ایسے موقعوں پر بڑے بڑے سورماؤں نے بیوی اور بچوں کی اخیری ملاقات تک سے انکار کیا - اس لیئے کہ ان کے دل بھر آوینگے اور پھر انکے ہاتھ پاؤں قابو میں نہیں رہینگے -

پھر یہہ اعتراض کیا گیا - کہ ہم یہہ چاہتے ہیں - کہ ہماری عورتیں بھی یورپ میں عورتوں کی طرح سے ہتھیار لگائیں - اور پولیٹیکل حقوق میں ہمارے برابر ہوں - بھلا ان عقل کے دشمنوں سے کوئی پوچھے تو کہ یہہ کسنے کہا اور کب کہا - اصل بات یہی ہے کہ وہ جانتے ہیں - کہ غلط کہتے ہیں جھوٹ کہتے ہیں - مگر انہیں تو یہہ منظور ہے کہ پبلک کو دکھا دیں کہ ہمدردی کنیا مہا ودیالہ سے ہٹا ہیں - بات تو جب تھی کہ لالہ ہنسراج صاحب یا لالہ ہنسراج صاحب کنیا مہا ودیالہ کے سکیم کو اور موجودہ استری پاٹھ شالا کی انضباط تعلیم کو آگے رکھ کر اسے سوچتے اور پھر اعتراض کرتے - مگر یہاں تو ... سے کام ہے -

غرضیکہ ایسی ہی متعصبانہ باتوں سے سارا لکچر بھرا ہوا تھا - جسکی تائید میں لالہ ہنسراج صاحب پرنسپل دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور کھڑے ہوئے - انہوں نے اپنا لکچر سمندر کی موجیں گننے شروع تو گرمیوں کے پھل سے کیا تھا - اور ختم برتن مانجھنے پر تھا - اسمیں شک نہیں کہ پرنسپل صاحب اچھے بولنے والوں میں سے ہیں - لیکن اس لکچر میں تو انہوں نے سچائی اور معقولیت کا جی بھر کے خون کیا تھا - شاید آپ کو یقین نہ آئے - مجھے تو اس لکچر کو سنکر یہہ شبہ ہونے لگا کہ کوئی کیسا ہی عالم کیوں نہ ہو - مگر جبتک ہٹ پر ہو ہرگز مضبوط دلیل نہیں کر سکتا - یہہ لکچر بھی اپنے سے پہلے لکچر کی طرح سے باہر سے چکنا چپڑا مگر اندر سے کھوکھلا تھا ادہر تو آپ بھی ماسٹر صاحب کی طرح ایسی عورتوں سے نفرت کرتے ہیں جو ہتھیار باندھ کر ملک کے لیئے لڑنے مرنے کو کمربستہ ہوں - چتوڑ کی رانیوں کی مثال پیش کرتے ہیں - جو ہتھیار باندھ کر میدان میں لڑی تھیں - کہ ہندو عورتوں کو ایسا بنانا چاہیئے - یہہ ایک قول دوسرے قول کی ضد ہے - آتنا پرنسپل صاحب کو نہ سوجھا اور گھر کے کام کاج میں جو مرد اور عورت کے مساوی ذکر کرکے آپنے فرمایا - کہ آدھا آدھا کام تو اس طرح سے بٹ سکتا ہے - کہ گھر کے بھانڈے تمانہ یہ قائل آدہے مرد مانجھا کرے اور آدہے عورت - واہ کیا اچھی بات کہی ہے - معلوم ہوتا ہے - کہ پرنسپل صاحب

جب اپنے کالج میں مضامین تعلیم کی تقسیم پروفیسروں کو کرتے ہیں۔ تو لحاظ عہدہ کے اس نسبت سے کتابیں تول تول کر پڑھانے کی دیا کرتے ہیں۔ اصل یہہ ہے وہ کیا یہہ نہیں جانتے۔ کہ یہہ اچھی بے تکی باتیں ہیں۔ مگر انکا خیال ہے کہ ایسی ایسی باتیں بنا کر وہ پبلک کو اپنے مخالف فریق سماج سے الگ کر سکینگے۔ اور ان چکنی چپڑی باتوں سے اپنے سماج کو سناتن دہرم سبھا کی ایک شاخ نہیں تو ایک دوست جتا کر اپنے سکول کے آتے کام میں مدد پا سکینگے مگر ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ پبلک اور سناتن دہرم سبھا ان لوگوں کی چالاکی اور بھولپن کا کہاں تک شکار ہوگی۔

ایسا ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ اس کہاوت میں ہے۔ کہ "گھر کا جوگی جوگنا اور باہر گانو کا سدہ" باہر کے آدمی اونچی بات سمجھ کر دو چار جلسوں میں لوگ جمع ضرور ہو جائینگے۔ کہ انکے ویاکھیان سنیں لیکن انہیں سمجھنا چاہئیے۔ کہ انکے بچوں کی تعلیم کی بہتری کا خیال جسقدر کہ خاص انکے شہر والوں کے دل میں ہوگا۔ اسقدر انکے باہر کے دوستوں کو نہیں ہو سکتا جنکی ذمہ داری کا بوجھ لینا کم ہے۔ اور یہہ کہ انکا یہاں آکر سکول کھولنا اصل میں تعلیم کی غرض سے نہیں ہے۔ بلکہ جو انکی اصلی غرض اسمیں پوشیدہ ہے۔ اسکو غالبا آپکے بہت پڑھنے والے جانتے ہونگے۔

راقم ایک بیغرض تماشائی

بیرواڑ کو لالہ منشی رام جی کا خاص لکچر آریہ سماج میں رشی دیانند ... کنیا مہاودیالہ جالندھر کے مقاصد اور مخالفوں کی غلط بیانیاں" پر ہوا حاضری

تقریبا بکثرت تھی

مراسلہ

ایڈیٹر صاحب کہ ہماری کی نادری کا قصہ واقعہ یہ ہے

بھارت ورش کی ودوشا جبکہ ویدک دہرم کے ادویا کے بادلوں میں آجانے سے دن بدن گھٹتی چلی جاتی تھی جسکو دیکھ کر دنیا کی سب قومیں ہنس رہی تھیں۔ لیکن مہذب خیال کے فدائیں آدمی تو طرف سے افسوس ظاہر کر رہے تھے۔ کوئی کہتا تھا یہہ لوگ ہیں کہ جنکے بزرگ دنیا بھر کی استاد تھے۔ جنہوں نے ہر فن میں کمال ترقی کر کے اپنے ملک کے نام کو روشن کر دیا تھا جنکی تصنیفات کو دیکھنے سے آج بہی یہہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی اعلی سے اعلی قوم انکی برابری کا دم نہیں بہر سکتی جنکی عجیب غریب داستانیں زمانہ کے ہیر پھیر سے آجکل بمثل ایک مبہم قصہ کے ہو رہی ہیں۔ لیکن کوئی بہی انصاف پسند طبیعت نہ ہوگی۔ جسکو غور سے تحقیقات کر لینے کے بعد انکی سچائی میں شک ہو سکے۔ کیونکہ جاہلوں کے نزدیک عجوبہ ہو رہا ہے۔ وہی عالموں کے ہاتھوں سے علمی طور پر ممکن التصدیق ہوتا ہے۔ اگرچہ آج یہہ لوگ اپنی جہالت کے باعث ودیا کے محلوں کو مسمار کر چکے ہیں۔ تاہم ودیا کے ایسے صدہا کھنڈرات موجود ہیں۔ کہ جنکو دیکھ کر انکی پرانی بزرگی کو ماننا پڑتا ہے۔ کوئی انکے برخلاف دلیل پیش کرتا تھا۔ غرضیکہ پرتکش کے سامنے انومان کچہہ نہ سمجھ کر اسکے اثبات کو قریب قریب گپ سمجھتے والوں کی تعداد بہت بڑھ گئی تھی لیکن مثل مشہور ہے۔ کہ بارہ برس بعد بہی گہورے کی بہی سنتا ہے۔ زمانہ آیا۔ کہ بھارت سے نیہایا کے بھاگ جاگے۔ اور بھارت میں گورنمنٹ وکٹوریہ کے راج سے لوگوں کو آزادی ملی اور جو لوگ اس حالت میں جاگے۔ انہوں نے گری ہوئی حالتوں کو درست

کرنیکی کوشش کی لیکن انکے پاس شعلوں اور نیبوں کی روشنی تھی۔ جس سے پوری کامیابی کی صورت نظر نہ آتی تھی بہرحال تو اسی حالت میں چل رہے۔ آخر پرماتما نے ایک مہاپرش آنند سوامی سرسوتی بہجا کی جنکی ادہر کی ایک ایک بیلا دہرم اگنی اور دیش اونتی کا خیال بہرا ہوا تھا انہوں نے تحقیقات کے بعد معلوم کر لیا تھا۔ کہ آتش ادیا کا انتظام چراغوں کی روشنی میں نہیں ہو سکتا۔ بلکہ سورج کی روشنی درکار ہوگی۔ اس لئیے اسنے اپنی ساری طاقت اودیا کے بادلوں کے دور کرنے میں خرچ کی۔ جس سے بہت سا حصہ اسکا دور ہو گیا۔ اور کچھ کچھ سورج نظر آنے لگا لیکن ابہی سورج ٹھہر نہیں پہونچنے پایا تھا۔ کہ بادل آتا چلا آیا لیکن چلتے وقت اس مہاتمانے اپنے تمام اہل بچوں کو یہہ وصیت کی کہ جہانتک ہو سکے سورج کے آگے سے اودیا کے بادلوں کو ہٹانے کا پورا شاستہ کیا اسکے مرتے ہی لوگوں نے اسکی وصیت کو بھلا دیا جس سے تمام اندہیرے میں پھر سونے لگے۔ اسوقت جو جاگ گئے تھے انہوں نے دیکھا کہ مہاتما کے حکم کے خلاف چلنے سے تو بہت کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ انہوں نے مہاتما کی وصیت کو دیکھ کر اسکی آگیا پالن میں کوشش کی جس میں بہت کامیابی ہو گئی۔ پھر آتری گن آپکو معلوم رہے کہ مہاتما سوامی دیانند کی آخری وصیت جس دیدک دہرم پرچار کی طرف پریرنا کرتی ہے جسنے انکو چھوڑا وہ نشٹ ہو گیا۔ کیونکہ جسنے اپنا تن من دہن ساری آیو دہرم پال سب کچہہ آپکی خاطر خرچ کر دیا۔ انکی وصیت کو نہ ماننے کا نتیجہ ہمیں جو ملی آتا ہیں کس طرح چہرہ شناخت سکتی ہیں جبکہ انکی وصیت بہارت کی زندگی کا سبب ہے بہارت کی پرکرتی ہی کہاں ہے۔ جو اپنی پرکرتی کی زندگی ہو کر زندہ رہ سکتی ہے۔ اس لئیے رشی منتان سنجیو اپتری بہا مہو کیا آپ اس رشی سے کریگا کہ آریہ سماج کو سکت کر دینگے کیا آپ وید پرچار فنڈ کیلئے دہرم سے پرچار سے رشی کی وصیت کی بجا لائیں ...

آریہ ودیارتھی آشرم لاہور

میں ہمراہ رائے صاحب بہادر پنڈت ... رام صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بوقت سات بجے شام ۱۹ جنوری آریہ ودیارتھی آشرم لاہور (جو پنجاب پرتی ندھی سبھا نے کھولا ہے) میں پہنچا۔ ودیارتھی سکول کے الگ اور کالج کے الگ اپنی اپنی درجوں میں رہتے تھے۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب ودیارتھی آشرم موجود تھے۔ مکان رہائش ودیارتھیان کا بخوبی اندر باہر سے دیکھا۔ قابل رہائش کے ہے۔ آب ہوا اچھی ہے مقابلہ کے قابل استھان میں عمدہ ہے چاروں طرف سبزہ و گلزار ہے۔ صفائی حافظہ کی بدرجہ اوسط ہے۔ مگر ابھی زیر مرمت مکان ہے پیشتر کچھ ہو گیا اور کچھ ہوتا تھا۔

رسوئی خانجات اسکول کے ودیارتھیوں کے اور کالج ودیارتھیوں کے الگ الگ ہیں۔ ملازمان رسوئی خانہ برابر برابر ہیں کھانا کی دونو رسوئی خانوں میں چیزیں یکساں ہوتی ہیں۔ اتفاق سے ودیارتھیوں کا بھوجن پان کا وقت قریب تھا۔ ودیارتھی کالج کے الگ اور سکول کے الگ بھوجن اور سندھیا اور اپاسنا کا بیٹھ گئے۔ میں نے رائے صاحب کی خواہش سے ملاحظہ بھوجن کا کیا۔ الگ الگ رسوئی خانہ کی روٹی دیکھی۔ بھاجی ترکاری (توری) اور دال شستہ (ماش) دیکھی۔ آٹا نہایت عمدہ۔ روٹی اول درجہ کی تھی۔ سبزی اور دال نہایت عمدہ بنی تھی۔ چوکا صاف ستھرا تھا۔ چنانچہ اُس رسوئی کو ہم دونوں نے وہاں کھا کر دیکھا۔ قیمت دی گئی۔ ایسی عمدہ رسوئی گھروں میں نہایت ہی خوش قسمتی کا نشان ہے۔ دوسرے سندھیا اپاسنا کے بعد ودیارتھیوں نے آرام سے بھوجن کیا۔ پھر میرے چلے آنے کی بابت صحت جسمانی اس آشرم میں بیشک عمدہ ہوگی۔

شریمتی پرتی ندھی سبھا پنجاب کو دھنیواد ہے کہ یہ آشرم کھولا۔ اور اس آشرم نے موجودہ حالات کے موافق اپنا کام عمدہ کر دکھلایا۔

رائے صاحب کو بھی دھنیواد ہے۔ کہ بطور سپر نگرانی فرماتے ہیں۔ لالہ تولا رام صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کا زیادہ دھنیواد ہے۔ کہ پوری پوری نیک نیتی سے سرانجام کرتے ہیں۔

ایک دوسرے ودیارتھی آشرم کو بھی جا کر دیکھا۔ میرا بھائی وہاں رہتا تھا۔ اُس دوسرے آشرم کا انتظام عمدہ نہ دیکھا۔ اپنے بھائی کو وہاں سے فوراً اُس آریہ ودیارتھی آشرم میں جگہ دلائی۔ اور وہ اسمیں شامل ہو گیا۔

بے شک جو ودیارتھی شتر بے مہار کی طرح خود رو ہونا چاہتے ہیں اُنکے لیے وہ دوسرا آشرم درست ہے۔ اور جو خود رو ہونا پسند نہ کریں کچھ نیک ہونا چاہیں۔ اس آریہ ودیارتھی آشرم میں کامیاب ہونگے۔

داس

سیتا رام میڈیکل پریکٹیشنر پشاور

ویدک ٹریکٹ سوسائٹی

ویدک دھرم پرچار کے لیے اس وقت آریہ سماج کو مختلف مضامین پر اور مختلف زبانوں میں ٹریکٹ بکثرت درکار ہیں۔ اُنکی عدم موجودگی میں پرچار میں رکاوٹ ہو رہی ہے آریہ سماج نے باوجود تعلیم یافتہ ہونیکے آج تک قلم سے بہت ہی تھوڑا کام لیا ہے۔ اگر یہ سوسائٹی انگریزوں کی ہوتی اور ممبر بھی تعداد تعلیم میں برابر ہوتے۔ تو آج تک ہزاروں ٹریکٹ تصنیف ہو جاتے اور کئی پریس کامیابی سے چلتے۔ ٹریکٹ سوسائٹی کی ترقی کی سد راہ تین بڑے امور ہیں

اول عوام میں مطالعہ و تصنیف کا شوق نہ ہونا۔ دوم تعلیم یافتہ گروہ میں نئے خیالات پیدا ہونیکا مادہ [illegible] کم ہونا۔ سوم پریس کا گراں خرچ۔ مگر یہ کاوٹیں بھی ٹریکٹوں ہی کی کثرت سے دور ہونگی۔ کیونکہ چھوٹے چھوٹے دلچسپ و مفید رسالے علم کی طرف عجیب کشش پیدا کرتے ہیں۔ اور انہیں کی بدولت نئے خیالات کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ چنداں درست نہیں۔ کہ یونیورسٹی کا نصاب سخت ہونیکے باعث مالی آر جینبلٹی ہے۔ اصل سبب سپرٹ ٹریکٹوں کی عدم موجودگی ہے۔

ایک انگریز افسر نے پاس کرتے دیکھا کہ سینکڑوں چھوٹے چھوٹے رسالے دیکھ سکتا ہے۔ یہاں عموماً طالب علم سوائے کورس کے مشکل سے کسی اور کتاب کو دیکھا کرتے ہیں ایسی حالت میں مادہ تصنیف کی امید نہیں ہو سکتی۔ باقی رہا پریس۔ سو اسکی ترقی پہلے دو امور پر منحصر ہے۔ تنخواہدار مصنفوں کے ذریعہ ٹریکٹ نکالنا بے ثمر کوشش ہے ممکن نہیں کہ خرچ کے مقابل ٹریکٹ کافی نکل سکیں۔ اغلب ہے۔ کہ پبلک اُنکے خیالات کی قدر نہ کرے۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا سالانہ چندہ کے ہمراہ جو آریہ سماجوں سے لیا جاتا ہے۔ ایک ایک یا دو دو ٹریکٹ بھی تیار کرے۔ نیز پبلک سے بھی اپیل کرے۔ اور اپنی نگرانی میں چھپوایا کرے۔ تو تھوڑی مدت میں ضروری ٹریکٹ چھپ سکتے ہیں۔ اور آریہ سماجیں

دیگر سبھا بخوشی سے امداد کر سکتے ہیں
اگر غور سے دیکھا جاوے تو دینک ٹریکٹ
سوسائٹی کو کامیابی سے چلانے کے لیے اس
سے بہتر اور کوئی سہل اور کم خرچ طریقہ نہیں ہو سکتا
اور نہ ہی پبلک میں پڑھنے کا شوق کسی اور
ذریعہ سے بخوبی پیدا کیا جا سکتا ہے۔

نمستے

ننالال سیٹھ چیبہ

راولپنڈی سماچار

اپریل ماس میں پنڈت رام بھجدت جی کا یہاں
دیاکھیان دینا آپکے اخبار میں چھپ چکا ہے۔ ایک
خاص لکچر لالہ کانشی رام جی چوپڑہ کا بھی
اسی ماہ کے اوائل میں سناتن دھرم سبھا کی
چالبازیوں اور آپکے اپدیشکوں کی چالاکیوں
کے افشا کرنے کی بابت ہوا تھا۔ اس مہینہ کے
ستیاگ جلسوں میں حسب معمول بہت آدمی ہو کر
دو دفعہ پنڈت بھگت رام جی نے ایک دفعہ
پنڈت سیتا رام جی اور ایک دفعہ لالہ گوپی ناتھ
نے اپدیش کرائی۔ کتھا ویدانت درشن میں سے
برابر پنڈت سیتا رام جی شاستری ہونے کی۔ ایک
دیاکھیان ہیم مالن پر لالہ جمنا پرشاد جی نے دیا
پنڈت دیویدیال جی اپدیشک پرتی ندھی سبھا
پشاور کی طرف سے واپس آکر جہلم کی طرف تشریف
لے گئے۔ یہاں انکا کوئی قابل ذکر دیاکھیان
نہیں ہوا۔ ہاں ۲۶ اپریل کے ہفتہ واری
جلسہ میں آپ نے ایک چھوٹا سا اپدیش آریہ
بھائیوں کو آلس کے تیاگ دینے اور ساماجک
اُنتی پر کٹی بدھ ہونے کے واسطے دیا۔ آتما ادگری
ہفتہ وار ہوتی ہے۔ دھرم چرچا کلب میں سے

پھر جاری ہو گیا ہے۔ پرتی ندھی سبھا اور مینل
آدھیش راولپنڈی کے علاقہ کے بعض مشہور
قصبات میں اپدیش کرانے کا ضرور کوئی عمدہ
بندوبست کرا دیں۔ اور گورمکھی ٹریکٹ بھی
چھپوا کر اس علاقہ میں اگر تقسیم کیے جاویں تو بہت
کچھ فائدہ کی امید ہے۔ اس ماہ میں لالہ گنگا رام
ہیڈ کلرک اور لالہ مراری لال صاحب سپروائزر
نے اپنی دختر نیک اختروں کی شادیاں کیں جنہیں
حتی المقدور سنسکار ودھی کے انکول کاروائی
عمل میں آئی بھجن منڈلی کا اتساہ و ہنسواد
کے قابل ہے۔ پنڈت سیتا رام جی شاستری
پنڈت بھگت رام جی اور پنڈت آتما رام جی
نے کام کرانے میں خوب پریشرم دکھایا
لالہ مراری لال جی کی لڑکی کی شادی کے
وقت تک پنڈت دیویدیال جی آ گئے تھے
اول الذکر شادی میں ور کی عمر ۲۴ یا ۲۵ برس
اور کنیا کی پندرہ برس سے اوپر۔ لالہ گنگا رام
نے اس موقعہ پر ... اور ور نے بھی ... روپیہ
مختلف ساماجک کاموں کے لیے دان دیئے
لالہ مراری لال صاحب اور آپکے سمبندھی ہر دو
صاحبوں کا ساماجک کاموں کے لیے ...
روپیہ دان ہوا۔

بیاہ شادی کی مروجہ رسومات اور دستورات
میں بعض بالکل قابل ترک ہیں۔ اور بعض ایسی
ہیں جو خلاف مذہب یا اخلاق نہ ہونے کے
سبب قائم رہنی چاہئیں۔ اور بعض ایسی
بھی ہیں کہ جنہیں ترمیم کی ضرورت ہے یا بجائے
اُنکے کوئی نئی تجویز قرار دی جاوے۔ مگر افسوس
کہ اس کام کو کوئی آریہ سماج چنداں قابل غور
نہیں کرتا جس سے عین موقعہ پر ہر ایک
آریہ کو سخت مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

چند سال ہوتے پر اگست ماہ میں شری ستی پنڈت
بھیم سین جی شرما کے اُدیوگ سے آریہ دھرم سبھا
استھاپت ہوگئی تھی مگر افسوس کہ پھر اس سبھا کی
کوئی خبر نہ معلوم ہوئی۔ آریہ سماج کے ساتھ ساتھ
اس دھرم سبھا کی قائمی کی ایسی سخت ضرورت ہے
کہ جیسے شریر کے بازو۔ کئی نئی پوتھیاں ...
کی اس زمانہ کے انوسار (جیسا کہ وقتاً فوقتاً
ہمارے پراچین آچاریہ رشی منی اور دھرم سبھائیں
دیش کال دیکھ کر بنایا کرتے تھے) ضرورت
ہو رہی ہے۔ سنسکار ودھی آدی گرنتھوں میں
بعض قابل اعتراض باتیں ایسی لکھی ہوئی ہیں جو
آریہ سدھانت کے خلاف نظر آتی ہیں۔ انکے
سنشودھن وغیرہ وغیرہ کے واسطے آریہ دھرم سبھا
کا ہونا پرم آوشیک ہے۔ پنجاب پرتی ندھی سبھا
کے لوگ ادھکاری اس طرف ضرور متوجہ ہو کر
اس سبھا کو جیوت کرا دیں۔ آریہ سرو دیشک سبھا
کے لیے معلوم نہیں کیا کچھ کیا گیا ہے۔

راقم
گنگا رام [illegible] راولپنڈی

آریہ ساماجک خبریں

باگڑیاں۔ (ضلع لودھیانہ) آریہ سماج کی طرف سے
... وغیرہ ہو کر لالہ رام لال کا لکچر دھرم وشے پر ہوا
لالہ کرپا رام بی۔ ایل کا شراب کے برخلاف ہوا جو
۲۰۰ کی تھی۔

گورداسپور میں ۱۰ مئی ۱۸۹۶ء کو لالہ اننت رام
جی رئیس سیکرٹری آریہ سماج کے بیٹے کا مونڈن
سنسکار ہوا جس میں شہر کے اکثر وکلاء اور ساہوکار اور
آریہ سماج کے کل ممبر شریک ہوئے۔ [illegible]

پنڈال نے اشتوت پاٹھ نما کے بعد کل کاریہ وساکار پوری الوسار کر دیا - لالہ بسنت رام سنسکار تیم پرچی کے بھائی لالہ بسنت رام مختار نے اس خوشی میں ویدک پرچار فنڈ کو دان دیا -

پھیرو لوائی

سنت پیہودیال جی نے حسب وعدہ خود اپنی کل جائیداد منقولہ قسم ظروف پارچات - بیز کرسی وغیرہ واقعہ پھیرو مالیت قریبا ؏ روپیہ - وید پرچار فنڈ - کنیا مہاودیالیہ جالندھر - یتیم خانہ فیروزپور - آریہ سماج پھیرو کو دان کر دی - علاوہ اسکے قریبا ۴۰ جلد کتب ویدپرچار فنڈ کو دان دیں - اور سرچہار دانت کو اسباب پہونچانے کے لیئے اپنی گرہ سے خرچ کرنا دینا منظور کیا - سنت جی کے درد آریہ میں الا انکا یہ دان کرنا حوصلہ اور ہمدردی سے شیر کرتی آریہ سماج کسولی کی انترنگ سبھا کے جلسہ میں ادھکاریوں کا مفصلہ ذیل انتخاب ہوا - لالہ آتمارام جی پریسیڈنٹ - ماسٹر دھورام جی وین جی وائس پریسیڈنٹ - ڈاکٹر سرب رام سکریٹری آریہ سماج لالہ بہادر سنگھ جی خزانچی -

لالہ الشنداس صاحب پردہان سرگوبند پور نے اپنے بھتیجے رادھا کشن صاحب کی شادی پر بمقام سجوارہ مبلغ ستائیس روپیہ مختلف نیک کاموں کے لیئے دان دلائے جنکی تفصیل حسب ذیل ہے - سرگوبندپور کنیا پاٹشالہ ؏ جالندھر کنیا پاٹشالہ ؏ وید پرچار فنڈ پنجاب ؏ سجوارہ کنیا پاٹشالہ ؏ دیانند ہائی سکول لاہور ؏ سرب سبھا لاہور ؏ سرب اناتھ سبھا لاہور ؏

بڑے ہرش کا مقام ہے - کرینیٹ نصیر چند جی منتری آریہ سماج گوجرانوالہ (تحصیل) کی دختر کی شادی پر لڑکے (ور) کے پتا پنڈت

گوساندتا نے باوجودیکہ آنکی طرف سے بہت سی سوالات پوساکسارتی سے ہوئیں ہنگلپ کیمہ موقعہ پر مسئمن لکھت فنڈوں میں دان دیئے - وید پرچار فنڈ ؏

کنیا مہاودیالہ جالندھر ؏

یتیم خانہ فیروزپور کو کل آریہ سماج ؏

ہنیز انگل ؏ -

آریہ سماج کرنال کا انتخاب عہدہ داران سماج برائے سال ۱۹۶۶ء حسب ذیل ہوا ہے -

بابو مچھوا رام پردہان - بابو ہریالال اُپ پردہان لالہ کرتا رام منتری - اودے رام اُپ منتری - لالہ بنواری لال پستکادھیکش - لالہ گوکل چند کوشادھیکش - لالہ منشی رام ممبر انترنگ سبھا - لالہ ... ممبر -

یہاں سے ایک یتیمہ بکوشش ادہکاریان سماج عدالت صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع سے حاصل کر کے یتیم خانہ آریہ سماج بریلی میں بھیجی گئی ہے - صاحب مجسٹریٹ ممدوح الصدر کی کیہ سماج کمال مشکور ہے -

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

ڈاکٹر سنگت رام جی نے

۱۷ فروری ۹۶ء کو وادو میں ایک لکچر دیا - ایک نیا ممبر بنا - ۱۸ فروری کو رتک میں ایک لکچر دیا - شروتا ۱۵ تھے - ۲۰ کو ملتان چھاونی میں ستاضری ایکسو شروتا ایک لکچر دیا - ۲۱ - کو ملتان شہر میں ۴۰۰ شروتا کی حاضری میں لکچر دیا - ۲۵ - کو مظفرگڈھ میں ۲۵۰ شروتا کی حاضری میں لکچر دیا - ۲۶ - کو چارسو کی حاضری میں ہون کرایا - ۲۷ - کو

پانچسو کی حاضری میں اور ۲۸ کو ۲۵۰ کی حاضری میں دیاکھیان دیا - ۲۹ - کو ڈیرہ غازی خاں میں ہون کرایا - اور اپدیش دکھید دیا - حاضری شروتا ۵۰۰ سے ۱۵ سو تک تھی - ۲ - مارچ کو جام پور (ڈیرہ غازیخاں) میں ۲۰۰ کی حاضری میں لکچر دیا - ۱۵ - کو لاہور میں ۴۰۰ کی حاضری میں لکچر دیا - ۱۶ - کو کرنال میں چارسو کی حاضری میں شاستر ارتھ ہوا - اور ۱۷ کو ایکہزار کی حاضری میں لکچر دیا - ۱۹ - کو لاہور میں اپاسنا کرائی - ۲۴ - کو شجاع آباد میں چارسو شروتا کے سامنے دہرم وشے پر دیاکھیان دیا - اور ۲۵ کو پانچسو کی حاضری میں - ۲۷ سے ۲۹ تک ملتان شہر میں ہر روز ایک لکچر دیا حاضری چارسو ۱۸۰۰ اور ۲۵۰۰ تھی - یکم اپریل کو لاہور میں ایک لکچر دیا - ۳ - کو لاہور میں ۲۰۰ کی حاضری میں شام کے وقت لکچر دیا - ۵ سے ۷ تک امرت سر میں چارسو شروتا کے سامنے دیاکھیان دکھید دیا - ۸ سے ۱۵ تک مہاسماج کی الٹب پر شامل ہو کر دیاکھیان دیئے - تعداد شروتا معقول تھی - ۱۶ - سے ۱۸ تک بھوانی آریہ سماج میں مختلف مضامین پر لکچر دیئے - تعداد ایکسو سے دوسو تک روزانہ تھی -

پنڈت پورن نانند جی نے

۲۳ - ۲۴ - مارچ کو حیدرآباد میں دیاکھیان دیا - ۲۵ - کو کوٹری میں دیاکھیان دیا - ۲۸ سے ۳۱ تک سکھر میں ہر روز ایک دیاکھیان دیا - یکم اپریل کو رک میں ایک اپدیش دیا - ۲ - اپریل سے ۱۶ اپریل تک شکارپور میں مختلف مضامین پر ہر روز لکچر دیئے - تعداد شروتا معقول رہی - ۱۷ اپریل کو جیکب آباد میں دیاکھیان دیا -

پنڈت لال من جی نے

۲۴ و ۲۵ مارچ کو

یہ (ڈیرہ اسمٰعیلخاں) میں دو دو یاکھیان دیئے
شروتا ۱۵۰ ہر روز تھے - ۲۶ - ۲۷ کو بھیرل
(ڈیرہ اسمٰعیلخاں) میں دو دو یاکھیان دیئے
۲۸ و ۲۹ کو بھکر میں دو دو یاکھیان دیئے۔
۳۰ - ۳۱ - کو کنڈیاں میں دیاکھیان اوپدیش
دیا۔ یکم و ۲ - اپریل کو بلوخیل میں دو دو یاکھیان
دیئے - ۳ - اپریل سے ۵ تک میانوالی میں
ہر روز ایک لیکچر دیا۔ ۶ کو کنڈیاں میں ایک
اوپدیش دیا۔ ۷ و ۸ - کو کلور کوٹ میں دو
دیاکھیان دیئے۔ ۹ - ۱۰ کو بھیرل میں دو دو یاکھیان
دیئے۔ ۱۱ - کو کروڑ میں ایک بواہ سنسکار کرایا۔

پنڈت رام رتن جی

نے ۱۶ مارچ کو خانکی میں ایک اوپدیش دیا۔ ۱۷ کو دلاور میں ایک اوپدیش دیا۔ ۱۸ سے ۲۰ تک رام نگر میں تین دیاکھیان دیئے۔ ۲۱ و ۲۲ کو حافظ آباد میں دو اوپدیش دیئے۔ اور بھجن گائے۔ ۲۳ کو جلالپور بھٹیاں میں بھجن ولادنی گائے۔ اور

اور بعد ازاں ۳۰ - مارچ تک ہر روز ایک دیاکھیان دیا۔ شروتا بڑے پریم سے سنتے رہے یکم اپریل کو پنڈی بھٹیاں میں پرسنو تر ہوئے ۲ - اپریل سے ۶ تک سانگلہ میں قیام کیا۔ ہر روز لیکچر دیتے اور رات کو کتھا کرتے رہے پنڈت جی کے دھرم اوپدیشوں سے ۶ - اپریل کو سانگلہ میں نیا سماج ستھاپت ہوا۔ اور ۱۸ آدمی ممبر اور ۱۳ آدمی سماج کے سہایک بنے۔ ۷ کو وزیر آباد میں بھجن گائے - ۱۰ - اپریل سے ۱۲ تک کٹاس کے میلہ پر بڑے زور شور سے پرچار کیا۔ ہزاروں شروتاؤں کے کانوں میں ویدک دھرم کی آواز پہنچائی۔

اشتہارات

ڈاکٹر بیمن صاحب کا عرق

یہ عرق تپ تلی اور ہر قسم کی پرانی بخار کو مفید ہے خواہ کتنی ہی پرانی ہو۔ چار پانچ روز کے استعمال سے بھوک خوب لگتی ہے۔ اور بعد ازاں استعمال سے بالکل جاتی رہتی ہے۔ اور بار بار بخار کو خواہ کسی قسم کا ہو۔ اول ہی دن کے استعمال سے نہیں آنے دیتا ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۱؎ خوراک ۔ چھوٹی شیشی ۸؎ خوراک ۳ آنے۔ (نوٹ) تاپ تلی کے لئے بڑی شیشیاں منگوانی چاہئیں۔

دمہ یعنی سانس کی دوا

دمہ خواہ کتنی ہی زور سے اٹھتا ہو۔ دو ایک خوراک سے ذرا دب جاتا ہے اگر زیادہ پرانا ہو تو تھوڑے دن زیادہ استعمال کرنے سے دور ہو جاتا ہے۔ اور نزلہ ہونے کو روکنے کو برابر استعمال کرنے سے بہت فائدہ بخشتی ہے۔ فی شیشی عہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

المشتہر ڈاکٹر بیمن دہلی

اشتہار

گربان برہیرو جو شخص ہمیں ایک مہاتما سنیاسی سے ملی ہیں اجابت سال کے تجربے سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ کل بیماری کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں قیمت فی الدرویہ۔ المشتہر برکت رام شرما پرمہان آریہ سماج ۔۔۔۔ (سیالکوٹ)

حکیم و ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجربات ادویات

جو ہر ریحان تیرہ صدی کے بیچے جو کثرت نوش و مسکرات لغویت کی بگاڑیوں وغیرہ کو مفید ہو سکتی ہے	[illegible]
اس کے استعمال سے بالشت دنوں سے زیادہ ہوتا ہے بیمار نہیں دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہو قیمت عہ	[illegible]
دو ہفتہ میں درد دیم عقبی و باہہ حاجت بول کو روکتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ	[illegible]

دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام ۔ درد سر کا علاج ۔ دماغ کو ضعف پہنچنے سے روکتا ہے فی شیشی ۱؎	[illegible]
دانتوں کا ہلنا ۔ کیڑا لگنا ۔ بدبو ۔ گوشت خوردہ وغیرہ کی خرابیاں دور کر کے مضبوط کرتا ہے قیمت فی تولہ عہ	[illegible]
منضج بلغم ۔ حافظہ بینائی کی بیماریوں میں مفید ہے۔ زنگ کو بھی دور کرتا ہے شیشی ۱؎	[illegible]
اسہال پیچش آنتوں کی ۔ اختلاج ۔ درد جگر۔ درد کمر جسمانی جگر ۔ بیماریوں ۔ ضعف معدہ و ... ہونے سے روکتا ہے فی شیشی دس پیسہ	[illegible]
نفخ شکم ۔ قراقر ۔ ورم جگر ۔ یرقان ۔ دل کا دھڑکنا ۔ خرابی گردہ ۔ درد ریاح کو دور کرتا ہے قیمت عہ	[illegible]
سعال کہنہ ۔ درد ۔ جریان ۔ بھگندر ۔ بواسیر دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ	[illegible]
چاند کو بالکل تکلیف ہو ۔ ذرہ بھر اسکی ہو قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔	[illegible]
زخم کہنہ ۔ ناسور ۔ خنازیر ۔ بھگندر ۔ زخم کا کیڑا پڑ جانا ۔ آتشک وغیرہ کو مفید ہے	[illegible]
چار پانچ منٹ میں نیا خضاب نیا دھنگ کا ہے لطف یہ کہ پابندی کی ضرورت نہیں قیمت عہ	خضاب
دائمی بخار ۔ درد سر ۔ قبض ۔ ہچکی ۔ ضعف معدہ دور ہو جاتے ہیں قیمت فی تولہ عہ	[illegible]
جو بخلاف قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ چکے ہیں درست کرنے کے لئے مفید ہے فی تولہ عہ	[illegible]

کثیر الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب پیدائش و سائنٹفک طریقے سے دیکھنا چاہو۔ تو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت منگاؤ۔ یہ رسالہ دافع آتشک سوزاک ۔ معالجات جواہر ۔ رسالہ سفید فہیم حیا ۔ عہ ۔ المحذورات عن المسکرات ۔ رسالہ ثبات اریحطور ۔ قیمت ۶؎

المشتہر
حکیم غلام نبی ایڈیٹر
حافظ صحت ۔ لاہور موچی دروازہ

کتب ۔ کتب ۔ کتب

آریہ تحقیقات پشاولی ۔ اردو بھجن مصنفہ حضرت چند منشی کچھوا کشن ۔ لالہ گنگا رام وغیرہ قیمت ۱۰؎

ایضاً ۔ مع بھجن جو ہری لال ۔ گنگا بھجن بھاسکر قیمت

ایضاً ۔ مکمل بھجن لالہ امر چند ۔ لالہ نذیر چند سوامی شانند بھی کرپا رام وغیرہ ۔ ولایتی کپڑے کی جلد قیمت عہ

آریہ تحقیقات پشاولی ہندی بھجن مصنفہ حضرت چند منشی کچھوا کشن لالہ گنگا رام وغیرہ ٹائپ کے حروف ولایتی کپڑے کی پختہ جلد قیمت ۸؎

ایضاً ۔ مجموعہ بھجن ہندی بھجن اور لالہ دیال چند جو ہری لال مجلد قیمت ۱؎

آریہ تحقیقات ۔ پشاولی ۔ گورمکھی بھجن ۔ حضرت چند منشی کچھوا کشن لالہ گنگا رام وغیرہ ولایتی کپڑے کی جلد ٹائپ کے حروف میں قیمت مجلد ۱؎

ایضاً ۔ بھجن نامی ہنگوتی مجلد قیمت مجلد ۱؎

بھجن نامی بھگوتی ۔ گورمکھی میں باہ آدمی بھجن ہر گانے کے لائق بھجن ٹائپ کے حروف میں قیمت مجلد ۱؎

خونی سالک گورو نانک شبد اردو حروف میں قیمت مجلد

مباحثہ سوتی لویجن درمیان ماسٹر درگا پرشاد جی و سناتن دھرم سبھا قیمت ۱؎ **آریہ دھرم مباحثہ** کے طور پر یہ کتاب لالہ چندی پرشاد کی نامی ہوئی ہے قیمت ۱؎

متعصب پادریوں کی نامہی کا علاج مصنفہ پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر ۱۰ نمبروں میں قیمت ۳؎ مجلد

سوانح عمری محمد صاحب بانی محمدی کے حالات سے واقف ہونے والے اس کتاب کو ضرور منگوائیں اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دین محمدی کس طرح بنا۔

دیگر کل کتب سماجک انگریزی ، اردو ۔ ہندی گورمکھی موجود ہیں۔ سماجک کے علاوہ دوسری کتب بھی رکھی ہیں۔

المشتہر منیجر آریہ پستکالہ اندرون دروازہ لوہاری لاہور

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ بینائی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے اپنے آنکھ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ بچوں بوڑھوں جوانوں سب کے لئے یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ سارٹیفیکیٹ درخواست کرنے پر مفت ارسال کئے جاوینگے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ ۲ روپیہ مصری کا سرمہ فی تولہ ۱ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کرنے کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے اشتہاروں سے بچنا چاہئیے۔

ملنے کا پتہ — پروفیسر مہیا سنگھ آہلوالیہ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور پنجاب

کیا اس سے بڑھکر اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) [illegible] ... صاحب ... میں نے ممیرے کا سرمہ ... استعمال کیا ... [illegible] ... نہایت مفید پایا ... [illegible]

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائنس بنک میں اسی مطلب کے لئے ۱۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

مہیا سنگھ پروفیسر مقام ٹبالہ (گورداسپور)

(۳) جناب ... [illegible] ... کا تحریر ایک ... [illegible] ... آنکھوں کی دوا ... [illegible] ... نوجوانوں کی طرح ... [illegible]

حکیم ... [illegible] ... صاحب ... ۱۹۰۵

حب عطوس مجرب کو دالچ لقوہ سکتہ۔ تشنج مراض بادہ اور درد دشقیقہ کیواسطی بہت مفید ہے قیمت ۸

دوای سوزاک سوزاک خواہ کیساہی پرانا ہو دوای مذکور سے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے قیمت ۱۲

حب حیات حب مذکور تقویت معدہ و اصلاح ہضمہ و کثرت ریاح یعنی ریحی۔ دافع قراقر و تفتیح شکم و ہیضہ مقوی دماغ و تصفیہ حواس و تفریح شدہ قیمت ۸ گولی ۸

یاقوتی باردہ محرورین کے لئے نہایت درجہ مفید ہے خفقان اور گرمی تقویت اعضای رئیسہ اور خون اور صبح کی صفائی۔ اور نیز گرمی کے شخص کو بھی فایدہ مند ہے۔ فی دبیہ عہ

سرمہ مرواریدی جمیعہ امراض چشم دھندغباری جالا ضعف بصر تاریکی چشم موتیابند۔ آنکھوں سے پانی جانا۔ خارش کیواسطی مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ہر دو قسم سیاہ و سفید ہے **اطلاع** قیمت بذریعہ بلیو پے ایبل آنی چاہیے خرچ محصول ڈاک ذمہ خریدار بہر تعییر بکیفیت استعمال ہر دوای کے ساتھ ملیگا۔
المشتہر حکیم المشتہر داس بازار بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت اقل بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔
کشتہ ابھرک اسکو کھانے سے دل و دماغ جگر و گردہ و مثانہ و ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے تب آدمی فربہ و جلد میں بھی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے ہر قسم کی جریان منی کو بالخاصیت مفید ہے جنھوں کی سستی و عدم ہو جاتی ہے جو لوگ قوت باہ سے ہی ہیں دو ہفتہ میں اسکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیے بعض بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو جو

نقص پیدا ہوتے ہیں انکے تدارک کیلئے یہ آب حیات ہے یہہ روغن مسیحا کے ہمراہ حلق زدوں کے حق میں اکسیر ہے چھ ماشہ سے کم دوای نہ بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ عہ

روغن مسیحا مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں مجلوق و سست آدمیوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ منی فربہی پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ

دوای آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہو کیوں نہ ہو۔ اگر لاس پاخ بھی ہو گیا ہو بغیر قے و دست دشمنہ اسکے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ۔ **دوای سوزاک** سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی تولہ للعہ

المشتہر حکیم تاراچند ساکن گجرات پنجاب

بہار ت وپیش دیکھئے نتیجے کا امید و لئے پوری امید

عام و خاص کو دوست ہو کہ ہمکو بہت سی جستجو اور تلاش کے بعد ایک تھا نہایت ہی سبب لے اولادی کے نقائص دور کرنے اور نا امیدوں کو امیدوار بنانے کی ایسی عمدہ دوای ملی ہے۔ جو تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے کم سے کم پچاس جگہ پر استعمال کیگئی ہے۔ اور جن اشخاص کے گھر میں چودہ برس سے حمل ہی نہیں ہوا تھا۔ ایشور پرماتما کی کرپا سے بڑی کامیابی کیساتھ امیدیں برآئیں اور تمام نقائص جو مانع اولاد ہوتے ہیں دور ہو گئے۔ اب چونکہ دوای مذکورہ کامل طور سے مجرب ہو گئی ہے۔ عام و خاص کی اطلاع کے لئے مشتہر ہے۔ کہ خواہشمند راقم سے خط و کتابت کرکے معالجہ کرائیں۔ شرح اور فیس علاج یہہ ہے کہ دوای تیار شدہ اول ہفتہ دیجاویگی باقی ایسی اوقات بازار سے حسب ہدایت خریدنی ہونگی حق الخدمت اول کچھ نہیں لیا جاویگا جو وقت حمل پانچ ماہ کا ہوگا۔ اسوقت صرف مبلغ پچاس روپیہ حق الخدمت

وقیمت ادویات وغیرہ لئے جاوینگے جسکے واسطی ایک تحریری اقرار نامہ لیا جاویگا۔ اور اسکے لئے حق الخدمت انکی مرضی پر منحصر ہے۔ **المشتہر** پریمہ داس کشن چند تنجم بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

خوشی کی خبر

جیبی گھڑی لوہے کے ڈھکنے کی نہایت خوبصورت گارنٹی تین سال قیمت چھ روپیہ (سارٹیفکٹ) (۱) بابو موتی رام ہاسپٹل اسسٹنٹ تلاگنگ سے تحریر فرماتے ہیں گھڑی پہونچی۔ بیرنگ سے آپکی گھڑیاں سب سے بڑھی عمدہ ہیں جو چوگنی قیمت پر فروخت ہوتی ہیں۔ چاء کی خوشبودار گولیاں جو خالص ہندوستانی چاء سے تیار ہوئی ہیں ایک منٹ میں چاء تیار کر لیجئے۔ فی بکس عہ۔ گولیاں زندگی عمرہ فوٹو کی تصویر کھینچنے کی جیبی کیمرہ جس سے ہر ایک شخص فوٹو کی تصویر کھینچ سکتا ہے۔ ضروری سامان ترکیب کی کتاب قیمت للعہ۔ جسم کو تندرست رکھنے والی اصلی بجلی کی انگوٹھیاں فی عدد عہ۔ **انگریزی کل** جیبی چھاپہ خانہ قیمت ۲ بڑے کلاں عہ بڑے عہ۔ **خود جلنے والا لیمپ** قیمت عہ۔ **صندل** کی خوشبودار شیشیاں قابل تحفہ قیمت ۸ عہ۔ **ملنے کا پتہ** ہیو فرینڈ اینڈ کمپنی جالندھر

داس کی ارداس

مشقشہ لالہ دیوی داس گمپونڈر رسول ہسپتال کوئٹہ بیجک تیار ہیں عام فہم عمدہ طرز پر تیار کرکے دیو ناگری اکشروں میں چھپوائے گئے ہیں آریہ ہونے کے اصول ہیں آریہ گزٹ آرزو لاہور دا تر ہے وجالندھر سے یا مصنف سے مل سکتی ہے۔ **المشتہر** مصنف

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں بہت عمدہ سوجی دار آٹا سبیل کا تیار ہوتا ہے جسکا پکوان نہایت ہی عمدہ اور خوشنما اور خوش ذائقہ ہے۔ خریداران ایک مرتبہ ضرور منگا کر دیکھیں **المشتہر** دی الکرٹ برادرز منیجر ملز دہلی اینڈ فلور ملز و اینڈ بائنڈنگ کمپنی دہلی۔

نمبر ۹ مطبوعہ ۲۵ - جیٹھ سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۵ جون سنہ ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر جلد ۸

यजुर्वेदः अ १ मं १४

शर्म्मास्यवधूतꣳ रक्षोऽवधूता अरातयोऽदित्यास्त्वगसि प्रति त्वादितिर्वेत्तु। अद्रिरसि वानस्पत्यो ग्रावासि पृथुबुध्नः प्रति त्वादित्यास्त्वग्वेत्तु॥

ارتھ

اے تمہارا گھر سکھ دینے والا ہو - اُس گھر سے دُشٹ سبھاؤ والے جانوروں کو علیحدہ کرو اور دھرم شتھنا شترو بھی دور ہوں - وہ گھر روشنی کی توچا کے سمان ہوں - اور پرمیشور کی روشنی نے ہی اُسے سب شتھیہ مانیں اور پراپت ہوں - اور نباتات کا تر و تازہ کرنے والا - پھیلے ہوئے انترکش میں رہنے والا اور جل کا گرہن کرنیوالا - جو بادل ہو - اُسے بھی پرمیشوری روشنی تمہارے لیئے کرپا کرکے جاوے - سب ودوان لوگ روشنی کی سپرش شکتی کے سمان اُس گھر کو جانیں۔

یجروید کا کُل مضمون یگیہ وشئیک ہے لیکن صرف مادی یگیہ سے ہی اسکا تعلق نہیں ہے - مادی کی ماہیت جاننے کی اسی لیئے ضرورت ہے - کہ آتمک (روحانی) تک پہونچ سکیں - یگیہ کے لیئے پہلی ضرورت ستھان ہے - سو وہ جیسا ہونا چاہیئے اسکی تعریف اس منتر میں کی ہے - تمام ہدایت یہہ ہے - کہ گھر ایسا بناؤ - جو تمہیں سکھ دینے والا ہو - عالیشان محل ہیچ ہے - اگر اُس میں سکھ نہ مل سکے - دُشٹ سبھاؤ والے جانور اُسکے نزدیک نہ ٹھہر سکنے پاویں یعنی بد لوگوں کے پڑوس میں مکان مت بناؤ - خواہ وہ بد آدمی ہوں یا بد جانور - دھرم کے دشمنوں سے کنارہ کشی کرو - جس طرح روشنی کی سپرش شکتی پژمردہ سے پژمردہ دل کو تازہ کرتی ہے - اس طرح سر شٹیٹ پرشوں کا گھر بھی ایسا ہوادار اور صحت بخش ہونا چاہیئے کہ اُسکے ساتھ سپرش کرنے والے تندرست رہیں - یہہ لیاقت گھر کی ضرور تیں جاننے کی ایشور کی روشنی سے ہی مل سکتی ہے لیکن وایو اور کھلا مکان ہی منشیہ کی زندگی کا اُدیش پورن نہیں کر سکتے - اس لیئے آتم بل حاصل کرنے کے لیئے ہون کرنے چاہیئے - تاکہ جل شدہ ہوکر بستی آدمی سب ہی شدہ ہوں - جب ایسا مکمل گھر منشیہ اپنے لیئے بناتا ہے - تب ہی دھارمک کام کرنے کے لایق ہو سکتا ہے - اس لیئے گرو کے بنانے میں بھی آریہ پرشوں کو وید کی ہدایت پر عمل کرنا لازمی ہے -

التماس ضروری

سال رواں کے دو ماہ گزر گئے ہیں - ہمارے معاونان اپنا اپنا چندہ ارسال فرمادیں

ست دھرم پرچارک

سلسلہ کیلئے دیکھو پرچارک بابت ...

پھر تم ستان کو آریہ کیونکر بنا سکوگے؟

میرے ناظرین اتنے ہی پر سمجھ گئے ہونگے کہ برہمچریہ کی جو ستھا زمانہ حال کے طریقہ تعلیم سے بالکل مختلف تھی - انگریزی سکولوں اور کالجوں کے طریقہ تعلیم سے بڑا بھاری خلاف ہمارے رشیوں کے زمانہ کی تعلیم کا یہہ تھا - کہ جہاں اس زمانہ میں انسان صرف جسم اور دماغ کا مجموعہ سمجھا جاتا ہے - اور اسی خیال پر سارے طریقہ تعلیم کی بنیاد رکھی جاتی ہے - وہاں برخلاف اسکے زمانہ گزشتہ میں جہاں شریرک اور مانسک اوستھا کو رشی لوگ بھولتے نہ تھے وہاں آتمک اوستھا کا لحاظ ہر ایک آشرم اور ورن کی بنیاد میں رکھا کرتے تھے - اور یہی وجہ تھی کہ پراچین زمانے میں انسان مکمل بنائے جاتے تھے - چنانچہ پراچین آریوں کو اس دعویٰ کا فخر تھا - کہ وہ نہ صرف رشی بنا سکتے بلکہ پیدا کیا کرتے تھے - ویدوں کی بزرگی کے جو لوگ کہ قایل ہیں - عام اس سے کہ وے ہندو ہوں یا آریہ سماجی - اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ انگریزی تعلیم کے پہلے جگت نے بھارت سنتان کو صرف وید اور ایشور سے ہی بیگانہ نہیں کر دیا تھا

کہ ہمارے نوجوانوں کے اخلاق میں بڑا بھاری انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ ناستک پن کی گہری غاروں میں گر کر بیجا آزادی کی لہر میں بھارت ورشستان بھی چلی جاتی تھی۔ کہ مہرشی انکی مدد کو پہونچا۔ مہرشی دیانند نے زمانہ کی لہر میں بہے جاتے تعلیم یافتوں کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اُن کو ناقابل خیالوں سے خبردار کیا۔ آنکھیں ملتے ہوئے بھارت ورشستان نے اپنی حالت کو سمجھنے کی کوشش کی۔ اور زمانہ آیا کہ مغربی تعلیم کی اصلیت کی پڑتال شروع ہوئی۔

رشی کے اپدیشوں سے ہمیں پتہ ملا کہ تعلیم حاصل کرنا روپیہ کمانے کا ہی ذریعہ نہیں ہوسکتا بلکہ تعلیم کی غرض کچھ اور ہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا نہیں کہ ہمارے یوروپین اُستاد بھی ہیں لیکچروں میں اپنے بیان کی شان و شوکت کو بڑھانے کے لئے ہی بتلایا کرتے تھے۔ کہ علم کو علم کے لئے حاصل کرنا چاہیئے۔ لیکن انکا عمل اس کے بالکل برعکس تھا۔ انگریزی تعلیم اگرچہ حالتیں روٹیوں کا ذریعہ نہ دکھائی دیتی تھی تو بھی یہ تو ضرور دکھائی دیتا تھا۔ کہ انگریزی تعلیم انسانوں کو اعلیٰ درجہ کا مادہ پرست بنا دیتی ہے۔ جو لوگ محض انگریزی طریقے کے علوم کے لئے پڑھتے تھے۔ وے بھی شہرت پسندی کی غلامی میں جکڑے جاکر خطرناک جدوجہد میں شریک ہو کر شانتی سے کوسوں دور بھاگ جاتے تھے۔ ان حالات کی موجودگی میں کسے انکار ہوسکتا ہے۔ کہ ویدوپارجن کا گمبھیرتات پریہ صرف مہرشی دیانند نے ہی ہمیں بتلایا رشی واکیہ کو سنے ہوئے ہمیں مدت گزر چکی کیا اسکا اثر کچھ بھی ہمارے جیون پر پڑا۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جس برہمچریہ کی بھاں گاین کرتے کرتے آریہ سماج کے پرچارکوں نے گلے خشک کر لیئے۔ اس برہمچریہ آشرم پر عمل کرنے کا آج تک کسی نے بھی ساہس نہیں کیا۔

خاص نامہ نگار کا بھیجا ہوا

شریمتی پراوپکارنی سبھا اور پرتی ندہی سبھاؤں سے اپیل

آج میں ایک کمتر درجہ کا ضعیف پرانی اپنے تمام آریہ بھائیوں کو توجہ دلاتا ہوا شریمتی پراوپکارنی سبھا اور پرتی ندہی سبھاؤں سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں۔ کہ اسوقت تمام بھارت ورش میں جس کوشش اور سرگرمی کیساتھ ویدک دھرم کا پرچار ہو رہا ہے اور جس محنت اور جانفشانی کے ساتھ سچے دھرماتما اور ودوان مہاتما اپنے اپنے تن اور من اور دھن کو ست دھرم پالن میں لگائے ہوئے اپنا مانش جنم سپھل کر رہے ہیں اُنکا منوہر نظارا جیسا آنند دایک ہے۔ ویسا ہی بعض برائیوں اور نامناسب رکاوٹوں کا بھیانک سماں بھی ایک سچے دھرم پریمی ہردیہ میں بجردت پیڑا دیئے جا رہا ہے اور جس طرح سے کہ تمام عمدہ کوششوں اور قابل تعریف ترقیات کے باعث شریمتی پراوپکارنی سبھا اور معزز پرتی ندہی سبھائیں و تمام اوپکاری مہاتما کو ماں کوٹ دھنیاد کے لائق ہیں۔ اسی طرح سے ہر قسم کی کمی اور تمام موجودہ خرابیوں کا الزام بھی انہیں پر عاید کیا جانا نیائی سمجھا جاسکتا ہے جنکے پورشارتھ اور پریتن کر کے بہت سے دھرم پریمی بالکائیں پربہولت دشا کو پراپت ہو رہی ہے۔

اگرچہ میرے خیال میں کوئی پورشارتھی باغبان اپنے پیارے باغبان کی بہلائی کے واسطے حتے الامکان کوئی دقیقہ نہیں اوٹھا رکھتا اور تمام مجبورانہ کوتاہیاں و پیش آنیوالی خرابیاں ہر وقت اُسکے دل میں کھٹکیاں لیتی رہتی ہیں۔ تاہم نظارت بین آنکھیں اُس باغ کی خوبیوں پر پورشارتھی باغبان کو بدھائی دیتی ہوئیں ویران اور بھیانک تختوں کی بابت بھی اُسی پر الزام قائم کرنے کو مجبور ہونگی اور جبتک کہ معزز باغبان اپنی عمدہ ترین کوششوں سے تمام سچے الزامات کا رفعیہ نہ کریگا بالضرور اُسکی برترین ذہنیت ان سچے الزامات کے داغوں سے بدنما ہوگی اور عیب جو لوگوں و مخالف پارٹیز کو ان سچے الزامات کیساتھ جھوٹے الزامات بھی شامل کرنے کا موقعہ ملیگا۔ اکثر نقصانات بھی اوٹھانا پڑینگے۔

پس کیا اچھا ہو۔ کہ معزز باغبان اپنے پورشارتھ کو بڑھاتا ہوا بہت جلد ان تمام خرابیوں کا وچار کرے۔ جن خرابیوں کر کے اسکی بہت بالکائیں بعض تختوں کی بہیکر یا اُسکے پودے میں دیمک لگا رہی ہو۔

ایسا نریکشن وچار کرنے سے وہ نتیجہ معلوم کر سکے گا۔ کہ بے شک اس باغبان کوتاہی کا باعث خود اُسی کی کمزوری آلس اور غلط فہمی وغیرہ وغیرہ ہے۔ اور آپنے ان بہیانک تختوں کی طرف اسوقت تک مطلق دہیان

ندھ بگڑا نے دل میں یہہ وچار رکھا ہے کہ
اسوقت انکا سنبھال سکنا اتی کٹھن ہے کیسی
فرصت اور آسانی کیوقت میں اِس طرف
بھی توجہ کرونگا۔ پرنتو یہہ وچار عذر نہ
باغبان کے آلس اور کمزوری ہی کو نہیں
ثابت کرتا۔ بلکہ ایک طرح سے اُسکی بدھ والی
کو بھی دوشن لگاتا ہے۔ کیونکہ یہہ ایک
موٹی سی بات ہے۔ کہ نہیں کسی شُبھ کام کے
آرمبھ میں کدابی بلمبہ نہ کرنا چاہئیے۔ اور نہ
یہہ خیال کرنا چاہئیے۔ کہ ابھی اسکے آرمبھ
کا سمے نہیں آیا ہے۔ بلکہ ہر ایک کام کی جبھی
ضرورت ہی اُس کام کے آرمبھ کا اُتم سمے
سمجھہ کر نشچے کرنا چاہئیے۔ کہ شبھ کاموں کی
سنسار میں ہمیشہ سبھی ضرورت ہے۔ اور
اُنمیں کیول ہمارا ہی پورشارتھ نہیں لگتا
بلکہ ہمارے پرم پورشارتھی پتا بھی ہر ایک
شُبھ کام میں نشچت سہایک ہو کر ہمارے
کِنچِت پورشارتھ کو سپھل کیا کرتے ہیں۔
پھر کیسے شوک کی بات ہے کہ ہم اُس پرم سہایک
بنا کے گن کرم اور سبھاؤ پر ذرا بھی نشچے نہ
رکھہ کر کیول کہنے ہی ماتر کے بشواسی ہوں
اور ہنوز ہمارا بشواس اتنا بھی نہ ہوا ہو کہ
ہم ہر ایک شُبھ کام کو اُسکے بھروسہ پر آرمبھ
کرکے پورن بشواس کیساتھ نشچے کرلیں
کہ ہر ایک شُبھ کام میں سہایتا کرنا اُس
پرم اُپکاری پتا کا سبھاؤ ہے نشچت وہ
اِس کام میں بھی سہایتا کرے گا۔ چونکہ
اُسکا سہایتا کرنا کبھی نِشپھل نہیں ہوسکتا۔ اسواسطے
یہہ ہمارا پورشارتھ بھی کدابی نِشپھل نہ جاویگا
سوائے اسکے اگر ہم اپنے پورب شُبھ کرتبوں کو
وچاریں کہ وے بھی آرمبھ کئے جانے سے

پہلے کیسے کٹھن اور اسمبھو معلوم ہوتے تھے
اور پھر کیس سرلتا اور عمدگی کیساتھ پرم
سہایک پتا کی بیتا دت سہایتا نے انکو
پورن کرا دیا۔ تو بھی دوسرے شُبھ کاموں
کے آرمبھ میں بلمبہ کرنا ہماری بدھ وانی کی
دلیل نہ سمجھا سکے۔ اور نہ ہمارا اکلپت باغبان
پور لوکیت وچار کے باعث اپنے پریتی
اور پورشارتھ کو اُن دیسی طلب تخنوں کے
ساتھ دریغ رکھے جنکی درستی اور اصلاح
کے واسطے اُسکی ولی کمزوری اب تک اُسکو الٹا
مشورہ دے رہی تھی۔

پس اوپر لکھی ہوئی تمہید کرکے میں ہتیی
پراوپکارنی سبھا و پرتی مذہبی سبھاؤں
سے دنیے پورنیک پرارتھنا کرتا ہوں کہ
وہ کرپا کرکے اپنے ست دھرم ویدی باٹکا
کے سروتر تخنوں کو پر سہولت کرنیکے لئے
شیگھر ہی عملی کارروائی کے جل سے سرو تر
باٹکا کو پریپورن کر دیں اور نشچے کریں کہ
جبتک یہہ باٹکا عملی کارروائیوں کے جل
سے سختوچت نہ سینچی جاویگی۔ تب تک
اس باٹکا کے سروگن کہاں ہر گلشنوں میں
جگت اودھارک پھل لگنا اسمبھو بلکہ تمام
بودھوں کی پژمردگی کا اندیشہ ہے۔ دیکھیئے
ایک وہ دن تھا کہ جب اِس ست دھرم
روپی باٹکا کا ویدودیا روپی دیریہ اودیا
اندھکار میں پڑا ہوا سرو تر بھومی ات بھینکر تا
کو پراپت ہو رہی تھی۔ شری ۱۰۸ مہرشی
دیانند سرستی جی وید ودیا سے پرکاشت کر
اُسی ات بھینکر بھومی کو جسکا سدھار سادھارن
لوگوں کے نزدیک بالکل اسمبھو اور جہاں کٹھن
تھا۔ اپنے پورشارتھ اور عملی کارروائیوں

کے جل سے سینچا اور پھر اِس ست دھرم روپی
دیریہ کو اُس بھومی میں پرورشت کرکے نہ
صرف ہم سب پرانیوں ہی کیواسطے کلیاں باڑی
لگائی۔ بلکہ اپنا سرو تم مالنک شریر بھی اُس
پورشارتھ اور پریتن کرکے پرم پدوی کو پہنچایا
اُسوقت تمام پرتھوی پر اِس ست دھرم باٹکا
سینچنے کو ایک بوند جل بھی اپراپت تھا۔ پرنتو
اُس پرم بشواسی مہاتما نے پرم سہایک پتا
پر پورن بشواس کرکے اپنے پریتن اور
پورشارتھ کو اِس شُبھ کارج کے ارپن کردیا
اور کیول اپنے اکیلے باہو بل سے ویدودیا
روپی مہان ساگر کی جابجا نہریں بہا کر
تھوڑے ہی سمے میں وہ منوہر باٹکا لگا دی
جسکا چارج آجدن نہر ستی پراوپکارنی سبھا
اور پرتی مذہبی سبھاؤں و دیگر تمام سبھیہ مہاتماؤں
اور دھارک ویدوالوں و کُل آریہ جاتوں
کے سپرد ہے۔

پرنتو آج سری ۱۰۸ مہاتما دیانند سرستی جی کو
موکش دھام سدھارے ہوئے ایک عرصہ معقول
گزر چکا اور پرماتما کی کرپا لتا اور سوامی جی کی
جان نثاری کی برکت سے اسوقت آریہ ورت
دیش اور انیہ دیشوں میں اِس باٹکا سینچے
جانے کے واسطے کافی سامان آبرسانی موجود ہے
پھر نہ معلوم کہ کیوں ہماری کرت کرتیہ
والی سبھائیں اور تمام ودوان مہاتماؤں ممکنہ
کاموں میں بلمبہ کر رہے ہیں۔ جنکی بغیر آج
دن ہماری ہونیوالی ترقی تب ہی رکاوٹ
قبول کئے ہوئے ہے۔ مثال کے واسطے دیان آشرم
بھیکھا کا انتظام ملاحظہ کرتا ہوا گذارش
کرتا ہوں۔ کہ اگر ہم ویدوکت مت کے پورے
پابند ہیں۔ اگر ہمارے ہردیہ میں ویدک دھرم

بھی ذرا بھی پریت ہے - اگر ہم صرف نام ہی کے آستک نہیں ہیں بلکہ اپنے پرم پرمیشور پتا کی ہستی کو سچے ہردیہ اور پورن وشواس سے ساتھ ماننے والے ہیں - اگر ہمکو سچا نشچیہ ہے کہ وید ودیا اُسی پرمیشور پربھو کا اوپدیش اور ہمارے ہر طرح کے کلیان کا ہیتو اور اُسی پرماتما کی آگیا کا درپن ہے - تو پھر کچھ نہیں ہے کہ ہم وید آگیا پالن میں ذرا بھی غلبہ کریں ہمارے انتہ کرن کو ویدوکت ست دہرم میں سب سے زیادہ پریت نہ ہو ہم ہنسا کپٹ چھل اور مِتھیا بات کو دہرم پالن کے مقابلہ میں ذرا بھی ہیچ نہ سمجھیں - دلی کمزوری اور ناجایز خطرات ذرا بھی ہمارا ہاتھ پکڑ سکیں - اور ہم ست دہرم پالن کے مقابلہ میں اپنی جیون سنگنی کا یا اور ناشمان زندگی کی بھی ذرا بھی پرواہ کرسکیں -

باقی آئندہ -

لوکل

تقریبًا تین چار ہفتہ گذرے کہ بھگت رام ودیارتہی نے ایک لکچر سنسکرت زبان میں سماجمندر میں دیا چونکہ دیوبانی کے سمجھنے والے ابھی تک سماجک دُنیا میں کم پرتیت ہوتے ہیں - اسواسطے پردہان صاحب نے مناسب سمجھا کہ ایک علیحدہ سبھا قایم کی جاوے جسمیں کیول سنسکرت میں ہی مباحثہ ہوا کرے - پنڈت گنگادت شاستری آچاریہ ویدک آشرم تھا پنڈت برج بھوشن کی کوشش جو کہ کئی ایک دنوں سے لگاتار ہو رہی تھیں کہ کوئی سبھا اس قسم کی بنے اسواسطے پردہان جی کے خیال میں نہایت اوچت معلوم ہوا - کہ ابھی سے ہی ایک سبھا بنام سنسکرت واک پرورہنی سبھا " جاری کیجاوے جسکے پردہان تھا اب پردہان مذکورہ بالا پنڈت جی ہیں - اور جسکے منتری برہمانند ودیارتہی ویدک آشرم ہیں - ابھی تک اس سبھا کے دو ہی ادہویشن ہوئے ہیں - پہلے میں وشے " منش میں منشتو کیا ہی تھا جسمیں پنڈت برج بھوشن جی نے جو کہ اسوقت کے واسطے سبھاپتی تھے باقی برہمانند بھگت رام ودیارتہی اور پنڈت میلارام ادہیاپک ودیا بہ ہائی سکول تھا پنڈت گنگادت جی کی تحریروں تھا تقریروں کے بعد تقریبًا ایک گھنٹہ تک سنسکرت میں تقریر کی جسمیں انہوں نے صاف طور پر بتلایا کہ اصل میں منش میں منشتو (آدمی میں آدمیت) کیول یہی ہوسکتی ہے - جو کہ منش اس پد کے شبدارتھ سے پرتیت ہوتی اور باقی جن جن پر یہ شبد استعمال ہوتا ہے کیول منش ابہاس ہی اصل میں وہ پشو ہیں جیسا کہ بھرتری جی مہاراج کہتے ہیں کہ جیشاں ودیا نہ تپ - دان - شیل - نہ گن اور دہرم ہین ہیں - وہ مانو پرتہوی پر بوجھ ہیں - اور وہ منش کے شریر دہارن کیئے ہوئے مرگ کی طرح ہیں - دوسرے ادہویشن کیواسطے وشے " کیا دہرم کے بغیر جیون ہوسکتا ہے یا نہیں " چونکہ اسپر مباحثہ تھا - اسواسطے دونوں طرف سے دلایل دیگئیں - تقریبًا چھ صاحب ہی بولے لیکن اس ہفتہ زبانی تقریر کرنے والے کچھ ترقی ظاہر کرتے تھے - امید ہے کہ آئندہ ضرور یہ سبھا اپنے فرایض کو ادا کرتی رہیگی - اور یہ گن سنسکرت کی ترقی میں ضرور دہیان دیں - اگلے ادہویشن کے واسطے وشے " کیا مورتی پوجا ٹھیک ہے " اسی روز سماج میں بھجن کے بعد بھگت رام ودیارتہی نے پنڈت سری پت جی کے پرارتھنا کیئے پیچھے تقریبًا آدھ گھنٹہ تک ایک موثر سرمن دیا جسمیں یہ جتلایا کہ جبتک منش چار درجہ (امتحان) پاس نہیں کرلیتا منش کہلانے کے یوگ نہیں - بعد ازاں لالہ گوجرمل فدا نشیں تھا لالہ ساہگرام ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول نے ایک لکچر دیا جسمیں وشے تقریبًا چرا انسو کی سماجی زندگی تھا - امید ہے کہ لوگ جنہوں نے تقریر سنی ہوگی اُنکے اصلی مدعا کی حقیقت کو معلوم کرلینگے پردہان صاحب لالہ منشی رام جی تھا بہانند جی دہلی کالج کے جلسہ پر تشریف لے گئے تھے اسواسطے اسدن وہ کالج کے جلسہ میں شریک نہ ہو سکے -

منگل کو سترمی سماج اور بدھ کو یالا سماج کا جلسہ مقرر ہوا منگل کے روز پہلے سخت آندہی آئی اور پھر کچھ بارش ہوئی - بیر وار کی رات کو بھی کسی قدر ترشح ہوا اور سکرلا دن کو بارش کھلکر ہوئی -

وداپیٹھ دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے - اسوقت تقریبًا ۵۵ طالب علم ہیں - علاوہ برانگریزی ل ادا اسٹنٹ کے الف اے کی پڑہائی بھی خاطر خواہ ہورہی ہے

ایڈیٹوریل نوٹس

نتبا ہتیشی پتر کی نسبت ہمنے ایک گزشتہ اشاعت میں اپیل کی تہی - شکر ہے پرماتما کا کہ وہ اپیل بہرے کانوں پر نہیں پڑی - چند نئے خریداروں نے میری معرفت درخواست بھیجی ہے - آشا ہے کہ اسی طرح اور آریہ بہائی بھی سہائتا دینگے ایک بڑی بھاری غلطی جو مجھسے ہوئی کہ شریمتی بہاگیہ وتی دیوی کو میں نے بدھوا لکھا تھا شریمتی جی سوبہاگیہ وتی ہیں اور اُنکے پتی مہاشہ موجود ہیں یہ اور بھی خوشی کی بات ہے کہ ایک لواحقہ بھی اسیقدر پورن شارتھ سے کام کر رہی ہیں - ایشور انکا سوبہاگیہ قایم رکھے -

ویدوں کا بھاشیہ پراچین رشیوں کے طریقہ پر انیسویں صدی میں مہرشی دیانند ہی نے آرمبھ کرنے کا ساہس کیا تھا۔ انکی بیوقت موت نے کام ادھورا ہی رہنے دیا۔ لیکن پھر بھی مشکلات سے راستے کو صاف کرنا رشی کے حصے آیا۔ افسوس کہ رشی کے رخصت کے بعد انکا کوئی بھی شسیہ ایسا نہ نکلا کہ انکے شروع کئے ہوئے کام کو پورا کر سکتا۔ میں نے ایک گزشتہ پرچے میں پنڈت جوالا دت جی کے اتھروید بھاشیہ پر کچھ اپنے رائے دی تھی۔ اسپر معاصر آریہ پترکا نے بھی صاد کیا لیکن ساتھ ہی اس کے معاصر موصوف نے بتلایا۔ کہ خواہ کتنے ہی یوگیہ پنڈت مگر بھاشیہ بنادیں۔ جبتک کسی یوگیہ رشی کے قلم سے بھاشیہ نہیں نکلتا۔ تب تک پرمانک نہیں ہو سکتا۔ میرا بھی اپنے معاصر کے اس نتیجہ سے بالکل اتفاق ہے۔ لیکن پھر بھی موجودہ بے سروسامانی کی حالت میں ایسا بھاشیہ کسی قدر مفید ہو سکتا ہے۔ میں پھر پنڈت جوالا دت جی مہاراج کی توجہ آریہ پترکا کی تحریر کیطرف کھینچتا ہوا مثلاً میں پنڈت بھیم سین جی کی مثال ہی پیش کرتا ہوں۔ پنڈت جی نے آریہ سدھانت ماسک پتر پہلے نکالا۔ لیکن انکی تحریریں کچھ مشتبہ ہوتی رہیں۔ انکے گورو کی ہی مخوف پھر پنڈت جی کی تحریر نہیں دکھلائی دی۔ اسکے بعد انہوں نے اپنشد بھاشیہ شروع کیا لیکن چونکہ کام تجارتی تھا۔ اپنشدوں کی یہاں تک تعریف دیباچے میں کی گئی۔ کہ سادھارن لوگ۔ ویدوں کی بزرگی کو بھول گئے۔ اسکے بعد گیتا کا بھاشیہ شروع ہوا۔ لیکن وہ ابھی ادھورا بھی نہ ہوا تھا کہ منو بھاشیہ کا آرمبھ ہو گیا۔ پھر اپنشدوں وغیرہ گرنتھوں کی بزرگی کا خیال بھولکر پنڈت جی کو منوسمرتی کے لئے ویدوں کے نیچے دوسرا درجہ دینا پڑا۔ حالانکہ جس منو کی تعریف براہمن گرنتھوں میں لکھی ہے وہ مالز دھرم سوتروں سے مراد ہے۔ جبکہ اسوقت پتہ تک نہیں لگتا۔ منو بھاشیہ پر آخر کار پنڈت بھیم سین نے مہرشی دیانند کا شسیہ بھی اپنے آپکو لکھنا بند کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک درشٹانت اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ کہ پراچین آرش گرنتھوں کا ترجمہ یا بھاشیہ تجارت کے اصول پر کرنا نہایت خطرناک ہے۔ میں پنڈت جوالا دت جی کی سیوا میں پھر نویدن کرتا ہوں۔ کہ اگر آریہ سماجوں کے لئے مفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو جیوتشی آزادی کا خیال چھوڑ کر انتظام کے مطابق کام کریں۔ تاکہ انکی یوگیتا اور ودیا سے ہم لابھ اٹھا سکیں۔

مہرشی دیانند کے کل گرنتھ چھپائی وغیرہ کا ادھیکار پروپکارنی سبھا اجمیر کو حاصل ہے باقی گرنتھ تو مہرشی کی زندگی میں ہی چھپ چکے تھے۔ ایک رگوید کا بھاشیہ ابھی تک سماپتی کو نہیں پہونچا۔ کچھ سال گزرے کہ پنڈت لیکھرام جی نے پنڈتوں کے ہندی ترجمہ پر اعتراض اٹھائے تھے جسکو بعد کے ویدک میگزین نے کی طرف سے کچھ کوشش بروقت درست کرانے کی بھی ہوئی۔ لیکن چونکہ آریہ پرشوں کیطرف سے کچھ مستعدی نہ دکھائی دی۔ وہ سوال پھر کھٹائی میں پڑا رہا۔ اب مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ رگوید بھاشیہ کے کچھ انک درستی کے لئے پنڈت بھیم سین جی کی سیوا میں بھیجے گئے ہیں۔ جیسا کہ پنڈت جی نے دریافت کیا ہے۔ کہ آیا صرف پروف درست کریں یا کہ مہرشی دیانند کے سنسکرت بھاشیہ میں بھی اصلاح دیدیویں۔ مجھے اس خبر نے نہایت حیرانی میں ڈالدیا۔ کیا پنڈت بھیم سین جی سمجھتے ہیں کہ وہ ایک یوگی رشی کے بھاشیہ پر اصلاح دے سکتے ہیں؟ اگر میں غلطی نہیں کرتا تو رشی دیانند کے ملازم لیکھکوں میں سے پنڈت بھیم سین جی ایک تھے۔ اگر درحقیقت انہیں اصلاح دینے کی لیاقت تھی تو اسوقت کیوں نہ پیش کی گئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ پروپکارنی سبھا کے کارکن ویدبھاشیہ اور ویدک یَنترالیہ کو اپنی ذاتی جائداد سمجھتے ہیں۔ آریہ پبلک کا خیال یہ نہیں ہے انکے خیال میں پروپکارنی سبھا صرف امین کے طور پر مہرشی کی تصنیفات کو چھپوانے کا حق رکھتی ہے۔ نہ اس سے کچھ زیادہ۔ مہرشی کے بنائے ہوئے بھاشیہ میں کسی شخص کو ایک حرف بھی رد و بدل کرنے کا اختیار نہیں ہونا چاہیئے میں آشا رکھتا ہوں۔ کہ اول تو پروپکارنی سبھا ہی اپنے فرائض کو سمجھیگی۔ بالفرض اگر ایسا نہ ہوا تو پنڈت بھیم سین جی کے شایاں نہیں ہے کہ اپنے یوگی گرو کی تحریر پر حاشیہ چڑھانے کے لئے تیار ہو جاویں۔

تعلیم کی موجودہ حالت ہمارے دیش میں یوں تو ہر ایک پہلو سے اعتراض کے قابل ہے۔ اور بارہا بڑے بڑے یوگیہ پرشوں نے ان خرابیوں کو دور کرنے کے لئے تحریکیں کی ہیں۔ لیکن سب سے بڑا نقص اور نقائص میں سے بڑی بھاری رکاوٹ اعلیٰ تعلیم کے راستے میں یہ ہے۔ کہ قریباً ہر صوبے کے کالج بڑے بڑے شہروں میں قائم کئے گئے ہیں

گورنمنٹ کالجوں کی اس خرابی پر لوگ رو رہے
تھے۔ کہ پرائیوٹ کالجوں نے بھی انہیں کی پیروی
شروع کردی مشن کالج تو مجبوراً بڑے شہروں
میں کھولنے پڑتے ہیں۔ کیونکہ مشنریوں کی
زیادہ تر غرض طالبعلموں کو مذہب عیسوی
پرلانا ہوتی ہے لیکن افسوس ہے ان کالجوں
کے منتظموں پر جو اپنے دیش کے نوجوانوں
کی محض تعلیم کی غرض سے کالج جاری کرتے
ہیں تمثیل کیلئے لاہور شہر کو ہی دیکھئے۔ مدتہائے
انارکلی بازار کی فاحشہ عورتوں کی شکائیت
سُننے میں آتی رہی۔ بڑے بڑے معززین نے
جلسے کرکے عرضداشتیں بھیجیں لیکن پنجاب کے
نوجوان طالبعلموں کے اخلاق کی دشمن
فاحشہ عورتیں اب تک اُسی طرح پر اپنے
دام پھیلائے بیٹھی ہیں۔ کیا اس خرابی کا کوئی
بھی دفعیہ نہیں ہے؟ میری رائے میں اگر
پرائیوٹ کالج کم از کم سب کے سب لاہور سے
علیحدہ کرکے دیہات میں کھولے جاویں تو
جہاں ایک طرف طالبعلموں کی جسمانی صحت
میں ترقی ہو۔ وہاں انکی روحانی صحت کی
بھی عمدہ حفاظت ہو سکے۔ لیکن ہمارے ملک
کے ریفارمر ایسے عمل کا حوصلہ نہیں کر سکتے۔ اور
یہ کہ اس لیئے کہ گانوں میں کالج لیجانے سے انہیں
زیادہ تعداد طالبعلموں کی حاصل کرنے کی امید
نہیں۔ اور اس لیئے شہرت پسندی کا عمل پورا
ہونا مشکل ہے۔ افسوس کہ بھارت دیش کے
ریفارمر اپنے بزرگوں کے عمل کو بھول گئے۔ منو مہاراج
کرم کی مہماں کو ہی جواب دے بیٹھے ہیں منو مہاراج
نے سچ کہا ہے۔ کہ "برہمن لیئے افضل وہی ہے
جو کہ دُنیاوی عزت کو زہر کی طرح تیاگ کرے"

یتیم خانہ آریہ سماج بریلی کی نسبت بہت
سی شکائیتیں مہاشہ آریہ سپتر کا کے پاس پہونچی
ہیں۔ دسمبر ۱۸۹۵ء کے اخیر میں جبکہ میں بریلی
آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں شامل ہونے کیلئے
گیا تھا۔ میں نے مردانہ اور زنانہ دونوں
یتیم خانوں کو دیکھا تھا۔ مردانہ یتیم خانے
کے گورنر کوئی سناتنی صاحب تشریف جاتے
تھے۔ لیکن وے اُسوقت یتیم خانے میں موجود
نہ تھے۔ زنانہ یتیم خانہ کے گورنر ایک بزرگ آریہ
بھائی تھے۔ جنکا نام کہ میں بھول گیا ہوں
انہوں نے بڑی مہربانی سے مجھے یتیم خانہ کے ہر ایک
انتظام کی نسبت آگاہی دی۔ زنانہ حصہ کا انتظام
اُسوقت تو بہت معقول تھا لیکن مردانہ حصہ
میں یتیموں کی یہ شکائیت تھی کہ پڑھائی اور
دستکاری مثلاً سلائی وغیرہ کے کام سے علیحدہ
کرکے انکو ٹوکری اُٹھانے کے لیئے ایک
سرکاری باغ میں بھیجا جاتا تھا۔ اُسوقت بھی مجھ
سے کتنی ایک آریہ بھائیوں نے شکائیت کی
تھی کہ یتیم خانہ کے انتظام کی کل باگ پوراکوں
کے ہاتھوں میں رفتہ رفتہ جا رہی ہے۔ جہانتک
کہ مجھے علم ہے بڑا بھاری حصہ مدد کا یتیم خانے
کو آریہ سماجوں سے ملتا ہے میں امید کرتا ہوں کہ
بریلی آریہ سماج کے یوگیہ منتری پنڈت لشن لال
ایم اے یتیم خانے کے انتظام کی طرف
متوجہ ہو کر بہت جلد انتظام کو درست
کرینگے۔ ہمیں شبہ نہیں کہ نئے سکول کا کام جو
ہاتھ میں لیکر بریلی آریہ سماج نے اپنی ذمہ واری
کو بڑھا لیا ہے لیکن جو بروبکار کا کام کہ یتیم خانہ
اب تک کرتا آیا ہے اسکے مقابلے میں سکول کا کام
کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتا یتیموں کی جسمانی اور
روحانی پرورش کا کام بڑی ذمہ داری کا کام ہے

اور اگر اس انسٹیٹیوشن کو بریلی آریہ سماج کی کم توجگی
سے کسی قسم کا نقصان پہونچا تو اُس آریہ سماج
کے سبھاسد ہمیشہ کے لیئے پبلک کے روبرو جوابدہ
رہینگے۔

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

لالہ جیونمل سکرٹری آریہ سماج چندوسی
مفصلہ ذیل لکھتے ہیں۔ لالہ گنپتی لال صاحب رئیس
پردھان آریہ سماج چندوسی کی پُتری کا بواہ سنسکار
لالہ منالال صاحب رئیس اسلام نگر کے پُتر کے
ہمراہ ویدوکت ہوا۔ برات کے ساتھ کوئی
رنڈی و بھڑووں کا تماشہ نہیں تھا۔ انگریزی
باجہ کے ساتھ بھجن منڈلیوں کا کیرتن
کرنا ایک آنند دایک سماں تھا۔ پنڈت
بھیم سین جی۔ پنڈت بھوپتر شرما جی اور
پنڈت نند کشور جی نے یہ سنسکار کرایا کوئی
پورانک ریتی عمل میں نہیں آئی۔ البتہ طرفین کا
کرسی نامہ جو دو پنڈتوں نے پڑھا اُسمیں بیجا تعریف
کسی قدر کیگئی تھی۔ دان علاوہ لوعہ روپیہ پنڈتوں
کی دکشنا کے مبلغ ععہ روپیہ لالہ گنپتی لال جی کی
طرف سے اور عہ روپیہ لالہ منالال جی کی طرف سے
سماجک فنڈات میں ہوئے۔ اور نیز لوکل سماج کو تو
امداد دینے کا وعدہ کیا۔ گو طرفین کی برادریوں
نے بہت سخت مخالفت کی۔ بلکہ لالہ منالال جی کی
برادری نے حقہ پانی بند کا بھی رزولیوشن پاس کردیا
مگر چونکہ طرفین پکے آریہ تھے۔ پھر کب ممکن تھا کہ
برادری بگھن ڈالنے میں کامیاب ہوتی۔

آنند آشرم

پونا شہر دکن کے اُن شہروں میں سے جہاں ودیا دھرم اور بیاپار سب کاریوں کی ترقی بڑے زور و شور سے چل رہی ہے - ایک ہے - اسی شہر میں کچھ دن ہوئے لوگوں کو خیال پیدا ہوا - کہ سبکو دیشی کپڑا پہننا چاہیئے - چنانچہ لوگوں نے آپس میں یہ عہد کر لیا کہ جہاں تک ہو سکے چاہے کتنا ہی زیادہ مول دینا پڑے - دیشی وستو کے سوا لوگ انگریزی وستو نہ کام میں لادیں - یہ عہد کپڑوں کے وشے میں پورن ریتی سے پالنے میں آتا ہے - اور آج کل اس بات کی بہت چرچا چل رہی ہے - اسی شہر میں کوئی سوامی انند سرستی جی نامی تھے - لوگوں نے انکو بہت کچھ روپیہ پیسہ نذر کیا تھا - انہوں نے وہ سب جمع کیا تھا - اوکت سوامی ودیا کے بڑے پریمی تھے - انہوں نے سنسکرت کے لکھت پستک اکٹھے کرنا شروع کیے - اور انکو طبع کرانا شروع کیا - پرنتو کچھ کال میں انکا دیولوک باس ہو گیا - انہوں نے مرتے وقت وصیت کی کہ میرا جتنا دھن اور جو کچھ میرے پاس ہے سب سنسکرت ودیا کی اُنتی میں لگایا جاوے - ایک کمیٹی کر کے سب دھن آدی اسکے تابع کر دیا - اور ایک بڑی عمارت بنوائی گئی - جسکا نام آنند آشرم رکھا گیا - اسمیں اترنے والے سنیاسیوں کو کھانا وغیرہ دیا جاتا ہے - اور اسمیں سنسکرت کی لکھت پستکیں اور مدرت پستکیں رکھی جاتی ہیں - یہ عمارت اگنی دُرگم (فائر پروف) بنائی گئی ہے - اور اسکے تابع ایک پریس بھی ہے - اسی میں پستکیں آنند آشرم گرنتھ مالا کے نام سے پرسدھ ہوتی ہیں - پستکیں چھپنے کا یہ انتظام ہے - کہ بڑے بڑے لوگوں میں سے تھا ودوان لوگوں میں سے عنقریب سب کو پستکیں لینے کے لیے لکھا گیا - اس طرح بہت سے ہمیشہ کے لئے گراہک مل گئے ہیں - اور جو پستک چھپتی ہے - وہ انکو لینا ہوتی ہے - ایسے گراہکوں سے کچھ رعایت بھی کی جاتی ہے - آج تک جو کتابیں چھپی ہیں - انکی تعداد ۳۰ تک پہونچی ہے

کچھ سمے ہوا سوامی دیانند سرستی جی مہاراج نے بھی اپنا دھن پراوپکارنی سبھا کے آدھین کر دیا تھا - اور سویکار پتر میں یہہ اچھیا درشائی تھی کہ ویدک دھرم کے پرچار میں میرا دھن خرچ کیا جاوے - آج اُس مہرشی کا دیہانت ہوئے عنقریب ۱۵ پندرہ برس ہوئے - پرنتو ابھی تک پروپکارنی سبھا وید دھرم کے پرچار کا بھی یتن کر چکی - ویدک دھرم کی کتابیں چھپوانے کے لئے ایک پریس بھی کھولا گیا تھا - اور اسکا نام ویدک پریس رکھا گیا تھا - پرنتو سوائے دو پستکوں کے آج تک اسنے کوئی پستک ویدک دھرم کے پرچار میں پرسدھ نہیں کیا - سوائے سوامی جی کے پستکوں کے اور کوئی پستک چھاپنے کا اُس پریس کو بھی وقت نہیں ملتا - میں نہیں جانتا کہ ویدک پریس کی منیجنگ کمیٹی کیا کر رہی ہے - اور لوگ پروپکارنی سبھا میں سوامی جی کے منتویہ درشانے کی اپنی درخواستیں کیوں نہیں پیش کرتے - سوامی جی مہاراج نے جتنا دھن جمع کیا تھا اُسکو کھالی کر سب صفائی ہو جاوے گی تب لوگ جاگرت ہونگے -

سوامی جی کے گرنتھوں کی چھپائی کا کام بالکل خراب ہوتا ہے - کاغذ گھٹیا سستا ٹائپ پرانا کام جسکو کسی دوسرے پریس نے ردی سمجھ کر فروخت کر دیا ہو - وہ کام میں لایا جاتا ہے - بندھائی بالکل شہری - لوگ آلس میں آکر پستکوں کے فارم بلا دبائے ہی باندھ ڈالتے ہیں اور پیچھے سے اُن میں کئے اکشر ادھر کو ادھر سے دکھائی دیتے ہیں - اِن سب باتوں کو بالائے طاق رکھ کر قیمت دونی اور تین گنی تک رکھی جاتی ہے - ستیارتھ پرکاش کی قیمت سے ہی لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں - میری دانست میں جہاں قیمت پر لحاظ رکھا جاتا ہے - وہاں کاغذ عمدہ - ٹائپ نیا چھپائی بہت صاف وغیرہ وغیرہ باتوں پر کیوں دھیان نہیں دیا جاتا - جیسا کہ پریس کا نام ظاہر کرتا ہے - اس پریس میں وید انگوں اپ ویدوں - شاستروں - براہمنوں - اپنشدوں آدی کے چھپانے کا انتظام کیوں نہیں کیا جاتا - اتیادی باتوں پر وچار کرنا ہر ایک آریہ کا کام ہے - اور اُن پستکوں کو لوگوں میں پھیلا کر سوامی جی کے اپدیش کو عمل میں لا کر اپکار کرنا اتینت اوشیک ہے - اگر سب آریہ سماجوں کو پتر لکھے گئے ہوتے تو اگر سب نہیں تو بڑے بڑے سماج تو ایک ایک جلد سب چھپائے ہوئے پستکوں کی خرید کرتے اور اگر سماجوں سے باہر دکن گجرات تتھا انیہ پرانتوں میں یتن کیا گیا ہوتا تو امید قوی تھی کہ بہت کتب فروخت ہوتی - پرنتو اتنا شرم کون لے - اتنا دھن ٹکٹوں میں کون خرچ کرے - یہہ اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیئے - کہ بلا دھن خرچ کیئے دھن پراپت بھی نہیں ہوتا - پونا میں ایک شخص انگریزی کتابوں کی بھاشا نتر چھپواتا ہے - وہ نامور لوگوں کے پاس کتب کی خرید کے لیئے اپنے پتہ کے چھپے سرکلر بھیجتا ہے - اور انکے واپسی کے لیئے آدھ آنہ کا ٹکٹ بھی ساتھ ہی بھیجتا ہے - وہ نہ ہے

کہنی تو تو بہت پرا کیا یدی ایسا کوئی پرتی کام
کرنیوالا ویدک پریس میں ہو تو کامیابی کی امید نہ ہو
جب تک ویدک یترالہ کا عمدہ انتظام نہ ہوگا۔ تب تک
سوامی جی مہاراج کا دھن خطرے میں ہی ہے اور بیفائدہ
خرچ ہوتا ہے۔ جب تک وید بھاشیہ نہ لگ۔ اور وید بھاشیہ
اوپنشدادی نہیں چھپائے جاتے۔ اور انکی چھپائی عمدہ
نہ ہوگی۔ صفائی اور سستی ہونے پر دھیان نہیں دیا جا
تب تک سوامی جی کا اپدیش پھیلایا ہوا رہیگا۔ اور کبھی
کامیابی کی امید نہیں۔

آشا ہے کہ منیجنگ کمیٹی اور پروپکارنی سبھا کی
ممبران دھیان دینگے اور آسکو پروپکار کا کام سمجھکر
وت چت سے کام کرینگے۔ اور جلدی سب باتوں کے
نقص دور کرکے اتم سبھی برلا دینگے۔ آپکا داس
بچیم سنگھ ورما۔ سکریٹری آریہ سماج بڑودہ

میری شادی کو عرصہ سات سال کے قریب
ہوا ہوگا۔ اس میان میں اپنی دھرم پتنی کی اودیشی
ہونیکے کارن جیسا کہ میں کلیش اٹھایا وہ احاطہ تحریر سے
باہر ہے یعنی میں جو جو کاریہ دھرم ارتھ اگنی ہوتر سندھیا
آدی کام کرتا یا کہ گرہست کے کاریوں میں اسکو شکشا و اپدیش
کرتا وہ ہمیشہ اسکے برعکس ہی کرتی رہتی تھی اور بقول سوامی
جی مہاراج شب و روز دیواسر سنگرام مچا رہتا تھا اور باوجود
میری شکشا و اپدیش کے کچھ اثر نہ ہوتا۔ بلکہ بجائے کلیش
دور ہونے کے دن بدن ترقی ہی نظر آتی گئی اور میں گرہست سے
دیاکل ہوکر اس کلیش کی نورتی کے اپائے سوچا کرتا
رہتا تھا۔ پرنتو کوئی وچار و تدبیر کام نہیں کرتی تھی
بلکہ ایک سمے وچار ہوا کہ گرہست سے قطع تعلق کیا جاوے
جس سے اس کلیش سے دھرم کاریوں میں ہانی ہو۔ پرنتو ایسے
وچار کے ہوتے ہی کچھ دن بعد کنیا آشرم کھولے جانے کا
وچار جالندھر سے آریہ پتر دوارا سننے میں آیا۔ تب دردھ
پرتگیہ کیا گیا کہ کنیا آشرم کھولنے پر اپنی دھرم پتنی
کو وہاں پر شکشا ارتھ بھیجا جاویگا بہتر ہے کہ وہاں شکشا
سے کلیش نورتی ہو۔ اسی نیت لالہ دیوراج جی منتری
کنیا آشرم کی خدمت میں نویدن کیا گیا کہ آشرم کھولنے
پر اطلاع دیجاوے۔ چنانچہ منتری صاحب نے
کنیا آشرم کھولنے پر مجھکو اطلاع دی۔ اور میں نے
اپنی دھرم پتنی کو آشرم میں داخل کر دیا۔ آپ ایک
ماہ کے بعد میں اپنی دھرم پتنی سے ملنے کو اس خیال سے
جالندھر گیا کہ وہاں پہونچکر دیکھوں آسکے سبھاو
میں کیا بدل ہوا اور کیا شکشا پائی۔ چنانچہ
کنیا آشرم میں جاکر اُن سے بات لاپ ہوا
تو بھاو انکا اتینت شانت روپی اور نمرتا ہی
کا پاکر آنند پراپت ہوا۔ اور آتما پرسنت
پرسن ہوا۔ جو جو نقص کہ مکان پر آسکے سبھاو
میں تھے۔ انکا چنہہ بھی نہ پایا۔ الغرض اور کنیا آشرم
کے منتظم لالہ دیوراج جی کو کوٹی بار دھنیہ واد دیا گیا
کیونکہ ایسی جلدی ایسے کر دکھایا جو کنیا آشرم
کی شکشا کا اثر ہو جانا اتینت مشکل تھا۔ کہاں تو
باوجود میرے اپدیش و شکشا کے سندھیا اگنی ہوتر
آدی دھرم کاریوں کو برا سمجھنا بلکہ سخت مخالف اور
کہاں آپ ان کرموں پر اتینت پریم بلکہ دھرم
کاریوں میں سہایتا کا اپدیش کرنا۔ دوسرے بجائے
آریہ واک کی نمرتا ہی سے پیش آنا اور کنیا آشرم
سے اپنے پرلوار سے کہیں بڑھکر پریم ہے کہنا اور
ودیا کی تحصیل میں اتینت رچی مکان پر پہنچنے
سندھیا اوسر ہونے پر اٹھنا اور سب سے قبل
جاگکر پربھات اوٹھنا اور سندھیا اگنی ہوتر
نت کرم سے فارغ ہو پاٹشالا خوانندگی کو جانا
علاوہ ایسے صحت بہت اچھی پائی گئی۔ مکان پر
ایسی صحت نہ تھی۔ غرضیکہ کہاں تک تحریر
کیا جاوے۔ مجھکو آپ اسکے سبھاو میں شکشا
لینے پر بھی ایک بات ایسی نہ پائی۔ کہ جس سے
گھر میں کلیش اُتپن ہوتا تھا۔ اور گھر سب سے اتی شوبھاتر
رہتا تھا۔ میں بہت دعوے کے ساتھ یہ بات
لکھتا ہوں۔ کہ شاید ہی اس آریہ ورت دیش
میں کوئی پاٹشالا ہو۔ کہ جیسی جلدی ترقی اپنا
کنیا آشرم میں میری دھرم پتنی کو لالہ دیوراج جی کے
پورشارتھ کے پھل سے حاصل ہوئی اور یقیناً اور
مہاشے بھی کہ جنکی کنیائیں جالندھر کنیا آشرم میں
ودیا دھیین کرتی ہیں۔ پریکشا لینے اور دیکھنے پر
میری رائے سے اتفاق فرماوینگے۔ اس کنیا
آشرم کا لابھ تو انہیں مہاشیوں کو بخوبی معلوم
ہو سکتا ہے۔ کہ جو اپنی کنیاؤں اور دھرم پتنیوں
کو کچھ عرصہ تک کنیا آشرم میں ودیا شکشارتھ
بھیجکر انکی پریکشا لیں۔ اور سبھا کا مقابلہ کریں
پس عبارت بالا سے سبھی مہاشیوں اور خصوصاً آریہ
بھراتروں کی سیوا میں نمرتا پوریک نویدن ہے
کہ اگر کچھ گرہست سکھ بھوگ کے ابھلاشی ہیں
اور پہلے رشی ہی اور دھرم آتما راجا آدی نے
اپنی دھرم پتنیوں سے پریم دوارا گرہست کو کارو
کو اپنی اوستھا میں جیسا کہ دیا نتیجہ کیا ہو کہ شکشا
سکھی ہو تو اوشیہ اس سمے نویدن پر دھیان
دیکر اپنی کنیاؤں اور پتنیوں کو اس امرت
روپی کنیا آشرم کے لابھ سے نراش
مت کرو۔ اور خود ہی گرہست کے ودیا
روپی دیواسر سنگرام سے بچو۔ اور استری
جاتی کے سدھار کا بار اپنی گردن پر سمجھو
یہ کداپی سمبھو نہیں کہ بنا استری جاتی سدھار
کے گرہست کا آنند اور سکھ پراپت ہو

المشتہر

دیبی سنگھ ورما از پھولپل بعد
علاقہ فتحپور ضلع سہارنپور

پنجاب میں قومی پکار

کچھ عرصہ سے پنجاب میں ایک شہرت پرست گروہ اپنی ہستی کو قایم رکھنے کے لیئے اپنے وجود کو استحکام دینے کے لیئے عجیب و غریب چالبازیاں کھیل رہا ہے - وہ کونسا فریب و مکر ہے کہ جسمیں لومڑی پرست گروہ نے سبقت حاصل نہ کی ہو - وہ کونسی زمانہ سازی چھل کپٹ حیلہ سازی ہے جسمیں کہ گربہ کو انہوں نے مات نہ کیا ہو -

دنیا میں یہ عام قاعدہ ہے کہ شہرت اس آدمی کے پیچھے پڑا کرتی ہے - جو شہرت سے متنفر ہوا کرتے ہیں - مگر جو شخص کہ ہاتھ میں لیمپ لیکر شہرت کی تلاش میں دوڑتے ہیں - شہرت ان سے سینکڑوں کوس آگے شیطان و لاحول کیطرح فرار کرتی ہے -

پنجاب کے شہرت پرست گروہ نے پہلے اپنے تئیں آریہ سماج میں داخل کیا - جبتک کہ آریہ سماج کی سلطنت پر اپنا قبضہ و تصرف جما رہا اور وہاں سے اعلیٰ درجہ کی شہرت عزت و ثروت ملتی رہی - بڑے شوق و سرگرمی سے کام کرتے رہے - چنانچہ ان صاحبان نے آریہ سماج کی باگ کو اپنے ہاتھ میں لیکر جسطرف چاہا اسکو موڑ دیا - دوسرے لفظوں میں اپنے خیالات کا عکسی شیشہ بنا کے رکھا - اگر ایشور کی دیا سے آریہ سماج کی باگ انکے ہاتھ سے نہ چھوٹتی - تو آریہ سماج کا خالی لفظ تو پنجاب میں بیشک موجود رہتا - لیکن آریہ سماج کی روح - آریہ سماج کی اصلیت - مدت سے خاک میں ملجاتی - شہرت پرستوں نے آریہ سماج کی گدی سے اپنے تئیں محروم پا کر دیانند اینگلو ویدک کالج کو جو آریہ سماج کے اپنے خون سے پلا ہوا تھا جسکو کہ آریہ سماج روپی مالی نے نہ صرف پانی سے بلکہ اپنے جسم کو پسینہ کیطرح بہا کر سرسبز کیا تھا جھٹ اپنی شہرت کا معراج بنایا جن چالبازیوں حیلہ سازیوں مکاریوں سینہ زوریوں - بدتمیزیوں ناشائستگیوں - تجاوز و تجاسر سے ان شہرت پرستوں نے کالج پر اپنا قبضہ جمایا اور آریہ سماج کو یکقلم اپنی ادھیکار سے محروم کیا - وہ ان شہرت پرستوں کی ہسٹری میں ہمیشہ کے لیئے یادگار رہے گا -

جب دیکھا کہ آریہ سماج نے اپنی دھرم [illegible] کی رکشا کرنے کے لیئے اپنے ایک [illegible] کالج کو قربان کرنے میں اف تک نہیں کی وہ کالج جسکو آریہ دھرم کے پیار کاروں نے اپنی لوٹیاں اتار اتار کر دیئے جمع کر کے نیوچھاور کیئے جسکے لئے گھروں سے آٹا مانگ مانگ کر اسکی پرورش کیگئی - وہ کالج جسکی عظمت بتلاتے ہوئے قومی شہسواروں کے چلتے پرزے اور قومی گروہ کی کٹھ پتلی نے سینکڑوں دفعہ گرجتے ہوئے میز کو سر پر اٹھا لیا - کہ یہی کالج آریہ سماج کی بہتری کا منبع و مرکز ہوگا یہی کالج گرو تم دیانند سینکڑوں پیدا کرے گا - یہی کالج سوامی دیانند کی سچی یادگار ہے - یہی کالج سوامی جی کا نام دنیا میں قایم رکھے گا -

ہائے افسوس کہ قومی کالج یعنے ہندو کالج بنگیا - شہرت پرستوں نے دیکھا کہ آریہ سماجیوں نے ہمارے ہاتھ میں کالج کی باگ دیکھکر بھی ہمارے ساتھ ہمدردی نہیں کی بلکہ کالج سے جدا ہوتے ہوئے اف تک نہیں کی - تو اب یہ چال چلی کہ ہندوؤں کو اپنی طرف کھینچا جاوے اور دیانند کالج کا نام قومی کالج رکھا جاوے باوجود ایسی کمینی چالیں چلنے کے بھی شہرت پرستوں کی دال نہ گلی - اور شہرت کے میدان میں پھر بھی اپنا لنگڑا ٹٹو نہ دوڑا سکے - تو نئی صورت میں نئے ڈھنگ میں نئے روپ میں اپنا لقب "قومی شہسوار" کا رکھا ہے -

اب اپنے تئیں ہندو قوم کا خیرخواہ ظاہر کرتے ہیں - جہاں ہندو شبد کے سننے پلیٹ فارم پر کھڑے ہوکر چور - سیاہ فام - فریبی ... کہے جاتے تھے - اب قومی شہسواروں کی ڈکشنری میں یہ لفظ پوتر معنوں میں استعمال ہونے لگا ہے - اب ہندو شبد نے بھی تو سیت کا جامہ پہنا ہے - ہمارے قومی شہسوار کیا کیا عجیب چالیں چلتے ہیں -

راجپوتانہ میں اپنی شہرت کا سکہ جمانے کے لیئے کونسی چالبازی ہے - کہ انہوں نے باقی چھوڑی ہوگی - سچ پوچھو تو چالبازی و فریب کے کالج کے پرنسپل یہی اصحاب ہیں جن صاحبان نے قومی شہسواروں کی چٹھیاں پرکاشانند کی طرف لکھی - وہی ملاحظہ کی ہونگی - انکے دل کی اصلیت - نیک نیتی نیک طینتی و قومی خیرخواہی کا اندازہ یہی لوگ کر سکتے ہیں - جب دیکھا کہ وہاں سے بھی منہ کی کھانی پڑی - اور سچائی کے مقابلہ میں گر گر چکنا چور ہو گئے - تو پھر اپنی شہرت و وجود کو قایم رکھنے کے لیئے "سندھیا" پرچار کی بوچھاڑ شروع ہوئی - جہاں جاؤ سندھیا پر لیکچر - قومی قربانی پر لیکچر - مگر آریہ سماجی ایسے نہیں تھیں - کہ اب بھی ان شبدوں پر موہت ہوکر انکے دام تزویر میں آکر پھنس جاتیں - اپنے وجود کو قایم رکھنے کے لیئے آریہ سماج کی طرح سے نقل کیجاتی ہے - آریہ سماج کی زبردست

طاقت دیکھ کر اسکا مقابلہ کرنے کے لیے یا اپنا وجود قایم رکہنے کے لیئے اوپدیش فنڈ کھولا جاتا ہے - اپنے ہم خیال قومی تہواروں کے پاس اپیل نامے ارسال کیئے جاتے ہیں - کہ روپیہ تین ہزار ارسال کرو - تاکہ اوپدیش کافی طور پر کیا جاوے - اسطرح شکشا کی باگ کو ہاتھ میں لینے کے لیئے ہاتھ پاؤں مارے جاتے ہیں - مگر سچائی کے مقابلہ میں ہر جگہہ ٹھوکر کھاتے ہیں - اب قومی تہواری کا نیا جامہ پہنا ہے - سناتن دھرم سبھا کے لیڈروں کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی ہمدردی ظاہر کیجاتی ہے - انکی تعریفیں گیت گائے جاتے ہیں - سناتن بھائی بھی انکے لکچروں میں خوب چیرز دیتے ہیں خوب گلچھرے اڑاتے ہیں - خوشیاں مناتے ہیں کہ بچھڑے ہوئے بھائی پھر آن ملے - خوب تپاک سے انکی خاطر داری کرتے ہیں - وہ بیچارے قومی تہواروں کی چکنی چوپڑی باتوں پر خوش ہوجاتے ہیں - ہم سناتن دہرم سبھا کو ایسی اعلیٰ کامیابی کے لیئے مبارکباد دیتے ہیں - مگر ڈر ہے تو یہہ ہے کہ کہیں سناتن سبھا کے مندر بھی قومی تہواروں کے ورثہ نہ بنجاویں - کیونکہ قومی تہوار تو مندروں کو حاصل کرنے کے لیئے انکے نام نامی مندر - قومی پرتما - قومی پروہت قومی گروہ رکھیں گے -

راقم
جمنا داس

لکچرار کہاں سے آویں

یہہ زمانہ روشنی کا ہے - تاریکی کا نہیں - ہر شخص اس دہن میں ہے کہ اُنتی کرے - ہر ایک سوسائیٹی چاہتی ہے - کہ جہاں تک ہو سکے منش جاتی کی اُنتی میں ساعی ہے - مگر سوال پیدا ہوتا ہے - کہ روشنی آوے کہاں سے اُنتی ہووے کیسے - ایک آریہ کے لیئے اسکا جواب فوراً یہی ہوتا ہے - کہ دہرم اوپدیش ہی ایک ماتر ذریعہ ہے - جو کہ ہمارے دلوں کی تیرگی کو دور کر کے ہوشیار کر سکتا ہے - تاکہ ہم ترقی کرنے کے لیئے سرگرمی سے کام کریں - مگر آریہ پبلک میں بہت کم ایسے شخص نظر آتے ہیں جو اس کام کو کر سکتے ہوں - پس کیا یہہ ضروری نہیں کہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جاوے جس سے ہم سب لوگ (ایک ایک آریہ سماجی) اپنے دہرم کے خیالات کو ظاہر کر سکیں پہلی بات اسکے لیئے یہہ ہے - کہ ہر ایک سماجک پُرش کا فرض اول ہے - کہ ستیارتھ پرکاش وید بھاش بھومکا سنسکار ودہی - اور پنچ مہا یگ ودہی وغیرہ جو دہرم سمبندہی پستکیں ہیں - انکو ضرور پڑہے - تاکہ اسکو دہرم سے پوری واقفیت ہو جاوے - دوئم یہہ کہ ہر آریہ سماج کے متعلق ایک ایک دہرم چرچا کلب ضرور ہونی چاہیئے - تاکہ ہر شخص اپنے دہرم کے خیالات کو پبلک میں کھڑے ہو کر ظاہر کرنیکی عادت کر سکے - دوسرا فائدہ چرچا سے یہہ بھی ہوگا - کہ ہم کو دوسروں کے خیالات و دلایل معلوم ہونگے - اور اس لیئے یہہ سوچنے کا موقعہ ملیگا - کہ سچ کہاں ہے اور جھوٹھ کدہر - بس میں پنجاب دیش کے آریہ سماجوں سے پرارتہنا کرتا ہوں - کہ وہ اپنے اپنے آریہ سماج کے متعلق ایک ایک دھرم چرچا کلب ضرور جاری کریگا اور اپنے ممبروں کی عادت کرادیں - کہ وہ پبلک میں کھڑے ہو کر دہرم کے خیالات کو بلا کسی قسم کی شرمساری کے ظاہر کر سکیں اگر سب آریہ سماجیں میری اس عرضداشت کی طرف دہیان دینگے - اور اسپر عمل کرینگے - تو مجھے امید کامل ہے - کہ آج جو لکچراروں کے لیئے پکار پکار آرہی ہے - اور آواز پر آواز پڑ رہی ہے یہہ اگر بالکل نہیں تو بہت کچھہ کم ہو جاویگی - اور ممکن ہے - کہ ہر آریہ لکچرار ہو جاوے - اور ہم میں کوئی بھی ایسا نہ ہو - تو اپنے دہرم کے خیالات کسی موقعہ پر ظاہر نہ کر سکے -

اوم شانتی شانتی - شانتی

آریہ سماج کا خدمتگذار
بندہ دہنپت رائے آریہ از لاہور

تازہ خبریں اور رائیں

شہر جہنگ کے رئیس اور آنریری مجسٹریٹ لالہ گنیشداس صاحب کا دیہانت ہوگیا - ایک نامہ نگار انکے دہرم بھاؤ اور مشنریہ سیوا گُن کی بڑی تعریف کرتے ہیں -

بمبئی سے ایک وحشت ناک خبر آئی ہے جو کہ اپنی قوم میں اصلاح کی سخت ضرورت کے لیئے اپیل کرتی ہے - ایک پندرہ سالہ لڑکی کے بیاہ کو صرف دو سال گزرے تھے - اپنی رشتہ داروں کی شکایت پر خاوند نے بیوی کو ایک ہتھڑ مارا وہ بیوی اسی وقت بے تحاشا باہر کو بھاگ نکلی اور ہمسائے کے تالاب میں ڈوب مری - سوال یہہ ہے - کہ ایسے حسرت ناک واقعات کے لیئے آیا انگریزی تہذیب ذمہ دار ہے - یا کہ پورانک تعلیم -

پاتور ضلع اکولہ میں شری کمار رتنکر سنگھ

[...] جنرل لائبریری کا پانچواں وارشک اُتسب
[...]ئی سنہ ۹۶ء کو ہوا۔ بہت سے مختلف اصحاب ہندو
سالانہ [...] سپیچیں ہوئیں اور سالانہ رپورٹ سنا کر
آئندہ سال کے لیئے انتخاب عہدہ داران کیا گیا
بڑودہ اور سورت کی تجارتی آئین کمپنی نے
[...]نی کل آم کی گٹھلی کے صوف سے کاغذ بنانے کی
ایجاد کی ہے۔ اگر انکو اِس ایجاد کا پیٹنٹ مل گیا
[تو] دیش کو بہت ہی فائدہ ہوگا۔

کلکتہ میں بارش کا جوا مشہور ہے۔ جب کبھی
بادل آتے ہیں۔ کلکتہ کے ساہوکار پانی کے
برسنے یا نہ برسنے کی بابت پیشین گوئی پر لاکھوں روپیہ
کی شرطیں باندھ لیتے ہیں۔ بار ہا اِس شرط بندی
کی بیخ کنی کی کوشش افسران گورنمنٹ نے کی
لیکن چونکہ اِس جوئے کا بھگتان کھڑے
کھڑے زبانی ہو جاتا ہے۔ اِس لیئے اُنہیں
کامیابی نہ ہوئی۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ
اب مارواڑی مہاجنوں کے دباؤ سے اِس
جوئے کے بند کرنے کی غرض سے ایک
عرضداشت گورنمنٹ میں بھیجی جاویگی۔

مقام دیور میں ایک مون سوامی جی وارد
ہوئے ہیں جنکی نسبت مشہور ہے۔ کہ بیماروں کو
اپنی روحانی برکت سے راضی کرتے ہیں اور
گنہگاروں کے گناہ دور کرتے ہیں۔ اندھوں کو
آنکھ لنگڑوں کو لات اور لولوں کو ہاتھ بخشتے
ہیں۔ اِس زمانے کے مسیح کہلاتے ہیں۔ اگ
میں وارد ہونا اُنکے بائیں ہاتھ کا کرتب بتلایا جاتا
ہے۔ اِس طرح کے ہندوستانیوں کو بیوقوف بنانے
والے سینکڑوں ہی ڈھونگ روز دکھلائی دیتے
ہیں۔ جہاں اور سوسائٹیوں کی ضرورت ہے
وہاں ایسے رنگے سیاروں کے مکر و فریب سے
پبلک کو بچانے کے لیئے بھی ایک سوسائٹی
بنانی چاہیئے۔

لالہ نندداس ممبر آریہ سماج جلالپور بھٹیاں
کے بھائی ایک دفعہ بیمار ہو گئے تھے جس سے
اُنکی زبان میں لکنت آگئی یعنی پڑھنے میں
بالکل نہیں تھتلاتے۔ اگر کسی صاحب کو اِس
مرض کا علاج معلوم ہو۔ تو بذریعہ پتہ ہم
پرچارک اطلاع بخشیں صحت ہونے پر دس
روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان دیگا۔

آریہ سماجک خبریں

بھگواڑہ راجپوتوں میں ایک بدھوا وواہ
ہوا قریباً ۳۰۰ کی حاضری تھی۔ کوئی کسی قسم کی
مخالفت نہیں ہوئی۔

جلال آباد ضلع امرتسر کے آریہ مندر کے
لیئے لالہ گنہیا لال جی بھنڈاری نے ایک توڑہ
سفید کلیت خود دان کیا۔ افسوس۔ کہ لالہ
صاحب کا جلدی ہی انتقال ہو گیا۔ آریہ مندر
کی عمارت بھی اپنے دان کردہ رقبہ میں بنتی ہوئی
دیکھنے نہ پائے۔

ساندلپور ضلع علی گڈھ کے ٹھاکر منشی دھر
جی کے پتر کا بواہ سنسکار وید وکت ہوا۔ کوئی
فضول رسم نہیں کی گئی۔ بجائے اُنکے ویدک دھرم
کا پرچار ہوتا رہا۔ اِس علاقہ میں یہ پہلا ہی
موقعہ وید وکت بواہ کا تھا۔ ٹھاکر صاحب نے
مبلغ پانچ روپیہ آریہ سماجک فنڈات میں دان دیئے۔

جلالپور بھٹیاں۔ آریہ سماج کے ۲۴ مئی
کے سپتاہک جلسہ میں معمولی بھجن و پرارتھنا کے بعد
لالہ منوہر رام جی نے ستیارتھ پرکاش سے
کتھا کی۔ لالہ کشن چند صاحب کپور نے امتحان
انٹرنس میں کامیاب ہونیکی خوشی میں دو روپیہ
لوکل آریہ سماج کو دان دیئے۔

علاقہ کانگڑہ میں اِسوقت ۱۸ زنانہ کالج اور
سکولات ہیں جنمیں ۱۴۱۷ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں۔

سنگھی آریہ سماج کے ۲۴ مئی سنہ ۹۶ء کے
سپتاہک جلسہ میں بھجن اور پرارتھنا کے بعد بابو
رام بہادر سنگھ نے ایک موثر لیکچر دیا۔ پشچات
سمباد کا نیا ہتیشی کی نسبت نوٹ ست دھرم
پرچارک سے سنایا۔ جسپر مبلغ تین روپیہ امداد کی
چندہ کے علاوہ چھ صاحب نئے خریدار بنے۔

افسوس کہ بھائی شیر سنگھ ممبر آریہ سماج
دہرم سالہ کا دیہانت ہو گیا۔ مبلغ آٹھ روپیہ
مختلف فنڈات میں دان ہوئے۔ اور مرتک
سنسکار باوجود مخالفت کے وید وکت ہوا
پرماتما بھائی صاحب کے سمبندھیوں کو شانتی
پردان کریں۔

دہلی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بخیریت تمام سماپت
ہوا۔ مبلغ ۱۱۵ روپیہ وید پرچار فنڈ کے لیئے
چندہ ہوئے۔ اور قریباً ۲۲۰۰ روپیہ مندر فنڈ
کے لیئے ہوا۔

افسوس کہ جین آچاریہ پنڈت آتمارام جی کا
۲۰ مئی سنہ ۹۶ء کو گوجرانوالہ میں دیہانت ہو گیا۔

بھگواڑہ شہر کے چند مہوتوں نے یہ
افواہ اُڑائی ہے۔ کہ جالندھر شہر میں ایک
بیوہ کی شادی کے لیئے سوئمبر رچا گیا۔ تو اِس
بیوہ نے اپنے والد کے گلے میں ہار ڈالدیا حالانکہ
جالندھر میں نہ کوئی بیوہ کی شادی ہوئی اور نہ
کوئی ایسا واقعہ ہوا۔ یہ قصہ بھگواڑہ کلیوہ کی
شادی کی مخالفت میں کسی کوتہ اندیش نے گھڑا ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

حکیم سنت رام جی نے ۱۶ مارچ سے ۱۹ تک جگرانوں میں ہر روز ایک ویاکھیان دیا۔ اور اپدیشوں کے اُتر دیئے۔ ۲۰ سے ۲۲ تک موگا ضلع فیروزپور میں ۵ ویاکھیان دیئے۔ تعداد شروتا ۵۰۰ تک ہوتی رہی جنہیں سے ۳ آدمیوں نے آریہ دھرم سویکار کیا۔ ۲۳ کو دہلے کی میں دو ویاکھیان دیئے۔ ۴ آدمی نئے ممبر بنے۔ ۲۴ کو پھر دو ویاکھیان دیئے۔ اور نئی سماج قایم کی۔ ۲۵ کو دھرم کوٹ ضلع فیروزپور میں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۳۰۰ تھے۔ ۲۶-۲۷ کو سلہینا (فیروزپور) میں ایک اپدیش اور ایک ویاکھیان دیا۔ ۲۸ سے ۳۰ تک کوٹ عیسیٰ خاں میں ہر روز ایک لکچر دیا۔ ۳۱ کو موگا میں ایک لکچر دیا۔ یکم اپریل کو دارا پور (فیروزپور) میں ایک لکچر دیا۔ ۲ کو چھاؤنی فیروزپور میں ایک ویاکھیان دیا۔ شروتا ۲۰۰ تھے۔ ۳ سے ۶ اپریل تک شہر فیروزپور میں ہر روز اپدیش و لکچر دیئے۔ ۸ کو بٹالہ میں ایک ویاکھیان دیا۔ ۱۱ کو دھیان پور (گورداسپور) کے میلہ بیساکھی پر دو ویاکھیان دیئے۔ اور ۱۲ و ۱۳ کو ڈیرہ بابا نانک کے میلہ بیساکھی پر چار لکچر دیئے۔ تعداد شروتا ۲ ہزار تک تھی۔ ۱۷ کو بٹالہ میں لکچر دیا۔ ۱۹-۲۰ کو لودھیانہ میں دو لکچر دیئے۔ ۲۱ کو پھلور میں ایک لکچر دیا۔ ۲۲ سے ۲۴ اپریل تک ڈھیسیاں (جالندھر) میں ہر روز ایک ویاکھیان دیا۔ اور نیا آریہ سماج قایم کیا۔ ۲۴ کو رُڑکا اور ۲۵-۲۶ کو رُڑکا اور اسکے گرد نواح کے گراموں میں پرچار کیا۔ ۲۶ آدمی نئے ممبر بنے ۲۸ کو راہوں میں ایک لکچر دیا۔ ۲۹ کو بنگہ میں ایک لکچر دیا۔ یکم مئی کو ٹانڈہ (ہوشیارپور) میں ایک اپدیش دیا۔ ۲ مئی کو اُڑیہ پور (ہوشیارپور) میں ایک ویاکھیان دیا۔ ۳ کو پھر ٹانڈہ میں ایک لکچر دیا۔ ۴ کو اڑمڑ (ہوشیارپور) میں ایک ویاکھیان دیا۔ ۵ کو ٹانڈہ میں ایک لکچر دیا۔ ۷-۸ کو دسویہ میں دو لکچر دیئے۔ ۱۰ کو گورداسپور میں ایک چوڑا کرم سنسکار کرایا۔ ۱۲ سے ۱۵ تک لاہور کے گرد نواح میں اپدیش دیا۔

پنڈت گنگا رام ہیرو نواسی نے ۱۶ مارچ سے ۲۲ تک ہر روز ایک ویاکھیان مختلف مضمون پر دیا۔ شروتا بڑے اتساہ سے سنتے رہے۔ ۲۳ کو نظام آباد میں ایک ویاکھیان دیا۔ ۲۵ کو سودرہ میں ایک لکچر دیا۔ ۲۶ کو وزیرآباد میں پہنچے ہوئے۔ ۲۷ سے ۲۹ تک ہر روز ایک ویاکھیان دیا۔

اشتہارات

استری دھرم نیتی

اس پُستک میں حسب ذیل مضامین ہیں۔ بنیاد۔ دویا دھرم۔ مریادا۔ بدھو برت۔ گرہ ترتیبہ۔ بال بچوں کا پالن اور شکش۔ گرہستی۔ اور اکرتیہ۔ ہر ایک مضمون کو بڑی خوبصورتی سے سمجھایا ہے۔ اور بھاشا بڑی سرل ہے۔ مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر اور جیمل سنگھ ورما آریہ سماج بڑودہ سے مل سکتی ہے قیمت فی جلد ۴/ – المشتہر منیجر پرچارک جالندھر

نوٹس

میں قوم برہمن ناگر ہوں اور عمر میری ۲۰ سال ہے اور پیشہ دوکانداری ہے۔ ایک ایسی دیو کنیا سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ جسکی عمر ۱۸ یا ۲۰ سال کی ہو اور میرے خیالات آریہ سماج میں۔ لڑکی تین آدمی کے برہنوں میں سے ہو۔ میرا پتہ یہ ہے۔

المشتہر کندن لال مقام سنگرور

کنیا کے لئے بر کیضرورت

میری ایک پُتری جو بعمر بارہ سالہ ہے ہندی پڑھ سکتی ہے۔ سلائی کے کام سے واقف ہے کسی ایسے بر کیضرورت ہے۔ جو از قوم سرین کھتری ہو عمر ۱۸ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔ اگر برسر روزگار ہو تو اچھا ہے۔ ورنہ انٹرنس پاس آریہ خیالات کا ہو۔

المشتہر بدھو رام سوامی استری آریہ سماج محلہ وچھلیں شارن

بر کی ضرورت

(۱) (۲)

میانمیر کے ایک سہا ایک صاحب جو علاوہ تعلیم یافتہ ہونیکی بزنس بیٹھے ہوا کرتے ہیں اور جائیداد غیر منقولہ بھی رکھتے ہیں اپنی شادی کرانا چاہتے ہیں عمر ۲۸ سال قوم حسب ذات ڈھلوان بہت خوب ہو اگر شادی ویدک ریتی سے ہو۔ خط و کتابت پتہ ذیل۔ المشتہر تارا چند سکرٹری آریہ سماج میانمیر

اشتہار

لیجئے پراچین لیجئے

ست نارائن کتھا کی تلاش سے اس پراچین کتھا کو سوہا کے طبع کرا دیا ہے۔ قیمت بھی بہت کم ہے۔

اردو کی کتابیں

گرہست آشرم کا دوسرا ایڈیشن قیمت ۴/ گرہ بھادان ۲/ ویدیہ رکشا ۲/ وشنو استن ۱/ مہرت ایڈیشن ارتھی ۲/ قیمت ۱/ رنڈیا نکو ناچ کی خبر قیمت ۱/

یہ کتابیں ہندی میں اور انکے ۱/

جیتی ۲/ ستیارتھ پرکاش ۳/ رتن جوڑی اور رتن پرکاش ارتھ بچار ۱/ سنسکار چار ۱/ المشتہر جمنی لال ولیش ہمبر ضلع جالندھر کو ٹھی بھائی راہوں اور دیہنی لال ساہو کا مکان نمبر

ڈاکٹر برمن صاحب کا عرق

ڈاکٹر برمن صاحب کا عرق تپ تلی اور ہر قسم کی بیماری بخار کو مفید ہے کیسی ہی پرانی ہو۔ چار پانچ روز کے استعمال سے بھوک خوب لگتی شروع ہوتی ہے۔ اور تھوڑے روز برابر استعمال کرنے سے تلی بالکل جاتی رہتی ہے۔ اور باری کے بخار کو خواہ کسی قسم کا ہو۔ اول ہی روز کے استعمال سے نہیں آنے دیتا ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۱؎ خوراک عہ چھوٹی شیشی ۸ خوراک آٹھ آنے۔ (نوٹ) تاپ تلی کے لئے بڑی شیشیاں منگوانی چاہئیں۔

دمہ یعنی سانس کی دوا

دمہ خواہ کتنی ہی زور سے اٹھتا ہو۔ دوا ایک خوراک سے فوراً دبا دیتا ہے اگر زیادہ پرانا ہو تو تھوڑے روز برابر استعمال کرنے سے جڑ سے جاتا ہے۔ اور نیز پرانے دمہ والے کو برابر استعمال کرنے سے بہت فائدہ بخشتا ہے۔ فی شیشی عہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

المشتہر ڈاکٹر برمن دہلی

اشتہار

گولیاں بواسیر جو ۱۸۸۸ء میں ایک مہاتما سنیاسی سے ملی تھیں اب سات سال کے تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں بلکہ بیماری ہذا کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں قیمت فی تولہ دو روپیہ۔ المشتہر برکت رام شہر یار پردھان آریہ سماج نارووال (سیالکوٹ)

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

[illegible]	جو سریع التاثیر صاحب طاقت کے لئے جو کثرت نوشی مسکرات مفرط و لغویات کی بیماریوں وغیرہ کو مفید ہے۔ فی شیشی ۱؎
[illegible]	اسکے استعمال سے بلا مشقت نئے فائدہ ہوتا ہے بھرپور نہیں دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے قیمت عہ
[illegible]	ہر گھنٹے میں درد پیشاب جلن بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔

[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام۔ درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۳؎
[illegible]	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ مسوڑھوں کی خرابیاں دور کرکے چمکدار ہوتے ہیں۔ ۴ تولہ عہ
[illegible]	تقویت بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ سرخی جالا روشنی کو برداشت نہ ہونے کو دور کرتا ہے شیشہ ۱؎
[illegible]	بار بار پیشاب آنا تشنگی۔ لاغری۔ بیچینی۔ درد کمر خرابی جگر۔ پیدائش ذیابیطس کو پیدا ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی دس روپیہ
[illegible]	نفخ شکم۔ تراقر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دل کا دھڑکنا خرابی گردہ۔ درد ریاح کو دور کرتا ہے ۲۰ درجن عہ
[illegible]	سوزاک درد۔ جریان کیسی ہو یا بادی دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ
[illegible]	چاند کو بلا تکلیف درج دلستہ چھوڑ سکتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور خنازیر۔ بھگندر۔ زخم میں کیڑا پڑنے۔ ایام حمل خرچ جسے منصفہ کو دور کرتا ہے فی تولہ
خضاب	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ کہ پابندی کی ضرورت نہیں قیمت ۳؎
بخار	دائمی بخار۔ درد سر قبض بیچینی۔ اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ
[illegible]	جو خلاف قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ چکے ہیں درست کرکے لطف دکھلاتا ہے فی تولہ صہ

کثیر الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب پیدائش و ساری تفصیل دیکھنا چاہو۔ تو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجو ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت لو۔ دیگر رسالہ دافع آتشک و سوزاک ۸ معالجات بواسیر ۹ سلسلہ صحیہ طبیع چہارم ۱؎ المحذرات من المسکرات ۱۲ رسالہ قیافہ ارسطو۔ قیمت ۹

المشتہر
حکیم غلام نبی ایڈیٹر
حافظ صحت۔ لاہور موچی دروازہ

کتب۔ کتب۔ کتب

آریہ سنگیت پشپاولی۔ اردو بھجن مصنفہ مہتہ امیر چند منشی کنہیا لال کرشن۔ لالہ گنگا رام بہم وغیرہ قیمت ۶

ایضاً مہتہ بھجن جنتری نول کشوری یعنی بھا پن قیمت

ایضاً معہ غزل بھجن لالہ امیر چند۔ لالہ وزیر چند۔ سوامی شیانند مہتہ کرپا رام وغیرہ۔ ولایتی کپڑے کی جلد قیمت

آریہ سنگیت پشپاولی ہندی بھجن مصنفہ مہتہ امیر چند منشی کنہیا لال کرشن لالہ گنگا رام وغیرہ ٹائپ کے حروف ولایتی کپڑے کی پختہ جلد قیمت ۸

ایضاً معہ بھا پن یعنی بھجن اور لالہ دنیا چند و پہری لول پختہ مجلد قیمت ۱۲

آریہ سنگیت۔ پشپاولی۔ گورمکھی بھجن مہتہ امیر چند منشی کنہیا لال کرشن لالہ گنگا رام بہم وغیرہ وغیرہ ولایتی کپڑے کی جلد ٹائپ کے حروف میں قیمت فی جلد ۱۲

ایضاً معہ بھجن مالی بھگوتی مجلد قیمت فی جلد ۱۲

بھجن مالی بھگوتی۔ گورمکھی میں بیاہ آدی موقعوں پر گانے کے لائق بھجن ٹائپ کے حروف میں قیمت فی جلد ۱۲

جنم ساکھی گورو نانک صاحب اردو حروف میں قیمت

مباحثہ مورتی پوجن درمیان ماسٹر درگا پرشاد و پنڈت شیو دت جی دھرم سبھا قیمت

آریہ قصے بطور پیرایہ کتاب لالہ چندی پرشاد کی بنائی ہوئی قیمت

متعصب پادریوں کی ناشمی کا علاج پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر ۲ نمبر ہیں قیمت فی مجلد

سوانح عمری محمد صاحب بانی محمدی کے حالات سے واقف ہونے کے لئے اس کتاب کو ضرور منگوائیے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دین محمدی کس طرح بنا۔

دیگر کل کتب سماج انگریزی اردو ہندی گورمکھی موجود ہیں۔ سماج کے علاوہ دوسری کتب بھی مل سکتی ہیں۔

المشتہر مینیجر آریہ پستکالہ اندرون لوہاری لاہور

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں ولایت یافتہ اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف البصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم سمجھتے اور دیدہ کے اپنے آنکھ کے لفظوں پر ایسا ہیں سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی [illegible] سرٹیفکیٹ درخواست کرنے پر مفت ارسال کیئے جاوینگے۔ قیمت بہت کم رکھی ہے کہ عام و خاص فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ ۲ روپیہ مصری کا سرمہ فی تولہ ۸ آنہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کرنے کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی اور جعلی ممیرے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر — پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

کیا اس سے بڑھکر اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) [illegible]

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے لائسنس بنک میں اسی مطلب کے لیئے ماہ مارچ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

میا سنگھ پروفیسر مقام بٹالہ (گورداسپور)

(۲) [illegible]

ستدھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پبلشر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

(ارتھ) ہم سب آپس میں مِتر بھاو سے برتیں

ست دھرم پرچارک

جالندھر شہر

قیمت سالانہ پیشگی

ست دھرم پرچارک کا پالن

اودیش

الیشور ... نیم

(۱) ادیدکت ست کا پرچار اور ... کرنا

(۲) فلاسفی ... سماجک اُنتی کے متعلق مضامین خاص شائع کرنا (۳) کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر پرکاشت کرنا

(۴) دھرم سنبندھی دیگر مختلف خبروں کا اختصار پیش کرنا

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے ہر حالت میں ... بمعہ محصول ... سالانہ مع محصول ہے

(۲) ... کاریہ ... کو مفت

(۳) اجرت اشتہارات فی سطر کالم ... ایکبار کے لیے۔ زیادہ عرصہ کے لیے خاص انتظام ہو سکتا ہے

برُوور سنکر

ربیعی جمعہ

حب عطس - حب زکام و سیلان نقوه بحکم تشنج امراض بادیہ اور درد شقیقہ کیواسطے بہت مفید ہے قیمت ۸/

دوائی سوزاک - سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہوجاتی ہے - قیمت ۱۲/

حب حیات - حب مذکور تقویت معدہ و اصلاح ہضم و کثرت ریاح یعنی ریحی - و دافع قراقر و نفخ شکم و ہیضہ مقوی دماغ و تصفیہ حواس و تفریح ... قیمت ... گولی ۸

یاقوتی یا رو محرورین کے لئے غایت درجہ مفید ہے - خفقان اور گرمی و تقویت اعضائے رئیسہ و دفع جنون اور سوخ کی صفائی - اور نیز گرمی کے بخار کو بھی فائدہ مند ہے - فی ڈبیہ عہ

سرمہ مروارید - یہ سرمہ دھند غبار و جالا ضعف بصر تاریکی چشم موتیابند - آنکھوں سے پانی جانا - خارش کیواسطے مفید ہے - قیمت فی تولہ ہر دو قسم سیاہ و سفید ۸/ اطلاع قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہیے ... ٹکٹ ... خریدار ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا -

المشتہر حکیم ... داس بازار ... ضلع گوجرانوالہ پنجاب

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں -

کشتہ نقرہ - آپکو کھانے سے اول درد دماغ جگر و گردہ و مثانہ و ضعف پیشاب کا بار بار آنا ہیں سے جاتا ہے - رنگت چہرہ کی سرخ ہوجاتی ہے ... مزہ ہو جو نفس میں منی ایسکے استعمال سے گاڑھی ہوجاتی ہے ہر قسم کی جریان منی کو بالکل بہت مفید ہے جھڑوں کی سستی دور ہوجاتی ہے جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں انکو ضرور قیمت آزمائی کرنی چاہیے ... بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو

نقص پیدا ہوگئے ہیں انکے تدارک کیلئے بیحد مجرب ہے یہ روغن مسیحا کیمیا اثر خلق ... زدوں کے حق میں اکسیر ہے چھ ماشہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی - قیمت فی تولہ عہ

روغن مسیحا - مایوس العلاج امراض سے صحت یاب ہوتے ہیں مجانون و سستی آدمیوں کیلئے نہایت مفید ہے - رگ پٹھے درست ہوجاتے ہیں - اور خواہ ... پیدا ہوتی ہے - قیمت فی تولہ عہ

دوائی آتشک - خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو - اگر زوال ... ہی ہوگیا ہو بغیر ... دست ... ایک ہفتہ میں دور ہوجاتا ہے - قیمت خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ -

دوائی سوزاک - سوزاک خواہ پرانا ہو یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو تو اسکے استعمال سے دور ہوجاتا ہے - قیمت فی تولہ عہ

المشتہر حکیم تاراچند ... گجرات پنجاب

بہار ... بے اولادوں کیلئے امید

عام و خاص کو واضح ہو کہ ہمنے بہت سی تحقیقات اور تلاش کے بعد ایک نہایت ہی عجیب لاولدی کے نقائص دور کرنے اور نا امیدوں کو امیدوار بنانے کی ایسی عمدہ دوائی لی ہے جو تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے کہ ... جگہ پر استعمال کیگئی ہے - اور جن اشخاص کے گھر میں چودہ برس سے حمل ہی ظاہر نہیں ہوا تھا - انہوں نے ... کی تو بڑی کامیابی کیساتھ امیدیں برآئیں اور تمام نقائص جو مانع اولاد ہوتے ہیں دور ہوگئے - اب چونکہ دوائی مذکور کامل طور سے مجرب ہوگئی ہے - عام و خاص کی اطلاع کیلئے مشتہر ہے - کہ خواہشمند اقرب سے خط و کتابت کرکے معاہدہ کریں - شرح اور طریق علاج یہ ہے کہ دوائی تیارشدہ اول مفت دیجاویگی باقی اسکے لوازمات بازار سے حسب ہدایت خریدنے ہونگے حق الخدمت اول کچھ نہیں لیا جاویگا - جسوقت حمل ظاہر ہوگا - اسوقت صرف ... پچاس ... پیشگی ...

وقیمت ادویات وغیرہ لیجاویگی ... اور ... نام لیا جاویگا ... حق الخدمت اپنی قدردانی پر ... المشتہر ... ضلع گوجرانوالہ

خوشی کی خبر

جیبی گھڑی ... کھلے منہ کی نہایت خوبصورت گارنٹی ... قیمت ... روپیہ (ساڑھے گیارہ) ... مونی لیم ... تین ... گھڑی ... چار کی خوشبودار گولیاں جو خالص ہندوستانی چائے سے تیار ہوتی ہیں ایک منٹ میں چاء تیار کر لیجئے - فی بکس ... رنگین ... فوٹو کی تصویر ... ہر شخص فوٹو کی تصویر کھینچ سکتا ہے ... کی کتاب قیمت ... عمدہ ... انگریزی ... انگوٹھیاں فی عدد ... جیبی چھاپہ خانہ قیمت ... کلان ... خوشبودار ... پنکھیاں ... قیمت ...

ملنے کا پتہ نیو فرینڈ اینڈ کمپنی ...

واس کی اردواس

... کشمیر ... عمدہ طرزوں پر تیار کرکے ... المشتہر ...

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں نہایت عمدہ ... تیار ہوتا ہے جسکا پکوان نہایت ہی عمدہ اور خوشنما اور خوش ذائقہ ہے - خریداران ایک مرتبہ ضرور منگا کر دیکھیں

المشتہر ... اینڈ کمپنی ...

نمبر ۱۰ | مطبوعہ یکم ہاڑ سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۱۲ جون سنہ ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

यजुर्वेद अ० १ मं० १५

अग्ने स्तनूरसि वाचो विसर्जनं देववीतये त्वा गृह्णामि बृहद्ग्रावासि वानस्पत्यः स इदं देवेभ्यो हविः शमीष्व सुशमि शमीष्व॥ हविष्कृदेहि हवि...

"جو پتھر اور کاٹھ کے پاتر ہون کرنے کے لائق پدارتھوں کو شدھ کرنیوالے ہیں۔ انکو یگیہ دوارا بیدہ ہوگو نکی پراپتی کے لیئے میں سب جنوں کے گرہن کرتا ہوں۔ ہے عالمو! تم نیک آدمیوں کے سکھ کے لیئے۔ اچھی طرح دکھ کو دور کرنے والے۔ یگیہ کے لائق پدارتھوں کو نہایت شدھ کرو۔ جو شخص کہ ویدوں کو بھی پڑھتے اور انکے تاتپریہ کو جانتے ہیں۔ انہیں کو یگیہ دوارا شدھ بانی پراپت ہوتی ہے۔"

جب تک کہ پدارتھ ودیا (سائنس) کا گھر گھر چرچا نہو۔ تب تک شدھ جل اور وایو کی مہما کو لوگ سمجھ نہیں سکتے۔ وایو اور جل کی شدھی کے لیئے ہون اتینت اپ یوگی ہے۔ لیکن اسکے متعلق منتروں کا استی ہون کے لائق پدارتھوں کا جمع کرنا پڑے ابھیاسیوں کا کام ہے۔ اس لیئے بار بار تاکید ہے کہ ودوان لوگ ہی اس کام کو پورن ریتی سے نبھا سکتے ہیں لیکن یہی یگیہ بانی کی پوترتا کا بھی کہیہ سادھن ہے بانی کی مہما چوتھے منتر میں بتلاتے ہیں۔ اس جگہ یہ جتلانا مراد ہے۔ کہ وہ بانی جو کہ تمام دنیا کے خیالات کو پلٹا دینے کی طاقت رکھتی ہے۔ انہیں سرشٹ پرشوں کو پراپت ہوتی ہے۔ جو کہ ویدوں کی اصلی سدھانتوں کو یگیہ کے ساتھ ہی سادھن دوارا سمجھتے ہیں۔

ستیہ دھرم پرچارک

[illegible]

ترجمہ شانتی پاٹھ

(از لالہ وزیر چند ودیارتھی جی)

(۱) بجلی اور آگ۔ کشنا آدمی کے سہت ہمکو سکھ روپ ہوں۔ بجلی اور جل دینے والے یگیہ پدارتھ ہمکو سہت سکھ روپ ہوں۔ سورج اور اشدھیاں الشو سج پراپتی کے لیئے ہمکو سکھ روپ ہوں۔ آگ اور پون سنگرام میں سکھ کے نمت ہمکو شانتی کارک ہوں۔

(۲) ہمارے لیئے اشو سج سکھ کرنیوالا ہو۔ ہمارے لیئے بکشا سکھ کرنیوالی ہو۔ ہمارے لیئے انیک پدارتھوں کا نواس استھان آکاش سکھ کرنیوالا ہو۔ ہمارے لیئے دھن سکھ کرنیوالے ہوں۔ ہمارے لیئے تھارتھ پرم کی سندر نیتوں سے پراپت کرنے یوگیہ بوہار کی پرشنسا سکھ کرنیوالی ہو۔ ہمارے لیئے نیاکاری سکھ دینے والا ہو۔

(۳) ہمارے لیئے پالن کرنے والا کلیان کارک ہو۔ ہمارے لیئے دھارن کرنیوالا کلیان کارک ہو۔ ہمارے لیئے ان آدی پدارتھوں کے سہت پرتھوی کلیان کارک ہو ہمارے لیئے مہان پرکاش اور انترکش کلیان کارک ہوں۔ ہمارے لیئے بادل کلیان کارک ہوں ہمارے لیئے ودوانوں کی سندر پرشنسائیں کلیان کارک ہوں۔

(۴) مہینوں کے سمان جلانیوالی آگ ہمکو سکھ روپ ہو۔ سویا پک پران اور اپان ہمکو سکھ روپ ہوں اتم دھرم کرنے والوں کے دھرم آچرن ہمکو سکھ روپ ہوں۔ شیگھر چلنے والا پون سب طرف سے ہمیں سکھ پہونچاوے۔

(۵) ایشور جوں سے پرشنشت سورج اور پرتھوی ہمکو منگل کارک ہوں۔ سکھ دیکھنے کو بھومی اور سورج کے بیچ کا آکاش ہمکو منگل کارک ہو۔ اوشدھیاں اور بن کے برکش ہمارے لیئے منگل کارک ہوں۔ لوکوں میں اتین ہوں کا جیتنیل سوامی ہمکو منگل کارک ہو۔

(۶) پرتھوی آدکوں کے ساتھ دیو گن کرم سبھاو یکت بجلی ہمکو شانتی روپ ہو سمپوت کے نہینوں کے ساتھ جل سمودا ہم کو شانتی کارک ہو۔ جیودا پرانیوں کے ساتھ دکھ نوارن کرنے والا پرمیشر داجیو ہمکو کلیان کارک ہو۔ سرد گنو دچھید کرنیوالی آگ کے سمان پرکیشک ودوان اپنیوں کے ساتھ ہمارے لیئے سکھ سنیں۔

(۷) چند رلوک ہمارے لیئے سکھ روپ ہو دھن دان ہمارے لیئے سکھ روپ ہو۔ میگھ ہمارے لیئے سکھ روپ ہوں۔ یگیہ ہمارے لیئے سکھ روپ ہوں۔ یگ شالہ کے گنبذیں کے پہلو ہمارے لیئے سکھ روپ ہوں۔ اتپن ہونیوالی اوشدھیاں ہمارے لیئے سکھ روپ ہوں۔ بیدی ہمارے لیئے سکھ روپ ہو۔

(۸) انیک پدارتھوں کے درشن کا نمت سورج ہمارے لیئے سکھ روپ اودے ہو۔ چاروں

دشائیں ہمارے لیئے سکھہ دپ ہوں۔ نیچل پربت ہمارے لیئے سکھہ دپ ہوں۔ سمندر ہمارے لیئے سکھہ دپ ہوں۔ جل ہمارے لیئے سکھہ روپ ہو۔

(۹) اتیم کرموں کے ساتھ ودھی داتا ہمکو سکھہ روپ ہو۔ ادتم وچار یکت پرانوں کے سمان ہمارے پرانی ہمکو سکھہ روپ ہوں۔ سروپا یک جگدیشور ہمکو سکھہ روپ ہو۔ لپشٹی کارک برہمچریہ آدی بوہار ہمارے لیئے سکھہ روپ ہوں۔ بھادی ہمکو سکھہ روپ ہو۔ ہوا ہمکو سکھہ روپ ہی ہو۔

(۱۰) رکشا کرتا ہوا سرودا دنیا رک پرکاش سوروپ پرماتما ہمکو سکھہ روپ ہو۔ شبھ شاسکھ دیپ مان پربہات ویلا ہمکو سکھہ روپ ہو۔ میگھ ہمارے پرجاؤں کے لیئے سکھہ روپ ہو۔ سکھہ داتا سنسار کا سوامی پرمیشر ہم کو سکھہ روپ ہو۔

(۱۱) جگت کے پوجنیہ ودوان ہمکو سکھہ روپ ہوں۔ ادتم دہارنا والی بدھیوں کے ساتھ پانی ہمکو سکھہ روپ ہو۔ اتم سمبندھ رکھنے والے ہمکو سکھہ روپ ہوں۔ ودیا آدی دان سے سمبندھ رکھنے والے ہمکو سکھہ روپ ہوں۔ دیگر گن یکت پرتھوی کے پدارتھ ہمکو سکھہ روپ ہوں۔ جلوں میں ادتپن ہونیوالے ہمکو سکھہ روپ ہوں۔

(۱۲) ست بوہاروں کے پالن کرنیوالے پرانی ہمکو سکھہ روپ ہوں۔ گھوڑے ہمارے لیئے سکھہ روپ ہوں۔ گائے آدی پشو ہمارے لیئے سکھہ روپ ہوں۔ اتم کاموں میں ہاتھ ڈالنے والے دھرماتما بدھیمان جن ہمکو سکھہ روپ ہوں۔ ہون آدی ادتم کاریوں میں گیانی لوگ ہمکو سکھہ روپ ہوں۔

۱۳۔ ادیتی۔ جسکو ایک بھاگ میں سرو جگت ہے وہ سرو پرکاشک جگدیشور ہمکو سکھہ روپ ہو۔ آکاش میں پرسیدھ ہونیوالا میگھ ہمکو سکھہ روپ ہو۔ ساگر ہمکو سکھہ روپ ہوں۔ جلوں سے پار کرنیوالی نوکائیں ہمکو سکھہ روپ ہوں۔ سرو رکھشک انترکش ہمکو سکھہ روپ ہو۔

(۱۴) جو شوبھ دان جگدیشور جگت کا پرکاش کرتا ہے۔ وہ ہمارے پتر آدی او پشو آدک کے لیئے کلیان کارک ہو۔

(۱۵) ہوا ہمارے لیئے سکھہ کاری چلے سورج ہمارے لیئے کلیان کاری تپے۔ گرج کر نے والی بجلی ہمکو سکھہ روپ ہو۔ میگھ ہمارے لیئے اتم پرکار برسا کریں۔

(۱۶) دن ہمارے لیئے سکھہ روپ ہو۔ راتری بھی ہمارے لیئے سکھہ کو دھارن کرے۔ بجلی ادر اگ کشا آدی کے سہت ہمکو سکھہ روپ ہوں۔ گرہن کرنے یوگیہ سکھہ کے دینے والے بجلی اور جل ہمکو سکھہ روپ ہوں۔ ان کے سیون کے ہیتو سنگرام میں بجلی اور پرتھوی ہمکو سکھہ روپ ہوں۔ دہارنا شکتی بڑھانے کے لیئے سورج اور اوشدھیاں ہمکو سکھہ روپ ہوں۔

(۱۷) پرکاش سوروپ پرماتما سکھہ سدھی کے لیئے جل پینے کے لیئے ہمکو کلیان کاری ہو۔ اور سب اور سے ہم پر شانتی کی ورشٹی برساوے۔

(۱۸) سورج آدی پرکاشمان پدارتھ ہم کو شانتی کارک ہوں۔ انترکش ہمکو شانتی کارک ہو۔ پرتھوی شانتی کارک ہو۔ جل شانتی کارک ہو۔ اوشدھیاں شانتی کارک ہوں۔ بنسپتیاں شانتی کارک ہوں۔ سمپورن ودوان شانتی کارک ہوں۔ پرمیشر وا وید سکھہ کارک ہو۔ سب کچھ ہمکو کلیان کارک ہو۔ شانتی ہی شانتی پراپت ہووے۔ تم لوگوں کو بھی وہ شانتی پراپت ہووے۔

(۱۹) وہ سرو درشٹا ایشور ودوانوں کا ہتکاری۔ پورو کال سے ورتمان۔ پوتر سب کا پریم گیاتا ہے۔ ایسے ایشور کا درشن کرتے رہیں۔ ہم سو ورش تک جیتے رہیں۔ ہم سو ورش تک اسکی کیرتی سنتے رہیں۔ ہم سو ورش تک اسکے گنانوواد گاتے رہیں۔ ہم سو ورش تک غیر محتاج رہیں۔ ہم سو ورش تک اور اگر ہم سو سے زیادہ ورش جیویں تو پھر ایسا ہی ہو۔

(۲۰) جو جیو آتما کا سادھن۔ دور دور جانیوالا شبد آدی وشیوں کے پرکاشک شروتر آدی اندریوں کو پرکاشک اور پرورت کرنے والا ہے۔ جاگتا ہے۔ جو سوتے جاگتے دور دور بھاگتا ہے وہ میرا سنکلپ وکلپ آتمک من کلیان کاری دھرم وشیک اچھا والا ہو۔

(۲۱) جس دوارا کرم دھرم میں وشواس کرنے والے سنیمی اریتھات من کو دمن کرنے والے دھیربل ودوان لوگ یگیہ میں اور وگیان سمبندھی یدھ آدی بوہاروں میں انشٹ اشٹ کرموں کو کرتے ہیں۔ جو سروا اتم گن کرم سبھاؤ والا پرانی ماتر کے بیچ ہووں ہیں پوجنیہ۔ ایکہی ہوتا ہے۔ وہ میرا سنکلپ وکلپ آتمک من کلیان کاری دھرم وشیک اچھا والا ہو۔

(۲۲) جو ودیش گیان کا ادتپادک۔ بدھی روپ سمرتی کا سادھن۔ دھیریہ سوروپ ہے جو سنسیوں کے انتہ کرن میں ناش رہت پرکاش سوروپ ہے جسکے بنا کوئی ہی کام نہیں کیا جاتا۔ وہ میرا سنکلپ وکلپ آتمک من کلیان کاری دھرم وشیک اچھا والا ہو۔

(۲۳) جس ناش رہت پرماتما کے ساتھ یکت ہونیوالے من سے ویتیت۔ ورتمان اور

... سب ترکا لبستہ وستو سب ادرستے
... جاتے ہیں۔ جس سے سات ہوتا دل دلا گیا
... دستہرت کیا جاتا ہے۔ وہ میرا سنکلپ و
... من کلیان کاری دہرم وشیک اچھیا

(۲۴) جس من میں۔ رگوید یجروید اور سام وید
... اور سے اس پرکار سے استہت ہیں جیسے
... کے پہیئے کے بیچ میں ارے لگے رہتے
... جس میں پرانیوں کا سمپورن گیان
... میں پروئے ہوئے منکوں کے
... ہے۔ وہ میرا سنکلپ کلپ آتما
من کلیان کاری دہرم وشیک اچھیا والا ہو

(۲۵) جو من پرانیوں کو اس پرکار سے
ادہر ادہر گھماتا ہے جس پرکار کہ اُتم سارتھی
لگام سے گھوڑوں کو سب اور سے چلاتا ہے
اور جیسے رتھیوں دوارا دیگ والے گھوڑے کو
سارتھی وش میں رکھتا ہے۔ ویسے ہی یم میں رکھتا
ہے۔ جو ہردہ میں استہت۔ وشٹ آدمی میں
پریرک۔ بردہ اوستھا سے رہت اور ایتنت ویگ
والا ہے۔ وہ میرا سنکلپ کلپ آتما من کلیان
کاری دہرم وشیک اچھیا والا ہو۔

(۲۶) اے پرکاش سروپ پرماتمن آپ
ہمارے گئو آدی پشوؤں کے لیے کلیان
کاری ہو جیئے۔ ہمارے پتر آدی کے لیے
کلیان کاری ہو جیئے۔ ہمارے گھوڑے آدی
پشوؤں کے لیے کلیان کاری ہو جیئے اور ہیوں
کے لیے کلیان کاری ہو جیئے۔

(۲۷) انترکش ہمارے لیے ابھے کارک ہو
سورج لوک پرتھوی یہ دونوں ہمارے لیے ابھے
کارک ہوں۔ ہمارے لیے آگے سے پیچھے
اور ... ابھے ہو۔

(۲۸) نہ ہم کو شترو سے ڈر ہو نہ شترو ہوں سے
نہ گیات پدارتھوں سے ڈر ہو۔ نہ پروکش پدارتھوں
سے نہ ہم کو راتری سے ڈر ہو۔ نہ دن سے
سب دشائیں ہماری متر ہو دیں۔

لوکل

گزشتہ اتوار کو بابو منشی رام جی نے اپاسنا
کرائی۔ اور ایک منوہر اپدیش دیا۔ بعدہ
پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر نے ہندو دہرم
کے تہواروں اور آریہ سماج کی ضرورت و فضیلت
پر ایک لیکچر دیا۔ سوموار کو بڑی دلی کے ساتھ
ودیالیہ ہائی سکول کے طلبا کی کلب کا جلسہ ہوا
استری سماج کا جلسہ بھی حسب معمول ہوا۔ بدھوار
کے روز ودیالیہ ہائی سکول میں شریمان لالہ ...
جی منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے
ایک منوہر ویاکھیان دیا۔ ودیالیہ ہائی سکول
میں تعداد طلباء دن بدن ترقی پر ہے
اس ہفتہ تعداد چھ سو کے قریب درج
رجسٹر ہے۔ سکول کا مکان ناکافی اور تنگ ہے۔
گرمی بڑے زور و شور سے پڑ رہی ہے
اگرچہ ایک دفعہ کچھ تقاطر بھی ہوئی ہے
ایک دن کی خنکی کے بعد پھر گرمی بڑے
کروفر کے ساتھ اپنا لشکر لیے ہوئے آ موجود
ہوئی ہے۔ بخار کی بڑی شکایت ہے
شہر میں بہت بخار پھیل رہا ہے۔
بڑے شوق سے ... کیا جاتا ہے کہ
لالہ گنگا رام طالب علم بی اے کلاس
مشن کالج ایک ماہ کے لگاتار بخار کے بعد
اجل کا نوالہ ہو گیا۔ نوجوان مذکور نے ابھی
ڈیڑھ ماہ پورا نہیں ہوا۔ کہ بیاہ کیا تھا۔ مگر
قہر تو یہ ظالم کو کوئی لحاظ نہیں آتا۔ ہونہار نوجوان
درڑھ آریہ سماج کا ہتکاری تھا۔ بیچارے
نوجوان کی دلہنیں آگے بیوہ بیٹھی ہیں۔ اب
اپنی اکیلی لوٹی ہوئی کو بھی انکا رفیق بنا گیا۔
بدھوار کو بالا سماج کا سپتاہک
جلسہ بدستور ہوا۔

منقولات

ہیضہ اور مشک۔ چونکہ ۱۸۹۴ء شروع
میں بمقام مدراس سخت ہیضہ اور انٹرک
بخار پھیلا تھا۔ اس باعث سے حال میں مدراس
کی گورنمنٹ کے متعلق تاکیدی احکام مشکوں
کے استعمال کی نسبت جاری کیے گئے اور
ہدایت لکھی گئی۔ کہ جو مشکیں پینے کے پانی
کے کام میں لائی جاتی ہیں۔ آئندہ حرف ڈی
(ڈرنکنگ واٹر) یعنی آب آشامیدنی کا
نشان بنا رہے۔ اور یہ مشکیں پینے ہی کے
پانی کے کام میں مخصوص ہیں۔ لیکن اب ایک
ضلع میں اس سے زیادہ قطعی کارروائی
عمل میں لائی گئی ہے۔ مشکوں کا استعمال بالکل
ممتنع کیا گیا۔ اور مشکوں کے بدلے قلعی دار
آہنی بالٹیوں کے استعمال کی ہدایت
کی گئی۔ یہ بھی حکم دیا گیا ہے۔ کہ جو پانی پینے
کے کام میں لایا جاوے۔ وہ پہلے ابال لیا
جاوے۔ اور خاص برتنوں میں رکھا جاوے
اور فوج کی استعمال کے لیے جو ایندھن دیا جاتا
ہے۔ اس کی مقدار بڑھا دی گئی ہے تاکہ ہدایت
بخوبی پر عملدرآمد ہو سکے۔ (انیس ہند میرٹھ)

گوشوارہ آمدنی و خرچ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب از ابتدا یکم دسمبر ۹۵ء لغایت ۳۰ اپریل ۹۶ء

آمدنی

آمدنی	روپیہ	آنہ	پائی
بقایا یکم دسمبر ۹۵ء			
روپیہ جو بنک میں جمع ہے	۱۰۵۰۲	۲	۳
میزان	۱۰۵۰۲	۲	۳
نقدی جو سکریٹری سبھا کے پاس تھی	۰	۳	۹½
روپیہ جو پردھان سبھا کے پاس تھی	۷۰۵۶	۲	۷
روپیہ جو بحفاظت زیر پردھان جی نے سوسائٹی دیا ہوا ہے	۳۰۰۰	۰	۰
میزان	۱۰۰۵۶	۶	۲¼
تفصیل حسابات مذکورہ			
بنک فنڈ (سرٹیفکیٹ) ۲۰۵۵ ـ ۶ ـ ۲¼			
رقم سیکرٹری ۸۰۰۰ ـ ۰ ـ ۰			
زر امانت ۱ ـ ۰ ـ ۰			
میزان ۱۰۰۵۶ ـ ۶ ـ ۲¼			
آمدنی جو یکم دسمبر ۹۵ء سے ۳۰ اپریل ۹۶ء تک ہوئی			
وید پرچار فنڈ	۳۱۹۸	۸	۱۰½
دکشنا	۴۸	۳	۰
آناتھ فنڈ	۲۰	۰	۰
واپسی	۵	۳	۹
متفرق	۳۶	۸	۰
آریہ پتر کا	۲۹۲	۱۳	۵
پنڈت گورودت میموریل فنڈ	۲	۰	۲
میزان	۳۵۷۱	۵	۴½
میزان کل	۲۴۱۲۹	۱۳	۲

خرچ

خرچ	روپیہ	آنہ	پائی
اخراجات اوپدیشکان			
تنخواہ	۱۴۷۹	۶	۰
سفر خرچ	۵۸۵	۱۰	۶
میزان	۲۰۶۵	۱	۶
اخراجات دفتر			
تنخواہ ملازمان	۷۱	۰	۰
فیس رجسٹری	۵۰	۰	۰
سامان	۱۰	۲	۹
محصول ڈاک خرچ تار وغیرہ	۶۸	۷	۰
سٹیشنری چھپوائی فارم وغیرہ	۳۳	۷	۹
متفرق	۲۲	۱۱	۰
میزان	۲۵۵	۱۲	۶
کرایہ مکان	۴۷	۲	۹
طبع کتب پنڈت گورودت ایم اے	۸۰	۰	۰
پیشگی بابت خرید کتب وید پستکالیہ لاہور	۳۰۰	۰	۰
کیٹلاگ پرچار	۳۵	۶	۰
پیشگی بابت اخراجات ویدک آشرم جالندھر	۶۰۰	۰	۰
ایضاً آریہ پتری آشرم لاہور	۳۰۰	۰	۰
آریہ پتر کا	۸۳۷	۵	۰
میزان	۴۵۰۱	۲	۹
بقایا ۳۰ اپریل ۹۶ء			
روپیہ جو بنک میں جمع ہے	۱۰۵۰۲	۲	۳
میزان	۱۰۵۰۲	۲	۳
روپیہ جو سیونگ بنک میں جمع ہے	۱۰۰۰	۰	۰
رہن مکان وغیرہ	۷۵۰۰	۰	۰
میزان	۸۵۰۰	۰	۰
پیشگی کرایہ خرچ نزد سکریٹری سبھا	۲۵۰	۰	۰
رقوم نزد خزانچی سبھا	۳۷۶	۹	۲
میزان	۶۲۵	۹	۲
میزان کل	۲۴۱۲۹	۱۳	۲

لنڈن کا اخبار گلوب اُن اہل ملک کو جو دیسی ساخت کی چیزوں پر یورپین چیزوں کو ترجیح دیتے ہیں ان الفاظ میں طعن کرتا ہے۔

سر سے پاؤں تک یہ نوجوان جنٹلمین یورپین ساخت کی چیزوں ہی سے ملبوس ہونا چاہتے ہیں۔ جو لوگ حیثیت والے ہیں وہ تو یہاں تک بڑھے ہیں۔ کہ انگلستان کے پیٹنٹ چمڑے کے ہی جوتے پسند کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ اُس سے آدھی قیمت پر ویسے ہی اچھے جوتے دیسی دوکانوں سے لے سکتے ہیں۔ یہی حال صنعت و حرفت کی دیگر چیزوں زیورات و اسباب وغیرہ کا ہے یہ دیسی آدمی جنکی حب الوطنی (پیٹریاٹزم) اسقدر بلند ہے۔ کہ جو تقریریں کرتے وقت اصیبت زدہ زمینداروں کو اپنے ملک کی قربان گاہ پر قربانی کرنے فرائض سکھاتے ہیں۔ وہ خود دیسی کاریگری کو حقارت کی نظر سے دیکھتے اور اپنے گھروں کو غیر ممالک کی چیزوں سے بھرتے چلے جاتے ہیں۔ کہ جو چیزیں اکثر صورتوں میں نہ ایسی اچھی اور نہ ہی ایسی خوشنما ہوتی ہیں جیسی کہ وہ آدھے داموں اپنے ملک میں خرید سکتے ہیں۔ (برہم)

راولپنڈی میں لالہ کلیان داس صاحب نے مثل دربار صاحب امرتسر کے ایک مندر وسط تالاب میں بنوایا۔ امید واثق ہے کہ تین بہر برس کے بعد اسکی پوجا شروع ہو جاویگی۔ (امیس)

...ستری پراوپکارنی سبھا اور
...لی ہندی سبھاؤں سے اپیل

گذشتہ اشاعت سے آگے

...یونت آریہ بالک کی موجودہ دنیا میں بہت
...ایسے پرم تپسوی سجن موجود ہیں کہ جنہیں پوپ
...لوں اور دیگر سنسارک پرشوں نے تقسیمات
...کئے۔ ذات برادری دہن اور روزگار
...کے بھوکھے خوف دکھلائے۔ مگر انہوں نے
...کے ساتھ اپنی زندگی کو اکیلا بسر کرنا
...کی ذات برادری دہن اور روزگار
...کی مطلق پرواہ نہ کی اور اپنے پرم
...پرم پریمی اور پرم سہایک پتا کی آگیا
...ایسی اپنی زندگی کو بسر کرنا تمام جھوٹے
...سکھوں سے اچھا سمجھا۔

...جب عیسائی اور مسلمان وغیرہ کو ویدکت
...نصیحت کرکے آریہ دہرم میں لے آنیکا ساجا
...تھا۔ تب پوپ لوگوں نے کیسی کیسی زبین
...کی کسقدر وحشیانہ کو دہاندہیاں مگر
ہمارے مستقل مزاج آریہ بھائیوں نے دیکھ
کی جوت اپنے دہرم کو پالن کیا کرتے ہیں تو
کرینگے۔ پھر لوبہ پرچار پر بھی مورکھ سوارتھیوں
نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے۔ مگر نتیجہ وہی ہوا
جو کہ ہمیشہ سے سچوں دہرماتماؤں اور مستقل مزاج لوگوں
کے مقابلہ میں جھوٹھوں اور سیوں اور متلون
مزاج لوگوں کو حاصل ہوا کرتا ہے۔ استری شکشا
اور بالک کرم تیاگ میں بھی بالآخر بہت آج
کام ہی کی جیت رہی۔ اور آج ایشور کرپا سے
ہر ایک دیش بدیش نیتر اور مت متانتر میں ہمارے

ہندو دہرم و نربخش ویدک دہرم کا ہمدرد تصور
مانا جانے لگا ہے۔ پرنتو افسوس کا مقام
ہے۔ کہ اسوقت تک ہمارے ویدک ورن
آشرم کا پربندھ نہ ہونا ہماری ادہوگتی میں
بہت ہی بڑا نقصان دے رہا ہے۔ اور ہم
لوگوں میں جو سوشیل ماتر کے بہت زیادہ آدمی
اور کام کے بہت ہی کم لوگ نظر آتے ہیں اور
ہمارے آچار ہمارے دہرم بھاؤ اور ہمارے
پرسپر ویوہار تیاگ میں جو جو یہ دوش موجود
ہیں۔ ان سب کا اصلی باعث اسی ویدکت
ورن آشرم ویوستھا کا ابھاؤ ہے۔ اور تمام ودوان
لوگ نشچے کر چکے ہیں۔ کہ ہمارے دیش کی دردشا
کا اصل کارن ایسی ویدکت ورن آشرم ویوستھا
کا پرتیاگ اور موجودہ جنم سے ورن ویوستھا کا
گرہن ہے۔ اور ایسی سرپوتم ویوستھا کے ابھاؤ سے
اسوقت آریہ بالک جس انمول رتن کو کھو
بیٹھے ہوئے ہیں وہ نہ صرف علمی ودیا کی سنکٹ
پریشانی اور ماندگی کا باعث ہے۔ بلکہ جس
ورن آشرم روپی شاہراہ کے اختیار کرنیکو
ست مارگ بتایا تھا ایسے پرشور نے اور پیش
کیا تھا۔ اسکو تیاگ کیا ہنسا کرنے کا اپرادھ ہی
ضرور اسکی گردن پر موجود ہے۔ پس ان تمام
نقصانات کے دور کرنے کیلئے ستری ہتی
پراوپکارنی سبھا اور دیگر مذہبی سبھائیں
اور تمام دھارمک ودوان مہاتما وکل آریہ سماجیں
سب سے پہلے ورن آشرم ویوستھا کا پربندھ کرکے
ہم سب اصل سچ چلنے والوں کو ورن آشرم
روپی شرک پر لگا دیویں۔ اور پھر دیکھیں۔ کہ
وہی ہماری طاقت جو کہ اس اصل سچ راستہ
چلنے کی حالت میں صرف ہو رہی ہے۔ ویدکت
ورن آشرم کا سیدھا مارگ گرہن کرنے پر

کیسے عمدہ نتیجے نکالتی ہے اور ہم لوگ دینی و
دنیاوی دونوں قسم کی ترقیات میں کیسی بہت
لیجا سکتے ہیں جو کہ موجودہ حالت میں کسی طرح
ممکن نہیں۔ لیکن چونکہ میں شبھ کام میں طبیعت
کھنچ جانے کا سخت مخالف ہوں اسواسطے
میری مسار یہ ہی پرارتھنا ہے۔ کہ ویدکت
دہرم کے سچے پریمی مہاتما اب اس سرپوتم ورن
کیواسطے ذرا بھی ملتوی نہ کریں۔ اور اسی
پرم سہایک پتا کے بھروسہ پر اس شبھ کام
شیگھر ہی آرمبھ کر دیں۔ جس پرم پراکرتی پر
کی ویدکت آگیا کا پالن کرنا تمام آریہ دہرماتماؤں
کا پرم دہرم ہے۔

میں پورن آشا کرتا ہوں۔ کہ جیوں ہی ستری ہتی
پراوپکارنی سبھا اور پہلی مذہبی سبھائیں کل
آریہ سماجوں اور تمام ودوان مہاتماؤں کی سمت سے
اس کاریہ کو سدہ کرنا وچار کرینگے۔ ایشور مہاتما
اور عمدگی کیساتھ اس انمول اور بات بھاری
کام کو بھی پرم سہایک پرماتما کی سہایتا سے بخوبی
پورن کرا دیوینگے اور بالضرور نتیجہ اسکا بھی ہی
ہوگا۔ جو کہ ایشور بھگتی مہاتماؤں کے پرتیک
شبھ کاریوں اور اوپکارک پورشارتھیوں کا
ہوا کرتا ہے۔

چونکہ میری سمجھ میں ورن ویوستھا کے بغیر آشرم
ویوستھا کا سدہار صرف ہم لوگوں کے خیالات
ہی میں رہتا نظر آتا ہے۔ اور جبتک کہ ہم لوگ
اپنے اپنے ورن الانسار کرم کرنے کیلئے ویدکت
ورن کے زنجیر میں نہ باندہے جاوینگے تب تک
نہ ہماری سنتانوں کا ویدکت برہم چریہ پالن
ہو سکتا ہے اور نہ بغیر برہم چریہ سیون کے ہمارا
براہمن پدوی اور ویدک دہرم کا سچا لابھ ہمارے
ہاتھ آنا ممکن ہے۔ اس لیے اگر موجودہ آریہ...

کے گن کرم اور سبھاؤ انوسار ٹھیک ٹھیک
ورن بنگھیا ہو کر آئندہ نسلوں کی ورن بیوستھا
کا ویدک پربندھ ہو جاوے ۔ تو ہماری
آئندہ نسلوں کو اپنے اپنے اصلی ورن قایم رکھنے
اور اوتم ورن میں ترقی پانے کے واسطے اوشیہ
ہی ودیا دھرم اور شبھ آچرن میں سچی پریت
کرنا لازم آوے ۔ اور ہم سب لوگ بھی اپنی
اولاد کے ورن بنانے کے لیئے ان کے برہمچریہ
آشرم سمیوں میں اتینت پریترم کریں
اور موجودہ جھوٹھی ورن بنگھیا والوں
میں سے بھی بہت سے لوگ ویدوکت ورن گرہن
کرنے کے لیئے سمرتھ ہو سکیں ۔ اور بالآخر
پوپ تنگ برہمنوں کو یا تو شودر ورن سوئیکار
کرنا ہو ۔ اور یا ست ودیا گرہن کر کے چار
ناچار اپنے نام اتر کے ورن کو سچا ورن
بنانا لازم آوے ۔ لیکن شروع میں اس
کارروائی کے ساتھ بھی مورکھ سوارتھیوں
کی اعلیٰ درجہ کی مخالفت ہو گی جسکی ہمارے
سچے آریہ بھائیوں اور ودوان مہاتماؤں کو
مطلق پرواہ نہ کرنا چاہیئے ۔ اور خوب یاد
رکھنا چاہیئے ۔ کہ اولاً تو مہاتما بدھ والوں کی
سمت انوسار اس ورن بیوستھا کے باعث
کسی کو اپنے گھٹ پرداری کے پیرودہ کا موقعہ
ہی نہ آویگا ۔ اور اگر بعد میں لوہا آسیدھ ہوں
کر کے مورکھ اور مٹھیا برادری کا تجویز بھی ہو
تو وہ ست دھرم پالن والے بھی برادری کے
سمبندھ کے مقابلہ میں سچے دھرم پریمیں کو کوئی
دکھ نہیں کر سکتا ۔

اب میں اس ہل کے باقیماندہ حصہ کو کسی دوسرے
وقت کے لیئے رکھ کر آخر میں پھر گذارش کرتا
ہوں ۔ کہ جبتک پورن لوکت ورن بیوستھا کا
پربندھ ٹھیک ٹھیک نہ ہو گا ۔ اور ہماری ڈلی
کمزوری نہیں دیدہ آگیا پالن سے بند رکھ کر
دھرم مارگ میں چھوت چھات نہ چلنے دینگے تبتک
میرے نزدیک آشرم بیوستھا کا سدھار اتی
کٹھن بلکہ اسمبھو ہے اور ہندو نام گنوں کو
ویدلیواسی اور ودیا مارگی ہو نیکا دعوی کرنا
ہتیا ہے نہیں ۔ اور خیالات اسکے ورن بیوستھا کا
پربندھ ہوتے ہی اگر دیانند اینگلو ویدک کالج
کو ہی ضروری تجاویز و انتظام کے ساتھ
گورکل کی پدوی دیکر اسکی ماتحتی میں
چھوٹے چھوٹے گورکل مناسب مقامات
میں جاری کر دیئے جاویں ۔ تو بھی آشرم
بیوستھا کا پربندھ مہرشی منو جی اور سری سوامی
۔ دیانند سرسوتی جی مہاراج کے اپدیش
انوسار بڑی سگمتا اور سرلتا سے ہو سکتا ہے۔ ہر چند
ان گورکلوں کی ماتحتی میں سمپردائی سوارتھ
کا سارو گ نہ لگنے دینے کا بجوبی وچار اور سچا دھ
رہنا چاہیئے ۔ اور نیز ہمارے موجودہ ودوان
مہاتماؤں کو برہم رشی مہرشی اور مہاتما اتیاد
کی پدوی دینا ہیں۔ مگر ایک ڈائریکٹری ہی تمام
دہارمک آسرج و دوانوں کا مفصل سماچار
مرتب ہونا چاہیئے ۔ تاکہ اسکے ذریعہ سے ہر شخص
کو معلوم ہو سکے کہ اسوقت ہمارے دیش میں
اسقدر ودوان مہاتما آسرج دھرم کے پنڈت
کرتا موجود ہیں ۔ اوم شانتی شانتی شانتی

راقم ایک جیرناک

ہوطارام سکریٹری کانیہ مہاساجات گوالیار

آریہ سماج دہلی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج دہلی کا وارشک اتسب ۳۰ اور ۳۱ مئی ۱۹۰۶

کو آنند پورک سرنگھن سماپت ہوا ۔ لالہ منشی رام
جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۔ ماسٹر
آتما رام جی منتری ۔ برہمچاری برہمانند جی
پنڈت نند کشور دیو جی ۔ پنڈت ہوتم شرا جی
پنڈت آتما رام جی و دیگر صاحبان قریب و دور
کے باہر کے سماجوں سے تشریف لائے ہوئے
تھے ۔ ایسی گرمی کے موسم میں اتنے سجنوں
کا باہر سے تشریف لانا ممبران آریہ سماج دہلی
کے دلوں میں ایک خاص امنگ پیدا کر رہا
تھا ۔ ۳۰ کی صبح کو اول اگنی ہوتر کیا گیا اور
پھر سب کے سب آریہ بھائی نگر کیرتن کے لیئے
کھڑے ہو گئے ۔ آگے آگے اوم اور آریہ سماج
دہلی کی جھنڈی ہوا میں لہرا رہی تھی ۔ پیچھے
انگریزی باجہ مدہم سور سے بجایا جاتا تھا جس
کی دلکش آواز دور دور سے راستہ چلنے والوں
کو کھینچ رہی تھی ۔ اور سب کے پیچھے آریہ بھائی
کیسری ٹوپی لگائے پھولوں کی مالا پہنے ہوئے
بھجن منڈلی لیئے ہوئے ہری یش گان کرتے
چلے جا رہے تھے ۔ جگہہ بجگہہ دھرم اپدیش بھی
کرتے جاتے تھے کبھی لالہ منشی رام جی کبھی
ماسٹر آتما رام جی ۔ اور کبھی پنڈت ہوتم شرا جی
ان کے دھرم اپدیشوں سے سامعین کی طبیعتوں
پر اثر بہت اچھا پڑا ۔ ہم نے بہت سی سماج
کے بیرودھیوں کو دھرم اپدیش سنتے دیکھا اور
سوائے دھن دھن اور واہ واہ کے شبدوں
کے اور کچھ نہ سنتا ۔ کامل پانچ گھنٹے نگر کیرتن
کے بعد سب بھائی اپنے اپنے گھروں کو لوٹے
شام کی کارروائی بھجنوں سے شروع ہوئی
اول پنڈت آتما رام جی نے پرارتھنا کر کے
اپنا ویاکھیان شروع کیا ۔ ہندو دھرم کی
موجودہ ابتر حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے

لکچرار نے فرمایا کہ جبتک منشیہ دھرم کے اصلی سروپ کو نہیں دیکھتی منشیوں کا کلیان ہونا دشتر ہے۔ اس کے بعد برہمچاری برہمانند جی کا ویاکھیان جیو وشیہ پر ہوا۔ اول آپنے اودیا کا کھنڈن کیا اور پھر موجودہ مغربی فلاسفروں اور ویدوالوں کی رائے سے ظاہر فرمایا۔ کہ ہکسلی جیسے بڑے بڑے ودوانوں نے جسم کے ہر ایک عضو کا خوردبین وغیرہ اوزاروں سے امتحان کیا ہے۔ اور کامل تحقیقات اور پورے تجربہ کے بعد اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ منشیہ کی ساخت میں ایک جیون شکتی ضرور موجود ہے۔ اور وہ شکتی کیا ہے۔ ہم نہیں جان سکتے۔ ہماری شاستر کاروں نے اس جیون شکتی کو ثابت کیا ہے۔ یہ جیون شکتی تمن بدھی چت اہنکار نہیں کیونکہ یہ پدارتھ جڑ ہیں اور وہ چیتن ہے۔ اسکے بعد ماسٹر آتما رام جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ویاکھیان "ہم کیا ہیں اور کہاں سے آئے ہیں" پر ہوا۔ ماسٹر جی کے مضامین اور طرز بیان سے کون شخص واقف نہیں ہے۔ نہایت ہی فاضلانہ لکچر اور اثر کرنیوالا تھا بھجن اور آرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ صبح کی کارروائی اگنی ہوتر سے شروع ہوئی بھجن ہو کر لالہ منشی رام جی کا انکا انتی وشیہ پر دھرم اپدیش ہوا جس خوبی اور دھرم بھاؤ کے ساتھ یہ اپدیش ہوا وہ بیان کرنیکی نسبت سننے ہی سے زیادہ تعلق رکھتا ہے۔ بعد میں منتری سماج نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی اور پھر دھرم چرچا کا سمے تھا۔ ایک مہاشہ جی نے جیو اور برہم کی ایکتا پر پرشن کیا۔ جسکا جواب ماسٹر آتما رام جی نے نہایت متانت اور پُر اثر مختصر الفاظ میں دیا۔ ایک مہاشہ نے ویدوں کے الہامی ہونے پر اعتراض کیا اور کہا جب ویدوں میں نمسکار موجود ہے۔ تو نمسکار کسکو اور کون کرتا ہے۔ اس لئے وید الہامی نہیں۔ اسکا اُتر اول ماسٹر آتما رام جی نے اور پھر سوامی تلسی رام جی نے دیا جس سے معترض خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد ایک مسلمان صاحب نے پرشن کیا کہ وہ کونسی کسوٹی ہے۔ جس سے ہر شخص کو معلوم ہو جاوے۔ کہ وید خدا کا کلام ہے ماسٹر آتما رام جی نے اسکا اتر دیا۔ کہ خدا کا کلام اور کام یکساں ہوتا ہے۔ قدرت خدا کا کام ہے۔ اسکے مطابق ہی خدا کا کلام بھی ہونا چاہئے۔ چونکہ ویدوں کی تعلیم قانون قدرت کے مطابق ہے۔ اسوجہ سے وید خدا کا کلام ہے۔ مکرر سہ کرر گفتگو کے بعد آخر مسلمان صاحب کو خاموش ہونا پڑا۔ شام کی کارروائی بھجنوں سے شروع ہوئی۔ اول پنڈت بھومتر شرما جی نے پرارتھنا کی اور پھر اپنا ویاکھیان شروع کیا۔ پنڈت صاحب کا ویاکھیان نہایت عمدہ تھا۔ اور بہت اثر کرنیوالا۔ آپکے بعد پنجاب کے سرپیدر فاضل لکچرار لالہ منشی رام جی پردھان شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ویاکھیان ہوا۔ آپنے بھارت ورش کی گری ہوئی حالت کو ظاہر کر کے مہرشی سوامی دیانند جی کے سچے اپکار کا ذکر کیا۔ اور بڑی زوردار تقریر میں مہرشی کے مشن پورا کرنے کے لئے اپیل کی۔ آپکے لکچر اور طرز بیان سے کون واقف نہیں۔ مبلغ ۲۶۴ روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے اور مبلغ [illegible] روپیہ مندر فنڈ کے لئے دان ملا۔ بعد میں پنڈت نند کشور جی کا ویاکھیان برہمچریہ آشرم وشیہ پر ہوا۔ لکچر کی سماپتی پر پردھان سماج نے باہر سے آئے ہوئے بھائیوں اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا بھجن اور آرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ حاضری ہر روز نہ پانچ سو سے آٹھ سو نو سو تک ہوتی رہی اور گیارہ نئے ممبر شامل سماج ہوئے۔

راقم
کندن لال از دہلی

نیوگ

مدت سے نیوگ کے وشیہ میں میرے خیالات الٹ پلٹ ہو رہے تھے۔ ایک دفعہ جبکہ میں ستیارتھ پرکاش (وشیہ نیوگ) پڑھ رہا تھا۔ تو میرے ایک متر سردار تھا سنگھ صاحب ٹیچر پٹیالہ کالج اسٹوڈنٹ ولایت کلاس لاہور نے مجھ کو ستیارتھ پرکاش کے نیوگ وشیہ میں بہت سی غلطیاں یا واہیات باتیں جو انمیں لکھی ہوئی تھیں دکھلائیں جنکا میں آگے چلکر بیان کرونگا۔ تو اسوقت میں نے بھی یہی خیال کیا جیسا کہ سردار صاحب نے بتلایا تھا۔ اور در حقیقت اگر کوئی آدمی اس وشیہ کو سرسری نظر اور زیادہ غور مگر اس وشیہ پر نہ کرے۔ تو ضرور ہی اسکا دل ڈانواں ڈول ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ میرے چند ایک اور دوستوں کا بھی ہوا۔ جبکہ میں نے ان سے ان معاملات کا ذکر کیا۔ اسی اثنا میں جبکہ میرے دوستوں نے اس وشیہ کی غلطیاں اور خرابیاں ظاہر کیں۔ تو اسی وقت انہوں نے اس شاستر [illegible] کا بھی ذکر کیا

جو ریاست نابھہ کے عادل اور نیک رعایا ہیں نے بدھوا بواہ کو پاپ سے میں نابھہ میں کیا تھا جس میں میرے دوستے نے ظاہر کیا۔ کہ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت آریہ منی جی اور لالہ منشی رام جی بی اے تھے۔ اور دوسری طرف پورانک پنڈت۔ سردار صاحب کی زبانی ایسا سنا گیا ہے۔ کہ پورانکوں نے بدھوا بواہ کا ستیارتھ پرکاش سے ہی جب کھنڈن کیا۔ تو مذکورہ صاحبان سے کچھ ٹھیک جواب بن نہ آیا۔ بلکہ ویدک آگیا بدھوا بواہ کے بارے میں ظاہر کرنے لگے کہ ویدوں میں خاص بدھوا بواہ کی آگیا ہے۔ اور ستیارتھ پرکاش میں غلطی ہے۔ خیر اس شاستر ارتھ کا مضمون جو اخباروں میں چھپا ہو گا خود اس بیان کا شاہد ہو گا۔ کہ کیا بات تھی اور کیا نتیجہ۔ اور اس جملہ معترضہ کا جواب اپنی حالوں سے اگر جناب نابھہ شاستر ارتھ میں پہنچے ہونگے تو دینگے۔ مگر بر خیال سے میرا یہاں لکھنا بھی بیفائدہ نہ ہوگا کہ شاید مذکورہ صاحبان نے اسوقت غلطی کھائی ہو۔ اور ویدک دھرم بدھوا بواہ ٹھہرا دیا ہو۔ اگر یہ سچ ہے تو ان کا معلوم ہوتا ہے۔ سردار صاحب کے کہنے کے بموجب اگر ایسا ہوا تو انکی غلطی رفع کرنیکو داھی اور نیز لالہ جیونداس سیکرٹری آریہ سماج لاہور کے خیالات کو رفع کرنے کے لئے میں ان غلط فہمیوں کا مختصر جواب لکھ دیتا ہوں۔ جیسا میں نے سمجھا ہے۔ لالہ جیونداس کے خیالات بھی کچھ نیوگ کے دشے میں مختلف ہیں۔ کیونکہ جب میں نے اپنی شکوک ان سے جبکہ وہ یہاں جالندھر میں آئے تھے رفع کرنے چاہے تو انکو بھی کوئی جواب نہ بن آیا۔ بلکہ انہوں نے میری اسطرح تسلی کی۔ کہ پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر کو بھی اس شبہ پر بہت سا شک ہے۔ اور وہ خاص طور پر اس دشے پر ایک کتاب بنا رہے ہیں اور کوشش کر کے کتاب جلد تیار کر دی جاویگی۔ اور کہیں ابھی لالہ منشی رام جی سے ملکر وہیں بجاے میں ذکر کر کے آیا ہوں۔ دیا بلیں شبہ پرجلدی فیصلہ کیا جاویگا۔ اسکے بعد کچھ عرصہ تک میرے

خیالات منتشر رہے۔ اور جس کسی سے میں نے اس معاملہ کا ذکر کیا کافی جواب نہ آیا۔ آخر ایک دن میرا اتفاق پنڈت ... جی اور پادھیا سے اس شبہ پر ذکر کرنے کا ہوا۔ تو انہوں نے مجھکو خوب اچھی طرح سے سمجھایا۔ اور آریوں کی غلطی ظاہر کی جو اس مضمون پر کتاب لکھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے یہہ بھی کہا کہ جو سوامی جی نے لکھا ہے۔ وہ بالکل درست لکھا ہے۔ اور وید و شاستر کے پرمان دیکر لکھا ہے۔ یہہ سب کچھ ٹھیک لکھا ہے۔ مگر غلطیاں ہم لوگوں کی ہے جو اس نوکشم دشے پر دھیان نہیں دیتے۔ فی الحال جو موٹی غلطی ہم خیال کرتے ہیں۔ وہ یہہ ہیں۔ سوال اول کیا بدھوا بواہ یا پنر بواہ کی ویدوں میں آگیا ہے۔ جواب اول ویدوں میں دوسرے بواہ کی بالکل آگیا نہیں ہے بلکہ اسکا کھنڈن کیا ہے۔ مگر ہاں نیوگ بواہ کی آگیا ویدوں میں ضرور ہے۔ کیونکہ بالک پن کا بواہ بواہ نہیں شمار کیا جاتا ہے۔ بواہ کی صرف ایک دفعہ ہی آگیا ہے۔ ہاں نیوگ خاص صورتوں میں ہو سکتا ہے۔ مثلاً کسی عورت کا بیاہ کرانے کیا ہوا ہو۔ اور جیسی آگیا شاستر میں لکھی ہے اس عرصہ کے اندر اندر نہ دے۔ تو اس عورت کو کسی دوسرے سے جسکا حق ہو نیوگ کر لینا چاہیئے۔ گو اس زمانہ میں نیوگ کا نام لینا بھی بیفائدہ ہے۔ کیونکہ اس مضمون سے بڑے بڑے تعلیم یافتہ پنڈت گھبرا جاتے ہیں اور الٹے ارتھ کرتے ہیں۔ مگر ذرا اپنے پرانے اتہاسوں کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ دیکھو کتنی پانڈوں کے ہاں کا حال کہ انکو اولاد پیدا کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تمام نگر اور دیش سے کوئی ایسا حقدار نہ ملا۔ آخر بیاس جی نے اس بیون سے آکر نیوگ کیا۔ تین سال ہوئے پنڈت ... صاحب ... ہو گیا ہے مجھے یاد ہے اس ... کچھ آریہ سماجیوں اور سوامی دیانند کو گالیاں دیں کہ دیکھو نیوگوں سے ہی ستیارتھ پرکاش بھری پڑی ہے یہ سب کچھ ایسا ظاہر ہوا کہ یہہ دشہ بڑا سوکشم ہے۔ اور ذرا سمجھنے کا رہا ہے۔ نیوگ صرف پچھلے زمانہ میں ہوا تھے

کیا جاتا تھا۔ کہ خاندان کا نام باقی رہے اور اولاد پیدا ہو۔ دوسرا اسرا دشہ جس سے عام لوگ اور دیگر سب لوگ بڑا سبق لیتے ہیں۔ وہ ستیارتھ پرکاش دفعہ چہارم کے صفحہ ۱۳۱ پر درج ہے وہاں پرشن کیا گیا ہے۔ کہ جب ایک بواہ ہوگا ایک پرش کو ایک استری اور ایک استری کو ایک پرش رہیگا۔ تب استری گربھوتی ہو کے ٹھہر گئی ہو یا پرش دیرگھ روگی ہو اور دونوں کی اوستھا ہو یا نہ جائے تو پھر کیا کرے "اوتر" اسکا پرتیوتر نیوگ دشے میں دے چکے ہیں۔ اور گربھوتی استری سے ایک برس سمبھوگ نہ کرنے کے سمے میں پرش وا استری سے نہ رہا جائے تو کسی سے نیوگ کرکے اسکے لئے پتر اتپن کر دے پرنتو ویشیا گمن اور بیوبھچار کبھی نہ کریں " انتی عبارت اوتر کی انتہیٰ۔ جب لوگ اس عبارت کو پڑھتے ہیں۔ تو انکو بڑا تعجب ہوتا ہے۔ کہ اور ہوئیہ کہ ... عبارت سے ایسا ظاہر ہوتا ہے ... جب استری کو حمل ہو یاد اور جوان ہو تو پھر اگر اس حالت میں مرد سے اور اسکے خاوند سے رہا نہ جاوے تو کیا کرے تو پرش پیدا ہوتا ہے۔ کہ عورت کیواسطے جبکہ شاستر میں حمل ہونے پر مرد کے نزدیک جانا بھی منع لکھا ہے۔ تو پھر یہہ کیا بات ہے۔ یہہ ہمیں ہماری سمجھ کا قصور ہے۔ اگر ہم اس عبارت کو اسطرح پڑھیں۔ تو نکہ اس عبارت کا یہہ مطلب بالکل نہیں ہے اس اوتر کا مطلب یہہ ہے۔ اور اصل میں اسی طرح لکھنا ہی چاہیئے تھا۔ (اتم) اسکا پرتیوتر نیوگ دشے میں دے چکے ہیں۔

باقی آئندہ۔

راقم

آپکا ستر دولت رام سود از جالندھر شہر

طریقہ انسداد شراب نوشی

ایڈنبرگ میں بدمستی کے مجرموں کا علاج پولیس
نے نکالا ہے۔ جو لوگ نشہ کی حالت میں بازار
میں آوارہ پائے جاویں۔ انکو پکڑتے ہیں
اور ایک گاڑی منگا کر اسمیں شراب کے بدمست
کو ڈالدیتے ہیں۔ اور جبتک نشہ اور کر ہوش
آوے۔ وہ گاڑی کے اندر ادہر اودہر گھمایا
جاتا ہے۔ اور اس کے بعد ہوش میں آنے پر گھر
پہونچا دیتے ہیں۔ ایجنٹ لوگ اسوقت
تک نہیں چھوڑتے کہ جبتک وہ بھلا چنگا
اپنے گھر کے لوگوں میں نہ پہونچ جاوے۔
تب گاڑی والا اپنے کرایہ کا بل پیش کرتا
ہے۔ پولیس سرجن اپنی اجرت کا بل پیش
کرتا ہے۔ اور ایجنٹ لوگوں کو اپنی محنت
کے لیئے الگ دعوی ہوتا ہے۔ اور اس
روپیہ کا ادا کرنا اُس دوکاندار کا کام ہے
جہاں اُسنے شراب پی کر ہوش و حواس کو
[illegible] دی تھی اور نتیجہ یہہ ہے کہ شراب فروش
خود احتیاط رکھتے ہیں۔ کہ انکے ہاں کوئی بہت
شراب نہ پی جاوے۔

میری رائے میں شرابیوں سے شراب
چھڑوانے یا شراب کی بدعادت کو کم کرنیکا
یہہ بڑا عمدہ اور سہل نسخہ ہے۔ میں امید
کرتا ہوں۔ کہ ہماری عیسائی برٹش گورنمنٹ
اس عمدہ طریقہ کو ہندوستان جیسے ملک
میں جاری کرکے تمام ملک اور قوم کو اپنا
ممنون و مشکور فرمائیگی۔ اور ہماری انگلش
کے خیراندیش و مسٹر کین کے دوست اس عمدہ
اصلاح کی نسبت معمول سے زیادہ بیچار
کرینگے۔ اور اگر یہہ طریقہ یہاں بھی جاری
ہوجاوے۔ تو شراب کی بدعادت سے بہت کو
نجات حاصل کرسکتے ہیں۔ اور یہہ بہت اچھا
اور قابل تقلید طریقہ ہے۔

آپکا خادم بھائی
پنڈت گنگا رام ڈاکٹر و فرسٹ سرجن
حضور نواب صاحب بہادر والئی ریاست
بہاولپور۔ حال وارد جالندھر شہر

بھینی روڑا ضلع لودہانہ

عرصہ ایک سال سے بمقام (بھینی روڑہ)
علاقہ لودہانہ میں جو لودہانہ اور کوٹلہ سے
قریب بیس کوس کے فاصلہ پر جانب غرب
واقعہ ہے۔ پنڈت رام رتن جی اوپدیشک
آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے اُدیوگ سے
آریہ سماج قایم ہے۔ اُسکے متصل موضع
(حریانہ) علاقہ پٹیالہ ہے۔ جسمیں پنڈت
جی کے پرچار کے سبب سے اکثر ویدک دھرم کا
چرچا کیا کرتے تھے۔ انہوں نے مشورہ
کرکے اپنے گانوں میں ۲۴ و ۲۵ مئی ۱۸۹۶ء
کو اُتسب رچنے کا ارادہ کیا اور پرتی ندہی سبھا
پنجاب سے امداد چاہی۔ چنانچہ شری
آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی طرف سے
ایک ہفتہ پہلے پنڈت رام رتن جی اور
۲۲ مئی ۱۸۹۶ء کو برہمچاری برہمانند جی
و پنڈت دیو دیال جی ودیارتھی ہیرانند
جی آئے۔ مگر غلطی سے سماج کے سیکرٹری کو
کے آنیکے جہاں سے یہہ موقعہ بہت قریب تھا
مالیر کوٹلہ جانے کے سبب سے یہہ مہاتما بوجہ
آندہی و گرد و غبار کے ۲۴ مئی ۱۸۹۶ء کی صبح
کو اُس گانوں میں پہونچے۔ آریہ سماج مالیر کوٹلہ
کی طرف سے ۲۴ ممبر معہ بھجن منڈلی و سامان
آرائیش وغیرہ بھی شامل ہوگئے۔ صبح کے
وقت مکان جلسہ آراستہ کیا گیا۔ بھوجن آدی
کرنے کے بعد ۳ بجے سے کارروائی جلسہ شروع
ہوئی۔ اول بھجنوں کے بعد ڈیڑہ گھنٹہ
تک پرشن اوتر ہوئے۔ گورکھ داس ودیارتھی
کے پرشنوں کا اوتر پنڈت رام رتن جی و پنڈت
دیو دیال جی و برہمچاری برہمانند جی
نے بڑے پریم سے دیا۔ جسکا بہت عمدہ
اثر پڑا۔ اسکے بعد پنڈت دیو دیال جی پنڈت
رام رتن جی کے ایشور وشے پر ویاکھیان ہوئے
ان ویاکھیانوں میں جو لوگ پرشن اوتر
کرتے تھے۔ انکو اچھی طرح سے مطمئن کیا
گیا۔ ۲۵ مئی ۱۸۹۶ء کی صبح کو ۷ بجے سے ہون
ہوکر کارروائی شروع ہوئی۔ اول برہمچاری
برہمانند جی نے اُپاسنا کراکر منوہر اوپدیش دیا
جسکو سننے سے لوگوں کے دل میں دہرم کا جوش
موجزن ہورہا تھا۔ اسکے بعد ودیارتھی ہیرارام
جی کا لکچر شراب کے نشیدہ پر اور ودیارتھی ہیرانند
جی کا اچرن شدہی پر ہوا۔ حاضرین اتی پرسن
تھے۔ صبح کی کارروائی ختم ہوکر بھوجن کا سمہ
آگیا۔ لیکن بھوجن کرنے سے پہلے اوپدیشک
مہاتما بدستور پرشن کرتاؤں کو اُتر دیتے رہے
قریب دو بجے کے میں بھی اُس اُتسب میں شامل
ہوا۔ شام کی کارروائی تین بجے بھجنوں سے
شروع ہوکر اول پنڈت رام رتن جی کا ویاکھیان
پنجابی زبان میں دیش کی دشا پر اور
برہمچاری برہمانند جی کا (نوین ویدانت
اور پاشان پوجن) کے کھنڈن پر ہوا۔ جسپر
بلا کسی درخواست کے روپیہ نقد وید پرچار فنڈ
اور چندہ بستر مہاودیالہ کے لیئے اکٹھے ہوگئے

اسکے بعد پنڈت دیوی دیال جی نے سب
حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کر کے بھجن آرتی
سے جلسہ سماپت کیا۔ معلوم ہوا کہ جسوقت
آریہ سماج مالیر کوٹلہ کی بھجن منڈلی کو ہوں
پربات کو بھجن گایا کرتے تھے۔ اس گانو
کی ستورات کے گروہ قریب قریب چھپکر
بھجن سنا کرتے تھے۔ لالہ ونق رائے جی پردھان
بھجن منڈلی و دیارتھی ہیرانند جی کی سریلی
آواز نے ایک پریم اور دھرم کا جوش کل باشندگان
کے دل پر پیدا کر رکھا تھا۔ ہر روز حاضری بہت
معقول ہوتی تھی جنمیں اکثر گرد و نواح کے
ساد ہو اور برہمن شامل تھے۔ اس اُتسب کا
ایسا عمدہ اثر پڑا ہے۔ کہ میری واپسی کے وقت
راستہ میں قریب دوجوابہ کے اکثر باشندگان نے
متفق ہوکر درخواست کی کہ یہہ اُتسب کبھی نہ
ہمارے دیہات میں بھی کرایا جاوے۔ اور
اُسی روز موضع (جرمانہ) میں ایک نیا
آریہ سماج ستھاپت ہو گیا۔ سب سے پہلے دھنباد
کے یوگیہ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
کے ادھکاریاں ہیں۔ جنہوں نے اسی اپدیشکوں
سے ہر تشنہ لب کو چشمہ دھرم سے سیراب کرنیکا
وچار کیا۔ پھر اُن اپدیشک مہاتماؤں کا
دھنباد ہے۔ جنہوں نے اس اُتسب میں
شامل ہوکر اپنے منوہر ویاکھیانوں سے حاضرین
کو اتی آنند کیا۔ اور لائق شکریہ ہیں وہ مہان
صاحبان جو ایسے سخت موسم میں تکلیف برداشت
کر کے اس دھرم کاج میں شامل ہوئے خصوصاً
شکریہ ہے۔ باشندگان موضع (جرمانہ) کا
جنہوں نے اس دھرم کاج پر آئے ہوئے
بھائی صاحبان کی ہر طرح سے خدمت و
تواضع کی۔ اور آمد و رفت میں سواری گڈہ

وغیرہ کی سہایتا دی۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ
آریہ سماج لودھانہ کی طرف سے (باوجود بیشتر
نویدن کیئے جانے کے بھی) کوئی سہایتا
نہیں ملی۔ اور نہ کوئی ممبر شامل جلسہ ہوا۔
آشا ہے کہ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا کی پریرنا
سے اسیطرح اُتسب ہوتے رہے۔ تو جلد
کامیابی ہوگی۔

اوم شم

آپ کا سیوک۔ ساون رام
ڈسٹرکٹ سکریٹری آریہ سماج مالیر کوٹلہ

مالیر کوٹلہ

۲۷۔ مارچ سنہ ۹۶ء کو لالہ شیو رام ممبر آریہ سماج
مالیر کوٹلہ کے پتر کا منڈن سنسکار ویدک
ریتی سے ہوا۔ مہاشہ موصوف نے حسب
ذیل دان دیا۔ وید پرچار فنڈ ۴ کنیا مہاودیالیہ
۸ برہمچاری بدلو جی ۸ لیکن برہمچاری
جی نے یہہ ۸ یتیم خانہ فیروزپور کو ارپن
کر دیئے۔

۳۔ اپریل سنہ ۹۶ء کو لالہ راجہ رام ممبر آریہ سماج
مالیر کوٹلہ کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک
ریتی سے ہوا۔ اسموقعہ پر سماجک بھائیوں
کی طرف سے حسب ذیل دان ملا۔ وید پرچار
فنڈ ۴ کنیا مہاودیالہ ۹

شروع اپریل سنہ ۹۶ء میں دو بہنیں مالیر کوٹلہ
میں چند اشخاص خود غرض کے بہکائے
ہوئے مذہب اسلام قبول کرتی تھیں۔ جو
آریہ سماج مالیر کوٹلہ کی کوشش سے اپنے
دھرم پر قایم رکھہ کر بمقام سنگرور ان کے
سسرال کے گھر میں پہونچائی گئیں۔ اور آئندہ
کے لیئے طرفین کو پابند شرائط کیا گیا۔

۱۷۔ اپریل سنہ ۹۶ء کو ڈاکٹر دوارکا داس جی
پردھان آریہ سماج مالیر کوٹلہ ایک برات میں
شامل ہوکر بمقام سرہند گئے تھے۔ اُن کے
علاج سے آریہ سماج سرہند پھر تندرست
ہو گیا۔ آشا ہے۔ کہ اب لائق عہدہ داران
آریہ سماج مذکور اسکو آئندہ کے لیئے بیماری
سے محفوظ رکھنے میں بہت کوشش کرینگے۔
میں ۱۷۔ اپریل سنہ ۹۶ء کو ایک ہندو برات
میں شامل ہوکر بمقام سینگرہ علاقہ پٹیالہ
گیا تھا۔ اُسی روز برنالہ سے لالہ نورنگ رائے
ممبر آریہ سماج مالیر کوٹلہ بھی آگئے۔ اگرچہ
فریقین بواہ کے ہندو خیالات تھے۔
جبکہ آریہ سماج کے فرائض اور حقوق جتائے
گئے۔ تو لوگوں نے بڑا پریم اور خوشی ظاہر
کی۔ اور ایکروپیہ اکوٹلہ) بوقت (پھیرہ)
ایکروپیہ بوقت (کھٹ) آریہ سماج مالیر کوٹلہ
کو دان کا وعدہ ہوا۔ پہلے بھی مالیر کوٹلہ میں
ایک بواہ پر آریہ سماج کو تین روپیہ دان ملا
تھا۔ امید ہے۔ کہ اگر ہر آریہ ممبر اپنے
آریہ سماج کی اُنتا جتلانے کی کوشش کیا
کریں۔ تو ضرور لوگ بڑے پریم سے
سماج کے حقوق کو زیر نظر رکھکر سہایتا
کرتے رہیں۔

راقم آپکا سیوک
ساون رام اپدیشک

پرچار کا پرکاش اور بالکوں کا
دھرم پروشواس

جبسے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا

نے پرچار کے کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اور
اپنے فرائض کے انجام دہی میں تن من دھن سے
کوشش کرکے پرکاش کر دکھایا ہے۔ اُس دن
سے زمانہ کی حالت میں عجیب تبدیلی واقع ہو گئی
ہے۔ یہاں تک کہ جیسے بچے پہلے اپنے خاندان
یا اقارب کے پیشہ کے موافق اپنے دل میں سنسکار
لیتے ہوئے۔ ویسے ہی کھیل کھیلا کرتے ہیں مثلاً
دوکاندار کا لڑکا۔ دوکان لگا کر اور وزنہ و ترازو
وغیرہ بنا کر اور جاٹ کا لڑکا ہل آدمی اور زمین
میں کنواں بنا کر کیاری کھیت کی آبپاشی کرنا
یا سپاہی کا لڑکا تلوار بندوق وغیرہ لکڑی کی بنا کر
کھیلا کرتے ہیں۔ اُن بچوں کے دلوں میں پرچار
کی سرگرمی سے یہاں تک اثر پہونچا ہے۔ کہ انکے
سنسکار دھرم کے سنسکاروں سے تبدیل ہو گئے
ہیں۔ عرصہ پندرہ روز سے شہر مالیر کوٹلہ کے
مدرسہ کے تقریباً ۲۵ یا ۳۰ طالب علمان جنکی عمر
۷ سے ۱۴ سال تک کی ہے۔ بلا کسی ترغیب
و پریرنا کے (سمجھ کے کہ وہ اپنا خالی وقت
اپنی موسمی کھیلوں میں صرف کریں) ایک
سبھا قائم کی ہے۔ جسکا نام چھوٹا آریہ سماج
مالیر کوٹلہ رکھا ہے۔ اور ہر قسم کے سامان
ضروری کے فراہمی کی کوشش کرتے ہیں۔
ہفتہ وار باقاعدہ جلسہ ہوتا ہے۔ ایکدن
پہلے نوٹس لگاتے ہیں جسکی ایک* پرت
اصل لفافہ شامل ہے۔ جسکی تحریر سے آپکی دل
کے پریم اور آریہ سماج کی عظمت کا۔ اور پرچار
کے کام کے نتیجہ کا اندازہ لگ سکتا ہے۔ اُنمیں
سے کئی طالب علم آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ
میں شامل ہو کر بھجن گاتے اور کچھ آدمی سنتے
ہیں۔ راقم آپکا دھرم سیوک۔ سادھو رام ڈپٹی سکرٹری
آریہ سماج مالیر کوٹلہ

* نوٹ پرت اشتہار بال سماج کے درج کرنے کی ضرورت
نہیں ہے۔ (ایڈیٹر)

آریہ ساماجک خبریں

کوئٹہ میں ہندوں کے اپدیشک سوامی
کیشوانند پہونچے ہوئے ہیں۔ پنجاب آریہ پرتی
ندھی سبھا کیطرف سے ڈاکٹر منگت رام اور
پنڈت پورنانند بھی پہونچ گئے ہیں۔

ایک معزز کھتری برادری کھنگران۔ ذات
گنبھی۔ تندرست بعمر ۲۵ سال پیشہ ساہوکارہ
و دوکان کسی ایسی نیک چلن تندرست اعلیٰ خاندان
کی بیوہ سے ازدواج ثانی کرنا چاہتے ہیں جو کم از
بیس سال۔ کھانا پکانا۔ اور گھر کے انتظام سے
بخوبی واقف اور مفصلہ ذیل ذاتوں میں سے ہو۔ اگر کہیں ہو
درخواستیں نام سکرٹری آریہ سماج [illegible]
سوبھی بھیس بھروال سیٹھی۔ (نوٹ) انکی
پہلی اولاد نہ ہو۔ شادی بغیر دھوم دھام سے ہوگی۔

رائے بہادر الشیورداس جو کہ آریہ سماج
کے پرانے ہتیشیوں میں سے ہیں ۱۰ روپیہ ماہوار
کی پنشن پر نوکری سے علیحدہ ہوئے تھے
رائے صاحب کے عمدہ خدمات کے صلے
میں گورنمنٹ نے پنشن میں ۵ روپیہ کی
ماہوار زیادتی کر دی ہے۔ امید ہے کہ
رائے صاحب اس مبارک موقعہ پر وید پرچار
فنڈ کو نہیں بھولینگے۔

ریلوے سٹیشن سمہ سٹہ پر ایک نیا آریہ سماج
قائم ہوا۔ ۲۳ اور ۲۴ مئی کو ڈاکٹر منگت رام
جی اپدیشک نے ویدک دھرم کی بزرگی اور
جیوتما کے پرماتما سے میل کے مضامین پر
دیا کھیان دیئے۔ بابو چند داس خزانچی اور بابو رام
سکرٹری آریہ سماج کے مقرر ہوئے۔ ایشور انہیں نئے
آریہ سماج کو چرایو کرے۔

آریہ سماج باگڑیاں باقاعدہ جلسہ کرتا ہے
گزشتہ آتوار کو لالہ رام لعل نے اپدیش دیا۔

حیدرآباد سندھ آریہ مندر کے لیئے باقی روپیہ
جمع ہو گیا۔ صرف ۵۰۰ روپیہ باقی ہے۔ وہ بھی
جلد جمع ہو جاویگا۔

آریہ سماج جگراؤں کے سالانہ جلسہ کی تاریخیں
بجائے ۲۔۳ ستمبر کے ۱۲ اور ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء تبدیل
ہو گئی ہیں۔

رانچی آریہ سماج میں سپتاہک جلسہ بدستور ہوتے
ہیں۔ لالہ بالکرشن سہائے پلیڈر ایک مقدمہ کی
پیروی کے لیئے بمقام لوہردگہ گئے۔ جہاں کہ انہوں نے
ایک عمدہ لکچر سناتن ویدک دھرم پر دیا۔ نیز ایک
کائستھ سبھا قائم کی۔

پشاور آریہ سماج کے منتری ڈاکٹر کانشی رام
جی کی پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ مرحومہ دیوی نے
سات سو روپیہ کے قریب [illegible]
اور مرتے وقت قریب دو ہزار روپیوں کے اور دان
میں دیئے۔ ہر ایک آریہ سماجسٹ پرش کی
ہمدردی ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ہے۔ ایشور
ڈاکٹر جی کو شانتی پردان کریں۔

اجمیر ۶ مئی ۱۹۰۶ء پنڈت کرونانند جی سبھاسد
آریہ سماج اجمیر کی پتری کا بواہ سنسکار ویدک
ریتی انوسار ہوا۔ نمن لکھت دان اُس شبھ
اوسر پر دیا گیا۔ وید پرچار فنڈ آریہ پرتی ندھی
سبھا راجپوتانہ چار روپیئے۔ دیانند آشرم ویدک
ہائی سکول اجمیر۔ چار روپیئے دیانند اناتھالیہ اجمیر
چار روپیئے۔ پنڈتوں کو تین روپیئے۔
لالہ وزیر چند رام پیارا ایک دیانند آشرم ویدک

ویدک ہائی سکول کے پُتر کا نام کرن سنسکار اُنہی کی پرانہ کال کو ویدک ریتی انوسار ہوا - قریباً ۲۰۰ آریہ بھائی اس اوسر پر موجود تھے - لڑکے کا نام ہرشچندر رکھا گیا۔

لالہ نگن لعل صاحب نے جو کہ سادھا جاٹ بنگر ہیں اپنے پُتر کے وواہ سمے پر اپنے سمبندھی ایکن لال صاحب سہایک آریہ سماج اجمیر کی پریرنا سے ۲۰۰ روپیہ مُکت دان دیا - ویدپرچار فنڈ کے بھتان دو روپیے - دیانند آشرم ویدک ہائی سکول مین ۵ روپیے - دیانند انادھ آلہ اجمیر -

تاریخ ۲۴ مئی اتوار کے روز پنڈت بھگوت سہائے جی ایم اے نے ایک منوہر ویاکھیان پنچ مہایگ وشے پر آریہ سماج بھون اجمیر میں دیا۔

تازہ خبریں اور رائیں

باہر سے ایک نامہ نگار خبر دیتے ہیں۔ کہ ایک پاس کے گاؤں میں تین بیوگان از قوم برہمن کو حمل حرام ہے - ایک والا کا حمل بتاتی ہے - دوسری ایک مسلمان کا - اور تیسری پتہ نہیں دیتی - یہ ہیبتناک نتیجہ چھوٹی عمر کے بواہ کے ہیں - اگر بواہ برمچاریہ کے بعد ہو - اور عورتوں کو دھرم سکشا دیجائے - تو ایسے خوفناک حادثے سننے میں نہ آئیں۔

بنارس اور دہلی وغیرہ سے آجکل خبریں آرہی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں جسوقت کسی بدمعاش کو حکم سزا کا مجسٹریٹ سناتا ہے - بعض دفعہ بدمعاش جوتہ پھینک کر مجسٹریٹ کے مارتا ہے - اگر غور سے دیکھا جاوے - تو ایسا ہی حال کئی ایک تعلیم یافتہ فرزندوں میں بھی دکھائی دیتا ہے - جب کسی تعلیم یافتہ رنڈ کی تابعی کھلتی ہے وہ چاروں طرف گالیوں کی بوچھاڑ برساتا ہے۔

کلکتہ کے بیتھون کالج میں ایک مسلمان عورت کو داخل کرنے سے انکار ہونے پر کلکتے کے اہل اسلام نے اپنے زنانہ مدرسہ کھولنے کیلئے تحریک شروع کردی ہے - تعلیم نسوان کا مسئلہ قریباً ہر ایک فرقے اور مذہب میں ہے۔

دُنیا میں نمبر اول کا کتب خانہ شہر پیرس میں ہے جسمیں کہ اکیس لاکھ کتب موجود ہیں۔

مہاراجہ صاحب بہادر والئی پٹیالہ نے پانصد روپیہ یتیم خانہ فیروزپور کو دان دیا۔

سردار کرپال سنگھ بیرسٹر اور سردار سوہن سنگھ کی کوششوں سے گجرات میں بھی ایک کپڑے بنانے کی کل کھلنے والی ہے۔

انیس ہند میرٹھ کی رائے بڑی صائب ہے - کہ ہر ایک ریلوے سٹیشن پر شہر والوں کی طرف سے انتظام ہونا چاہئیے - تاکہ ریل گاڑی کے پہنچنے کے وقت مسافروں کو کافی ٹھنڈا پانی ملجایا کرے - اس گرم ملک میں موسم گرما میں ٹھنڈے پانی سے بڑھکر اور کوئی دان نہیں ہوسکتا۔

مانچسٹر (ملک انگلستان) میں ایک کارخانہ کھولا گیا ہے جسمیں کہ بجائے کیڑوں کے لکڑی کے ریشوں سے ریشم بنایا جایا کریگا - وہ سائینس مبارک ہے جو کہ جیوہنسا سے بچاکر انسان کو رفتہ رفتہ مخلوقات میں اچھا شرف دلوانے میں کامیاب ہو۔

ہمعصر ٹریبیون لکھتا ہے کہ پنجاب کے ۹۰ فیصدی تعلیم یافتہ آدمی بال بدھوا کے وواہ کے حق میں رائے رکھتے ہیں۔

راج بڑودہ میں گیارہ مدرسے ایسے ہیں جنمیں کہ صرف سنسکرت پڑھائی جاتی ہے اور ایورویدک طریقے پر طب کی بھی تعلیم ہوتی ہے۔

اشتہارات

استری دھرم نیتی

اس پُستک میں حسب ذیل مضامین ہیں - (۱) بنیاد (۲) دویا - (۳) دھرم - (۴) مریادا - (۵) برہموبرت - (۶) گرہ کرتیہ - (۷) بالکوں کا پالن - (۸) اور شکشا - (۹) کرشیہ - اور (۱۰) اکریتیہ - ہر ایک مضمون کو بڑی خوبصورتی سے نبھایا ہے اور بھاشا بڑی سرل ہے مطبع ستدھرم پرچارک جالندھر اور پنچم سنگھ در آریہ سماج بڑودہ سے مل سکتی ہے قیمت مجلد ۱۲ - المشتہر منیجر پرچارک ہذا

بدھو کی ضرورت

(۲۴) میانمیر کے ایک سہایک صاحب جو علاوہ تعلیم یافتہ ہونیکے بمشاہرہ بیس روپیہ ماہوار ملازم ہیں - اور جائداد غیر منقولہ بھی رکھتے ہیں - اپنی شادی کرانا چاہتے ہیں عمر ۲۴ سال قوم جٹ ذات ڈھلوان - بہت خوب ہو - اگر شادی ویدک ریتی سے ہو - خط و کتابت پتہ ذیل - المشتہر تاراچند سکرٹری آریہ سماج میانمیر

لیجئے براہین لیجئے

ستیارتھ پرکاش کی بڑی تلاش ہے اس براہین کو ہم نے دوبارہ طبع کرایا ہے قیمت ہی بہت کم ہے

آریوں کی کتابیں

گرہستھ آشرم کا دوسرا ایڈیشن قیمت ۳ گرجہادان بڑی ۳ دیریہ رکشا ۲ انمول رتن ار برہمچریہ ایڈیشن اس رشی پرساد قیمت ار رنڈیوں کے ناچ کی خرابی قیمت ار یہ کتابیں ہندی میں ہیں اور انکے سوا برہمچریہ سندھیا درپن ستیہ جوڑی امرت پرکاش ہر ایک پرچارک ... - المشتہر جسونت رائے ملتانی تہر ضلع ... ہمارا ہر ... صاحب بھائی ...

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں اولیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس امر کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف البصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا سیل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معتبر ڈاکٹر اور حکیم سجائے اور ادویہ کے اپنے آنکھ کے بیشتر مریضوں پر اسی سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ سالہا سال استعمال کرنے پر صفت اصلی کہنچ جاوینگے۔ قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ سرمہ کا سفید بہتر اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ۔ خاص ممیرہ فی ماشہ مبلغ ۳۰ روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کرنے کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

کیا اس سے بڑھکر اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

[illegible] ۱۸۹۱ء [illegible] سے تصدیق [illegible] پنجاب میں بھی [illegible] ہے کہ یہ سرمہ [illegible] ممیرہ ہے [illegible] صاحب [illegible] مفید ثابت ہوا ہے۔ بالخصوص [illegible] امراض [illegible] دھند۔ خارش [illegible] پانی جانا۔ ناخنہ۔ [illegible] کے لئے [illegible] استعمال [illegible] مفید [illegible]

[illegible] بالخصوص [illegible] امراض [illegible] ڈاکٹر [illegible]

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائنس بنک میں اسی مطلب کے لئے ماہ مارچ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

میا سنگھ پروفیسر مقام بٹالہ (گورداسپور)

[illegible] آنکھوں [illegible] سرمہ [illegible] بچوں [illegible] استعمال [illegible]

[illegible] ایم ڈی [illegible]

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षा महे

(ار بعہ) ہم سب آپ ہیں مہر بجاؤ سے برتیں

نیوم

اودیش

الیتسویہ نیم کا پالن

سدّھرم پرچارک

ست دھرم چارک

ہفتہ وار پرچہ

یعنی جمعہ

ہر دلعزیز

قیمت مع محصول ڈاک

جالندھر شہر

(۱) قیمت عام خریداروں سے ہر حالت میں پیشگی ...

(۲) ...

(۳) اجرت اشتہارات فی سطر ...

(۱) ویدک سدھانتوں کا ...

(۲) ...

(۳) ...

(۴) ...

اشتہار ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ ادویات مفصلہ ذیل ... میری دکان میں موجود ہیں ... ضرور خرید فرمایئے ...

چاند

نہایت دلچسپ اخلاق کا خزانہ نئی طرز کا

ناول

قیمت ... مع محصول - درخواست خریداری منیجر ست دھرم پرچارک

جالندھر کے نام کرنی چاہیے

... معجون قوت باہ ...

حب عطوس ۔ حب کو ... بیج ... نسخہ ... تشنیج ... مرض
بارد اور ... کیواسطے بہت مفید ہے قیمت ۸
دوائی سوزاک ۔ سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو
دوائی مذکورہ کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی
ہو جاتی ہے ۔ قیمت ۱۲
حب حیات ۔ حب مذکور تقویت معدہ و اصلاح
ہضم و کثرت ریاح ... ۔ دافع قراقر ...
ہیضہ مقوی دماغ و تصفیہ حواس ... قیمت ۱۲
گولی ۸ ۔ **یاقوتی بارد** ۔ محرورین کے لئے نہایت
درجہ مفید ہے ۔ خفقان اور گرمی ... تقویت ...
... اور خون ... کی صفائی ۔ اور نیز گرمی کے
... کو بھی فائدہ مند ہے ۔ فی ...
سرمہ مرواریدی ۔ یہ سرمہ دھند غبار ... جالا
ضعف بصر تاریکی چشم ۔ موتیابند ۔ آنکھوں سے
پانی جانا ۔ خارش کیواسطے مفید ہے ۔ قیمت فی تولہ
ہر دو قسم سیاہ و سفید ۔ **اطلاع** ۔ قیمت بذریعہ
ویلیو پے ایبل آنی چاہئے خرچ محصولڈاک ذمہ خریدار
ہر چیز ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا ۔
المشتہر حکیم ... داس ... ضلع گوجرانوالہ پنجاب

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم
رکھتی ہیں ۔ قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاویگی
کشتہ نقرہ ۔ اسکو کھانے سے دل و دماغ جگر و گردہ
و مثانہ ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی بند ہو
جاتا ہے ۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے ۔ دبلا آدمی
فربہ ہو جاتا ہے ۔ منی ایسے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے
ہر قسم کی جریان منی کو نہایت مفید ہے جوڑوں کی
سستی دور ہو جاتی ہے ۔ جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ
دھو بیٹھے ہیں ۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہئے ...
... سے ... کرنے ...

نقص پیدا ہو گئے ہیں ۔ اسکے تدارک کیلئے پیدا کیا جاتا ہے
یہہ روغن مسیحا کے ہمراہ ... کے حق میں اکسیر ہے
... قیمت فی تولہ ...
روغن مسیحا ۔ مایوس العلاج اس سے صحت یاب
ہوتے ہیں ۔ ... آدمیوں کیلئے نہایت
مفید ہے ۔ رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں ۔ اور ...
خواہ منی میں خرابی پیدا ہوتی ہے ۔ قیمت فی تولہ ...
دوائی آتشک ۔ خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں
نہ ہو ۔ اگر ناک بھی ساقط ہو گیا ہو بغیر قے و دست
... دفعیہ ہو جاتا ہے ۔ قیمت خوراک ... دو
روپیہ ۔ **دوائی سوزاک** ۔ سوزاک خواہ نیا ہو
یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اسکے
استعمال سے دور ہو جاتے ہیں ۔ قیمت فی تولہ ...
المشتہر حکیم ... گجرات پنجاب

بھارت ورش کے ... لئے امید ... پوری ...

تمام و خاص کو ... ہو کہ ... بہت سی جستجو اور
تلاش کے بعد ایک ... بے اولادی کے
نقائص دور کرنے اور ناامیدوں کو امیدوار بنانے کی
ایسی عمدہ دوائی ہے ۔ جو تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے
کم سے کم پچاس جگہ پر استعمال کیگئی ہے ۔ اور جن اشخاص کے
گھر میں چودہ برس سے حمل ہی نہیں ہوا تھا ۔ ایشور
کی کرپا سے بڑی کامیابی کیساتھ امیدیں بر آئیں اور
تمام نقائص جو مانع اولاد ہوتے ہیں دور کئے گئے ۔ اب
چونکہ دوائی مذکورہ کامل طور سے مجرب ہو گئی ہے ۔ عام و
خاص کی اطلاع کیلئے مشتہر ہے ۔ کہ خواہشمند ...
... کرکے ... کریں ۔ شرح ... علاج
یہ ہے کہ دوائی تیار شدہ اول ...
... حسب ہدایت خریدنے ہونگے
... اول کچھ نہیں لیا جاویگا جب وقت ...
... کا ... اسوقت ... لیجاویگی ...

قیمت ادویات وغیرہ ... بھیجے ...
نام لیا جاویگا ... بخدمت ...
... المشتہر ... ضلع ...

خوشی کی خبر

جیبی گھڑی ... کھلے منہ کی نہایت خوبصورت
... قیمت چھ روپیہ (سارٹیفکیٹ ...
... اسسٹنٹ ...
گھڑی ... ان گھڑیوں سے ...
... قیمت پر فروخت ہوتی ہیں ۔ چاء کی ...
... جو خالص ہندوستانی چاء سے تیار ہوتی ہیں
... چاء تیار کر لیجئے ...
... فوٹو کی تصویر کھینچنے کا ...
شخص فوٹو کی تصویر کھینچ سکتا ہے ۔ ضروری سامان ...
کی کتاب قیمت ... جسم کو تندرست رکھنے والی
اصلی ... کی انگوٹھیاں فی عدد ... انگریزی ...
جیبی چھاپہ خانہ قیمت ... ۔ ...
... **خود جلنے والا لیمپ** قیمت ... **صندل**
کی خوشبودار ... قیمت ...
... **ملنے کا پتہ** ... کمپنی جالندھر

داس کی ارداس

مصنفہ لالہ ... داس ... کو ...
... عام ... عمدہ طرزوں پر تیار کرکے دیوناگری اکشر
میں چھپائی گئی ...
... جالندھر ... سے مل سکتی ہے ۔ المشتہر ...

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں ... سوجی ...
کا تیار ہوتا ہے ... نہایت ہی عمدہ ...
خوش ذائقہ ہے ۔ خریداران ...
المشتہر ڈاکٹر ... اینڈ ...
... کمپنی ...

نمبر ۱۱ | مطبوعہ ۸ - ہاڑ سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۱۹ - جون سنہ ۱۸۹۶ء روز جالندھر شہر | جلد ۸

यजुर्वेद: अ० १।१६

कुक्कुटोसिमधु जिह्व इषमूर्जमावद त्वयावयꣳ संघातꣳ संघातं जेष्म वर्षवृद्धमसि प्रति त्वा। वर्षवृद्धं वेत्तु परापूतꣳ रक्षः परापूता अरातयोऽपहतꣳ रक्षो वायुर्वोविविनक्तु देवो वः सविता हिरण्यपाणिः प्रतिगृभ्णात्वच्छिद्रेण पाणिना ॥१६

ارتھ۔ "چونکہ یہ یگیہ مہربانی کا دینے والا اور بدیوں کا ناش کرنیوالا ہے - اور ان آدمی پدارتھ اور وِدیا اور اُتم رس دینے والا ہے اس لیے ہے وِدوان لوگو! تم ایسے یگیوں کا انشٹھان کرو - اور ہم لوگوں کو اسکا اُپدیش کرو - تاکہ ہم تمہارے ساتھ بڑے سے بڑے دھرم یُدھ میں فتح حاصل کریں - آپ سادھنوں کو جاننے والے ہیں اس لیے ہم سب سنتیہ برشا کی بڑھتی کے لیے برشا بڑھانے کی وِدیا جاننے والے آپ ان سادھنوں کو جانیں - تاکہ پوتر یا دہت شبھ گنوں کے چھوڑانے والے اور پرائے حقوق کو چھیننے والے گنوں کا ناش ہو - جیسے وایو (ہوا) جسکا کہ بیوتی ہاتھ ہے - وہ ایکبرس کی آنے جانے والی شکتی سے آگ سورج کے ذریعہ سے پدارتھوں کو گرہن کرتا ہے جیسے کہ کرپا دِرشٹی ہاتھوں والا کرنوں کے ذریعہ سے پرکاش کے دوار اپنے گنوں کا دہن کرنیوالا - پرکاش سے سورج ان پدارتھوں کو الگ الگ کرتا ہے - ہے پرماتمن اسی پرکار اپنے اُپدیش سے دیپ یوہار سے سب وِدیاؤں کا ہمارے لیے پرکاش کیجے - اس لیے ہم سب اُپاسنا کے لیے آپکا گرہن کرتے ہیں"

یگیہ کے انشٹھان سے سانسارک پدارتھوں کی پراپتی ہوتی ہے - لیکن سانسارک پدارتھ زندگی کے مقصد کا صرف ایک ذریعہ ہیں انہیں لپیٹ ہونے (پھنسنے) سے بچانے کے لیے یہاں خبردار کیا ہے - کہ یگیہ دوارا بُدھی کو شدھ کرکے پرماتما سے گیان ہی کی یاچنا سدا کرتے رہو۔

ستیہ دھرم پرچارک

پھر ہندوستان کو آریہ کیونکر بنا سکوگے؟

نمبر ۳

برہمچریہ پالن کرنے کی ضرورت پر آج کل زمانے میں دلیل سے کام لینے کی ضرورت نہیں ہے - اور نہ ہی آپکے لیے جگہ سو نہ پایا ہیں درکار ہیں - کیونکہ بھارت ورش کے سینکڑوں چہرے اندر گھسی ہوئی آنکھیں - دُبلا ضعیف اور بدن بزبان حال سے برہمچریہ آشرم کو از سرنو قائم کرنے کے لیے خود بخود اپیل کر رہے ہیں ظاہری شواس کے لحاظ سے بھی کوئی آریہ سماجی یا اور کوئی بھائی برہمچریہ آشرم کی بزرگی سے انکار نہیں کرسکتا - پھر بھی کیا ضرورت کہ برہمچریہ آشرم پر مفصل گنتیاں اور بیان پیش کروں - میں اس بات کو فرض کرکے آگے چلونگا - کہ میرے ناظرین برہمچریہ آشرم کو انسانی زندگی کی بنیاد خیال کرتے ہیں اور اس ضروری زینے پر چڑھے بنا باقی تینوں زینوں دیکھنے گرہستہ - بان پرستھ اور سنیاس آشرم کو طے کرنا مشکل مانتے ہیں۔

پھر سوال یہہ پیدا ہوتا ہے - کہ آیا ہمکو صرف زبانی اقرار پر ہی اکتفا کرنا چاہیے - یا کہ ہمارا کچھ فرض بھی ہے - اس سے کوئی بھی دھارمک شیل پرش انکار نہیں کرسکتا - کہ جب ایک عمل انسان کے لیے لازمی ثابت ہو جاوے تو اسکو پورا کرنے کے لیے کوشش ضرور ہونی چاہیے - لیکن اعتراض عموماً یہ پیش کیا جایا کرتا ہے - کہ زمانہ حال کی ضروریات اور موجودہ حالات ایسے ہیں - کہ برہمچریہ آشرم کا اسوقت پرچار کرنا صرف مشکل ہی نہیں بلکہ قریباً ناممکن ہے - چونکہ یہ اعتراض بعض اوقات آریہ سماجی بھائیوں کی طرف سے بھی پیش ہوا کرتا ہے - اور جہاں تک کہ مجھے علم ہے اس اعتراض کے باعث بہت سے بھائی جو کہ ظاہرداری کے سوا برہمچریہ

آشرم کے قواعد پر عمل کیئے تو زندہ رہ دیا کرتے ہیں اپنے دل میں اسکی کامیابی پر وشواس نہیں رکھتے اس لیئے اس اعتراض کی پڑتال کرنا میں بہت ہی ضروری سمجھتا ہوں۔

اپنے بزرگوں کی تحریروں اور زمانہ حال کے ودوانوں کے طریق عمل کو جب اپنے تجربے کے ساتھ ملاتا ہوں۔ تو مجھے اس دعوے میں ذرا بھی تامل نہیں ہوتا۔ کہ جو کچھ انسانوں نے کسی زمانے میں کیا ہے۔ اسے انسان آج بھی کر سکتے ہیں۔ انسان کو جہاں تک کہ طاقت دیگئی ہے اسکے احاطے کے اندر اسکے لیئے کوئی بھی کام غیر ممکن نہیں ہے۔ صرف پورشارتھ فرض ہے۔ ناممکن کا لفظ آلسی لوگ اپنی تسلی کے لیئے گھڑ لیا کرتے ہیں۔ پورشارتھ کے کوشش میں ناممکن کی ہوا تک دکھائی نہیں دیتی۔ انگریزی عملداری کے آغاز میں جبکہ پنجاب کے بڑے سے بڑے مہاتی پوجکوں کے بچے ویدار نبھ سنسکار کی بجائے ملاؤں کے آگے ابجد خوانی شروع کرتے تھے کون کہہ سکتا تھا۔ کہ اس صوبے کی کایا ایسی پلٹ جائیگی۔ کہ فارسی کے حروف لکھتے ہوئے بھی یہاں کے باشندے بڑے بڑے مشکل سنسکرت کے شبد استعمال کیا کریں گے۔ انیسویں صدی کے مدھیہ بھاگ میں جبکہ جڑ وادکی مردم پرستی کیطرف اور انگریزی ناستک پن دوسری طرف ویداور شاستروں کے پس خوردہ پورانک مت کو نگل جانے کے لیئے منہ پھیلائے چلے آتے تھے کون شخص اعتبار کر سکتا تھا۔ کہ نہ صرف وید اور شاستروں کا نام ہی باقی رہ جائیگا۔ بلکہ ویدوں کا سورج سارے اندھکار کو چھن بھن کر کے نئے سرے سے ادے ہوگا۔ ! جبکہ تک بھارت ورش میں چاروں طرف سے آئے دن ہزاروں

لاکھوں۔ آریہ سنتانوں کے عیسائی ہونیکی خبریں سنائی دیتی تھیں۔ اور بعض سنجیدہ آدمی بھی یہی سچ سمجھتے تھے۔ کہ کل بھارت ورش کا ایکدم عیسائی ہو جانا ہی بہتر ہے۔ کس انسان کو ممکن معلوم ہوتا تھا۔ کہ نہ صرف ہمیشہ ہی بند ہو جائیگا۔ بلکہ آریہ سنتان صدیوں کی سستی کو جھاڑ کر یہ سوچنے بیٹھے گی۔ کہ عالمگیر دھرم کے گلے میں عیسائی۔ مسلمان اور دیگر کل دنیا کے مذاہب کے پیرو کیونکر شامل کیئے جا سکتے ہیں۔!

سچا پورشارتھ جہاں سچے وشواس کے ساتھ ملکر کام کرے۔ وہاں ناممکن کا بھوت کبھی ٹھہر نہیں سکتا۔ زمانہ انسان بنایا کرتے ہیں ہمارے ہی آلسیہ اور اودیا نے ہمیں برہمچریہ آشرم سے دور پھینکا تھا۔ ہمارا ہی پورشارتھ اور ہمارا ہی حاصل کیا ہوا گیان ہمیں پھر اس بچھڑے ہوئے دھرم مارگ میں پر ورت کرا سکتا ہے۔ زمانہ حال کا ہمارا طرز معاشرت ایسا بگڑ گیا ہے۔ اور اسکی بدولت ہمکو ایسی سخت مصیبتوں میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ اور آئیندہ کے لیئے ہونا پڑے گا۔ کہ جسقدر جلد ہم اسکے آئندہ خطرناک نتایج پر وچار کر کے اسے بدلنے کی کوشش کریں۔ اسی قدر اپنی آئندہ نسلوں کے لیئے بہتری کے سامان چھوڑ جاوینگے۔ جس ودیا کو کہ سورج کی قدرتی روشنی میں چٹائیوں پر بیٹھ کر مختصر سے بستر دھارن کیئے ہوئے ہمارے پرچین بزرگوں نے حاصل کر کے اعلے خیالات کا ایسا ذخیرہ ہمارے لیئے چھوڑا تھا۔ کہ جو باوجود رسائل میں چلے جانے کے اب تک ہمیں دنیا کی برگزیدہ

قوموں میں عزت دلاتا ہے۔ اور جبکہ اسکے بعد ابھی پچاس برس نہیں گزرے۔ کہ جس ودیا کو بنگال کے کرشنو داس پال جیسے فخر ملک و قوم سرسوں کے تیل کی سٹیل روشنی میں سیتل پالی کھپریل کے نیچے بچھا کر حاصل کیا کرتے تھے۔ اور اسے پراودیا میں لگایا کرتے تھے۔ اسی ودیا کو آج باوجود پچاس روپیہ ماہوار خرچ کر کے میزوں کرسیوں اور کوچوں کی قطاریں لگانے اور کوٹ پتلون پہن کر ٹھنڈی سڑک پر ہوا کھانے کے ہماری سنتان خیالی بھوت سے بھی زیادہ ترہیانک سمجھ رہی ہے لیکن کیا موجودہ طرز معاشرت کا صرف طالب علمی کی حالت پر ہی اثر پڑتا ہے ہرگز نہیں۔ آجکل پولیٹکل تحریکوں میں قدم آگے بڑھ رہا ہے۔ یوروپ اور امریکہ کی نقل میں زبانی پیٹریاٹیزم کے نعرے بلند کرنے والے ایک طرف اور سنجیدہ قوم کے سچے خیر خواہ دوسری طرف شور مچا رہے ہیں۔ کہ بھارت ورش بھکاری ہوتا جاتا ہے۔ ہند کا افلاس اسوقت شہرہ آفاق بن رہا ہے۔ اور ہر ایک آدمی اپنی سمجھ کے مطابق اس افلاس کو دور کرنے کی تدابیر پیش کرتا ہے۔ پھر کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے۔ کہ گرہست آشرم تو درکنار بھکاری سادھوؤں تک میں اس طرز معاشرت کی تبدیلی کا اثر موجود ہے۔ گدڑیوں کے مہنت جو عموماً بھکشیا ہی سے گزران کرتے تھے۔ اسوقت ہر ایک اپنی عیاشی کے سامان کے لیئے ولائت پر انحصار کرتے ہیں۔ مجھے ایک مرتبہ بمبئی جانے کا

اتفاق ہوا۔ اتفاقاً ایک رستے سے گزرا ہوا
جہانکہ دیوی کا مندر تھا۔ جگہ بہت بڑا کشادہ
تھا۔ لیکن وہیں بنچ پڑے ہوئے تھے اور
غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ان بنچوں پر
کوٹ پتلون ڈاٹے ہوئے نوجوان اور ادھیڑ ہندو
چرٹ اور بیڑی پی رہے ہیں۔ اور بوٹ
سمیت دیوی کے دربار میں حاضر ہیں۔ یہ
عجیب نظارہ دیکھ کر میں آگے بڑھا۔ دیوی چھوٹے
سے مندر میں بٹھائی گئی۔ لیکن میرے دل پر
کیسا سخت صدمہ گزرا۔ جبکہ میں نے دیوی
کو انگریزی گاؤن میں ملبوس دیکھا۔ آہ!
پیارے ناظرین۔ جبکہ ہندوؤں کے پوجیہ
دیوی دیوتے تک انگریزی تہذیب کے
بھینٹ ہو گئے۔ تو پھر بیچارے گرہستی
بان پرستی اور سنیاسیوں کا کیا ٹھکانا ہے۔
بھارت ورش کی ہر ایک سوسائٹی کو
خواہ پولیٹیکل ہو یا سوشیل خواہ تعلیمی ہو۔ یا
مذہبی۔ اسوقت ایک ہی بڑا زبردست
سوال چکر میں گھما رہا ہے۔ وہ سوال یہہ ہے
کہ بھارت ورش کا افلاس کیونکر دور ہوئے
کیا گورنمنٹ برطانیہ کی حکومت میں ہندوستانیوں
کو زیادہ ادھکار ملنے سے یہہ افلاس
دور ہو جائیگا۔؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ
سرکاری ملازمتیں گنتی ہوئی ہیں جو اشخاص
لینے سے صرف سینکڑوں تک اثر پہنچ سکتا
ہے۔ کیا شادی اور غمی کے اخراجات میں
کمی کرنے کے رزولیوشن اس افلاس کو
دور کر سکیں گے۔؟ آہ! گمراہ بھائیو! کیا
تم صاف نہیں دیکھ رہے ہو کہ ایک طرف سے
اخراجات بند کرنے پر انسانی چالاکی دوسری
قسم کے اخراجات اپنے لیئے خود سجھ دکھلا

لیتی ہے۔ بواہونکی ودائیگی کی حد ۱۰۰
۵۰ روپیہ کھتریوں نے لگائی۔ اس قید
کو توڑنے والوں نے ۵۰۰ روپیہ نقد
رکھکر کرونکی چوری اور لگائیت کا خرچ
اپنے ذمہ لینا سویکار کیا۔ ایک طرف
سوسائٹیاں رنڈیوں کا ناچ بند کرتی اور
دوسری طرف ناٹکوں اور دیگر تماشوں کے
لیئے شوق پیدا کراتی جاتی ہیں۔ صنعت
اور حرفت سکھانے کے مدرسے جاری
کرو۔ لیکن یاد رکھو۔ کہ جبتک انسانونکی
طبیعتیں ایسی ہی رہینگی۔ کبھی بھی افلاس
کے خطرناک نتائج سے بچ نہیں سکتے
مذہبی خیالات زبردستی اپنے بھائیوں
کے اندر ٹھونس دو۔ لیکن جبتک کہ
انہیں سادہ زندگی بسر کرنا نہ سکھاؤ گے
تب تک کبھی ممکن نہیں ہے۔ کہ وہ مذہبی
خیالات کے سچے عامل بن سکیں۔ میری
رائے میں جسقدر تدابیر بھارت ورش
کا افلاس دور کرنے کے لیئے اسوقت
سوچی اور کی جا رہی ہیں۔ گو ایک ایک
ہماری ترقی میں ایک ایک جزو ہو۔
تاہم سب کی سب ادھوری ہیں۔ جبتک
کہ موجودہ طرز معاشرت ہمارے دلوں
ہمارے دماغوں اور ہمارے آتماؤں کو
اپنا غلام بنا رہا ہے۔

اس طرز معاشرت میں تبدیلی کیونکر ہو سکتی
ہے۔ یہہ بات ظاہر ہے کہ بچپن کا زمانہ
ہی ہر ایک عمل کے شروع کرنے کے لیئے
مناسب ہے۔ بچے کے دل کو جو کہ ایک نرم
شاخ کی طرح ہے۔ جدھر چاہو جھکا سکتے
ہو۔ اور پھر اسکو عادت ڈالتے ڈالتے

اُس جھکاؤ میں مضبوط جکڑ سکتے ہو۔ پس
جبتک کہ یہ تجویز کام شروع نہیں کیا جاتا
تب تک مجموعی کامیابی کی کوئی بھی امید
دکھائی نہیں دیتی۔

موجودہ طرز معاشرت کا اثر ہمارے بچے
انگریزی سکولوں اور کالجوں سے لاتے
ہیں۔ بیشک ان سکولوں اور کالجوں کی طرز
تعلیم اور سلسلہ مضامین میں بہت قسم کی
خوبیاں معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن سر رشتہ
تعلیم کی بنیاد ڈالنے والوں کا جہاں ایک
طرف مجموعی تجربہ موجودہ انتظام تعلیم کی
نسبت ہم سے بڑھا ہوا ہے۔ وہاں ہمارے
کل انتظاموں کی باگ بھی انہیں لوگوں کے
ہاتھوں میں ہے۔ اس لیئے موجودہ سکولوں
اور کالجوں میں ہماری راہنوں کی کچھ بھی
شنوائی نہیں ہو سکتی۔ برٹش گورنمنٹ نے
ہر ایک محکمہ کی بنیاد ڈالتے ہوئے اپنی
ضروریات اور اپنی گورنمنٹ کے استحکام
کا خیال سب سے پہلے مدنظر رکھا ہے۔ اور یہہ
تہذیب کی موجودہ ناکمل حالت میں خاصہ
انسانی ہے۔ پس جبکہ موجودہ طریق تعلیم
ہماری زبانی اور تحریری تحریکوں سے
بدل نہیں سکتا۔ پھر ہمکو کیا کرنا چاہیئے۔؟
نشند یہہ ہمیں کام شروع کرنا چاہیئے۔

کیونکہ ہر ایک کامیابی کی جڑ
عملی پرچار۔ کام کرنا ہی ہے۔

اس کام کے متعلق آریہ سماج کے لیئے
خصوصاً اور کل دنیا کے لیئے عموماً مہرشی
دیانند نے مفصل ہدایتیں اپنی تصنیفات
میں درج کی ہیں۔ یہہ ہدایتیں انکی اپنی [illegible]
نہ تھیں۔ بلکہ انہوں نے خود ان ہدایتوں

کو ویدوں اور شاستروں سے اپنے اندر
جذب کیا تھا۔ اُن ہدایات کا سار یہہ ہے
کہ برہمچریہ آشرم کی بنیاد ڈالو۔ میں
بھی آپ سے یہی پرارتھنا کرتا ہوں کہ
رشی کی دھنیت کی عزت کرتے ہوئے آؤ
ہم سب آریہ بھائی ملکر برہمچریہ آشرم کی
بنیاد ڈالیں۔

لیکن برہمچریہ آشرم میں پردیش کے
برہمچریہ سیوں کے لیئے گوروکل کی ضرورت
ہے۔ جب سے کہ سنتان کی پرورش کا بوجھ مجھ پر
پڑا اُسی دن سے مجھے گوروکل قایم کرنیکی نسبت
وچار کرنیکی تحریک ہوئی۔ مجھے بھی زمانہ حال
کے فروعات کے خیال نے کچھ عرصے تک
چکر میں ڈال رکھا تھا۔ لیکن آخرکار جانچ
اور تجربے نے مجھے اس چکر سے چھوڑایا
قریباً دو ہی سال ہوئے۔ جبکہ گوروکل کے
قیام کا سوال میں نے اپنے لیئے فیصلہ کرلیا تھا
اور پھر برابر اپنی دھرم سمبندھی یاتراؤں
میں اسکی تکمیل کے لیئے عملی طور پر کوشش
کرتا رہا۔ لیکن افسوس کہ اب تک مجھے
اسمیں کامیابی نہ ہوئی ایک وجہ ناکامیابی
کی تو یہہ معلوم ہوئی۔ کہ اب تک آریہ سماج
کے ممبران نے اپنے کرتویہ کو بخوبی سمجھا نہیں
لیکن بڑی بھاری وجہ یہہ بھی محسوس ہوئی
کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ کن بھائیوں سے میں
ذکر کروں۔ میری طرح اس ضرورت کو ممکن ہے
کہ بہت سے اور سجن بھی انوبھو کرتے ہوں
جنکے کہ میں نے درشن تک نہیں کیئے۔ اُن کو
کیونکر معلوم ہو۔ کہ اُنکے ساتھ ہمدردی کرنے
والا ایک شخص موجود ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا
کہ ایک دور دراز شہر سے ایک بھائی نے

بڑی دردناک پرائیوٹ اپیل اسبارے میں کی
وہ بھائی اب تک کسی آریہ سماج میں نہیں
گئے۔ صرف مہرشی دیانند کرت گرنتھوں نے
اُنکے دل میں اشتیاق پیدا کیا تھا۔ کہ وہ اپنے
اکلوتے بیٹے کو گوروکل میں بھیجیں اور اُسکی آئیندہ
تعلیم کے لیئے وصیت کرنے کے لیئے تیار ہو جاویں
چونکہ وہ ستیہ دھرم پرچارک کے گراہک
بھی ہیں۔ اس لیئے اُنہوں نے مجھ سے خط و کتابت
شروع کی۔ ابھی ایک ہفتہ سے زیادہ نہیں
گزرا۔ کہ ایک اور بھائی نہ صرف ہمدردی کرنے
کے لیئے اور اپنے لڑکے داخل کرانے کو طیار
ہوئے۔ بلکہ ایکانت ستھان تجویز کرنے اور
بنا دینے کا بھی وعدہ فرمایا۔ یہہ دو درشٹانت
ہی اس امر کو ثابت کرنے کے لیئے کافی ہیں
کہ بلا پبلک اپیل کے اس ضروری کام میں
کامیابی شاید ناممکن ہو جاوے۔

اس ضروری جملہ معترضہ کے بعد میں پھر
مطلب کی طرف آتا ہوں۔ گروکل کے لیئے
سب سے پہلی ضرورت گرو کی ہے۔ پراچین سمے
میں جبکہ ہر ایک تعلیم یافتہ آدمی باقاعدہ
برہمچاری اور گرہستی رہکر بانپرستی
بنتا تھا۔ ایک ایک گرام کے متعلق دس
دس بیس بیس گروکل موجود ہونگے بانپرستھ
آشرم گرہن کرنا ہی اسوقت اُتم گرو کی
لیاقت رکھنے کا ثبوت تھا۔ لیکن زمانہ حال
میں جبکہ پورا ایک ضعیف الاعتقادی
ایک طرف اور مغربی مادہ پرستی دوسری
طرف آشرم ویوستھا کی جڑ میں کلہاڑا رکھے
ہوئے ہیں۔ پراچین بانپرستی گرو کا ملنا
دشوار ہو رہا ہے۔ پھر جبکہ آرمبھ میں ہی
رکاوٹ ہے تو ہم کیا کریں۔ کیا بانپرستی

ناممکن ہے۔ کہ اس مہان کاریہ کا خیال ہی دل سے
بالکل دور کردیں۔ ہرگز نہیں۔ جبکہ ورن اور
آشرم ویوستھا بگڑ جانے پر بھی ہم ورن ویوستھا
کو نہیں چھوڑتے۔ اور سنیاسیوں کی بجائے
حسب ضرورت تنخواہ دار اپدیشک مقرر
کرنے کو تیار ہیں۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے
کہ ہم گروکل کے لیئے لوگیہ گرو نہ تلاش کرسکیں
ایک لوگیہ پنڈت جوکہ اپنے گرہستھ کے کام
کرچکا ہو۔ اور ایکانت ستھان میں گھر سے
علیحدہ رہنا پسند کرے۔ اس کام کے لیئے
منتخب ہو سکتا ہے۔ تنخواہ اپنے گھر والوں
کو دیکر بے فکر کام کرسکتا ہے۔ میں نے بان
چیست کرکے دو ایسے ودوان پنڈتوں کو طیار
کیا ہے جنمیں سے ایک ہمارے مجوزہ گوروکل
میں بدل و جان کام کرسکیگا۔ جب آشرم ویوستھا
سُدھر جاویگی (اور یاد رہے کہ آشرم ویوستھا
کا سُدھرنا گوروکل کی کامیابی پر منحصر ہے)
تب تو بانپرستھی ہر جگہ دکھائی دینگے اور
پھر ایک کیا ہزاروں گوروکل بھارت ورش
میں قایم ہونگے۔

اسکے ساتھ ہی دوسری بڑی بھاری دقت
یہہ محسوس ہوگی۔ کہ شاید فی زمانہ کافی تعداد
ایسے والدین کی نہ ملے۔ جوکہ اپنے لڑکوں
کو محض سنسکرت کی تعلیم کے ارپن کرنا چاہیں
اور نہ پراچین طریقے کے سنسکرت ودوان بکثرت
ہی موجود ہیں۔ جوکہ ایک برہمچاری کو
ہر ایک مفید علم سکھا کر اُسے مکمل آدمی بنا سکیں
پس اس دقت کو رفع کرنے کے لیئے جہاں
میرے مجوزہ گروکل میں ایک پنڈت کی
ضرورت سمجھی گئی ہے۔ وہاں انگریزی ضروری
گنت۔ سائنس اتہاس آدی کی تعلیم کے

ایک لائق اور رودار ۔ گریجویٹ کی بھی
ضرورت ہیں نے محسوس کی ہے ۔ تلاش کرنے
سے ایسے گریجویٹ کا آریہ سماج دنیا میں
ملنا مشکل نہیں ہے ۔ جو کہ لڑکوں کو ضروری انگریزی
کی تعلیم دے سکے ۔ ان ادھیاپکوں کے ایک
ایک گروہ میں کُل ہو سکتا ہے ۔ جو کہ ۳۰ برہمچاریوں کو
ابتدائی تعلیم دیسکے ۔ ادھیاپکوں کا فیصلہ کرنے
کے بعد دوسرا سوال جگہہ کا تعلق ہوتا ہے
جسکے لیئے فی الحال ایک جگہ امرتسر سے ۲۰ یا
میل کے فاصلہ پر ایک ریتہ ستھان کا پتہ
لگا ہے ۔ لیکن میری رائے میں آخر کار گروکل
کے لیئے ایک وسیع جگہہ کی ضرورت ہوگی
جسکے پاس کوئی ندی بہتی ہو ۔ قدرتی نظارے
کثرت سے پرماتما کی مہماں کا پتہ دیتے ہوں
ہوں ۔ جہانکہ نہ زیادہ سردی پڑتی ہو نہ
گرمی کی ہی شدت ہو ۔ اور بڑے بڑے
شہروں سے فاصلہ پر ہو ۔ اس قسم کی بیس
یا تیس گھماؤں تک زمین تجویزہ گروکل کے
لیئے کافی ہوگی ۔ یہ جگہہ مہیا کرنا میری رائے
میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا فرض
ہونا چاہیئے ۔ اگر ایسی جگہہ دو ہزار روپیوں کے
عوض مل جاوے ۔ تو دو ہزار روپیہ اور خرچ
کرکے سب سامان رہائش کا درست ہوسکتا
ہے ۔ تیسرا سوال یہ ہے کہ اس گروکل کے خرچ اخراجات
کے لیئے دھن کہاں سے آویگا ؟ پراچین سمے میں
ہر ایک برہمچاری بھکشا کیا کرتا تھا ۔ اور
انکا ایسے گروکلوں کے لیئے راجا تحفہ
دیتا تھا یہ پرش بلالحاظ اسکے کہ انکو ذاتی طور
پر کسقدر فائدہ اس گروکل سے پہونچتا ہے
زمین اور دھن گروکلوں کی بھینٹ کیا کرتے تھے
لیکن انیسویں صدی کے خود غرض زمانے میں

ہم آج کل ایسے پروپکار کی سپرٹ کی امید
نہیں کر سکتے ۔ اس لیئے میں تجویز کرتا ہوں کہ
کم از کم بیس لڑکوں کے والدین کو تیار کیا جاوے
کہ وے عہ روپیہ ماہوار فی لڑکا بطور فیس کے
گروکل کے لیئے دینا سویکار کریں ۔ اس
طرح پر ۲۰ لڑکوں کے جمع ہونے پر عما روپیہ
ماہوار کی آمدنی ہو جاویگی جس میں سے ماعہ
روپیہ ماہوار تک پنڈت اور گریجویٹ کی
ماہواری تنخواہ علیحدہ کرکے الـعہ روپیہ بچا ہوا
بچیگا ۔ اس رقم کو اگر چھ سے تقسیم کریں
تو حاصل تقسیم ۳۰ ہوگا ۔ یعنی چھ روپیہ فی
برہمچاری کے حساب سے ۳۰ برہمچاری
تعلیم پا سکیں گے ۔ پس گروکل میں دس لڑکے
ایسے بھی داخل ہو سکینگے جنکے والدین کہ اگر
ایک حبہ بھی کوشش میں داخل کرنے کے لائق نہ ہوں
تو بھی مفت تعلیم پا سکیں ۔ لیکن ایسے کونسے
والدین ہیں ۔ جو کہ اپنے بچے کی تعلیم میں کچھ نہ کچھ
مدد نہ دیں ۔ پس اگر نادار دس لڑکوں کے
والدین اوسط لاعہ روپیہ ماہوار کی بھی مدد
کریں تو گروکل کا سرمایہ ہمیشہ کافی رہیگا
اگر غور سے سوچا جاوے ۔ تو اس قدر سے زیادہ
اکثر والدین اپنے بیٹے کو مڈل اور انٹرنس پاس
کرانے اور ہسٹری کی تاریخیں رٹانے میں
اسوقت خرچ کر رہے ہیں ۔ پھر میری رائے
میں عہ روپیہ ماہوار اپنے بچے کی اعلیٰ
دھارمک تعلیم کے لیئے خرچ کرنا کسی کھاتے
پیتے باپ کو ناگوار نہیں گذرنا چاہیئے ۔ لیکن
جُوں جُوں کہ اس دھارمک انسٹیٹیوشن
میں کامیابی کے آثار نظر آویں ۔ تیوں
تیوں پبلک چندے سے بھی بہت کچھ
مدد ملنے کی امید نظر آتی ہے ۔

اس میں شبہ نہیں کہ گروکل قائم کرتے
وقت پراچین رشیوں کی مدد سے ہمیں پورا
دستور العمل بنانا پڑیگا ۔ اور زمانہ حال کی
دقتوں کا لحاظ رکھ کر انہیں دور کرنے کے
لیئے نئی تدبیر سوچنے کی ضرورت ہوگی اور
میں نے اس بارے میں بہت کچھ جمع کرکے
نوٹ بھی طیار کیئے ہوئے ہیں ۔ لیکن جب تک
کہ یہ یقین نہ ہو جاوے ۔ کہ میرے بھائیوں
میں سے ۱۰ آریہ بہتر اس مرم کا ریمیں نیٹ
کرنے کے لیئے میرے ساتھ بھائی طیار ہیں
تب تک اس دستور العمل کے شائع کرنے سے
کچھ فائدہ نہ ہوگا ۔ دو تین میرے ہمیں جنہوں نے
اس کام کے لیئے میں نے پہلے سے ہی طیار کر
رکھا ہے ۔ جنہیں بیوہار کا تجربہ ہے وے
خوب جانتے ہیں ۔ کہ جس تحریک کا کہ کسی
شخص سے سیدھا تعلق ہونیوالا ہو ۔ وہ اس
تحریک پر بہ نسبت دوسروں کے زیادہ ذمہ داری
کے خیال سے وچار کر سکتا ہے ۔ اس لیئے جو بہت
پرش کہ اس تحریک کے ساتھ سیدھا تعلق پیدا
کرنے کے لیئے تیار ہوں ۔ گروکل کے مکمل
سکیم بنانے میں سب سے پہلے انکا حصہ ہونا چاہیئے
اسکے بعد وہ سکیم کل آریہ پبلک کے روبرو بحث
کے لیئے رکھی جانے پر نتیجہ بہت ہی نیک
برآمد ہوگا ۔ پس میری درخواست ہے کہ
جو جو آریہ سجن پرش اپنے پتروں کو ۲۵
برس کی عمر تک برہمچریہ آشرم میں رکھ کر
انہیں پراچین طریقے پر (جہاں تک کہ ابھی
اس ہین اوستھا میں ممکن ہے) تعلیم دلانا چاہتے
ہیں ۔ اور اس تعلیم پر عہ روپیہ ماہوار فی
برہمچاری خرچ برداشت کرنے کے علاوہ
انکا ۲ ۔ یا ۳ روپیوں کا اور خرچ بھی اٹھانا

گوارا کرنے کے لئے طیار ہیں۔ دوسرے ساتھ نہ صرف خط و کتابت ہی کریں بلکہ اگر ممکن ہو تو ملکر بات چیت کریں۔ تاکہ ہم سب ملکر مہرشی دیانند کے آرمبھ کئے ہوئے یگیہ میں ایک آہوتی اور ڈال سکیں۔ بعض اصحاب کا یہ خیال ہے کہ گرُوکل کے کھولنے سے پیشتر بھارت ورش کے تمام آریہ سماجوں اور کم از کم آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو شامل کر لینا چاہئیے۔ لیکن وہ بھائی اتنا نہیں سوچتے۔ کہ اگر اس بحث کو اتنی وسعت دیگئی تو اس کام کا آرمبھ کب ہو سکیگا۔ بھارت ورش کے لئے ہزاروں گرُوکلوں کی ضرورت ہے۔ لیکن چونکہ اسوقت تک اس سلسلہ تعلیم پر ہی لوگوں کا وشواس نہیں ہے۔ اس لئے تجربہ صرف ایک جگہ سے ہی شروع ہو سکتا ہے۔ اور وہ جگہ پنجاب سے بڑھکر اور کوئی جگہ مناسب وقت مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ یہ جگہ جہاں ایک طرف عمدہ رمنیہ ایکانت استھان مل سکتا ہے۔ وہاں پورشارتھی کام کرنیوالوں کا بھی گھاٹا نہیں ہے۔

پیارے ناظرین! میں نے آپکے روبرو ایک سکیم پیش کیا ہے۔ جو کہ صرف آزمائشی ہوگا۔ سوال یہ ہے۔ کہ آپ میں سے کتنے بہادر آریہ نکلیں گے۔ جو کہ اس تجربے میں اپنا دھن اور اپنے پیتر دنکی آئندہ بہبودی کو بھینٹ کرنے کے لئے طیار ہونگے۔ ممکن ہے کہ اس ادھرم کے زمانے میں مخالف طاقتوں کے مقابلے میں ہماری کوششیں پیس دیا جاویں ممکن ہے کہ اس کشمکش کے زمانے میں ہمارے پیتر پچیس برس تک سنسکرت ودیا حاصل کرکے

ہمارے خیالات کے مطابق زیادہ دھن کمانے کے لائق نہوں لیکن کیا تمہیں یقین نہیں ہے کہ زمانہ حال کی عیاشیوں پر لات مار کر گروکل میں پلے ہوئے تمہاری سنتان کم از کم سادہ زندگی بسر کر کے اعلیٰ خیالات کا مخزن بن جائیگی۔ آپ سمجھ لینگے کہ جب ہمیں پوری کامیابی کی امید نہیں ہے۔ تو ہم کیوں تجربہ کریں۔ آہ پیارے بھائیو! کلوروفارم کے گن دریافت کرنے کے لئے ایک دیسی ریاست لاکھوں روپیہ خرچ دیو سے۔ دریائے نیل کا شروت دریافت کرنے میں ہزاروں جانیں ضایع جائیں اور کروڑوں روپیہ برباد ہو۔ ذرا سوچو تو سہی! کیا کوئی بھی نیک تحریک بلا تن من اور دھن لگائے پورن ہو سکتی ہے سائنس کی معلومات آج کہاں ہوتیں اگر ہم سے بزدل آتما قدم قدم پر تنگ کے غلام بنے رہتے۔ جڑ وستوؤں کے گن دریافت کرنے کے لئے جانیں جائیں اور تم انہا پرُوں کو یاد کرکے فخر کرو۔ لیکن جبکہ چیتن جیو کے نشوونما کا سوال آتا ہے۔ تو تم ایسے کائر ہو! مادی زہر کے گن دریافت کرنے کے لئے فلاسفروں نے اپنی جانیں دیں۔ تاکہ آئندہ نسلوں کا بھلا ہو۔ کیا تم اس دماغی زہر کی اصلیت دریافت نہیں کرنا چاہتے۔ جو کہ اسوقت تمہاری سنتانوں کو روزبروز پرماتما اور اس کے گیان سے دور لیجا رہی ہے۔ اور اگر دریافت کرنا چاہتے ہو۔ تو تم اس زہر سے اپنے بھائیوں کو کب بچا سکوگے۔ جبتک کہ تم گرُوکل قائم کرکے انکو تبلا نہ دو۔ کیا ایشور

اور اسکے گیان پر وشواس کرنے والے گرہستی اس طرح پیدا ہوا کرتے ہیں۔ اگر اسوقت غفلت کی نیند سوتے رہے۔ تو پھر تم اپنی سنتان کو آریہ کیونکر بنا سکوگے جو اوُپنیشدوں رشیوں کی سنتان ادھکو۔ صرف باتوں سے گھر پورا نہیں ہو سکتا۔ بال برہمچاریہ دیانند کی سپرٹ تمہیں بیدار کر رہی ہے۔ ریت پر مکان مت بناؤ۔ جڑ کو مضبوط کرو۔ تاکہ آندھیوں کے زبردست سے زبردست جھونکے بھی آریہ سماج روپی مندر کو ہلانے کے لائق نہ ہوں۔

اوم شم

لوکل

گزشتہ ایتوار کو سماج مندر میں لالہ دیوراج جی نے اوپاسنا کرائی۔ اور پنڈت پنچانن نے منوہر و موثر اوپدیش کیا جسمیں مہربانی سے الی منوہر شبدوں میں بتلایا۔ کہ پاپ کی طرف انسان کے کھینچ جانے کے دو رستہ ہیں اور ایسا ہی ایشور کی طرف جانے کے بھی دو مارگ ہیں۔ اوپدیش ایسا منوہر تھا۔ کہ سامعین عش عش کرتے تھے۔ اور واہ واہ کا کلمہ نکلتا تھا۔ سامعین کی تعداد اس ہفتہ بہت معقول تھی۔ بت پنچانت لالہ منشی رام جی پردھان آریہ سماج جالندھر نے دھرم پریکشا پر عمدہ و موثر لیکچر دیا۔ اور منوجی مہاراج کے شلوک۔ شرتی سمرتی۔ سداچار... پر تشریح توضیح کے ساتھ دیا۔ کیا کی ست پنچایات معمولی کارروائی کے بعد جلسہ ختم ہوا

اتوار کے دن صبح کے وقت لالہ بیلی رام جی کے
لڑکے کا منڈن سنسکار تھا۔ سنسکار ودھی سے
انوسار ہوا۔ اور حسب ذیل دان کئے گئے۔
ویدپرچار فنڈ ۲ کنیا مہا ودیالہ ۱ یتیم خانہ
فیروزپور۔ پنڈت لیکھرام جی نے گزشتہ سنیچر
کو شام کیوقت الہام پر جالندھر آریہ سماج
میں لکچر دیا۔ تعداد حاضرین دو سو کے قریب
تھی۔ بروز اتوار صبح کو چھاؤنی سماج میں مہاشہ
بہرانند نے ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی جسمیں
ودیا یہ ہائی سکول کے بیس بورڈر بھی شامل ہوئے
اتوار شام کے وقت پنڈت لیکھرام جی نے
ایک بازاری مرتد سے شاستر ارتھ کیا۔ مگر مرتد صاحب
صاحب دو چار سوالوں کا جواب سننے کے بعد
ہی قائل ہو کر مفرور ہو گئے۔ ودیا یہ ہائی سکول
میں چھ سو کے قریب تعداد طلباء پہنچ گئی ہے
اور اتنی سے زیادہ بورڈر ہیں۔ جالندھر میں
آج کل گرمی بڑی شدت سے پڑ رہی ہے۔ اگرچہ
تھوڑی سی بارش بھی ہو چکی ہے۔ اور آندھی
بھی وقتاً فوقتاً چلتی رہتی ہے۔ مگر شدت گرمی سے
لوگ بہت دق آ گئے ہیں۔ بخار کی عام شکایت
شہر میں سنی جاتی ہے۔

بڑے افسوس سے یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ پنڈت
گنگا رام جی اسسٹنٹ اپیل بہاولپور جو آج کل
جالندھر میں بہ رخصت ہیں۔ انکا داماد پنڈت
دینا ناتھ پچیس برس کی عمر میں اس جہان فانی
سے گزر گیا۔ مگر موت ظالم کسی کو نہیں چھوڑتی۔
بیچارہ نوجوان اپنے والدین کا ایک ہی چراغ
تھا۔ ذات الجنب۔ اور مرض سرسام کا شکار
ہوا۔ واقعی ہمارے پنڈت جی کو جو کہ آریہ دھرم
کے بڑے سہایک اعلیٰ درجہ کے ویش ہتکاری
و پراوپکاری ہیں۔ الیشور شانتی نصیب کرے

میں پنڈت جی کے ساتھ تہ دل سے ہمدردی
ظاہر کرتا ہوں۔ اور ایشور سے پرارتھنا
کرتا ہوں۔ کہ میرے مہربان پنڈت جی
دنیاوی کلیشوں اور مصیبتوں کو صبر کیساتھ
برداشت کر کے دھرم دست کے مارگ
میں قدم آگے بڑھاتے چلیں گے۔ سوکل

نوٹس

چونکہ ودیا یہ ہائی سکول بورڈنگ ہاؤس
میں تعداد طلباء اتنی سے بڑھ گئی ہے
اور کوئی ایسا وسیع وکشادہ مکان نہیں ملا
جہانکہ طلباء کو آرام رہائش مل سکے۔ لہذا
باہر کے سجنوں و مہاشیوں کیخدمت میں
التماس ہے۔ کہ جبتک کسی عمدہ مکان کا
انتظام نہ ہو جاوے۔ بورڈنگ میں نئے
آنے والے طلباء کے انتظام حسنہ نہ ہونے
کی شکایت مینیجنگ کمیٹی پر عائد نہ ہوگی
جب معقول انتظام مکان ہوگا۔ اطلاع
دیجاویگی۔

جگناداس سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ
ہاؤس ودیا یہ ہائی سکول جالندھر شہر

نوٹس نہایت ضروری

باوجود صاف الفاظ میں مشتہر
کرنیکے کہ ویدک آشرم جالندھر
میں اب زیادہ کسی مدد یا تہی

کرنے کی گنجائش نہیں آریہ
سماجوں کے منتری بدستور
بلا دریافت ہر کس وناکس کو میرے
پاس بھیجے جاتے ہیں جسکی
وجہ سے کیسے ضروری نہ بیہ
باری مجھے اوٹھانی پڑتی
ہے۔ اس لئے دوبارہ اطلاع
دیتا ہوں۔ اخیر نومبر سنہ ۱۸۹۶ء
تک کوئی صاحب بھی کسی
ودیارتھی وغیرہ کو بلا مجھ سے
پیشتر خط وکتابت کئے ہرگز
ہرگز جالندھر نہ بھیجیں مجھ پر
بڑی کرپا ہوگی

المشتہر

منشی رام ادھشٹاتا ویدک پاٹھشالہ
ویدک آشرم جالندھر شہر۔ ۱۰

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

مقام وہار شیو

کوئی دہرم ہو دو ہی طریقوں سے اسکا پرچار ہو سکتا ہے - یہی نیم آریہ دہرم کے ساتھ بھی تعلق ہے - کیونکہ دہرم کا گیان گرہن کرنے کے لیئے دو ہی اندریہ ہیں - ایک چکشو دوسرا شروتر - چکشو سے پڑہنے کا - شروتر سے سننے کا - ہر ایک آدمی بذات خود دہرم گرنتھ پڑھکر گیان سنپادن کرے تو اتنی ودیا حاصل کرنے میں پیسہ وقت اور محنت بہت زیادہ درکار ہو - ہر خاص و عام کو وہ سُلبھہ سادہن نہیں ہے - ہمارے پیارے رشی منیوں نے اپنے کال میں ہر ایک آدمی کے لیئے سرلتیٹ ودیا مفت ملنے کی تجویز رکھی تھی - یعنی ودیا بلا فیس کے پڑہائی جاتی تھی - اس سبب سے کہ اُسوقت بہت ودوان تھے - کتب بھوجن وستر دوا وغیرہ بلا قیمت بہم پہنچا دیئے جاتے تھے - تاہم اس کال میں بھی اوپدیش ہی کو سرلتیٹ پدوی ملی تھی - اس انیسویں صدی کے پیسے کے زمانہ میں غربا کو سرلتیٹ ودیا حاصل ہونا درگم ہے - ایسے وقت میں تو دہرم پرچار کے لیئے اول نمبر اوپدیش کا ہی ٹھہریگا - ایک گرنتھ سے جتنے وقت میں ایک انسان کو جو فائدہ پہنچتا ہے اتنے ہی وقت میں ہزاروں کو اتنا فائدہ ایک اوپدیش سے ہوتا ہے - اسی صورت میں سدہ ہوتا ہے کہ دہرم پرچار کے کام میں اوپدیش سے ہی زیادہ لابھ پہنچتا ہے - آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے اس اصول کو مدنظر رکھکر اوپدیشک تیار کرنے کا کلاس بنام ویدک آشرم جالندہر میں ستھاپن کیا ہے - ایسی نرالی آشرم ودیا بھی بھارت کے لیئے سنسکرت اور ہراک مقامی بھاشا میں تعلیم دینے والے اور دوسرے ممالک کے لیئے سنسکرت کے ساتھ دوسری زبانوں میں اعلیٰ تعلیم دینے والے ستھاپن ہوکر انمیں تیار ہوئے ہوئے اوپدیشک اور اوپدیشک گرام گرام میں جب تک اوپدیش کرنے کو نہیں پہنچینگے تبتک ہمارے دور دراز کے رہنے والے بھائیوں کو سوامی جی کرت ستیارتھ پرکاش وغیرہ عمدہ پستکوں کے دوارا ہی دہرم گرہن کرنا پڑتا ہے - مگر افسوس کہ ان میں ایسے پارسی بھاشا کے شبد ایسے ہیں - کہ سرو سادہارن کی سمجھ میں نہیں آسکتے - اس لیئے دہرم کا مرم گیان نہیں ہوتا - اور آگے پڑہنے میں رُچی اُتپن نہیں ہوتی - چنانچہ میں اپنی لڑکی شردہا دیوی کو ستیارتھ پرکاش پڑہاتا رہتا ہوں - چھہ سمولاس تو ہو گئے ہیں - ساتواں جاری ہے انمیں چند ایسے لغات آئے ہیں - کہ میں خود اچھی طرح سے نہیں سمجھا - انمیں ہی وہ جگیاسو لڑکی جو کچھ پرشن کرتی ہے اسکا کامل جواب دینا بڑا ہی مشکل ہو رہا ہے جبتک ایسے پستکوں کو آسان نہ کیا جاوے تبتک آریہ دہرم پرچار جیسا کہ چاہیئے نہیں ہوسکتا ہے - اس لیئے میری بنتی ہے کہ ستیارتھ پرکاش وغیرہ سوامی جی کرت پستکوں کے پارسی بھاشا کے شبد اور انکے ارتھ کی علیحدہ ایک کتاب چھپوا دیویں - یا اُس کتاب کے ساتھ ایسا ضمیمہ جوڑ دیویں - سرنکیشٹ گرڈہ کے پنڈت تلسی رام سوامی جی نے ایک نوٹس بھی دیا تھا معلوم نہیں کہ وہ لسٹ طبع ہوا یا نہیں - اگر آپ اپنے زوردار قلم سے اسکا پہل کریں تو میں امید کرتا ہوں کہ پروپکارنی سبھا اجمیر کے پورنیہ بھی سبھا سد ضرور ادہر دہیان دینگے - ادم شرم

راقم

منشی لواس اکونٹنٹ ادل تعلقدار آفیس ضلع وہار شیو علاقہ نظام سرکار -

نیوگ

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور گرہستہ ودھوا استری سے ایک برس سماگم نہ کرنے کے سمیں جب پُرش دیرگھہ روگی ہو اور استری گرہستہ استھر روگنی ہو - تو بھی حالت میں جب ایک بیمار ہو اور دوسرا تندرست ہو اگر ننداست نہ رہا جاوے - تو کسی سے نیوگ کرکے اسکے لیئے پتر اُتپتی کرے - پرنتو ویشیا گمن اور ویبھچار کبھی نہ کریں - اب امید ہے آپکو ارتھ اچھی طرح سمجھ میں آ گئے ہونگے - اب زیادہ حاشیہ چڑہانے کی ضرورت نہیں - چونکہ یہ مضمون بہت گوڑہ ہے - اس لیئے لالہ منشی رام وپنڈت آریہ منی جی جیسے لائق آدمی کی طرف سے ضرور اسکی الیسی بات کا جواب ایک رسالہ بنا کر دینا چاہیئے - ورنہ لوگ دوسرے مذہبوں کے بہکانے سے بہت کچھ اس مضمون کو دیکھکر گھبرا جاوینگے - اور اس معاملہ میں جتنی جلدی ہو اتنا ہی اچھا ہوگا - امید ہے پبلک کی آگاہی کے واسطے یہ چند سطور درج اخبار فرماوینگے - اسی طرح آیندہ اور لوگوں کو بھی اس

جالندھر میں قومی شہسواروں کی کرتوت

... قوم کی پکار کا نعرہ مارنے والوں نے جالندھر میں ایک نیا سکول قایم کیا ہے۔ جالندھر کی ... کے سامنے اپنی اصلیت کا نمونہ دکھلا دیا ہے۔ دروغ گوئی اور بدزبانیاں بیان کرنا تو اُنکے بائیں ہاتھ کا کام ہوگیا ہے۔ اپنے مطلب کی سیدھی کرنیکے لیئے ایسی چالبازی ہوگی۔ جسمیں اُنہوں نے اپنے ... شہسوار بنکر نہ دکھلایا ہو۔ قومی شہسوار نے جالندھر کے ہر ایک قصبہ و گاؤں میں اپنے آدمی بھیجکر دوابہ ہائی سکول کے متعلق غلط خبریں پھیلانی شروع کی ہوئی ہیں۔ اور جہاں قدم شریف رکھا ہے۔ برابر غلط بیانی ... یکجا اُنکا کام ہوگیا ہے۔ ... مہاتما دیال کے دشمن اور دیانند کالج کے ... خوفناک چٹان کا مضمون لکھنے والے بھی ... مدد کے لیئے آپہونچے اور جہاں تک ہوسکا ہے۔ ہوشیارپور و بجواڑہ سے قومی سکول کی امداد کے لیئے اُنہوں نے اپیلیں کی ہیں۔ مگر ایشور سچوں کا مددگار ہے۔ دوابہ ہائی سکول میں قریباً ڈھائی سو طالبعلم ہیں جنمیں سے ... طالبعلم خاص ہوشیارپور سے گویا ... طالبعلم قومی پہلوانوں کے دار الخلافہ سے تعلیم پا رہے ہیں۔ کیا دوابہ ہائی سکول کے لیئے یہ ایک بھاری کامیابی اور ہمدردی کا نشان نہیں ہے۔ جو دوابہ ہائی سکول کے ایک فرضی ... کارروائی کے متعلق اِن قومی پہلوانوں نے اپنے اخبار میں دروغ گوئی سے کام لیا ہے اسکا جواب دو لفظوں میں کافی ہے۔ کہ وہ لڑکا اینگلو سنسکرت سکول کا طالبعلم تھا۔ نہ کہ دوابہ ہائی سکول کا۔ جو صاحبان کہ اس کارروائی کے متعلق دیکھنا چاہیں۔ وہ ہمارے سکول و بورڈنگ کے رجسٹر دیکھکر معلوم کر سکتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اینگلو سنسکرت کا رجسٹر داخلہ خارجہ دیکھکر نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد کی مثال انپر کیسی مصداق آتی ہے۔

ہم قومی کالج کے غلام سے جنہوں نے منیجر میں دوابہ ہائی سکول کے متعلق کئی دفعہ سفید جھوٹوں سے کام لیا ہے التماس کرتے ہیں کہ جس کارروائی کے متعلق دوابہ ہائی سکول کے کارکنوں پر الزام لگاتے ہیں۔ نقل لے کر اپنے اخبار میں طبع کرا دیں۔ پھر کلچرڈ بھائیوں کی اخلاقی حالت و اصلیت کا خاکہ کھینچنا ہمارا فرض ہوگا۔ جو جھوٹھی خبریں کہ دوابہ کالج کے متعلق نکالی ہیں۔ اُنکا رد کرنا ہمارا فرض نہیں ہے۔ بلکہ مسٹر لیکھی ہولڈر صاحب نے خود آریہ پتر کا میں اسکا جواب ارسال کر کے دندان شکن جواب دیدیے ہیں۔ دوابہ ہائی سکول میں آجکل چھ سو سے اوپر طالب علم درج رجسٹر ہو چکے ہیں اور ... بورڈر ہیں بورڈنگ ہاؤس کے لیئے ابھی تک کوئی ایسا مکان نہیں ملا۔ جہاں کہ سب طلبا ... اگر منیجنگ کمیٹی بورڈنگ کے لیئے مکان تیار کرنے کا انتظام کرے تو بہت اچھا ہوگا۔

(جمنا داس)

گروکل

مہاشئی پریم پیارا کی جی - بستی ... سے

گروکل کے متعلق مضامین جو آریہ پتر کا ... پرچارک میں درج ہوتے رہے ہیں۔ بڑی دلچسپی سے دیکھتا رہا ہوں۔ اور جس زینت و خوش اسلوبی کے ساتھ۔ یہہ مضامین ... مفصل چھپے ہیں۔ نظر تعمق سے پڑھتا رہا ہوں۔ مجھے اب ضرورت نہیں ہے۔ کہ اپنے خیالات کو تو ... کو بھی اپکے اخبار کے میدان میں جولانی دوں جبکہ مجھ سے پہلے چند لایق فایق اصحاب نے اپنی براہین قاطع و دلایل ساطع سے اس مضمون کو کافی وضاحت و فصاحت سے ادا کر دیا ہے اور اسکی ضرورت کو آریہ سماج کی ترقی کا ذریعہ بنایا ہے۔ مجھے بھی اِن مضامین کے مطالعہ کرنے سے بخوبی واضح ہوگیا ہے۔ کہ آریہ سماج کبھی اتی اور اشاعت کے معراج تک نہیں پہونچ سکتا جبتک کہ گروکل کا زینہ اسکے پاؤں رکھنے کے لیئے طیار نہ کیا جاوے۔ اِسمیں کوئی شک نہیں کہ تجویز ہذا کو عملی لباس پہناتے وقت بڑی مشکلیں ہمارے پیش آوینگی۔ لیکن جس کام کی تہ میں راستی - صداقت شعاری اور نیک نیتی ہوا کرتی ہے - وہ سب رکاوٹیں جس جن بہر ... ہو جاتی ہیں اور کامیابی ہاتھ باندہ کر سامنے آ کھڑی ہوتی ہے - اب سوال یہ ہے۔ کہ اِس بھاری و اہم کام کو اوٹھانے کا بیڑا کون اوٹھاوے - میرا خیال ہے - کہ یہہ کام کسی ایک آریہ سماج کا نہیں ہے آریہ سماجیں تو اپنے کام میں اسقدر مبتلی ہوئی ہیں - کہ انکو سر اوٹھانے یا کھجلانے تک فرصت نہیں اگر بالفرض کوئی آریہ سماج اس کام کو نبھانے کی ذمہداری بھی سر پر اوٹھا دے - تو بڑی مشکل یہہ ہوگی - کہ کوئی آریہ سماج اسقدر خرچ و انتظام کا کام نہیں کر سکیگی - اور بجائے کامیابی

کے ہمیں اُلٹی ٹھوکر کھانی نہ پڑے۔ تو کیا یہہ
کام پرتی ندہی سبھا کا ہے۔ میرے خیال میں
اگر شرمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب یہ کام
اپنے سر پر لے۔ تو بہت سی دقتیں رفع ہو جاویں
اور ممکن ہے۔ کہ آریہ سماجوں کے اچھے اچھے
کارکُن جوان اس کام میں کافی سہایتا کریں۔
کہ کسی ایک سماج پر بوجھ نہ پڑے۔ لیکن پھر
اعتراض یہہ رہے گا۔ کہ صوبہ پنجاب کی پرتی
ندہی سبھا کا یہہ کام لوکل سمجھا جاویگا۔ اور دیگر
صوبہ جات کی پرتی ندہی سبھائیں کافی امداد
نہیں دینگی۔ اس لئے میری ذاتی رائے
ہیں گروکل قایم کرنے کے لئے ضروری امر یہ ہے
کہ پہلے سرو دیشک پرتی ندہی سبھا قایم کی
جاوے۔ جسمیں کہ پنجاب کے مختلف صوبجات
کی پرتی ندہی سبھائیں شامل ہو کر اپنے اپنے
لایق ممبران و کارکنان کو بھیجکر ایک سروبھومی
سبھا قایم کریں۔ اور گروکل کا قایم کرنا اس
سبھا کا کام ہو۔ اگرچہ سوامی جی کی وصیت انوسار
ویدوں کا پرچار دوسرے لفظوں میں آریہ سماج
کی اشاعت کے وسایل سوچنا شرمتی پروپکارنی
سبھا کا کام تھا۔ مگر چونکہ وہ سبھا بباعث سستی
یا کسی اور خاص وجہ کے ایسے کاموں میں دلچسپی
نہیں لیتی تھی۔ اس لئے سروبھومی پرتی ندہی سبھا
قایم کرنا آریہ سماج کی ہستی اور مضبوطی کے
لئے ایک اعلےٰ ضروریات میں سے ہے۔ امید ہے
کہ شرمتی پرتی ندہی سبھا کے پردھان مہاشہ
جی اس مضمون کی تحریک سے پہلے اس وشیہ
پر کافی طور سے سوچیں گے۔ اور نتیجہ پر پہنچنے
سے پہلے چند ہر ایک مِتروں سے صلاح
و مشورہ کر کے قدم آگے رکھیں گے۔ نیازمند
جمنا داس بی اے ہیڈ ماسٹر دیانند ہائی سکول جالندھر شہر

آریہ سماجک خبریں

—— رُڑکی میں پورانکوں کے پنڈت
گوبند رام مرادآبادی تشریف لائے۔ پہلے
دن تو مہرشی دیانند کی تعریف کرتے ہوئے
ویدوں کو ایشور وکت ثابت کیا۔ اور دیگر
مذاہب کی غلطیاں دیانند کی ہی دلیلوں سے
بتلائیں۔ لیکن دوسرے دن دیانند کو گالیاں
شروع کر دیں۔ کیونکہ دیانند کی تعریف
سے انہیں اپنا کام بنتا دکھلائی نہ دیا۔ مورتی
پوجا کو بیچ دلیلوں سے سدھ کیا۔ آریہ سماج
کی طرف سے شاستر ارتھ کے لئے خط بھیجے
گئے۔ جنسے انکار ہوا۔ آخرکار خط رجسٹری
شدہ بھیجا گیا۔ لیکن پنڈت صاحب واپس
مرادآباد تشریف لیگئے۔ ماسٹر پنڈت آتما رام
جی پرچارک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب
تشریف لائے۔ اور اسی جگہہ میدان میں دو
لکچر دیئے جنمیں ویدوں کی فضیلت اور
ویدک دھرم کی عظمت کو ثابت کیا۔ ایک
ودیارتھی نے ایک شلوک پیش کیا۔ جسکا
ترجمہ کرنے پر وہ چپ ہو گیا۔ پھر پورانک
سبھا والے شور مچاتے چلے گئے۔ جو نئی بات
نہیں ہے۔

—— بہوانی میں لالہ محبّ لال اپنی دکان پر
رات کے وقت ستیارتھ پرکاش کی کتھا کرتے
ہیں۔ اور دیہات میں بھی اپدیش کے لئے
جاتے ہیں۔ سماج مندر کے لئے جگہہ خریدی
گئی ہے۔

—— چھاونی نیمچ آریہ سماج سے آئی
ہوئی خبروں سے معلوم ہوا کہ [illegible]
کے اُتسو پر [illegible] آریہ پرتی
ندہی سبھا کی طرف سے پنڈت ترتھا رام
لالہ ذریہ چند جی ۲۳ مئی کو پدھارے تھے
سادھو الشیورانند کو مجبور کر شاستر ارتھ کرنا
پڑا۔ وشیہ بدھ ہوا اوتار تھا۔ پنڈت ترتھا رام
جی نے بال بدھ ہوا کا اوتار اور نیوگ شاستر
پرمانوں سے ثابت کر دیا۔ اور سادھو جی نے
خود بخود شاستر ارتھ بند کیا۔ پھر [illegible]
تھا لالہ ذریہ چند جی کے بڑے پرزور لیکچر
ہیں اثر سے زبردست رہا کہیاں ہوئے [illegible]
عمدہ اثر پڑا۔ لالہ ذریہ چند جی کا لیکچر نیوگ
بڑا زبردست تھا جسمیں انہوں نے ثابت
کیا کہ آریہ قوم کی بھی خواہ آریہ سماج کی
دو نئے ممبر بنے۔

—— لاہور آریہ سماج میں آجکل جنم کے
مسلمان اور عیسائیوں کو شامل کرنے کے
پر سبھاسدوں میں عموماً بحث ہو رہی ہے۔ کیا
اچھا ہو۔ کہ بجائے لفظی یا تحریری بحث کے
عملی کارروائی کی کوشش کیجائے۔

—— لالہ لابہ چند کی نسبت جو شکایت
کہ لالہ مہیش داس نے پرچارک میں چھپوائی
تھی۔ اسپر لالہ لابہ چند نے ایک رجسٹری
نوٹس لالہ مہیش داس کو دیا۔ کہ یا تحریری
معافی مانگیں۔ یا آپکے ساتھ قانونی سلوک
کیا جاویگا۔ یہ خط لالہ لابہ چند کا
پرچارک کے دفتر میں پہونچا ہی تھا۔
لالہ مہیش داس کا خط بھی آن پہونچا جسمیں
انہوں نے معافی مانگی ہے صاف [illegible]
کیا ہے۔ اور اپنے پہلے بیان [illegible]
اب اسکو [illegible] ایسے اور کوئی صورت [illegible]

کی نہیں۔ کرایا تو لالہ لابھ چند اپنی شکایت
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں پیش کریں
تاکہ اصلیت معلوم ہو جاوے۔ اور یا عدالت
میں چارہ جوئی کریں۔ لیکن آخر الذکر کی
نسبت پہلا عمل بہتر معلوم ہوتا ہے۔

—— لالہ ناگپچند منتری آریہ سماج ریواڑی
لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ کا مشتعل پڑا ہوا یہ آریہ سماج
بھی جاگ اوٹھا ہے۔ دو تین ہفتوں سے متواتر
سپتاہک کاروائی بڑی عمدہ ہوتی ہے۔ اور
آریہ سماج کے ممبروں میں خاص پریم و دھرم
کے لئے بڑھتا جاتا ہے۔

—— رانچی سماج کا معمولی ہفتہ وار جلسہ
۷۔ جون کو ہوا جس میں بھجن پرارتھنا وغیرہ کے
بعد بابو بالکرشن سہائے جی پردھان نے جیو
برہم سمبندھ پر ویاکھیان دیا۔

—— باگڑیاں آریہ سماج کے منتری لالہ
رلا مل باہر بھی اپدیش کے لئے جاتے ہیں
چنانچہ امرگڈھ میں آپ نے ویدک دھرم کا پرچار
کیا۔ پنڈت رام رتن جی نے بھی بڑے زور
وشور سے باگڑیاں میں پرچار کیا۔ ویدک دھرم
اور مورتی پوجن وشے پر لیکچر دیئے۔ جنہیں
۱۵۰ سے ۳۰۰ تک حاضری ہوتی ہی
ارجن سنگھ رئیس قصبہ نے مخالفت بھی کی
تاہم اثر اچھا رہا۔ پنڈت جی نے وہاں سے
امرگڈھ جا کر بھی ۲۰۰ کی حاضری میں پرچار کیا

—— سلہ لنڈی۔ ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء کی سپتاہک
جلسہ میں ہون آدی کے بعد لالہ گوری شنکر
جی نے اپاسنا کرائی۔ اور پنڈت دھنی رام
جی نے منڈک اپنشد میں سے کتھا کی۔ بعد
انتخاب پنڈت سیتا رام جی شاستری کا ویاکھیان
شانتی پر ہوا۔ پھر بھی لالہ رام سکھ لودھانہ
کو (جو دو چار دن تک عیسائیوں کے نرغہ
میں پھنس کر عیسائی ہو گیا تھا) شدھ کیا گیا۔
تعداد حاضرین اکہتر سے اوپر تھی۔ ۱۰ مئی کے
سپتاہک جلسہ میں ہون آدی کے بعد پنڈت
دھنی رام جی نے اپاسنا اور پنڈت سیتا رام
جی شاستری نے ویدانت درشن میں سے کتھا
کرائی۔ ازاں بعد لالہ کانشی رام جی چوپڑہ نے
سمرن یعنے اپدیش دیا۔
۱۷۔ تاریخ کے سپتاہک جلسہ میں بھی پچھلے
ہفتہ کی طرح سب کاروائی ہوئی۔ اور لالہ
گوری شنکر جی نے اپدیش دیا۔ تاریخ ۲۴
و ۳۱ مئی کے سپتاہک جلسوں میں ہون آدی کے
بعد اپاسنا پنڈت بھگت رام جی نے کرائی
اور کتھا ویدانت درشن میں سے پنڈت سیتا رام
جی شاستری نے کی۔ ایک ویاکھیان لالہ جگن ناتھ
جی کا مورتی پوجن وشے پر ہوا۔ تاریخ ۷ جون
۱۹۰۸ء کو ہون آدی کے بعد پنڈت سیتا رام
جی نے اول اپاسنا کرائی۔ اور پھر ویدانت
درشن میں سے کتھا کی۔ کتھا کے بعد لالہ گوری شنکر
جی نے اپدیش دیا۔
دھرم چرچا کلب ہر سپت وار کو ہوتا ہے
پہلے دو جلسوں میں مورتی پوجن پر بحث ہوتی
رہی۔ دھرم سبھا کے ایک ممبر نے سلسلہ بحث
چھیڑنا چاہا۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اپنی
کمزوری کے ڈر سے میدان بحث سے گریز
[illegible] کرلی۔
محلہ بھرچیاں المعروف محلہ لالہ امبا داس
ڈکیل میں لالہ لچھمنداس ممبر آریہ سماج راولپنڈی
و دیگر پورشارتھی بھائیوں کے ترود سے
ایک بڑا ہون جس میں ۴۰ پچاس روپیہ کی
سامگری ڈالی گئی تھی۔ کیا گیا۔ راولپنڈی
سماج نے دری وغیرہ کی امداد دی اور بھجن
منڈلی کے ممبر معہ پنڈت کے ہاتھ پر پہنچ
آنا وگراہی شہر میں لالہ کیول رام جی کے
پورشارتھ سے اور لالہ جہانگی رام جی کے
پورشارتھ سے برابر ہفتہ وار ہوا کرتی ہے
آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے افسوس
کہ اب مدت سے کوئی اپدیشک اس سماج میں
نہیں آیا۔ منڈل والے اپدیشک صاحب
ایک دو دفعہ آئے۔ مگر وہ لیتا دریاست آباد
کی طرف ہی بھرمن کرتے ہے۔ اس شہر کے
لئے کسی یوگیہ اور فصیح اپدیشک کو بھیجنا نہایت
مناسب ہے۔

تازہ خبریں اور رائیں

—— ایک نامہ نگار خبر دیتے ہیں۔ کہ پرنسس
مہاسنگھ آہلو والیہ کو کرسی لفٹنی کی
عزت بخشی گئی۔ روپیہ گورنمنٹ سے کون سی
عزت نہیں خریدی جا سکتی۔

—— مسٹر گلیڈسٹن سابق وزیر اعظم انگلستان
کا گلا جوانی میں اچھا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ
اس وقت انہیں گانے کا بھی شوق تھا۔

—— لیموں پانی نہیں لا کرتا ڈاکٹروں
کی رائے میں مفید صحت اور مفرح سمجھا جاتا
ہے لیموں درحقیقت بڑا مفید پھل ہے
سر میں کتنی ہی گرد کیوں نہ پڑی ہو لیموں
اور چینی کے ساتھ دھونے سے سر صاف
ہو جاتا ہے۔ اور بال ملائم ہو جاتے ہیں
بدن کو بھی پھول کا عرق نرم کرتا ہے۔ برسات
کے موسم میں کاغذی لیموں کا کچا شربت بڑا

ہی مفید اور خوش ذائقہ ثابت ہوا ہے جنہوں
پر سے سیل دھونے کے لیئے یہ پھل اکسیر ہے
ہمارے دیش کے لیئے یہ پھل بہی غنیمت ہے۔

——مس گوردیال سنگھ ایک عیسائی لیڈی ہیں۔ جنہوں نے حال میں ہی ولایت کا اعلیٰ امتحان ڈاکٹری پاس کیا ہے۔ انکے پتا ممالک مغربی و شمالی کے رجپوت تھے۔ اس وقت عورتوں کے امراض کی نسبت مس صاحبہ نے اعلیٰ لیاقت ڈاکٹری حاصل کی ہوئی ہے۔

——مغربی دون میں ایک کامدن نام کی بیم صاحبہ نے ایک زمین دوز شہر کی گمشدہ کا پتہ لگایا ہے جسکی فصیل دروازے وغیرہ خستہ حالت میں اب اپنے پرانے جوبن کا پتہ دے رہے ہیں۔ اپنے ملک کے تعلیم یافتہ لوگ شکائیت کرتے ہیں کہ انکے لیئے کوئی کام نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم اپنے لیئے کام نکالنا نہیں جانتے۔ کیا یہ شرم کی بات نہیں ہے کہ دوسرے دیش کی عورتیں ہمارے ملک کی اتہاس کی تفتیش کریں۔ اور ہم بیٹھے منہ کھولے حیرت سے دیکھتے رہیں۔

——اخبار ہفتہ وار لاہور میں بعض اوقات بڑے مفید اور دلچسپ مضامین دیکھنے میں آتے ہیں۔ لیکن یہ سب انگریزی کتابوں کا ترجمہ ہوتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر یہ معاصر موصوف واقعات کی بنا پر اپنے ملک کے سچے اور تسلی دینے والے حالات درج اخبار کیا کرے۔

——عیسائیوں کے صرف ایک پروٹسٹنٹ فرقے نے عیسائی ملکوں سے باہر گزشتہ ایک صدی میں ایک ارب چالیس کروڑ روپیہ عیسائی مت کی اشاعت میں صرف کیا اور اب اوسط دو کروڑ روپیہ سالانہ خرچ کرتے ہیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

لالہ متھرا داس جی نے ۱۶ سے ۱۸ مارچ تک کلانور میں تین دیاکھیان دیئے ۱۹۔ ۲۰ کو ڈیرہ نانک میں اوپدیش و لیکچر دیا ۲۱-۲۲ کو کلانور میں دو لیکچر دیئے۔ ۲۳ سے ۲۵ تک دھاگو وال میں تین لیکچر دیئے۔ ۲۶ سے ۲۸ تک دینا نگر میں ہر روز ایک لیکچر ہوا۔ ۲۹ کو دھاریوال میں ایک اوپدیش دیا۔ ۳۰ کو [illegible] میں اور ۳۱ کو دھاگو وال میں ایک ایک لیکچر دیا۔ یکم اپریل کو دالم ننگل (گورداسپور) میں ایک لیکچر دیا۔ ۲ کو دھاگو وال میں شیخوپورہ ہوئے۔ اور ۳ کو لیکچر دیا۔ ۵ کو جنڈیالہ (امرتسر) میں ایک دیاکھیان دیا۔ ۶ سے ۸ تک جلال آباد میں لیکچر دیا۔ ۱۱ کو گوئندوال کے میلہ پر پرچار کیا۔ ۱۲ کو جلال آباد میں دو دیاکھیان دیئے۔ ۱۴-۱۵ کو ترن تارن میں دہرم اوپدیش کیا۔ ۱۶ کو مانو چاہل (امرتسر) میں پرچار ہوئے۔ ۱۷ اور ۱۸ کو جنڈیالہ (امرتسر) میں دو دیاکھیان دیئے۔ ۱۹ اپریل سے ۲ مئی تک [illegible] (امرتسر) میں قیام کرکے ہر روز کتھا کی اور دیاکھیان دیا۔ لالہ جی کے دہرم اوپدیشوں سے اس گاؤں میں بڑی دہوم دہام سے نیا سماج قایم ہوا۔ ۴-۵ مئی کو [illegible] کوٹ (گورداسپور) میں تین دیاکھیان دیئے۔ ۶ سے ۱۰ مئی تک [illegible] ضلع گورداسپور میں ہر روز ایک دیاکھیان دیا ۱۰ مئی کو چھیل (گورداسپور) میں دو لیکچر دیئے۔ ۱۳ و ۱۴ کو [illegible] (گورداسپور) میں دو دیاکھیان دیئے۔ ۱۵ مئی کو [illegible] (گورداسپور) میں ایک لیکچر دیا۔

ڈاکٹر برمن صاحب کا عرق

دافع تاپ تلی اور ہر قسم کی بیماری بخار کو مفید ہے خواہ کتنی ہی پرانی ہو۔ چار پانچ روز کے استعمال سے کم ہونی شروع ہوتی ہے۔ اور تھوڑے روز برابر استعمال رکھنے سے بالکل جاتی رہتی ہے۔ اور باری کے بخار کو خواہ کسی قسم کا ہو۔ اول ہی روز کے استعمال سے نہیں آنے دیتا ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۱۲ خوراک عہ چھوٹی شیشی آٹھ خوراک آٹھ آنے۔ (نوٹ) تاپ تلی کے لئے بڑی شیشیاں منگوانی چاہئیں۔

دمہ یعنی سانس کی دوا

خواہ کتنی ہی تندرستی اور تھا ہو۔ وہ ایک خوراک سے دبا دیتا ہے اگر زیادہ پورا ہو تو تھوڑے روز برابر استعمال کرنے سے جڑ سے جاتا ہے۔ اور غیر مفید کو برابر استعمال کرنے سے بہت فائدہ بخشتا ہے۔ فی شیشی عہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

المشتہر ڈاکٹر برمن دہلی

اشتہار

گولیاں لوہ بیر جو سنہ ۱۰ میں ایک مہاتما سنیاسی سے ملی ہیں جو اتنے سال کے تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ جملہ بیماری بواسیر کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ۔ المشتہر برکت رام شرما پنڈت حال آریہ سماج اروال (سیالکوٹ)

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجربات ادویات

[illegible]	جو سریع التاثیر صدہا لاکھ بچے جو کثرت دودھ نہ ملنے سے لاغر ہوتے جاتے ہیں کی [illegible] وغیرہ کو [illegible]
[illegible]	اس کے استعمال سے بلا شبہ دستوں سے زیادہ [illegible] نہیں ہو دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے قیمت [illegible]
[illegible]	ہر گھنٹہ میں درد بہیں ایسا بلا حاجت بول کو ہو رہا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ

[illegible]	دلہا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام وغیرہ بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی عہ
[illegible]	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو۔ گوشت خوردہ وغیرہ کی خرابیاں دور کرکے مضبوط بنا دیتا ہے۔ [illegible]
[illegible]	ضعف بصر۔ خارش۔ جالا۔ دھند۔ سرخی وغیرہ کو دور کرکے روشنی کو برقرار رکھتا ہے۔ [illegible]
[illegible]	بار بار پیشاب آنا۔ تشنگی۔ لاغری۔ بے چینی۔ درد کمر۔ خرابی جگر۔ پیدائش شکر وغیرہ کو زائل کرنے والا ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی دس روپیہ
[illegible]	نفخ شکم۔ تبخیر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دل کا دھڑکنا۔ خرابی گردہ۔ درد ریاح کو دور کرتا ہے [illegible]
[illegible]	سوزاک درد۔ جریان۔ سیلان کیسا ہی پرانا ہو وہ ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت [illegible]
[illegible]	چاند کو بلا تکلیف زہر دفعتہ چھوڑا جاتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر۔ زخم میں کیڑا پڑنے۔ [illegible] وغیرہ کو دور کرتا ہے
[illegible]	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ پیدا ہو جاتا ہے لطف یہ کہ خضاب کی ضرورت نہیں قیمت [illegible]
[illegible]	دائمی بخار۔ درد سر۔ قبض۔ بے چینی۔ [illegible] دور ہو جاتے ہیں قیمت فی تولہ عہ
[illegible]	جو خلاف قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ چکے ہیں درست کرکے لطف دکھاتا ہے فی تولہ [illegible]

کثیر الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب پیدائش و سائنٹفک دیکھنا چاہو۔ تو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجو ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے رسالہ دافع آتشک سوزاک مع معالجات [illegible] رسالہ طب چہارم ۱۱ المحذرات من المسکرات و رسالہ [illegible] قیمت ۹ -

المشتہر حکیم غلام نبی ایڈیٹر [illegible] حافظ صحت - لاہور [illegible]

کتب۔ کتب۔ کتب

آریہ سدھانت پشاوری۔ اردو بھجن مصنفہ [illegible] منشی کمبولی کرشن۔ لالہ گنگا رام وغیرہ قیمت عہ

ایضاً بھجن جوہری نول نسخہ یعنی سبھا بن قیمت [illegible]

ایضاً بھجن [illegible] بہت عمدہ [illegible] سوامی [illegible] گنگا رام وغیرہ۔ ولایتی کاغذ کی جلد قیمت [illegible]

آریہ سدھانت پشاوری مہاشے بھجن مصنفہ [illegible] منشی کمبولی کرشن لالہ گنگا رام [illegible] ٹائپ کے حروف۔ ولایتی کپڑے کی پختہ جلد قیمت عہ

ایضاً [illegible] بھجن اور [illegible] نول [illegible] مجلد قیمت ۱۲ -

آریہ سنگیت۔ پشاوری۔ گورکھی بھجن [illegible] منشی کمبولی کرشن لالہ گنگا رام وغیرہ [illegible] ولایتی کپڑے کی جلد ٹائپ کے حروف میں قیمت فی جلد ۱۲ -

ایضاً بھجن مالا بنگوئی مجلد قیمت فی جلد [illegible]

بھجن مالا بھگوتی۔ گورکھی میں بیاہ شادی [illegible] پر گانے کے لائق بھجن ٹائپ کے حروف میں قیمت فی جلد [illegible]

ضمیمہ سنسکاری گورو [illegible] حروف میں قیمت فی جلد [illegible]

مباحثہ شرتی [illegible] درمیان [illegible] پرشاد جی و [illegible] قیمت [illegible] آریہ ہندو کی [illegible] کے طور پر یہ کتاب لالہ جی [illegible] پرشاد کی [illegible] قیمت [illegible]

متعصب پادریوں کی ناسمجھی کا علاج مصنفہ پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر [illegible] قیمت [illegible]

سوانح عمری محمد صاحب بین محمدی کے حالات سے واقف ہونے والے۔ اس کتاب کو ضرور منگوا دیں اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دین محمدی کس طرح بنا۔

دیگر کل کتب سماجک انگریزی اردو ہندی گورکھی موجود ہیں۔ سماج کے علاوہ دوسری کتب بھی مل سکتی ہیں

المشتہر منیجر آریہ پستکالیہ اندرون [illegible]

لوہاری لاہور

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں ولایت اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اسکی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخن۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معتبر ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور دوا جو آنکھ کے بیماروں پر اس سرمہ کا استعمال کر کے دیکھ چکے ہیں اور استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ اس سرمہ کی ... ممیرا خاص ... ہے۔ سارٹیفکیٹ درخواست کرنے پر مفت ارسال کئے جاوینگے۔ قیمت ... عام خاص ... فی تولہ ... مبلغ ... روپیہ ... مصری سرمہ فی تولہ۔ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کرنے کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

الشتہر میاں سنگھ پروپرائیٹر مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

کیا اس سے بڑھکر اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

[illegible]

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کی سند اتنیں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے ... میں اسی مطلب کے لیئے ماہ مارچ ۱۹۰۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

میاں سنگھ پروپرائیٹر مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

[illegible]

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षा महे

(ریفہ) ہم سب آپسمیں

بہتر بھاو سے برتیں

اُدویش

نیم

ست دھرم پرچارک

ہفتہ وار پرچہ

سالانہ

یعنی جمعہ

برُوُنسکر

قیمت بمعہ پیشگی

جالندھر شہر

۱) قیمت عام خریداروں سے ہر حالت میں پیشگی معہ محصولڈاک بعد طالبحصول ہر سے طالبعلموں سے سالانہ مع محصول ہے

۲) بحصول .... کا رسالہ .... کو مفت

۳) اجرت اشتہارات فی سطر کالم ہر ایکبار کیلئے زیادہ عرصے کیلئے خاص انتظام ہو سکتا ہے

۱) اُدویدک ست شاستروں پرچار اور ستیہ ودیا کا بے تعصبی سے کرنا
۲) تاریکی تک بساط ... کے متعلق مضامین خاص شائع کرنا
۳) ... خیالات کے ... پہنچانا
۴) دھرم سنبندھی و دیگر مختلف ... کا اختصار ... کرنا

اشتہار ... خاص و عام کو واضح ہو کہ ادویات مفصلہ ذیل ... کے واسطے میری دکان میں موجود ہیں اور ادویات مذکور قدیم سے آزمودہ کا ... اور اب ... آزمائش کیلئے خرید کریں اور دیکھیں کہ

ضرور خرید فرمائیے

چاند

نہایت دلچسپ اخلاق کا خزانہ نئی طرز کا

ناول

قیمت ... معہ محصول - درخواست خریداری منیجر ست دھرم پرچارک

جالندھر کے نام کرنی چاہیئے

معجون ... (ہتھیلی) ...

... دوائی ... قیمت ...

... حب ... مجرب ... مفید ہے - اگر تپ ... برس کی ہو تو چالیس روز میں بالکل نابود کر دیتی ہے قیمت ...

... بواسیر بادی ایک سیاسی صاحب کی بتائی ہوئی ہمارے پاس موجود ہے - جو سینکڑوں آدمیوں پر آزمائی ہوئی ہے - جس کو کیسی ہی بواسیر ہو دو ہفتہ میں بالکل صحت ...

... دوائی تپ دق و سل ... قیمت ...

... معجون قوت باہ ... معجون ... قیمت ...

حب طوس - حب ہٰذا کو دافع لقوہ سکتہ تشنج مراق [illegible] اور [illegible] دقیقہ [illegible] بہت مفید ہے قیمت [illegible]

دوائی سوزاک - سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے قیمت [illegible]

حب حیات - حب مذکور تقویت معدہ و اصلاح ہاضمہ و کثرت ریاح یعنی ریحی - و دافع [illegible] تقویت [illegible] ہیضہ مقوی دماغ و تصفیہ حواس [illegible] شدہ قیمت [illegible]

یاقوتی بارو - مجربین کے نزدیک نہایت مفید ہے خفقان اور گرمی تقویت اعضاء رئیسہ و خون اور سوچ کی صفائی - اور نیز گرمی کے بخار کو بھی فائدہ مند ہے - فی ڈبیہ [illegible]

سرمہ مرواریدی - یہ سرمہ دھند غبار جالا ضعف بصر تاریکی چشم موتیا بند - آنکھوں سے پانی جانا - خارش کیواسطے مفید ہے - قیمت فی تولہ [illegible] ہر دو قسم سیاہ و سفید - **اطلاع** قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل لی جاویگی - خرچ محصول ڈاک ذمہ خریدار - ہر چیز ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا -

المشتہر حکیم [illegible] بازار [illegible] ضلع گوجرانوالہ پنجاب

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل ہر مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل [illegible]

کشتہ نقرہ - [illegible] کے استعمال سے دماغ و جگر و گردہ و مثانہ و ضعف پیشاب کا بار بار آنا [illegible] جاتا ہے - رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے [illegible] ہر قسم کی جریان منی کو [illegible] سفید [illegible] قیمت [illegible]

نقص پیدا ہوئے ہیں اُنکے تدارک کے لیئے آب حیات ہے ہمراہ روغن مسیحا کے ہمراہ حلق زدوں کے حق میں اکسیر ہے چھ ماشہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ [illegible]

روغن مسیحا - مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں مجلوق و سست آدمیوں کے لیئے نہایت مفید ہے - رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں - اور جا بجا خواہ [illegible] فربہی پیدا ہوتی ہے - قیمت فی تولہ [illegible]

دوائی آتشک - خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو - اگر بالوں میں داخل ہی ہو گیا ہو - بغیر قے و دست [illegible] ہو جاتا ہے - قیمت خوراک ایک ہفتہ [illegible]

دوائی سوزاک - سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی تولہ [illegible]

المشتہر حکیم تارا چند از گجرات پنجاب

بشارت وصحی ناامیدوں کیلئے پوری امید

عام و خاص کو [illegible] ہو کہ [illegible] بہت سی جستجو اور تلاش کے بعد ایک [illegible] سے اولادی کے نقائص دور کرنے اور ناامیدوں کو امیدوار بنانے کی ایسی عمدہ دوائی لی ہے جو تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے کم سے کم پچاس جگہ پر [illegible] ہو چکی ہے - اور جن اشخاص کے گھر میں چودہ برس سے حمل ہی نہیں ہوا تھا - انکو [illegible] سے بڑی کامیابی کیساتھ امیدیں بر آئیں اور تمام نقائص جو مانع اولاد ہوتے ہیں دور ہو گئے - اب چونکہ دوائی مذکور کامل طور سے مجرب ہو گئی ہے - عام و خاص کی اطلاع کیلئے مشتہر ہے - [illegible] شرح اور [illegible] تیار شدہ اول ہفتہ [illegible] حق الخدمت [illegible]

و قیمت ادویات وغیرہ لیکر [illegible] نام [illegible] دیا جاویگا [illegible] حق الخدمت [illegible]

مشتہر [illegible]

خوشی کی خبر

جیبی گھڑی [illegible] کھلے منہ کی نہایت خوبصورت گارنٹی تین سال قیمت چھ روپیہ [illegible] سونے کی [illegible] گھڑی [illegible] چوگنی قیمت پر فروخت ہوتی ہیں - **چاء کی** [illegible] گولیاں جو خالص ہندوستانی چاء سے تیار ہوتی ہیں ایک منٹ میں چاء تیار کر لیجئے - فی بکس [illegible] **فوٹو کی تصویر** کھینچنے کا جیبی کیمرہ [illegible] شخص [illegible] کی تصویر کھینچ سکتا ہے [illegible] کی کتاب قیمت [illegible] جسم کو تندرست رکھنے والی اصلی بجلی کی انگوٹھیاں فی عدد [illegible] **انگریزی** [illegible] جیبی چھاپہ خانہ قیمت [illegible] **خود جلنے والا لیمپ** قیمت [illegible] **صندل** کی خوشبودار [illegible] قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ [illegible]

داس کی ارداس

مصنفہ لالہ [illegible] [illegible]

اشتہار

چاء [illegible] کارخانہ [illegible]

المشتہر [illegible]

نمبر ۱۲ | مطبوعہ ۱۵۔ہاڑ سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۲۶ جون ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

यजुर्वेद: अ० १। मं० ७

अग्निरस्याप । [illegible] अग्ननमामा-
हे जहि निक्रव्याद [illegible] मथा-
हे वयन्त वह ॥ [illegible] वम-
सि पृथिवीं [illegible] ह वमा-
वनि त्वा [illegible] वनि सजा-
तवन्युपद [illegible] मिभ्रातृ वत-
स्य वधाय । १७ ॥

"ہے پرماتمن! آپ نربھئے ہیں۔ اس لیے آپ ہمیں ایسی اگنی ودیا کا اوپدیش کیجیے۔ جو کہ بھسم کو چھوڑ کر کچے پدارتھوں کو جلا کر سرشٹ گنوں کا ملاپ کرانیوالی ہے۔ اور اس کے ذریعہ ہمارے دکھوں کو دور کر کے ہمیں آنند پراپت کرائیے آپ سچا سکھ دینے والے ہیں۔ اس لیے پرتھوی کے تمام پرانیوں کو اتم گنوں سے بھرتا ہیں۔ آپ اننت پرشنسا کے لایق ہیں اس لیے دشٹ گنوں کے ناش کے لیے۔ براہمن کشتری اور سب منشیوں کو نیاؤ شاہ پھل دینے والے آپکو میں پڑے میں دھارن کرتا ہوں اور تمام شرشٹ گنوں کو آپکی اوپاسنا روپی ویدی میں اہوتی کی جگہ دیتا ہوں"

یگیہ کی سدھی اس لیے ضروری ہے۔ کہ اس سے سانسارک اتم پدارتھ حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن ان سانسارک پدارتھوں کو اپنے جیون اودیش کے حاصل کرنے میں صرف ذریعہ بنانا چاہیے۔ اس لیے پرماتما کو ہردے میں دھارن کرنا ضروری ہے۔ تاکہ ہم سانسارک پدارتھوں کی اسارتا کو جانتے ہوئے انکو پراپت کر کے پھر ان سب حاصل کی ہوئی چیزوں یعنے کل دنیاوی طاقتوں کو پرماتما کی اوپاسنا روپی ویدی پر قربان کر دیویں۔ اور ایک ماتر اپنے جیون اودیش کی کامنا میں دڑھ کرموں کا پھل دینے والے پرماتما کو یاد رکھتے ہوئے مکتی مارگ کا سیدھا راستہ پکڑے رہیں۔

ست دھرم پرچارک

کیا ویدک دھرم ہندوؤں کیلیے ہی ہے؟

نمبر ۱

اس سمے سار اسنسار اپنے موجودہ عقیدوں سے گھبرایا ہوا نظر آتا ہے۔ یورپ کے عالیشان ایوانوں اور گرجاؤں۔ امریکہ کے مشہور سوداگری محلوں اور عالیشان مہاجنی جہازوں افریقہ کے ریگستانوں اور مردم خوار گراموں عرب کے کعبہ اور فارس کی مسجدوں سے لیکر ہندوستان کے ویدک مندروں اور جینیوں اور بودھوں کے جن مندروں اور دیہاروں تا محل اور جھونپڑی سے بے اختیار اشواس اور اشانتی کی دردناک آواز سنائی دیتی ہے یہ آواز نہ صرف بیرونی دکھلاوے کی ہی آواز نہیں ہے بلکہ ہردے کے گمبھیر اور گشم سے سوکشم تہہ غاروں سے نکل رہی ہے۔ ہر ایک مت جو کہ دھرم کا روپ گرہن کیے ہوئے کچھ عرصہ تک چلتا ہے۔ اپنی ہستی میں ہی اس بات کا ثبوت دیتا ہے۔ کہ اسکی بنیاد میں کچھ نہ کچھ ستی کے اصول ضرور کام کرتے رہے ہونگے لیکن وہ اشانتی اور دیاکلتا جو کہ اس سمے سنسار کے ہر ایک مذہبی گروہ کے اندر پائی جاتی ہے۔ ثابت کر رہی ہے کہ تھوڑے سے سچے اصولوں کے ساتھ بہت سا اسچ بھی ضرور ملا ہوا ہے۔

ایک ہندو اس لیے پورا آستک نہیں ہے کہ اسکی مورتی پوجا دی سے شانتی ہوتی ہے۔ بلکہ اس لیے کہ اسے اشانتی سے بری تعلیم کوئی اور دکھائی نہیں دیتی۔ ہندو بت پرستی سے گھبرا کر عیسائی بنجاتا ہے لیکن وہاں پہنچ کر مردم پرستی کے علاوہ معجزہ پرستی اور شراب مانس کے دوارا نفس پرستی کا راجیہ انکے کومل ہردے کو کمپایمان کر دیتے ہیں۔ گھبرا کر یا تو بت پرستی کے گڑھے میں واپس آن گرتا ہے۔ یا دوسرے ہی دن کسی ملا سے کلمہ پڑھ لیتا ہے۔ مسجد میں جب دو تین دن گزر جاتے ہیں۔ اور مذہبی تعلیم کے اندرونی رازوں سے آگاہ ہوتا ہے۔ تو وحدانیت کے ساتھ ساتھ شمشیر آبدار کے کرشمے اس سے دوچار ہوتے ہیں۔ غضب کی خونخوار سپرٹ سے اسکا مقابلہ ہوتا ہے۔ ایک طرف تلوار خون آشام اور دوسری طرف

بہشتی حوروں اور بہشتی عیاشیوں کا رد دہا رنگ کھینچ ہوئے کام دیو کی سواری اسرتی ہرے بوہڑ اور پیپل کے سایہ میں پلا ہوا ہندو دیاکل ہوکر بہاگتا ہے۔ پھر خطرناک ناستک پن کے سوائے اُسے کہیں پناہ نہیں ملتی۔ آہ! کیسا دردناک نظارا ہے!

لیکن سنسار کے مت بادی غصہ سے چہرہ بھیانک بناکر مجھے ڈانٹتے ہیں اور ثابت کرنے کے لیے تیار ہیں۔ کہ اُنکی اور اُنکے ہمخیالوں کی اُنکے گرہن کیئے ہوئے اصولوں سے برابر شانتی ہو رہی ہے۔ اُنکا دعوٰی ہے۔ کہ اُنکے مت برابر ترقی کر رہے ہیں۔ اور اُنمیں سے ہر ایک دعوی کرتا ہے۔ کہ اُسکا اپنا مذہب آخرکار سارے عالم کو تسخیر کرنیوالا ہوگا۔ پورانک ہندو بیچارے تو یہہ دعوٰی ہی نہیں کرتے۔ اُنکے خیال کے مطابق جیسا کہ اُنکے لیئے پورانک مت ہے۔ اسی طرح دیگر قوموں کے لیئے دیگر مذاہب دئیے گئے ہیں۔ جینی بھی اسوقت پورانکوں کی پیروی کرتے ہوئے کسی قسم کی ڈینگ نہیں مارتے لیکن محمدی ایک طرف اور عیسائی دوسری طرف یہہ دعوی رکھتے ہیں۔ کہ سنسار کی شانتی اور نجات کے لیئے مذہب کام کریگا دنیاوی جاہ و حشمت کے چھن جانے اور مادی کمزوری کے باعث عام محمدی تو کہیں دعوی پر نہیں اڑتے۔ لیکن ایک خاص فرقہ محمدی تعلیم یافتوں کا ہے۔ جو کہ حالت یاس میں بھی نراش نہیں ہوتا۔ عیسائی مت کی ترقی کا سوال بڑے سنک پیچیدہ ہے۔ لیکن اگر عیسائیوں کا لباس اُتار کر دیکھا جاوے تو معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔ جاپان کے مشہور جنرل یمگاٹا نے ایکمرتبہ ظاہر کیا کہ جاپان کو عیسائی دین قبول کر لینا چاہیئے تسکیم اللہ نے تعجب سے جنرل کیطرف دیکھا جنرل کا جواب یاد رکھنے کے قابل ہے: اُنہوں نے کہا "یورپ میں تمام کی پوشاک کے ساتھ سیاہ کوٹ پہنا جاتا ہے۔ کیا سیاہ کوٹ میں کوئی خصوصیت ہے؟ ہرگز نہیں لیکن پھر سیاہ کوٹ کیوں پہنتے ہیں۔ محض اس لیئے کہ فیشن ایسا ہی ہے۔ اور ایسے باعث شائستہ سوسائیٹی کی بہت سی قباحتوں سے بچاؤ ہوتا ہے۔ کیا جاپان عیسائی دین کو اسلیئے گرہن کرے۔ کہ اسمیں کوئی خصوصیت ہے؟ ہرگز نہیں۔ لیکن چونکہ آجکل سلاطین جہان عموماً ظاہرا عیسائی مت کے پیرو ہیں گو اُنکا اندرونی عقیدہ کچھہ اور ہی ہو۔ اس لیئے ہماری سلطنت اگر دنیا کی شائستہ گورنمنٹوں میں قدم رکھنا چاہتی ہے۔ تو اُسے عیسائی مت قبول کرنا چاہیئے۔" یہہ بحث اِن کالموں میں بارہا ہو چکی ہے۔ اور آئندہ مناسب موقعہ پر ہوگی۔ کہ کونسا مذہب ویدک دھرم ہی منشیہ ماتر کو شانتی دینے والا ہے اسوقت مجھے اس بحث سے کچھہ مطلب نہیں ہے آریہ سماج کے ممبر یہہ وشواس رکھکر آریہ سماج میں آئے ہیں۔ کہ ویدک دھرم گرہن کر کے اُسپر عمل کرنے سے ہی منشیہ دکھوں سے نجات پا سکتا ہے اس لیئے اُنکے مانے ہوئے اصولوں کے مطابق آریہ سماج کا دروازہ سارے سنسار کے لیئے بلا لحاظ ملت اور قوم دیش اور روپ کے فراخدلی سے کھولدینا چاہیئے میں آئندہ ہفتہ اس بارے میں آریہ سماجتہ پُرشوں کے عمل کی پڑتال کرونگا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

اپنے اصلی گھر کو نہ بھولو۔

پیارے بندھو! تم سنسار روپی بندیخانے سے بچکر پھر شانتی دھام کو جانا چاہتے ہو۔ انسانی راج پربندھ میں ہی دیکھو۔ دو منشیہ ایکسے ہی سمے ایک ہی پرکار کا دُراچار کرتے ہوئے پکڑے جاتے ہیں دونوں کو ایکسی ہی نیت سمے کے لیئے دُنڈ کی ممنت کارہ آگار (قیدخانہ) میں پہنچایا جاتا ہے۔ اُنمیں سے ایک تو قیدخانہ میں قدم رکھتے ہی اپنے گھر۔ اپنے پریوار اور دیگر سمبندھیوں سبکو بھلا دیتا ہے۔ قیدخانے میں ہی محو ہوکر اُسکے نوسیوں تھا اُنکے پریوار کے ساتھ نیا سمبندھ پیدا کرتا ہے۔ اور قیدخانے کے سمبندھی سب کے سب اُسکی عزت کرتے اور اُس سے ڈرتے ہیں۔ لیکن دوسرا قیدخانے میں جاکر اُداسیں ہو جاتا ہے۔ پیاری ماتا کو یاد کر کر کے پچھتا کے آنسو بہاتا ہے۔ قیدخانے کے کرمچاری اور دیگر قیدی اُسکی اس حرکت پر ہنستے ہیں۔ اُسے بزدل کا خطاب دیتے ہیں۔ لیکن گرہ کا پریمی ماتا کے چرنوں کو یاد کر کرکے اپنے دلکو آگے کی نسبت زیادہ نرم بنا لیتا ہے زمانہ آتا ہے۔ کہ دونوں کو قیدخانے سے رہائی ملتی ہے۔ اُسوقت جہاں پہلا گھربار سے کنارا کرکے پاپ ساگر میں

بڑے سے بڑے جرائم سے بھی نہیں گھبرانا۔ وہاں
دھرماتما کے ساتھ پریم بڑھاتے ہوئے قیدخانے
سے باہر نکلتے ہی ماتا کی گود میں جاکر پناہ لیتا ہے
اور پھر اُسے منہ سے منہ ہر جرم بھی اُسکی طرف
نہیں پہنچ سکتا۔ پیارے سانسارک بھائیو!
کیا ہم اس سنسار روپی کار اگار میں آکر
پہلے قیدی کی طرح جگت جننی کو بھول کر
سانسارک وشئے روپی کرمچاریوں کے ساتھ
پریم نہیں بڑھاتے۔ اور پھر دن بدن
جگت جننی سے بیمکھ ہوتے ہوئے اپنے
اصلی وطن کو بالکل بھول نہیں جاتے۔ اِس
شوچنیہ اوستھا سے بچنے کے لئے ضروری ہے
کہ ہم سانسارک جیل میں پہنچے ہوئے بھی اپنے
نج گرہ کو نہ بھولیں۔ اور جگت جننی کی
یاد پراتھنا اور سادھنا کرتے ہوئے اُسی
کے کمل روپی چرنوں میں اپنے چت کی برتی
کو لگائے رہیں۔ تاکہ اِس اسار سنسار
روپی قیدخانے سے چھٹکارا پاتے ہی ہم
ہر پرکار کے کلیشوں سے چھوٹ کر پرم دھام
میں جاکر جننی کی گود میں بسیرا لے سکیں۔

اس سمے سنسار بھر کے سماچار پتر نہیں
اپتو ہم کے سماچار بہ نسبت دیگر خبروں کے
زیادہ زور شور کے ساتھ نکلتے رہتے ہیں
اگر کوئی آدمی مقابلے کے لئے خبروں کی
پڑتال کرنے بیٹھے تو شاید نصف کے قریب خبریں
ایسی ہونگی۔ جنکا کسی نہ کسی طرح مرد اور
عورت کے باہمی تعلقات سے واسطہ ہو
یورپین اخبارات عموماً طلاق اور تنسیخ
شادی وغیرہ کی خبروں سے بھرے ہوتے ہیں
مرد اور عورت کے باہمی ایکدوسرے کے
ساتھ ظالمانہ برتاؤ کے حالات بیشتر اخبارو
میں درج پائے جاتے ہیں۔ بھارت ورش میں
گو پردہ کی رسم کے علاوہ اپنے پڑوسیوں
کے حالات کی نسبت بے پروائی کے باعث
ایسی خبریں بہت کم اخباروں کے کالموں
میں پہنچتی ہیں۔ تاہم جن سجنوں کو کچہریوں
کے مسئلوں کے ساتھ کچھ تعلق ہے۔ وہ خوب
جانتے ہیں کہ پہاڑی اضلاع میں نصف
سے زیادہ اور میدان کے اضلاع میں
تیسرے حصہ سے زیادہ مقدمات پنجاب کی
عدالتوں میں ایسے دائر ہوتے ہیں جنمیں
کہ مرد اور عورت کے باہمی تعلق کا نتیجہ
یہ کچھ امر ضرور زیر تنقیح ہوتا ہے۔ یہ دنیا
اسوقت مبتلا ہی ہے۔ کہ سنسار کے بڑے
بڑے تہذیب کی ڈینگ مارنے والے
دیشوں میں بھی اسوقت مرد اور عورت کے
باہمی تعلقات تسلی بخش نہیں ہیں۔ پتی کا پتنی
کو لاتوں اور لاٹھیوں سے بیرحمی کے ساتھ
مارنا اور پتنیوں کا پتیوں کو زہر پلا کر کام
تمام کرنا ایسے واقعات ہیں۔ جو کہ افریقہ
کے وحشی ملکوں میں ہی نہیں بلکہ یورپ
اور امریکہ کے مہذب سے مہذب ملکوں میں
کثرت سے دیکھنے میں آتے ہیں۔ بعض
تعلیم یافتہ صاحب ان واقعات پر افسوس
ظاہر کرتے ہوئے یہ قائم کیا کرتے ہیں کہ
ہندوستان میں جوں جوں تعلیم کی ترقی
ہوگی۔ تیوں تیوں ایسے وحشتناک واقعات
کم ہوتے جائینگے۔ لیکن اس دلیل سے
ہم سہمت نہیں ہیں۔ جیسا کہ دیکھا جاتا
ہے۔ کہ جن ممالک میں کہ اسوقت فیصدی
۹۹ پڑھے لکھے ہیں۔ انہیں بھی ایسی حرکات
کے نشان پائے جاتے ہیں۔ تعلیم ایک زبردست
طاقت ہے۔ لیکن طاقت دونوں طریقوں پر
استعمال کیجا سکتی ہے۔ اگر علم کی طاقت برائی
کی طرف جھکا دی جاوے تو جاہل بدمعاش کی نسبت
ہزار گونہ زیادہ کہرام مچا سکتا ہے۔ میرے
خیال میں باوجود اعلیٰ درجہ کی تعلیم کے پھیلنے
کے ان ہیبتناک واقعات میں ترقی جبلا
رہی ہے۔ کہ اسوقت مرد اور عورت کے تعلق
کی نسبت جو سماجک اور دھارمک اصول کہ
سنسار کے مختلف ممالک میں کام کر رہے ہیں
وے نامکمل اور ناقص ہیں۔ طلاق اور
مہر کے علاوہ بواہ کے قواعد ہر ایک مذہب
اور ملت کے قابل اصلاح ہیں۔ محمدی اور
عیسائی قوموں نے جہاں بواہ کو ایک
سانسارک معاہدہ بنایا۔ وہاں ہندو اور
جینیوں نے بواہ کا سمبندھ بچوں میں قائم
کرکے انہیں اسکی عظمت سمجھنے کے لائق ہی
نہیں رکھا۔ جہاں محمدی اور عیسائی قوموں
میں بواہ پشو برتی کے پورن کرنیکا سادھن
سمجھا جاتا ہے۔ وہاں ہندوؤں نے بواہ
کی ضرورت صرف گھر کی روٹی پکانے اور
بچہ پیدا کرکے سورگ حاصل کرنے کا ہی
سادھن مان رکھا ہے۔ لیکن بواہ کا اصلی
منشا کچھ اور ہی ہے۔ ویدک رشیوں نے
پرماتما کی آگیا کے انوکول بواہ کا سمبندھ اسلئے
ضروری سمجھا تھا۔ کہ یہ گرہستی اور یوگیہ دونو
شخصیاں پرسپر ایکدوسرے کی مدد کرتے
ہوئے نیکیوں کے سادھنوں سے سانسارک
سکھ کو بڑھاتی ہوئی۔ نیک رستے چلنے میں
ایک دوسرے کو مدد دے سکیں۔ اور آخرکار
ایک آتما دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے

ہو سا گر سے پار کرتی، دہام تک اکٹھی پہونچ سکیں۔ جب تک کہ ہوا کے اس آدرش کو گرہن نہیں کیا جاتا۔ تب تک سنسار موجودہ دُکھہ اور کلیش سے مُکت نہیں ہو سکتا۔

عیسائیوں کا میڈیکل مشن بھی ایک خاص طریقہ عیسائی مت کو ہر دلعزیز بنانیکا ہے۔ جبوقت کہ شاریرک دُکھہ سے پیڑت منشیہ دہرما دہرم کے صلونیر وچار کرنے کے قابل ہی نہیں رہتا۔ اسوقت اگر اُس سے شیطان کا مذہب بھی منوانے کی کوشش کیجائے۔ تو شاریرک روگ کی نورتی کے لیے وہ شیطانی مذہب ہی (اگر کوئی ہو) قبول کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ مسیحی پادری ایسی مذہبی فتوحات پر ناز کرتے ہوے اُسکا ذکر بڑے فخر سے کرتے ہیں تمثیل کے لیے ایک دو ہی واقعات پیش کرتے ہی کافی ہیں۔ سنہ ۱۹۰۵-۰۶ء کی بابت جافنا میڈیکل مشن کی رپورٹ میرے پاس بغرض اطلاع آئی ہے۔ اسکے صفحہ ۶ پر حسب ذیل درج ہے۔ "نمبر ۲ ایک آدمی آنکھ کی مرض میں مبتلا ہسپتال میں آیا۔ اُسنے کُل آنکھ کے ڈاکٹروں کا علاج کیا لیکن بجائے فائدے کے اُلٹا نقصان اوٹھایا۔ درد کی شدت کے باعث اُسکی آنکھ کی تیلی خانے سے باہر نکلی ہوئی تھی اُسنے ہسپتال میں داخل ہوتے ہوئے اپنے ایک دیوتا کی منت مانی .. .. .. جبکہ بیمار چارپائی پر لیٹا ہوا تھا۔ میں نے اُس سے بات چیت کی اور مسیح کے معجزے پڑھکر سنائے اُسنے بعد غور کہا۔ ومیں اپنی منت پوری کرکے بُت پر نہیں چڑہاؤنگا۔ اور نہ کسی دیوتا کی آئندہ پوجا کرونگا میں نے عیسیٰ مسیح کو اپنا بچانے والا مان لیا ہے" .. .. .. اُسنے اکیمرتبہ مجھ سے کہا کہ خدا کے دوسرے درجہ پر ڈاکٹر سکاٹ (جس نے کہ اُسے بیماری سے راضی کیا) ہے،، اُسکے بعد ایک ۲۵ سالہ عورت کا ذکر ہے۔ جسنے کہ عیسائی ہسپتال سے شفا حاصل کی اور جسکی نسبت کہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گھر والوں اور برادری کے خوف سے وہ ظاہرا طور پر عیسائی مت کی قائل نہیں ہوئی تاہم انجیل کی بہت سی کہانیاں اور آیتیں اُسے حفظ ہیں۔

پیارے ناظرین! کیا یہہ طریقہ ایمانداری سے کام کرنیکا ہے ہرگز نہیں۔ لیکن اگر ایمانداری سے کام کیا جاوے اور اپنے علاج کی طاقت کا ناجائز فائدہ نہ اوٹھایا جاوے۔ تو میری سمجھہ میں ایک دہارمک اوپدیشک کا ویدک یعنی طبابت سے واقفیت حاصل کرنا بڑا مفید ہو سکتا ہے۔ ایک دہرم کے اوپدیشک کو بڑی بھاری ضرورت یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگ اُسکی بات کو سُننے کے لیئے تیار ہوں۔ ویدک ایک ذریعہ ہو سکتا ہے۔ کہ عام لوگ اوپدیشک سے بات چیت کریں۔ اور اگر وہ نیک نیتی سے کام کرے۔ اور بیماریوں کی کمزوری کو اپنا شکار نہ بنا دے۔ تو بڑا مفید کام ایسا اوپدیشک کر سکتا ہے۔ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کا اس لیئے خاص فرض ہونا چاہیئے کہ جو اوپدیشک یا پرچارک آئندہ کے لیئے تیار کیئے جاویں۔ اُنکے لیئے طبابت کے عام اصول اور علاج کے طریقے سیکھنے کم از کم لازمی سمجھے جاویں۔ ایسے لیئے لوگیہ پرش تلاش کرنے میں پرشرم اور اُنکی طیاری میں دہن ضرور خرچ ہوگا لیکن وہ پرشرم اور دہن نشپھل نہیں جا سکتا۔

التماس ضروری

سال رواں کا تیسرا مہینہ بھی قریب الاختتام ہے۔ ہمارے بعض کرمفرماؤں نے ابتک اپنا اپنا چندہ عنایت نہیں فرمایا۔ لھذا التماس ہے کہ براہ مہربانی اپنا اپنا چندہ بھیجکر خاکسار منیجر کو ممنون و مشکور فرماویں۔ مطبع کو اسوقت پیسہ کی ضرورت ہے

منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جالندھر

ریویو

برہمن شمار مصنفہ پنڈت شام لعل صاحب دیوہند پریس امرت سر میں چھپائی گئی قیمت مع محصول ۲۰ خرید کر مفت بانٹنے والوں کے لیئے ۳ فی کاپی۔ اس اردو رسالے میں برہمن قوم کے گزشتہ اقبال کا زمانہ حال کے ادبار کے ساتھ مقابلہ کرکے مصنف نے ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ ایوگیہ ہوتے ہوئے بھی دان لینے کا ثمرہ براہمن قوم کو یہ ملا ہے کہ آج بزرگوں کی عزت انہوں نے خاک میں ملا دی ہے۔ مردم شماری کی رپورٹوں کے مقابلے سے ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ تعلیم کے لحاظ سے پنجاب کی براہمن قوم کے کیا مرد اور کیا عورتیں دیگر قوموں کی نسبت بہت پیچھے رہے ہیں اس کمی کو دور کرنے کے لیئے مصنف کی رائے ہے۔ کہ براہمن سکول اور براہمن بورڈنگ ہاؤس کھولنے چاہیئے۔ ہمیں شک نہیں کہ مصنف نے اپنی قوم کی بہتری کے خیال سے یہ سب رائیں پیش کی ہیں۔ لیکن میری رائے میں مختلف ذاتوں اور قوموں کے جدا جدا سکول اور بورڈنگ اس باہمی کشمکش کی آگ کو اور بھی زیادہ بھڑکاتے جاتے ہیں۔ جو کہ بدقسمتی سے ہمارے دیس میں سلگ چکی ہے۔ شادی اور غمی کے اخراجات پر کفایت شعاری سے کام لینے کی جو ہدایتیں مصنف نے کی ہیں۔ وہ نہایت ہی موزون اور ضروری ہیں۔ بدرسموں کے دور کرنے پر مصنف نے بہت زور دیا ہے۔ کھڑلی کا رسم کو خراب قرار دینے میں شاستر کے فرمانوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ کیونکہ منو مہاراج جو یہ کہتے اور کھلانے سے ہر حالت میں ممانعت کرتے ہیں۔ اسوقت اخراجات شادی اور غمی و دیگر رسوم بیہودہ کی طرف ہمارے ریفارمر نوجوانوں کی توجہ بہت کچھ پہنچ چکی ہے۔ اور یہ تحریک نہایت مبارک ہے۔ لیکن مجھے ان کوششوں میں ایک اصول غلط دکھائی دیتا ہے۔ جو شاید زیادہ نقصان پیدا کرے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یہ جداگانہ کوششیں ممکن ہے کہ تفرقہ اندازی کو زیادہ وسعت دیکر ہمیں ہماری ہمدردی کے دائرے آگے کی نسبت بھی زیادہ تر تنگ نہ کر دیں۔

لاڈلا بچہ ایک ہونہار برہمن کا رسالہ پرتاپ جھونی مقام لوانی سے دو رسالے ریویو کے لیئے اس مطبع کے دفتر میں بھیجے ہیں۔

(۱) فارسی کی تعلیم ضروری نہیں نمبر ۱ سے ۷ تک مصنفہ سوامی رادھا بلبھ اپادھیائے یہ سات مضامین اخبار تحفہ ہند بجنور میں نکلے تھے۔ اب مجموعی حالت میں چھپائے گئے ہیں۔ مصنف نے نہ صرف یہی ثابت کیا ہے کہ زبان فارسی انسان کی جسمانی اور دماغی اور روحانی ترقی کے لیئے ضروری نہیں بلکہ یہ ثابت کیا ہے۔ کہ فارسی کی علمی سوا اعلیٰ اخلاق کی کتاب بھی بداخلاقی کی تعلیم سے بری نہیں ہے۔ مصنف کا خیال ہے۔ کہ اگر زبان سنسکرت کو زیادہ ترقی دیجاوے۔ اور اسکے ذریعہ سے تحصیل علم کیا جاوے تو بہت زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے۔ قیمت فی جلد ۲/۔ مع محصول ڈاک۔ پتہ مندرجہ بالا سے منگوا دیں۔

(۲) بدھوا و نیوگ کے دکھو کا علاج مصنفہ سوامی رادھا بلبھ موصوف۔ اس رسالے میں بدہوا الواہ اور نیوگ کے بیچ دلائل اور شاستر سے پرمان دینے کی کوشش کیگئی ہے میں نے جملہ مضمون غور سے پڑھا۔ مضمون میری رائے میں مکمل نہیں ہے۔ بہت سی باتیں واضح طور پر لکھنے کی ضرورت تھی پرمان اور یکتی عموماً مہرشی دیانند کرت ستیارتھ پرکاش سے لیگئی ہیں۔ لیکن خرابی یہ ہے کہ جس طرح پر کہ اوسا مہرشی دیانند نے لکھا ہے۔ جدا جدا عبارت اخذ کرنے سے بہت سا زور جاتا رہا ہے۔ کتاب نویسی بڑی بھاری ذمہ واری کا کام ہے۔ جبتک کہ کوئی نئی بات انسان نہ نکال سکے۔ یا ایک مضمون کو زیادہ تر واضح نہ کر سکے۔ تبتک مستقل تحریر پیدا کرنے کے لیئے قلم اٹھانا ٹھیک نہیں ہے۔ قیمت فی جلد ۲ روسا سے ۱ اور طلباء سے ۲ پیسہ رسالہ سے زیادہ قیمت طلب کرنے کی بیخ اب تک لگی چلی جاتی ہے۔

مراۃ الظرافت۔ ترجمہ سورگ میں سبجکٹ کمیٹی معروفہ منشی لوارن منشی شام سندر لال ناظر عدالت صدر اجین نے اس مضمون کا ہندی سے ترجمہ کیا ہے قیمت ۲ رکھی ہے۔ یہ مضمون آریہ درپن کلکتہ میں مدت تک کئی نمبروں میں چھپتا رہا۔ یونیک تعلیم کی صلاحیت جتانا اس مضمون کا کام تھا مترجم نے علاوہ ترجمے کے اپنے ذاتی حالات بھی بہت کچھ قلم بند کیئے ہیں۔ اور خاتمہ پر اپنی وصیت کی نقل درج کی ہے منشی کنہیا لال الکھ دھاری کی نقل میں اکثر لوگ

اسی طرح اپنا جیون چرتر ایک خاص پیرایہ میں لکھنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ اسمیں سندیہہ نہیں کہ ہر ایک انسان کے جیون کے حالات کچھ نہ کچھ سبق آنیوالی نسلوں کے لیئے رکھتے ہیں لیکن میری رائے ہے کہ انسان دنیا میں ایسے پیدا ہو کر کام کرتے ہیں جنکی سوانح عمری میں کوئی خصوصیت ہو۔ الکھ ہاری سے آدمی روز پیدا نہیں ہوتے۔ اور دنیا کے خیالات کو حرکت دیکر ایک نئے رُخ کی طرف کھینچنے والے دہانند نت جنم نہیں لیتے۔ اس لیئے اس قسم کی خود بیانکردہ سوانح عمریاں سوائے تضیع اوقات کے اور کوئی کام نہیں دے سکتیں۔ سوائے اسکے یہہ ایک سبق دوسرے لوگوں کے لیئے اپنی سوانح عمریاں لکھنے کا ہوتا ہے۔ اور پھر اگر ہر ایک انسان اپنی سوانح عمری پبلک کو سُنانا ضروری سمجھے۔ تو میں نہیں سمجھتا۔ کہ پدارتھ وِدیا اور برھم وِدیا کی کتابوں کے مطالعہ کے لیئے معمولی انسان کے لیئے کونسا وقت نکل سکتا ہے۔ عبارت اچھی سلیس اور چھپائی کتاب اوسط درجے کی ہے۔

نارائنی شکشا

معروف بہ گرہست آشرم مولفہ منشی چمن لال دیش نواسی تلہر ضلع شاہجہانپور قیمت فی جلد عہ۔ یہہ کتاب اب دوسری بار چھپکر شائع ہوئی ہے۔ چھپائی اور کاغذ اعلیٰ ہے۔ لیکن غالباً مولف کے سنسکرت بھاشہ سے ناواقف ہونے کے کارن بہت اشدھیاں لگئی ہیں۔ سنسکرت کے جسقدر شبد استعمال کیئے ہیں۔ انمیں سے اکثر فارسی حروف میں اشدھ لکھے گئے ہیں۔ پرمانوں میں بھی اسی طرح کی بہت سی غلطیاں نظر آتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وید اور شاستروں کے پرمان اصل کتابوں سے نقل نہیں کیئے گئے۔ بلکہ دوسرے پرمان پیش کرنیوالوں سے لیئے گئے ہیں۔ چنانچہ صفحہ ۳۵ پر چو تھیرِ دیا کا منتر لکھا گیا ہے۔ اسمیں پہلا ٹکڑہ اور کہیں سے جوڑا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ بلحاظ مضامین چونکہ یہہ کتاب اچھی ہے۔ اس لیئے اس نقص کو دیکھ کر ضروری ہوا۔ کہ مصنف کو آئندہ اس نقص کو دور کرنے کے لیئے پریرت کیا جاوے اس کتاب میں بہت سی معلومات بھر دی گئی ہیں اور بہت سے نیک کاموں کے لیئے عمدہ سے عمدہ وجوہ تلاش کرنیکی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن باوجود اسکے بعض جگہوں میں ایسے دلائل پیش کیئے گئے ہیں جنھیں دیکھ کر ہنسی آجاتی ہے۔ چنانچہ صفحہ ۱۹۵ پر سوال ہے۔ کہ ایک وقت دو جنیو کیوں لیتے ہیں۔ اس کے جواب میں مولف فرماتے ہیں "بغرض احتیاط ہے کہ اگر ایک ٹوٹ جاوے تو دوسرا بنا رہے"۔ اصل بات یہہ ہے۔ کہ برہمچاری اور گرہستی دونوں کو یگیوپویت کا ادھیکار تھا اور انکے زمانہ میں جبکہ استری اور شودر کے لیئے وید کا ادھیکار بتلایا گیا اسوقت سماورتن کے وقت استری کا یگیوپویت بھی مرد کے ہی حوالہ کیا جانا شروع ہوا۔ ورنہ احتیاط کے لیئے نہ دوسرا یگیوپویت کبھی دھارن کرایا گیا۔ اور نہ ٹھیک ہے۔ برہمچاری کو برھم چریہ لکھا گیا ہے۔ اور اسی طرح اور جگہوں میں سنسکرت ویاکرن کی ناواقفیت کے باعث مصنف نے غلطیاں کی ہیں بہت ہی بہتر ہوتا۔ اگر اس کتاب کو قبل طبع ہونے کے کسی سنسکرت دان کے حوالے ملاحظہ کے لیئے کیا جاتا۔

دریہ کا سدپیوگ

مصنفہ گرو دت پرو ہست شیو ناتھ کرتہ تر بزبان ہندی۔ احمد آباد آریودی پریس میں طبع ہو کر شائع ہوا۔ قیمت فی جلد ۲ یہہ کتاب مصنف نے کاشتکاروں کو تجارت سکھلانے کی غرض سے شائع کی ہے۔ لیکن عبارت اور مضمون ایسا ہے کہ کاشتکار اس سے فائدہ ہی نہیں اوٹھا سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ گجراتی بھاشہ میں یہ پستک لکھی گئی ہے۔ لیکن بھاشہ اس کتاب کی شاید گجراتیوں اور ہندی والوں کے لیئے سرل ہو گی۔ پنجاب اور پچھم اُتر دیش کے لیئے تو بڑی گورکھ دھندا ہوگی۔ انگریزی خیالات عموماً بھرے گئے ہیں اور خاص خاص انگریزی کے شبد بھی استعمال کیئے گئے ہیں جو معمولی آدمیوں کی سمجھ میں نہیں آسکتے مضمون کے لحاظ سے البتہ یہہ کتاب بیوپاریوں کے لیئے بڑی ہی مفید ہے دھن سنچے کرنے کے طریقے بہت عمدگی سے بیان کیئے گئے ہیں۔ قرض کی برائیاں اچھی طرح دکھلائی گئی ہیں۔ اور قرض سے سرخرو ہونے کے طریق بھی عمدہ بتلائے گئے ہیں۔ اس قسم کی کتاب از سر نو ہندی بھاشہ میں ترجمہ ہو کر پنجاب اور ممالک مغربی و شمالی کے لیئے شائع ہونی چاہیئے۔ کیونکہ انگریزی تہذیب نے ہماری ضرورتوں کو اسقدر بڑھا دیا ہے۔ اور وجہ معاش کی کمی نے ہمیں ایسا مفلس بنا رکھا ہے۔ کہ جبتک دھن کے استعمال کے طریقے ہر ایک انسان کو نہ بتلائے جاویں۔ کوئی بھی تعلیم انسانوں کو

آرام کی زندگی بسر کرنے کے لیے مدد نہیں دے سکتی۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں

روپڑ میں دھرم سبھا شاستراتھ سے بھاگ گئی

دھرم سبھا روپڑ کا دوسرا سالانہ جلسہ ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء کو تھا۔ اسموقعہ کیواسطے دھرم سبھا والے مستعدی سے بڑھکر کوشش میں مشغول تھے ان کا یہ بیہودہ خیال تھا۔ کہ اگر ممکن ہوئے تو آریہ سماج کو بالکل بیخ و بنیاد سے اکھاڑ دیں چنانچہ پنڈت گوکل پرشاد ہفت زبان اس جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے معہ ایک تتمہ اپدیشک پنڈت موہن لال شاستری جگادھری نواحی کے تشریف لائے۔ اور آریہ سماج اور سوامی دیانندجی کے برخلاف سخت الٹی باتیں کہہ کہہ کر لوگوں کو بہکانے لگے۔ پہلے روز جبکہ وہ اس طرح سے لکچر دیکر بیٹھے سبھا کی پردھان سے اجازت مانگی گئی۔ کہ جو کچھ پنڈت صاحب نے کہا۔ وہ بالکل غلط کہا۔ اسکی تردید کیواسطے موقعہ ملنا چاہیے۔ اجازت مانگنی تھی۔ کہ بس کل سبھا میں ہلچل مچ گئی۔ کہ ابھی ہوئی بیٹھی اکٹھی سب ممبران سبھا نے خوب تہذیب کے کلمات اپنے اپنے منہ سے جواب میں نکالے۔ اسکے بعد پنڈت گوکل پرشاد نے اٹھکر کہا۔ کہ ہم سنسکرت کے ودوان کے ساتھ بحث کرینگے انہیں معلوم نہ تھا کہ ممبران سماج سنسکرت کے ودوان پنڈتوں کو بھی بلا لینگے۔ اور پھر خواہ مخواہ بھاگنا پڑیگا۔

اس مطلب کیواسطے آریہ سماج نے سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا کی سیوا میں عرض کی۔ آریہ سماج روپڑ انیشٹ دھنیاد سبھا مذکور کا ادا کرتی ہے۔ کہ اسنے اسموقعہ پر روپڑ سماج کی رکشا کرنے کیواسطے ہمارے حسب دلخواہ انتظام کردیا۔ اس مطلب کیواسطے پنڈت آریہ منی جی اور پنڈت لیکھہ رام جی تجویز ہوئے۔ چنانچہ ہر دو پنڈتان معہ ممبران آریہ سماج روپڑ (جو کہ انکو لدھیانہ لینے کے واسطے آئے ہوئے تھے) ۲۹ مئی ۱۹۰۶ء کی شام کو لدھیانہ سے روانہ روپڑ ہوئے۔ اگلے دن روپڑ براہ کشتی پہونچے۔ پنڈتان کی آمد کی شہر میں اسقدر خوشی تھی کہ تقریباً سوا سو مرد انکے استقبال کے واسطے کمال پور پہونچے۔ جو کہ روپڑ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جسوقت کہ ممبران سماج گلی میں ڈھولکیاں والے ہوئے سو سے اوپر آدمیوں کے مجمع میں "بنتے سکو ہے میری بھاشہ گرج آرہے ہیں" بھجن گاتے ہوئے استقبال کے واسطے سامنے سے آرہے تھے۔ اسوقت ایسی حالت کو دیکھ کر جوش کے مارے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ اور آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے عملی جوش کا نقشہ اسوقت آنکھوں کے سامنے موجود تھا۔ اسیطرح پانچ میل کی مسافت طے کرکے سب سڑک پہونچے وہاں شہر کے باہر ہی سے نگر کیرتن شروع ہوا۔ نگر کیرتن کے وقت حالانکہ دوپہر کے بارہ بجے کا وقت تھا پھر بھی دو سو آدمیوں سے زیادہ تھے شہر کے لوگ جھک جھک کر پنڈتان کے درشن کرتے تھے۔ دھرم سبھا والوں کے منہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ کھانے سے فارغ ہوکر دھرم سبھا کو حسب معمول چیلنج دیا گیا (خط و کتابت پہلے سے ہی ہو رہی تھی) ہر چند زور لگایا گیا۔ کہ دھرم سبھا کے پنڈتان مورتی پوجا پر بحث کریں۔ لیکن انکی طرف سے یہی جواب آتا رہا۔ کہ مورتی پوجا کی بحث کو چھوڑ کر ستیارتھ پرکاش میں جو غلطیاں ہیں۔ انپر بحث کیجا دے گی۔ جب انہوں نے مورتی پوجا پر بحث کرنا کسی طرح سوئیکار نہ کیا۔ تو لاچار آریہ سماج کی طرف سے ایک اور آخری اشتہار لگایا گیا جسمیں کہ تحریر تھا۔ کہ اچھا اگر دھرم سبھا والے پنڈت مورتی پوجا پر بحث نہیں کرتے۔ اور ستیارتھ پرکاش کا فضول بہانہ کرتے ہیں ہم ستیارتھ پرکاش کے واسطے بھی تیار ہیں۔ ایک اشتہار دھرم سبھا کے پاس بھی بھیجا گیا۔ اور پنڈت گوکل پرشاد نے اشتہار لینے سے انکار کیا مگر وہ اشتہار دوسرے ممبر دھرم سبھا کو دیا گیا۔ باوجود اس اشتہار کے بھی دھرم سبھا کے پنڈت بھاگ گئے۔ وہاں تو ردیوں سے غرض تھی۔ دھرم سبھا بیچاری کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ دل میں تو یہ خیال بجا ہو تو

کہ آریہ سماج کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑ دے۔ مگر اب اپنے ہی پاؤں جمانے مشکل ہو گئے۔ غرض جہاں تک ہو سکا۔ آریہ سماج کی طرف سے کوشش ہوئی کہ شاسترارتھ ہو۔ مگر پنڈت گوکل پرشاد جی وغیرہ کو دکشنا سنبھالتے ہی بھاگنے کی سوجھی۔ رات کے وقت ہر روز دھرم سبھا کے پنڈتوں کے برخلاف لکچر ہوتے رہے۔ شریمان پنڈت آریہ منی جی کی تہرلی اور میٹھی آواز اور شریمان پنڈت لیکھرام جی کے مضمون لکچر دانتے لوگوں کے دلوں کو ہلا دیا۔ حاضری ہمیشہ ۵۰۰ اور ۸۰۰ کے درمیان ہوتی رہی۔ شریمان پنڈت آریہ منی جی کا خاص طور پر دھنیاد ہے۔ کہ اس کمزوری کی حالت میں بھی آریہ سماج ویدک کی رکشا کے واسطے تکلیف اوٹھائی۔ آخری روز جبکہ دھرم سبھا کے پنڈت بھاگ گئے۔ تو عین اُسی جگہہ جہاں کہ دھرم سبھا کا جلسہ ہوا تھا پنڈت آریہ منی جی اور پنڈت لیکھرام جی نے خوب زور شور سے لکچر دیکر لوگوں کے دلوں پر نقش کر دیا۔ کہ واقعی دھرم سبھا والے بھاگ گئے۔ اور آج پنڈت اسوقت تک شاستراتھ کے واسطے تیار ہیں۔ نیز شاستراتھ کی خط وکتابت میں ایک سنسکرت چھٹی کہ جسپر نہ تو کاتب کا نام تھا۔ اور نہ مکتوب الیہ کا دھرم سبھا والوں کی طرف سے وصول ہوئی کہ جسکا کھنڈن شریمان پنڈت آریہ منی جی نے لکچر میں خوب کیا۔ اور لوگوں کو اس چھٹی کی غلطیاں سمجھائیں۔ اور دھرم سبھا والوں کو لکھا۔ کہ شاستراتھ کے موقعہ پر آکر اپنی چھٹی کی غلطیاں سمجھو۔ غرض ان سبھا والوں کی بہت ہی درگتی ہوئی۔ دیوا اُسر سنگرام تھا۔ سو اُسر بھاگ گئے۔

راقم
سوم ناتھ منتری آریہ سماج پوٹھ

گروکل

کرپا کر کے حسب ذیل عبارت کو اپنے اخبار میں جگہہ دیکر ممنون فرمادیں۔

ایک دگی جسوقت کہ کسی سخت اور خطرناک مرض سے صحت پاتا ہے۔ اسوقت اسکی ایک عجیب حالت ہوتی ہے۔ چاہتا ہے کہ چلے پھرے مگر کمزوری کے باعث اوٹھنا دشوار ہوتا ہے دن میں چارپائی پر لیٹے ہوئے اپنے من میں کئی خیال کلپنا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض وقت دماغ کی کمزوری کے باعث اسقدر آوارہ خیالات اُسکے من میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ اسکو وہم ہونے لگتا ہے۔ وہ آوارہ اور بیہودہ خیالات بھوتوں اور چڑیلوں کی شکل میں اسکے سامنے آموجود ہوتے ہیں۔ ڈرتا ہے۔ اوٹھتا ہے۔ مگر کمزوری کے باعث پھر لیٹ جاتا ہے۔ اور حیرت اور خوف سے کانپتا ہوا نظر آتا ہے۔ مجھے ہرگز امید نہ تھی۔ کہ لالہ جمنا داس جیسے درد آریہ کے دل میں اس قسم کے خیالات آسکتے ہیں۔ گروکل کے قایم کرنے کے لیئے جیسی ایک سروویشک ہستی یعنی مذہبی سبھا کا قایم کرنا ضروری امر ہے۔ مگر سچ مچ ہم نے آریہ سماج میں انکار اگر چہ اس سخت اور بھیانک مرض سے صحت پالی۔ مگر کمزوری کے باعث اوٹھنے سے لاچار ہیں اور چارپائی پر پڑے ہوئے کیول کلپنا کیئے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اور بیماری میں جسکو وہم کہیں تو بیجا نہیں پھنس گئے ہیں کئی قسم کے آوارہ خیالات درحقیقت بھوتوں اور چڑیلوں کی شکل میں ہمارے سامنے آکر ہمکو ڈراتے ہیں۔ ہم خوف سے چلاتے ہیں۔ مگر کمزوری سے پھر بستر پر لیٹ جاتے ہیں۔ صاحبان یاد رکھیئے کہ اگر ہماری یہی حالت رہی۔ اگر ہم اس بھیانک اور خوفناک بیماری کے قابو میں آگئے۔ تو موت کا مُنہ دیکھنا جلد نصیب ہوگا۔ اور رشی کی دوائی اثر بیفایدہ جاویگا۔ اس لیئے اے آریہ ویرو یدی آپ چاہتے ہو۔ کہ اس کمزوری سے نجات پاؤ۔ تو ان آوارہ خیالات کو کبھی اپنے دلمیں جگہہ نہ دو۔ اور سنجیدہ بنکر آہستہ آہستہ چلنے پھرنے اور اٹھنے بیٹھنے کی مشق کرو۔ اور ایسی تجاویز پر عمل کرو کہ جس سے آپکی ٹانگوں میں بل آوے۔ اور پھر ویسے ہی ہٹے کٹے مضبوط ہو کر درڑھ آریہ کہلانے کے مستحق ہوں۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ ایک آریہ سماج گروکل کو قایم نہیں کر سکتی۔ مگر اسمیں بھی کوئی شک نہیں کہ ایک ہجوم کی اس کام کے لیئے چنداں ضرورت معلوم نہیں ہوتی تاکہ کی ہمت کی طرف دھیان دیں۔ اور آریہ سماجوں کی تعداد کی اور خیال کریں۔ تو معلوم ہوگا کہ کسی سروویشک ہستی یعنی مذہبی سبھا کی اسمیں ضرورت نہیں۔ آریہ سماجوں کی سردار تو کبھی آریہ پرتی ندہی سبھا اسکا بیڑا اپنے اوپر لے سکتی ہے۔ دوسری پرتی ندہی سبھائیں اگر چاہیں تو اپنے بچوں کو گروکل میں بھیج سکتی ہیں۔ اگر انکی مرضی ہو تو مبارک ہے۔ کہ وہ ایک اور گروکل قایم کریں۔ لالہ جمنا داس جی کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس ملک میں صرف ایک ہی گروکل کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ ضرورت ہے۔ کہ کوئی زمانہ آوے جبکہ ہر آریہ سماجی اپنے بچے کو گروکل میں بھیجا کرے۔ اور ایک کیا بیسیوں بلکہ

بتلادیں گورو کل ہندوستان میں دکھلائی
دے۔ آگ جادیں۔ یہہ عرض کرنا بھی مناسب
ہے کہ گورو کل کے لیئے کسی بھاری رقم کی ضرورت
نہیں ہے۔ سات لاکھہ یا بیس لاکھہ روپیہ
بلکہ نہیں چاہئیے۔ کیونکہ آریہ پرتی ندہی سبھا
کی مدد کی ضرورت ہے۔ گورو کل کے سسٹم اور سکیم
کی بابت لکھتے ہوئے عرض کرونگا۔ کہ کتنا خرچ ہوگا
گورو کل کے لیئے درکار ہے۔ اوشم

آریہ سماج کا خدمتگذار

خاکسار دہنپت رائے آریہ از لاہور

برتولی ضلع بلند شہر

موضع برتولی میں آپکے لائق ممبران کی کوشش سے پوپ لیلا کے بندھن کو توڑ کر بھی دیگر چند سدی ۵ جیٹھ سمت ۱۹۵۵ کو ایک بواہ سنسکار ویدک رسم کے مطابق ہوا۔ برات موضع دہمری تحصیل پور سے آئی تھی۔ یہہ شادی قوم چھتری یادوسی میں ہوئی۔ دولہا ۲۲ سال۔ دلہن ۱۵ سال تھی۔ بواہ کے وقت برکنیا اپنے اپنے منتر اوچارن کرتے تھے۔ باہر سے آئے ہوئے لیکچرار پنڈت مراری لال شرما سکریٹری آریہ سماج نے ایک پراتر دیا کیا مخالف وجہوں پر دیا۔ تعداد سامعین کی کثرت سے تھی۔ پنڈت کنور سین شرما نے بواہ سنسکار کرایا۔ اور لیکچر بھی دیا۔ ٹھاکر رام دیال سنگھ و ماسٹر ... لال نے بھی دیا کہ بیان دیا۔ صدر دیہہ حسب تفصیل ذیل دان کیئے۔ آریہ سماج بلند شہر سم۔ آریہ سماج سکندر آباد عہ۔ یتیم خانہ بریلی عہ۔ پرتی ندہی سبھا ممالک مغربی و شمالی عہ روپیہ پرچار فنڈ عہ۔

موضع ردہی پوسٹ آفس جیور ضلع بلند شہر میں ایک شاستراتھ پنڈت سوامی لعل و پنڈت گنگادت سے ٹھاکر رام دیال سنگھ نے مورتی پوجن پر کیا۔ آخرکار پنڈتان دہرم سبھا نے مورتی پوجن وید ورودھ سمجھ کر اپدیش کرنا شروع کیا۔ ست کی ہمیشہ جے ہوتی ہے۔ ہم ہر دو پنڈت صاحبان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے آجکل کے دہرم سبھا کے اپدیشکوں کیطرح ہٹ دہرمی نہیں کی۔ اگلے روز انہیں ویدوکت سنسکار سنسکار ودہی سے کرائے۔ اسبارے میں ہم ٹھاکر چندن سنگھ صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنہوں نے اپنی تحقیقات کے لیئے یہہ شاستراتھ کرایا۔

راقم
کرپا شنکر منتری آریہ سماج
برتولی ضلع بلند شہر

بلند شہر

۱۸ جون ۱۸۹۶ء کو بلند شہر آریہ سماج کے لائق ممبر منشی موہن چند صاحب کے پتر کا دیولوک ہوگیا۔ جسکا مرتک سنسکار سنسکار ودہی کے مطابق کرایا۔ آپکی تصنیف میں سم ساگر بھجناولی کے حصہ ہیں بھجناولی آپکے لائق پتر لالہ رامسرن لال نقشہ نویس عدالت سے، رسالہ تک بھیجنے پر ملسکتی ہے۔ پرماتما آپکی سوح کو شانتی پردان کرے۔ اور آپکے پتر کو شانتی عطا کرے۔

راقم
بھگوتی پرشاد مدہوک
آریہ سماج بلند شہر

تصحیح غلطی

اخبار ست دہرم پرچارک جلد ۸ مطبوعہ ۲۵ جیٹھ سمت ۱۹۵۳ کے صفحہ ۱۳ کے آریہ سماج کی خبروں کی ذیل میں بھائی شیر سنگھ کی وفات کا ذکر غلط درج ہے۔ دراصل انکی دہرم پتنی کا دیہانت ہوا ہے اسواسطے اسجگہہ بعد لفظ ممبر آریہ سماج دہرم سالہ کے لفظ کی دہرم پتنی ایزاد فرماکر تصحیح فرمادیں۔

آپکا
تو ہی رام

ضروری نویدن

ڈیر ایڈیٹر کرپا کرکے اس لیکھ کو ضرور چھاپ دیجیئے۔ سکریٹری آریہ سماج دہلی کرپا کرکے جلد جواب دیویں۔

مینے اپنے کسی دوست سے سنا ہے۔ کہ دہلی کے قریب کوئی ایک گانوں مسلمان راجپوتوں کے ہیں۔ جو کہ چاہتے ہیں کہ انکو شدہ کرکے ہندوؤں میں شامل کیا جاوے۔ بلکہ یہاں تک کہ انہوں نے سنگھ سبھا امرتسر کے پاس درخواست کی ہے۔ کہ ہمکو شدہ کرلو۔ اگر یہہ سچ ہے۔ تو آریہ سماج کو یہہ موقعہ ہاتھ سے جانے دینا لازم نہیں ہے۔ سکریٹری آریہ سماج دہلی اس بات کی بابت بہت جلد بذریعہ اخبار یا خط بندہ کو مطلع فرمادیں۔ کہ یہہ بات کہاں تک درست ہے۔ مینے سنا ہے کہ انکی تعداد ۳۰۰۰ کے قریب ہے۔ جلد اطلاع آنے پر جلد بندوبست ہوسکتا ہے۔ کہ وہاں جاکر انکو شدہ کیا جاوے۔

آپکا تابعدار
دہنپت رائے آریہ کوچہ سیریاں شاہ عالمی دروازہ لاہور

آریہ سماجک خبریں

قصبہ کلانوالہ علاقہ گوجرانوالہ میں لالہ گوردیتا رام منتری آریہ سماج بنوں کی کوششوں سے جو کہ اپنی جنم بھومی میں آئے ہوئے تھے۔ ایک نیا آریہ سماج قایم ہوا جس میں تعداد ممبران فی الحال ۸ ہے۔ لالہ پنجو مل پردھان اور لالہ سندر داس منتری ہیں۔

آریہ سماج امرتسر نے ایک نوجوان ۱۹ سالہ مسمی تلسی رام برہمن کو جو کہ مسلمان کے ہاتھ سے پانی پینے پر ہندو برادری نے خارج کیا ہوا تھا۔ شدھ کیا۔ نہ معلوم کہ اپنے بھائیوں کو دھکے دینے سے پورانک بھائی کب باز آینگے۔

آریہ سماج باگڑیاں (ضلع لودہانہ) میں آج کل چار سادھو آئے ہوئے ہیں جو کہ ویدک دہرم کو ماننے والے ظاہر کرتے ہیں اور خوب لکچر دیتے ہیں۔ سنسکرت میں اچھی لیاقت نہیں رکھتے۔ آریہ سماج کے اوپدیشکوں کے لیئے سنسکرت کا اچھی طور پر جاننا نہایت ضروری ہے تا کہ اپنے سدہانتوں کو سمجھ کر دوسروں کو اوپدیش دیا جاوے۔

کوئیٹہ سے بڑی افسوسناک خبریں آئی ہیں (۱) آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے یوگیہ اوپدیشک ڈاکٹر سنگت رام جی کا لڑکا جو ڈاکٹر جی کے ہمراہ تھا۔ ۱۳۔ جون کی رات کو مرگیا ہے (۲) لالہ ٹوپا رام ممبر آریہ سماج کا بھی دیہانت ہوگیا۔ لالہ ٹوپا رام جی ست دہرم پرچارک کے خریدار بھی تھے پرماتما ڈاکٹر سنگت رام جی کو شانتی دیوے۔ ہر دو سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے۔

فیروز پور شہر آریہ سماج اچھی حالت میں ہے ۱۴۔ جون کی صبح کو لالہ منشی رام سکتر سری کی یہاں پُنسون سنسکار ہوا۔ سپتاہک جلسہ میں پنڈت نند رام نے ایشور پرارتھنا کرائی اور سکترسری نے ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی۔

پنڈت آریہ منی جی نے ملتان میں ۱۸ جون کو سادھو بالک رام اودھاسی کے ساتھ مورتی پوجا وشئہ پر شاستر ارتھ کیا۔ سادھو جی ایسے گھبرائے کہ بجائے ایشور کی مورتی بنا کر پوجنے کے ویدوں سے مورتی مان پدارتھوں کی پوجا یعنی ستکار ثابت کرنے لگے۔ دوسرے روز ایک میر مجلس نے آنے سے انکار کردیا۔ اور چونکہ سادھو صاحب نے بت پرستی پر بحث کرنے سے انکار کردیا۔ اس لیئے پنڈت آریہ منی جی واپس تشریف لے آئے۔

سادھو کیشوانند اب تک کوئیٹہ میں ہیں۔ پنڈت پورنانند جی کے ساتھ بہت ہوتا ہے۔ لیکن شاستر ارتھ کے لیئے اب تک طیار نہیں ہوئے۔

کانگڑہ آریہ سماج باعث اکثر ممبران کے چلے جانے کے کچھ عرصہ سے معطل پڑ گیا تھا۔ اب میاں موتی سنگھ ملک گیان چند اور ڈاکٹر منشی رام و لالہ دیو داس جی کی کوششوں سے از سر نو سماج سرسبز ہوگیا ہے۔ سپتاہک جلسے بدستور ہوتے ہیں۔ اور ادہکاریان بہ تفصیل ذیل انتخاب ہوئے ہیں۔ میاں موتی سنگھ عرائض نویس پردھان۔ ڈاکٹر منشی رام اُپ پردھان۔ لالہ دیو داس منتری۔ لالہ برج لال اُپ منتری۔ ملک گیان چند کوشادھیکش۔

تازہ خبریں اور رائیں

قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ میں ایک کھتری بابا کو دوسری شادی کرنیکا شوق چرایا۔ اور چھتیس روپیہ دیکر منڈل ریاست جموں میں اپنے سالے کی لڑکی سے شادی کرلی۔ برادری کھتریان نے انکو خارج از برادری کردیا۔ تاوقتیکہ وہ ذیل کا ڈنڈ نہ دے لیویں۔ لڑکی کا والد ایک سو روپیہ کا بھوجن برائے براہمنان دیوے۔ اور ایک لاکھ پانی کی گاگر دہلی موتیوں پر پڑوا دے اور ایک لاکھ گایتری کا جاپ کروا دے شادی کرنیوالا بابا۔ ایک سو براہمن اور شہر سنکترہ ضلع سیالکوٹ کی برادری کو بھوجن دیوے۔ اور ایک گئو کا دان کرے۔

منتری آریہ سماج سنکترہ لکھتے ہیں کہ سنکترہ سماج میں آجکل ۱۱ ممبر درج رجسٹر ہیں۔ امید ہے اور بھی جلد داخل ہونگے کیونکہ سپتاہک جلسہ میں ممبروں سے سوا ایک زیادہ ہوتے ہیں۔ ہر روز رات کو ہون ہوتے ہیں یہ آجکل جنگل میں منگل ہو رہا ہے اور قریباً چھ سات ممبر سندھیا بھی سیکھ رہے ہیں۔ اگر ایسا ہی کرتے رہے جلد ترقی ہوجاویگی۔ اس تحصیل میں آریہ پرتی ندہی سبھا اوپدیشک روانہ کرے۔

قصبہ ڈسکہ ہوڈہ ضلع سیالکوٹ میں ایک کرانچی

بھگوان پیش نے ایک زرگر کی دکان کا قفل اوتار کر ایک بکس جس میں سو روپیہ سے زیادہ کا مال تھا اٹھا کر کسی کھیت میں گاڑ دیا اور روپیہ پاخانہ میں پھینک دیا۔ سادھو جی پکڑے گئے۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔

ترن تارن ضلع امرتسر میں دو عیسائی واعظ وعظ کر رہے تھے۔ لڑکوں نے شور مچایا۔ حلیم واعظ نے اسے خوب مارا۔ تعلیم کیسا تھا جب عمل نہ ہو تو کس کام کی تعلیم ہے۔

سکندرا ضلع مرادآباد میں ایک کسان کی عورت کے ایک دو سر والا بچہ پیدا ہوا۔ جو دو دن تک زندہ رہکر مر گیا۔

لکھنؤ میں اسوقت ایک عجیب مقدمہ دائر عدالت ہے۔ ایک کورمی قوم کا آدمی یگیوپویت (جنیو) دہارن کیئے ہوئے جا رہا تھا۔ کہ تین برہمنوں نے اسکا یگیوپویت یہہ کہہ کر زبردستی اوتار لیا۔ کہ شودر کو یگیوپویت کا ادہکار نہیں ہے۔ کورمیوں نے عدالت مجسٹریٹی میں مقدمہ دائر کر دیا ہے انکا قول ہے کہ حوالہ جات شاستروں سے انہوں نے یگیوپویت دہارن کرنے کا اپنا حق ثابت کر دیا ہے اگر گن اور کرموں کے لحاظ سے دیکھا جاوے تو کورمی ویشیہ ورن میں گنے جانے چاہئیں لیکن یہہ امر مشتبہ ہے کہ پورانک خیالات کے مطابق کورمیوں کو یگیوپویت دہارن کرنے کا کہاں تک اختیار ہے۔ ممالک مغربی و شمالی اودھ میں کورمی بڑا بیوپار کرتے ہیں۔ اور بڑے بڑے سیٹھ ساہوکار ہیں۔ یہہ خاصہ انسانی ہے کہ ساماجک اُنتی کرنے پر شتیہ اتم ورن میں شامل ہونے کی ابھلاشا ظاہر کرے۔ آریہ سماج کو گن کرم انوسار ورن ویوستھا قائم کرنے کی طرف بہت جلد رجوع ہونا چاہیے۔

ہمعصر ٹربیون لکھتا ہے۔ کہ سوامی جگن ناتھ جی کے دھرم مہاتسو کا دوسرا جلسہ لاہور میں ضرور ہوگا۔ انتظامیہ کمیٹی بنگئی اور کام کر رہی ہے۔

راولپنڈی کے ایک مُلا نے اپنے بارہ سالہ لڑکے کو ذبح کر ڈالا۔ اسکا بیان ہے۔ کہ جس طرح ابراہیم نے اپنے بچے کو خدا تعالےٰ پر قربان کیا۔ اسی طرح میں نے بھی قربانی چڑہائی ہے۔ اودیا انسانوں سے کیسی کیسی خطرناک حرکتیں سرزد کراتی ہے! جن مذاہب کی ایسی خطرناک تعلیم ہے۔ انسے بنی نوع انسان کو چھوڑانا سچے پرُاپکار کا کام ہے۔ آریہ سماج کو ابھی بڑا بھاری کام کرنا باقی ہے۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

پنڈت دیو ویدیالو جی نے ۱۶ و ۱۷ مارچ کو پشاور صدر میں دو لکچر دیئے۔ ۱۸ و ۱۹ کو پشاور شہر میں اوپدیش اور ایک لکچر دیا ۲۰ اور ۲۱ کو پھر صدر میں سادہارن اوپدیش دیا۔ ۲۲ سے ۲۵ تک پشاور شہر میں ہر روز ایک اوپدیش دیا۔ ۲۷ سے ۲۹ تک چہارشدہ میں چار لکچر دیئے۔ ۳۱ کو صدر پشاور میں سادہارن اوپدیش دیا۔ یکم اپریل و ۲ اپریل کو نوشہرہ میں اوپدیش و ویاکھیان دیا۔ ۴ سے ۸ تک مردان میں ہر روز اوپدیش و لکچر دیئے ۱۰ سے ۱۵ تک پشاور شہر سماج کے بیساکھی پرچار کے جلسہ سے پہلے اور بعد ہر روز اوپدیش اور لکچر دیئے۔ اور ایک یگیوپویت سنسکار کرایا۔

پنڈت آتمارام جی نے ۲۲ و ۲۳ مارچ کو گنگوہ میں دو ویاکھیان دیئے۔ ۲۶ سے ۳۰ مارچ تک لاڈوا کے میلہ پر پرچار کیا جہیں کہ ہمنوں اور عیسائیوں سے بڑی کامیابی کے ساتھ شاستر ارتھ کیا۔ ۲ اپریل کو پٹیالہ میں ایک لکچر دیا ۹ سے ۱۲ اپریل تک مصطفےٰ آباد ضلع انبالہ کی سالانہ جلسہ پر لکچر دیئے۔ اور ہون کرایا۔ تعداد خرچ تا ۸۰۰ تک روزانہ رہی۔ ۱۷ سے ۲۰ تک دہلی میں ہر روز ایک ویاکھیان دیا۔

لوکل

آئیتوار کو سماج مندر میں ہنس سماج کا سپتاہک جلسہ بدستور ہوا۔ ہون آدی کے بعد برہمچاری برہمانند جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور پنڈت گنگادت جی نے اوپدیش دیا۔ تت پشچات شریمان پنڈت آریہ منی جی نے ایک بڑا عالمانہ لکچر دیا۔

منگلوار اور بدھ وار کو استری سماج اور بال سماج بدستور ہوا۔

اس بار سریم پرمیشور کی بڑی اپار دیا ہوئی کہ ۲۴ تاریخ کی رات سے بارش شروع ہو گئی جو آج تک برابر ہو رہی ہے۔ کثرت سے ہو بھی چکی ہے اور ابھی تک ابر آسمان پر بدستور ہے۔

ایک بیوہ برہمنی ساکن امرت سر نے نہال کی ایک دایہ سے اسقاط حمل کی دوائی استعمال کی جسپر وہ ایسی بیہوش ہو گئی۔ کہ سوائے حمل گرانے کے اسکا بچاؤ مشکل ہو گیا۔ اب مقدمہ زیر تفتیش ہے لیکن وہ دایہ ضمانت پر رہا ہے۔ جو لوگ بال بواہ کے حق میں ہیں۔ اور بدھوا بواہ کے برخلاف ہیں۔ انکو اس واقعہ کو سنکر آئندہ عبرت پکڑنی چاہیئے۔

گت ادہیویشن میں سنسکرت واک پر مدہنی سبھا ٹریٹی ملتوی رہتی۔ پہلے کی نسبت اس سبھا میں

تقریباً دو گھنٹے شروع رہا تھا۔ مباحثہ مورتی پوجا پر تھا
سبھا کی طرف سے پنڈت گنگا دت شاستری جی تھے۔ مباحثہ
شاستریک تھا۔ اور اس طرح پر شروع ہوا۔ ودیارتھی
بھگت رام نے پہلے یہ ثابت کیا۔ کہ دنیا میں مورتی
مان پدارتھ دیکھنے پڑتے ہیں۔ اور انکا ست کار
بھی دکھائی دیتا ہے۔ مثلاً اگنی والا آدمی کا
ست کار دنیا میں تمام جیو جنتو کرتے ہیں پس
مورتی پوجا لوگ شبد مانے جانے سے سدھ ہے
اسلئے ہے دوسری طرف کے دیا بھی برہمانند نے
اس بات میں کچھ نہیں کہا جن جن صاحبان نے
اپنی اپنی تحریریں انہوں تقریریں سنائیں یا
پڑھیں۔ وہ مورتی پوجا میں نہیں ہٹتے رہے
پرنتو مورتی پوجا میں ایشور کی مورتی پوجا
سدھ کرنے لگے۔ دونو طرف سے مباحثہ بڑی
دیر تک ہوتا رہا۔ دوسرے ادھیویشن کیواسطے
بھی یہی وشے رکھا گیا۔ تاکہ ادہینشد تھا سوآدی
شاستروں سے جو مورتی پوجا سدھ کرنے کی
کوشش کیگئی تھی۔ اور اسوقت سبھے کے اتحاد سے
پورے طور پر سارے پرشنوں کا اتر نہ دیا
گیا۔ پورے طور پر جواب دیا جاوے۔ اگر
پچھلے ہفتہ کی طرح رونق رہی تو کسی دن ضرور
یہ سبھا اپنی حالت میں تبدیلی پاویگی۔ اب
سبھا کی طرف سے دو سنسکرت اخبارات بھی
منگائے جاوینگے مثلاً سنسکرت چندر کا اور
ودیا ودہی۔ جو کہ ماسک پتر ہیں۔ اس کا
پھل یہ ہوگا۔ کہ سنسکرت پر میوں کی رچی
زیادہ بڑھائی جاوے۔ اور ویاکرن آدی
کا بھی بودھ بڑھے گا۔ آئندہ جو کچھ ہوا کریگا
عرض کیجاویگی۔ پچھلے ادھیویشن میں پنڈت
سیلارام۔ پنڈت برج موہن۔ پنڈت گنگا دت
جی کی تقریریں خاص غور طلب تھیں۔ گورنمنٹ
سکول کے سنسکرت سٹوڈنٹ سبھا میں خاص حصہ
لیا کرتے ہیں۔ اور دن بدن ترقی ہے۔ یہ
سب کوشش پنڈت برج موہن جی کی ہے
جسکے واسطے وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔

اشتہارات

استری دھرم نیتی

اس پستک میں حسب ذیل ادھیائے ہیں یعنی
ودیا - دھرم - مریادا - برہمچریہ - گرہستھ
بالکوں کا پالن - اور شکشا - کرتویہ - اور اکرتویہ
ہر ایک مضمون کو بڑی خوبصورتی سے سمجھایا ہے
اور عبارت بڑی سرل ہے۔ مطبع ست دھرم پرچارک
جالندھر اور پنجم سنگھ ورما آریہ سماج بڑودہ سے مل سکتی ہے
قیمت فی جلد ۶ المشتہر مینیجر پرچارک

۱۲/ بر کی ضرورت ۱۶/

ایک معزز بوجاہی کھتری جسکی تنخواہ قریباً
ایک صد روپیہ ہے۔ اپنی دس سالہ دختری
کا ناطہ کسی ایسے لڑکے کے ساتھ کرنا چاہتے
ہیں۔ جو کہ بوجاہی خاندان میں سے کم از کم
سولہ یا سترہ سالہ ہو۔ تعلیم انٹرنس تک رکھتا
ہو۔ کنوارہ ہو۔ یا اگر بیاہ ہو چکا ہو تو گرہست
دیر سے رہا ہو۔ خاندان اچھا ہو۔ کسی
دائمی بیماری میں مبتلا نہ ہو۔ خط وکتابت
منیجر ست دھرم پرچارک کے نام ہونی چاہئے۔

اشتہار

ایک شخص تعلیم یافتہ قوم کا اہلو والیہ
سکھ عمر قریباً تیس سالہ اور آریہ سماج کا
سبھاسد جو کہ فی الحال مشاہرہ مبلغ چالیس روپیہ
ماہوار بر دفتر صاحب مجسٹریٹ چھاؤنی [illegible]
ہیڈ کلرکی ممتاز ہے۔ کسی اونچ قوم کی رکھ
رہت شدہ اچھی بالغ اور ودیا وان استری
سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ بہتر بیواہ درخواست
منتری آریہ سماج نوشہرہ کے ہونا چاہئے۔

ضرورت

آریہ کنیا پاٹشالہ شاہ پور پنجاب کے لئے ایک
ایسی ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔
جو آریہ خیالات کی ہو۔ اپر پرائمری تک
ہندی پڑھا سکتی ہو۔ اور سندھیا ستیارتھ
پرکاش سے اچھی طرح واقف ہو۔ تنخواہ ۱۰
ماہوار۔ اگر مڈل پاس یافتہ ہو تو ۱۵ ماہوار
بشرط منظوری سبھا رہنے کی مکان مفت مل سکتا
ہے۔ درخواستیں فی الحال کے پتہ پر مشتہر کے نام
آنی چاہئیں۔

المشتہر
لادھورام سکریٹری منیجنگ کمیٹی کنیا پاٹشالہ
صدر شاہ پور سکریٹری آریہ سماج شاہ پور

بدھوا بواہ کی ضرورت

ایک صاحب از قوم کھتری ٹمن عمر ۳۰ سال
سال ملازم ۷۰ روپیہ ماہوار بعہدہ ہیڈ کلرکی
محکمہ نہر شدہ ملن شور کوٹ ضلع جھنگ ایک
ایسی بدھوا سے شادی کرنی چاہتے ہیں
جو کھتری قوم میں سے ہو۔ درخواستیں مشتہر
کے نام نیچے لکھے پتہ پر آنی چاہئے۔

المشتہر
دیوی چند کھنہ سپرنٹنڈنٹ کلرک
محکمہ نہر سب ڈویژن لودھراں ضلع ملتان

ڈاکٹر برمن صاحب کا عرق

تپ تلی اور ہر قسم کی بیماری بخار کو مفید ہے
خواہ کتنی ہی پرانی ہو۔ چار پانچ روز کے استعمال سے
کم ہونی شروع ہوتی ہے۔ اور تھوڑے عرصہ زیر استعمال
رکھنے سے بالکل جاتی رہتی ہے۔ اور باری کے بخار کو خواہ
کسی قسم کا ہو۔ اول ہی دن کے استعمال سے نہیں آنے
دیتا ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۱۲/ خوراک عہ چھوٹی
شیشی آٹھ خوراک ۳ آنے۔ (نوٹ) تاپ تلی کے
بیماروں کو بڑی شیشیاں منگوانی چاہئیں۔

دمہ یعنی سانس کی دوا

دمہ خواہ کتنی ہی زور سے اٹھتا ہو۔ دوا ایک خوراک سے فوراً
رک جاتا ہے اگر یہ دمہ پرانا ہو تو تھوڑے عرصہ زیر استعمال رکھنے سے
جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ اور نیز [illegible] کو برابر استعمال کرنے سے
بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

المشتہر ڈاکٹر برمن دہلی

اشتہار

گولیاں بواسیر جو [illegible] میں ایک محقق سنیاسی سے
[illegible] حاصل کیں اور بیس سال کے تجربہ سے نہایت مفید ثابت
ہوئی ہیں جیسی بیماری ہو اس کے لیے اکسیر حکم رکھتی ہیں قیمت
فی ڈبیہ دو روپیہ۔ المشتہر برکت رام شہر [illegible] آریہ سماج
[illegible] (سیالکوٹ)

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجربات ادویات

[illegible]	جو سریع التاثیر [illegible] کے لیے جو کثرت [illegible] مسکرات و منشیات کی بدولت [illegible] وغیرہ کو [illegible]
[illegible]	اسکے استعمال سے [illegible] فائدہ ہوتا ہے [illegible] نہیں دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے قیمت عہ
[illegible]	[illegible] میں درد [illegible] حاجت بول کو [illegible] کرتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔

[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام۔ درد سر [illegible] کو مفید ہے [illegible] قیمت فی شیشی عہ
[illegible]	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خوردہ [illegible] کی خرابیاں دور کر کے چمکدار ہوتے ہیں ۳ تولہ عہ
[illegible]	ضعف بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار سرخی جالا [illegible] روشنی کو برداشت نہ ہونے کو دور کرتا ہے [illegible] شیشی
[illegible]	بار بار پیشاب آنا۔ تشنگی۔ لاغری۔ بےچینی۔ درد کمر خرابی جگر [illegible] پیدا ہونے سے [illegible] فی شیشی دس روپیہ
[illegible]	نفخ شکم۔ ترش ڈکار۔ ورم جگر [illegible] خرابی گردہ۔ درد [illegible] کو دور کرتا ہے [illegible]
[illegible]	سوزاک [illegible] جریان [illegible] جاتا رہتا ہے۔ قیمت [illegible]
[illegible]	چاند [illegible] تکلیف [illegible] قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور [illegible] کیڑا [illegible]
[illegible]	چار پانچ منٹ میں [illegible] نہایت [illegible] لطف [illegible] قیمت [illegible]
[illegible]	دائمی بخار۔ درد سر [illegible] قیمت فی تولہ عہ
[illegible]	جو خلاف قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی [illegible] درست کر کے لطف [illegible] فی تولہ عہ

کثیر الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب پیدائش و
سائنٹیفک دیکھنا چاہو۔ تو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج
ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے یہ رسالہ
[illegible]
[illegible] المسکرات [illegible] رسالہ
[illegible] قیمت [illegible] المشتہر
حکیم غلام نبی [illegible]
[illegible] لاہور [illegible]

کتب۔ کتب۔ کتب

آریہ سنگیت پشپاولی۔ اردو بھجن مصنفہ مہتہ امیر چند
منشی کیول کشن۔ لالہ گنگا رام وغیرہ قیمت [illegible]
ایضاً بھجن [illegible] نول لکھے یعنی بھجن قیمت [illegible]
ایضاً بھجن [illegible] سوامی
[illegible] رام وغیرہ۔ ولایتی [illegible] قیمت [illegible]
آریہ سنگیت پشپاولی ہندی بھجن مصنفہ مہتہ امیر چند
منشی کیول کشن لالہ گنگا رام وغیرہ ناگری حروف
ولایتی کپڑے کی پختہ جلد قیمت [illegible]
ایضاً [illegible] بھجن اور [illegible]
نول لکھے مجلد قیمت ۱۲/
آریہ سنگیت پشپاولی۔ گورمکھی بھجن مصنفہ امیر چند
منشی کیول کشن لالہ گنگا رام وغیرہ ولایتی کپڑے
کی جلد ناگری حروف میں قیمت فی جلد [illegible]
ایضاً بھجن [illegible] مجلد قیمت فی جلد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سوانح عمری [illegible]
[illegible]
[illegible]
دیگر کل کتب [illegible] انگریزی اردو ہندی گورمکھی
موجود ہیں [illegible]
المشتہر منیجر آریہ [illegible]
[illegible] لاہور

ہیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں ڈلیان ہاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس امر کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ ہر امراض چشم کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف البصارت۔ تاریکی چشم۔ دھندھ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم سمجھاتے اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اپنے آنکھ کے لیفوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کریں قسم ہے چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ سکتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی نیکی تو یہ ہے کہ یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ سائنٹیفک ذریعہ سے تیار کرنے پہ بہت ارزاں پہنچ جاوینگے۔ قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ہیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ہیرے کی ممیرہ مبلغ ۱۰ روپیہ مصری کا سرمہ فی تولہ ۱۲ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کرنے کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی اور جعلی ہیرے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

ملنے کا پتہ — پروفیسر میا سنگھ ... مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

کیا اس سے بڑھکر اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) [illegible]

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ہیرے کی سندات میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کرے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائنس بنک میں اسی مطلب کے لیئے ماہ مارچ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا ہے

منیا سنگھ پروفیسر مقام بٹالہ (گورداسپور)

(۲) [illegible]

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پلیڈر مینیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

حب عطوس - جنون کو فالج لقوہ سکتہ تشنج امراض بارد اور درد شقیقہ کیواسطے بہت مفید ہے - قیمت ۱۲؍

دوائی سوزاک - سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو دوائی مذکورہ کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے - قیمت ۱۲؍

حب حیات - حب مذکور تقویت معدہ اصلاح ہاضمہ و کثرت ریاح یعنی ریحی - دافع ڈکار و نفخ شکم پیٹ و مقوی دماغ بقینیہ حواس و تشنج شدہ قیمت ۱۲؍ گولی ۱؍

یاقوتی بارد - محرورین کیلئے نہایت درجہ مفید ہے - خفقان اور گرمی و تقویت اعضاء رئیسہ و رحون اور روح کی صفائی - اور نیز گرمی کے بخار کو بھی فائدہ مند ہے - فی ڈبیہ عہ

سرمہ مرواریدی - یہ سرمہ دھند غبار جالا ضعف بصر تاریکی چشم - پھولا ناخنہ - آنکھوں سے پانی جانا - خارش کیواسطے مفید ہے - قیمت فی تولہ ہر دو قسم سیاہ و سفید عہ **اطلاع** قیمت بذریعہ ویلیو پیبل آنی چاہیئے خرچ محصولڈاک ذمہ خریدار ہر چیز ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا -

المشتہر حکیم لبھو داس بازار رتبہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پیبل روانہ کیجاتی ہیں

کشتہ نقرہ - اسکے کھانے سے دل و دماغ جگر و گردہ و مثانہ و ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا ہے - رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے ہر قسم کی جریان منی کو بالکل بہت مفید ہے جو لوگ سستی دور ہو جاتی ہے جو لوگ قوت باہ سے محروم ہو چکے ہیں انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیئے پچیس برس تک شادی کرنے سے اجوانی میں کثرت جماع سے جو جو

نقص پیدا ہوتے ہیں اسکے دور کیلئے یہ تو آب حیات ہے پھر روغن مسیحا کیساتھ اور حقنہ زدوں کے حق میں اکسیر ہے بھجوا شدہ حکم دوائی نہ بھیجی جاویگی - قیمت فی تولہ عہ

روغن مسیحا - مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں مجلوق و سست آدمیوں کیلئے نہایت مفید ہے - رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں - اور ظہر خواہ منی کی قبض بھی پیدا ہوتی ہے - قیمت فی تولہ عہ

دوائی آتشک - خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو - اگر ناک میں سوراخ بھی ہو گیا ہو - بغیر قے و دست دشمنہ آتشک دور ہو جاتا ہے - قیمت خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ -

دوائی سوزاک - سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اسکے استعمال سے دور ہو جاتا ہے - قیمت فی تولہ عہ

المشتہر حکیم تارا چند گجرات پنجاب

بہارت ورش کے ناامیدوں کیلئے امید

عام و خاص کو واضح ہو کہ بڑی کوشش بہت سی جستجو اور تلاش کے بعد ایک تھا نہایت ہی سے لڑکے بلا دی کے نقائص دور کرنے اور ناامیدوں کو امیدوار بنانے کی ایسی عمدہ دوائی ملی ہے جو تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے کم سے کم پچاس جگہ پر استعمال کی گئی ہے - اور جن اشخاص کے گھر میں چودہ برس سے حمل ہی نہیں ہوا تھا - ایشور ان پر کرپا سے بڑی کامیابی کیساتھ امیدیں بر آئیں اور تمام نقائص جو مانع اولاد ہوتے ہیں دور کئے گئے - اب چونکہ دوائی مذکور کامل طور سے مجرب ہو گئی ہے - عام و خاص کی اطلاع کیلئے مشتہر ہے - کہ خواہشمند اقسام سے خط و کتابت کرکے معالجہ کرائیں - شرح اور شرط علاج یہ ہے - کہ دوائی تیار شدہ اول مفت دیجاویگی اور فی ایک لوازمات بازار سے حسب ہدایت خریدنے ہونگے حق الخدمت اول کچھ نہیں لیا جاویگا - جب تک حمل نہ ٹھہر جاوے - اسوقت صرف مبلغ سچا پچیس روپیہ حق الخدمت

قیمت ادویات وغیرہ کیلئے جیسی کہ دوائی کا تجربہ ہی فوراً لیا جاویگا اور اسکے پیچھے حق الخدمت انکی مرضی پر منحصر ہے **المشتہر** بابو رام کرشن شرما ساکن ہنسالہ ضلع گوجرانوالہ پنجاب

خوشی کی خبر

جیبی گھڑی پلے کھلے منہ کی نہایت خوبصورت گارنٹی تین سال قیمت چھ روپیہ (سارٹیفکٹ) اور بابو موتی رام صاحب اسسٹنٹ ٹائم کیپر تحریر فرماتے ہیں گھڑی پہونچی - یہ ان گھڑیوں سے بہت عمدہ ہیں جو چوگنی قیمت پر فروخت ہوتی ہیں - چاء کی خوشبودار گولیاں جو خاص ہندوستانی چاء سے تیار ہوتی ہیں ایک منٹ میں چاء تیار کیجئے - فی بکس ۸؍ - گویا ہزنگی عمدہ فوٹو کی تصویر کھینچنے کا جیبی کیمرہ جس سے ہر ایک شخص فوٹو کی تصویر کھینچ سکتا ہے - ضروری سامان وغیرہ کی کتاب قیمت ۵ روپیہ - جسم کو تندرست رکھنے والی اصلی بجلی کی انگوٹھیاں فی عدد ۲ روپیہ - انگریزی خوبی کی جیبی چھاپہ خانہ قیمت ۱؍ - بڑے کلاں ۲ روپیہ - خود جلنے والا لیمپ قیمت ۲ روپیہ - صندل کی خوشبودار چھوٹی پنکھیاں قابل تحفہ قیمت ۸؍

ملنے کا پتہ یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی جالندھر

داس کی ارداس

مصنفہ لالہ دیویداس کمپونڈر رسول ہسپتال کوئٹہ بلوچستان جس میں عام طرزوں پر تیار کرکے دیوناگری اکشروں میں چھپائی گئی ہیں - آریہ ہاتھ کے گیت ملتے ہیں آریہ سماج اور دفتر ویدک مترو جالندھر سے یا مصنف سے ملتی ہے - **المشتہر** مصنف

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں بیشنٹ میدہ سوجی و آٹا ایسا کا تیار ہوتا ہے جس کا پکوان نہایت ہی عمدہ اور خوشنما اور خوش ذائقہ ہے - خریداران ایک مرتبہ ضرور منگا کر آزمائیں

المشتہر دی الکرٹ براونڈ میجر اینڈ کمپنی

نمبر ۱۳ | مطبوعہ ۲۲ ہاڑ سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۳ جولائی سنہ ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

यजुर्वेदः अ० २ मं० १

कृष्णो ऽस्याखरेष्ठो ऽग्नये त्वा जुष्टं प्रोक्षामि वेदिरसि बर्हिषे त्वा जुष्टां प्रोक्षामि बर्हिरसि स्रुग्भ्यस्त्वा जुष्टं प्रोक्षामि ॥१॥

ارتھ۔ چونکہ یہ یگیہ کھند سے ہو سے ستھان میں تھر (یعنی ویدی وغیرہ) سے سوشوبہت یگیہ شالا میں ستھر آگ کے ذریعہ پدارتھوں کو سوکشم کرنیوالا۔ اور پون کے ذریعہ انکو کھینچ کر پھیلانیوالا ہے۔ اس لیئے اگنی کے درمیان مجھ سے شدہ کی ہوئی اُس یگیہ کی سامگری کو گھی وغیرہ سے سینچ کر شدہ کرتا ہوں۔ ہو نیہ پدارتھوں کو سوکشم اوستھا میں انترکش میں پہونچانے کیلئے پرتھوی سے رچی ہوئی اس ویدی کو گھی وغیرہ پدارتھوں سے اچھی طرح سینچتا ہوں۔ اور چونکہ یہ یگیہ جل انترکش میں ستھر ہو کر پدارتھوں کو شدہ کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ اس لیئے اسکی شدھی کے لیئے اُتم ہون کی سامگری کو سروا نجم و سادھنوں سے شدہ کرتا ہوں"

یگیہ کی جان ویدی ہے جو ویدی کی مناسبت اور اسکے باقاعدہ ہونے پر یگیہ کا سپھل ہونا منحصر ہے۔ یگیہ کنڈ ایسا بننا چاہیئے کہ جہاں وہ ایکطرف اگنی کے سوکشم کرنیکی مدد دیسکے وہاں دوسری طرف وہ سوکشم ہوئے پدارتھوں کو وایو دوارا انترکش میں بخوبی پھیلا سکے لیکن جب تک کہ ہونیہ پدارتھ صاف اور درست نہیں کیئے جاتے۔ تبتک اپنا پورا اثر نہیں دکھا سکتے اس لیئے سرو سامگری کو شدہ کر کے ہی ہون کرنا چاہیئے۔ اگنی تو پدارتھوں کو سوکشم کریگی لیکن چونکہ ہون کا دھواں ہونیہ پدارتھوں کے اجزا کو ادرا کر جل سے انترکش میں لیجاتا ہے اور وہاں بادلوں کے ساتھ ملکر انکا اثر لے کر برشا زمین پر آتی ہے۔ اس لیئے اوشدھی اور بنسپتی کی اتمتا کے لیئے ضروری ہے کہ ہون کی سامگری ہر طرح کے وکاروں سے بری ہو۔

ست دہرم پرچارک

مہابھارت کے یدہ کے پشچات سے جو اب تک آریہ ورت نے پلٹا کھایا۔ وہ آپ لوگوں پر چھپا ہوا نہیں ہے۔ جب ہم اپنی موجودہ اوستھا کو پراچین سمے کی اوستھا سے مقابلہ کرتے ہیں تو بیشک شرمساری کے سمندر میں غوطہ لگانا پڑتا ہے۔ اور کچھوے کی طرح اپنے سر کو اندر ہی سنکوچت کرنا پڑتا ہے۔ جب سے ہمارے دیش کے ابھاگیہ سے ہماری پراچین ویدک فلاسفی کے ماننیہ وِدوان اور ست دہرم کے منتر دلوں پر گمبھیرتا سے وچار کرنیوالے اچاریہ اور لوگ ابھیاس سے برہم ودیا کے سمجھنے والے اوتہ تک پہونچنیوالے بتی مہاتما ہمارے دیش سے لوپت ہوئے ہیں۔ تب سے لیکر جو دشا کہ اب تک ہمارے دیش کی ہوئی وہ ناظرین سے پنہاں نہیں۔ چونکہ دہرم ہی تمام مبارک و آتمک کاریہ وادھیوں کا مرکز اور منبع ہے اس لیئے نہ صرف ہماری دہارمک و آتمک حالت عروج سے پستی کی طرف مائل ہوئی بلکہ اخلاقی حالت۔ شاریرک حالت تعلیمی حالت سوشل۔ پولیٹیکل۔ اصلاحی حالت۔ اور مالی حالت نے بھی بڑا سخت پلٹا کھایا۔ اور ہر طرح سے ہم کوہ ہمالہ کی چوٹی سے ایسے گہرے گڑھے میں جا گرے ہیں۔ کہ اُٹھنے کی طاقت تک نہ رہی پانچ ہزار سال کے عرصہ ہی میں انیک نئے مت اٹھ کھڑے ہوئے اور نا پکار کی نئی فلاسفیاں و پگڈنڈیاں پرچلت ہو کر بجائے ویدک ست دہرم کے نئے مت متانتروں نے اپنی چھاونی ڈالی (نمونہ کے طور پر چند مت متانتروں کا ذکر کر کے اصلی دہرم کی طرف رجوع ہونگے) ابھی مہا اندھ گھور واند ہکار کے سمے میں کہاں دہرم دگرد ہرنے دہرم کی نئی تعریف نکالی اور اسکے لکشن بھی نئے ڈہنگ سے رائج کرتے یعنی مانس کھانا۔ شراب پینا۔ زنا کرنا۔ جوا کھیلنا مچھلی کھانا وغیرہ۔ دہرم کے لکشن ٹھہرائے گئے (مفصل دیکھو نمبر گزشتہ) رشی نے پاپ کی تعریف یوں کر دی تھی کہ جو ایک تل شراب بیکر زمین پر گرے پھر اٹھکر دوسری پھر تیسری پھر چوتھی بوتل پی سکے وہ پکا رشی ہے۔ ایسا مت کے چلا نام مہا مارگ رکھا۔ جسکی ترقی بنگالے اور آریہ ورت میں پھیلا اور زور اچار پھیلا کر ادیہ

کر دیا۔
بُدھ مت نے تو ایشور کی ہستی سے بھی انکار کر دیا
ویسا ہی جین مت نے اسکی تقلید کی ویدانت
مت کے بانی شنکر اچاریہ نے توجیو کو ہی ایشور
بنا دیا۔ اسلامیہ مت نے تو کرموں کے پھل پر
کُلّی انکار پر ہو کر حضرت محمد کو ہی شفیع و رسول اللہ
بنا لیا۔ عیسائیوں نے تو حضرت عیسیٰ ہی کو
مکتی کا وسیلہ سمجھ لیا۔ غرضیکہ دھرم شبد کی تشخیص
و تعریف نے ہر جگہ نئے نئے جامے پہنے اور
نئی نئی از نگت میں اس شبد پر حاشیے چڑھائے
گئے۔ کئی پتھروں کو پوجنا۔ کئی سمندروں و
دریاؤں کو پوجنا۔ کئی درختوں کو پوجنا۔ کئی
حیوانوں کو پوجنا۔ کئی مُردوں کو پوجنا۔ کئی
اپنا ایک ہاتھ ہی خشک کر دینا۔ کئی سارا
دن بھوکا رہنا۔ کئی آگ کو پوجنا۔ غرضیکہ دنیا
میں جو چیز کہ انسانوں کو نظر آئی سکو پوجنا اپنا
دھرم بنا بیٹھے۔
ایسے اندھ گھور اندھکار سے میں جہاں چاروں
طرف سنسار کے مت دھرم سے پتت ہو کر سب
منش ادھرم کی دلدل میں پھنس رہے تھے۔ ضرورت
تھی۔ اور سخت ضرورت تھی۔ کہ ست دھرم کا
سورج اپنی شعاعوں سے سنسار کے دلی مت
متانتروں کو چھن بھن کر کے پھر اوجالا کرے
اور اس دنیا کے مسافروں کو جو اندھکار
کی راتری میں بھٹکتے پھرتے ہیں راہ راست
پر لا دے۔ ایشور دیالو ہیں وہ منش کی ایسی
درد ونتا دیکھ کر ضرور ہے۔ کہ کرپا کریں اور
انہیں کی کرپا سے پھر ست دھرم کا لہراتا ہوا
جھنڈا قائم ہوا۔ یعنی آریہ سماج قائم ہوئی جسکی
چمک کی شعاعیں سیم جیم آکاش سے پاتال تک
پہونچتی ہیں۔

اسباب کو سب لوگ مانینگے۔ کہ دھرم وہ سیتو
ہونی چاہیئے۔ جو کہ ایشور کی طرف سے دی
ہوئی ہو۔ چونکہ ایشور نرپکشپات ہے۔ اس لیئے
اسکا دھرم بھی پکشپات رہت سب کے لیئے یکساں
ہونی چاہیئے۔ سرشٹی نیم میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ
ایشور کا بنایا ہوا سورج ہر ایک امیر و غریب
رئیس و فقیر۔ اعلیٰ زمیندار (ذیلدار) و کسان
کے کھیت و مکان میں برابر چمکتا ہے۔ کسی کی حمایت
نہیں کرتا۔ ایشور کے بنائے ہوئے دریائے
بھی ہر ایک امیر و غریب کے کھیت کو یکساں سیراب
کرتے ہیں۔ کسی امیر کی رعایت نہیں کیجاتی
ویسا ہی ایشور کا دھرم بھی کسی قوم یا فرقہ کے
لیئے محفوظ خاطر نہیں ہونا چاہیئے۔ اسلیئے
قبل اسکے کہ دیگر مت متانتروں کی لغویت
ثابت کیجاوے۔ پہلے دھرم شبد کی تعریف
کیجاتی ہے۔
دھرم کا شبد (دھرا) دھاتو سے نکلتا ہے
جسکے معنی جو دھارن کیا جاوے یعنی جس سے
سنسارک اور پرلوکک وشئے دھارن کیئے جاویں
پس اس شبد کے ارتھ سے پیدا ہوتا ہے
کہ دھرم صرف پرلوکک وشئوں کے ہی واسطے
صرف نہیں۔ بلکہ سنسارک نیتی بھی دھرم کی
تعریف میں آتے ہیں۔ یعنی دوسرے شبدوں
میں دھرم صرف رام رام جپنا یا سندھیا کرنا یا
دیگر یگ کرنے سے ہی مراد نہیں۔ بلکہ اپنی
شخصی حالت کو مجلسی حالات کو سدھارنا۔ پراودیا
یعنی علم ریاضی۔ ہیئت۔ بھوگول و فلاسفی
وغیرہ میں بھی درک رکھتا ہے۔ اسی لیئے
ویدوں میں پراودیا (یعنی برہم ودیا) اور
اپراودیا (یعنی سنسارک ودیاؤں) کا وستار
پورنک ذکر ہے۔ برخلاف اسکے انجیل سے

سوائے پیغمبروں کے اقتباس کے اور چند معمولی
نصیحتوں کے کوئی برہم ودیا و دیگر ودیاؤں کی
نسبت نہیں لی۔ یہی حال قرآن کا ہے۔ اور
ایسا ہی حال دیگر مت متانتروں کی پستکوں میں پائے
ہیں۔
اب یہ بتلانا ضروری ہے کہ دھرم کے
کیا لکشن ہونے چاہئیے۔ جسکو کہ ہر ایک
بُدھیمان پُرش قبول کر سکے۔ اور جو ہر ایک پُرش
پر بلکہ ہر ایک ملک میں ہر ایک قوم و فرقہ پر ساوی
حاوی ہو سکیں۔ چنانچہ منو جی مہاراج
فرماتے ہیں۔

धृतिक्षमादमोस्तेयं शौच-
मिन्द्रिय निग्रहो धी विद्या
सत्यम क्रोधोदशक धर्मल-
क्षणम॥

ارتھ۔ دھرتی (قناعت۔ دھاتا پتا آچاریہ
کے اپدیش کو ہردے میں دھارن کرنا)
۲۔ کھشما (شار یرک۔ آتمک۔ ادیاتمک
دکھوں کی پراپتی میں نہ کرودھ کرے اور نہ
ہنسا کرے) کسی سے نقصان پا کر اسکا نقصان
نہ کرنا۔ (البتہ دشٹوں و دھرم میں بگھن ڈالنے
والوں کو سزا دینا دھرم میں شامل ہے)
۴۔ استے (چوری نہ کرنا) چوری تین
پرکار کی ہوتی ہے (۱) سکا ٹیکا جیسے ڈکوتی
فریب و مکر سے کسی کا دھن چرانا و ہرنا۔
(۲) داچک یعنے ست کو چھپانا اور اسّت کو
بولنا (۳) مانسک (یعنے انسانیت کے
برخلاف کام کرنا) اس چوری کا نام ہے
جیسے کوئی منش پوجا کرتا ہے۔ لیکن اسکا من
وشیوں کیطرف لگا ہو۔ اسکی پوجا نشپھل ہوگی
۵۔ دم یعنے آنکھ وغیرہ اندریوں کو وشے

(رکھنا (نفس امارہ کو مارنا)
۵ شوچ (پاکیزگی) وہ دو قسم کی ہے - ایک
باہر یعنی جسمانی مراد اشنان - لباس - بستر
جسم وغیرہ کو آدمی پاک صاف رکھنا - دوسرے
اندرونی شدھی - یعنی وشے واسنا تیاگ کام آدی
دشمنوں کو چھوڑ ودیا وغیرہ حاصل کرنا - جیسا کہ
منوجی مہاراج فرماتے ہیں - کہ جل سے جسم صاف
ہوتا ہے - ست سے من شدہ ہوتا ہے - ودیا اور
تپ سے آتما شدہ ہوتا ہے - اور گیان سے
بدھی شدہ ہوتی ہے -

۶ اندری نگرہ یعنی اندریوں کو اپنے بس
میں کرنا (متقی و پرہیزگار بننا) یعنی لذات
دنیوی سے اعراض کرنا -

۷ دھی یعنی بدھی انوسار کارج کرنا دھرم کو
اپنے عقل کے مطابق نرپکشپات ہو کر کرنا -

۸ ودیا گرہن کرنا جس سے کسی پدارتھ کا
ست گیان معلوم ہو جاوے - اسکو ودیا کہتے
ہیں - چنانچہ شرتی پرمان ہے - کہ

विद्यां चाविद्यांच यस्तद्वेदोभयं सह अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययामृतमश्नुते ॥

جو منش کہ ودیا اور اودیا کو جانتا ہے - وہ
اودیا سہت کلیشوں سے چھوٹ کر ودیا کے
سہت موکش کو پراپت ہوتا ہے - ایسا ہی
یوگ شاستر میں ہے - کہ

अविद्यास्मिता राग द्वेषाभिनिवेशः

یعنی اودیا - اسمتا - راگ - دویش اور ابھی
نویش یہہ پانچوں کلیش ہیں -
اودیا سے انسان برے کرم کرتا ہے - اور
ودیا سے شبھ کرم کرتا ہے - وید انوسار کرم
کرنا ودیا ہے - اور مورکھوں کے کہنے پر
اسکے ورودھ چلنا اودیا ہے -

۹ ست - یعنے جو سدیو رہے وہ ست ہے
تین پدارتھ - ایشور - جیو - پرکرتی (یعنے
مادہ) ست مانے گئے ہیں -

دسواں لکھشن اکرودھ ہے - یعنی اہنسا ہے
یعنی کسی کو بغیر مدعا کے دکھ نہ دینا پس مختصر
الفاظ میں دھرم کے یہہ لکھشن ہوئے -
قناعت - کسی سے نقصان پاکر اسکا نقصان
نہ کرنا - نفس امارہ کو ضبط کرنا - چوری
کا نہ کرنا - پاکیزگی - حواس خمسہ پر تغلب
شاستر وغیرہ کا تتوگیان - ودیا کے ذریعہ ایشور
اور اپنے تئیں جاننا - سچ بولنا - ست پردیا
کرنا اور غصہ نہ کرنا -

یہہ لکھشن جو کہ انسان کو جہالت و ظلمات
وضلالت کے راستہ سے ہٹا کر ست مارگ پر
کھینچ لیئے جاتے ہیں - اور موکش دھام میں
پہنچاتے ہیں - کس طرح سے ہٹ منش انسان کا
پابند ہو سکتا ہے - کیا انجیل یا قرآن کو منشیہ
کے لیئے ایسی عمدہ شکشا کا فخر ہے - جہاں کہ
منوجی مہاراج انسان کا مکھیہ اودیش پاکیزگی
پرہیزگاری - اور نفس کشی وغیرہ جتلاتے
ہیں - وہاں قرآن - پران اور انجیل وغیرہ
منش - اوتار پرستی ہی ایشور کے سمیپ
پہونچنے کا وسیلہ بتلاتے ہیں - خواہ منش سداچاری
ہو یا اتیاچاری ہو - مگر وہاں محمد عیسی
پر ایمان لانا ہی نجات کا ذریعہ ہے - کیا
اے بھائیو - یہہ اصول نرپکشپاتی کے بو
رکھتا ہے - کہ حضرت عیسی یا محمد کے پیرو کاروں
پر تو سنہری تاج بہشت میں رکھا جاوے
اور ان لوگوں جنہوں نے یا تو عیسی محمد کا نام بھی
کانوں سے نہیں سنا یا گو ساری عمر نیک
کام کرتے اور ایشور کی آگیا پالن میں بسر
کی ہو - کانٹوں کا تاج رکھا جاوے اور جہنم
میں ڈالا جاوے -

کیا وہ پستک جو کہ پیغمبروں و بنی آدم کے
قصص - واردات اور سوانح عمری سے
بھرپور ہیں - وہ آدمی کو ایشور کا گیان
سکھلا سکتے ہیں - اسیواسطے منوجی مہاراج
نے دھرم کے لکشن ایک اور جگہہ میں یوں
بتلائے ہیں - کہ وید - سمرتی - آپت ودوان
مہاپرشوں کی صحبت - اور اپنے شدہ آتما
انتہکرن سے جو گیان حاصل ہو - یہہ چاروں
دھرم کے لکشن ہیں - پس اس سے صاف ثابت
ہوتا ہے - کہ منش کو شانتی پاکر موکش دھام
میں پہنچنے کے لیئے وید شاستر کا پڑھنا بلکہ آپت
پرشوں کی سنگت اور اپنے پوتر شدہ انتہکرن
کے انوسار عمل کرنا چاہیئے - جہاں دیگر
مت متانتروں والے اندھا دھند اپنے
دھرم کے پستکوں پر ہمیں چلنے کے لیئے حکم
دیتے ہیں - وہاں منوجی مہاراج و دیگر
رشیوں نے کبھی یہہ نہیں فرمایا کہ وید یا
سمرتی کو اندھا دھند مانو - بلکہ انہوں نے
دھرم کے لکشنوں میں یہہ بھی صاف طور پہ
بتلایا ہے - کہ پرتکش - انومان اور شاستر
دوارا جو باتیں ٹھیک ہیں - وہ ماننے یوگ
ہیں -

ویدک دھرم کا یہہ کبھی دعوی نہیں ہوا
کہ اگر پرتھوی پرتکش طور پر گھومتی ہے
اور مذہبی دوارا بھی ایسا پرتیت ہوتا ہے
یا سرشٹی نیم کی جو بات تمہارے دھرم پستک کے

دروودہ ملے تو اسکو چھو ڈالو۔ اور دھرم کتاب کو ہیست ڈالو۔ اسی خیال نے انجیل کے پیرو کاروں و مسلمانوں کے سینکڑوں خون کرائے۔ اور ہزارہا عالم۔ فلاسفروں اور سائنس دانوں کی گردن پر چھری پھیری کیونکہ انکی رائے انجیل سے نہ ملی۔ مگر ویدک دھرم ان سب تیاگ سے ودیاؤں اور پدارتھ ودیا کو اپنا انگ بنا کر آگے چلتا ہے۔ جہاں کہ اہل اسلام کا قول ہے۔ ؎

فلسفہ را لیتیم حق بیں کور نابینا بود
گرچہ پیدا بگیں دریا لو علی سینا شود

وہاں فلسفہ اور ودیا کو پڑھنا ویدک دھرم کا ایک لکشن ہے۔

جہاں اہل اسلام و عیسائیوں کو دھرم پھیلانے کے لئے تلوار ہی چلانی پڑیں۔ اور سینکڑوں مہاپرشوں کے خون کئے۔ وہاں ویدک دھرم کے پیرو کاروں نے دھرم کی اشاعت کبھی تلوار سے نہیں کی۔ بلکہ اپنی بانی دوارا پرچار کر کے چکرورتی راج کرتے رہے بلکہ اور جہاں کسی راجہ یا مہاراج نے تکلیف اٹھائی۔ وہ اپنے دھرم سے پتت ہونے کے کارن ایشور کی قہر آ گیا نہ پالن کے سبب سے ایسا ہوا۔ اس لئے بد اندیش اور پکشپات سے منشیوں کو چاہیے کہ ایشور کے دیے ہوئے اسی سچے دھرم کے مارگ پر چلیں جو کہ سرشٹی کے آد میں اغنش داستہ دکھلانے کے لئے دیا نہ کہ جس مت کی بنیاد کو کتنی کے سال گذرے ہوں یا جو کہ صرف اس قوم یا ملک کی بہبودی اور بھلائی کے لئے بنا ہو۔ پس اسی سبب سے آجکل بڑے بڑے فلاسفر اور علم موجودات کی چھان بین دور شگافی کرنیوالے دکھلا دیتے ہیں جو تمام مت متانتروں سے بیزار

ہیں۔ اور ویدک دھرم کی ستونتی کے منتظر ہیں۔ مغربی روشنی کے جس فلاسفر تک ویدک دھرم کی ہیبت کی صدا یا آواز پہنچتی ہے۔ اسکا ہنر چکرا جاتا ہے اور جھٹ اسپر فریفتہ ہو جاتا ہے۔ پس آنشو بھاؤں کو ہمت باندھ کر اسی پرماتما ایشور کے دیئے ہوئے سچے دان کا بہت استعمال کریں۔ پکشپات کو چھوڑ کر سنسکار کے پراوپکار کے لئے مستعد ہو کر دنیا پرست گیان کی ستوتی کا پرکاش کریں اور اُسکو خود گرہن کر کے ایسے پکے عامل بنیں۔ دوسرے مشغل کی ظاہری چمک دمک چھوڑ کر ویدک بلی سمندر میں غوطہ لگا دیں۔ اور اسمیں سے ہیرے موتی نکال کر دنیا کو اس سے فیضیاب کریں۔ آپ بھی گمراہی میں بھٹکتے پھریں۔ بلکہ گمراہوں کو بھی سیدھے راستہ پر لا کر سنسکار کا اوپکار کریں۔ اوم شم (جمنا داس)

التماس ضروری

سال رواں میں سے قریباً ۳ مہینے گزر گئے ہیں۔ ہمارے بہت سے مہربانوں نے اپنا اپنا چندہ اخبار بھیجکر ممنون و مشکور نہیں فرمایا اس لئے

التماس ہے کہ براہ مہربانی قیمت اخبار بھیجکر مینیجر مطبع کو ممنون و مشکور فرماویں

امید ہے کہ ہمارے خوش معاملہ خریداران اخبار ہمیں بار بار تقاضا کرنے کا موقعہ نہ دینگے۔

جس صاحب کے پاس اخبار بذریعہ ویلیوپے ایبل پارسل پہنچے۔ اور حساب میں غلطی معلوم ہو تو پارسل کو امانت میں رکھکر بذریعہ خط و کتابت مینیجر مطبع سے فہمید حساب کر لیویں۔ اور پارسل واپس نہ کریں

مُراسلات

آریہ سماجکی اشاعت کا اعلیٰ ذریعہ

جب سے آریہ سماج کے لفظ نے پنجاب میں جنم لیا ہے۔ اسکے پیروکاروں اور معتقدوں نے مثل دیگر مذاہب کے لیڈروں کے اس کی اشاعت کے لیئے بڑے بڑے وسایل سوچے ہیں اور سوچتے رہتے ہیں۔ جن صاحبان کو آریہ سماج کے متعلقہ اخبارات پڑھنے کا اشتیاق ہے۔ انہیں یاد ہوگا۔ کہ اس تھوڑے سے عرصہ میں بعض صاحب نے آریہ دھرم کی ترقی کا معراج تعلیم کو سمجھ رکھا ہے۔ اور لفظ تعلیم پر ہی ایسے متوالے ہو گئے کہ آریہ سماج کے مدعا پر بھی پانی پھیر دیا۔ جیسا کہ ایک شرابی شراب پیکر ایسا بیہوش ہو جاتا ہے کہ اسکو اپنی ہستی بھی یاد نہیں رہتی۔ بعض صاحب نے ٹریکٹ چھپوا کر تقسیم کرنا اسکی اشاعت کا اعلیٰ ذریعہ سمجھا۔ چند صاحبان نے جا بجا آشرم بنانا پستکالے کھولنا۔ اوشدھ سیالے کھولنا وغیرہ وغیرہ۔ اسمیں کوئی شک نہیں۔ کہ مفصلہ بالا وسایل بھی آریہ سماج کی ترقی میں ممد و معاون ہو سکتے ہیں۔ مگر میری رائے اور ذاتی تجربے میں آریہ سماجکے ارتقا کی روح و جان صرف پرچار کرنا ہو سکتا ہے جہاں مفصلہ بالا وسایل آریہ سماج کے لیئے ہمدرد پیدا کر سکتے ہیں۔ اسکے مقابل پرچار میں وہ شکتی ہے۔ کہ ملکوں کو ولولہ و قلقلہ میں ڈال سکتا ہے۔ مردہ قوم میں روح ڈال سکتا ہے۔ بہ سست دلوں کو تر و تازہ کر سکتا ہے۔ غرضیکہ پرچار قوم کو پلٹا سکتا ہے۔ ملک کی کایا پلٹ سکتا ہے حال ہی میں مجھے صرف چھ دن کے لیئے اپنے بھائی صاحب کے پاس لودھراں میں جانیکا اتفاق پڑا وہاں بھی مجھے پرچار کی ضرورت محسوس ہوئی ایک کشادہ مکان میں پرچار کرنا شروع کیا گیا۔ اس چھوٹے سے قصبہ میں قریباً دو سو آدمیوں کی حاضری ہو گئی جسمیں تحصیل کا کل عملہ۔ مع عملہ محکمہ نہر و ریلوے سٹیشن اور قریباً بہت سے دکاندار اپنی دوکانیں بند کر کے شامل ہوئے پہلے روز دو گھنٹہ سے زیادہ دیر تک دھرم و ستہ پر لکچر ہوتا رہا۔ لوگ بڑے شوق اور پریم سے سنتے رہے۔ اور ایک نے بھی سبھا سے اٹھنے کی جرأت نہ کی۔ لکچر کے اختتام پر لوگ بہت محظوظ ہوئے۔ اور جو خیالات کہ برہمن لوگوں نے انہیں پھیلا رکھے تھے۔ بہت کچھ کافور ہو گئے لوگوں کا اسقدر اشتیاق دیر پریم دیکھ کر میرا بھی حوصلہ بڑھا۔ پس پھر تو میں باقی ایام قریباً سارے دن کا بہت حصہ اس پرچار میں خرچ کرتا تھا۔ جہاں آٹھ دس آدمی جمع ہوئے وہاں بھی اپدیش وہاں ہی اپنے خیالات ظاہر کرنے لگا۔ شام کے وقت برابر روزمرہ ویاکھیان اسی مکان میں ہوتے تھے۔ جب لوگوں نے اپنے گھروں میں جا کر لکچر کی تعریف کی۔ تو دوسرے روز سے عورتوں کا جم گھٹ بھی آموجود ہوا عورتیں جنہیں قدرتی طور پر دھرم اور وشواس مردوں سے زیادہ پایا جاتا ہے۔ روزمرہ بہت پریم اور آنند جاتی تھیں۔ ایک دو برہمن بھی اپدیش کو سنکر بہت ہمدرد بنگئے اور ہون کرانے میں آشریک ہوئے۔ چنانچہ ایک پنڈت صاحب نے درخواست کی۔ کہ مہاراج ایک دن میرے مندر میں بھی چلکر ویاکھیان کیجئے۔ چنانچہ حسب منشا انکے ایک دن انکے مندر میں مورتی پوجا کا کھنڈن اور ستیہ دھرم کی ضرورت پر ویاکھیان دیا گیا۔ آخر روز کو جب میں نے اپنا لکچر ختم کیا۔ اور لوگوں پر ظاہر کیا۔ کہ آج ایک گھنٹہ کے بعد میں یہاں سے چلا جاؤنگا۔ تو کئی صاحبان رونے لگ گئے۔ اور چند صاحبان نے بڑی محبت سے کہا۔ کہ آپ ضرور بڑی تعطیلات میں یہیں آکر پھر اپدیش کریں۔ وہاں لوگ سماج بنانے کی بڑی خواہش ظاہر کرنے لگے۔ دکاندار لوگ بھی شامل ہونے کو تیار ہیں۔ وید پرچار کے لیئے اگر چندہ کیا جاتا۔ تو قریباً ایک سو کے قریب کم از کم ضرور ہو جاتا۔ مگر چند وجوہات کے باعث اس موقعہ پر چندہ جمع کرنا نامناسب سمجھا گیا۔ جو تجربہ کہ میں نے اس دورہ میں حاصل کیا ہے۔ اسکا لب لباب یہ ہے۔

(۱) آریہ سماج کا اعلیٰ مشن اپدیش ہونا چاہئیے۔ اور اپدیش ہی آریہ سماج کی اشاعت کا اعلیٰ ذریعہ ہے۔ (۲) آریہ سماج کو خاص توجہ قصبات و دیہات کی طرف دینی چاہئیے۔ جہاں کہ سادہ لوح نیک نیت۔ شرح دل۔ دہقانوں کے کان تک بھی سچے دھرم کی پکار نہیں پہنچی۔ (۳) بڑے بڑے شہروں کی نسبت دیہات کے لوگوں میں پریم محبت۔ سادگی اور وشواس کئی درجہ بڑھکر ہے۔ وے لوگ دھرم کے گرہن کرنے کو جلد تیار ہو جاتے ہیں۔ اور ان لوگوں سے دھرم کی درڑھتائی کی بہت امید ہو سکتی ہے۔ (۴) دھرم کی خواہش ہر جگہ محسوس ہوتی ہے۔ اگر شرمتی پرتی ندھی سبھا پنجاب اپدیشکوں کے ہیڈ کو بڑے بڑے شہر بنانے کی بجائے گاؤں میں انکی رہایش رکھے۔ تو دھرم کی بربھی میں بڑا لابھ (۵) آریہ سماج کے اپدیشک اور کارکناں باعمل

نیوگ

پیارے اڈیٹر اخبار ستیہ دھرم پرچارک نمستے

آپ کے پچھلے دو پرچون نمبری ۱۰۰ و ۱۰۱ مین لالہ دولت رام جی کا ایک لمبا پتر نیوگ وشے پر چھپا ہے مگر افسوس کہ جس بڑے وشے کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے اتنا پریتن کیا گیا وہ ویسا کا ویسا ہی مشتبہ رہا بلکہ اور بھی گڑبڑ ہو گئی۔ نہ معلوم اخیر کی عبارت مین کچھہ چھاپہ کی غلطی ہے یا نامہ نگار ہی اپنے مطلب کو اچھی طرح ادا نہ کر سکا خیر کچھہ ہی ہو اس سے مجھکو سروکار نہین ہے مگر چونکہ اس پتر مین میرا نام بھی آیا ہے اسلئے مجھکو اس وشے پر زیادہ غور کرنے کا موقع ملا اور خوشی کی بات ہو کہ جو شبہہ مجھکو پہلے ستیارتھ پرکاش کی عبارت محولہ کے متعلق تھا وہ دور ہو گیا اور سوامی جی کی تحریر بالکل شدھ اور صحیح ثابت ہوئی جیسا کہ تحریر ذیل سے ظاہر ہوگا۔

معلوم رہے کہ رشیون کا لیکھ ہمیشہ بہت مختصر سوتر مات ہوا کرتا ہے اور ستیارتھ پرکاش مین سوامی جی کا لیکھ بھی پرایا ایسا ہی ہے بلکہ سچ پوچھو تو سوامی جی کی تحریر اس قسم کی ہے جیسی کہ سندھیا منتر کی ہے جسکا ترجمہ مین نے اُردو و پنچ مہایگ ودھی کے نام سے چھاپا ہے۔ جیسا سندھیا منترونکا مطلب واضح کرنے کے لئے مجھکو کچھہ الفاظ اپنی طرف سے درج کرنے پڑے تھے ویسا ہی اس موقع پر سوامی جی کا آشا پرگٹ کرنے کے لئے کچھہ الفاظ زاید درج کرنے پڑینگے۔

ہان جو وچاروان اور بدھیمان پُرش ہین وہ ویسے ہی مہرشی کے آشا کو اچھی طرح سمجھہ سکتے ہین۔ معلوم رہے کہ سوامی جی کا جو آشا جو اُتر (جواب) مین بیان کیا گیا ہے اُسکو اچھی طرح سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے پرشن (سوال) کا مطلب ٹھیک ٹھیک سمجھا جائے

(۱) (پرشن) - جب ستری گربھ وتی یا استھر روگنی ہو - اتھوا پُرش دیرگھ روگی ہو اور دونو کی عمر جوان ہو اور رہا نہ جائے تو پھر کیا کرے اس پرشن کے پانچ حصے ہین جنپر نمبر لگائے گئے ہین - نمبر ۱ - کا یہ مطلب ہے کہ ستری حاملہ یا دایم المریض ہو اور پتی تندرست ہو - نمبر ۲ - پتی دیرگھ روگی ہو اور ستری تندرست ہو - نمبر ۳ - دونو جوان ہون - یعنی پہلی صورت مین پتی جوان ہو اور دوسری صورت مین ستری - نمبر ۴ - رہا نہ جائے - مگر کس سے ؟ پہلی صورت مین پتی سے اور دوسری صورت مین ستری سے حصہ نمبر ۵ یہ ہے - کہ پھر کیا کرے (یعنی تندرست پُرش یا تندرست ستری نفسانیت کے غالب آنے پر کیا کرے)

سوال کا مطلب تو اوپر کی تشریح سے صاف ظاہر ہو گیا اب یہ دیکھنا ہے کہ اسکے مقابلہ مین جواب کیا دیا گیا ہے -

شروع مین کچھہ حوالہ نیوگ وشے کا دیا گیا ہے اور باقی جواب کا مطلب یہ ہے -

(۲) "اُتر" - گربھ وتی ستری سے ایک برس سماگم نہ کرنے کے سمے مین پُرش وا ستری سے نہ رہا جائے تو کسی سے نیوگ کر کے اسکے لئے پتر اُتپن کر دے۔

سامان درشٹی والون کو تو کیول اس اُتر کو دیکھکر ضرور بھرانتی ہوتی ہے جیسا کہ لالہ دولت رام جی کے پتر مین لکھا ہے - پرنتو دیرگھ درشٹی والے لوگ آگا پیچھا سب وچار کر کرتا کا تات پریہ سمجھا کرتے ہین - چنانچہ اس موقع پر پرشن کو اچھی طرح درشٹی مین رکھکر اُتر کو دیکھا جائے تو صاف ظاہر ہوگا کہ اُتر دا تا کا منشا ہے کہ گربھ وتی ستری سے ایک برس سماگم نہ کرنے کے سمے مین پُرش سے

یا پُرش کے دیرگھ روگی ہونے کی صورت مین ستری سے نہ رہا جائے تو کسی سے نیوگ کر کے اُسکے لئے پتر اُتپن کر دے - پرشن کے جو پانچ ٹکڑے کئے گئے اور پر تشریح کیگئی ہے اُس کے مطابق اس اُتر کو دیکھا جاوے تو اُتر کا مطلب اور بھی واضح ہو جاتا ہے مثلاً کسی گربھ وتی ستری سے ایک برس سماگم نہ کرنے کے سمے مین اس کے جوان اور تندرست پتی سے نہ رہا جائے تو کسی ستری سے نیوگ کر لے یا کسی ستری کا پتی دیرگھ روگی ہو اور وہ ستری تندرست اور جوان ہو اور اُس سے نہ رہا جائے تو کسی پُرش سے نیوگ کر لے - اب رہی یہ بات کہ اس اُتر مین جو شبد "اُسکے لئے" آیا ہے اُسکا ضمیر کسکی طرف ہے سو وچارنے سے معلوم ہوگا کہ جب کسی گربھ وتی ستری کا پتی کسی دوسری ستری سے نیوگ کرے تو اُس نیوکت ستری کے لئے اور جب دیرگھ روگی پُرش کی ستری کسی اور پُرش سے نیوگ کرے تو اُس نیوکت پُرش کے لئے اتھوا خود بے اولاد ہو تو اپنے دیرگھ روگی پتی کے لئے پتر اُتپن کرے - اس وچار سے پہلے میرا خیال تھا کہ شاید "وا استری" شبد زاید ہے اور اُس کے نکال دینے سے شنکا دور ہو جاتی ہے مگر اب ثابت ہو گیا ہے کہ اگر "وا استری" شبد نہ ہوتا تو پرشن کا اُتر ادھورا رہ جاتا یعنی پرشن مین جو دیرگھ روگی پُرش کا ذکر ہے اُسکا جواب نہ ملتا۔

خوشی کی بات ہے کہ پہلے اس خاص وشے کی نسبت مجھکو جو شنکا تھی اب دور ہو گئی۔ اس سے ثابت ہو کہ مہرشی دیانند جی کے لیکھ نہین جو میرے جیسے تچھ بدھی والونکو شنکا یا بھرانتی ہوا کرتی ہے وہ ہماری اپنی بے سمجھی کا نتیجہ ہے اور در اصل سوامی جی کا لیکھ ہمیشہ درست ہوتا ہے - راقم جیونداس پنشنر لاہور

چندوسی

بزبان سیٹھ ...ک جی ست دھرم پرچارک جالندھر
... یہ بات ... کہ لالہ گنیشی لال صاحب
پردہان آریہ سماج نے اپنی اہل برادری کے ساتھ
ذاتی امور کا فیصلہ کرتے ہوئے آریہ سماج کیطرف
سے کوئی معاہدہ کیا - اس سماج کی انترنگ سبھا
نے ایک خاص جلسہ کر کے جس میں بابو ... سنگھ
صاحب پردہان تجویز کیئے گئے - رزدلیوشن
پاس کر کے لالہ گنیشی لال کے نام پر لکھا گیا - جو
... جواب لالہ گنیشی لال کے واسطے آگاہی عام
کے ارسال کرتا ہوں - کرپا کر کے اسکو ست
دھرم پرچارک میں کر کے تسکو فرمادیں
کرپا کر کے جلدی مدرت فرمادیں - لالہ گنیشی لال
نے اب تک نقل فیصلہ نہیں ارسال کی - جسکی
اب تک انتظاری کرتا رہا -

الرقم
جیون لال سکریٹری آریہ سماج چندوسی

نقل چٹھی نمبر ۲۳۵ مورخہ ۲۰ مئی ۱۸۹۶ء

از جانب سکریٹری آریہ سماج چندوسی بنام
لالہ گنیشی لال ... باشندہ ... چندوسی

مہاشہ لالہ گنیشی لال جی قوم ...
بازار ... چندوسی -

نمستے - سنا گیا ہے - کہ آپنے اپنی اہل برادری
اپنی ذاتی اغراض کے متعلق فیصلہ کرتے ہوئے
کوئی عہدنامہ آریہ سماج کی طرف سے کیا ہے
براہ عنایت اس فیصلہ کی ایک نقل واسطے ملاحظہ
سماج کے ارسال کریں -
چونکہ فیصلہ کرنے سے پیشتر اپنے اس سماج کے ممبران سے
مشورہ نہیں کیا - لہذا سمجھا جاویگا - کہ وہ فیصلہ
آپکی ذات سے تعلق رکھتا ہے - آریہ سماج اسکی
پابند نہیں ہوگی - یہہ بات آپکو معلوم ہے
کہ آپ تنہا کوئی کارروائی متعلق سماج بلا ارادہ
دیگر ممبران سماج نہیں کر سکتے ہیں - تعجب ہے
کہ آپنے خلاف اپنے منصب کے کیسے منجانب سماج کوئی
معاہدہ کر دیا -

دستخط جیون لال سکریٹری آریہ سماج
چندوسی

جواب از جانب لالہ گنیشی لال بنام سکریٹری
آریہ سماج چندوسی

مانیہ ور لالہ جیون لال جی منتری آریہ سماج
چندوسی -

مہاشہ - نمستے - آپکا کرپا پتر لکھا
۲۵ متی جیٹھ سدی سمت ۱۹۵۳ بکرمی کا لکھا
رجسٹری کرایا ہوا پہونچا - اسکے اتر میں پرارتھنا
یہہ ہے - کہ جو کچھ فیصلہ و اقرار مینے اپنی برادری
کے لوگوں سے کیا ہے - اپنی ذاتی حیثیت میں
اپنے ذاتی مطلب کے واسطے کیا ہے - اسی سطح
آریہ سماج کے ان ممبروں سے مشورہ کرنے کی
ضرورت نہیں سمجھی اور نہ یہہ وشے سماج میں
پیش تھا - جو ان ممبروں سے رائے لیتا -
نقل فیصلہ حاصل کر کے بھیجدونگا -
آپکا کرپا ابھلاشی
گنیشی لال ویش چندوسی
چٹھی لکھی متی جیٹھ سدی ۱۳ سمت ۱۹۵۳ بکرمی

جودھپور

پچھلے ہفتہ میں چند سجنوں کے ہمراہ
جودھپور سماج میں گیا - ابھی سماج کا نت
نہیں ہوا تھا - سب اوپدیشک پرائیوٹ طور
گفتگو کر رہے تھے - اتنے میں ہم بھی پہونچے
ہمارے جاتے ہی یہہ گفتگو شروع ہوی کہ
ست دھرم پرچارک جو پنڈت جوالادت جی کو
اتھرووید بھاشیہ سے روکتا ہے - اسکی خاص
وجہ یہہ ہے - کہ اتھرووید سالم مانس بھکشن کو سدہ
کرتا ہے - اسکے ایک ایک منتر میں مانس بھکشن
کا بدھان ہے جب کبھی وید کا بھاشیہ ہوا ہے
تب اکیلے سے ہی ہوا - سوامی دیانند جی اکیلے
ہی تھے - شنکر اچارج آدی بھی اکیلے ہی بھاش
کرتے رہے - بہتوں سے کبھی یہہ کام نہیں ہوتا
ہے - جب کبھی ہوا تو اکیلے سے ہی ہوا - اب جو اسکو
روکا جاتا ہے - تو صرف یہی وجہ ہے کہ اتھرووید
بھاشیہ ہونے پر ہمارے پکش کی ہانی ہو کر
ہماری قلعی کھلجاویگی - مانس بھکشن کا پرچار
کھلے طور پر بھارت ورش میں ہو جاویگا - اسی
کارن سوامی دیانند نے اس وید کا بھاش نہیں
کیا - اتھرووید و دیگر براہمن گرنتھوں میں صاف
طور پر آگیا ہے - کہ یگ میں ضرور مانس کھایا
جاوے - اسموقعہ پر ایک مہاشہ نے جوابدیا
کہ آپکے اس کتھن سے سوائے یگ کے مانس کا کھانا
وید اور شاستر برودہ ہے - پھر روز کھانیوالے
پاپی کیوں ہیں (اچیانند) تم یگ شبد کے ارتھ
نہیں جانتے - یگ کے ارتھ ہیں - کہ جس کرم سے
اپنا ورایہ اوپکار ہو - پس روز کھانے میں اپنا اوپکار
ہے - اس لیئے روزمرہ مانس کا کھانا بھی یگ
ہے - اسبارے میں بہت اتر پرتی اتر ہوئے
اتنے میں دیو پنڈت جی بولے - جانے دو سماج کا
وقت ہوگیا ہے - اسوقت دوسری کارروائی
نہیں ہونی چاہیئے - بعد ازاں سماج کی کارروائی
آرمبھ ہوگئی - بھجن آدی کے بعد پنڈت جی نے

اوپاسنا کرائی۔ دیوچند جی کا لکچر شروع ہوا
لکچر کا مضمون یہ تھا۔ ویجے میرن لوگ
سوامی دیانند کو اوتار ماننے لگ گئے ہیں
حالانکہ وہ اس لائق نہ تھا۔ لوک میں یہ بات
پرسدھ ہے۔ کہ معمولی آدمی کو بھی مرنے کے بعد
لوگ سیدہ ظاہر کرتے ہیں۔ اسوقت سوامی
دیانند کی جو مانتا ہو رہی ہے۔ اُنہوں کی
زندگی میں ایسی نہ تھی۔ اُنکے مت والوں نے
اُنکے مرنے کے بعد اُنکو اوتار مان لیا یہ
اُنکی بالکل بھول ہے۔ اتیادی بہت سی گفتگو
کے بعد آپ کا لکچر سماپت ہوا۔ اب اچیتانند
جی بڑے جوش سے بیدی پر کھڑے ہو کر
سناتے ہیں۔ کہ سوامی دیانند کو سنسکرت کی
وشیش ودیا نہ تھی۔ میرے ساتھ اُنہوں کی
زندگی میں تین دفعہ شاستر ارتھ ہوا۔ تب مجھ کو
اچھی طرح نشچے ہو گیا تھا۔ کہ اُنہوں کو سنسکرت
ودیا پورن نہ تھی۔ لوگوں نے اُنکے مر جانے
کے بعد اُنکو سنسکرت کا بڑا عالم فاضل مان لیا
یہ اُنکی بھول ہے۔ سوامی دیانند نے جو
پہلے ستیارتھ پرکاش شایع کیا۔ اور کاشی جی
نیترالیہ میں چھپایا۔ اُسمیں صاف طور پر تحریر کیا
ہے۔ کہ یگ میں مانس کھایا جاوے۔ اور
یگ بھی کیا جاوے۔ بعد اُسکے مانس کے بہدویوں
نے دوسرا ستیارتھ پرکاش بنایا جسمیں مانس کا
نشیدھ کیا ہے۔ یہ سوامی جی کا بنایا ہوا نہیں ہے
یہ اُنکے بعد میں بنکر شایع ہوا۔ سوامی جی نے
تو وہی ستیارتھ پرکاش بنایا ہے۔ جو کاشی میں
شایع ہوا تھا۔ ست آدک بیجا حملوں کے بعد
آپ بیٹھ گئے۔ گو ریاست جودھ پور میں ان
مفت خوروں نے راج کی طرف سے رزولیشن
پاس کرا دیا ہے۔ کہ مانس کے برودھ کوئی شخص
ریاست جودھ پور میں پرچار نہ کرے۔ تاہم
بھی ست کا ناش ہوتا دیکھ کر برخلاف اُنکے
کہنا پڑا۔ کہ مبادا پبلک۔ ان مفت خوروں کے
دھوکے میں آکر مبالغہ میں نہ پڑ جاویں۔ فوراً
اُنکی تردید کے لئے اجازت مانگی گئی۔ اول تو
بولنے کی آگیا دینا ہی درلبھ تھا۔ مگر بہتوں
کی کہتی دیکھ کر اجازت دیگئی۔ جب اُنکی لغو
لکچروں کی تردید ہونے لگی۔ لوگ بڑے
دھیان سے سننے لگے۔ تب مفت خوروں نے
اپنی قلعی کھلتی دیکھ کر شور مچانا شروع
کیا۔ غرض کہ یہاں تک شور کیا کہ لوگوں
کو اچھی طرح سننے نہ دیا۔ جلسہ برخاست ہو گیا
تب چند مہاشیوں نے باہر آج
سے "نالا" کے اوپر اچھی طرح اُنکی لغو بیانیاں
کی تردید کی۔ جس سے پبلک پر بہت عمدہ
اثر پڑا۔ لوگوں کا اچھی طرح نشچے کرا دیا یہ
سب جھوٹھ و لغو کہتے ہیں۔ سوامی جی
مہاراج کو کوئی آریہ پُرش اوتار نہیں مانتا
اُنہوں نے اپنے کرت گرنتھوں میں کئی جگہ
پر اوتار کھنڈن کیا ہے۔ کہ ایشور کا اوتار
ہونا سنبھو نہیں ہے۔ اُنہوں کو آریہ پبلک
بڑے عالم و فاضل و مہرشی کے نام سے
پکارتی ہے۔ بڑا پرا اوپکار کرنے والا و
سچا پرماتما کا بھگت جانتی ہے۔ وہ ستیارتھ
پرکاش جو کاشی جی میں شایع ہوا کہا جاتا
ہے۔ وہ ایسے ہی سنپردائیوں کی چیشٹا سے
اُنہوں کے ابھپرائے برودھ چھپ گیا تھا
جب چھپکر سوامی جی کے پاس آیا تب سوامی
جی نے اپنے ابھپرائے برودھ چھپا دیکھ کر
نوٹس دیدیا تھا۔ کہ یہ ستیارتھ پرکاش غلط
چھپ گیا ہے۔ اسکے چھپنے سے پہلے بھی سوامی جی
مورتی پوجن و مانس آدی کے نشیدھ میں لکچر دے چکے
تھے۔ جس سے اُسکے غلط چھپنے کی اچھے طور پر
تائید ہوتی ہے۔ اس گفتگو سے حاضرین پر
بہت اچھا اثر پڑا۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ عام
طور پر لوگ اُنکو حقارت کی نظر سے دیکھتے
ہیں۔ ہمیشہ ست کی جے اسَت کی شکست ہوتی
ہے۔ اوم شم

آپکا داس
ایک رازدان
جودھ پور

کھنہ ضلع لودھیانہ

مہاشہ ست دھرم پرچارک جالندھر
نمستے۔

۲۲- جون سنہ رواں کو رگھوبنس
ودیارتھی ویدک آشرم جالندھر نے
روڑ کی سماج کو جاتے ہوئے بوقت
شام ۶ بجے سے رات کے ۱۱ بجے
تک دھرم وشے پر بڑا منوہر لکچر دیا۔
شروتاگن ۴۰۰ تک تھے۔ اثر نہایت عمدہ
پڑا۔ حاضرین میں سے چند آدمیوں نے
پرشن بھی کئے۔ جنکے جواب بڑی معقولیت
سے دئیے۔ امید ہے کہ پردھان صاحب
پنڈت رام رتن یا گنپتی شرما جی کے ایک
ہفتہ کے پرچار سے سماج قایم ہو جاوگی۔
پرارتھنا ہے۔ کہ مذکورہ بالا پنڈتان کو کم سے کم
ایک ہفتہ تک رکھنے کی آگیا دیویں۔

راقم
رگھناتھ کرشن از کھنہ ضلع لودھیانہ

گوشوارہ آمد و خرچ شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت ماہ مئی ۱۸۹۶ء

آمدنی	ماہ مئی میں (روپیہ)	(آنہ)	(پائی)	ماہ مئی تک سال رواں میں (روپیہ)	(آنہ)	(پائی)
روپیہ پرچار فنڈ	۲۴۰	۱۲	۰	۳۴۳۸	۴	۱۰½
[illegible]	۳۶	۱۲	۶	۸۳	۱۵	۶
[illegible] آمدہ فنڈ	۴۴	۰	۰	۳	۰	۰
[illegible] فنڈ	۰	۰	۰	۲۰	۰	۰
[illegible]	۶	۰	۰	۱۱	۴	۹
متفرق	۰	۰	۰	۳۶	۸	۰
آریہ پترکا	۰	۰	۰	۲۹۴	۱۳	۱۱
بابت گورودت میموریل فنڈ	۰	۰	۰	۳	۰	۰
زر امانت	۵	۰	۰	۵	۰	۰
میزان	۳۲۱	۸	۶	۳۸۹۲	۱۴	½
بقایا نقد	۶۲۶	۹	۴	۷۰۵۶	۶	۴½
میزان کل	۹۴۸	۱	۸	۱۰۹۴۹	۴	۵

خرچ	ماہ مئی میں (روپیہ)	(آنہ)	(پائی)	ماہ مئی تک سال رواں میں (روپیہ)	(آنہ)	(پائی)	لغایت مئی ۹۶ء (روپیہ)	(آنہ)	(پائی)
روپیہ جو سود پر جمع ہے ۱۹۰۰۲ روپیہ ۲ آنہ ۳ پائی									
سیونگ بنک				۱۰۰۰	۰	۰	۱۰۰۰	۰	۰
بنک				۰	۰	۰	۱۰۵۰۲	۲	۳
روپیہ جو وہاں جی سود پر دیا ہوا ہے				۴۵۰۰	۰	۰	۴۵۰۰	۰	۰
اخراجات اپدیشکان									
تنخواہ	۲۴۵	۱۴	۳	۷۲۵	۵	۳			
سفر خرچ	۴۱	۸	۰	۶۲۷	۲	۶			
اخراجات دفتر									
فیس کچہری				۵۰	۰	۰			
تنخواہ	۲۰	۰	۰	۹۱	۰	۰			
سامان (مرمت وغیرہ)	۱	۰	۶	۱۱	۳	۳			
محصول ڈاک خرچ تار وغیرہ	۱۰	۸	۰	۷۸	۱۵	۰			
سٹیشنری چھپوائی فارم وغیرہ				۳۳	۷	۹			
متفرق (منی آرڈر کمیشن لالٹین چپراسی)	۴	۰	۰	۲۶	۱۱	۰			
کرایہ مکان				۲۷	۳	۹			
وظیفہ کتب پنڈت	۲۰	۰	۰	۱۰۰	۰	۰			
گورودت ایم اے									
پیشگی برائے خرید کتب	۱۰۰	۰	۰	۴۰۰	۰	۰			
دہلی ویدک پاٹھشالہ									
پیشگی ویدک آشرم جالندھر	۰	۰	۰	۶۰۰	۰	۰			
ودیارتھی آشرم لاہور	۰	۰	۰	۳۰۰	۰	۰			
ٹریکٹ پرچار	۰	۰	۰	۳۵	۶	۰			
آریہ پترکا	۰	۰	۰	۸۳	۱۱	۰			
میزان	۴۴۲	۱۴	۶	۱۰۴۴۴	۱	۶			
بقایا نقد	۵۰۵	۳	۱۱	۵۰۵	۳	۱۱			
میزان کل	۹۴۸	۱	۸	۱۰۹۴۹	۴	۵			

دستخط سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ... خزانچی

دستخط گیان چند خزانچی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

آریہ سماجک خبریں

بٹولی علاقہ خورجہ میں ایک نیا آریہ سماج قایم ہوا ہے- مفصل پہلے چھپ چکا ہو-

۱۷ جون ۱۸۹۶ء کو لالہ متھرا داس جی اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا شہر تیور میں پہونچے- ۲۱ جون تک لگاتار دن اور رات کو ویاکھیان دیتے رہے- رات کے ویاکھیانوں کو ستریاں بھی اپنے کوٹھوں پر سے بڑے پریم سے سنتی رہیں ایک مولوی صاحب سے مباحثہ بھی شروع ہوا- لیکن دوسرے دن تشریف نہ لائے منتری مہاشہ لکھتے ہیں- کہ لالہ متھرا داس جی کے ویاکھیانوں کا بہت ہی عمدہ اثر پڑا-

ٹھاکر کرپا سنگھ صاحب منتری آریہ سماج بٹولی تحصیل خورجہ ضلع بلند شہر نے مبلغ دو روپیہ وید پرچار فنڈ میں بطور دان ارسال فرمائے-

داودپور تحصیل عیسہ میں لالہ ہری چند بزاز کے پسر کا نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا- مبلغ دو روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان کئے-

منتری آریہ سماج گمالیہ لکھتے ہیں- ہفتہ وار سماج کا جلسہ برابر ہوتے رہتے ہیں- اوسط حاضری ۲۰ کے قریب ہوتی ہے- ستری سماج خوب رونق پر ہے- اوسط حاضری ۶۰- ۷۰ کے قریب ہوتی رہے- مورخہ ۲۲- جون ۱۸۹۶ء کو آریہ کنیا پاٹشالا یہاں کھولا گیا ہے- قریباً ۲۰ لڑکیوں کے اسمی داخل ہو گئیں کنیاؤں کو ودیا پراپتی کا بہت شوق معلوم ہوتا ہے- سکیم تعلیم موافق کنیا پاٹشالہ جالندہر کا رکھا گیا ہے

کیا بہتر ہوتا اگر ان کو کنیا مہاودیالہ جالندہر اودہیا یکہ طیار شدہ ملجاتی- امید ہے کہ یہ پتر کنیا مہاودیالہ جلد ہی ایک سال تک کوئی لائق اودہیا یکہ سماج ہذا کو میسر کر دینگے-

خوشی کا مقام ہے- کہ لالہ گیان چند صاحب سپرنٹنڈنٹ اسٹیشن ماسٹر اتساہی ممبر آریہ سماج سکھر ایک مہینے کے واسطے رحیم یار خاں کے اسٹیشن پر ریلیونگ ڈیوٹی پر گئے تھے- وہاں انہوں نے بڑے اتساہ سے لوگوں کی رچی ستری شکشا پر دلا کر مبلغ ۔ کنیا مہاودیالہ کی امداد کے لئے چندہ اکٹھا کیا- آریہ پتر لالہ گیان چند اور دان دینے والوں کی بہت مشکور ہے- پرمیشور سے پرارتھنا ہے- کہ لالہ گیان چند کا دہرم کاموں میں اتساہ ہمیشہ بڑہتا رہے-

تازہ خبریں اور رائیں

راولپنڈی میں ایک جین مت سبھا قایم ہوئی ہے-

لودھیانہ کے دیسی عیسائی آرمینیا کے مظلوم عیسائیوں کے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں- یہ راز تو انہیں کو معلوم ہے جو کہ موقع پر موجود ہیں- کہ آیا آرمینیا کے عیسائی مظلوم ہیں یا نہیں لیکن لودھیانہ کے عیسائیوں کی ہمدردی میں کوئی کلام نہیں-

لاہور کے ایک گرہستہ برہمن نے اپنے بیٹے کا نام امام الدین اسلئے رکھا کہ وہ محرم کے دن پیدا ہوا- ہندؤں کے توہمات کی کوئی حد نہیں ہے- بھلا کسی مسلمان نے بھی دسہرے کے دن بچہ پیدا ہونے پر اسکا نام رام داس یا لچھمن پرشاد رکھا ہے-

جھنگ میں کے ہندوؤں نے مسلمان قصابوں کی دوکان سے گوشت خریدنا بند کر دیا ہے اس تعصب سے تو بہتر یہ تھا- کہ گوشت کھانا ہی ترک کر دیتے-

نینی تال کے بنگالیوں نے "پورن چندر ناہی نا ٹک" کا تماشہ ۱۳- جون کو کیا جسکی کرنیلی اور لیوریٹ دونوں اصحاب نے تعریف کی- بنگالی ہر فن مولے ہوتے ہیں-

حسول علاقہ گوالیار سے خبر آئی ہے کہ ایک دس سالہ ہندو لڑکی کے بچہ پیدا ہوا بچہ مسکراتا رہا- لیکن دودھ نہ پیتا تھا- سید بدر الحسن ایک مذہبی پیشوا کے آتے ہی بچہ مسکرایا اور مر گیا- یہ ڈبل معجزہ ہے جسکی تحقیقات ہونے پر شاید اصلیت اور کچھ ہی معلوم ہو- لیکن ایسے معجزات میں مشکل یہ پیش آتی ہے- کہ تحقیقات پر معتقدین ناراضگی ظاہر کرتے ہیں-

قاسم بازار کی مہارانی سوردن مئی نے برہام پور کے کارخانہ پانی کی کل کا جو کہ ایک لاکھ روپیوں سے زیادہ ہوگی خود برداشت کرنے کا اقرار کیا ہے جس سے اکیاسی ہزار روپیہ بچ جاتا ہے مہارانی کی سخاوت اسوقت ضرب المثل ہے-

ایران میں سنا گیا ہے کہ بہ نسبت کنواری عورتوں کے بیوہ عورتوں کی قیمت زیادہ پڑتی ہے- اور انکی قدر بھی زیادہ ہوتی ہے- وجہ یہ بتلائی جاتی ہے- کہ کنواری ناتجربہ کار ہوتی ہے- لیکن بیوہ اپنے پہلے خاوندوں کا تجربہ ساتھ لاتی ہے بجائے

گیا ہے۔ کہ جسقدر زیادہ خاوند ایک عورت کر سکتی ہو۔ اُسی قدر اُسکی قدر زیادہ ہوتی ہے۔ اگر دوسری طرح پر تبدیل کیجاوے تو جسقدر اپنی محبت ایک عورت زیادہ تقسیم کر سکتی ہو۔ اُسی قدر وہ کسی ایک آدمی سے پوری محبت کرنے کے لائق نہیں رہتی اصل بات یہہ ہے۔ کہ جن قوموں میں بیوی اور شوہر کا تعلق صرف حیوانی جذبات پر ہی ختم ہے۔ انہیں اس رشتے کے متعلق پوتر بھاؤ پیدا نہیں ہو سکتا۔

لاہور کے ہفتہ وار اخبار سرگوشہ لاہور لکھتے ہیں حال ہیں میں اشتہار بلدیو داس پر ایک سنسنی خیز نو عیادی ڈاکہ پڑا ہے۔ وہ ایک کہیں کا عورت جو اسکے خاوند کی حفاظت میں سے منت کے پاس حرامکاری کی نیت سے لیگیا۔ عورت نے پہلے بیانوں میں لکھوایا کہ منت کے پاس گئی۔ لیکن دوسری پیشی پر اُسنے اپنے اظہار بدل دیئے۔ اور بیان کیا۔ کہ اُسنے اپنے خاوند اور رشتہ داروں کے دھمکانے سے ایسا لکھایا تھا خواہ کچھ ہی ہو لیکن اس قسم کے مقدمات کی دلیری ظاہر کر رہی ہے۔ کہ مہنتی وغیرہ کی آڑ میں ہزاروں آدمی اسوقت ہمارے ملک کے اخلاق کا ستیاناش کر رہے ہیں۔

لاہور کے کلچرڈ دل کے ایک پرجوش لفٹنٹ اپنے ہمراز دل کو صلاح دیتے ہیں کہ پنجاب کے ہر ایک ضلع میں ایک ایک سکول اپنے ماتحت کھولدیں۔ تاکہ سکول کے لڑکے اور انکے نوکر سکول ماسٹر اس طریقے پر انکے ساتھ شامل ہو سکیں مختلف جگہوں میں سکول کھولنے تو برے نہیں۔ بشرطیکہ نیت نیک ہو لیکن اس طریقے پر تعلیم دینے کی آڑ میں کمسن بچوں

کو اپنے ہم خیال بنانے کی کوشش کی جو دوست ہونی چاہیئے۔ وہ بتلانے کی ضرورت نہیں

آجکل اخبار وکیل امرتسر اور سرسید احمد کے درمیان اس امر پر مباحثہ ہو رہا ہے کہ آیا موجودہ کالجوں کی تعلیم ہمارے نوجوانوں کے لیئے مفید ثابت ہوئی ہے یا نہیں سرسید کا بھی تعلیم کے مویا ہیں اور وکیل مخالف لیکن تعجب یہہ ہے کہ سر سید نے ایک طرح پر صنعت اور حرفت کی تعلیم کا مضحکہ اڑایا ہے۔ شاید علی گڈہ کالج کی صحبت نے سرسید کو ملک کی ضرورت سے بے پروا بنا دیا ہے۔

بمبئی کے مدرسہ نسواں کے سالانہ جلسہ میں مسز فیضی بدرالدین طیب جی کی اہلخانہ بڑی لنشین پریذیڈنٹ بنائی گئیں۔ بہت سی یوروپین لیڈیاں اور پردہ نشین شریک جلسہ تھیں۔ مرد کوئی نہ تھا۔ مسز طیب جی نے بہت قابل سپیچ دی جسمیں بیان کیا کہ مسلمان اسوقت دوسری قوموں سے برابری کر سکینگے۔ جب انکی عورتیں تعلیم یافتہ ہو جاوینگی۔ (غمخوار ہند)

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

لالہ متھرا داس جی پرچارک آریہ پرتی ندہی سبھا نے ۱۶ مئی ۱۹۰۶ کو دریال (گورداسپور) میں ایک ویاکھیان دیا۔ حاضری ۹۰ تھی۔ ۱۷ و ۱۸ کو ٹبا چنڈ (گورداسپور) میں ہر روز ایک ایک ویاکھیان دیا۔ حاضری شروتا ۷۰ و ۲۵ تھی

۱۹-۲۰ مئی کو دھوچاک (گورداسپور) میں دو لکچر دیئے۔ حاضری شروتا ۱۴۰ و ۲۰۰ تھی ۲۱ مئی کو کنجرڑ (گورداسپور) میں ایک ویاکھیان دیا۔ حاضری ۲۰۰ تھی۔ ۲۲ کو ڈیرہ نانک میں ایک لکچر دیا۔ حاضری ۶۰ تھی ۲۴ کو بٹالہ میں ایک لکچر ہوا۔ حاضری ۶۰ سے اوپر تھی۔ ۲۸-۲۹ کو کاستی وال (گورداسپور) کے میلہ پر بڑے زور شور سے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ ۳۱ کو بھاگووالہ (گورداسپور) میں ایک لکچر دیا۔ دو شخص آریہ سماج کے ممبر بنے۔

پنڈت رام رتن شرما نے ۱۹ اپریل سے ۲۴ تک پنڈدادنخاں میں پہلے دن اوپاسنا کرنی اور آتم رکھشا کے وشے میں اوپدیش دیا۔ دوسرے دن "آریہ سماج کی شکشا کیا ہے" تیسرے دن "سناتن دھرم کیا ہے" چوتھے دن دھرم وشے پر۔ پانچویں دن ودیا وشے پر لکچر دیئے اور چھٹے دن نیوگ اور ایشور وشے پر پر پھنوتر کیئے۔ حاضری شروتا اچھی رہی۔ ۲۵ کو ویدک عظمت پکھوڑہ (ضلع جہلم) میں ویاکھیان دیا۔ حاضری ۲۰۰ تھی۔ ۲۶-۲۷ کو پھر پنڈدادنخاں میں بھجن دلاولی گائے۔ اور استری شکشا پر ویاکھیان دیا۔ اور لالہ رام بھایا جی منتری سماج کے بھتیجے کا منڈن سنسکار کر دیا ۲۹ کو چک کلاں میں بواہ سنسکار کر دیا۔ یکم مئی کو بھیرہ میں دو اوپدیش دیئے۔ شروتا سو سوا سو تھے۔ ۳ مئی سے ۵ مئی تک ہر روز کشن گڑہ (نابھہ) میں ایک اوپدیش دیا۔ ۶ مئی کو جھونیر میں ایک ویاکھیان دیا۔ ۸ کو مالیر کوٹلہ میں اوپاسنا کرائی اور اوپدیش دیا۔

لوکل

علاقہ نکودر ضلع جالندھر میں مسمات دہنہ دیوی کھترانی قوم پوری کا بیاہ میلو رام پسر میلا رام ٹریہ کھتری کے ساتھ ہوا۔ کل برادری اور پنڈتان شہر نے شامل ہو کر پورانک ریتی سے بیاہ کرایا۔ مسمات دہنہ دیوی بعمر سات یا آٹھ سال بدھوا ہو گئی تھی۔ بلحاظ عمر (کیونکہ اسکی عمر اب گیارہ سال کی ہو گی) گو یہ بیاہ برخلاف دھرم شاستر کے کم سنی میں ہوا ہے۔ تاہم پورانک برادری کا شامل ہو کر بیاہ کرانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ بال بدھواؤں کی آہ نے بڑا بھاری اثر کیا ہے۔

گزشتہ اتوار کو سماج مندر میں شردت گنگا دت جی نے یوگ سوتر دوارا ایشور کے سوروپ کا نروپن کیا۔ اور برہمچاری برہمانند جی نے ست شاستروں اور ویدوں کے پرمانوں سے ایشور کی اپاسنا کا طریقہ بتلا کر جو الجھن انمیں پڑتے ہیں۔ انکا ورنن کیا۔ اخیر میں آریہ سماج کے سبھاسدوں سے اپاسنا کے سادھنوں کا سیون کرنے کے لیئے اپیل کی۔ یہ ویاکھیان بڑا ہی موثر تھا۔ جو شنکراچاریہ کہ لودہیانہ اور لاہور میں آریہ سماج کی سامنے شاستراتھ سے پہلو تہی کرتے رہے۔ اب جموں سے بھینٹ لے کر جالندھر میں اترے ہوئے ہیں سنیچر کی ڈاک میں پہونچے۔ پورانک دھرم سبھا کے ممبروں نے پیشوائی کا انتظام کیا۔ اترتے ہی انہیں بگھی میں بیٹھا کر سارے شہر کا چکر لگوایا۔ دن کو مشعلیں آ گئے۔ آٹھ بند بگھی اور باجا عجب لطف دیتا تھا۔ کہاں شنکر سوامی جنہوں نے دولت دنیا کو لات مار کر پر اپکار کا بیڑا اٹھایا

تھا۔ اور سونے کی چوری والے شنکراشرم جی مہاراج اسوموار کو مہاراج کا پہلا ویاکھیان ہوا جسے پوچھو مطلب کوئی نہیں سمجھا۔ دشہ مورتی پوجا تھا۔ لیکن سوائے کتابوں اور رشیوں کا نام گن کر یہ کہنے کے کہ یہ سب مورتی پوجا کرتے تھے۔ پرمان کوئی پیش نہیں کیا گیا۔ دھرم سبھا کے ممبر بھی عموماً ناراض واپس آئے۔ ہجوم البتہ بڑا تھا۔ کیونکہ [illegible] ہزار روپیوں کے سامان کی شان و شوکت مردوں اور عورتوں کو کھینچ لائی تھی۔ دوسرے روز یعنی منگلوار کو سوامی صاحب نے پھر لکچر دیا جسمیں مورتی پوجا پر جو اعتراض کیے جاتے ہیں۔ وہ بطور پورب پکش کے بڑے بڑے شرتی پرمانوں سے ظاہر کیے۔ لیکن افسوس کہ جواب میں صرف یہ کہہ کر کہ چیتن جڑ کی مدد بنا کچھ نہیں کر سکتا دیا گیا کہ سماپت کیا۔ بدھ کو پھر مورتی پوجا وشے پر پرمان پیش کرنے کی کوشش کی۔ مفصل حال لکچروں کا آئندہ ہفتہ درج ہو گا۔

شری آریہ سماج جالندھر شہر کی طرف سے ایک چٹھی سنسکرت بھاشا میں بروز بدھ بوقت ۳½ بجے دن کے معرفت لالہ لبھو رام ممبر کے بھیجی گئی۔ بعد کسی قدر قیل و قال کے شنکراچاریہ مہاراج نے چٹھی لینے سے انکار کر دیا۔ اسی روز پھر چٹھی مذکورہ رجسٹری کرا کر مہاراج کی سیوا میں بھیجی گئی۔ دیکھئے لاہور کیطرح اسکو بھی واپس کرتے ہیں یا کیا۔ شری آریہ سماج جالندھر شہر کی طرف سے بذریعہ نوٹس عام اعلان شاستراتھ کا بھی شنکراچاریہ جی کو دیا گیا ہے۔ دیکھئے نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ جو جوابی لکچر آریہ سماج

کی طرف سے ہونگے انکا مفصل حال آئندہ درج اخبار ہو گا۔

پچھلی بارش کے اثر سے راتکو کچھ خنکی رہتی ہے۔ اس ہفتہ میں یہاں کوئی بارش نہیں ہوئی۔ آم کا فصل امسال بہت اچھی طرح تیار ہوا ہے۔

دوآبہ ہائی سکول جالندھر میں ۲۲۵ کی قریب تعداد طلبا پہونچ گئی ہے۔ باوجود اشتہار دینے کے بھی قریباً دس لڑکے اور بورڈنگ میں آ گئے ہیں۔ مکان کی بڑی تکلیف رہی ہے۔

ڈاکٹر بدھن صاحب کا عرق

ڈھور تاپ تلی اور ہر قسم کی پیاری بخار کو مفید ہے تلی کتنی ہی بڑھی ہو - چار پانچ روز کے استعمال سے کم ہونی شروع ہوتی ہے - اور تھوڑے دنوں کے استعمال سے بالکل جاتی رہتی ہے - اور باری کے بخار کو خواہ کسی قسم کا ہو - اول ہی دن کے استعمال سے نہیں آنے دیتا ہے - قیمت بڑی شیشی ۱/ چھوٹی [illegible] شیشی [illegible] - نوٹ - تاپ تلی کے لئے بڑی شیشیاں منگوانی چاہئیں -

دمہ یعنی سانس کی دوا

دمہ خواہ کتنی ہی [illegible] ہو [illegible] فوراً دب جاتا ہے اگر زیادہ پرانا ہو تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے جڑ سے جاتا رہتا ہے - اور [illegible] کے استعمال [illegible] سے بہت فائدہ بخشتا ہے - فی شیشی [illegible] علاوہ محصول ڈاک وغیرہ -

المشتہر ڈاکٹر بدھن دہلی

اشتہار

گولیاں [illegible] جو [illegible] میں ایک [illegible] سے [illegible] تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں [illegible] قیمت فی [illegible] المشتہر برکت رام [illegible] (سیالکوٹ)

حکیم و ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

نام	کیفیت
[illegible]	جو سر [illegible] تاثیر [illegible] کثرت [illegible] سکرات [illegible] کو [illegible] فی شیشی [illegible]
[illegible]	اسکے استعمال سے [illegible] نہیں [illegible] ہوجاتا ہے قیمت [illegible]
[illegible]	[illegible] منٹ میں [illegible] حاجت [illegible] ہے قیمت فی تولہ پانچ پیسہ -
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام - درد سر [illegible] کو [illegible] سے روکتا ہے - فی شیشی [illegible]
[illegible]	دانتوں کو ہلنے - کیڑا لگنے - بدبو گوشت خورہ [illegible] کی خرابیاں وغیرہ کو [illegible] ہیں فی تولہ [illegible]
[illegible]	مقوی بصر - حافظ بینائی - غبار سرخی [illegible] روشنی کو برداشت نہ ہونے کو دور کرتا ہے [illegible]
[illegible]	بار بار پیشاب آنا تشنگی - لاغری - بے چینی - درد کمر خرابی جگر - پیاس [illegible] کو [illegible] سے روکتا ہے - فی شیشی [illegible]
[illegible]	نفخ شکم - [illegible] درد [illegible] خرابی گردہ - درد [illegible] کو دور کرتا ہے [illegible]
[illegible]	سوزاک درد [illegible] جریان [illegible] ہو یا بادی [illegible] میں جاتا رہتا ہے - قیمت [illegible]
[illegible]	[illegible] تکلیف [illegible] چھوڑ [illegible] ہے قیمت فی تولہ پانچ پیسہ -
[illegible]	زخم کہنہ [illegible] ناسور [illegible] کیڑا [illegible]
[illegible]	جا [illegible] منٹ میں [illegible] لگ [illegible] کی ضرورت نہیں قیمت [illegible]
[illegible]	دائمی بخار - درد سر قبض بے چینی - [illegible] دور [illegible] قیمت فی تولہ [illegible]
[illegible]	جو [illegible] اپنے [illegible] درست [illegible] فی تولہ [illegible]

کثیر الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب [illegible] سائیٹفک طور پر دیکھنا چاہو - تو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت [illegible] رسالہ دافع [illegible] ایک [illegible] معالجات [illegible] المحرمات [illegible] المسکرات و رسالہ [illegible] قیمت [illegible]

المشتہر حکیم غلام نبی [illegible] حافظ صحت - لاہور [illegible] دروازہ

کتب - کتب - کتب

آریہ سنگیت پشپاولی - اردو [illegible] منشی [illegible] لال [illegible] قیمت [illegible]

ایضاً [illegible] حصہ اول [illegible] قیمت [illegible]

ایضاً [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] کرپا رام وغیرہ - ولایتی کاغذ کی جلد قیمت [illegible]

آریہ سنگیت پشپاولی [illegible] منشی [illegible] لال [illegible] کے حروف ولایتی کاغذ کی [illegible] جلد قیمت [illegible]

ایضاً [illegible] اور [illegible] جلد قیمت [illegible]

آریہ سنگیت پشپاولی [illegible] منشی [illegible] لال [illegible] وغیرہ ولایتی کاغذ کی جلد [illegible] قیمت [illegible]

ایضاً [illegible] قیمت [illegible]

بھجن [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

[illegible] درگا پرشاد [illegible] قیمت [illegible] آریہ [illegible]

[illegible] کتاب [illegible] چندی پرشاد [illegible] قیمت [illegible] پادریوں کی نافہمی کا علاج

پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر [illegible] قیمت [illegible]

سوانح عمری محمد صاحب دین محمدی کے حالات سے واقف ہونیوالے - اس کتاب کو ضرور منگوائیں اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ دین محمدی کس طرح بنا -

دیگر کل کتب [illegible] انگریزی اردو - ہندی [illegible] موجود ہیں [illegible] علاوہ دوسری کتب بھی [illegible] ہیں

المشتہر [illegible] آریہ [illegible] دروازہ [illegible] لاہور

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں اطبائے ایلوپیتھی اور یونانی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا سبل۔ سرخی ابتدائی موتیا بند ناخونہ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور دوسرے لوگوں نے آنکھ کے بیشمار پرانے مریضوں پر اس کا استعمال کیا اور چند روز کے استعمال سے بینائی بہت تیز ہو گئی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہی۔ ... بیمار آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ سارٹیفکیٹ درخواست کرنے پر مفت ارسال کئے جاویں گے۔ قیمت ... کم رکھی ہے کہ عام و خاص فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی شیشی ... جو سال بھر کے لئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ ... روپیہ۔ مصری رنگ فی تولہ ... خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کرنے کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی اور جعلی ممیرے کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔

المشتہر فقیر میا سنگھ ... مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

کیا اس سے بڑھکر اور کوئی معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) [illegible] ... صاحب ... مفید ... بینائی ... [illegible]

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کی سند میں سے ایک سند کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے اسٹیٹ بینک میں اسی غرض کے لئے ماہ مارچ ۱۹۱۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

میا سنگھ سرمہ فروش مقام بٹالہ (پنجاب)

(۲) [illegible] ... سرمہ ... استعمال ... [illegible]

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

(ارتھ) ہم سب آپس میں متر بھاؤ سے برتیں

الیشور سچی نیم کا پالن

ست دھرم پرچارک

جلد ۸

سمت ۱۹۵۳

ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

اودیش

(۱) ویدک ست کا پرچار و ستیہ آتیہ کا بے تعصب پرچار کرنا (۲) اشاعت پر کہ آریہ سماج کی اُنتی کے متعلق مضامین خاص شائع کرنا (۳) کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر پرکٹ کرنا (۴) ہر قسم کی دیگر مختلف خبروں کا خلاصہ پیش کرنا

نیم

(۱) قیمت پیشگی خریداروں سے ... محصول ... سالانہ مع محصول ... (۲) ... مفت (۳) اجرت اشتہارات فی سطر ... اخبار کے لئے زیادہ ... کے لئے خاص انتظام ہو سکتا ہے

چاند

نہایت دلچسپ اخلاق کا خزانہ نئی طرز کا

ناول

مصنفہ پنڈت شیو نرائن پلیڈر چیف کورٹ پنجاب

قیمت فی جلد عہ محصول خریدار کی درخواست منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر کے نام کرنی چاہئیے۔ منیجر مطبع تھا۔

ثبوت تناسخ

مصنفہ

پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر

جس کتاب کا حق پسندوں کو برسوں سے انتظار تھا۔ اور جسکو مطالعہ کے لئے دھارمک لوگوں کے دل مدت سے خواہشمند تھے۔ وہ تحقیقات علمی کا ذخیرہ معلومات وسیع کا خزانہ۔ دلائل قاطع و براہین ساطع کی زبردست میگزین جسکے مقابلہ میں باطل توہمات اور فضول وسوسات کو ٹھہرنے کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں بلکہ مصنف کا دعوی ہے کہ اسمیں کہ پر عیسائی محمدی اور برہمو صاحبان کے مطبوعہ کتب میں آج تک جتنے اعتراضات تھے انکو اچھی طرح اور پوری تلاش سے معلوم کر کے ان سب کی مصنفانہ اور محققانہ طریقہ سے جواب دیئے گئے ہیں۔ اور غالباً کوئی اعتراض ایسا باقی نہیں رہا جسکا جواب باصواب فاضل مصنف نے الیس جواب کتاب میں نہیں دیا۔ ثبوت تناسخ دو حصوں پر مشتمل ہے حصہ اول مخالفین کے اعتراضوں کے جواب جسکے چار باب ہیں۔ باب اول تحقیق روح اور اسکا جسم سے تعلق جسمیں ۲۶ دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ روح جسم سے جدا ایک غیر فانی ہستی ہے۔ اور علاوہ ازاں اسمیں یہ بھی بتلایا گیا ہے۔ کہ انسان کے سوا اور جانوروں میں بھی روح ہے۔ باب دوم عیسائیوں کے اعتراضوں کا جواب۔ باب سوم مسلمانوں کے اعتراضوں کا جواب۔ باب چہارم۔ برہمو صاحبوں کے اعتراضوں کا جواب۔ حصہ دوم مسئلہ تناسخ کی بابت ایک وسیع تحقیقات ہیں وہ سات باب ہیں۔ باب اول یکتی اور وید شاستر سے تناسخ کا ثبوت۔ باب دوم پارسی مذہب اور تناسخ۔ باب سوم بدھ مذہب اور تناسخ۔ باب چہارم مختلف ممالک کے حکماء کی رائے۔ باب پنجم بائبل سے تناسخ کا ثبوت۔ باب ششم قرآن سے تناسخ کا ثبوت۔ باب ہفتم دیگر علمائے اسلام کی رائے۔ باب ہشتم کبیر صاحب اور نانک صاحب کی رائے۔ باب نہم۔ شری سوامی دیانند جی کا مفصل بیان۔ وہ رسالے ہے۔ ان سب کے علاوہ مقدمہ اور ایک خاتمہ پر کتاب کو ختم کیا گیا ہے۔ حجم ۱۵۰ صفحہ قیمت دو روپیہ ہر ایک اعتراض پر پوری بحث کی ہے۔ مصنف کی لیاقت اور علمی معلومات سے آپ سب صاحبان اچھی طرح آگاہ ہیں

اگرچہ مصنف کو پرچار کے کام میں مصروف رہنے کے سبب کتاب کے چھپنے میں دیر لگی مگر پھر بھی دیر آید درست آید کے مطابق کتاب بھی اُسی طرح نہایت خوبی کیسا تھ صحیح اور عمدہ طبع ہوئی ہے۔ اور اب بہمہ وجوہ بالکل تیار مطبع ست دھرم جالندھر شہر میں فروخت کے واسطے موجود ہے۔ آیئے اور شوق سے ملاحظہ فرمائیے۔

المشتہر

مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجربات ادویات

[illegible]	
[illegible]	جو سریع التاثیر صلبی طاقت کیلئے یہ جوکثرت خوشات رسکرات طفولیت کی بدکاریوں وغیرہ کو دور کرتا ہے ۱۲
[illegible]	اسکے استعمال سے بلا ضرورتی آتے فائدہ ہوتا ہے ہوتا ہے نہیں دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۲
[illegible]	۲۰ گھنٹہ میں درد رحم جنین بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	علاوہ خوشبو کے علاوہ نزلہ زکام۔ درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۸
[illegible]	دانتوں کا ہلنا۔ کیڑا لگنا۔ بدبو گوشت خورہ مسوڑوں کی خرابیاں دور کرکے چمکدار کرتے ہیں۔ بہا دو عدہ
[illegible]	ضعف بصر۔ حافظ بینائی۔ غبار۔ سرخی جالا روشنی کو برداشت نہ ہونیکو دور کرتا ہے قیمت فی شیشی ۱۲
[illegible]	بار بار پیشاب آنا لنگڑی لاغری۔ بے چینی۔ درد کمر۔ خرابی جگر۔ سیلان۔ لیکوریا۔ کا نیل کو پیدا ہونے سے روکتا ہے فی شیشی دو روپیہ۔
[illegible]	نفخ شکم۔ قبض۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دل کی دھڑکن خرابی گردہ۔ معدہ ریاح کو دور کرتا ہے۔ دو درجن ۲
[illegible]	مسوڑھوں کا درد۔ جریان پیچش ہو یا بادی دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے قیمت دو روپیہ۔

[illegible]	
[illegible]	جاندار کو بلا تکلیف ہر قسم دلشہ چھوڑ سکتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر۔ زخم میں کیڑا پڑنے۔ ایام حمل خسرہ چیچک ہیضہ کو دور کرتا ہے فی تولہ ۸
[illegible]	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ کہ باندھنے کی ضرورت نہیں قیمت ۱۲
[illegible]	دائمی بخار۔ درد سر قبض ہچکی۔ اعضا شکنی سیدھ رہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ۸
[illegible]	جو خلاف قدرت اپنے ہاتھوں مذرہی بگاڑ چکے ہیں۔ درست کرکے لطف دکھلاتا ہے فی تولہ ۸

کثیر الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب پیدائش و سارٹیفکٹ دیکھنا چاہو۔ تو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجو۔ ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ دافع آتشک و سوزاک ۸ معالجات بواسیر ۸ رسالہ ہیضہ طبع چہارم ۱۲ المتخدرات من المسکرات ۸ رسالہ تیا دہ ارسطو قیمت ۸

المشتہر حکیم غلام نبی اُڈیٹر

حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

ستری دھرم نیتی

اس پُستک میں حسب ذیل مضامین ہیں نیا دُدیا۔ دھرم۔ مریادا۔ پتی ورت۔ گرہ کرتبیہ بالکوں کا پالن اور شکشا۔ گرہستیہ۔ اور کرتبیہ ہر ایک مضمون کو بڑی خوبصورتی سے نبھایا ہے۔ اور بھاشا بڑی سرل ہے۔ مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر اور پنچم سنگھ دریا آریہ سماج سے مودہ سے مل سکتی ہے قیمت نہیت فیجلد عہ

المشتہر

مینیجر پرچارک جالندھر شہر

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی نامردی کی اکسیر دوا

بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا۔ اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی۔ کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیرج یعنی دھات گرنے سے یا اسمیں کوئی خرابی آنے سے نس میں یا بیرج میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آ جاتا ہے اس گولی سے عورتوں کی پردہ کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی تین روپے گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپیہ۔ ۱۲

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اب ہیضہ سے بہت ڈر نہیں ہے۔ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۱۲

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن دہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور ہم نے امتحان کیلئے بھی بدہضمی کی حالتوں میں استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

آریہ پستکالے جالندھر

ہمارے پُستکالیہ میں کل تصانیف پنڈت لیکھرام آریہ مسافر و دیگر آریہ دھرم کی پُستکیں فروخت کے لئے موجود ہیں۔ جن صاحب کو کسی کتاب کی ضرورت ہو بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرماویں۔

المشتہر

مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

यजुर्वेदः अ० ३

अदित्यै व्युन्दनमसि विष्णो
स्तुपोऽस्यूर्णम्रदसं त्वा स्तृ[णा]
मि स्वासस्थान् देवेभ्यो भुव[प]
तये स्वाहा भुवन पतये स्वाहा
भूतानाम्पतये स्वाहा ॥२॥

[جو] کچھ یہ یگیہ زمین میں پیدا ہونیوالی مختلف [قس]ام کی اوشدھیوں اور ان (غلہ) وغیرہ کے [پہ]نچنے والا ہے۔ اس لیئے میں اسکا انوشٹھان [کرت]ا ہوں۔ یگیہ کا سیدھہ کرانیوالا جو سکھ روپ [پ]ھل (نتیجہ) ہے۔ اس سے میں یگیہ کی [س]اگری کو ڈھانپتا ہوں۔ اور چونکہ ویدی [ود]وانوں کے سکھہ کے لیئے ہوتی ہے۔ اس لیئے [اس]ے ایسی بناتا ہوں کہ وہ نیک سجنوں کے [سک]ھوں کا باعث ہو۔ اور اِس یگیہ کو سنسار [کے] پتی پرماتما۔ لوک لوکانتروں کے پتی پر[ماتما] اور پران دھاریوں کے پتی پرم پتا کے [ارپ]ن کرتا ہوں"

[ی]گیہ کا انوشٹھان کس لیئے ضروری ہے؟ [ی]گیہ سے ہی پشٹ اور اوشدھی یکت پدارتھ [س]وکشم ہو کر انترکش میں جاتے۔ وہاں سے [ج]ل روپ ہو کر زمین پر برستے۔ اور اسطرح جو [نا]نا اوشدھیوں اور ان وغیرہ کو آروگیتا کے [کا]رن بنا کر انکو بڑھاتے ہیں۔ اس لیئے یگیہ کا [ا]نوشٹھان کرنا ضروری ہے۔ ہون کی ساگری [کو] درست کرنیوالے جتنے آلو کھل وغیرہ پاتر ہیں ان سب کو ٹھیک طور پر بنا کر ہی یگیہ ٹھیک طور پر سیدھہ ہو سکتا ہے۔ انہیں کے ذریعہ سے ہون کی ساگری کو ایسا سوکشم بنانا چاہیئے کہ وہ آگ میں ٹھیک طور پر جل سکیں۔ کیونکہ یگیہ سے نیک سجن ہی اتم لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن ممکن ہے کہ کرم کانڈ کرتا ہوا یگیہ کا انوشٹھان کرنیوالا پرانی سانسارک سکھ پاکر ابھمانی ہو جاوے۔ اور سانسارک سکھوں میں پھنسکر اپنے جیون کے اودیش کو بھول جاوے اس لیئے خاتمہ پر منتریہ ماتر کو خبردار کیا ہے کہ ان سب کرموں کے لیئے ابھمان مت کرو بلکہ ان سب کرموں کو ایشور کے ارپن کرو۔ تاکہ تم سانسارک سکھہ بھوگتے ہوئے بھی سانسارک پدارتھوں میں نہ پھنسو بلکہ اپنی اپنی درشٹی (نگاہ) سدیو (ہمیشہ) برہم دھام کی طرف لگائے رہو۔

ست دھرم پرچارک

کیا آریہ سماج صرف بھاشا پڑھنے والوں کا دشمن ہے

سوامی دیانند جی مہاراج نے جب اپنا مشن شروع کیا تو راجپوتانہ بمبئی [illegible] میں اکثر گجراتی مرہٹی زبان میں جو سنسکرتی بھاشا تھی۔ اکثر اپنے خیالات کو پرکاش کرتے رہے۔ لیکن جہاں آپکی بانی کو لوگ نہ سمجھ سکتے تھے۔ انکو سنسکرت بھاشا بولنے کی ضرورت پڑتی تھی۔ اور سلیس سنسکرت میں آپکو اپنے ویاکھیان دینے پڑتے تھے۔ جب سوامی جی مہاراج نے بنارس میں اپنے خیالات کو سنسکرت میں بانی دوارا پرکاش کیا تو وہاں کے لوگوں نے بجائے اسکے کہ انکی طرف حسب معمول حقارت سے دیکھنے پرسنتا ظاہر کرنے لگے۔ سوامی جی نے سوچا کہ میں جہاں جاتا ہوں۔ سچائی کے دشمن اور خود غرضی کے پتلے میرے برخلاف ہزاروں حیلوں کو کھڑا کر دیتے ہیں۔ یہاں میرے ساتھ ایسا سلوک ہونے کا کوئی خاص کارن ہے۔ اس کی اصلیت کا کھوج لگانے پر محسوس ہوا۔ کہ در اصل جو کچھ سوامی جی مہاراج سنسکرت میں کہتے تھے اسکا آنتہ پنڈت لوگ ہندی بھاشا میں الٹا اپنے مطلب الونسار کر دیتے ہیں جس سے لوگ بڑی پرسنتا ظاہر کرتے ہیں اسپر سوامی جی مہاراج کو مجبوراً ہندی بھاشا تدریس کرنی پڑی۔ اور اپنے وید بھاش کو جو پہلے سرل سنسکرت بھاشا میں کر رہے تھے مجبوراً ساتھ ہندی بھی شامل کرنی پڑی اور آریہ سماج کی تعلیم کا لب لباب ستیارتھ پرکاش رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کا بڑا حصہ ہندی بھاشا میں چھوڑنا پڑا۔ افسوس ہے کہ سوامی جی کو ہندوستان کی موجودہ حالت کی طرف نظر ڈالنے کی فرصت نہ ملی۔ اور اجل نے پیشتر اسکے کہ ہم لوگوں کی پیاس کو آب حیات سے رفع کر جاتے۔ اپنا نوالہ کر لیا۔ اگر وہ کچھ اور

عرصہ تک زندہ رہتے۔ تو وہ اس ضرورت کو محسوس کرتے۔ کہ آریہ دھرم کے خیالات کو وضاحت کے ساتھ پھیلانے کے لیے صرف زبان بھاشا ہی کافی نہیں ہے بلکہ آریہ سماج کے سدھانت کم از کم ہندوستان دیش کی ہر ایک بھاشا میں ترجمہ ہونے ضروری ہیں۔ اگر پرماتما سوامی جی مہاراج کا سایہ کچھ اور عرصہ کے لیے ہند پر رکھتا تو آنکو ہندوستان کی موجودہ دیگر پرچلت بھاشائیں بھی دیکھنی پڑتیں اور ہر ایک بھاشا میں اپنی بانی اور لیکھت دوارا اپنے خیالات اور ایشور کی بانی کو ظاہر کرنے کے لیے کوشاں ہوتے۔ مگر "تدبیر کنند بندہ تقدیر کند خندہ"۔ ہمارے امیدوں کا پودہ ابھی لہرانے نہ پایا تھا کہ اجل کی باد صرصر سے کچلا گیا۔ انہوں نے آریہ ورت کے لیے صرف اپنے تن من دھن سے ہی خیر خواہی نہیں کی۔ بلکہ اپنے مرنے کے پشچات بھی اپنی جانشین شریمتی پرادیکارنی سبھا کو دیگئے۔ تا انکے اٹھائے ہوئے بیڑے کو پورا کرے۔ اور جن فرائض کو انہوں نے اپنے سر پر لیا تھا سمپورن کرے جہاں پرادیکارنی سبھا پر یہہ امیدوں کا پل باندھا جا رہا تھا۔ کہ وہ نہ صرف ویدوں کے بھاشیہ کو مکمل کریگی آریہ ورت کو ڈوبتے ہوئے بیڑے کو ویدک دھرم کے پل کے ذریعہ پار اتاریگی۔ بلکہ ہر ایک ملک ہر ایک دیش ہر ایک گرام میں ویدک دھرم کا جھنڈا گھر گھر کے ستکار جیہ قایم کریگی اگرچہ شریمتی پرادیکارنی سبھا سے یہہ امیدیں ختم نہیں ہو گئی تھیں۔ تو کم از کم انکے پورا ہونے کے لیے امید رکھنا ہوا میں قلعے بنانا ہے۔ اب سوال یہ اٹھتا ہے۔ کہ کیا آریہ سماجوں کو جو سوامی جی کا لگایا ہوا پودا ہے۔ خاموشی کا مہر لگا کر خواب غفلت میں پڑ جانا چاہیے۔ صرف اسلیے کہ جو سبھا سوامی جی کی بنائی ہوئی پرادیکارنی سبھا کام نہیں کرتی۔ ہم گنوں کریں۔ اس مضمون پر سلسلہ وار آیندہ بحث ہوگی کہ آریہ سماج کو ویدک دھرم کی اشاعت کے لیے کون کون سے وسائل سوچنے چاہیئے اور صرف سوچنے ہی نہیں بلکہ انپر عملدرآمد کرنا چاہیے۔

(جمنا داس)

ویدک آشرم

شریمتی پرتی ندھی سبھا پنجاب کے موجودہ انتظام کی تعریف میں بار بار گیت گانا میرا کام نہیں (ہاتھ کنگن کو آرسی کیا) لیکن اسبات کے ظاہر کیے بغیر میں نہیں رہ سکتا۔ کہ سوامی دیانند جی مہاراج کے دیہانت کے پشچات جو دن رات اپدیشکوں کی مانگ آرہی تھی اسکا بہت کچھ حصہ رفع ہو گیا ہے۔ اسمیں ذرا بھی سندیہ نہیں کہ صرف پنجاب دیش ہی میں دھرم کے پیاسوں کی بیقراری کو مٹانے کے لیے موجودہ سولہ اپدیشک تو کیا اگر ایک ایک تحصیل میں بھی ایک ایک اپدیشک رکھا جاوے۔ تو بھی لوگوں کی ضروریات روحانی رفع نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ دھن کے ابھاؤ کی کارن پرتی ندھی سبھا اس قابل نہیں۔ کہ ہر ایک گرام گرام میں الگ الگ اپدیشک مقرر کر کے لوگوں کو ایشور یہ دھرم کے مارگ پر لاکر سورگ دھام کا بھاگی بنا سکے لیکن جو بنیاد کہ سبھا مذکور نے ویدک آشرم کی قایم کی ہے۔ وہ اپدیشکوں کی مانگ کے رفع کرنے میں بہت کچھ سہایتا دیگی۔ جب کبھی کسی سماج کی حالت جانکند نی کی ہوتی ہے اور دیگر مت متانتروں کے جھکڑے سماج کے لہراتے ہوئے پودے کو گرانے کے درپے ہوتے ہیں تو جھٹ اپدیشک کے لیے پرتی ندھی سبھا البشواس نہ رکھنے والے اپدیشک کے نہ پہونچنے کے لیے دھرم سے قطع تعلق کر لینے کی دھمکیاں دیا کرتے ہیں۔ لیکن پرتی ندھی سبھا سے جواب یہی آتا ہے۔ کہ اپدیشک کہاں سے آویں۔ اگر پنجاب کی آریہ سماجوں نے اس آشرم کی خاص طور پر نگرانی رکھی اور ایسے انتظام میں ہر طرح سے امداد کی۔ تو موجودہ انتظام کے مطابق ایک سال میں دس اپدیشک۔ اپنی سوامی جی کے سدھانتوں کے دیکھا کر نکل سکتے ہیں۔ گویا دس سال کے عرصہ میں ایکسو اپدیشک ہم پہونچ سکتے ہیں میری ذاتی رائے میں ویدک آشرم کی اور مستقل کا اعلیٰ ذریعہ پراچین رشیوں کی پرنالی پر چلنا ہی ہوگا۔ یعنے جس پرنالی پر چلتے ہیں ودیارتھی لوگ خود گھر گھر سے بھکشا مانگ لاتے تھے۔ اور اپنے گورو جی کو بھی کھلاتے تھے۔ اور خود بھی کھاتے تھے۔ گویا انکا نربہہ صرف بھکشا ہی پر تھا۔ اگر ہو بہو اس قاعدہ پر عملدرآمد نہیں ہو سکتا۔ تو کم از کم اس پر عمل ہونا چاہیے۔ کہ ہر ایک آریہ سماج کا ودیارتھی "آنند" باقاعدہ ملنا چاہیے اور

سی رانند کی رقم سے۔ "ویدک آشرم" پر
خرچ ہونی چاہیئے۔ اور پنڈتوں کے خرچ کی نسبت
کہنے تو بے شک شری دتی پرتی ندھی سبھا
پنجاب اپیل بھی کرے۔ لیکن ودیارتھیوں کی
تعلیم کے لئے اپیل کرنے کی نسبت
اگر آپ سماج لوگ آٹا مانگ کر امداد
کریں۔ تو بہت اچھا ہو۔ کیونکہ ویدک ودیا
کی اشاعت کے لئے تو میرا خیال ہے کہ سناتن
دھرم سبھا کے ممبران بھی سد راہ ہوں گے
لوگوں کو بھی معلوم ہے۔ کہ ہمارا آٹا دیا ہوا
شعبہ ودیا کے کام میں خرچ ہوتا ہے۔

(رتن داس)

ریویو

بھرتری ہری ستارتھ دیوناگری بھاشا میں قیمت فی جلد ۱۲ ؎ درخواست خریداری بنام لالہ پریاگ داس گپت مالک اخبار ستیہ ہتھ سرج بھیجئے۔ بھرتری ہری کے چیدہ شلوکوں کا ہندی میں ترجمہ ہے۔ بھرتری ہری کے مختلف شلوکوں کے اسقدر مستند ترجمے مل سکتے ہیں۔ کہ کسی نئے ترجمے کی ضرورت نہ تھی نہ معلوم یہ نیا ترجمہ کس بنا پر کیا گیا ہے ترجمہ اکثر جگہوں میں بامحاورہ نہیں ہے

اوبنت لاس مصنفہ لالہ پریاگ داس گپت مالک اخبار ستیہ ہتھ سرج قیمت فی جلد ۸ ؎ یہ ایک دلچسپ کہانی دیوناگری اکشروں میں چھپوائی گئی ہے بول چال اور عبارت اکثر جگہوں میں خالص اردو میں دی گئی ہے تاہم پلاٹ کے لحاظ سے کہانی دلچسپ ہے۔ یک لاش کی نسبت تحقیقات کرتے ہوئے خفیہ پولیس کے افسر کا اصل راز افشا کرنا عمدگی سے بیان کیا گیا ہے۔ کہانی کے درمیان بردوان۔ کلکتہ اور کانشی کے بعض بعض نظارے بھی اچھی طرح سے دکھلائے گئے ہیں۔ عموماً واقعات ایسے درج ہیں جو غیر ممکن نہیں ہیں۔ خاتمہ پر نصیحت آمیز کلمات سے کئی گریوں کے پھل بھگتنے کا نظارہ دکھایا ہے۔ دل بہلاؤ کے لئے یہ کتاب اچھی ہے گو انگریزی ناولوں کی طرز پر لکھی گئی ہے تاہم انگریزی خیالات سے بری ہے۔ عبارت اور خیالات میں بعض جگہ اصلاح کی گنجائش ہے۔ مگر باوجود ان سب نقائص کے ایک دو گھنٹوں کا دل بہلاؤ اچھا ہے۔

لوکل

سوامی شنکر آشرم جی ابھی تک یہاں اجمان ہیں اور دھرم سبھا میں لیکچر دے رہے ہیں۔ جیسا کہ پچھلے پرچہ میں ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ ایک رجسٹرڈ نوٹس انکے نام سکریٹری آریہ سماج جالندھر کی طرف سے ارسال کیا تھا۔ مگر بھگت گرو جی نے ایسے چھوٹے سے بھی انکار کیا اور دوسرے روز دستی نوٹس واپس آیا۔ تب پنچایت لالہ نگینہ لال ممبر آریہ سماج جالندھر کے ہاتھ۔ ایک اور دستی نوٹس سناتن سبھا کی حاضری میں سوامی شنکر آشرم کے نام ارسال کیا گیا۔ مگر ایسے لینے میں انکار رہا۔ جب آریہ سماج نے دیکھا کہ بھگت کو تاریکی سے ہٹانے کا دم بھر نہوا سے گرو جی کسی طرح بھی ست آستکار لینے کو تیار نہیں ہوتے تو لاچار آریہ سماج جالندھر نے انکے لیکچروں کے سماد ہان کا ارادہ کیا۔ چنانچہ پچھلے سنگر کے روز سے لیکچروں کا سلسلہ آریہ سماج میں شروع ہوا۔ پہلا لیکچر برہم چاری نتیا نند جی نے شام کے ۶ بجے آریہ سماج مندر میں دیا۔ تعداد حاضرین معقول تھی۔ فاضل لیکچرار نے بڑی فصاحت سے ظاہر کیا۔ کہ مورتی پوجا کا رشتہ ایسا نکما ہے۔ کہ جس پر دھیان دینا بھی وقت ضائع کرنا ثابت ہوتا ہے۔ بناوٹی پھول پر خواہ کیسا ہی سندر کیوں نہ بنا ہوا ہو۔ خواہ کیسی چمک دمک کیسی ہی عمدہ کیوں نہ ہو۔ مگر بھنورا کبھی اسپر نہیں بیٹھتا۔ ایسا ہی بلی ایک بناوٹی چوہے پر خواہ اصل چوہے کی ہو بہو کیوں نہ ہو کبھی حملہ نہیں کرتی۔ ایسا ہی کئی مثالوں سے آپنے ظاہر کیا۔ کہ جب حیوان بھی بناوٹی اور مصنوعی اشیاء پر اپنی الفت و پریم ظاہر نہیں کرتے تو کیا وہ انسان جو ایشور کی بناوٹی مورتی پر ایسے متوالے ہو جاتے ہیں کہ اسکو اصل شے سے بھی ترجیح دیتے ہیں۔ حیوان سے بدتر نہیں ہیں۔ پر تشٹھت ودوان نے پھر بتایا کہ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم بھاونا کر کے پرمالو پوجن کرتے ہیں۔ اور ہماری بھاونا کا پھل ہمیں ملتا ہے۔ وہ بھی سخت غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر کوئی بیوپاری کسی کو ایک نمک کی ڈلی یہہ بھاونا کر کے دے کہ یہ مصری کی ڈلی ہے۔ اور لینے والا بھی دل میں اسبات کی بھاونا رکھتا ہو کہ یہ مصری کی ڈلی ہے۔ مگر وہ نمک کی ڈلی کبھی مصری کی ڈلی نہیں بنجاتی۔ ایسا ہی ایک پتھر۔ دھات یا لکڑی کی پرتما کو خدا کی بھاونا سے کیوں نہ پوجا جاوے۔ وہ اصل ایشور کی پرتما بلکہ میں نہیں بنجاتی۔

لائق لیکچرار نے پھر سوامی شنکر اچاریہ کے مت کو درشن کیا۔ ویدانت اپنشد کے دو منتر پیش کئے جنکا

ترجمہ سوامی شنکراچارج کے بھاشیہ سے پڑھکر تبلایا۔ کہ وہ خود مورتی پوجا کے بالکل مسدود تھا۔ مگر اس کے چیلے زوال کے ہو گئے۔ دُنیا پرستی کے متوالے شہرت اور حشمت کے طالب اپنے گرو کے نام پر بیٹا لگا رہے ہیں۔ اور عام لوگوں کو خوش کرنے کے لیئے اپنی ضمیر کو بیچ بیچ پھرتے ہیں۔ فاضل ودوان نے تبلایا۔ کہ جس پرماتما کو ویدوں نے شدھ و پوتر لکھا ہے۔ اسکی پرتما بنا کر اسکو نہلانا گویا اسکی ہتک کرنا ہے۔ اور اسکی شدھتائی پر حرف رکھنا ہے۔ جسکو ویدوں میں نراکار لکھا ہے۔ اسکی پرتما بنا کر اسپر ادشواش ظاہر کرنا ہے۔ جو شریر رہت بے جسم ہے اسکو کپڑے پہنانا اور بھوگ لگانا ایسے ستو و قدرت و سمرتھ پر حرف رکھنا ہے۔ بعدہٗ فاضل ودوان نے تبلایا کہ مورتی پوجا جینیوں کے وقت سے چلی تھی۔ سوامی شنکراچارج جی نے خود ایسے کھنڈن پر ویاکھیان کیئے۔ اہل اسلام جسقدر تھے ہندوستان پر گئے۔ بتوں کے توڑنے کے لیئے گئے بھیجو دیئے لاکھوں پیسوں پر تف ڈالی لیکن بت فروش اپنا نام رکھانا چاہیے پوچھو تو ہندوؤں کی پستی زوال و دشا۔ اور خستہ حالت کی وجہ یہی بت پوجا ہوئی کہ انہوں نے ویدوں سے منہ موڑا۔ ایشور سے وشواس اُٹھا مصنوعی مورتیوں پہ بہت اعتبار آ جایا۔ بعد لائق لکچرار نے چیلنج دیا کہ سوامی شنکر آشرم یا سناتن دھرم سبھا کا کوئی ممبر اگر کسی وید منتر سے مورتی پوجا ثابت کر دے تو ہم ماننے کو تیار ہیں۔ لوگ برھمچاری جی کی علمیت۔ خوش تقریر اور سنسکرت ودیا کی فضیلت کو ذکر دنگ رہ گئے۔ چونکہ وقت بہت گزر چکا تھا۔ اسلئے لکچر ختم کرنا پڑا۔ حاضرین بڑے شوق و توجہ سے سُنتے رہے۔ دوسرے روز یعنی منیچر کی شام کو پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کا ویاکھیان اسی مضمون پر ہوا۔ جن صاحبان نے پنڈت جی کا ایک لکچر بھی سنا ہے انہیں معلوم ہوگا۔ کہ پنڈت جی کی تحقیقات کا مادہ بہت بڑھا ہے۔ علم تواریخ سے جسقدر چھان بین کرنیکا انکو شوق ہے وہ شاید ہی کسی ہندوستانی کو نصیب ہوا ہو۔ آپ نے علم تواریخ کے حوالجات سے تبلایا کہ ہردوار میں کوئی بھی مندر پانچسو برس سے زیادہ پرانا نہیں تھا۔ سب سے پرانا مندر مان سنگھ راجہ نے بنوایا۔ جو اکبر بادشاہ کے وقت میں گزرا ہے۔ تیمور کی سوانح عمری کے حوالہ سے تبلایا۔ کہ اسوقت چند لوگ وہاں اشنان کرنے کے لیئے گئے تھے۔ ایسا ہی آپنے چند انگریزی محققوں و پرانے مندروں کے کھنڈرات اور بتوں کی اصلیت ظاہر کی کہ سب سے پرانی مورتیاں جینیوں کی ملتی ہیں۔ اور تبلایا کہ سب سے پرانی مورتی شیو جی کی ہے۔ جسکی پرتشٹھا راجہ جیت نے ۹ سو برس گزرے میں کی تھی۔ اس سے پہلے کوئی ہندوؤں کی مورتی نہیں ملتی۔ بدھ۔ جین کی مورتیاں اس سے پانچسو برس پہلے کی ملتی ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوؤں نے جینیوں کی تقلید کرکے مورتی پوجا کا رواج اپنے سر پر ڈالا۔ پھر آپنے تبلایا کہ ہندوؤں کا کوئی مندر نہیں جہاں سونے چاندی کی مورتی ہو۔ اسکا بعض کا رواج جینیوں نے نکالا۔ لائق لکچرار نے منو جی مہاراج کے حوالہ سے چاروں ورنوں کے لکشن پڑھکر سنایا کہ کسی ورن کے لیئے بھی منو جی مہاراج نے مورتی پوجا کرنا نہیں لکھا۔ آگے چلکر آپنے تبلایا کہ مورتی پوجا کبھی شانتی نہیں دیتی۔ جموں دیش میں اگرچہ ۹ لاکھ سے زیادہ مورتیاں بنائی گئی ہیں۔ مگر کسی کو دھام کی پوجا کرتے کرتے شانتی نہیں ملی۔ آخر میں پنڈت جی نے ہندوؤں کے کچے وشواس اور سادہ لوحی کی اصلیت کھولی اور تبلایا کہ یہ کھچڑی مذہب ہے۔ ناستک اور آستک ہر دو اصولوں والے لوگ سبھی ان ہی میں موجود ہیں۔ ماس کھانے والے اور نہ کھانیوالے۔ غرضیکہ ہر ایک اصول کے متضاد آدمی اس قوم میں مل سکتے ہیں۔ آخر میں آپنے پبلک کو تبلایا کہ ظاہری آڈمبروں اور دکھلاوے کی شہرت پر موہت ہو کر سچے ایشور سے بے مکھ نہ ہو جاویں۔ شام کے ۸½ بجے کے بعد لکچر سماپت ہوا۔

گزشتہ اتوار کو سماج مندر میں لالہ منشی رام جی نے سرمن دیا۔ اور تت اُپدیشات برھمچاری نتیانند جی نے تیرتھ شبد کے معنے سنسکرت زبان سے تبلائے۔ کہ تیرتھ اصل میں استاد کو کہتے ہیں نہ کہ پانی کو۔ لائق لکچرار نے تبلایا کہ پانی جسکو ہمارے بھولے ہندوؤں نے تیرتھ بنا لیا ہے۔ نہ تو آدمی کو پچھلے کرموں سے چھڑا سکتا ہے کیونکہ اندھے آدمی اسمیں اشنان کرنے سے آنکھوں والا نہیں ہو جاتا۔ اور نہ ہی موجودہ بد اعمالی سے مکت کر سکتا ہے۔ کیونکہ تیرتھ یاترا کر لینے کے بعد بھی برا کام کر نیسے کر انسان ویسے ہی بدنام و مجرم بنایا جا سکتا ہے۔ ایسا ہی آپنے اوتار شبد کی اصلیت کھولی اور مہا بھارت و بھاگوت کے متعلق پرکرن جی کے اوتار ہونے میں سب پر سیر و سعدہ ظاہر کیا۔ آپنے تبلایا کہ اُن اوتاروں میں جنکو ہندو لوگ مانتے ہیں۔ کوئی خاص خصوصیت نہیں پائی گئی تت اُپدیشات آپنے شرادھ و شیو پر ویاکھیان شروع کیا مگر لیکا طرفہ رنج ہو گئی۔ اور آندھی آگئی۔ اس لیئے اس مضمون کو آئندہ کسی وقت پر چھوڑا گیا۔

آریہ سماج جالندھر شہر نے فی الحال لکچروں کا سلسلہ بند کر دیا ہے۔ جب شنکر سوامی اپنے ویاکھیانوں کو ختم کریگا تب پھر اسکے جواب میں لکچروں کا سلسلہ جاری ہوگا۔ بدھوار کے روز جگت گرو جی کی سواری بڑے کروفر کے ساتھ بازار میں نکلی۔ ایک بدھوا استری کے ہاں آپکی دعوت تھی۔ جہاں سے کہ معقول فیس بھی آپکو ملی۔ رتھ میں آپکی سواری میں گرو جی مہاراج سوار تھے۔ منشی بھی سوچ کی ساتھ تھی میں اپنے متعلقین کو لئے ہوئے ہمراہ تھے۔ بندو جی بھی ہمراہ تھے پھولوں کی برکھا آپکے اوپر ہوتی تھی۔ عورتوں کا اسقدر ہجوم تھا۔ کہ ہر ایک کوچہ و مکان جہاں سے آپکا گزر ہوا۔ عورتیں ہی عورتیں دکھائی دیتی تھیں اور کہتی تھیں کہ دھن ہے گرو جی مہاراج جنکی ایسی سندر چاندی کی پالکی ہے جنکے ساتھ بندو جی و منشی جی ہیں یہ تو ایشور کا اوتار ہیں۔ کئی بیچاری اولاد مانگنے کے لیئے کئی رنڈمال مانگنے کے لیئے آپکے چرنوں پر گرنا فخر سمجھتی تھیں۔ واہ ری آریہ ورت جب تک تیری ستریاں اودیا کے سمندر میں غرقاب رہینگی۔ کبھی ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ تیری حالت سُدھر سکے۔ کنچڑ بھاشے استریوں کو جال میں پھنسنے کے لیئے کتنے ہی منتر دستنرہ کے لکچر کیوں نہ دیں۔ مگر یاد رکھیں کہ بھارت ورت کی کشتی کسی منجدھار سے پار نہیں نکل سکتی۔ جب تک کہ خود ہی ملاح بنکر خود کشتی کو چھونہ لگا دیں۔ جاہل ہندوؤں کے نزدیک دھرم کی معیاد دنیاوی کروفر دکھلانا رہ گیا ہے۔ ویدک آشرم ترقی پر ہے۔ ودیارتھی بڑے شوق و پریم سے اپنے اپنے تعلیم میں لگے ہوئے ہیں۔ کنیا آشرم میں بھی بدستور روز بروز سُدھیا ہون آدی کا رواج ہوتی ہے۔ لالہ دیوراج جی بڑی سرگرمی سے وہاں بھی تعلیم دیتے ہیں۔ ہمارا ہائی سکول جالندھر میں چھ سو پچاس کے قریب تعداد طلبا پہنچ گئی ہے۔ روز بروز ترقی ہو رہی ہے۔ بورڈنگ ہاؤس کا کلب بدستور بڑی عمدگی کے ساتھ ہوتا ہے۔ پچھلے بدھوار کے روز چودھری شتاب سنگھ ہم جماعت کے ودیارتھی نے بیرج رکھشا پر بورڈنگ میں بڑی خوش اسلوبی و عمدگی سے ویاکھیان دیا۔ گرمی کی بڑی شکایت ہے۔ بارش ابھی تک نہیں ہوئی۔ بادل آکر چلے جاتے ہیں۔ مو

مراسلات

ایڈیٹر ناظرین کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

ویدپرچار کمیٹی مراد آباد

یُکت پرانت اودھ دیش میں ویدپرچار فنڈ قایم کرانے کی غرض سے یہہ کمیٹی قایم کیگئی ہے۔ بالفعل اِس کمیٹی کو مرادآباد۔ بجنور۔ چندوسی۔ اور نہٹور کی سماجوں نے قایم کیا ہے۔ لیکن آیندہ اُن سماجوں کے ممبر بھی اسمیں شامل ہوتے رہینگے۔ جو ہر طرح سے ویدپرچار کی موومنٹ سے دلچسپی رکھتے ہیں اسکے ممبر اور عہدہ دار حسب ذیل ہیں۔ منشی رام لال صاحب رئیس مرادآباد پریسیڈنٹ۔ چودہری انوپ سنگھ صاحب رئیس نہٹور وائس پریزیڈنٹ۔ نراین پرشاد سکرٹری۔ چودہری جنسی سنگھ صاحب رئیس نہٹور خزانچی۔ ساہو ہرچرن صاحب رئیس مرادآباد۔ بابو ہرچرنداس صاحب۔ منشی درگا چرن صاحب بابو جیومل صاحب۔ لالہ گوپال رائے صاحب منشی بھگوانداس صاحب۔ پنڈت دوارکاپرشاد صاحب ممبران کمیٹی۔ کمیٹی میں دو اپدیشک رکھنے کی بالفعل منظوری ہوئی ہے۔ جنمیں سے ایک پنڈت بھوشن شرما ہیں جو ۲۸ جون سے اپدیشک مقرر ہوئے ہیں۔ اور دوسرے اپدیشک کی تلاش ہے۔ کمیٹی ہذا کا ہیڈکوارٹر مرادآباد رہیگا۔ اور اسکے خاص اغراض یہہ ہیں۔ (۱) ویدپرچار کی تحریک پھیلانا اور اسکے لیے سرمایہ کا جمع کرنا (۲) پرتی ندھی سبھا صوبہ ہذا کی رجسٹری کرانا۔

کمیٹی ہذا کی طرف سے فراہمی چندہ کے لیے ڈیپوٹیشن ماہ گذشتہ میں چندوسی بھیجا گیا تھا۔ پنڈت کرپارام جی۔ منشی پلم دیال صاحب۔ اور ماسٹر بندرابن جی ہمراہ ڈیپوٹیشن گئے تھے۔ ماحصل چندہ تحریر ہوا منجملہ اُسکے ... نقد وصول ہوا اور باقی جو روپیہ تحریر ہوا ہے۔ اُسکی بھی جلد وصول ہوجانے کی امید ہے۔

کمیٹی کا کام اسوقت جاری ہوگیا ہے صرف امداد کی ضرورت ہے کہ ممالک ہذا کی سماجیں اُسکی طرف توجہ کریں۔ جولائی کے مہینہ میں اضلاع بجنور۔ بدایون اور مرادآباد میں ڈیپوٹیشن و اپدیشک کا دورہ ہوگا۔ اگر اضلاع موصوف کی سماجیں بیدار ہوکر تن من اور دھن سے ڈیپوٹیشن کی امداد کریں۔ تو البتہ پوری کامیابی ہوسکتی ہے۔ پنڈت بھوشن شرما نے ۲۸ جون کو اتوار کے معمولی جلسہ میں سندھیا وشے پر اور پنڈت کرپارام جی نے آریہ سماج وشے پر عالمانہ لکچر دیے جنکا بہت اچھا اثر سامعین پر پڑا۔

راقم

نراین پرشاد سکرٹری ویدپرچار کمیٹی مرادآباد۔

نیوگ

نمستے۔ پہلے جو پتر نیوگ سنبندھ آپکے پرچارک میں چھپنے کے لیے بھیجا تھا امید کہ چھپ گیا ہوگا آپکے ضمیمہ میں اس پتر کو بھی ضرور چھاپ دیں کرپا ہوگی۔

مطلب یہہ ہے کہ سوامی جی کے آشا کو ہم اپنے اُردو محاورہ کے مطابق حتی الامکان سوامی جی کے الفاظ میں اس طرح ادا کرسکتے ہیں۔ پرش دواہ ہونے میں ایک پرش کو ایک ستری اور ایک ستری کو ایک پرش ملیگا پھر بتاؤ۔ کہ یدی ستری گربھوتی یا سنتھ ہوگئی ہو اتھوا پرش دیرگھ روگی ہو۔ اور وہ لوگ کی یُوا وستھا ہو اور رہا نہ جائے تو کیا کریں اُتر۔ اسکا پرتی اُتر نیوگ وشے میں دیکھیے ہیں۔ کہ پرش و ستری سے اُکت اوستھا میں نہ رہا جائے توکسی سے نیوگ کرکے اُسکے لیے پُتراُتپتی کردے۔ پرنتو ویشیا گمن یا ویبھچار نہ کرے۔

راقم

جیونداس از لاہور

بٹالہ

شہر بٹالہ بھی پنجاب کے مشہور شہروں میں سے ایک ہے۔ مگر اس شہر کے مذہبی حالات بہت ہی کم اخبارات میں مشتہر ہوتے ہیں گو چند سال سے یہاں آریہ سماج قایم ہے۔ مگر ایسی ٹوٹی پھوٹی حالت میں ہی ہے۔ کہ آج تک اسکا وجود عدم کے برابر ہی رہا ہے۔ جب تک لالہ مرلی دہر جی پوری و بابو بانشی رام جی انسپکٹر ڈاکخانجات یہاں مقیم رہے آریہ سماج سرسبز رہا۔ اُنکا یہاں سے سٹیشن بدلنا تھا کہ یک لخت اس آریہ سماج کی ترقی کا کافور ہونا شروع ہوگیا۔ پچھے چند ماہ پنڈت لیکھرام جی بھی اس شہر میں قیام فرما چکے ہیں۔ اب بھی یہہ حالت ہے کہ اگر یہاں کا باشندہ کوئی مہاشہ باہر سے آکر ہفتہ وار جلسوں کو شروع کرے تو بدستور لگاتار جاری ہوجاتے ہیں اور اچھی خاصی ترقی پر ہوتے ہیں۔ مگر اُنکے چلے جانے پر وہی حالت ہوجاتی ہے۔ حال میں ہی لالہ رادھاکشن صاحب چیف منیجر نے ترقی کی کوششوں سے ہفتہ وار جلسے شروع کیے تھے۔ اور انتخاب باضابطہ بھی ہوگیا تھا۔ اور گاہے گاہے نگر کیرتن بھی ہوتے تھے۔ مگر کچھ مہاشوں کے دلوں کی نظر میں خار کھٹکنے لگا۔ اور ہرنام سنگھ

علانیہ پانس پرچارک نے دو چار آدمی اکٹھے کر کے علیحدہ سماج کھولدیا جس سے سماج سے ایسے کہ انتی ہو گٹی ہانی ہوئی اور یہاں کے تعلیم یافتہ بھدر پرش اس کرتوت کو دیکھ کر مدرسے نفرت کرنے لگے۔ ابلاد رادھاکشن جی کے چلے جانے پر آریہ سماج پھر بند ہو گیا ہے اور ساتھ ہی دوسری جانب سے بھی مجھ ایک اچھی طرح امید ہو گئی تھی کہ ایک آریہ سماج کا جھنڈا شہر بٹالہ میں خوب لہرا دیگا۔ مگر کلیچرڈ صاحبان کے دوت نے یہاں بھی اپنی ساری کوششوں سے آریہ سماج کو ہانی پہونچانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ کیا خوب جس آریہ سماج کے پرتاپ سے آپنے عیسائیوں کے پھندے سے نجات پاکر آریہ دھرم کو گرہن کیا۔ اسی کی جڑ پر کلہاڑا۔

اس شہر میں شروع سے عیسائی صاحبان کا زور رہا ہے۔ اور بہت سی یہاں انکی ملکیت ہو گئی ہے۔ اور ہوتی جاتی ہے۔ اور بہت سے لوگ اس شہر کے انکے پھندے میں پھنس چکے ہیں۔ اسی طرح ہرنام سنگھ بھی انکے ادبے آ گیا تھا۔ مگر رائے بھاگ سنگھ صاحب جی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ کہ وہ شدہ ہو کر آریہ سماج کا ممبر بنا عیسائی صاحبان کا زور شاید ہی کسی اور جگہہ پنجاب میں اتنا ہوگا۔ جتنا کہ اس شہر میں ہے انہوں نے یہاں دو سکول بنوائے ہوئے ہیں ایک شہر سے آدھ میل کے فاصلہ پر ہے جسکی تعلیم انٹرنس تک ہے۔ اور سوائے کرسچین سٹوڈنٹس کے اور کوئی داخل نہیں کیا جاتا۔ دوسرا مڈل اسکول ہے جو عین اسپین کمیٹی کے پاس ہے اور بالمقابل ایکے ایک بڑا عالیشان چرچ ہے۔ تمام طلبا کو زبردستی انجیل کی تعلیم دیجاتی ہے۔ اور

تقریباً زیادہ تر اہل ہنود ہی تعلیم پاتے ہیں ہائے افسوس کہ پنجاب بھر میں اہل ہنود یا آریوں نے کون ایسا سکول جاری کیا ہوا ہے۔ کہ جہاں ویدک کی تعلیم دیا رشیوں کے لئیے لازمی ہو یہاں عیسائیوں نے ایسا جال بچھایا ہوا ہے کہ جسکے توڑنے کے واسطے بڑی بھاری محنت درکار ہو گی کیونکہ کوئی محلہ یا شہر کا بازار ایسا نہیں ہے جہاں انکی ملکیت نہ ہو۔ اور کرائی لود وباش نہ رکھتے ہوں۔ کئی زمیندار بیچارے اراضی کاشت کرنے کے لالچ سے نیز طلبا انکی تعلیم سے اور لیڈیوں کے فریبوں سے اور کئی معزز خاندانوں میں سے جند انکے حاکمانہ دباؤ سے عیسائی ہو گئے ہیں اور ہو جاوینگے۔ حال میں ہی دو ماہ کا عرصہ گزرا ہے۔ کہ ایک معزز اہل اسلام کے خاندان سے ایک جوان عورت عیسائی ہو گئی ہے۔ حال ہی میں سنا گیا ہے۔ کہ شہر بٹالہ کے اندر عیسائی صاحبان کی طرف سے ایک بنک کھلنے والا ہے۔ جسمیں سے زمینداروں کو قرضہ دیا جاویگا۔ کیا یہ سب سے آسان طریقہ عیسائی بنانے کا نہیں ہے۔ تو پھر ہم کس نیند میں سوتے ہیں۔ اور کب تک سوتے رہیں گے۔ کہ جبکہ سارا کا سارا علاقہ عیسائی ہو جاویگا۔ ہم باشندگان بٹالہ سے خاص پرارتھنا ہے۔ کہ کرپا کر کے آپ اپنے طلبا کو مشن سکول میں نہ داخل کر دیا کریں۔ ورنہ ایک دن آویگا۔ کہ آپ اپنے لخت جگروں کے منہ دیکھنے سے بیزار ہو جاؤگے جیسا کہ پچھے آج تک بٹالہ میں ہوتا چلا آیا ہے اگر گورنمنٹ سکول میں آپ اپنی پیاری اولاد کو بھیجنا نہیں چاہتے۔ تو اٹھو کمر ہمت کرو صاحب جایداد ہو۔ دولت والے ہو۔ اپنا ہی ایک سکول کھول لو۔

ہاں اور ذریعہ مجھے یاد آ گیا۔ کہ جس سے سارے کے سارے طلبا عیسائیوں کے پھندوں سے بچ سکتے ہیں۔ وہ یہہ ہے۔ کہ کلیچرڈ مہاتے جنہوں نے اپنی زندگی کا مدعا سکولوں کی بنیاد ہی سمجھا ہوا ہے۔ اور آریہ سماج کی انتی ہو چاہے نہ ہو۔ ویدک کا پرچار ہو یا نہ ہو وہ ہی اس شہر پر کرپا درشٹی کریں۔ اور ایک سکول کھولدیویں۔ خواہ ویدک کی تعلیم کو اپنے اصول کے موافق نہ بھی ضرور رکھیں۔ اگر وہ یا رکھتی بیچارے تو عیسائی ہونے سے بچ رہیں۔ مگر امید نہیں کہ انکے کان تک جوں بھی رینگے۔ کیونکہ انکا یہہ مدعا نہیں ہے کیونکہ انکا اصلی مدعا آریہ سماج سے دویش کرنا ہے۔ جیسے کہ دوآبہ باسی بھدر پرشوں نے ملکر سکول قایم کیا۔ اب وہاں ضرورت دیگر ہو یا نہ ہو۔ مگر یہہ کلیچرڈ مہاشہ تو ضرور بالمقابل جالندھر میں قدم جمائینگے۔ ان صاحبان کو ذرا بھی اس بات کی پرواہ نہیں ہے۔ کہ کن کن مقاموں پر سکولوں کی ضرورت ہے۔ بٹالہ اسوقت قابل رحم ہے۔ اور کالج والے صاحبان کو ضروری ہے۔ کہ فی الفور جالندھر سے سکول اٹھا دیں۔ اور شہر بٹالہ میں قایم کریں۔ اور نیز بھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پرارتھنا ہے۔ کہ یہاں اور جگہوں سے ضروری سمجھ کر ہر ماہ کوئی نہ کوئی لائق اپدیشک جو عیسائی مت کی اچھی طرح دھجیاں اڑا سکے بھیجتی رہے۔ ورنہ البتہ پچھتانا پڑیگا معمولی اپدیشک مسٹر وائٹ برٹ صاحب پادری کے دباؤ میں بھی آ جایا کرتے ہیں۔ اس لئے لیکچرار لائق رعب داب والے اپدیشک یہاں ضرور ہر ماہ آنے چاہئے۔

راقم
داس رنجیت سنگھ سرگو بند پورہ

برہمن سُدھار

پریہ ورمہاشہ اڈیٹر ست دھرم پرچارک جی نمستے

الفاظ ذیل براہ مہربانی اپنے اخبار اسلامی میں مندرج کرکے مشکور فرماوینگے۔ آپکے ریویو رسالہ برہمن سُدھار جو اخبار ست دھرم پرچارک نمبری ۷ و ۱۲ پر ظاہر ہوئے ہیں ہم نے غور سے پڑھے ہیں۔ رسالہ برہمن سُدھار بھی ہمنے اول سے آخر تک لفظ بلفظ خوب غور سے پڑھا۔ فی الحقیقت پنڈت شام لال جی نے برہمن قوم کو جگا نے میں اپنا قومی فرض ادا کیا ہے۔ یہ رسالہ ہر ایک برہمن کو پڑھنا چاہئیے۔ اور پنڈت شام لال کلرک دفتر صاحب بہادر سپرنٹنڈنگ انجینیر سرکل باری دواب امرتسر سے درخواست کرنے پر مفت ملسکتا ہے۔ جناب کی رائے دربارہ جدا جدا کوششیں وہ بھی جدا جدا کوششیں ممکن ہے۔ کہ تفرقہ اندازی کو زیادہ وسعت دیکر ہمیں ہماری ہمدردی کے دائرے سے آگے کی نسبت بھی زیادہ تر تنگ نہ کردیں۔ بیشک اعلی درجہ کی وقعت رکھتی ہے۔ لیکن اگر غور سے سوچا جاوے۔ تو ترقی تبھی سے ہوسکتی ہے جب پہلے اپنے گھر سے شروع کیجاوے۔ ایک مہاتما کا واک ہے۔ کہ اگر تم ترقی قوم کا دعوی کرتے ہو۔ تو پہلے اپنے آپکو سدھارو۔ اور پھر اپنے خاندان کو اور پھر گانو کو اور پھر ضلع کو اور پھر ملک کے سدھار کا بیڑا اوٹھاوے۔ چنانچہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ آریہ ورتان کی سب ذاتوں نے اپنی اپنی ذات کی علیحدہ علیحدہ سوسائیٹیاں قایم کیں۔ اور ہر ایک نے اپنی اپنی ہی ذات کے لئے انتظام کیا۔ مثلاً اروڑبنس سبھا۔ پنجابی کھتری سبھا۔ اگروال سبھا۔ موہیال سبھا۔ وغیرہ وغیرہ سبنے پسند کیں۔ اور کسی مہاشہ نے آج تک اسبارہ میں یہ نہیں لکھا۔ کہ برہمن قوم کے لئے جو کسی زمانہ میں فخر قوم آریہ تھے اپہار کرنے کے لئے پسند کیا جاوے۔ اور پھر شُبھ نشان بنایا جاوے۔ اگر آپکی رائے مبارک کے مطابق جملہ سوسائیٹیاں ہنود۔ آریہ قوم ایک جگہ ہوکر کام کرنا شروع کریں۔ تو مجموعی حالت میں سبکی ترقی باسانی ہوسکتی ہے۔ اور سب کے اکٹھے ہی سکول اور بورڈنگ ہوں اور جو جو غریب لوگوں کے لڑکے لڑکیاں سکول میں داخل ہوں۔ انکے لئے خاص خاص رعایتیں ہونی چاہئیے۔ کہ جس سے غریب سے غریب بھی اپنی اولاد کو تعلیم دیسکیں۔ پرماتما۔ پریم کی کرپا سے جو جو صاحبان اس پلیٹ فارم پر آگئے ہیں۔ اپنی اپار دیا سے انکی سہائتا کرے

آپکا نیازمند
ادم سنگھ
پوربھت شنتری مہنبر از جوڑہ

آریہ سماج دینانگر کا علاقہ میں پرچار

لالہ اودھو پرچارک ضلع گورداسپور میں۔ ۱۰ اپریل ۹۶ء کو شکر گڑھ میں ۴۰ کی حاضری میں ایک دیاکھیان دیا۔ ۲۰ اپریل کو بردیح ۷ کی حاضری میں۔ یکم مئی کو مدہ چک ۹۰ کی حاضری میں۔ ۲ کو نہالکوٹ ۲۵ کی حاضری میں مئی کو نروٹ مہریاں ۴۰ کی حاضری۔ ۸ و ۹۔ کو پٹھانکوٹ ۳۵ کی حاضری میں۔ ۱۰ کو مرزا حاضری ۲۰ اور ۱۳۔ کو بہرام پور حاضری ۲۵ اور ۱۴۔ کو جھبکرا حاضری ۱۵۔ اور ۱۹۔ کو مرارہ حاضری ۲۰ دیاکھیان دیئے۔

لالہ بخشیش رام ۹ و ۱۰ مئی ۹۶ء کو لنگرویہ (دہرم سال) دو دیاکھیان دیئے حاضری ۹۰۔ لنگرویہ میں برہمنوں سے شاستر ارتھ کیا۔ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ مئی ۹۶ء کو شہر (دہرم سال) میں دیاکھیان دیئے حاضری ۳۵ ہوتی رہی۔ موضع ٹبر ضلع دہرم سالہ میں ایک بنگالی سادہو سے شاستر ارتھ کیا

لالہ فقیر چند ۲۷۔ جون سنہ ۱۸۹۶ء موضع بھنسوال (گورداسپور) میں ایک دیاکھیان حاضری ۶۰۔ اور ۲۷۔ جون موضع سلطانپور میں ۳ دیاکھیان دیئے۔ حاضری ہر ایک دیاکھیان پر ۳۰ و ۴۰ کی ہوتی رہی۔ ۲۸۔ جون موضع سلطان پور میں ایک دیاکھیان دیا حاضری ۶۰ تھی۔

لالہ گوری شنکر ۲۷۔ جون سنہ ۱۸۹۶ء میلہ سلطانپورہ (گورداسپور) میں ایک دیاکھیان دیا حاضری ۳۰ تھی

لالہ گنگا بشن ۲۷۔ جون سنہ ۱۸۹۶ء میلہ سلطانپور (گورداسپور) میں مذمت شراب کی شامل۔

لالہ خوشی رام سہایک آریہ سماج دینانگر نے اسموقعہ پر پنڈتوں سے بڑی مدد کی۔ علاوہ اسکے ٹریکٹ موسومہ سچا دہرم وغیرہ مفت تقسیم کیا۔ پرچار اچھا ہوا۔ مرد و عورت سجنوں کو بڑے پریم سے شروَن کرتے رہے۔

آپ کا سیوک
جھنڈو مل منتری آریہ سماج
دینانگر

بھاگووالہ

۲۸ جون ۱۸۹۶ء بروز اتوار کو شری یت سردار بشن سنگھ جی پردہان آریہ سماج بھاگووالہ نے اپنے گھر میں ہون کرایا۔ اور اس کے بعد سب سماجک بھائیوں کو بریتی بھوجن اور مہاجنوں اور بھتیجوں کو بھی بھوجن دیا۔ یہہ مکان قناتوں اور عمدہ عمدہ مونونز سے جو کہ شریمتی سردارنی جی اور آپکی کنیاؤں نے پہلے سے تیار کر رکھے تھے سجا ہوا تھا۔ اس سمے نگر باسی لوگ وید منتروں اور منوہر بھجنوں کو سنکر ادتی پرسن ہو رہے تھے۔ اور آریہ سماج کو دھنیاواد دے رہے تھے۔ شری یت سردار بشن سنگھ جی پردہان نے اس شبھ اوسر پر سترہ روپیہ آریہ سماج بھاگووالہ اور گیارہ روپیہ وید پرچار فنڈ گیارہ روپیہ کنیا مہاودیالہ جالندھر کو دان دیے۔ اور مندرجہ ذیل صاحبان نے مندر فنڈ میں حسب ذیل وعدہ فرمایا۔ پنڈت فقیر چند جی شتری سماج یکصد روپیہ۔ سردار گنڈا سنگھ جی ۵۰۔ سردار نہال سنگھ جی زرگر ۵۰۔ سردار ناتھ جی ۵۰۔ چودہری گہیٹ نمبردار ۵۰۔ سردار فتح سنگھ نمبردار ۵۰۔ سردار دیوا سنگھ ۵۰۔ سردار لعل سنگھ نمبردار ۵۰۔ دت جیمن ۵۰۔ لالہ رام تن ۲۵۔ سردار ہرنام سنگھ نند گڑھ ۶۔ سردار گنڈا سنگھ خزانچی ۵۰۔ سردار گنڈا سنگھ نمبردار ۶

کل چار سو دو روپیہ نقد و وعدہ ہوئے اس اتساہ کو دیکھ کر سات اشخاص آریہ سماج بھاگووالہ کے ممبر بنے۔ سردار بشن سنگھ جی پردہان۔ پنڈت فقیر چند جی شتری و دیگر ادہکاریان سماج و نمبرداران وغیرہ صاحبان کا پورشارتھ اور دہرم اتساہ قابل تعریف ہے ایشور انکے اتساہ کو اس سے بھی ادہک کرتے

راقم نامہ نگار

پرشن

لالہ سیتا رام جی ممبر آریہ سماج پشاور ذیل کے سوالات کے جواب کسی ممبر آریہ سماج سے۔ یا پنڈت بھیم سین جی سے چاہتے ہیں۔

(۱) تیتریہ اوپنشد برہم آنند ولی (بھاشیہ پنڈت بھیم سین جی) پرشٹہ ۹۹ پنگتی ۱۴ میں لکھا ہے "مطھول شریر کے بہیتر آتما ہنیہ ہے۔ اس سے یہہ بھی پورتی ہے۔ ایتہات دیہہ میں ویاپت ہے" یہاں آتما سے مراد جیو کی ہے۔ سوال یہہ ہے۔ کہ جب جیو اس شریر دیہہ میں پورت ہے تو جیو کا آکار بنیگا۔ اس شریر دیہہ کے برابر کا والا ہوا۔ پھر جب استدر آکار ایکا ہے۔ تو کرمونکے انوسار جب شریر چھوڑ کر دوسرے شریر میں جاویگا۔ تو وہاں یہہ چھوٹا یا بڑا کس طرح ہوگا۔ یہہ وہ دہ پرتیت ہوتا ہے۔ یدی بدار تھ ہے تو ثبوت دیں۔

(۲) تیتریہ اوپنشد کے پرشٹہ ۱۱۸ و ۱۱۹ پنگتی ۲۴ و ۲۵ — ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ میں لکھا ہے " اس ایشور نے سمادہی وشا میں گیان پھیلایا۔ اتنے گیان کر کے سب کا انوسندھان کر جو کچھہ پرتیکش میں انوبھوت ہونیوالا جگت ہے۔ اسے بکو رچا ہے۔ اس سب کو رچ کر اس سب جڑ اور چیتن جگت میں آپ ہی ویاپت ہوا اسمیں پرویش کر کے جگت کو دو پرکار" اب اس میں صرف موٹا سا سوال یہہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس پرمیشور نے جگت کو مثل آج کل کے گھماروں کے الگ بیٹھ کر رچا اور بعد میں آپ ہی پرویش کیا جیسے ترکھان کو تھا بناتا ہے اور بعد تیاری کے اسمیں پرویش کرتا ہے۔ تو اس سے پایا گیا۔ کہ یہہ ایشور سرو ویاپک نہ ہوا۔ وہ کونسا ایشور ہے جو سرو ویاپک مانا جاتا ہے۔ اور یہہ کونسا ایشور ہے جسنے جگت کو الگ بیٹھ کر رچا اور پھر آپ ہی پرویش کیا۔

(۳) شیتریہ اوپنشد پرشٹہ ۱۳۰ پنگتی پہلی میں لکھا ہے " جو دے برہمنی ناک سے وودان کے سوآنند اکتر کیے جاویں۔ وہ ایک آنند اس پرمیشور کو پراپت ہے۔ کہ جو پرجاپتی نام سب سرشٹی کا رکشک سوامی ہونے سے پرجا پتی رکھنے کو تت پر ہے سو سے جو پرجاپتی ناک ایشور کے سو انند اکتر کیے جاویں۔ وہ ایک آنند اس برہم نامک پرماتما کو پراپت ہے کہ جو جگت کی پرسے وشا میں اپنے سروپ میں سمادہت رہتا ہے " کیا نوین ویدانتی مت کے مطابق ہمارا ایشور بھی ہے۔ اور برہم نہیں ہے سو ایشور کے آنند کے برابر ایک آنند برہم کا ہو وے۔ ایشور اور برہم کے درمیان جو فرق کیا گیا ہے۔ اسے یقین کرایا جاوے۔ کہ اس سے کیا مراد ہے۔ راقم

سیتا رام ممبر آریہ سماج پشاور

نیتے

پریہ ور مہاشئے

کرپا کر کے مندرجہ ذیل مضمون کو اپنے اخبار میں شایع فرما کر ممنون فرماویں۔

پرکاش کے مقابلہ میں چمگادروں کا حملہ

ہندو سبھا ملتان کی جانب سے تحریر آئی۔ سپیام

ایک رام وہ کیا بیان دینگے۔ اگر کوئی شکوک ہوں
تو دفع کرا دیں۔ اسپر تحریر طرفین سے جاری
رہی۔ ہندو سبھا کی طرف سے شاستر ارتھ کرنے کا
موقعہ پر لٹ نہ ہوا۔ تیسرلاچار ہو کر سادھو بالک رام
کو فیری نوٹس ۱۶ جون ۱۸۹۶ء کو دیا گیا۔ کہ آپ
ہمارے پنڈت آریہ منی جی روانہ ہو جاویں گے
اگر بعدازاں سادھو بالک رام ہندو سبھا شاستر
ارتھ کرینکا دم مارینگے۔ تو انکی چالاکی سمجھی جاویگی
جن ہندوؤں کی طرف سے بھوجن پرابت ہوتا
تھا۔ انکی خوف سے لاچار ہو کر ۱۶ جون ۱۸۹۶ء
کی شام کے وقت سادھو جی نے ایک تحریر کا بطرف
رائے صاحب امولک رام جی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
تحریر کرایا کہ ہم شاستر ارتھ کرنے کو تیار ہیں۔
قواعد شاستر ارتھ بنائے گئے۔ پنڈت آریہ منی
جی و سادھو بالک رام جی نے منظور کر کے دستخط
کر دیئے۔ کہ سادھو بالک رام جی ثابت کریں کہ
مورتی پوجا کی ودھی یعنی بت پرستی کا حکم ویدک
میں ہے۔ اور پنڈت آریہ منی جی تردید کرینگے۔
ویدوں سے مراد رگوید۔ سام وید۔ یجروید۔ اتھروید
سنگھتا اتر ہے۔ عام لوگ یہہ کہتے تھے کہ مندروں
میں ایشور کی مورتیاں جو موجود ہیں انکی بابت
سادھو جی دکھلا دینگے۔ کہ وید میں انکی پوجا
کی آگیا ہے۔ جب موقعہ شاستر ارتھ کا ہوا تو
سادھو جی اعتراض کرنے لگے۔ کہ نیم شاستر ارتھ
پربندہ کرتاؤں کی ہستی سے نہیں بنائے گئے
سادھو جی کے لیئے مناسب تھا۔ کہ یہہ اعتراض
نیموں پر دستخط کرنے سے پہلے کرتے۔ کہ مجھ کو
نیم سویکار نہیں۔ اب کیا وجہ ہے۔ کہ پہلے نیم
سویکار کر کے پھر پیچھے ہٹ جانا کہ پہلے مورتی پوجا
سدھ کرینگے اور بعد میں پرتما پوجن جو مورتی پوجا
سے الگ شئے ہے۔ اگر سادھو جی کو ودیا بل تھا تو

انہوں نے مطابق نیم ایشور کی پرتما یعنی
بت پرستی ویدوں سے ثابت کرنی نہ کی بلکہ
صرف مورتی مان پدارتھوں کی پوجا دکھلانے
کی کوشش کی جو ذیل میں مجمل طور پر مطلب درج
کیا گیا ہے۔

ثبوت مورتی پوجا

(دس سر دس مکھ والا راون و تین نیتر والا رکشش جو ایک سر مرا پتیا تھا ویدوں سے سدھ بتائے)
(تریمبک پد سے تین نیتر والے مہا دیو کی پوجا بتائی) (اگنی ٹھیرے آدی منتر سے پوجا یعنی مورتی پوجا بتائی)

تردیدہ مورتی پوجا

(ویدوں سے مورتی مان پدارتھوں کے درشن سے ایشور کی مورتی پوجا سدھ نہیں ہوتی) (آگ کی پوجا کرنا کہیں نہیں لکھا) تین نیتر والی مورتی آج تک کسی نے نہیں بنائی۔ اور نہ ہی مندروں میں پوجی جاتی ہے۔ تین نیتر ہونا پرکرتی سے
دردوہ ہی۔ بھوت۔ بھوشت۔ ورتمان کالوں کا
گیاتا ہونے سے ایشور کا تریمبک نام ہے۔ وید
کا وید ہی پرمان ہے۔ شنکر سوامی جی نے بھی
ایسا ہی مانا ہے۔ آریہ لوگ پہلے ہی متفق ہیں
کہ ماتا پتا۔ گورو۔ آچاریہ۔ برہمن ودوان وغیرہ
مہتیوں کا ستکار کرنا ہم سب آرج منشوں کے
لیئے اچت ہے۔ اور یہہ سدھ سادھن ہے اور
تریمبک پد ایشور کا النکار ہے۔ جیسا کہ سہسر
شیرشا آدی منتر میں دیا گیا ہے۔ اس سے
ایشور کا ساکار سدھ نہیں ہوتا۔ بلکہ سرب بیاپک
ہونے سے نراکار رہتا ہے۔
سادھو بالک رام کے شاستر ارتھ کے ڈھنگ سے
ہر ایک خود نتیجہ نکال سکتی ہے کہ آیا سادھو جی
نے ٹھیک اپنے دعویٰ کو ثبوت کیا ہے۔ یا سوال

گندم جواب چنا دیا ہے۔ بجائے اسکے کہ سادھو جی
وید منتروں سے ایشور کی مورتی بنا کر ایشور کے
استھان میں پوجا کرنا سدھ کرتے۔ انہوں نے
راون جیسی رکشش آدی کی مورتی سدھ کرنے
کی کوشش کی اور اتنی بھی تمیز نہ آئی۔ کہ جس
راون کو تو ہر سال نیتر ذکا نشانہ بنا کر آگ سے
جلایا جاتا ہے۔ اور بڑی نفرت سے دیکھا جاتا ہے
اور نیز زمانہ نزدیک کا ہے۔ وید انادی ہیں
بھلا کہیں ویدوں میں راون کا ذکر آسکتا ہے
جنکو تھوڑی سی بدھی ہو۔ وہ بھی ایسا ارتھ
ہرگز نہیں کہہ سکتا۔ سادھو جی نے ویدوں
میں راکشش کی پوجا سدھ کرنے کی کوشش کی
اگر اسکا اپنا نشچے ویدوں کی نسبت سدھ ہوتا
تو سادھو بالک رام ایسا فعل ہرگز ہرگز سرزد
نہ کرتے۔ لیکن بڑا بھاری افسوس اس بات کا
ہے۔ کہ آنکھوں کے اندھے۔ گانٹھ کے پورے
ہیر دکار برہمن وغیرہ کو اس بات کو نہ سمجھ کر
واہ واہ کرنے کی سوجھی اور برہمن ہانی جیسا کہ
گویا سورج گوہٹی خاک سے چھپایا جاتا۔ اگر
سادھو جی کو ودیا بل ہوتا اور ذیل کے منتر یاد
ہوتے تو کبھی ایسی بالک کریڑہ نہ کرتے۔

یجروید ادھیائے ۳۳ منتر ۳		درباره تردیده
ایضاً "	۴۰ منتر ۸	مخالفت پرتما پوجن
"	۴۰ منتر ۹	بت پرستی یعنی
"	۳۱ منتر ۱۸	مورتی پوجا

رائے گورو صاحب بابا نانک جی مہاراج
جنکے چیلے معتقد خود سادھو بالک رام جی بنائے
ہوئے ہیں۔
(۱) ایکو سمرو نانکا جو جل تھل رہیا سمائے
دوجا کاہے سمریئے جو جمے تے مر جائے
(۲) پاتھر لے پوجے مگدھ گنوار ✤ جو آپ ڈوبے

تم کہاں تارن ہار۔

(۳) پیچھے نہ مرے آئے نہ جائے
ناؔنک کا پربھو دھیا سمائے

(۴) جو پتھر کو مانے دیو
تسکی برتھا جائے سیو

(۵) جو پتھر کے لاگے پائے
تسی گھال آجائے جائے

(۶) گھر میں ٹھاکر نظر نہ آوے
گلے میں پاہن لے لٹکاوے
بھرمی بھولا ساکت پھرتا
نیر دالے کھپ کھپ مرتا
نہ پاتھر بولے نہ کچھ دیو
ہو کٹ کرم نسچل ہی سیو

ہمارے کبیر جی

پتھر پوجے ہر ملے تو میں پوجوں پہاڑ
اس پتھر سے چکی بھلی جو پیس کھائے سنسار

سادھو بالک رام کی انوکھی چال

کاغذات شاستر ارتھ۔ بابو مہندر ناتھ بنیر جی منتظم نے بوقت ختم ہونے شاستر ارتھ دونوں پارٹی سے لئے تھے۔ سادھو جی سے دوبارہ دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی اور کاغذ متعلق شاستر آپکے پاس ہو تو بابو جی کو دیدیں۔ لیکن اُس وقت سادھو جی بولے کہ سب کاغذ دیئے ہیں اور نہیں ہیں۔ بعد دو چار روز جب تجویز چھپوانے شاستر ارتھ کی گئی۔ پر ہتم گفتگو کا غذ نوشتہ سادھو جی نہ ملا۔ بابو مہندر ناتھ بنیر جی نے لالہ دیر بھان کو لکھا اور جواب آیا کہ کاغذ سادھو جی کے پاس موجود ہیں پھر بابو جی نے چٹھی لکھی۔ کہ اصل نوشتہ سادھو جی بھیجدیں۔ ورنہ نقل بدستخط سادھو جی۔ یہ چٹھی ۹½ بجے صبح بتاریخ ۴۔ جولائے ۱۹۰۵ء کو لکھ کر کے حوالہ لالہ دیر بھان کی گئی تھی۔ لیکن اُسی دن سادھو بالک رام بمعہ چیلے چانٹوں کے قریبًا ۶ بجے شام ملتان شہر سے کوچ کر گئے۔ اور کاغذ اصلی نوشتہ خود نہ ہی دے گئے معلوم نہیں کہ سادھو بالک رام جی اصلی کاغذ نوشتہ خود پیش کرنے سے کیوں غم کرتے ہیں۔ سادھو بالک رام کو اُچیت تھا کہ سب کاغذ متعلق شاستر ارتھ بوقت ختم ہونے شاستر ارتھ دیدیتے آدھے کاغذ بوقت ختم ہونے مباحثہ دیدیئے اور دوسرے آدھے کاغذ متعلق شاستر ارتھ نہ اس وقت دیئے دہوکھا بازی نہیں تو اور کیا ہے۔ سادھو رام بالک رام کسی طرح مجاز نہیں تھے کہ بغیر اجازت منتظمان اپنی نوشتہ متعلق شاستر ارتھ مکان پر لیجاتے۔ اگر کاغذ غلط لکھا ہوا تھا۔ اور درست کرنا چاہتے تھے تو اجازت لیکر جگہ مباحثہ میں ٹھیک کر لیتے مکان پر لیجانا بغیر اجازت اور خبر تک نہ کرنا اور پھر طلب کیا گیا۔ تو بغیر دینے کے بھاگ جانا چالاکی نہیں تو اور کیا سمجھا جاویگا۔ اُلٹا ہندو سبھا نے چالاکی کر کے جھوٹا اشتہار نکلوا دیا کہ پنڈت آریہ مُنی جی کو شکست فاش ہوئی گئی اور سادھو بالک رام نے مورتی پوجا سدھ کردی۔ اور ان اشتہارات کو اکثر ساہوکاران مہاجنان وغیرہ کو بانٹ دیئے۔ تاکہ ہندو لوگ روپیہ چندہ جمع کر کے سادھو جی کو چڑھا دیں۔ کئی سفید پوش آجکل افسوس کھا کر کہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج نے مبلغ ۲۱۵۰ روپیہ سادھوؤں کی دلی (مال پوڑا وغیرہ میں) اور ۲۶۵۰ نقد جو سادھوں کو دیا گیا۔ بیفائدہ جو اس جھگڑا میں ضائع کرا دیا۔ اور کئی ودوان لوگوں نے ہندو سبھا والوں کو شرمندہ کیا کہ کون سے منتروں سے اُن مورتیوں کی پوجا جو مندروں میں نظر آتی ہیں۔ سادھو جی نے سدھ کی ہے۔ اور سادھو نے کن منتروں سے پنڈت آریہ منی جی کے پیش کئے منتر نشیدہ مورتی پوجا دستخط کردئیے۔ نہایت گھبرائے ہوئے ہیں کوئی جواب بن نہیں آتا۔

مفصل کارروائی خط و کتابت و شاستر ارتھ معہ منتر و نمبر تحریر سنسکرت از جانب سادھو جی جس میں کئی ایک ویاکرن کی اشدھ ہیاں ہیں الگ پمفلٹ میں شائع کرا کر کے پبلک کے پیش کیا جاویگا جس سے پبلک خود نتیجہ نکال سکیگی کہ کسکی منشا شاستر ارتھ کرنے کی نہیں تھی بابو جی کا دستخط نہ کرنا اس سے اور کیا مراد تھی۔ آریہ سماج اب تک اسواسطے خاموش رہی اور مشرح کارروائی شاستر ارتھ ظاہر نہ کر سکی۔ کہ کسی طرح تحریر سادھو جی جو بذریعہ بابو مہندر ناتھ بنیر جی کیل منتظم سبھی کوشش سے طلب کی گئی۔ کہ تحریر سادھو جی متعلق شاستر ارتھ مل جاوے۔ لیکن سادھو جی نے سوچا کہ اب کاغذ ضرور ہی لیا جاویگا۔ اُسی دن بھاگ کر چلے گئے۔

نوٹ) اور دو کاغذ نوشتہ سادھو جی ہمارے پاس موجود ہیں۔

نکر پرچار شعبہ چنتک بھو رام ممبر آریہ سماج ملتان شہر

آریہ سماجیں خبردار رہیں

ایک سادھو میانہ قد سانولا رنگ عمر ۴۲ سال کچھ ہندی بھاشہ پڑھا ہوا۔ تھانیسر کی طرف سے چھ روز ہوئے یہاں آیا اور اُس نے اپنے تئیں دیکانند (امریکہ والا) بتلایا ہے

کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ وہ انگریزی کا پرانا ماہر ملازم
دیانا اور مکار ہے۔ بابو بھجو رام بھسکان
نے ہمراہی پنڈت آتما رام اوپدیشک وسروند
بہ پہرا۔ بازیگر کے تماشہ مثلاً دو مٹھ پھاڑ کر
پھر اسکو سالم کر دکھلانا اور دھاگوں کے پیچک
کو کاٹ کر پھر سالم کر دکھلانا۔ اس قسم کے شعبدے
دکھلانا۔ مگر یہہ بھی کہتا رہا کہ ہاتھ کی چالاکی
ہے یہاں سے جموں جانیکا ارادہ ظاہر کرتا تھا
کرپانی پت چلا گیا۔ اور تعجب نہیں کہ لوگوں کو
دہوکہ دیکر نقصان پہونچا دے۔

راقم
ادوے رام منتری آریہ سماج کرنال

آریہ سماجک خبریں

جلالپور پیرہٹیاں۔ کے ممبران نے باہمنوں کے
جواب دینے پر خود سنسکار و دہی کے منتر
سیکھکر ہون کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ دو
برس ہوئے۔ لالہ پربھو دیال دہون نے ۵
روپیہ لوکل سماج کو دان دیا۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ایک ٹریکٹ
"قربانی خدا کی نافرمانی ہے" بجواب قربانی
اور اسکا اشتہار لیہ چھپایا ہے۔ جسکی تقطیع
۲۰ × ۳۰ ۹ حجم ۴۸ صفحہ ہے مفت تقسیم کرنے کے
لئے فیصدی ۵ روپیہ مول ہے اور فی کاپی

آریہ سماج مصطفیٰ آباد کے ادہکاریان
قابل تعریف ہیں۔ جنکی رات دن کی کوشش سے
سماج باوجود سخت مخالفت کے غیر معمولی ترقی
کر رہا ہے۔ چنانچہ وقت قائمی سماج کے ۱۰ ممبر
۱۹۰۵ میں صرف ۲۰ اکس ممبر تھے۔ آج ۹۰ کے

درج رجسٹر ہیں۔ پنڈت کیسر چند جی نے ۲۵
جون ۱۹۰۶ کو یہاں پر پرچار کیا اور ۲۶
جون کو لالہ جیتو رام اور لالہ شیو لال جی کا اپنین
سنسکار وید وکت ہوا۔ ہر دو اصحاب نے
ایک ایک روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دیا۔
اجمیر میں اُلٹ پرچارکوں نے سماج کو
نقصان پہونچانے کے لئے ہر چند کوشش
کی۔ مگر یہاں پر ہمارے پورشارتھی بھائی
لالہ وزیر چند جی کے ہوتے کب یہہ کامیاب
ہو سکتے ہیں۔ بلکہ سابقہ کی نسبت سماج کے
سپتاہک جلسوں میں معمول سے بڑھکر رونق
ہوتی ہے۔ اور اسی ماہ میں اس سماج کی طرف
سے ایک دیوناگری کا ساپتاہک پتر نکلنے
والا ہے۔ جسکا نام ویدک دہرم پرکاشک رکھا
گیا ہے۔ جسکا چندہ باہر والوں سے دو
روپیہ اور اجمیر والوں سے عام ہوگا۔

ایبٹ آباد میں ہمارے بھائی لالہ بھجو رام
جی بی اے بغرض تبدیلی آب ہوا گئے ہوئے
ہیں۔ اب اُنکی طبیعت کو سابقہ کی نسبت
بہت کچھ آرام ہے۔ رائے الیشور داس جی
نے پچھلے ہفتہ اپنے گرہ میں ہون کروایا۔
سروز اکادشی ممبران نے وید پرچار فنڈ کے
لئے بار چندہ جمع کیا۔

لالہ انبا پرشاد جی شرقپور سے لکھتے
ہیں۔ کہ منشی ہیرا ج جی نے اپنی پتری کی
شادی پورانک ریتی سے کی ایسے ایسے
پورشارتھیوں کی بزدلی پر افسوس۔

کلاس والہ تحصیل پسرور ۲۱ و ۲۸ جون
کے آریہ سماج کے سپتاہک جلسوں میں پڑھتا
گربچن سنگھ جی نے دیاکھیان دیئے۔ اور چند اشخاص نے
شرادہ و شہید اور جیو ہتیا کے دشٹ پر پرشن

ہوئے۔ یہاں اوپدیشک کی ضرورت ہے۔

چھاونی ٹیمچ میں لالہ دولت رام جی نے ایک
بڑا بھاری ہون اپنے گرہ میں کروایا۔ اور ۱۰ (؟)
چار سو روپیہ کا سماج کو دان دیا۔

ہمارے گزشتہ پرچارک میں مسلمانان
علاقہ دہلی کی شدہی کا مضمون پڑھکر اس کام میں
سردار رتن جی رئیس پردھان سبھا گوالتن
من دہن سے امداد دینے کو تیار ہیں۔

تازہ خبریں اور رائیں

انگریز بہادر جہاں جاتے ہیں۔ شہر اور
برف بنانے کی کل ساتھ جاتی ہے۔ سوا کم
کے جنگلوں میں بھی انگریزوں بہادروں کے
لئے برف کی دو کلیں جاری ہو گئی ہیں۔

مہاراجہ کوچ بہار اپنی صحت کے لئے
سکاٹلینڈ چلے ہیں۔ ہندوستان باعتبار
آب ہوا کے لحاظ سے ایک بر اعظم کہا جاتا
ہے۔ کیا اس ملک میں کوئی ایسی جگہ نہیں
ہے۔ جہاں کہ صحت قایم رہ سکے؟ اس
فضول خرچی سے رعایا تباہ اور حاکم عیاش
بنتے ہیں۔

ڈاکٹروں کی نئی دریافت یہہ ہے۔ کہ
بکری کے دودھ میں تپ دق کے کیڑے نہیں
ہوتے۔ آریہ ورت کے ویدوں نے
پہلے سے ہی فتوی دے رکھا ہے کہ تپ دق
کے بیمار بکریوں میں رہیں۔ انہیں کا دودھ
پئیں۔ اور انہیں کی کھال وغیرہ کا کپڑا پہنیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

حکیم سنت رام جی پرچارک نے ۱۵ مئی کو شاہدرہ (لاہور) میں ایک دیاکھیان دیا۔ شروتا ۲۰۰ تھے۔ ۱۷ کو امرتسر کے سٹیشن پر لکچر دیا۔ ۱۸ و ۱۹ کو کوٹلی (گوجرانوالہ) میں دو دیاکھیان دئیے۔ ۲۰ کو دھاریوال (گورداسپور) میں ایک لکچر دیا۔ ۲۱ کو بھاگووال (گورداسپور) سماج کے دھرم چرچا کلب میں شامل ہوئے اور پرچار کیا۔ ۲۲ کو ترے چک میں ایک لکچر دیا۔ ۲۳۔ ۲۴ کو مرزا جہان (گوجرانوالہ) میں چار دیاکھیان دئیے۔ ۲۵ کو ... میں لکچر دیا۔ ۲۶ سے ۳۰ تک کا ستی وال (گوجرانوالہ) کے میلہ پر پرچار کیا۔ سترہ مختلف موضوعوں پر لکچر دئیے۔

۲۶ اپریل کو انبالہ شہر میں پنڈت آتما رام شرما نے ایک لکچر دیا۔ ۲۹ کو مصطفےٰ آباد میں ایک لکچر دیا۔ یکم مئی کو ساڈھورہ (انبالہ) میں پہنچ کر شنوتر ہوئے۔ ۲ سے ۹ مئی تک تاہن میں ہر روز ایک دیاکھیان دیا۔ شروتا بڑے پریم سے شروں کرتے رہے۔ ۱۲ کو جگادھری میں ایک اپدیش دیا۔

پنڈت پورنانند جی اپدیشک نے ۸ و ۹ اپریل کو جیکب آباد میں دو لکچر دئیے۔ ۱۰ سے ۲۰ تک سبی میں ہر روز کتھا کرنے کے علاوہ تین دیاکھیان و ایک اپدیش دیا۔ ۲۱ سے ۲۸ اپریل تک سکھر میں ہر روز لکچر دیتے رہے۔ ۲۹ اور ۳۰ کو شکارپور میں اپدیش دیا۔ اور ایک بیاہ سنسکار کرایا۔

۳ مئی کو سکھر میں دیداشت پر ایک دیاکھیان دیا۔ ۶ سے ۲۸ مئی تک حیدرآباد (سندھ) میں دیگر سماج مندر کے لئے دھن اکٹھا کیا اور اس اثنا میں دس دیاکھیان دئیے۔ ۲۹ اور ۳۰ مئی کو سکھر میں دو دیاکھیان دئیے۔ یکم جون کو کوئٹہ کی طرف تشریف لیگئے۔

التماس ضروری

ہماری التماس پر جن جن مہاشیوں نے توجہ فرما کر اخبار کی قیمت ارسال کرکے مشکور فرمایا ہے مینیجر انکا دل سے ممنون ہے۔ امید ہے کہ دیگر مہاشے بھی انکی تقلید فرمائینگے۔

راقم خاکسار مینیجر

فہرست اشتہار

استری دھرم شکشا

اس پستک میں مصنف نے نہایت لیاقت سے ... گرہستھی ... پتی دھرم ... ودیا ... دھرم ... مریادا ... برہمچریہ ... گرہستھ ... بالکوں کا پالن ... اور شکشا ... کرتیہ ... اور اکرتیہ ہر ایک مضمون کو بڑی خوبصورتی سے سجایا ہے۔ اور بھاشا بڑی سرل ہے۔ مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر اور پنجم سنگھ درما آریہ پریس بڑودہ سے مل سکتی ہے۔ قیمت فی جلد ۴ ؎

المشتہر مینیجر پرچارک۔

بر کی ضرورت

ایک معزز پونچھی کھتری جنکی تنخواہ قریباً یکصد روپیہ ہے۔ اپنی دس سالہ بیٹی کا ناطہ کسی ایسے لڑکے کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں۔ جو کہ پونچھی خاندان میں سے کم از کم سولہ یا سترہ سالہ ہو۔ تعلیم انٹرنس تک رکھتا ہو۔ کنوارا ہو۔ یا اگر بیاہ ہو چکا ہو۔ تو گرہست ویرج رہا ہو۔ خاندان اچھا ہو۔ کسی دائمی بیماری میں مبتلا نہ ہو۔ خط و کتابت بمعرفت مینیجر پرچارک کے نام کریں۔

ضرورت

کنیا پاٹشالا شاہ پور پنجاب کے لئے ایک ایسی ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو آریہ خیالات کی ہو۔ اپر پرائمری تک ہندی پڑھا سکتی ہو اور سنسکرت وستیارتھ پرکاش سے اچھی طرح واقف ہو۔ تنخواہ [illegible] روپیہ ماہوار۔ اگر مڈل پاس یافتہ ہو۔ تو [illegible] ماہوار تنخواہ منظوری بعد ازاں۔ رہائشی مکان مفت ملیگا۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر مشتہر کے نام آنی چاہئیں۔

المشتہر

بنام سکریٹری مینیجنگ کمیٹی پاٹشالا صدر شاہ پور

وسکریٹری آریہ سماج شاہ پور۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

[illegible] انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پروال - غبار - پھولا - سبل - سرخی [illegible] - موتیا بند - ناخونہ - پانی جانا - خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے - اور عینک استعمال کرنے کی [illegible] حاجت نہیں رہتی - سچی لیکر بوڑھے تک کو یکساں مفید ہے - قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فایدہ اوٹھا سکیں قیمت [illegible] دو سال بھر کے لئے کافی ہے - مبلغ دو روپے (عہ) ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپے (عہ) خالص ممیرہ نیم ماشہ مبلغ [illegible] روپے (عہ) مصری سرمہ فی تولہ ۱ - خرچ ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں -

المشتہر - پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب ...... تسلیم

بھیجا آپکے ممیرے کے سفید سرمہ کو تین مریضوں پر استعمال کیا - جنکو انگریزی ادویہ استعمال کرنے سے کچھ فایدہ نہیں ہوا تھا - ایک برہمن کو جسکی آنکھ کے پردے میں زخم تھا (۲) دوسرے ہندوستانی کو جسکو شروع کیٹرکٹ (موتیا بند) تھا - اور تیسرے کو دھند اور ناخونہ تھا - آپکا سرمہ مثل اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی - ویسا ہی مفید پایا - میری رائے ہے کہ یہاں جہاں ہر قسم کی دوائی آنکھ کے امراض کیلئے میسر نہیں ہوسکتی - آپکا سرمہ مثل پوڈر یہ کوئین ہر ایک ڈاکخانجات فروخت ہونا چاہیئے - تاکہ ہر ایک امیر غریب اس نادر سرمہ سے مستفید ہو کر آپکو یاد کرے - براے مہربانی اور دو تولہ سرمہ وی پی پوسٹ میرے نام روانہ فرمادیں - راقم ڈاکٹر شیخ عبد العزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ خانپور بہاولپور - ۶ مارچ ۱۸۹۶ء

(۲) ... استعمال کیا - جسکو عرصہ سے دھند اور ناخونہ تھا - انکو لوشن - کاسٹک لوشن - بورک لوشن - ایڈ لوشن کئی ... سے اسکو فایدہ نہوا - آپکے سرمہ کے ایک ہفتہ استعمال سے کلی فایدہ ہوگیا - راقم ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند - (۵ مئی ۱۸۹۶ء)

(۳) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا - نہایت مفید پایا آنکھ کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے - علاوہ اسکے یہ آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے - اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے - درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قایم رکھنے کیواسطے نہایت مفید و زود اثر ہے - میں نے آج تک کسی بھی دوائی اس سے بہتر فایدہ بخش نہیں دیکھی - راقم سردار محمد حیات خان ... سی ایس آئی ڈسٹرکٹ جج فیروزپور - (۱۰ جنوری ۱۸۹۶ء)

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے میرے کا سرمہ جو کہ میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے ...

کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا - میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال مفید ہے - راقم خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۵) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے - (ان) مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا - مفید پایا - میری رائے ہے یہ سرمہ ان مریضوں کیلئے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور غبار وغیرہ کی شکایت ہو بہت مفید ہے - راقم ڈاکٹر برج لال گھوش ... ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچ ہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب دس ہزار کے ہیں ایک کو بھی جعلی ثابت کرے - تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جاویگا - چونکہ ... کے الاومنٹ ... اسی مطابق ... ۱۸۹۵ء ... کیا گیا ہے -

اشتہار

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ ادویات مفصلہ ذیل خاص و عام کے واسطے میری دوکان میں موجود ہیں۔ اور ادویات مذکور قدیم سے آزمودہ کار ہیں۔ اور اب بھی جن صاحبوں کو ضرورت ہو میری دوکان سے آزمائش کر کے خرید کریں اور دیکھیں کہ ادویات مذکور سے کس قدر فائدہ ہوتا ہے۔ **معجون حیات بخش**۔ معجون مذکور کو واسطے قوت دماغ درد گردہ۔ درد مثانہ۔ کہنہ آتشک سوزاک۔ بواسیر کیواسطے مفید ہے۔ زرد رنگ کو سرخ کرتی ہے۔ اور قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے اور دائمی قبض کے واسطے مفید ہے۔ قیمت دو روپیہ دو ہفتہ کیواسطے۔ **دوائی اٹھرا**۔ دوائی مذکور جن عورتوں کا حمل جلدی اسقاط ہو جاتا ہے یا جنکی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ انکے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۵۔ **دوائی خارش تر و خشک**۔ یہ دوائی خارش ہر دو قسم کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بکس ۸۔ **حبوب آتشک** خواہ کتنا ہی پرانا آتشک ہو۔ دوائی مذکور بغیر منہ آئے کسی دو تین ہفتہ میں بالکل نابود کر دیتی ہے۔ قیمت ۸۔ **حبوب تلی** مجرب۔ حبوب مذکور تلی کے واسطے بہت ہی مفید ہے۔ اگر تلی بہت کی بڑھ گئی ہو تو چالیس روز میں بالکل نابود کر دیتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۸۔ **لعوق بواسیر** … صاحب کی بنائی ہوئی ہے۔ پاس موجود ہے۔ جو سینکڑوں آدمیوں پر آزمائی ہوئی ہے … کیسی ہی بواسیر ہو۔ دو ہفتہ میں بالکل صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت … **معجون قوت باہ**۔ معجون مذکور قوت باہ کیواسطے اکسیر ہی ہے۔ قیمت بہت ارزاں … **دوائی تپ تلی و سل** تپ تلی … از حد مفید ہے۔ قیمت … **حب عطوس** …

… ناسور … امراض باردہ اور دیرینہ کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت … **دوائی سوزاک**۔ سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے۔ قیمت … **حب حیات**۔ حب مذکور تقویت معدہ و اصلاح ہاضمہ کثرت ریاح یعنی ریحی۔ دوا قراقر … مقوی دماغ … قیمت … **یاقوتی بارد**۔ محرورین کے لیے غایت درجہ مفید ہے۔ خفقان اور گرمی تقویت اعضائے رئیسہ اور خون اور روح کی صفائی۔ اور نیز گرمی کے … کو بھی فائدہ مند ہے۔ فی ڈبیہ … **سرمہ فریدی** یہ سرمہ دھند غبار … ضعف بصر … موتیا بند۔ آنکھوں سے پانی جانا۔ خارش کے واسطے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ … سیاہ و سفید … **اطلاع** … المشتہر حکیم … بازار … پنجاب

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ … مرض کے دور کرنے میں … **کشتہ نقرہ**۔ اسکے کھانے سے دل و دماغ جگر گردہ و مثانہ و ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں۔ منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی جریان منی کو بہت ہی مفید ہے۔ … کی سستی دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیے۔ غرضیکہ

بچپن میں شادی کر دینے سے یا جوانی کی … سے جو جو نقص پیدا ہو گئے ہیں انکے دور کرنے کے لیے یہ آب حیات ہے۔ یہ روغن مسیحا کے ہمراہ … خوب اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی … قیمت فی تولہ … **روغن مسیحا** … اس سے صحت پاتے ہیں۔ … سست آدمیوں کے لیے نہایت مفید ہے۔ رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ … پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ … **دوائی آتشک** کتنا ہی بگڑا ہوا آتشک ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر … دست … دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ایک ہفتہ … **دوائی سوزاک**۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ہو … سبب … جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ … استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ …

المشتہر حکیم تارا چند … گجرات پنجاب

اشتہار

گولیاں بواسیر جو … میں ایک … سات سال کے تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہو چکی ہیں۔ بلکہ بیماری کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ۔ المشتہر … پنڈت … آریہ سماج … (سیالکوٹ)

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں … سب اول قسم کا تیار ہوتا ہے۔ جسکا … ہی عمدہ اور خوش … اور خوش ذائقہ ہے … ایک مرتبہ ضرور منگا کر دیکھیں۔

المشتہر ڈاکٹر …

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

(ارتھ) ہم سب آپس میں متر بھاؤ سے برتیں

ایشور کے نیم کا پالن

ستیہ دھرم پرچارک

جلد ۵ — سنہ ۱۹۵۳

ہفتہ وار سکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے

اودیش

(۱) ویدک دھرم کا پرچار کرنا [illegible] کا [illegible] کرنا (۲) اشتہار [illegible] کے متعلق مضامین خاص شائع کرنا (۳) کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر پیش کرنا (۴) [illegible] دیگر مختلف خبروں کا خلاصہ پیش کرنا

نیم

(۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] اشتہارات [illegible] [illegible]

اگرچہ مصنف کو پرچار کے کام میں مصروف رہنے کے سبب کتاب کے چھپنے میں دیر ہوگئی مگر پھر بھی دیر آید درست آید کے مطابق کتاب بھی اسی طرح نہایت خوبی کیساتھ صحیح اور عمدہ طبع ہوئی ہے۔ اور اب بہمہ وجوہ بالکل تیار مطبع ست دھرم جالندھر شہر میں فروخت کے واسطے موجود ہے۔ آیئے اور شوق سے ملاحظہ فرمائیے۔

المشتہر

مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

نام	فائدہ
[illegible]	جو سریع التاثیر صیقلی طاقت کے لیے جو کثرت فحشیات و مسکرات طفولیت کی بدکاریوں ... کو دور کرتا ہے
[illegible]	اسکے استعمال سے بلا شبہ دقی آئے فائدہ ہوتا ہے ... ہوتا نہیں دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت لعہ
[illegible]	۲ گھنٹے میں درد ... بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	دل باخوشبو کے علاوہ نزلہ زکام۔ درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۱ر
[illegible]	دانتوں کا ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ سوڑوں کی خرابیاں دور کر کے چمکدار ہوتے ہیں۔ فی تولہ عہ
[illegible]	مقوی بصر حافظ بینائی۔ غبار۔ سرخی جالا روشنی کو برداشت نہ ہونے کو دور کرتا ہے ...
[illegible]	بار بار پیشاب آنا۔ لاغری۔ بے چینی۔ درد کمر۔ خرابی جگر۔ سیلان۔ لیکوریا ... کو پیدا ہونے سے روکتا ہے فی شیشی دو روپیہ
[illegible]	نفخ شکم۔ قبض۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دل کا دھڑکنا خرابی گردہ ... کو دور کرتا ہے ...
[illegible]	سوزاک کا درد۔ جریان پرانی ہو یا تازی دو ہفتہ میں جاتا رہتا ہے۔ قیمت دو روپیہ
[illegible]	چاندی کو بلا تکلیف ہر جگہ ... چھوڑا سکتا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بلکہ ہر زخم میں کیڑا پڑنے ... کو دور کرتا ہے فی تولہ ۶
[illegible]	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ کہ باندھنے کی ضرورت نہیں قیمت ...
[illegible]	دائمی بخار۔ درد سر۔ قبض۔ بے چینی۔ اعضا شکنی رفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ
[illegible]	جو خلاف قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ چکے ہیں۔ درست کر کے لطف دکھلاتا ہے فی تولہ صہ

کثیر الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب پیدائش و سائنٹیفک دیکھنا چاہو۔ تو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجو۔ ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ دافع آتشک سوزاک ۸ر معالجات بواسیر ۳ر۔ رسالہ ہیضہ طبع چہارم ۱ر المخدرات من المسکرات ۲ر رسالہ قیافہ ارسطو قیمت ۴ر۔

المشتہر حکیم غلام نبی اڈیٹر حافظ صحت۔ لاہور موچی دروازہ

ستری دھرم نیتی

اس پستک میں حسب ذیل مضامین ہیں۔ ... دھرم۔ مریادا۔ پتی ورت۔ گرہ کرتبیہ بالکوں کا پالن اور شکشا۔ گرہستیہ۔ ادر اکرتبیہ ہر ایک مضمون کو بڑی خوبصورتی سے نبھایا ہے۔ اور بھاشا بڑی سرل ہے۔ مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر اور پنجم سنگھ ورما آریہ سماج ... سے مل سکتی ہے قیمت ... مجلد ...

المشتہر

مینیجر پرچارک جالندھر شہر

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی نامردگی کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا۔ اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی۔ کوئی نسخہ کچھ فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیرج یعنی دھات گرنے سے یا اسمیں کوئی خرابی آنے سے نسل میں یا بیرج میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے اس گولی سے عورتوں کی پردہ کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی تین روپیہ گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپیہ۔

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اب ہیضہ سے بہت ڈر نہیں رہا۔ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱ر

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن دہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی بدہضمی کی حالتوں میں استعمال کیا مفید ثابت ہوا

آریہ پستکالیہ جالندھر

ہمارے پستکالیہ میں کل تصانیف پنڈت لیکھرام آریہ مسافر و دیگر آریہ دھرم کی پستکیں فروخت کے لیے موجود ہیں۔ جس صاحب کو کسی کتاب کی ضرورت ہو ویلیو پے ایبل طلب فرماویں۔

المشتہر

مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

نمبر ۱۵ | مطبوعہ ۲۲ ساون ۱۹۸۵ بکرمی مطابق ۱۷ جولائی سنہ ۲۹ء روز جمعہ جالندھر | جلد ۵

यजुर्वेद: अ० २ मं० ३

गन्धर्वस्त्वा विश्वावसुः परिदधातु विश्वस्यारिष्ट्यै यजमानस्य परिधिरस्यग्निरिड ईडितः ॥

इन्द्रस्य बाहुरसि दक्षिणो विश्वस्यारिष्ट्यै यजमानस्य परिधिरस्यग्निरिड ईडितः ॥

मित्रावरुणौ त्वोत्तरतः परिधत्तां ध्रुवेण धर्मणा विश्वस्यारिष्ट्यै यजमानस्य परिधिरस्यग्निरिड ईडितः ॥३॥

ارتھ

"پرتھوی کو دھارن کرنیوالا سارے برہمانڈ کو بسانے والا ... کے لائق ... بجلی روپ اگنی ہے اس کی شکتی دو وانوں سے کی ہے کیونکہ وہ سارے سنسار کے عموماً اور یگیہ کرنیوالے کے خصوصاً دکھوں کا ناش کرنے کے لئے یگیہ کو دھارن کرتا ہے اسی لئے ودوان لوگ اس کو دھارن کریں ... آ کی سیدھی ... (انیتی کام کرنے کا ...) اور دھارن کرانیوالا تعریف کے لائق عالموں سے تلاش کیا گیا جو سورج روپی اگنی ہے وہ سارے سنسار کے لئے عموماً اور یگیہ کرانیوالے کے لئے خصوصاً سکھ کا باعث ہوتا ہے۔ اور اس تعریف کے لائق تعریف کی گئی ... سالنارک کرم کا ذریعہ

مرکز آگ کے یگیہ میں کام کرنے کے بعد ہی پران اور اپان دونوں کی دایو ایسی شکتیں دھارن شکتی سے سارے جگت کو عموماً اور یگیہ کرنیوالے کو خصوصاً سکھ پہونچانے کے لئے اس اوپر کہے ہوئے یگیہ کو سب طرح سے دھارن کرتے ہیں۔"

یگیہ کا سادھن ہی اگنی ہے بجلی کا روپ دھارن کئے یہ ہماری پرتھوی اور دیگر ایسی ہی پرتھویوں کو دھارن کئے ہوئے ہے۔ اور یہی سارے برہمانڈ میں زندگی ہونے کا ذریعہ ہی ہے۔ اس لئے برہمانڈ کی ساخت میں ہیتو ہے۔ سورج روپ ہوکر وہ پرماتما کی سرشٹی باندھ رہا ہے۔ کل جمادات نباتات اور حیوانات کی زندگی کا انحصار سورج پر ہے۔ اسی کے ذریعہ سے ہم بتا رہا کہ تیز میں حرکت کی شکتی ہو سکتی ہیں۔ اور دھارن روپ سے پھر یہی اگنی کل کرم کانڈ کا مرکز ہے اگنی ہوتر سے لیکر اگنی شٹوما دی سب یگیہ اسی کی بدولت پورا ہوتے ہیں۔ پران اور اپان والو کو بھی مناسب حرکت دیکر یہی انسانوں کے کلیان کا باعث بنا رہی۔ یہ کل کام تینوں پرکار کے اگنی کیلئے کام کر رہے ہیں۔ یہ ہم پتا لیتے نہیں پران دوایوں کے کلیان کے لئے حرکت دی ہے۔ اس لئے دھرم ہیں سجن پرش جو کہ دن رات یگیہ دوارا ان اگنیوں سے نہ صرف اپنا ہی کلیان کرتے ہیں۔ بلکہ سنسار کے لئے اپکاری ثابت ہوتے ہیں۔

غزل

خواب میں کب تک ہے گا یار تو
چھوڑ دے غفلت کو ہو بیدار تو

بھول ہو کر کیسے سر پر کی جلوس
مت غفلت آنکھیں نہیں فارتو

دہر میں ہے یہ نہیں کوئی رفیق
کون تیرا دوست کس کا یار تو

اژدہائے نفس کو جیتا نہ چھوڑ
دید کے منتر سے من کو مار تو

دیدۂ دل آکھ نظر میں ہو بصیر
کر کسی سجن سے آنکھیں چار تو

شخص میں آئیں ابھی یہ ہیں حواس
دہرم کے دس لکشنوں کو دھار تو

پائے گا بیشک الم کی تو خبر
اور جا پہونچیگا دہیں بیدار تو

سادھو کی گرنگا وے ابل ہیل
باندھ کر ابھیاس کا اک تار تو

درحقیقت ہیں سبھی اندھکار
جو یہ کہتے ہیں کہ ہے ساکار تو

سمجھ ہستی اور یہ کاغذ کی ناؤ
ہو چکا شرما کے ناداں پار تو

نیاز کیش

جے رام شرما۔ از میرٹھ

ست دھرم پرچارک

کرتارپور

گزشتہ اتوار کو پنڈت لیکھرام جی مہاراج نے کرتارپور جاکر آریہ دھرم کا پرچار کیا جسکو لوگوں نے بڑے پریم و سرگرمی سے سنا۔ مگر دو تین برہمنوں کے دلمیں حسرت کا خار کھٹک گیا اور شور شر مچانا شروع کیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ وہاں کے لوگوں کے دلمیں یہہ خواہش پیدا ہوگئی۔ کہ کسی طرح آریہ دھرم کے اپدیش کا معقول و باقاعدہ پربندھ یہاں بھی کیا جاوے چنانچہ دوآبہ کالج کے ایک دو طالبعلموں کے اُتساہ اور جوش سے وہاں ایک لکچر کی جگہ و سامان کا انتظام کیا گیا۔ منگل کے روز ۲ بجے کی گاڑی میں جالندھر سے برہمچاری ہیرانند جی پنڈت لیکھرام جی۔ لالہ شام لال ہیڈ ماسٹر وکٹر سکول چھاؤنی جالندھر۔ لالہ جمنا داس یعنی ہم تینوں اُستادوں و قریباً تیس بورڈروں دوآبہ ہائی سکول کے کرتارپور کو روانہ ہوئے۔ وہاں جاکر سکول میں ڈیرہ لگایا۔ بیچ وہاں کا شیش محل جسمیں سکھہ گروصاحبان کا اصلی گرنتھ صاحب ہے دیکھا۔ جہاں ایک طرف مکان کی سجاوٹ اور جگمگاہٹ دیکھہ کر آنکھوں کو چکاچوندی آتی تھی۔ سکھہ بہادروں یعنی رب کی تصویریں دیکھہ کر اُنکی دھرم کی رکشا اور شوربیرتا کا نقشہ دلمیں جم جاتا تھا۔ دوسری طرف اُسی مندر میں۔ (جو گویا کہ گروصاحبان کی جانشینی کا مرکز ہے۔ لیلا مجنوں کی تصویر نورجہاں کی تصویر وغیرہ دیکھہ کر دلمیں حیرت چھا گئی۔ وہاں کے منیجر بھائی سے دریافت کیا گیا۔ کہ گروصاحبان کی دہارمک رکشک رد خونکے سامنے نورجہاں کی تصویر کا کیا مطلب تھا۔ مگر وہ بیچارے بہولے لکیر کے فقیر فرمانے لگے۔ کہ پرمپرا سے ایسا ہی چلا آیا ہے۔ شام کے سوا چار بجے سنکیرتن شروع ہوا۔ اوم کا لہراتا ہوا جھنڈا آگے آگے لہراتا تھا۔ انگریزی باجہ بھی رونق کو دوبالا کر رہا تھا۔ بیچ بیچ بھجن منڈلیاں بڑے پریم اور شانتی سرود سے بھجنوں سے دلوں کو اپنی طرف آکرشن کر رہے تھے۔ سارے شہر میں آریہ سماج کی دھوم مچگئی۔ عورتیں جنکے ہردے میں قدرتی طور پر ست دھرم کی تلاش و ابھلاشا لگی رہتی ہے۔ جنکا سبھاوک گُن پریم اور کوملتا ہے۔ بازاریں دکانوں کے اوپر کھڑے ہوکر بہت مگن ہوکر سنتی تھیں۔ چھ بجے کے بعد نگر کیرتن سماپت ہوکر برہمچاری ہیرانند جی نے اوپاسنا کرائی۔ تت پشچات پنڈت لیکھرام جی کا عالمانہ لکچر شروع ہوا۔ جو قریباً دو گھنٹہ تک برابر جاری رہا۔ حاضرین کی تعداد اڑہائی سو کے قریب تھی۔ لوگ بڑی توجہ اور پریم سے سنتے رہے۔ لائق لکچرار نے آریہ سماج کے اپدیش پر ایک سرل و اتر دیا کہیان دیا۔ اور اُن غلط فہمیوں کو دور کیا۔ جو کہ آریہ سماج کے برخلاف برہمن لوگوں نے پھیلا رکھی تھیں۔ لوگوں کی توجہ اب بہت کچھہ آریہ سماج کی طرف ڈھل گئی ہے اور اگر ایک دو دفعہ کوئی اپدیشک صاحبان وہاں پہنچ جاویں۔ تو ایک عظیم الشان آریہ سماج وہاں بن سکتی ہے۔ امید کہ پرتی ندہی سبھا پنجاب ضرور اس طرف دہیان دیگی۔ (جمنا داس)

کیا آریہ سماج صرف بھاشا پڑھنے والونکا ورثہ ہے

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

پچھلے پرچہ میں میں نے اسبات کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ سوامی دیانند جی اس ضرورت کو محسوس کرتے تھے۔ کہ آریہ سماج کا مشن کبھی پورن طور پر سپھل نہیں ہوسکتا۔ جبتک کہ ویدوں کا بھاشیہ اور آریہ دھرم کے سدھانت دنیا کی موجودہ پرچلت زبانوں میں قلمبند نہ کیے جاویں اور ہر ایک قوم و ملک میں انتوں کے دیئے ہوئے ست دھرم کے خیالات کو انکی بانی دوارا اُنکے کانوں میں نہ پہنچایا جاوے پھر میں نے اسبات کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ سوامی جی کی وصیت انوسار تریمتی پرواپکارنی سبھا کا فرض تھا۔ کہ ویدوں کا بھاشیہ تکمیل کرکے ہر ایک شہر۔ نگر۔ گرام و ملک میں مختلف وسایل اور ذریعوں سے اُسکی اشاعت کے لیے کوشش کرتی۔ مگر چونکہ تریمتی پرواپکارنی سبھا سے وہ امیدیں نہیں رہیں اس لیے اب ضروری معلوم ہوا۔ کہ کل آریہ سماجوں کی خدمت میں اپیل کیجاوے کہ آریہ سماج کے مشن کے پھیلانے کے لیے ہر طرح سے کوشش کرے۔ ایشور نے انسان کے اندر خیالات پہنچانے کے لیے دو اوزار دیے ہیں۔ ایک آنکھ دوسرا کان۔ جنمیں سے آنکھ زیادہ ضروری ہے۔ بذریعہ آنکھ کے ہی ہم دیکھ سکتے ہیں۔ لکھ سکتے ہیں۔ اور پڑھ سکتے ہیں اس لیے ضرورت ہے۔ کہ آریہ سماج کے سدھانت میں لکھت دوارا بہت کام لیا جاوے۔ کہ جابجا

ذریعہ انسان کے دلمیں ست کے گرہن کے لیئے جوش پیدا ہوتا ہے۔ لیکن پرچار کا اثر تب ہی مستقل و دیرپا ہو سکتا ہے۔ جبکہ کان کے ذریعہ کام لینے کے بعد آنکھ کا استعمال کیا جاوے یعنی پھر سدھانتوں سے واقفیت حاصل کیجاوے ایسے چند قصبات و تحصیلوں میں آریہ دھرم کے پرچار کرنے کا موقعہ پڑا۔ جب سامعین کو لکچر سننے سے دلمیں آریہ دھرم کے گرہن کرنے کی خواہش اتپن ہوئی۔ تو انہوں نے جب آریہ سماجی کوئی پستک پڑھنے کے لیئے مانگی چونکہ پنجاب دیش میں ہندی کا پرچار بہت ہی کم ہے سوائے اجکل کے نوجوان طالبعلموں کے شاذ و نادر لوگ ہندی جانتے ہیں۔ جسکا خاص کارن یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ نے دفتروں کی کارروائی کل اردو میں رکھی ہوئی ہے۔ اسلیئے ملانسان کچہری۔ محکمہ بند و بست وغیرہ آریہ سماج کے سدھانتوں سے واقفیت کرنے کے لیئے اردو میں آریہ دھرم کی کتابیں مانگتے ہیں۔ یا انگریزی میں لیکن نہایت بڑے شوک سے کہنا پڑتا ہے کہ آج تک ہندوستان کی کل آریہ سماجوں نے باوجودیکہ اپنے لمبے لمبے لکچروں اور تقریروں میں زور سے پکار کر کہا۔ کہ آریہ دھرم ایک دیشی نہیں ہے الشوری دھرم ہے۔ مگر افسوس کہ اسے سرب دیشی بنانے کے لیئے کوئی بھی اپاو نہیں کیا۔ ذرا عیسائیوں کی ہمت کی طرف دیکھو۔ کہ انجیل کا ترجمہ کتنی زبانوں میں کیا گیا ہے وہ کونسا دیش ہے کہ جہاں عیسائی لوگ نہیں پہونچے۔ اور وہانکے لوگوں کے کان میں انکی اپنی مادری انجیل کی خبر نہ پہونچائی ہو مگر ہمارے بھولے بھائی مرغی کی طرح ایک ٹانگ پر اڑے ہوئے ہیں۔ کہ غیر زبانوں میں ہمارا شا

کرنے سے ہندی کوئی نہیں پڑھے گا یہ نکتہ کوئی نہیں پڑھے گا۔ پیارے بھائیو ذرا غور تو کرو۔ اگر عیسائی لوگ بھی اسی طرح کہتے۔ کہ انجیل کا ترجمہ کرنے سے عبرانی زبان کو کوئی نہیں پڑھے گا۔ اس لیئے انجیل کا ترجمہ نہ کرنا چاہیئے۔ تو بھلا کبھی ممکن تھا۔ کہ ہر ایک شہر و نگر و ملک میں انجیل کی صدا آج سنائی دیتی پس آریہ دھرم کی اشاعت کے لیئے غیر زبانوں میں آریہ دھرم کے خیالات کا ترجمہ نہ ہونا چین کی دیوار کی طرح سدراہ ہے۔ اگر اب بھی میرے اس سادہ الفاظ سے شرومنی پرادیشک سبھا کے کان پر جوں تک نہ چلی اور اس طرف ذرا بھی غور نہ کیا تو ممکن ہے۔ کہ چند صاحبان شرومنی پرادیشک سبھا کی آگیا کو النگھن کر کے ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ سرل اردو میں کر دیں اور ان صاحبان کے کانوں اور آنکھوں تک آریہ دھرم کے گمبھیر و پوتر خیالات کو پہونچانے کے لیئے سبھا مذکور کی قانونی دھمکیوں کی ذرا بھی پرواہ نہ کریں۔ اگر شرومنی سبھا پنجاب اس قابل نہیں۔ کہ ستیارتھ پرکاش اور رگویدادی بھومکا کا ترجمہ اردو و انگریزی میں کرے۔ تو کم از کم سوسائٹی کے ادھیکاریوں سے یہ تو درخواست کرے۔ کہ ایک کتاب "ویدک آریہ دھرم کا گٹکا" اردو میں چھپاوے۔ جسمیں سنکشیپ ماتر آریہ دھرم کی فضیلت۔ اصولوں کی تشریح اور سدھانت ترتیم کیئے جاویں۔ تاکہ ان لوگوں کو ست دھرم سے واقفیت کا کافی موقعہ ملے اور یہ عذر کرنے کا موقعہ ہی نہ ملے۔ کہ ہم سے اس بڑی عمر میں اب ہندی نہیں پڑھی جاتی

امید کہ آریہ دھرم کے خیرخواہ صاحبان اس نکتہ پر گمبھیر دھیان دینگے (دھمناد آریہ)

لوکل

گزشتہ اتوار کو ایک جلسہ میں لالہ شام لال جی ہیڈ ماسٹر ڈکر سکول چھاؤنی جالندھر نے اپاسنا کرائی۔ تت پشچات لالہ بھگت رام ودیارتھی نے ایک سرمن دیا۔ بعد ازاں لالہ شام لال جی نے مرتیو پر ایک ویاکھیان دیا۔ بعدہ آرتی جلسہ سماپت ہوا۔

گرمی کی بڑی شکایت رہی ہے۔ بدھ کے روز صبح کے وقت ایک خاطر خواہ بارش ہوئی۔ جس سے کرہ ہوائی سرد ہو گیا ہے۔

کنیا آشرم بدستور ترقی پر ہے۔ ویدک آشرم کے ودیارتھی بڑی سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ پراتہ کال و شام کو اکثر ایکانت میں پڑھنے کے لیئے باغوں کو چلے جاتے ہیں۔ کئی ریل کی سڑک کے پاس گھاس پر بیٹھ کر سمرن کرتے ہیں۔

دوابہ ہائی سکول میں بھی ودیارتھیوں کی تعداد چھ سو پچاس ۶۵۰ سے بڑھ گئی ہے۔ بورڈنگ ہاؤس کی دقت ابھی تک رفع نہیں ہوئی۔

سوامی شنکر آشرم جب آریہ سماج کو برخلاف اپنی ترکش خالی کر چکے۔ اور دھرم سبھا کو خوش کرنے کے لیئے اپنے اصلی گرو سے کچھ راستہ سے پھر اپنی کانشنس (ضمیر) دھرم سبھا کے پیٹ دھر چکے۔ تو اب دامن جھاڑنے کا

وقت آیا ہے۔ آپکے لیکچروں نے جالندھر کی
پبلک پر ذرا بھی اثر نہیں ڈالا۔ آپکے لیکچر
بھی لایق تھے اور پر لطف بھی تھے۔ ایک دن
آپ مورتی پوجا کے برخلاف لیکچر دیتے
ہیں جسمیں کھلم کھلا بتلاتے ہیں۔ کہ کیول اِشور
کی بھگتی کرنا منش کا کیول دھرم ہے۔ پاپ
کے پاشان۔ پیڑ تما۔ جڑ پدارتھ ہمیں شکتی
کو کبھی لابھ نہیں دے سکتے ہیں۔ مگر
دوسرے دن پنڈت [illegible] کی مورتی کے
گن گائے جاتے ہیں۔ مگر بیچارے
ناآخنیوں کو سوچ بچار اور بدھی سے
کیا مطلب۔ انکے نزدیک تو شنکر آشرم
جی واک پرمیشور کا واکیہ ہے۔ یا برہما کا۔
آریہ سماج نے پہلی مرتبہ لیکچروں کا سلسلہ ایسے
بند کر دیا تھا۔ کہ شنکر آشرم جی مہاراج کے
لیکچروں کے اختتام پر سلسلہ لیکچروں کا شروع
کرینگے سب لوگ فایدہ اوٹھا سکینگے
مگر اب پھر دیکھکر کہ سوامی جی نے تو یہاں
ڈیرہ جما دیا ہے۔ اور اب سوامی دیانند
جی کے مشن کے برخلاف کہنے کو جو کچھ
خزانہ موجود تھا وہ خرچ کر چکے ہیں۔ تو اب
پھر لاچار ہو کے ذریعہ لیکچروں کا سلسلہ شروع
کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ پہلا لیکچر برہمچاری نتیانند
جی مہاراج کا شرادھ وشے پر ہوا۔ آپنے وید
منتر سے بتلایا کہ ہر ایک منش کو دنیا میں تین
قسم کے رِن (قرض) ادا کرنے ہیں۔ یعنے
دیو رن۔ رشی رن۔ پتری رن۔ پتری رن
جسکا نام شرادھ بھی ہے۔ شرادھ کے معنے
سچائی سے کسی چیز کو قبول کرنا ہے۔ آپنے
بتلایا کہ آریہ سماج شرادھ، ترپن وغیرہ
سب کو عمل کو مانتا ہے۔ لیکن سناتن دھرم سبھا

کیطرح نہیں مانتا ہے۔ سناتن دھرم بھائیوں نے انکے
ارتھوں کو اپنے مطلب کے لیے بالکل الٹ
پلٹ دیا ہے۔ آپنے ایک ویدمنتر کو مثال کے طور
پر پیش کیا جسکے معنی شری بھاگوت نے یہ کیے
ہیں۔ کہ آدتی سے کشپ نے سورج پیدا کیا ہے
بذریعہ پدارتھ ودیا [illegible] ودیا بتلایا۔ کہ
ایک لڑکی کے گربھ میں اور وہ کشپ سے سورج
میں سورج جیسے مہابرہمانڈ کا سمانا جھوٹ۔ ویدکے
اصل ارتھ یہ ہیں۔ کہ آدتی کو ماتا آکاش ہے
اور کشپ اتنا ہوا ہے۔ کشپ کا معنی حقیقی تمام اشیا
کو دیکھنے والے کے ہیں۔ یعنے پرمیشور نے آکاش
سے سورج کے مادے کو اکٹھا کر کے سورج کا
پرکاش کیا۔ ایسا ہی پتری کے ارتھ غلط
کیے جاتے ہیں۔ آپنے پھر بتلایا کہ مرتو کے بعد
نہ تو پتا کا شریر پتری کہلا سکتا ہے۔ کیونکہ اسکو
ہم خود اپنے ہاتھ سے جلا دیتے ہیں۔ اور نہ ہی
آتما کو پتری کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ آتما کیساتھ
کسی کا سمبندھ ہو نہیں سکتا۔ پس مرتیو کے بعد
کسکو شرادھ دیا جاوے۔ اور کس کے نام پر
اگر مرتو کے بعد ہمارے ماتا پتا کسی شریر
میں چلے جاتے ہیں۔ تو انکے نام پر بھوجن آدی
دینا فضول ہے۔ کیونکہ جہاں وہ پرورش
پاتے ہیں۔ وہاں انکو بخوبی ملتا ہے۔ اور اگر
شریر رہت رہیں تو آتما کو بھوجن آدی کی ضرورت
نہیں رہتی۔ پھر آپنے بتلایا۔ کہ جو کچھ برہمنوں کو
کھلایا جاتا ہے۔ وہ تحلیل ہو کر خون بنتا ہے
اور انکے جسم کو طاقت دیتا ہے۔ پس پتروں کو کیا
ملا۔ اگر یہ سچ پتروں کو ملتا۔ تو برہمن آتی آتم
بہت جن وشرادھ کھانیوالے کبھی [illegible]
ہوتے۔ ایسا ہی آپنے بتلایا۔ کہ ہم اگر ہمنے
مرتو کے بعد پتری لوگ سے پاس ادا نہ ہوتا۔ تو

پار پہنچنے کے لیے دودھ والی تازہ بچہ والی گائے کی ضرورت
نہیں تھی۔ کیونکہ گنگا کے ڈوب جانے۔ مگر مچھ سے
کھائے جانے کا احتمال ہے۔ بہتر ہوتا۔ کہ بجائے گائے
کے برہمن کو ایک ناؤ کا (کشتی) ہبہ کر
دیجاتی۔ مگر ایسا نہیں سمجھا گیا۔ کیونکہ برہمن کو
تو اپنی تربیت سے مطلب ہے۔ غرض کہ اسی طرح کی
دلایل کیساتھ برہمچاری جی نے اپنے ویاکھیان کو
ختم کیا۔ حاضرین جلسہ بہت محظوظ ہوئے۔ اور
انکا بڑا اثر پڑا۔

ریاست بہاولپور کے مشہور و معروف ڈاکٹر ہمارے
قابل تعظیم معزز دھرم بھائی ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب
فزیشن صحیح حضور نواب صاحب بہادر والی
ریاست بہاولپور۔ بہاولپور سے اپنا تعلقہ ختم کر کے
یہاں تشریف لے آئے ہیں۔ اور یہاں مستقل
قیام کرنیکا پختہ ارادہ رکھتے ہیں۔ اور اپنے
مکان شفاخانہ واقعہ محلہ [illegible] میں
حال میں ہر قسم کے بیماروں کو ملاحظہ فرما کر نہایت
توجہ سے علاج کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔
جالندھر شہر میں ایک تجربہ کار ڈاکٹر غریبوں
و بیماروں کے حال زار پر ہمدردی سے کام لینے والے
ڈاکٹر کی خدمات کی ایک عرصہ سے محسوس ہو رہی
تھی شکر ہے۔ کہ اس ضرورت کو ہمارے معزز
مہربان جناب پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر نے
پورا کر دیا ہے۔ اور باشندگان جالندھر سچ مچ بڑے
خوش نصیب ہیں۔ کہ انکو ایسا [illegible]
[illegible] تکلیفیں محسوس کرنے
والا آریہ ڈاکٹر مل گیا ہے۔ امید ہے باشندگان جالندھر
ان سے پاک زندگی اکثر بیشتر اعلیٰ سے اعلیٰ
ڈاکٹری تجربوں سے فایدہ اوٹھانا اپنا فرض سمجھینگے
اور بیماروں کو علاج کرانیکا اور ان سے ملاقات
کرنیکا [illegible] زیادہ تحریر کرنا فضول

مراسلہ

[illegible]

اگر آج سے ہو نام با ترتیب میر صاحب
رجسٹر میں سبھا کے نام سے اپنا لکھا دو

انھیں جس طرح سے ایک گرھستی ایشور
پراپتی کے شوق میں گرہست میں رہکر اِس مطلب
کا پورا ہوتا دیکھ کر بیاکل ہو جاتا ہے - اور
اپنے بھیراؤ کو پورا کرنے کے لئے ذریعہ
سوچتا ہے - تو وہ اِس نتیجہ پر آن پہونچتا ہے
کہ گھربار - دھن دولت استری - اولاد
اور بہن بھائیوں کو چھوڑ کر سادھو ہو جاؤں
بیچارہ گرھستی ایشور پراپتی کے شوق میں
مصمم ارادہ کرتا ہے - کہ میں تن من دھن کی
کچھ پرواہ نہ کرونگا - آخرکار وہ سادھو بنجاتا
ہے - بھگوے کپڑے اوڑھکر نکل پڑتا ہے
جنگل کی راہ لیتا ہے - قدرت کا قانون اسکو
شکم کے پر کرنے پر مجبور کرتا ہے - اب اسکو
روٹی کا فکر پڑتا ہے - دل میں یہ خیال تھا کہ
شہر کا رہنا ترک کر کے جنگل میں زندگی کے دن
گزارونگا - لیکن اسوقت یہ ہے جا تھا کہ
اس پاپی پیٹ کا کیا بندوبست کرونگا - اب اسکو
لامحالہ وہ کسے تو دو شہر میں صدقی کے
ٹکڑے کھانا پڑتا ہے - اور وہاں جاکر دو چار
روٹی مانگ کر اپنی بھوکھ کو شانت کرتا ہے
رات پڑتی - سونے کا خیال آتا ہے پہلے تو
سوچا ہوا تھا - کہ جنگل میں ہونگا - اب خیال کرتا
ہے کہ ایسا نہ ہو - کہ شیر پھاڑ جاوے یا سانپ
ڈس جاوے - تو پھر ایشور پراپتی کا خیال کیسے
کرونگا بیچارا سوچتا ہوا اِس نتیجہ پر پہونچتا ہے
کہ کسی ڈیرہ دار سادھو کے ہاں رات کاٹوں
وہاں آرام سے گزر جاویگی - رات بھی بسر
کرونگا - اور سادھو سے اوپدیش لونگا - وہاں
پہونچکر سادھو جی سے پرنام کہہ کر رات بسر
کرنے کے لئے درخواست کرتا ہے - درخواست
منظور ہو جاتی ہے - بیچارا تھکا ماندہ سادھو
آرام سے سو رہتا ہے صبح کے وقت دونو سادھو
مل کر بیٹھتے ہیں - قاعدہ ہے - کہ جب دو ناواقف
آدمی مل کر بیٹھتے ہیں - تو ایک دوسرے کے
حالات دریافت کرتے ہیں - ڈیرہ والا سادھو
اس سے سادھو ہونے کا سبب دریافت کرتا
ہے - نیا سادھو اپنے خیال کے بموجب ایشور
کی پراپتی بتلاتا ہے - ڈیرہ دار سادھو اپنی حالت
کا نمونہ دکھا کر اسکی امید کو توڑ دیتا ہے جبکہ
اسکے روزمرہ کے کاموں سے ہی ظاہر ہوتا ہے
کہ وہ روٹی کی فکر کے لئے تمام کوششوں وا
کرم کر لیتا ہے - اپنی مصیبت کے وقت کے لئے
شہر میں اپنے سمبندھی بنائے ہوئے ہیں
غرضیکہ وہ سادھو ایک کام میں گرھستی سے
بھی بڑھکر ہے - نیا سادھو کو یقین تھا - کہ ایشور
پراپتی کے لئے سب سے اچھا سادھن کیول سادھو
ہونا ہی ہے - لیکن وہ اِس تجربہ سے اپنی
ساری امیدوں کو خاک میں ملا دیتا ہے - اور
اسکو یقین ہو جاتا ہے - کہ جو ہندی گرہست
میں ہیں - سادھو بنے ہیں تو اس سے کہیں بہتر
ہیں - اِس حالت میں سادھو اسے اوپدیش کرتا
ہے - کہ حیران مت ہو - دنیا میں کھاؤ - پیو اور
عیش کرو - سادھو لوگ مکتی کے ادھیکاری ہیں
اسکو مکتی ملیگی - بیچارا نیا سادھو حالت تذبذب میں
ہوتا ہے - اور سوچتا ہے - کہ اب کروں تو کیا کروں
سادھو کے ان لفظوں کے سننے من کو دھیرج دیتا
ہے - اور ایک وہ اسی قسم کے سادھوؤں سے
ملکر اور یہی جواب پاکر انہیں سادھوؤں کی طرح
ہو جاتا ہے - اور انہیں کے زمرے میں شامل ہو کر انہیں
کے کرم گرہن کر لیتا ہے - گویا سادھو ہوتا ہوا
پھر گرہست کے کاموں کو گرہن کرتا ہے - اور بیچارا
ایشور پراپتی کے بعد آنند میں گزارنے کے
وہ اب گھور نرک کا بھاگی بنتا ہے - وجہ صرف
یہ ہے - کہ اِس جنم مرن سے لیکر اس [illegible] پریت
کوئی سنسکار وید وکت کئے جاتے - تو وہ اِس حالت
میں کبھی سادھو ہونیکا نام نہ لیتا - بلکہ وہ برہمچریہ
آشرم کو ودیا ابھیاس اور نیک خیالوں میں ختم
کرتا ہوا گرہست آشرم میں داخل ہو - اس کے
فرائض کو وید وکت ریتی سے ادا کرتا ہوا بان پرستھ
میں قدم رکھکر اسکو ایشور پراپتی کی بھینٹ کرتا
ہوا سنیاس کا نام لیتا - اور اس طریقے سے کسی
قسم کے برے اوپدیشوں کا اثر اسکے دل پر نہ پڑتا
بلکہ وہ برے خیال کے نام کے سادھوؤں کو انکے
فرائض بتاتا - اور اپنے منوہر اوپدیشوں سے اسکو
راہ راست پر لاتا - ایک سبب یہ بھی ہے - کہ
ہر ایک پیشہ ور اپنے پیشہ والوں سے زیادہ صحبت
رکھتا ہے - اِسی طرح سے سادھو کی صحبت ہوتا
سادھو سے ہوتی ہے - اور سادھو پر سادھوؤں کے
صحبت کا اثر زیادہ پڑتا ہے - جس وقت نیا سادھو
سادھو سادھوؤں سے اوپدیش لینے کو جاتا ہے تو
اسکو وہاں سے الٹا اوپدیش ملتا ہے جس سے
وہ اپنے اصلی مقصد کو کھو بیٹھتا ہے - اور اس سے
گر کر کہیں کا کہیں جا پڑتا ہے - اگر اس نیا سادھو
کی صحبت کسی پرماتما سادھو سے ہو جاتی دیکھنا

کہ آجکل بہت کٹھن ہے) تو یقین تھا۔ کہ وہ بھلائی کی طرف اپنا قدم اوٹھائے چلا جاتا اور کبھی نہ کبھی منزل مقصود تک پہونچ جاتا۔ یہہ بات ثابت کرتی ہے۔ کہ ایک گرہوں سے ہیں سادہوؤں کے گروہ کا موجود ہونا ایسے سادہوؤں کو خراب کرتا ہے۔ اور انکے گرہو ہین بنانیکا باعث ہوتا ہے۔ بہتر ہوتا کہ یہہ گروہ پہلے سے موجود ہوتا۔ بعینہ یہی حالت آج اس شخص کی ہو رہی ہے۔ جو کہ پورا آستک ستے میں بھی وشواس نہ رکھتا ہوا۔ کہ یا شاں آدمی کے بدلے پرماتما ایشور ہیں۔ یا پانی میں اشنان کرنے سے پاپوں کی نورتی ہو جاتی ہے۔ یا ایک آدمی کے بھلے کرموں کے پھلوں کو دوسرا آدمی اپنے استعمال میں لاسکتا ہے۔ سچے ویدک دہرم کا خیال کرتا ہے۔ اور آریہ سماج کی شرن لیتا ہو جیسا کہ جب تک اس گرہستی نے اپنے آپ کو سادہو نہیں بنایا تھا۔ تب تک وہ سادھو پنے سے لابہہ اوٹھاتا رہا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سنیاس بذات خاص ایک عمدہ رستہ ہے لیکن جب وہ سادہو ہو گیا۔ تو اسکو جو گروہ کہ ہو اسنے انکے خیالات کے برودہ اسکو ثابت کر دکھایا۔ اور انکے کہنے سے وہ بھی انکے جال میں پھنس گیا۔ اسی طرح سے جب تک وہ پورا آستک اپنے آپکو آریہ سماج کا ممبر نہیں خیال کرتا۔ جب تک وہ آریہ سماج سے پورا لابہہ اوٹھاتا رہتا ہے۔ سوامی جی کے منوہر اپدیشوں کو ستیارتھ پرکاش آدی گرنتھوں دوارا بڑے پریم سے سنتا ہے۔ بھائیوں کے بھجنوں سے آنند اوٹھاتا ہے۔ جب انکو یقین ہو جاتا ہے۔ کہ آریہ دہرم ایک سچا دہرم ہے تو وہ ممبری کے لئے درخواست کرتا ہے۔ آریہ سماج چاہتا ہی کیا ہے فوراً

درخواست منظور کر کے اسکا نام درج کیا جاتا ہے۔ بے شک آریہ دہرم نسندیہہ ایک پرچین سچا اور ویدک دہرم ہے۔ لیکن جو گروہ کہ اسکے ممبر ہونے سے پہلے سماج میں موجود تھا۔ اسپر بھی نسندیہہ اسکا اثر ضرور پڑیگا خیر اب وہ پورا آستک اپنے آپکو آریہ خیال کرتا ہے۔ اور دل میں نتیجہ کر لیتا ہے۔ کہ خواہ کوئی مشکل پیش آوے۔ دہرم نہ چھوڑونگا جس طرح کہ سادھو کو روٹی کی ضرورت پڑی۔ اور اسے اپنے پہلے ارادہ کے برودہ کہ میں جنگل میں زندگی گذارونگا شہر میں جانا پڑا۔ اب اسے بھی ایسے موقعہ پیش آتے ہیں۔ شرادہوں کے دن آگئے۔ بیچارا اس سوچ میں پڑا۔ کہ کروں یا نہ کروں۔ اب اسے خیال آتا ہے۔ کہ میرے سے پہلے جو گروہ موجود ہے۔ وہ کیا کرتا ہے اسکی رائے دریافت کرنی چاہئیے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کا ممبر یا سبھاسد۔ یہانتک کہ پردہان اور منتری جو کہ سارا سال بے علم برہمنوں اور مرتک شرادہوں کا کھنڈن کرتا ہے۔ اور زبان حال سے پکار پکار کہتا ہے۔ کہ مرتک شرادہ بالکل وید وردہ ہیں۔ ودیا سے ہین برہمن کی سیوا کرنا اپنے آپکو نرک کا بھاگی بنانا ہے۔ شرادہوں میں انہی برہمنوں کو بلا کر اپنے مرے ہوئے باپ دادا کے شرادہ پر انکے چرن دہوتا ہے۔ اور کھچڑی۔ کھیر اور حلوا اپنے ہاتھ سے کھلاتا ہے۔ جس سے وہ اپنے سارے سال کے سچے کھنڈن پر پانی پھیر دیتا ہے۔ جب وہ یہہ دیکھتا ہے۔ کہ میرے سے پہلا گروہ اس کام کو کرتا ہے۔ اگر میں نہ کرونگا۔ تو مفت میں بدنام ہونگا۔ بیچارا اسکے

کو پھر کرتا ہے۔ کہ جبکہ وشواس نہ ہونے کی حالت میں اس نے آریہ دہرم کی شرن لی تھی۔ اور کس طرح سے اسکو قریباً سبھی ادا کرنی پڑتی ہیں۔ کیونکہ اس سے پہلے جو گروہ کہ آریہ سماج میں موجود تھا۔ وہ قریباً سبھی کا سب ان رسموں کو ادا کرتا ہے جس طرح کہ سادہو کو رات کاٹنے کا فکر پڑا۔ تو اس نے سوچا کہ کسی سادہو کے ہاں جا کر رات گذاروں۔ اور اس سادہو کے اپدیش بھی لوں۔ اسی طرح اب اس بیچارے کو اب کوئی بھاری موقعہ مثل شادی وغیرہ کا پیش آتا ہے۔ تو اسے خیال آتا ہے کہ شرادہ تو معمولی بات تھی۔ وہ تو میں نے بلا کسی سے پوچھے عام قاعدہ دیکھ کر ادا کیا۔ لیکن اب یہہ ایسا موقعہ ہے کہ اگر پورا آستک ریتی سے کروں تو اپنے سبھی دہرم سے وشواس اوٹھانا پڑیگا۔ اور اگر سناتن ریتی سے کروں۔ تو سارے شہر کی مخالفت کرنی پڑیگی۔ سوچتا سوچتا اس نتیجہ پر آتا ہے۔ کہ اپنے سماج کے ہمدردوں کو اکٹھا کر کے ان سے صلاح لوں۔ ایک تو یہہ معلوم ہو جاویگا۔ کہ یہہ کاریہ کس طرح کرنی چاہئیے۔ دوسرے وہ میرے مددگار بن جاوینگے اس خیال میں وہ سماج ممبروں کے پاس جاتا ہے۔ جیسا کہ جوگیا سو سادہو نے دیکھا سادہو کی عملی ظاہر اکار روائیوں سے اپنی ساری ایشور پرایتی کی امیدوں کو توڑ دیا تھا اب اس بیچارے کا بھی وہی حال ہوتا ہے کہ جب وہ انکی عملی کارروائیاں دیکھتا ہے اور سنتا ہے۔ کہ مجھ سے پیشتر کسی آریہ نے ویدک سنسکار نہیں کیا۔ حالانکہ انکو برابر موقعے پیش آتے ہیں۔ تھوڑے برس ہوئے۔ جو کہ برہمن

ہی کرتے ہیں - یا فلاں آریہ سماج کے پردہان
شراب کا سیون کرتے ہیں - فلاں سماج کے
منتری جی ہنسا کو پاپ ہی نہیں سمجھتے - فلاں آریہ
سماج میں پورانک پنڈتوں کی کتھا ہوتی ہے
یہاں تک کہ کئی آریہ سماجوں میں جوا کھیلا جاتا
ہے - ان سب باتوں کے دیکھنے سے اس بچارے
مسافر کا دل تو مردہ سا ہو جاتا ہے - تو وہ آریہ سبھا کی
ممبری سے منہ پھیرنا چاہتا ہے - باقی پھر
رتھم آریہ دہرم کا سیوک
سندرداس ممبر آریہ سماج بھٹیاں

نیوگ

(نمبر ۲)

مہاشہ اڈیٹر اخبار ست دہرم پرچارک - نمستے
آپکے پچھلے پرچہ نمبری ۱۳ میں نیوگ دشہ پر جو
میرا تیر چھپا ہے - اسکے متعلق لاہور کے ایک
مہاشہ نے مجھ سے یہ سوال کیا - کہ
قولہ کیا وجہ ہے - کہ سوامی جی نے پرشن کے
پہلے حصہ کو تو اُتر میں ایسا واضح کر دیا کہ انہیں
کچھ الفاظ اپنی طرف سے بڑھا دیئے یعنی یہ
گربھ وتی ستری سے ایک برس سماگم نہ کرنے
کے سمے میں - مگر پرشن کا دوسرا حصہ دہراتے ہوئے
اسکے چند ضروری الفاظ بھی چھوڑ دیئے -
مثلاً یہ - اتھوا پرش دیرگھ روگی ہو -
جسکی وجہ سے عام و خاص مغالطہ میں پڑے -
میری دانست میں اس سوال کا جواب یہی
ہو سکتا ہے - کہ سوامی جی کو وید بھاشیہ کے تیار
کرنے پر زیادہ کوشش دینے - لوگوں سے
بحث مباحثہ کرنے اور آریہ سماج سمبندہی
پتر ویوہار کرنے کا کام اسقدر کثرت سے رہتا
تھا - کہ ستیارتھ پرکاش آدی پستکوں کے
لکھنے لکھانے یا انکے پروف دیکھنے کے لیے
بہت تھوڑا سمے ملتا تھا جسکا نتیجہ یہ ہوتا
تھا - کہ سوال و جواب کا مضمون لکھاتے وقت
جو کچھ بادی النظر میں سوجھا لکھا دیا - اور
اگر کبھی سوال لکھانے کے پیچھے انہیں کچھ
کمی معلوم ہوئی - تو اصل سوال کو درست کرنے
کے بجائے جواب میں ہی سوال کے مضمون کو
ایسے طور پر ادا کر دیا - کہ وہ کمی پوری ہو گئی
یہ بھی ممکن ہے - کہ جواب لکھاتے وقت
کوئی بات ذہن میں تو تھی - مگر لکھنے میں نہ
آئی - جیسا کہ روزمرہ ہماری تحریرات میں
ہوتا ہے - غالباً نیوگ دشہ کے سوال جواب
کے لکھاتے وقت ایسا ہی ہوا ہوگا - یعنی
اصل سوال میں گربھ وتی ستری سے ایک برس
سماگم نہ کرنے کا ذکر چھوٹ گیا اور اتر میں
لکھا گیا - علیٰ ہذالقیاس اصل سوال کا یہ حصہ
کہ اتھوا پرش دیرگھ روگی ہو - جواب میں
لکھا رہ گیا - اگر سوامی جی کو اپنی تصنیفات
کی نظر ثانی کے لیے دسواں حصہ بھی اس
فرصت کا ملتا - جو ہمارے جیسے سنساری
جیووں کو انکی تحریرات پر نکتہ چینی کرنے
کے لیے ملتی ہے - تو انکی تصنیفات میں اس
قسم کی کوئی مشتبہ عبارت نہ پائی جاتی -
ہمارے اردو محاورہ کے مطابق سوال وجواب
زیر بحث اس طرح ادا ہو سکتے ہیں -
پرشن - ایک دواہ جائز ہونے کے پیچھے
میں جب ستری ٹھہر گئی ہو - یا گربھ وتی
ہونے کے کارن پرش سے سماگم کرنے
کے یوگ نہ رہے - اتھوا پرش دیرگھ روگی ہو
اور دونو کی عمر جوان ہو - اور نہ رہا جائے تو
کیا کریں -
اوتر - پہلی صورت میں پرش کسی دوسری
ستری سے اور دوسری صورت میں ستری
کسی دوسرے پرش سے نیوگ کرکے پتر
اتپن کر دے - پر نیوگ یہ چار بھی نہ کرے -
نوٹ - واضح رہے کہ میرا منشا ارادہ ہے
کہ ستیارتھ پرکاش کا اردو ترجمہ ایسا تیار
کیا جائے جسمیں سوامی جی کا آشا اردو
محاورہ کے مطابق بخوبی ادا ہو جائے
جیسا کہ اوپر نیوگ دشہ کے سوال و جواب کو
اردو محاورہ کے مطابق لکھا گیا ہے اور
حتی الامکان یہ کوشش رہیگی - کہ اصلی ہندی
الفاظ سوامی جی کے قائم رکھے جائیں اگر
زندگی اور صحت رہی - اور کوئی خاص امر
مانع نہوا - تو اس کام کی نسبت جلد شروع کیا
جائے گا -

راقم
جیون داس پنشنر از لاہور

آریہ سماج چندوسی

شریمان سبھاپتی جی ست دہرم پرچارک جالندہر
نمستے - نقل رزولیوشن جو اس سماج کی
انترنگ سبھا منعقدہ ۲۹ مئی ۱۸۹۶ء میں
دہلی کمشنر کے وید پرچار فنڈ کے پاس ہوا
واسطے اطلاع اور مشتہر کرنے اخبار ست دہرم
پرچارک میں ارسال خدمت شریف ہے - براہ
عنایت جلدی مدد فرما کر عنایت کریں -
(۱) رزولیوشن - منتری سماج نے تحریک کی
کہ اس پرانت پنجاب و اتر دیش و اودھ میں
اوپدیشکوں کی کمی اور آریہ مت ہم کافی طور
پر اوپدیش نہ ہو سکنے کی وجہ سے آریہ سماجوں کی

حالت روز بروز گرتی جاتی ہے۔ نئی سماجیں قایم ہونا تو یکطرف رہا۔ پرانی ہی ٹوٹتی جاتی ہیں۔ ایکے ثبوت میں انہوں نے اپنے ذاتی تجربہ سے بیانکیا۔ کہ جب ۱۸۹۴ء میں روہیلکھنڈ ڈویژن کی اوپ پرتی ندہی سبھا کا منتری تھا تو میں نے معلوم کیا۔ کہ منجملہ ۲۸ سماجھائے درج رجسٹر کے صرف چھ سماجیں ایسی تھیں۔ جہانکہ معمولی ہفتہ وار جلسہ ہوتا تھا۔ اور اُن چھ کی بھی اندرونی حالت ایسی عمدہ اور تسلی بخش نہ تھی جیسی کہ ہونی چاہئیے۔ اِسّے باقی سماجوں کی حالت کا بھی اندازہ لگ سکتا ہے۔ دسمبر ۱۸۹۴ء سے جبکہ اوپ پرتی ندہی سبھا توڑ دی گئی ہے یا سماجونکی حالت اور بھی کمزور ہو گئی ہے لہذا آریہ سماجونکی اُنتی کے واسطے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اِس صوبہ میں وید پرچار فنڈ کھولا جاوے۔ اور جا بجا اِس فنڈ کی امداد میں دھن اکتر ہو کر لائق اور ودوان اوپدیشک رکھکر نگر نگر اور گانؤ گانؤ میں آریہ دہرم کا اوپدیش ہو تا کہ پورانی مردہ سماجیں زندہ ہوں۔ جو موجود ہیں۔ وہ رونق پکڑیں اور دیگر نئی سماجیں قایم ہوں۔ یہہ سماج ابھی سے اِس فنڈ کو کھولدیوے۔

۱۸۔ دسمبر ۱۸۹۵ء اِس سماج کی طرف سے شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا کی خدمت میں وید پرچار فنڈ کھولنے کے واسطے تحریک کی گئی تھی۔ مگر چونکہ وہ تحریک حسب قاعدہ وقت پر نہ پہونچنے کی وجہ سے پیش جلسہ اعظم شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا نہ ہو سکی اِسواسطے کمر سبھا موصوف کی خدمت میں لکھا جاوے۔ کہ وید پرچار فنڈ کو قایم کرکے اوپدیشکوں کا کافی انتظام کرے۔ اور مستقل فنڈ میں جو روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ اُسکو وید پرچار فنڈ کا مستقل روپیہ سمجھا جاوے۔ لالہ ... نے اِس تحریک کی تائید کی اور اتفاق رائے سے یہہ تحریک منظور ہوئی۔

(۲) منشی گوپال پرشاد نے تحریک کی اور بالو سوپ سنگہ نے تائید کی کہ اِس رزولیوشن کی نقل آریہ پرتی ندہی سبھا کی خدمت میں اور ایک ایک نقل واسطے اشاعت کے ست دہرم پرچارک اور آریہ پترکا میں بہیجی جاوے۔

الراقم
جیوکل منتری آریہ سماج چندوسی

التماس

اخبارات کے ذریعہ یہہ خبر پڑہکر کہ آخرکار کلکتہ کے لائق صاحبانے بھی آج دہرم کی طرف توجہ کی بڑی خوشی ہوئی دیانند کمیٹی کے ممبروں میں بڑے بڑے کارکن صاحبان کے نام درج ہیں۔ اگر واقعی یہہ نام اُنکے اپنے لکھوائے ہوئے ہیں۔ تو آشا ہو سکتی ہے کہ یہہ کمیٹی ضرور کچھہ کام کر دکھلا دیگی۔ ہمارے ملک میں اہل بنگال اسوقت علمیت و ذہانت میں سب سے درجہ اول پر ہیں۔ اگر وے ویدک دھرم پر سچ مچ ارود ہونیکے اور اُسکو ترقی دینے کی خواہش کریں۔ تو بہت کچھہ کامیابی ہو سکتی ہے۔ آج تک اُنکا آریہ سماج کے معدومنٹ سے زیادہ تر بے خبر رہنے کا خاص یہی سبب ہے۔ کہ اُنکی بنگلہ بھاشہ میں سوامی جی مہاراج کا کوئی بھی گرنتھ (بلکہ آریہ سماج کے متعلق کوئی بھی ٹریکٹ یا کتاب یا اخبار) موجود نہیں۔

دیانند کمیٹی کا سوامی جی کی تصانیف کو بنگلہ زبان میں ترجمہ کرنے کا ارادہ نہایت ہی سراہنیہ ہے۔ مگر سوال صرف یہہ ہے۔ کہ سوامی جی کی تصانیف کا حق کاپی رائیٹ پراوپکارنی سبھا کے ادہین ہے۔ آیا اِس کمیٹی نے پراوپکارنی سبھا کی اجازت حاصل کر لی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو [illegible] کا لحاظ مدنظر رکھہ کر کارکنان دیانند کمیٹی پراوپکارنی سبھا اجمیر سے اِسبارے میں ضرور فیصلہ کر لے۔ پراوپکارنی سبھا کے لائق منتری جی کو بھی لازم ہے۔ کہ دیانند کمیٹی کے حوصلہ بڑہانے کے لیئے وے جلدی اپنی سبھا سے مناسب شرائط پر اجازت دلا دیویں۔ تاکہ اِس مبارک کام میں اُلجھن نہ پڑے۔

خواہ مخواہ کی مدح سرائی تو اخبار کا ہرگز کام نہیں ہونا چاہئیے۔ ہاں سچا نکتہ چینی اخبار کا عین فرض ہے۔ اِس لیئے اگر اخبار ست دہرم پرچارک پرتی ندہی سبھا پنجاب کی بعض فروگذاشتوں پر وقتاً فوقتاً قلم اوٹھایا کرے تو خوب ہو۔ سوانح عمری سوامی جی کی بابت باہر کی سماجوں کو کچھہ معلوم نہیں کہ کیا ہوا ہے۔ یہہ بڑا ذمہ داری کا کام ہے۔ اور ساتھہ ہی اِسمیں جلدی اور عجلت بھی ضروری ہے۔ خدا جانے اِسکا کتنا حصہ مکمل ہو گیا ہے۔ اور کتنا باقی رہتا ہے۔ اور کب چھپکر تیار ہوگی۔ کلکتہ سے جو تالیف نکل رہی ہے اُسکی اشاعت سے ضرور اِسکی بکری میں کمی ہوگی۔ کیونکہ بہت سے لوگ جو اب کلکتہ والے خرید کر لینگے۔ پھر خریدنے سے باز

رہ جاویں گے۔ پردہاں پرتی ندہی سبھا پنجاب کرپا کرکے اس طرف خاص توجہ مبذول کریں اور ساتھ ہی اس کے متعلق ضروری ضروری خبر بڑے بڑے سماجوں میں ضرور لکھ بھیجیں۔ کیونکہ اسبارے میں عموماً لوگ دریافت کرتے رہتے ہیں۔ گورودت میموریل فنڈ کا روپیہ کیا بنک میں یوں پڑا رہیگا۔ یا کہ کالج کی طرح کلچر ٹھ لوگ لیجاوینگے۔ اگر نتیجہ یہی ہونا ہے تو خیر ورنہ اسکا فیصلہ اب ضرور جلدی ہو جانا چاہئیے۔ اور اب روپیہ لیکر پرتی ندہی سبھا کو اپنے قبضہ میں کرنا چاہئیے۔ تاکہ ادھر ہی دیگر فنڈ کی بحث ہو۔ آریہ ٹریکٹ ٹرسٹ سا ہی جسکو اوہشٹانا اب رائے ٹھاکر دت جی سنے جاتے ہیں۔ کیا کیا کام کر رہی ہے پبلک کو ضرور خبر دینی چاہئیے۔ جبکہ وید پرچار کی ذیل میں اسکو بھی ویسا ہی ضروری ثابت کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ منتریوں کا رکھنا تو جیسا اس کے متعلق جو جو ٹریکٹ بالفعل تصنیف اور انتظام ہو رہے ہیں۔ آنکو بتلا کر شائقین کو آنند ت کرنا پرم اوشیک ہے۔

لاہور سے اس طرف شروع سنہ ۹۶ سے پرچار میں بہت کم کوشش کیگئی ہے۔ تاتی اپدیشک اس طرف بہتری کم آئے۔ چھوٹے چھوٹے قصبوں اور گاؤں میں پرچار کرنے کی سخت ضرورت تھی۔ مگر افسوس کہ برخلاف ایکے بڑے شہروں یا ان قصبوں میں جہاں پہلے سماج قائم ہے) اپدیشک نہیں بھیجے گئے امید کہ اسکی تلافی جلد کیجاویگی ورنہ نقصان ہوگی اور ہو رہی ہے۔ کیونکہ کلچر ودت دن رات اپنے دورے کرتے پھرتے ہیں اور جس صورت سے یا فریب سے جس طرح ہو سکے

لوگوں کو اپنی پالیسی پر لانیکا اودم کر رہے ہیں۔

راقم
گنگا رام ہمم از راولپنڈی شہر

راولپنڈی

بتاریخ ۱۴ جون ہون آدی کے بعد پنڈت بھگت رام جی نے اوپاسنا کرائی اور پنڈت دھنی رام جی نے اونپشد میں سے کتھا کی۔ اس ہفتہ کے دہرم چرچا کلب میں شرادہ وشئہ پر بحث تھی۔ ۲۱ جون کے سپتاہک جلسہ میں ہون کے پشچات پنڈت سیتا رام جی نے اول اوپاسنا اور پھر کتھا ویدانت درشن میں سے کی۔ اس ہفتہ کے دہرم چرچا کلب میں ستری شکشا پر نہایت عمدہ بحث ہوتی رہی۔

۲۸ جون کے سپتاہک جلسہ میں اول ہون آدی ہو کر اوپاسنا لالہ مرلی دہر جی نے کرائی اور کتھا ویدانت درشن میں سے پنڈت سیتا رام جی نے کی۔ لکچر لالہ جمنا پرشاد جی نے شرادہ وشئہ پر دینا ایچھہ کیا ہی تھا کہ اندہی اور بارش آ جانے کے کارن لکچر بند کرنا پڑا۔ دیر کے بعد دہرم چرچا کلب میں استری شکشا پر پھر با معنی اور پر جوش بحث ہوتی رہی۔

۵ جولائی سنہ حال کے سپتاہک جلسہ میں ہون آدی کے بعد اوپاسنا لالہ کانشی رام چوپڑہ نے کرائی۔ اور کتھا ویدانت درشن سے پنڈت سیتا رام جی نے کی۔ تت پشچات ٹھاکر جمنا پرشاد جی نے اپنے پچھلے ہفتہ کے لکچر کو بیان کیا اس ہفتہ کے دہرم چرچہ کلب میں پردہ رسم پر بحث تھی۔ ہفتہ واری جلسوں اور دہرم چرچہ کلب میں تعداد حاضرین تسلی بخش ہو جایا کرتی ہے۔ بازار پر سنکیرتن بھی اکثر ہوتا رہتا ہے چنانچہ اب دو چار ہفتہ سے ہر سنیچر کی شام کو لالہ کانشی رام چوپڑہ و دیگر اکثر اہی آریہ گن برابر دہرم پرچار عام گزرگاہوں کے نزدیک کیا کرتے ہیں جسکو صدہا لوگ سنتے ہیں۔ آئیا اوگراہی کا کام بھی جاری ہے۔ اودا سی اور دیگر سادہوؤں کی منڈلیں یہاں ہمیشہ آتی رہتی ہیں خاص کر اس موسم میں زیادہ آیا کرتے ہیں۔ یہ لوگ نوین ویدانت اور پوراناک مت میں عموماً پرپکّ ہوتے ہیں۔ اور نوین ویدانت کے پرچار میں خوب کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح جہلم سے اس طرف تمام علاقہ پوٹھوہار میں اکثر منڈلیاں ان سادہوؤں کی مختلف تھانوں پر ہمیشہ گھوما کرتی ہیں۔ اور اپنا کام کرتے رہتے ہیں افسوس کہ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب یا آریہ ودوان پرتنیوں کی طرف سے اس علاقہ میں پرچار کرنے کے لیے کوئی اوپا نہیں سوچا گیا۔ یہیں یہ خبر منکر کہ سنا ہوا ہے کہ علاقہ گوجر خاں میں ایک گاؤں الموسوم بھکتاں جسمیں عموماً سب برہمن لوگ ہی نواس کرتے ہیں۔ ایک ایسی پاٹشالا قائم ہے جسکو اودھیاپک مہاشہ نے باوجود سبھی مخالفت کے ستیارتھ پرکاش کا پڑھانا لازمی رکھا ہوا ہے۔ اس پنڈت مہاشے کو وہاں کے ہی ایک ساہوکار مہاشہ ماہواری کچھ امداد دیتے رہتے ہیں۔ جس علاقہ میں آریہ دہرم کا پرچار نہیں ہوا۔ وہاں ایسے ایسے نشان اور ظہورہ آئندہ کی ترقی کامیابی کی صاف شہادت دے رہے ہیں۔ بشرطیکہ پرچار کرنے کے واسطے کافی اور دانی سبدہ بست بہت جلدی کیا جاوے۔

علاقہ پوٹھوہار میں ایک بیدی صاحب کی

بڑی بھاری مانتا ہے - اور تمام علاقہ ان کو
گرو اور موکش کا داتا خیال کرتا ہے - یہ
بیدی صاحب مانس بھکشن اور شکار آدمی
کے بڑے شوقین اور حامی ہیں - اسیواسطے
عموماً سب بڑے لوگ مانس کھاتے ہیں -
سُنا گیا ہے - کہ یہہ حالت دیکھہ کر ایک نربھی
دیدان سادہو (جنکا نام شاید بھاشکر نند
ہے) جنکے ساتھہ بہت سی چیلوں کا جمگھٹ ہے
اندنوں علاقہ پوٹھوہار میں مانس بھکشن کا
کھنڈن بڑے زور شور سے کر رہے ہیں -

راقم

گنگارام ورمہ از راولپنڈی

ملتان

قدرت خدا کا ایک اعلےٰ ظہور
سُنا گیا ہے - کہ پانچ چھہ دن کا عرصہ ہوا
کہ ملتان صدر میں صاحب لوگوں کی کوٹھیوں
کے پاس ایک کھجی کے پیڑ کے نیچے ایک
نوزائیدہ انسان کا بچہ گڑھے میں لپیٹا گھاس
کے اندر پڑا ہوا ملا تحقیقات سے ثابت ہوا
کہ وہ بچہ ایک کنواری مہترانی کا ہے جو
کسی صاحب کے پاس آیا کی خدمت پر
مامور ہے - یہہ بچہ پیدا ہوتے ہی کھجی کے
نیچے پھینکا گیا تھا - اور چھتیس گھنٹہ کے
بعد وہ وہاں سے زندہ ملا - کہتے ہیں کہ
جب وہ بچہ وہاں سے اوٹھایا گیا تو اسکے
منہہ پر چیونٹیاں چمٹی ہوئی تھیں جنہوں نے
اسکی گال پر کچھہ زخم کر دیئے تھے اور کچھی اور
گھاس کے کانٹے بھی اُسکے بدن پر چبھے ہوئے
تھے - بچہ کے رونے کی آواز کو آس پاس
کے کچھہ سپاہی سنکر ڈر گئے تھے - جنکی اطلاع پر
کسی بڑے آدمی نے اُس بچہ کو وہاں سے اوٹھاکر
تھانہ میں پہنچا دیا - پرمیشور کی لیلا اپرم پار
ہے - کہ ایک ننھا سا بچہ اس طرح پر
بے خورد و نوش تکلیف میں رہکر چھتیس
گھنٹہ تک زندہ رہے - اب یہہ بچہ سرکار
کی طرف سے ایک دایہ کے سپرد ہے - اور
اُسکی ماں ہسپتال میں زیر علاج ہے -

آپکا شبھ چنتک

جیونداس از لاہور

بارھواں سالانہ جلسہ آریہ سماج متھرا

آہا! کیا ہی مبارک موقعہ ہے - آسمان کے
وسیع میدان میں رنگارنگ اور انواع اقسام
کے بادل بھری ڈریس پہنے ہوئے ہوا کے
تیز گھوڑوں پر سوار ادہر سے اودہر دوڑ رہے
ہیں - ننھی ننھی بوندیں برس رہی ہیں بادلوں
کی گھنگھور گرج کے ساتھہ مور اور دادر اپنی سُریلی
آواز سے گان کر رہے ہیں - جدہر نگاہ ڈالیئے
ہر چہار طرف تمام زمین سبز گھاس اور پتیوں سے
بالکل ہری اور سرسبز نظر آتی ہے - گویا موسمی
مہمان کی آمد آمد سے قدرت نے زمین پر سبز
مخمل کا فرش بچھایا ہے - ہری بھری بیل اور
لتا پتیا - گویا رنگارنگ کے نگوں اور گل بوٹوں
کی مبارک پوشاک پہنے کھڑے ہیں - شب کو
جگنوؤں کی بیشمار قطار مثل برقی لالٹینوں
کے چمکتی ہیں - ہر طرف میں رنگین ، دلفریب
گویا دیگر کے سائین بورڈ لگے ہوئے ہیں -
نیلا آسمان مثل چندوئی کے تنا ہوا اور پھیلا ہوا
ہے - قدم قدم پر پرند اور چرند اپنی اپنی
خوش الحان آواز میں قدرت اور ایشور کا
شکریہ اور ادیہ ریس کر رہے ہیں - اس طرح
اس مبارک موسم کے راجہ ساون اور بھادون
کی رونق اور نظارے سے طاقت گویائی سے
باہر ہے - اور ساتھہ ہی اس برج بھومی کی
راجدھانی متھرا میں جو جمنا کے تٹ دریا
جمن کے جو کچھہ آنند اور سکھہ ہوتا ہے
لائق دید اور قابل تعریف ہے - اس بیشمار
اور مبارک موقعہ پر جبکہ بے زبان اور غیر ناطق
چرند اور پرند کیڑے مکوڑے تک اُس پرم پتا
سرو شکتیمان جگدیشور کا دھنیاواد کر رہے ہیں
ہم منش بولی ہو کر اسکی یاد اور دھنیاواد نہ کریں
کیسے تعجب کی بات ہے - اس لئے اس ساون
کے مہینے کو نہایت مبارک تصور کرکے آریہ سماج
متھرا کا بارھواں وارشکوتسو ہونا تجویز کیا
گیا ہے - اور تمام آریہ بھائیوں سے گذارش ہے
کہ اسموقعہ پر ضرور تشریف لا کر آریہ ہمدردی ظاہر
کریں - اور جملہ پنڈت اور اپدیشک گن بھی
شامل ہونگے جیسے سیکھہ پنڈتوں کے پدہار کر
ویدک دھرم اپدیش کی ورشا کرکے دھرم کی پریمی
لوگوں کی تشنگی کو تربیت کرینگے - اس التب
میں تشریف لانیوالے صاحبان کے لئے آریہ
سماج کی طرف سے ہرطرح کا بندوبست کیا
گیا ہے - کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ اوٹھانی
پڑیگی -

سمست آریہ سجنوں کے درشن ابھلاشی
دولی دیا شنکر شرما اپ منتری آریہ سماج متھرا

عرض

ہمارے مہربان بلا دریافت ویلیو پے ایبل پرچہ واپس
نہ کیا کریں - راقم مینجر

آریہ سماجک خبریں

...آریہ سماج مندر میں ہفتہ وار ... برابر ہوتے ہیں۔ گیارہ ممبر درج رجسٹر ... جملہ خط وکتابت بنام لالہ بیلی رام سکرٹری ... جاہیئے۔ اپدیشک کی یہاں سخت ضرورت ...

...ٹ سوسائیٹی پرتی ندہی سبھا پنجاب ... سے انگریزی میں نیم آریہ سماج بھی چھپ ... ہیں۔

...ر ہولڈر پروفیسر انگلش اور فلاسفی ہائیہ کالج ... نے لاہور آریہ مندر میں دو بار دن کو ... لیکچر گزشتہ کی شام کو اور اتوار کو صبح ... بڑے بھاری عالمانہ لکچر دئیے۔

...آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۶ اور ۱۷ ... ۱۹۰۶ء کو ہوگا۔

...پنجاب آریہ سماج کے سبھاسد بھی اپنا سالانہ ... کرنے کے لئے تجویز کر رہے ہیں۔

...میں سادھو گیشوانند نے شاستر ارتھ ... انکار کیا۔ اس سماج کا سالانہ جلسہ ماہ ستمبر میں ... کی امید ہے۔

پنڈت پراگیہ دت جی نے بمقام ادرائی ... کنڈ میں چند لکچر دئیے۔ وہاں پر آریہ ... قائم ہونے کی امید کیجاتی ہے۔

...ہمارے کسی گزشتہ پرچہ میں لالہ مہیشداس ... کی طرف سے لالہ لابھ چند کی نسبت جو شائع ... ہوا تھا۔ کہ دس روپیہ کا نوٹ تڑوانے کے لئے ... لیا تھا۔ انہوں نے نہ تو نوٹ ہی واپس دیا اور نہ ... روپیہ اس پر لالہ لابھ چند نے نالش لائیبل کی کردی

جس پر لالہ مہیشداس جی نے معافی مانگ لی ہے۔ اصل معافی نامہ مرسلہ لالہ مہیشداس ہمارے دفتر میں موجود ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر پہلے سے ہی سوچ سمجھ کر کام کیا جاتا۔

تازہ خبریں رائیں

بہلولپور ضلع لودیانہ میں ایک شیو جی کے مندر میں تین مہا پرشوں نے ایک مسلمانی سے منہ کالا کیا۔ کیا شیو جی کر رہے نہ ہوئے۔ اپدیشک کی یہاں پر سخت ضرورت ہے۔

امرتسر میں سپیروں (سانپ کے کھلاڑی) کا مقابلہ ہوا جس میں ایک کو سانپ کے پکڑنے سے بہت ڈنگ لگے جس سے اسکو سخت ایذا پہونچی۔ دوسرے کو بگڑنے سے لوگوں نے سمجھا کر روک دیا۔ گورنمنٹ کو ایسی کھیلوں کی انسداد کے لیئے توجہ ضروری ہے۔

عرصہ قریباً پانچ ماہ سے جالندھر چھاؤنی سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک کنواں کھودا گیا جسکی بابت کہا جاتا ہے۔ کہ ایک فقیر صاحب کہہ گئے ہیں۔ کہ اسکے پانی سے جو شخص جس بیماری والا نہائے گا شفا پائیگا۔ سینکڑوں لوگ نہانے جاتے ہیں۔ مگر شفا کسی کو نہیں ہوئی۔ ہاں البتہ بدمعاشوں کی چاندی ہے جو کہ دو تین عورتیں لیکر رفو چکر ہوئے۔

ناول چاند

قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

پنڈت دیوی دیالو جی پرچارک نے ۶۔ جون کو ملتان میں سبھا ضری چار سو شردھا تیر تھ و شے پر ویاکھیان دیا۔ اور ۷۔ جون کو دان وشے پر۔ ۹۔ کو برہمچریہ آشرم پر سات سو کی حاضری میں ویاکھیان دیئے۔ اور سادھو بالا رام کے ساتھ شاستر ارتھ بھی بہتر ہوتا رہا۔

پنڈت رام رتن جی پرچارک نے ۱۶ مئی جبرانہ (پٹیالہ) میں دہرم وشے پر لکچر اور ۱۷ کو بھگتی وشے پر۔ ۱۸۔ کو آچرن شدھی وشے پر اور ۱۹۔ کو اپاسنا وشے پر اپدیش دیا ۲۱ مئی کو جھونیر (کوٹلہ) میں بھگتی وشے پر اپدیش دیا۔ ۲۴۔ کو جبرانہ (پٹیالہ) میں ایک ویاکھیان دیش کی بھوت اور ورتمان دشا پر پانچسو کی حاضری میں ۲۵۔ کو دہرم وشے پر اتنی حاضری میں ویاکھیان دیا اور ۲۶ کو ایک اپدیش دیا۔ ۲۸۔ کو خورد (کوٹلہ) میں دہرم وشے پر ایک اپدیش دیا۔ ۲۹۔ کو کوٹلہ میں "اُنتی کا کیا اوپا ہے" کے وشے پر ویاکھیان دیا۔ ۴۔ جون کو خورد (کوٹلہ) میں "دہرم کے لکشن کیا ہیں" اپدیش دیا۔ ۵۔ جون کو کوٹلہ الیر میں ایک ویاکھیان آریہ سماج کے نیموں پر دیا۔ ۷ کو باگریاں (ضلع لودیانہ) میں دیش کی ورتمان دشا پر دو سو شردھا کی حاضری میں ایک ویاکھیان دیا۔ اور پھر ۸۔ کو دہرم وشے پر ویاکھیان اور ۹۔ کو آچرن شدھی پر اپدیش اور ...

"آریہ سماج کیا ہے" کے مضمون پر دیاکھیان دیا حاضری ایکسو سے دوسو تک ہوتی رہی - ۱۱ - کو امرگڑھ (پٹیالہ) میں ایک اپدیش اور ایک دیاکھیان دیا - حاضری ۹۰ تھی - ۱۲ کو کوٹلہ میں ایک اپاسنا کرائی اور ایک دیاکھیان دیا - چار شردھا آریہ سماج کے ممبر بنے - ۱۳ سے ۱۵ تک کنگن وال (کوٹلہ) میں ایک دیاکھیان ہر روز دیا - حاضری دوسو کے قریب ہوتی تھی ۱۶ جون کو جھونیر (کوٹلہ) میں ایک دیاکھیان آچرن شدھی پر دیا - ۱۷ - کو دولم (کوٹلہ) میں پرشنوتر ہوئے - ۱۸ - کو سدا آور (لدھیانہ) میں دھرم وشے پر ایکسو کی حاضری میں دیاکھیان دیا - اور ۲۰ - کو جھونیر میں دو دیا دشے پر دیاکھیان دیا - پھر ۲۱ سے ۲۷ تک مالیر کوٹلہ میں دیاکھیان واپدیش دیتے رہے - ۲۸ - کو بشن گڑھ (نابھہ) میں ایک دیاکھیان دیا ۲۹ - ۳۰ کو جھونیر میں اپدیش دیا -

پنڈت آتما رام نے ۲۵ مئی کو انبالہ شہر میں ایک لکچر دیا - ۲۶ - ۲۷ کو رڑکی میں دو دیاکھیان دیئے - ۵ - جون کو تھانیسر میں ۶ سے ۹ تک کوروکشیتر میں - ۱۱ سے ۱۴ تک شاہ آباد ضلع انبالہ میں ۱۵ - ۱۶ - کو کیسری (انبالہ) میں ہر روز ایک دیاکھیان دیا تعداد شروتا ہر روز معقول تھی - ۲۷ - جون سے ۵ - جولائے تک کرنال میں ہر روز ایک دیاکھیان قریبا چار چار سو شروتا کی حاضری میں دیا -

ڈاکٹر شگت رام جی اپدیشک یکم جون سے کوئیٹہ سماج میں سادھو گنیشوانند کے مقابلہ پر دیاکھیان دے رہے ہیں - اور سادھو مذکور سے شاستراتھ کرنے کے بارہ میں خط وکتابت کر رہے ہیں مگر سادھو صاحب شاستراتھ کرنے سے گریز کرتے ہیں

معلوم ہوتے ہیں - جیسا کہ شانتی سادھوؤں کا قاعدہ ہے -

اشتہارات

نوٹس

اکثر صاحبان اب تک مجھ کو بحیثیت پردھان کنیا مہاودیالہ سبھا خطوط ضروری لکھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ بعض اصحاب کنیا مہاودیالہ کی نسبت بہت سی باتیں ایسی دریافت کرتے ہیں جنکا جواب بہت لمبا دینا ضروری ہوتا ہے - ان سب صاحبان کی اطلاع کے لیے مجھ کو یہہ لکھنا ضروری ہوا - کہ میں نے کنیا مہاودیالہ سبھا کے پردھانگی پد سے استعفیٰ دیدیا ہے - جو کہ ۱۴ - جون سنہ ۱۹۰۸ء کے اجلاس میں منظور ہو چکا ہے - اسوقت لالہ لدھا رام جی پلیڈر سبھا موصوف کے پردھان ہیں آئندہ خط وکتابت ہر قسم کی کنیا مہاودیالہ کی نسبت لالہ رام کرشن پردھان یا لالہ دیو راج منتری سے ہونی چاہئیے -

المشتہر
منشی رام پلیڈر جالندھر شہر

برھمی بوٹی

دماغ - بصارت - حافظہ - برہمچریہ کو قائم اور خون کو صاف کرنیوالی ایک بے نظیر اوشدھی داتری یہہ وہ بوٹی ہے کہ جسکو ہمارے رشی منی مذکورہ بالا روگوں سے بچنے کے لیے پان کیا کرتے تھے اور خاص کر اونیسویں صدی کے سچے ہتیشی مہرشی سوامی دیانند سرستی جی بھی اسکو استعمال میں لاتے تھے - اسیواسطے انہوں نے اپنے بنائے

ٹینک سنسکار ودھی میں اسکا مفصل ذکر کیا ہے اور اکثر مہاتماؤں سے جو پہاڑ کی یاترا کو جاتے ہیں - اسکی تعریف سنی ہے - ہمیں نے یہہ بوٹی برہمچاری برہمانند جی کی کوشش سے بہت سے حاصل کی ہے - اور نرخ اسکا عام لوگوں کے فائدہ کے واسطے بہت ارزاں رکھا ہے یعنی ۱ روپیہ -

ترکیب استعمال - موسم سرما میں - اس کو کوٹ کر کپڑے سے چھان لو - اور ایک تولہ بھر دودھ کے ساتھ بطور پھکی نوش کرو گرما کے موسم میں - رات کو دھو کر اسکو بھگو رکھنا چاہیے - اور صبح کو کالی مرچ اور الائچی ڈالکر گھوٹ کر پی لینا چاہیے -

المشتہر
دیوی چند بھرتا دھرم سالہ ضلع کانگڑہ

نوٹ) یہہ برہمی بوٹی مطبع ست دھرم پرچارک سے بھی مل سکتی ہے -

بر کی ضرورت

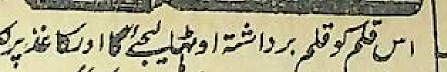
ایک معزز بوسنجاہی کھتری جسکی تنخواہ قریب یک صد روپیہ ہے - اپنی دس سالہ پتری کا ناطہ کسی ایسے لڑکے کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں - جو کہ بوسنجاہی خاندان میں سے کم از کم سولہ یا سترہ سالہ ہو - تعلیم انٹرنس تک کم از کم ہو - کنوارا ہو - یا اگر بیواہ ہو چکا ہو - تو گون دیر بچ رہا ہو - خاندان اچھا ہو - کسی دائمی بیماری میں مبتلا نہ ہو - خط وکتابت بنام مینیجر دھرم پرچارک کے نام کریں -

ہمارے مہربان اپنا اپنا چندہ ارسال فرما دیں - مینیجر

بکس پر آنکھونکی تصویر بنا کر دکھائی ہی کہ بالکل بیکار آنکھین انکے استعمال سے عمدہ اور بڑی بڑی ہو جاتی ہین اور بہت سے سارٹیفکٹ درج کرکے لکھا ہی کہ دو دو قطرے اسکے آنکھ مین ڈالنے سے کیسا ہی روگ آنکھ مین ہو بلا تکلیف بغیر کاٹے چھانٹے حکمی دفعہ کر دیتا ہی دماغی محنت سے جو لوگ زیادہ کام لیتے ہین جیسے وکیل یا ماسٹر اہل عملہ خوشنویس نقشہ نویس بعض مدرس اور طالبعلم وغیرہ وغیرہ انکو خصوصاً ایک عوارض چشم لاحق ہوتے ہین اور بہت ہی جلد چشمہ کی ضرورت ہو جاتی ہی انکے لئے یہ عرق نہایت ہی اکسیر ہی ایک ہفتہ کے اندر - آشوب چشم دھوند - پرواکس - کوے کٹنا - پلکین گرنا - رتوندی - پانی - نا سُرخی - خارش - جلن - جالا - پھولی - ٹمینٹ - موتیا

قیمت فی سٹ ۱۲ / ۳ سٹ کا عہ

طلسمی قلم چاندی کا



اس قلم کو قلم برداشتہ اوٹھا لیجئے گا اور کاغذ پر لکھنا شروع کر دیجیئے گا جسوقت تک آپ لکھینگے برابر چلتا رہیگا جب ختم کر چکو اسکو اُسکے ڈبہ مین بند کر کو رکھدو اوسیطرح ایک قلم برسون کام دیگا اوسکو نہ سیاہی کی ضرورت ہی نہ پانی کی اور تعجب یہ ہی کہ ہر قسم کی اُردو ہندی - انگریزی - بنگلہ حروف تازہ اور گیلے جیسا کہ سیاہی مین ڈوبا کر لکھتے ہین نکلتے ہین پنسل وغیرہ کی طرح کا خیال نکیجئے بلکہ جاذب کی ضرورت رہیگی اور آپکے حسب لخواہ نیلے - پیلے - سُرخ - سیاہ - ہرے ویسے ہی نکلین گے

وغیرہ نگ جڑے ہین جنکی چمک تک سے اصلی شرما جاتے ہین کلائی مین پہننے سے جگا جوت لگ جاتی ہی اور نظر نہین ٹھہرتی دو چوڑیون سے تمام کلائی کی زیبایش ہو جاتی ہی تمام بیگمات انکو پسند کرکے پہنتی ہین اپنے اصلی زیور کیساتھ عمدہ پہونچیان وکنگن کڑے وغیرہ اسکے مقابلہ مین کچھ وقعت نہین رکھتے اور پیچ کا جال ایسا خوبصورت بنا ہے کہ سبحان اللہ کھولنے اور بند کرنے کا بھی اسکرو لگا ہی اسکرو پر بھی ایک ہیرا لگا ہی قیمت فی جوڑہ عہ تین جوڑہ کے للعہ / -

چندن ہار سونے کا - ۵ لڑی کا جنکی ایک ایک لڑ چھوٹی بڑی ہی اور گلے سے ناف تک آتی ہین ایک کڑی پر ایک ایک مورسلی کے پھول بنے

تے روپیہ ۳ جوڑی سے

سونے کے کڑے ہاتھون کے شیر دہان

نہایت خوبصورت بنے ہوئے جنکو ماہر ہو تھکے بھی کہتے ہین قیمت فی جوڑہ ۳ / ۳ جوڑہ ۔ / -

چھڑے جرمنی چاندی کے - ۶ عدد جسمین

دو واٹھ پہلو اور چار موتی چور کے نہایت عمدہ سبک بنے ہوئے وزنی ۲۵ تولہ عہ مال بالکل اصلی چاندی کے مقابلہ کا

پازیب جرمنی چاندی کی -

ہندوستانی وضع کی بنی ہوئی نہایت عمدہ عورتونکی زینت ہو جاتی ہی باریک ڈبل گھونگرو لگے ہوئے اوپر کام نہایت عمدہ گجرا اسر کی وزنی ۱۰ تولہ مال کھرا جو تمام عمر چاندی کے سوائے کچھ اور کسیکو شناخت ہو قیمت فی جوڑہ [illegible]

بکس پر آنکھونکی تصویر بناکر دکھائی ہی کہ بالکل بیکار آنکھین
انکے استعمال سے آنکھین عمدہ اور بڑی بڑی ہو جاتی ہین اور بہت
سے سارٹیفکٹ درج کرکے لکھا ہی کہ دو دو قطرے اسکے
آنکھ مین ڈالنے سے کیسا ہی روگ آنکھ مین ہو بلا تکلیف
بغیر کاٹے چھانٹے حکمی دفعہ کر دیتا ہی دماغی محنت سے جو
لوگ زیادہ کام لیتے ہین جیسے وکیل یا ماسٹر اہل عملہ خوش
نویس نقشہ نویس بعض مدرس اور طالبعلم وغیرہ وغیرہ
لوگونکو ضرور ایک ایک عوارض چشم لاحق ہوتے ہین
اور بہت ہی جلد چشمہ کی ضرورت ہو جاتی ہی اونکے لیے
یہ عرق نہایت ہی اکسیر ہی ایک ہفتہ کے اندر - آشوب چشم
ناخونہ - پرواک - سوجے کوٹھنا - پلکین گرنا - رتوندی - پانی
جانا - سرخی - خارش - جلن - جالا - پھولی - ٹینٹ - موتیا سے
کم نظر آنا - نظر کا قائم نرہنا - ایک چیز کی دو چار نظر آنا
دور کی صاف اور پاس کی گدلا نظر آنا - زیادہ کیچڑ آنا
ہر قسم کا درد آنکھ - جلد جلد دکھنا - سوجن - دھوندا -
وغیرہ عوارض کو حکمی دفع کرکے روشنی پیدا کر دیتا ہی
اور نظر کو بدستور قائم کرکے عینک کی ضرورت نہین
رکھتا قیمت فی شیشی ۱۲/ تین شیشی کے (۲ روپیہ)

انگوٹھیان درشنی و زیارتی

اگر ہندو ۳۳ کروڑ دیوتاؤن کے گھر بیٹھے یا مسلمان
کل متبرک مقامات کی زیارت کرنا ہی تو آپ یہ ایک
انگوٹھی کیمیکل گولڈ جو ولایتی سونیکی ہی خرید و جو ایسی
ہی عمدہ بنی ہی کہ ہندوستان مین پانچ روپیہ مزدوری
پر بھی نہ بن سکیگی اوپر اوسکے ایک نہایت عمدہ ہیرا
جڑا ہی گو کہ وہ ہیرا مصنوعی ہی مگر کیا ممکن جو اصلی یا نقلی
کی شناخت ہو جائے تجربہ کار جوہری بھی حیران ہو جاتے
ہین اور نہین کہہ سکتے کہ جھوٹا ہی پس ہاتھ مین لیتے
ہی مکہ - مدینہ - کربلا - نجف - بغداد وغیرہ - اور
دیوی - کالی - رام لچھمن - گنیش جی - ہنومان جی -
سیتا - پاروتی - نرسنگہ - کرشن جی - کنہیا جی - رادھکا جی
وغیرہ وغیرہ اور خوبصورت یورپین عورتونکی تصاویر
اور محلات و باغات وغیرہ وغیرہ قدم بقدم بخوبی نظر آجاتی
ہین یہ نہایت عمدہ اور متبرک انگوٹھی ہی ضرور خرید و -
قیمت فی عدد ۲/ اور ۳ عدد کے للعہ روپیہ -

بٹن جرمنی چاندی کے

کرتے مین لگانیکے ہیرا تراش ۱۲ زنجیر کے ۳ عدد جو
آب و تاب مین اصلی چاندی کو ماند کرتے ہین اور کوئی شخص
ایسا نہوگا جو دیکھتا نہ بچائے ایسے عمدہ بنے ہین دھوپ
مین یہ معلوم ہوگا کہ سیکڑون تارے چمک رہے ہین
اور روشنی مین ہزارون چراغ جل رہے ہین -

قیمت فی سٹ ۱۲/ ۳ سٹ کا عہ

طلسمی قلم چاندی کا



اس قلم کو قلم بر داشتہ اوٹھا لیجیے گا اور کاغذ پر لکھنا
شروع کر دیجیے لکھا جس وقت تک آپ لکھینگے برابر چلتا
رہیگا جب ختم کر چکو اسکو اسکے ڈبہ مین بند کر کے رکھدو
اوسیطرح ایک قلم برسون کام دیگا اوسکو نہ سیاہی
کی ضرورت ہی نہ پانی کی اور تعجب یہ ہی کہ ہر قسم کی اردو
ہندی - انگریزی - بنگلہ حروف تازہ اور رسیلے جیسا کہ
سیاہی مین ڈوبا کر لکھتے ہین نکلتے ہین پنسل وغیرہ کی
طرح کا خیال نکیجیے بلکہ جاذب کی ضرورت رہیگی اور
آپکے حسب لخواہ نیلے - پیلے - سرخ - سیاہ - ہرے
ہون گے جو رنگ آپ چاہین گے ویسے ہی نکلین گے
یہ نہایت عمدہ چیز ہے ضرور خرید لو قیمت فی قلم عہ/
۳ عدد کی قیمت للعہ/ اس قلم کے بنانیوالے کو گورنمنٹ
سے سند مل چکی ہی اسکے نقل کرنیوالیکو جلاوطنی کی
سزا ہی - تحصیلدار - منصف - ڈانگوسے - پٹواری
مجسٹریٹ - وکیل مختار - وغیرہ کے جلد لکھنے کے
واسطہ بنائی گئی ہین -

چوڑیان - سونیکی لہریہ دار - اس صفت کی
چوڑیان آپکی نظر سے نہ گذری ہونگی کلائیونمین یہ چوڑیان
پہنا دیجیے اور پھر دیکھو اونکی بہار کہ اگر علیحدہ علیحدہ رہین
تو یہ معلوم ہون کہ ایک قسم کا لہریہ کلائی پر پڑا ہی اور جو
آپس مین ملجاوین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ سیکڑون قسم کے
عمدہ عمدہ پھول بنے ہین دو چار علیحدہ رہین اور دو
چار ملجاوین تو ایک قسم کی بیل دکھلائی دیتی ہی گویا
لہجہ لہجہ پر ایک نئی طرز بدلتی ہین اور چمک دمک ایسی کہ
کیا اصلی سونا مقابلہ کریگا چاندنی رات میں اور روشنی
کے سامنے گوری گوری کلائیونمین وہ بہار دیتی ہین
کہ دیکھنے سے طبیعت سیر نہین ہوتی اور کوئی سنار
۲۰۰ روپیہ سے کم آنکے تو دونی قیمت واپس دونگا
عمدہ جلاکی ہوئی قابل بیگمات بارہ ۱۲ چوڑیونکا ایک
سٹ فی سٹ سے/ اور ۳ سٹ کے للعہ/ نمونہ کی موجود ہین

جھمکے معہ کرن پھول - جالدار نہایت
ہلکے اور عمدہ کام کیا ہوا کہ دیکھنے سے نظر لگتی ہی اور
ہندوستان مین ایسے سبک بننا ممکن نہین ہی ایسی
باریکیان کاریگرون نے رکھی ہین - ساختہ لندن
فی جوڑ عہ ۳ جوڑ لمہ/ -

چوڑیان مرصع - جنپر نہایت عمدگی کے
ساتھ مصنوعی ہیرے نیلم پکھراج پنے یاقوت
وغیرہ نگ جڑے ہین جنکی چمک دمک سے اصلی شرماجاتے
ہین کلائی مین پہننے سے جگا جوت لگ جاتی ہی اور
نظر نہین ٹھہرتی دو چوڑیون سے تمام کلائی کی
زیبائش ہو جاتی ہی تمام بیگمات انکو پسند کرکے
پہنتی ہین اپنے اصلی زیور کیسا ہی جڑاؤ پہونچیان
و کنگن کڑے وغیرہ اسکے مقابلہ مین کچھ وقعت
نہین رکھتے اور پیچ کا جال ایسا خوبصورت بنا ہی
کہ سبحان اللہ کہولنے اور بند کرنے کا بھی اسکرو لگا ہی
اسکرو پر بھی ایک ہیرا لگا ہی قیمت فی جوڑہ عہ/
تین جوڑہ کے للعہ/ -

چندن ہار سونیکا - ۵ لڑی کا جنکی
ایک ایک لڑ چھوٹی بڑی ہی اور گلے سے ناف تک
آتی ہین ایک کڑی پر ایک ایک موتی کے پھول بنے
ہین یہ ہار قابل بیگمات ہی جو رنگت اصلی سونیکی
ہی وہ اسکی ہی اور تمام عمر ایسی ہی رہے گی آپکا جی
چاہے جہان دکھا لو کوئی تجربہ کار ذرا واقف اسکو
ایک ہزار روپیہ سے کم کا کہدے تو گنہگاری کے ساتھ
قیمت پھیر دونگا تمام سونے اور چاندی کے زیور
مین یکتا ہی معلوم ہو تو بات نہین ہندوستان مین اگر
کوئی شخص ۵۰ روپیہ مزدوری پر بھی بنا دے تو
سفت دیدون یہ چندن ہار فرمایشی بنکر آئے ہین جو
بلاشک امیرون کے پسند کے قابل ہین قیمت فی
ہار للعہ ۳ کے للعہ -

ایضاً خورد - جو وزن مین ہلکا ہی اور ذرا
لڑ دو دور نہایت سبک اور خوبصورت مال وہ ہی
قیمت فی عدد للہ ۳ کے دعہ/

جڑاؤ گلوبند سونے کا - یہ بھی اپنی وضع کی
ایک چیز ہی ایسے عمدہ قسم کے رنگ برنگ نگینے جڑے
ہین کہ دیکھکر بھوک بھاگتی ہی نیچے موتیونکی جھالر لٹک
رہی ہی گلے مین پہننے سے جگا جوت لگ جاتی ہی اور کام
نہایت سبک اور خوبصورتی سے ہو رہا ہی ساختہ
لندن ریشم سے گونتھا ہوا قیمت فی عدد عہ/

گوپ لڑی سونے کا - یعنی گونتھی ہوئی
زنجیر جسکو تمام عورت مرد گلے مین پہنتے ہین معہ اسکرو
فی عدد عہ/ ۳ عدد کے لمہ/ -

پہونچی سونے کی - یہ پہونچی واللہ قابل
تعریف بنی ہین ایسی ہرگز ہندوستان مین صاف
اور سبک نہین بن سکتی اور جس طرح کا آپکا مزاج چاہے
امتحان کر لو کسی طرح جھوٹی ثابت ہو جائین تو دام
ایک پائی نہین لگا تو نئی ریشمی گونتھی ہوئی فی جوڑ
ع روپیہ ۳ جوڑی سے/

سونیکے کڑے ہاتھون کے شیر دہان
نہایت خوبصورت بنے ہوئے جنکو ناہر موکھ کے بھی کہتے
ہین قیمت فی جوڑ ع/ ۳ جوڑ سے/ -

چھٹے جرمنی چاندی کے - ۶ عدد جسمین
دو انگوٹھے پہلودار چار سونی چورکے نہایت عمدہ سبک بنے
ہوئے وزنی ۲۵ تولہ کا مال بالکل اصلی چاندی کے مقابلہ کا

پازیب جرمنی چاندی کی -
ہندوستانی وضع کی بنی ہوئی نہایت عمدہ عورتونکی
زینت ہو جاتی ہی باریک ڈبل گھونگرو لگے ہوئے اوپر
کام نہایت عمدہ گجرا سر کی وزنی ۸۰ تولہ مال کھرا
جو تمام عمر چاندی کے سوائے کچھ اور کسیکو شناخت نہو
قیمت فی جوڑہ ۲۰ ۳ عدد کی قیمت ۵۰

کڑے پیر کے جرمنی چاندی کے -
نہایت عمدہ بنے ہوئے جو کسیکو ۶۰ روپیہ سے کم کے
نہ نظر آوینگے اور اگر دس برس کے بعد بھی کوئی کہدے
کہ یہ چاندی کی نہین تو دو سو روپیہ جرمانہ دونگا
تپا لو گھس لو رنگ دودھ کی مانند دیکھ لو موٹا پر نقشی
کام کیا ہوا گھنڈی دار وزنی ۴۰ تولہ فی جوڑہ

کردھنی - جسکو اہل ہنود اور بعض مسلمان مرد و
عورت سب کمر مین باندھتے ہین پانچ لڑی کی عمدہ
اور صاف بنی ہوئی جسکی ایک ایک گرہ پر ایک ایک
نقشی پتری لگی ہوئی ہی اور موٹا نہایت عمدہ اسکرو دار
بنا ہی کہ اصلی چاندیکو ہرگز نہ پسند کرو فی ۳ کی ۱۵

سیس پھول کینڈا سونے کا - جسکو
عورتین بزیبائش چوٹی پر لگاتی ہین اس خوبصورتی
کا بنا ہی کہ ہندوستانی سنار ۵۰ روپیہ مزدوری پر بھی
تیار نہین کر سکتا جسکو آدمی دو گھنٹہ کامل غور سے دیکھا
کرے قیمت فی عدد ع/

بٹن قمیض کے - کینڈا سونیکے نہایت عمدہ
اور سبک بنے ہوئے اور جلا کیے ہوئے ساختہ لندن معہ
بکس - گلیکے اور آستینون کے ایک سٹ جنکو راجہ امیر
یورپین بابو لوگ لگاتے ہین قیمت فی سٹ عہ/ -

موہن مالا کینڈا سونے کا -
لڑی کے نہایت عمدہ بنا ہوا جسکے دانے جھڑ
بیری سے بڑے نقشی ریشمی گونتھی ہوئی بیچ مین ایک
نہایت عمدہ چاند پڑا ہی پہننے سے گلے سے ناف تک آتا
ہے - قیمت فی عدد عہ/ - ۳ کے ۱۵ روپیہ

مطبع و دیا بنود پریس مین طبع
ہوا

اطلاع جن چیزون کو مین آپکی خدمت مین پیش کرتا ہون اونکا مین ہر طرح ذمہ وار ہون اگر آپ کیطرح ناپسند کرکے واپس کریجیئے تو برابر مین آپکی قیمت پھیر دونگا اطمینان سے کہیئے اور جو صاحب پیشگی لطف فرمائینگے اونکی پارسل کا محصول خواہ کتنا ہی وزنی ہو میرے ذمہ ہی ورنہ ہر پارسل قیمت طلب روانہ ہوگا۔ راقم منشی لطیف الدین کوہی کوشک متھرا۔ اس پتہ پر درخواست کرنا چاہیے

لاجواب عرق خضاب

بلا شک یہ سفیدی پر سیاہی لاتا ہے + پیر کو نوجوان بناتا ہے لنڈن کی ایک یورپین کمپنی مین یہ عرق تیار ہوتا ہے جو برش اور تیل کی برش یا کنگھی کے لگانے سے ۲ منٹ کے اندر سفید بالونکو بالکل سیاہ بہنور کر دیتا ہے اور سیاہی اسکی ایکدفعہ لگانے سے کامل ۲ ماہ تک زائل نہین ہوتی چمک کرا ور سیاہی ایسی کہ اگر اصلی سیاہ بالون سے جو برابری مین فرق ہو تو دونی قیمت واپس دیجائیگی کا اقرار ہے بدبو نام کو نہین مثل دیگر عرق کی کیا ممکن ہے جو جلد پر داغ دہبہ پڑ جائے کام فوجی لوگ اسکو استعمال کرتے ہین ایک بکس کامل ایک رُت کو کافی ہے مہندی وسمہ سے دن بھر تکلیف اٹھانی پڑتی ہے پس گھر بیٹھنے والے لوگ تو اسکو برداشت کرسکتے ہین کام والونکو یہ کچھ نہین مگر فوجی لوگ اسقدر فرصت کہان لاوین اسواسطے یہ عرق ولایت مین تیار ہوتا ہے اور اسکو فوجی لوگ زیادہ لگاتے ہین کیونکہ انڈیا مین ابھی مشہور نہین ہوا اس نایاب چیز کو کمال محنت اور صرف کثیر سے دستیاب کیا ہے اور مجکو کامل امید ہے کہ اس عرق سے پورے طور پر مجکو اہل ملک اور دیسکے بالونکی جڑ مضبوط کرتا ہے اور نزلہ وغیرہ کو پاس نہین آنے دیتا بال نہایت نرم و ملائم مثل ریشم کی ہوجاتے ہین اور اتنی عمدہ سیاہی لاتا ہے کہ کوئی دور و نزدیک سے دیکھنے والا کہہ نہین سکتا کہ یہ بال خضاب شدہ ہین قیمت فی بکس عہ؎ تین بکس پر ایک ریشمی رومال ساختہ چین اور ۶ بکس پر ایک ٹائم پیس اور ۱۲ بکس کے خریدار کو ایک نہایت عمدہ جیبی گھڑی ملیگی

عجیب علاج

یہ چیز ایک قسم کا مرہم ہے جسکو امریکہ کے ایک لائق ڈاکٹر نے بہ ترکیب جدید تیار کیا ہے چنانچہ ڈاکٹر ملک صاحب سرجن اور ڈاکٹر نانسر صاحب سرجن اور ڈاکٹر ٹی کلفار صاحب سرجن اور ڈاکٹر گوس صاحب وغیرہ سرجنون نے اسکی ایک ایک چیز علیحدہ کرکے امتحان کیا ہے اور کامیاب ثابت ہونے پر موجد کو اپنی مہر و دستخط سمیت سارٹیفکیٹ مرحمت کئے ہین یہ مرہم اُس کرتے ہی رگون مین جذب ہوتا ہے اور جسقدر کہ خرابیان باعث نا کردنی حرکات کے پیدا ہوگئی ہین جسکی وجہ سے آدمی بالکل مایوس ہوکر اپنی زندگی کو وبال جان تصور کرتا ہے ایک ہفتہ کے اندر پسینہ کی راہ سارے نقصان نیست و نابود کر دیتا ہے اور رطوبتی قوت خون کی آمد و رفت جو اون نقصون کے باعث بند تھے صاف کردیتا ہے جہان خون کی آمد و رفت پیدا ہوگئی پھر کیسا مرض غرض ہر ایک قسم کے مریض کو یہ مرہم کامل ایک ہفتہ کی مالش سے تمام تر نقصانات دفعہ کرکے حالت اصلی پر لے آتا ہے اور ہرگز اوسکی مالش سے کچھ آبلہ و سوزش نہین ہوتی ہے اسواسطے مین آپسے سفارش کرتا ہون کہ آپ اسکا ضرور استعمال کرین اس مرہم سے وہ لوگ جنکی نوبت بالکل ناامید پر پہونچ چکی تھی اب دو ایک بچہ کے باپ ہوکر شکر گذار ہین اکثر ہندوستان مین بڑے بڑے حکیمون کے روغن مشتہر ہین مگر سوائے روپیہ وصول کرنیکے اور کوئی غرض نہین رکھتے اور اگر سو مین دس کو کچھ تھوڑا بہت نفع ہوا بھی تو کس شمار مین اور اس مرہم سے اگر سو مین دس بھی فائدہ کلی سے محروم رہجائین تو دونی قیمت دینے کا ذمہ وار ہون ہر قسم کے مریض کو کافی ہے مریض فقط مادر زاد نہو۔ قیمت فی بکس (سے) ۳ کے (سے)

حبوب محبوب

یہ نہایت عمدہ پیپنٹ شیرین اور صاف سفید گولیان ہین جو بذریعہ کل کے بنتی ہین امریکہ کی لیت این سوزش نامی کمپنی نے تیار کی ہین جنکو تمام قوم بلا لحاظ مذہب استعمال کرسکتے ہین خاص اس مرہم کی امداد اوسنے متصور ہے کیونکہ یہ مرہم خونکو خزانہ دل سے لیکر جسجگہ سے ناقص برودت پسینہ کی راہ نکال چکا ہے بھر دیتا ہے اور یہ گولیان تازہ خون پیدا کرکے اوس خزانہ مین جمع کردیتی ہین اور جیسے کہ بیرونی عوارض کو مرہم دفع کرتا ہے اور اندرونی نقصانات کو یہ گولیان کھو دیتی ہین اور دلی قوت پہنچاتی ہین اور جبس اعضا کو دلی قوت ہمیشہ پہنچتی رہیگی اوسکو تمام عمر ہرگز کچھ ضرر ہی نہوگا علاوہ اوسکے ہر ایک قسم کے ضعف کو مثلاً ضعف دماغ ضعف دل ضعف بصارت ضعف باکثرت احتلام رقت سرعت وغیرہ عوارض کو دفع کرکے اصلی صورت پیدا کردیتی ہین گولیون کا اور مرہم کا لازمی ساتھ ہے قیمت فی بکس جسمین ۱۴ یوم کی خوراک ہے ۷ یوم مرہم کیساتھ اور ۷ یوم علیحدہ گولیان کہانی چاہئین (عہ؎) ۳ بکس کے (سے)

شربت جریان

جریان جیسا سخت عارضہ ہے آپ لوگ بخوبی واقف ہونگے کہ انسان کی زندگی بگاڑ دیتا ہے اور تمام تر عوارض کی جڑ یہی کمبخت مرض ہوتا ہے اس سے ہرگز غافل نرہنا چاہئے جسقدر ضعف انسان کو لاحق ہوتے ہین خون کے بگڑنے سے ہوتے ہین ہڈیونمین گھن لگا دیتا ہے انسان کے ایک قسم کا پانی سفید ہمراہ پیشاب یا قبل یا بعد پیشاب جاری ہوتا ہے اکثر اونکو بدخوابی ہوتی ہے ترقی پکڑ کر ہر وقت جاری رہتا ہے اسکو جریان بولتے ہین پس یہ میٹھا شربت اسکی تمام تر شکایتونکو بیخ و بن سے کھو دیتا ہے ۳ روز مین آدمی بالکل نر و کھل ہو جاتا ہے آپکو اس سے کبھی غافل نہون یہ بہت ہی برا مرض ہے قیمت فی بوتل (عہ؎) ۳ بوتل کے (عہ؎)

بال گرجائین اور پھر پیدا نہون

یہ ایک عرق ہے پس جس جگہ کے بال آپکو گرانا منظور ہون خواہ کیسی ہی نازک جگہ کیون نہو اس عرق کا ایک پھایا بھگو کر اوسجگہ پر رکھ دیجیے گا اور ایک دو منٹ توقف کرکے اوس پھایہ کو اوٹھا لیجئے گا تمام تر بال اوسجگہ کے اوس پھایہ پر نظر اوینگے اور جلد صاف اوس قسم کی کہ یہان بال کبھی نہ نکلے تھے چکنی ہو جاتی ہے ہرگز کسی قسم کا داغ دھبہ یا سوزش جلن وغیرہ نہین ہوتی پھر دس مرتبہ کامل استعمال کے بعد تمام عمر اوس جگہ بال پیدا نہونگے یہ نہایت عمدہ چیز ہے نہ بدبو نہ خوشبو ایک قسم کا پانی ہے فی بکس (عہ؎) ایک مدت کو کافی ہوگا ۳ بکس کے (ہ؎)

بال بڑہانے اور پیدا کرنیکا سونیکا تیل

جسکو ڈاکٹر جی ٹی مارٹن صاحب نے ایجاد کیا ہے اور بوتل پر ایک نہایت ہی خوبصورت عورت کی تصویر چسپان کرکے بتایا ہے کہ اسکے لگانے سے بال ایسے گھنے اور دراز ہوتے ہین یہ تیل مثل اور تیلون کے نہایت خوشبودار ہے جیسے اور تیل لگائے جاتے ہین اوسیطرح اسکو بھی لگائیے ایک ماہ کے اندر جسقدر بال پیدا ہوکر دراز ہو جاتے ہین کہ بیان نہین۔ عورت ہو یا مرد جس کسی کے کسی مقام پر ڈاڑہی مونچھ مین یا سر مین اچھے موافق دلکے بال نکلتے ہون اور یہ ارمان ہو کہ یہان پر بال گھنے نکل آوین تو اس تیل کو تھوڑے دن مالش کیجئے پھر تو بہت ہی جلد تمام دور بال ہی بال ہوجاوینگے اور نہایت گھنے نکلینگے اور عورتونکی درازی بال سے ہی ایک خوبصورتی کہلائی جاتی ہے دوسرے درد سر۔ دوران سر نزلہ زکام ضعف دماغ۔ ضعف بصارت خشکی سر کی پھنسی پھوڑے گنج بال کا کمزور ہونا یا نوعمری یا جوانی مین سرخ یا سفید ہونا اسکو دفع کرکے دماغ کو قوت اور آنکھونمین تراوت پیدا کرتا ہے دماغی کام کرنیوالے ضرور اس تیل کو بجائے اور تیلون کے استعمال کیا کرین خوشبو ایسی کہ اوسکے سامنے ہرگز بیلا چمیلی کے تیل کو پسند نکروگے فی بوتل (عہ؎) ۳ کے (سے)

۴۸ گھنٹے مین عمر بھر کا سوزاک دفع ہو

برگوان بربرجیس سری عکس کمپنی لنڈن مین اسکو تیار کرتے ہین خواہ کیسا ہی پرانا سوزاک ہو قرحہ ہوگیا ہو حد سے زیادہ پیپ آتی ہو ٹیس چمک جلد جلد پیشاب آنا وغیرہ حکمی ۴۸ گھنٹے مین دفع کردیتی ہے اور پھر تمام عمر عود نہین کرتا مگر اس شرط پر کہ گوشت ومرچ وتیل ۳ چیزنہ استعمال ہون نام کو بھی سوزاک باقی رہجائے تو دونی قیمت واپس دون لنڈن مین اس علاج کی بڑی قدر ہوئی ہے قیمت فی بکس (عہ؎) ۳ کے (للعہ؎)

بہرے سونکا پھر ابالکل ہو جوپٹ ۳ روز مین اچھا ہو

یہ دوا مثل عرق کے ہے جو ایک بہت ہی چھوٹی شیشی کے اندر لنڈن سے آتی ہے ۳-۳ قطرے ۳ وقت دونین کانین ڈالدیا کرو ۳ روز مین پوری قوت سماعت پیدا ہو جاتی ہے یعنی بخوبی دور نزدیک کی بات سن سکتا ہے۔ علاوہ اسکے کل کانکے عوارض درد کان۔ کان کا بہنا۔ ٹیس چمک جھنجھناہٹ ناسور ورم۔ استعمال کرنے سے دفع ہو جاتے ہین قیمت فی شیشی (عہ؎) ۳ کے (سے)

آنکھون کے لئے ممری کا عرق

اس کے موجد ڈاکٹر اوس لورنہ ہین شیشی کے

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ بسیار کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض چشم کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی۔ موتیا بند۔ ناخونہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنیکی حاجت نہیں رہتی۔ بچوں سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ مفید ہے۔ قیمت اسی لیئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فایدہ اوٹھا سکیں شیشی تین تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپے (۲) ممیرے کا سفید سرمہ اعلے قسم فی تولہ مبلغ تین روپے (۳) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ تین روپے (۳) مصری سرمہ فی تولہ ... خریدار۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب .... تسلیم

مینے آپکے ممیرے کے سفید سرمہ کو تین مریضوں پر استعمال کیا۔ جنکو انگریزی ادویہ استعمال کرنے سے کچھ فایدہ نہیں ہوا تھا۔ ایک برہمن کو جسکی آنکھ کے پردے میں زخم تھا اور دوسرے ہندوستانی کو جسکو شروع کیٹرکٹ (موتیا بند) تھا۔ اور تیسرے کو دھند اور ناخونہ تھا۔ آپکا سرمہ مثل اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی۔ ویسا ہی مفید پایا۔ میری رائے میں بر ہما میں جہاں ہر قسم کی دوائی آنکھ کے امراض کے لیئے میسر نہیں ہو سکتی۔ آپکا سرمہ مثل پوڑیہ کونین بذریعہ ڈاکخانجات فروخت ہونا چاہیئے۔ تاکہ ہر ایک امیر غریب اس نادر سرمہ سے مستفید ہو کر آپکو یاد کرے براے مہربانی اور دو تولہ سرمہ وی پی پوسٹ میرے نام روانہ فرما دیں۔ راقم ڈاکٹر شیخ عبد العزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ چابل ابیر بہادر۔ مارچ ۱۸۹۶ء)

(۲) جناب پروفیسر صاحب۔ تسلیم۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا۔ جسکو عرصہ سے دھند ناخونہ تھا انکو لوشن۔ کاسٹک لوشن بورک لوشن۔ لیڈ لوشن کئی سے استعمال کیا کوئی فایدہ نہوا۔ آپکے سرمہ کے ایک ہفتہ استعمال سے کلی فایدہ ہو گیا۔ راقم ڈاکٹر نواز بخش علی پنشنر بمقام دیوبند۔ (۵ مئی ۱۸۹۶ء)

(۳) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا۔ نہایت مفید پایا آنکھوں کی بیماریوں کے لیئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ علاوہ اسکے آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے۔ اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قایم رکھنے کیواسطے نہایت مفید اور زود اثر ہے۔ میں نے آج تک کبھی کوئی دوائی اس سے بہتر فایدہ بخش نہیں دیکھی۔ راقم سردار محمد حیات خان صاحب سی ایس آئی ڈسٹرکٹ سیشن جج ...

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے میرے کا سرمہ جو کہ میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے ...

کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لیئے میرے کے سرمہ کا استعمال مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور ...

(۵) میں نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے۔ (۱) مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے لیئے کہ جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برج لال گھوش رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور ... جون ...

پانچ ہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے جو قریب پانچ ہزار کے ہیں ایک کو بھی مصنوعی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جاویگا جو لاہور کے ... میں اسی مطلب کیلئے ... ۱۸۹۵ء جمع کیا گیا ہے۔

اشتہار

بذریعہ اشتہار عام کو واضح ہو کہ ادویات منفصلہ ذیل بہ ہر ایک کے واسطے میری دوکان پر موجود ہیں۔ اور ادویات مذکورہ بہت آزمودہ کار ہیں۔ اور اب بھی جن صاحبوں کو ضرورت ہو میری دوکان سے آکر آزمائش کر کے خرید کریں اور دیکھیں کہ ادویات مذکورہ کیسے فائدہ مند ہوتی ہیں۔ **معجون حیات بخش** معجون مذکورہ کو تقویت دماغ درد گردہ۔ درد مثانہ۔ کمزوری سوزاک۔ بواسیر کے واسطے مفید ہے۔ زرد رنگ کو سرخ کرتی ہے۔ اور قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے اور دائمی قبض کے واسطے مفید ہے قیمت دو روپیہ فی ڈبیہ۔ **دوائی اٹھرا**۔ دوائی مذکورہ جن عورتوں کا حمل جلدی اسقاط ہو جاتا ہے یا جنکی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ اسکے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ للعہ۔ **دوائی خارش** تر و خشک۔ یہ دوائی خارش ہر دو قسم کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بکس ۸ر۔ **جیوب آتشک** خواہ کتنا ہی پرانا آتشک ہو۔ دوائی مذکور بغیر پرہیز کسی اور تکلیف کے دو ہفتہ میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے قیمت ۸ر۔ **حبوب تلی** مجرب۔ حبوب مذکورہ تلی کے واسطے بہت ہی مفید ہے۔ اگر تلی پیٹ کی جڑ تو چالیس روز میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۸ر۔ **گولی بواسیر** یہ گولی ایک فقیر صاحب کی بتلائی ہوئی ہے ہمارے پاس موجود ہے۔ جو سینکڑوں آدمیوں پر آزمائی ہوئی ہے جس سے کیسی ہی بواسیر ہو دو ہفتہ میں بالکل صحت ہو جاتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۸ر۔ **معجون قوت باہ** معجون مذکورہ قوت باہ کیواسطے اکسیر جیسی ہے۔ قیمت بہت ارزاں فی ڈبیہ ۔ **دوائی تپ تلی و دل** تپ تلی۔ اور دل کے واسطے از حد مفید ہے۔ قیمت ۸ر۔ **حب جلوس** [illegible]

تاپ کہنہ تپ لرزہ ... امراض باردہ اور دیگر شکایت کے واسطے بہت مفید ہے قیمت للعہ **دوائی سوزاک**۔ سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو دوائی مذکورہ کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے۔ قیمت ۱۱ر۔ **حب حیات** حب مذکورہ تقویت معدہ و اصلاح ہاضمہ کثرت ریاح یعنی ریحی۔ دوائیں قراقر۔ دفع قبض مفید و مقوی دماغ و ضعف حواس و تفریح قلب و مفرح۔ قیمت ۸ر گولی ۲۴۔ **یاقوتی پارہ** مردوں کے لیئے نہایت درجہ مفید ہے۔ خفقان اور گرمی تقویت اعضائے رئیسہ اور خون اور روح کی صفائی۔ اور نیز گرمی کے بخار کو بھی فائدہ مند ہے فی ڈبیہ ۸ر **سرمہ فوائد** **نیرو دی** چہرہ سرخ و تیز غباری جالا ضعف بصر ناخونہ جیسے ہم سوتیا بند۔ آنکھوں سے پانی جانا۔ خارش کے واسطے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ر قسم سیاہ و سفید۔ **اطلاع** قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنی چاہیئے۔ خرچ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔ ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگی۔ **المشتہر** حکیم ... پنساری بازار ... ضلع گورداسپور پنجاب

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل ہر مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل آنا چاہیئے۔ **کشتہ نقرہ**۔ اسکے کھانے سے دل اور دماغ جگر گردہ و مثانہ و ضعف پشت کا ابار آرام ہوتا ہے اسی سے جاتا رہتا ہے۔ رنگ چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ بڈھے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں۔ منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے۔ جریان کی جریان منی کو بلحاظ قیمت مفید ہے۔ جنکو سستی دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں انکو ضرور اسکی آزمائش کرنی چاہیئے ...

بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت سے جو نقص پیدا ہو جاتے ہیں ان کے دور کرنے کیلئے یہ آب حیات ہے۔ یہ روغن سپاری کے ہمراہ جلق کے لیئے اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی ہمیشہ مجرب ہے قیمت فی تولہ عہ۔ **روغن مسیحا** اس روغن کا علاج ہی سے صحت پاتے ہیں۔ مجلوق کمزور سست آدمیوں کے لیئے نہایت مفید ہے۔ رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ **دوائی اقتال** خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا آتشک ہو۔ اگر بدن پر داغ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر تکلیف و پرہیز کے دور ہو جاتا ہے قیمت خوراک للعہ ووروپیہ **دوائی سوزاک**۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ہو یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی تولہ للعہ۔ **المشتہر** حکیم تارا چند ... گجرات پنجاب

اشتہار

گولیاں بواسیر جو سنہ ۱۹۰۹ء میں ایک مہاتما سنیاسی سے ملی تھیں اب سات سال کے تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ بلکہ بیماری بواسیر کیلیئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ۔ **المشتہر** برکت رام شرما پردہان آریہ سماج نارووال (سیالکوٹ)

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں پیٹنٹ میدہ سوجی سب سے اول قسم کا تیار ہوتا ہے۔ جسکا پکوان نہایت ہی عمدہ اور خوش نما اور خوش ذائقہ ہے۔ خریدار ایک مرتبہ ضرور منگا کر دیکھیں۔

المشتہر دالکریٹ برادرز فلور ملز ... نوروزی لینڈ یا فلور ملز کمپنی (محدود)

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

(ارتھ) ہم سب آپس میں متر بھاؤ سے برتیں

ایشور بھکتی نیم کا پالن

اُدّیش

(۱) ایدک ست کا پرچار اور سیتہ تیہ کا بے تعصبانہ نرنے کرنا (۲) آشا پر کہ آتما ۔ آجا ۔ جاتی کے متعلق مضامین خاص شایع کرنا ۔ (۳) کبھی کبھی مہاتماؤں کے جیون چرتر پیش کرنا (۴) ہر دھرم سمبندھی دیگر مختلف خبروں کا اختصار پیش کرنا

ست دھرم پرچارک

जलद ५١ ‖ جلد ۵۱

سنہ ۱۹۵۳

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے ہر حالت میں پیشگی بصیغہ پیشگی اجرہ بلا محصول ہے سالانہ معہ محصول ہے (۲) کارڈ مفت ۔ (۳) انجمن اشتہارات فی سطر کا لم اخبار کے لئے ۔ زیادہ کے لئے خاص انتظام ہو سکتا ہے

ہفتہ وار سُکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے

چاند

نہایت دلچسپ اخلاق کا خزانہ نئی طرز کا

ناول

مصنفہ پنڈت شیو نرائن پلیڈر چیف کورٹ پنجاب

قیمت مجلد عہ معہ محصول ۔ خریداری کی درخواست منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کے نام کرنی چاہیئے منیجر مطبع نہا۔

ثبوت تناسخ

مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر

جس کتاب کا حق پسندوں کو برسوں سے انتظار تھا ۔ اور جسکی مطالعہ کے لئے دنیا یک لوگوں کے دل میں سے خواہش تھی ۔ وہ تحقیقات

خاصی کا ذخیرہ معلومات وسیع کا خزانہ ۔ دلائل قاطع و براہین ساطع کی زبردست میگزین جسکی مقابلہ میں باطل توہمات اور فضول وسوسات کو ٹھہرنے کے لیئے کوئی جگہ باقی نہیں بلکہ مصنف کا دعویٰ ہے کہ اس مسئلہ پر عیسائی محمدی اور برہمو صاحبان کے مطبوعہ کتب میں آج تک جتنے اعتراضات تھے انکو اچھی طرح اور پوری تلاش سے معلوم کرکے ان سب کی منصفانہ اور محققانہ طریقہ سے جواب دیئے گئے ہیں ۔ اور غالباً کوئی اعتراض ایسا باقی نہیں رہا جسکا جواب باصواب فاضل مصنف نے اس کتاب میں نہیں دیا ۔ ثبوت تناسخ دو حصوں پر مشتمل ہے حصہ اول مخالفین کے اعتراضوں کے جواب جسکی چار باب ہیں ۔ باب اول تحقیق روح اور اسکا جسم سے تعلق جسمیں ۲۶ دلائل سے ثابت کیا گیا ہے ۔ کہ روح جسم سے جدا ایک غیر فانی ہستی ہے ۔ اور علاوہ ازیں اسمیں یہ بھی بتلایا گیا ہے ۔ کہ انسان کے سوا اور جانوروں میں بھی روح ہے ۔ باب دوم عیسائیوں کے اعتراضوں کا جواب ۔ باب سوم مسلمانوں کے اعتراضوں کا جواب ۔ باب چہارم ۔ برہمو صاحبوں کے اعتراض کا جواب ۔ حصہ دوم مسئلہ تناسخ کی بابت ایک عظیم تحقیقات ۔ جسمیں ۹ باب ہیں ۔ باب اول یکتی اور وید شاستر سے تناسخ کا ثبوت ۔ باب دوم پارسی مذہب اور تناسخ ۔ باب سوم بدھ مذہب اور تناسخ ۔ باب چہارم مختلف ممالک کے حکما کی رائے ۔ باب پنجم انجیل سے تناسخ کا ثبوت ۔ باب ششم قرآن سے تناسخ کا ثبوت ۔ باب ہفتم دیگر علمائے اسلام کی رائے ۔ باب ہشتم کبیر صاحب اور نانک صاحب کی رائے ۔ باب نہم ۔ شری سوامی دیانند جی کی مفصل رائے ۔ اور مباحثے ۔ ان سب کے علاوہ دو مقدمہ اور ایک خاتمہ پر کتاب کو ساہت کیا گیا ہے ۔ حجم ۱۵۰ صفحہ قیمت عہ دو روپیہ ہر ایک اعتراض پر پوری وسعت سے بحث کی ہے ۔ مصنف کی لیاقت اور علمی معلومات سے آپ سب صاحبان اچھی طرح آگاہ ہیں

اگرچہ مصنف کو پرچار کے کام میں مصروف رہنے کے سبب کتاب کے چھپنے میں دیر ہو گئی مگر پھر بھی دیر آید درست آید کے مطابق کتاب بھی اسی طرح نہایت خوبی کیا تھ صحیح اور عمدہ طبع ہوئی ہے۔ اور اب چھپ کر بالکل تیار مطبع ست دھرم جالندھر شہر میں فروخت کے واسطے موجود ہے۔ آئیے اور شوق سے ملاحظہ فرمائیے۔

المشتھر

منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر

حکیم و ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجرب ادویات

[illegible]	جوہر ہیرا اتا ثیر صنیع لاقت کے لیے جو کثرت فرحنات و سکرات طفولیت کی مکارہ یوں غیرہ کو دور کرتا ہے
[illegible]	اسکے استعمال سے ہاضمہ قوی ہو کے فائدہ ہوتا ہے پیدا نہیں دو ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے قیمت ۱۰
[illegible]	۲ گھنٹے میں درد رحم دمن بارہ بار حاجت بول کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	درد با خوشبو کے علاوہ نزلہ و زکام۔ درد سر بال سیاہ کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ فی شیشی ۔
[illegible]	دانتوں کو مضبوط کرتا ہے کیڑا نکلتے۔ بدبو گوشت خورہ مسوڑوں کی خرابیاں دور کر کے چمکدار ہوتے ہیں بہ تولہ ۔
[illegible]	مقوی بصر۔ حافظہ بینائی۔ غبار۔ سرخی جالا رتوندی کو برداشت نہ ہو کو دور کرتا ہے فی شیشی ۔
[illegible]	ماہواری پیٹ ہو آنا لنگڑی لاغری سینے جیسی۔ درد کمر۔ خرابی جگر۔ پیدائش بند کرنے والی کو پیدا ہونے سے روکتا ہے فی شیشی دس روپیہ۔
[illegible]	نفع شکم۔ قرقرہ۔ درد جگر۔ یرقان۔ دل کا دھڑکنا خرابی گردہ۔ سدا بار کو دور کرتا ہے۔ فی شیشی ۔
[illegible]	مسوڑوں کا درد۔ جریان بھی ہو یا بادی دو ہفتہ میں ہٹا دیتا ہے قیمت فی شیشی

[illegible]	چاند کو بلا تکلیف ہر حج ولشہ چھوڑ سکتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بھگندر۔ زخم میں کیڑا پڑ جانے۔ ایام حمل۔ خسرہ چیچک ہیضہ کو دور کرتا ہے۔ فی تولہ
[illegible]	چار پانچ منٹ میں نیا رنگ نیا ڈھنگ آتا ہے۔ لطف یہ کہ باندھنے کی ضرورت نہیں قیمت ۔
[illegible]	دائمی بخار۔ درد سر قبض ہچکی۔ اعضا شکنی بند ہو جاتے ہیں قیمت فی تولہ ۔
[illegible]	جو خلاف قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ چکے ہیں۔ درست کر کے لطف دکھلاتا ہے فی تولہ ۔

کثیر الوقوع امراض کی ہیئت و اسباب پیدائش و مفصل علاج دیکھنا چاہو۔ تو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجو۔ ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ دافع آتشک و سوزاک مع معالجات بواسیر و۔ رسالہ ہیضہ طبع چہارم ۔ المخدرات من المسکرات ۔ رسالہ تریاق ارسطو قیمت ۔

المشتھر حکیم غلام نبی ایڈیٹر

حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

ستری دھرم نیتی

اس پستک میں حسب ذیل مضامین ہیں۔ بیاہ قدیا۔ دھرم۔ مریادا۔ بدسوریت۔ گرہست کے مالکوں کا پالن اور نیکش۔ گرہستہ۔ اور اگرچہ ہر ایک مضمون کو بڑی خوبصورتی سے نبھایا ہے۔ اور بھاشا بھی سرل ہے۔ مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر اور منیجر گیان دریا آریہ سماج بمبئی سے مل سکتی ہے قیمت قیمت مجلد ۔

المشتھر

منیجر پرچارک جالندھر شہر

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مرگی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا سوچ رہا تھا۔ اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی۔ کوئی نسخہ کچھ فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ مرگی یعنی دانت گرنے سے یا اس میں کوئی خرابی آنے سے نسیں یا مرگی میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس دوا کے کھانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آ جاتا ہے اس گولی سے عورتوں کی پردہ کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ علاوہ فی شیشی تین روپے گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپیہ۔

عرق کافور ہیضہ کی اکسیر دوا

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اب ہیضہ کی تہمت دور نہیں ہے۔ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ استعمال فی شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۔

المشتھر ڈاکٹر گوپال لال برمن دہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر

ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی بدہضمی کی حالتوں میں استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

آریہ لیتکالے جالندھر

ہمارے پستکالیہ میں کل تصانیف پنڈت لیکھرام آریہ مسافر و دیگر آریہ دھرم کی پستکیں فروخت کے لیے موجود ہیں۔ جن صاحب کو کسی کتاب کی ضرورت ہو بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرماویں۔

المشتھر

منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

مطبوعہ ۱۱ ساون سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۲۴ جولائی ۱۸۹۶ء روز جمعہ | جلد ۸ | نمبر ۱۶

ऋग्वेदः …

वीतिहो त्वा कवेद्यु…
न्तं समिधीमहि ॥ अग्ने…
बृहन्तमध्वरे ॥ ४

… ہم ایسے نتیاگ کرنے کے لائق یگیہ میں
… ہیں کہ پدارتھوں کی پراپتی کرانے کے لیے
… ہوترادی کریا سدھ ہوتی ہیں ہم لوگ
… بھڑکتے ہوئے شعلوں والے اور بڑے
… کاموں کو سدھ کرانے والے روشن
… اگنی کو اچھی طرح پرجولت کریں (رچا ۴)
… یہ وید منتر گرہستھی کو اگنی کو پرجولت
… کرنے کی بڑی سخت تاکید کرتا ہے - اگنی
… سنسار کی روح ہے - گرمی نہ ہو تو انسان
… اور حیوان ٹھٹھر کر مر جاویں گرمی
… حرکت کہاں سے آوے اور حرکت کے
… کیا پراکرت (مادی) اور کیا آتمک (روحانی)
… کوئی بھی ترقی ممکن نہ ہو سکے - جاگرت اوستھا
… اگنی روپ سے پدارتھوں کے گنوں کو
… پرکاش دکھلاتی ہوئی یہ منش کا ہاتھ پکڑ کے
… دوسری منزل پر پہنچاتی ہے - سوپن اوستھا
… دت ہو کر ان گنوں کے ملاپ پھیر وشیشی
… دوار کردہ منشیہ ماتر کو تیسری اوستھا میں پہنچا ڈال
… تی ہے - اور وہاں پران اور پران کی حرکت
… ہم اوستھا میں کرا کے منشیہ کو برہم ودیا کے دروازے
… پر پہنچا دیتی ہے - اس اگنی کو ہر ایک یگیہ میں
… یتھا پرجولت کرنا چاہیے - نیتیک دیو یگیہ
(اگنی ہوتر) میں اس اگنی کے شعلہ روپ کو

پرجولت کرتے کرتے یہاں تک ترقی کرنا چاہیے کہ آخرکار پرانایام دوارا سمادھی اوستھا میں جا پرانوں کو برہمانڈ لوک میں سنگت کر پرم پتا کے تیج کو اپنی سچی سمادھی کے بیچ پرجولت کر سکیں

ستیہ دھرم پرچارک

کیا تم ستریونکو شوکستانہ بناؤ گے؟

(۱) جن کی سنسکارت پلوں سے داروں کو چھوتا ہوا جو جواں ہنس مکھ بچے کی طرح گھر بھر میں کلول کرتا ہوا سوگندھی وسترت کرتا ہوا ہون سے سنشودھن کیا ہوا وایو جن لوگوں کو پریہ ہے - کیا وہ اپنی ستریونکو شوکستانہ بنائینگے -؟

(۲) النکرت - مدھر اور پریہ - دھرم یکت ہونے سے اتی کلیان دایک - جن لوگوں کو بانی سننے کی اچھا ہے - کیا وہ اپنی استریوں کو شوکستانہ بنائینگے -؟

(۳) ایسی سنتان جو شٹ اچارن کرنیوالی ہو جسکے من میں ویدوکت دھرم کا مہت ہمالیہ شیلا کی طرح سنگت ہو - جو نشچے کے ساتھ کہنے والی ہو - "جانتا ہوں میں اس پرش کو جو مہان ہے" ایسی سنتان کے ابھلاشیو - کیا تم استریوں کو شوکستانہ دو گے؟

(۴) بھوت پریت - ڈاکنی - شاکنی - اور ایسی ہی آتما کو نربل کرنے والے اور خیالات سے نورت ایسی آتم سنتان کی چنتا کرنیوالو - کیا ان پڑھ ماتائیں ایسی سنتان کو اتپن کر سکتی ہیں؟

(۵) دھیرج اور پراکرم کو دھارن کئے ہوئے دیش بھگت - دھرم پر پران نچھاور کرنیوالے رن بھومی میں سنگھ وت گرجنے والے اور شتر ناشک ایسے سوربیر پتر کیا وہ ماتائیں جو ودیا سے بھوشت نہیں جنھوں نے ویدک دھرم گرہن نہیں کیا - اور جنکے من میں آتم رکھشا کے بھاو سے متھیا اور بھرم بھری ہوئی کتھا کہانیوں پر نشچے ہے - ہم پوچھتے ہیں کیا ایسی ماتائیں کبھی ایسی سنتان اتپن کر سکتی ہیں؟

(۶) ماتا بہن - بھاریا اور کنیا سے گائے ہوئے بھجنوں کی مدھر سُر انہیں لوگوں کو اچھی نہیں لگتی جن لوگوں کے آتما بہرے اور گونگے ہیں -

(۷) نیائے ادھیش جگت پتا کے نیائے بھاو کی جن لوگوں نے گھوشنا نہیں کی - ان سے ہم کب آشا کر سکتے ہیں - کہ وہ استریوں کو اودھیکار دینے کے لیئے تت پر ہوں -

(۸) استری شکشا کی ناؤ کا پر پتھر پھینکنے والے مورکھ پرشو - تم نہیں جانتے - کہ تم کس ناؤ کے توڑنے کا پریتن کر رہے ہو -

(۹) تم چاہے اب سہسروں اپاد کرو - چاہے کروڑوں سبھا پر ہار کرو - کنتو سماج بھاؤ کو جگانے والی دیانندی ناد کی گونج اب کسی طرح سے بھی شانت نہیں ہو سکتی -

(۱۰) ہماری کنیاؤ! اپنی پرکرتی کو دیش سنگھ اور سنسار کو پرکاشت کر کے دکھلاؤ کہ تم بھی

اپنے ادیوگ سے سنسار بھر کو سورگ کی بھانسی کیسے
پورن کر سکتی ہیں۔

(۱۱) یورپین مہان پرشوں کے بچنوں پر
وشواس کرنے والے لوگو! گلیڈسٹون کے
یہ شبد کہ "یدی میری بھاریا مجھے سہایتا کرنے
والی نہ ہوتی - تو میں اتنا کام نہ کر سکتا"
ان بچنوں کو شردھا سے شروَن کرو۔

(۱۲) ہم جب بسمارک سے کام کرنے والے نیتی
سچارشیل پرش اپنے دیش میں دیکھنا چاہتے
ہو تو ان کے ان بچنوں کو "میں جو کچھ
بنا ہوں۔ اسکا کارن میری بھاریا ہے"
دھیان سے کیوں نہیں سنتے۔

(۱۳) دیانیل کا چشمہ بڑے بڑے پرشن لو
ایک بیتاؤں کو سہہ کر دریافت کر لیویں
آدھی پرشن کے بعد لکھ "میرے ادیسم کی
سمجھنا کٹھن ہو جاتی" کیا ہم کو استری شکشا کی
مہت کو درشانے والے نہیں۔؟

(۱۴) گھر گھر پھلواری ہوگی - گھر گھر وید
پاٹھ ہوگا۔ گھر گھر سونکتا شنان ہوگی
پتی برت اور تینی برت کو دھارن کیے
ہوئے استری پرش گھر گھر ہونگے۔
اردگنا سوشیلتا۔ گھر گھر بدیمان ہوگی
اے کنیا مہا ودیالہ ہم تمہارے انگت
ہیں۔

(۱۵) کنیا مہا ودیالہ سے جو جو اپکار ہوئے
ہیں اور ہو سکتے ہیں۔ یدی انکو سمرن نہ
کرتے ہوئے بچار نہ کرتے ہوئے۔ اس کو
سہایتا نہیں دیتے۔ اور سہایتا دینے کو کہتے
ہیں۔ یا اسکا آدر نہیں کرتے۔ تو اسمیں
مہا ودیالہ کا کیا دوش ہے۔ رتنوں کا مول
گھٹانے والے لوگوں کی جڑتا ہی ہے

نہیں تو رتن تو سدا لو چھپے رہتے ہیں۔
(دیوراج)

ویدک دھرم

آریہ سماج ایک شبد ہے جسکی پیدائش
کو ۴۰ سال سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ آریہ
ورت شبد تو پراچین گرنتھوں میں عموماً
ملیگا۔ ویدک دھرم کے شبد سے تو کوئی سنسکرت
مذہبی پستک خالی نہ ہوگی۔ آریہ سماج کا
سدھانت تو ایک بھی نیا نہیں۔ مگر لوگ
آریہ سماج کا لفظ سنکر چونک اٹھتے ہیں۔ اہل ہنود
میں سے اگر ایک سو آدمی وذمہ مسلمان
بنکر پر میشور عام وید اور پرانوں پر ہزار ہزار
نکتہ چینی کرے تو ہندوؤں کو کچھ پرواہ
نہیں۔ ہندوؤں میں سے اگر پچاس سو
بھائی چھچھر کر حضرت عیسیٰ کی شرن میں
جا پڑیں۔ اور وید و پران کو لغو و لوچ ثابت
کریں۔ تو ہندو ذرا برا نہ مانینگے۔ لیکن
اگر ہندوؤں میں سے ایک بھائی باوجودیکہ
برہمن بھی نہ ہو۔ ان ہی میں ملا جلا رہے
صرف اپنا نام آریہ ظاہر کرے۔ خواہ ویدوں
کی مہماں کے گیت کیوں نہ گائے۔ خواہ
پراچین دھرم شاستروں کی تعریف کتنی ہی
کیوں نہ کرے۔ خواہ ہندوؤں کے پرانوں
دھرم کو کتنا ہی عمدہ کیوں نہ بیان کرے
خواہ عیسائی مت و اسلامیہ مت کی کتنی
ہی اودھیرن کیوں نہ کرے۔ خواہ زور سے
سندھیا گائتری ہی کیوں نہ کرے۔ لیکن آریہ
کا لفظ کہلانا ہی برا اور مذموم ہے۔ سناتن
دھرم کی ٹھیٹ پر اگر کوئی پرش ویدوں کی

نندیا کر جائے۔ تو کچھ حرج نہیں۔ اگر کوئی
اپنے تئیں خدا یعنی ایشور کہہ جاوے تو
کچھ حرج نہیں۔ اگر کوئی ویدوں سے زناکاری
ریاکاری ثابت کر جاوے تو کوئی ہرج نہیں لیکن آریہ سماج کا
ایک ممبر اگر پرمیشوری گیان وید کی عظمت کتنی
ہی کیوں نہ جتلائے۔ پراچین رشیوں کی مہما
شیلتا اور شوربیرتا کتنی ہی کیوں نہ پرگٹ
کرے۔ لیکن سناتن دھرمیوں کو کبھی پسند نہیں
آویگا۔ پس آریہ سماج کو نہ کیول صرف عیسائی
اور مسلمانوں کے بناوٹی دھرم کو پرکھ کرنا
ہے۔ بلکہ ان ہندوؤں کو جو کیول کلپت خیالات
کو لیکر ویدک دھرم کے جانی شتر بن رہے ہیں
اپنے ستیہ دھرم کے بل سے مغلوب کرنا ہے
چاہے ہندو لوگ آریہ سماج کو اپنا کتنا ہی
دشمن کیوں نہ سمجھیں۔ لیکن اگر ذرا گمبھیرتا سے
وچار کریں۔ تو انہیں پرتیت ہوگا۔ کہ آریہ
سماج سچ مچ انکے لیے اس ماتا کی طرح ہے جو
اپنے بیمار بچے کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر اسکے منہ میں
دوائی ڈالتی ہے۔ بچہ اسوقت یہ نہیں
سمجھتا کہ درحقیقت ماتا میرے فائدہ کے لیے مجھے
یہ دوائی پلاتی ہے۔ مگر اسوقت وہ اسکو
دشمن سمجھتا ہے۔ اور گالی دیتا ہے۔ اور سمجھتا
ہے۔ کہ مجھ سے دشمنی کرتی ہے۔ لیکن ماتا
گالی گلوچ کی پرواہ نہ کرتی ہوئی اسکی چلانے
اور ہاتھ پاؤں مارنے کا۔۔۔ بچے نہ کچھ خیال
اسکو دوائی پلائے دیتی ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا
ہے کہ وہ شفایاب ہو جاتا ہے۔ اور بچے
اپنی غلطی کو تسلیم کر اسکا شکر گذار ہوتا ہے۔
پس سناتن دھرم کہلانے والے خواہ کتنے ہی
ہاتھ پاؤں کیوں نہ ماریں۔ آریہ سماج بھی
ماتا کو کتنے ہی گالی گلوچ سے کیوں نہ یاد کریں

ہم ایک دن آویگا - کہ اپنے دہرم وہی مرض سے
نجات پاکر ویدک دہرم - ویدی اہدکتا کو گرہن کرکے
آریہ سماج کا دہنباد کرینگے اور ایشور کے راج
میں مہا آنند اور سکھ کو بھوگیں گے - (موجمنا داس)

ایڈیٹوریل نوٹس

...ینگا

...ے مہولو سبھیر
پُرش یہہ سمجھتے ہیں - کہ آریہ سماج نا دہم
پڑہنے سے ہی مکتی ملجاتی ہے - انکا خیال ہے
کہ آریہ سماج کا لفظ ایک منتر ہے - کہ جسکے پڑہنے
سے دُکھ نورت ہو جاتے ہیں مریض تندرست
ہوجاتے ہیں - اولاد کے ابھلاشیوں کو اولاد
ملجاتی ہے - ایسے خیال کے اُتپن ہونے کا

بڑا کارن یہہ ہے - کہ آریہ دہرم میں پرویش
کرنے والوں کے خون میں پہلے سے ہی
اندہے وشواس کے خیالات تحلیل ہوچکے
ہیں - ہندو دہرم کے مطابق "رام رام"
کے لفظ کا جاپ کرنا - مسلمانوں کے مطابق
محمد کا لفظ زبان سے لانا - یا عیسیٰ کا لفظ زبان
پر لانا ہی نجات کا وسیلہ ہے -
آریہ دہرم ان سب سے نرالا ہے - کیونکہ
...کے انوسار منش اپنے کرموں کا پھل
...ے - اپنے کرموں انوسار دُکھ سکھ
...ہیں ایسے خیال کرنے والے شخصوں سے
...ں - کہ اگر آریہ دہرم نے ہمکو شانتی
...انہیں آریہ دہرم کا تصور نہیں
...نا - کہ تم نے آریہ دہرم میں
...ہی سندھیا گائتری نیچ نیاے
...اور ان یگیوں کا سادہن کرنا
...ہرم دہرم سمجھا - آریہ دہرم میں
...بعد اپنی زندگی میں بھی کچھہ
...ح درج نہیں زندگی کا جامہ
...لفظ پر یہی سہت ہو رہے
...یہ سماج میں پرویش
...یگ کرنا نہیں سیکھا
...رہا - اپنی زندگی میں
...دیا - اپنے کرموں کو شدہارنے
اور اپنے تئیں پوتر بنانے کی کوشش
نہیں کی - ویدک دہرم کے اعلی گمبھیر اور
پوتر سدہانتوں پر دیدہ ریزی کرنے کی
کوشش نہیں کی - تو آریہ دہرم بیشک تم کو
شانتی نہ دیگا - اور نہ ہی تم آریہ سماج
سے شانتی حاصل کرنے کے بھاگی مستحق
ہو سکتے ہو - ج - د

سنسار میں اوشنتا اور شیتلتا کا سنگرام جاری
ہے - جسوقت اوشنتا اپنا بل دکھلاتی ہے
تمام جیو بیاکل ہوجاتے ہیں - ہر طرف سے
ترٰاہ ترٰاہ کا شبد گونج اٹھتا ہے
آنکھوں میں زردی چھا جاتی ہے - مغز پگھلنے
لگ جاتا ہے - لیکن جسوقت ذرا ٹھنڈک
پڑتی ہے - سیگھہ منڈل اپنی تقاطر جاری
کرتا ہے - ہردے شانت ہوجاتے ہیں دلوں
میں پرسنتائی وہرشتائی آجاتی ہے یہی
حال آتمک دنیا میں ہے - جبکہ ادہرم
روپی اوشنتا چھا جاتی ہے - اور اودیا روپی
گرمی اپنی تیکشنتا کا جوبن دکھلاتی ہے - ہر ایک
ہردا تلملانے لگتا ہے - دلوں میں بیقراری
اور اضطراب چھا جاتا ہے - مگر جب ایشور
کی دیالتا سے کوئی مہاتما پُرش اُدھکر ایشوری
گیان روپی سیگھہ منڈل سے دہرم وگیان
کی برکھا کرتا ہے - سب کلاہل مٹ جاتا ہے
سب دیاکلتائی آنند سے تبدیل ہوجاتی ہے
دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں جہانکہ برکھا
کی ضرورت نہ ہو - کوئی قوم ایسی نہیں جسے
بارش کے حاصل کرنے سے آنند نہ ملتا ہو
کتنے ہی سرد ملک میں کیوں نہ چلے جاویں
وہاں بھی اگر دو چار سال بارش نہ ہو - تو
آفت ہوجاوے - ایسا ہی آتمک دنیا میں
کوئی ملک یا قوم ایسی نہیں - جہانکہ ایشور
کے ست گیان روپی وید کے منتروں کی پاکیزہ
روپی تقاطر کی آرزو رکھتا نہیں - ہر ایک پُرش
کا دل یہی چاہتا ہے - کہ میں ایشور کے سورگ
دہام میں جاکر آنند بھوگوں -
آو پیارو - ایشور کے ست گیان روپی وید کے

Medicine for patient
also for healthy person
(2) It strengthens the body
(3) Useful at the time of travelling
(4) Herbert — the Diet of Baksar.
"Breakfast food of the healthy person
(5) Harmonizing
(6) everything is useful for health
It purifies blood, removes gas
It removes many diseases

اپنے ادیوگ سے سنسار بھر کو سورگ کی سمجھ سی کیسے پورن کر سکتی ہیں -

(۱۱) یورپین مہان پرشوں کے سچنوں پر وشواس کرنے والے لوگو! گلیڈسٹون کہتے ہیں "یدی میری بھاریا مجھے سہایتا کرنے والی نہ ہوتی - تو میں اتنا کام نہ کر سکتا" ان سچنوں کو شردھا سے شرون کرو -

(۱۲) ہم جب بسمارک سے کام کرنے والے لوگ سچا رشیل پرش اپنے دیش میں دیکھا جاتا ہو تو ان کے ان سچنوں کو "میں جو کچھ بنا ہوں - اسکا کارن میری بھاریا ہے" دھیان سے کیوں نہیں سنتے -

(۱۳) دیدیلے نیل کا خشمہ بڑے بڑے پرش لکو ایک بیتیاؤں کو سہہ کر دریافت کرنیوالے آدمی پرش کے بہہ دا کیہ "میرے ادوسمی سمجھتا کبھی نہیں ہوتی" کیا ہمکو استری سکشا کو مہت کو درشانے والے نہیں -؟

(۱۴) گھر گھر پھلواڑی ہوگی - گھر گھر وید پاٹھ ہوگا - گھر گھر سوشکت اشنان ہوگی پتی برت اور پتنی برت کو دھارن کئیے ہوئے استری پرش گھر گھر ہونگے - اور گنا سوشیلتا - گھر گھر ہ دیجان ہوگی اے کنیا مہا ودیالہ ہم تمہارے اتنا گت ہیں -

(۱۵) کنیا مہا ودیالہ سے جو جو اپکار ہو سکے ہیں اور ہو سکتے ہیں - یدی انکو سمرن نہ کرتے ہوئے سچار نہ کرتے ہوئے - اس کو سہایتا نہیں دیتے - اور سہایتا دینے کو کہتے ہیں - یا اسکا آدر نہیں کرتے - تو اسمیں مہا ودیالہ کا کیا دوش ہے - رتنوں کا مول گھٹانے والے لوگوں کی جڑتا ہی ہے

نہیں تو رتن تو سدیو چمکتے رہتے ہیں -

(دیوراج)

ویدک دھرم

آریہ سماج ایک شبد ہے جسکی پیدائش کو ۴۰ سال سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا - آریہ ورت شبد تو پراچین گرنتھوں میں عموماً ملیگا - ویدک دھرم کے شبد [illegible] مذہبی لٹریچر خالی نہ [illegible] سدھانت تو ایک [illegible] آریہ سماج کا لفظ [illegible] ہیں سے اگر ایک [illegible] شنکر پر سر عام [illegible] نکتہ چینی کرے [illegible] ہیں - ہندو [illegible] بھائی چھچھر [illegible] جا رہیں - اور [illegible] کریں - تو ہند [illegible] اگر ہندو دول [illegible] پرشیک بھی [illegible] صرف اپنا [illegible] کی مہان [illegible] پراچین دھرم شاستر [illegible] کیوں نہ کرے - خواہ ہندو دھرم کو کتنا ہی عمدہ کیوں نہ بیان کرے - خواہ عیسائی مت و اسلامیہ مت کی کتنی ہی ادھیرن کیوں نہ کرے - خواہ زور و شور سے سندھیا گایتری کیوں نہ کرے - لیکن آریہ کا لفظ کہلانا ہی برا اور مذموم ہے - سناتن دھرم کی ٹیبیٹ پر اگر کوئی پرش ویدوں کی نندیا کر جائے - تو کچھ حرج نہیں - اگر کوئی اپنے تئیں خدا یعنی ایشور کہہ جاوے تو کچھ حرج نہیں - اگر کوئی ویدوں سے زناکاری ریاکاری ثابت کر جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن آریہ سماج کا ایک ممبر اگر پرمیشوری گیان ویدکی عظمت کتنی ہی کیوں نہ جتلائے - پراچین رشیوں کی ہین شیلتا اور شوبھ سیرتا کتنی ہی کیوں نہ پرگٹ کرے - لیکن سناتن دھرمیوں کو کبھی پسند نہیں آویگا - پس آریہ سماج کو نہ کیول صرف عیسائی [illegible] [illegible] کا [illegible] ہے نہ کیا [illegible] اسکو وہ نمی پلاے دیتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ شفایاب ہو جاتا ہے - اور پیچھے اپنی غلطی کو تسلیم کر اسکا شکریہ ہوتا ہے - پس سناتن دھرم سبھا والے خواہ کتنے ہی ہاتھ پاؤں کیوں نہ ماریں - آریہ سماج یا ماتا کو کتنے ہی گالی گلوچ سے کیوں نہ یاد کریں

تم ایک دن آویگا - کہ اپنے دھرم ویدی مرض سے نجات پاکر ویدک دھرم - ویدی ارو گتا کو گرہن کرکے آریہ سماج کا دھنباد کرینگے اور ایشور کے راج میں مہا آنند اور سکھ کو بھوگیں گے - (جمبانا ہمی)

ایڈیٹوریل نوٹس

اہم نے اپنا گھر بار بھی چھوڑا - ماتا پتا کی لعن طعن بھی سہی - اپنے دوستوں اور برادری میں بھی بدنامی کا نشانہ بنے - بعض حالتوں میں والدین نے اپنی آنکھوں کے سامنے سے بھی ہمیں پرے کر دیا - کئی قسم کی رسوائی و فضیحت بھی برداشت کرنی پڑی - اپنے مِن مال پر بھی بعض دفعہ کلمہ اُف پڑھنا پڑا - باوجود ایسی تکلیفات کے بھی ہمیں آریہ سماج میں شامل ہونے سے شانتی نہ ملی - آریہ سماج کی خاطر ہم نے تیرتھ یاترا چھوڑا - بُت پرستی پر کلمہ الوداعیہ پڑھا - شرادھ وغیرہ کرنے پر نفرین کی - مگر پھر بھی آریہ سماج نے ہمیں شانتی نہ دی - ہمارا دل ویسا ہی بیقرار رہا -

یہ ایک خیال ہے - جو کہ چند آریہ سماج کے ممبروں کے دل میں اکثر گزرتا ہے - آریہ سماج کے مہتو کو گمبھیرتا سے نہ وچار کرنے والے پرش یہہ سمجھتے ہیں - کہ آریہ سماج شبد کلمہ پڑھنے سے ہی مکتی ملجاتی ہے - انکا خیال ہے کہ آریہ سماج کا لفظ ایک منتر ہے - کہ جسکے پڑھنے سے دکھ دور ہو جاتے ہیں - مریض تندرست ہو جاتے ہیں - اولاد کے ابھلاشیوں کو اولاد ملجاتی ہے - ایسے خیال کے اوتپن ہونے کا بڑا کارن یہہ ہے - کہ آریہ دھرم میں پرویش کرنے والوں کے خون میں پہلے سے ہی اندھے وشواس کے خیالات تحلیل ہو چکے ہیں - ہندو دھرم کے مطابق "رام رام" کے لفظ کا جاپ کرنا - مسلمانوں کے مطابق محمد کا لفظ زبان سے لانا - یا عیسیٰ کا لفظ بار بار لانا ہی نجات کا وسیلہ ہے -

آریہ دھرم ان سب سے نرالا ہے - کیونکہ اسکے انوسار منش اپنے کرموں کا پھل بھوگتا ہے - اپنے کرموں انوسار دکھ سکھ پاتا ہے - میں ایسے خیال کرنے والے پرشوں سے پوچھتا ہوں - کہ اگر آریہ دھرم نے تمکو شانتی نہیں دی تو تمہیں آریہ دھرم کا قصور نہیں بھلا سچ بتلانا کہ تم نے آریہ دھرم میں پرویش کرتے ہی سندھیا کا تیہری نیم سے ہی آدی کرنا سیکھا اور ان یگیوں کا سادھن کرنا اپنا فرض بلکہ پرم دھرم سمجھا - آریہ دھرم میں داخل ہونے کے بعد اپنی زندگی میں بھی کچھ پلٹا دیا ہے - سچی دھارمک زندگی کا جامہ بھی پہنا یا آریہ لفظ پر ہی سنتوش ہو رہے - پس اگر تم نے آریہ سماج میں پرویش کرکے سندھیا آدی یگ کرنا نہیں سیکھا اپنے آپکو نہیں سدھارا - اپنی زندگی میں پلٹا نہیں دیا - اپنے کرموں کو سدھارنے اور اپنے تئیں پوتر بنانے کی کوشش نہیں کی - ویدک دھرم کے اعلیٰ گمبھیر اور پوتر سدھانتوں پر دیدہ ریزی کرنے کی کوشش نہیں کی - تو آریہ دھرم بیشک تم کو شانتی نہ دیگا - اور نہ ہی تم آریہ سماج سے شانتی حاصل کرنے کے بھاگی و مستحق ہو سکتے ہو؟ - ج - د

سنسار میں اشنتا اور بیتا کا سنگرام جاری ہے - جسوقت اشنتا اپنا بل دکھلاتی ہے تمام پرش بیاکل ہو جاتے ہیں - ہر طرف سے تراہ ان تراہ مان کا شبد گونج اٹھتا ہے آنکھوں میں زردی چھا جاتی ہے - مغز گھومنے لگ جاتا ہے - لیکن جسوقت ذرا ٹھنڈک پڑتی ہے - سکھ منڈل اپنی تقاطر جاری کرتا ہے - ہر سے شانت ہو جاتے ہیں دلوں میں پرسنتا و ہرشتائی آجاتی ہے یہی حال آتمک دنیا میں ہے - جبکہ اودیا روپی اشنتا چھا جاتی ہے - اور اودیا روپی گرمی اپنی تیکشنتا کا جوبن دکھلاتی ہے - ہر ایک ہردا تلملانے لگتا ہے - دلوں میں بیقراری اور اضطراب چھا جاتی ہے - مگر جب ایشور کی دیالتا سے کوئی مہاتما پرش اودھکار ایشوری گیان روپی سکھ منڈل سے دھرم وگیان کی برکھا کرتا ہے - سب کلاہل مٹ جاتا ہے - سب دیاکلتا ہی آنند سے تبدیل ہو جاتی ہے دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں جہانکہ برسات کی ضرورت نہ ہو - کوئی قوم ایسی نہیں جسے بارشوں کے حاصل کرنے سے آنند نہ ملتا ہو کتنے ہی سرد ملک میں کیوں نہ چلے جاویں وہاں بھی اگر دو چار سال بارش نہ ہو تو آفت ہو جاوے - ایسا ہی آتمک دنیا میں کوئی ملک یا قوم ایسی نہیں - جہانکہ ایشور کے ست گیان روپی وید کے منتروں کی بابکیا روپی تقاطر کی آرزو رکھتا نہیں - ہر ایک پرش کا دل یہی چاہتا ہے - کہ میں ایشور کے سورگ دھام میں جاکر آنند بھوگوں -

آدیا رد - ایشور کے ست گیان یعنی وید کے

منتر شکتی دیا کھیا دلی بر کھا کو حاصل کرنے کو
یتن کریں - اور دیا کلتا سے اپنے تئیں
چھڑا کر اپنے اٹل مہان گا ئین کرتے ہوئے
ہمیشہ کا سرو سدھ حاصل کریں ۔ (جمنا داس)

جاتی سُدھار

جاتی سُدھار کا لفظ آجکل ہر ایک شخص
کے درد زبان ہو چکا ہے - ہر ایک مذہبی
فرقے کے سرگروہ دیش انتی شبد کی قسم کرتے
ہوئے سنسار روپی سمندر سے پار اُترنا چاہتے
ہیں - ظاہری طور سمجھانے کے لئے یہہ شبد
کیساہی منوہر کیوں نہ معلوم ہو - لیکن وچار
کے پاتروں کو یہ لفظ کتنا ہی موہت کیوں
نہ کر دے - مگر جب تک اس کے اصلی ارتھ
کو ظاہر نہ کیا جاوے - یہہ لفظ دکھلاوے
ماتر ہی ہے - درشٹانت کے طور پر دیکھئے
کہ یورپ - امریکہ آدی دیشوں میں لاکھوں
کلوں کوشلوں نے اچھے کے منتر اول
جنتر - منتروں اور کارخانوں سے پوچھو
تو ان قوموں کی انتی میں ذرا بھی سہایتا نہیں
کی - اگرچہ سب پدارتھ ان منتروں کے
ہردے سے اپرشا - دلیش - راگ آدی
ہٹا کر انکے دلوں کو پوتر اور پاکیزہ کر دیتے
تو میں سمجھتا - کہ یہہ دنیاوی ترقی سچ مچ
انسان کو انتی کے مارگ پر لیجا سکتی ہے
مگر تجربہ سے دیکھا گیا ہے - کہ سنسار میں جس قوم
نے ترقی کی ہے - جس قوم نے نئی زندگی کا
جامہ پہنا ہے - وہ ایشور کے چرنوں میں آشرا
لینے سے ہی کی ہے - جبتک منش ایشوری
گیان کی کشتی میں آگے بڑھنے کی کوشش نہیں
کرتا - ٹھوکریں کھاتا رہتا ہے - منزل مقصود
پر پہنچنے کے لئے سینکڑوں اپاؤ سوچتا ہے - مگر
سچی شانتی اور سکھ شراب (مرگ ترشنا)
کی طرح اپنے آگے آگے بھاگتا ہے - پس جاتی
سدھار کا بڑا بھاری ذریعہ ایشوری اٹل نیم پر
پرچار بند ہوتا ہے - (جمنا داس)

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

ایک مسافر (ضلع لائلپور) ہمیاں آپ
منتری پد کے جھگڑے کو پرتی ندہی سبھا
میں پیش کیجئے - اخبار میں یہہ چھاپنا مناسب
نہیں - ایڈیٹر

شاریرک اُنتی

اگرچہ آپکے قیمتی اخبار میں آتمک
اُنتی کے لئے تو ہر قسم کے مضامین دلچسپ
نکلتے ہیں جس سے کہ سینکڑوں پُرش فائدہ
اُٹھاتے ہیں - مگر آپکے کسی نامہ نگار یا آپنے
شاریرک اُنتی کے متعلق جو وہ بھی آتمک
اُنتی کا ایک انگ ہے - اور آریہ دھرم کا تیسرا
حصہ ہے قلم نہیں اٹھائی - میں آپکے
اس پرچہ میں سلسلہ وار چند مضامین متعلقہ
شاریرک اُنتی درج کرنا چاہتا ہوں -
پہلا سلسلہ - شراب خوری کے متعلق ہوگا
چاہئے یہہ مضمون آپکو اور آپکے ناظرین
کو بھدا سا معلوم ہو - کیونکہ اس وقت
پر ہزاروں لکھے جا چکے ہیں - سینکڑوں مضامین
لکھے جا چکے ہیں - مگر ع گرچہ بسیار گفتیم دریں
باب سخن ہنوز - ع اندکے بیش نگفتیم از بسیار
جیسا کہ آتمک اُنتی وشے پر بار بار لکچر دینا اور
اپدیش کرنا قابل اعتراض نہیں - ویسا ہی ایسے
دشمنوں پر جو درحقیقت آتمک اُنتی کو تباہی دیتے
ہیں - کہنا یا لکھنا - خالی از دلچسپی نہ ہوگا -
شراب اصل میں عربی زبان کا لفظ ہے جسکا
مادہ شرب ہے - جسکے معنے پینے کے ہیں -
شربت - شرب - مشروب وغیرہ الفاظ اس سے
بنتے ہیں - جنکے معنے پینے کی اشیاء وغیرہ کے
شراب کے معنے بھی کریم اللغات والا لکھتا ہے
کہ پینے کی چیز خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو -
میرا خیال ہے - کہ جیسا کہ اندھکار و جہالت
کے زمانہ میں تیرتھ - شرادھ شبدوں کے معنے
بگاڑے گئے - وشنو - شِو شبدوں کے معنے ترا ہے
گئے - اگنی - وایو - شبدوں کی مٹی خراب
کی گئی - ویسا ہی شراب کا لفظ بھی جو دراصل
سیال مادوں کے لئے مستعمل ہوتا تھا - ایک
قسم کی مُسکّی چیز کے طور پر الگ استعمال ہونے
لگا - اور اتنا فروغ پایا - کہ باقی کُل سیال
اشیاء سے پرتھک ہو کر الگ شغل کا لباس
پہنا - اگرچہ جمشید ہر دگر دہر نے جو دام مارگ
کے بانی مبانی تھے - اپنے منتر گرنتھوں میں
اسکی بڑی مہان گائی اور چار بوتلیں پی کر
مدہوش نہ ہونیوالے کو رشی کا خطاب دیا -
بھیرو دیوتا کا اسکو محبوب بنایا - اور بڑی بڑی
مسندوں اور ریشمی گدیلوں پر اسکو جگہ دی
اور اسکی اشاعت ہندوستان میں تب سے
بکثرت ہوئی - مگر اہل اسلام نے تو اسکی زینت اور
بھی بڑھا دی - اہل اسلام نے تو اسکو عام
مجلسوں - ضیافتوں اور دعوتوں میں نہ صرف

بکھہ دی بلکہ اعلی التعظیم و عزت کے تکیہ پر بٹھایا۔
مسلمانوں میں اسکی زیادہ اشاعت کا کارن
یہہ ہے۔ کہ قران کے اس وعدہ کو دیکھ کر
کہ بہشت میں شراب الطہورا ملیگا۔ اور وہ چشمے
کوثر و تسنیم کے وہاں چلتے ہونگے۔ جن کو
پی کر آدمی کبھی سیر نہیں ہوگا۔ انہوں نے اس
شراب کو اس دنیا میں بھی اپنا لازمہ سمجھ لیا
قران میں جابجا شراب پینے کی مخالفت کی گئی
ہے۔ لیکن اگر بالفرض شراب الطہورا کا ملنا
ٹھیک ہی ہو۔ تو شراب الطہورا کے معنے و تشریح
سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ شراب ہے کہ جس کے
پینے سے ہرگز نشہ نہیں آتا جو میرے خیال میں
دودھ سے مطلب نکلتا ہے۔ پس مفصلہ بالا
بیان سے اتنا تو ثابت ہو گیا۔ کہ نشئی اشیا
کا استعمال کرنا از روے اہل اسلام ممنوع و
مکروہ ہے۔

اب یہہ بتلانا ضروری ہے کہ اسکے پینے سے
جو اثر انسان کی جسمانی حالت پر پڑتا ہے وہ
کیسا ہوتا ہے۔

شراب کے پینے سے جو حالت انسان کی ہو جاتی
ہے۔ اسکو یونانی زبان میں
intoxication
(نشہ کی حالت) کہتے ہیں۔ جسکی وجہ تسمیہ یوں
ہے۔ کہ پرچین سمے میں ملک یونان میں تیروں
کے ساتھ لڑائی ہوا کرتی تھی۔ جب کسی دشمن
کو مارنا ہوتا تھا۔ تو رات کے سمے تیر کو زہر میں
بھگو رکھا کرتے تھے۔ ایسے کا نام
toxon تھا۔ اور زہریلے تیر کا
نام toxicon ہوا۔ اور اس سے
انٹاکسیکیشن شبد نکلا۔ پس دراصل اسکے معنے
نشئی ہونے کے نہیں بلکہ زہریلا ہونے کے
ہیں اور یہہ بھی ٹھیک۔ کیونکہ حسب رائے
مستند ڈاکٹران و حاذق طبیبان زمانہ سلف
و زمانہ حال جیسے کہ میں آگے ثابت کروں گا
اسکا اثر زہر سے کچھہ کم نہیں۔
(باقی آئندہ) (جمنا داس)

ڈسکہ میں برہمچاری کرپانند کی ناکامیابی

سادہو کرپانند مورخہ ۲۔ جولائی ۱۹۲۶ء
کو بوقت صبح یہاں آئے۔ ایک دہرم شالہ
میں آکر اترے۔ بوقت تین بجے دن کے
دہرم شالہ کے بھائی سماج کے خزانچی لالہ
نہال چند کو کہا کہ سماج کا ایک سادہو دہرم شالہ
میں آیا ہے۔ وہ اسی وقت انکے پاس گئے
اور جا کر نمستے بولا اور دیکھا کہ سادہو کرپانند
جی ہیں جنکی فتنہ انگیزی سے وہ ایک سال
سے واقف تھے۔ وہ کچھہ گفتگو کر کے چلے
گئے۔ پھر انہوں نے مجھے قریب چار بجے
شام کے میرے مکان میں آکر کہا۔ کہ سادہو
کرپانند اِسجگہہ دہرم شالہ میں اترے ہیں۔ اور
کہا کہ میں نے معلوم کیا ہے کہ کوئی سند
باقاعدہ آریہ پرتی ندہی سبھا کی انکے پاس
نہیں ہے۔ اسواسطے انکا لکچر سماج مندر میں
نہیں ہونا چاہئیے۔ کیونکہ ایسے آدمی جو
خاص تفرقہ ڈالنے کے واسطے آتے ہیں
نہ اپنی پارٹی اور نہ سماج کے منشاء کو پورا
کرتے ہیں۔ قریب ۶ بجے شام کے سادہو
صاحب مذکور خود بازار جا رہے تھے
رستے میں انکو لالہ نہال چند اور بندہ ملے
اور پوچھا کہ کہاں تشریف لے چلے ہو
انہوں نے نہایت غصہ سے جواب دیا کہ
تمکو کیا جہاں ہمارا دل چاہے جاویں۔ ہمارے
ساتھ مت بولو۔ تم بھی گھاس کھانیوالے
ہو۔ اتنے میں انکے کڑے الفاظ سنکر
بہت سے آدمی جمع ہو گئے۔ ہم نے پوچھا
کہ مہاتما جی آپنے سبزی ترک کر دی ہے
آپ کیا کھاتے ہیں۔ جوابدیا تم کو کیا جو
ہمارا جی چاہے کھاویں۔ ہم نے کہا مہاراج
جو آپ کا جی چاہے کھاؤ۔ مگر اسجگہہ ماس
کا پرچار نہ کرنا۔ کیونکہ یہاں لوگ اس سے
نفرت کرتے ہیں۔ جوابدیا ماس وید ورودھ
نہیں ہے۔ اسکے پرچار میں کیا دوش ہے
ہم نے کہا اچھا جاؤ جو آپ کا دل چاہے
کرو۔ اسکے قریب آدھ گھنٹہ بعد لالہ نہال چند
و بندہ دوسرے بازار کی طرف جا رہے تھے
دیکھا کہ سادہو صاحب لالہ تاراچند جوہری
کی دوکان پر بیٹھے اِسبات کو چھیڑے بیٹھے
ہیں۔ جب آدمیوں کو ذاتی نفرت کرتے پایا
اور خیال کیا کہ اب اس طرح دال نہیں گلیگی
تو کہا کہ ماس کھانیوالا ایک انگ میں پاپی ہے
ہم نے کہا کہ لکھہ دو کہ ماس کھانا وید ورودھ
ہے۔ کیونکہ پاپ وہی ہے جو کہ وید ورودھ
ہے۔ اور اسکا پرچار کرنا پاپ ہے۔ وہ
پرچہ ہم پرتی ندہی سبھا کو بھیج دیتے ہیں۔
مگر انہوں نے اس بات پر حیل حجت کر کے
بالکل انکار کر دیا۔ جس سے انکا پول کھل گیا اور
لالہ تاراچند صاحب کے برخورداران سعادتمند
نے کہا کہ مہاراج ہماری دوکان سے آپ
جائیں اور خود انکو چوک کی طرف لے چلے
اور چوک سے گزر کر ایک دوکان پر آکر

کھڑے ہوگئے اور لکچر دینے لگے۔ اور ہم لوگ چلے گئے۔ اور پنڈت جی کے بعد آندھی آئی۔ سادھو صاحب دھرم شالہ میں واپس چلے آئے۔ پھر دوسرے دن مورخہ ۲۲ جولائی کو بوقت ۲ بجے دن کے چند آدمی دھرمشالہ میں انکے پاس بیٹھے تھے۔ اور اُنکا جھگڑا ہو رہا تھا۔ اتفاق سے بندہ اور لالہ نہال چند و لالہ کرم چند و لالہ دیوان چند سبھاسدان آریہ سماج وہاں گئے اور جا کر بیٹھ گئے۔ اور جب چاپ گفتگو سنتے رہے اثنائے گفتگو لالہ نہال چند نے پرشن کیا کہ مہاراج آپکے الفاظ سے سیدہ ہوتا ہے کہ ہر ایک قسم کا ماس کھا لینا چاہئیے۔ جواب دیا کہ اسمیں کیا دوش ہے۔ انہوں نے کہا کہ پھر سانپ گوا کتا بلا وغیرہ کھانے میں آپکی کیا رائے ہے۔ جواب دیا کہ ایسے جانور نہیں کھانے چاہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ غریب فائدہ رساں جانور ان بھی نہیں کھانے چاہیں۔ بعدازاں ہیں نے کہا جناب خیر دسور کی بابت آپکی کیا رائے ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ سور کے ماس کے واسطے تو ہم لوگ ترستے ہیں۔ کیونکہ اسمیں بہت چربی ہوتی ہے اور طاقت بہت دیتا ہے۔ جس پر مسلمان حاضرین ناراض ہوگئے فساد کا اندیشہ تھا۔ مگر اُنکو ٹال دیا گیا۔ آخر ہم سب آدمی بازار کی طرف چلے گئے۔ اور اس کے بعد قریب چھ بجے شام کے بازار میں آکر ایک دوکان پر کھڑے ہوگئے اور لکچر شروع کیا۔ اثنائے لکچر میں بہت سی گالی گلوچ سماج کو دیتے رہے اور سماج کے کئی خیرخواہوں کو نہایت بُرے الفاظ سے یاد کرتے رہے اور کہتے رہے کہ آریہ سماج کو گویا خراب کر رہی ہے۔ اور آئیں مجھے پنڈت اور گنڈے داخل ہیں۔ اور کوئی لائق پرش نہیں ہے۔ کوئی فائدہ نہیں ہے کہ اسکو ترقی دیجاوے۔ سنگھ سبھا قایم ہونی چاہئیے۔

مگر بہ چند سکھ صاحبان حاضرین کو ہم لوگوں کے برخلاف کرنے کا اور اُن کو راضی کرنیکا منشا تھا۔ آپکے نفرت انگیز مضمون کی بابت مفصل کرنے میں دستار بڑہنے کا اندیشہ ہے۔ مختصر یہہ کہ بروز دوسرے دن سادھو صاحب یہاں سے چل نکلے سادھو صاحب اور آپکے مددگاروں سے بیزار تھا ہے۔ کہ ایسے اوپدیشک جو بعض سوسائٹی کو نقصان پہنچاتے ہیں اور قوم اور ملک میں تفرقہ ڈالنا چاہتے ہیں نہ بھیجا کریں۔ تاکہ ملک کا اُدہار ہو جاوے اور جو نقصان کہ آریہ سماجوں کو ایسے پرشوں کی طبیعت سے ہوا ہے۔ اُسکی بیخکنی ہوکر فائدہ کی صورت نکل آوے تاکہ جس رونق و ترقی کی امید ہے۔ وہ ہم سب کو منہ دکھاوے۔

آپ کا داس

گوبندرام سکریٹری آریہ سماج ڈسکہ

ستدھرم پرچارنی سبھا کورد کھشیتر

نمستے۔

جس پوتر بھومی میں دنیا کو اودیا اندھکار کے سمندر میں ڈوبنے والا پُدہ لڑا گیا تھا۔ اور جسمیں دنیا کے تمام نامی گرامی عالموں اور شورویروں کے شریر چھوٹ کر مکتی میں شیین کر رہے ہیں۔ اور جو کسی کال میں ست ودیا کی بھنڈار اور شُدہ آچرنوں کی اتہاکھی کرجنکے جنگلوں میں مہاراجہ یدہشٹر نے اپنے ہزاروں برس کاٹے تھے اور جسکو مسلمان بادشاہوں نے جلایا اور برباد کیا۔ اور وہاں کے مندروں کو توڑا اور جسکو تمام بھارت ورش کے نواسی پوتر بھومی مانتے ہوئے یاترا کرنیکے لئے آتے ہیں۔ اور یہیں اشکت دان پن کر اُن سوارتھی برہمنوں کے پیٹ بھرتے ہیں۔ اور جنکو شراب اور تماش بینی چرس اور گانجہ نوشی وغیرہ اعمالات قبیحہ و اناچاری کرموں کو کرتے ہوئے فرصت نہیں ملتی ہے۔ اور بھانا جاکے کاریوں میں ان کا سمہ کٹتا ہے۔ اور جس بھومی میں اناچار کے باعث آبادی کا تنزل ہوتے ہوتے باون ہزار سے چار ہزار آدمی رہگیا ہے۔ جو کہ ایرشاورت دیش ناستک پن کا مرکز عظیم ہے جسکو دیش ورد کا ذرا بھی خیال نہیں اور جسمیں ویدک دھرم کا وردوہ بہت ہی وڈیا ہے ہیں اناچار کیت کرخت دہرتی میں اُس جگدیش بھگوان کی اتی دیالتا سے پاپ آچار کے دور کرنے اور ویدک دھرم کی اشاعت کے لیئے آریہ سماج ردلی ست دھرم پرچارنی سبھا کورد کھشیتر قایم ہوگئی ہے۔

اگرچہ ماہ فروری ۱۸۹۳ء کو پنڈت لیکھرام جی بھی یہاں تشریف لے آئے تھے۔ مگر اُن کے اوپدیشوں سے ایسی بھومی میں کچھہ اثر نہ ہوا تھا۔ بلکہ دشمنوں نے اُنکی تعظیم کے بجائے بدسلوکی سے کام لیا تھا۔ پھر سورج گرہن کے موقعہ پر بھی یہاں سبھا استھتی نے جواب صاف دیا تھا۔ کیونکہ یہاں لوگوں کے دلوں میں آریہ سماج کی شکشا سے قطعاً نفرت رہی ہے اور وہ لوگ آریہ سماج کو بُری حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور بہو گول ہیں سب سے رنج دایک

...الی کارک اس سبھا کو جانتے ہیں۔ یہاں
...ہمنوں کی بستی ہے جو معقولات
...وتران برہمنوں کی بستی ہے اور جنکے دماغوں میں جہالت
...بی خارج ہیں اور جنکے دماغوں میں جہالت
...بکار لگا ہوا ہے۔ لہذا مخالفت کا بازار
...ت گرم رہتا ہے۔ اور سماج اور بانی سماج
...ے نقط گالیاں دینا اُن کا سندھیا کا پاٹھ

...اس سبھا دیکت لوگوں میں ست دہرم کا
...رچار کرنا مطابق اُس بیئے کے بندر کو ادپدیشٹر
...یا ہے۔ کہ جس نے بیچارے بیئے کا گھر توڑ
...یا تھا۔ پرنتو سا جب اتّاہ وہ اتّاہ ہے
...ویک دھرم کے پرچارکوں کو پہاڑوں سے
...رانے اور دریاؤں کو اُلٹنے کی ہمت اور دہر
...یدا رہا ہے۔ پنڈت نہو رام اسسٹنٹ سٹیشن
...اسٹر تہانیسر لالہ مدہو سودن لال صاحب بزاز
...ور بھاشے چندر منی جی رئیس تہانیسر اور بابو
...ہم چند صاحب گھونس سٹیشن ماسٹر تہانیسر کی
...رجانہ اور دہیانہ ہمت سے اس ویدک دہرم کی
...اشاعت کرنیوالی ست دہرم پرچارنی سبھا کا
...وجود قایم ہوا ہے۔ جو عنقریب بہت جلد ترقی
...کرنے والا ہے۔ سا ماجک اوپدیشکوں اور
...ماج کے ودوان عالموں کو اس نئے پودے
...کی حفاظت کرنا انکا فرض ہے۔

سبھا ھذا کی ادھکاریان

(۱) پنڈت سری رام صاحب ادھیاپک تہانیسر پردھان
(۲) پنڈت نتھو رام صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر
تہانیسر اپ پردھان
(۳) لالہ مدہو سودن لال صاحب بزاز سکرٹری
(۴) مہاشے چندر منی جی رئیس زادہ تھانیسر
جائنٹ سکرٹری
(۵) ٹھاکر داس پرمہنس مہرم سیوک سبھاسد۔
(۶) مرلیدہر جی ودیارتھی الیف اے
کلاس مہندر کالج پٹیالہ سبھاسد۔
(۷) رامچندر جی منی منیجر مشن ہائی سکول انبالہ
(۸) ہنسراج جی آچاری۔
(۹) لالہ بھاگیرت لال ساہوکار تھانیسر
(۱۰) لالہ پچھمی چند سب پوسٹماسٹر تہانیسر

راقم
ٹھاکر داس پرمہنس انبالہ تھانیسر گورکھشک

ویدپرچار فنڈ کمیٹی مرادآباد

۹۔ جولائی سنہ ۹۶ء کو بجنور میں ضلع بھر کے
رؤسا و زمینداران کی ایک سبھا متعلق کارسلا
بندوبست ہونیوالی تھی کمیٹی ہذا نے یہ خیال
کرکے کہ ایسے وقت میں دہرم اوپدیش کرنا بہت
زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔ ایک ڈیپوٹیشن جسمیں
منشی مہادیال صاحب پریسیڈنٹ کمیٹی و پنڈت
کرپا رام جی شرما و پنڈت دیوی شنکر جی ناگر
بی اے کلاس منشی سگولر پرشاد صاحب
اور پنڈت جانکی پرشاد جی شریک تھے ضلع بجنور
بھیجا۔ اسموقعہ پر بجنور سماج نے جو نیا
مندر خرید کیا ہے اُسمیں پرویش کا بھی
جلسہ کیا تھا۔ ۵ و ۶ جولائی کو پنڈت
دیوی شنکر جی ناگر و پنڈت کرپا رام جی شرما
نے ویدوں کے مہتو اور ویدپرچار کی آوشکتا
وشیوں پر سماج مندر میں دیا کھیان دیے
جنمیں سب روسا کو انوشیت کیا گیا تھا۔ یہ
تو نہیں کہا جا سکتا۔ کہ سبھی لوگ شریک جلسہ
ہوئے تھے۔ لیکن پھر بھی بہت لوگ شریک
تھے اور معقول حاضری میں ہر دیا کھیان
ہوئے۔ جنکا بہت اچھا اثر سامعین پر پڑا

اور ہمکو یہہ امید دلائی گئی ہے۔ اسوقت کے کیے
اوپدیش کا اثر آیندہ عنقریب بہت اچھا ظاہر
ہوگا۔ ۷۔ جولائی کو ڈیپوٹیشن واپس آگیا۔
پنڈت بہو شیتر شرما ضلع ہذا کی سماجوں میں
اوپدیش کر رہے ہیں۔
۱۱۔ جولائی کو سماج مندر مرادآباد میں پنڈت
ہردی دت شرما اوپدیشک برتی ندہی سبھا
پشچم اُتر دیش و پنڈت کرپا رام شرما نے
پرا اور اپرا ودیا دشے پر معقول اور مدلل
لکچر دیے۔
راقم
نرائن پرشاد سکریٹری ودیا پرچار فنڈ کمیٹی

مالیر کوٹلہ

۱۲ جون سنہ ۹۶ء کارروائی جلسہ ہفتہ وار میں شریمان پنڈت
رام تن جی مہاراج اوپدیشک آریہ پرتی ندہی
سبھا پنجاب نے آریہ سماج کے پہلے نیم کی ویاکھیا
بڑی پُرتاثیر تقریر سے کی۔ حاضرین کے
دلونکو دہرم کی طرف متوجہ کرکے اس شکتی
سے کھینچا کہ اُسی وقت چار اشخاص نے آریہ
سماج کی ممبری کی درخواست کی۔
۱۹۔ جون سنہ ۹۶ء کی کارروائی ہفتہ وار جلسہ
میں اول اوپاسنا بابو رلارام جی نے کری بعدہٗ
اوپدیش لالہ نتھو رام جی کا کلیشنوں کی نورتی پر
ہوا۔ اور لالہ لونگ رائے شرما نے استری
شکشا وشے پر اور بابو رونق رائے جی نے
گنگا کی اصلیت پر اور ایک لکچر منتری جی کا
نیوگ کے وشے پر ہوا۔ اور بھجن داسلی ہو کر
جلسہ سماپت ہوا۔
۲۶۔ جون سنہ ۱۸۹۶ء کی کارروائی جلسہ ہفتہ وار
بھجنوں سے شروع ہو کر اول اوپاسنا لالہ نتھو رام جی

شرانجمن سماج رے کرائی - اسکے بعد لالہ
نونگ رائے شرما کا لکچر آریہ جن شدھی پر
ہوا - بعدش شریمان پنڈت رام رتن جی مہاراج
اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا
لکچر آریہ سماج کے دوسرے نیم کی ویاکھیا
پر ہوا - لکچر کے ختم ہونے پر پنڈت شنکر دت
جو ہندو سبھا مالیر کوٹلہ کے ایک اعلےٰ ممبر
سمجھے جاتے ہیں - ایشور کے ساکار و نراکار
ہونے پر پرشن اُتر ہوئے - ہندو پنڈت
مذکور نے اپنے آپکو مجبور پاکر حیلہ سازی سے
پہلو تہی کی - حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا
آرتی ہو کر جلسہ سماپت ہوا -

۳ - جولائے ۱۸۹۶ء کے ہفتہ وار جلسہ میں بھجن آدک
کے بعد اول لالہ نونگ رائے شرما کا لکچر ست دھرم
کی تلاش پر اور بابو رونق رائے کا لکچر صغرسنی
کی شادی کے نقصانات پر اور منتری کا لکچر
سچے آریہ بننے پر ہوا - حاضری معقول تھی
بھجن و آرتی ہو کر جلسہ سماپت ہوا -

نرجلہ اکادشی کا اُتسب - ۲۱ - جون ۱۸۹۶ء
کو بروز اتوار نرجلا اکادشی صبح کے وقت
۷ بجے سے ۹ بجے تک لالہ نونگ رائے شرما ممبر
آریہ سماج کے استھان پر ہون ہوا - ایشور کی
کرپا سے اسیوقت بارش شروع ہوگئی - اس
کارروائی کے ختم ہونے پر شریمان پنڈت رام رتن
جی مہاراج اپدیشک شرومنی آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب دیہات سے پرچار کرتے ہوئے
کوٹلہ میں آ براجمان ہوئے - چونکہ اس روز
مالیر کوٹلہ میں بھاری ہجوم سے میلہ نرجلا
اکادشی ہوا کرتا ہے - اس لیئے آریہ سماج کے
وچار سے منت ہوا - کہ اس میلہ پر دھرم کا پرچار
کیا جاوے - چنانچہ مالیری دروازے کیطرف
شارع عام کے ایک وسیع میدان لب سڑک
معروف طویلہ دیوانان والہ میں ۳ بجے سے
کارروائی دھرم پرچار بھجنوں سے شروع
ہوئی - اُسکے بعد اول لالہ نونگ رائے شرما
ممبر آریہ سماج کا لکچر و بابو رونق رائے
و بابو امین چند کی تقریر مختلف وشیوں پر
ہوئی - اس کے بعد ۴ بجے سے شریمان
پنڈت رام رتن جی مہاراج کا لکچر میلہ کی
اصلیت پر شروع ہوا - لائق لکچرار نے اول
سے ایسی جادو بھری تقریر سے بہیا اُٹھائی
کہ جو اشخاص اس غرض سے کوٹلہ میں آئے
ہوئے تھے - کہ میلہ نرجلا اکادشی دیکھیں اُس
میلہ سے سروکار نہ رکھتے ہوئے لگاتار اُس
تقریر کے شائق بن رہے تھے - اگرچہ اسموقعہ
پر دھوپ اور گرمی کی نہائت شدت تھی
لیکن حاضرین اُس تپش کو برداشت
کرتے ہوئے اُسی طرح نقش بر دیوار ہو رہے
تھے - پورے تین گھنٹہ اس مقناطیسی تقریر
نے سامعین کے دلونکو کھینچکر دھرم کا جوش
پیدا کیا - دوسرے روز چونکہ بتقریب عشرہ
محرم الحرام باہر سے بہت لوگ آئے ہوئے
تھے - اس لیئے مناسب خیال کیا گیا ہے کہ
اُسی جگہ پھر پرچار کیا جائے - پس ۲۲ جون
۱۸۹۶ء کو مکان مذکور میں بوقت پانچ بجے
شام کے وقت پنڈت جی مہاراج کا لکچر (سناتن
دھرم کیا ہے) کے مسئلہ پر ۷ بجے تک پنڈت
جی نے ہر پہلو سے ہندو دھرم اور سکھ دھرم
اور مذہب اسلام و عیسائی کے پرمانوں سے
ثابت کیا کہ صرف ویدک دھرم ہی سناتن
دھرم ہے اسکے بعد دو تین ہندو پنڈتوں نے
ایشور کے ساکار و نراکار ہونے پر پرشن کیئے
جسکا اُتر پنڈت جی مہاراج نے برجستہ بخوبی
دیا - اس تقریر کا فیصلہ کل حاضرین جلسہ نے
بحق آریہ سماج دیا رات کو شب شہادت تھی
اس لیئے منتری صاحب کے مکان پر ۹ بجے
سے بغرض پرچار بھجن ڈھولک وستار کے
ساتھ شروع ہوئے - اسموقعہ پر حاضری
نرجلا اکادشی سے بڑھکر تھی - ۱۲ بجے کے
قریب ہندو سبھا کے ادھیکاریان معہ پنڈت
شادی رام اپدیشک ہندو سبھا جالندھر
وہاں پر آگئے تھے - انہوں نے خواہش ظاہر
کی - کہ اپنے مت پر دھرم اپدیش کیا جاوے
چنانچہ پنڈت رام رتن جی مہاراج نے سندھیا
کی ضرورت پر آدہ گھنٹہ تک ایک پُر تاثیر
اپدیش دیا - بعدش پنڈت شادی رام
نے ایشور کی دیا پکتا پر پرشن اُتر شروع
کر دیئے - جسکا جواب پنڈت جی نے بڑی
شانتی سے دیا - اسکا اثر حاضرین پر بہت
اچھا پڑا - پھر تمام رات بدستور ایشور بھجن
گاین ہوتے رہے - اسموقعہ پر آریہ سماج
مالیر کوٹلہ کی طرف سے تقریباً ۲۵ ہزار
استری پُرشوں کو دھرم اپدیش ہوا - شریمتی
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا آلی دھنیاد ہے
جسکے پربندھ سے ایسے ایسے موقعوں پر اپدیشک
مہاتما اپستھت ہونے لگے - اور نہائت
سرگرمی سے پرچار کا کام پھیلا رہا ہوتا ہے
ایشور اسکی دن دونی اور رات چوگنی انتی
کرے - اوم شم

آپ کا داس
راماداس دیا منتری آریہ سماج
مالیر کوٹلہ ریاست

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

ہندی کی ایک مثل ہے۔ کہ آدمی راہ پڑے جانیئے یا بیاہ پڑے جانیئے "یعنی آدمی کو اُس وقت سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ تجربہ سے معلوم ہو جاوے کہ یہ آدمیت کے کام کرتا ہے۔ ورنہ نہیں جو منش اپنے آتما کا گھات کرتے ہوئے کسی بار میں اگر اپنی کمزوری دکھلا کر روسیاہ ہوتے ہیں۔ اُنکی وہ مثل ہو جاتی ہے۔ کہ دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ ہماری سماج کے پردہان ڈاکٹر ودارکا داس جی جنکے پتا پنڈت گنیش داس نے اپنا اپنی اوستھا کے چاروں آشرم پورے کر کے کاشی جی میں دیہانت ہوا۔ ایک خاندانی اور پکے آریہ خیال کیے جاتے تھے۔ لیکن پکا آریہ یا جوانمرد وہی شخص ہو سکتا ہے جو ہمیشہ فرائض ادا کرتے ہوئے میدان دہرم سے قدم پیچھے نہ اٹھاوے۔ عرصہ ایک ماہ سے ڈاکٹر صاحب کی والدہ بیمار تھیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے دور اندیشی کر کے قبل از مرگ واویلا کا سامان پہلے ہی فراہم کر رکھا تھا یعنی بیلواڑی باغ بھاری وغیرہ سنکھ گھڑیال آدک مثل سامان شادی تیار کر لیا تھا۔ آریہ سماج کے ممبران منتظر تھے۔ کہ دیکھیے پردہان صاحب اپنے آتما کا بل دکھلاتے ہیں۔ لیکن جب تک دھرم کا جوش دل پر اثر نہ کرے آتما بلوان نہیں ہو سکتا۔

۲۰۔ جون ۱۸۹۶ء کی صبح کو ڈاکٹر صاحب کی والدہ کا دیہانت ہو گیا۔ شہر کے تماشائی و آریہ ممبران و ہندو برادری آپکے مکان پر موجود ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے دھرم کا خیال نہ کرتے ہوئے صرف اپنے ہی آتما کا گھات نہیں کیا۔ بلکہ بہت سے لوگوں کے آتما کو کمزور بنایا۔ کل رسومات پورانک ادا ہوئیں سوائے اسکے فرضی بیاں سنکھ گھڑیال وغیرہ کے اُٹھا یا گیا۔ شہر میں اسکا ایک عجیب ہلکا مچ گیا۔ بعض لوگ کہتے تھے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے سنسکار کے خرچ سے متحمل نہ ہونیکی وجہ سے ایسا کیا ہے۔ بعض کہتے تھے۔ کہ دھرم پر ٹھیک ٹھیک چلنا ہر ایک منش کا کام نہیں ہے۔ بعض کہتے تھے۔ کہ انکا ایسی رسومات کا ادا کرنا بھی ایک چال ہے۔ بلکہ ہندو سبھا کے لوگ بھی کہتے تھے کہ یہ نیرنگی آدمی ہیں۔ جیسا دیکھتے ہیں ویسا بنجاتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے ویدک ریتی سنسکار اس لیے نہیں کیا۔ کہ میں پہلے ہی سے بدنام ہوں اگر اسوقت ایسا نہ کیا تو ناطہ نسبت چھوٹ جاوینگے لیکن میں تو یہی کہونگا کہ ڈاکٹر صاحب نے یہ سب الزامی تمغہ اپنے آتما کی کمزوری سے حاصل کیے ہیں ورنہ پورانک ریتی سے سنسکار کرنا بدنامی کو دور نہیں کر سکتا۔ جو شخص اپنے سچے دہرم پر ثابت رہکر قول اور فعل کو پورا کر کے دکھلاتے ہیں۔ انہیں کی اچھیا پورن ہوتی ہے۔ اسموقعہ پر ڈاکٹر صاحب کے مرتے منہ والے پر خوب قہقہہ مچ رہا تھا مگر افسوس کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے پتا کی حالت کو یاد نہ کر کے دہرم کے میدان میں بزدلی کا نمونہ دکھلایا اور بجائے نیکنامی کے زیادہ بدنامی ہوئی۔ ایشور پرماتما انکو بل پردان کریں۔

۱۰۔ جولائی سنہ ۹۶ء کو شیو رام ممبر آریہ سماج مالیر کوٹلہ کی ماتا کا دیہانت ہو گیا۔ لالہ صاحب موصوف نے مرتک سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ اگرچہ برادری نے بہت کچھ مخالفت کی لیکن ورڈ رنبتہ داسی ممبر موصوف نے کچھہ پرواہ نہیں کی۔

آپکا داس
رامداس سہایک منتری آریہ سماج مالیر کوٹلہ

نسخہ یا طبیب کی ضرورت

تپ دق سے بیمار ہے۔ تھوڑی تھوڑی کھانسی آتی ہے۔ خون ہمیشہ ٹھیک نہیں آتا۔ بخار ہر وقت چڑھا رہتا ہے۔ ۱۰۳ درجہ تک بھی بعض وقت پہنچ جاتا ہے۔ چھاتی میں کچھہ کچھہ درد ہوتا ہے۔ عمر ۲۵ سال کے قریب ہے۔ غذا میں کوئی فرق نہیں۔ بیماری معلوم ہوئی کو کوئی تین مہینے ہو سکتے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو اس بیماری کا کوئی مجرب نسخہ یاد ہو تو جن شرائط پر وہ بتلانا چاہیں تحریر کریں۔ اگر کسی ایسے حکیم یا وید کا پتہ کسی صاحب کو ہو۔ جو وید یا حکیم اس بیماری کے علاج میں مشہور ہو تو انکا پتہ دیں بڑا مشکور ہی ہوگا۔

کل خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔
جی ایم - فرنیس جالندھر شہر

سماچار جگت خبریں

شہر قصور آریہ سماج کی بال سبھا کے مندرجہ ذیل ممبروں نے ماس کا کھانا ترک کیا۔ گورالال

گوپالداس۔ دُنی چند۔ کرم چند۔ شام داس اور بینز لالہ دیوانچند ممبر آریہ سماج نے بھی النس کھانا ترک کیا۔

سادھو سدانند نے ملتان سے پرچار کرتے ہوئے سکھر۔ حیدرآباد سندھ جیکب آباد کوئٹہ چمن۔ اور لوستان بھوسٹ میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

چھاؤنی نوشہرہ ضلع پشاور میں بازار کے لوگوں نے ساماجکوں کی پریرنا نے مبلغ عہ روپیہ کی سامگری سے ہون یگیہ کرایا۔ اور ایک ہندو مسمی دینیال کا مرتک سنسکار بلاگت للعہ کے سوگند بہت پدارتھوں سے جلایا اُسی روز نوشہرہ میں سخت بارش ہوئی۔ لالہ نندلال جی عطار نے قریبًا مبلغ ۲۰ روپیہ چندہ کرکے تین دن تک ہون یگیہ کرایا ساماجک ممبروں نے اپنی آمدنی کا دسانش دھرم سمبندھی کاموں میں خرچ کرنے کا سنچتہ ارادہ کرلیا ہے۔ چنانچہ تجویز ہوئی کہ سماج مندر میں ہر روز بوقت صبح ہون یگیہ ہوا کرے یہ کارروائی ۲۸۔ جون ۱۹۲۶ء سے برابر جاری ہے۔ ذیل کے اشخاص نے ورانہ ہون کے لئے چندہ دیا ہے۔ بابو گن لال سنگھ عہ بابو نرین سنگھ عہ۔ لالہ بسنت رام عہ بابو سندر داس عہ۔ منشی گوبند لعل ۸ر بابو گنگا رام سہایک عہ۔ لالہ لوبا مل عہ سماج کے مکان کا کرایہ لالہ گوبند لال جی نے لینا چھوڑ دیا مبلغ للعہ روپیہ اس سماج نے آمدنی دسانش آٹا فنڈ اور رم فنڈ کے منتری پرتی ندہی سبھا کو ارسال کرینگے علیحدہ جمع ہیں۔ اسوقت سماج میں ۱۷ ممبر اور ۹ سہایک درج رجسٹر ہیں۔ ہفتہ وار جلسہ برابر

ہوتے ہیں۔ اوسط حاضری ۱۵ سے ۲۵ تک ہوتی ہے۔ سماج ہذا نے مبلغ ساٹھ روپیہ مندر فنڈ کے لئے جمع کر لئے ہیں۔

آریہ سماج قصبہ گنگوہ میں ۲۸ و ۲۹ جون کو پنڈت کشور چند جی نے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ اور دھرم سبھا کے اوپدیشک درگا پرشاد کے لکچر کی بھی تردید کی اور اوپدیشک کی سخت ضرورت ہے۔

موضع جلوانہ علاقہ پٹیالہ میں ایک نیا آریہ سماج قائم ہوا۔ عہدہ داران تفصیل ذیل ہیں۔ لالہ رامچند جی پردھان۔ چودھری جگت سنگھ اُپ پردھان۔ لالہ تلسی رام منتری۔ لالہ موہن لال خزانچی۔ چودھری پنجاب سنگھ پستکادھیکش بہتر ہو ہار ذیل کے پتہ سے ہونا چاہیئے۔ ڈاکخانہ سوہٹ بدی علاقہ نابھہ معرفت چودھری جیت سنگھ نمبردار منتری آریہ سماج جلوانہ کے پہونچے۔

رام نگر ضلع گوجرانوالہ میں لالہ بھیراج نے شر تیور سے جاکر دو روز تک ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

باگڑیان ضلع لودھیانہ میں تین چار شخص زمیندار و برہمن وغیرہ سادھو ہو گئے ہیں۔ ان کے ساتھ لالہ رام لال منتری آریہ سماج اور نیز ایک اور سنیاسی دلیوی گر کے ساتھ بحث مباحثہ ہوا۔

مہتہ بھاگچند جی کلرک منصفی کوئٹہ نے کنیا پاٹ شالہ کو مبلغ پچاس روپیہ اکٹھا کرکے ارسال کیئے۔

کمالیہ۔ سماج کے منتری اپنے علاقہ میں پرچار کی سخت ضرورت لکھتے ہیں اور جھنگ سماج سے نوید کرتے ہیں۔ کہ اپنے سالانہ جلسہ کی تاریخ جلدی مشتہر کردیں۔

تاکہ اسی تعہ کے ساتھ ہی اس سماج کے جلسہ کی تاریخ بھی مشتہر کیجاوے۔

ہمارے چندپور شار بھی نکیریاں نواسی آریہ بھائیوں نے ۱۳۔ جولائی ۱۹۲۶ء کو ایک ڈیپوٹیشن بناکر قصبہ بھنگالہ میں جاکر پرچار کیا۔ بہت سے لکچروں کے بعد قریبًا ۱۳ نئے ممبر ہوئے۔ ہر ویاکھیان میں حاضری اوسطًا ۲۰۰ رہی۔ ابکے دفعہ کسی پورانک نے چوں چرا نہیں کی۔ اب بھنگالہ سماج کے ممبر زیادہ ہوگئے ہیں۔ اس لئے یقین ہے۔ کہ باقاعدہ انتخاب عہدہ داران ہوکر ہمارے پاس شایع کرنے کو آویگا۔

ملک سندھ میں قوم منتجان جنکی تعداد قریبًا ایک لاکھ کے ہے۔ جو رسم و رواج شادی و مرگ شرادھ وغیرہ بدستور ہندو ہی کرتے ہیں۔ اب تک مسلمانوں کے ساتھ کھانے اور پینے میں پرہیز کرتے ہیں۔ ۶۰ صد قریبًا دو سو سال سے بعہد بادشاہ کلہورا جبرًا انکا یگیوپویت اور چوٹی اُتار لیا گیا تھا۔ مگر ابھی تک اپنے اعتقاد پر پکے اور ہندو دھرم میں واپس آنا چاہتے ہیں۔ مفصل نامہ نگار بھیجنے کا وعدہ کرتا ہے۔

علی گڑھ میں لالہ الشوری پرشاد وکیل و دیگر صاحبان نے مبلغ عہ روپیہ چندہ برائے شدھی رام نراین چوہان ٹھاکر بیت شدہ کے جمع کیا۔ اور ہمراہ ڈاکٹر کشن چند جی برہمن شدھی لودھانہ بھیجا گیا۔ رقم چندہ شدہ سے اسکا قرض اور کرایہ ریلوے دیا گیا۔

ڈاکٹر بسنت رام جی لکھتے ہیں۔ کہ تیرے پاس میرے پتر کے شوک کے بہت پتر آئے ہیں۔ میری طرف سے آپ اپنے اخبار میں

ان سجنوں کے دھرم بھاو کی پرشنشا چاہتا ہوں۔ میں ہر حالت میں پرم پتا پرماتما کی اچھیا پورن کرنے میں تیار ہوں۔

میں اب جس لائن پر کام کر رہا ہوں۔ سب پتر بیوہار میرے نام منتری آریہ سماج گوجرانوالہ کی معرفت ہونا چاہیئے۔

لوکل

جیسا کہ پچھلے ہفتہ میں بتلایا گیا تھا کہ سوامی شنکرآشرم کے لکچروں کے جواب میں پہلا لکچر برہمچاری نتیانند جی نے شرادھ وشئے پر دیا تھا۔ دوسرے دن یعنی برہسپتی کے روز بھی برہمچاری جی نے برہم چریہ وشئے پر اتی منوہر ویاکھیان دیا جسمیں آپنے مفصل طور پر بتلایا۔ کہ رشی لوگ تین قسم کے برہمچریہ مانتے آئے ہیں۔ اور قدرتی طور پر بھی زندگی کو چار آشرموں میں تقسیم کرنا یوگ معلوم ہوتا ہے۔ اسی ضمن میں آپنے مہابھارت کے شلوکوں سے اور پرچین سمرتیوں کے درشٹانتوں سے بتلایا کہ کنیاؤں کے لئے برہمچریہ رکھنا بھی ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسے کہ بالکوں کے واسطے۔ آپنے کاشی ناتھ کے اس شلوک کی اصلیت کھولی جسکے معنے بتلائے جاتے ہیں کہ آٹھ برس کی کنیا کا وواہ ہونا گوری کہلاتا ہے "..." تت پشچات دوسرے روز یعنی شنکر کے روز اور شنی وار کی شام کو برہمچاری نتیانند جی نے سوامی شنکرآشرم کی مورتی پوجا منڈن کے متعلق یکتیوں کا کھنڈن کیا اور وید کے منتروں اور کئی ایک شاستروں کے سوتروں اور اپانگ ویدوں آدی کے حوالجات سے مشرح طور پر بتلایا۔ کہ کہیں بھی دھرم شاستر اور شرتیوں میں مورتی پوجا اور اسکی وِدھی کا ذکر نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی مورتی پوجک نے آج تک اس دنیا میں ترقی نمایاں سنسارک یا آتمک کاریوں میں کر دکھلائی ہے آیتوار کے روز ستسنگ جلسہ میں برہمچاری نتیانند جی نے اپدیش کرائی۔ اور تت پشچات لالہ منشی رام جی پردھان آریہ سماج جالندھر نے ایک عمدہ سرمن دیا جسمیں آپنے بتلایا کہ رشیوں کا اپدیش ہے کہ دو پرکار کی وِرتیوں میں سے جنکا نام پریہ اور شریہ ہے۔ شریہ کو سویکار کرو یعنی پریہ (جسکا مطلب ظاہری محبت و دنیاوی راحت اور عارضی خوشی ہے) کو تیاگ کر شریشٹ کرموں کو سویکار کرو۔ اسی مارگ پر چلنے سے پرماتما کے چرنوں میں پہنچکر مہاآنند کو بھوگو گے۔

مہاپا ہائی سکول میں طلبا کی تعداد چھ سو ساٹھ کے قریب ہو گئی ہے۔ باہر سے برابر لگاتار طلبا کی درخواستیں آ رہی ہیں۔ مگر بورڈنگ کے لئے مکان نہ ملنے کے سبب ابھی تک تسلی بخش انتظام طلبا نہیں ہو سکتا۔ گرمی اپنا جوبن دکھلا رہی ہے۔ بادل آتے ہیں۔ اور خالی چلے جاتے ہیں۔ اکثر اس شدت سے گرمی پڑتی ہے۔ کہ رات کے وقت مشکل سے نیند آتی ہے۔ بارش کی سخت ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

قومی شہسواروں کے گروجی معہ اپنے ایک چیلے کالی چرن کے آیتوار کو یہاں پدھارے۔ اور دو لکچر بڑے زور و شور سے دیئے۔ کالی چرن کا پہلے روز لکچر آنتی پر تھا۔ دوسرے روز لالہ سندر داس نے اپنے پیر کو ادھر ادھر اڑا کر عرش معلے تک پہنچایا۔ ہر دو لکچروں کا مدعا وہی پرانی قربانی اور قومی فرضی پکار تھی۔ لالہ سندر داس نے فرمایا۔ کہ پرانے ریفارمر اور ملک کے اپکاری گذر گئے ہیں۔ اب ہمیں زندہ قومی جانثاروں کی پرستش کرنی چاہیئے۔ اور وہ اس مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ (اشارہ لالہ منہراج کیطرف تھا) غرضیکہ ان لکچروں سے گرو ڈم پورے طور پر مترشح ہوتی تھی سکھ گرو صاحبان کی تعریف میں خوب زور سے گیت گائے گئے۔ اور لالہ منہراج جی کو انیسویں صدی کا گرو پیغمبر اور قوم کا اوتار بنایا گیا۔ اب ہمارے قومی پہلوانوں نے مسٹر اگنی ہوتری کی طرز پکڑی ہے۔ دیکھیئے یہ چال بھی کب تک چلتے ہیں۔

سوامی شنکرآشرم جی اپنا کارج سِدھ کر کے اور کافی روپیہ جمع کر کے اب یہاں سے چلے گئے ہیں ہر چند آریہ سماج نے ست اَست کا نرنے کرنے کے لئے کوشش کی۔ مگر آپنے ایسی مون سادھن کی۔ کہ آریہ سماج کے پتروں کے لینے سے بھی صاف انکار کیا۔

ایسے پرش ملک کا کیا اپکار کر سکتے ہیں جو ست اَست کا نرنے کرتے وقت تو جی چرا جاویں۔ لیکن ٹکا وصول کرنے کے لئے تو لمبے پاؤں پساریں۔ اور لمبی چادر بچھا دیں۔

بدھ وار کے روز حسب معمول بورڈنگ ہوس میں ماسٹر جمنا داس صاحب نے روحانی ترقی پر ایک منوہر ویاکھیان دیا۔ اور تمام

بورڈران نے ماسٹر صاحب کے دیاکھیان کو بتوجہ تمام سنا۔ اور آنکے دیاکھیان کا طلبا کے دلوں پر بہت اثر ہوا۔

ہمکو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جالندھر مشن بورڈنگ ہوس کے لڑکوں کے ساتھ مشنریوں نے بہت کچھ بیجا سختی کی ہے یعنے بورڈنگ کے کوئیں پر۔ جوکہ سنا جاتا ہے۔ کہ چندہ سے طیار ہوا ہوا ہے سب کو بلا لحاظ مذہب اور ملت پانی بھرنے کی اجازت دی گئی ہے جس سے بیچارے بورڈر بہت تنگ آ رہے ہیں۔ اگر ضرورت ہوئی تو مفصل کیس جو ہمارے پاس پہونچ چکا ہے آئندہ شایع کیا جاویگا۔

اشتہار

اشتہار

ایک شخص قوم اروڑہ پنجابی بعمر ۲۵ سال صورت وسیرت کا اچھا بدن سے تندرست لیکن پڑھا ہوا نہیں ہے۔ شادی کرنا چاہتا ہے کسی ایسی عورت سے جسکی عمر ۲۰ سال سے اوپر اور ۳۰ سال سے نیچے ہووے۔ خواہ کنواری یا بیوہ۔ عورت مذکور ضرور نہیں ہے۔ کہ قوم اروڑہ ہووے۔ عورت یا اسکے وارث پہلے بر کو دیکھ سکتے ہیں اور اسی طرح بر کو اختیار رہنی تسلی کا ہوگا۔ خط وکتابت بنام پنڈت بنسی نراین نایب تحصیلدار سرائے سدہو ضلع ملتان کیجاوے۔

ضرورت

صدر بازار نوشہرہ کے ایک منشی صاحب بعہدہ نکس کلکٹر محکمہ مجسٹریٹ صاحب بہادر نوشہرہ قوم کا آہلووالیہ سکھ گذارہ معقول عمر ۲۷ سالہ ممبر آریہ سماج کے سوشیلا دوج قوم کی استری سے ویدک ریتی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ اگر بیوہ ہو تو بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ بہتر بیوہار منتری سماج سے ہونا چاہیئے۔

(۲) ایک دیگر صاحب قوم کا آہلووالیہ سکھ سماج کا سبھاسد عمر ۳۰ سالہ اور ماسٹر دفتر محکمہ مجسٹریٹ صاحب بہادر بمشاہرہ مبلغ چالیس روپیہ ماہوار کے ویدوان دھارمک سوشیلا سے ویدک ریتی سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ بہتر بیوہار معرفت منتری آریہ سماج نوشہرہ کرنا چاہیئے۔
آپکا شبھ چنتک
گنڈا سنگھ منتری آریہ سماج نوشہرہ

اشتہار

بندہ نورتھ ویسٹرن ریلوے میں بمشاہرہ مبلغ ۲۰ روپیہ سگنلر (تار بابو) ہے۔ اور قصبہ بھوانی ضلع حصار کا اگروال بنیا ملازم شدہ ہوں۔ اور گوت گرگ اور عمر ۲۲ بائیس سال اور چالچلن نیک ہے۔ اگر کوئی صاحب اپنی کنیا کی شادی ویدک ریتی سے کرنا چاہیں۔ تو بندہ سے اس بارے میں خط وکتابت کریں۔
راقم رگھناتھ سہائے سگنلر نورتھ ویسٹرن ریلوے جگادھری ضلع انبالہ

برھمی بوٹی

دماغ۔ بصارت۔ حافظہ۔ برہم چریہ کو قایم اور خون کو صاف کرنیوالی ایک بیجنظیر اوشدھی دماغی یہہ وہ بوٹی ہے۔ کہ جسکو ہمارے رشی منی مذکورہ بالا روگوں سے بچنے کے لیئے پان کیا کرتے تھے اور خاصکر اونیسویں صدی کے ہتیشی مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی بھی اسکو استعمال میں لاتے تھے اسی سبب سے انہوں نے اپنے بنائے ہوئے پستکوں سنسکار ودھی میں اسکا مفصل ذکر کیا ہے اور اکثر مہاتماؤں سے جو پہاڑ کی یاترا کو جاتے ہیں۔ اسکی تعریف سنی ہے۔ میں نے یہہ بوٹی برہمچاری برہمانند جی کی کوشش سے ہمالہ پربت سے حاصل کی ہے۔ اور نرخ اسکا عام لوگوں کے فایدہ کے واسطے بہت ارزاں رکھا ہے۔ یعنی ۱۰ فی تولہ۔

ترکیب استعمال موسم سردی میں اسکو کوٹکر کپڑے سے چھان لو۔ اور ایک تولہ بھر دودھ کے ساتھ بطور پھنکی نوش کرو۔ گرمی کے موسم میں۔ رات کو دھوکر اسکو بھگو رکھنا چاہیئے اور صبح کو کالی مرچ اور الایچی ڈالکر گھوٹ کر پی لینا چاہیئے۔

المشتہر
دیوی چند بھراتا دھرمسالہ ضلع کانگڑہ

(نوٹ) یہہ برہمی بوٹی مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے بھی مل سکتی ہے۔

بر کی ضرورت

ایک معزز پوسنجاہی کھتری جسکی تنخواہ قریبًا ایک صد روپیہ ہے۔ اپنی دس سالہ پتری کا ناطہ کسی ایسے لڑکے کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں۔ جوکہ پوسنجاہی خاندان میں سے کم از کم سولہ یا سترہ سالہ ہو۔ تعلیم انٹرنس تک رکھتا ہو۔ کنوارا ہو۔ یا اگر بیاہ ہو چکا ہو۔ تو اکشت ویریج رہا ہو۔ خاندان اچھا ہو۔ کسی دایمی بیماری میں مبتلا نہ ہو۔ خط وکتابت بمعرفت ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جالندھر کے نام کریں۔

اشتہار

ہر خاص و عام کو واضح ہو۔ کہ ادویات مفصلہ ذیل رفاہ عام کے واسطے میری دوکان میں موجود ہیں۔ اور ادویات مذکورہ قدیم سے آزمودہ کارہیں۔ اور اب بھی جن صاحبان کو ضرورت ہو میری دوکان سے آزمائش کر کے خریدیں اور دیکھیں کہ ادویات مذکورہ کسقدر فایدہ مند ہے۔ **معجون حیات بخش** معجون مذکور کو واسطے قوت دماغ و درد گردہ۔ درد مثانہ۔ کمزوری سوزاک۔ بواسیر کیواسطے مفید ہے۔ زرد رنگ کو سرخ کرتی ہے۔ اور قوت حافظہ کو بڑہاتی ہے اور دایمی قبض کے واسطے مفید ہے۔ قیمت دو روپیہ دو ہفتہ کیواسطے۔ **دوائی اٹھرا**۔ دوائی مذکور جن عورتوں کا حمل جلدی اسقاط ہوجاتا ہے یا جنکی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ انکے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ۔ **دوائی خارش** تر و خشک۔ یہہ دوائی خارش ہر دو قسم کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بکس عہ۔ **حبوب آتشک** خواہ کتنا ہی پرانا آتشک ہو۔ دوائی مذکور بغیر پرہیز کسی اور قسم کے دو ہفتہ میں بالکل فایدہ کر دیتی ہے قیمت عہ۔ **حبوب تلی** مجرب۔ حبوب مذکور تلی کے واسطے بہت ہی مفید ہے۔ اگر تلی بڑھی ہوئی ہو تو چالیس روز میں بالکل فایدہ کر دیتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ۔ **گولی بواسیر** یہہ ایک سادھو صاحب کی بتلائی ہوئی ہے۔ پاس موجود ہے۔ جو سینکڑوں آدمیوں پر آزمائی ہوئی ہے جس کو کیسی بواسیر ہو۔ دو ہفتہ میں بالکل صحت ہو جاتی ہے قیمت فی تولہ عہ۔ **معجون قوت باہ** معجون مذکور قوت باہ کیواسطے اکسیر حکمی ہے۔ قیمت بہت ارزاں فی ڈبیہ عہ۔ **دوائی تپ دق و سل** تپ دق و سل کیواسطے ازحد مفید ہے۔ قیمت عہ۔ **حب طاعون** مجرب۔

ناچ لعوہ رعشہ فالج۔ امراض بارد اور درد شقیقہ کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت عہ۔ **دوائے سوزاک**۔ سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو۔ دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہوجاتی ہے۔ قیمت عہ۔ **حب حیات** حب مذکور تقویت معدہ و اصلاح ہاضمہ و کثرت ریاح یعنی ریحی۔ دوا فع قراقر و نفخ شکم و مفرح و مقوی دماغ و تصفیہ حواس و تفتیح سدہ۔ قیمت ۱۰ گولی عہ۔ **یاقوتی بارد** محرورین کے لیے غایت درجہ مفید ہے۔ خفقان اور گرمی تقویت اعضاء رئیسہ اور خون کی صفائی۔ اور نیز گرمی کے بخار کو بھی فایدہ مند ہے۔ فی ڈبیہ عہ۔ **سرمہ دایمی** یہہ سرمہ دھند غبار جالا۔ ضعف بصر ناخونہ۔ چشم موتیا بند۔ آنکھوں سے پانی جانا۔ خارش کے واسطے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ہر دو قسم سیاہ و سفید عہ۔ **اطلاع** قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہیے خرچ محصولڈاک ذمہ خریدار۔ چٹھی ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا۔

المشتہر حکیم الشمبر داس بازار شہر بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اشتہار مجرب دوائیں

اور نیز باج مرض سکے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجی جاتی ہیں۔ **کشتہ نقرہ**۔ اسکے کھانے سے دل اور دماغ جگر گردہ و مثانہ و ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں منی اسکے استعمال سے گاڑہی ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی جریان منی کو بافایدہ مفید ہے۔ بچوں کو سستی دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ قوت باہ سے ناامید ہو چکے ہیں انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیے۔ غرضیکہ

بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو جو نقص پیدا ہوئے ہیں انکی تدارک کے لیے یہہ آب حیات ہے۔ یہہ روغن مسیحا کے ہمراہ حلوق زنبیل کے خوبیں اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہیں بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ عہ۔ **روغن مسیحا** مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ مجلوق و سست آدمیوں کے لیے نہایت مفید ہے۔ رگ پٹھے درست ہوجاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندرستی فربہی پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ **دوائے انتشار** خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہوگیا ہو۔ بغیر قے و دست و منہ آنیکے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ **دوائے سوزاک**۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ہو یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ۔

المشتہر حکیم تاراچند از گجرات پنجاب

اشتہار

گولیاں بواسیر جو ۱۸۹۸ء میں ایک مہاتما سنیاسی سے ملی تھیں اب سات سال کے تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ بلکہ بیماری مذکور کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں قیمت فی تولہ دو روپیہ۔ **المشتہر** برکت رام شرما پردھان آریہ سماج ہاروال (سیالکوٹ)

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں پیٹنٹ میدہ سوجی بیسن آٹا سب اول قسم کا تیار ہوتا ہے۔ جسکا پکوان بہت ہی عمدہ اور خوش نما اور خوش ذائقہ ہے۔ خریدار ایک مرتبہ ضرور منگا کر دیکھیں۔

المشتہر دالکرٹ برادرز فلور ملز دہلی اینڈ نور ورن ہند یا فلور ملز کمپنی دہلی

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षा महे

(ترجمہ) ہم سب آپس میں متر بھاؤ سے برتیں

ایشور کا نیم

کا پالن

ستیہ دھرم پرچارک

جلد ۵۳ سنہ ۱۹۵۳

ہفتہ وار سکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

اُدیش

(۱) ایک کمنٹ کا پرچار ... ستیہ کا ... (۲) ... پرچار کرنا (۳) ... کے جیون چرتر شائع کرنا (۴) ... پیش کرنا

نیم

(۱) قیمت عام ... سالانہ ... (۲) ... (۳) اشتہارات کی ... اخبار کے لئے زیادہ ... ناصر ... ہوسکتا ہے

چاند

نہایت دلچسپ اخلاقی کا خزانہ نئی طرز کا

ناول

مصنفہ پنڈت شیو نرائن لیڈر
چیف کورٹ پنجاب

قیمت مجلد عہ معہ محصول خریداری کی
درخواست مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر
کے نام کرنی چاہئے مینیجر مطبع نہا۔

ثبوت تناسخ

مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر
جس کتاب کے حق پسندوں کو مدتوں سے
انتظار تھا۔ اور جس کو مطالعہ کے لئے ہر ایک
لوگوں کے دل ... خواہشمند ... تحقیقات

علمی کا ذخیرہ معلومات وسیع کا خزانہ۔ دلائل واضح
و براہین ساطع کی زبردست میگزین جس کے مقابلہ میں
باطل توہمات اور فضول وسوسات کو ٹھہرنے کے
لئے کوئی جگہ باقی نہیں بلکہ مصنف کا دعویٰ ہے
کہ اس مسئلہ پر عیسائی، محمدی اور برہمو صاحبان کے
مطبوعہ کتب میں آج تک جتنے اعتراضات تھے
انکو جمع کر کے اور پوری تلاش سے معلوم کر کے ان سب
کی مدبرانہ اور محققانہ طریقہ سے جواب دیئے گئے
ہیں۔ اور غالباً کوئی اعتراض ایسا باقی نہیں ہے
جسکا جواب باصواب فاضل مصنف نے الزامی
تحقیقی نہیں دیا۔ ثبوت تناسخ دو حصوں پر
مشتمل ہے حصہ اول مخالفین کے اعتراضوں کے
جواب جس کو چار باب ہیں۔ باب اول تحقیق روح اور
اسکا جسم سے تعلق جس میں ۲۶ دلائل سے ثابت
کیا گیا ہے کہ روح جسم سے جدا ایک غیر فانی
ہستی ہے۔ اور علاوہ ازیں اس میں یہ بھی بتلایا
گیا ہے کہ انسان کے سوا اور حیوانات میں بھی
روح ہے۔ باب دوم عیسائیوں کے اعتراضوں کا

جواب۔ باب سوم مسلمانوں کے اعتراضوں کا
جواب۔ باب چہارم برہمو صاحبان کے اعتراضوں کا
جواب حصہ دوم مسئلہ تناسخ کی بابت ایک عظیم
تحقیقات جس میں ۹ باب ہیں۔ باب اول
یکجتی اور وید شاستر سے تناسخ کا ثبوت۔
باب دوم پارسی مذہب اور تناسخ۔ باب سوم
بدھ مذہب اور تناسخ۔ باب چہارم مختلف
ممالک کے حکماء کی رائے۔ باب پنجم بائبل سے
تناسخ کا ثبوت۔ باب ششم قرآن سے تناسخ
کا ثبوت۔ باب ہفتم دیگر علمائے اسلام کی
رائے۔ باب ہشتم کبیر صاحب اور نانک صاحب
کی رائے۔ باب نہم شری سوامی دیانند جی کی
مختصر رائے۔ اور خاتمہ۔ ان سب کے علاوہ
... اور ایک خاتمہ پر کتاب کو ختم
کیا گیا ہے۔ حجم ۱۵۰ صفحہ قیمت ... مجلد
ہر ایک اعتراض پر پوری بحث کی
گئی ہے۔ مصنف کی لیاقت اور علمی معلومات
سے آریہ سماج صاحبان اچھی طرح آگاہ ہیں

اگرچہ مصنف کو پرچار کے کام میں مصروف رہنے کے سبب کتاب کے چھپنے میں دیر لگی مگر پھر بھی دیر آید درست آید کے مطابق اب بھی اس کو نہایت خوبی کیا تصحیح اور عمدہ طبع ہوئی ہے۔ اور اب چھپ کر جو بالکل تیار مطبع ست دھرم جالندھر شہر میں فروخت کے واسطے موجود ہے۔ آپ اور شوق سے ملاحظہ فرمائیے۔

المشتہر
منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر

حکیم الہٰی غلام نبی صاحب کی مجربات

[illegible] صنیع ... کثرت ... مسکرات ... [illegible]

[illegible] استعمال ... فائدہ ہوتا ہے ... قیمت عہ

[illegible] ... جب ... قیمت فی تولہ پانچ روپیہ

[illegible] نزلہ زکام۔ درد سر ... قیمت فی شیشی عہ

[illegible] ... گوشت ... [illegible]

[illegible] ... بخار ... سر کی ... [illegible]

[illegible] ... بے چینی ... [illegible] ... فی شیشی دس روپیہ

[illegible] ... درد جگر ... [illegible]

[illegible] ... قیمت دو روپیہ

چانڈو کو بلا تکلیف ہرج دفعتہً چھوڑا سکتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔

زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بلکہ زہریلہ زخم میں کیڑے پڑنے ایام ... [illegible]

چار پانچ منٹ میں نیا رنگ نیا ڈھنگ آتا ہے لطف یہ کہ بار بار لگانے کی ضرورت نہیں قیمت عہ

دائمی بخار۔ درد سر قبض بدہضمی۔ اعضا شکنی رفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ

جو خلاف قدرت اپنے ہاتھوں سے اپنی ہستی بگاڑ چکے ہیں درست کر کے لطف دکھلاتا ہے فی تولہ عہ

کثیر الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب پیدائش و سارا علاج دیکھنا چاہو تو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجو۔ ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ دافع آتشک سوزاک مع معالجات بواسیر و رسالہ حفظ صحت طبع چہارم و التحذیرات من المسکرات و رسالہ تیار ذیابیطس قیمت ۱۰

المشتہر حکیم غلام نبی اڈیٹر
حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

ستری دھرم نیتی

اس پستک میں حسب ذیل مضامین ہیں ستیا دھرم۔ پتی ورتا۔ [illegible] ... بالکوں کا پالن اور شکشا۔ گرہستی۔ ادب آداب ... ہر ایک مضمون کو بڑی خوبصورتی سے نبھایا ہے۔ اور بھاشا بڑی سرل ہے۔
مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر اور منیجر ... دفتر آریہ سماج ... سے مل سکتی ہے قیمت مجلد ... غیر مجلد ...

المشتہر
منیجر پرچارک جالندھر شہر

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی ملیریا کی دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا ڈھونڈ رہا تھا اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی کوئی دوا فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ ... جس میں کوئی خرابی آنے سے ... کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو ... یا گولی کھانے سے ... اس گولی سے عورتوں کی ... بیماری ... آرام ہو جاتا ہے۔ ... گولی فی شیشی ۵۰ عدد ... روپیہ

عرق کافور ہیضہ کی اکسیر دوا

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اب ہیضہ بہت ڈر نہیں رہا۔ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اس کا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ...

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن بی
ست دھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور ... امتحان ... بھی بدہضمی کی حالتوں میں استعمال کیا مفید ثابت ...

آریہ پستکالے جالندھر

ہمارے کتب خانہ میں کل تصانیف پنڈت لیکھرام آریہ مسافر و دیگر آریہ دھرم کی پستکیں فروخت کے لیے موجود ہیں۔ جن صاحب کو کسی کتاب کی ضرورت ہو ویدک ... طلب فرماویں۔

المشتہر
منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

نمبر ۱۶ | مطبوعہ ۱۸ ساون سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۳۱ جولائی سنہ ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

यजुर्वेदः अ० २ मं०

समिदसि सूर्य्यस्त्वा
रस्तात् पातु कस्याश्चिद
भिशस्त्यै सवितुर्बाहू स्थ
ऊर्णम्रदसन्त्वा स्तृणामि स्वा
सस्थन्देवेभ्य आ त्वा वसवो
रुद्रा आदित्याः सदन्तु ॥५॥

آنند تجیت - اچھی پرکار پرکاشت جو یگیہ
کے ذریعہ سے سب پدارتھوں کی اصلیت ظاہر
[ہو]نے کی غرض سے سورج پہلے سے ہی اُن پدارتھو[ں]
کی رکشا کرنیوالا ہوتا ہے - اِس لیئے جو پدارتھ
سورج کے کام کرنے کے ذریعہ ہیں نہایت سے
وہ یگیہ لبتھرت ہوتا (پھیلتا) ہے - جس گھبن
[پ]رانک اور صرف منتھنی والے یگیہ کو آرُدھ وسو
یعنی - اگنی - پرتھوی - وایو - انترکش
سوریہ - پرکاش - چندرماں - اور تارا گن)
گیارہ رودر (یعنی پران - اپان - ویان
اُدان - سمان - ناگ - کورم - کرکل - دیودت
دھننجے - اور جیو آتما -) اور سورج کی گردش سے
بدلنے والے بارہ مہینے - پراپت کرتے ہیں
یعنی انیت سکھ کے بڑھانے والے اور انترکش
میں ٹھہرنیوالے یگیہ کو میں بھی سکھ کی پراپتی
اور اُتم دبیہ گنوں کی طیبہی کے لیئے اچھی طرح
[ستھا]پن کرتا ہوں" - اِس سرشٹی کے اٹل نیم جنکی
باگ کہ پرم آتما کے ہاتھ میں ہے - ہمیں یگیہ
کی اُن رات شکشا دے رہے ہیں - یگیہ شبد کا
مصدر ہی ظاہر کر رہا ہے - کہ سنیوگ سے ہی
ہر ایک چیز طاقت پکڑتی ہے - اور ایشوریہ سرشٹی

کا ایک ایک نیم ہمیں یہی شکشا دے رہا ہے
سورج اپنی کرنوں دوارا جل کو کھینچ کر پھر برساتا
ہوا پران - اندریہ اور جیو آتما کے سنیوگ سے
کرم کانڈ کو سدھ کرتے کرتے آخرکار جیو آتما
مکتی دھام کو پاتا ہوا غرضیکہ جگت کا تنکا تنکا
اپنے اندر یگیہ کے نیموں کو دھارن کرتا ہوا ہمیں
شکشا دے رہا ہے - کہ یگیہ کرو - یگیہ کرو - ایسے
سندست ہم لوگ ہیں - کہ نتیہ ہون کا ہی آرمبھ نہیں
کرتے - پھر کب امید ہو سکتی ہے - آتمک یگیہ کے
دوارا ہم اپنے اصلی گھر (برہم دھام) میں
پہونچ سکیں گے -

ست دھرم پرچارک

اشچرج ہے

(۱) یدی ستری شکشا کے مہت کو جتلانے
کے لیئے دوسرے دیشوں میں اُدیم کرنا پڑتا
یا کرنا پڑے تو اشچرج نہ تھا - کنتو بھارت
ورش میں جہاں وید شاستر اور اتہاس
سب کے سب پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ ستریوں
کو اعلیٰ تعلیم دو - کہ ستریوں کے ودوشی بنا
لوک اور پرلوک دونو پرکار کے سُکھ ملنے دشتر
ہی نہیں کنتو کٹھن ہیں - کہ اس دیش میں
اپالا - سوپالدا - گارگی - میتری - دیو آہوتی
سی ودوشی ستریں ہو چکی ہیں - ایسی دیش
میں ایک بھی شبد سنائی دینا جو شبد اس اُتم

کام کا بادھک ہو - واستو میں اشچرج ہے -
(۲) یدپی ستریوں کی مورکھتا سے کلیش اُٹھاتے
ہیں - یدپی مورکھ استریوں کے کارن سے
دھرم کاریوں میں وگھن پر وگھن پڑتے دیکھتے
ہیں - کنتو اشچرج ہے - کہ ستریوں کو ودوشی
بنانے کے پریتن میں کیوں ڈھیلے پڑے ہوئے
ہیں -

(۳) پہلے جو گلا پھاڑ پھاڑ کر ستریوں کو
پڑھاؤ - استری شکشا کا پرچار کرو - ایسے اُتم
شبد کہتے تھے - کیا یہ اشچرج نہیں کہ وے
لوگ اب اس کام کے برودھی ہو رہے ہیں
اشچرج ہے لیلا ہی پرگٹ نہیں کر رہے کنتو
اپنی مند بدھی کو ہی جتلا رہے ہیں -

(۴) جو لوگ اپنے آپکو مہاتما کہتے ہیں
جو لوگ گھر پر کنیا مہا ودیالہ کے اُدیش سے
اپنا اتفاق رائے ظاہر کرتے ہیں - واستو میں
اشچرجوں میں یہ بڑا اشچرج ہے کہ وہی
لوگ چند آدمیوں کو خوش کرنے کے لیئے اپنے
آتما کو ہنن کر کے - استری شکشا کے برخلاف
لکچر دیتے ہوئے شرمندہ نہیں ہوتے -

(۵) تمہیں چاہیے اشچرج ہونا ہو - کنتو ہمیں
تو یہ سبجیکٹ گھٹنا اشچرت کر رہی ہے - کہ جو لوگ
اپنی کنیا یا بہن کو شکشا دلا رہے ہیں - دوسروں
کی کنیاؤں کی شکشا دلانے کے برخلاف مضمون
لکھ کر اخبار کے مہت کو گھٹانے والے - یا بیدی
پر کھڑے ہو کر کنیا مہا ودیالہ کے برخلاف
نندت شبد اچارن کرتے ہوئے - بیدی کے
مہت کو ناش کرنے والے ایسے پُرش بھی
سنا رہیں سمجھ رہے ہیں -

(۶) کنیا بہن - بھاریا - اور ماتا پر شستر چلانے والے ایسے کرور کرمی پرش کو لوگ اچرج سے دیکھتے ہیں - اے لوگو تم جو اپنی کنیا اپنی بہنوں اور اپنی ماتاؤں کے گیان کی آنکھیں باہر نکالنے اور انہیں سدیو اندھا رکھنے کا پریتن کرتے رہتے ہو - مہادویالہ روپی ادشٹالہ کو توڑنا چاہتے ہو ہم تم سے سچ کہتے ہیں - کہ ہم تمہیں اچرج درشٹی سے دیکھتے ہیں -

(۷) تمہاری قومی ترقی کی پکار - تمہارا قوم قوم کا ناد - ہم تو ایسے بھی سمجھتے ہیں - کہ تم دل سے نہیں کر رہے ہو - کیونکہ یدی تم دل سے کر رہے ہو تو قوم کے آدھے انگ پر تم سیجر نہ پرہار کرتے -

(۸) اچرج ہے - کہ تمہیں ابھی تک یہی سمجھ میں نہیں آیا - کہ استریوں کے سدھار ہوئے بنا قوم اور دیش کب ابھر سکتا ہے - (اداج)

گوروکل سمبندھی پرارتھنا

پیارے گوروکل پرچارک بھائیو - پرتھم آپ اپنے پوتر دربار کا پریم پورک دھنیواد سویکار کیجئے - اور نشچے جانئے - کہ آپکے مضامین مندرجہ پرچارک نے میرے اس مرد کو بہت کچھ تسلی دے رکھی ہے - جبکہ حال میرے نتا پورک پتر دوار آپکو پورن پرکار معلوم ہو چکا ہے اور جیسا حوالہ آپ نے ۱۰ - جون کے پرچارک میں دیا ہے -

اسکے بعد میں آپکو ۱۹ - جون کے پرچارک کا سار اتر لکھتا ہوا درڑھ پورک پرتیت کرتا ہوں - کہ مجھے آپکے گوروکل سمبندھی چاہ سے پورن پرکار اتفاق ہے - اور نیز اس سمانہ میں تن من اور دھن سے آپکا ہر طرح ساتھی اور نشچیہ اپنے دھرم پتر منشی لال جی کو آپکے نیت کیئے گوروکل میں اس پرارتھنا کے ساتھ سونپ دونگا - کہ اسکو وہاں رکھکر کم از کم ۲۵ برس کی عمر تک سچے برہمچریہ سیون اور ستیارتھ پرکاش میں لکھی ہوئی وید ودیا پڑہائی جاوے -

یدی میری موجودہ آمدنی آپکے وچار کیئے ہوئے خرچ کو نہیں اٹھا سکتی - تدپی میں اپنے سدبھاؤ ایک پرم پتا سے پورن آشا رکھتا ہوں - کہ وہ اپنی اتی کرپا لتا سے اس شبھ کاریہ کا بھی بھوجیت پربندھ کرا دینگے - اور آپکے دھرم اپدیشی بھراتاؤں کا سنجوگ ملنا اب میرے دھرم ابلاکھا کو ہر طرح کلیان کارک ہوگا - اور یہ کسی طرح ممکن نہیں ہے کہ میں دریہ کی کمی سے ہمت ہار کر اسکے پرادے کا پورنارتھ نہ کروں - نہیں نہیں ضرور کرونگا - اور اوشیہ اپنے پیارے پتر کو ہر حالت میں آپکی سیوا میں سونپتا ہوا آپکی آگیا پالن اور گوروکل فیس کی پرتی کے واسطے اپنی زندگی وقف کر دونگا -

میرے پیارے پتر کے اہو بھاگیہ ہیں - کہ اسکی پرالبدھ سے اسکے دیو روپ اپدیشی بھراتا آپکی سیوا میں اپستھت ہوئے ہوئے ودیا آدھین کے ساگر میں گوروکل روپی جہاز بنانیکا پربندھ کرا رہے ہیں - اور عنقریب اپنے ان تمام بھراتاؤں کو اپنے پاس اکٹھا کرینگے جو بھارت بھومی کی درد شا نوارن کو گشت کرکے بھارت بھومی میں بدھار رہے ہوئے ہیں - میں ان پوگل کشوروں کی برتمان لکھوتا کو الشوریہ نیم سمجھتا ہوا انکی آتمک برائی کو بار بار سہر لاتا ہوں - اور انکو اتہاس - ورچھوی تیجسوی اور ضرر مان ہونیگا - غیر باد دیتا ہوا آپکو یقین دلاتا ہوں - کہ آپ ان مہاتما یہ درپرانیوں کے سنجھ نترمر دیں پرنہ جائیے - انکے دھرم سمبندھی سنجوگ آتمک آتمک اچھتا اور پنشا کی برتمان دشا کو گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پرتیت کیجئے - کہ یہ پریم پوتریت پرانی معمولی پرانی نہیں - یہ سنسار کو امرت وہام بنانے والے ہیں - یہ معمولی پرانیوں کی طرح مانگنہ جنم گنوانے نہیں آئے - یہ بھارت بھومی کو پراچین یدھ دینے آئے ہیں انکا پرتھا رتھ پرمنڈل سے اودیا اندھکار دور کرنے والا اور انکے پراکرم تمام پرتھوی پر ودیا کے مضبوط جھنڈے گاڑھ دینے ہیں - یہ سری ۱۰۸ مہرشی دیانند سرسوتی جی کا پونیت پرشرم سپھل کرنے آئے ہیں اور یہ اب پھر آریہ ورت دیش کو پراچین سمے کی طرح رشی مہرشیوں سے بھر جاونگے - گو آپکے بقول اس دھرم کے زمانہ میں مخالف طاقتوں کے مقابلہ میں ہماری کوششیں پسپا ہو جاویں - مگر یہ پوتر آتما صرف ہماری ہی کوششوں کا بھروسہ نہیں رکھتے - انکو اس سب سے بڑی طاقت کا بھروسہ ہے جسکے آدھار سے سری شنکر اچاریہ اور مہرشی دیانند سرسوتی جی اتیاد اس سے اوپک اندھکار میں اپنا اپنا دھرم پرلوچن پیدا کر گئے - کیا ان مہاتماؤں کے دھرم سمبندھی سنجوگ اس سب سے بڑے سہایک کا پتہ نہیں دیتے - اور کیا؟ ان پوتر آتماؤں کی سوانحعمری ہمیں یہ اپدیش نہیں سکھاتی - کہ ہونیوالے رشی مہرشیوں کی بھوجیت بال شکشا کو پریک پتا ہیں صرف اس لیئے پریرنا کر رہے ہیں

کہ ہم بھی اس پہم دھرم پالن کے یش بھاگی
ہو سکیں تھا ناش جیہم سپھل نہ کر سکیں۔ اگر ایسا ہی
ہم اس آشرم درپن کھانے کے لیے پورے تیار رہتے
بکر رہینگے۔ تو کیول ہم ہی اس یش پراپتی سے
بھاگی ہونگے۔ اور ہو سو آئے رشی مہرشی سناتک
بنا کی اگنت ودیا وادا اطرح ایشوریہ ہمیوں کا
پالن کرتے ہوئے اپنی اتنک پوترتا اور پورب
پراکرم کا پرکاش کرینگے۔

چونکہ ہمارے موکش گامی مہاتما دیانند سرسوتی
جی سے پوتر آتماؤں کا مہان پرشیرم کداپی
نشپھل نہیں ہو سکتا۔ اور سنسار کی ادھرم گھنگھور گھٹا
آریہ ورت کی ورتمان دشا کو بیو کر بھیانک اندھکار
کے گھٹا ٹوپ بادل پر چھائے ہوئے ہیں
ادھرم کی بجلی ہر طرف چمکتی نظر آکر امرت
برکھا کے لیے آکاش بانی کر رہی ہے۔ پس
میرے نزدیک ہر ایک ویر گمبھیر دھرمی پرش کو نشچے
کرنا چاہئے۔ کہ اب یہہ سنسار روپی جہاز ادھرم
کے اگادھ ساگر میں سے نکلکر عنقریب اپنی
پراچین رفتار اختیار کریگا۔ اور پھر آگے تمام جیسے
ست دوپا سے سوشوبھت ہو کر اپنے نواسی
کرنیوالوں کو آنند اور پرم آنند دایک ہونگے
پرنتو اس چار کے ساتھ ہی یہہ پرشن بھی
اتپن ہوتا ہے۔ کہ اس جگت کے پرتیک ہار
جگ نایک پربھو کے سچے ہتیشی انکول ہی
پورن ہوتے ہیں تو پھر کیا؟ اس مہان کٹھن
کاریہ کو برتمان سمے کے وشی لوگ پورا کر سکینگے
گے۔ کیا؟ اس بھارت روپی ناؤ کو ادھوگتی
کے بھنور جال میں سے نکال سکنا برتمان سمے کے
کامی پرشوں کا کام ہے۔ کیا؟ اس چھ سات
ہزار برس کے ڈوبے ہوئے سنسار روپی جہاز
کو مضبوط پکڑ کے چکنے والے ادھرم کیچڑ سے باہر
نکالنا ان منشوں کے قابو کا روگ ہے جو سنسار
کے اسار بیوہاروں میں لپیٹ ہوئے ہوئے
دنیات کے تکش ٹکڑوں کو کھینچا طرح ست دھرم روپی
گائے کو ہر وقت ذبح کرتے رہتے ہیں جنکو
متھیا بھاشن اور راجوگیہ دھن گرہن کرتے
ہوئے ذرا بھی گلانی نہیں ہوتی۔ اور جو اپنے
شریر کا رکھشن اور دوسروں کے شریر کا بھکشن
کرتے ہوئے ذرا شرم نہیں کرتے جنکا ظاہر
و باطن زمین و آسمان کا فرق رکھتا ہے اور
جو اپنے نفس امارہ کے یہاں تک غلام ہیں
کہ انس سے درگندھت پدارتھ کی مصنوعی
ذائقہ پر موہت ہوئے ہوئے کیول ایک
اندری کا نگرہ نہیں کر سکتے۔ اور اس کے
جھوٹے پکش سے وید اور ایشور کو دوشن
لگاتے ہوئے نرکیش وچار کرنیوالوں کو
پرگٹ کراتے ہیں۔ کہ جو لوگ صرف زبان
کے جھوٹے ذائقہ کے واسطے ایسی ایسی جو ریا
کرتے ہوئے بھی ذرا خوف نہیں کرتے وہ دنے
کام اور کرودھ آدی کی پربلتا سے نپٹ اندھے
ہوتے ہوئے کونسا مہا پاتک نہ کرتے
ہونگے۔ پھر کیا؟ ایسے ہی دُراچاری اور
برتمان سمے کے سمادھان منش پوروکت
بیڑے کو پار لگا سکتے ہیں۔ نہیں نہیں کداپی
نہیں۔ اس مہان کاریہ کو سدھ کر سکنا
ایسے ایسے منشوں کا کام نہیں۔ اس کام کو
تو کوئی بڑے ہی پورن پرتاپی شورویر
پورا کر سکتے ہیں۔ اور سری ۱۰۸ مہرشی
دیانند سورتی جیسے پورن پرتاپی شورویر
کا مہان پرشیرم اچھی طرح پرتیت کرا رہا
ہے۔ کہ اس چھ سات ہزار برس کے ڈوبے
ہوئے سنسار روپی جہاز کو اکیلا وہ کیلا
شورویر بھی باہر نہیں لا سکتا۔ بلکہ اب اس ساتل
تک سمائے ہوئے جہاز کو باہر نکالنے کے لیے
پورن ستوگنی پرشوں کے سموہ کا سموہ درکار ہے
پس یہہ تمام پوروکت شبھ لکشن نہیں پرتاپی
شورویروں کا یہہ آگون نشچے کرنا چاہیے۔ جنکے
سموہ کا سموہ پوروکت سمت کر کے بھارت
بھومی میں پدھارا ہوا ایشوریہ ہمیوں کا پالن
کر رہا ہے۔

میں آپکو پھر یقین دلاتا ہوں۔ کہ یہہ آپ
پر گورکل ستھاپت کا جادو پھونکنے والا
یونگل کستوریہ ہیں پوتر آتماؤں میں سے دو
مکھ پرانی ہیں اور یہہ آپکا وچار ہوا گورکل
انہیں لو پنیت پرانیوں کی برکت سے
ستھاپت ہو کر رفتہ رفتہ تمام پوتر آتماؤں
کے ایکتر ہونیکا کارن ہوگا۔ جو نہ صرف
اپنے پورب پراکرم اور پوترتا سے ہی
سنسار روپی جہاز کو ہاتھوں ہاتھ باہر نکال
دکھا دینگے۔ بلکہ اپنے برتمان پورشارتھ
اور پرشرم سے برہم چریہ۔ گرہست۔ بان
پرست۔ اور سنیاس چاروں آشرموں کے
پرچارتھ سیوں کی سچی نظیر قائم کر کے
ثابت کر دکھا دینگے۔ کہ مانکھ جنم کیول دھاتو
کے تکش ٹکڑے جمع کرنے سے نہیں سدھرتا اور
نہ منش شریر ہتھیاروں سے سچے سکھ سچے
مان اور سچی کیرتی کو پراپت ہوتا ہے۔ ہاں
دھرم دھن اکٹھا کرانے والے پرانی اپنے سروتم
مانکھ جنم کو بھی سپھل کرتے ہیں۔ اور ایسا ہیں
سنسار میں بھی سچے سکھ سچے مان اور سچی کیرتی
کو پراپت ہو کر کلپت دریہ اور کلپت درہم
آدرشیوں کے سدا ہی پوجنیہ بنے رہتے ہیں
کیا ہی مبارک ہوگا۔ وہ دن جبکہ آپکا وچار آ

گوروکل پراچین رشی مہرشیوں کی ست الوسیاہ ستھاپت ہوکر پوریوکت پوترآتماؤں کے ایکتر ہونیکا کارن ہوگا۔ اور جبکہ میں اپنے اکلوتے پتر شنکر لال جی کو اُس گوروکل میں سونپنے کے واسطے آپکی سیوا میں پہنچا ہوا کہ پوتر آتماؤں کے درشن کر رہا ہونگا۔ کرپا کرکے اس شبھ کاریہ کے آرمبھ میں بلمب نہ کیجئے۔ اور ہنوز اپنے ست دھرم پرچار کے مناسب کالموں کو اس شبھ کاریہ کی ستوا تحریکوں کے واسطے ارپن رکھکر دیگر آریہ اخبارات کے ذریعہ سے بھی اس وچار کو تمام آریہ ورت میں تشہیر کر دیجئے تاکہ مختلف مقامات میں انتظار کھینچنے والے پوتر آتما اس تشہیر کے باعث آسانی پا سکیں۔ اور آپکی مجوزہ تعداد پوری ہوکر اسکی عملی کارروائیات کا آرمبھ ہونے لگے۔ میں نے بھی اس تیرتھ راج (گوروکل) کے واسطے اپنی بدھی انوسار دستور العمل کے طور پر نوٹ تیار کئے ہیں۔ جسکو کامل غور و فکر کے بعد آپکی سیوا میں روانہ کرونگا۔ پرنتو اس وقت یہہ ضرور عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میرے نزدیک آپکی پرچار کی ہوئی گوروکل فیس اس شبھ کاریہ کے آرمبھ میں بلمب کرادیگی کیونکہ ۱۵ ماہانہ فیس کو جو دو سو روپیہ ماہانہ آمدنی کے معمولی حیثیت کا آدمی ادا نہیں کرسکتا۔ اور یہہ صرفہ اس گوروکل کو صرف امیروں اور پورن دھناڈیوں کا ہی حصہ ظاہر کریگا۔ سو امیروں اور پورن دھناڈیوں میں ایسے دھرم آتما بہت کم ملینگے جو کہ اپنی سنتان کے ساتھ اس پنجی ریت کا پالن کر سکتے ہوں۔ اس لئے امیروں کی ناقدردانی اور معمولی لوگوں کی ناتوانی سے البتہ ایسا

سمجھتا ہوا میں اپنی چھوٹی سی بدھ انوسار آپکے تیسرے سوال متعلقہ اخراجات کی نسبت مندرجہ ذیل مشورہ دیتا ہوں۔ کہ

(الف) جگہہ اور رہائش کا سب سامان حسب تجویز شریمتی پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مندا رہے

(ب) برہم چاریوں کے کھان پان کپڑوں اور بستر آدی کیواسطے پراچین ریت بھکشا کو اس طرح سے جاری رکھا جاوے۔ کہ

(اول) ہر ایک برہم چاری کا وارث گوروکل میں پڑھنے والے سب برہم چاریوں کو یکساں سمجھ کر یتھا شکتی اپنے گوروکل کو بھکشا دیا کرے اور اس بھکشا کے ذریعہ سے جو کچھ سامان نقدی اور ان بستر و بھوجن آدی گوروکل میں پہنچے وہ گوروکل میں پڑھنے والے سب برہم چاریوں کا مجموعی مال تصور ہوکر بھکشا بھنڈار میں داخل ہوا کرے۔ اور اس بھکشا میں آئی ہوئی ہر ایک چیز سے گوروکل کے تمام برہم چاریوں کو یکساں لابھ پہونچا کرے۔ اس بدھ سے برہم چاریوں کے پرسپر پریم اور بھراتری اشنیہ میں مضبوطی ہوکر اہنکار اور ایرکھا کا بھی ناش ہوتا رہیگا اور وارث لوگ بھی اپنے اپنے پیارے برہمچاریوں کے پریم سے اپنے یتھا شکت بھوجن بستر اور نقدی وغیرہ ہر ایک چیز کو اپنے ذاتی تصرف سے بیشتر ضرور ہی گوروکل میں بھیجا کرینگے اور جب گوروکل بھکشا بھنڈار کی طرف سے پربندھ ادھیکار نیوالا ماسک پتر ان وارثوں کے پاس پہونچا کریگا۔ تو نتیجہ ہے کہ غریب سے غریب وارث بھی اپنے برہم چاری کے غربیانہ اودر پالن کے لائق تو ضرور ہی بھوگ کو بھکشا دیا کریگا جبکہ اوسط امیروں و دھناڈیہ بھائیوں کی امیرانہ بھکشا سے پورا ہوا کریگا

اور اس طرح صرف وارثوں ہی کی دی ہوئی بھکشا سے گوروکل کا بھکشا بھنڈار سمپورن برہم چاریوں کے کھان پان کا اچھی طرح خرچ چلا سکے گا۔ دوئم۔ شریمتی پرتی ندھی سبھا پنجاب اور اسکے لوکل آریہ سماجوں سے خصوصاً اور دیگر تمام لوکل آریہ سماجوں و پرتی ندھی سبھاؤں سے عموماً ان برہم چاریوں کو یتھا شکت تعداد کے ساتھ ماسک بھکشا مقرر ہونا چاہیئے اور اسکی تحریک شریمتی پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جادو بیان اپدیشکوں سے متعلق ہوکر آریہ اخبارات کے ذریعہ ابھی اس پراچین بھکشا کے واسطے پرارتھنا جاری ہیں اس طرح ہر ایک آریہ سماج کی اوسط بھکشا کم ماہوار بھی رکھی جاوے۔ تو بھی ایک معقول رقم شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ذریعہ بھکشا فنڈ کو حاصل ہوسکا کریگی اور وہ بصورت عدم کفایت بھکشا سے آیا کیے گوروکل بھکشا بھنڈار کے واسطے شریمتی پرتی ندھی سبھا پنجاب کی منظوری سے دیا کریگی۔ اور نیز وہ بھکشا بھی جو گوروکل بھکشا بھنڈار کی دیگر کوششوں سے حاصل ہوسکیگی۔ وہ بھی شریمتی پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا سے صرف گوروکل کے ہی اصراف میں صرف ہوا کریگی۔ تو ممکن نہیں ہے۔ کہ یہہ پراچین طریقہ بھکشا کا برہمچاریوں کے تمام کھان پان آدی کے ضروری اصراف کو خواہش سے زیادہ پورا نہ کر سکے۔ بلکہ گوروکل کے دیگر تمام ضروریات کو صرف یہہ ہی دونو قسم کی بھکشا کافی ہوکر اس طرح پر ایک پراچین ریت بھی قائم رہیگی۔ اور اُس صورت کا بوجھ بھی بہت سے لوگوں میں تقسیم ہونے سے کسیکو لیت ہمت نہ کرسکے گا۔

آج ہر ایک ذی مقدور وارث سے علاوہ مندرجہ
صدر بھکشا کے پنڈت اور گریجویٹ کی ماہانہ
تنخواہ ادا کر سکنے کے واسطے صرف بحساب چھ
روپیہ ماہانہ فی برہم چاری کے گوروکل فیس
لیجایا کرے۔ اور غریب بھائیوں کی گوروکل
فیس لوکل آریہ سماجوں کی تصدیق پر قابل
معافی قرار پا کر ۲۵ گوروکل فیس ادا کر سکنے
والوں کے ملجانے پر گوروکل کھولدیا جاوے
اور ان ۲۵ ہیڈ برہم چاریوں کیساتھ صرف
پانچ غریب بھائیوں کے بھی دھرم ہیتہ
گوروکل دستور العمل کے شرائط سویکار کرنے
پر بھرتی کرلیئے جاویں۔ اور صرف پانچ
ایسے برہم چاری منظور کر لیئے جاویں جو
پوری فیس نہ دیکر کم از کم نصف فیس دے سکتے
ہوں۔ اس طرح آپ کا وچارا ہوا گوروکل
بڑی سرلتا سے ستھاپت ہو سکیگا۔ اور اگر میں
غلطی پر نہیں ہوں۔ تو میری عرض کی
ہوئی باتوں میں سے کوئی ایسی بات نہیں
ہے۔ کہ جسکو طوالت اور بلمبہ کا کارن سمجھا
جا سکے۔ خصوصاً بیز چین ریت بھکشا کا قایم
رکھنا برہم چاریوں کی دھارمک برتی اور
ادھینا آدکو بڑا لابھ کاری سمجھ کر میں اسبات
کی پوری ذمہ داری اپنے اوپر لے سکتا ہوں
کہ اوپر لکھی ہوئی بھکشا کے ذریعہ سے بحیثیت
ایک خادم گوروکل بھکشا بھنڈار کے جملہ
برہم چاریوں کا صرفہ پورا کرا سکونگا۔
لیکن چونکہ میں نے یہہ اپنا آزادانہ خیال
صرف اس مقصد سے ظاہر کیا ہے۔ کہ آپکے
وچار کیئے ہوئے سرلوتم اوپکار کا ہر ایک امیر و
غریب سب کو یکساں لابھ پہونچ سکے اور
بلمبہ اور کٹھنتا کا کارن دور ہو کر سرلتا ہو جاوے

اس لیئے میں اس خیال کی ساتھی پر یہہ گذارش
کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اس اظہار
رائے سے یہہ نتیجہ ہرگز نہ نکالا جاوے۔ کہ میں
آپکی تجویز کی ہوئی مبلغ ماہانہ گوروکل فیس
قایم رہنے پر اپنے دھرم پتر کو بھرتی نہ کراونگا
نہیں نہیں میں آپسے مضبوط وعدہ کرتا ہوں
کہ ہر حالت میں اور اس سے زیادہ بھی صرفہ
پڑنے پر جسطرح ہو سکیگا اسکا پربندھ کرتا ہوا
میں اپنے دھرم پتر کو اوشیہ اس گوروکل
میں سپرد کرونگا۔ کرپا کر کے مجھے اس کام کے
واسطے ہرگز ہرگز فراموش نہ کرنا اور میرے
دھرم پتر شنکر لال جی کو بھی اپنا ہی پتر سمجھ کر
اپنے یوگل کشوروں کیساتھ اسکو بھی وید ودیا
ادھین کے واسطے یاد رکھیئے۔ میں اس لیکھ
کے ذریعہ سے آپکو اختیار دیتا ہوا کہ اگر مجھ
میں میرا چھن بھنگی شریر (جو اسوقت
ہر طرح عمدہ حالت میں ہے) انت کو پراپت
ہو جاوے۔ تو آپ میرے پیارے پتر
شنکر لال جی کے برہم چریہ سیون اور وید ودیا
ادھین کے واسطے مثل ایک ولی جایز کے
وہی اختیارات کام میں لاویں۔ جو کہ مجھ کو
حاصل ہیں۔ اور تمام روپیہ جو کہ میرے دیہانت
پر کالیستھ میموریل وفیملی پنشن فنڈ سے
میرے دھرم پتر شنکر لال جی کو ملیگا اور جسکی
تعداد بالفعل ایک ہزار اور آئندہ پانچہزار
تک ہو سکتی ہے اور جسکے متعلق سرٹیفکیٹ
میں اب آپکا نام ولی سرپرست کے خانہ
میں لکھا کر آپ کو اطلاع دونگا۔ آپ
اس تمام وکمال روپیہ کو اپنی ہمت سے
پریہ ور شنکر لال جی کے برہم چریہ سیون او
وید ودیا ادھین کے خرچ میں لگا دیں دوسرے
کسی کام اور کسی دوسرے شخص کے خرچ میں
اس روپیہ میں سے ایک حبہ بھی نہ لگے۔
میں اس تحریر کو اسموقعہ پر اسواسطے
مشتہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر میرے دیہانت
پر میرے سمبندھی کٹنب والے یا میری
استری آدکوئی پرانی اس میری احتیاطاً
وصیت کے خلاف کچھ امر کرنا چاہیں تو
اسوقت یہہ ہی میری تحریر ایک قانونی
اور باضابطہ تحریر اور واجب العمل وصیت
متصور ہو کر ان سبکی خواہش اور کوشش
ناجایز ہووے۔ طوطا رام ورما تحریری
کالیستھ سبھا نرور

شاریرک انتی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

شراب کے بنانے والے کو کلال کہتے ہیں
جو عربی زبان کا لفظ ہے۔ یہہ لفظ اگر
زیر کے ساتھ پڑھا جاوے۔ تو اسکے معنے
سست۔ کاہل ومجہول کے ہیں۔ اور اگر
پیش کے ساتھ پڑھا جاوے۔ تو فارسی
زبان کا لفظ بنجاتا ہے۔ جسکے معنے کمہار کے
ہو جاتے ہیں۔ پس جیسا کہ
Intoxication کے معنے
بجائے منتشی ہونے کے زہریلی چیز کے ہیں
ویسے ہی شراب کے بنانے والے یعنی کلال لفظ
کے معنے سست۔ کاہل وکمہار وغیرہ کے ہیں
گویا اس سے یہہ ثابت ہوا۔ کہ اگر صرف لفظ
شراب اور اسکے اثر اور بنانیوالے کے ناموں
کے ہی صرف معنے دیکھے جاویں۔ تو اس سے
بھی تشریح ہوتا ہے۔ کہ شراب خانہ خراب

انسان کے لئے مفید چیز نہیں ہے۔

"شراب کا اثر جسم پر۔ اکثر لوگ بڑے زور کے ساتھ دلیل پیش کیا کرتے ہیں کہ شراب انسان کے جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ رنگ سرخ کر دیتی ہے۔ کام کرنے کے لئے طاقت و ہمت بڑھاتی ہے۔ آدمی کو عالی حوصلہ بہادر بنا دیتی ہے اور اسقدر جوش پیدا کر دیتی ہے۔ کہ جو کچھ اسکے سامنے آجاوے۔ اسکے مقابلہ کرنے میں ذرا بھی نہیں جھجکتا۔

(جواب) شراب پینے سے نہ تو آدمی کی پیاس رفع ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی بھوک کم ہوتی ہے۔ ایک بوتل ساری ہی کیوں نہ چڑھا جاؤ۔ مگر پیاس زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ اور بھوک بھی ذرا کم نہیں ہوتی۔ یعنی دوسرے لفظوں میں ایک بوتل بھر شراب جو کہ ہلکی سی ہلکی قیمت کا بھی فی بوتل سے کم نہیں ہوگا۔ آدمی کی پیاس و بھوک ویسے کی ویسی رہتی ہے لیکن اگر وہی اس سوا روپیہ کا دودھ یا گھی یا کوئی اور ایشور کی دی ہوئی نعمت خرید کر کھائی جاوے۔ تو آدمی کو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کسقدر طاقت و ہمت اسمیں بڑھی۔ دانا آدمی زبانی سنی سنائی باتوں پر عمل نہیں کیا کرتے۔ بلکہ خود تجربہ کیا کرتے ہیں۔ ایک انسان کو مہینہ بھر روزمرہ آدہ بوتل شراب پلاتے رہو۔ اور اسکے مقابل ایک اور آدمی کو اسی قیمت کا دودھ یا مکھن روزمرہ کھلایا جاوے۔ پھر اگر انکی طاقت کا مقابلہ کیا جاوے۔ تب معلوم ہوگا۔ کہ آیا اسکے مقابل میں دودھ گھی کی طاقت کم ہے یا زیادہ۔ یہہ تو بہت کم سنا گیا کہ فلاں پہلوان روزمرہ اتنی بوتل شراب پیتا ہے اس لئے بڑا پہلوان ہے۔ لیکن متھرا کے چوبوں کی بابت جو قوت میں مشہور گنے جاتے ہیں۔ اکثر سنا جاتا ہے۔ کہ فلاں اسقدر دودھ پی جاتا ہے۔ فلاں اسقدر گھی کھا جاتا ہے اور اسوجہ سے بڑا بہادر ہے۔

لفٹنٹ کارٹو صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "عمر درازی۔ چالاکی۔ طاقت۔ صبر و استقلال میں شاید ہی کوئی قوم سو مالی کے لوگوں سے تسابق لیجاویگی۔ حالانکہ وے لوگ صرف دودھ پر ہی گزارہ کرتے ہیں"

ایسا ہی سر ڈبلیو آر گینز صاحب رقمطراز ہیں کہ "۵۰ فیصدی مریض تو متقی نہ رہنے کے سبب دنیا میں مرتے ہیں۔ اور پندرہ فیصدی موروثی بیماریوں کے سبب اور باقی قدرتی طور پر اگر ہم شراب و گوشت کھانا ترک کر دیں۔ تو مرض فالج نقرص۔ برص اور جگر کی بیماریاں معدوم ہو جاویں"

ایسا ہی جانسن صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ نسیں یعنی پٹھے۔ رگیں مثانے اور طاقت ہضم بہت جلد ترقی کر جاویں۔ اگر جوشدار خوراک و نوشیدنی اشیاء سے اجتناب کیا جاوے۔

ایسا ہی فیر برین صاحب رقم کرتے ہیں۔ کہ جو سیال مادہ نارنگیوں شہتوتوں انجیروں اور انگوروں سے نکلتا ہے وہ دنیا کے کل سیال مادوں سے نہایت مفید مقوی بصر و مقوی دماغ ہوتا ہے۔

ایسا ہی ڈاکٹر جانسے ہتن صاحب تسوید کرتے ہیں۔ کہ "سبزیوں۔ پھلوں اور پھولوں کا پانی ہر طرح سے خوشگوار و لذیذ صحت کے لئے مفید اور اکثر بیماریوں کو رفع کرنے کا اعلیٰ ذریعہ ہے۔ شہد جو عمدہ نعمت سمجھی گئی ہے۔ وہ صرف پھولوں کا پانی ہے"

ایسا ہی رالن صاحب کی قدیمی تاریخ یونان میں مندرج ہے۔ کہ "جس زمانہ کے اہل یونان کل ورزشوں۔ ریاضتوں۔ جو دیگر قسم کی کشتی اور ہر ایک قسم کی کھیلوں میں دنیا کی کل قوموں پر سبقت رکھتے تھے وہ اس وقت میں شراب کے عیش میں مبتلا نہیں ہوتے تھے۔ اور نہ ہی شراب شاہی ضیافتوں کا لازمہ سمجھا جاتا تھا۔ بلکہ عام خوراک کے سوا اس زمانہ میں دودھ و پنیر کا استعمال بکثرت تھا۔

مضمون بہت طویل ہو جائیگا۔ ورنہ میں کئی اور بڑے فاضل مستند ڈاکٹروں کی رائے سے ثابت کرتا کہ شراب کی نسبت وہ سیال مادے جو اناج و دیگر سبزیوں۔ پھلوں اور پھولوں سے نکلتے ہیں۔ جسمانی بناوٹ کے لئے زیادہ مفید و صحت بخش ہیں۔ کام کرنے کے لئے زیادہ جوش کا پیدا ہو جانا در اصل عارضی ہوا کرتا ہے۔ اور وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ ایک گھوڑے کی رفتار ۸ میل فی گھنٹہ ہو۔ مگر اسکو خوب چابک لگانے اور کوڑے مارنے سے فی گھنٹہ ۱۰ میل چلایا جاوے تو در اصل گھوڑے کی رفتار بڑھ نہیں جاتی بلکہ فی الحقیقت اسکی طاقت اسکی عمر کم ہو جاتی ہے۔ اور وہ بجائے زیادہ چالاک ہونے کے جلدی ناکارہ اور کمزور ہو جاتا ہے۔ شراب

…ہیں بہ خوبی اسوقت سمجھی جاتی۔ اگر نشہ اترنے کے بعد اسکا عادی ویسے جوش و خروش سے کام کر سکتا۔ مگر ایسا ہی نہیں پایا جاتا۔ بلکہ نشہ اترنے کے بعد اسکی طبیعت کمزور اداس ہو جاتی ہے۔ اس لیئے صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ اسکا جو کچھ اثر ہے۔ عارضی ہے برخلاف اسکے متقی و پرہیزگار آدمی گھنٹوں لگاتار کام کر سکتے ہیں۔ اسی واسطے مسٹر اسفٹ صاحب اپنی پولیٹکل اکانومی (یعنی امور معاشرت و تمدن) کی کتاب میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اگر "مزدوروں کی کارگذاری و محنت کو درجہ تکمیل تک پہنچانا ہو تو سب قسم کی منشی اشیا سے انکو پرہیز رکھنا چاہیئے" بلکہ وہ ہندوستان کے افلاس کے خاص باعثوں میں سے ایک منشی اشیاء کا استعمال کرنا بھی بیان کرتے ہیں۔ ایسا ہی ایک اور جگہ پر آپ فرماتے ہیں۔ کہ سادہ خوراک کھانیوالے مزدور بہ نسبت شراب و کافی و دیگر منشی اشیا استعمال کرنے والے مزدوروں کے زیادہ استقلال و جرات کے ساتھ کام کر سکتے ہیں۔ اس لیئے مزدور لیتے وقت انکی طبیعت و عادات کا خیال مدنظر رکھنا چاہیئے۔

مفصلہ بالا حوالجات سے ثابت ہو گیا ہو گا کہ شراب فی الواقعہ انسان کی طاقت بالکل نہیں بڑھاتی۔ بلکہ سچ مچ اُس بیل کی حالت کی طرح کر دیتی ہے۔ کہ جسکو کسان رات کے وقت بھنگ پلا کر کنویں پر ایک مضبوط بیل کے ساتھ ایک پنجالی میں جوتتا ہے لیکن جس وقت اسکا نشہ اتر جاتا ہے۔ وہ لڑکھڑا کر گر پڑتا ہے۔ باقی آیندہ۔ (جمنا داس)

برت (پنجاب ہتیا سوفٹ)

لالہ سورج بھان صاحب بی اے اخبار پنجاب ہتیا سوفٹ نمبر ۵ مورخہ یکم مارچ سنہ ۹۶ء میں برت کے اوپر ایک دلچسپ مضمون لکھتے ہیں۔ وہ ان الفاظ میں اکادشی پورنماشی کے برتوں کو صحت بخش ثابت کرتے ہیں اور یوگی جنھوں نے یوگ شاستر دوارا جان کر سادھارن منشوں کے ہت کے لیئے اپنے گرنتھوں میں لکھ دیا ہے۔ کہ پورنماشی کا دہی تتھوں میں بیقاربھ برت دھارن کرنے سے شانتی پراپت ہوتی ہے اور ایشور گیان میں رچی بڑھتی ہے۔ اسکا کارن یہ ہے کہ سوریہ چندرماں اور پرتھوی کے ایک سیدھ میں ہونے سے شانتی دایک جمن بکتی Magnetism کا پرواہ اوپر سے اس لوک میں آتا ہے۔ سو یدی منش ایسے تتھوں میں برت دھارن کرے گا۔ تو انکی پران شکتی ادھک کام کریگی۔ اور جیون تتو کو ادھک گرہن کر کے شانتی کو پراپت ہوگا اس لیکھ کا بھی مطلب یہ ہے کہ پرانکوں کے اکادشی وغیرہ برتوں کو جائز و مناسب ثابت کیا جاوے۔ اول تو میں لالہ صاحب سے اس پستک کا نام پوچھتا ہوں جسمیں یوگیوں نے ایسے برتوں کے لیئے ہدایت کی ہے۔ دوم کوئی ویدک یا ڈاکٹری ثبوت ہونا چاہیئے۔ کہ ایسے وقت میں کم کھانے یا بالکل نہ کھانے سے معدہ یا دماغ کو طاقت ہوتی ہے۔ بغیر اسکے ماننا مشکل ہے۔ امید کہ ہر دو ثبوت لالہ صاحب جلدی دیکر ممنون فرماوینگے۔ (بندہ لشمبر داس)

چتر گپت

پرچارک کے بہت سے بلکہ تمام ناظرین کو معلوم ہو گا۔ کہ چترگپت کو پورانوں میں دھرم راج کا منشی مان کر یہہ مسئلہ قایم کیا گیا ہے۔ کہ وہ کل کرم جیووں کے لکھتا ہے۔ اور جب جیو دیہہ کو چھوڑتے ہیں۔ تو ان کرموں کے مطابق سزا و جزا ملتی ہے۔ اس مسئلہ کو ایک مضمون کا ہیڈنگ قائم کر کے رائے بی کے لہری صاحب پلیڈر پنجاب ہتیا سوفٹ کے نمبر ۶ مورخہ ۱۵۔ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء سے ایک مضمون شروع کرتے ہیں۔ اسمیں سائنٹفک طور پر دھرم راج و چترگپت کے ارتھ گھٹا کر آخر میں لکھتے ہیں کہ جو کچھ کرم ہر ایک جیو من دواکیہ اکھوا کایا دوارا کرتا ہے۔ وہ سب جیووں کے تیوں اکاش میں انکت ہو جاتے ہیں" اور پھر آخر میں لکھا ہے کہ جس طرح درختوں کے بیج سمے پاکر درخت ہو کر پھل لاتے ہیں۔ اور اسمیں سورج کی شکتی سے کام ہوتا ہے۔ اسی طرح سے ایشور کی شکتی سے وہ اکاش میں انکت ہوئے ہوئے کرموں کا پھل جیووں کو ملتا ہے۔ اس تمام بحث سے جو کئی صفحوں میں ہے۔ پلیڈر صاحب کا مطلب یہہ ہے۔ کہ پرانوں کی باتوں کے گوڑھ معنے ہیں۔ اور یہہ باتیں سائنٹفک ہیں گپوڑے نہیں ہیں۔ جیسا کہ آجکل کی انگریزی خوان لنتے ہیں۔ میں اول وکیل صاحب سے پوچھتا ہوں۔ کہ کرموں کا جو چترپدارتھ میں ہے۔ اکاش میں کس طرح سے عکس ہو جاتا ہے۔ عکس کے لیئے دونوں پدارتھ ہونے چاہیں اس طرح سے من مانے ارتھ گھٹا کر پورانوں کی کون سی کون سی بات سچی ثابت کیجاویگی۔

میں اسکے جواب کا منتظر ہوں - جو خواہ پرچارک میں خواہ ہتیا سوقت میں دیا جاوے -
(سنتمبر داس).

سنسکاروں پر ہمارا طریق عمل

جب تک آریہ سماج میں دلیلی کارروائی ہوتی رہی - یعنی صرف Theoretical کام رہا اسوقت تک یہہ نہیں سوچا گیا - کہ عملی کارروائی میں یہہ دلیلی کارروائی کسقدر مشکل سے قابل عملدرآمد ہوگی - پھر جب کچھہ عملی کارروائی شروع ہوئی تو صرف سنسکار ودھی پر ہی عمل کرنا - اور اسکے علاوہ اور باتوں کو خواہ وہ رواج سے تعلق رکھتی ہیں - خواہ دہرم سے بالکل ملیامیٹ کرنیکی کوشش کیگئی - مگر اس کوشش میں کہاں تک کامیابی ہوئی اسکا اندازہ وہ لگا سکتے ہیں - جنہوں نے سنسکار کرائے ہیں - یا جنکو واسطہ پڑا ہے ہماری ہر ایک بات کو خواہ وہ دھرم سے متعلق ہو یا نہ توڑنے کی کوشش نے عام ہندوؤں وخصوصاً ہمارے رشتہ داروں استری بھائی بہن ماں باپ کے دلمیں یہہ خیال پختہ کردیا - کہ آریہ لوگ کرسچنوں کی طرح نیا دہرم قایم کرنا چاہتے ہیں - کیونکہ برادری کی معمولی رسومات کو جو سوائے سب کی رائے کے نہ ٹوٹ سکتی ہیں - اور نہ ہی جاری ہوتی ہیں - آریہ بھائیوں کی طرف سے چھوڑنے کی کوشش کیگئی - مگر برادری کی مخالفت سے نہ چھوڑی جاسکیں - ہماری آریہ خیالات کی استریاں بھی سنسکاروں کے وقت اپنے پتیوں کو یہہ کہتی ہوئی سنائی دیتی ہیں - کہ فلاں رسم میں تم کیوں مخالفت کرتے ہو - اور کیوں نہیں ہونے دیتے - یہہ تو دھرم سے تعلق نہیں رکھتی - برادری کی رسم ہے - تمکو اکیلے کو کیا اختیار ہے کہ کل برادری کی رسم توڑ دو - اول تو دہرم کے معاملہ میں ہی مخالفت ہوتی تھی - مگر یہہ جانکر کہ برادری میں سب کا دھرم ایک نہیں ہو سکتا - اور نہ دہارمک باتیں ایک دوسرا بطور حق کے دوسرے پر جبراً ڈال سکتا ہے - کیونکہ ان کا تعلق دل سے ہے - مگر معمولی رسومات کے لئے برادری کے ممبر ایک دوسرے کو مجبور کر سکتے ہیں - علاوہ اسکے ایک اور بات یہہ بھی ہے کہ ایک گھر میں دس آدمی ہیں اور مختلف مذہبی خیالات کو مانتے ہیں - جب کوئی سنسکار ہوتا ہے تو ہر ایک اپنے طور پر اپنے مانے ہوئے مذہب پر عمل کرنا چاہتا ہے - مثلاً کسی بیاہ کے موقعہ پر ایسے گھر کی استریاں جہاں منشوں کے خیالات تو آریہ ہیں - اور ماتاؤں کے اور دہرم کے یعنی وشنو وغیرہ اس جگہ استریاں کوئی وجہ نہیں دیکھتیں - کہ مرد اپنے دہرم کو اسموقعہ پر انپر جبراً ڈالیں - اور کہیں ہمارے ہی دہرم پر عمل ہوگا - منش اپنی استری پر جبر کر سکتا ہے - اور اسکے خیالات بھی درست کرلے - اور اسکو آمادہ بھی کرلے - کہ وہ اسکے ساتھہ اتفاق کرے مگر والدین کو اپنے خیالات پر لانا و ان سے عمل کرانا ذرا ٹیڑہی کھیر ہے - جہاں خوش قسمتی سے والدین لڑکوں کے خیالات کے ہیں وہاں تو مشکل ہی کیا - مگر جہاں ہیں نہیں وہاں کیا عمل ہونا چاہیئے - مگر پھر یہہ نہ دیا گیا کہ معمولی رسومات میں ہم کس حق اور دلیل سے دخل دیسکتے ہیں - جو دہرم سے تعلق کرتی نہیں ہیں - سنسکار ودہی میں دلہن کے طریقہ کے موافق سنسکار لکھے ہوئے ہیں - اور یہہ سوامی جی کی دانائی ہے - کہ اسمیں دلہن کی رسومات کو دخل نہیں دیا صرف دہرم سمبندہی باتیں رہیں - اگرچہ ان دہرم سمبندہی باتوں پر بھی جو آجکل سمجھی نہیں جاتیں - اعتراض ہوتا ہے یہہ ایک علیحدہ مضمون ہو سکتا ہے - بیشک بہت سی باتیں مجھے بھی ایسی ہی معلوم ہوتی ہیں - مگر جو اس سے پہلے معلوم ہوتی تھیں انکی بابت بحث کرنے پر تسلی بھی ہوگئی ہے - اور جو باقی ہیں انکا بھی کوئی جواب ضرور ہوگا - اسپر علیحدہ بحث کرونگا - انہیں خیالات و دقتوں سے معلوم ہوتا ہے - کہ لالہ گنگا رام دہیم راولپنڈی والوں کو تجربہ سے مجبور کیا ہے - کہ پرچارک مورخہ ۱۸ جیٹھ کے صفحہ ۱۲ کالم ۲ و ۳ پر مفصلہ ذیل خیالات ظاہر کیں

"بیاہ شادیوں کی مروجہ رسومات متعددہ میں بعض بالکل قابل ترک ہیں - اور بعض ایسی ہیں - کہ جو خلاف مذہب یا اخلاق نہ ہونے کے سبب قایم رہنی چاہئیں - اور بعض ایسی ہیں جنمیں ترمیم کی ضرورت ہے - یا نہ انکے کوئی نئی تجویز قرار دی جاوے - مگر افسوس کہ اس کام کو کوئی آریہ سماج چنداں غور نہیں کرتا - جس سے عین موقعہ پر ہر ایک سچے آریہ کو سخت مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے"

یہہ خیالات بے شک قابل غور ہیں اور زیادہ تر اسواسطے - کہ لالہ صاحب نے بعد تجربہ کے ظاہر کئے ہیں - یہہ کوئی ہنسی نہیں ہے - کہ صرف سنسکار ودہی کے مطابق عمل

...لوک سنسکار کا خاتمہ ہووے اور دیگر برادری یا مستورات کی جو رسومات ہیں جو رسم ہیں جو ہیں جو رسم ہے سے کچھ نہیں ہے۔ جنکا تعلق دہرم سے کچھ نہیں ہے۔ انکو جبراً روکا جاوے۔ کیونکہ ایسا کسی وقت ہو سکتا ہے کہ ایک آریہ اپنے ماں باپ استری سمبندہیوں سے الگ ہو جاوے۔ جو کہ موجودہ حالت میں بالکل ناممکن سا معلوم ہو سکتا ہے۔

میری رائے میں جب ہم چاہتے ہیں کہ دوسرے رشتہ دار ہمارے ویدک طریقہ سنسکار ہیں یا دیکھ نہوں: ہاں اوپدیش کرنا ہمارا فرض ہے یا اگر ایسی حالت ہو کہ کسی رسم کا جو وہ کرتی ہوں ہمارے اوپر اخلاقی برا اثر ہوتا ہے۔ اسوقت ہیں پرہیز کرنا چاہیئے۔

علاوہ ازیں ایک دقت اور ہے کہ ہر ایک آریہ کو بیاہ شادی میں فریق ثانی اپنے جیسا آریہ یا آریہ بھی ہووے تو ورنہ آریہ ملنا مشکل ہے فریق ثانی ربنی مذہبی رسومات کو کرنا چاہتا ہے اور ہم ہی کو اسوقت بڑی مشکل ہوتی ہے ایسی موقعوں پر میری رائے میں لڑکے والا اپنے لڑکے سے اور لڑکی والا اپنی لڑکی سے اگر بموجب خیالات خود عمل کرا دے۔ تو کوئی حرج نہیں ہوگا۔ جو لوگ الگ برادری قایم کرنے کی تحریک اوٹھا رہے ہیں۔ وہ ضرور اس عمل کے برخلاف ہونگے۔ مگر ایسے بھائیوں کو میں یہہ کہتا ہوں۔ کہ ایسے خیال پر عمل نہیں ہو سکتا۔ سوائے اس کے کہ ہم آپ ایسا ہوں کی طرح آریہ سماج کو الگ کرکے اسکی ترقی کو روک دیں آریہ برادری قایم ہو۔ ہمیں بہت سی راجیہ دہرم وسوسائیٹی کے قاعدے بادہک ہیں۔ جبتک ہر ایک صیغہ میں کافی ترقی نہو جاوے۔ تب تک الگ برادری قایم نہیں ہو سکتی۔ اکثر ایسا ہوتا ہی ہے کہ مرد کو برادری سے خارج کرتے ہیں۔ استری برادری سے خارج ہونا پسند نہیں کرتی۔ کیا مرد استری کو ماں کو باپ کو بھائی کو چھوڑ دے گا۔؟ ایسے تھوڑے ہی دکھائی دینگے

کیا کوئی ایسا طریقہ نہیں نکل سکتا۔ کہ ہم بلا ناراضگی اپنے سمبندہیوں کے کارروائی کر سکیں۔ میری رائے میں یہ چنداں مشکل نہیں ہے کہ ہم اپنے سمبندہیوں کو جو کچھ وہ کریں کرنے دیں مگر خود کچھ دہرم برودہ نہ کریں۔ جہاں اپنا تعلق آوے وہاں دہرم برودہ کارروائی نہ کریں۔ مگر ایسی رسومات میں جو نہ تو دہرم برودہ ہیں اور نہ اخلاق کے برخلاف ہیں ہمیں بادہک نہ ہوں۔ ہاں کوشش کریں کہ وہ برادری کے اتفاق سے جیسا مناسب ہو کم ہو جاویں۔ یا دور ہو جاویں۔ میں چاہتا ہوں کہ انکی بہ تفصیل سے ایسی رسومات کا ذکر کروں۔ مگر اس خیال سے کہ یہہ رسومات تمام برادری میں ایک نہیں ہیں۔ اسواسطے ان کو چھوڑتا ہوں۔ یہہ ہر ایک آریہ پرش خود سوچ سکتا ہے۔ کہ کونسی رسم دہرم برودہ ہے اور کونسی نہیں۔ اس کارروائی سے ہمارے سمبندہیوں کا خیال ہماری نسبت اچھا ہو جاوے گا اور وہ دہرم کی کارروائی میں بادہک نہ ہونگے اور جو ہم نیند سے ہر ایک جائز و ناجائز کارروائی کے برخلاف ہونگے۔ اور صرف سنسکار ودہی کے موافق عمل چاہیں گے۔ تو بالکل مشکل ہے بلکہ ناممکن ہاں اوپدیش سے سب کچھ ٹھیک ہو سکتا ہے۔ یہہ اوپدیش پہلے ہی اپنے سمبندہیوں سے الگ ہونا آریہ سماج کو اپنے آپکو نقصان پہنچاتا ہے۔ اور نقصان بھی ایسا۔ کہ اس سے کوئی لابھ نہیں ہے۔ میں اپنے کسی دوست کو صلاح نہ دونگا۔ کہ وہ دہرم برودہ کارروائی کرے مگر دوسروں کو بلا جایز اختیار کے انکی بیفائیدہ کھل بلی مچانا قرین مصلحت نہیں ہے، ہم اسواسطے دوسرے شخص سے جسکا ہم پر بہت سا حق ہے اور جسکے کہ ہم بہت کچھ ممنون ہیں اور جسکی خدمت کرنی ہمارا فرض ہے صرف اسوجہ سے الگ ہوں۔ کہ وہ ہمارے دہرم کے برودہ دہرم کو مانتا ہے۔ میری رائے میں عقلمندی نہیں ہے۔ اسمیں ہمارا کیا حرج ہے۔ کہ ہم آریہ دہرم کو مانیں اور اسپر عمل کریں۔ مگر ہمارے والدین مورتی پوجک ہوں اور اسپر عمل کریں۔ ہمارے پتر یا پتری کے بواہ پر اگر ہمارے والدین خود بخیال خود کوئی پوجا کریں۔ کہ جس سے وہ لڑکے کے لیئے یا اپنے لیئے بہتری سمجھتے ہیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ انکو اوپدیش سے درست کریں ان سے ناراض ہو کر الگ ہو جاویں۔ کونسی عقلمندی ہے۔ اور اس سے فایدہ بھی کیا۔ کیا ہماری علیحدگی سے وہ پوجا وغیرہ چھوڑ دیں گے اسی طرح سے استری بہن بھائی وغیرہ بڑھاؤ ایسے مخالفوں اور ضد کا نتیجہ سوائے ناشانتی کے کچھ نہیں ہوتا۔ بجائے اسکے اگر ہم اوپدیش کریں و خود کوئی کام دہرم برودہ نہ کرنے پر اکتفا کریں۔ تو نتیجہ کیا عمدہ ہووے جبکہ ہم اپنے اوپر جبر کو پسند نہیں کرتے۔ تو دوسرے پر جبر کرنے کا ہمارا کیا حق ہے۔

یہہ خیالات میں اسواسطے ظاہر نہیں کرتا کہ میں کسی طرح سے آریہ دہرم کو کمزور بنانا چاہتا ہوں۔ یا کمزور سمجھتا ہوں۔ بلکہ اسواسطے کہ بے نتیجہ مخالفت میں کمزور طبیعتوں کو ڈال کر اشانتی پھیلانا ٹھیک نہیں ہے۔ آریہ سماج دلیلی کارروائی سے اب عملی کارروائی میں

آیا ہے۔ اسوقت اگر بہت سمجھ سوچکر کارروائی ہوئی تو ضرور آریہ سماج کا پرچار ہوگا۔ ورنہ الگ فرقہ بنکر بہت نقصان ہوگا۔ اسوقت جو ہندوؤں کے ساتھ ملکر ہم کام کر سکتے ہیں وہ الگ نہ کر سکیں گے۔ اور نہ الگ ہونے کے لئے کافی تعداد ہے۔ آریہ سماج نے اپدیش کا کام سوامی جی کے بعد بہت کم کیا ہے۔ پس ابھی کمزور کام پر الگ ہونے کے خیالات پر عمل کرنا غلطی ہے۔ ہاں جسوقت ہماری مخالفت کم ہو جاوے۔ اور ہم زیادہ تو الگ ہونا کوئی برا نہیں ہے۔ اسوقت آریہ لوگ الگ ہوکر کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ درحقیقت الگ ہو ہی کسطرح سکتے ہیں۔ بات بات میں ہندوؤں کے محتاج ہم ہیں۔ اشتہار پر اشتہار دیتے ہیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے بر نہیں ملتے۔ الگ کس طاقت پر ہونگے۔ آریوں میں ابھی تک اپنی جاتی سے باہر بیاہ کرنا یا ودیا کو دولت پر ترجیح دیکر سمبندھ کرنے کی جرات نہیں ہے۔ پھر کس حوصلہ پر ہم الگ ہونے کے خیالات پر زور دیتے ہیں۔

(لبھو داس)

لوکل

سنسکرت ودیالیہ پرورتنی سبھا کی کارروائی بروقت شائع نہ کرنے کے واسطے معافی کا خواستگار ہوں کیونکہ کسی ایک کارن کے سبب میں جالندھر نہیں رہا تھا۔ اس سے یہ نتیجہ نہ نکالا جاوے کہ یہ سبھا دیگر کلبوں کی طرح برساتی نباتات کی طرح ہے۔ ایسا خیال تک بھی نہیں لانا چاہئے۔ یہ تو یہ سبھا آشرم کی زندگی پر منحصر رہیگی۔ کیونکہ اگر ادھیکاری اس سبھا کی قایمی اپنا جیون اور زندگی کا مدعا خیال کئے ہوئے ہیں۔ پہلے دو ادھیویشن میں صرف مورتی پوجا پر ہی مباحثہ ہوتا رہا۔ بھوشیہ پاٹھک گنوں کو یاد ہوگا۔ کہ نعم جھگڑے سے جاری ہے۔ دونو طرف سے ودوان پنڈتوں نے پورے طور پر دل کھول تقریریں کیں۔ خاصکر ہمارے آشرم کے ودیارتھی پنڈت ملکھی رام شاستری کی تقریر قابل غور تھی۔ اسدن پنڈت گنگا دت شاستری جی کی تقریر نہیں ہوئی۔ ہمارے آپ پردھان پنڈت برج بھوشن جی اپنی تقریر میں تقریباً ہر ایک قسم کے اعتراض جوکہ ایک پوپ دیکشی یا سناتن دھرمی کر سکتا ہے ظاہر کر دیتے ہیں۔ جنکے ادھر آد سے انت تک پنڈت جی گنگا دت جی بڑی سادہ وانی سے دیتے ہیں۔ تیسرا ادھیویشن کے واسطے جسمیں میں بھی شامل تھا۔ وشے "کیا گن کرم سے ورن ہے یا جنم سے تھا"۔ جسمیں شروتاگن تھا مباحثہ کنندگان کی تعداد تقریباً چالیس تھی۔ پہلے پہل گورنمنٹ سکول کے ودیارتھی ارتھات آپ پردھان جی کی کوشش کے پھل تھا ہمارے مہربان پنڈت میلا رام اپادھیائے ڈی اے وی کالج کے شِشوں نے اچھی تقریریں کیں بعد ازاں ویدک آشرم کے ودیارتھیوں نے اپنی اپنی تقریریں تھا تحریریں سے شروتا گنوں کو خوش کیا۔ شروع میں بھگت رام ودیارتھی نے اس طرح سے بیان کیا۔ کہ دنیا میں منش ماتر چار حصوں میں تقسیم ہوکر کل کاریوں کو کر رہے ہیں۔ اسواسطے معلوم کرنا یہ ہے۔ کہ آیا گن کے انوسار ہیں یا جنم کے

چونکہ منش دو چیزوں سے بنا ہوا ہے۔ ایک شریر۔ اندریہ۔ بدھی۔ ویدنا۔ سنگھات اور دوسرا جیو آتما۔ اسواسطے پرشن پیدا ہوتا ہے کہ وہ منش جو کہ برہمن۔ کشتری۔ ویش اور شودر میں گھٹتے ہیں۔ ارتھات ستو ستو اُپ سرجن رج تمس اُپ سرجن رج اور رج روپ سرجن تمس یہہ شریر آدی سنگھات ماتر کے گن ہیں یا جیو آتما کے۔

چونکہ آگر ارتھات ستیارتھ پرکاش میں جیو کو سبھا دسے پوتر کہا گیا ہے۔ اور اُپنشد کار نے بھی اسکی پشٹی کرتے ہوئے جیو کو اجر امر کہا ہے۔ اسواسطے وہ نا مرتا ہے۔ نا جنمتا ہے اسواسطے وہ جنم تا ہے۔ اور نہ جنم لیتا ہے برہمن آدی نہیں ہیں۔ چونکہ پہلے تمام کے تمام برہمن آدی مر گئے ہیں۔ اسواسطے شریر آدی سنگھات کا ہی نام برہمن ہے۔ اور وہ سنگھات ماتا پتا کے سنیوگ سے ہی ظاہر ہے جیسا کہ سوامی جی نے کہا ہے اور سام وید میں بھی لکھا کہ اے پتر جو تو میرے انگ انگ سے پیدا ہوا ہے اور میرے ہردے سے پیدا ہوا ہے۔ وغیرہ وغیرہ اسواسطے صاف ظاہر ہے کہ برہمن آدی ورن کا مکھیہ کارن ماتا اور پتا کا سنیوگ ارتھات جنم ہی ہے۔

(۲) چونکہ برہمن آدی ورنوں کو دوجنما کہا گیا ہے۔ پہلا جنم تو ماتا پتا سے ہوتا ہے۔ لیکن دوسرا جنم ساوتری (گائتری) ماتا اور آچاریہ پتا کے سنیوگ سے ہوتا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ جنم ہی ورن کے بنانے میں مکھیہ کارن ہے۔ جسکا جواب اسدن سبھا کی طرف سے نہیں دیا گیا۔ کسی دوسرے پرچہ میں ضرور دیا جاویگا۔ اسکے بعد برہمانند ودیارتھی نے ہر ایک پہلو سا

اور دید منتروں اور سوتروں
[illegible] آدی شاستروں سے صاف طور پر ظاہر
[illegible] برہمن آدی ورن کرم سے ہی ہوتے
[illegible] اور انہوں نے مہابھارت کے کئی ایک
[illegible] بھی دیئے جس سے ثابت کیا کہ پہلے
[illegible] ایک پرش شودر یا نیچ ورنوں سے اتم
[illegible] میں شامل کیئے گئے۔ کوئی خاص نئی
[illegible] نہیں تھی پر ان بہت تلاش سے نکالے تھے
[illegible] بعد پنڈت سیلارام جی نے جاتی کی تعریف
[illegible] اور کوشش کی۔ کہ برہمانند دویا تھی نے
[illegible] ایک پرمان کے ارتھ اپنے مطلب کے
[illegible] ہے۔ مثلاً براہمن آدی ورن اپنے لڑکوں کو
[illegible] پانچ برس یا آٹھ برس سے یگوپویت سنسکار
[illegible] ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ چونکہ
[illegible] وہ لڑکا جنم سے ہی برہمن کہلایا جاتا
ہے۔ اسواسطے ورن جنم سے ہی سدہ ہے۔ آخر
بعد پنڈت لکھی رام شاستری جی نے کسی قدر
جواب دیا۔
بعد ازاں پنڈت برج بھوشن جی نے پنڈت
سیلارام جی کے جواب کی تشفی کی اور ساتھ ہوں
[illegible] ویاکرن کی بہتی سے بدلکر جنم سے ورن
سدہ کرنے کی کوشش کی۔ ایک بڑی دلیل
انکی یہ تھی۔ کہ دو ہار میں بڑی گڑبڑ مچ جاویگی
مثلاً اگر کسی نے برہمن وشا ہیں وواہ کیا
اور دوسرے وقت میں وہ کشتری کے کرم
سے کشتری ہو گیا۔ تو اسے اس شادی کو
ترک کر دوسری کسی کشترانی سے بواہ کرنا ہوگا
اور پھر ویش یا شودر اوستھا میں بھی یہی حالت
ہوگی۔ چونکہ ایک بواہ کو تیاگنا دہرم وردھ
ہے۔ اسواسطے اور مقدار دو ہار میں گڑبڑ پڑنے
سے جنم سے ہی ورن ماننا ٹھیک ہے۔

اخیر میں پنڈت گنگا دت شاستری جی نے
ہر ایک اعتراض کا جواب دیا۔ پنڈت سیلارام
جی کی جاتی کی تعریف کی اچھی طرح سے رد کیا
کی اور شرتوں کو سمجھایا۔ کہ برہمن آدی کوئی
جاتی نہیں ہے۔ کیول ایک منش جاتی ہی ہے
برہمن آدی صرف گن ہیں۔ اسواسطے گن سے
ہی برہمن آدی ہوسکتے ہیں۔ اور پنڈت برج بھوشن
جی کے ویاکرن کی مدد سے کیئے ہوئے ارتھوں کو
صاف صاف کر دیا۔ اور پنڈت جی کے دو ہار
کی گڑبڑ کو اس طرح سے صاف کیا۔ کہ اگر کسی
برہمن کو بواہ کرنے کے پیچھے کوڑھ ہو جاوے
تو کیا ہوگا۔ اسی طرح سے برہمن کے واسطے
نیچ کرم کرنا اور نیچ ورن میں داخل ہونا کوڑھ
کے تلیہ ہے۔ جس طرح وہ دو ہار کیا جاویگا
ٹھیک اسی طرح سے یہاں بھی کام کیا جاوے گا
اور کچھ گڑبڑ نہیں پڑیگی اسی طرح سے کل
اعتراضات کو صاف کر کے بعد ازاں دو شخص
اور ہوشین کے واسطے اوتار ہو سکتا ہے۔ یا
نہیں" یہ دشنہ مقرر کیا گیا۔ بعد رہ
گزشتہ اتوار کو برہم چاری برہمانند جی نے
اوپاسنا کرائی۔ اور تت اپنچات برہم چاری
جی نے ایک موثر اوپدیش دیا۔ دوابہ
ہائی سکول میں ۷۰ کے قریب طالبعلم ہیں
ہیں۔ اسی اتوار کو لالہ جمنا داس ہیڈ ماسٹر
دوابہ ہائی سکول نے معہ چند لوہاروں کے
کرتارپور جا کر دو سو آدمی کی حاضری
میں دھرم کی ضرورت پر ایک لکچر دیا
لوگوں نے بڑی توجہ کے ساتھ سنا اور
بہت خوش ہوئے۔ منگل کے روز استری سماج
کا جلسہ بدستور ہوا۔ بدھ وار دوابہ ہائی سکول
لوہارو ٹمپل کلب میں ماسٹر جمنا داس نے طالبعلموں

کی قدرتی خوراک پر عمدہ لکچر دیا۔ گرمی بیحد
شدت کے ساتھ جالندھر میں پڑی ہے۔ کہ
دو نوجوان لڑکے مارے گرمی کے بیہوش ہوکر
مر گئے۔
گزشتہ اتوار کو تقاطر ہوئی لیکن بجلی اس
زور سے کڑکی۔ کہ دو تین آدمی ایکاایکی فوت
ہوئے۔ مگر دو تین گھنٹہ کے بعد پھر گرمی
بڑے زور کے ساتھ شروع ہو گئی۔ اور منگل
اور بدھ کے روز تو بڑی شدت کے ساتھ
گرمی نے اپنا بل دکھایا۔ برہسپتی کے روز
صبح کو اچھی بارش ہوئی۔ اور سرد ہوا خوب
چلتی رہی

کنیا مہا ودیالہ جالندھر

مہا ودیالہ میں موسم گرما کی رخصتیں ۱۷ دن کے
لیئے ۴۔ اگست ۱۸۹۶ء سے ۲۰۔ اگست ۱۸۹۶ء
ہونگی۔ چونکہ سب کنیائیں اپنے اپنے گھروں
کو نہیں جائینگی۔ اس لیئے کنیا آشرم کھلا رہیگا۔

آریہ سماجک سالانہ

متھرا آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کی تاریخیں
غلطی سے ۱۶ اور ۱۷۔ اگست شایع ہوئی۔ اصل میں
۱۵ و ۱۶۔ اگست ۱۸۹۶ء ہے۔
شملہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۲ و ۲۳۔ اگست
۱۸۹۶ء کو ہوگا۔
لودیانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹
دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔ مہاشے گن تشریف
لا کر رونق جلسہ کو بڑھاویں۔

سماجک خبریں

کرنال آریہ سماج نے رام باغ واقعہ کرنال پر ایک بھاری ہون کرایا۔ جس پر قریباً ۵۰ روپیہ کی سامگری معہ گھی خرچ ہوئے۔

۱۹ جولائی سنہ ۹۶ء کو جلالپور جٹاں آریہ سماج کا سپتاہک جلسہ کرکے ممبروں نے بازار میں پرچار کیا۔ اور اسی ذکر کے بستی میں ایک سادھو نامی منشا سنگھ نے ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی لوگ سماج قایم کرنیکی منشا ظاہر کر رہے ہیں اورکت سادھو صاحب سماج کے بڑے پریمی ہیں۔ چنانچہ دو تین ہفتہ تک جلالپور جٹاں آریہ سماج میں بھی ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی۔

ٹبولی تحصیل خورجہ ضلع بلند شہر آریہ سماج کے منتری ٹھاکر کہانسنگھ جی ایک بواہ کا ویدک ریتی سے ہونا لکھتے ہیں۔ مگر انکے پتر سے یہ نہیں سپشٹ ہوتا۔ کہ کس کی شادی ویدوکت ہوئی۔ اس سماج کے منتری نے ٹبولی میں ۱۳ لڑکوں کے یگوپویت سنسکار ویدوکت کرائے۔ اور ایک ستھونین سنسکار منتری کے گھر میں ہوا۔

بہلولپور ضلع لودھیانہ میں واسدیو پنڈت ہندو سبھا نے ۱۲ جولائی کو وہی پورانک گپیں ہانکیں جنکی ہمارے دھرم ہتیشی لالہ گنگا رام بزاز سابقہ سب اوورسیر نے تردید کی کیونکہ یہ خبر لالہ امراؤ سنگھ جی کو لودھیانہ میں پہنچی پہنچتے ہی اتفاقاً صاحبان معہ پنڈت بہاری لال جی لودھیانہ اور کھنہ سے وہاں پر پہونچ گئے جنہوں نے جاتے ہی پرچار شروع کیا اور ہندو سبھا کے پنڈت کو شاستر ارتھ کے لیے چیلنج دیا۔ مگر انہوں نے انکار کیا۔ اور ایک بھائی پنڈت سے بھی اوتر پرتیوتر ہوئے۔

کھیم کرن آریہ سماج اب دن بدن ترقی پر ہے سپتاہک جلسے برابر ہوتے ہیں۔ اوپدیشک کی سخت ضرورت ہے۔ ساون بھادوں چودھویں چاند کو یہاں پر ایک میلا ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر اوپدیشک ضرور کوئی جانا چاہئیے۔

اشتہارات

نویدن پتر

میری اردو سندھیا اور مسئلہ الہام آپنے دیکھا یا سنا ہوگا۔ مسئلہ الہام تو اس قدر مرغوب اور پسند عام ہوا۔ کہ اب چوتھی بار چھپوانا پڑا واقعی یہ دونوں چھوٹے سے رسالے اپنے مضمون میں بے نظیر ہیں۔ قیمت انکی دو آنہ اور آدھ آنہ فی کاپی ہے۔ ان دو کتابونکی بہت سی کاپیاں لاہور آریہ سماج کو رعایتاً نصف قیمت پر دیگئی ہیں۔ اور چونکہ کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ دیگر سماجوں کو اس رعایت سے محروم رکھا جاوے۔ اس لئے نویدن ہے۔ کہ اگر کوئی آریہ سماج ان دونوں کتابونکی کچھ کاپیاں نصف قیمت پر خریدنا چاہیئے۔ تو بذریعہ قیمت طلب پارسل کے مجھ سے منگوا لے۔ لو معلوم ہے۔ کہ اگر سندھیا پستک کی تین سو اور مسئلہ الہام کی دو سو کاپیاں اکٹھی منگوائی جاوینگی تو سماج فایدہ میں رہیگی۔ کیونکہ منی آرڈر کا خرچ ان تین سو کاپیوں پر اتنا ہی لگے گا۔ جتنا کہ بیس یا سو پچاس کاپیوں پر لگتا ہے۔ آئندہ اختیار ہے۔

راقم
بندہ جیونداس پنشنر از لاہور

نوٹس

ایک حصہ پنجاب نیشنل بینک کا بکاؤ ہے۔ قیمت کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے۔ المشتہر
ج۔ل۔ معرفت مینیجر ستدھرم پرچارک جالندھر شہر

ضرورت

ایک بدھوا برہمنی عمر ۱۸ یا ۲۰ سال کے واسطے ایک ایسے یوگیہ پرش کی ضرورت ہے۔ جو کہ پنر بواہ کرانا چاہتا ہو۔ درخواستیں بنام لعل سنگھ پریذیڈنٹ آریہ سماج لودھیانہ آنی چاہئیں۔

برہمی بوٹی

دماغ۔ بصارت۔ حافظہ۔ برہم چریہ کو قائم اور خون کو صاف کرنیوالی ایک بیحد مشہور دوائی یہ وہ بوٹی ہے۔ کہ جسکو ہمارے رشی منی مذکورہ بالا روگوں سے بچنے کے لیے پان کیا کرتے تھے۔ اور خاصکر انیسویں صدی کے سچے ہتیشی مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی بھی اسکو استعمال میں لاتے تھے۔ اسی واسطے انہوں نے اپنے بنائے پستک سنسکار ودھی میں اسکا مفصل ذکر کیا ہے اور اکثر مہاتماؤں سے جو پہاڑ کی یاترا کو جاتے ہیں اسکی تعریف سنی ہے۔ میں نے یہ بوٹی برہم چاری برمھانند جی کی کوشش سے ہمالہ پربت سے حاصل کی ہے۔ اور نرخ اسکا عام لوگوں کے فائدہ کے واسطے نہایت ارزاں رکھا ہے۔ یعنی ۸ آنہ تولہ۔

ترکیب استعمال۔ موسم سردی میں اسکو کوٹ کر کپڑے سے چھان لو۔ اور ایک تولہ بھر دودھ کے ساتھ بطور پھکی نوش کرو۔ گرمی کے موسم میں رات کو دھو کر اسکو بھگو رکھنا چاہیئے۔ اور صبح کو کالی مرچ اور الائچی ڈالکر گھوٹ کر پی لینا چاہیئے۔

المشتہر
دیوی چند بھرانا دھرم سالہ ضلع کانگڑہ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مسٹر اگریڈول میڈیکل کالج کے پروفیسر و... ڈاکٹر ون البان یاسنا ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی چشم۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخونہ۔ پانی بہنا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ بلکہ بہت سی عینک لگانے والوں کو عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ یہ سرمہ سفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ چھ ماہ کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپے (عہ) ممیرے کا سفید سرمہ علیحدہ قسم فی تولہ مبلغ تین روپے (عہ) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ پانچ روپے (عہ) ممیری سرمہ فی تولہ ... خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب .... تسلیم

میں نے آپکے ممیرے کے سفید سرمہ کو تین مریضوں پر استعمال کیا۔ جنکو انگریزی ادویہ استعمال کرنے سے کچھ فایدہ نہیں ہوا تھا۔ ایک بڑھی کو جسکی آنکھ کے پردے میں نقص تھا۔ اور دوسرے ہندوستانی کو جسکو شروع کیٹرکٹ (موتیا) تھا۔ اور تیسرے کو دھند اور ناخونہ تھا۔ آپکا سرمہ مثل اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی۔ ویسا ہی مفید پایا۔ میری رائے میں یہ ایسا سرمہ ہے جہاں ہر قسم کی دوائی آنکھ کے مرض کیلئے میسر نہیں ہو سکتی۔ آپکا سرمہ مثل بدیہ کو ہر ایک دوا خانہ میں فروخت ہونا چاہیئے۔ تاکہ ہر ایک امیر غریب اس نادر سرمہ سے مستفید ہو کر آپکو یاد کرے براہ مہربانی اور دو تولہ سرمہ وی پی پوسٹ ممیرے کا ارسال فرماویں۔ راقم ڈاکٹر شیخ عبدالعزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ خیال ایبجا (۵۔ مارچ ۱۸۹۶ء)

...

استعمال کیا۔ جسکو عرصہ سے دھند و ناخونہ تھا۔ کئی لوشن۔ کاشک لوشن۔ بوریک لوشن۔ لیڈ لوشن کی ... سے اسکو فایدہ نہوا۔ آپکے سرمہ کے ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی فایدہ ہو گیا۔ راقم ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند۔ (۵ مئی ۱۸۹۶ء)

(۳) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا۔ نہایت مفید پایا۔ آنکھ کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ علاوہ اسکے آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے۔ اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قایم رکھنے کیواسطے نہایت مفید و سند ... ہے۔ میں نے آج تک کوئی دوائی اس سے بہتر فایدہ بخش نہیں دیکھی۔ راقم ... محمد حیات خان ... سی ایس آئی ... ڈسٹرکٹ جج ...

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے ...

کئی اقسام کے سرمے استعمال کیا۔ میری سمجھ میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمے کا استعمال مفید ہو۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن ...

(۵) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے۔ ان مریضوں پر جنکی آنکھوں میں بہت گرد و غبار پڑتا ہے استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں یہ سرمہ ان بعضوں کو جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند و غبار و کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ... ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن ...

پانچ ہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے جو قریب ... ہزار کے ہیں ایک کو بھی جعلی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جاویگا جو اسکے واسطے ... اسی مطلب کے لئے ... ۱۸۹۶ء ...

اشتہار

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ ادویات مفصلہ ذیل واسطے
عام کے واسطے میری دوکان میں موجود ہیں۔ اور ادویات
مذکور قدیم سے آزمودہ کار ہیں۔ اور اب بھی جن صاحبوں کو
ضرورت ہو میری دوکان سے آزمائش کر کے خرید کریں
اور دیکھیں کہ ادویات مذکور سے کس قدر فائدہ ہوتا
ہے **معجون حیات بخش**۔ معجون مذکور کو
واسطے قوت دماغ درد گردہ درد مثانہ کثرت پیشاب
سوزاک۔ بواسیر کے واسطے مفید ہے۔ زرد رنگ کو
سرخ کرتی ہے۔ اور قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے
اور دائمی قبض کے واسطے مفید ہے قیمت [illegible]
[illegible] **دوائی اٹھرا**۔ دوائی مذکور
جن عورتوں کا حمل جلدی اسقاط ہو جاتا ہے یا
جن کی اولاد نرینہ نہیں ہوتی ان کے واسطے بہت مفید
ہے قیمت فی ڈبیہ [illegible] **دوائی خارش** تر
و خشک۔ یہ دوائی خارش ہر دو قسم کے واسطے اکسیر کا
حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بکس [illegible] **حبوب آتشک**
خواہ کتنا ہی پرانا آتشک ہو دوائی مذکور [illegible] کسی
قسم کی تکلیف کے دو ہفتہ میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے
قیمت [illegible] **حبوب تلی مجرب**۔ حبوب مذکور
تلی کے واسطے بہت ہی مفید ہے۔ اگر تلی بڑھ گئی ہو
تو چالیس روز میں بالکل غائب کر دیتی ہے قیمت
فی ڈبیہ [illegible] **گولی بواسیر**۔ یعنی ایک ہی
صاحب کی [illegible] ہوئی [illegible] جو
سیکڑوں آدمیوں پر آزمائی ہوئی ہے۔ جس کسی کو
بواسیر ہو دو ہفتہ میں بالکل صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت
[illegible] **معجون قوت باہ**۔ معجون مذکور قوت
باہ کے واسطے اکسیر جیسی ہے قیمت [illegible]
دوائی تپ دق و سل [illegible]
از حد مفید ہے۔ قیمت [illegible] **حب عطوف** [illegible]

نابالغ لڑکوں کے واسطے تپ امراض بارد اور [illegible]
کے واسطے بہت مفید ہے قیمت [illegible] **دوائے
سوزاک**۔ سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو
دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی
ہو جاتی ہے۔ قیمت [illegible] **حب حیات**۔ حب
مذکور تقویت معدہ و اصلاح ہاضمہ و کثرت ریاح
یعنی ریحی۔ دافع قراقر و نفخ شکم و مفید ضعف دماغ
و تصفیہ حواس و تفریح خوشبو۔ قیمت [illegible] گولی [illegible]
یاقوتی بارد محرورین کے لئے نہایت درجہ
مفید ہے۔ خفقان اور گرمی تقویت اعضائے رئیسہ
اور خون اور روح کی صفائی۔ اور سر گرمی کے بخار
کو بھی فائدہ مند ہے۔ فی ڈبیہ [illegible] **سرمہ فریدی**
یہ سرمہ دھند غبار جالا ضعف بصر ناخونہ چشم
موتیا بند۔ آنکھوں سے پانی جانا۔ خارش
کے واسطے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ہر دو قسم سیاہ و
سفید [illegible] **اطلاع** قیمت بذریعہ ویلیو پیبل آنی
چاہئے خرچ محصولڈاک ذمہ خریدار۔ چٹھی ترکیب
استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگی۔ **المشتہر**
حکیم [illegible] [illegible] بازار [illegible] ضلع گوجرانوالہ پنجاب

اشتہار مجرب دوائیں

دو دوائیاں ہر مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا
حکم رکھتی ہیں۔ قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل [illegible]
بھیجی جاتی ہیں **کشتہ نقرہ**۔ اس کے کھانے سے
دل اور دماغ جگر گردہ مثانہ ضعف پیشاب کا
[illegible] اس سے باز رہتا ہے [illegible] رنگت چہرہ
کی سرخ ہو جاتی ہے [illegible] آدمی فربہ ہو جاتے ہیں
[illegible] استعمال سے [illegible] ہو جاتی ہے [illegible] کی
[illegible] نئی [illegible] قیمت [illegible]
[illegible]
[illegible]

بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع
سے جو جو نقص پیدا ہوں ان میں اُنکو تدارک کے
لئے آب حیات ہے۔ یہ روغن مسیحا کے ہمراہ حلق نرم کے
خوب بہت اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہیں بھیجی جاتی
قیمت فی تولہ [illegible] **روغن مسیحا** [illegible]
اس سے صحت پاجاتے ہیں۔ مجلوق کمست
آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ رگ پٹھے درست
ہو جاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ سند ہے [illegible]
ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible] **دوائے آتشک** خواہ
کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر بال وغیرہ بھی
ہو گیا ہو۔ بغیر [illegible] دشمنی کے دور ہو جاتا
ہے قیمت خوراک [illegible] **دوائے
سوزاک**۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ہو یا کسی
سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اس کے
استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ [illegible]
المشتہر حکیم تارا چند [illegible] گجرات پنجاب

اشتہار

گولیاں بواسیر جو ۱۸۹۸ء میں ایک تماشا ہی
ہوئی تھیں اب سات سال کے تجربہ سے نہایت مفید
ثابت ہوئی ہیں۔ بلکہ بیماری بواسیر کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی
ہیں قیمت فی تولہ [illegible] **المشتہر** [illegible]
[illegible]

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں شیشہ [illegible] بھی تیار
سب لوازم [illegible] ہوتا ہے [illegible]
[illegible] اور خوشبو دار [illegible]
[illegible] منگا کر دیکھیں
المشتہر [illegible]
[illegible]

[illegible]

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

(ترجمہ) ہم سب آپس میں متر بھاؤ سے برتیں

ایشور کے نیم کا پالن

ست دھرم پرچارک

جلد

سنہ ۱۹۵۳

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے ... روپیہ سالانہ ... بعد یا محصول ... سالانہ مع محصول ... (۳) اجرت اشتہارات فی سطر کالم ... اخبار کے لیے زیادہ ... کے لیے خاص انتظام ہو سکتا ہے

اُدیش

(۱) ویدک ست دھرم کا پرچار کرنا ... (۲) آریہ سماج ... کے متعلق مضامین خاص ... شایع کرنا (۳) ... (۴) ... پیش کرنا

ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے

چاند

نہایت دلچسپ اخلاق کا خزانہ نئی طرز کا

ناول

مصنفہ پنڈت شیو نرائن پلیڈر چیف کورٹ پنجاب

قیمت فی جلد ... مع محصول خریداری کی درخواست مینیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر کے نام کرنی چاہیے۔ مینیجر مطبع ...

ثبوت تناسخ

مصنفہ

پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر

جس کتاب کا حق پسندوں کو برسوں سے انتظار تھا۔ اور جس کو مطالعہ کے لیے دہارمک لوگوں کے ذہن سے خواہشمند تھے۔ وہ تحقیقات علمی کا ذخیرہ۔ معلومات وسیع کا خزانہ۔ دلائل قاطع و براہین ساطع کی زبردست میگزین جس کے مقابلہ میں باطل توہمات اور فضول وسوسات کو ٹھہرنے کے لیے کوئی جگہ باقی نہیں بلکہ مصنف کا دعویٰ ہے کہ اس مسئلہ پر عیسائی محمدی اور برہمو صاحبان کی مطبوعہ کتب میں آج تک جتنے اعتراضات تھے انکو بھی صحیح اور پوری تلاش سے معلوم کر کے ان سب کی مہذبانہ اور محققانہ طریقہ سے جواب دیے گئے ہیں۔ اور غالباً کوئی اعتراض ایسا باقی نہیں ہے جس کا جواب باصواب فاضل مصنف نے اس کتاب میں نہیں دیا۔ ثبوت تناسخ دو حصوں پر مشتمل ہے حصہ اول مخالفین کے اعتراضوں کے جواب جس کے چار باب ہیں۔ باب اول تحقیق روح اور اسکا جسم سے تعلق جس میں ۲۶ دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ روح جسم سے جدا ایک غیر فانی ہستی ہے۔ اور علاوہ ازاں اس میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ انسان کے سوا اور جانوروں میں بھی روح ہے۔ باب دوم عیسائیوں کے اعتراضوں کا جواب۔ باب سوم مسلمانوں کے اعتراضوں کا جواب۔ باب چہارم برہمو سماجیوں کے اعتراضوں کا جواب حصہ دوم مسئلہ تناسخ کی بابت ایک تحقیقات جس میں ۹ باب ہیں۔ باب اول یکتی اور وید شاستر سے تناسخ کا ثبوت۔ باب دوم پارسی مذہب اور تناسخ۔ باب سوم بدھ مذہب اور تناسخ۔ باب چہارم مختلف ممالک کے حکماء کی رائے۔ باب پنجم بائیبل سے تناسخ کا ثبوت۔ باب ششم قرآن سے تناسخ کا ثبوت۔ باب ہفتم دیگر علمائے اسلام کی رائے۔ باب ہشتم کبیر صاحب اور نانک صاحب کی رائے۔ باب نہم شری سوامی دیانند جی کی مفصل رائے۔ اور حاشیے۔ ان سب کے علاوہ ایک مقدمہ اور ایک خاتمہ پر کتاب کو ختم کیا گیا ہے حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت ... ہر ایک اعتراض پر پوری بحث کی ہے۔ مصنف کی لیاقت اور علمی معلومات سے آپ سب صاحبان اچھی طرح آگاہ ہیں

اگرچہ مصنف کو پرچار کے کام میں مصروف رہنے کے سبب کتاب کے چھپنے میں دیر ہوگئی مگر پھر بھی دیر آید درست آید کے مطابق کتاب بھی اسی طرح نہایت خوبی کیا تصحیح اور عمدہ طبع ہوئی ہے۔ اور اب بہمہ وجوہ بالکل تیار مطبع ست دھرم جالندھر شہر میں فروخت کے واسطے موجود ہے۔ آئیے اور شوق سے ملاحظہ فرمائیے۔

المشتہر

مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر

حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب کی مجربات ادویات

دوا	تفصیل
[illegible]	جوہر لعل اکسیر ضعیف طاقت کیلئے جو کثرت ذہنیات و مسکرات خود نبیت کی بدکاریوں وغیرہ کو دور کرتا ہے
[illegible]	اسکے استعمال سے باہمت و قوت آتی ہے فائدہ ہوتا ہے ہفتہ میں آرام ہوجاتا ہے قیمت عہ
[illegible]	گھنٹے میں درد ریح جس بار بار حاجت بول کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ
[illegible]	دل یا خونبو کے علاوہ نزلہ زکام۔ دردسر بال سیاہ کو سفید ہونے سے بند کرتا ہے۔ فی شیشی عہ
[illegible]	دانتوں کو ہلنے۔ کیڑا لگنے۔ بدبو گوشت خورہ مسوڑوں کی خرابیاں دور کرکے چمکدار ہوتے ہیں فی تولہ عہ
[illegible]	سفوف ضعف معدہ بخار۔ سرخی حالا رنجی کو برداشت نہ کر [illegible]
[illegible]	نابالغ بچوں کو لاغری۔ سینہ۔ دودھ۔ خرابی جگر۔ پیدائش [illegible] ہونے سے روکتا ہے فی شیشی [illegible]
[illegible]	نفخ شکم۔ قراقر۔ ورم جگر۔ یرقان۔ دل [illegible] خرابی گردہ و درد ریاح کو دور کرتا ہے [illegible]
[illegible]	[illegible] جریان [illegible] قیمت [illegible]

دوا	تفصیل
[illegible]	چاندی کو بلا تکلیف ہر جگہ [illegible] چھوڑ سکتا ہے قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔
[illegible]	زخم کہنہ۔ ناسور۔ خنازیر۔ بگڑ کر زخم میں کیڑا پڑ جانے [illegible] کو دور کرتا ہے فی تولہ [illegible]
[illegible]	چار پانچ منٹ میں بنا رنگ سیاہ [illegible] ہوتا ہے [illegible] کی ضرورت نہیں قیمت [illegible]
[illegible]	دائمی بخار۔ دردسر۔ قبض۔ ہچکی۔ اعضا شکنی سب دور ہو جاتے ہیں قیمت فی تولہ عہ
[illegible]	جو خلاف قدرت اپنے ہاتھوں تندرستی بگاڑ چکے ہیں۔ درست کرکے لطف دکھلاتا ہے فی تولہ عہ

کثیر الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب پیدائش و سارٹیفکیٹ دیکھنا چاہو۔ تو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجو۔ ایک سو پچاس صفحہ کی کتاب مفت ملتی ہے۔ رسالہ دافع آتشک سوزاک مع معالجات بواسیر ۲ رسالہ ہیضہ طبع چہارم ۱ التحذیرات من المسکرات ۲ رسالہ قیافہ ارسطو قیمت ۲

المشتہر حکیم غلام نبی اڈیٹر

حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

ستری دھرم نیتی

اس پستک میں حسب ذیل مضامین ہیں [illegible] ستری دھرم۔ ماتا [illegible] بچوں کا پالن [illegible] گرہستیہ [illegible] ہر ایک مضمون کو بڑی خوبصورتی سے نبھایا ہے۔ اور بھاشا بڑی سرل ہے۔ مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر اور [illegible] آریہ سماج [illegible] سے مل سکتی ہے قیمت [illegible]

المشتہر

مینیجر پرچارک جالندھر شہر

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی نامردی کی گولیاں

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی دوا کی تلاش میں تھا۔ اور سینکڑوں مریضوں پر آزمائی۔ کوئی نسخہ کچھ فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بڑے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے جو ہر قسم کی [illegible] کرنے سے یا اسمیں کوئی خرابی آنے سے نس میں یا ہر جگہ کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا [illegible] سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی [illegible] بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی تین روپیہ گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپیہ۔

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اب ہیضہ بہت ڈر نہیں ہے۔ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی [illegible]

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن دہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی ہیضہ کی حالتوں میں استعمال کیا مفید پایا۔

آریہ پستکالیہ جالندھر

ہمارے پستکالیہ میں کل تصانیف پنڈت لیکھرام آریہ مسافر و دیگر ویدک دھرم کی پستکیں فروخت کے لیے موجود ہیں۔ جن صاحب کو کسی کتاب کی ضرورت ہو ویلیو پے ایبل طلب فرما دیں۔

المشتہر

مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

نمبر ۱۸ | مطبوعہ ۲۵۔ ساون سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۷۔ اگست ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

त्वं ... मो
असि प्रियः । ... मा
इच्छ: ॥ ऋ० ॥

(ترجمہ) ہے پرماتمن! جن جن کو جل کے تیئں کھینچ دیتے ہیں کہ ہر سکامنا کو پورن کرنیوالے آپ سب کے متر نفسوں کو شانتی کرنے کے لئے متر ہو۔ اسلئے آپکی سیوا کرنی چاہیئے۔"

جیٹھ ہاڑ کی تپش خوب بڑھی ہے۔ سورج کی کرنیں چہرے کو جلا کر کے شریر کے اندر جلن پیدا کرتی ہیں۔ افریقہ کے سنسان میدان میں ایک غریب الوطن مسافر چلا جا رہا ہے۔ پیاس کے سبب سے حلق خشک ہو گیا ہے۔ آنکھیں گر گئی ہیں۔ دفعتاً ایک بڑے سے درختوں کا جھنڈ اسے دکھائی دیتا ہے۔ مسافر اسکی طرف بڑھتا ہے۔ اندر داخل ہو کر ایک قدرتی حوض پانی کا دیکھتا ہے۔ جل ایسا صاف ہے کہ بال بھی اندر گر جائے تو تہ تک دکھائی دیتا ہے۔ مسافر ... جاتے ہوئے ہردے کو ٹھنڈک پہنچا دیتی ہے۔ شیتل پون کے جھونکے اسکی گھبراہٹ دور کرتے ہیں۔ بے اختیار ایک انجلی میں پانی بھر پیتا ہے۔ ہردا بالکل شانت ہو جاتا ہے۔ جو تپش دور ... امرت سنسار روپی میدان میں بھی ... اپنے وطن کو بھولا ہوا تپش ناک ... کلیشوں سے حیرت ... سنسار میں ... جب پاپ روپی سورج کی کرنیں اسکے ہردے کو ... لیکن جب آتما روپی ... پرماتما کے پریم کے امرت سے حوض کو ... اسکے امرت جل کا پان کرتا ہے اسی وقت

ست دھرم پرچارک

کیا تم پرماتما کے راج میں دُکھی رہ جاؤ گے

(۱) سوامی ناستک ... گنتوں کے ہر ایک مت متانتر والے ایشور پرماتما کو کسی نہ کسی طرح سے ضرور سروبیاپک مانتے ہیں اور اسکا راج نہ صرف پرتھوی پر ہی بلکہ تمام برہمانڈوں لوک لوکانتروں میں انوبھو کرتے ہیں۔ پرماتما ہمارا پرم متر۔ پرم ہتکاری۔ سچا سہرد۔ ہر طرح سے سکھدایک ہے۔ پھر کیا کارن ہے۔ کہ ہم سنسار میں دکھی ہیں۔ حیرت ہیں اور کلیشمان ہیں۔ کیا پرماتما چاہتے ہیں۔ کہ ہم منش لوگ سنسار میں دکھ ساگر میں دبے رہیں۔ نہیں بلکہ یہ سارا کلیش اور رنج و ملال ہمارے اپنے کرموں کا پھل اور ایشوری نیموں کو اُلنگھن کرنے اور ایشور کی آگیا کو بھنگ کرنے کا نتیجہ ہے یعنی جب انسان چھوٹی عمر میں ہوتا ہے۔ بالک اوستھا میں تو کم متفکر و غمزدہ ہوتا ہے۔ سنسار کے کلیش اور خوشیاں اسکے عیش کو چنداں منغص نہیں کر سکتیں۔ انگریزی زبان میں بچے کو فرشتے کے ساتھ مثال دیجاتی ہے اس سے سدھ ہوتا ہے۔ کہ قدرت نے انسان کو دکھ اور حیرت اوستھا میں نہیں ڈالا۔ بلکہ سب کلیش اور رنج اسکے کرموں یعنی ویدک آگیا اُلنگھن کا کارن ہے۔ جوں جوں بالک بڑا ہوتا ہے برہمچریہ کو چھوڑ کر دھرم میں اپنے تئیں محو کرنے کے بجائے۔ دنیا کمانے اور دولت جمع کرنے کی دھن میں لگ جاتا ہے۔ اور جائز و ناجائز وسائل سے اپنا پیٹ بھرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر انسان برہمچریہ کو پورن طور پر سماپت کر کے پراچین رشی مہارشیوں کی پرنالی پر چلکر اپنی زندگی کا نظم عمل (لفظ بلفظ ...) بناوے تو وہ سنسار کے کلیشوں سے بچکر سنسار میں رہ کر بھی سورگ دھام کا بھاگی ہوگا۔ اس لئے پرماتما کے راج میں کوئی شخص دکھی نہیں رہ سکتا۔ اگر اسکے بنائے ہوئے قوانین پر مو بمو عملدرآمد کرے۔

(۲) جیسا کہ پرماتما کُل جیوؤں کو سم درشٹی سے دیکھتے ہیں۔ چیونٹی سے لیکر ہستی پرینت ہر ایک جیو کی رکھشا اور پالنا کرتے ہیں۔ ویسے ہی تم بھی کسی جیو جنتو کو دکھ نہ دو۔ کسی کے دل کو نہ دکھاؤ۔ کسی کے ہردے کو اشانت نہ کرو۔ ہر ایک کے ساتھ نمرتا۔ پریم اور شانتی پوربک سلوک کرو۔ پرماتما تمہیں کبھی دکھی نہیں ہونے دیگے۔ مسلمانوں کے ایک اتہاس میں ذکر ہے۔ کہ سبکتگین ایک سپاہی تھا۔ جیسے شکار کرتے سمے ایک ہرنی کے بچے کو پکڑا۔ اور فتراک سے باندھ کر گھر کا راہی ہوا۔ واپس دیکھنے پر ... بچہ کی ماں روتی ہینکتی چلاتی پیچھے پیچھے آ رہی ہے۔ اسکے دل میں ترس آیا۔ فوراً بچے کو چھوڑ دیا۔ رات کو فرشتے نے خواب میں آکر کہا کہ خدا تعالےٰ تم پر بہت خوش ہوا ہے۔ اس رحم کے

سبب ہے جو تو نے آج ہرنی پر کیا ہے - اسکے صلہ میں تجھ غزنی کی سلطنت ملیگی ،،

یہہ کہانی چاہے سچی ہو یا بناوٹی ہو - میرا اس سے کچھہ مطلب نہیں - یہاں بیان کرنے کا منشا یہہ ہے - کہ پرماتما کٹھور ہردے والے پرشوں پر اور نردیال منشوں پر کبھی پرسنتا ظاہر نہیں کرتے - پرنتو انکو اوش اُنکے کرموں کا پھل دیتے ہیں - اور یہی کارن ہے کہ سنسار میں اکثر منش کلیشمان ہیں -

سترو - اُس ایجنیہ میں جو ہر ایک دشا سے سکھ ہی سکھ کی بجے منا تا ہے - جیسے انجنہ انجنہ میں اور انتش انش میں راحت ہی راحت ہے آنند سے محروم نہ رہیں سورج کی روشنی کے سمے میں کوئی منش بھی اندھیرے میں بیٹھ کر کام کرنا پسند نہیں کرتا - پس آؤ پیارو - ایشور کے دئیے ہوئے ست دہرم ویدروپی گیان کو امرت کی طرح پئیں تاکہ ہمیشہ کے سکھ کے بھاگی بنیں اور نانا پرکار کے کلیشوں اور دکھوں کو تیاگ کر پرماتما کے شرناگت ہوں -

گروکل

اسمیں سندیہہ نہیں کہ جسقدر اونکتا گروکل کی آریہ پتر کا نے جتلائی ہے - وہ واقعی قابل غور ہے لیکن جو آواز کہ پنجاب کے حدود کے باہر سے ست دہرم پرچارک میں آئی ہے وہ کومل ہردوں کو ہلا دینے والی ہے - وہ ست دہرم کے مارگ پر چلنے والوں کے آتما کو یک لخت تزلزل میں ڈالنے والی ہے - وہ کونسا پُرش ہوگا - جو آریہ سماج کے ممبر ہونے کا دعوی کر کے یا ویدک دہرم کا معتقد ہو کر اب بھی گروکل کی ضرورت کو انوبہو نہ کرتا ہو - اگر پنجابیوں میں گروکل کے شبد سُنکر اپنی سنتان کو پکا آریہ بنانے کی جرات نہیں رہی - تو ذرا غور سے اُن شبدوں کو سنو جو پنجاب کے بیرونی علاقوں سے آ رہے ہیں -

پیارے بھائیو تیرتھ وشے پر بچار دیتے ہوئے اور انکی اصلیت کی طرف نگاہ ڈالتے ہوئے آپ بیان کرتے ہو - کہ تیرتھ اصلمیں گروکل ہوا کرتے تھے - مگر جہاں آپکے سامنے اب گروکل کا سوال پیش ہے - اور اُسکو عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ہے تو پنجاب سے کوئی آواز نہیں نکلتی - جہاں تک مجھے معلوم ہے پنجاب پرتی ندہی سبھا کے اوپر اسقدر کام کا بوجھ ہے - کہ آجکل پنجاب پرتی ندہی سبھا کے اوپر یہہ ایک نیا بوجھ ڈالنا شاید اگلے کاموں کے لئیے ہانی کارک ہوگا - اس لئیے دوسرے صوبوں کی پرتی ندہی سبھاؤں کو بھی کمبھکرن کی نیند سے اوٹھ کر اس کام میں بدل و جان شریک ہونا چاہئیے - چونکہ یہہ بالکل نیا انتظام نرالے ڈھنگ کا ہوگا - اس لئیے ممکن ہے کہ اس شبھ کاج میں بہت مشکلات پیش آویں لیکن پرماتما انکی مدد کیا کرتے ہیں - جو اپنی مدد خود کرتے ہیں - اس مثال کو مدنظر رکھکر میرا خیال ہے - کہ شریمتی پرتی ندہی سبھا پنجاب کے پردہان جی یا منتری جی کو دوسری پرتی ندہی سبھاؤں سے خط و کتابت کرنی چاہئیے - اگر تو دیگر سبھاؤں سے کچھہ سہایتا ملنے کی امید ہو تو بہتر ہے - (میرا مطلب سہایتا سے صرف دھن کی سہایتا نہیں بلکہ اپنے بالکوں کو بھیجنے - اس کام میں دلچسپی وغیرہ) تو جلد ایک سرو بھومی پرتی ندہی سبھا بنا کر کام کو شیگھر شروع کر دینا چاہئیے - ورنہ یہی سوال سالانہ اجلاس پرتی ندہی سبھا میں پیش ہونا چاہئیے - اور اس کو عملی جامہ پہنانا چاہئیے - زبانی تقریروں اور کاغذی گھوڑے دوڑانے سے کچھہ فائدہ نہیں نکلے گا جبتک کہ اسکے عمل میں لانے کے لئیے تجاویز نہ سوچی جاویں -

پس اے پرا چین سمے کے رشی منیوں کی سنتانو اگر آپ میں سچ مچ اپنے بزرگوں کی رگ حمیت جوش مارتی ہے - اگر آپکے ہردے میں کچھہ بھی اپنی سنتان کی آتمک بہبودی کا خیال ہے - اگر آپکے خون میں آریہ دہرم جوش ذرا بھی لہر مارتا ہے - اگر آپکی اخلاقی - مجلسی - اور دہارمک شہرگ ذرا بھی ست دہرم اور آرش سنتان کے اوپن کرنے اور بڑہانے کے لئیے پھڑکتی ہے - تو اٹھو بھائیو - اس گروکل میں اپنی سنتان کو دان کرو - اپنی سنتان کو جو مثل نہ صاف کئیے ہوئے سونے (زر) کے ہے - اس گروکل میں صاف کرو - پھر دیکھو گے کہ آپکی سنتان کیسی چمکیلی اور خالص نکلتی ہے - اور ہر ایک مجلس میں بھوشن بننے کے لائق ہو سکتی ہے -

ایڈیٹوریل نوٹس

ست پر قائم رہو - دُنیا تمہارے لئیے جھک مارتی ہے تمہیں ہر طرح سے بدنام کرتی ہے - لیکن ذرا بھی دُنیا پرستوں کی پرواہ نہ کرو ست پر قائم رہو -

(۲) جہاں کوئی مصیبت یا رنج تمہارے لئیے تعذیب دے - جہاں کوئی سخت آزمائش

تمہارے مقابل آوے - اسکی ذرا بھی پرواہ نہ کرو اور ست پر قایم رہو۔

(۳) جہاں تمہارے ہتر ست مارگ کو تیاگ کر دنیاوی لالچ میں پھنس جاویں - یا اپنے دہرم سے پتت ہو جاویں تو انکی دیکھا دیکھی ہمت نہ ہارو بلکہ ست پر قایم رہو۔

(۴) مہاتما بلیکی کہتا ہے - کہ اگر تم میں اس قدر شکتی نہیں - کہ اپنے سہگامیوں پر اپنے نیک چلن کا اثر ڈال سکو - اور ان کو نیک بنا لو تو ایسے دربل ہو کر ست مارگ سے پتت نہ ہو جاؤ کہ انکی طرح دُراچاری بنجاؤ - بلکہ تم سداست پر قایم رہو۔

(۵) وپریت کال میں بدھی ناش ہو جاتی ہے جب کوئی تپسوی ودوان یا یوگی بھی کو کرمی ہو جاوے - اور پرماتما سے مکھ موڑ کر سنساری بن جاوے - تو اسکا نمونہ کداپی نہ پکڑو - پرنتو ست پر قایم رہو۔

(۶) اپنے سنکلپوں کے پورا کرنے میں بیادری کی گیدڑ بھبکیوں کی ذرا بھی پرواہ نہ کرو - پرنتو اپنے دہرم کے مضبوط چٹان پر کھڑے ہو کر ست پر قایم رہو۔

دھیرج ایک تپ ہے - جسکا دہارن کرنا ہر ایک منش ماتر کیلئے ضروری ہے - ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر سالوں تک تپ کر لینا آسان ہے کیونکہ اسکی تہہ میں سچائی نہیں اور نہ ہی منش کا دہرم ہے کہ اپنے شاریرک انتی کو ہنن کر کے کیولا دھی آتمک انتی کے پیچھے دوڑے - جہیوں تک ظاہری آنکھیں موند کر کے سادھن کرنا اور اپنے ہر دے کو شانت نہ کرنا بلکہ ذرا سی بات یا مصیبت پر کرودھ کے وش میں ہو جانا تپ نہیں ہے - جینیوں کیطرح منہ پر پٹی باندھ لینا اور کوئی دنوں تک بھوکا رہکر اپنے دماغ - مغز اور دل کو کمزور کرنا اور تکلیف دینا کوئی تپ نہیں ہے گرہست آشرم کو چھوڑ لنگوٹا باندھ جنگل کی راہ لینا اور ایشور کی دی ہوئی برکتوں اور نعمتوں سے منہ موڑ کر الگ تھلگ بیٹھنا کوئی تپ نہیں ہے - بلکہ اصل اور مہان تپسوی ہی ہے جو اپنے تئیں جت اندری بنا کر کلیش کے سمے میں کرودھ سے پراجے نہیں ہوتا جس شخص میں دھیرج نہیں وہ کبھی بھی آتمک انتی کی شکھرا پر نہیں پہونچ سکتا۔

یہی دھیرج منش کو سکھ اور آنند کا بھاگی بناتا ہے - اس لیئے منو جی مہاراج نے دھرم کے لکشنوں میں دھیرج کو پہلا نمبر دیا ہے جس منش میں دھیرج نہیں اسکا ودوان ہونا یا پراوپکاری ہونا چنداں بھلا ایک نہیں ہو سکتا۔

اس لیئے بہتر ہو کہ سب سے پہلے دھیرج تپ کا سادھن کریں - تت پشچات یوگ سادھن کرنے میں کوئی بھی تکلیف نہیں ہوگی - کیونکہ دھیرج ایک زینہ ہے - جسکے ذریعہ آتمک انتی کی منزل پر چڑھنا سرل ہو جاتا ہے - رشی منی بلوان اور مہان یودھا اسی کو مانتے تھے - جسمیں دھیرج کامل ہوتا تھا - کیونکہ دوسرے بلوں کا حاصل کرنا اتنا کٹھن نہیں جتنا کہ دھیرج کا۔

پراوپکار کا شبد ڈھال بنا کر سب مت متانتر والے اوبھتے رہے ہیں اور جہاں کہیں کسی مت والے نے عظمت حاصل کرنی چاہی - جھٹ پر اپکار کا شبد آگے رکھ لیا اور اسکو ایک مقناطیسی طاقت سمجھ کر لوگوں کو اپنی طرف آکرشت کیا - پرنتو شوک ہے کہ پراپکار کو کھڑگ بنا کر غیروں کو پراجے کرنا تو درکنار رہا اپنے آپکو بھی فتح نہ کر سکے - اسی شبد کی پکار مچانے والے پرش تو ہر جگہہ سینکڑوں ملتے ہیں - اور سمجھانے والے ویاکھیان اس پر دیتے ہیں - مگر وہ پرش جو اسکو عملی نمونہ بنانے والے ہیں - انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں - عیسائی لوگ بول اٹھتے ہیں - کہ آریہ ورت کے پراچین شاستروں میں پراپکار شبد ہی کم ملتا ہے - اس سے پرتیت ہوتا ہے کہ وہ بڑے خود غرض اور خود پرست تھے - چاہے یہہ شبد پراچین گرنتھوں میں مل سکے نہ ملے یہہ الگ بات ہے - اور نہ ہی میرا مطلب ہے کہ یہاں انکی تردید کریں لیکن کہ الفاظ کو صحیح مان کر بھی کہہ سکتا ہوں - کہ پراچین زمانہ کے لوگ ہر ایک اپنا اپکار کرنا فرض سمجھتا تھا - یعنی سندھیا - یگ - ہون آدی کرنا ہر ایک کا فرض تھا - جس سبب ہر ایک منش اپنا بھلا خود کرتا ہو - یعنے اپنی آتمک شاریرک اور سماجک انتی کا پورا خیال کرتا ہو تو پھر سیا اپکار کی ادشکتا بھی نہیں رہتی اس لیئے بیشتر اس کے کہ پراوپکار کے اوپر زور دیا جاوے - اور خشک شبد سے منشوں کے کان کھائے جاویں - پہلے ضروری ہے کہ اپنا اپکار کیا جاوے - یعنے ایشوری اگیا کو پالن کر کے اپنی روحانی جسمانی اور مجلسی رکشا کیجاوے۔

پراچین رشیوں اور مہاتماؤں کا کتھن ہے کہ ست دہرم کے تیج کے سامنے سب بل اور شکتیاں پراجے ہو جاتی ہیں - جنسے دہرم

کی کھڑگ ہاتھ میں پکڑی - اسکے آگے بڑے بڑے مہا بلی - یودھا - اور شور ویر راجوں اور راجوں نے بھی مستک جھکا دیا تھا نے اسکے پانو چومے - اور پرجا نے انکی وہ پرتشٹھا کی - جو سنسارک راجا کی ایکانش بھی نہ کی ہوگی - کیا ست دھرم کا شبد صرف زبانی کہنے سے ہی ایسے پرش سنسار میں اپنا ڈنکا بجا گئے ہیں - ہرگز نہیں - بلکہ ایسے پرشوں میں عملی زندگی تھی - کہ جسکے سامنے بڑے بڑے ودوانوں اور دھناڈھ شہزادہ پرشوں نے سر جھکایا - جب تک انسان میں عملی زندگی نہیں ہوتی - تب تک اسکے اپدیش - اسکے لکچر اور اسکے نصائح دوسروں پر لیش ماتر بھی اپنا اثر نہیں ڈال سکتے - انسان کی ودیا او لیاقت کسی کام کی نہیں - اگر اسمیں عمل نہیں اسی لیے شیخ سعدی نے بھی فرمایا ہے کہ تو کتنا ہی ودوان کیوں نہ بن جاوے - یدی تجھ میں عمل نہیں - یا تیرے کرتویہ تیرے منتویہ انوسار نہیں تو تو مورکھ کے سمان ہے ناظرین نے کئی دفعہ اس اخبار کے سماچار میں دیکھا ہوگا - کہ آریہ سماج کے اکثر پرتشٹھت سبھاسد اور آتم پدوی رکھنے والے پرش بھی پریکشا کے سمے میں تت ہو گئے - ایسے صاحبان نے آنکھیں بند کر کے سماج کی پیٹھ پر بیٹھ کر بڑی منوہر براہمنائیں کیں جا بجا جوش و خروش کے لکچر دیے - اخبارات میں بڑے لمبے چوڑے مضامین لکھ کر کالموں کے کالم سیاہ کر ڈالے - لیکن جب اپنے پتا اور ماتا کا سنسکار ہوا تو ان ہی پوپوں کے آگے سر جھکانا پڑا - ان کو دکشنا دینا پڑا - اور نوگرہ وغیرہ پوجا کرانی پڑی - ایسے پرشوں کے اتنا گھبرا جانے اور پریکشا کے سمے جھک جانے کا کارن کیا - کیا اسکا یہ کارن ہے کہ آریہ دھرم میں ستیہ نہیں - اور اس لیے انکی نشٹھا اس پر بھی نہیں - بلکہ کارن یہ کہ انکا وشواس وردھا کے ساتھ ستیہ دھرم پر نہیں تھا انہوں نے آریہ دھرم تو گرہن کیا مگر اس کے سدھانتوں کو گمبھیرتا سے وچارنا اور انکے ہردو کو پہنچانا - انہوں نے معمولی سی بات سمجھا یا انہوں نے اسکی اوشکتا نہ سمجھی - اس لیے ذرا انکا پاؤں پھسلا - اور وہ جھکنا چور ہو کر سر کے بل نیچے گر گئے - پس جہاں کہیں آپ کسی سبھاسد کے گرمی ہو جانے کا ذکر ان کالموں میں دیکھا کریں - یقین سمجھیں کہ انہے نام تو لیا کہ میں ویدک دھرم روپی مکان کو اپنے ہردے کے اوپر بنانے لگا ہوں لیکن انہے اسکی بنیاد ریت کے اوپر بنائی - کیونکہ ویدک دھرم روپی مکان کے لیے جو کرم - گیان اور اپاسنا روپی مصالح تھا - انہیں نہیں لگایا - اس لیے پیارے مترو - ایشور کے دیئے ہوئے وید روپی مکان میں بسیرا کریں اور اس مکان کی صنعتیں اور اچھے بچھونے اس آرامگاہ سے فائدہ اٹھاویں - تاکہ مکتی روپی آنند کی ندرا کے بھاگی بنیں -

---

بچہ ماتا کے گربھ سے اتپن ہوتا ہے اسکے دانت چبانے کے نہیں ہوتے - مگر پرماتما اسکے لیے دودھ خوراک مہیا کرتا ہے - جسکو چبانے کی ضرورت بھی نہیں رہتی - جوں جوں بچہ بڑا ہوتا جاتا ہے - اسکے لیے خوراک بھی زیادہ سخت مہیا ہوتی جاتی ہے - یہاں تک کہ جب اسکے دانت نکل آتے ہیں تو وہ اناج اور پھل کھانے کے لائق ہو جاتا ہے - یہی حالت آتمک دنیا میں ہے - سرشٹی کے آرمبھ میں جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اسکو چار رشیوں کے دوارا وید روپی گیان کا دودھ پلایا جاتا ہے - جوں جوں سرشٹی بڑھتی جاتی ہے - اور منشیہ کی عقل و بدھی بڑھتی جاتی ہے - اسکے لیے غذا بھی بڑھتی جاتی ہے یعنی وہ ویدوں کی ہستوا اور انکی ویاکھیا کو سمجھنے کے لائق ہوتا جاتا ہے - یہاں تک کہ پھر وید منتروں کے یوگی اور برگزیدہ ودوان سرشٹی میں پرچار کر کے ہر ایک کو مقوی اور زیادہ صحت بخش غذا ایشوری گیان کی کھلاتے ہیں - جس سے اسکے آتما کو شکتی ملتی ہے اور اسکے ہردے کو تقویت ملتی ہے - پس انسان کے لیے جیسا کہ شریر رکھشا ضروری ہے ویسے ہی آتمک رکشا کرنا یعنی اپنے آتما کو شبھ اور سن شیل رکھنے کے لیے وسائل سوچنا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے -

---

لوکل

اتوار آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں معمولی ہون آدی کے بعد بابو منشی رام جی نے پرارتھنا کر کے ایک نہایت موثر اپدیش دیا - حاضری معقول تھی -

منگلوار اور بدھوار کو استری سماج اور بالا سماج بدستور ہوئے - اتوار کے روز بارش بڑے زور شور سے ہوئی - اور نیز جمعرات کو بھی سرد ہوا چل رہی ہے - ابر محیط آسمان ہے -

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

ایک سبھی دزیرآبادی ایک کلچرڈ اوپدیشک کے حالات لکھتے ہیں۔ جو یہاں درج کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ پبلک اِن کے تہہ کہنڈوں اور آچار بیوہار سے واقف ہے۔

لالہ الکھ کھال جی کراچی سے شکایت کرتے ہیں کہ پنجاب کے شہروں میں نوجوان ہندو عورتوں میں حقہ نوشی کی رسم دن بدن ترقی پر ہے جو نقصان دہ ہے۔

ایڈیٹر۔ بے شک یہ رسم بالکل خراب اور نقصان دہ ہے۔

لالہ سندر داس جی جلالپور جٹاں سے لکھتے ہیں۔ کہ گوجرانوالہ کے ضلع میں اوپدیشک دہیں پر جاکر پرچار کرتے ہیں۔ جہاں کہ آریہ سماجیں ہیں۔ حالانکہ اس ضلع میں بڑے بڑے بھاری قصبہ جات بکھرے پڑے ہیں جہاں پر تھوڑی سی کوشش سے آریہ سماج قائم ہو سکتے ہیں۔ پردھان پرتی ندھی سبھا پنجاب کو اوپدیشکوں کو اس طرف توجہ کرنی چاہیے۔

لالہ چھجو رام ریکارڈ کیپر دفتر صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات کالکا سے لکھتے ہیں کہ جو صاحب کلچرڈ مہاشیوں کے سملہ کے اُتسب پر جانا چاہیں۔ مجھکو پیشتر تاریخ رسیدگی کالکا سے مطلع فرمادیں۔ تاکہ اُنکے واسطے طرح کا سامان آرام سواری وغیرہ کا مہیا کیا جاوے اور اوپدیشک مہاشہ اگر ایک دو روز یہاں ٹھہر کر اوپدیش کر کے جاویں۔ تو بڑی کرپا ہوگی میں آریہ بھائیوں کی خدمت کے لئے طیار رہوں۔

منتری آریہ سماج گنگوہ اطلاع دیتے ہیں کہ حکیم منگل سین سابقہ منتری آریہ سماج نے ممبری سے استعفا دیدیا ہے۔ لہذا اب سماج کے ممبر نہیں ہے۔ جس کسی خط پر سماج مذا کی مہر اور رجسٹر کا نمبر نہ ہو اُسکو جعلی تصور کریں۔

کارروائی مباحثہ پسرور

پنڈت لیکھرام جی کا پتر نمبر (۱) ۹ جولائی سنہ ۹۶ء کو مہاشہ متھرا داس جی اوپدیشک پسرور میں تشریف لاکر اوپدیش میں مصروف ہوئے متواتر ۵ لیکچر مختلف مذاہب کے کھنڈن میں دئے بتفصیل ذیل۔ ۱ دھرم کے ویشے پر۔ ۲ لوگ دھرم میں کیوں نہیں آتے۔ ۳ الہامی پُستک کون ہے نجات کا راستہ لوگوں نے کیا مانا ہوا ہے ۵ ویدوں کی عظمت۔ اور تو کسی مذہب والے سامنے نہ آئے۔ صرف محمدیوں کو خیال ہوا کہ ہم بھی اپنے مولوی صاحبان کو بلاویں چنانچہ اُنہوں نے بتفصیل ذیل مولوی صاحبان بلائے۔ مولوی محمد ابراہیم لاہوری۔ حافظ فضل الدین اندھا ناروال۔ مولوی حبیب اللہ تلعہ سوبھا سنگھ۔ مولوی نبی بخش گوجرانوالہ جنہوں نے آکر سبھا ئے اپنے کہ مباحثہ کرنے اس بات کی فکر شروع کی کہ کسی طرح سے آنکی ہانڈی گرم ہو۔ ۱۱ کو جب یہ مولوی صاحبان پہونچ گئے۔ تو ۱۲ کو سماج کی طرف سے ایک خط لکھا گیا۔ کہ چونکہ آپ لوگ قرآن کو الہامی مانتے ہیں۔ اور سماج اُس پر معترض ہے۔ پس اگر آپ باقاعدہ بحث کرنا چاہتے ہیں۔ تو سماج تیار ہے۔ اسکا جواب آیا کہ اول تو فریقین کا سند یافتہ ہونا ضروری ہے۔ قرآن پر بحث اسکی بابت لکھا کہ آپ فقط ہماری کتاب کی بابت ہی بحث کرنا چاہتے ہیں جس پر ہمارے افسوس کے اور کوئی الفاظ میں لکھ نہیں سکتا الخ۔ اور بابت علمی یہہ کہ لفظ بحث کے معنے جھگڑا اور فساد برپا کرنا لکھ کر بحث کرنا ہے۔ اپنی شان سے بعید سمجھا۔ صرف یہہ نہیں۔ بلکہ اس پر ایک اور طرہ کہ متھرا داس جی نے اپنے خط کے سرے پر ۱۲ جولائی سنہ ۹۶ء لکھا تھا۔ مولوی صاحب کہتے ہیں۔ کہ سر تحریر پر ۱۲ جولائی سنہ ۹۶ء آپنے لکھا ہے جسمیں ۱۸۰۰ کی غلطی۔ مگر پھر بھی آپ مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ غرضیکہ اس لیاقت و فراست کی مولوی صاحبان ہیں۔ پھر ۱۴ کو دروازے تحصیلدار صاحب مولوی فیروز الدین جی کے دونوں کا مقابلہ ہوا۔ مگر مولوی صاحبان نے وہاں بھی چند کلمہ تہذیب کے خلاف منہ سے نکالے۔ جس سے تحصیلدار صاحب نے اُن کو روک دیا اور خود تحصیلدار صاحب وہاں سے تشریف لیگئے باوجودیکہ ہمارے کسی خط میں مباحثہ سے انکار نہیں تھا۔ مگر پھر بھی عام پبلک کے سامنے مولوی صاحب نے صریح طور پر سفید جھوٹ بولا۔ کہ متھرا داس جی نے ہمکو لکھدیا۔ کہ ہمکو مباحثہ سے گریز ہے۔ مگر جب عام لوگوں کے سامنے کہا گیا۔ کہ اگر آپ سچے ہیں اور دین محمدی

کی سچائی دلمیں موجود ہے۔ تو آپ وہ تحریر
ہماری نکالیئے اور دکھلائیے۔ مگر نکالتا کون
اور تحریر کہاں۔ مولوی صاحب بہت
شرمندہ ہوئے۔ اور اسی بات سے اُن کو
تحصیلدار صاحب کے روبرو بھی شرمندہ
کیا گیا۔ اور عام لوگوں کے سامنے کہا گیا
کہ اگر سچے ہیں تو ہماری کوئی تحریر ایسی نکالیں
اب مولوی صاحب چند روز سے صرف
عورتوں میں جب انکو حلوے مانڈے
یا شوربہ اُڑانے جاتے ہیں تو وہاں وعظ
فرماتے ہیں۔

جالندھر سے ۱۸۔ کو ۲ بجے دن کے چلکر
رات کو میں لاہور رہا۔ صبح ۵½ بجے
لاہور سے چلکر ۱۰ بجے سیالکوٹ پہنچا جہاں پر
دو آریہ بھائی فتح چند و ایک دیگر صاحب
میرے لینے کے واسطے موجود تھے۔ ۳½
بجے دن سے سیالکوٹ سے لسواری یکہ
روانہ ہوکر ۹ بجے شام کے پسرور پہونچا
نگر باسی بڑے پریم سے لینے کے واسطے
موجود تھے۔ تمام شہر کے بڑے بازار
میں نگر کیرتن کرتے جائے قیام پر پہنچے
جو ایک یہاں کے رئیس جینی صاحب کا
چوبارہ ہے۔ ۲۰۔ جولائی سنہ ۹۶ء وقت
۵ بجے میرا لکچر نتھارام برہمن کی وسیع
حویلی میں ہوا مضمون ویدک دھرم کی عظمت
پر تھا۔ دو گھنٹہ تک لکچر ہوا۔ لوگ بڑے
دل لگا سنتے رہے۔ تخمیناً آٹھ سو آدمی تھے
شہر کے تمام معزز اہل ہنود موجود تھے
تقریباً دو سو کے مسلمان بھی تھے۔ باقی آیندہ

لیکھرام آریہ مسافر
از پسرور ۲۱۔ جولائی سنہ ۹۶ء

لالہ متھرا داس جی کا پتر نمبر (۲) نمستے

۲۱۔ جولائی سنہ ۹۶ء کی شام کو پچھلے چار
مولوی صاحبان کو کافی نہ سمجھ کر مسلمانوں
نے مسمی علی محمد مولوی کو امرتسر سے بلایا
اسکے آنے سے پہلے یہ مشتہر کر رکھا تھا
کہ ایک چار وید کا جاننے والا سنسکرت دان
مولوی منگوایا ہے۔ مراد اُنکی پہلے نہ
تھی نام محمد فاضل ابو رحمت سے تھی
مگر اسکے نہ آنے پر اس مولوی صاحب کو لائے۔
کل ۵½ بجے پنڈت لیکھرام جی کا دیاکھیان
سچائی کا مضبوط نشان تھا۔ ۷½ بجے
تک لکچر ہوتا رہا۔ ایک ہزار سے اوپر ہندو
مسلمان موجود تھے۔ لکچر کے ختم ہونے پر
مولوی علی محمد صاحب نے کچھ تقریر کی
جسمیں اول ہی بیہودہ افشانی کی۔ کہ پنڈت
جی بھی دھوتی والے اور دو کانوں پر
کم تولنے والے اور دو دو پیسے کے واسطے
دکان پر جھوٹ بولنے والے لوگوں کو بہکا رہے
ہیں۔ اور باقی جو پنڈت جی نے اعتراض کیئے
تھے۔ صرف اُنکو دوہرایا۔ لیکن کسی امر کا جواب
نہ آیا۔ بار بار بہانہ نماز کرتے ہوئے یہ بھی
کہا کہ پنڈت صاحب نے جو کہا ہے۔ کہ ڈنڈے
کی چوٹ سے گئے ہوئے آدمیوں کو واپس
کرینگے۔ مگر یہ بالکل غلط تھا۔ کیونکہ پنڈت
جی نے یہ کہا تھا۔ کہ ایشور کی کرپا سے
آیندہ مسلمان شدہ ہندوؤں کو ویدک دھرم
بتلا کر ڈنکے کی چوٹ سے واپس کرینگے
مولوی صاحب نے تجاہل عارفانہ کر کے جاہل
مسلمانوں کو ڈنکے کی جگہ ڈنڈا رکھ کر بہکانا
چاہا۔ آخر میں نے صرف مولوی صاحب
کی غلطی جتلا کر اس وقت کی کارروائی ختم
کی۔ رات کو مولوی ابراہیم و علی محمد قریب
۱۰ بجے رات تک خانقاہ کے قریب آوارہ گرد
لڑکوں اور عورتوں کو جمع کر کے ہمارے
حق میں بد دعائیں مانگتے رہے۔ کہ خدا
اسلام کے دشمنوں کا بیڑا غرق کرے اور ساتھ
ہی عام مجمع کے واسطے مولوی صاحب نے یہ بھی
جھوٹی تقریر کی کہ پنڈت لیکھرام جی ہم سے
امرتسر میں ہار چکا ہے۔ اور انہوں نے
تحریر کر دیا ہے۔ کہ کبھی مولوی علی محمد کے
سامنے پنڈت جی تقریر نہیں کرینگے۔ اسکے
علاوہ جاہل مسلمانوں کے خوش کرنے کے
واسطے یہ بھی کہا۔ کہ مولوی ابو رحمت بھیس
بدلکر مکاری سے برہمنوں کا لباس پہن کر
بنارس میں چاروں وید پڑھ رہا ہے۔ آج
۲۲۔ جولائی سنہ ۹۶ء کو ہم نے ایک خط مولوی
محمد ابراہیم کے نام بدیں مضمون ارسال کیا کہ
ہم نے چار وید عرصہ سے منگوائے ہیں
آپ نے جو تحصیلدار کے سامنے ویدوں کے
آنے پر مباحثہ کے واسطے اقرار کیا تھا۔ اُسکو
پورا کریں۔ ہم نے تو شرائط مباحثہ اُسی
روز بتلا دی ہیں۔ کہ اول مباحثہ تحریری
ہوگا۔ اور تحصیلدار صاحب پریزیڈنٹ مباحثہ
مقرر ہوں۔ اور آدمی فریقین سے مساوی
ہوں۔ اور بے تعداد نہ ہوں۔ ان کے
واسطے ٹکٹ کے ذریعہ داخل ہونے کا قاعدہ
رکھا جاوے۔ فریقین سے پانچ پانچ
سوال ہوں۔ اور دو مباحثہ کرنے والوں کے
سوا تیسرے کو بولنے کا حق نہ ہو۔ اور وقت
سوال و جواب کے واسطے مقرر ہو۔ آپ نے
شرائط لکھ کر ارسال کریں۔ بشرط معقول ہم کو منظور
کرنے سے کوئی عذر نہ ہوگا۔ اسکا جواب

مولوی صاحب نے یہ ارسال میرے نام کیا جو نیچے درج کرتا ہوں۔

لالہ متھرا داس جی۔ سلام علیکم

آپکا رقعہ پہونچا۔ جسکے جواب میں لکھتے ہیں کہ میں کس طرح تحقیقات کے لئے حاضر ہوں وہ کونسی میری تحریر آپکے پاس ہے کہ میں پہلو تہی کرتا ہوں۔ واقعی آپ پورے درجہ کے راستگو ہیں۔ شرائطی بابت سن لیجئے۔

(۱) تحصیلدار صاحب کو آپ لکھیں کہ وہ منصف مقرر ہوں۔ اور جن صاحبان کو وہ ساتھ شامل کرنا چاہیں کر لیں۔

(۲) مکان جونسا آپکی مرضی ہو مقرر ہو مگر منصفان کا مقرر کردہ مکان نہایت مناسب ہوگا لیکن ایسی جگہ ہو کہ جہاں عام سامعین ہوں۔ تاکہ عام سننے والے بھی مستفید ہوں۔

(۳) تحقیقات تقریری ہو۔ کیونکہ تحریری تحقیقات کی کتابیں بھری پڑی ہیں جو عام لوگوں کے لئے کچھ فائدہ نہیں دیسکتیں۔

(۴) آپ چونکہ ہندو ہیں۔ اس لئے ہندوؤں کے ہر ایک فرقہ مثلاً سناتن برہمو آریہ وغیرہ تمام فرقوں کی سند پیش کریں تاکہ معلوم ہو جاوے۔ کہ آپ سب فرقہ اہل ہنود کی طرف سے ہیں۔ اور نیز سند فضیلت کی بھی ساتھ ہو۔ کہ سنسکرت اور وید وغیرہ کی کامل طور سے تحصیل کی ہوئی ہے۔ ایسا ہی مجھ سے لیں۔ تاکہ قطعی فیصلہ ہو جاوے اور ہر روز کی کشمکش سے طرفین چھوٹ جاویں۔

نقط :- اس خط کی نقل رکھی گئی ہے بوالپسی جواب سے مطلع فرماویں۔ اور کما حقہ بندوبست کریں۔ جواب کا منتظر۔

محمد ابراہیم محمدن مشنری از لیکچرر

۲۲- جولائی ۱۸۹۶ء

اگرچہ خط مندرجہ بالا عنوان سے جو مولوی محمد علی و ابراہیم دونوں کی صلاح سے لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ ہرگز مقابلہ میں آنیکے لائق نہیں ہیں۔ اور نہ وہ تحریری مباحثہ کر سکتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی اس چالبازی سے جب تک ہمکو سارٹیفکٹ نہ دیں۔ تب تک مولوی صاحب ہم سے شاستر ارتھ نہ کریں گے۔ حالانکہ پہلے خط میں صرف فرقہ آریہ کی جنہوں نے اسکو اپنا واعظ مقرر کیا ہو۔ سند مانگتے تھے۔ اب اس بات ہی سے پہلو تہی کرکے تمام اہل ہنود کا بہانہ بنایا۔ یعنی نہ تو نومن تیل ہووے نہ رادھا ناچے۔ جو سراپا ناممکن ہے۔ آئندہ جو ہوگا۔ وہ پھر دانہ ہوگا۔ آپ کا دھرم ہتیشی

متھرا داس ورما از پسرور

لالہ متھرا داس کا چٹی نمبر (۳) ۲۷ جولائی ۹۶ء کو پنڈت لیکھرام جی روانہ جالندھر ہوئے۔ اور میں واسطے شدھی پیر محمد ہیر میں جانے کے لئے تیار تھا کہ بھائی کیسر سنگھ گوجرانوالے لیڈر پہنچے اور کہنے لگے۔ کہ حافظ فضل الدین اندھے نے قلعہ میں پندرہ دن سے بیجا شور برپا کرکے ہندو دھرم پر بیجا حملہ کر رہا ہے اہل ہنود آپکے بہت خواہشمند ہیں ضرور چلیں۔ میں نے اقرار کیا۔ کہ ضرور آؤں گا میں شام کو پیر محمد ہیر میں واسطے شدھ کرنے ایک زمیندار کے (جو عرصہ دس سال سے مسلمان ہو گیا تھا اور اب بہت دیر سے اہل اسلام سے کچھ واسطہ نہیں رکھتا) گیا۔ ابھی لوگ جمع ہوئے تھے۔ کہ قلعہ سے بھائی کیسر سنگھ و لالہ ہری چند و دیگر دس کے قریب معزز اہل ہنود میرے لینے کے لئے پیر محمد ہیر میں پہونچے۔ وہاں کے لوگوں کو سمجھایا گیا۔ کہ کل یا پرسوں اسکو شدھ کر دینگے۔ اب چونکہ قلعہ سے یہ آدمی آگئے ہیں۔ ضروری ہے کہ وہاں پہنچوں۔ رات کے ۸ بجے کے قریب قلعہ میں پہنچا۔ پنڈت جگناتھ جی کی دکان پر بیٹھا ہی تھا۔ کہ لوگ جوق در جوق آنے شروع ہوئے۔ معلوم ہوتا تھا کہ لوگوں میں دھرم کی پیاس بہت جوش زن ہے۔ لوگ بہت خوش و خرم ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک پریت ہوتے تھے۔ ۲۸ و ۲۹ کو صبح ہی پنڈت جگناتھ جی کی دوکان پر پچاس آدمیوں میں دھرم ادھرم اور مختلف مذہبوں پر ایسی بات چیت ہوتی رہی۔ چند مسلمان جوش میں بھرے ہوئے جہاد کے لئے آمادہ ہوئے۔ بہت سمجھایا گیا۔ مگر وہ درپے جہاد تھے۔ پولیس آئی اور وہ بھاگ گئے۔ دیگر لوگ خوشی خوشی ملنے کے لئے آئے تھے اور بات چیت کرکے خوش و خرم جاتے تھے۔ شام کو سبھا ضری ۵۰۰ سو ہندو مسلمان میلو بیاکھیان (اہنسا پرمو دھرم) پر ہوا۔ ماس بھکشن کا اچھی طرح سے کھنڈن ہوا۔ بہت سے لوگوں نے ماس بھکشن چھوڑا۔ ہندو مسلمان نے گوشت کرنے اور لوگوں سے گوشت چھڑانے کے لئے اپنا اپنا ذمہ لیا۔ امید ہے۔ کہ یہاں کی بری عادت اور ہنسا کا کام جلد قلعہ سے دور ہوگا

لوگ بہت پرسن چت تھے - مورخہ ۲۱ - جولائے ۱۸۹۶ء کو دھرم کیا ہے - اس مسئلہ پر ویاکھیان ہوا - حاضری ہندو مسلمانوں کی چند سو سے اوپر تھی اور استریاں بھی ہر دو روز موجود تھیں تخمیناً دو گھنٹہ تک بیان ہوتا رہا - لوگ تصویر کی طرح بیٹھے سن رہے تھے ہندو بہت خوش ہوئے - اور چاروں طرف سے واہ واہ کی آواز آ رہی تھی - چند مسلمان شہیدی کپڑے پہنے شہید ہونے کے لئے ہندوؤں کو ڈراتے تھے - باضابطہ اطلاع تھانہ میں دی گئی - تھانہ دار صاحب مع پولیس لیکچر میں آ رہے تھے - اور بہت اچھا انتظام تھا - ایک مسلمان نے سوال کیا - کہ بہشت الہامی ہے حوالہ دیکر بہشت کی اصلیت بتلائی گئی بہت اچھا اثر ہوا - فضل الدین اڈیٹر البیر وہ سے بھاگ یہاں آیا - دیکھیے یہاں سے بھی بھاگتا ہے یا بحث کے لئے تیار ہوتا ہے - میرے آنے سے پہلے جو زور شور ہوتا تھا - کچھ ڈھیلا ہوا اب پھر بھی لوگ آریہ دھرم کی عظمت کو اپنے دل میں جگہ دے کر کے پاکھنڈیوں سے واقف ہو جاوینگے - تمام اطراف سے ستے کی مبارک آواز آ رہی تھی - وہ قلعہ جہاں آریہ سماج کی مخالفت ہوتی تھی - آج آریہ سماج سے بڑی ہمدردی ظاہر کی جاتی تھی - کام کی بڑی ضرورت ہے - یہاں بھی حافظ فضل الدین نے بہت غلط فہمی آریہ سماج کی نسبت پھیلائی تھی اور بہت کچھ جیسا کہ عادت تھی سفید جھوٹ بھی بولا - مگر میرے آتے ہی تمام باتیں دب گئیں - باقی حالات سے پھر اطلاع دونگا -

آپ کا دھرم ہتیشی بستمراداس اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب -

ویدپرچار فنڈ مرادآباد اور دیگر چند آریہ سماجوں کے رزولیوشن

(بریلی)

پنچم (۱) نویں پنتر مرادآباد سماج جلسہ انترنگ سبھا میں پیش ہو کر تجویز ہوا - کہ مرادآباد سماج کی رائے سے اس جلسہ کو اتفاق ہے - اور ویدپرچار فنڈ کے کھولنے کی ضرورت سے کلی اتفاق ہے - سرمایہ مذکور کے جمع کرنے کا اس سماج کی رائے میں مناسب اور مستقل ذریعہ معلوم ہوتا ہے - کہ تمام سماجیں سبھاسدوں سے ۱/۲ انش کے ۱/۲ حصہ اپنی آمدنی ماہواری کا پرتی ندھی سبھا کو دیا کریں - مینجر اسکے ۱/۲ حصہ پرتی ندھی سبھا کے معمولی اخراجات میں صرف کیا جاوے - اور ۱/۲ صرف ویدپرچار فنڈ کے لئے مخصوص جمع ہو اکرے - اور خرچ کیا جاوے - علاوہ اسکے اس فنڈ کے اضافہ کرنے کے لئے اور وسائل بھی کام میں لائے جائیں - سالانہ اتسووں پر اسکا اپیل بھی کیا جایا کرے اور ممبران سماج کے یہاں تقاریب وغیرہ وغیرہ میں اس فنڈ کے لئے مدد مانگی جاوے -

تجویز ہوا کہ ایک نقل اسکی بخدمت سکرٹری صاحب آریہ سماج مرادآباد و ایک نقل بخدمت جناب سکرٹری صاحب پرتی ندھی سبھا بھیجی جاوے -

بابو دھرنی دھر داس سکرٹری
آریہ سماج بریلی -

بدایون

رزولیوشن مطبوعہ مرسلہ مرادآباد سماج ویدپرچار فنڈ کمیٹی بغرض مشورہ و طلب رائے ممبران سماج میں پیش ہوا - بالاتفاق طے قرار پایا کہ سماج کا خاص غرض ویدک دھرم کا پرچار کرنا ہے لہذا یہ سماج ویدک دھرم پرچار کے لئے اپنے مقدور کے موافق مدد کرنے کو ہمیشہ طیار رہیگا -

دیبی پرشاد سکرٹری آریہ سماج
بدایون

انکے علاوہ شاہجہانپور - پیلی بھیت اور لوہیان سماجوں نے بھی ویدپرچار کے حق میں رزولیوشن پاس کر دیے ہیں - اور لوہیان سماج نے تو فنڈ بھی قایم کرنا شروع کر دیا ہے - لیکن میرے پاس صرف اطلاع آئی ہے - رزولیوشن کی نقل نہیں آئی اس لئے نہیں بھیجی گئی -

بستی (۲)

اس فنڈ کی کمیٹی کا ڈیپوٹیشن ۱۸ جولائے کو چندوسی روانہ ہوا - ۱۱ روپیہ کا چندہ ویدپرچار کے لئے پہلے لکھا گیا تھا - اور اسمیں سے ۱ روپیہ وصول ہو چکا تھا - اب نقد چندہ میں سے ۵ روپیہ اور وصول ہوئے - اور اسکے علاوہ ۵ روپیہ کا چندہ اور لکھا گیا جسمیں سے ۱ روپیہ نقد وصول ہو گیا - ایک روز قیام کرنے کے بعد ڈیپوٹیشن بعازم بدایون ہوا - جہاں اپر چار وشئے پر شری یت پنڈت کرپا رام جی شرما کے لیکچر ہوئے - آخری روز لیکچر میں ویدپرچار فنڈ کے لئے اپیل کی گئی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۸ روپیہ چندہ لکھا گیا - اور ۱۰ روپیہ نقد وصول ہو گیا - باقی چندہ جو رہا اسکے بھی جلد وصول ہو جانے کی امید ہے -

اس ڈیپوٹیشن میں چودھری جیتی سنگھ صاحب رئیس بھوڑہ و ساہو برج رتن صاحب رئیس اورانا اور پنڈت کرپا رام جی شرما آنریری اپدیشک

ہریکھی - اس ہفتہ میں دو سماجوں کے رزولیوشن پاس اور تسیم ہیں - جو واسطے اشاعت اخبار کے درج ذیل کیے جاتے ہیں۔

داتاگنج ضلع بدایون

اتفاق رائے سے پاس ہوا - کہ یہ سماج ویدک دھرم پرچار فنڈ کی امداد کے لیے تن من اور دھن سے یتھا شکتی سدیو اودت رہے گا۔

سہسوان ضلع بدایون

کثرت رائے سے پاس ہوا - کہ اس سماج کو ویدک دھرم پرچار کرنا سویکار ہے - اور اس فنڈ کی امداد یہ سماج سدیو تن من اور دھن سے یتھا شکتی کرتا رہے گا۔

نرائن پرشاد سکرٹری
چار کمیٹی

بدایون میں پہونچکر ایک لکچر ۱۵۰ کی حاضری میں دیا - ان سماجوں میں سبجز ایک دو سماج کے ایک عرصہ سے پرتی ندھی کے اپدیشک نہیں گئے تھے۔

وید پرچار کا رزولیوشن

پیلا سماج کے سکرٹری مہاشے رگھبر دیال ورما نے مندرجہ ذیل رزولیوشن ہمارے پاس بھیجا ہے - جو بجنسہ درج ذیل کیا جاتا ہے -
...ماج کے نویدن پتر سے ظاہر ہوا
...ف نے وید پرچار فنڈ قایم کیا ہے
...رنے کی از حد ضرورت ہے - لھذا
... کثرت رائے سے پاس کرتا ہے
... کا قایم کرنا سماج کا مکھیہ کرتویہ ہے
...یہ یتھا شکتی اسکی مدد کے لیے

...ن پرشاد سکرٹری وید پرچار
کمیٹی مرادآباد

ہ ورت

...ا - کہ چند ماہ سے آریہ سماج
... آریہ ورت دانا پور بسبب
...رہے - یہ دھرم کا سیوک
...ان و غیرہ سب لوگوں
...میں خدمت بجالاتا
...ی ایسی ہے - کہ اسکی
...ناسب خیال نہیں
...ج اور دھرم پریمی
...ریب دس ہزار
...نا پڑا - لیکن بابو
...کی سراہنا کون

کرسکتا ہے ؟ آپ نے پتر کو پونر جیوت کرکے دھرم کے پرچار میں سہایتا پہونچانے کو کمر باندھی ہے - واقعی تن من دھن سے ایسی ایسی سہایتا سے آریہ سماج کا اودیش پھیل سکتا ہے - اس لیے بابو مہابیر پرشاد کی اودارتا سراہنیہ اور انوکرنیہ ہے۔

بابو مہابیر پرشاد نے میرے پاس ایک پتر بھیجا ہے - جس سے یہ گیات ہوا - کہ ممکن ہے - کہ یکم اگست سے آریہ ورت کا مدرت ہونا آرنبھ ہوگا - شریمان پنڈت رودر دت جی جنکی مضبوط اور پر جوش تحریروں سے آریہ پبلک بخوبی واقف ہے - آریہ ورت کے ایڈیٹر مقرر ہوئے ہیں - آشا ہے کہ آریہ ورت دھرم پرچار میں پرورت ہوکر جیسے ہوگا پرماتما اس آشا کو پورا کرے - اسی کی کرپا درشٹی پر سب کچھ نربھر ہے - لیکن ساتھ ہی ساتھ پوروشارتھ کو بھی بھولنا ہم لوگوں کو نہیں چاہیئے - آریہ پبلک کا یہ فرض ہے کہ آریہ ورت کو جیوت رکھنے کا اوپاے کریں میری یہ خیال کیا جاتے - کہ آریہ بھاشا میں سماچار پتر دوارا آریہ سماج کے اصولوں کے پرچار کرنے کا ذریعہ کیول آریہ ورت ہی ایک سماچار پتر ہے - تو اسکو جیوت رکھنے کی ضرورت اور بھی بھاری ہو جاتی ہے - لیکن افسوس ہے کہ عام آریہ پبلک سے اس پتر کو بخوبی سہایتا نہیں ملتی - جبکہ ایک ہندی اخبار کو بھارت ورش کی ہزاروں آریہ سماجیں قایم نہیں کرسکتی تو پرچار کے اور اور وسیلوں کی کیوں آشا ہو خیر جو ہوا سو ہوا - اب آریہ بھائیوں کو غافل ہونا نہیں چاہیئے - انکو اب چاہیئے - کہ خاص طور سے آریہ ورت کو سہایتا دیویں - پنجاب کے



لوگ بہت پرسن چت تھے - مورخہ ۲۱-جولائی سنہ ۱۹۰۶ء کو دھرم کیا ہے - اس موقعہ پر دیاکھیان ہوا - حاضری ہندو مسلمانوں کی چند سو سے اوپر تھی اور استریاں بھی ہر دو روز موجود تھیں تخمیناً دو گھنٹہ تک سماں رہا - لوگ تصویر کی طرح بیٹھے سن رہے تھے ہندو بہت خوش ہوئے - اور چاروں طرف سے واہ واہ کی آواز آ رہی تھی - چند مسلمان شیعی کمبر سے بیٹھے شبہ ہونے کے لئے ہندوؤں کو ڈراتے تھے - باضابطہ اطلاع تھانہ میں دیگئی - تھانہ دار صاحب معہ پولیس کے موقعہ پر آ گئے تھے - اور بہت اچھا انتظام رہا - ایک مسلمان نے سوال کیا - کہ بہشت انسانی ہے دیگر بہشت کی حقیقت بتلائی گئی بہت جواب اچھا اثر رہا - مفسر فضل الدین اندھا پسرور سے بھاگ یہاں آیا - دیکھیں یہاں سے بھی بھاگتا ہے یا بحث کے لئے تیار ہوتا ہے - میرے آنے سے پہلے جو زور شور ہوتا تھا - کچھ ڈھیلا ہوا - امید ہے لوگ آریہ دھرم کی عظمت کو اپنے دلوں میں جگہ دے کر کے پاکھنڈیوں سے واقف ہو جاوینگے - تمام اطراف سے نمستے کی مبارک آواز آ رہی تھی - وہ قلعہ جہاں آریہ سماج کی مخالفت ہوتی تھی - آج آریہ سماج سے بڑی ہمدردی ظاہر کی جاتی تھی - کام کی بڑی ضرورت ہے - یہاں بھی حافظ فضل الدین نے بہت غلط فہمی آریہ سماج کی نسبت پھیلائی تھی اور بہت کچھ جیسا کہ عادت تھی سفید جھوٹ بھی بولا - مگر میرے آتے ہی تمام باتیں دور ہوئیں - باقی حالات سے پھر اطلاع دونگا -

آپ کا دھرم ہتیشی بستھراداس اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب -

ویدپرچار فنڈ مرادآباد اور چند آریہ سماجوں کے رزولیوشن

(بریلی)

ستمبر (۱) نویدن پتر مرادآباد سماج جلسہ انترنگ سبھا میں پیش ہو کر تجویز ہوا - کہ مرادآباد سماج کی رائے سے اس جلسہ کو اتفاق ہے - اور ویدپرچار فنڈ کے کھولنے کی ضرورت سے کلی اتفاق ہے - سرمایہ مذکور کے جمع کرنے کا ... بذریعہ اس سماج کی رائے میں ... معلوم ہوتا ہے کہ ... انش کے ½ حصہ ... ندھی سبھا کو دیا ک... حصہ پرتی ندھی ... میں صرف کیا جا... پرچار فنڈ کے ... اور خرچ کیا جا... کے اضافہ کر... میں لائی جائیں ... اپیل بھی کیا جا... یہاں ... کے لئے مدد ... تجویز ہوا کہ ... صاحب آریہ ... جناب سکتری ... جاوے -

بابو ...

رزولیوشن ...

ویدپرچار فنڈ کمیٹی بغرض مشورہ و طلب رائے ممبران سماج میں پیش ہوا - بالاتفاق طے قرار پایا کہ سماج کا خاص فرض ویدک دھرم کا پرچار کرنا ہے لہذا یہ سماج ویدک دھرم پرچار کے لئے اپنے مقدور کے موافق مدد کرنے کو ہمیشہ طیار رہیگا -

دیبی پرشاد سکریٹری آریہ سماج

بدایوں

انکے علاوہ شاہجہانپور - پیلی بھیت اور [illegible] سماجوں نے بھی ویدپرچار کے حق میں رزولیوشن پاس کر دیے ہیں - اور [illegible] سماج نے تو فنڈ بھی قائم کرنا شروع کر دیا ہے - لیکن میرے پاس صرف اطلاع آئی ہے رزولیوشن کی نقل نہیں آئی اس لئے ...

[illegible]

نہیں تھی۔ اس ہفتہ میں دو سماجوں کے رزولیوشن
پاس ہوئے ہیں۔ جو واسطے اشاعت اخبار کے درج
ذیل کیے جاتے ہیں۔

دانا گنج ضلع بدایون

اتفاق رائے سے پاس ہوا۔ کہ یہ سماج ویدک
دھرم پرچار فنڈ کی امداد کے لیے تن من اور
دھن سے یتھا شکتی سدیو اودت رہے گا۔

سیرھا ضلع بدایون

کثرت رائے سے پاس ہوا۔ کہ اس سماج کو ویدک
دھرم پرچار کرنا سویکار ہے۔ اور اس کے
فنڈ کی امداد یہ سماج سدیو تن من اور دھن
سے یتھا شکتی کرتا رہے گا۔

نرائن پرشاد سکریٹری
وید پرچار کمیٹی مراد آباد

پتر نمبر ۳

پنڈت بھومتر شرما نے ۱۳ سے ۱۹ جولائی تک
سات لیکچر مختلف وشیوں پر ۳۰ سے لیکر ۶۰
تک کی حاضری میں بدایون سماج میں دیے
۱۴۔ جولائی کو ہانس وودہ اور ۱۵۔ جولائی کو
نوین ویدانت وشے پر پرشنوتر بھی ہوئے
جنکے جواب پنڈت بھومتر جی نے بہت معقول
دیئے حاضرین پر اچھا اثر پڑا۔ ۲۰۔ جولائی
کو داتا گنج سماج میں پہونچے۔ ۲۱-۲۲ جولائی
کو دو لیکچر ۶۰ تک کی حاضری میں دیے۔
۲۳ جولائی کو سیرہا سماج میں ایک لیکچر [illegible]
استری پرش کی حاضری میں دیا جسکے خاتمہ
پر بڑاؤں کے مسئلہ پر پرشنوتر بھی ہوئے۔
۲۴۔ جولائی کو ایک مختصر لیکچر ۲۰ استری و
پرش کی حاضری میں دیکر نونی سماج میں
پہونچے۔ جہاں دو لیکچر ۷۰ تک کی حاضری
میں ہوئے۔ ۲۷۔ جولائی کو پپلا سماج ضلع
بدایوں میں پہونچکر ایک لیکچر ۱۵۰ کی حاضری
میں دیا۔ ان سماجوں میں بجز ایک دو سماج
کے ایک عرصہ سے پرتی ندھی کے اوپدیشک
نہیں گئے تھے۔

وید پرچار کا رزولیوشن

پپلا سماج کے سکریٹری مہاشے رگھبیر دیال
ورما نے مندرجہ ذیل رزولیوشن ہمارے پاس
بھیجا ہے۔ جو بجنسہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔
مراد آباد سماج کے نویدن پتر سے ظاہر ہوا
کہ سماج موصوف نے وید پرچار فنڈ قایم کیا ہے
اور جسکے قایم کرنے کی از حد ضرورت ہے۔ لہذا
سماج ہذا بھی کثرت رائے سے پاس کرتا ہے
کہ اوکت فنڈ کا قایم کرنا سماج کا کرتویہ ہے
اور یہ سماج ہمیشہ یتھا شکتی اسکی مدد کے لیے
تیار رہے گا۔

نرائن پرشاد سکریٹری وید پرچار
کمیٹی مراد آباد

اخبار آریہ ورت

ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ چند ماہ سے آریہ سماج
کا پورانا خیر خواہ سیوک آریہ ورت دانا پور بسبب
نامہربانی آریہ پبلک بند ہے۔ یہ دھرم کا سیوک
انگریزی دان۔ فارسی خوان وغیرہ سب لوگوں
کا سارے بھارت ورش میں خدمت بجا لاتا
تھا۔ لیکن وقت کی خوبی ایسی ہے۔ کہ اسکی
خیر خواہی پر پبلک نے مناسب خیال نہیں
فرمایا۔ جہاں تک کہ سخی مزاج اور دھرم پریمی
شریمان بابو مہابیر پرشاد کو قریب دس ہزار
روپیہ کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔ لیکن بابو
صاحب مذکور کی دھرم پر نشٹھا کی سراہنا کون
کر سکتا ہے؟ آپ نے پتر کو پونر جیوت کر کے
دھرم کے پرچار میں سہایتا پہونچانے کو کمر باندھی
ہے۔ واقعی تن من دھن سے ایسی ایسی سہایتا
سے آریہ سماج کا اودیش پھل سکتا ہے۔ اس لیے
بابو مہابیر پرشاد کی اودارتا سراہنیہ اور انو
کرنیہ ہے۔

بابو مہابیر پرشاد نے میرے پاس ایک
پتر بھیجا ہے۔ جس سے یہ گیات ہوا۔ کہ ممکن
ہے۔ کہ یکم اگست سے آریہ ورت کا مدرت
ہونا آرمبھ ہوگا۔ شریمان پنڈت رودردت
جی جنکی مضبوط اور پر جوش تحریروں سے آریہ
پبلک بخوبی واقف ہے۔ آریہ ورت کے ایڈیٹر
مقرر ہوئے ہیں۔ آشا ہے کہ آریہ ورت
دھرم پرچار میں پرورت ہوکر جیسا ہو گا
پرماتما اس آشا کو پورا کرے۔ ! انہی کی کرپا
درشٹی پر سب کچھ نربھر ہے۔ لیکن ساتھ ہی
ساتھ پورشارتھ کو بھی بھولنا ہم لوگوں کو
نہیں چاہیئے۔ آریہ پبلک کا یہ فرض ہے کہ
آریہ ورت کو جیوت رکھنے کا اوپاکریں ہمیں
یہ خیال کیا جاتے۔ کہ آریہ بھاشا میں سماچار
پتر دوارا آریہ سماج کے اصولوں کے پرچار
کرنے کا ذریعہ کیول آریہ ورت ہی ایک ساپتاہک
پتر ہے۔ تو اسکو جیوت رکھنے کی ضرورت اور
بھی بھاری ہو جاتی ہے۔ لیکن افسوس ہے
کہ عام آریہ پبلک سے اس پتر کو بخوبی سہایتا نہیں
ملتی۔ جبکہ ایک ہندی اخبار کو بھارت ورش
کی ہزاروں آریہ سماجیں قایم نہیں رکھ سکتی
تو پرچار کے اور اور وسیلوں کی کون آشا ہے
خیر جو ہوا سو ہوا۔ اب آریہ بھائیوں کو غافل
ہونا نہیں چاہیے۔ انکو اب چاہیئے۔ کہ خاص طور
سے آریہ ورت کو سہایتا دلویں۔ پنجاب کے

پورشارتھ بھی آریہ بھائیوں سے ہونے پر آتا
ہے۔ کیسے لوگ کم سے کم تو آریہ ورت کے
لیئے پر سیر کے جھگڑے کو دس منٹ کے لیئے
بھولکر دانگ رکھ کر اس طرف دھیان دیویں
تعجب ہے۔ کہ پنجاب کی آریہ سماجیں جو سب
کچھ کر سکتی ہیں آریہ ورت کی طرف خاطر خواہ
دھیان نہیں دیتیں۔ اور اور علاقہ کے آریہ
بھائیوں کو بھی اب جاگنا چاہیئے۔ اس موقعہ پر
آریہ ورت کے لیئے پورشارتھ کرنے سے آپ
لوگوں کو باز آنا نہیں چاہیئے۔

اوم شم

جے نرائن سہائے از رانچی چھوٹا ناگپور

گورکل

نمستے۔ آپ کے پچھلے اخبار میں درج ہوا
تھا۔ کہ گورکل کا سسٹم ایسا رکھا جاوے جیسا کہ
پورانے زمانہ میں تھا۔ یعنے لڑکے ارتھات
ودیارتھی خود گاؤں وغیرہ سے مانگ کر لاویں
اور اپنا اور اپنے گوروؤں کا گذارہ کریں مگر
میری رائے میں یہ سسٹم بالکل درست نہیں ہے
کیونکہ جب ہم اپنے بچوں کی عادتوں کی طرف
درشٹی کرتے ہیں۔ تو حیران ہو جاتے ہیں
ارتھات آج کل کے بچوں کا آچرن بالکل
اشدھ ہے اور جب ہم مدرسہ جات کی طرف
درشٹی کرتے ہیں۔ تو ان طالبعلموں میں وہ
ناجائز حرکتیں پائی جاتی ہیں۔ جنکا کہ پورانے
زمانے کے پرشوں کو اپنی اول عمر سے لے کر
اخیر عمر تک خیال تک نہیں ہوتا تھا۔ تو پھر
ہم کیسے خیال کر سکتے ہیں۔ کہ ہمارے بچوں کا آچرن
ایسے سسٹم کے گورکل میں شدھ ہی کو پراپت
ہو سکیگا۔ جبکہ وہ روزمرہ جب کہ آٹا مانگنے
کے واسطے جائینگے۔ ہر ایک قسم کے پرش و استری
کو دیکھیں گے۔ بوجہ آجکل کے اشدھ سنگت کے
کے اس حالت میں انکا چنچل چت من کبھی برہم میں
استھت نہیں رہ سکتا اور بموجب لیکھ منوجی
مہاراج آٹھ قسم کے میتھن سے ودیارتھی
تبھی بچ سکیں گے۔ جبکہ سوامی دیانند جی
مہاراج کے لیکھ بموجب ایسی جگہ پاٹھشالائیں
کھولی جاوینگی جنکے چاروں طرف پانچ پانچ
میل تک کوئی آبادی نہ ہوگی۔ گویا کہ ایک
ایسا وسیع میدان ہونا چاہیئے جسمیں کہ کوئی
عام راستہ بھی نہ ہو۔ اُس وسیع میدان میں دو
پاٹھشالائیں کھولی جاویں جنمیں ایک
استری شکشا اور دوسری لڑکوں کی شکشا کی
ہونی چاہیئے۔ اور انکے درمیان کم سے کم دو
میل کا فاصلہ ہونا چاہیئے۔ مگر اس قسم کی دو
پاٹھشالاؤں کے واسطے بارہ میل لمبا اور دس
میل چوڑے میدان کی ضرورت ہوگی کیونکہ
سوامی جی مہاراج کا منشاء یعنے رائے تبھی
پوری ہو سکیگی اور لڑکوں کے سکول میں
پانچ برس کی لڑکی اور لڑکیوں کے سکول
میں پانچ برس کا لڑکا نہ جانا چاہیئے جیسا کہ
سوامی جی مہاراج نے اپنے پستک ستیارتھ
پرکاش میں ورنن کیا ہے۔ ارتھات سوائے
انکے ادھیاپکوں کے اور کسی سے انکا میل نہ
ہو۔ اور یہاں تک سوامی جی مہاراج نے
ورنن کیا ہے کہ بالکوں کو انکے ماتا پتا کی غمی
وغیرہ کی کوئی خبر نہ دیجائے۔ جب تک کہ وہ
اپنی تعلیم کو پورا نہ کریں۔ پس سوامی جی مہاراج
کے ان جملوں سے صاف ظاہر ہے۔ کہ سوامی
جی کی رائے اس سسٹم کے بارے میں جیسا کہ پچھلے
پچھلے اخبار میں شایع ہوا متفق نہیں ہے پس
معلوم ہوا۔ کہ سوامی جی مہاراج نے زمانہ حال
کے حالات کو وچار کر یہ نیا سسٹم بالکوں کی
تعلیم کا اپنی پستک میں درج کیا۔ اگر سوامی جی
مہاراج اس زمانہ کے حالات کو قدیم زمانہ کے
مطابق دیکھتے تو ضرور ہی یہ سسٹم مقرر کرتے
جیسا کہ ودیارتھی بھکشا وغیرہ لاکر اپنا اور اپنے
گوروؤں کا گذارہ کیا کرتے تھے۔ مگر چونکہ یہ زمانہ
قدیم زمانہ سے بالکل علیحدہ ہے۔ اسواسطے انہوں
نے مناسب نہ سمجھا پس معلوم ہوا۔ کہ ہمارے
بچوں کے آچرن اور تعلیم کا سلسلہ تبھی درست
ہوگا۔ جبکہ سوامی جی کے لیکھ کے بموجب
پاٹھشالائیں کھل جاوینگی۔ اور انکی خوراک اور
پوشش اور رہت کا انتظام ویسا ہی ہونا چاہیئے
جیسا کہ سوامی جی مہاراج نے اور منو جی مہاراج
نے لکھا ہے۔ ارتھات خواہ غریب ہو۔ خواہ
امیر ہو۔ سبکو ایک جیسی پوشاک ملنی چاہیئے
جوتہ اور چھتری وغیرہ سے ممانعت ہونی چاہیئے
اور سبکو بھومی پر سونا چاہیئے۔ ارتھات ہر ایک
کو تپسوی بننا چاہیئے۔ اور دوسرا انتظام جو کہ
آئندہ کا پربندھ انکی خوراک کے واسطے سماجوں پر
چھوڑا جاوے تو یہ بہت ٹھیک ہوگا۔ مگر
پہلے گورکل کے انتظام کنندگان کو انکا
اندازہ لگانا چاہیئے۔ اور پھر اسکو حسب حیثیت
تمام سماجوں پر تقسیم کیا جاوے۔ پھر ہر ایک
سماج کے سکرٹری کا کام ہوگا۔ کہ اس آٹا
کے جمع کرنے میں پورا پورا پربندھ کرے اور
گورکل میں آٹھ برس سے زیادہ عمر والے
اُس لڑکے کو جسکے کہ آچرن پر پورا پورا بھروسہ
نہ ہو داخل نہ کیا جاوے۔ کیونکہ زمانہ حال میں
اس سے زیادہ اوستھا والے کے خیالات تبدیل

ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ایسے دو یار تھیلوں کے داخل ہونے سے سراسر گوردے کو نقصان پہونچے گا۔

اوم شیم شیم شیم آپ کا داس
چانڈل رام اڈ ایبٹ آباد

شاربیر کُ انتی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

پچھلی اشاعت میں بذریعہ رائے چند مستند ڈاکٹران ظاہر ہو چکا ہے۔ کہ سبزی و نباتات سے نکالے ہوئے سیال ما دے۔ یعنی پانی وغیرہ بہ نسبت شراب کے کئی گنا صحت کے لیئے زیادہ مفید ہیں اور جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے شراب کا اثر مثل زہر قاتل کے ہے۔ اب اگر بلحاظ علم تمدن یعنی کفایت شعاری پر غور کیا جاوے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ آریہ ورت (جسکا نام کسی زمانہ میں سورن بھومی (سنہری زمین) تھا۔ جہاں بحوالہ بائبل دودھ و شہد کی نہریں چلا کرتی تھیں۔ اور جو بلحاظ پیداوار اناج و پھل پھول و زرخیزی و شادابی دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتا تھا) بالکل افلاس و پستی کے سمندر میں مستغرق ہو رہا ہے۔ جسکا بڑا بھاری کارن یہ ہے۔ کہ یہاں کے لوگ کھان پان کو ایک معمولی سی چیز سمجھتے ہیں۔ اگر شراب کو انسانی خوراک کا ایک جزو سمجھا جاوے۔ تو مندرجہ ذیل نقشہ سے جو آج کل کے انسان کے لیئے مستعمل سیال مادے کا درج کرتا ہوں۔ صاف واضح ہے کہ شراب وہ چیز ہے کہ نہ صرف یہ غریبوں کی روزمرہ کی خوراک کا ایک حصہ نہیں بن سکتی بلکہ امیروں کو بھی غریبوں کا رفیق و ہم پلہ بنا دیتی ہے۔

نام اشیا	تعداد وزن	قیمت
دودھ	یکسیر	۳/ یا ۴/
شہد	ایک سیر	اکثر ۱۲
عرق گلاب کیوڑہ وغیرہ	”	اوسطاً ۱/
نارنگی	”	اوسطاً ۳/
دودھ نارئیل	”	”
مہوا	”	۱/

یہ ہندوستان میں ایک پھل ہوتا ہے جسکا پانی بہت لذیذ ہوتا ہے۔

رس پونڈا	یکسیر	۱/
جوائن	یکسیر	۱۰/
کابلی چنوں کا پانی	”	۱۰/
گھی	”	۱۲/

اب اس نقشہ کے مقابل میں شراب کو بھی رکھیئے۔ جو کہ ردی سے ردی خراب بھی فی بوتل یعنے ۱۲ روپیہ سیر۔ اور اگر جنٹلمین بنکر شراب پینا ہو۔ تو فی سیر ۵ روپیہ سے لیکر ۲۰ یا ۲۵ روپیہ تک کی ملسکتی ہے مفصلہ بالا اشیاء اگر عمدہ سے عمدہ بھی خریدی جاویں۔ مثلاً دودھ۔ شہد گھی۔ نارنگی وغیرہ نہایت عمدہ بھی استعمال کیجاویں۔ تو انکی قیمت میں چنداں فرق نہیں پڑتا۔ سوائے اسکے کہ ڈیڑھ گنا تک قیمت ہو جاوے۔ لیکن وسکی اور بیر تس کی خالص شراب کے سیر پر تو میرا خیال ہے کہ موجودہ جنٹلمین کی تنخواہ بھی پوری نہ ہو اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ بلحاظ مالی حالت کے بھی شراب کا استعمال کرنا یا اپنی خوراک کا جزو بنانا انسان کو زیادہ قوی و صحت مند نہیں بنا سکتا۔ کیونکہ مفصلہ بالا سیال اشیاء کے استعمال کرنیوالے کے شرابی کے اعضاء و قوائے ذہنیہ۔ عقلیہ ہستدیہ و تخلیہ میں کوئی خاص زیادتی ایسی نہیں پائی جاتی جسکو دیکھ کر کے شراب کی خوبی کا پرکشش ثبوت ملجاوے۔ بلکہ اسکے برعکس پایا جاتا ہے۔ کیونکہ جسقدر اندرونی امراض خوفناک بیماریاں اور شراب کے متعلق بیماریاں شراب کے شکاروں پر طاری ہوتی ہیں وہ قدرتی سول و سیال مادوں کے استعمال کرنے والوں پر بالکل اثر نہیں کرتیں۔ اس لیئے شراب کا استعمال نہ صرف جسمانی لحاظ سے مضر ہے۔ بلکہ بلحاظ مالی حالت کے بھی انسان کو پسپا کر دیتا ہے۔

باقی آئندہ جمنا داس

جلال پور بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

ڈیرا ڈیٹر
نمستے۔ کرپا کر کے مندرجہ ذیل تحریر چھاپدیں۔

(۱) وہ برہمن رشی کہلاتا ہے۔ جو خود بخود پیدا شدہ پودوں اور پھلوں کو کھاتا ہے ہمیشہ بن میں رہتا ہے۔ اور ہر روز سندھیا کے شرادھ کرتا ہے۔

(۲) وہ برہمن دوج ہے۔ جو دن میں ایک دفعہ بھوجن کھاتا ہے۔ ہمیشہ چھ کرم (دید کا پڑھنا و دید کا پڑھانا۔ یگ کرنا۔ یگیہ کرانا۔ دان لینا دان دینا) کر کے استری کے پاس جاتا ہے

(۳) وہ برہمن ویش ہے۔ جو سنسار کے کاروبار میں رہتا ہے۔ پشوؤں کی رکشا کرتا ہے۔ بنج بیوپار۔ یا کھیتی باڑی کا کام کرتا ہے۔

(۴) وہ برہمن شودر ہے۔ جو لاکھ۔ تیل نیل گھی۔ شراب۔ السی اور کیسو کے پھول بیچتا ہے (۵) وہ برہمن بلی ہے۔ جو دوسروں کا ہانی کارک۔ کپٹی۔ سوارتھی۔ فریبی۔ حاسد ہو

اور ظاہر بھی ہوں۔ اور باطن کا بھی برا ہم ہو۔ (۲) وہ برہمن جو دھرم سے جو لالچ۔ کنوئیں۔ حوض باغ اور مندر کو برباد کرنے میں ذرا تامل نہیں کرتا اور کچھ وچار نہیں۔ (۳) وہ برہمن چنڈال ہے جو مندر کے دیوتا اور گورو کا دھن۔ آپ سے لیتا ہے پرستری گمن کرتا ہے اور سب پرکار کے آدمیوں کے ساتھ ہے۔ گویا ایک برہمن اپنے کرموں سے رشی ودج۔ ویش۔ شودر۔ بلی۔ مورکھ اور چنڈال ہو سکتا ہے۔ (۴) پلش ہاری۔ شرابی مورکھ۔ اور نرالکشر پرش پر تھوی پر بڑا بوجھ ہے۔ (۵) ہے بھرتا اگر تجھے موکش کی اچھا ہے۔ تو وشیوں کو وش کی طرح تیاگ دے۔ اور اچھا دیا پوتر تا۔ اور ست روپی امرت پان کر۔ (۶) ودیا کے بنا اتم کل کے پرش اچھے روپ اور یوون ہونے پر بھی شوبھا نہیں پاتے جیسے سوگندھی کے پھول۔

آریہ دھرم کا سیوک
سندر داس نگر جلالپور جٹاں

آریہ سماجک جلسے

متھرا آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۵۔ ۱۶۔ اگست سنہ ۹۶ء کو ہوگا۔

سمبھل آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۲ و ۲۳۔ اگست سنہ ۹۶ء کو ہوگا۔

انبالہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۰ و ۳۱۔ اگست سنہ ۹۶ء کو ہوگا۔

لودہانہ آریہ سماج کا سالانہ ۲۸۔ ۲۹۔ ستمبر سنہ ۹۶ء کو ہوگا

آریہ سماجک خبریں

بوستان آریہ سماج میں ۴ اور ۵۔ جولائی کو ڈاکٹر جگت رام جی نے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ اسکے چند روز بعد سوامی سوہد انند نے بھی یہاں پر پرچار کیا۔ اور لالہ دیویدتا مل منتری آریہ سماج سابق منتری آریہ سماج خانکی نے بھی ایک دن لکچر دیا۔ یہاں پر دھرم سبھا نے بھی سات ماہی جنم کیطرح جنم لیا ہے۔ اسکے جلسوں میں دلچسپی کم ہوتی ہے۔ اس لیئے یہیں اکثر مشغل کے کام کیئے جاتے ہیں تاکہ لوگوں کی حاضری زیادہ ہووے۔

دھرمسالہ ۲۸۔ جولائی سنہ ۹۶ء کو سوامی شیو آنند اور برہمچاری نیا منند جی کا دھرم وشئہ پر ایک منوہر ویاکھیان ہوا۔ برہمچاری جی کے لکچروں کو پبلک خود جانتی ہے۔ اس لیئے پرشنسا کی ضرورت نہیں ہے۔

کھرڑ ضلع انبالہ میں پنڈت آتما رام جی کے پرجوش ویاکھیان ہوئے اور پنڈت نند لال سے شاستراتھ بھی ایک یگیوپویت سنسکار ویدوکت ہوا جسمیں ۲۵ روپیہ وید پرچار فنڈ کے لیئے چندہ ہوگیا۔ آریہ سماج قایم ہونے کو تیار ہی تھا مگر ایک دو بڑے ہمدرد صاحبان کی بیماری کی وجہ سے قایم نہ ہوسکا۔ امید ہے۔ کہ دو چار یوم تک ایک زبردست سماج قایم ہوگا۔

بالاپور ضلع اکولہ میں شریمان کنور گوبند سنگھ جی اور شریمان راؤ شرینواس صاحب آئے اور مختلف مقامات میں ویدک دھرم کے پرچار کی تجاویز سوچتے رہے اور ہر دو صاحبان نے اینگلو ورنیکولر سکول کو ملاحظہ کیا اور دو روپیہ کی شیرینی طلبا کو تقسیم کی اور کنور گوبند سنگھ جی نے مبلغ ۵ روپیہ کا سکول کے گھنٹہ یال کے لیئے دینے کا وعدہ کیا۔ ۱۲۔ جولائی کو ٹھاکر شیو رتن سنگھ جی نے عام بازار میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

آریہ سماج ایراوتی ممبروں کی آپس کی پھوٹ کے باعث بے رونقی پر ہے۔ ہمارے بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ آپکے جھگڑوں کا سماجک کاموں میں خیال نہ کیا کریں۔

برہمی بوٹی

قیمت ۱/۰

دماغ۔ بصارت۔ حافظہ۔ برہمچریہ کو قایم اور خون کو صاف کرنیوالی ایک مجرب اور شاہی دوائی یہہ وہ بوٹی ہے کہ جسکو ہمارے رشی منی بزرگوار لوگوں نے بچپن کے لیئے بیان کیا کرتے تھے۔ اور خاصکر انیسویں صدی کے سچے ہتیشی مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی بھی اسکو استعمال میں لاتے تھے۔ اسی واسطے انہوں نے اپنے بنائے پستک سنسکار ودھی میں اسکا مفصل ذکر کیا ہے۔ اور اکثر مہاتماؤں سے جو پہاڑ کی یاترا کو جاتے ہیں۔ اسکی تعریف سنی ہے۔ میں نے یہہ بوٹی برہمچاری برہمانند کی کوشش سے ہمالہ پربت سے حاصل کی ہے۔ اور نرخ اسکا عام لوگوں کے فایدہ کے واسطے بہت ارزاں رکھا ہے۔ یعنی ۱/۰ پونڈ۔

ترکیب استعمال موسم سردی میں اسکو کوٹ کر کپڑے سے چھان لو۔ اور ایک تولہ بھر دودھ کے ساتھ بطور پھکی نوش کرو۔ گرمی کے موسم میں رات کو دھو کر اسکو بھگو رکھنا چاہیئے اور صبح کو کالی مرچ اور الائچی ڈالکر گھوٹ کر پی لینا چاہیئے۔ **المشتہر** دیوی چند بھراتا دھرمسالہ ضلع کانگڑہ

وگیاپن

جو ستیارتھ پرکاش مطبوعہ کچھ عرصہ تک ...

ممیرے کا سرمہ

مُصدّقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مفرز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں ۔ لیاقت یاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے - یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دُھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا سبل سرخی ابتدائی - موتیا بند - ناخنہ پانی جانا - خارش وغیرہ وغیرہ کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے - اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ مفید ہے - قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت تیتولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ (عا) ممیرے کا سفید سرمہ اعلےٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ (ع) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ چار روپیہ (عہ) مصری سرمہ فی تولہ ۸ - خرچ ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں -

المشتہر :- پروفیسر میا سنگھ اہلوالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب .... تسلیم

میں نے آپکے ممیرے کے سفید سرمہ کو تین مریضوں پر استعمال کیا - جنکو انگریزی ادویہ استعمال کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوا تھا - ایک برہمن کو جسکی آنکھ کے پردے میں زخم تھا اور دوسرے ہندوستانی کو جسکو شروع کیٹرکٹ (موتیابند) تھا - اور تیسرے کو دھندلا اور ناخونہ تھا - آپکا سرمہ مثل اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سُنی تھی - ویسا ہی مفید پایا - میری رائے میں بوہما ہم پہ جہاں ہر قسم کی دوائی آنکھ کے امراض کے لئے میسر نہیں ہو سکتی - آپکا سرمہ مثل پڑیہ کو نین بدیعہ ڈاکخانجات فروخت ہونا چاہئیے - تاکہ ہر ایک امیر غریب اس نادر سرمہ سے مستفید ہو کر آپکو یاد کرے - براہ مہربانی اور دو تولہ سرمہ دی پی پوسٹ میرے نام روانہ فرمادیں - راقم ڈاکٹر شیخ عبدالعزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ نچائل ایبہ بہار (۵ - مارچ سنہ ۱۸۹۶ء)

(۲) جناب پروفیسر صاحب - تسلیم - آپکا سرمہ ایک نفیس استعمال کیا - جسکو عرصہ سے دھند ناخونہ تھا - نک لوشن - کاسٹک لوشن - بورک لوشن - لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا - آپکے سرمہ کے ایک ہفتہ کے استعمال سے کُلی فائدہ ہو گیا - راقم ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند - (۵ - مئی سنہ ۱۸۹۶ء)

(۳) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا - نہایت مفید پایا آنکھونکی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے - علاوہ اسکے آنکھونکو تروتازہ رکھتا ہے - اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کیواسطے نہایت مفید اور نفع دار ہے - میں نے آج تک کبھی کوئی دوائی اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی - راقم سردار محمد حیات خان بہادر سی ایس آئی ڈسٹرکٹ جج پنشنر نیست جالندھر (۱۰ - جنوری سنہ ۱۸۹۶ء)

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے بنظر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا - میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھونکی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال مفید ہے - راقم خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۵) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے - ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور یا بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا - میری رائے میں جل جل کر ان مریضوں کی آنکھ کہ جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دُھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے - راقم ڈاکٹر برج لال گھوش رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (یکم جون سنہ ۱۸۹۶ء)

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سندات میں سے جو قریب پانچ ہزار کے ہیں ایک کو بھی غلط ثابت کرے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو اہلکے الامین مینک میں اسی مطلب کیلئے تاریخ سنہ ۱۸۹۵ء جمع کیا گیا ہے -

اشتہار

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ ادویات مفصلہ ذیل خاص عام کے واسطے میری دوکان پر موجود ہیں۔ اور ادویات مذکور قدیم سے آزمودہ کار ہیں۔ اور ایسی مجرب ہیں جو کہ ضرورتمند ہو میری دوکان سے آزمائش کر کے خرید کریں اور دیکھیں کہ ادویات مذکور سے کسقدر فایدہ ہوتا ہے۔ **معجون حیات بخش**۔ معجون مذکور کو واسطے قوت دماغ درد گردہ۔ درد مثانہ۔ کمزوری سوزاک۔ بواسیر کے واسطے مفید ہے۔ زرد رنگ کو سرخ کرتی ہے۔ اور قوت حافظہ کو بڑہاتی ہے اور دایمی قبض کے واسطے مفید ہے۔ قیمت دو روپیہ دو چھٹانک۔ **دوای اٹھرا**۔ دوای مذکور جن عورتوں کا حمل بلدی استقاط ہو جاتا ہے یا جنکی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ انکے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ۔ **دوای خارش تر و خشک**۔ یہہ دوای خارش ہر دو قسم کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بکس ۸ر۔ **حبوب آتشک** خواہ کتنا ہی بگڑا آتشک ہو۔ دوای مذکور بغیر منہ آئے یا کسی دوسری تکلیف کے ایک ہفتہ میں بالکل فایدہ کر دیتی ہے قیمت عہ۔ **حبوب تلی**۔ مجرب حبوب مذکور تلی کے واسطے بہت ہی مفید ہے۔ اگر تلی برس کی ہو تو چالیس دن میں بالکل فایدہ کر دیتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ۔ **لبوبی بواسیر** یہ لبوبی ایک سادہو صاحب کی بتلائی ہوئی ہے پاس موجود ہے۔ جو سیکڑوں آدمیوں پر آزمائی ہوئی ہے۔ جس کسی کو بواسیر ہو۔ دو ہفتہ میں بالکل صحت ہو جاتی ہے قیمت فی تولہ عہ۔ **معجون قوت باہ**۔ معجون مذکور قوت باہ کے واسطے اکسیر جیسی ہے۔ قیمت بہت ارزاں فی تولہ عہ۔ **دوای تپ دق و سل** تپ دق اور سل کے واسطے از حد مفید ہے۔ قیمت ۸ر۔ **حب عطوس** مذکور ...

نافع نقوہ سکتہ تشنج امراض باردہ اور بیدار شقیقہ کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت ۸ر۔ **دوای سوزاک**۔ سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو۔ دوای مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے۔ قیمت ۱ر۔ **حب حیات**۔ حب مذکور تقویت معدہ و اصلاح ہاضمہ کثرت ریاح یعنی ریحی۔ دوای قراقرہ تفخ شکم ہاضمہ و مقوی دماغ و تحفظ حواس و تفریح مفرح۔ قیمت ۱۰ گولی ۸ر۔ **یاقوتی یار و محرومین** کے لیے غایت درجہ مفید ہے۔ خفقان اور گرمی تقویت اعضای رئیسہ اور خون اور روح کی صفائی۔ اور نیز گرمی کے بخار کو بھی فایدہ مند ہے۔ فی ڈبیہ عہ۔ **سرمہ فوایدی** یہ سرمہ دھند غبار جالا ضعف بصر ناخنہ چشم موتیابند۔ آنکھوں سے پانی جانا۔ خارش کے واسطے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ہر دو قسم سیاہ و سفید عہ۔ **اطلاع** قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی آنی چاہیے خرچ محصولڈاک ذمہ خریدار۔ ترکیب استعمال ہر دوای کے ساتھ دیگا۔ **المشتہر** حکیم شمبر اس بازار سبز بالہ زیر گوجرانوالہ پنجاب

اشتہار مجرب دوائیں

اودیہ ذیل جمع امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجی جاتی ہیں۔ **کشتہ نقرہ**۔ اسکے کھانے سے دل دماغ جگر گردہ مثانہ و ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی جریان منی کو بلا شبہ مفید ہے۔ پٹھوں کی سستی دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیے۔ غرضیکہ ...

بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ انکے تدارک کے لیے آب حیات ہے۔ یہہ روغن سیاہ کے ہمراہ حبوب مذکور خوراک اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوای ہمیشہ نہ لگی قیمت فی تولہ عہ۔ **روغن مسیحا** ابوالعلاج اس سے صحت پا جاتے ہیں۔ مجلوق و سست آدمیوں کے لیے نہایت مفید ہے۔ رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تیزی و فربہی پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ **دوای آتشک** خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا آتشک ہو۔ اگر بالوں میں سے ناخن بھی ہو گیا ہو۔ بغیر قے و دست و منہ آنیکے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ۔ **دوای سوزاک**۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ہو یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ۔ **المشتہر** حکیم تارا چند از گجرات پنجاب

اشتہار

گولیاں بواسیر جو سنہ ۱۹۰۰ء میں ایک مہاتما سنیاسی سے ملی تھیں اب سات سال کے تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ بلکہ بیماری بواسیر کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ۔ **المشتہر** کرپا رام شرما پردھان آریہ سماج بابر دوال ریاست سیالکوٹ

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں ٹھیٹ میدہ سوجی بیسن آٹا سب اول قسم کا تیار ہوتا ہے۔ جسکا پکوان نہایت ہی عمدہ اور خوش ذایقہ ہوتا ہے۔ خریداران ایکمرتبہ ضرور منگا کر دیکھیں۔ **المشتہر** والکرٹ برادرز پیمبر ملز لمیٹڈ نور محل روڈ فلور ملز کمپنی لاہور

ست دھرم پرچارک سلسلہ جالندھر شہر میں لالہ منشی رام بلیدر منتخب کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

(ارتھ) ہم سب ایسیمیں برتر بھاؤ سے برتیں

सद्धर्म प्रचारक

ست دہرم پرچارک

جلد ۸ — سنہ ۱۸۵۳ء

اودیش

(۱) ویدوکت ست کا پرچار کرنا ستیہ ہیتہ کا بے تعصب ہو کر نا (۲) تاریک اتہاسک و مذہب اتی کے متعلق مضامین خاص شائع کرنا (۳) کبھی کبھی مہاتماوں کے جیون چرتر پرگٹ کرنا (۴) دہرم سمبندہی و دیگر مختلف خبروں کا اختصار پیش کرنا

الشوریہ نیم کا پالن

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے لی جاتی ہیں بدیشگی معہ محصول ڈاک بعہد یا مع محصول ہے (۲) طلب سے سالانہ معہ محصول ہے یا مع محصول ۳ ہر (۲) کارخانہ سے کو مفت (۳) اجرت اشتہارات فی سطر کالم ۳ ر ایکبار کے لیئے۔ زیادہ عرصہ کیلئے خاص انتظام ہوسکتا ہے

الشوریہ نیم کا پالن

ہفتہ وار سکر (جمعہ) کے دن جالندہر شہر سے شائع ہوتا ہے

ستری دہرم نیتی

اس پستک میں حسب ذیل مضامین ہیں۔ بنیاد وید دہرم۔ مریادا۔ بارہ ہوبرت۔ گرہ کرتبیہ۔ بالکوں کا پالن اور شکشن۔ کرتبیہ۔ اور اکرتبیہ۔ ہر ایک مضمون کو بڑی خوبصورتی سے سمجھایا ہے۔ اور بھاشا بڑی سرل ہے۔ مطبع ست دہرم پرچارک جالندہر اور پنجاب سنگھ درما آریہ سماج بڑودہ سے مل سکتی ہے۔

قیمت فی جلد عہ

المشتہر

مینیجر ست دہرم پرچارک۔ جالندہر شہر

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی ہاضمی کی اکسیر دوائی

میں بہت دنوں سے اکثر بیماری کی پیچ رہا تھا۔ اینیک ڈاکٹروں بعضوں سے آزمائی کوئی نسخہ بھی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن مجھے تجربہ اور تشخیص سے پیدا نکالی ہے۔ بیرج یعنی بات

گرنے سے یا آنکھیں کوئی خرابی آنے سے نس میں یا بیرج میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلاء کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے اس گولی سے عورتوں کی پردر کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلاء فی شیشی تین روپئے گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپیہ

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا

تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے۔ کہ اب ہیضہ سے بہت ڈر نہیں رہا۔ سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کیساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۸ر

المشتہر ڈاکٹر گوپال ان برمن دہلی

ست دہرم پرچارک جالندہر۔ ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور برائے امتحان ہم نے بھی بدہضمی کی حالتوں میں چند جگہ استعمال کیا۔ مفید ثابت ہوا۔

اشتہار مجرب دوائیں

ادویات جو مرض کیے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ لقرہ - اسکے کھانے سے دل و دماغ و جگر و گردہ و مثانہ ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں مریض اسکے استعمال سے گاڑہی ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی جریان منی کو بالخاصیت مفید ہے پٹھوں کی سستی دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دہو چکے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو جو نقص پیدا ہوئے ہیں۔ انکے تدارک کے لیئے یہ آبحیات ہے۔ یہ آبحیات ہے۔ یہ روغن مسیحا کے ہمراہ جلدی زود اثر

کے حق میں اکسیر ہے - چھ ماشہ سے کم دوائی نہیں بھیجی جاویگی قیمت فی تولہ دس روپیہ -

روغن مسیحا - بالوں کا علاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں - مجلوق وسست آدمیوں کے لیئے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہوجاتے ہیں - اور خاطر خواہ تندرستی پھر بھی پیدا ہوتی ہے - قیمت فی تولہ للعہ -

دوائی آتشک زرنیخ - خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو - اگر تالو میں سوراخ بھی ہوگیا ہو - بغیر قے و دست و منہ آنے کے دور ہوجاتا ہے - قیمت خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ -

دوائے سوزاک - سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ہو یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو - اسکے استعمال سے دور ہوجاتے ہیں - **المشتہر**

قیمت فی تولہ چار روپیہ ✦ حکیم تاراچند از گجرات پنجاب

اشتہار

گولیاں بواسیر جو سنہ ۱۸۹۲ء میں ایک مہاتما سنیاسی سے ملی تھیں - اب سات سال کے تجربے سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں - بلکہ بیماری ہذا کے لیئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں - قیمت فی تولہ دو روپیہ - **المشتہر**

برکت رام شرما پردہان آریہ سماج ماندوال (سیالکوٹ)

برہمی بوٹی

دماغ بصارت - حافظہ - برہم چریہ کو قایم اور خون کو صاف کرنیوالی ایک بے نظیر اوشدہی یعنی دوائی پیدہ بوٹی ہے - کہ جسکو ہمارے رشی منی مذکورہ بالا روگوں سے بچنے کے لیئے پان کیا کرتے تھے اور خاصکر انیسویں صدی کے پچھلے ہنستی مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی بھی اسکو استعمال میں لاتے تھے - اسی واسطے انہوں نے اپنے بنائے پستک سنسکار ودہی میں اسکا خاص ذکر کیا ہے - اور اکثر مہاتماوں سے جو پہاڑ کی یاترا

کو جاتے ہیں - اسکی تعریف سنی ہے - میں نے یہ بوٹی برہمچاری برہمانند کی کوشش سے ہمالیہ پربت سے حاصل کی ہے - اور نرخ اسکا عام لوگوں کے فایدہ کے واسطے بہت ارزاں رکھا ہے - یعنی ۸ر تولہ -

ترکیب استعمال موسم سرما میں اسکو کوٹ کر کپڑے سے چھان لو - اور ایک تولہ بھر دودھ کے ساتھ بطور پھکی نوش کرو - گرمی کے موسم میں رات کو دھو کر اسکو بھگو رکھنا چاہیئے - اور صبح کو کالی مرچ اور الائچی ڈالکر گھوٹ کر پی لینا چاہیئے -

المشتاہر دیوی چند بھرتا دہرمسالہ ضلع کانگڑہ

ثبوت تناسخ

مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر

جس کتاب کا حق پسندوں کو بڑی مدت سے انتظار تھا - اور جسکے مطالعہ کے لیئے دہار تک لوگوں کے دل مدت سے خواہشمند تھے - وہ تحقیقات علمی کا ذخیرہ معلومات وسیع کا خزانہ - دلائل قاطع و براہین ساطع کی زبردست میگزین جسکے مقابلہ میں باطل توہمات اور فضول وسوسات کو ٹھہرنے کے لیئے کوئی جگہ باقی نہیں بلکہ مصنف کا دعوی ہے - کہ اس مسئلہ پر عیسائی محمدی اور برہمو صاحبان کے مطبوعہ کتب میں آج تک جتنے اعتراضات تھے - انکو اچھی طرح اور پوری تلاش سے معلوم کرکے ان سب کی محققانہ اور منصفانہ طریقہ سے جواب دیئے گئے ہیں " اور غالباً کوئی اعتراض الیسا باقی نہیں رہا جسکا جواب باصواب فاضل مصنف نے اس لاجواب کتاب میں نہیں دیا -

ثبوت تناسخ دو حصوں پر مشتمل ہے حصہ اول مخالفین کے اعتراضوں کے جواب جس کے چار باب ہیں - باب اول تحقیق روح اور اسکا جسم سے تعلق - اسمیں ۲۶ دلائل سے ثابت

کیا گیا ہے - کہ روح جسم سے جدا ایک غیر فانی ہستی ہے اور علاوہ براں اسمیں یہ بھی بتلایا گیا ہے - کہ انسان کے سوا اور حیوانوں میں بھی روح ہے - (باب دوم عیسائیوں کے اعتراضوں کا جواب - باب سوم مسلمانوں کے اعتراضوں کا جواب - باب چہارم - برہم سماجیوں کے اعتراضوں کا جواب - حصہ دوم - مسئلہ تناسخ کی بابت ایک وسیع تحقیقات اسمیں دو باب ہیں - باب اول یکچی اور وید شاستر سے تناسخ کا ثبوت - باب دوم - پارسی مذہب اور تناسخ - باب سوم بدھ مذہب اور تناسخ - باب چہارم مختلف ممالک کے حکماء کی رائے - باب پنجم بائبل سے تناسخ کا ثبوت - باب ششم قرآن سے تناسخ کا ثبوت - باب ہفتم دیگر علمائے اسلام کی رائے - باب ہشتم کبیر صاحب اور نانک صاحب کی رائے - باب نہم شری سوامی دیانند جی کی مفصل رائے - اور مباحثے - ان سب کے علاوہ دو مقدمے اور ایک خاتمہ پر کتاب کو سماپت کیا گیا ہے -

حجم ۱۵۴ صفحہ قیمت ۱۲؍ دو روپیہ - ہر ایک اعتراض پر پوری وسعت سے بحث کی ہے - مصنف کی لیاقت اور علمی معلومات سے آپ سب صاحبان اچھی طرح آگاہ ہیں اگرچہ مصنف کو پرچار کے کام میں مصروف رہنے کے سبب کتاب کے چھپنے میں دیر ہوگئی - مگر پھر بھی "دیر آید درست" کے مطابق کتاب بھی اسی طرح نہایت خوبی کے ساتھ صحیح اور عمدہ طبع ہوئی ہے اور اب بہمہ وجوہ بالکل تیار مطبع ست دہرم پرچارک جالندہر شہر میں فروخت کے واسطے موجود ہے - جو صاحب دیکھنے کا شوق رکھتے ہوں مطبع ہذا سے بذریعہ ویلیو پے ایبل کے منگوالیں - فرمایش کی تعمیل بہت جلد کیجاتی ہے - **المشتاہر**

منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جالندہر شہر

تحریر جناب چھٹی لیے ٹھاکر دت جی صاحب
انا آبنامہ پتی کالاھوسا

پرتی ندھی سبھا کے روپیہ کی نسبت کلچرڈ مہاشوں نے کیا ہی خوب دیانتداری دکھائی ہے

چند روز ہوئے کہ کلچرڈ پارٹی کے اخبار پرکاش میں ایک مضمون نکلا۔ جسکا لب لباب یہ تھا کہ لالہ منشی رام جی اور انکی طرف کے آدمی کیوں اسبات کو تسلیم نہیں کرتے۔ کہ لالہ ایشر داس ایم اے کو پرتی ندھی سبھا کے روپیہ دے کنے کا حق تھا۔ جو لوگ پالیسی باز اور زمانہ ساز ہیں انکے دماغ میں نہیں آسکتا۔ کہ دنیا میں ایسے آدمی بھی ہیں جو اصول پر ڈٹے رہنے کو فرض بلکہ اسپر جان نثاری کرنا اپنا دھرم سمجھتے ہیں اگر ان پالیسی کے غلاموں کو کبھی ایسے آدمیوں سے واسطہ پڑ جاوے تو ان کو بیوقوف کہہ کر پکارتے ہیں۔ کہ یہ لوگ کیسے نامعقول اور ناتجربہ کار ہیں۔ جو محض ایک خیال پر جان عزیز کو قربان کرنا چاہتے ہیں۔ انکی رائے میں اس قسم کے آدمی پاگل اور کوتاہ اندیش ہوتے ہیں۔ پس عجب نہیں کہ وہ ایسے اصولوں کو خارج از عقل قرار دیویں۔ کیونکہ جن لوگوں کا ایشور پر قدر بھی وشواس نہیں ہوتا اور نہ وہ اس قول کی راستی پر یقین رکھتے ہیں کہ آخر ستیہ کی جے ہوتی ہے۔ انکے لئے اپنے کم نصیبہ ہیں۔ پر جو دھرم کی بیدی پر سر و نفس اپنا قربان کرنے کو مستعد بلکہ ضرورت پڑے تو جان دینے کو بھی تیار ہوں۔ قہقہہ اور ڈرانا ایک معمولی بات ہے۔ یاد رکھئے کہ ہم سب کے سر پر ایک ایسی شکتی موجود ہے کہ منش جاتی کی بھلائی برائی اپنے ہاتھ میں رکھتی ہے۔ یعنی ہر فرد بشر اور سماج کے کرموں کا وہ پھل دیتی ہے۔ مانا کہ کلچرڈ مہاشے حکمت عملی میں پکے اور مہاتما پارٹی کی نسبت معاملات دنیاوی میں زیادہ ہوشیار ہیں۔ لیکن یہ کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ وہ بیچارے اپنی عقل و فکر کے مطابق کاروائی نہ کریں۔ اگر ہم ایسے لوگوں کے ساتھ جو اور درجہ کے بے اصول اور ناشکا ہوں معاملت کرنا مناسب نہ سمجھیں۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ لوگ ہماری نیت کی خرابی بتائیں یا ہمیں برا بھلا کہیں۔ مانا کہ ایسی دروغ بیانیوں اور اخفائے واقعات سے کچھ دیر کے لیئے فتح حاصل ہو جاتی ہے لیکن ایسی کارستانیوں میں نقص بھی ہوا کرتے ہیں۔ یعنی جب لوگوں پر اصلی واقعات ظاہر ہو جاتے ہیں۔ تو وہ جان لیتے ہیں۔ کہ چالباز لوگ ہمیں دھوکا دیتے ہیں۔ اور پھر انکی بات پر کوئی اعتبار نہیں کرتا۔ ناظرین جانتے ہیں کہ جب سے کلچرڈ لوگ سماج سے علیحدہ ہوئے ہیں کیسی کیسی چالبازیوں سے پبلک کی ہمدردی اور امداد حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ایشور کی کرپا سے آجتک اپنے منصوبوں میں ناکامیاب رہے ہیں اگر یہ حضرات ایسے دلیر ہیں کہ کسی بات کا بھی انکو ڈر نہیں ہے کسی کا یہ قول ٹھیک انپر راست آتا ہے "چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد" اب یہ لوگ اسبات کے ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ جو تنازعہ پرتی ندھی سبھا کے روپیہ کی بابت ہے۔ اسمیں مہاتما پارٹی کا ہی قصور ہے۔ جو جو شرمناک کاروائیاں ابتک یہ لوگ اس معاملہ میں کرتے رہے ہیں پبلک سے چھپی نہیں ہیں۔ اور کبھی خیال نہ تھا کہ کبھی یہ لوگ ایسی کمینی کاروائیوں کی بھی تائید کرنے پر مستعد ہو جاویں گے لیکن ان چھوٹے آدمیوں کے لیئے کوئی بات ناممکن نہیں ہے۔ اس لیئے ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ اصل واقعات مختصراً پبلک پر ظاہر کر دیں۔ اور استدعا کریں۔ کہ پبلک خود فیصلہ کرے کہ اس معاملہ میں کس پارٹی کا قصور ہے۔

نومبر ۱۸۹۶ء سے پہلے پرتی ندھی سبھا کا پردھان لالہ ہنسراج اور سکرٹری لالہ ایشور داس تھے۔ اسوقت تک پرتی ندھی سبھا کے معاملات میں برابر ان لوگوں کا غلبہ تھا سبھا کا روپیہ مہ پنڈت گورودت جی کے میموریل فنڈ کے الائنس بنک شملہ میں سبھا کے سکرٹری کے نام جمع تھا۔ اور چونکہ کئی سال سے سبھا کے سکرٹری لالہ ایشور داس رہے۔ اسواسطے بنک کی کتاب میں لالہ ایشور داس کا نام بطور سکرٹری درج کیا گیا تھا۔ ماہ نومبر ۱۸۹۶ء میں جو سالانہ جلسہ سبھا جوں کے پرتی ندھیوں کا ہوا۔ اسمیں پرتی ندھیوں نے انترنگ سبھا کے لیئے لالہ منشی رام کو پردھان اور ماسٹر درگا پرشاد کو سکرٹری اور لالہ کدار ناتھ کو خزانچی منتخب کیا۔ اور

لالہ لال چند و لالہ ایشور داس و لالہ رامپرداس و لالہ منہراج صرف ممبر مقرر ہوئے۔ اُسوقت صاف ظاہر ہوگیا تھا۔ کہ سماجوں میں سے کلچرڈ پارٹی کا اعتبار اوٹھ گیا۔ اس سے اُنکو پتہ لگ گیا تھا۔ کہ انترنگ سبھا میں واقعی اُنکی قلیل تعداد رہگئی ہے۔ لالہ ایشور داس جی نے عہدہ کا چارج دیدیا۔ اور بنک کی پاس بُک اور سبھا کے رجسٹر اور حساب کتاب کے کاغذات اور دیگر جائداد سب نئے سکرٹری جی کے حوالہ کر دی۔ اُسوقت کسی کو اسبات کا خیال نہ آیا کہ کتابیں موجود بنک میں بھی اُنکا نام تبدیل کرایا جاوے یہ بات ایک خفیف اور معمولی تصور کیگئی تھی اور کسی کو گمان نہ تھا کہ ایسے تعلیم یافتہ نیکمرد جنکی گزشتہ زندگی عمدہ گذری ہی یا یہ اخلاق سے یہاں تک گرجاوینگے کہ عہدہ سے علیحدہ ہونیکے بعد بھی روپیہ کا دعویدار ہونگے۔ جو پرتی ندھی سبھا ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۲ء میں منتخب ہوئے۔ اُنکے جایز اور باقاعدہ ہونے میں کسی کو کلام نہ تھا۔ چنانچہ خود کلچرڈ پارٹی کے ارکان اعظم کی کارروائی سے بھی ایسا ہی ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً ماہ دسمبر سنہ ۹۲ء سے ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۳ء تک انترنگ سبھا کے جو نو جلسے ہوئے۔ اُنمیں کلچرڈ پارٹی کے رکن اعظم صرف حاضر ہی نہیں ہوتے رہے بلکہ معاملات کی بحث میں پورا حصہ لیتے رہے اُنکی حاضری کی تفصیل یہ ہے۔

لالہ ایشور داس جی کی	۶	حاضری
لالہ لال چند جی کی	۶	"
لالہ لاجپت رائے جی کی	۵	"
لالہ منہراج جی کی	۳	"

صرف یہیں نہیں بلکہ ۲۵ - نومبر سنہ ۱۸۹۳ء کی مشہور رات کو جو پرتی ندھی سبھا کا سالانہ جلسہ ہوا۔ اُسمیں کلچرڈ پارٹی کے ممبران کا ایک بھاری مجمع تھا۔ جو آخری لمحہ تک حاضر رہکر کام میں رُکاوٹ ڈالتے رہے اُسمیں اُنہوں نے کئی ایک تجویزیں اور ترمیمیں پیش کیں۔ اور اسوقت تک اُنکے دلمیں سبھا کے جایز ہونیکی نسبت کوئی شک شبہ نہ تھا۔ اس سے کئی مہینے بعد یعنی ماہ مئی سنہ ۹۴ء کے پیچھے لالہ ایشور داس ایم اے نے بنک کے نام ایک خط لکھا جس سے ثابت ہوگیا۔ کہ اُنکے ہم مشربوں اور ہمخیالوں کے دل میں دیانتداری اور انصاف کا لیش ماتر بھی نہیں ہے۔ بھگت ایشور داس جیسے مشہور صاف دل اور نیکمرد کی عزت پر ایک سخت بٹہ لگا۔ کہ اُنہوں نے ایک قانونی امر کا فایدہ اوٹھانا چاہا۔ کم سے کم اُنکی نسبت یہی سمجھنی چاہیئے۔ کہ وہ دھوکہ بازوں اور سازشیوں کے ہاتھ پر چڑھ گئے۔ اور اُنہوں نے اُنکو جیسا چاہا۔ انگلیوں پر نچایا۔ اس سے اُن لوگوں کے دل پر جو لالہ ایشور داس کی صفائی اور دیانتداری کے شیدائی تھے سخت صدمہ پہنچا۔ ہم بدل و جان اُنسے منت اور التجا کرتے ہیں۔ کہ اب بھی اپنی غلطی کو تسلیم کریں۔ اور جو ناجائز حرکت سے اُنکی عزت پر دھبہ لگا ہے۔ اُسکو دھو ڈالیں اور جو ایسا نہ کریں۔ تو سچے جوانمردوں کی طرح اپنی صفائی کے وجوہات پبلک کے سامنے پیش کرکے ثابت کریں کہ جو کارروائی اُنہوں نے کی ہے۔ وہ درست ہے۔ اور جو روپیہ اُنہوں نے روک رکھا ہے۔ اُسپر اُن کا یا اُنکی پارٹی کا کچھ حق ہے۔ مذکورہ بالا مالا ابو چٹھی کے لکھے جانے سے اوٹھارہ مہینے پہلے وہ عہدہ سکرٹری سے سبکدوش ہوچکے تھے۔ بلکہ کلچرڈ سماجوں کی فرضی پرتی ندھی سبھا کا وجود بھی اُسوقت تک قایم نہ ہوا تھا۔ جسکی کہ اب وہ سکرٹری کہلاتے ہیں۔ بھلا بتائیں تو سہی کہ وہ چٹھی اُس نے کسکی طرف سے لکھی تھی۔ اگر کبھی ٹیل پارٹی کسی سوسائٹی کے روپیہ پر اس طرح دعویدار ہوکر تصرف بیجا کرسکتی ہے تو کب ممکن ہے کہ کوئی سوسائٹی اپنی کارروائی اطمینان اور کامیابی کے ساتھ انجام دیسکے لالہ ایشور داس جی کو سوچنا چاہیئے۔ کہ کسی امر کا عوض لینے کی خاطر مناسب نہیں ہے۔ کہ سوسائٹیوں اور انجمنوں کے اصول کو پاؤں کے نیچے روندا جاوے۔ ہم مانتے ہیں۔ کہ وہ بذات خود ایسی شرمناک کارروائی کرنے کے برخلاف تھے لیکن اگر وہ مستقل مزاجی سے اخلاقی دلیری دکھلاتے تو ممکن تھا کہ اُن کی پارٹی کا کوئی بھی کینہ ور آدمی کچھ خرابی کرسکتا۔ گو اس منصوبہ بازی کا وہ خود بانی نہیں ہیں۔ لیکن منصوبہ قایم ہوجانے کے بعد تو وہ اسمیں ضرور شریک ہوگئے اور یہ کمزوری اُنکی اُنکی عزت پر ایک دایمی داغ چھوڑیگی۔ اُنکو ہرگز مناسب نہ تھا۔ کہ ایسے شیطانی منصوبہ میں شامل ہوتے۔ خواہ اُس منصوبہ کے بانی مبانی کیسے ہی عزیز دوست اُنکے ہوتے۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ جو لوگ ایسے ناجایز منصوبوں کی کامیابی کے لیئے انترامی پرمیشور کی برکت چاہتے ہیں۔ انکی اخلاقی طینت کیسی پوشیدہ ہوسکتی ہوگی۔ بجائے اُسکے کہ اپنی بداعمالی سے تایب ہوکر نادم ہوں اُلٹا

پرمیشور سے پکار پکار کر کہتا کہ دیکھو ہمارا قصور
نہیں ہے - گویا برا کام کر کے پرمیشور سے
مسخر اڑانا ہے - ناظرین سوچیں - کہ
روحانیت اور اخلاق کا تنزل کبھی اس سے
بڑھکر بھی ہو سکتا ہے - ہم التجا کرتے ہیں
کہ اگر اس طوفان بے تمیزی کو دیکھ کر ہمارے
قلم سے کوئی سخت کلمہ نکلگیا ہو - تو لطیف
مزاج ناظرین رنجیدہ نہ ہوں - دیکھئے کلچرڈ
پارٹی کے اخبار آریہ پتریکا ۸ - جولائی سنہ ۹۶ء
کے ایڈیٹوریل میں لکھا ہے - کہ

قولہ " مہاتما پارٹی عقل و فراست
کو جواب دیکر اسباب پر معتقد ہے - کہ
جہاں تک ہو سکے آریہ سماج کے مشن
کو نقصان پہنچایا جاوے - اگر مہاتما
لوگ ازہنیں آ دیں گے - تو خود ایشور
ستیہ اور نیائے کی مدد کرے گا - انہوں
نے پہلے ایک دفعہ کوشش کی کہ ہم
سے جبراً کالج چھین لیں - مگر وہ انہیں
ناکامیاب ہے - اور شک نہیں کہ اب
بھی انکی وہی حالت ہوگی - کیونکہ
ستیہ اور نیائے انکی طرف نہیں ہے - "

اس میں شک نہیں کہ ہم سب پاپی ہیں اور
جہاں تک استیہ کا کام کرتے ہیں ادھرمی
ہیں - مگر اس دنیا میں ایسے دہریہ لوگ موجود
ہیں جو کہتے ہیں - کہ ہم ایشور کو نہیں جان سکتے
اسواسطے ہمارا اُس سے کچھ واسطہ نہیں ہے - پھر دنیا
میں ایسے ناستک لوگ بھی موجود ہیں جو
ایشور کی ہستی سے منکر ہو کر بعض اوقات انکی
ذات پاک کی نسبت منہ سے کلمہ کفر کا نکالا
کرتے ہیں - دنیا میں بت پرست بھی ہیں - جو
سرو دیاپک ایشور کی جگہ پتھر کی پوجا کیا کرتے
ہیں - اور اس طرح اُسکی شان کو اپنی سمجھ سے
بٹہ لگاتے ہیں - اس قسم کے سب لوگ ایشور
کی عظمت کو اپنی نادانی سے نہیں سمجھتے لیکن
فرمائیے کہ اُن لوگوں کی نسبت آپ کیا کہیں گے
جو ایشور کے ستیہ اور نیائے میں بشواس رکھتے
ہوئے یا یوں کہیں کہ بشواس رکھنے کا دعوے
کرتے ہوئے صریح برے کام کرتے ہیں اور
اُسپر ایشور ایشور پکارتے ہیں - جس شخص کا دل
و دماغ گندہ ہو گیا ہو - وہی اس طرح پاپ
کرتے ہوئے خداوند پاک کا نام لیا کرتا ہے
ہم ناظرین سے پھر التجا کرتے ہیں کہ پتریکا
اخبار کے مذکورہ بالا فقرہ کو دوبارہ پڑھیں
اُس سے ظاہر ہوتا ہے - کہ پرتی ندھی سبھا کے
روپیہ کی نسبت جو شرمناک کارروائی کی
گئی ہے - اُس میں لالہ ایشور داس کا قصور
نہیں ہے - ایسے صلاح کار فرشتے ہیں اور
ستیہ اور نیائے اسکی پالی کی طرف ہے "
مہاتما پارٹی کے لوگ قدوس القدوس
کے سامنے گنہگار ہیں - کیونکہ وہ بقول انکے
عقل اور فراست کو جواب دیئے بیٹھے ہیں
ہاں بیشک خود ایشور " ستیہ اور نیائے
کی مدد کر کے اُن مہاتما نامی پاگلوں کا
ستیاناس کرے گا - کیونکہ وہ لوگ باز نہیں
آتے " ہم حیران ہیں کہ آیا اس کفر کے
لکھنے والا اپنے انتہ کرن میں ذرا بھی ایشور
کی ہستی پر وشواس رکھتا ہے - کیا وہ ہردے
سے یہ بات مانتا ہے - کہ " ایشور ستیہ اور
نیائے کی مدد کرتا ہے - " اگر اسکا ایشور پر
وشواش ہوتا تو ممکن نہیں تھا - کہ وہ ایسی
مسخرانہ تحریر کی جرأت کرتا - بھائی اس
عارضی فتح پر گھمنڈ مت کرو - کیونکہ ایشور
کی رچنا کسی کی سمجھ میں نہیں آتی - بارہا دیکھنے
میں آیا ہے - کہ ایسے لوگ دولت میں لوٹ
پوٹ ہو رہے ہیں - اور عیش و عشرت میں
مست ہیں - جو پرلے درجہ کے بدمعاش ہیں
ظاہری باتوں پر مت بھولو - ایشور کا نیائے
پاپیوں کو ضرور ڈنڈ دیتا ہے - ذرا دلی
میں جاکر شاہان مغلیہ و تاتار کی اولاد پر نظر
ڈالو کہ وہ بطور قلی اور مزدوروں کے کام
کر رہے ہیں - اور مستورات انکی ناگفتہ بہ
حرکات کر رہی ہیں - جو رئیس اور امیر لوگ
رعایا کی بہو بیٹیوں کو جبراً گھر میں ڈال لیتے
تھے - آج اُن ہی کی بہو بیٹیاں ناپاک
روزی کماتی ہیں - اس بات کے ثبوت میں انہی
بڑے بڑے خاندانوں کی پیشہ ور عورتیں
دوسرے فرقے یا ذات کی فاحشہ عورتوں
سے زیادہ چند ہونگی - یاد رکھو کہ روحانی قانون
کی بادشاہت ایسی مکمل ہے - جیسی کہ مادی
قانون کی - پرمیشور سروگیہ ہے - اُس سے
کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے - ہمارے من کی
گپت بھرنا کو بھی وہ جانتا ہے - اسے عزیز
دوست ابھی وقت ہے - اپنے گریبان
میں منہ ڈالکر سوچو اور پرمیشور سے ڈرو
اس ظاہری کامیابی پر گمراہ نہ ہو - منش اپنی
پرالبدھ آپ ہی بناتا ہے - اور کرموں کا قانون
اٹل ہے - آپ کا بیان ہے - کہ ہم عقل اور
فراست کو جواب دے بیٹھے ہیں - فرمائیے
تو سہی کہ وہ عقل اور فراست کونسی ہے
جسکی طرف آپ کا اشارہ ہے - کیا وہ یہی
عقل نہیں جو یہہ چاہتی ہے - کہ ہم ایک
ناپاک گروہ کی کارستانیوں کے آگے جھک
جاویں - یا ایسے لوگوں کی مصاحبت میں چلیں

جیسا بیان ہے - کہ بھارت ورش کی بہبودی سؤر وغیرہ جانوروں کے گوشت کھانے پر منحصر ہے - کیا آپ یہہ چاہتے ہیں - کہ ہم ایک بے اصول اور کمینہ آدمی کے حکموں کو مانیں - جو سماجوں میں سے جمہوری اصول کو نکلوانا چاہتا ہے - تاکہ وہ آپ خود مختار ہوکر آریوں کی جان و مال کا مالک بن بیٹھے - اے دوست یہہ خیال آپ لوگوں کا غلط ہے - کہ کالج کو گھاس خوروں کے پنجہ سے خدا نے بچایا - ہاں اگر آپ کا خدا ابھی دنیاوی پولیس ہے تو آپ بیشک پولیس کو ستیہ اور نیائے کا اوتار مانتے رہیں - لیکن یاد رہے کہ خدا کی گورنمنٹ میں وہ دن بھی دور نہیں ہے - کہ آپکی پارٹی کو جائے محفوظ سے وہی پولیس بدر کرے -

(ستیارتھی)

مراسلہ

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں

ایبٹ آباد

(۱) ۲۰ - ماہ جولائی سنہ کا آیتوار ایبٹ آباد کی تاریخ میں ایک مشہور دن ہو گزرا ہے اسدن کنیا پاٹھ شالا کی بنیاد ایس چھوٹے سے شہر میں رکھی گئی - شالا کے چلانے والے اس شہر کے مشہور رئیس سردار رودچہ رام صاحب ہیں - نوٹس بابت جلسہ واسطے افتتاح شالہ ایک روز پہلے شہر کے بازار گلی کوچوں میں چسپاں کئے گئے تھے - ضلع کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اس جلسہ کا پریزیڈنٹ بننا منظور کر لیا تھا جلسہ کی کارروائی وقت مقررہ پر شروع کیگئی - اول ہون کرایا گیا - ہون کے کرانیکو لوکل سماج کے پریزیڈنٹ لالہ سدانند اور وائیس پریزیڈنٹ پنڈت پربھ دیال جی اگر ایک وڈیارتھی تھے - اسکے پشچات سماج کے ممبران نے بھجن پڑھنے شروع کیئے - ٹھیک وقت پر ضلع کے صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر مسٹر کشیول صاحب تشریف لائے لالہ کرمچند بی اے جالندھر نے مسٹر بریڈلے کے کہنے پر استری شکشا پر ویاکھیان دیا - انکا لکچر پر از واقفیت تھا - اپنے مضمون کے لیئے طیار نہ تھے - عمدہ اور اعلی طور پر اس فرض کو ادا کیا - صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ایک مختصر سپیچ انگریزی میں کی - بعد ازاں مسٹر پربھ دیال نے شالا کے مقصد اور انتظام کا ورنن کیا - اور نیز فرمایا - کہ انکے سردار رودچہ رام صاحب اس کے چلانے والے اور مسٹر موصوف منیجر ہونگے شالا کو افتتاح کرکے لڑکیوں کو مٹھائی تقسیم کی - اور جلسہ برخاست ہوا -

(۲) گجرات سکولوں میں اخلاقی قومی اور مذہبی تعلیم کا اثر	لاہور کی طرح ایک سکول ڈل

تک یہاں کے گجرات سبھا کے زیر اہتمام کھلا ہوا ہے - لاہور کے شہیدوں کے سیرت کا دم مارنے کے باعث مہتمم اور چیلوں نے شاباش ہے کہ لڑکوں کو دلیری رکھنے کا حکم جاری کیا تھا - تعمیلاً وائسرائے کھولی گئی - ایک لڑکے نے جو حالات اپنے جیون چرتر میں درج کئے ہیں - پبلک کو اس سے واقفیت کرانی ضروری ہے تاکہ ان سکولوں کی تعلیم کی تصویر اندرونی پبلک کو معلوم ہو جاوے - لائق لڑکا ریمارک کرتا ہے -

[illegible]

[illegible]

ترجمہ میں لالہ منشی رام کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں - کیوں کہ وہ - گرو جنہار سے × × × × × جبکہ سکول کے وقت میں یہی تذکرہ ہے جبکہ بچلا ہاریوں کے سماج سے نفرت دلانے کے لیئے عملاً لڑکوں کو ایک پہاڑی علاقہ پر لیجا کر مچھلی پکڑنے - مارنے اور مرغا حلال کرنیکی تعلیم دیجاتی ہے - اور لالہ منشی رام کو برے ناموں سے کوسا جاتا ہے - تو کیوں نہ لڑکے اپنے اور آئندہ آنیوالی نسلوں کے لیئے اپنی سوانح عمری میں ایسے ایسے ضروری واقعات درج کریں - جس دیش میں ملک کے ریفارمروں اور بڑے آدمیوں کی یہہ قدر کیجاتی ہے - اور جہاں لڑکوں کے خام دلوں پر ایسے خیالات جاگزیں کیئے جاتے ہیں - تو نہ معلوم ایسی بد تعلیم سے بڑھ کر اور کون تعلیم ہوگی - اور کیا یہی تعلیم دھارمک شکشا ہے - جسکی بابت لالہ گردھاری لال وغیرہ چیخ چیخ کر میز توڑا کرتے ہیں -

(نوٹ) یاد رہے کہ سکول کے ایک ذمہ دار عہدہ دار نے یہہ الفاظ بڑے فخر سے اپنے لائق لڑکوں کے صفائی گن ورنن کرتے ہوئے ظاہر کیئے تھے -

(۳) لالہ منسراج بھی خبردار ہو جائیں	ضمیمہ شاد

کے دفتر میں ایک نائب کلرک خزانہ لالہ گوکل چند
ہے۔ اس نے پچھلے ایک ہفتہ یہاں آکر لیکچرد سبھا
میں پریم پریتی وغیرہ کے مضمون پر لیکچر دیا۔
انکے ستھلی وہی اشتہار شہر میں چسپاں کیے گئے
جو لالہ منہراج کے وقت انکے دا لے مشتہر کیے گئے تھے
اشتہار میں درج تھا۔ کہ لالہ گوکل چند فلاں مضمون
پر لیکچر دیں گے۔ اور اس سے "دھرم کی مورتی"
کا درشن در تجہ ہے۔ اگر بجائے لالہ منہراج کا نام
کاٹکر لالہ گوکل چند کا نام درج کرکے الفاظ
"دھرم مورتی" نہیں نکالی گئی۔ تو خیر ورنہ
لالہ منہراج خبردار ہو جائیں۔ کہ ایک نائب
کلرک آپکی پارٹی میں ہی آپکا ہم رقیب پیدا
ہو گیا ہے۔

ہم سنا ہے کہ کچھ روپیہ استری شکشا کا لیکچرد
کے پاس جمع ہے۔ اور وہ اسے کسی اور کام
میں لانا چاہتے ہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو پبلک
اور خصوصاً آریہ پبلک کو خبردار ہونا چاہیے
اور انکو ایسی کرتوت سے باز رکھنے کی کوشش
کرنی چاہیئے۔

(۵) سوال کا جواب | آپکے اخبار میں تپ دق کا
نسخہ مسٹر فرنٹیس نے دریافت کیا تھا سو
وہ تو ابھی تک دستیاب نہیں ہوا۔ ایک اور
نسخہ ایک مہاشے نے جو لیکچرد سبھا کی ذمہ دار
پارٹی پر بہ احسان ہیں۔ ایک صاحب کے کان
کے درد کا علاج دریافت کرنے پر
فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جس شخص کو کان کا درد
ہو۔ دو وقت گوشت کھاوے۔ فی الفور آرام
پاوے۔ اس سے پہلے یہ مانس پرچارک لیگ
گوشت کو ہوکش وا ایک کہہ چکا ہے۔ اب وگ
نانک کا درجہ بھی ملنے لگ گیا ہے۔ خیر
مصرع آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا؟

(۶) لالہ کالنشی رام منتری آریہ سماج راولپنڈی کی تشریف آوری پر لیکچر کا ہونا | لالہ کالنشی رام صاحب ۳۱ جولائی
کی شام کو تشریف لائے۔ آپکے ویاکھیان
حسب ذیل ہوئے۔
یکم اگست سماج مندر میں ہماری ضرورت پر ہوا
حاضری معقول تھی۔ ۲۔ اتوار صبح کو لالہ تولا رام
جی منتری سماج کے مکان پر آپکے پتر کا نام کرن
سنسکار ہوا۔ کرانیوالے سردار روپ سنگھ۔ لالہ
سدانند تھے۔ مٹھائی تقسیم ہوئی۔ مسئلہ الہام
اور سندھیا اردو بقیمت اور مفت تقسیم کی گئیں
۳ روپیہ سماج مندر اور ۱ روپیہ وید پرچار فنڈ
میں دان ملے۔ لالہ کالنشی رام نے سنسکاروں
کی فضیلت پر ویاکھیان دیا۔ اور اسی روز
شام کو گوبند کنیا شالا کے مقابل میدان میں
قدم نتی پر آپکا ویاکھیان تھا۔ حاضری
باوجود سخت مخالفت کے پچاس کے قریب
تھی۔
۴۔ اگست ۱۹۰۶ء کو آپ کا آخری لیکچر
مسٹر پربھ دیال جی نے کنیا شالا کی مقاصد
اور استری شکشا کی فضیلت بیان کرنے کے
لیے کرایا۔ حاضری معقول تھی۔ اور لیکچر
بھی زبردست تھا۔
۵۔ اگست ۱۹۰۶ء کو بعد دوپہر آپ واپس
تشریف لے گئے۔

راقم
کیمے از ایبٹ آباد

اتر پرشن مابین ایک آریہ ورہ
سادھو کیشوانند اینڈ کمپنی

جب سناتن دھرم سبھا کوئٹہ کے جلسہ کا پروگرام
بازاروں میں چسپاں کیا گیا۔ تو اسکو پڑھکر کوئٹہ
پبلک مایوس تھی۔ کہ افسوس کسی کو اس جلسے
دھرم نرنے کرنے کا وقت نہیں ملیگا۔ کیونکہ پروگرام
میں لکھا تھا۔ کہ ۲۳۔ تاریخ جولائی سے جلسہ
کارروائی شروع ہو کر ۲۶۔ تاریخ ۸ بجے رات
کے ختم ہوگی۔ بعد ازاں ۸ بجے سے ۹ بجے رات
تک ایک گھنٹہ دھرم چرچا کے لیے ہوگا۔ علاوہ
اس کے یہ نوٹ بھی تھا۔ کہ جو کوئی دھرم چرچا
کرنا چاہے۔ وہ اس مضمون اور نام سے دو روز
پہلے اطلاع دیوے۔ اسکو پرشن کرنے کی اجازت
دیجاویگی (جو کہ ودوانوں کا کام نہیں تھا)
اسپر ایک مہاشہ بیلا سنگھ نے بدیں مضمون
ایک خط سیکرٹری سناتن دھرم سبھا کو لکھا کہ
آپکا منشا دھرم نرنے کرنے کا نہیں ہے
کیونکہ آریہ سماج کا پنڈت ڈیڑھ ماہ انتظار
کرکے چلا گیا۔ مگر کسی کو دھرم نرنے کرنیکا
حوصلہ نہ پڑا۔ دوم پروگرام میں باوجود
ہر سہ یوم ۱۱ بجے صبح سے ۴ بجے شام تک
کا وقفہ ہونے کے بھی دھرم چرچا کا وقت
جلسہ کی کارروائی ختم کرنے کے بعد ۹ بجے
رات کا رکھا ہے۔ تیسرے بھی یہ قید کہ مضمون
سے دو روز پہلے اطلاع دو۔ اخیر میں یہ
درخواست تھی۔ کہ آپ کرپا کرکے ان قیود
کو دور کرکے دھرم چرچا کا وقت ہر سہ یوم
کے وقفہ سے جو ۱۱ بجے سے ۴ بجے تک کا ہے
تبدیل فرماکر لوگوں کو لابھ اٹھانیکا موقعہ
دیں۔ بجواب اس کے سیکرٹری سناتن دھرم
سبھا نے لکھا۔ کہ جو وقت ہم پروگرام میں لکھ چکے
ہیں۔ وہی رہیگا۔ پھر بیلا سنگھ نے لکھا
کہ آپ ضرور وقت کو تبدیل فرما دیں۔ اور میرا
مضمون زیر بحث۔ تیرتھ یاترا اور شرادھ ہوگا

۵ یوم پہلے اطلاعاً عرض ہے - اسکا جواب نہ آنے پر اسنے خود حاضر ہو کر رسید پرچہ پیش دیکر بدقت تمام دو گھنٹہ دن کا وقت دھرم چرچا کے لیئے منظور کرایا - علاوہ بیلا سنگھ کے دو اور سبھاسدوں نے بھی اپنے اپنے پترشنوں کے لیئے پیشتر اطلاع دی ہوئی تھی ۱۰ بجے آیتوار ۲۲ تاریخ جولائے کو بیلا سنگھ مقررہ وقت پر حاضر ہوا - تب سادھو کیشوانند نے کہا کہ جسکی شنکا ہے کہے۔

سوال بیلا سنگھ - آپ گرنتھ صاحب کو جو آپکے پاس رکھا ہے - پرمان مانتے ہیں۔

جواب سادھو کیشوانند - ہاں -

بیلا سنگھ - گرنتھ صاحب میں الیسی تیرتھوں کا کھنڈن ہے - پرمان

بھر تیرتھ بھیر تن دیہہ
بانی دھوتیاں اترس کہہ
ست بلیتی کپڑ ہو
دے صابون لیئے اودھو
بھر ہی مت پاپا کے سنگ او
دھوپے نانا کے رنگ

ساتھ ہی اسکا خلاصہ ارتھ کر دیا کہ پانی سے ہاتھ پیر دیہی اور کپڑے صاف ہوتے اور آتما کی شدھی گیان واتشور اپاسنا سے ہوتی ہے

سادھو کیشوانند - بہت ہیر پھیر کے بعد یہہ عذر کیا - کہ اسمیں تیرتھ کا نام نہیں اسواسطے دوسرا پرمان دو -

بیلا سنگھ - انتر میل جو تیرتھ نہاوے
تس بیکنٹھ نہ جانا
لوک پتینے کچھو نہ ہووے
ناہیں رام آیانا

عذر پیش کیا - سادھو کیشوانند - من میں میل رکھ کر تیرتھ یاترا سے فائدہ نہیں - شدھ ہردیہ سے اشنان کرنے سے بیشک پاپ دور ہو سکتے ہیں -

بیلا سنگھ جو لوگ پہلے ہی شدھ ہردیہ ہیں انکو تیرتھوں پر جانیکی کیا ضرورت ہے اور چونکہ ہردیہ کی میل دور نہیں کر سکتے تو وہ تیرتھ بے ارتھ ہیں -

اب سادھو چونکہ قایل ہو چکا تھا - یہہ حجت پیش کی - کہ تم آریہ سماج کے ممبر ہو تمہارے سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں گرو نانک صاحب کی ہتک کی ہے اسواسطے تم پہلے یہہ لکھدو کہ میں ستیارتھ پرکاش کو نہیں مانتا ہوں -

بیلا سنگھ میں سماج کی طرف سے شاستر ارتھ کرنے کو نہیں آیا ہوں - اسکا جواب آپ سماج سے طلب فرما دیں میں جگیاسو کی حالت میں آپ سے پرشن اتر کرتا ہوں - مگر اسنے یہہ سمجھ کر کہ پول ظاہر ہوتا ہے نہ مانا تب بیلا سنگھ نے ایک ٹکڑے کاغذ پر لکھدیا - کہ میں ستیارتھ پرکاش کو ہم صفحہ ہتک نہیں مانتا ہوں۔

کیشوانند ادھر ادھر باتیں کرنے کے بعد بیلا سنگھ کے جواب طلب کرنے پر یوں فرمایا - کہ بیلا سنگھ نے اگلی پوتھی جسمیں تیرتھ سدھ ہوتا ہے - چھوڑ دی ہے - وہ یہہ ہے - بری یہہ ہے -

تیرتھ تپ دیا دت دان
جیکو پاوے تل کا مان
سنیا منیا من کیتا بھاؤ
انترگت تیرتھ مل نہاو

اور اسطرح پر الٹا ارتھ کیا - کہ تیرتھ تپ - دیا اور دان سے سب کچھ پراپت ہو جاتا ہے - اور آخری مصرعہ کو اسطرح الٹا کیا - کہ انتر مل - تیرتھ نہاوے - گت یعنی انتر میل ہو - تو تیرتھ نہاوے - گتی ہو جاویگی ایسے ارتھ کو سنکر لوگ حیران تھے - اور کئی ایک نے کھڑے ہونیکی اجازت مانگی - مگر بے سود -

بیلا سنگھ - آپنے درست ارتھ نہیں کیا - اصل ارتھ اس شبد کا یوں ہے - تپ - دیا - اور دان کا تیرتھ کرے - اور انترگت یعنی ہردیہ گیان اور یوگ کے جل میں نہاوے

اسکا جواب سادھو کیشوانند نے کچھ نہیں دیا صرف ایک شعر کی جو بے ہی کی سنا کر لوگوں کو ہنسا دیا - تاکہ وقت گزر جاوے - اور جواب دینے کا موقعہ نہ رہے - تب بیلا سنگھ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو بخوبی متوجہ کر کے مفصلہ ذیل شلوک گرنتھ صاحب کے جن سے تیرتھوں کا بخوبی نشیدھ ہوتا تھا - پڑھ کر سنائے جس سے لوگوں پر بہت عمدہ اثر پڑا -

پرمان از گرو گرنتھ صاحب

نمبر ۱) نہاون چلے تیرتھیں من کھوٹے تن چور
باہر دھوتی اندر تی لوھری اندر میل دیں نکور

(۲) جل کے منجن جے گت ہووے نت نت
میڈک نہاویں جیسے میڈک تیسے نرنر جونی آویں

(۳) انتر میل جو تیرتھ نہاوے تس بیکنٹھ نہ جانا
لوک پتینے کچھو نہ ہووے ناہی رام آیانا

(۴) بھر تیرتھ بھیر تن دیہہ
پانی دھوتے اترس کھیہ
موت پلیتی کپڑ ہوئے دے صابون لیئے اودہ دھوئے

(۴) بھریئے مت پاپاں کے سنگ
اوہ دھوپیے ناواں کے رنگ

(۵) تیرتھ تپ دیا دت دان
جیکو پاوے تل کا مان

(۶) سُنیا منیا من کیتو بھاؤ
انتر گت تیرتھ مل نھاؤ

(۶) من سندر تن بیس کھندر گھٹ ہی تیرتھ نہانا
ایک شبد میرے پران بست ہے بوہڑ جنم نہ آنوا

(۷) کیا ہو تیرتھ برت کیئے رام سرن نہیں آوے
جگ جگ نہ پھل ہینہ داتو جو پریہ جس بسراوے

(۸) تیرتھ کرے برت فن راکھے نہ منوا اں بس جا نکو
نہ پھل دھرم تا نہ تم ماتو ساچ کہت میں یا نکو

(۹) جیسے پاہن جل میں راکھو بھیدی نا ہتہ پانی
تیسے تم تا نہ سمجھانو بھگت ہین جو پرانی

(۱۰) بوہے تیرتھ بہو بیاں۔ تیتا لو ئیاں
بوہے سکھے کیا دیپی دکھے دیا سہہ جابا پاکیا

(۱۱) پوجو رام ایک ہی دیوا
ساچا نہاون گورو کی سیوا

(۱۲) اٹھ سٹھ تیرتھ جو نہاویں اترے ناہیں میل

(۱۳) پچھے اوہ نہ گھیں جو پنڈ ادھوے
پچھے سوئی نا سکا جن من دیا سو ئے

(۱۴) ساد بچلے ان نہا تیاں
چور سو چورا چور

(۱۵) کر اشنان تن جکر بنائے
انتر کی مل کبھی نہ جائے

(۱۶) سچ برت سنتو کہ تیرتھ گیان دھیان اشنان
دیا دیوتا کھما جپ مالی تے مانس پردھان

(۱۷) نہاون چلے تیرتھیں من کھوٹے تن چور
باہروں دھوتی تومڑی اندروں ویس نکور

اور شبد نمبر ۱۶ پیش نہ ہو دیگر ارتھ کیا کہ ایسا تیرتھ کرو۔ اسکے علاوہ سب تیرتھ جھوٹ ہیں۔

جواب سادھو گیشوانند جی نے ایک جٹ تمسخر کی کہانی سُنا کر کچھ وقت ضائع کیا بعد میں ایک شبد کبیر جی کا اگلا پچھلا مصرعہ چھوڑ کر درمیان سے پڑھا۔

سگل جنم کاشی بوری گنوایا
مرتی بار اوٹھ مگہر دھایا

اس سے یہ سدہ کیا۔ کہ کبیر جی نے کاشی کو چھوڑنے کا افسوس کیا ہے کہ تمام عمر کاشی میں گذاری۔ اور مرتے وقت مگہر دیش میں کیوں آ گیا میں بڑا ابھاگی ہوں اتنے میں وقت پورا ہو گیا۔ اور سناتن دھرم کی جے کر کے سماپت کیا۔

اسوقت حاضرین قریب ایک ہزار کے ہو نگے سادھو صاحب کی اس چالاکی سے سمجھدار لوگ بخوبی سمجھ گئے۔ کہ سادھو صاحب جھوٹ کو سدہ کر کے اپنی جے کرتے ہیں کئی ایک شخصوں نے بولنا چاہا۔ جنکو جبراً روکا گیا۔ سادھو صاحب کی جانب سے لتنے آدمی بولنے والے تھے۔ خود سادھو صاحب انکا بڑا چیلہ۔ پنڈت رام چندر۔ پنڈت سکھراج پردھان صاحب و دیگر حمایتی دوسری طرف صرف ایک بیلا سنگھ آج روز اتوار شام کو سنگھ سبھا کا جلسہ ہوا جسمیں انہوں نے اُس شلوک کا ارتھ جو سادھو صاحب نے کبیر جی کا بنا کر انکا مطلب نکالا تھا پڑھا۔ اور جسکا یوں ارتھ کیا۔ کہ کبیر صاحب اپنی زندگی پر افسوس کرتے ہیں۔ کہ میں نے خواہ مخواہ کاشی میں اس خیال سے رہکر عمر برباد کر لی کہ وہاں مجھے مکتی ملیگی۔ کاش کہ کیا اچھا ہوتا جو میں پہلے ہی سے ایشور بھگتی کرتا۔ بغیر ایشور کی بھگتی کے کاشی اور مگہر دیش برابر ہیں جیسے منو سمرتی میں لکھا ہے بنارس تا نکا نرک نہ واچیا جائے۔ ہر کا سنت مگہر میں پہنچ کر بھی مکتی پائی۔ علاوہ اسکے جو گیشوانند نے دوسرے شبدوں کے انتر تھ گھڑے تھے۔ انکو بھی عام لوگوں میں ظاہر کر کے یہ رزولیوشن پاس کیا کہ جو کچھ سادھو گیشوانند نے کہا ہے وہ ٹھیک نہیں۔ اور بیلا سنگھ نے جو ارتھ کئے ہیں وہ ٹھیک اور درست ہیں۔ آفرین ہے سنگھ سبھا پر۔ انصاف ہو۔ تو ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ چونکہ بیلا سنگھ آریہ سماج کا ممبر ہے۔ اور سادھو گیشوانند سناتن دھرم سبھا ہے۔ اور خالصہ ان ہر دو دھرموں سے جدا ہے۔ ترپکش ہو کر یاتی کے سوال و جواب سنکر ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا۔ پیارے ناظرین آپ اس شاستر ارتھ کو دیکھ لیں۔ اس سے پیشتر سادھو صاحب کسی کے قابو نہیں چڑھے تھے۔ جہاں ایسا موقعہ آ پڑتا تھا۔ باتوں ہی باتوں میں ٹالنے اور وقت گذار دیتے تھے۔ آخر کار پھنس گئے۔ اب سوال جواب پڑھنے سے جھوٹ سچ کا نرنے ہو سکتا ہے۔ سادھو صاحب نے ویاکرن کے زور سے ارتھ کو پھیر اولٹنا چاہا مگر یہ گرو صاحب کی آگیا بانی ہے ہر ایک کو بخوبی سمجھ آتی ہے۔ سندہ کا تعلق بھی کسی سے نہیں ہے۔ اسطرح ٹھیک ٹھیک سرگذشت آپ لوگوں کے پیش کی گئی ہے۔

سچ تو یہ ہے۔ کہ جیسی رکت سناتن دھرم کو اس مباحثہ میں پہنچی ہے۔ شاید ہی کسی میں پہنچی ہو۔ مگر افسوس یہ کہ بجائے ستگرہن کرنے کے دویش گرہن کیا۔ جیسے شکست شدہ آدمی طرح طرح کے حیلہ بہانہ سے اپنی صفائی چاہتا ہے۔ ویسے ہی

حال اُسوقت سناتن دھرم کا ہو رہا ہے۔ ایشور سے پرارتھنا ہے کہ ہمارے بھائیوں کو ست گرہن کرنیکا بل دے۔ ... حاضرین میں سے ایک

رام سبلی

ساماجک خبریں

موضع ۱۰ ساون سمت ۱۹۵۳ کو جلالپور جٹاں آریہ سماج میں ہون کے بعد بھجن پرارتھنا و اوپاسنا ہوئی۔ ہون کے لئے بھائی ... سنگھ جی کو چک ہٹیاں سے بلایا گیا۔

امرتسر آریہ سماج کٹڑہ گھنیاں میں بروز بیروار ایک مولوی سے بحث ہوئی۔ جس کے بعد ایک مسلمان نے شائد وہی مولوی ہو۔ ماسٹر آتما رام جی کے پاس اپنی درخواست میں ویدک دھرم کی پرتگیا ظاہر کی۔

نظام آباد خوشی کی بات ہے کہ ہمارے پورنتا بستی اور بہادر حیدر آباد دکن کے ساماجک بھائیوں نے باوجود غیر مذاہب کی سخت مخالفتوں کے اپنا مندر بنانے کی پکی ٹھان لی ہے۔ سب ممبروں نے اپنی ایک ایک ماہ کی تنخواہ دینے کا وعدہ کر لیا ہے۔ اور عام لوگوں نے بھی ایک معقول رقم کا وعدہ کیا ہے۔ جو ذیل میں درج ہے۔

ساماجک ممبران ۸۶۰ عام بھائیوں سے ۱۳۵ کل ۹۹۵ جنمیں سے کچھ نقد بھی وصول ہو چکا ہے۔ ابھی اور کوشش ہو رہی ہے۔

جھنگ آریہ سماج کا بتفصیل ذیل انتخاب ہوا لالہ سُوایا رام جی پردھان۔ پنڈت بالمکند جی سیکرٹری سرجن اُپ پردھان۔ لالہ کاشی رام جی منتری

لالہ سُولا رام جی اُپ منتری۔ لالہ تہاریہ رام جی خزانچی و پستکادھیکش۔

۲۳ اگست سے ۲۰ اگست تک لالہ متھرا داس اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے قلعہ سوبھا سنگھ میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ ہر ایک ویاکھیان پر معقول حاضری چھ سات سو کے قریب ہو جایا کرتی۔ بہت سے مسلمان مولوی سامنے آئے اعتراض کئے مگر خاصہ جواب لیکر گئے۔ آخرش انہوں نے فساد کی ٹھان لی۔ جس سے اخیری لکچر بند کرنے کی صلاح ٹھہری۔ مگر گردو نواح کے زمینداروں نے اوٹھکر کہ چلو کھلے میدان میں لکچر دو۔ کوئی فساد کرے گا تو دیکھا جائے گا۔ اسپر کھلے میدان میں لکچر بڑے زور و شور سے مسلمانی مذہب کے برخلاف ہوا۔ حاضری تقریباً آٹھ سو کی تھی۔

مصطفٰے آباد میں لالہ بالمکند جی کے پتر کا جات کرم سنسکار ویدوکت ہوا شہر میں نگر کیرتن ہوا۔ اور ساماجکوں کو پریتی بھوجن دیا گیا۔ ایک روپیہ وید پرچار فنڈ اور دو روپیہ مصطفٰے آباد آریہ سماج کو دان ملا۔ چونکہ یہ پہلا ہی سنسکار ویدوکت ہونے کی خوشی میں لالہ گوبند رام پردھان نے ایک روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دیا۔

لالہ بھولا ناتھ ممبر سماج گجرات نے ۱۳ وید پرچار فنڈ کو دان دیئے۔

بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ ہمارا پرم ہتکاری آریہ ورت داناپور (سندتی ہیتا لکھ بہتر) پھر سے سرجیوت ہو گیا ہے۔

تازہ خبریں اور رائیں

بدہوا لوواہ سبھا ایک کمیٹی اسوقت بڑی کوشش سے کام کرتی نظر آتی ہے۔ جس کے سبب سے شادیاں آجتک ہو چکی ہیں۔ چنانچہ پنجاب میں تھوڑے ہی عرصہ سے ۵ بیوگان کا پنر لوواہ ہوا۔ کل آجتک ۱۴ اُپنر لوواہ ہو چکے ہیں۔

دریائے چناب کی طغیانی کے باعث سے پنڈ دادنخاں کو آج تک قریباً ۳ لاکھ روپیہ کا نقصان پہونچ چکا۔ شہر وار اور میونسپلٹی ہر چند کوشش روکنے کی کر رہے ہیں۔ مگر ابھی تک بدستور اپنے بہاؤ پر دریا چلا آتا ہے۔

کوٹ سلطان میں ایک چور ایک ہنومان کی مورتی کی چاندی کی آنکھیں نکالکر لیگیا۔

علاج لکنت جس کسی کو بیماری لکنت ہو۔ وہ ایک دو ماہ تک راگ گانے کے طریق پر صرف تار کا لحاظ رکھا کرے۔ بیمار اسکو بولا کرے۔ بیماری دور ہو جاویگی۔ صرحیہ دیکھ لیجئے۔ لکنت والے کی زبان گاتے وقت لکنت نہیں کھاتی۔

پنڈ دادنخاں ضلع جہلم سے ایک اردو اخبار ہفتہ وار بنام "تازہ اخبار" نکلنا شروع ہوا ہے۔ چندہ عام خریداروں سے تین روپیہ سالانہ پیشگی معہ محصولڈاک۔

اجمیر سے ایک نیا ہندی اخبار ہفتہ وار بنام راجستھان پتر کا شائع ہونا شروع ہوا ہے چندہ سالانہ معہ محصول عام خریداروں سے ۲ سالانہ پیشگی اور [illegible] روپیہ مالید

میمیرے کا سُرمہ

مُصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معززانگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں لیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے - اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ مفید ہے - قیمت اس لیئے کم رکھی ہے - کہ عام و خاص اس سرمہ سے فایدہ اوٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال کے لیئے کافی ہے - مبلغ دو روپیہ (ع) میمیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپے (ـــہ) خالص میمیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیئے (ـــہ) مصری سرمہ فی تولہ ۴ ـــہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں -

المشتہر پروفیسر میاں سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

میں نے آپکے میمیرے کے سفید سرمہ کو تین مریضوں پر استعمال کیا - جنکو انگریزی ادویہ کے استعمال کرنے سے کچھ فایدہ نہیں ہوا تھا - ایک برہمنی کو جسکی آنکھ کے پردے میں زخم تھا - اور دوسرے ہندوستانی کو جسکو شروع کیٹرکٹ (موتیا بند) تھا - اور سوم کو دھند اور ناخنہ تھا - آپکا سرمہ مثل اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی مفید پایا - میری رائے میں بہر حال یہ قسم کی دوائی آنکھ کے امراض کے لیئے میسر نہیں ہو سکتی - آپکا سرمہ مثل لوپیہ کو نین بذریعہ ڈاکخانجات فروخت ہونا چاہیئے - تاکہ ہر ایک امیر غریب اس نادر سرمہ سے مستفید ہو کر آپ کو یاد کرے - براہ مہربانی اور دو تولہ سرمہ وی پی پوسٹ میرے نام روانہ فرمادیں - راقم ڈاکٹر شیخ عبدالعزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ چنال لاہور - ۱۰ مارچ ۱۸۹۶ع

(۲) جناب پروفیسر صاحب - تسلیم - آپ کا سرمہ ایک لیڈی پر استعمال کیا - جسکو عرصہ سے دھند ناخنہ تھا - زنکلوشن - لوشن - بوریک - لوشن - لیڈ لوشن کسی سے اس کو فایدہ نہ ہوا - آپکے سرمہ کے ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی فایدہ ہو گیا - راقم ڈاکٹر نوازش علی منیجر مقام دیوبند ۵ مئی ۱۸۹۶ع

(۳) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے میمیرے کا سرمہ جو کہ ڈاکٹر میاں سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت مفید پایا - آنکھوں کی بیماریوں کے لیئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے - علاوہ اسکے یہ آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہی اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے - درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قایم رکھنے کیواسطے نہایت مفید اور زود اثر ہے میں نے آجتک کبھی کوئی دوائی اس سے بہتر فایدہ بخش نہیں دیکھی - راقم ڈاکٹر محمد حیات خان بہادر سی - ایس آئی ڈویژنل و سشن جج قسمت جالندہر (۸ - جنوری ۱۸۹۶ع)

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے میمیرے کا سرمہ جو کہ میاں سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے - اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا - میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لیئے میمیرے کے سرمہ کا استعمال مفید ہے - راقم خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر سرجری کالج لاہور - ۱۴ مئی ۱۸۹۶ع

(۵) میں نے میمیرے کا سرمہ جو کہ ڈاکٹر میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان لوگوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار ہیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا - میری رائے میں خاص کر ان لوگوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے - اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو - یہ سرمہ نہایت مفید ہے - راقم ڈاکٹر رحیم سرج لال گھوش ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - یکم جون ۱۸۹۶ع

پانچسو روپے انعام

اگر کوئی شخص میمیرے کے سرمے کی سندات میں سے جو درج اشتہار ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچسو روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائینس بنک میں اسی مطلب کیلئے امانت ہے

اشتہار

۲۹

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ ادویات مفصلہ ذیل فائدہ عام کے واسطے میری دوکان میں موجود ہیں - اور ادویات مذکور قدیم سے آزمودہ کار ہیں - اور اب بھی جن صاحبوں کو ضرورت ہو میری دوکان سے آزمائش کر کے خرید کریں - اور دیکھیں - کہ ادویات مذکور سے کسقدر فائدہ ہوتا ہے **معجون حیات بخش** معجون مذکور واسطے قوت دماغ - درد گردہ - درد مثانہ - کہنہ آتشک - سوزاک - بواسیر کے واسطے مفید ہے - زرد رنگ کو سرخ کرتی ہے - اور قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے - اور دائمی قبض کے واسطے مفید ہے - قیمت دو روپیہ - دو ہفتہ کے واسطے **دوائی اٹھرا** - دوائی مذکور جن عورتوں کا حمل جلدی اسقاط ہو جاتا ہے - یا جنکی اولاد زندہ نہ رہتی ہو - اسکے واسطے بہت مفید ہے - قیمت فی ڈبیہ ۱۰؍ - **دوائے خارش تر و خشک** - یہہ دوائی خارش ہر دو قسم کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے - قیمت فی بکس ۸؍ **حبوب آتشک** خواہ کتناہی پرانا آتشک ہو - دوائی مذکور بغیر منہ یا کسی اور قسم کی تکلیف کے دو ہفتہ میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے - قیمت ۱۰؍ **حبوب تلی مجرب** - حبوب مذکور تلی کے واسطے بہت ہی مفید ہے - اگر تلی برس کی ہو - تو چالیس روز میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے - قیمت فی ڈبیہ ۸؍ - **بوٹی بواسیر** - یہہ بوٹی ایک سنیاسی صاحب کی بتلائی ہوئی ہمارے پاس موجود ہے - جو سینکڑوں آدمیوں پر آزمائی ہوئی ہے - جس سے کیسی ہی بواسیر ہو دو ہفتہ میں بالکل صحت ہو جاتی ہے - قیمت ۲ اونس یہہ **معجون قوت باہ** معجون مذکور قوت باہ کے واسطے اکسیر جیسی ہے - قیمت بہت ارزاں فی ڈبیہ ۱۰؍ - **دوائی تپ دق و سل** تپ دق اور سل کے واسطے از حد مفید ہے - قیمت ۸؍ - **حب عطوس** حب مذکور فالج لقوہ - سکتہ - تشنج - امراض بارد اور درد شقیقہ کے واسطے بہت مفید ہے قیمت ۱۰؍ - **دوائی سوزاک** - سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو - دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے - قیمت ۱۰؍ **حب حیات** - حب مذکور تقویت معدہ و اصلاح ہاضمہ و کثرت ریاح یعنی ریحی و دفع قراقر و نفخ شکم و ہیضہ و مقوی دماغ و تصفیہ حواس و تفتیح سدد قیمت ۱۰؍ گولی ۶؍ - **یاقوتی بارد** محرورین کے لئے غایت درجہ مفید ہے - خفقان اور گرمی و تقویت اعضائے رئیسہ اور خون اور روح کی صفائی - اور نیز گرمی کے بخار کو بھی فائدہ مند ہے - فی ڈبیہ ۸؍ **سرمہ مروارید** یہہ سرمہ دھند - غباری - جالا - ضعف بصر - تاریکی چشم - موتیا بند - آنکھوں سے پانی جانا خارش کے واسطے مفید ہے - قیمت فی تولہ - ہر دو قسم سیاہ و سفید ۱۰؍ **اطلاع** قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہیئے - خرچ محصولڈاک ذمہ خریدار - پرچہ ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا -

المشتہر حکیم لشمبر داس بازار بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اشتہار

۱۹ ۱۹

ہمارے کارخانہ میں پیٹنٹ میدہ سوجی روا آٹا سب اول قسم کا تیار ہوتا ہے جسکا پکوان نہایت ہی عمدہ اور خوش نما اور خوش ذائقہ ہے - خریداران ایک مرتبہ ضرور منگا کر دیکھیں - **المشتہر** دالکرٹ برادرز منیجران دہلی اینڈ نورتھرن انڈیا فلور ملز کمپنی دہلی -

آریہ پستکالے جالندھر

ہمارے پستکالے میں کل تصانیف **پنڈت لیکھرام** آریہ مسافر و دیگر آریہ دھرم کی پستکیں مطبوعہ پنڈت اجمیر و جالندھر لیپے وغیرہ فروخت کے لئے موجود ہیں - جس صاحب کو کسی کتاب ضرورت ہو - بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرمادیں - **درخواست** منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر آنی چاہیئے -

---

نایاب خاص [illegible]

[illegible]

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پلیڈر منیجر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ہم سب آپس میں متر بھاؤ سے برتیں

نیم

(۱) قیمت ہر خریدار سے ... پیشگی ...
... سالانہ ...
... اشتہارات
فی سطر ... یکبار کے لئے ... زیادہ ... انتظام ہو سکتا ہے

الشویدھ نیم کا پالن

सत्य धर्म प्रचारक

ست دھرم پرچارک

بنام

جلد ۸

سنہ ۱۸۵۲/۶

اودیش

(۱) ویدک ست کا پرچار کرنا ... (۲) ... کے متعلق مضامین شائع کرنا (۳) ... (۴) دھرم ... دیگر ... خبروں کا اختصار پیش کرنا

الشویدھ نیم کا پالن

ہفتہ وار سکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

ستہری دھرم نیتی

اس کتاب میں حسب ذیل مضامین ہیں بنیاد دھرم - دھرم - مریادا - برہمچریہ - گرہستھ - بالکوں کا پالن - ... اور ... - ہر ایک مضمون کو ... سے سمجھایا ہے - اور بھاشا بڑی ... پتہ منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر ... سے مل سکتی ہے -

قیمت ...

المشتہر

منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی نامردی کی اکسیر دوا

... سے اس بیماری کی ... تھا ... لیکن مجھے تجربہ اور ... نکالی ہے - ...

گرنے سے یا آنکھ میں کوئی خرابی آنے سے نس میں یا سیرج میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آ جاتا ہے اور گولی سے عورتوں کی ... درد کی بیماری کو آرام ہو جاتا ہے - طلا فی شیشی تین روپیہ گولی فی شیشی ۵۰ عدد ۱ روپیہ

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اب ہیضہ سے بہت ڈر نہیں ہے سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے - اس کا کل حال شیشی کے کاغذ میں لکھا ہے ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۸

المشتہر ڈاکٹر گوپال ... دہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر ... ہم نے ... امتحان ... بھی ہیضہ کی حالتوں میں چند جگہ استعمال کیا - مفید ثابت ہوا -

اشتہار مجرب دوائیں

ادویات جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں - قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کی جاتی ہیں -

کشتہ نقرہ - اس کے کھانے سے دل و دماغ و جگر و گردہ و مثانہ و ضعف پیشاب کا بار بار آنا بھی ... جاتا رہتا ہے - رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے - ... سے ... جاتی ہے - ہر قسم کی ... کو بالخاصیت مفید ہے ... جو لوگ قوت باہ ... ہیں ان کو ضرور ... چاہئے ... جوانی میں کثرت جماع سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں ... کے لئے ... ہے - ...

کے حق میں اکسیر ہے - چھ ماشہ سے کم دوائی نہیں بھیجی جاتی۔
قیمت فی تولہ دس روپیہ -

روغن مسیحا - یہ لاعلاج امراض سے صحت یاب ہوتے ہیں - مجلوق و سست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں - اور خاطر خواہ تندرستی فربہی پیدا ہوتی ہے - قیمت فی تولہ عہ

دوائی آتشک - خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو - اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو - بغیر نقصان دستی دستہ آرام کے دور ہو جاتا ہے - قیمت خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ

دوائے سوزاک - سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ہو یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو - اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں - **المشتہر**
قیمت فی تولہ چار روپیہ ۔ حکیم تارا چند از گجرات پنجاب

اشتہار

گولیاں اکسیر جوش شدہ میں ایک نئی سی ایجاد کی گئی ہیں - اب سات سال کے تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں - بچوں بیماری ہر ایک کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں - قیمت فی تولہ دو روپیہ - **المشتہر**
برکت رام شرما پنجابی ... (سیالکوٹ)

برہمی بوٹی

دماغ - بصارت - حافظہ - برہم چریہ کو قائم اور خون کو صاف کرنے والی ایک بیحد اکسیر دوائی ہے - کہ جو ہمارے رشی منی دن کو بالا نکلوں سے بچنے کے لئے پان کیا کرتے تھے - اور حاضر زمانہ میں بھی شری سوامی دیانند سرسوتی جی بھی اسکو استعمال میں لاتے تھے - اسی واسطے انھوں نے اپنے بنائے ہوئے نسخہ ستیارتھ پرکاش میں اسکا خاص ... کیا ہے - اور اکثر مہاتماؤں سے جو ہمارے ... کی ... کو جاتے ہیں - انکی تعریف سنی ہے - میں نے یہ بوٹی برہمچاری برہمانند کی کوشش سے ہمالہ پربت سے حاصل کی ہے - اور نرخ اسکا عام لوگوں کے فائدہ کے واسطے بہت ارزاں رکھا ہے - یعنی ۱ روپیہ فی سیر

ترکیب استعمال موسم سردی میں اسکو کوٹ کر کپڑے سے چھان لو - اور ایک تولہ بھر دودھ کے ساتھ بطور پھکی نوش کرو - گرمی کے موسم میں رات کو دھو کر اسکو بھگو رکھنا چاہئیے - اور صبح کو کالی مرچ اور الائچی ڈالکر گھوٹ کر پی لینا چاہئیے -

المشتہر دیوی چند بھرا تا دہیرا ضلع کانگڑہ

ثبوت تناسخ

مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر

جس کتاب کا حق پسندوں کو عرصہ سے انتظار تھا - اور جسکے مطالعہ کے لئے دہار مک لوگوں کے دل مدت سے خواہشمند تھے - وہ تحقیقات علمی کا ذخیرہ معلومات وسیع کا خزانہ - دلائل قاطع و براہین ساطع کی زرہ میگزین جسکے مقابلہ میں باطل توہمات اور فضول وسوسات کو ٹھہرنے کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں بلکہ مصنف کا دعویٰ ہے کہ اس مسئلہ پر عیسائی محمدی اور برہمو صاحبان کے مطبوعہ کتب میں آج تک جتنے اعتراضات تھے - انکو اچھی طرح اور پوری تلاش سے معلوم کر کے ان سب کے محققانہ اور محققانہ طریقہ سے جواب دیئے گئے ہیں ۔ اور غالباً کوئی اعتراض ایسا نہیں ہے جسکا جواب با جواب فاضل مصنف نے اس لاجواب کتاب میں نہیں دیا -

ثبوت تناسخ دو حصوں پر مشتمل ہے حصہ اول مخالفین کے اعتراضوں کے جواب جس کے چار باب ہیں - باب اول تحقیق روح اور اسکا جسم سے تعلق - جس میں ۲۶ دلائل سے ثابت کیا گیا ہے - کہ روح جسم سے جدا ایک غیر فانی ہستی ہے اور علاوہ براں اس میں یہ بھی بتلایا گیا ہے - کہ انسان کے سوا اور جانوروں میں بھی روح ہے - (باب دوم عیسائیوں کے اعتراضوں کا جواب - باب سوم مسلمانوں کے اعتراضوں کا جواب - باب چہارم - برہمو سماجیوں کے اعتراضوں کا جواب - حصہ دوم - مسئلہ تناسخ کی بابت ایک وسیع تحقیقات جس میں ۱۰ باب ہیں - باب اول یجر اور وید شاستر سے تناسخ کا ثبوت - باب دوم - پارسی مذہب اور تناسخ - باب سوم بدھ مذہب اور تناسخ - باب چہارم مختلف ممالک کے حکماء کی رائے - باب پنجم بائبل سے تناسخ کا ثبوت - باب ششم قرآن سے تناسخ کا ثبوت - باب ہفتم دیگر علمائے اسلام کی رائے - باب ہشتم کبیر صاحب اور نانک صاحب کی رائے - باب نہم شری سوامی دیانند جی کی مفصل رائے - اور مباحثے - ان سب کے علاوہ دو مقدمے اور ایک خاتمہ پر کتاب کو ساپت کیا گیا ہے -

حجم ۱۵۰ صفحہ قیمت دو روپیہ - ہر ایک اعتراض پر بڑی وسعت سے بحث کی ہے - مصنف کی لیاقت اور علمی معلومات سے آپ سب صاحبان اچھی طرح آگاہ ہیں اگرچہ مصنف کو پرچار کے کام میں مصروف رہنے کے سبب کتاب کے چھپنے میں دیر ہو گئی - مگر پھر بھی "دیر آید درست" کے مطابق کتاب بھی اسی طرح نہایت خوبی کے ساتھ صحیح اور عمدہ طبع ہوئی ہے اور اب بہمہ وجوہ بالکل تیار مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر میں فروخت کے واسطے موجود ہے - جو صاحب دیکھنے کا شوق رکھتے ہوں مطبع ہذا سے بذریعہ ویلیو پے ایبل کے منگوالیں - فرمائش کی تعمیل بہت جلد ہو سکتی ہے - **المشتہر**

مینجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

यजुर्वेद: अ० १६ मं० २४

सदद्रव स्त्राहुत: सदद्रव
त् स्वाहुत:। सुब्रह्मा। यज्ञ
स् शमी वसू नां देव ५ यशोज
नानाम् ॥ २४

ارتھ: ہے منشو وہ اگنی ستروت چلتا ہے ودوان تلیہ جاتا ہے - ویدو کتا سماگ کے یوگیہ شانتی دھارن کیئے ہوئے پرُش کے سمان جو یہ تھوی آدی تشوں اور منشوں کا اسیپت وہن روپ ہے اس اگنی سے کام لو" اگنی یان کینچی سکھ کے ساتھ ہمیں ایک ستھان سے دوسرے ستھان میں لیجانیوالے ہیں - جیسے بہتر کی نیائیں ہماری یہ اگنی ہت کارنی ہے - اور جیسے ودوان پرُش اپنی ودیا کے بل سے سب کشٹھناؤں کو دور کرتا ہوا گھمبیرتا سے سمندروں پر سیاپر پربتو پر چلتا ہے - ویسے ہی یہ اگنی سمندروں کے پہنوں پر راحت ہانی کرتی ہے - اور کیسی شیگر گامنی ہے - جنہوں نے اگنی ودیا سے کام لیا - وہ کیسے دہنا دیہ ہو رہے ہیں آج انکی کلا کوشل کا کیسا پرچار ہو رہا ہے - وہاں کے لوگ کیسے اپنے دھرم پر لگے ہوئے ہیں اور کیسا دہن کما رہے ہیں - سب پرکار کے من لانے والی اگنی سے لابھ اٹھانے اور اس سے کام لینے کی شکشا ایشور پرماتما ہمیں دیتے ہیں آؤ پرُشو ہم کب اس شکشا سے لابھ اٹھائینگے -

اوم تت ست

ست دھرم پرچارک

ایشوا اپنشد کی ویاکھیا

گذشتہ اشاعت سے آگے

تمام طاقتوں کو مساوی طور پر نشوونما دینا اور ٹھیک طور سے انسانی گیان اور کرم کو جگانا اسکی جڑ ہے - دھرم ہاں سچا دھرم ایشور سیوا پن جیون کا ثبوت کرتا ہے -

ईश्वर: सर्वं भूतानां हृ
द्देशेऽर्जुन तिष्ठति।
भ्रामयन् सर्वं भूतानि
यंत्रारूढानि मायया ॥

ایشور کی ہستی کو ساکشات کرنا اور اسکو ہر جگہ اور ہر زمانہ میں اپنے اندر حاضر ناظر محسوس کرنا ہی دھرم کا پہلا سبق ہے - یہہ خیال کہ قدرت بھی اپنے اکھنڈ نیموں لازوال تحقیقوں اور بیشمار صورتوں اور نظاروں کے اتفاق کی ہی عمارت نہیں ہے بلکہ سچے یقین سے اس بات کو ماننا ہی دھرم کا آغاز ہے کہ ان سب کی بنیاد میں ایک متحرک طاقت ہے - جوکہ قدرت میں بھرپور ہو رہی ہے - جب کوئی اس ماہیت کی تہ کو پہنچ جاتا ہے - تبہی وہ اس گیان کی خوشی میں بے اختیار کہہ سکتا ہے - کہ "جو کچھ اس سنسار میں جگت ہے - اس سب میں ایک

پرم ضیا ایشور دیاپک ہو رہا ہے -"

تبہی وہ آگے ترقی کے میدان میں قدم بڑھا سکتا اور ذاتی شکشا کا سبق سیکھ سکتا ہے - لیکن ذاتی شکشا کی تعلیم تب تک کبھی نہیں ملتی - جبتک کہ انسان قدرت کی عارضی صورتوں اور نظاروں کی تہ پر پہنچکر قدرت کی صانع کو نہ پالے - قدرت نے اپنی جادو بھری عارضی خوبصورتی کو سب جگہ پھیلا رکھا ہے - انسان آسانی سے اسکے لبھانیوالی کشش اور قابو کرنیوالے دام میں پھنسکر اس لازوال قدیم ایشور کو جوکہ اسکی ہر ایک فانی بناوٹ کی تہ میں براجمان ہے - بھول جاتا ہے - انسانی دل ترقی یافتہ اور شستہ ہونے کی حالت میں دنیا کی عیش عشرت کا غلام ہو جاتا ہے - مال و زر کی شان شوکت - رتبے اور عزت کی نمائش - عیش عشرت کی آسائش - آرام اور تن پروری کا خیال اکثر سیدھے سادے نوجوانوں کے دل کو بے قرار بنا کر اسکو دنیاوی خواہشوں کے سمندر میں غرقاب کر دیتا - اور اسکے دل میں حسد بغض کینہ - دشمنی اور گناہ کا بیج بو دیتا ہے - انسان اکثر اس طرح سے اپنی اصلی زندگی کے مدعا کو بھول جاتا اور اس سچی خوشی کو کھو بیٹھتا ہے کہ جو اوپاسک ہی کے نصیب ہوتی ہے - جبکہ وہ اس فانی دنیا کے خیال کو ہٹا کر ترشنی کرتا ہے ز دیا یک ایشور کا چنتن کہ اپنی کرپا سے سب پدارتھ نردان کر رکھے ہیں - دھیان کرتا ہے - اس لیئے انسان کو یہہ بار بار بتلانے کی ضرورت ہے کہ دنیا سرائے فانی ہے - نفسانی خوشی دائمی نہیں ہے - دنیاوی زندگی ایک پھل پھول خ دینیوالے

خناک باغ کی مثل ہے - اور جھوٹھے خطاب القاب اور رتبے جو اِس دُنیا میں حاصل کیئے ہیں ہمیشہ نہیں رہینگے - فانی چیزوں کے دام محبت میں گرفتار ہونا ٹھیک نہیں ہے - سنا تن اجر امر ایشور کی طرف اپنے من اور پریم کو لگانا اُسی کے نِت برتی کو سمرپن کرنا - اور اُسکو دھارن کرنے کی اچھا رکھنا پرارتھنا سے مُکت ہونے پر ہی سچی خوشی مل سکیگی -

اے انسان کیا تو اِس دُنیا کی برائیوں - عیش و عشرت اور دھوکھے کے سامانوں - حسد جذبہ کینہ اور دشمنی سے کنارہ کش ہونا چاہتا ہے - ؟ کیا تو دنیا کے بندھن اور غم و فکر کے بوجھ سے آزاد ہونا چاہتا ہے ؟ کیا تو شُدھ مہان مکتی آنند کو چاہتا ہے - تو پھر سُن " انیائے کو تیاگ اور نیا چرن کی دیپی دھرم لیکے اپنے آتما سے آنند کو بھوگ " باقی آئیندہ

(آتما رام)

دھیان سے پڑھو

(۱) دیش اور دھرم کی اُنتی استریوں پر بہت کچھ نربھر ہے - یہہ بات پرکشٹ ہے کہ جس گھر کی استریں سوشکشتا نہیں - وہ گھر دُکھ کا استھان ہے - جس پریوار میں استریوں کو اتم شکشا نہیں ملی وہ پریوار مانو نرک دھام ہی ہے - اور جس دیش کی استرئیں سوِدیا سے شُونیہ ہیں وہ دیش اُتم آچار - اُنتی اور سب پرکار کی اُدّھار تا سے شُونیہ ہے -

(۲) ستار اور بین کی یدی ایک تار بھی ٹوٹ جائے - تو اس سے راگ نہیں نکل سکتا - پھر تم ہی بتاؤ کہ جب گرہستھ آشرم روپی بین کی آدھی تاریں ٹوٹی ہوئی ہوں - تو مریادا

کیونکر نہ ٹوٹے بھرشٹ ہو -

(۳) مورکھ راجا اپنی پرجا کا ناش کر دیتا ہے - مورکھ سینا پتی اپنی سینا کا بدھ کرا دیتا ہے - مورکھ سارتھی - گھوڑے اور رتھ کو چکنا چور کر دیتا ہے - ٹھیک ایسی ہی مورکھ مائیں - اپنی سنتان کی شریر آتمک اور ساماجک اُنتی کو بھسم کرنے ہاری ہوتی ہیں -

(۴) مورکھ کا سنگ ہمیں مورکھ بناتا ہے - وِدوان کے سنگ سے وِدیا میں رُچی بڑھتی ہے - سادھو سنگ ہم میں سادھو پن پیدا کرتا ہے بہوچاری اور کوہارگی کے سنگ سے ہم بہوچاری اور کوہارگی

بنجاتے ہیں - جن لوگوں میں پربندھ کرنے کا سبھاو ہے - ان کے پاس بیٹھنے سے ہم میں پربندھ کرنے کا گن اُدپن ہو جاتا ہے - جو آپ بیتی اور نیتی سے بے مُکھ ہیں - اُنکی صحبت سے ہم بھی بے انتظامی کے ساگر میں ڈوب جاتے ہیں -

پھر تم ہی بتاؤ - کہ جس ماتا کے ساتھ ہمارا اتنا گورہ سمبندھ ہے - کیا اُنکا سبھاو ہمیں ڈوبنے یا تارنے والا نہ ہوگا -

(۵) ایک دن کا سنگ ہم پر اثر ڈالتا ہے کیا نو مہینہ جس ماتا کے سنگ کے سوائے ہم نے اور کوئی آواز نہیں سُنی - اُسکا پربھاو ہم پر نہ پڑیگا -

(۶) جس استری شکشا سے دیش میں سکشا پھیل سکتی ہے - جس استری شکشا سے دھرم کی برِدھی ہو سکتی ہے جس استری شکشا سے پرا اور اپرا دونو پرکار کی ودیا اُنت ہوتی ہے جس استری شکشا سے دید بھرتا پر ماتما کی منگل

اچھا پورن ہوتی ہے - جس استری شکشا سے سور بیر دھرماتما اور ریشٹ سنتان جگت کی شوبھا کو بڑھاتی ہے - جس استری شکشا سے لوک اور پرلوک دونو سُدھرتے ہیں - اور جس استری شکشا کے بِنا سُکھ کی ہستی کراپی نہیں ہو سکتی - کیا تم ایسے امرت کے چشمہ کی تن من دھن سے رکشا نہ کروگے -

(۷) یدی تم یہہ سمجھتے ہو - کہ کنیا مہاودیالہ سے ہم اپنی استریوں کو " لیڈیز " بنانا چاہتے ہیں - جو ہمارا دن بناؤ سنگار میں ہی لگی رہیں - جو فیشن کی غلام ہوں - جنکا من اور سمہ باہر کے آڈمبروں میں ہی لگا رہتا ہے اور جو کھلاوے کے لیئے اپنے سمبندھیوں کو مقروض کر دیتی ہیں - تو تم ہماری آشا کو نہیں سمجھے -

(۸) ہم تو استریوں کو دیویئیں بنانا چاہتے ہیں - اسے گھر کے کام کاج کرنے ہاری سوشیلا - سوشکشتا - بہنی تکو دیو لیو ! ہم سب کے پرنام کو سویکار کرو - (دیوکا چمہ)

ایڈیٹوریل نوٹس

سیرت کی طرف نگاہ ڈالکر کونسا پرش ہوگا جو متحیر نہیں ہو جاتا - اسکی اونچی شکھر کیسی سندر معلوم ہوتی ہے - اسکا ہرا بھرا لباس اور اُسپر سادہ سفید تاج لگا کیسا منوہر لگتا ہے - نقش اسکے اوپر چڑھنے کیلیئے کیسا پریرن معلوم ہوتا ہے - ذرا ساتھ یہہ کہ ذرا پانو پھسلا - نقش لڑکھڑاتا نیچے آگرا - پھر کے

چونکے ایسے سخت ہوتے ہیں - کہ پاؤں کٹے آبلے
پڑ جاتے ہیں جسم چکنا چور ہو جاتا ہے - اور
ہروقت خطرہ ہے کہ پاؤں کہیں پھسل جاوے ایسے
ایسے شیر بگھیاڑ - چیتے - خوک وغیرہ جانوروں
کا بھی کچھ کم نہیں - یہ جانور ہروقت
انسان کی طاق میں لگے رہتے ہیں - مگر جو منش
کہ ان درندوں اور گزندوں کی پرواہ نہ
کرتا ہوا تکان اور گرنے کے خطر کو معمولی
بات سمجھتا ہوا اوپر چڑھ جاتا ہے - وہ مہا آنند
کو پراپت ہوتا ہے - قدرتی ٹھنڈی ٹھنڈی
شیتل ہوا کے آنند کو بھوگتا ہے - اور وہ
قدرتی نظارے اپنے دیکھتا ہے - کہ پرتھوی
پر کبھی بھی نظر نہ آتے - جہاں تک نظر
کام کرتی ہے - قدرت کی صنعت ہی صنعت
ہی اپنا اثر دکھلاتی ہے - وہ بڑے بڑے
عالیشان محل جو کہ نیچے بڑے مزین و
مشتین نظر آتے تھے اور جنکی چمک دمک
دیکھنے کے لیے سینکڑوں پرش دور سے آتے
تھے - وہ اس پربت پر تچھ اور ناچیز نظر آتے
ہیں - غرضیکہ دنیا اور اسکے متعلقات سب اشیاء
ایک اونٹی سی بنجاتی ہیں - یہی حال آتمک
دنیا میں ہے - دھرم ایک پربت ہے جسپر
چڑھنے کے لیے ہر ایک منش کا جی چاہتا ہے لیکن
اسپر چڑھتے ہوئے بڑے بڑے خطرے نظر آتے
ہیں - نفسانی خواہشیں اور حیوانی جذبے جو
مثل شیر درندے و بھیڑیئے وغیرہ کے انسان
کو لقمہ بنانے کے لیے تیار رہتے ہیں مقابلہ کرتے
ہیں اور انسان بھی انسے ڈرتا ہے - دھرم کے
مارگ پر چلتے چلتے ذرا پاؤں پھسلا اور انسان الٹے
پاؤں گرا کہ پھر اپنی سدھ بدھ نہیں رہتی مگر
جب منش اندریوں کو پراجے کرکے نشچت

ونڈر ہوکر رہتا ہے پرنتو اس کے دھرم روپی پربت
پر چڑھنے کے لیے ودیت ہوتا ہے تو آخر کار
جا چڑھتا ہے - جب منش دھرم روپی پربت پر
چڑھ گیا یعنی دھرم پر دریڑھ ستھت ہوگیا تو
دنیاوی پدارتھ دور ہو جو کہ پہلے اس کو
لبھایمان کرتے تھے - اور جنکو بڑی عزت
کا ذریعہ سمجھتا تھا سب اسکی نظر میں تچھ
ہو جاتے ہیں - اس آنند کے سامنے جو اسے
دھرم کے مارگ پر چلنے سے ہوتا ہے - وہ
دنیاوی نعمتوں اور برکتوں کا آنند ہیچ ہو جاتا
ہے - اور پھر اسے آشچرج مان ہوتا ہے - کہ ہیں
یہی محل - شاندار چیزیں کیا ہوگئیں - یہ
تو کھلونے کی مانند نظر آتی ہیں - دھرم کے
مارگ پر چلکر اسکو چاروں طرف ایشور کی
مہما - قدرت ہی نظر آتی ہے اور جس
منش کو ٹھیک پتا ہے - اسکو آنند ہی آنند پراپت
ہوتا ہے - لیکن شکھر پر پہنچ جانے کے
باوجود بھی نیچے بڑی غار کا بہے ہے کہ اگر ذرا
بھی پاؤں پھسلا تو جان کا خطرہ ہوگی - ایسا ہی
بڑا دھرماتما بنجانے کے باوجود بھی پتت ہوجانے
کا ڈر ہے -

اس لیے دھرماتما پرش ہمیشہ پرماتما سے ونے
پوربک پرارتھنا کرتے ہیں - کہیں انکا
من اڈول نہ ہو - بلکہ ہمیشہ سچائی و دھرم کی
چٹان پر مضبوط جمے رہیں - اور کبھی ست
مارگ سے انکا پاؤں نہ پھسلے -

آؤ مترو ہم سب اس پربت پر چڑھکر پرماتما
کے سورگ دھام کی سیر کریں - اور اس مہا آنند
کو بھوگیں - کہ جسکے سامنے سنسارک آنند
تچھ و ناچیز ہیں - (رچنا داس)

میں کون ہوں اور کہاں سے آیا ہوں یہ
ایک پرشن ہے جو اکثر جگیاسو اپنے گرو سے
کیا کرتا ہے - اکثر ان علاقوں میں جہاں آریہ سماج
کا لٹریچر ابھی تک اثر نہیں پہنچا - جہاں کہ ایک گرو
اپنے تئیں ایشور مانتا ہے - یہ جواب ملتا
ہے کہ تو ست چت آنند سروپ پرماتما ہے
تو جیو بھولا ہوا ہے جس میں تو آپ پرمیشور ہے
اگیان دوارا اس سے پرتھک ہوا - اور آخر کار
اسی میں مل جاویگا - یہ جواب سنکر جگیاسو فوراً
گرو کا شش بنجاتا ہے - اور گھمنڈ میں آجاتا ہے
کہ آہا میں خود پرمیشور ہوں - اس سے بڑھکر اور
کیا ہو سکتا ہے - کہ میں خود پرمیشور ہوں -
گرو اپدیش کرتا ہے - کہ تو نرلیپ ہے - تجھے
گناہ نہیں لگتا ہے - پاپ کرم اندریوں کا ہے
بس پھر تو شش کو کھلم کھلا اجازت برے
کام کرنے کی ملجاتی ہے - کیونکہ وہ سمجھتا ہے
کہ برا کام اندریوں کا ہے - میں تو خود پرماتما
ہوں مجھے ان کرموں سے کوئی دوش نہیں لگتا -
یہ ایک خیال ہے جو آجکل پنجاب کے اکثر
نگروں میں رائج ہے - اگر سچ پوچھو تو اس خیال
نے برہمچریہ کا ستیاناس کر دیا منش کو جیت
اندری بنانے کے بجائے اعلیٰ درجہ کا کامی
اور بھوگی منش بنا دیا - شریمان شنکراچارج
کے جیون چرتر اور اسکے بھاشیہ سے بالکل ظاہر
نہیں ہوتا - کہ وہ اس مسئلے کا موجد ہو البتہ بعد
اسکے کسی چیلے نے اسکے نام پر کلنک لگا دیا -
عیسائی مت و اسلامیہ مت والے اسکا اتر
یوں دیتے ہیں - کہ نیستی سے ہستی میں لایا گیا
تو ایک ہستی کا ابھاو ہے - جو عدم یا کچھ نہیں
سے کچھ بن گیا - اس اتر نے بھی جگیاسو کی بالکل
تسلی و تشفی نہیں کی - کیونکہ جگیاسو حیران ہوتا

ہے۔ کہ نیستی سے ہستی تو کداپی نہیں ہو سکتی علم طبعی کی ابتدائی کتاب پکار پکار کر تجربہ سے ثابت کرتی ہے۔ کہ نیستی سے ہستی کا ہونا محال ہے۔ ایسا ہی الوہیت ستیارتھ والے بھی ایسے عجیب اگر دیتے ہیں۔ جو بیگیاسو کو پدارتھ دنیا ودیا کے نقطے سے فضول تو معلوم ہوتے ہیں۔ مگر پرماتما کے دیئے ہوئے ویدک دھرم سے یہہ اتر ملتا ہے کہ تو جیوآتما ہے۔ جو اپنے پورو کرم انوسار موجودہ یونی میں آیا۔ اور موجودہ کرم انوسار آئیندہ یونی پاویگا تیرے لکشن۔ اچھیا۔ دویش۔ پریتن دکھہ سکھہ گیان ہیں تو انادی ہے نیستی سے ہستی میں نہیں لایا گیا۔ جیسا کہ پرماتما انادی ہے ویسا ہی تو بھی انادی ہے۔ مگر پرماتما تیرے کرم انوسار تجھے چولا یا جسم دیتے ہیں۔

اگرچہ ظاہرا جگیاسو کو یہہ اتر کڑوا لگتا ہے کیونکہ جب کرم انوسار پھل ہو گنے کا لفظ سنتا ہے تو ڈر جاتا ہے۔ اور کانپ جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی برا کام کرونگا۔ تو اسکی سزا بھوگونگا۔ لیکن یہہ بھی اسے پرتیت ہوتا ہے کہ دنیاوی عیش و عشرت یا چندروزہ آنند کے بدلے میں جب دکھہ ہی دیکھنا ملتا ہے تو لاچار اس اتر پر یقین کر کے پرماتما کی شرن میں پڑتا ہے۔ اور اسپر عمل کر کے اپنی اصلی حالت کو گرہن کرتا ہے۔ (جگیاسو)

آریہ سماجک جلسے

انبالہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ٣٠ و ٣١۔ اگست ١٨٩٦ء کو ہوگا۔

لودھیانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ٢٨ و ٢٩۔ دسمبر ١٨٩٦ء کو ہوگا۔

جھنگ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ٢٦ و ٢٧ ستمبر ١٨٩٦ء کو ہوگا۔ مہاشے تشریف لا کر درشن دیں۔

بنوں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ٥ و ٦ ستمبر ١٨٩٦ء کو ہوگا۔

گجرانوالہ آریہ سماج کا جلسہ ١٢ و ١٣ ستمبر ١٨٩٦ء کو ہوگا۔

راولپنڈی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ دسہرہ کی تعطیلات میں قرار پایا ہے۔

وزیرآباد آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ٦ و ٧ ستمبر ١٨٩٦ء کو ہوگا۔

آریہ سماج ایبٹ آباد کا سالانہ جلسہ ٢٩ ٣٠۔ ٣١۔ اگست ١٨٩٦ء کو ہوگا۔ اور نگر کیرتن ٢٩ کی شام کو ہوگا۔

سملہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ٢٢ و ٢٣۔ اگست ١٨٩٦ء کو ہوگا۔

لوکل

(آریہ پرتیندھی سبھا کے جلسے میں)

پنڈت سری چند جی کی پرارتھنا کے بعد پنڈت گنگا دت شاستری جی نے ایک موثر سرمن دیا تت پشچات لالہ منشی رام جی نے ایک پر اثر دلیل آچار وشئے پر لکچر دیا۔

منگل اور بدھ وار کو استری سماج اور بالا سبھا بدستور ہوا۔ ١٩۔ اگست کی رات کو قریباً ۲ گھنٹے بہت سخت بارش ہوئی۔ اور قریباً دو گھنٹے تک بوندا باندی رہی۔ ویسے تو ابھی برسات میں تین چار بارشیں یہاں پر ہوئیں۔ مگر برسات کی بارش یہی ہوئی ہے۔

سنسکرت واکیہ پرورتنی سبھا کا اہیویشن گت آیتوار کے پراتہ کال کو ہوا۔ چونکہ سبھا پورنماسی اور اماوس کو ہوا کرتی ہے۔ اسواسطے ادہیکاریان سبھا نے نیت کیا ہوا ہے کہ یدی سبھا کا روز آیتوار ہو جاوے تو صبح کو ہوا کرے۔ اسواسطے پچھلے آیتوار کو پراتہ کال ہی کارروائی شروع ہوئی پرتھم بھگت رام ودیارتھی نے وشئے کیوال اوتار ہو سکتا ہے یا نہیں۔ ثابت کیا۔ اور پھر تیسری کئی ایک دلایل سے ثابت کرنے کی کوشش کی۔ کہ یہہ سب کچھ درشیہ اوتار ہی ہے۔ عیسائیوں یا مسلمانوں کی طرح نوین نہیں ہے۔ اسکے بعد ودیارتھی برہما نند نے بھگت رام کے مت کو دور دراست ہی نہ کر کر ایشور کا اوتار کا کھنڈن بڑی اچھی طرح ویدمنتروں اور اوپنشد سے کیا۔ اور کئی ایک پرمان گیتا کے بھی دیکر ثابت کیا۔ کہ کرشن چندر ایشور کے اوتار نہیں نہیں ہو سکتے۔ کیول وہ یوگی تھے۔ اسواسطے وہ ہر ایک یگ میں آکر دھرماتماؤں کو سکھہ دینے کے واسطے اور دشٹوں کو دنڈ دینے کے واسطے جنم لینا چاہتے ہیں۔ اسکے پیچھے پنڈت میلا رام جی نے انہیں گیتا کے پرمانوں سے ایشور اوتار کی سدہی کی اور ستیارتھ یدسترسے بھی اپنے وشئے کی پشٹی کی تت پشچات پنڈت لکھی رام جی شاستری نے پنڈت میلا رام جی کی دلایل کو لیکر خوب قلعی کھولی اور ایک پرشن اوپنشد کے واکیہ سے ثابت کیا کہ یدی کرشن چندر کو اوتار اسواسطے کہا گیا۔ کہ وہ ١٦ کلا سمپورن تھے۔ تو اوپنشد کار صاف شبدوں میں پرکاشت کرتے ہیں۔ کہ ہر ایک منش ١٦ کلا سمپورن ہے۔ اور پھر ١٦ پرکار کی کلوں کے نام اور ویاکھیا کی۔

ودیارتھی کالو رام تھا دینا ناتھ جی نے بھی بحث میں حصہ لیا۔ اس بار گورنمنٹ سکول کے کیول ایک دو ہی ودیارتھی بولے۔ کارن دوسرے روز انکے سکول میں امتحان تھا۔ باقی آئندہ

گوشوارہ آمد و خرچ شری متی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء

آمدنی

مد	ماہ جولائی میں روپیہ	آنہ	پائی	جولائی تک سال رواں میں روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی
سیونگ بنک	۰	۰	۰	۳۰۰	۰	۰	۳۰۰	۰	۰
وید پرچار فنڈ	۹۱	۸	۰	۴۳۸۴	۱	۱۰½			
دشانش	۰	۰	۰	۱۷۲	۵	۰			
چاٹ نہ شن فنڈ	۱	۰	۰	۱۴	۴	۰			
آٹا فنڈ	۰	۰	۰	۲۰	۰	۰			
رد واپسی	۰	۰	۰	۲۳	۳	۹			
متفرق	۰	۰	۰	۴۲	۰	۰			
آریہ پتر کا	۹۳	۱۴	۰	۴۶۲	۰	۱۱			
پنڈت گورودت میموریل فنڈ	۰	۰	۰	۲	۰	۰			
زر امانت	۱	۰	۰	۲۸	۱۲	۰			
میزان	۱۸۷	۶	۰	۵۴۴۸	۱۱	۶½			
بقایا نقد	۷۰۶	۵	۱	۷۰۵۶	۶	۴½			
میزان کل	۸۹۶	۱۱	۱	۱۲۵۰۵	۱	۱۱			

خرچ

روپیہ آنہ پائی ۹۰۰۲-۳-۳

مد	ماہ جولائی میں روپیہ	آنہ	پائی	جولائی تک سال رواں میں روپیہ	آنہ	پائی	اخیر جولائی تک روپیہ	آنہ	پائی
روپیہ جو سود پر جمع ہے	۰	۰	۰	۱۰۰۰	۰	۰	۱۰۰۰	۰	۰
پوسٹ آفس سیونگ بنک	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۰۲	۳	۳
بنک	۰	۰	۰	۴۵۰۰	۰	۰	۷۵۰۰	۰	۰
روپیہ جو سوسائٹی کو دیا ہوا ہے									
اخراجات اوپدیشکان	۲۱۱	۵	۳	۲۱۵۹	۷	۶	۰	۰	۰
تنخواہ	۱۱۲	۱۳	۹	۸۶۵	۱۳	۰			
سفر خرچ	۲۹	۰	۰	۱۳۱	۰	۰			
تنخواہ	۰	۰	۰	۵۰	۰	۰			
فیس کچہری	۹	۰	۰	۲۰	۳	۳			
سامان و مرمت وغیرہ	۶	۸	۰	۱۰۳	۲	۰			
محصول ڈاک و خرچ تار وغیرہ	۰	۰	۰	۴۱	۱۳	۷			
سٹیشنری و چھپوائی فارم وغیرہ	۴	۰	۰	۱۳۷	۱۱	۰			
متفرق	۰	۰	۰	۲۷	۳	۹			
کرایہ مکان	۲۰	۰	۰	۱۴۰	۰	۰			
وظیفہ کتب پنڈت گورودت ایم اے سے									
پیشگی برائے خرید کتب واسطے ویدک پستکالیہ	۰	۰	۰	۴۰۰	۰	۰			
پیشگی برائے اخراجات ویدک آشرم جالندھر	۰	۰	۰	۲۰۰	۰	۰			
۔ ۔ ودیارتھی آشرم لاہور	۰	۰	۰	۵۰۰	۰	۰			
پستک پرچار	۰	۰	۰	۲۵	۶	۰			
آریہ پتر کا	۲۵۴	۷	۱	۱۵۳۴	۱۴	۶			
میزان	۶۳۸	۲	۱	۱۲۲۴۶	۸	۱۱			
بقایا نقد (نزد سکریٹری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب ۲۵۰-۰-۰؛ ۔ خزانچی ۔ ۔ ۔ ۸-۹-۰)	۲۵۸	۹	۰	۲۵۸	۹	۰			
میزان کل	۸۹۶	۱۱	۱	۱۲۵۰۵	۱	۱۱			

(دستخط) گیا نند خزانچی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

مورخہ ۴- اگست ۱۹۰۲ء

مُراسلات

حکیم منگل سین سابقہ سبھاسد گنگوہ آریہ سماج لکھتے ہیں۔ کہ گو میں نے بوجوہات چند در چند گنگوہ آریہ سماج کی ممبری سے استعفا دیدیا ہے مگر ویدک سدھانت کو اُسی عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں - اسوقت دورہ میں ہوں - جب کہیں قیام ہوگا تو مقامی آریہ سماج کا ممبر ہو جاؤنگا۔

لالہ فتح چند ولد لالہ بھگوانداس جی لیسر ورلالہ متھرا داس اور پنڈت لیکھ رام جی کے مباحثہ کا حال لکھتے ہیں - جوکہ مفصل لالہ متھرا داس اور پنڈت لیکھرام جی کے بھیجے ہوئے خطوط میں درج ہو چکا - صرف اتنا اور درج کرنا ضروری ہے - کہ ۱۰ - جولائے سنہ ۱۸۹۶ء کو ایک کھترانی کو مولوی صاحبان نے مجمع عام میں مسلمان کیا - ۲۲ - جولائے سنہ ۹۶ء کو اُسی کھترانی کے وارث وارنٹ لیکر آن پہونچے جسکو مولوی صاحب نے اُنکو روپوش کر دیا تھا -

---

گورو کل

ہر ایک شخص کو اختیار ہے - کہ اپنی اولاد کے لیئے جیسا عمدہ انتظام تعلیم وغیرہ چاہے کر سکتا ہے اور جسقدر خرچ اسپر برداشت کرنا چاہے کرے عام لوگوں کو اُسپر کوئی اعتراض کا منصب نہیں ہے - اسی طرح سے چند دھنا ڈیہ پرش ملکر اپنی اولاد کے لیئے خاص انتظام تعلیم کر سکتے ہیں - اور جو مضامین چاہیں پڑھا سکتے ہیں

آجکل کا سلسلہ تعلیم زیادہ تر بلکہ بالکل ملازمت کے ہی قابل بنایا ہے - جنکو ملازمت کی ضرورت نہیں ہے - جو اپنی اولاد کیواسطے کافی سرمایہ گذارہ کے لیئے چھوڑ سکتے ہیں وہ کیوں خواہ مخواہ ملازمت دلانیوالی تعلیم دلائیں - وہ صرف بچوں کی دماغی تعلیم کو یعنی آتمک شکتا کو بڑھا سکتے ہیں اور جسقدر وقت اور لوگ انٹرنس ایف اے - بی اے کے امتحانوں میں لگاتے ہیں - دھنا ڈیہ پرش وہی وقت اپنے لڑکوں کو کسی خاص علم کی برانچ میں ماہر کرنے میں لگا دیں - تو انکو مبارک ہے -

اگر ایسی خیال پر گورو کل کی قایمی کی تجویز یہ آپ کی طرف سے ہوتی - اور صرف اسی خیال کو مد نظر رکھ کر اسپر اوروں کی طرف سے جو آپکی طرح اپنے بچوں کو تعلیم دلانا چاہتے ہیں بحث کیجاتی تو مجھے یا کسی اور کو کوئی منصب نہ تھا کہ اسپر ایک لفظ بھی کہتا سوائے اس کے کہ آپ پرائیوٹ طور پر صلاح لیتے - مگر میں دیکھتا ہوں - کہ آپ اور آپکے ساتھ اس کام میں شامل ہونیوالے اس کو پبلک منصوبہ بنانا چاہتے ہیں - اور آپ سے شروع ہو کر اوروں نے تاکید کرتے ہوئے اسکا بوجھ پرتی ندہی سبھا پر ڈالنا چاہا ہے - اب گورو کل کے معنے کچھ اور ہی ہو جاتے ہیں - جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہہ ہے - کہ پرتی ندہی سبھا موجودہ سرکاری یا پرائیوٹ سلسلہ تعلیم کو پسند نہ کر کے اور آیندہ کافی تعلیم نہ ہوتی دیکھ کر ایک علیحدہ طریقہ تعلیم کا بوجھ اپنے اوپر لیوے گویا کہ پرچار کے کام کو ادھورا چھوڑ کر یا صرف شروع کر کے ہی چھوڑ دے - اور لوگوں کے بچوں کی تعلیم اپنے ذمہ لیوے - آپ یا آپکے ہم خیال فرماوینگے - کہ پرچار کے چھوڑنے کو کون کہتا ہے - اسکا جواب صاف یہہ ہے کہ پرتی ندہی سبھا جو کام کرے وہ عام لوگوں کے لیئے ہونا چاہیئے - نہ کہ خاص اشخاص کے لیئے کیونکہ وہ پبلک باڈی ہے - پھر گورو کل قایم ہونے کے بعد اسکو قایم رکھنے کی ذمہ داری پرتی ندہی سبھا لیگی - اور ایک خرچ کثیر جسکی تعداد بار بار یا تین سو یا ہزار ہوگا اوٹھانا ہوگا - باوجودیکہ خرچ خوراک وارثان طلبا اوٹھا دیں - لوگ روپیہ دیں یا نہ دیں - کامیابی ہو یا نہ ہو - پرتی ندہی سبھا ایک گورو کل قایم کرتے وقت یہہ پہلے سوچ لے گی - کہ ہم ایک نئے طریقہ پر تعلیم دینے کا ذمہ لیتے ہیں - جوکہ باعث خرچ کثیر و محنت کثیر کے پرچار میں بادہک ضرور ہوگا - عوام تو اسمیں شامل ہی نہ ہونگے - تو خاص دس بیس آدمیوں کے لیئے اسکا روپیہ جائے مکان بنانے کے لیئے ضروری خواہ دیگر اخراجات کے لیئے کسی طرح خرچ ہو سکتا ہے - ایسی دبیہ کئی اوپدیشک رکھے جا سکتے ہیں - پرتی ندہی سبھا کو روپیہ دیتے وقت سوچ لینا چاہیئے - کہ اول ملک میں اسقدر تعداد کثیر لوگوں کی ہے جو موجودہ سلسلہ تعلیم سے الگ طور پر اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم سنسکرت دینے کو تیار ہیں یعنی مڈل انٹرنس - بی اے - ایم اے کو چھوڑ کر وہ خاص طور پر تعلیم دلا دیں - کیونکہ موجودہ تعلیم کے ساتھ ساتھ سنسکرت کی اعلیٰ تعلیم ہونا ناممکن ہے - اور ثابت ہو چکا ہے کوئی الگ سبھا ہی قایم کرنا ہوگا جنمیں گو انگریزی وغیرہ بھی کچھ شامل ہوگی - بنسبت بہائی اسے متفق ہونگے - کہ سوائے چند بجز اس

کے بھی اسوقت خاص طور پر کل از رایات
بکر تعلیم دلانے کو تیار نہیں ہے۔ پھر پرتی ندہی
سبھا کو ایسے مشتبہ کام کرنا بصورت ناکامیابی
بدنام کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ یعنے اول اس کام کو
پرتی ندہی سبھا لیوے اور پھر چھوڑنا پڑے
جو ضرورت پرتی ندہی سبھا کے مقاصد کی
تکمیل کے لیئے ہے۔ وہ ویدک آشرم جالندھر سے
پوری ہو رہی ہے۔ وہو جاویگی یعنے اوپدیشک
تیار کرانا وکرنا۔ باقی خاص تعلیم سنسکرت کے
لیئے جو اسکی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ اُن کا
یہہ اپنا فرض ہے۔ کہ خواہ بندوبست کریں
پرتی ندہی سبھا کا روپیہ جبتک بہت سی تعداد
لوگوں کی تیار نہ ہووے۔ نہ صرف تعلیم کے
لیئے بلکہ کل خرچ دینے کے واسطے ایسے مشتبہ کام
میں نہ دیا جانا چاہیے۔ بلکہ پرتی ندہی سبھا کا نام
بھی اسکے ساتھ شامل نہ ہونا چاہیئے۔ جو اسکو
ضروری سمجھتے ہیں پہلے ذرا خود اسکو چلادیں اور
دکھلادیں کہ کسقدر لوگ اسمیں شامل ہونے کے لیئے
تیار ہیں۔ پھر خاص طور پر چندہ کرکے پرتی ندہی
سبھا کے سپرد کرسکتے ہیں۔ پرتی ندہی سبھا ایک کافی
غور و تسلی کے اس کام کو لیوے۔ میری رائے
میں ہر ایک شہر میں جو لوگ خاص سنسکرت تعلیم کے
شائق ہیں۔ وہ ایک لائق پنڈت رکھکر سوشیل
مضامین میں سے ایک دو کم کرکے اپنے لڑکوں
کو تعلیم دے سکتے ہیں۔ لڑکے سنسکرت اس پنڈت
سے پڑھیں اور باقی مضامین سکول میں۔ کیونکہ
سکولوں جیسا الگ انتظام کرنے میں بڑا
خرچ ہے اور ضروری بھی نہیں ہے۔ باقی
رہا لڑکوں کا اخلاق درست کرنا وہ ماں باپ
خود زیادہ کر سکتے ہیں۔ بہ نسبت اُن پنڈتوں
کے جو آج کل گورکل کے لیئے ملسکتے ہیں۔ بہت سے
سکول و بورڈنگ اب پرائیوٹ انتظام میں ہیں
وہاں اُستاد ایسے رکھے جاویں۔ جو لڑکوں کے
اخلاق درست کریں اور سکیم میں ایسی رعایت
ہووے۔ کہ جو لڑکا امتحان پاس نہ کرنا چاہے
وہ خاص مضمون چھوڑ دیوے باقیوں میں
تعلیم پاوے۔ اس طرح جو وقت بچے انہیں
والدین سنسکرت کی تعلیم دلادیں۔ پرچلین ویدک
طریقہ پر تعلیم دلانے میں اسوقت بہت سی
رکاوٹیں ہیں کہ مثلاً یونیورسٹی کے امتحانوں
میں سرکاری سکولوں میں سنسکرت کی تعلیم بے
ڈھنگی خراب ہے۔ لڑکوں کے لیئے ضروری
ہے کہ فارسی یا سنسکرت یا عربی لیوں۔ اب
سکولوں میں سنسکرت چھوڑ دیں تو امتحان
میں فارسی لینی پڑی ہاں اگر سکولوں کی
سنسکرت چھوڑ کر صرف انگریزی ریاضی جغرافیہ
تاریخ وغیرہ ہی پڑھیں اور گھر پر علیحدہ ایسا
انتظام ہو جاوے۔ کہ اس قسم کی سنسکرت کی تعلیم
جو امتحان میں بھی کام آوے اور لیاقت بھی
عمدہ ہو جاوے۔ کوئی ایسا سکیم سوچا جاوے تو
ضرور اسکا عملدرآمد بھی پرائیوٹ سکولوں میں
بجائے یونیورسٹی کے کورس کے ہوسکتا ہے
جالندھر میں دوابہ ہائی سکول بالکل پرائیوٹ
انتظام میں ہے۔ وہاں اگر ایسی رعایت دیجاوے
کہ جو طلبا امتحان نہ چاہیں۔ وہ خاص
مضامین کو چھوڑ دیں اور سنسکرت کی تعلیم
علیحدہ پاویں۔ دیگر ایسا کورس سنسکرت رکھا
جاوے۔ جو ویدک سلسلہ تعلیم کے موافق ہووے
اور اسقدر لیاقت بھی ہو جاوے کہ امتحان
پاس کرسکیں۔ اس صورت میں جو طلبا امتحان
کے شائق ہیں۔ وہ بھی اعلیٰ سنسکرت فضول
اختیاری مضامین کو چھوڑ کر حاصل کرسکتے
ہیں۔ خاص طور پر امتحانوں کی پرواہ نہ کرنے
والے طلباء انٹرنس میں ریاضی و جغرافیہ تاریخ
چھوڑ سکتے ہیں۔ اور صرف انگریزی سائینس
و سنسکرت پڑھیں کیونکہ آپ گورکل کی سکیم بھی
ایسا ہی تجویز کرتے ہیں۔ جغرافیہ تاریخ و
ریاضی زیادہ تر امتحان کے لیئے ضروری
ہے۔ ہاں مڈل تک ریاضی انگریزی جغرافیہ
پڑھے اور سنسکرت علیحدہ جغرافیہ تو پرائمری
تک ہی کافی ہے۔ مڈل میں انگریزی ریاضی
تاریخ و سائینس پڑھ سکتا ہے۔ تاریخ کے [illegible]
اگر انگریزی میں ہوں تو علیحدہ کی کوئی ضرورت
نہیں ہے۔ مڈل تک طالب علم کافی تعلیم جو
ریاضی وغیرہ میں عملی طور پہ کام میں آتی ہے
وہ پالیتا ہے۔ آپ جو مضامین ایک گریجویٹ
سے گورکل میں پڑھانے کی تجویز کرتے ہیں وہ
سکول میں کیوں نہ پڑھیں۔ اور سنسکرت کا الگ انتظام
ہو جاوے۔ میرے خیال میں لڑکا کا اخلاق صرف
دو تین گھنٹہ سکول میں جانے سے ایسا نہیں بگڑ سکتا
ہے۔ اگر پوری تاکید رکھی جاوے۔ اس طرح
سے اگر کل ماں باپ جو امتحانوں کی ضرورت نہیں
سمجھتے۔ اپنے بچوں کو تعلیم دیں۔ تو تھوڑا وقت و خرچ
کثیر کے کام ہوسکتا ہے۔ اور جو لوگ اپنا وقت
و روپیہ اور عمدہ کاموں میں لگا سکتے ہیں۔ اُنکی
توجہ و خرچ اس طرف ضایع نہ ہوگی۔ اس
قسم کی تجویز تو شاید کئی سکول منظور کرلیں جو
جسقدر مضامین کوئی چاہے پڑھے میرا مطلب
پرائیوٹ سکولوں سے ہے۔ ہاں اگر کافی تعداد
والدین کے ایسے خیالات مستقل ارادہ کی ملجاویں
جیسا کہ آپکا معلوم ہوتا ہے۔ تو کوئی مضایقہ
نہیں روپیہ ہی خرچ کریں۔ مگر پرائیوٹ طور پر
پرتی ندہی سبھا کا تعلق ہوگا تو بھی آپ لوگوں

نے ہی کام کرتا ہے - وہاں کوئی اور کرنیوالا نہیں رہے - اور وہاں بھی آپکے اعتبار پر ہی لوگ روپیہ دینگے - پھر الگ طور پر کیوں اول آپ اس تجویز نہیں چلاتے - فنڈ مضبوط اور تسلی بخش ہونے پر آپ پرتی ندہی سبھا کو دیدا۔ مگر جہانتک میرا خیال ہے - تعلیم کا انتظام ایک بڑا بھاری کام ہے - جو فی الحال پرتی ندہی سبھا نہیں لے سکتی - آریہ بھائی کیوں موجودہ سامان سے جو ملک میں موجود ہے - کام نہ لیویں - راستے ٹھاکر دت جی کی رائے اس معاملہ میں بہت مضبوط ہے - اسکو اتنی جلدی نظر انداز کرنے کا موقعہ نہیں آیا۔

آگے آپکی مرضی - آپکا تابعدار
بشمبر داس از داتا

کھرڑ ضلع انبالہ میں پنڈت آتمارام جی کے اوپدیشوں سے آریہ سماج کا قائم ہونا

شریمان پنڈت آتمارام جی اوپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب پہلے ۳ - مارچ سنہ ۱۸۹۶ء کو اس نگر میں بابی جنوں کے اودہار کے واسطے تشریف لائے تھے - اسموقعہ پر پنڈت جی صاحب نے ۲ روز برابر اوپدیش دیئے جنسے یہانکے لوگوں کے دلوں میں جو بہت ہی بے حالی میں پڑے ہوئے تھے بہت اثر نہ ہوئی چونکہ یہانکے لوگ اسوقت تک اوپدیش و لکچر شبد کو بھی نہیں سمجھتے تھے - کہ کس چیز کا نام ہے سو ایسی حالت میں پنڈت جی نے اپنی مہان کرپا سے نگر نوسیوں کی اُنتی کے لیئے ایسی اوپنیتائی سے اوپدیش دیا کہ زنگار کو صیقل کر دیا - نگر نوسی اندرونی باہمی چرچا بھی کرنے لگے - کہ اوپدیش کی باتیں تو سَت ہیں - مگر کیا کریں کچھ ہو نہیں سکتا نتیجہ جسکا یہ ہوا - کہ ویدک خیالات کا ست دلوں میں بیٹھ گیا - بعد اس کارروائی کے ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء کو پنڈت جی سوہانہ نگر میں تشریف لے گئے -

(۲) پنڈت جی موصوف مکرر اپنے لگائے ہوئے پودہ کا خیال خاطر میں لا کر ۱۹ - جولائی سنہ ۱۸۹۶ء کو اس نگر میں براجمان ہوئے - ۲۰ - جولائی کو چند مہاشے ویدک خیالات کے عدم موجودگی کیباعث اوپدیش نہو سکا - ۲۱ - کو دہرم وشے پر اوپدیش ہوا - شروتاگن قریب سا ٹھ کے جمع تھے - ۲۲ - جولائی کو مقابلہ حالات گزشتہ و موجودہ کا ہوا - شروتاگن قریب سو کے جمع تھے - ۲۳ - جولائی کو سندھیا وشے پر اوپدیش ہوا - شروتاگن قریب ۱۵۰ کے جمع آئے - ۲۴ - جولائی کو اول بوقت دوپہر ایک بجے سے ۳ بجے تک برمکان لالہ سنگسین اہلمد جاگیر موجودگی تخمیناً چالیس سجنوں کے ہمراہ پنڈت نندلال جی صاحب کھرڑ نواسی جو زبان سنسکرت میں اچھی مہارت رکھتے ہیں - اور نیا شاستر و تیا گرد و نواح میں پرسدہ ہیں - مرتک شرادہ و مورتی پوجن پر شاستراتھ ہوا - شریمان پنڈت آتمارام جی نے اپنی سوشیلتا و شانتی سے ویدک دہرم دوارہ سچوا آپ لنند و منوسمرتی ایسے تسلی دہ جواب دیئے کہ آخیر میں پنڈت نندلال جی صاحب نے ہر ویدمتی کی سچائی کو جس طرح سے کہ ویدوں سے ظاہر ہوتی مان لیا - پرنتو اتنا لفظ زبان پر لائے - کہ یہ بہتی کٹھن ہے - نباہنا مشکل ہے - پنڈت جی صاحب کا منہ بند کر دیا جاتا ہے - کہ انہوں نے اپنے کسی بات سے سچائی پرکاس کا داغ نہیں دیا - اور احاطہ تعلیم وید شاستر سے باہر نہ ہوئے - اب آئیندہ عمل کرنا یا نہ کرنا اُنکے اختیار میں ہے - پھر شام کو دہرما تما پرشوں کی درہنائی پر اوپدیش ہوا - شروتاگن بھی خوب جمع ہوئے - بہت نمرتا اور اودہنیتائی سے سنا - ۲۵ - جولائی کو لواہ سنسکار پر اوپدیش ہوا - اس سنسکار کی اصلیت کو معہ اسکے فوائد کے ویدانوکول خوب شروتاؤں کے ذہن نشین کیا گیا - جسکو شروتاگن نے مان لیا - مگر پوپ جال کا زنگار کب جلدی اتر ہونے دیتا ہے - ایشور کی کرپا سے اُمید جلدی نتیجہ نکلنے کی ہے - اختتام اوپدیش پر شاستراتھ کے واسطے بھری سبھا میں چیلنج دیا گیا -

۲۶ - جولائی کو اول بوقت صبح برمکان لالہ بالمکند جی گرداور قانون گوئے آنند پور یگ ہون ہوا اور بھجن گائے گئے - بعد ہون کے فوائد ہون کے بموجودگی چالیس پچاس اشخاص کے بہت پُرجوش ویاکھیان دوارا ظاہر کیے گئے - چنانچہ نتیجہ بھی جلد ظہور میں آیا - کہ دوسرے دن یگیوپویت سنسکار ایک لائق خاندان سنگھ مہاشے کا کرایا گیا -

۲۷ - جولائی کو یگیوپویت سنسکار پر وید پرچار فنڈ کے لیئے حسب ذیل چندہ ہوا -

لالہ روپی شنکر صاحب ۶ لالہ بالمکند صاحب گرداور قانون گوئے ۸ - لالہ آتمارام صاحب عرائض نویس ۸ - لالہ جگل کشور نائب شرف ۸ لالہ بنواریداس صاحب پٹواری کھرڑ ۸ - لالہ نتھورام صاحب پٹواری ۸ - اندر سنگھ جی ۸ لشانل نگر نواسی ۸ - لالہ دسوندہی مل ساہوکار منشی مادہو سنگھ جی سودہی نائب مدرس سکول کھرڑ ۸ - چودہری نتھے خاں ۸ - سردار بشن سنگھ جی نے ایک روپیہ کنیا مہاودیالہ جالندھر کے لیئے دیا

۲۸ - جولائی ۱۹۰۶ء کو شری مان پنڈت آتمارام جی جب روپڑ جانیکو تیار ہوئے تو آنکی روانگی کی اطلاع پاکر کھرڑ نواسی پنڈت صاحبان نے یہہ مشہور کیا۔ کہ ہم نے کوئی شاسترارتھ پہلے نہیں کیا - اب کرنیکو تیار ہیں - یہہ آوازہ سنکر شری مان پنڈت آتمارام جی نے آریہ سماج پر دہبہ آتے دیکھہ کر ارادہ روانگی روپڑ ملتوی فرمایا - اور شاستراارتھہ کرنیکو طیار ہو گئے - کھرڑ نواسی پنڈت صاحبان بھی جمع ہوئے - جب پرمانک گرنتھوں کی پرتگیا مانگی تو انہوں نے کہا کہ ہم سب شاستر معہ پراقو کے پرمان دیں گے - مگر کوئی تحریر باقاعدہ نہ دی - اور وقت ٹالتے رہے - جب شام ہو گئی تو کہا کہ کل دیکھا جائیگا - پھر ہندو دہرم کے شاستر کی تعلیم اور آریہ سماج کی سچائی پر اوپدیش ہوا کہ جسکا بہت اچھا اثر پڑا -

۲۹ - جولائی ۱۹۰۶ء کو مکتی وشے پر اوپدیش ہوا عیسائیوں کے ساتھ بھی پرشن اوتر ہوئے حاضرین قریب ۵ یا ۶ سو کے جمع تھے - شری مان پنڈت نے اس مضمون کی صلیت کو بہت اچھی طرح سے دکھایا -

۳۰ - کو اول بالمکند جی نے انقلاب زمانہ پر لکچر دیا - پنڈت جی نے پڑا تو نجے سدھانت پر ویاکھیان دیا -

۳۱ کو شری کرشن جی ادتما دکھائی - اور شری سوامی دیانند جی مہاراج کی پوتر سوانح عمری پر لکچر ہوا جو لوگوں پر روشن ہی نہیں ہوا - کہ جس سے اصلی مطلب حاصل ہو گیا - نئے سماج قایم ہو گیا - کہ جسکے منصب ذیل ادہکاری ہیں -

(۱) پنڈت آتمارام جی اوپدیشک پردہان -

(۲) لالہ جگل کشور نایب شری اپ پردہان -

(۳) لالہ آتمارام عرضی نویس سکرٹری -

(۴) بابو روی شنکر پستکا دھیکش -

(۵) سردار مولا سنگھ خزانچی -

(۶) بالمکند جی گرداور قانونگوئے سبھاسد (۷) لالہ ناتھو رام سبھاسد (۸) لالہ نیوا دیداس سبھاسد (۹) لالہ کرپارام سبھاسد - (۱۰) لالہ پرسرام سبھاسد - (۱۱) لالہ رامچند داس سبھاسد (۱۲) چودہری منشی رام سبھاسد - (۱۳) لالہ ہرچند سبھاسد - (۱۴) پنڈت گوکل چند سبھاسد - (۱۵) لالہ چوہڑ سنگھ سبھاسد - (۱۶) چودہری رتن سنگھ سبھاسد - (۱۷) ٹھاکر داس مہنت دہرم سیوک سبھاسد - (۱۸) سردار کشن سنگھ جی سبھاسد -

۲ - اگست کو بروز آیتوار باقاعدہ سماج ہوا - کہ جسمیں بھجن وآرتی و پراتہنا ہوئی خوب آنند ہوا - اور ۲۸ - جولائی سمبنت شاستراارتھہ جو جھگڑا ہو رہا تھی - اسکا نتیجہ سنسکرت پتروں دوارے جو طرفین میں لکھے گئے یہہ نکلا - کہ پنڈت صاحبان کھرڑ نے اسپر سیدو ہٹی کرکے صاف انکار کر دیا خلاصہ یہہ ہے کہ زبانی شاستر نہیں کرتے - آخر میں لاچار ہو کر پنڈت جی کو سعہارنپور میں واسطے پرچار کے بھیجا -

رقیمہ

آتمارام - سکرٹری آریہ سماج کھرڑ

رزولیوشن آریہ سماج سنبھل ضلع مرادآباد

(۱) سکرٹری سماج نے رودادِ تواعد ویدپرچار فنڈ کمیٹی مرادآباد پیش کی اتفاق رائے سے قرار پایا - کہ یہہ سماج ویدپرچار فنڈ کا قایم ہونا نہایت ضروری سمجھتا ہے - لہذا ویدپرچار فنڈ کھولا جاوے اور ایک نقل اسکی بخدمت آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک مغربی شمالی اودھ اور ایک نقل بخدمت ویدپرچار فنڈ کمیٹی مرادآباد اور ایک واسطے شایع ہونے اخبارات دہرم پرچارک بھیجی جاوے -

العبد شیام سندر لال پردہان آریہ سماج سنبھل -

العبد بہاری لال منتری آریہ سماج سنبھل

ویدپرچار فنڈ کمیٹی مرادآباد

پنڈت بہویشر شرما ۲۸ - جولائی کو نگلا بہا ضلع بدایون کے سماج میں پچاس کی حاضری میں اور ۲۹ کو ۶۰ کی حاضری میں دو ویاکھیان دیئے - پھر یہاں سے عازم بدایون ہوئے اور ۳۰ - جولائی کو رستہ میں داتاگنج سماج میں مختصر لکچر ۱۵ کی حاضری میں دیا - ۳۱ جولائی کو بدایون پہونچکر قیام کیا - یکم و ۲ اگست کو اوجھیانی سماج میں پہونچکر مختلف اوقات میں تین لکچر ۵۰ تک کی حاضری میں دیئے جہاں نوین ویدانت وشے پر پرشنوتر بھی ہوئے ۳ و ۴ - اگست کو بلسی سماج میں پہونچے جہاں دو ویاکھیان ۵۰ تک کی حاضری میں دیئے آخری لکچر کے روز چند عیسائیوں سے مباحثہ بھی ہوا - ان سماجوں میں ایک عرصہ سے کوئی اوپدیشک نہیں آیا تھا - ۵ - اگست کو سہولی پہونچکر قیام کیا - یہاں سماج نہیں ہے اس لیئے اوپدیش کا انتظام نہ ہو سکا - ۶ - اگست کو مرادآباد واپس آ گئے -

ویدپرچار کے رزولیوشنز

اوجھیانی سماج - سرومتی الوسا نشچت ہوا کہ یہہ سماج سب جی سے ویدوکت دہرم کا پرچار کرنا

اپنا کرتویہ سمجھتا ہے۔ اس لیئے یتھا شکتی تن من اور
دھن سے وید پرچار کمیٹی کا سہایک رہے گا۔

آریہ سماج شیپی کثرت رائے سے پاس ہوا۔ کہ
یہ سماج وید پرچار کرنا اپنا مکھیہ کرتویہ سمجھتا ہے
اس لیئے یتھا شکتی وید پرچار کا سہایک ہوگا۔

۱۳۔ جولائی کو ڈیپوٹیشن سنبھل ضلع مراد آباد میں
گیا۔ ۴۔ اگست تک وہاں ویدک دھرم کا پرچار
ہوتا رہا۔ چندہ ۱۱ مِنجملہ جسکے ۲ نقد
اور باقی ادھار لکھا گیا۔ منجملہ اس رقم کے مبلغ
پانچ روپیہ وہاں کے تحصیلدار صاحب نے جو مسلمان
ہیں اور ۵ روپیہ جناب سید علی شاہ صاحب نے
دیئے تھے۔

آریہ ساماجک خبریں

پنڈت پورنانند جی کے پورشارتھ اور اپدیشوں سے
کسولی آریہ سماج پھر جاگ اٹھا۔ اور اب
باقاعدہ کام ہوتا ہے۔ امید ہے کہ ہمارے
کسولی کے پورشارتھی بھائی سالانہ آریہ سماج کے
جلسہ پر بھی رقم وید پرچار فنڈ کے لیئے لاوینگے۔
پنڈت سیتارام شاستری سنسکرت پروفیسر
مشن کالج راولپنڈی ایام تعطیل میں ایک ماہ پرچار
کا کام کرینگے۔ چنانچہ آپ نے قصور فیروز پور
چھاونی وبٹھنڈہ۔ سرسہ۔ حصار۔ بھوانی وغیرہ
پرچار کر کے اب دہلی کا رخ کیا ہے۔ اگر اسی
طرح پر دیگر ودوان بھی اپنی تعطیلوں کے
دن ویدک دھرم کے پرچار کے لیئے اپن کریں۔

تو بہت مفید کام ہو سکتا ہے۔
لالہ جمنا داس بی اے ہیڈ ماسٹر دیانند ہائی
سکول ایام کی تعطیل میں اضلاع جالندھر اور
ہوشیارپور کا دورہ کر رہے ہیں۔ لالہ دیونت رام
جی ہیڈ ماسٹر دیانند ہائی سکول بھی آپکے ساتھ ہیں
لالہ جمنا داس جی کے اندر کام کرنے کی بڑی
بھاری ابھلاشا ہے۔ آپکے جوش سے آریہ
سماج کے اپدیشکوں کو خاص سبق لینے کی
ضرورت ہے۔
۱۴۔ **اگست** ۱۹۱۶ء کو پردھان آریہ سماج کمیٹی بٹھنڈہ
کا چوڑا کرم سنسکار ویدوکت ہوا۔ پردھان صاحب نے
ایک روپیہ لوکل کنیا پاٹشالا کے لیئے دان
کیا۔
جگرانوں آریہ سماج کے ممبروں نے ۲۶
جولائی کی شام کو نگر کیرتن کیا۔ اور ۲۷ کی
صبح کو ایک گرینڈ ہون کیا۔ ہون ہو رہا ہی
تھا۔ کہ ایشور کی کرپا سے بارش کا مینہ برسنے
لگے کہ لوگ مدت سے ترس رہے اور بیحد تکلیف ہو
رہی تھی ایک نیا آیا اور آنا فانا میں سب نشیب و فراز
ایک کر دیا۔ ممبران سماج نے بارش کی خوشی
میں پھر نگر کیرتن کیا اور قریباً ۱۵۰ بچے
جمع کر کے غربا کو بھوجن کھلایا۔
۹۔ **اگست** ۱۹۱۶ء بروز اتوار ست دھرم
پرچارنی سبھا کورد کشیتر کا ستیا یک جلسہ ہوا
بھجن پرارتھنا وغیرہ کے بعد بابو کھشو رام جی نے
دھرم تے پر ایک منوہر ویاکھیان دیا۔ حاضری
تقریباً ایک سو کے تھی۔ اثنائے لکچر میں
ایک مسیحی ام عیسائی نے آریہ دھرم کی نسبت
چند ناشائستہ الزامی الفاظ کہے۔ بعد ازاں
اسنے معافی مانگی مگر ممبران نے معاف نہ کیا
جسپر ممبران نے اسکو میعادی ایک ہفتہ نوٹس

دیا ہوا ہے۔ کہ یا تو عیسائی صاحب اپنے قول کی
صداقت دکھلاویں۔ ورنہ چارہ جوئی عدالت ہوگی۔
ہماری رائے میں ساماجک ممبروں کو ایسی
تیزی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ شانتی سے کام
لینا چاہیئے۔ اور معافی دیدینی چاہیئے۔ کیونکہ
ابھی آریہ سماج نے بہت کام کرنے ہیں۔
۲۶۔ **جولائی** ۱۹۱۶ء آریہ سماج شہر فیروزپور
کے سکرٹری لالہ منشی رام جی کے گھر میں
سیمنتونین سنسکار ویدوکت ہوا۔ اسی تاریخ
کے پیتا یک جلسہ آریہ سماج میں پرارتھنا دی
کے بعد بابو ٹھاکر داس جی نے لکچر دیا۔ ۵
۶ اگست کو شریمان پنڈت سیتارام جی شاستری
نے وہاں پر دو لکچر دیئے۔ ہر ایک میں حاضری
اوسط ۲۰۰ رہی۔
لالہ ہونڈل جی ساہوکار آریہ سماج ہذا کو
ٹرسٹی سہایتا دیتے ہیں۔ اس سماج میں ڈیبیٹنگ
کلب بھی کھلا ہوا ہے۔ جو ہر بدھ کو ہوتا ہے۔
امرتسر (۱) ۱۹۔ اگست ۱۹۱۶ء کو ایک
شخص نومسلم کو آریہ سماج مندر میں شدھ کیا
گیا۔ (۲) مولوی ثناءاللہ صاحب اور ماسٹر
آتمارام صاحب کے درمیان مسئلہ تناسخ پر
تحریری مباحثہ شروع ہے۔ (۳) ڈیبیٹنگ
کلب روز بروز ترقی پر ہے۔ (۴) ۹ اگست کو
لالہ مکھن لال ممبر آریہ سماج رانچی نے آریہ سماج
کے دان پاتر میں ایک روپیہ ڈالا۔
اجمیر میں لالہ ستیل پرشاد
جی کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا۔
۵ روپیہ مختلف فنڈات کی امداد میں ان کی طرف سے
دیئے گئے رانچی آریہ سماج میں ۷۔ اگست ۱۹۱۶ء کے
پیتا یک جلسہ میں بھجن اپاسنا کے بعد پنڈت
آریہ منی جی نے ایک عالمانہ لکچر دیا۔ اس

نے آریہ ورت کے لیئے ۱۳ نئے خریدار پیدا کیئے۔

جلال آباد آریہ سماج کے اپن جو جائے سفید لالہ کنہیا لال جی نے کی تھی۔ اُسپر ممبران نے بفعل ایک لمبا چوڑا چبوترہ بناکر اسپر سپتاہک کاررو‌ائی شروع کردی ہے چنانچہ پہلا جلسہ ۹۔ اگست ۱۸۹۶ء کو اسی جگہہ ہوا۔ ہون ویپرارتہنا او پاسنا کے بعد ممبروں دھاگوں کیے آگے مندر کی تیاری کے لیئے اپیل کیا گیا۔ حاضری ۲۰ کے قریب تھی بعد میں کڑاہ پرشاد تقسیم کیا گیا۔

دہلی آریہ سماج کے سپتاہک جلسے بدستور ہوا مورخہ ۵ و ۱۲ و ۱۹ و ۲۶۔ جولائے ۱۸۹۶ء کو بدستور ہوئے معمولی پرارتہنا ئیں کیے بعد چند صاحب نے کتھائیں کہیں اور لیکچر بھی دیئے۔ ہر سپتاہ کو یہاں ممبروں کے گھروں میں پریوارک اوپاسنا ہوتی ہیں۔ اس مطلب کے لیئے پنڈت تلسی رام جی غازی آباد سے بلائے جاتے ہیں۔ سماج کے ممبران نے ایک سبھا دلی سنگت بنائی جسکا جلسہ بدھ وار کو ہوا کرتا ہے۔ رونق اچھی ہوتی ہے۔ پنڈت گوشرل جی کے پورشارتھ سے ایک بہن منڈلی بھی بنائی گئی ہے۔ جسکا جلسہ ہر سنیچر کو ہوا کرتا ہے۔ سماج کے سپتاہک جلسے کے بعد ہندیا کے منتروں کا پاٹھ ہوا کرتا ہے جس سے سب ممبروں کی نت کرم کی طرف رجحی بڑہتی ہے غرضکہ دہلی سماج اب بڑے پورشارتھ سے کام کر رہا ہے۔

راولپنڈی آریہ سماج میں ۱۲ و ۱۹ و ۲۶ جولائے و ۲۔ اگست ۱۸۹۶ء کو سپتاہک جلسے بدستور ہوئے معمولی بھجن و پرارتہناؤں کے بعد چند اصحاب نے کتھائیں بھی کہیں اور لکچر بھی دیئے۔ ہر ہفتے تعداد حاضری اوسطاً ۵۰ رہی۔

پنڈت دیو دیال جی نے ۲۴۔ و ۲۶ و ۲۷ جولائے کو ویدک دہرم کا یہاں پر پرچار کیا جیسے سادہو بھاشکرانند کے اعتراضوں کا بھی جواب دیا۔ ۲۔ اگست کے سپتاہک جلسہ میں اس سماج نے مسمی سندر این نو مسلم کو شدہ کیا۔ حاضرین کو اسکے ہاتھ سے کڑاہ پرشاد کھلوایا۔

یکم و دوم و سوم۔ اگست ۱۸۹۶ء کو موقعہ میلہ قصبہ کوری میں ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ حاضری اچھی ہوتی رہی۔

آریہ سماج دینا نگر کا اپنے علاقہ میں پرچار۔ ۱۵۔ جولائے ۱۸۹۶ء کو جھنگی ویدا میں آریہ سماج نے ۳۰۰ کی حاضری میں پرچار کیا۔ یہہ میلہ سکھوں کا تھا۔ یہاں گرنتھ صاحب کی کتھا ہوتی۔ آریہ سماج کے پرچار کے بعد پردہان سنگھ سبھا نے آریہ سماج کا شکریہ ادا کیا آریہ سماج نے بھی سکھوں کو سائبان و دری وغیرہ سے مدد دی۔

۲۰۔ جولائے ۱۸۹۶ء کو لالہ بخشیش رام پردہان نے پادری کھڑک سنگھ و پادری نوبن چندر جی بٹالہ سے ویدوں کی قدامت پر شاستراتھ کیا مفصل حال علیحدہ شایع ہوگا۔

۲۳۔ جولائے ۱۸۹۶ء کو لالہ بخشیش رام جی نے ایک دکھنی برہمن سے شاستراتھ کی درخواست کی۔ اُسنے انکار کیا۔

۳۰۔ جولائے ۱۸۹۶ء کو لالہ کشمیر لال کی پتری کا نام کرن سنسکار ویدک ہوا۔ لالہ صاحب نے کنیا مہا ودیالہ کو ۴؏ وید پرچار فنڈ کو ۴؏ دان دیا اور سماج کے ممبروں کو پریتی بھوجن دیا۔

یکم اگست ۱۸۹۶ء کو لالہ فقیر چند نے ایک سو کی حاضری میں موضع مرارہ میں ایک ویاکہیان دہرم وشے پر دیا۔ دینا نگر کے علاقہ میں پرچار کی بڑی ضرورت مدنظر رکھکر آریہ سماج نے

دو پرچارک منڈلیاں قایم کردی ہیں۔ منڈلی پردہان صاحب نے ۱۹۔ جولائے ۱۸۹۶ء تحصیل ڈھونڈہ دہاریوال میں ۳ ویاکہیان دیئے حاضری کل ۱۵۰ تھی۔ اور ۴ ہیماریوں کو دوائی دی۔ علاوہ اسکے دہاریوال آریہ سماج کے سبھاسدوں سے چند وشیوں پر بات چیت ہوئی۔ منڈلی اوپ پردہان نے ۳۱۔ جولائے ۱۸۹۶ء کو موضع گرونٹیس دو ویاکہیان دیئے۔

ان منڈلیوں کے قواعد مختصر یہہ ہیں۔ کہ جب منڈلی پرچار کو جاوے۔ تو کسی شخص سے کوئی مدد روٹی و شربت وغیرہ نہ لے۔ اور جس وقت منڈلی گاؤں کے نزدیک جاوے۔ تو سنکیرتن کرتی ہوئی پرچار کرے۔ اور ایک منڈلی ہر اتوار کو باہر جایا کرے۔ اگر کوئی آریہ سماج ہو تو اُس سے سوائے اسکے کہ وہاں پر رات کو آرام کرے۔ اور کوئی مدد روٹی وغیرہ نہ لیوے۔ اور جو خرچ ہو وہ ہر ایک ممبر منڈلی کا اپنا ہو۔ آریہ سماج سے بھی کچھہ نہ لیا جاوے۔

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

پنڈت دیو دیال جی پرچارک نے ۴۔ جولائے کو سیالکوٹ میں اوپدیش دیا۔ ۵۔ کو سکہ برادری کے سادہوؤں پر ویاکہیان دیا۔ ۶۔ کو بازار میں اوپدیش دیا۔ ۷۔ کو چوک میں دہرم وشے پر ویاکہیان دیا۔ ۸۔ کو سادہاسن اوپدیش دیا۔ ۹۔ صدر سیالکوٹ میں اوپدیش دیا۔ ۱۱۔ کو گوجرات میں اوپدیش دیا۔ ۱۲۔ کو سماج مندر میں پرارتہنا کرائی اوپدیش دیا بھجن گائے۔ ۱۳۔ کو بازار میں اوپدیش دیا اور بھجن گائے۔ ۱۴ و ۱۵ کو پھر اوپدیش دیا۔ ۱۶۔ کو

گجرات سے چلکر سرائے اورنگ آباد پہنچے - ۱۷ کو وہاں دوبارہ اوپدیش دیا - ۱۸ - کو گوجر خاں پہنچے ۱۹ کو گرہست کے سُدھار پر دیاکھیان دیا ۲۰ و ۲۱ کو اپدیش دیا - ۲۲ کو راولپنڈی پہنچے - ۲۵ کو سچے دان پر دیاکھیان دیا - ۲۶ کو اوپدیش دیا - ۲۷ - کو دیاکھیان دیا - ۲۸ - کو مورتی پوجن پر دیاکھیان دیا - ۲۹ - کو اپدیش دیا - ۳۱ - کو موضع گورسی میں پرچار کرنے کے لیے تشریف لے گئے -

پنڈت رام رتن شرما پرچارک نے یکم و ۲ جولائے کو جرانہ (پٹیالہ) میں دان کے وشے پر دیاکھیان اور "جھوٹھ بولنا کیوں بُرا ہے" پر اوپدیش دیا - ۳ - کو لوہٹ ودی (نابھہ) میں "سناتن دہرم کیا ہے" پر دیاکھیان دیا اور "ایشور ساکار ہے یا نراکار" پر پرشنوتر ہوئے - ۴ - کو جرانہ (پٹیالہ) میں "پاپ کی پرکشا کیا ہے" پر دیاکھیان دیا - ۵ - ۶ - کو قصبہ (پٹیالہ) میں دہرم کے لکشنوں پر دیاکھیان اور ایشور پراپتی کے رستے پر اوپدیش دیا - ۷ - ۸ کو جرانہ میں پرلوک کے سُدھار پر اوپدیش دیا - اور آریہ سماج کے نیموں پر دیاکھیان دیا - ایک نیا ممبر بنا - ۹ و ۱۰ کو لوہگڑھ (پٹیالہ) میں ۲ دیاکھیان دئے - ۱۱ و ۱۲ کو کلیان (نابھہ) میں بتقریب میلہ دہرم اوپدیش کیا - ہزارہا منشیوں کو ویدک دہرم کی آواز سنائی - ۱۳ و ۱۴ کو پھر (نابھہ) میں دو دیاکھیان دئے - ۱۵ و ۱۶ کو دھولیر (کوٹلہ) میں ہر روز ایک ایک دیاکھیان دیا - ۱۷ - کو کوٹلہ میں آریہ سماج کے تیسرے نیم پر دیاکھیان دیا - ۱۹ - کو لودھیانہ میں ایک دیاکھیان دیا - ۲۱ و ۲۲ کو کھنہ میں پرشنوتر ہوئے - ایک دیاکھیان دیا - ۲۳ - کو دادو پور میں ایک دیاکھیان دیا

۲۴ - کو بھودی (لودھیانہ) میں ایک دیاکھیان دیا - ۲۵ - کو کھنہ میں دیاکھیان دیا - ۲۶ سے ۳۰ تک پائل (پٹیالہ) میں مختلف وشیوں پر دیاکھیان دیئے اور بحث مباحثہ کیا - ۳۱ - کو تم کوری (پٹیالہ) میں اوپدیش دیا -

پنڈت لا لمن پرچارک نے ۵ - جولائے کو خوشاب میں - ۷ و ۸ کو کوٹ والی (ڈیرہ اسمعیل خاں) میں ۹ - ۱۰ - کو بہل میں ۱۱ سے ۱۳ تک کروڑ میں ۱۴ - ۱۵ - کو سامر میں - ۱۶ و ۱۷ - کو کوٹ سلطان میں ۱۸ سے ۲۰ تک لیہ میں - ۲۱ - کو دریا خاں میں - ۲۲ سے ۲۷ تک کروڑ میں - ۲۸ و ۲۹ بہل میں ۳۰ کو جھبر وال میں - ۳۱ - جولائے و یکم اگست کو بہل میں دیاکھیان دیئے اور کتھا کی - بعض جگہوں میں پرشنوتر بھی ہوئے -

پنڈت پورنانند جی اوپدیشک ۶ - جون سے ۱۷ - جولائے تک کو تہ میں قیام فرما کر ہر روز سادہو کیشوانند کے مقابلہ میں دیاکھیان مختلف وشیوں پر دیتے رہے - سادہو ند کو چیلنج شاستر ارتھ کے واسطے دیا گیا - مگر سادہو جی نے شاستر نہیں کیا تین شخص سبھا کے ممبر بنے -

حکیم سنت رام جی پرچارک نے ۱۷ - جون کو فتحگڈھ میں پرشنوتر کیے - ۱۹ سے ۲۴ تک کھنگالی (امرتسر) میں ہر روز ایک دیاکھیان دیا - ایک مولوی اور دو تین برہمنوں سے مباحثہ کیا - ۲۵ سے ۲۹ تک کھونگل میں لکچر دیئے - ۳۰ جون و یکم جولائے کو مجیٹھہ میں دو لکچر دیئے - ۲ - کو امرتسر میں پرشنوتر ہوئے - ۳ سے ۱۱ تک ترن تارن میں ہر روز دو دو دیاکھیان دیئے - اور پادری صاحب سے مباحثہ ہوا - میلہ اماوس میں بھی پرچار کیا - ۱۲ - کو سیدوں (امرتسر) میں دو دیاکھیان دیئے - ۱۳ - کو بٹالہ میں دیاکھیان دیا - ۱۵ - کو دہرم کوٹ (گورداسپور) میں دیاکھیان دیا - ۱۶ - کو لاہور کی ڈبیٹنگ کلب میں مباحثہ کیا - ۱۷ - کو (اچھرا) (لاہور) میں دیاکھیان دیا - ۱۸ - کو میانمیر میں دیاکھیان دیا - ۱۹ - کو ترن تارن میں پرشنوتر ہوئے - ۲۲ کو بھاگو والہ (گورداسپور) میں لکچر دیا - ۲۳ سے ۲۵ تک کلانور میں ہر روز ایک دیاکھیان دیا - ۲۶ - کو ڈیرہ نانک میں ایک لکچر دیا - ۲۷ و ۲۸ کو مرزا جان (گورداسپور) میں دو لکچر دیئے - ۲۹ کو بھاگو والہ میں پرشنوتر ہوئے - ۳۰ کو بٹالہ میں لکچر دیا -

ضروری نویدن

شریمتی پراوپکارنی سبھا کے کتنی اہم ویشن میں سبھاسد مہاشیوں کے بہت کم آنے سے اور جتنے الستاہ اور اُدیوگ کے ساتھ سبھاسدوں کو آنا چاہیے نہیں آتے - اگر گت ادہویشن میں کوئی مہاشے بھی نہیں پہنچ سکے - اس سے ادہویشن ہی نہیں ہوا - اس طرح سبھا کا کاریہ کیسے چل سکتا ہے - اور چونکہ سبھا کی اُنتی کے لیے آپ کا پدھارنا ضروری ہے - اس لیے سرب مہاشیوں سے نویدن ہے - کہ اس سالانہ ادہویشن پر ضرور پدھاریں - اور جس سمے آپ کو فرصت ہو - وہ تاریخ لکھا دیں - تاکہ اُسی تاریخ پر سالانہ ادہویشن کا پربندھ کیا جاوے کرپا کر کے خبر اتر دیں

ایچ - بی - سارڈا
جائنٹ سکرٹری پراوپکارنی سبھا اجمیر

ناول چاند

آپکو اگر ناول پڑھنے کا شوق ہے - تو ناول چاند ضرور بقیمت ۸ منگا کر پڑھیے - نسیم منیجر پرچارک جالندھر

ممیرے کا سُرمہ

مُصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں لیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ ابتدائی سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخن۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے۔ کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ (عہ) ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپے (سہ) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ (عہ۵) مصری سرمہ فی تولہ ۸ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ اسنادات

میں نے آپکے ممیرے کے سفید سرمہ کو تین ہفتے تک استعمال کیا جسکو انگریزی ادویہ استعمال کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوا تھا۔ ایک بہن کو جسکی آنکھ کے پردے میں زخم تھا۔ اور دوسرے ہندوستانی کو جسکو شروع کیٹرکٹ (موتیا بند) تھا۔ اور سوم کو دھند اور ناخونہ تھا۔ آپکا سرمہ اکسیر ثابت ہوا جیسی توقع لینے کی تھی ویسا ہی مفید پایا۔ میری آنکھیں بہ زمانہ طالب علمی کی دوائی آنکھ کا مرض کے لئے بہتر نہیں ہو سکتی۔ آپکا سرمہ اشتہار کو بذریعہ ڈاکٹروں اور شفاخانوں فروخت ہونا چاہیئے۔ تاکہ ہر ایک امیر غریب اس سرمہ سے فائدہ حاصل کرے کہ آپکو یاد کرے۔ براہ مہربانی ایک دو تولہ سرمہ وی پی پوسٹ میرے نام روانہ فرما دیں۔ رقیمہ ڈاکٹر شیخ عبدالعزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ جنڈیالہ ۱۰ مارچ ۱۸۹۶ء

(۲) جناب پروفیسر صاحب۔ تسلیم۔ آپکا سرمہ اکسیر کا فیض ہے۔ استعمال کیا۔ جسکو عرصہ سے دھند ناخونہ تھا۔ بالکل ...

کاسمٹک لوشن۔ بورک لوشن۔ لیڈ لوشن کسی سے اس کو فائدہ نہ ہوا۔ آپکے سرمہ کے ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہو گیا۔ رقیمہ ڈاکٹر نوازش علی فنسر مقام دیوبند ۵ مئی ۱۸۹۶ء

(۳) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ ڈاکٹر میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا۔ نہایت مفید پایا۔ آنکھوں کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ آنکھوں کو تروتازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کے قائم رکھنے کیواسطے نہایت مفید اور نعم دافع ہے۔ میں نے آجتک کبھی کوئی دوائی اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی۔ رقیمہ ڈاکٹر محمد حیات خان بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ سول سرجن قسمت جالندھر ۱۰ جنوری ۱۸۹۶ء

(۴) میں اس امر کی بطیب خاطر تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمے کا استعمال مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر رشید ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر سرجری کالج لاہور ۱۲ مئی ۱۸۹۶ء

(۵) یہ ممیرے کا سرمہ جو کہ ڈاکٹر میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان لوگوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار ہیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاص کر ان لوگوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے۔ اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ رقیمہ ڈاکٹر سرج لال گوسائیں بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور یکم جون ۱۸۹۶ء

پانچہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی اسنادات میں جو فریب دہ نہ لکھے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائنس بینک میں اسی مطلب کیلئے جمع ہے

اشتہار

۲۹

ہر خاص و عام کو مژدہ ہو کہ ادویات مفصلہ ذیل رفاہ عام کے واسطے میری دوکان میں موجود ہیں ۔ اور ادویات مذکورہ قدیم سے آزمودہ کار ہیں ۔ اور اب بھی جن صاحبوں کو ضرورت ہو میری دکان سے آزمائش کر کے خرید کریں ۔ اور دیکھیں ۔ کہ ادویات مذکورہ سے کس قدر فائدہ ہوتا ہے **معجون حیات بخش** معجون مذکور واسطے قوت دماغ ۔ درد گردہ ۔ درد مثانہ ۔ کہنہ آتشک ۔ سوزاک ۔ بواسیر کے واسطے مفید ہے ۔ زرد رنگ کو سرخ کرتی ہے ۔ اور قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے ۔ اور دیرینہ قبض کے واسطے مفید ہے ۔ قیمت دو روپیہ ۔ دو ہفتہ کے واسطے **دوائی ابھرا** ۔ دوائی مذکور جن عورتوں کا حمل جلدی اسقاط ہو جاتا ہے ۔ یا بچے کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو ۔ ان کے واسطے بہت مفید ہے ۔ قیمت فی ڈبیہ عہ ۔ **دوائے خارش** تر و خشک ۔ یہ دوائی خارش ہر دو قسم کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۔ **حبوب آتشک** خواہ کتنا ہی پرانا آتشک ہو ۔ دوائی مذکور بغیر منہ آنے یا کسی اور قسم کی تکلیف کے دو ہفتہ میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے ۔ قیمت ۱ عہ **حبوب تلی** عجیب ۔ حبوب مذکور تلی کے واسطے بہت ہی مفید ہے ۔ اگر تلی برس کی ہو تو چالیس روز میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے ۔ قیمت فی ڈبیہ ۔ **بوٹی بواسیر** ۔ یہ بوٹی ایک سنیاسی صاحب کی بتلائی ہوئی ہمارے پاس موجود ہے ۔ جو سینکڑوں آدمیوں پر آزمائی ہوئی ہے ۔ جس سے کیسی ہی بواسیر ہو دو ہفتہ میں بالکل صحت ہو جاتی ہے ۔ قیمت ۱ روپیہ ۔ **معجون قوت باہ** معجون مذکور قوت باہ کے واسطے اکسیر جیسی ہے ۔ قیمت بہت ارزاں فی ڈبیہ عہ ۔ **دوائی تپ دق و سل** ۔ تپ دق اور سل کے واسطے از حد مفید ہے ۔ قیمت ۔ **حب عطوس** حب مذکور فالج لقوہ سکتہ تشنج امراض بارد اور درد شقیقہ کے واسطے بہت مفید ہے قیمت ۱ ۔ **دوائی سوزاک** ۔ سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو ۔ دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے ۔ قیمت ۔ **حب حیات** ۔ حب مذکور تقویت معدہ ۔ اصلاح ہاضمہ ۔ کثرت ریاح لینی ریحی ۔ دفع قراقر ۔ دفع بلغم ۔ ہیضہ ۔ مقوی دماغ و تصفیہ حواس و تفریح بہت ۔ گولی ۔ **یاقوتی بارد** ۔ مریضوں کے لئے غایت درجہ مفید ہے ۔ خفقان اور گرمی تقویت اعضائے رئیسہ اور خون اور روح کی صفائی ۔ اور نیز گرمی کے بخار کو بھی فائدہ مند ہے ۔ فی ڈبیہ ۔ **سرمہ مروارید** ۔ یہ سرمہ دھند ۔ غباری ۔ جالا ۔ ضعف بصر ۔ تاریکی چشم ۔ موتیا بند ۔ آنکھوں سے پانی جانا خارش کے واسطے مفید ہے ۔ قیمت فی تولہ ۔ ہر دو قسم سیاہ و سفید ۔ **اطلاع** قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہیے ۔ خرچ محصول ڈاک ذمہ خریدار ۔ ہر چیز کی ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا ۔ **المشتہر** حکیم بشمبر داس بازار ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اشتہار

۱۹

ہمارے کارخانہ میں پنڈت سیدہ سوجی ردا آٹا سب اول قسم کا تیار ہوتا ہے جس کا پکوان نہایت ہی عمدہ اور خوش نما اور خوش ذائقہ ہے ۔ خریداران ایک مرتبہ ضرور منگا کر دیکھیں ۔ **المشتہر** دی الکرٹ برادرز پنجرانی ایند نور درام انڈیا فلور ملز کمپنی دہلی ۔

آریہ پستکالے جالندھر

ہمارے پستکالے میں کل تصانیف **پنڈت لیکھرام** آریہ مسافر و دیگر آریہ دھرم کی پستکیں مطبوعہ بیشتر مطبع اجیتسر و جالندھر پریس وغیرہ فروخت کے لئے موجود ہیں ۔ جس صاحب کو کسی کتاب کی ضرورت ہو ۔ بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرماویں ۔ **درخواست بنام** منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر آنی چاہیے ۔

نہایت مفید [illegible] اخلاق [illegible] تصنیف [illegible] پنجاب [illegible]

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

(ارتھ) ہم سب ایسمیں متر بھاو سے برتیں

اُدّیش

(۱) ویدک ست کا پرچار (۲) ستیہ آچار کا پرچار کرنا [illegible] (۳) [illegible] آریہ سماج کے متعلق مضامین شایع کرنا (۴) [illegible] (۵) دھرم سمبندھی و دیگر مختلف خبروں کا اختصار پیش کرنا

ایشور کی نیم کا پالن

آریہ پرتی نِدھی سبھا

ست دھرم پرچارک

جلد ۸

۱۸۵۲

نیم

(۱) قیمت عام خریداران سے [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] محصول [illegible] (۴) [illegible] محصول [illegible] (۵) [illegible] اشتہارات [illegible] فی سطر کالم [illegible] ایکبار کے لیے زیادہ [illegible] انتظام [illegible]

ایشور کی نیم کا پالن

ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے

ستری دھرم نیتی

اس کتاب میں حسب ذیل مضامین ہیں نہایت عمدہ دھرم - مریادا - بادشاہ - برت - گرہ کرتبیہ - بالکوں کا پالن - گرہستھی - کرتبیہ - اور اکر تبیہ - ہر ایک مضمون کو نہایت خوبصورتی سے سمجھایا ہے - اور بھاشا بڑی رسیلی ہے - منیجر ست دھرم پرچارک - جالندھر اور منیجر شکو دھرما آریہ سماج بڑودہ سے مل سکتی ہے۔

قیمت فی جلد ۳

المشتہر

منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی ہامری کی اکسیر دوا

میں بہت دنوں سے اس بیماری کی [illegible] تھا [illegible] بضرور [illegible] آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن مجھے تجربہ اور [illegible] سے یہ نکالی ہے - بیرج [illegible]

گرنے سے یا آنکھیں کوئی خرابی آنے سے [illegible] یا بیرج میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو ان طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آجاتا ہے اس گولی سے عورتوں کی پردر کی بیماری کو آرام ہوجاتا ہے - طلاء فی شیشی تین روپیہ گولی فی شیشی ۵۰ عدد ۲ روپیہ

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا

تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے - کہ اب ہیضہ سے بہت ڈر نہیں ہا - سو مریضوں میں سے ۹۰ کو ضروری آرام ہوجاتا ہے - ایک کامل شیشی کی نہایت کافی ہے ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیے ہیضہ کے علاوہ دردِ شکم کو بھی آرام ہوجاتا ہے

قیمت فی شیشی ۸

المشتہر ڈاکٹر گوپال [illegible]

ست دھرم پرچارک

[illegible] بنایا ہوا عرق کافور سب نے امتحان ہم نے بھی بد ہضمی کی حالتوں میں چند جگہ استعمال کیا - مفید ثابت ہوا -

اشتہار مجرب دوائیں

ادویات ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں - قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں -

کشتہ لقوہ - اسکے کھانے سے دل و دماغ و جگر و گردہ و مثانہ و ضعف پشت کا بالکل نام بھی نہیں رہ جاتا ہے - بلکہ بہت [illegible] کی طرح ہوجاتی ہے - دُبلے بھی فربہ ہوجاتے ہیں [illegible] سنی ہیئت ہتھیلی [illegible] رہ جاتی ہے - قیمہ کی جریان منی کو بالخاصیت مفید ہے [illegible] کی سستی دور ہوجاتی ہے - جو لوگ قوت باہ نا کارہ ہوچکے ہیں - انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیے - غرضیکہ بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں - انکے تدارک کے لیے یہ آب حیات ہے - آب حیات [illegible] یہ روغن مسیحا کے ہمراہ جلق

کے حق میں اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہیں بھیجی جاوے گی

قیمت فی تولہ دس روپیہ۔

روغن مسیحا - یہ لاعلاج امراض کے واسطے بہت بابرکت ہے۔ مجاوق وسست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندی فربہی پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ۔

دوائی آتشک - خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو۔ بغیر تے دست دستہ آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ۔

دوائے سوزاک - سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ہو یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ **المشتہر**

قیمت فی تولہ چار روپیہ ۔ حکیم تارا چند از گجرات پنجاب

اشتہار

گردیار بابا سیر جو سنہ ۱۸۰ء میں ایک مہاتما سنیاسی سے ملی تھیں۔ اب سات سال کے تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ تلی بیماری ہذا کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ **المشتہر**

برکت رام شرما پنجان آرپینج ناردوال (سیالکوٹ)

برہمی بوٹی

دماغ ملبصارت۔ حافظہ۔ برہم چریہ کو قایم اور خون کو صاف کرنیوالی ایک بے نظیر اور شہی دوائی چیز بوٹی ہے۔ کہ جسکو ہمارے رشی منی مذکورہ بالا روگوں سے بچنے کے لئے پان کیا کرتے تھے اور خاصکر انیسویں صدی کے سب سے رشی مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی بھی اسکو استعمال میں لاتے تھے۔ اسی واسطے انہوں نے اپنے بنائے پستک سنسکار ودھی میں اسکا فصل ذکر کیا ہے۔ اور اسکے فائدوں سے جو بہاڑ کی یاترا

سو جاتے ہیں۔ اسکی تعریف سنی ہے۔ میں نے یہ بوٹی برہمچاری برہمانند کی کوشش سے ہمالہ پربت سے حاصل کی ہے۔ اور نرخ اسکا عام لوگوں کے فائدہ کے واسطے بہت ارزاں رکھا ہے۔ یعنی عہ فی پونڈ

ترکیب استعمال موسم سرما میں اسکو کوٹ کر کپڑے سے چھان لو۔ اور ایک تولہ بھر دودھ کے ساتھ بطور پھکی نوش کرو۔ گرمی کے موسم میں رات کو دھوکر اسکو بھگو رکھنا چاہئے۔ اور صبح کو کالی مرچ اور الائچی ڈالکر گھوٹ کر پی لینا چاہئے۔

المشتہر دیوی چند بھرتا دہرسالہ ضلع کانگڑہ

ثبوت تناسخ

مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر

جس کتاب کا حق پسندوں کو بڑی شدت سے انتظار تھا۔ اور جسکے مطالعہ کے لئے ہزار ہا لوگوں کے دل ترستے خواہشمند تھے۔ وہ تحقیقات علمی کا ذخیرہ معلومات وسیع کا خزانہ۔ دلائل قاطع و براہین ساطع کی زبردست میگزین جسکے مقابلہ میں باطل توہمات اور فضول وسوسات کو ٹھہرنے کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں ملکہ مصنف کا دعویٰ ہے کہ اس مسئلہ پر عیسائی محمدی اور براہمو صاحبان کے مطبوعہ کتب میں آج تک جتنے اعتراضات تھے۔ انکو اچھی طرح اور پوری تلاش سے معلوم کرکے ان سب کی منصفانہ اور محققانہ طریقہ سے جواب دیئے گئے ہیں۔ اور غالباً کوئی اعتراض ایسا باقی نہیں ہے جسکا جواب باصواب فاضل مصنف نے اس لاجواب کتاب میں نہیں دیا۔

ثبوت تناسخ دو حصوں پر مشتمل ہے حصہ اول مخالفین کے اعتراضوں کے جواب جس کے چار باب ہیں۔ باب اول تحقیق روح اور اسکا جسم سے تعلق۔ اسمیں ۲۶ دلایل سے ثابت

کیا گیا ہے۔ کہ روح جسم سے جدا ایک غیر فانی ہستی ہے اور علاوہ براں اسمیں یہ بھی بتلایا گیا ہے۔ کہ انسان کے سوا اور جانوروں میں بھی روح ہے۔ (باب دوم عیسائیوں کے اعتراضوں کا جواب۔ باب سوم مسلمانوں کے اعتراضوں کا جواب۔ باب چہارم۔ برہمو سماجیوں کے اعتراضوں کا جواب۔

حصہ دوم۔ مسئلہ تناسخ کی بابت ایک وسیع تحقیقات اسمیں (باب ہیں۔ باب اول رگوید اور دیگر شاستروں سے تناسخ کا ثبوت۔ باب دوم۔ پارسی مذہب اور تناسخ۔ باب سوم بدھ مذہب اور تناسخ۔ باب چہارم مختلف ممالک کے حکما کی رائے۔ باب پنجم بائبل سے تناسخ کا ثبوت۔ باب ششم قرآن سے تناسخ کا ثبوت۔ باب ہفتم دیگر علمائے اسلام کی رائے۔ باب ہشتم کبیر صاحب اور نانک صاحب کی رائے۔ باب نہم شری سوامی دیانند جی کی مفصل رائے۔ اور ملا تھے۔ ان سب کے علاوہ دو مقدمے اور ایک خاتمہ پر کتاب کو ختم کیا گیا ہے

حجم ۴۰۰ صفحہ قیمت دو روپیہ۔ ہر ایک اعتراض پر پوری دسترس سے بحث کی ہے مصنف کی لیاقت اور عالی معلومات سے آپ سب صاحبان اچھی طرح آگاہ ہیں اگرچہ مصنف کے پرچار کے کام میں مصروف رہنے کے سبب کتاب کے چھپنے میں دیر ہو گئی۔ مگر پھر بھی "دیر آید درست" کے مطابق کتاب بھی اسی طرح نہایت خوبی کے ساتھ صحیح اور عمدہ طبع ہوئی ہے اور اب بحمدہ بالکل تیار مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر میں فروخت کے واسطے موجود ہے۔ جو صاحب دیکھنے کا شوق رکھتے ہوں مطبع ہذا سے بذریعہ ویلیو پے ایبل کے منگوالیں۔ فرمایش کی تعمیل بہت جلد کیجاتی ہے۔ **المشتہر**

مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

نمبر ۲۱ | مطبوعہ ۱۴ بھادوں سمت ۱۹۵۳ بکرمی ۲۸ اگست ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر | جلد ۸

यजुर्वेदः अ० ६ मं०

प्र नो यच्छत्वर्यमा प्र
पूषा प्र बृहस्पतिः। प्र वा
वी ददातु नः स्वाहा॥

"...دنیا ہمیں ہمکو شکشا دیوے جیسی پوشن ہار
...بتی کارک شکشا ملتی ہے جیسے ودوان اُتم
...دیا دیوے۔ ایسی اُتم بانی یکت ودیا سے ہماری
...بتی اور نید ودیا سے پرکاشمان ماتا ہمیں سدا
...ی شکشا دیا کرے۔"

ویدک دھرم کس پرکار کی ماتاؤں کو گرہست
آشرم میں کلا ہوا چاہتا ہے۔ مورکھ اور ان پڑھ
...تریوں کی ویدک دھرم نندا کرتا ہے۔ ہاں یہ
...روری دھرم چاہتا ہے۔ کہ ستیوں کو شکشا دینے
...ی ماتائیں بھی گرہست آشرم میں پروِرت ہوں
...نکت ماتا کی شکشا۔ سکول اور کالجوں کی
...کشا سے کئی گنا پھلدایک ہوتی ہے۔ اسی لیے
...وید منتر کہتا ہے۔ کہ ماتائیں اپنی سنتان کو نیائے کرنا
سکھلادیں۔ ارتھات سُننش اور جبر بدار وچنوں
کے ساتھ بیٹھا لوگیہ اور بیتھا دت یترنا اور شریر
اور آتما کے بل پراپتی کا یتن جس سے سنتان لوگ
...کے شریر نبل ہوں۔ برہمچریہ آدمی کی شکشا
ان کے ہردے میں جم جائے۔ اور ساتھ ہی آتما
بھی اتیشٹ ہو۔ ارتھات ست وادی اور دھرم
...پور وشواش بنادے۔ غرضیکہ جیسے ودوان
...مھارشی شکشا سے اپنے شِشیوں کو ودوان
بنادیتے ہیں۔ ماتائیں بھی اسی پرکار اپنی سنتانوں
کا ادھار کریں ہو

ست دھرم پرچارک

ایشواوپنشد کی پنڈت گورودت کرت ویاکھیا

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

جب اس طرح سے سمجھا جائے تو دھرم ہاں سچا
دھرم کیسی نعمت ہے۔ اس کے سبق دانائی اور مفید
ہدایتوں سے پر ہیں۔ دنیا سے اسکے خالق کی طرف
جاتے ہوئے ہم دنیا کو ناپائدار سمجھ کر اس سے موہ
کو ہٹاتے ہیں۔ جب یہاں تک پہونچینگے تو آگے
بھی قدم بڑھا سکتے ہیں جیسے کہ سیدھے ہی ذاتی
سُدھار پر پہونچیں۔ اس ذاتی سدھار کا دارومدار
انصاف کے اصول کو محسوس کرنے پر ہی ہے یہ
انصاف کا اصول منش کی طبیعت میں موجود ہے
ایک سچدانند پرمیشور سبکی پوری بہتری اور
بھلائی کرنے کے لیئے سادھارن گیان سے
نیموں سے سبکو انتظام میں چلاتا ہوا سب پر حکمرانی
کر رہا ہے۔ یہ سرب ویاپک پرمیشور چھوٹے سے
چھوٹے ذرہ اور بڑے سے بڑے آفتاب کو
حرکت دیتا ہوا ہر ایک کو اپنے کام کرنے کے
لائق بناتا ہے جس سے کہ سبکی بہتری ہی ہو سکے
اس ایشور کی ہستی کو جو کہ سبکی بھلائی کر رہی ہے محسوس
کرنا اور اسکی مرضی کے مطابق چلنا ہی اس انصاف
کے اصول کا پورے طور پر محسوس کرنا ہے۔ سبکو فیض
پہونچانے کے مدعا کو پورا کرنے کے لیئے قدرت
کا عجیب غریب انتظامیہ کارخانہ دیکھی حیرت انگیز
اور لاثانی طریقہ سے کام کر رہا ہے۔ مکمل قانون کا ضابطہ
ایشوری قدرت کے سناتن اور اٹل اکھنڈ نیم ہی ہیں یہ
نیم ایشور کے سہج سبھاو سے پران وت پرکاش ہوتے
ہیں۔ اور انہی ذاتی نیموں کے باعث وہ سب کو
انتظام میں چلا رہا ہے۔ وہ کوئی پہرا لگانے والی
خبردار۔ ہوشیار۔ فسادی اور بعض اوقات بددیانت
رشوت خور پولیس کو ہر ایک کا اعمال دیکھنے یا
اعمال کی پڑتال کرنے کے لیئے اس خیال سے کہ اسکی
رعایا کے امن میں خلل برپا نہ ہو۔ نوکر نہیں رکھتا۔ قدرت
کا انتظام ایسی کمزوریوں سے بری ہے۔ ہر ایک
کا حافظہ ہی اسکا سچا اعمال نویس ہے۔ اور دگیان مے
کوش جس سے کہ ہر ایک سکھ دکھ کو انوبھو کرتا ہے
ایسی حاضر ناظر پولیس ہے کہ جسکا کام اذیت دینا نہیں
بلکہ تعلیم دینا اور سدھار کرنا ہے۔ مقدمے فیصل
کرنے کے لیئے عدالتیں نہیں ہیں۔ پرنتو پرمیشور
پریم۔ موہ۔ اور من کے کئی بھاو اندرونی عدالتیں
ہیں۔ جہاں کہ عقل ہی فیصلہ کرنے کے تخت پر
گدی نشین ہے۔ یہی نا لگنیر کلا ہے۔ جو کہ سرشٹی
کے راج میں استعمال ہوتی ہے۔ ایجاد عجائب کی
پوری بھلائی کرتا ہے۔ یہ اس اندازہ سے ترتیب
دی گئی ہے۔ کہ ہر ایک کی ذاتی بھلائی دوسروں
کی بھلائی کرنے سے ہو سکے۔ قدرت کے قدیم اور
لازوال قانون کسی کی خصوصیت۔ یا ذاتی علیحدہ
حقوق۔ یا شخصیت کا لحاظ کرنے والے نہیں
پروپکار روپی مارگ میں ہی قدرت کا روحہ
ہے۔ جو کوئی اس سادھارن مارگ کا انگھن کرے

اسکو اُلنگھن کا پھل بھوگنا پڑتا ہے۔ ارتھات
وہ سادھارن مارگ سے کھٹن بھر کے لیئے پرے
پھینکا جاتا ہے۔ تاکہ سادھارن دھارا میں دُھن
نہ ڈال سکے اور یدی وہ پراوپکار کے نیم کو پالن
کرنا نہ چاہتا ہو تو اس پرکار نشٹ ہو جانے
سے ایشور یہ اچھا کے انوکول چلنے کے لیئے بچ جائے۔

یہہ انصاف ہی ہے جس سے کہ ہر ایک انسان
دوسرے سے امن کے ساتھ برتاؤ کر سکتا ہے
یہی انصاف دوسروں کے ساتھ امن سے برتاؤ
کرتا ہوا ایشور کی دُنیا کے مطابق چل سکے۔ اس
مطابقت کے بگڑنے کا نام ہی نفاق۔ بیماری
مصیبت۔ جنگ۔ اور تباہی ہے۔ اس لیئے
اگر کوئی شخص عالم امن میں خلل ڈالنے کی کوشش
کرے تو اس خلل اندازی کا ضروری نتیجہ بیشک
اسکو بھگتنا پڑیگا۔ لیکن وہ شخص قابل تعریف ہے
جو مرضی کے مطابق بوجھ کر اُس طریق عمل کو
اختیار کرتا ہے۔ جو کہ ایشور نے سب کے لیئے تجویز اور
مقرر کیا ہے۔ ایسے شخص کو گو شروع میں تکلیفوں
کا سامنا کرنا پڑے لیکن پیچھے وہ آسانی سے
اپنے آپ اور دوسروں کو سُکھ پہونچا سکتا ہے
اُسکا راستہ امن اور شانتی ہے۔ دلکو جلانیوالی
حسد کی آگ۔ تھکا دینے والا مقابلہ۔ نفرت
مایوسی اور بے صبری انمیں سے کوئی بھی
اسکو راہ راست سے ہٹانے اور ذاتی تندرستی
اور شخصیت کے سندر کو گرانے کی ترغیب نہیں
دے سکتی۔

اسکے برخلاف آپکے اوروں سے پریم اور
برادرانہ سلوک کرنے کے خیالات پوری ترقی
پاتے ہیں۔ آپکی پراوپکاری طبیعت اُس کو
خود غرضی سے اوپر اٹھا دیتی ہے۔ اسکی بُری
نسل اچھا شدہ اور نردوش ہو جاتی ہے۔ ایکبار

منش سمجھ لے کہ ایک دگیان نے پرمیشور ہے
جو کہ اننت لوگوں کو سرب سادھارن نیموں
سے سنگٹھت کر رہا ہے۔ ایکبار بھلی پرکار نشچیہ
نشچیہ پوربک ان سادھارن نیموں کی پوری
پوری ماہیت جانتا ہوا ایشور کی ہستی کو اپنے
ہردے کے اندر پورے طور سے محسوس کر لے کہ
عمر بھر کبھی ایک لمحہ بھی نہ بھول سکے۔ ایکبار انسان
اس اونچیہ اوستھا کو پراپت ہو جائے تو تب
ہی وہ سب جیووں کو آتم وت دیکھ سکے گا۔
تب ہی وہ اپنے آپکو اوروں کی بھلائی کرنے
کے لیئے تیار پائے گا۔ تب ہی نشچیہ اتر سے
سچے بھراتری بھاو کی بھاونا اُٹھے گی کیونکہ
یہہ پرتیت ہوگا۔ کہ ہماری خوشی اوروں کو
خوش کرنے اور ہمارا آنند اوروں کو آنندت
کرنے میں ہے۔

اس عالمگیر انصاف کے محسوس کرنے کی
بدولت ہی بنی نوع انسان کی ایک برادری
بنجاتی ہے۔ یہی انصاف انسان کو ذاتی بھلائی
اور فرض میں مطابقت کرنے کے لیئے اُکساتا ہے
تاکہ ایسا نہ ہو کہ اسکے برخلاف چلنے سے وہ قدرتی
پراوپکار روپی مارگ کا اُلنگھن کر جاوے
اسی سے منش اپنی مرضی اور خوشی کے مطابق
دوسروں کی آزادی اور حقوق چھیننے سے باز رہتا
ہے۔ کیول اس پرکار جبکہ منش سرو جنک
نیاء کے انوکول ہو۔ تب ہی وہ آتما کے ست
بھاو سے کہہ سکتا ہے۔ کہ "اُس سے ڈر کر تو
انیاء سے کسی کے دھن ہرن کرنے کی اچھا
مت کر" سچے ذاتی سُدھار کا ہونا کیول تب
ہی ممکن ہے ... اس سے پہلے ہرگز نہیں۔

تاہم ہم کو اتنی ہی پرکار سے یہاں ہی ختم
نہیں ہو جانی۔ صرف اپنے آپکو اس دنیا کی

زندگی کے بکھیڑوں عارضی نمائش اور غرور
یا دوسروں کی آزادی اور حقوق چھیننے سے باز
رکھنا نشیدہ کُکرم ہے۔ جسکے ساتھ گناہ
آلودہ سُستی۔ سرد مہری۔ چشم پوشی اور محرک
کی خاموشی مطابقت کھا سکتی ہے۔ جہاں
وہ ہی کُکرم روپی ہر نرے نشیدہ کُکرم آچرن کے
اندر ہی محدود نہیں ہو سکتا۔ انسان کا عجیب
غریب جسم جو کہ بلوان شکتیوں اور پراکرم سے بھرا ہوا
سمجھا جانے کو کہا ہے کئی اعلیٰ مقاصد پورا
کرنے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اسکو محض نشیدہ
کُکرموں کی ہدایت سے چپ نہیں کرا سکتے۔

محض امن زندگی بسر کرنے کے لیئے جس سے
کہ اوروں کی ہانی کبھی نہ ہولی۔ ایک بھوگ شکتی
یکت یعنی مجہول جسم ہی بالکل کافی تھا لیکن انسان
کام کرنیوالی طاقتیں اندرونی قابلیتیں اور
عمدہ جوش عناصر رکھتا ہے۔ اور یہ تمام بے فائدہ
ہی نہیں ہیں۔ یہہ اسکو جسمانی اور ذہنی طاقتوں
کے متواتر مصروف رکھنے اور پراکرم یُکت [illegible]
کرلینے کیلئے ہیں جس سے کہ وہ اپنے اور دوسروں کے
لیئے امن اور خوشی کے عظیم مقصد کو پورا کر سکے
کیونکہ [illegible] ہستی نہیں بلکہ حرکت ہی قدرت کا
قانون ہے۔ قدرت کے اندر ذی روح اور غیر ذی
روح دونوں ہی زندہ طاقت اور نہ تھکنے والی
حرکت سے بھرے ہیں۔ کوئی چیز بھی سست
نہیں۔ [illegible] ہمیشہ کام کر رہی۔ زمین جسپر
کہ ہم رہتے ہیں۔ ہمیشہ گھوم رہی پودے اور
درخت ہمیشہ بڑھتے رہتے۔ ہوا ہمیشہ چلتی اور
سمندر ہمیشہ لہریں مارتے رہتے بہتے ہیں
[illegible] دیکھ کر بتلاؤ۔ کہ قدرت کیا دھرم
بتلاتی اور شالا سے کیا ہدایت دے رہی ہے
ہر ایک یہ قدرت کے راج میں اندرونی پنہاں

طاقتیں اپنی ہستی نمودار کرنے کے لیئے ہمیشہ مصروف ہیں۔ قدرت ایکسم ہی دھرم بتلاتی ہے اور وہ ہر ایک کی بھلائی۔ بہبودی صحت اور خوشی دینے والا لگاتار۔ نہ تھکنے والا۔ طاقتور اور پُرکرم یکت کرم ہے۔ اسی لیئے ایشور آگیا دیتا ہے کہ "منش سو برس پریت شبھ کرم کرتا ہوا ہی جینے کی اچھا کرے شبھ دھرم یُکت کرم تجھ کو کبھی لپت نہیں کرینگے،،   باقی آئندہ

(آتما رام)

ایڈیٹوریل نوٹس

غار میں گری ہوئی بھارت سنتان کو سوامی دیانند نے اپنے اپدیش روپی بازو سے اوپر لانے کا جتن کیا۔ گہرے ہوئی گڑھے میں سوتی ہوئیں جن روحوں میں حرکت باقی تھی انہوں نے رشی کے اپدیش کا سہارا لیکر اُٹھنا چاہا اور اوپر اُٹھ بھی آئیں۔ رشی نے یہہ کام ابھی پورا نہیں کیا تھا کہ اسکو یہہ دنیا چھوڑنی پڑ گئی۔ وہ روحیں جنہیں کہ اوپر اُٹھنے کی خواہش ہو جو رہے سسکتی ہوئی اس تو مئے ہندو دھرم روپی گڑھے سے باہر نکلکر شدہ آریہ پہاڑ کی چوٹی پر آنے کے لیئے زبان حال سے اُن بھائیوں سے جو گڑھے سے باہر نکلے ہیں التجا کر رہی ہیں۔ آریہ پرشو یدی کی مہرشی کے ست اپدیش نے آپکو مت متانتر کے گڑھے سے باہر نکالا ہے تو کیا آپ کا پہلا فرض یہہ نہیں ہے۔ کہ اپنے ساتھ کے مت متانتر کے گڑھے میں گرے اور سسکتے ہوئے بھائیوں کو بھی اپدیش کے بازو سے باہر نکالنے کا جتن کرو۔ آتمارام

شدہ نرمل شیشے میں سورج کا عکس اُتم پرکار سے پڑتا ہے۔ اگر شیشہ کی دوسری طرف اس عکس کو دھارن کر لینے والا مصالحہ نہیں ہے۔ تو یہہ عکس ادھر سے آیا اور ادھر سے نکل جائیگا شیشہ عکس کو تب ہی دھارن کر سکتا ہے۔ جبکہ صاف ہونے کے علاوہ دوسرے مصالحہ سے بھی یکت ہو۔ ٹھیک اسی پرکار دھرم کو گرہن کرنے کے لیئے جہاں ہمیں ایک طرف بدھی روپی درپن کو شدہ نرمل بنانے کی آوشیکتا ہے وہاں ہی دوسری طرف بدھی کو نشچے کے مصالحہ سے بھی پورت کرنے کی آوشیکتا ہے۔ تاکہ بدھی میں دھارن کیا ہوا دھرم بدھی سے باہر نکل جائے بلکہ فوٹوگرافر کے مصالحہ دار شیشے کی طرح اسمیں ٹھہر جائے۔ وہ مصالحہ جو کہ دھارن کیئے ہوئے گیان کو پکڑے رکھتا ہے وہ ایک آستک پریم روپی سچا وشواس ہے۔ وشواس کے بنا گیان جیون میں ہم دھارن نہیں کر سکتے۔ یہہ پریم روپی وشواس کرموں کا مول ہے۔ کیوں ایک بُڑھیا پراتہ کال دریا راوی پر نہانے کیلئے دوڑتی ہوئی جا رہی ہے۔ صرف اس لیئے کہ اسکو دریا میں نہانے کا وشواس ہے؟ جب یہہ وشواس ست گیان سے رہت ہو جاتا ہے تب اندھا وشواس کہلاتا ہے سچا وشواس وہ ہے کہ جو سچے گیان سے یُکت ہو سچا آریہ وہ ہے جو سچے گیان اور اسکے ساتھ ساتھ ہی پریم روپی نشچے وشواس کو دھارن کرتا ہوا زندگی میں آریہ دھرم کو سدھ کرکے دکھاتا ہے۔،،

پنجاب میں ہندوؤں کے گھٹا کر ہوئے

برہمنوں۔ برہم گیان سنا نیوالے ڈھگو پوشوں کی تعداد ہزاروں سے کم نہیں ہے۔ یہہ سارے کے سارے ہندو پورا ایک مت کے اپدیشک سمجھنے چاہئیں۔ گو سناتن دھرم سبھا کے رجسٹرڈ اپدیشک نہ ہوں تو بھی یہہ سب اسی سبھا کا کام کر رہے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہندو مت کے سدھانت جا بجا پرچلت ہو رہے ہیں۔ لیکن انکے مقابلہ پر آریہ سماج کے اپدیشکوں کی تعداد کیا ہے۔ آٹے میں نمک کی مثال صادق آرہی ہے۔ آریہ پرشو۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ ویدک سدھانتوں کا راج اس دیش میں پھیلے تو آپکے پھیلانے کے سادھن روپی اپدیشکوں کی تعداد کو بڑھانے کا سب سے پہلے جتن کرو۔،،

جسوقت کوئی منش روگی ہوتا ہے۔ اسکا ہردا بالکل اشانت ہوتا ہے۔ بیقراری اور بےچینی اسکو بالکل مضطرب کر دیتی ہے۔ اس سمے اسکو افسوس آتا ہے۔ کہ اہا میں نے کیوں اپنی شاریرک اوستھا کا خیال نہ رکھا۔ میں نے قدرت کے قانون کو کیوں توڑا۔ میں نے کیوں جسمانی عارضی لذات کے واسطے اپنے شریر کو دکھت اور پیڑت کیا۔ اسوقت اپنے دل میں پرتگیا کرتا ہے کہ اگر اب تندرست ہو جاؤں تو ضرور اپنی ورزش کا بندوبست کروں گا۔ روزمرہ کچھ سمے کھیل کود میں بھی لگایا کرونگا۔ کھانے پینے میں بھی اعتدال سے تجاوز نہ کرونگا بدپرہیزی سے اپنے تئیں بچانے کے لیئے کوشاں ہونگا۔ مگر جب وہ تندرست ہو جاتا ہے سب عہد بھول جاتا ہے۔ پرتگیا پالن کا ذرا بھی خیال نہیں رہتا۔ جب ہی بدپرہیزی کی اشیاء دکھلانے کے لیئے آنند دینے والی ظاہر میں نہایت

کوملنہ معلوم ہونیوالی سامنے آتی ہیں۔ تو آئیندہ کا دکھ اور کلیش جو اُن سے پیدا ہوتا ہے۔ سب بھول جاتا ہے۔ یہی حالت آتمک اوستھا میں ہے۔

جب کسی منش پر کوئی کلیش یا رنج عاید ہوتا ہے۔ تو اسوقت ایشور یاد آتا ہے۔ سندھیا کرنے میں پرتی دن شوق یاد آتا ہے۔ دان دینا اُسوقت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ کئیں وعدے کرتا ہے۔ کہ اگر اس مصیبت سے بچ جاؤں یا میری فلاں مراد پوری ہوجاوے تو بس پھر تو پرماتما کو روزمرہ یاد کیا کرونگا اور اپنی آتمک اُنتی کرونگا۔ مگر جب اپنی ہوس یا مصیبت سے بری ہوتا ہے تو آتمک اُنتی کی وہ سب پرتگیا بھول جاتی ہے اور پھر سنساری گورکھ دھندوں میں پھنسکر دنیاوی رنجوں کا شکار ہوتا ہے۔ کارن یہ کہ منش نے آتمک اُنتی کی طرف خیال تک نہیں کیا۔ وہ دکھلاوے کی آتمک اُنتی جو کسی عارضی جلوہ کے لیئے دکھلائی جاوے اسکا نام اُنتی نہیں ہے۔ اُنتی وہ ہے۔ وہ جو اپنے آتما کے پرسن کرنے کے لیئے اپنے ہردے کو آنند دینے کے لیئے روزمرہ بلاناغہ کیجاوے۔ تو سنسارک کلیش ایسے منش پر ذرا بھی اثر نہیں ڈال سکتے۔ (جسناداس)

کیا ہمارا کرتویہ ہے

(۱) فرصت کے سمے میں چارپائی پر لیٹ لمبی تان کر سوئے رہنا کیا ہمارا کرتویہ ہے۔

(۲) پنشن لینے کے بعد یا گورنمنٹ کی ملازمت سے باعث لمبے تکان و مقررہ میعاد ملازمت کے برطرف ہونے کے بعد بھی روپیہ کے جمع کرنے میں مست رہنا اور پرماتما کی اور دھیان نہ دینا کیا ہمارا کرتویہ ہے۔

(۳) دنیاوی آزمائشوں اور امتحانوں کے ایام میں یا سرکاری کام کی کثرت کے وقت میں سندھیا آدی نہ کرنا اور یہ بہانہ سازی کرنا کہ ہمیں اوکاش نہیں ملتا۔ کیا ہمارا کرتویہ ہے۔

(۴) انسانیت اور شائستگی کے اصولوں کو چھوڑ کر اور وید کی آگیا کو النگھن کر کے دوسرے کے دل کو دکھانا اور تشدد یا (ظلم و جبر) کی چھری کو دوسرے کی گردن پر پھیرنا کیا ہمارا کرتویہ ہے۔

(۵) اپنے مطلب سدھ کرنے کے لیئے لوگوں کی عام رائے کی رو میں اپنے تئیں بہا دینا اور اپنے انترکرن و آتما کا ہنن کرنا۔ کیا ہمارا کرتویہ ہے۔

(۶) اپنے ارادوں اور مقاصد کو خواہ کیسے ہی اچھے کیوں نہ ہوں۔ مکاری اور فریب سے حاصل کرنا کیا ہمارا کرتویہ ہے۔

سجن پرشو۔ ہمارا کرتویہ۔ وید کی آگیا پالن کرنا اور اُسکی آواز ہر ایک کان تک پہونچانا ہے جسنے اپنے اس کرتویہ کا پالن نہیں کیا۔ وہ نسندیہ پشو کے سمان ہے۔ اور اس لیئے اسکی زندگی سنسار کے لیئے لیش ماتر بھی مفید نہیں ہو سکتی پس ہر ایک منش کا فرض ہے۔ کہ اپنے کرتویہ کا پالن کرے۔

ابھی میگھ منڈل آکاش میں نمودار ہوتا ہے کہ درخت ہرے بھرے نظر آنے لگتے ہیں انکی رنگت بدل جاتی ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی پون چلنے لگتی ہے۔ جبوقت تراطر شروع ہوتی ہے۔ ہر ایک برکھش۔ بنسپتی منش اس کے سویکار کرنے کو ایسے آدیت ہوتا ہے جیسے کہ گرگٹ سورج کے انتظار میں رہتا ہے۔ پرندوں کی کریال۔ چڑیوں کی چرچر۔ فاختہ کی یہ بلبل کی چہچہے۔ قمری کی یاہو۔ دلکو کیسی لبھائیاں پرتیت ہوتی ہے۔ ہوا کی سرسراہٹ۔ پھولوں کی نکہت سبزی کی طراوت کیسی آکرشن ہوتی ہے۔

یہی حالت آتمک دنیا میں ہے۔ جب منش کے بے قرار ہردے پر جو کہ دھوپ کی تشنگی اور اتی اشنتائی کے سبب بالکل مضمحل ہوتا ہے۔ ست گیان کا بادل آتا ہے اور دیا منتر روپی تقاطر کرتا ہے تو منش کی پکشٹی روپی اندریاں کیسی سندر و سہانی معلوم ہوتی ہیں۔ آدمی کے ہردے میں کیسی شانتی اور پریم کی پون کی ترنگ اور لہر چلتی ہے۔

ایسے کو لاہل کے سمے میں جبکہ جیل انڈا چھوڑنے کو تیار ہوتی ہے۔ جبکہ آدمی کا ہردا بالکل مضمحل و مضطرب ہوتا ہے۔ ایشور کسی نہ کسی پوتر منش کو بھیجتا ہے۔ جو کہ منشوں کے ہردے پر گیان روپی تقاطر کی برکھا کرتا ہے۔ اور ہر ایک منش اس گیان کو پسند کرتا ہوا پرماتما کے بس کا ہوتا ہے"

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں

کرم اور انکے پھل ملنے کا طریقہ

دنیا میں کوئی ہی مذہب ایسا ہوگا۔ جو کرموں کا پھل نہ مانتا ہو وے۔ خصوصاً ہندوستان میں تو ایسا مذہب مشکل سے ملیگا۔ سوال یہ ہے کہ مذہبیوں

والسکوں کے جو کرموں کا نتیجہ نہ ماننا ہو۔ یہہ اور بات ہے کہ اسکے پھل بھوگنے کے طریقہ کو مختلف طور سے مانتے ہیں۔ کوئی یہہ مانتا ہے کہ بہشت دوزخ آسمان کے اوپر ہیں وہاں پھل ملیگا اور پھر جنم نہ ہوگا۔ ایکدفعہ قیامت کے ہونے پر سب کا انصاف خدا کریگا۔ اور جس طرح کسی کے اعمال ہونگے۔ اسکو دوزخ میں یا بہشت میں ڈالدیگا۔ اسی طرح سے عیسائی و محمدی لوگ مانتے ہیں۔ یہہ ہر دو مذہب حضرت عیسیٰ یا محمد کی شفاعت سے بھی معافی کرانے کا ڈھکوسلہ بھی ساتھ لگایا کرتے ہیں۔ بدھ مذہب والے ہمیشہ نروان کو پراپت ہونا بذریعہ کرموں کے مانتے ہیں۔ ہندو لوگ ان سب سے نرالا طریقہ بھوگنے کرموں کا بتلاتے ہیں۔ یعنے بذریعہ مختلف جسموں میں دیہہ دھارنے کے یعنے کوئی آدمی کوئی حیوان و کوئی چرند اور پرند درخت وغیرہ بموجب کرموں کے بنے گا۔ اور اپنے کرموں کا عوض بھگتے گا۔ مسلمانوں عیسائیوں کی طرح ہندوؤں نے بھی گنگا آدی ندیوں میں اشنان کاشی میں مرنے و مختلف ذریعہ سے وشنو شو وغیرہ پر ایمان۔ دوارکش کی مالا پہننا وغیرہ سے معافی افعال بد کی جاتی ہے اور اسپر عمل کرتے ہیں۔ آریہ لوگ ہندوؤں سے اسی طرح سے اور مذاہب سے معافی کے ذریعوں میں تو اتفاق نہیں رکھتے۔ مگر یہہ مثل ہندوؤں کے مانتے ہیں۔ کہ کرموں کا پھل بذریعہ مختلف جونوں کے ملیگا۔ بے شک معافی وغیرہ ماننے میں ایک انتظام نہیں رہتا۔ اور افعال بد کے معاف ہوجانا ایکطرح اسکے ہونیکی ترغیب دینا ہے۔ کرم جو کیا گیا اسکا عوض ضرور ملیگا [illegible]

معاف ہونیکا طریقہ یہی ہے کہ اسکا پھل بھگتا جاوے۔ اور اسکے لئے اور کوئی طریقہ پر تکش طور پر سوائے جونوں کے معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ دنیا میں مختلف قسم کے آدمی حیوان پرند وغیرہ مختلف بری بھلی حالت میں پیدا ہوتے ہیں۔ وہ سوائے کرموں کے اور کسی کا نتیجہ نہیں ہے۔ مگر سوال یہہ ہے کہ آیا پچھلے کرموں کے نتیجہ کے موافق کوئی دیہہ ملجانا ہی کافی ہے۔ یا کہ اس دیہہ میں باری باری ہر ایک کرم کا نتیجہ بھگتنا بھی ضروری ہے۔ صاف طور پر یوں کہو کہ کل کرموں کا حساب کرکے ایکدفعہ جیسی دیہہ کا مستحق کوئی شخص ہوا ویسی دیہہ اسکو ملگئی۔ پھر آئندہ اسکو اختیار ہے کہ اس سامان سے ترقی کرے یا تنزل۔ یا یہہ کہ دیہہ ملنے کے بعد بھی سلسلہ وار کرم بھگتیگا۔ اگر یہہ مانا جاوے کہ ایکدفعہ ہی دیہہ ملجاتی ہے اور پھر وہ سوتنتر ہے کہ اس مصالح سے یعنی جیسی دیہہ ملتی ہے (یعنی دماغ۔ آنکھ و دیگر جسم کے اعضا) انسے ترقی کرے یا تنزل تو ٹھیک ہے۔ مگر جو یہہ مانتے ہیں کہ وہ دوسرے جنم میں پچھلے کرموں کا بھی عوض بھگتیگا۔ وہ ہر ایک ناکامیابی یا کامیابی ہر ایک سکھ۔ بیماری۔ دکھ سکھ کو پچھلے ہی کرموں کا نتیجہ بتلاتے ہیں۔ اور بعض تو اتنے دور جاتے ہیں کہ اولاد کا نہ ہونا۔ لڑکیاں ہونا لڑکا نہ ہونا تابعداری ماں باپ کا مرجانا کسی دوست یا رشتہ دار کے مرنے سے دکھ کا پہنچنا۔ وصد ہا دیگر تکالیف کو پچھلے کرموں کا پھل بتلاتے ہیں۔ ایک لڑکا امتحان میں فیل ہوگیا۔ سوداگر بیوپار میں ناکامیاب رہا۔ راجہ لڑائی میں ہار گیا۔ ان سب حالتوں

میں یہہ کہدیا کرتے ہیں۔ کہ ہماری قسمت ہمارے کرموں کا پھل خیال کرنا چاہئے۔ کہ محنت تو لڑکا نہ کرے۔ بیوپار میں ہوشیار سوداگر نہ ہووے یا آلس کرے۔ راجہ کے سپاہی بخوبی نہ لڑیں قسمت یا کرموں کا پھل اس میں کہاں سے آگیا اگر ایسا مانا جاوے تو سوال یہ ہے کہ لڑکوں کو کم محنت کرنے کا خیال دلانا۔ سوداگر کے دل میں آلس پیدا کرنا۔ سپاہیوں کو لڑنے سے روکنا یہہ سب کون کرتا ہے۔ کیونکہ کرموں کا پھل تو ایشور بھگتاتا ہے۔ کیا ایشور انکے دل میں اگر ایسی باتیں ڈالتا ہے۔ اگر ایشور ڈالتا ہووے تو آدمی سوتنتر کہاں ہے۔ اگر کرموں کا سبھاؤ مانو تو کرم تو بغیر چیتن نہیں ہیں۔ ایک آدمی نے ورزش کے قواعد کو چھوڑ دیا۔ یا لحاظ نہ رکھا۔ بیمار ہوا۔ دھوپ میں بے احتیاطی سے پھرتا رہا بیمار ہوا۔ تالاب میں بے احتیاطی سے تیرا و ڈوبا۔ مکان پر بے احتیاطی سے نہ کھڑا ہوا گر گیا۔ گھوڑے سے بباعث ناواقفیت گر گیا۔ اور بباعث اسکے مرگیا۔ کافی علاج نہ ہوا۔ لوگ اگر کہیں کہ یہہ کرموں کا پھل تھا ہوگیا۔ بری ابھیا تو کیسی غلطی ہے۔ کیا یہہ سب کام ایشور کی پریرنا سے ہوئے۔ اگر ایسا نہیں تو منش سوتنتر نہ رہا۔ بیماری اکثر بے احتیاطی سے ہوتی ہیں۔ انہیں ہی پچھلے کرموں کا پھل بتانا غلطی ہے۔ دوائی کی اور آرام نہ ہوا تو تشخیص مرض میں کسر ہی کرموں کا کوئی پھل نہیں ہے۔ اگر کرموں کا پھل مانا جاوے۔ تو کیسے حکیم کے دل میں ڈالا۔ کہ ایسی دوائی دے کہ جتنی بیمار کو جتنے کرموں کا پھل بھگتنا ہے فائدہ نہ ہووے۔ وغیرہ۔ اگر ایشور نے ایسا کیا تو آدمی سوتنتر نہ رہا۔ [illegible] دوسرے دکھ سکھ

ہماری اپنی غلطی سے ہوتے ہیں۔ اسمیں کرموں کا کیا اثر ہوسکتا ہے۔ اولاد ہونا یا نہ ہونا ہماری ویریہ رکشا پر منحصر ہے۔ اسی طرح لڑکی و لڑکے کا ہونا یا ہوکر مرجانا ہماری احتیاط و بے احتیاطی کا باعث ہے۔ اگر ہم ٹھیک پابندی قواعد کی کریں تو سب ٹھیک ہووے۔ ماں باپ اپنی بے احتیاطی سے بیمار ہوویں اور مر جاویں۔ قصور لڑکی کا یعنے لڑکی کے کرم کا نتیجہ جاننا بے عقلی ہے۔ اگر استری کا پتی یا کسی شخص کا دوست یا بھائی یا رشتہ دار مرجاتا ہے اور اس سے دکھ یا تکالیف ہوتی ہیں تو اسکو بھی پچھلے کرموں کا پھل مانتے ہیں۔ عجب فلاسفی سے کام لیتے ہیں۔ کہا کرتے ہیں کہ اس استری نے بیوہ ہونا تھا۔ فلاں جگہ سے سگائی چھٹ کر اور یوں اور یوں ہوکر آخر اس سے سمبندھ ہوا۔ اور یہ بیوہ ہوئی۔ اسی طرح سے بھائی یا رشتہ دار بھی مرجاتا ہے۔ تو اسی قسم کی فلاسفی کے ہوائی قلعے بنایا کرتے ہیں۔ مرنے والا تو اپنی بے احتیاطی کمی علاج یا کسی اور وجہ سے مرجاوے اور گھبرا جاوے دوسرے کے کرموں کو اگر ایسا مانا جاوے۔ کہ اسنے بیمار ہونا تھا اور مرنا تھا اور فلاں فلاں اسکو دکھ ہونا تھا وہی سوال کہ بیماری آنے کا باعث بے احتیاطی کی پرہیز نہ کرنے سے ہوئی۔ کیا ایشور اسقدر بیرنا ہر ایک کو کرتا رہتا ہے۔ کہ فلاں سے دوستی باندھے۔ اور فلاں سے رشتہ داری کرے فلاں جگہ جاوے وغیرہ تاکہ دکھ ہووے اور اپنے کرموں کا پھل بھگتے۔ ایک راجہ مرنے سے پہلے منادی کراتا ہے۔ کہ صبح کو جو شہر کے دروازے میں گھسے وہی راجہ کیا جاوے ایک غریب آدمی گھستا ہے۔ وہ راجہ ہو جاتا ہے

اسکو بھی لوگ کرموں کا پھل مانتے ہیں یہاں بھی سوال ہوتا ہے۔ کہ راجہ کے دلمیں گھسنے والا اور غریب کے دکھ میں گھسنے؟ کیا ایشور نے؟ جیسے سوتے کوئی بھی پھل بھگتانے کا حق نہیں رکھتا ایک شخص کو گھاس کھودتے کھودتے روپیہ ملگیا۔ وہ بھی پچھلے کرموں کا پھل کہا کرتے ہیں۔ ایک آدمی کو دوسرے نے مار ڈالا۔ اسکو بھی کرموں کا پھل کہا کرتے ہیں۔ جب کرموں کا ہی پھل ہے تو مارنے والے کا قصور ہی کیا۔ لوگ کرموں کے اس طرح سے پھل ماننے والے عجیب عجیب قصے سنایا کرتے ہیں۔ ایک مکان میں کئی آدمی بیٹھے تھے۔ مکان گر گیا اور مر گئے۔ ایک بچگیا۔ بچنے والے کے کرم میں ایسا لکھا تھا۔ سوچنے کی بات ہے۔ کہ اینٹوں و لکڑی کو بھی ایشور پریرنا کرتا ہے۔ کہ فلاں کے سر پر نہ گرنا۔ کیونکہ اسنے بچنا ہے ایک تھیلی میں ایک سانپ بند کیا ہوا تھا ایک چوہے تو اسکو کاٹا۔ سانپ نے چوہا کھالیا۔ کرموں کا پھل اس طرح سے ماننے والے کہا کرتے ہیں۔ کہ ایشور نے سانپ کے واسطے خوراک بھیجدی۔ اگر اس طرح سے تکلیف یا آرام وغیرہ کو کرموں کا پھل مانا جاوے تو کرنے والا دوش کا بھاگی نہیں۔ جانوروں کی ہتیا کرنے والا منتھیا کا دوشی نہیں ہے اور پاپ کرنیوالا پاپ کا کیونکہ یہہ تو سب ایشور سے پھل بھگتانے کے واسطے ہوتا ہے۔ اس سلسلہ کو بہت دور تک کھینچ سکتے ہیں۔ میری رائے یہہ ہے کہ پچھلے کرموں کا پھل صرف وہہ ملتا ہے اس کے بعد منش جس طرح کرے۔ اسطرح

سے بھگتے گا۔ ہاں اتنی شرط ضرور ہے۔ کہ جبتک وہ گیان حاصل نہیں کرتا۔ یعنے جبتک اسکو ہوش نہیں آتی۔ اسوقت تک وہ جو کرم کرے گا۔ اسکا ذمہ وار نہیں ہے۔ اور لڑکی کو گیان کافی نہ دلانا۔ یا اسکے ہوش میں آنے سے پیشتر بے احتیاطی سے کوئی خرابی کردیں۔ اسکے ذمہ وار والدین ہیں۔ اسکا پھل والدین کو ملے گا۔ اور بعد ہوش میں آنے کے کرم کو۔ اسپر ایک اعتراض بعض لوگ یہہ کرینگے۔ کہ افریقہ کے حبشی جو بالکل ایسے حالات میں پیدا ہوئے۔ کہ انکو گیان ملنا ہی مشکل ہے تو والدین کا کیا قصور کہ والدین کو ہی ہوش نہیں۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ مثل حیوانوں کے ہیں جنکو انکی جونی میں پھل برے بھلے کا نہیں ملتا۔ یہہ خیالات میں نے صرف بحث و مباحثہ کے لئے ظاہر کئے ہیں۔ تاکہ میرے شکوک دور ہو جاویں۔ میں مشکور ہونگا اگر کوئی صاحب اس امر پر بحث کرینگے ممکن ہے کہ میرا اسدھانت غلط ہووے۔

راقم
بشمبر داس از داتھا

بانی آریہ سماج پر کرانیوں کے کمینہ حملے

نمبر ۲

پنجابی کرانیوں کے اردو آرگن نارافشاں مورخہ ۳۱ جولائی میں ایک مہینے کے خون سے مدہوش۔ برقعہ پوش کرانی بھائی

نے انجیلی خدا باپ کی خاص برکتوں سے
فیضیاب ہوکر اور روح القدس سے بھرکر
ایک مسیحی سے پرہتک آمیز مضمون
بعنوان "دیانندی آریوں کا مسیحی سے
کو پرانی شکوں میں بھرنا" شایع کیا ہے
جس میں کرانی صاحب بحوالہ رسالہ دیانند
انو بلد مصنفہ مسٹر اگنی ہوتری اور ایڈیٹران
اخبار ہندو بیون لاہور و اخبار طلسم حیرت
تھا بابو نوین چندر رائے و ایک شخص
خواجہ عبد کی طفلانہ رائیوں کو درج کرکے
اس نتیجہ پر جا کو دستے ہیں - "پنڈت دیانند
صاحب خود ویدوں کے قایل نہیں تھے - انہوں
نے ہندو قوم کو انجیل کی روز افزوں لہر سے
بچانے کے لئے ویدوں کی من گھڑت تفسیر لکھی
آریہ سماج کے سیدھے سادہ ممبروں کو خدا کی کلام
نہیں مانتے ہیں - دیانند جھوٹھا اور لالچی
تھا - اُسنے منشی اندرمن مراد آبادی کے
مقدمہ کی بابت ہزاروں روپیہ منشی اندرمن
کے نام سے جمع کرکے خود ہضم کر لیا " جس
سپرٹ سے یہہ مضمون لکھا گیا ہے اُس سے
بخوبی پتہ لگتا ہے - کہ آریہ سماج کے بانی
نے کرسچینٹی کی نمائشی عمارت کو جڑھ سے
ہلا دیا ہے - جس سے کرانی کیمپ میں عجیب قسم
کی کھلبلی مچ رہی ہے - اور یہہ خوف دامنگیر
ہو رہا ہے - کہ اگر آریہ سماج اور اُس کے
بانی کو ہر پرکار کی جائیز ناجائیز کوششوں سے
بدنام نہ کیا گیا - اور اُسکی طاقت کو نہ روکا
گیا - تو تھوڑے ہی دنوں میں کرسچینٹی کا مایا
جال ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا - اور صدیوں
کی محنت پر برسوں میں پانی پھر جاوے گا
اسکا بدیہی ثبوت مشنریوں کی کمینہ اور پاپ
آلودہ ناپاک کارروائیاں ہیں - کہ جن کو
کرنے سے حضرت ابلیس بھی شرماتے ہیں بھلا
اس سے بڑھکر اور کیا کمینگی اور شرارت ہو سکتی
ہے کہ ایک جعلی خدا کے بناوٹی بیٹے کی
بزرگی قائم رکھنے کے لئے سچدانند سروپ
جگت پتا پرماتما کی اگیاکاری سپتر کے پوتر
جیون کو کلنک کرنے کے لئے بہتان
تراشے جاویں - ایک زمانہ شاہد ہے کہ
سوامی دیانند سرسوتی نے بڑے زور شور
کے ساتھ ویدوں کے ایشوری گیان ہونیکا
تحریروں اور تقریروں دوارا دعویٰ کیا
اور اپنی عملی زندگی دوارا ویدوں کے مہتو
کو پرگٹ کیا - سینکڑوں پادریوں - پنڈتوں
برہمووں آدی کے ساتھ شاستراتھ کرکے
اُنکے منہ پہ خاموشی کی مہر لگائی اور اُنکے
جیتے جی کسی گھمنڈی اور شرارتی کی جرأت
نہ ہوئی - کہ اُنکے سراپا ست پرمانوں تحریروں
کے دیا کھیانوں کے عین مطابق پوتر وید
کی تفسیر میں کوئی بھی غلطی ثابت کریں -
جنہوں نے کچھہ اندھ ٹند لکھا ہے - اُنکے
فوراً پرمانوں اور یکتیوں دوارا تردید
کی گئی - میکس ملر جیسے پکشپاتی عیسائیوں
نے ویدوں کے پوران و ودوان اور ویدوں کے
ایشوری گیان ہونے میں درڑھ وشواس اپنا
سویکار کیا ہے - پھر نہ معلوم آپکو یا آپکے
کسی ہمخیال کو کہاں سے الہام ہوا کہ پنڈت
دیانند خود ویدوں کے قایل نہ تھے - جو جو
رائیں آپنے سوامی جی مہاراج کے برخلاف
درج کی ہیں - اُنمیں سے اگنی ہوتری
کے رسالہ میں درج رائیوں کی تردید تو ہمارے
فاضل آریہ بھائی پنڈت رام بھجدت جی
اگنی ہوتری "دیمار اشد" نامی ٹریکٹ میں پورے
طور سے کر چکے ہیں جسکی تردید کی آج تک
کسی کو جرأت نہیں ہوئی - باقی ہندو ایڈیٹران
ٹریبیون اور حیرت طلسمی وغیرہ کی رائیں دے
تعصب پر اور بے ثبوت ہونے کے کارن
مردہ تھا بے وقعت ہیں - اگر ایسی قسم کے نزول
رائیوں سے سوامی دیانند کلنکت ہو سکتا ہے
یا دیانند جھوٹھے ٹھہر سکتے ہیں - تو پریڈلا -
سرٹٹ - انگرسال - ٹامس پین - اور ہزاروں
فاضل اجل انگریزوں کی باوقعت رائیوں کے
سامنے کرسچینٹی اور اُسکے بانی کا تو پتہ
بھی نہیں لگے گا - سوامی جی مہاراج کو
جھوٹھا اور لالچی کہنا اور اندرمن کے مقدمہ
میں ہزار روپیہ ہضم کرنے کا الزام لگانا چاند
پر تھوکنا ہے - اسکی تردید لالہ مرلیدھر جی
رسالہ ست است پرکاش میں بخوبی کر چکے
ہیں - جسکی تردید آج تک کسی سے نہیں
ہو سکی - ہاں خدا کے اکلوتے بیٹے نے ضرور
جھوٹھ بولا - اور گدھے پر سوار ہونے کی
لالچ سے چوری بھی کی جسکی ساکشی صاف
صاف لفظوں میں انجیل مقدس سے ملتی ہے
آپ لوگ اچھی طرح سے یاد رکھیں کہ آپکی
اس پرکار کی شریرانہ کارروائیوں سے
آریہ سماج کا بال بھی بیکا نہیں ہو سکتا بلکہ
کر رہا ہے آریہ سماج کی دن دگنی اور رات
چوگنی ترقی ہو رہی ہے اور ہوگی - دیانند
کا پوتر اور مکمل جیون مسیح کی ادھوری زندگی
کے مقابلہ میں سورج کی مانند چمک رہا ہے
اور چمکیگا - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تعفن
کے مکروہ عقیدہ نے آپ لوگوں کو ایسا گمراہ
کر دیا ہے - کہ آپکے انجیلی تعلیم سے زنگ خوردہ

دلوں میں سرستی اور پاکیزگی کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا۔ ورنہ کب ممکن ہو سکتا ہے کہ روز روشن میں آپ پبلک کی آنکھوں میں دہول ڈالکر ان کو آفتاب صداقت کے درشن کرنے سے روکنے کی جرات کریں جب اس روشنی کے زمانہ میں آپکا یہ حال ہے تو نہ معلوم اندہکار کے زمانہ میں جس سے کہ عیسائی دنیا تہوڑے ہی کال سے نکلی ہے کیا کچھ نہ کیا ہوگا۔ ہم بزدل عیسائیوں کو للکار کر کہتے ہیں۔ کہ میدان میں آویں اور سچا پورا بک جس بارے میں چاہیں ساجنہ کر لیں۔ اس پرکار کی بہتان بازی اور شرارتوں سے سوائے ندامت کے کچھہ حاصل نہیں ہوگا۔

ویدک دہرم کا سیوک
نذیر چند ودیارتھی اجمیر

شاریرک اُنتی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

پچھلی اشاعت میں مینے اس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ شراب کا استعمال بلحاظ تمدن و کفایت شعاری ہندوستان کے لئے ازبس مضر ہے۔ یہہ بتلانا ضروری ہے۔ کہ آیا بلحاظ روحانی حالت اسکا جواز کہاں تک درست ہے۔

چونکہ اسکا رواج اہل اسلام نے ثبت چلایا اس لئے پہلے انکے حوالہ سے ہی ثابت کرنا ضروری ہے۔ کہ آیا انکے عالم و فاضل شخ کہاں تک اسکو استعمال کرتے رہے۔

اول ایک فرقہ اہل اسلام میں ہے جسکو صوفی کہتے ہیں۔ وہ تو اہل ہنود کے وشنو کے بیبن ہے۔ بالکل متقی و پرہیز گار ہوتے ہیں۔

دوم اہل اسلام میں جو یوگی (عابد و زاہد) ہوئے ہیں۔ وہ بھی بالکل شراب سے متنفر رہے ہیں۔ اسیواسطے حدیث میں آیا ہے۔ ذابح البقر۔ نایم السحر۔ قاطع الشجر۔ شارب الخمر۔ بایع البشر۔ اہل سقر۔

ترجمہ (جانوروں کو ذبح کرنے والا۔ صبح کے وقت نیند کرنیوالا۔ درخت کو کاٹنے والا۔ شراب کو استعمال کرنے والا۔ غلاموں کے خریدنے والا۔ یہہ سب جہنم کی آگ کو واصل ہوتے ہیں۔)

اسی واسطے حضرت ذوق نے کہا ہے ؎

اے ذوق دختِ رز کو نہ منہ لگا
چھٹتی نہیں ہے کافرہ منہ سے لگی ہوئی

سوم بابر کی سوانح عمری میں پایا جاتا ہے۔ کہ جب وہ بڑی مصیبت کی حالت میں بھاگا جاتا تھا۔ اور غنیم اسکے تعاقب میں تھے تو اسنے پرمیشور کے آگے پرارتھنا کی کہ ہے پرمیشور اگر تو مجھے اس بلا سے نجات بخشے تو میں آیندہ شرابخوری سے قطعی پرہیز کرونگا اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ وہ شراب کو ثبت مکروہ چیز سمجھتا تھا۔ ورنہ خدا سے اسکے چھوڑنے کی التجا نہ کرتا۔

اکبر کی بابت آئین اکبری مصنفہ ابوالفضل صاف صاف ظاہر کر لی ہے۔ کہ نہ صرف اکبر اس بلا سے کنارہ کش تھا بلکہ اپنی رعایا مشیروں کو بھی اس سے پرہیز کرانے کے لئے کوشش کرتا تھا۔

دین الٰہی فرقہ جو اسکی ایجاد ہے۔ وہ شراب کے ایسا ہی برخلاف تھا جیسا کہ آریہ سماج۔ تزک جہانگیری میں بھی جو جہانگیر کی خود نوشت ہے صاف ظاہر ہے۔ کہ اگرچہ جہانگیر خود تو شراب کو نہیں چھوڑ سکا لیکن رعایا کیلئے اسکا استعمال کرنا اسنے جرم میں داخل کیا۔ شراب کی بھٹیاں بند کرا دیں۔ محصول شراب کا تخفیف کرا دیا۔ اور حکم دیا گیا۔ کہ جمعہ کے روز کوئی مسلمان شراب کا استعمال نہ کرے۔ یہہ ایک صاف ثبوت ہے۔ کہ اہل اسلام کے لحاظ سے فی الحقیقت شراب کو زینت نہیں دی گئی۔ ویسا ہی دارا شکوہ کا حال تھا۔ اسنے بھی اسکو استعمال میں لانا قبیح سمجھا۔ اورنگزیب اگرچہ اسکا معتاد تھا لیکن مرتے وقت ثبت پچھتایا ایسا ہی فردوسی۔ حافظ وغیرہ جو عالم شاعر ہوئے اسکی مذمت کرتے رہے جہاں کہیں کہ شراب کی تعریف میں وہ کوئی شعر لکھتے ہیں۔ وہ محاورہ میں عبادت الٰہی سے مراد ہے۔ یعنی عشق الٰہی میں مست ہونے کا نام بھی انہوں نے شراب لکھا ہے۔ اگر ایسا نہ مانا جاوے۔ تو انکی رائے ایک جگھ مخالف اور ایک جگھ شراب کے حق میں ہونے سے متضاد رائے پیدا ہوتی ہے۔ جو کہ محال ہے۔

اس لئے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اہل اسلام میں مذہبی خیال سے پرکتش طور پر کہیں بھی شراب کا جواز نہیں بتلایا گیا۔

باقی آیندہ
راقم
جمنا داس از جالندھر

جودھ پور محکمہ ہندو بست

جناب اڈیٹر ست دھرم پرچارک جی - نمستے

مضمون ذیل کو درج اخبار فرما کر ممنون فرما دیں

کئی ہفتوں سے پنجاب نواسی بھائی باہمی اتحاد سے ملکر باری باری سے تعطیل کے دن پریتی بھوجن کرتے ہیں - بڑے پریم بھاؤ سے ایشور گن گان ہوتا ہے - خاصکر ہمارے مہربان لالہ گنگا رام جی صاحب سپرنٹنڈنٹ ومہتہ امیر چند جی سرانجام ہو گئے ہیں - جنہوں کے ادیوگ سے لگاتار تمام دن بھجنوں کی امرت دہلی برشا گھٹور سے کھوہ ہوئے کو سکھ دھام کی اور آکرشن کرانیوالی ہوتی ہے - دھن ہے وہ پرش جو بڑے پریم بھاؤ سے ہرشت ہو کر اپنے آپکو سنسارک دھندوں سے پرتھک جان کر ایشوری گائن میں تت پر ہوکر بڑے بھاری آنند کو پراپت ہوتے ہوئے اوروں کے بھی سکھ کے پاتر بنتے ہیں - ایشور سے پرارتھنا ہے کہ ہے پرماتمن ہمارے بھائیو کا اتساہ دن بدن بڑھتے رہیں - اور ورڈھ نشچے سے وید کی آگیا پالن کرتے ہوئے آپ کے ڈنڈ کے بھاگی نہ بنیں -

آج ۱۰ اگست ۱۹۰۶ء کے سوموار کے دن ہمارے قدر دان لالہ گنگا رام جی صاحب سپرنٹنڈنٹ کے پریتی بھوجن تھا - پہلے بھجن ہوتے رہے - بعدہ لالہ صاحب موصوف و پنڈت درگا پرشاد جی صدر منصرم و پنڈت رتن چند جی منصرم و پنڈت ایشور داس جی صدر منصرم نے وید پرچار فنڈ دھاں دیالہ کی ضروریات کو محسوس کر کے پاس کیا کہ آج وید پرچار فنڈ دھاں دیالہ کے لئے اپیل کیجاوے - اسوقت قریب پچاس سجن ہاضر تھے - پنڈت ایشور داس جی صدر منصرم نے چند فوائد وید پرچار فنڈ کے سامعین کو شروَن کرائے - بعد ازاں پنچات جی نے پیلی زبان سے وید پرچار فنڈ دھاں دیالہ کے لئے اپیل کی نتیجہ یہہ ہوا کہ مبلغ ۔ روپیہ وید پرچار فنڈ دھاں دیالہ کے لئے چندہ لکھا گیا -

جو سارا کا سارا وصول ہو کر بہ تفصیل ذیل آپکی سیوا میں ارسال ہے - دیا ر پرچار فنڈ ... کنیا مہا ودیالہ جالندھر ... خرچ منی آرڈر وغیرہ ...

وصول کر کے فہرست چندہ دہندگان جو ارسال خدمت ہے شائع فرما دیں - تاکہ داتاؤں کو تسلی ہو جاوے کہ ہمارا دیا ہوا دھن سپھل ہو گیا ہے - اوم شم

آپکا شبھ چنتک
دولا سنگھ دریا از جودھ پور ہرنا

ایڈیٹر - فہرست کی گنجائش نہیں ہے -

لوکل

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

پنڈت برج بھوشن جی نے ایشور اوتار کی سدھی میں تقریباً یہہ دلائل دیں -

(۱) ثابت کرنیکی کوشش کی تقریباً کل مذاہب ایشور اوتار کو مانتے مثلاً عیسائی مسلمان یہودی - ہندو اور ویدانتی آدی سبھی یہہ سرب دلیشی سدھانت ہے -

(۲) عام دیکھا پڑتا ہے کہ جہاں منشیہ آدکا مُبہی کو کام میں نہیں لگا سکتے - وہاں بھی جتن کرتے ہیں - اسیواسطے جتنے اپدیشن دنیا میں ہوتے رہے ہیں - وہ ایشور آستکی کے بنا نہیں ہو سکتے -

(۳) چونکہ ایشور انت گیان والا ہے اور ساتھ ہی سوامی جی مہاراج بھی مانتے ہیں - کہ ایشور نے اپنے گیان کو چار رشیوں کے دوارا اسٹیوں میں پرکاشت کیا - کس طرح سے انت گیان منش الوجود کرنے اور گرہن کرنے کی شکتی رکھ سکتا ہے - اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ چار رشی ایشور کے اوتار ہی تھے -

(۴) جس طرح سے وایو منڈل ہر کسی ایک جگہ آندھی زیادہ زور سے چلنے سے باقی جگہ وایو کا ابھاؤ نہیں ہوتا - ٹھیک اسی طرح سے ایشور کی سرودیاپکتا نشٹ نہیں ہو سکتی یدی وہ کسی خاص جگہہ اوتار لے لے - ان چار دلائل سے ثابت کیا کہ ایشور کے اوتار کے بنا دنیا کا کوئی کارج سدھ نہیں ہو سکتا -

انکے جواب میں پنڈت گنگا دت شاستری جی اٹھے اور تقریباً ہر ایک دلیل کو صاف طور پر کاٹ کر دوسرے رنگ کے قابل غور ... شرادہ رکھا گیا -

پنڈت جی کی پہلی دلیل کو اسطرح سے صاف کیا کہ وہ لوگ جو ایشور کا اوتار مانتے ہیں وہ غلطی پر ہیں - انہیں سے جو مسلمان لوگ ہیں - کو ایشور کا اوتار نہیں مانتے بلکہ وہ اسکا رسول مانتے اور ویدانتی لوگ بھی شنکر اچاریہ کو ایشور کا اوتار نہیں مانتے بلکہ وہ برہم آپ ہی برہم آپ ہے -

دوسری دلیل پر اپنی ابحاث سے بتایا کہ جتنے اوتار دنیا میں اسنے بنائے ہیں ...

انہوں نے ایک بھی اپوروکام نہیں کیا۔ اگر پیدا ہوتے ہی بیتا کے ادیوگ میں دوزختوں سے اسکا پتہ پوچھتے ہے۔ تو کیا یہ اپوروتھا۔ اگر دشمن کو مارا تو کیا نیا کام کیا۔ اسی طرح سے کرشن آدی نے بھی سمجھ لینا۔ پنڈت جی نے تو بہت سی باتیں تھوڑیں یہاں مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

تیسری دلیل کا اسوقت کھنڈن نہیں کیا تھا۔ شاید اسوقت خیال نہیں تھا۔ اسکا جواب یہ دیتا ہے کہ پرمیشور نے منش کو سرشٹی ۔۔۔ کے انت۔

چوتھی دلیل صاف تھی۔ اور بیان کیا کہ دایو کا جب ایک جگہ زیادہ زور ہوتا ہے۔ تو دوسری جگہ وایو سوکشم ہو جاتی ہے اور ہلکی ہو جاتی ہے۔ چونکہ پرمیشور سدا ایک رس ہے۔

سمیتی اتوار آریہ سماج کے سپتاہک جلسہ میں معمولی ہون دھنوں کے بعد پنڈت سری پت جی نے پرارتھنا کری اور لالہ دیوراج جی نے ایک موثر اپدیش دیا۔ تت پشچات لالہ ہیتولال جی نے حاضرین کو ساماجک جلسوں کی تاریخیں سنائیں۔ منگلوار اور بدھوار کو استری سماج دبالا سماج کے سپتاہک جلسے بدستور ہوئے۔ آئیتوار صبح کے وقت یگیہ بھی ادلتب ہوا۔ اول صبح کے وقت ساماجک ۔۔۔ تیرتھ رام کرشن جی بردہان کے استھان پر جمع ہوئے ۔۔۔ سے بازار میں نگر کیرتن کرتے ہوئے ۔۔۔ تالاب پر جا پہنچے جس جگہ سب بھائیوں نے ۔۔۔ دھارن کیئے۔ ۔۔۔ ۔۔۔ گھروں کو ۔۔۔

آریہ ساماجک خبریں

ڈیرہ اسمعیلخاں آریہ سماج کا انتخاب امسال گزشتہ سال کے مطابق رہا سوائے اس کے کہ لالہ بودہ راج جی منتری اب اپ پردہان تجویز ہوئے۔ اور لالہ دیوی داس ورمانی منتری۔

سوامی بھاشکرانند جی نے جو کہ ایک غریب داسی سادھو ہے کشمیری پنڈتوں سے مانس مدرا چھڑانے پر قطعی کمر باندہ لی ہوئی ہے انکا پرچار بارہ مولہ سے شروع ہوا۔ کئی ٹولیاں کشمیری پنڈتوں کی جمع کر کے ان سے اس کو کرم کے چھوڑنے کی پرتگیا کرائی اور پنڈت مہاں نند جی سابقہ گورنر کشمیر سے دادو بہت سے پنڈتوں سے چھوڑ دیا۔ اور انکے اوپدیشوں سے قریباً ۲۰ کس پنجابی اہلکاروں نے مانس شراب کا تیاگ کیا۔

لالہ شادی رام و لالہ بہادر چند جی اُپدیشک آریہ سماج کمالیہ کے قصبہ پاک پٹن میں بغرض فراہمی چندہ برائے کنیا پاٹ شالہ گئے وہاں کے اہلکاران سے لالہ آتما رام جی تحصیلدار لالہ گنگا بشن و لالہ کانشی رام وکیل و دیگر اہل اسلام صاحبان کی امداد سے مبلغ ۵۰ روپیہ چندہ جمع ہو گیا۔ مگر شہر کے روساء کی طرف سے صفر ہی ہے۔

پنڈت رام رتن جی آجکل جگرانوں میں ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں شہر میں عمدہ اثر پڑ رہا ہے۔

جلالپور جٹاں آریہ سماج کی شاخ یک ۔۔۔ سوسائٹی قائم ہوگئی ہے اور ذیل کا انتخاب ہوا ہے۔ لالہ دینا ناتھ سکرٹری لالہ شیورام پریذیڈنٹ و خزانچی۔ لالہ دیویدیال وائس پریذیڈنٹ۔ بھائی گیان سنگھ۔ لالہ نندلال اور لالہ کرمچند ممبران۔

موضع بھام ضلع گورداسپور میں حکیم سنت رام جی نے ۵-۶-۷ اگست کو ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

لالہ کرودھاری لعل سٹیشن ماسٹر گدی بدر نے حیدرآباد سندھ آریہ سماج کے لیئے مبلغ ۱۰۰ روپیہ چندہ اکٹھا کر کے اور بھائی گوپال سنگھ مہنت اکال بنگہ امرتسر نے دوسری دفعہ مبلغ پانچ روپیہ مندر فنڈ کی امداد میں منتری کو ارسال کیئے۔ سماج صاحبان موصوف کا دھنیاد دیتا ہے۔

متھرا آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بخیریت تمام ہوا ۲۹۰ روپیہ ویدپرچار فنڈ اور ۲۵۶ روپیہ مجوزہ ویدک کالج کے لیئے ہوا۔

لالہ نتھو رام دریا پسرور سے لکھتے ہیں۔ کہ ۳۔ اسوج سے ۱۰ اسوج تک ضلع گورکلی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ایک بڑا بھاری میلہ لگتا ہے جسمیں سرکاری انتظام عمدہ ہوتا ہے۔ اور عیسائی مسلمان وغیرہ بھی پرچار کیا کرتے ہیں۔ منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو وہاں پر بھی پرچار کرانے کا ضرور انتظام کرنا چاہیئے۔

شملہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بخیریت تمام سماپت ہوا۔ لالہ منشی رام۔ پنڈت پورنانند۔ پنڈت لیکھرام جی کا لیکچر خاص الہام پر آریہ سماج مندر میں چار گھنٹہ تک ہوا۔ حاضری اسقدر تھی کہ تل رکھنے کو جگہ نہ تھی۔ اسکے پر ۵۰۰ روپیہ سے زیادہ وید پرچار فنڈ کے لیئے چندہ ہوا۔ اور کچھ کنیا مہاودیالہ کے لیئے بھی

ہوا مفصل آئندہ لکھا جاویگا۔

جلالپور جٹاں۔ آریہ ویچھے ہیرن سوسائیٹی کے ستیاہک جلسے ہر اتوار شام کو ہوا کرتے ہیں ۲۳۔ اگست کے ستیاہک جلسے میں بھجنوں کے بعد لالہ دیویدیال جی نے پرارتھنا کرائی اور لالہ شیورام جی نے ستیارتھ پرکاش سے راج دہرم وشے پر کتھا کی۔ لالہ گوکل چند جی انسپکٹر ڈاکخانجات اس جلسہ میں شامل تھے۔ آپنے ایک روپیہ اس سبھا کو دان دیا سبھا انکا دھنباد دیتی ہے۔

بھاشہ پربھودیال اوپدیشک آریہ سماج سہارنپور نے ۱۶ و ۱۷۔ اگست سنہ ۹۶ء کو قصبہ گنگوہ میں ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ آریہ سماج ممبران گنگوہ نے بھی بموقعہ یگیہ رشی بڑ ہون کیا۔ اور یگیوپویت دہارن کیے۔ اور پانچ دیگر صاحبان کو جو سماج کے ممبر بھی نہیں ہیں۔ یگیوپویت دہارن کرائے۔ شام کو پرارتھنا و بھجن ہوکر مفصل ذیل اصحاب کے دیاکھیان ہوئے۔ پنڈت شیو پرشاد جی۔ لالہ رگھو لال جی۔ لالہ گنپت رائے جی۔ لالہ بارو مل جی۔ لالہ منسا رام جی۔ حاضری ایک سو کے قریب تھی۔ بعد بھجن و آرتی جلسہ برخاست ہوا۔

ڈاکٹر لاہوری رام جی لکھتے ہیں۔ کہ پنڈت گوکل چند بھیرہ نوہی نے ۲۱ اور ۲۲۔ اگست کو مُرہ میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ ویدا نتیوں اور برہمنوں کے پرشنوں کے اُتر بھی بہلی کر دیے۔ جنہوں نے آخرش ردلا منجا دیا۔

کلاس والہ تحصیل پسرور میں پنڈت لیکھرام جی اور متھرا داس جی کے دیاکھیان جو پسرور میں ہوئے تھے۔ چند بھائیوں نے سنکر آریہ سماج قایم کر دیا ہے۔ مگر وہاں آج تک کوئی اوپدیشک نہیں گیا۔ باوجودیکہ نیا بودہ ہے اور گواگرد

عیسائی۔ مسلمان۔ ہندو وغیرہ وغیرہ [illegible] لگائے رہتے ہیں۔ اوپدیشک ضرور وہاں پہ جانا چاہیے۔

قلعہ سوبھا سنگھ میں لالہ متھرا داس جی کے پرچار کا اسقدر اثر ہوا۔ کہ وہاں کے لوگوں نے اکثر گوشت کا کھانا چھوڑ دیا ہوا ہے کہ قصاب لوگ طرح طرح کی افواہیں اڑاتے ہیں۔ جن سے قانونا انکو گرفت ہو سکتی ہے۔

ضلع آرہ خاص ہر سیہ برسکہ بڑے آدمیوں نے بارش نہ ہونے کے کارن ملکر ۱۴۰۰ روپیہ اکٹھا کیا جس میں صاحب ڈپٹی کمشنر نے ایک سو روپیہ چندہ [illegible] دیا۔ روزمرہ دو من پختہ روغن زرد و [illegible] سامگری کا ہون ہوتا رہا۔ اُسی روز سے بادل آنے شروع ہو گئے۔ اور ۲۰۔ اگست کو بارش ہو ہی گئی

اشتہارات

بیواہ کی ضرورت

میرے ایک دوست [illegible] کھتری ایک معزز خاندان سے عمر [illegible] سال تعلیم انٹرنس تک لیکن لیاقت عمدہ۔ [illegible] شاستری خواندہ آرین خیالات کے [illegible] ممبر سماج برسر روزگار کسی خواندہ لڑکی سے جسکی عمر از میان ۱۲ و ۱۴ سال ہو شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت سے زیادہ حالات سے آگاہی دیجا سکتی ہے۔

جوہر سنگھ کلرک بریڈ آفس امپیریل سروس ٹروپس جموں

اشتہار

[illegible] ایک بیمہ حوت [illegible] ہے [illegible] اور دھرم اور دیا کی کتابیں بڑی خوشخطی سے لکھا گیا ہے اور قیمت اسکی صرف [illegible] ہے۔ سونی رام کھتری دوکاندار سیالکوٹ قیمت سے مل سکتی ہے جسکو ضرورت منگا لیوے۔

اشتہار ضروری

لالہ جگناتھ دلنی اگروال ممبر آریہ سماج کرنال کو اپنی کنیا کیلئے بر کی ضرورت ہے۔ پہلے اس کنیا کی نسبت بمقام دہلی نہ ہو چکی تھی۔ لیکن چونکہ یہ لوگ ویدک ریتی سے شادی کرنا نہیں چاہتے تھے اس لئے الہ صاحب موصوف نے اس جگہ سے قطع تعلق کر لیا لڑکی کی عمر اسوقت دس سال ہے تیل جاوے گوت گرگ ہے آریہ کنیا پاٹشالا کرنال کی دوسری جماعت میں پڑھتی ہے۔ تندرست ہے۔ اور صورت جسمانی میں کوئی نقص نہیں ہے۔

لڑکا ہوشیار تعلیم یافتہ اور نیک چلن ہونا چاہیے خوبصورت ہو۔ اور اگر ہو آریہ ہو۔ اچھے خاندان سے ہو۔ کوئی نقص جسمانی نہ رکھتا ہو۔ دایمی صحت اچھی ہو عمر ۱۶ سال سے زیادہ نہ ہو خط بنام سکرٹری آریہ سماج کرنال آنی چاہیے شادی ویدک ریتی سے کیجاویگی۔

رقیمہ ہم اتکا داس۔ سکرٹری آریہ سماج کرنال

نوٹس

ایک [illegible] کی ضرورت ہے جو پانچویں اپر پرائمری تک سارے مضامین عمدہ طرح سے پڑھا سکتا ہو لیکن جو بھاشہ کے دیوناگری سے بخوبی واقف ہوگا۔ اسے ترجیح دیجاویگی۔ ماہواری تنخواہ دس روپیہ ہوگی۔ خط و کتابت بپتہ ذیل ہو

[illegible] سکرٹری آریہ سماج راولپنڈی

جکمی تقطیع ۲۰/۲۶

جوہر غیب

اسمیں [illegible] کا بیان ہے۔ قیافہ۔ [illegible]۔ علم کاسہ سر جوتسی پیشین گوئی شگون۔ تعبیر خواب۔ مسمریزم وغیرہ۔ جنکے اصول و قواعد مفصل نقشہ دیکر سمجھاتے ہیں۔ اور سائنس کے موافق بدلایل ثابت کیئے ہیں شعبدہ بازی نہیں ہیں علمی اصول جنکو انگریز عالم بھی مان گئے۔ بالکل سچے جنکو پڑھکر ہر شخص خود آئندہ غیب کا حال بتا سکے۔

قیمت ایکروپیہ

۱۰۰ صفحہ

جوہر مشاہیر

اسمیں دنیا بھر کے سب بڑے بڑے آدمیوں کی سوانح عمریاں یکجا جمع کی ہیں۔ ہر قوم کے پیغمبر رشی بادشاہ سیاح۔ یونانی۔ فلاسفر۔ فرنگی موجد۔ نامی عورات ریفارمر۔ عالم۔ ممبران۔ کانگریس۔ اور بہت سے لوگ جنکے حالات سننے کا سبکو شوق ہے۔ مثل بودھ۔ عیسیٰ۔ محمد۔ زرتشت نانک۔ سکندر۔ تیمور۔ سعدی۔ بوعلی سینا۔ بکرماجیت۔ اکبر۔ ارسطو۔ کولمبس۔ سید احمد خاں۔ دیانند سرسوتی۔ میڈم بلواٹسکی۔ نورجہاں وغیرہ ایک صفحہ فی سوانح عمری بھی نہیں پڑتا

قیمت ایکروپیہ

۱۲۵ صفحہ

جوہر حکمت

اسمیں اتنی باتیں ہیں۔ **مخزن الادویات** تمام ادویات کے نام فارسی۔ انگریزی سنسکرت اور اردو میں مع خواص **تشریح** جسمانی اعضاء و رگ و ریشہ کے حالات مع تصاویر و نام چار زبانوں میں **تشخیص** تمام بیماریوں کی شناخت اور انکے نام چار زبانوں میں **قرابادین** ہندوستانی مرکب ادویات کا حال۔ ایورویدک کے چٹکلے اور حکمی کشتے وغیرہ۔ یونانی ادویات مشہورہ۔ انگریزی ادویات مروجہ کا مفصل بیان۔ زہروں کشتوں۔ غذاؤں کا بیان **علاج الامراض** ہر مرض کے علامات۔ اسباب۔ اقسام۔ پرہیز۔ علاج۔ بطریق ڈاکٹری۔ طب یونانی۔ ویدک مصری۔ مفید و مضر ادویات کے نام **حفظ صحت** تندرستی کے اصول۔ خوراک۔ لباس موسم وغیرہ کی نسبت ہدایات۔ اقوال حکماء سلف **اصطلاحات** علم طب کے تمام اصطلاحات کے الفاظ ہم معنے چار زبانوں میں۔ بیماری نے دوا دارو اور علاج کرنے کے مختلف طریقے طب کی ایجاد کی تواریخ اور صدہا مختلف قیمتی باتیں۔ اس لیئے یہ کتاب سبکو خریدنی چاہیئے۔

قیمت تین روپیئے

۳۰۰ صفحے

دلائل ارسطو

اس کتاب میں حکیم ارسطو کی بحث تمام قدرتی اصول پر مثلاً عورت کی داڑھی کیوں نہیں ہوتی مرد حیض سے کیوں نہیں ہوتا۔ وغیرہ۔ بال کی کھال نکالی ہے۔ عقلمند بننا ہو۔ اسکو ضرور دیکھیے صدہا نادر باتیں۔ دقیق سوالات کے معقول جواب جنکو سنکر عالم لوگ دنگ رہ جاتے ہیں۔

۷۰ صفحے

قیمت آٹھ آنہ

جوہر باغبانی

اسمیں وہ مخفی [illegible] جنکو مالی لوگ ہرگز نہیں بتلاتے۔ [illegible] باتیں جنکی سب کو تلاش ہے۔ درختوں کی بیماریوں کا علاج۔ پھل بڑا اور بے موسم پیدا کرنا۔ پھل پھول کا رنگ ذائقہ۔ خوشبو تبدیل کرنا۔ ہر درخت کے سینچنے کا خاص مصالحہ وغیرہ۔ مثلاً آم میں کیوڑہ کی خوشبو پیدا کرنا۔ آم بارہ ماسی چلانا۔ آم کی بیل چلانا وغیرہ

۴۸ صفحے مگر قیمت دو روپیہ

سب مع تصاویر و الفاظ انگریزی

ممیرے کا سُرمہ

مُصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں لیلان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ ابتدائی سُرخی۔ موتیا بند۔ ناخونہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے۔ کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اوٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ (عہ) ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپے (سے) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ ... روپیہ (...)

سرمہ فی تولہ ... خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

میں نے آپکے ممیرے کے سفید سرمہ کو تین ایسے اشخاص پر استعمال کیا جنکو انگریزی ادویہ کے استعمال کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوا تھا۔ ایک برہمن کو جسکی آنکھ کے پردہ میں زخم تھا۔ اور دوسرے ہندوستانی کو جسکو شروع کیٹرکٹ (موتیا بند) تھا۔ اور سوم کو دھند اور ناخونہ تھا۔ آپکا سرمہ اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سُنی تھی۔ ویسا ہی مفید پایا۔ میری رائے میں بہ جامیں جہاں تک میری سمجھ کی دوائی آنکھ کے امراض کے لئے بہتر نہیں ہو سکتی۔ آپکا سرمہ مثل ٹوپیڈو کونین بذریعہ ڈاکخانجات فروخت ہونا چاہیئے۔ تاکہ ہر ایک امیر غریب اس نادر سرمہ سے مستفیض ہو کر آپکو یاد کرے۔ براہ مہربانی اور دو تولہ سرمہ وی پی پوسٹ میرے نام روانہ فرمادیں۔ راقم ڈاکٹر شیخ عبد العزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ چنیال ... ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء

(۲) جناب پروفیسر صاحب۔ تسلیم۔ آپکا سرمہ اکسیر العین ... استعمال کیا۔ جسکو عرصہ سے دھند ناخنہ تھا۔ نکلوانش۔

... کاٹسک لوشن۔ بورک لوشن۔ لیڈ لوشن کئی ہیں جس کو فائدہ نہ ہوا۔ آپکے سرمہ کے ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہو گیا۔ راقم ڈاکٹر نوازش علی فیشنر بمقام ... ۱۸ ... ۱۹۰۶ء

(۴) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ ڈاکٹر میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت مفید پایا۔ آنکھ کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ علاوہ اسکے یہ آنکھوں کو ترتازہ رکھتا ہے۔ اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کے قایم رکھنے کیواسطے نہایت مفید اور عمدہ اثر رکھتا ہے۔ میں نے آجتک کبھی کوئی دوائی اس سرمہ سے بہتر فایدہ بخش نہیں دیکھی۔ راقم شیخ محمد حیات ... الیکٹرک ... سیشن جج قسمت جالندھر ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء

(۶) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ اپنے زیر علاج کئی بیماروں کے ... پر ...

... استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمے کا استعمال مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن ریٹائرڈ ... میڈیکل کالج لاہور ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء

(۵) ممیرے کا سرمہ جو کہ ڈاکٹر میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاص کر ان لوگوں کے واسطے کہ جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے۔ اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ... لال ... ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ... ۱۹۰۶ء

پانچسو روپے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی مندرجہ بالا سندات میں سے کوئی سند جعلی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچسو روپے انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائنس بنک میں اسی مطلب کیلئے جمع ہیں۔

اشتہار

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ ادویات مفصلہ ذیل فائدہ عام کے واسطے میری دوکان میں موجود ہیں۔ اور ادویات مذکورہ قدیم سے آزمودہ کار ہیں۔ اور ایسی ہی جن صاحبوں کو ضرورت ہو میری دکان سے آزمائش کر کے خرید کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ ادویات مذکورہ سے کسقدر فائدہ ہوتا ہے۔ **معجون حیات بخش** معجون مذکور واسطے قوت دماغ۔ درد گردہ۔ درد مثانہ۔ کہنہ آتشک۔ سوزاک۔ بواسیر کے واسطے مفید ہے۔ زرد رنگ کو سرخ کرتی ہے۔ اور قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ اور دائمی قبض کے واسطے مفید ہے۔ قیمت دو روپیہ۔ دو ہفتہ کے واسطے **دوائی اٹھرا**۔ دوائی مذکورہ جن عورتوں کا حمل جلدی اسقاط ہو جاتا ہے۔ یا جنکی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ انکے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲؍ **دوائے خارش تر و خشک**۔ یہ دوائی خارش ہر دو قسم کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۸؍ **حبوب آتشک** خواہ کتنا ہی پرانا آتشک ہو۔ دوائی مذکور بغیر منہ آنے یا کسی اور قسم کی تکلیف کے دو ہفتہ میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے۔ قیمت ۱۲؍ **حبوب تلی** مجرب۔ حبوب مذکور تلی کے واسطے بہت ہی مفید ہے۔ اگر تلی برس کی ہو۔ تو چالیس روز میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۸؍ **بوٹی بواسیر** یہ بوٹی ایک سنیاسی صاحب کی بتلائی ہوئی ہمارے پاس موجود ہے۔ جو سینکڑوں آدمیوں پر آزمائی ہوئی ہے۔ جس سے کیسی ہی بواسیر ہو دو ہفتہ میں بالکل صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت ۱؍ یہ **معجون قوت باہ** معجون مذکور قوت باہ کے واسطے اکسیر جیسی ہے۔ قیمت بہت ارزاں فی ڈبیہ ۱۲؍ **دوائی تپ دق و سل** تپ دق اور سل کے واسطے ازحد مفید ہے۔ قیمت ۸؍ **حب عطوس** حب مذکور نافع لقوہ۔ سکتہ۔ تشنج۔ امراض بارد اور درد شقیقہ کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱؍ **دوائی سوزاک**۔ سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو۔ دوائی مذکور کے چالیس روز استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے۔ قیمت ۱؍ **حب حیات**۔ حب مذکور تقویت معدہ و اصلاح ہاضمہ و کثرت ریاح یعنی ریحی و دفع تبخیر ... قیمت ۸؍ گولی ... **یاقوتی بارد** محرورین کے لئے غایت درجہ مفید ہے۔ خفقان اور گرمی تقویت اعضائے رئیسہ اور خون اور روح کی صفائی۔ اور نیز گرمی کے بخار کو بھی فائدہ مند ہے۔ فی ڈبیہ ۸؍ **سرمہ جواہر بدی** یہ سرمہ دھند۔ غباری۔ جالا۔ ضعف بصر۔ تاریکی چشم۔ موتیا بند۔ آنکھوں سے پانی جانا وغیرہ کے واسطے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۔ ہر دو قسم سیاہ و سفید **اطلاع** قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہیئے۔ خرچ محصولڈاک ذمہ خریدار۔ پرچہ ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا۔

المشتہر حکیم ... واس بازار ... بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اشتہار

ہمارے کارخانہ میں پیٹنٹ میدہ سوجی رواآٹا سب اول قسم کا تیار ہوتا ہے جسکا پکوان نہایت ہی عمدہ اور خوش نما اور خوش ذائقہ ہے۔ خریداران ایکمرتبہ ضرور منگا کر دیکھیں۔ **المشتہر** ڈائرکٹر ... منیجران دہلی اینڈ نوردرن انڈیا فلور ملز کمپنی دہلی

آریہ پستکالیہ جالندھر

ہمارے پستکالیہ میں کل تصانیف پنڈت لیکھرام آریہ مسافر و دیگر آریہ دھرم کی پستکیں مطبوعہ ... جالندھر ... برائے فروخت کے لئے موجود ہیں۔ جس صاحب کو کسی کتاب ضرورت ہو۔ بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرماویں۔ **درخواست** بنام منیجر ستدھرم پرچارک جالندھر آنی چاہیئے۔

ناول خانہ

نہایت عجیب اخلاقی تصنیف ...

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ہم سب آپسمیں مِتّر بھاؤ سے برتیں

सत्य धर्म प्रचारक

ست دھرم پرچارک

جلد ۳ — سنہ ۱۸۵۳ع

ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

ستری دھرم نیتی

اس پُستک میں حسب [illegible] بُنیاد دِیا وغیرہ — مرہاد — پتی بھگتی — گرہ کرتیہ — بالکوں کا پالن پوشن — کرتویہ — اور اگر تیہ — ہر ایک مضمون کو بخوبی سمجھایا ہے — اور بھاشا بہت آسان۔ مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر و پنجاب [illegible] سے مل سکتی ہے۔

قیمت [illegible]

المشتہر

مینیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

ڈاکٹر [illegible] کی [illegible] کی

اکسیر دوا

[illegible] سے [illegible] بیماری کی [illegible] — [illegible] کسی کو [illegible] تجربہ اور [illegible]

گرنے سے یا آنکھ میں کوئی خرابی آ جانے سے [illegible] یا [illegible] کا نقص یا کمزوری ہو تو میں [illegible] کے لگا لینے سے یا گولی کھانے سے اصلی حالت میں آ جاتا ہے اگر [illegible] سے عورتوں کی [illegible] کی بیماری کو آرام ہو جاتا ہے۔ علاوہ فی شیشی قیمت [illegible]

۵۰ عدد [illegible]

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اب ہیضہ بہت [illegible] مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے [illegible] شیشی اپنے پاس رکھی [illegible] ہیضہ کے علاوہ درد [illegible] کو بھی آرام ہو [illegible]

قیمت فی شیشی [illegible]

المشتہر [illegible]

ست دھرم پرچارک جالندھر

[illegible] امتحان ہم نے بھی ہیضہ کی حالتوں میں چند جگہ استعمال کیا مفید ثابت ہوا۔

اشتہار عجیب و غریب

[illegible] تیل جو مرض کے [illegible] ہیں — قیمت [illegible]

ستی شیشہ نقرہ — [illegible] داغ [illegible] ہیں [illegible] ہے — [illegible] استعمال ہے [illegible] بدن میں [illegible] طاقت [illegible] کی سستی [illegible] ہے — جو لوگ [illegible] ہیں [illegible] ضرور قیمت [illegible] ہو جاتی ہے۔ کثرت [illegible] سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے تدارک کے لئے یہ اکسیر ہے [illegible]

کے خون میں اکسیر ہے - چھ ماشہ سے کم دوائی نہیں بھیجی جائیگی
قیمت فی تولہ دس روپیہ -

روغن مسیحا - بواسیر کا علاج اور صحت ... ہیں - مجلوق (؟) ... کے لئے نہایت مفید ہے - گرتے ہیں درست ہو جاتے ہیں اور خاطر خواہ ... بھی پیدا ہوتی ہے - قیمت فی تولہ دو روپیہ -

دوائی آتشک - خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو - اگر بالوں کو داغ بھی ہوگیا ہو - لیکن تین دن دست ... کے دوسرے ہو جاتا ہے - قیمت خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ

دوائے سوزاک - سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ہو اسی سبب جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو - ہرگز ... دو روز ہو جاتے ہیں - **المشتہر**
قیمت فی تولہ ایک روپیہ - حکیم ... پنجاب

اشتہار

گولیاں بواسیر ... جو ... ایک ... سے ... ہیں - ... سال کے تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں - بیماری ہذا کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں قیمت فی تولہ دو روپیہ - **المشتہر**
برکت رام شرما ... آریہ ... (سیالکوٹ)

برہمی بوٹی

دماغ بصارت - حافظہ - برہمچریہ کو قائم اور خون کو صاف کرنیوالی ایک عجیب اوشدھی یہی بوٹی ہے - کہ جسکو ہمارے رشی منی ذکر بالا ... سے ... کے لئے پان کیا کرتے تھے اور خاصکر انیسویں صدی کے ... رشی مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی بھی اسکو ... میں لاتے تھے - اسی واسطے انھوں نے اپنے ... ستیارتھ پرکاش میں اسکا ذکر کیا ہے - اور ... سے برہمچاریہ کی ...

کمزور ہیں - ابھی تو ایک سنی ہے - میں نے یہ بوٹی بڑی ہی بڑی جانفشانی کی کوشش سے ہمالہ پربت سے حاصل کی ہے - اور نسخہ اسکا عام لوگوں کے فائدہ کے واسطے نہایت ارزاں کیا ہے - یعنی ہر ایک ...
ترکیب استعمال - ... ہر روز ... اسکو کوٹ کر کپڑ چھان کرکے ... ایک ... دودھ کے ساتھ بطور ... نوش کریں - ... کو دیکھ کر اسکو ... رکھنا چاہیے - اور ... کو کالی مرچ اور الائچی ... ضرور آزما لینا چاہیے -
المشتاھر ... ڈاکٹر ...

ثبوت تناسخ

مصنفہ پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر
جس کتاب کا حق پسندوں کو بے حد انتظار تھا - اور جسکے مطالعہ کے لئے دنیا کے لوگوں کے دل مدت سے ... تھے - وہ تحقیقات علمی کا ذخیرہ معلومات صحیح کا خزانہ - دلائل قاطع و براہین ساطع کی بہت سی ... جنکے مقابلہ میں باطل توہمات اور فضول وسوسات کو ٹھہرنے کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں - مصنف کا دعویٰ ہے کہ اسلام عیسائی محمدی اور ... صاحبان کی مطبوعہ کتب میں آج تک جتنے اعتراضات تھے - انکو اچھی طرح اور پوری تلاش سے معلوم کرکے ان سب کے منصفانہ اور محققانہ طریقہ سے جواب دیئے گئے ہیں - اور غالباً کوئی اعتراض ایسا باقی نہیں ہے جسکا جواب باصواب فاضل مصنف نے اس لاجواب کتاب میں نہیں دیا -

ثبوت تناسخ دو حصوں پر مشتمل ہے حصہ اول مخالفین کے اعتراضوں کے جواب جس کے چار باب ہیں - باب اول تحقیق روح اور اسکا جسم سے تعلق - اسمیں ۲۶ دلائل سے ثابت کیا گیا ہے - کہ روح جسم سے جدا ایک غیر فانی ہستی ہے اور علاوہ براں اسمیں یہ بھی بتلایا گیا ہے - کہ انسان کے سوا اور جانوروں میں بھی روح ہے - (باب دوم عیسائیوں کے) اعتراضوں کا جواب - باب سوم مسلمانوں کے اعتراضوں کا جواب - باب چہارم - برہمو سماجیوں کے اعتراضوں کا جواب - حصہ دوم - مسئلہ تناسخ کی بابت ایک سو تحقیقات اسمیں ۱۰ باب ہیں - باب اول یوگی اور وید شاستر سے تناسخ کا ثبوت - باب دوم - پارسی مذہب اور تناسخ - باب سوم بدھ مذہب اور تناسخ - باب چہارم مختلف ممالک کے حکما کی رائے - باب پنجم بائبل سے تناسخ کا ثبوت - باب ششم قرآن سے تناسخ کا ثبوت - باب ہفتم دیگر علمائے اسلام کی رائے - باب ہشتم کبیر صاحب اور نانک صاحب کی رائے - باب نہم شری سوامی دیانند جی کی مختصر رائے - اور مباحثے - ان سب کے علاوہ دو مقدمے اور ایک خاتمہ ہیں کتاب کو نہایت ... کیا گیا ہے حجم ۱۵۰ صفحہ قیمت دو روپیہ - ہر ایک اعتراض پر پوری وسعت سے بحث کی ہے - مصنف کی لیاقت اور علمی معلومات سے آپ سب صاحبان اچھی طرح آگاہ ہیں اگرچہ مصنف کو پرچار کے کام میں مصروف رہنے کے سبب کتاب کے چھپنے میں دیر ہوگئی - مگر پھر بھی "دیر آید درست آید" کے مطابق کتاب بھی اسی طرح نہایت خوبی کے ساتھ صحیح اور عمدہ طبع ہوئی ہے اور اب ہمہ وجوہ بالکل تیار مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر میں فروخت کے واسطے موجود ہے - جو صاحب دیکھنے کا شوق رکھتے ہوں مطبع ہذا سے بذریعہ ویلیو پے ایبل کے منگوالیں - فرمائش کی تعمیل بہت جلد کیجاتی ہے - **المشتاھر**
منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

یجروید ادھیاء ۳۱ منتر ۵

ارتھ:۔ "جسکا برمھانڈ کے النکار سے برنن کیا ہے
جو اسی پرش کے سامرتھ سے اتپن ہوا ہے جسکو
مول پرکرتی لکھتے ہیں۔ جسکا شریر برمھانڈ کے سمیہ
جسکے سورج چندر ما نیتر استھانی ہیں۔"

وایو جسکا پران اور پرتھوی جسکا پگ ہے
ان لکھشنوں والا جو اکاش (وراٹ) ہے وہ پرمیشر
کا روپ پرمیشور کے سامرتھ سے اتپن ہوکر پرکاشمان
ہوتا ہے۔ اس وراٹ کے تتوں کے پورب بھاگوں
سے سب پرانیوں اور پرانیوں کا دیہہ الگ الگ
اتپن ہوا ہے جسمیں سب جیو باس کرتے ہیں
اور جو دیہہ اس پرتھوی آدی کے کاریہ ان
آدی اوشدھیوں سے بردھی کو پراپت ہوتا ہے
سو وراٹ پرمیشور سے الگ اور پرمیشور بھی اس
سنسار روپ دیہہ سے سدا الگ رہتا ہے۔ پھر
سبھی آدی جگت کو پرمیشر اتپن کرکے اسکی پالنا
جو دھارن کر رہا ہے۔"

آریہ سماجک جلسے

قصور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۹ و ۲۰ ستمبر ۱۸۹۶ء
لودہانہ آریہ سماج سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹ ستمبر ۱۸۹۶ء
جھنگ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷ ستمبر ۱۸۹۶ء
~~**نمول** آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۔۔۔ ستمبر ۱۸۹۶ء~~
جگراؤں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۲ و ۱۳ ستمبر ۱۸۹۶ء
~~**فیروزآباد** آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۔۔۔ ستمبر ۱۸۹۶ء~~
سکندرآباد ضلع بلندشہر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۳ و ۱۴-۱۵ اکتوبر ۱۸۹۶ء کو مقرر ہوا ہے
جالندھر شہر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷

دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۵۔ اکتوبر ۱۸۹۶ء کو
مرادآباد آریہ سماج کا واتسکوتسب ۱۵ و ۱۶ نومبر ۱۸۹۶ء
کمالیہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر ۱۸۹۶ء

ستیہ دھرم پرچارک

اندری دمن

کون ہے جو یہہ نہیں جانتا کہ زبان کا بیجا
استعمال کل معدہ کی امراض سے انسان کو
نجات دے سکتا ہے۔ آنکھوں کا بیجا استعمال آنکھوں
کو فرحت اور تقویت بخش سکتا ہے۔ غرضیکہ
جتنی تکلیف اور مصیبت دیکھنے میں آتی ہے
اسکا زیادہ تر باعث یہی ہے۔ کہ لوگ اپنی
اندریوں کو بس میں نہیں رکھتے۔ منوجی کا
وچن ہے کہ:

"اندریا نانگ وچرتام وشیشوا
پہاری شو۔ سنجمے یتن ماتشٹھد ودوان ینتو واجی نام"

ترجمہ:۔ جو اندریاں چیت کو کھینچنے والی
اشیا میں لیجاتی ہیں۔ انکو روکنے میں کوشش
کرے جیسے گھوڑے کو گاڑیبان روک کر
اچھے راستہ میں چلاتا ہے۔ اسطور پر ان کو
اپنے قابو میں کرکے خراب راستہ سے ہٹاکے
اچھے راستہ میں چلایا کریں۔

"न जातु कामः कामान-
मुपभोगेन शाम्यति"

"हविषा कृष्णवर्त्मेव भूय
एवाभिवर्द्धते॥"

(ترجمہ) یہہ روشن ہے۔ کہ جیسے آگ میں گھی
لکڑی ڈالنے سے شعلہ بڑھتا جاتا ہے۔ ویسا
ہی بھوگوں کے بھوگنے سے عیاشی کی خواہش
ختم کبھی نہیں ہوتی۔ بلکہ بڑھتی جاتی ہے۔ اسلیئے
انسان کو اندری کے وش میں کبھی نہیں ہونا چاہیئے
مہرشی منو کے ان چند الفاظ کو سمجھنا اور پھر
اُنکے مطابق اس دنیا میں عمل کرنا انسان کے
لیئے کوئی آسان بات نہیں ہے۔ عیاشی سوائے
اسکے اور کچھہ نہیں کہ آدمی اپنے تئیں کسی
ایک اندری کا غلام بنا دے۔ عیاش آدمی
جن اندریوں کی پرورش کے لیئے رات دن
کوشش کرتا ہے۔ انت کو وہی اندریاں اسکو
ایک خاص عمر میں جواب دیکر خوفناک کارہنسی
ہوتیں اسکو دکھوں کے سمندر میں گرا دیتی
ہیں۔ فی الحقیقت کوئی بھی اندری قدرت کے
صانع نے دکھہ دینے کے لیئے نہیں بنائی مگر
خود ہی اسکے بیجا استعمال سے اسکو دکھہ کا مول
بنا بیٹھتا ہے۔ منوجی نے لکھا ہے کہ یہ گھوڑے
کے سدرش ہیں۔ گھوڑے ہی تکلیف دیتے ہیں
جو کہ خراب راہ میں سرکش ہوکر بھاگ جائیں
ناک کان آدی اندریاں ایس رتھ روپی جسم کو
وشیوں کی اور کھینچ رہی ہیں۔ ان گھوڑوں کی
جائیز پرورش کرنا رتھ کے مالک کا فرض ہے
ان گھوڑوں کو من کی مضبوط باگوں سے
قابو رکھنا منش کی بڑے درجہ کی چترائی
ہے۔ لیکن گھوڑوں کو بھوکھا رکھنا دانائی
میں داخل نہیں ہے۔ گھوڑوں کی موت اس

کے سیر کرنیوالے آتما کو تکلیف پہونچاتی ہے کئی لوگ اندریوں کے دمن کرنے کے یہ ارتھ سمجھ بیٹھے ہیں - کہ اندریوں کو جسم سے جدا کر دینا چاہیئے - بھلا آنکھ کو دمن کرنے کے لیئے کیا ہیں آنکھ نکال دینی چاہیئے - یا کیا آنکھ پر پٹی باندھ کر اندھیری کوٹھری میں بیٹھ کر اندھا ہو جانا چاہیئے - کسی اندری کو اپنے جائیز کام سے روکنا اندری دمن نہیں کہلاتا - اندریاں مثل ایک بچے کے چنچل ہیں - بچے کو ایک جگہ بیٹھا رکھنے سے ہم اسکو بیمار کر دیتے ہیں اسکی سبھاوک چنچلتا کو روکنا دانائی نہیں ہے بلکہ اس بچے کو ایسے مفید کاموں میں لگائے رکھنا جس سے کہ اسکی چنچلتا نشٹ ہو دانائی کی بات ہے - اس لیئے اندریوں کو دمن کرنے کے لیئے یہ ضروری ہے - کہ ہم انکو انکی چنچلتا کے مطابق کام کرنے کو دیں - لیکن کام اگر خراب ہوا تو اندریاں خراب اور دُشٹ ہو جاینگی - اس لیئے جہاں اندریوں کو دمن کرنے کے لیئے کام میں مشغول کرنے کی ضرورت ہے وہاں ہی کام بھی نیک کرانا اندریوں کی شدھی کے لیئے ضروری ہے دریا کے پانی کا خاصہ بہنا ہے - بہنے کی طاقت آپ روک نہیں سکتے - اگر روکیں گے تو نقصان عظیم دریا میں برپا ہوگا - دانا انجنیر دریا کے بہنے کے لیئے راستہ مقرر کرتا ہے - اگر دریا کا پانی کھیت میں لیجانا مقصود ہو - تو نہر کھدوا کر کھیت کو فایدہ پہونچاتا ہے - اگر کسی تالاب یا گڑھے میں وہ پانی لیجانا ہو تو اسی قسم کی تدبیر ن کرتا ہے - اسی دریا کے پانی سے ہم کھیتوں کو سرسبز کر سکتے ہو اسی پانی و ... نالی میں چکی سی بھاری

کا گھر بنا سکتے ہیں - پن چکی چلانے کی اسی پانی میں طاقت ہے - اور جب یہ پانی قابو سے نکلجائے - تو یہی انسان کو دبانے کی طاقت رکھتا ہے - قابو میں رکھ کر اسی پانی کی بھاپ بنا اسکو ریل کھینچنے پر نوکر رکھ سکتے ہیں - اسی پانی کو قابو کر کے دہار کی صورت میں پہاڑ پر پھینکیئے - پہاڑ کو چورن کرنے کے لیئے تیار ہے - یہی پانی ہے - جو بے بس ہونے کی حالتمیں موجزن ہو کر جہازوں کو اپنے سمندر روپی پیٹ میں مضم کر جاتا ہے - اندریاں یہی ہیں - جو کہ نرک اور سورگ میں لیجانے کی سیڑھیاں بنجاتی ہیں - گھوڑے یہی ہیں جو آپکو آرام اور تکلیف دے سکتے ہیں - اگر آپ گھوڑے کو قابو میں رکھوگے اور اسپر سوار ہوگے تو آرام ملے گا - اگر قابو کی لگام ڈھیلی چھوڑ دی تو گھوڑا آپکو نیچے گرا آپ پر سوار ہو کر آپکو پائیمال کرے گا - اگر ہم اندریوں کو بس میں رکھتے ہیں تو ہم بھی کے انوکول جو نیک کام چاہیں یہ کرنے کو تیار ہیں اگر انکو بے بس کر دیتے ہیں - تو پھر یہ ہمکو تباہی کی گہری غار میں گرا دیتی ہیں - جس پرش نے اپنی راک اندری کو بس میں کیا ہے - وہ اسکو وید پڑہنے رت اور پریہ بولنے میں لگاتا ہوا سورگ کا بھاگی بنتا ہے - جو پرش اس اندری کو کھلا چھوڑتا ہے - وہ اسکا زر خرید غلام ہے - بیہودہ گالیاں بکنے جھوٹ اور انرتھ بولنے سے یہ زبان ہمکو سورگ دہام سے کوسوں پرے پھینکدیتی ہے وہ یودہا نہیں جو شستروں سے جگت کو جیت لے - ہاں سچا یودہا وہ ہے جو اپنے آپ پر فتح پائے - سکندر کے لیئے ایران

کو فتح اور دارا کو مغلوب کرنا مشکل نہ تھا لیکن زبان کو وہ فتح نہ کر سکا - شراب کے پیالہ نے سکندر سے بادشاہ کو اپنے میں ایسا غرق کیا کہ وہ تر نہ سکا - مادی شستر اندریوں پر فتح دلانے سے عاجز ہیں - کیول آتمک شستر ہی اِن اندریوں پر وجے پا سکتے ہیں اندریوں کے سپہ سالار من کو غلام بنانا ہو تو بدہی اور وچار کی مدد لیجیے فیلتھ ایکی ہے - بدہی کو بلوان بنانا ہے - تو آتما سے شدہ کیجیے - اور یدی آتما کو بلوان اور دیر بنانا ہے تو بلوں کے کیندر شکتیوں کے بھنڈار پرماتما سے بل پراپت کرائیے - ہوگوال یدی شریر اندریوں پر چکرورتی راج آپ کا ہی ہے - (آتمارام)

ایڈیٹوریل نوٹس

الیشور کی ہستی کا شبد سوائے جین - بدہ ناستکوں وغیرہ کے ہر ایک مذہب و ملت و فرقہ کے ممبران اور پیرو کاران کے منہ سے سنائی دیتا ہے - لیکن واستو میں وہ بھی الیشور کو مانتے ہیں - یعنے جین والے مکتی پانے والے الیشور کے ترتہنکروں میں اور بدہ والے بدہ میں یا لاما گروؤں میں اپنے اور اپنے ابنائے جنس سے زیادہ طاقت مانتے ہیں - انہیں پھر بھی ماننا پڑتا ہے - کہ ہم سے کوئی بڑی طاقت ہے - جسنے اس قدرتی نظارے کو ایسا مرتب و مرکب کیا - انہیں اس طاقت کے آگے سر جھکانا پڑتا ہے - جو انسان کو جنم

کا نمونہ دکھلاتی ہے۔ روح کو ایک جسم سے دوسرے جسم میں داخل کرتی ہے۔ چاہے زبان سے وہ پرماتما کی ہستی کے قایل ہوں یا نہ ہوں مگر جیوہنسا سے پرہیز ثابت کرتا ہے۔ کہ انہیں اپنے سے بڑی شکتی کا ڈر ہے جو جیوہنسا کرنے سے انکو ضرور سزا دیگی۔ بس وہ پاپ پُن کے پھل بھگتنے اور بھگتانے والے کو مانتے ہیں اور بن مانے کیے انکا گذارہ ہو بھی نہیں سکتا۔

مسٹر جان سٹوارٹ مل جو ناسکوں کا سرغنہ تھا۔ بیس برس کے دہریپن کے بعد مرتیو کال سمے میں اسکے مُکھ سے یہ شبد نکلے کہ بھائیو میں نے اسقدر عرصہ تک اپنی زندگی گزاری۔ اور اپنے سے بڑھکر طاقت ایشور کو نہیں مانا۔ اسوقت میرا ہردا کمپایمان ہو رہا ہے۔ میرا من اشانت ہو گیا ہے۔ اور مجھے پرتیت ہوتا ہے۔ کہ مجھ سے بڑھکر ایک طاقت ہے اچاہے وہ کمل نہ ہو) جسنے مجھے مرتیو کے بستر پر لٹا دیا ہے۔ اسیواسطے ذوق نے کہا ہے۔ ؎ شور کیا موت نے ہی پست انسان کو وگرنہ ✦ ہے وہ خود بیں کہ خدا کا بھی نہ قایل ہوتا۔

منش اگیہ ہونے کے سبب اور پرماتما کے سچے گیان ویدوں کے متھو کو حاصل نہ کرنے کے سبب چاہے ایشور کی ہستی سے منکر ہی کیوں نہ ہو جاوے۔ پرنتو اسکی آتما اسکی ضمیر پر لگاتار چوٹ لگا رہی ہے۔ اور بتلا رہی ہے کہ تجھ سے بڑھکر ایک طاقت ضرور ہے جو تیری ساری شیخی۔ گھمنڈ۔ ابھمان۔ بل اور شہ زوری کو ایک منٹ میں چھین بھن کر سکتی ہے۔ اسلامیہ تو اسکیں اور تھے جانے سمجھو ہوں یا نہ اس سے کچھ مطلب نہیں۔ پرنتو وہ ایشور کی ہستی کو مضبوط کرنے کے لیے فرعون شداد اور نمرود کی خواری کو دکھلاتے ہیں ہندو قصص پرہلاد بھگت کی کہانی سے ایشور کی ہستی درجہ تکمیل تک پہونچاتے ہیں پس منش کا موکھیہ دھرم یہی ہے۔ کہ پرماتما کی ہستی کا قایل ہو۔ ورنہ اُسکی زندگی سنسار میں برساتی کیڑوں کی طرح ناکارہ نشپھل جائیگی

ایشور کی ہستی کا قایل ہونے کے باوجود بھی منش پاپوں کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ برائی کرنے سے ذرا نہیں جھجکتے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ دنیا میں اکثر لوگ کہنے کو ایشور کا شبد مانتے ہیں۔ لیکن اس شبد کو عمل کا جامہ نہیں پہناتے۔ ہم دنیوی کاروائی میں دیکھتے ہیں۔ کہ ہم لوگ گورنمنٹ کے قانون نہ توڑنے کا درجہا زیادہ خیال رکھتے ہیں۔ بہ نسبت ایشوری قانون کو مدنظر رکھنے کے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ہم آتمک بہبودی کی نسبت سنساریک بہبودی کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگر بالفرض کسی ملک میں آج گورنمنٹ معدوم ہو جاوے اور چوری۔ جعلسازی وغیرہ کی سزا دینے والا کوئی نہ رہے۔ تو آپ دیکھیں گے کہ اندھیر مچ جاوے۔ حالانکہ پرماتما موجود ہے۔ اسکے قانون موجود ہیں۔ اسکی ہستی کے سب قایل ہیں۔ لیکن وہ منشیہ انگلیوں پر گنے جاوینگے۔ جو اسوقت ایشور کا بھے کرکے اپنے تئیں آزمائش سے بچا دیں۔ اس سے سدھ ہوتا ہے۔ کہ کروڑوں منشیہ پرماتما کی ہستی کے قایل تو ہیں۔ پرنتو کہنے کو ہیں۔ اسکی موجودگی۔ اسکی سرب بیاپکتا سرب شکتی کا خوف انکے دل میں ذرا بھی نہیں میری رائے میں ایسے آستک پُرشوں سے جو پرمیشور کی ہستی کا ذرا بھی خوف نہیں کرتے۔ اور دن رات بُرے خیالوں میں مست ہیں۔ بُرے کام کرتے وقت اپنے ہمسائیوں اور رشتہ داروں سے تو ڈرتے ہیں۔ اور اُن سے چھپ کر بُرائی کرتے ہیں لیکن پرماتما کے حاضر و ناظر ہونے کا ذرا بھی ڈر نہیں رکھتے۔ وہ ناستک بدرجہا اچھے ہیں۔ جو ایشور کی ہستی کے تو قایل نہیں۔ پرنتو اپنے آتما ہنن نہیں کرتے۔ اپنی بدھی کا گھات نہیں کرتے۔ اپنے انترکرن کے درودھ کام نہیں کرتے۔

اس لیے بندھوگن۔ جہاں تک ہو سکے ہمیں کیول پرماتما کی ہستی کے شبد پر ہی اکتفا نہیں کرنی چاہیے۔ پرنتو اسکی ہستی کو ہر وقت دل میں جگہ دیکر بُرے کام کرتے وقت اُس سے بھے کرنا چاہیے۔

منشیہ اپنی خودستائی اور خودپسندی کا اسقدر خواہشمند ہے۔ کہ اپنی شہرت و گھمنڈ دکھلانے کی عادت جبلی فطرت کے برابر ظاہر کرتا ہے۔ طالبعلموں کو دیکھئے۔ کہ کس طرح زرقی برقی پوشاک پہنکر عینک چڑھاکر بوٹ سجاکر خوش ہوتے ہیں۔ اسٹریل کو دیکھئے۔ کہ الیاکا۔ مرینا اور کئی قسم کی نگیر دبو قلموں پوشاکیں پہنکر اپنے تئیں کیسا مفتخر و متکبر ظاہر کرتے ہیں۔ پرنتو شوک کہ منش اتنا خیال نہیں کرتا۔ کہ اگر یہی پوشاک و آرائش انسانی بزرگی کا معیار ہوتی تو حیوان ہم سے بڑھکر میں۔ یہ سب عمدہ

پوشاکیں - ریشمی - کلابتونی - زربفتی کمخوابی اطلسی - الپاکنی وغیرہ وغیرہ سب حیوانوں کی بنی ہوئی بودی پوشاک ہم بہ تعظیم وتکریم کرکے اوتارتے ہیں اور پھر اسکو استعمال میں لاتے ہیں - علم موجودات وحیوانات کے جاننے والوں پر ظاہر ہے - کہ باوجود مفصلہ بالا عمدہ پوشاکوں کو زیب بر کرنے کے بھی ہماری پوشاک طاؤس - تیتری - کھٹ بڑھی - دُراج - مینا وغیرہ کی کومل فرین ونفیس پوشاک کے مقابلہ میں ہیچ ہے - اس لیے سچے مہاتماجن - ظاہری - عمدہ پوشاک میں اپنی بزرگی نہیں سمجھتے - بلکہ نیک چلنی نیک اخلاقی - نیک خلقی - اور نیک نیتی کو اپنی زندگی کا بیوتن وپوشاک سمجھتے ہیں۔

شنکر میں برہمچاری کرپانند کی ناکامیابی

گزشتہ سال گوکل مہاودیالہ کے حامیوں کا ڈیپوٹیشن شنکر میں آیا اور قریباً ڈیڑھ سو روپیہ کے یہاں سے جمع کر لے گیا - جبکہ قومی اوتارہ کے کان میں یہ خبر پہونچی - تو حسد کا کانٹا اسکے جگر میں کھٹک گیا - اور حسرت و اشک کی آگ میں جلنے لگا - اپنے ایک دوت برہمچاری کرپانند کو وہاں بھیجا جسنے وہاں پہونچکر اپنی قومی شہسواری دکھلانی شروع کی - لالہ کانشی رام پٹواری نے جو وہاں درزہ آریہ پُرش ہیں - پوچھا کہ آپ کس پرتی مذہبی سبھا سے تعلق رکھتے ہیں - کرپانند نے کہا - کہ کرتویہ پرتی ندہی سبھا سے - لالہ کانشی رام نے کہا کہ یہ نام تو ہمنے آپکی زبانی سنا ہے آگے کبھی نہیں سنا - برہمچاری جی فرمانے لگے کہ اُس پرتی مذہبی سبھا سے جو کہ کام کرنیوالی ہے کہ جو سنہری ملکا گرشل سنہری کے زمین پر لیئے پڑتی ہے - میں اُس سبھا سے تعلق رکھتا ہوں جو کہ جانوروں کا گوشت کھا کر شل جانوروں کے بہادر اور کارکن ہے - پھر تو برہمچاری نے وہاں لالہ منشی رام جی کو کوسنا شروع کیا اللہ دیوراج پر کنیا مہاودیالیہ اتہام لگانے شروع کیے - لوگوں کے دل میں ایسے مہاتما پرشوں کی شہرہ اسائی ہوئی تھی - پنڈت ہرنام داس اگرچہ آریہ پرش نہیں ہے سناتن خیالات کا ہے - مگر لالہ منشی رام جی جیسے مہاتما اور دہرماتما پرش کی ہتک اپنے کانوں سنکر برداشت نہ کر سکا - اُٹھا اُسکو مارنے کے لیے دوڑا - مگر لالہ کانشی رام جی نے برہمچاری کرپانند کو دست بستہ التماس کرکے اُٹھا دیا کہ مہاراج یہاں آپکے قومی بکار کی دال نہیں گلتی - آپ واپس تشریف لیجاویں خیر یکہ آپ الٹا سا منہ لیکر گھر کے راہی ہوئے - میں قومی شہید سے پوچھتا ہوں - کہ کیا اپنی چالبازیوں اور دروغ سازیوں سے تم قوم کو دھوکھا دینا چاہتے ہو - یاد رکھو جبتک تمہارے دلوں میں صفائی نہیں - تمہارے دلوں میں پاکیزگی نہیں - ہندو قوم تمہاری ان چیخوں والے لکچروں سے نہیں اوٹھ سکیگی ہاں البتہ اگر لالہ منشی رام جی کو بدنام کرنے اور کوسنے میں اپنے پرچارکوں اور طالبعلموں کے ذریعہ کامیابی حاصل کرجاؤ - تو سمجھو کہ تم نے قومی بکار کے اعلیٰ مشن میں کامیابی حاصل کرلی دیکھیئے قومی شہادت اور کیا کیا کرشمے دکھلاتی ہے اور آریہ سماج کے کارکنوں پر جو قومی شہید کی رائے میں قوم سے باہر ہیں - کیا کیا نئے نئے بہتان واتہام لگائے جاتے ہیں -

لاہم کلچرڈ مہاشے سے ہی پوچھتے ہیں - کہ کونسی چیز اوٹھاکر پیچھے اُسکے بھاگا تھا -

مراسلہ

ایڈیٹر نامہ نگار حضرات کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

کوشش مشکلات کی کنجی ہے

کوشش ایک ایسا لفظ ہے - کہ جسکو ہر ایک منش بچے سے لیکر بوڑھے تک صرف جانتا ہی نہیں - بلکہ ہر روز اسے اپنے عمل میں لاتا ہی اسکے بغیر منش کا ایک دن بھی نربہہ کرنا اتی کٹھن ہے - ایک دن کا پیدا شدہ بچہ بھی اسکو استعمال کرنا بخوبی جانتا ہے - اور اسی کوشش کے وسیلہ سے اپنی ماتا سے دودھ حاصل کرتا ہے - دہنا دیہ سے دہنا ودہ پرش بھی اسکے بغیر روٹی تک حاصل نہیں کرسکتا - غرضیکہ یہ ایک ایسی وستو ہے - کہ جسکی ہر ایک پرش کو ہر ایک کام کے لیے ہر وقت ضرورت رہتی ہے - اور پھر یہ بھی ایسی فادار دوست ہے - کہ جسکا ہاتھ پکڑتی ہے - اسی کو اپنے ارادہ میں کامل کامیابی کا منہ دکھاتی ہے - داناؤں نے سچ کہا ہی

try try try again

ناظرین! اگر ہم زبانی باتوں کو چھوڑ کر عملی کارروائی کرنا چاہیں - تو صرف کوشش ہی ہماری معاون ہے - ہندوستان کی تاریخ

کی سینکڑوں مثالیں آپکی نظر کے سامنے پھر جاوینگی جیسا کہ آپ ذرا بھی اس طرف توجہ کریں سکندر بادشاہ کو کوشش ہی مقدونیہ سے اوٹھا کر آریہ ورت میں لائی - اور اسکے دلی مدعا کو بڑی خوبی سے پورا کیا محمود غزنوی نے کوشش کی مدد سے آریہ ورت میں آکر اپنے ارادہ میں کامیابی حاصل کی - یعنے علاوہ کروڑوں روپیوں کے مال کے اپنے دین اسلام کو پھیلایا - حالانکہ اسے کئی دکھ دیکھنے پڑے لیکن کوشش کا ہاتھ اسنے نہ چھوڑا - اور آخر اُنہیں "یمین الملتہ یمین الدولہ" کا خطاب پایا - اورنگزیب نے اسی کی دوستی سے ہندو خاندانوں کے خاندان مسلمان کئے - انگریزوں کے مشہور سپہ سالار کلائیو نے کوشش کر کے دس ہزار کی فوج سے صرف پانچسو جوان سپاہیوں کی مدد سے فتح عظیم حاصل کی - گورو نانک صاحب سے لیکر گورو گوبند سنگھ جی تک دسوں گوروں کی یہی کوشش رہی کہ پرچین ویدک دھرم کو (جسکو کہ ملیچھ لوگ بگاڑ رہے ہیں) کسی طرح سے آریہ ورت میں قایم رکھا جاوے چنانچہ وہ اسی کی مدد سے اپنے نیک ارادوں میں پورے پورے کامیاب ہوئے - اُنہوں نے اپنے وفادار شستوں - سمبندھیوں - رشتہ داروں و عزیز بیٹوں کی ہمیشہ کی جدائی منظور کی - پر نہ کوشش کی ایک منٹ کی جدائی کو بھی گوارا نہ کیا - دور کیوں جاتے ہو - حال ہی میں فخر آریہ ورت شریمان مہا ودوان سوامی دیانند جی نے بھارت ورش سے دھرم کو لوپ ہوتے دیکھ کر کوشش کی - کہ تنزل کی حالت کو بدلکر وید ودیا کے سورج کو از سر نو آریہ ورت میں پرگٹ کیا جاوے - کہ جس سے اودیا روپی بادل چھن بھن ہو کر وید ودیا کے سورج کی کرنوں

سے پھر یہ رشی دیش پرکاشت ہو چنانچہ آپ گھر سے صرف کوشش کو ساتھ لیکر نکل پڑے - ڈراونے پہاڑوں کی غاروں گھنے جنگلوں کی گپھاؤں کے مہاتما ودوانوں کی ماہر رشیوں سے جنگلی پہاڑی خونخوار جانوروں کے بیچ کا کوشش کی تلوار سے مقابلہ کرتے کرتے دھرم روپی اور وید ودیا روپی امرت کو حاصل کیا - اور پھر اسی امرت کو آریہ ورت میں آکر گھر گھر میں تقسیم کیا - جسکا نتیجہ ہوا جو کہ آج پیارے ناظرینوں کی آنکھوں کے سامنے ہے - دھرم کے ابھلاشی انکی کوشش کا دل سے دم بھرتے ہیں - پیارے آجکل کے کام کرنے کے خواہشمند و - افسوس کہ آپنے کوشش کی کچھ قدر نہ کی - آپنے اس کا ہاتھ چھوڑ کر ان پالیسیوں کی مدد حاصل کرنی چاہی - جو کہ آخر میں آپ کے واسطے سخت نقصان دہ ثابت ہوئیں - اور ہونگی - آپنے جب ایک کام شروع کیا - تو یہی چاہا - کہ یہ تھوڑی مدت میں ہی غیر معمولی ترقی حاصل کرے - جسکی کامیابی کیواسطے آپنے کوشش کو چھوڑ کر پالیسیوں کی شرن لی - اور اپنے کام سے بھی اُتم کاموں کا آپنے کھنڈن کرنا شروع کیا - جس سے آپکو اُلٹا فایدے کے بجائے نقصان پہنچا آپ کا کام جو کہ کوشش سے پوری مدت میں بڑی عمدہ ترقی حاصل کرتا - اب ادھورا رہگیا - اور آپ پبلک کی نظروں سے گر گئے - لیکن وہ کام جو کہ کوشش کے سہارے چل رہا ہے - حالانکہ آپ سے پیچھے جاری ہوا - آپ سے بھی بڑھکر نمایاں ترقی کر گیا - کیا اچھا ہوتا - کہ آپ اپنے

کام کو کوشش کی مدد سے کئے جاتے اور دوسرے کام والوں کو اپنا کام کوشش سے کرنے دیتے - جس سے آپ کا کام بھی نربگھن چلتا رہتا - اور دوسرا کام بھی جو کہ آپکی طرح ہی آریہ ورت کی بہتری کے واسطے شروع کیا گیا ہے - آپ کا مددگار ہوتا - جس سے آپ دونو پارٹیاں اپنے اصلی مقصد کو جو کہ دونوں کا ایک تھا حاصل کرتیں - اور انڈیا پھر آریہ ورت کہلانے کا مستحق ہوتا - پیارے دیش کے سچے ہی خواہو - برہمن رشیوں کی سنتانو راجہ رام چندر جیسے اگیا کاری پتر کے پیرو - مہاتما کرشن جیسے یوگی کے پریمیو سوامی دیانند جیسے ملک و دھرم کے خیر خواہو اگر تم آریہ دھرم اور آریہ ورت کی سچی اُنتی چاہتے ہیں - تو آج ہی سے یہ وعدہ کرلو کہ ہم وید پرچار کے سچے حامی ہونگے استری شکشا کی تن من دھن سے کوشش کرینگے - جس سے ہمارے دیش کی کنیائیں دیویاں بنجادیں - اور سیتا - گارگی اور لیلاوتی جیسی استریاں پھر آریہ ورت کو رشی سنتان سے بھرپور کریں - ہم دیش کے سچے بھگتوں کو خواہ مخواہ جھوٹے الزام نہ لگاوینگے - جس سے کہ وہ اپنا وقت جو کہ ہمارے جھوٹے الزاموں کے جواب دینے میں صرف کریں - ملک و دھرم کی بہتری میں خرچ کریں - ہم ویدک ودیا کے مخالف نہیں ہونگے - جسکی بغیر ہمارے دیش کا ادھار ہونا اتی کٹھن ہے - پھر دیکھنا کہ آپ کا یہ منشا کہ دیش اُنتی ہو - کس خوبی کے ساتھ کتنی جلدی پورا ہو جاویگا - اور سچی دیش اُنتی

کس تیز رفتار سے چلیگی - آشا ہے کہ اگر
آپ کا دلی منشا دیش اُنتی ہے - تو ضرور
ایشور آپکو سیدھا رستہ بتا دیگا - بشرطیکہ
آپ کوشش کو مددگار بنا دیں - تاکہ
جھوٹی پالیسیوں کو جس سے تم ضرور بجائے
فائدہ کے نقصان اٹھاؤ گے - دھرم اُنتی
والوں کو اپنا کام پریم سے کرنے دو -
انکے پاکیزہ خیالات کو اسی طرف لگے رہنے
دو - بجائے انکے نندیا کرنے کے اُن کا
دھنیاواد ادا کرو - اور آپ اپنی دیش اُنتی
اور تعلیم کے دھیان میں بے شک سرگرمی
سے مشغول رہو - تم ضرور کامیاب ہوگے -

راقم آریہ دھرم کا سیوک
سندر داس نگر تعلقہ جلالپور بھٹیاں

بخدمت جملہ سماجہائے ضلع

لاہور

اس بات کے ثابت کرنے کی کوئی ضرورت
نہیں ہے - کہ پرچار سے ایک دھرم کو
کتنی کامیابی ہوتی ہے - اور صرف
پرچار ہی ہے کہ جسکے باعث عیسائی مت
دنیا میں بلحاظ آبادی اول درجہ پر ہے
اگرچہ بہت لوگ اس بات پر زور دیتے
ہیں - کہ غیر ممالک میں ہمارے پرچارک
جانے چاہئیے - تاکہ یہ آریہ دھرم کی اُنتی
کا باعث ہو - لیکن حیرانی اس بات پر
ہے - کہ جب ہمارے گھر میں ہی ٹھیک طور
پر پرچار کا بندوبست نہیں ہے - تو غیر
جگہ پر ایسے انتظام میں کس قدر کامیاب
ہو سکتے ہیں - جس صورت میں ایک شخص
اپنے کنبے کی ہی بخوبی پرورش نہیں کر سکتا
تو وہ دوسروں کو کہاں تک مدد کر سکتا
ہے - انگریزی مثال ہے کہ "خیرات
اپنے ہی گھر سے شروع ہوتی ہے" ہاں
اگر ہمارے وطن میں پورے طور پر پرچار
میں کامیابی ہو جاوے تو باہر کے لیئے
تیار ہو سکتے ہیں - مگر جب ہم اپنے ملک
کی اندرونی حالت دیکھتے ہیں تو اداسی
سی چھا جاتی ہے - کہ بڑے بڑے گراموں
میں جہاں ہر ایک قسم کا سامان موجود
ہے - کوئی سماج نہیں ہے اور لوگ
اُسکے نام تک بھی واقف نہیں ہیں - اور
جہاں جہاں سماج موجود ہیں وہ غفلت
کی نیند میں خراٹے لے رہے ہیں - اس
سب خرابی کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے
کہ پرچار خاطر خواہ نہیں ہوتا "ایک
جان ہزار تقاضے" باوجودیکہ پرتی نِدھی
سبھا کی طرف سے پہلے سالوں کی نسبت
بدرجہا اچھا انتظام ہے - اور اپدیشک
جہاں آگے صفر کے برابر ہوتے تھے
تعداد میں [illegible] ہیں - مگر پھر بھی [illegible] کے
طور پر ضلع لاہور دیکھ سکتے ہیں - لاہور
آجکل جہاں تعلیم و تہذیب کا مرکز ہے
وہاں سماجک لحاظ سے بھی پنجاب میں
کچھ کم نہیں ہے "چراغ تلے اندھیرا"
کی مثال صادق آتی ہے - ضلع ہذا میں
چار تحصیلیں ہیں - تقریباً ۵ ایسے قصبے ہیں
جہاں ضرور سماج ہونے چاہئیے - اگر
سماج نہیں تو عام لوگوں کے خیالات کو
پلٹا ضرور دینا چاہیئے - لیکن سوال پیش
ہوتا ہے کہ اپدیشک کہاں سے آویں اور
تنخواہ کا کیا انتظام ہو - مجھے اور اضلاع کی بابت
تو کچھ علم نہیں لیکن ضلع لاہور کی بابت تو
کہہ سکتا ہوں - کہ اسمیں اسوقت چھ سماج موجود
ہیں - اور سب سے [illegible] لاہور سماج ہے اور
ساتھ ہی اس کے لاہور سماج کے ہاتھ میں سوائے
مہتری پاٹ شالا کے کوئی بڑا کام نہیں ہے اگر
لاہور سماج اس طرف توجہ مبذول کرے - تو یہ
کام جھٹ ہو سکتا ہے - امید ہے ضلع لاہور کی
سماج حسب حیثیت اس کام میں ماہانہ مدد دینے
کو طیار ہونگے - وہ اپدیشک ضلع ہذا کے
دیہات اور قصبوں میں تحصیل وار - اور ترتیب سے
کام کرے - اور جس جس سماج کے نزدیک جو
میلا ہو - وہاں اس سماج کی مدد سے مع سامان
وہاں پہونچے - میرا ارادہ تھا - کہ اس
کے لیئے ضلع کے تمام سماجوں سے خود جا کر دریافت
کرتا لیکن عدیم الفرصتی کے باعث صرف [illegible]
ہی جا سکا - اور وہاں کے سماج کو متفق پایا
باقی باغبانپورہ میانمیر - قصور کھیم کرن اور
لاہور متفق ہو سکتے ہیں - اس لیئے جملہ سماجہائے
سکتری صاحبان کی خدمت میں التماس ہے
کہ وہ اپنے سماج کی رائے ظاہر فرما دیں
اور بہت ہی اچھا ہو - اگر قصور سماج اپنے
سالانہ جلسہ پر یہ تجویز اپنی کانفرنس میں
رکھدے یا ضلع کے سماجوں کے ڈیلیگیٹوں
کی علیحدہ کانفرنس قرار دے -

آپکا داس بھگوانداس
اپ منتری آریہ سماج
میانمیر چھاؤنی

ویدپرچار فنڈ کمیٹی مرادآباد

(آگرہ آریہ سماج کا رزولیوشن)

مخالف رزولیوشنس کے ساتھ ایک کاپی
روئیداد وقواعد مجوزہ ویدپرچار فنڈ کمیٹی
مرادآباد پیش ہوئی۔ اور سرو سمتی الوسار پاس
ہوا کہ یہ سماج بھی کمیٹی مذکورہ کا حامی ہے
اور چاہتا ہے کہ بستھم اتر دیش میں بھی ویدپرچار
قایم ہو۔ اسکی ایک کاپی پرتی ندہی سبھا کو
بھیجی جاوے۔

دستخط
شیونندن سہائے اپسنتری
آگرہ سماج

رزولیوشن سٹے آریہ سماج

آج بوقت ساڑھے سات بجے شام یوم
پنج شنبہ سبھاسدوں حسب ذیل ممبران دھرم سبھا
داران ماسٹر مصو لال پریسیڈنٹ
بابو رنجیت رائے وائس پریسیڈنٹ۔ لالہ
شیورام جی سکرٹری۔ شب نرائن خزانچی
لالہ نا تھو رام لائبریرین۔ پنڈت بندرابن
ممبر انترنگ سبھا۔ بابو نا تھو رام ممبر انترنگ سبھا
بابو کالنتی رام۔ پنڈت دولی چند۔ منشی کھیورام
پنڈت پورن چند۔ لالہ بشیشرناتھ۔ لالہ ہربھون
بابو گلاب رائے۔ بابو تلسی رام۔ لالہ بابو لال۔
لالہ نرائن سنگھ۔

یہ مسئلہ پیش ہو کر کہ سرسہ آریہ سماج کا تعلق
کسی پرتی ندہی سے کیا جاوے۔ بسطور یہ
فیصل ہوا۔ کہ سرسہ آریہ سماج کا تعلق اُس
باضابطہ جبری شدہ پرتی ندہی سے کیا
جاوے جسکے پردھان لالہ منشی رام ہیں۔

یہ امر کثرت رائے سے فیصل ہوا۔ صرف
بابو نا تھو رام و پنڈت مُولی چند کی رائے
برخلاف تھی۔ اور بابو رنجیت رائے کی
رائے کوئی نہیں ہے۔ لالہ بشیشرناتھ اپنی رائے
کا مختار بابو نا تھو رام کو بنا کر رخصت
ہوئے۔ لہٰذا تجویز ہوا۔ کہ
ایک نقل اِس رزولیوشن کی بخدمت
لالہ آتما رام سکرٹری پرتی ندہی سبھا پنجاب
بھیجی جاوے۔ اور ایک نقل شایع ہونے
کے واسطے مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر
میں مرسل ہو۔

العبد
سکرٹری آریہ سماج سرسہ

مقام ونہاشیو علاسر کا نظام

آج اخبار بمبئی وہبو پڑھکر بہت ہی
خوشی ہوئی کہ پراچین سنسکرت گرنتھ
اور شمیں بھی کلا کوشل وغیرہ سمبندہ کا صرف
پتہ ہی نہیں لگا۔ بلکہ اسکا بھاشا نتر
مہاراشٹر بھاشہ میں بھی ہو چکا۔
اس گرنتھ کا نام मयसंहिता
ہے۔ اسکا مصنف اُسوں کا
مہاراجہ سُر ویتہ मयासुर दैत्य
جو پانڈوں کی راجدھانی اندرپرست میں
چندے رہکر سبھا تیار کیا تھا
بھارت میں ورنن ہے کہ اس سبھا میں اپنے
ایسے ایسے محل सभा بنائے تھے کہ
وستو سمتی وپریت دکھے۔ اس جانے
سے راجہ دریودھن کا گذر ہوا۔ زمین سوکھی
تھی۔ مگر پانی سے معلوم ہونے لگی
وہ اپنا جامہ اُٹھا کر چلا۔ مگر پانی مدار
اسے آگے قدم بڑھایا۔ وہاں کیا دیکھتا
ہے زمین سوکھی۔ مگر حقیقت میں پانی
سے آباد تھی۔ دُریودھن سوکھی زمین
کے دہوکے سے ویسا ہی چلا گیا۔ کہ
گر پڑا۔
اس گرنتھ میں بہت وشے ہیں اُنہی
چند نیچے لکھے جاتے ہیں۔
(۱) وستو ماتر کی سمتی (۲) اُنکی
سنیوگ جنیہ کریا (۳) تتو گیان (۴)
ہانیج پدارتھ کی اوتپتی۔

खनिज पदार्थ की उत्पत्ती

(۵) شلپتی شاستر
(۶) باغ کیسا تیار کرنا (۷) شلپ شاستر
(۸) کرشی شاستر (۹) جلابھاس (۱۰)
تھلابھاس (۱۱) پارہ درشک دیواریں
باندھنا۔
یہ گرنتھ شولاپور ریلوے اسٹیشن جی آئی
پی ریلوے۔ علاقہ بمبئی کے رہنے والے
مہاشہ بلونت منوہر پنڈت نے بڑی تلاش
اور پریشرم سے ۴۵ ہزار روپیہ خرچ کرکے
پیدا کیا۔ اور مہاراشٹر بھاشا میں طبع تیار
کروایا۔ گرنتھ ۱۰ ہزار صفحہ کا ہوگا۔
اتنا بڑا گرنتھ چھاپکر تیار ہونے کو
دس بیس ہزار روپیہ درکار ہیں۔ اُس بیچارے
کو اتنی طاقت کہاں۔ اُسنے بڑودے کے
مشہور قدردان اور فیاض شریمان مہاراجہ
سیاجی راؤ صاحب گائیکوار سے عرض کی
بہت سنتوش کی بات ہے کہ انہوں نے

جسکو منظور فرمایا - اب ایک سال میں گرنتھ چھپکر پرسدہ ہو جاویگا - مہاشہ پنڈت اور راجہ صاحب انیکا انیک دہنیاد کے یوگیہ ہیں -

آپکا سیوک
سرہنداس راؤ ڈپٹی اکونٹنٹ
اول تعلقدار آفس ضلع دہارشیو -

پرشن

نمستے - بندہ کو یگیوپویت کے دہارن کرنے میں شنکا ہے - اور مدت سے یگیوپویت میں دہارن نہیں کرتا ہوں - کیونکہ سنسکار بدہی میں ودیا پڑہنے کے لیئے برہمچریہ آشرم کا چہنہ اوستہا میں نشان دیا جاتا تھا - پرنتو نہ ہمنے گورو کے ہاں ودیا پڑہی ہے - اور سنسکار بدہی میں جو ۱۰ صفحہ پر یگیوپویت کا منتر ہے - وہ معلوم نہیں کس لیکھک کا شلوک ہے - آپ کرپا کرکے اسکا معقول اُتر دیویں - دیگر سنسکار بدہی میں نام کرن سنسکار میں جس تتھی جس نکھشتر میں بالک کا جنم ہوا ہو - اور تتھی اور نکھشتر کا نام لیکر اُس تتھی اور نکھشتر کے دیوتا کے نام سے گھوں اہوتی ڈالی جاتی ہیں - اسکا جواب بذریعہ اخبار ست دہرم پرچارک کوئی لائق مہاشہ اُتر دیویں - اور اُتر بادلیل ہونا چاہیئے -

راقم
ہرہگواناداس پنساری شہر راولپنڈی

دوابہ پرچار منڈلی

اس نام کی ایک منڈلی جسمیں لالہ جمناداس بی اے ہیڈ ماسٹر دوابہ ہائی سکول - ماسٹر دولت رام ماسٹر گنڈا رام - برہمچاری ٹھاکر داس - مورخہ ۸ - اگست کو دوابہ میں اوپدیش کرنے کے لیئے جالندہر سے روانہ ہوئے - اسی تاریخ کی دوپہر کو آدمپور پہونچکر شام کے ۵ بجے وہاں برہمچاری ٹھاکر داس نے قریباً ۸۰ آدمی کی حاضری میں ایک اتی اتم ویاکھیان دیا - چند لڑکوں نے جو منڈلی مذکور کے ہمراہ تھے - سارے شہر میں نگر کیرتن کر کے لوگوں کو بہت آنند کیا - اُسی تاریخ کو رات کے وقت منڈلی ہوشیارپور پہنچی - جہانکہ ۹ - تاریخ کی شام کو لالہ جمنا داس جی نے سماج مندر میں "ست دہرم کی مہماں" پر ڈیڑہ سو سے زیادہ آدمیوں میں لکچر دیا - مورخہ ۱۰ - اگست کو منڈلی پیادہ بجواڑہ میں پہونچی - اور وہاں شام کو لالہ جمناداس نے "ہندوں کا اصلی دہرم" پر بڑی معقول حاضری میں لکچر دیا - یہاں بہی طلبا دوابہ ہائی سکول نے سارے شہر میں نگر کیرتن کیا - اور آریہ سماج کی دہوم مچا دی - ۱۱ - اگست کو منڈلی پھر ہوشیارپور واپس آئی - اور لالہ جمنا داس نے آتمک اُنتی کا کینڈر پر ایک منوہر ویاکھیان دیا - ہوشیارپور آریہ سماج کا اگرچہ ظاہرا کلچرڈ پارٹی سے تعلق ہے - لیکن یہہ سماج ہر دو پارٹیوں کو ایک ہی نگاہ سے دیکھتا ہے - سماج کے پلیٹ فارم پر دونو پارٹیوں کے لکچرار اوپدیش کر سکتے ہیں زبانی سکریٹری آریہ سماج معلوم ہوا - کہ اُنہوں نے اپنا دشانش کسی پرتی ندہی سبھا کو ارسال نہیں کیا - اور نہ ہی سماج مذکور اپنا سالانہ جلسہ کرنے کو تیار ہے

ممبران کا اُتساہ کچھہ سرد ہو گیا ہے - سماج ہر وقت پر بہی نہیں پڑہا جاتا - یہاں سے منڈلی مذکور لسبی کلاں کو پیادہ روان ہوئی اور ۱۲ - اگست کی شام کو برہمچاری ٹھاکر داس نے وہاں ایک ویاکھیان دیا - یہاں بہی دوابہ ہائی سکول کے طلبا نے نگر کیرتن کیا - اور لوگوں میں آریہ سماج کی ہلچل مچا دی - یہاں سے منڈلی مذکور ٹانڈہ کو روانہ ہوئی اور رات کے دس بجے پیادہ پا وہاں پہونچے ٹانڈہ میں منڈلی مذکور چند دوکانداروں کو پرشن اُتر کے ذریعہ کچھہ سمجہا رہی تھی - کہ ایک برہمن نے آکر رخنہ اندازی کی اور شور و شر کرنا شروع کیا - اور کہا - کہ میں تمکو یہاں ہرگز لکچر نہیں دینے دونگا - اسپر لالہ جمنا داس جی نے وہاں کے نمبردار ذیلدار اور تھانیدار صاحب کو اطلاع دی - اور اُنہوں نے اپنی تشریف آوری سے تسلی بخش انتظام کرا دیا - حاضری معقول ہو گئی - اور برہمچاری ٹھاکر داس نے وہاں ایک عمدہ ویاکھیان دیا - مورخہ ۱۴ - کو منڈلی مذکور گڑہ شنکر کو روانہ ہوئی - یہہ سفر ۱۵ میل کا پیدل اور سخت تھا - صبح کے ۹ بجے ست نور میں پہنچے اور وہاں ۱۲ آدمیوں کو برہمچاری ٹھاکر داس نے اوپدیش کیا - پھر منڈلی مذکور گڑہ شنکر پہونچی - اور وہاں بہی لوگ آریہ سماج سے بڑی نفرت ظاہر کرتے تھے - مگر تھانیدار صاحب کی امداد سے سب تکالیف رفع ہو گئیں یہاں بہی نگر کیرتن کیا گیا - پہلے ماسٹر دولت رام نے لکچر شروع کیا - اور اسکے آدہ گھنٹہ بعد لالہ جمنا داس نے لکچر "سچا سُکھ" پر شروع کیا - حاضری تین سو کے قریب تہی - اور

لوگ بڑے پریم سے سُنتے رہے۔ یہاں تک کہ جب لکچرار نے اپنا مضمون ختم کرنا چاہا تو لوگوں نے جاری رکھنے کے لیے استدعا کی۔ یہہ لکچر بڑی بھاری کامیابی کے ساتھ ہوا۔ اسی رات کو منڈلی مذکورہ نواں شہر کو روانہ ہوئی۔

۱۵۔ اگست کو شام کے وقت لالہ جمنا داس نے "ہندا با دل" پر وہاں ایک لکچر دیا۔ اتنا ہے لکچر میں دوابہ کالج کا ایک ڈیپوٹیشن جسمیں لالہ گوجرمل فنانسیس لالہ نگینہ مل و پنڈت رام لال شامل تھے۔ ۱۶۔ دوپہر سے ہر دو ممبر ڈیپوٹیشن نے ملکر دوپہر تک دوابہ ہائی سکول کے بورڈنگ کے لیے بھکشا مانگی اور قریباً ۷۰ روپیہ نقد جمع کیا۔ شام کو برہمچاری ٹھاکر داس نے سماج میں لکچر دیا۔ ۱۷۔ اگست کو منڈلی مذکورہ راہوں کو روانہ ہوئی۔ بعد حسب معمول نگر کیرتن کے لالہ جمنا داس نے دیا کی اصلیت پر ایک معقول حاضری میں لکچر دیا۔ اس لکچر میں چند گریجویٹ اور لائق و شریف اشخاص شامل تھے۔ لکچر مذکورہ بڑی کامیابی کیساتھ ختم ہوا۔ رات کو منڈلی پھر نواں شہر کو واپس آئی اور ۱۸۔ اگست کو بمقام بنگہ پہونچی۔ وہاں ...... ڈیپوٹیشن بورڈنگ کے لیے جمع کئے۔ شام کو لالہ جمنا داس نے "منش کا اعلے فرض" پر چوک بازار میں ایک مؤثر لکچر دیا۔ یہاں بھی نگر کیرتن کیا گیا۔ لوگوں نے لکچر کو بڑی توجہ و پریم سے سُنا اور بہت پرسنتا ظاہر کی۔ رات کو منڈلی مذکورہ پھگواڑہ پہونچی۔ ۱۹۔ اگست کو جالندھر پہونچکر آرام کیا۔ ۲۰۔ اگست کو منڈلی مذکور کرتارپور میں گئی۔ وہاں آریہ سماج میں لالہ جمنا داس نے منش کا اصلی دھرم پر ویاکھیان دیا۔ حاضری بہت معقول تھی اور مسلمان بھی بہت جمع تھے۔ ہر ایک نے پرسنتا ظاہر کی۔ کرتارپور سماج کے ممبران بہت اُتساہ اور جوش سے کام کر رہے ہیں تعداد ممبران ۲۰ سے بڑھ گئی ہے۔ بھائی سنتوکھ سنگھ صاحب جی نے اپنی غیر معمولی فیاضی اور سخاوت سے اپنا مکان آریہ سماج کے تئیں جلسوں کے لیے ارپن کیا ہے جس سے سردار صاحب کی دھارمک ہمت و نیک اخلاقی و ملکی ہمدردی قابل تحسین و تعریف سمجھنی چاہیے۔ ۲۱۔ اگست کو منڈلی مذکور نے جالندھر میں کام کیا۔ ۲۲۔ اگست کو نکودر و نور محل میں کام کیا۔ (باقی آئندہ) راقم (ج۔ د)

اطلاع

جن جن اصحاب کے ساتھ میرا لین دین یا کتابوں کا حساب ہے۔ وہ براہ مہربانی آئندہ سوائے میرے خط کے جو خاص حالات کے ساتھ ہوگا کسی کو میرے نام پر نہ کتابیں اور نہ نقد دیویں۔ سُنا ہے کہ کوئی صاحب کسی کو خراب ارادہ سے میرے نقصان پہونچانے کی غرض سے کچھ کتابیں یا نقدی وصول کرنا چاہتے ہیں۔

آپکا دوست

لیکھ رام آریہ مسافر از جالندھر شہر

۳۰۔ اگست سنہ ۹۶ء

آریہ سماجک خبریں

سُنّہ آریہ سماج کا تعلق آریہ پنجاب پرتی ندھی سبھا سے ہوگیا ہے۔

پنڈت سیتا رام جی شاستری نے ۷، ۹، ۱۰۔ اگست سنہ ۹۶ء کو سرسہ ضلع حصار میں ویدک دھرم کا پرچار کیا اور سرسہ نواسی پنڈتوں سے بحث مباحثہ ہوا۔

۲۵۔ اگست سنہ ۹۶ء کو پنڈت سیتا رام جی شاستری نے تھانیسر میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

آریہ سماج امرتسر گڑھ کنہیاں نے ایک اور نو مسلم برہمن کو شُدھ کیا۔ ۲۶-۲۷۔ اگست ۹۶ء کو برہمچاری نتیا نند و سوامی وشیشور انند جی نے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

مرادآباد آریہ سماج نے یتیم قحط زدگان بچوں کے لیے جنکو کہ اُنکے والدین عیسائیوں اور مسلمانوں کے پنجہ میں دینے کو تیار ہیں ایک اناتھ آلہ کھولا ہے۔ جو تا ایام قحط جاری رہیگا اور جسمیں ہر مذہب و ملت کے بچے پرورش پاویں گے بعد ختم قحط کے اُنکے حوالہ ہونگے۔ اسوقت قریباً ۱۲۵ بچے ہیں۔ جو ایسے بچے جاویں گے جنکا دعویدار کوئی نہ ہوگا۔ اناتھ آلہ بریلی میں بھیج جاویں گے۔

پٹیالہ آریہ سماج کے منتری پنڈت رشیشور شرما سپروائزر ہیں۔ آئندہ کو کل خط و کتابت اُنکے نام ہونی چاہیے۔

بمقام چنتا دیسی دت (مدراس) میں ایک سبھا ہوئی جسمیں آریہ سماج کے نیموں پر خوب بحث ہوئی جسپر سب راجپوتوں نے آریہ دھرم سویکار کیا۔ اور یہہ ٹھہری کہ علاقہ مدراس میں آریہ سدھانتوں کا پرچار کیا جاوے اور شریمان سوامی وشیشور انند سرسوتی اور شریمان بالگوبند سنگھ جی سابقہ اسسٹنٹ کمشنر اور منگلور کے ورتمان مجسٹریٹ کی سیوا میں نویدن پتر

بھیجکر اور یہاں بلاکر مدراس میں آریہ سماج باقاعدہ ستھاپت کیا جاوے۔

ایبٹ آباد آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بخیریت تمام سماپت ہوا۔ مبلغ ما صہ ۳۶۵ روپیہ نقد چندہ وید پرچار فنڈ کے لیے ہوئے منجملہ ایکے قریباً ۱۰۰ روپیہ کنیا مہاودیالہ کے لیے بھی ہیں۔ ابھی کنیا مہاودیالہ کے لیے اور چندہ ہو رہا تھا۔

حکیم منگل سین گنگوہ نواسی نے شاہ آباد ضلع انبالہ میں ۱۷ اگست کو ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ اور وہاں کے سماج کے ممبر بھی بنگئے۔

بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ مس کرشنا بالا گنگولی نے ۴۹ سال عیسائی ملازمت کے بعد آریہ سماج کا [illegible] کو بہتر سمجھا۔ کہ وہ آریہ اصولوں کی ایک مدت سے پابند ہیں اور اپنی سخت بیماری کی حالت میں التجا کی۔ کہ میرا شری سنسکار ویدک ریتی سے بطور آریہ سماج کے سیوک کے کیا جاوے۔ اور عیسائی لوگ اسکے مرنیکے بعد لاش کو نہ چھوئیں۔ اسپر دو چار عیسائیوں نے انکے پاس جاکر مذہب کے بارہ میں کچھ سوال کیے۔ مگر جواب ملا کہ وہ صرف ملازمت کی غرض سے اسقدر عرصہ تک انکی صحبت میں رہی۔ مگر مذہب عیسوی کی کبھی پابند نہیں ہوئی۔ اسکے چرن بھی ہمیشہ اہل ہنود کے مطابق رہے۔ اور چار برس سے [illegible] بھی [illegible] ہی تھی۔

ویدک [illegible] آریہ سماج کا پرچار۔ ۹ اگست [illegible] کو [illegible] سماج کی منڈلی نے گریہ میں دو دیاکھیان دیے۔ ہر ایک دن حاضری ۱۵۰ ہوتی رہی۔ اور چند کتابیں مفت تقسیم

ہوئیں۔ علاوہ اسکے ایک نوین ویدانتی سے مباحثہ کیا۔ اور ۱۶-۱۷ اگست کو موضع ساہووال میں ۴۰ کی حاضری میں دیاکھیان دیا۔

۹-۱۰-۱۱ اگست کو لالہ فقیر چند نے موضع نارا گڈہ میں پرچار کیا۔ اوسط حاضری ۴۰ رہی۔

۱۲ اگست کو لالہ گنگا بشن نے موضع بیانپور میں ۷۰ کی حاضری میں پرچار کیا۔

۲۰-۲۱ اگست کو حکیم سنت رام پرچارک شری آریہ پرتی ندہی سبھا نے جیٹھو ل کی دوکان پر دیاکھیان دیے۔ ہر ایک دن اوسط حاضری ۵۵ رہی۔ ۲۱ اگست شری سوامی وشیشورانند جی و برہمچاری نتیانند جی نے یہاں قدم رنجہ فرمایا۔ ۲۲ اگست کو سوامی وشیشورانند جی کا اپدیش سماج مندر میں دہرم وشے پر ۱۵۰ آدمیوں کی حاضری میں ہوا۔ لوگ بڑے پرسن ہوئے۔ ۲۳ اگست کو بموقعہ رشی ترپن پہلے نگر کیرتن کیا گیا۔ اور سماج مندر میں ہون ہوا۔ سوامی وشیشورانند جی نے پرارتھنا کرائی۔ اور برہمچاری نتیانند جی نے اپدیش دیا۔ پشچات سماج کے ممبروں نے باہر جاکر یگیوپویت دہارن کیے۔ اس اتسب میں ۴۰ آدمی شامل ہوئے۔ ۲۳ کی شام کو برہمچاری نتیانند جی کا دیاکھیان ایشور سے ملنے کا طریقہ اس وشے پر ہوا۔ حاضری ۲۵۰ تھی۔ سماج ہذا برہمچاری اور سوامی جی کا دہنیواد دیتی ہے۔

۲۹ اگست کو پردہان کی منڈلی نے ویدک دہرم کا پرچار بمقام بھاکوٹ کیا حاضری ۲۰۰ [illegible] ۳۰ اگست بغرض شدھی [illegible] بندگان

مادہوپور شدہی سبھا میں شامل ہوئے اور وہاں پر ۲۴ گھر بٹیاریوں کے ہیں جو ۲۰۰ کس بتفصیل ذیل ہیں۔ ۴۲ لڑکے لڑکیاں ۲۵ عورتیں اور ۹۰ آدمی ان سب کو شدہ کیا گیا۔ اور اس گاؤں کا نام آیندہ بجائے مادہوپور کے سنگھ پور رکھا گیا۔ پھر بھاکوٹ میں دو دیاکھیان دیکر بھجن وغیرہ ہوتے رہے۔

اجمیر ایکہفتہ سے زیادہ عرصہ تک پنڈت ترکھا رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا نے ریاست دہار میں خوب زور شور سے ویدک دہرم کا پرچار کیا جس سے وہانکی سماج کی حالت بہت اچھی ہوگئی ہے۔ پنڈت جی نے ایک ہندو کو جو کہ عیسائی ہوگیا تھا۔ شدہ کرکے آریہ بنایا۔ اور تین اور آدمیوں کو جو عیسائی ہونیوالے تھے۔ عیسائی ہونے سے بچایا۔ یہاں پر عیسائیوں نے خوب ڈیرہ جمایا تھا۔ مگر اب لوگ آریہ سماج کے ست اپدیشوں دوارا عیسائی مذہب کی تقویت سے بخوبی واقف ہوگئے ہیں اور پہلے جہاں سینکڑوں آدمی پادری جی کے ساتھ ان کے لیکچر سننے جاتے تھے۔ اب کوئی بھی نہیں جاتا۔

پنڈت ترکھا رام جی ریاست پیلودہ میں وہاں کے ٹھاکر صاحب کی درخواست پر پرتی ندہی راجستھان کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ وہاں انہوں نے ایک ہفتہ تک ویدک دہرم کا اپدیش کیا اور پورانکوں اور مسلمانوں کے ساتھ مباحثہ کرکے انہیں پراست کیا۔ ٹھاکر صاحب نے تین روپیے دان دیا۔

پنڈت نرائن سنگھ جیو کانشی سے تشریف
لاکر لودھانہ میں بعرصہ دو ماہ سے رونق افروز ہیں۔
اور آریہ دھرم کی اُنتی کے واسطے تت پر اور بہت
کوشاں ہیں۔ اور ہر آیتوار کے ستسنگ جلسہ
پر سماج مندر میں اپنے ویاکھیان سے لابھ
دیتے ہیں۔ انکے اور [illegible] رائے دوبارہ بھی
شاستری کلاس کے آنے سے ستسنگ جلسہ
رونق سے ہوتے ہیں۔

۱۶- اگست ۹۶ء کو مسمی [illegible] اگروال جو
جو عرصہ دو سال سے اپنے دھرم سے پتت ہو گیا
تھا سبھا حاضری ۳۰۰ یا ۴۰۰ سو کے درمیان
شدھ کیا گیا۔ اور اسکے ہاتھ سے حلوہ تقسیم
کرایا گیا۔ اور [illegible]

۲۴- اگست ۹۶ء کی شب کو سماج مندر میں [illegible]
ہو کر ویدانکول [illegible] کیا گیا۔ اور سبھاسد
موجودہ نے یگیوپویت تبدیل کیے۔

آٹا فنڈ سسٹم میں دو تین ماہ لالہ [illegible]
کی کوشش سے ۵ و ۶ ماہوار ہو جاتے
ہیں۔ مگر اب عرصہ دو ماہ سے بہت کم آٹا
جمع ہوتا ہے۔ پرمیشر اس سبھا کے ممبروں کو
پرمارتھ دیوے۔ تاکہ دھرم کارجوں میں ہمیشہ
تت پر رہیں۔

۲۳- اگست ۹۶ء کو آریہ سماج جلال پور
جٹاں کا ستسنگ جلسہ ہوا۔ بہت سے بھجن پریم
سے پڑھے گئے۔ تت پشچات لکچر ہوا۔ اور لالہ
سنو کھ رام نے کتھا ستیارتھ پرکاش سے
کی۔ بعد ازاں بھجن و آرتی ہو کر جلسہ سماپت ہوا
حاضری چالیس کی تھی۔ سماج مندر بہت تنگ
ہے۔ آریہ سماج کے ممبروں سے میری پرارتھنا
ہے۔ کہ وہ جلدی اپنے دھرم گھر کے تیار کرنے
میں تن من سے سہایتا دیویں۔ تھوڑے عرصہ

لالہ دیا رام منتری آریہ سماج منتری پد سے
علیحدہ کیے گئے تھے۔ اور اُنکی جگہ لالہ امولک رام
نیت کیے گئے تھے۔ اب پھر لالہ دیا رام ہی
منتری پد میں واپس لائے گئے ہیں۔ اس سماج
نے اپنا پرتی ندھی لالہ تارا چند صاحب کپور
سبھاسد نیت کیا ہے۔ اب ادھیکاریان
آریہ سماج جلالپور جٹاں حسب ذیل ہیں۔
لالہ رام چند صاحب پردھان۔ لالہ ایشور داس
اُپ پردھان۔ لالہ دیا رام صاحب منتری۔
لالہ آسا نند صاحب اُپ منتری۔ لالہ [illegible] رام
صاحب خزانچی۔ لالہ روپ چند صاحب
پستکادھیکش۔ سنگت حاکم رائے صاحب
ممبر انترنگ سبھا۔ لالہ تارا چند صاحب
دوبارہ بھی بی اے کلاس پرتی ندھی
سادھو [illegible] سنگھ جی موضع چک [illegible] ہیں
برابر ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں اور [illegible]
[illegible] اور باقی سادھووں کا [illegible]
سے کھنڈن کرتے ہیں۔

لوکل

افسوس کہ ۲۸- اگست ۹۶ء کو شریمان
پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کے اکلوتے بیٹے
کا یہاں پر دیہانت ہو گیا۔ ہم ایشور سے
پرارتھنا کرتے ہیں کہ وے پنڈت جی کو شانتی
پردان کریں۔ اب گھر کو پنڈت جی گئے ہوئے
ہیں۔ امید ہے ایک دو روز رہ کر فیروز آباد کے
سالانہ جلسہ میں شامل ہونگے۔
آیتوار کو آریہ سماج کے ستسنگ جلسہ میں معمولی ہون
دیوار تھنا آدی کے بعد لالہ دیو راج جی نے ایک [illegible]

اوپدیشن یا منگوا [illegible] اور بدھ وار کو ستری سماج اور
بالا سماج کے جلسے بدستور ہوتے ہے۔

اشتہار

جملہ ناظرین کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ ایک
بیوہ عمر ۲۲ سال شریف خاندان کھتری [illegible]
قوم اگروال [illegible] اپنی پُنر وواہ کرانے پر رضامند
ہے۔ جو صاحب اس شادی سے رضامند ہوں
وہ خط و کتابت سکرٹری [illegible] سماج سے کریں۔
[illegible] رام سکرٹری آریہ سماج [illegible] کی

بیواہ کی ضرورت

ایک دوست پنجابی کھتری ایک معزز
خاندان سے عمر ۲۲ سال تعلیم انٹرنس تک
لیکن لیاقت عمدہ۔ دوست شاستری خواندہ
آرین خیالات کے [illegible] برسر روزگار
کسی خواندہ لڑکی سے جسکی عمر درمیان ۱۲ و ۱۳ سال ہو
شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت
سے زیادہ حالات سے آگاہی دیجا سکتی ہے۔
[illegible] کلرک برگیڈ آفس امپیریل سروس [illegible]
جموں۔

اشتہار

ایک کتاب مسمی پرم جوت پرماتما پرکاش سبھا جسمیں
پرمیشور کے پہچاننے کا گیان اور
دھرم اور وچار کا گیان بڑی کوشش سے
لکھا گیا ہے۔ اور قیمت ۸ مع محصول مفرد
ہے۔ موتی رام کھتری دوکاندار [illegible] قصبہ [illegible]
سے مل سکتی ہے۔ جسکو ضرورت ہو منگا لے۔

جوہر غیب

۲۰ صفحے

اسمیں اتنے مضامین کا بیان ہے - قیافہ جاندار علم کاسہ سر - نجومی پیشین گوئی شگون - تعبیر خواب سرودہا، مسمیریزم وغیرہ - جیکے اصول و قواعد مفصل نقشہ دیکر سمجھائے ہیں - اور سائنس کے موافق بدلائل ثابت کیے ہیں - شعبدہ بازی نہیں - علمی اصول جنکو انگریز عالم بھی مان گئے - بالکل سچے جنکو پڑھکر ہر شخص فوراً غیب کا حال بتا سکے - قیمت ایکروپیہ

حکمی تقطیم ۲۰/۲۶

جوہر مشاہیر

اسمیں دنیا کے سب سے بڑے آدمیوں کے سوانح عمریاں یکجا جمع کی ہیں - ہر قوم کے پیغمبر بڑے بادشاہ سیاح - یونانی فلاسفر - فرنگی موجد - نامی عورات ریفارمر - عالم - ممبران کانگریس - اور بہت سے لوگ جن کے حالات سننے کا آپکو شوق ہے مثل بودہ و عیسے و محمد و زردشت نانک - سکندر - تیمور - سعدی - بوعلی سینا - بکرم بھوج شنکر - ارسطو - کولمبس سید احمد خاں وغیرہ - ایک سپاہی نے سوانح عمری لکھی ہے - قیمت ایکروپیہ

جوہر حکمت

اسمیں اتنی باتیں ہیں - مخزن الادویات تمام ادویات کے نام فارسی - انگریزی سنسکرت اور اردو میں معہ خواص **تشریح** جسمانی اعضا و رگ و ریشہ کے حالات معہ تصاویر و نام چار زبانوں میں **تشخیص** تمام بیماریوں کی شناخت اور انکے نام چار زبانوں میں **قرابادین** ہندوستانی مرکب ادویات کا حال - ایورویدک کے چھلکے و حکمی کشتے وغیرہ - یونانی ادویات مشہور انگریزی ادویات مرکب مفصل کا بیان - زہروں - کشتوں - غذاؤں کا بیان **علاج الامراض** ہر مرض کے علامات اسباب - اقسام - پرہیز - علاج بطریق ڈاکٹری - طب یونانی - ویدک مصرانی - مفید و مضر ادویات کے نام **حفظ صحت** تندرستی کے اصول - خوراک - لباس موسم وغیرہ کی نسبت ہدایات - اقوال حکما سلف **اصطلاحات** علم طب کے تمام اصطلاحات کے الفاظ معنی چار زبانوں میں سمجھا دئے ہیں - اور علاج کرنے کے مختلف طریقے طب کی ایجاد کی تواریخ اور صدہا مختلف قیمتی باتیں اس میں ہیں یہ کتاب ہر شخص کو خریدنی چاہئے -

قیمت تین روپیہ
۳۰۰ صفحے

دلائل ارسطو

اس کتاب میں حکیم ارسطو کی بحث تمام قدرتی اصول پر مثلاً عورت کی داڑھی کیوں نہیں ہوتی - مرد حیض سے کیوں نہیں ہوتا - وغیرہ - بال کی کھال نکالی ہے عقلمند بننا ہو - تو اسکو ضرور دیکھیئے - صدہا نادر باتیں تحقیق سوالات کے معقول جواب جنکو سنکر عالم لوگ دنگ رہ جاتے ہیں -

۷۰ صفحے قیمت ۸ آنہ

جوہر باغبانی

اسمیں وہ مخفی باتیں لکھی ہیں - جنکو مالی لوگ ہرگز نہیں بتلاتے - راز کی باتیں جنکی سب کو تلاش ہے - درختوں کی بیماریوں کا علاج پھل بڑا - بالے موسم پیدا کرنا پھل پھول کا رنگ - ذائقہ و خوشبو تبدیل کرنا پھل پھول کا رنگ ذائقہ و خوشبو تبدیل کرنا - ہر درخت کے سینچنے کا خاص مصالحہ وغیرہ مثلاً آم میں کیوڑہ کی خوشبو پیدا کرنا - آم بارہ ماسی پھلانا - آم کی بیل چلانا وغیرہ -

۱۰۴ صفحے مگر قیمت دو روپیہ ۲

سب معہ تصاویر و الفاظ انگریزی

ممیرے کا سُرمہ

مُصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مستند انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ اسٹنٹ ڈاکٹروں لیان ایل اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹر صاحب نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سُرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی۔ موتیا بند۔ ناخن۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے۔ کہ عام و خاص اس سرمہ سے فایدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ (۲) ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپے (۳) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ [illegible] مصری۔ سرمہ فی تولہ ۱۲ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتھر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات

میں نے آپکے ممیرے کے سفید سرمہ کو تین ہفتے استعمال کیا جبکو انگریزی ادویہ استعمال کرنے سے کچھ فایدہ نہیں ہوا تھا۔ ایک میری بہن کو جسکی آنکھ کے پردہ میں زخم تھا۔ اور دوسرے ہندوستانی کو جسکو شروع کیٹرکٹ (موتیا بند) تھا۔ اور سوم کو دھند اور ناخونہ تھا آپکا سرمہ اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سُنی تھی ویسا ہی مفید پایا میری رائے میں بڑا میں خیال ہے کہ کوئی دوائی آنکھ کے امراض کے لئے میسر نہیں ہو سکتی۔ آپکا سرمہ فی تولہ پانچ روپیہ کو نہیں بذریعہ ڈاکخانجات فروخت ہونا چاہیے۔ تاکہ ہر ایک امیر غریب اس نادر سرمہ سے مستفید ہو کر آپ کو یاد کرے۔ براہ مہربانی اور دو تولہ سرمہ وی پی پوسٹ میرے نام روانہ فرمادیں۔ راقم ڈاکٹر شیخ عبدالعزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ خانپور اربہ ۱- مارچ ۱۹۰۶ء

(۲) جناب پروفیسر صاحب۔ تسلیم۔ آپکا سرمہ اگسیر کا [illegible] استعمال کیا۔ جسکو دھند اور ناخنہ تھا۔ زنگ [illegible]

کاسٹک لوشن۔ بورک لوشن۔ لیڈ لوشن کیے اس کو فایدہ نہ ہوا۔ آپکے سرمہ کے ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی فایدہ ہوگیا۔ راقم ڈاکٹر [illegible] منشی مقام دیوبند [illegible]

(۳) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ مسٹر میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت مفید پایا۔ آنکھ کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ علاوہ اسکے یہ آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قایم رکھنے کیواسطے نہایت مفید اور زود اثر ہے۔ میں نے آجتک کبھی کوئی دوائی اس سے بہتر فایدہ بخش نہیں دیکھی راقم مسٹر محمد حیات خان بہادر سی۔ ایس آئی ڈسٹرکٹ و سشن جج قسمت جالندھر (۸- جنوری ۱۹۰۶ء)

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ اپنے زیر علاج کئی ایک مریضوں کے بعض پر [illegible]

استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر رحمت اللہ شاہ ایل ایم ایس سرجن و پروفیسر سرجری کالج [illegible] ۱۲- مئی [illegible]

(۵) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ مسٹر میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان امراض میں جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیماریوں میں استعمال کیا دیکھا مفید پایا۔ میری آنکھیں خاصکر ان امراض [illegible] آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھندلا [illegible] نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم [illegible] خان بہادر ایم ایس اسسٹنٹ سرجن [illegible]

پانچ ہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کا سرمہ [illegible] جو ویسا ہی بہتر ایسے کہ [illegible] کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپے [illegible] جو لاہور کے الائنس بنک [illegible] جالندھر [illegible]

اشتہار

۲۹

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ ادویات مفصلہ ذیل خاص عام کے واسطے میری دوکان میں موجود ہیں - اور ادویات مذکورہ قدیم سے آزمودہ کار ہیں - اور ایسی جن صاحبوں کو ضرورت ہو میری دوکان سے آزمائش کر کے خرید کریں - اور دیکھیں - کہ ادویات مذکورہ سے کسقدر فائدہ ہوتا ہے **معجون حیات بخش** معجون مذکور واسطے قوت دماغ - درد گردہ - درد مثانہ - کہنہ آتشک - سوزاک - بواسیر کے واسطے مفید ہے - اور رنگ کو سرخ کرتی ہے - اور قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے - اور دائمی قبض کے واسطے مفید ہے - قیمت ... **دوای اُبھرا** - دوای مذکورہ جن عورتوں کا حمل جلدی اسقاط ہو جاتا ہے - یا جنکی اولاد زندہ نہیں رہتی ہو - انکے واسطے بہت مفید ہے - قیمت فی ڈبیہ ... **دوائے خارش** تر و خشک - یہ دوای خارش ہر دو قسم کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے - قیمت فی ڈبیہ ... **حبوب آتشک** خواہ کتنا ہی پرانا آتشک ہو - دوای مذکورہ بغیر منہ آنے یا کسی اور قسم کی تکلیف کے دو ہفتہ میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے - قیمت ... **حبوب تلی مجرب** - حبوب مذکور تلی کے واسطے بہت ہی مفید ہے - اگر تلی برسوں کی ہو - تو چالیس روز میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے - قیمت فی ڈبیہ ... **بوٹی بواسیر** - یہ بوٹی ایک سنیاسی صاحب کی بتلائی ہوئی ہمارے پاس موجود ہے - جو سینکڑوں آدمیوں پر آزمائی ہوئی ہے - جس کسی کو بواسیر ہو وہ منگوا کر ... **معجون قوت باہ** معجون مذکور قوت باہ کے واسطے اکسیر جیسی ہے - قیمت بہت ارزاں فی ڈبیہ ... **دوای تپ دق وسل** تپ دق اور سل کے واسطے از حد مفید ہے - قیمت ... **حب عطوس** حب مذکور فالج لقوہ - سکتہ - تشنج - امراض بارد ... کے واسطے بہت مفید ہے قیمت ... **دوای سوزاک** - سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو - دوای مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے قیمت ... **حب حیات** - حب مذکور تقویت معدہ و اصلاح ہاضمہ و کثرت ریاح یعنی ریحی ... و دفع قراقر و نفخ شکم ... مقوی دماغ و تصفیہ حواس و تفریح ... قیمت ... **یاقوتی بارد** مصرورین کے لیے نہایت درجہ مفید ہے - خفقان اور گرمی و تقویت اعضاے رئیسہ اور خون اور روح کی صفائی - اور نیز ... کیسی ہی کیوں نہ ہو - فائدہ مند ہے - فی ڈبیہ ... **سرمہ مروارید** یہ سرمہ دھند - غباری - جالا - ضعف بصر - تاریکی چشم - موتیا بند - آنکھوں سے پانی جانا ... خارش کے واسطے مفید ہے - قیمت ... ہر دو قسم سیاہ و سفید ... **اطلاع** قیمت بذریعہ ویلیوپے ایبل آنی چاہیئے - خرچ محصولڈاک ذمہ خریدار - پرچہ ترکیب استعمال ہر دوای کے ساتھ ملیگا -

المشتہر حکیم لشمبر داس بازار ... بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اشتہار

۱۹

ہمارے کارخانہ میں پنڈت میدہ سوجی ... آٹا سب اول قسم کا تیار ہوتا ہے جسکا پکوان نہایت ہی عمدہ اور خوش نما اور خوش ذائقہ ہے - خریداران ایک مرتبہ ضرور منگا کر دیکھیں - **المشتہر** ... برادرز ... اینڈ ... انڈیا فلور ملز کمپنی دہلی

آریہ پستکالے جالندھر

ہمارے پستکالے میں کل تصانیف **پنڈت لیکھرام** ... و دیگر آریہ دھرم کی پستکیں مطبوعہ ... اجمیر و جالندھر ... کے لیے موجود ہیں - جس صاحب کو کسی کتاب ضرورت ہو - ... طلب فرماویں - **درخواست** ... منتظم ... پرچارک جالندھر میں آنی چاہیئے -

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ارتھ ہم سب آپس میں متر بھاؤ سے برتیں

"اپشوریہ نیم کا پالن"

"اپشوریہ نیم کا پالن"

सत्य धर्म प्रचारक

ست دھرم پرچارک

جلد ۸

نمبر ۹۶

سنہ ۱۹۵۳ بکرمی

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے حالت میں کہ پیشگی معہ محصولڈاک چار روپیہ چار آنہ بامحصول پیچ روپیہ آٹھ آنہ بالعموم وصول کیا جائے گا طالب علموں سے تین روپیہ بامحصول لی جاویگی (۲) اجرت اشتہارات فی سطر کالم اول ایک آنہ اور دوسرے کے لئے خاص انتظام ہو سکتا ہے

ادویش

(۱) اویدک ست کا پرچار کرنا (۲) اشتہار کے اہتمام کے لئے ویدک دھرم کے متعلق مضامین خاطر شائع کرنا (۳) اہل ہند کی بھلائی کے لئے مضامین پیش کرنا (۴) دھرم سمبندھی دیگر مختلف خبروں کا خلاصہ پیش کرنا

ہفت وار سکر جمعہ کے دن جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ ایسکے کھانے سے دل و دماغ و جگر و گردہ و مثانہ ضعف و پیشاب کا بار بار آنا بھی بس ہے جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں یعنی ایسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے ہر قسم کی جریان منی کو یہ خاصیت مفید ہے یعنی بے لکنی سستی ہے۔ جو لوگ قوت باہ سے ناامید ہو چکے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو جو نقص پیدا ہوئے ہیں انکے تدارک کیلئے آبحیات ہے۔ یہ روغن مسیحا کے ہمراہ ملنے سے دو دن کی خواب میں جو کچھ کمزوری ہو بھی جاویگی۔ قیمت فی تولہ دس روپیہ۔

روغن مسیحا۔ بیرونی علاج اسے صحت یابی بڑی میں مجلوق و سستی وغیرہ کیلئے نہایت مفید ہے رگ

پٹھے درست ہوتے ہیں اور خاطر خواہ تندرستی بھی پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ

دوای آتشک۔ خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگرچہ اولاد کو بھی ہو گیا ہو۔ بغیر قے و دست کے مدد ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک کیلئے ایک ہفتہ دو روپیہ

دوای سوزاک۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ہو یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ ایسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ چار روپیہ

المشتہر حکیم تارا چند از گجرات پنجاب

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی امریکی اکسیر دوا

ہمیں بہت لوگوں سے اس بیماری کی شکایت رہا تھا اور ڈاکٹروں میں ضرور آزمائی کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن برے تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ بیرونی یعنی بات گرنے سے یا جس کو خرابی کی نفس سے یا بچہ میں کسی طرح کا نقص یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے سے صلاح حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی

کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلا فی شیشی تین روپیہ گولی فی شیشی ۵۰ عدد دو روپیہ۔

عرق کافور مصفیٰ کی حکمی دوا

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اس ہیضہ سے بہت فائدہ ہوتا ہے سو بیضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے ایسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنہ

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن دہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور بطور امتحان ہم نے بھی ہیضہ کی حالت میں چند جگہ استعمال کیا۔ مفید ثابت ہوا۔

اشتہار

گولیاں بواسیر جو ہشتہ برس سے آزمائی ہوئی تھیں اب بات سال کے تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں بیماری کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ

المشتہر برکت رام شرما از ...

سچا اشتہار

مفصلہ ذیل ادویات میری اور جناب پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر
فارم خصوصاً پنجاب کو القاب بہادر سی آئی ای کی دوائیاں ایک ہی
سند یافتہ میڈیکل کالج نے ایجاد فرمائی ہیں۔ جنکو نہایت کامیابی کیساتھ
ڈاکٹری کی پریکٹس کرتے ہوئے عمل میں لا چکے ہیں۔ اور جو ہی ایل ایم ایس (لاہور میڈیکل)
اپنا تجربہ عموماً پنجاب میں مشہور کرتے ہیں۔ یہ ادویات
ہر روز کے استعمال میں بھی ہونے سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں ان کے
نسخے مقرری ہیں اور بنی بنائی تیار شہرت پا چکی ہیں تا کہ لوگ اشتہاری دوائیوں سے بچیں
اور جالندھر کی دوکان سے خرید کر مستفید ہوں۔ گویا آپ تھوڑے دام خرچ
کر کے بڑے ڈاکٹری تجربہ کا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔
ان ادویات میں کوئی بھی ایسا مضر جزو شامل نہیں ہے کہ جو کسی بیماری کو بڑھائے
کی ادویات کے استعمال سے ورنہ بھی کسی طرح سے زیادہ تکلیف دہ
دقت اور خرچ نہ کرنا پڑے۔ یہ تمام ادویات محض نباتاتی اجزا سے
جنکے بنانے میں نہایت محنت و دقت سے تیار کی گئی ہیں اور جب یہ
پوری طرح سے تجربہ پا لیا ہے تب انکو عوام کے سامنے پیش کر دینے کی جرأت
کی گئی ہے اور آپ تو بلا خوف اطمینان کیساتھ ان کا استعمال کر سکتے ہیں۔
اخیر میں فقط اتنا ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ دوائی خریدنے سے پیشتر
بہتر ہے کہ اپنی مرض کی بابت پوری تحقیق حاصل کریں کہ آیا وہی آپکو
مرض ہے جس کے لئے آپ دوائی منگواتے ہیں۔ ورنہ یوں بہتر ہوگا کہ آپ
ہمیں اپنی بیماری کے حالات وغیرہ مفصل طور پر لکھ بھیجیں ہم خود
عمدہ دوائی تجویز کر کے ارسال کر دینگے۔
ایک عمدہ ڈسپنسری دوا کی ڈیپو میڈیکل ہال جالندھر شہر میں
کھولا ہے جس میں انگریزی ادویات نہایت صاف تازہ
عمدہ خاص ولایت سے منگوائی جاتی ہیں۔ اور دوا اگریزی بازار
کی نسبت بکفایت مل سکتی ہیں۔

فہرست ادویات

جوہر عشبہ جو کہ آتشک کی بیماری پر بلاسے و دیگر سہلاد وغیرہ
کی خرابیوں کیلئے آب و ہوا کے موافق بڑی محنت و
احتیاط و جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے۔ یہ جوہر عشبہ مفصلہ ذیل امراض کے
لئے نہایت اکسیر ثابت ہوا ہے آتشک خواہ کسی قسم میں ہو یعنی

ہڈیوں تک اپنا اثر کر چکا ہو۔ بدن کے پھوڑے پھنسی جلدی
امراض۔ بھگندر۔ ناسور۔ فساد خون۔ درد اعضا جسم کا سیاہ ہو جانا
درد مثانہ۔ بدہ۔ وجع مفاصل بغیرہ وغیرہ سال بھر میں ایک دفعہ
حفظ ما تقدم کے طور پر اگر اسکو استعمال کیا جاوے تو مذکورہ بالا
امراض کے علاوہ کسی قسم کا پھوڑا پھنسی اور خارش نہیں ہو سکتی
اسکا بہت عمدہ ہی ہے غرضیکہ یہ جوہر عشبہ بیماری بھارت ورش
میں اپنی نظیر آپ ہی رکھتا ہے۔ زیادہ تعریف کرنا فضول ہے
قیمت فی شیشی خورد عہ روپیہ شیشی کلاں کی قیمت للعہ

دیسی نروائن ٹانک پلز یعنی حب مقوی اعصاب
جب لگاتار دماغی محنت سے دماغ کمزور ہو جاتا ہے چہرہ
زرد ہاتھ پاؤں میں درد ہاضمہ کمزور کسی کام کے کرنے کو
دل نہیں چاہتا۔ جب جوانی میں بیرج (منی) کی کھشا
(حفاظت) نہ کرنے سے دل و دماغ کی طاقتیں سست
ہو جاتی ہیں۔ یہ گولیاں اکسیر کا کام دیتی ہیں۔ اور بدن کو فولاد
جیسا مضبوط اور طاقتور بنا دیتی ہیں۔ اسکے علاوہ
جریان منی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ رقت منی
احتلام۔ ضعف دماغ۔ ضعف معدہ۔ ضعف بصر
کے لئے ہماری نروائن ٹانک پلز اکسیر کی تاثیر رکھتے
ہیں۔ یہ گولیاں سچ مچ سونے اور جواہرات میں تولنے
کے قابل ہیں۔ قیمت بہت ہی تھوڑی یعنی ایک
بکس جس میں ۳۲ گولیاں ہوتی ہیں۔ قیمت دو روپیہ
۶۴ گولی کا بکس للعہ

نامردی کی گولیاں فی بکس ۳۲ گولی قیمت للعہ

چو تھیا جو رہری گولی کو نا گھر ہے کہ جس میں نادر
دوا کی ضرورت نہ ہو۔ کبھی بچہ بیمار ہے کبھی گھر میں
بخار کی شکایت ہو۔ ہر وقت ڈاکٹر کو بلانا سہل نہیں
ہوتا۔ یہ جو رہری ہر قسم کے بخار کے لئے اکسیر ہے
چوتھیا کے لئے تو خاص کر تیر بہدف علاج ہے کونین
اسکے سامنے بالکل مات ہے۔ یہ صرف نباتاتی اجزا
سے تیار کی گئی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

اسپلین پلز طحال یعنی تاپ تلی بالف کی نہر [illegible]

اور مجرب گولیاں۔ وہ لوگ جو اس بیماری کا علاج کرتے
کرتے مایوس ہو گئے ہیں۔ ہماری ان گولیوں کا ضرور استعمال
کریں۔ حکیم۔ ڈاکٹر۔ وید ہم سے یہ گولیاں منگا کر استعمال
میں لاتے ہیں۔ قیمت فی بکس دو روپیہ

استھما اسپیسفک یعنی دمہ کی مجرب دوائی سینکڑوں مریض
اس سے صحت پا چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی صرف دو روپیہ

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ان گولیوں کے چند
روزہ استعمال سے پیشاب کا بار بار آنا۔ پیاس کا زیادہ لگنا اور
شکر جو پیشاب میں آتی ہے یک لخت موقوف ہو جاتی ہے اور کمزوری کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔ قیمت فی بکس للعہ

دائمی قبض کی گولیاں جن لوگوں کو دائمی قبض کی ہمیشہ
تکلیف رہتی ہے وہ انکا استعمال کریں قبض دفع ہو جائیگی قیمت
۳۲ گولی دو روپیہ۔ **پچوٹل بام** نزلہ زکام کھانسی کے لئے
یہ دوائی تجربہ سے بڑی مفید ثابت ہوئی ہے قیمت فی شیشی عہ

ہاضمہ کا اسپیسفک یعنی ہاضمہ کا عرق جب تک ہاضمہ درست نہ ہو انسان
کی زندگی بے لطف ہے۔ اسکے استعمال سے بھوک کا لگنا معدہ کا فعل درست ہونا
بدن میں طاقت کا آنا۔ گھبراہٹ کا دور ہونا ایک معمولی بات ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ

درد سر کی دوا کیسا ہی شدت سے ہو فوراً جاتا رہتا ہے اس سے
بہتر عمدہ دوائی تجربہ میں نہ آئی ہوگی۔ قیمت ۱۲ فی شیشی

داد یعنی دوری اس دوائی کے لگانے سے داد جڑ سے کھو جاتا ہے
داغ بھی نہیں رہتا۔ قیمت فی بکس ۱۲ **درد دانت کی درد کی** دوائی
خواہ کیسا ہی سخت ہو۔ کرم خوردہ ہو۔ یا کوئی لگا ہو۔ یکدم درد دور
ہو جاتا ہے فوراً آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی آٹھ آنہ۔ **دانتوں کا خوشبودار منجن** اسکے استعمال سے دانتوں سے بدبو دور ہو مسوڑھوں سے خون بند ہو جاتا ہے
اور دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ دانت صاف شفاف موتیوں کی طرح
ہو جاتے ہیں۔ فی بکس ۳ **عرق بواسیر** اسکے چند روزہ استعمال سے
بواسیر خونی و بادی کو آرام ہو جاتا ہے مسوں کی سوزش و خارش خون
سے بالکل آرام آ جاتا ہے اس موذی مرض کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے
فی شیشی دو روپیہ۔ **کرم کی دوا** نہایت عمدہ ہے قیمت فی بکس

نوٹ ہمارے پاس آتشک ادویہ سوزاک وغیرہ کی نہایت
مجرب و عمدہ ادویات بھی موجود ہیں۔ لیکن صرف اہل اصحاب کو

نمبر ۲۳ | مطبوعہ ۲۸ بھادوں سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۱۱ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء روز جمعہ | جلد ۸

رگوید اشٹک پہلا ادھیائے ۳

ورگ ۱۵ منتر ۸

ہے منشیو! ان (وایو کے یوگ سے پیدا ہوئی بجلی جیسے گئو اپنے اپنے بچھڑے کی اچھیا کرتی ہوئی سیون کرتی ہے جیسے پرشٹی کو اتپن کرتی ہوئی (ماتا پتر کو جیسے دودھ سے سینچتی ہے۔ ویسے پالن کا سیون کرتی ہے۔) جو برشا کو کرتی ہے ویسے شبھ گن اور کرم سے ایک دوسرے کو سکھ دینے ہارے ہو" پرماتما کا گیان جن پرشوں کے ہردے میں سہنت ہوتا ہے۔ جو پرشارتھ کرتے ہوئے گیان اور کرم اپاسنا کی ڈور پکڑ کر اگر بدھی روپی اونچی پہاڑی پر چڑھ جاتے ہیں۔ انکے ہردے میں ایشور کے نیم انوسار ایک زبردست پریرنا منش ماتر کی بھلائی کے لیئے اتپن ہوتی ہے۔ اور یہی سچا ثبوت ایک انسان کی آتمک انتی کا ہے۔ پھر اس ودوان کا ہردیہ ٹھیک ایک ماتا کے مطابق ہو جاتا ہے جس طرح ماتا تجربے اور عقل میں اپنے سے کہیں بڑھے ہوئے اپنے بچے کے سیون کرنے میں پریم سے مگن ہوتی ہے۔ اسی طرح وہ ودوان گیانی پرش آتمک ودیا کے ورثہ بچپن سے مشور ہو کر اپنے اندھیرے میں پڑے ہوئے بھائیوں کی تکلیف دور کرنے کے لیئے دیاکل ہو کر دوڑتا ہے جس طرح وہ وایو کے سنگرشن سے بجلی اتپن ہوتی ہے۔ اسی طرح جیو آتما اور پرماتما کے سنگرشن سے دہرماتما جیو میں ایک پریم کی بجلی اتپن ہوتی ہے۔ جو منش ماتر کے ملین بھاؤں کو نشٹ کر کے انہیں شدھ اور پوتر بنا دیتی ہے۔

آریہ سماجک جلسے

قصور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۹ ۲۰ ستمبر سنہ ۹۶ء کو ہوگا۔

لودھیانہ۔ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ ۲۹ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

جھنگ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

جگراؤں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۲ و ۱۳ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

سکندر آباد ضلع بلندشہر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۳ و ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

جالندھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۵ دسمبر سنہ ۹۶ء کو ہوگا۔

راولپنڈی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ایام تعطیلات دسہرہ میں ہوگا۔

مرادآباد آریہ سماج کا اتسو ۵ و ۶ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

کمالیہ۔ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

عرض

ولیو پیے ایبل ناجائز انہیں سمجھکر فیصلہ حساب کر لیا کریں۔ واپس کرنے سے نقصان ہوگا۔ منیجر

ستیہ دھرم پرچارک

کیا سندھیا دو کال کرنی چاہیئے

اینڈریو جیکسن ڈیویس اپنی کتاب ہارمونیہ جلد چہارم میں اس بات کو بیان کرتے ہیں۔ کہ صبح اور رات دو ہی ایسے کال ہیں جبکہ انسان کے دماغ میں مثبت اور منفی بجلی مساوات کی حالت میں ہوتی ہے جیوں جیوں سورج چڑھتا جاتا ہے مثبت بجلی بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ دن کے بارہ بجے کام کرنے والی مثبت بجلی درجہ نہایت کو پہنچ جاتی ہے۔ دوپہر ڈھلتے ہی مثبت بجلی ڈھلنی شروع ہوتی اور منفی بجلی بڑھنے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے وقت جسم اور دماغ کے اندر دونوں بجلیاں مساوات کی حالت میں ہو جاتی ہیں۔ جیوں جیوں اندھکار بڑھنا شروع ہوتا ہے منفی بجلی بڑھتی بڑھتی رات کے بارہ بجے درجہ نہایت کو پہنچ جاتی ہے اسکے بعد پھر گھٹنی شروع ہوتی اور مثبت بجلی بڑھنے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ طلوع آفتاب کے قریب دونو بجلیوں کی مساوات ہو جاتی ہے۔

وہ کہتے ہیں۔ کہ روحانی طاقتیں رات

کے بارہ بجے سے شروع ہو کر دن کے بارہ بجے تک کام کرنے کے لائق ہوتی ہیں۔ اور جسمانی نشوونما دینے والی طاقتیں دن کے بارہ بجے سے شروع ہو کر رات کے بارہ بجے تک قدرتی کام کرنے کے لائق ہیں اور یہی وقت جسمانی ورزش آدمی کے لئے بھی ہتکاری ہے۔ صبح اور شام دو ہی ایسے کال ہیں جبکہ مثبت اور منفی طاقتیں مساوات کی حالت میں ہو جاتی ہیں۔ جسکو ڈیوس صاحب مثبت اور منفی کے نام سے پکارتا ہے۔ شاستر کار انہی کو ست اور تم کا نام دیتے ہیں۔ پراتہ اور سائینگ کال ست اور تموگن کے سامیہ اوستھا ہوتی ہے ست اور تم کو ہی پرکاش اور اندھکار کہتے ہیں۔ اس لئے رشیوں کا وچن ہے کہ سندھیا کال پرکاش اور اندھکار کی سندھی ویلا کا نام ہے کیا ست اور نربھرات پرنیت ہوتا ہے ایک طرف تو سرشٹی کے راج میں پرکاش اور اندھکار کی سندھی سندھیا سمے میں ہوتی ہے۔ دوسری طرف ہمارے شریروں میں ستو اور تموگن کی سندھی ہونے سے سمتا ارتھات اور گنا ہوتی ہے۔ ایسی سمتا ارتھات سمتا او سندھی کا دوسرا نام منزلی۔ بسیدکل ہیں صحت رکھتے ہیں۔ وہ صحت جسم اور دماغ کو صرف دو ہی کال میں پورے طور سے پراپت ہو سکتی ہے۔ صبح کے ساتھ ہی جہاں پشو پرانی اپنے اپنے کاروبار میں مصروف ہونے لگتے ہیں ہماری طاقتیں بھی اسی وقت کام کرنے کے لئے تازہ تیار ہوتی ہیں۔ رات بھر آرام کے بعد نئے جنمے ہوئے بالک کی طرح شریر کایا پلٹا کر گزشتہ اور نرمل سامیہ اوستھا کو پراپت ہوتا ہے۔ وہی سماں ہے۔ کہ دماغ اور

اندریوں کے سردار من کو ایشور کے چنتن اور یوگ سادھن دوارا اسکی پراپتی میں لگایا جاوے اسی لئے برہم مہورت میں اٹھ شوچ آدی سے نپٹ شدھی کے پیتو سنان آدی اوشیہ کرنے کے پشچات ہی سوریہ اودے ہونے سے پورو ہی سندھیا اوپاسنا میں مگن ہونا چاہئے سندھیا کے پشچات ہی پٹھن پاٹھن کا سمے ہے رات کے بارہ بجے سے لیکر دن کے بارہ بجے تک کا سمے ستوگن پردھان رہتا ہے دوپہر کے پشچات سوچنے پڑھنے اور یاد کرنے کے کام کو چھوڑ کر معمولی لکھنا وسندوں اور بہی کھاتوں میں لگنا اتم ہے۔ سائینگ کال ہونے سے پورو ہی کاروبار کو چھوڑ کر شوچ آدی سے نپٹ سنان آدی سے شدھ ہو پھر سندھیا ارتھات ایشور کی استتی پرارتھنا اوپاسنا میں مگن ہونا چاہئے۔

سائینگ کال کی سندھیا کے پشچات پڑھنے وچارنے کا سمے نہیں ہے۔ کیونکہ یہ سرشٹی کے راج میں اندھکار اور شریر میں تموگن پردھان ہوتا ہے۔ پراسنے دویارتھی اپنی ویدسنگھتا پراتہ کال برہم مہورت میں کنٹھ کیا کرتے تھے۔ لیکن کوئی دویارتھی رات کو دیپک جلا کر تموگنے پردھان کال میں سنگھتا نہیں کنٹھ کرتا تھا۔ راتری شین کے لئے ہے۔ نہ کہ آنکھ وچار اور پڑھنے کے لئے۔ تموگنے پردھان کرم اندریاں وشرام دوارا اس سے اپنے بل کو پراپت ہوتی ہیں گرہیا دہان جو کہ تموگنی کرم اندریوں کا ہے ہے سراتری میں کرنا اوچت مانا گیا ہے رشیوں کے زمانہ میں نائیٹ سکول اسی واسطے نہیں ہوتے تھے۔ رات اور اندھکار میں

کام کرنے والے نشاچر سمجھے جاتے تھے۔ لیکن کیسا شوک ہے کہ رشیاں کی نقل ہمکو تم پردھان راتری جاگرن کرانے سے نشاچر بنا رہی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہم برہم مہورت میں اٹھ نہیں سکتے۔ ستو پردھان برہم مہورت ارتھات رات کے چوتھے حصہ میں جاگنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم جہاں تک ہو سکے جلدی سویا کریں۔ طالبعلموں ودیارتھیوں کو تو اوشیہ ہی برہم مہورت میں اٹھنا چاہئے پرنتو کیسا شوک ہے۔ کہ یونیورسٹی کی گھوڑا چکی پھیرنے والے ودیارتھی رات کے دس گیارہ بجے تک کے جاگنے سے پچھلی رات برہم مہورت میں جاگ نہیں سکتے۔ ناٹک تھیٹر راس لیلا۔ اور تماشے جو کہ مغربی اور مادی شائستگی کے من بہلانے کے سادھن مانے گئے ہیں۔ ہمکو ستو پردھان برہم مہورت میں اٹھنے کے ناقابل بنا دیتے ہیں۔ مغربی دنیا بھی اس نشاچرپن کو محسوس کرنے لگی ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل مغربی وچن ہمارے اس بیان کو پشٹ کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر جے سی برون ایم ڈی ایل ایل ڈی ایف آر ایس۔ کہتے ہیں کہ "لڑکے سخت دماغی محنت جس کہ توجہ کا لگانا ضروری ہے عموماً رات کو کرتے ہیں۔ جبکہ یہ فائدہ مند ہونے کے بجائے زیادہ تر نقصان دہ ہوتی ہے۔ سونے کے بعد دماغ تھکا ہوا ہونے کے باعث تعلیمی کام کرنے کے ناقابل ہوتا ہے رات کے پڑھنے سے نیند دور ہو جاتی ہے کمزوری اور دیگر امراض طلبار کو ہو جاتی ہیں جو کہ نہ لگتیں۔ اگر کام دن کو کیا جاتا۔ دن کے ۹ بجے سے لیکر دوپہر تک سخت دماغی

کام کرنا مناسب ہے۔ طبابت کے رو سے سبق کی تیاری کرنا خاصکر ایسا کام ہے جو کہ سکول کے وقت میں استاد کی نگاہ اور درد سے ہونا چاہیئے۔ ... نیند ایک قدرتی اور صحت بخش لیکن عارضی تعطیل حواس اور خواہش کرنے کے آلات کے لیئے ہے جو لوگ صحت اور اسکی برکتوں کے طالب ہیں۔ انکو کسی حالت میں آدھی رات کے قریب (پہلی رات) چھ گھنٹوں سے کم نہ سونا چاہیئے"۔

ڈاکٹر ٹی آر ایلین ایم ایل آر سی پی اپنی کتاب سیڈیلین میں لکھتے ہیں کہ "جو لوگ رات کو دیر سے سوتے اور سویرے کام کے لیئے اٹھتے ہیں وہ اپنی نیند کو کم کرنے سے صحت کا ستیاناس کر لیتے ہیں۔ اور پھر حیران ہو کر کہتے ہیں کہ ہم کیوں پچاس سال کی عمر میں بوڑھے اور ناکارہ ہو گئے۔ اگر نوجوان احتیاط سے چلیں۔ تو بڑھاپا ساٹھ سال سے پیشتر کبھی نہ آئے"۔

حکیم وید اور ڈاکٹر لوگ دونو سندھیا کے کال میں ہی مرض کی اچھی طرح سے تشخیص کر سکتے ہیں۔ وہ دوائی روگی کو انہی دو کالوں میں پینے کو بتلاتے ہیں۔ جب روگی شریر انہی دو کالوں میں اوشدیاں کرنے سے بلوان ہو سکتا ہے۔ تو کیا آتما کے روگ پرماتما کی اپاسنا روپی اوشدی سے بھلی پرکار نوارن کرنے کے لیئے آتمک حکیم یہی دو اوقات نہیں بتلاتے۔؟

صبح اور شام وہی ایسے کال ہیں جبکہ منش اپنے کرتویہ کی پرتگیا اور پڑتال کر سکتا ہے صبح کو ایشور اپاسنا میں مگن ہونے کے پشچات ہی منش ایشوریہ گنوں کو دن بھر جیون میں سیدھ کرنے کی پرتگیا دھارن کر سکتا ہے اور شام کو ایشور اپاسنا کے پشچات اپنے کرت کرم کو پڑتال کرتا ہوا دیکھ سکتا ہے کہ آیا میرا جیون اونتی کر رہا ہے۔ یا کہ گر رہا ہے یہی وہ کال ہیں۔ جبکہ سبھاوک منش سب اپنے دھندوں سے رہت ہونے کے کارن ایکانت اور شانت ہو سکتا ہے۔ ایکانت اور شانت ہونا برہم یگیہ کے آوشیک ساہن ہیں۔ یہی وہ دو کال ہیں۔ جبکہ سرشٹی کے گرو پکشی اپنی اپنی میٹھی بولیوں اور سریلی گیتوں سے من کو اہلادت کرتے برکھشوں میں ہنڈولے جھولتے ہوئے منش کو بھی پریم تا کے دھنیواد گانے کی سبھاوک پریرنا کرتے ہیں۔ پراچین سمے میں دو کال کی سندھیا سب لوگ کرتے تھے۔

راماین بال کانڈ تیسواں سرگ شلوک دوسرے تیسرے میں ایکا ادھاہرن تمام ہے کہ سویرا ہونے پر وشوامتر مہامنی تنکوں کے بستر پر سوتے ہوئے ان دونوں کو بولے کہ۔

कौसल्या सुप्रजा राम पूर्वा सन्ध्या प्रवर्तते।
उत्तिष्ठ नरशार्दूल कर्तव्यं दैवमाह्निकम्॥२
तस्यर्षेः परमोदारं वचः श्रुत्वा नरोत्तमौ।
स्नात्वा कृतोदकौ वीरौ जेपतुः परमं जपम्॥३

ہے کوشلیا کے سپوت رام پہلے کال کی سندھیا کا وقت ہو گیا ہے۔ اٹھو سرشٹ نر دیو پراتہ کال کا دیو کرت کرو۔ وہ دونوں (رام اور لکشمن) سرشٹ نر اس رشی کے پرم ادار بچن کو سن کر اشنان کر کے پرم جپ (گایتری) کو جپنے لگے۔

कुमारावपि तां रात्रिमुषित्वा सुसमाहितौ।
प्रभातकाले चोत्थाय पूर्वां सन्ध्यामुपास्य च॥३१॥
प्रशुची परमं जाप्यं समाप्य नियमेन च।
हुताग्निहोत्रमासीनं विश्वामित्रमवन्दताम्॥३२॥

(بال کانڈ ۲۹ سرگ شلوک ۳۱ و ۳۲)

(ارتھات) وہ دونوں کمار (رام لکشمن) بھی ساتری سو جانے کے بعد سادھان ہو کے۔ پراتہ کال اٹھکر شدھ ہوئے پشچات سندھیا اور پرم جاپ (گایتری) کو نیم سے سماپت کر کے اپنے وشوامتر کو جو اگنی ہوتر سماپت کر کے آسن پر بیٹھا تھا نمسکار کیا

कृतार्थोऽस्मि महाबाहो कृतं गुरुवचस्त्वया।
सिद्धाश्रममिदं सत्यं कृतं वीर महायशाः।
स हि रामं प्रशस्यैवं ताभ्यां सन्ध्यामुपागमत्॥२६

(بال کانڈ سرگ تیس شلوک ۲۶)

(وشوامتر جی کہنے لگے) [illegible] مہا باہو میں کرتارتھ ہوا ہوں۔ [illegible] کا وچن مانا۔ [illegible]

سدھ آشرم کے نام کو تو نے رکھ دکھایا وہ اس طرح کہ سے رام کی پرشنسا کر کے ان دونوں کے ساتھ سندھیا اپاسن کرنے لگا (اوپر چونکہ رکھشش ارتج کے مارنے کا ذکر آچکا ہے۔ اس لئے یہ شام کی سندھیا سمجھنی چاہئے۔

अभिगच्छामहे सर्वे शुचयः पुण्यमाश्रमम्।
इहवासः परोऽस्माकं सुखं वत्स्यामहे निशाम्॥ १७

स्नाताश्च कृतजप्याश्च हुतहव्या नरोत्तम।
तेषां सम्वदतां तत्र तयो दीर्घेण चक्षुषी ॥१८॥

(بال کانڈ تیسواں سرگ شلوک ۱۷، ۱۸)

(در لغات) اب ہم پوتر آشرم کو چلتے ہیں جہاں چل کر سکھ پورسک سنان کر کے ہوئے جاپ (گایتری) کئے ہوئے اور ہون کئے ہوئے ہم سب وہاں رات کو نواس کریں گے۔ وہ دونو مہا ویر پتر وہن وشوامتر کو نمسکار کر کے پھر پریم پورسک نمسکار کر کے چلنے کے واسطے تیار ہوئے۔

सन्त वृद्धं समासाद्य स्न्याम न्वास्य पश्चिमाम्।
रामो रमयतां श्रेष्ठ इति हो वाच लक्ष्मणम्॥१

([illegible] بنیا کانڈ سرگ ۵۲ شلوک ۱)

(لغات) وہ اس رکھشش کو پراپت ہو اور سائینگ کال کی سندھیا کر کے رامچندر لکشمن کو ایسا کہنے لگے"

स्वः कार्यं मद् कुवीत पूर्वाह्णे चापराह्णकम्
नहि प्रतीक्षते मृत्युः कृतमस्य नवा कृतम्

مہابھارت شانتی پرب کے مذکورہ شلوک میں پراتہ کال کی سندھیا کو پورب آہن اور سائینگ کال کی سندھیا کو اپر آہن کہا گیا ہے۔

उत्तमः तारकोपेता मध्यमः लुप्ततारका। अधमः सूर्योपेता प्रातः सन्ध्या परकीर्तिताः॥

उत्तमः सूर्योपेता मध्यमः लुप्ततारकः
अधम तारकोपेता सायं सन्ध्या परकीर्तिताः॥
(आह्निक सूत्रावली)

آہنک سوترآدی میں اس پراتہ سندھیا کو جو تارے ہونے پر کیجائے۔ اُتم اور تارے چھپنے پر کی جائے۔ مدھیم اور سورج چڑھ جانے پر کی جائے ادھم کہا ہے۔ وہ سائینگ سندھیا اُتم کہی ہے جو سورج ہوتے ہی کیجائے۔ وہ مدھیم ہے جو سورج چھپ جانے پر کیجائے۔ اور وہ ادھم ہے جو تارے چڑھ جانے پر کی جائے۔

منوسمرتی میں بھی دو کال کی ہی سندھیا کا برنن ہے۔ اوکت پرمانوں سے ودت ہے۔ کہ پراچین سمے میں لوگ دو کال ہی برہم یگ کیا کرتے تھے۔ گھڑیاں چابی کے نکلنے سے ٹھیک وقت بتاسکتی ہیں۔ لیکن قدرت کی تبدیلی جو سندھیا کے دونوں وقتوں پر یعنی پراتہ اور سائینگ کال ہوتی ہے ہمیں بے خطا طریقوں سے سرشٹی کے سچے پتا سے اوپاسنا دوارا ایل دھارن کرنے کا سمے درشا دیتی ہے۔ گھٹاٹوپ بادل چھا جانے سے کبھی کبھی دن رات کا بھید نہیں رہتا۔ پہاڑوں کے اونچے ٹھکانوں پر کئی دن لگاتار ورشا ہوتی رہتی ہے لیکن سبھاوک ہی پچھلی رات جب ہماری آنکھ کھلتی ہے۔ تو سرشٹی کے نیم کیسے اچھوا گھڑیاں ہے پرکھشوں میں راگ لاپتے ہوئے ہمیں پراتہ سندھیا کے ویلہ کا نربھرانت بودھن کرا دیتے ہیں۔ جب تک دن کا سمے رہتا ہے۔ یہ پکشی ادھر ادھر اڑتے پھرتے ہیں لیکن چاہو کتنا بھی بادلوں کا اندھیرا کیوں نہ ہو۔ یہ سائینگ کال آئے بسیروں میں شین کرنے کو جاتے ہوئے ہمیں سائینگ سندھیا کا ویلہ نشچت کرا دیتے ہیں۔

یاترا کرتے ہوئے آپ کسی دیش میں جاؤ گھڑی آپکے ساتھ چاہو نہ بھی ہو۔ بادل سر پر چاہے کتنے ہی کیوں نہ چھا جائیں تو بھی پکشی گن۔ پراتہ اور سائینگ سندھیا کا ویلا آپکو اوشیہ بودھن کرا دیں گے۔ امریکن انڈین لوگ ان پکشیوں کو اُتم سمجھ کر کھایا کرتے ہیں۔ جنکو کہ پکشی چیچہیں مار جاتیں اور انکی حالتیں انکے بھوجن درشانے والے پکشی ہی ہوتے ہیں۔ امریکن انڈین کو چھوڑ کر ہم سمجھتے ہیں۔ کہ پراتہ اور سائینگ کال کی انہیں سرشٹی آواز دینے والی بے خطا ٹیلی

تھی اور دیوی گھڑیاں بہت پکتی گن رہی ہیں
ہیں پراتہ اور سائینگ کال ایسا اُتم سمے ہے کہ
جبکہ ہم قدرتی طور پر کبھی کسی حالت میں بھول نہیں
سکتے۔ اور یہی سمے شانتی - اور یکاگرتا کا ہے
لیے پراتہ اور سائینگ کال اوشیہ شدھ ہوکر
یہاں برہم یگ کی پراپتی کا نت نیم کرنا
چاہیئے۔

(آتما رام)

مراسلہ

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں

سکریٹری ویدک پرچار کمیٹی مراد آباد چونکہ
مفصل اُتسب کا حال منتری آریہ سماج متھرا کا
بھیجا ہوا درج ہوتا ہے۔ اس لیے آپکے نمبر
سے متھرا کے اُتسب کا حال کاٹ کر باقی
پرچار کا حال درج ہوتا ہے۔

ری راج کرشن کی جنم بھومی میں ریوں کا میلہ یعنی متھرا آریہ سماج کا بارہواں وارشکوتسب

مہاشے ایڈیٹر۔ نمستے۔ کرپا کرکے اس اُتسب
کی کارروائی کو اپنے انمول پتر میں ستھان
دیکر کرتارتھ کیجئے۔ پیشتر اس کے کہ میں اُتسب کی
کارروائی کا حال ہدیہ ناظرین کروں مختصراً
کچھ حال سماج مندر کا بھی پر ظاہر کرنا لازمی
آیا - یعنی آٹھ دس ماہ سے ہمارے لائق
منتری بابو آنند لال کی محنت اور کوشش سے
دروازہ اور ضروریات کے مکان کا کام جاری
تھا۔ گر دو تین ماہ سے خوب زور شور سے
کام چل رہا تھا - اور ہم لوگ منتظر تھے کہ کب
ہمارا ضروری کام عمارت کا تمام ہووے
اور ہم اپنے اُتسب کی تیاریاں کریں - اسی
درمیان میں - ہمارے پورن شارتھی بھائی
پنڈت رادھے لال شرما [illegible] منتری آریہ
سماج متھرا میں پدھارے اور آتے ہی
ہم سکو اُتسب کرنے کی اُتساہ دلائی چونکہ
پیشتر سے ہم اُتسب کرنے کا وچار کر رہے
تھے - مگر پنڈت جی کا آنے اور بھی جوش
دوبالا ہو گیا - اور فوراً انترنگ سبھا کر کے
اُتسب کی تتھی تاریخ ۱۵ - و ۱۶ - اگست سنہ ۹۶ء
نیت کی - اور یہ تاریخیں خاص سراوں
کے مہینے میں اسی غرض سے رکھی گئی تھیں
کہ اس ماہ میں یہاں بہ پولنکی اجدانی
متھرا میں جاتریوں کا بڑا بھاری ہجوم
ہوتا ہے - اول آریہ سماج بھون جو پیچ
مہرشیوں کا استھان معلوم دیتا ہے
چاروں اور دیہستوں سے ایسا سجا ہوا
ہے - کہ جاتری لوگ اسکو ٹھہر کر گھنٹوں دیکھتے
رہجاتے تھے - باہر کی طرف دو سر اہم بھاشہ
میں اور چھٹا نیم انگریزی کا پبلک کو
بڑا اپدیش کر رہا ہے - چاروں اور
منہ بن دار جنکی ہری بھری پتیاں اپنا
رنگ اور جوبن دکھلا رہی تھیں کیلے
کے ستمب بیدی کے چاروں اور شوبہایمان
تھے بڑے بڑے جھنڈے اور جھنڈیاں
ہوا کے جھونکوں سے لہراتی ہوئی - گویا پبلک
کو راستہ بتلاتی تھی کہ وہ ہے آریہ سماج
بھون - اسکے نکٹ ریل کا بار بار نکلنا اور
طرفہ سڑکوں کا ہونا اور بھی خوشنما معلوم
ہوتا تھا - باہر کی اور سائین بورڈ ہندی
بھاشہ کا (متھرا آریہ سماج کا بارہواں
وارشکوتسب) ایک کپڑے پر جسکو ہمارے
لائق بھائی پنڈت گوکل چند جی نے بڑی
محنت اور کوشش سے خوشخط لکھا تھا -
نہایت زیب دے رہا تھا - یہ سب
کارروائی ہمارے پورشارتھی بھائی
لالہ نتیانند جی - کنور حکم سنگھ جی رئیس آنگئی
ضلع متھرا کی کوشش کا نتیجہ تھا - تاریخ
معینہ سے دو روز پیشتر سے ہمارے لائق
منتری بابو آنند لال اور لالہ نتیانند و بابو
سری رام جی اسواگت نیت کیے گئے تھے - کہ
وہ اسٹیشن سے آریہ بھائیوں کو لاکر جائے
اتارہ تک پہونچادیں - ہمارے بھائیوں
کا رات کے وقت اوم کی لالٹین ہاتھ میں
لیکر آریہ بھائیوں کو تلاش کرنا - اور بعد میں
اوم کا جھنڈا لیتے ہوئے جانے سے پبلک
کو ظاہر ہو گیا - کہ امسال آریوں کا بڑا بھاری
میلہ ہے - اور نوٹسوں کے جا بجا تقسیم ہونے
اور اسٹیشن پر گاڑی کے وقت لوگوں کو
دینے سے اُتسب کی عام شہرت شہر میں
ہوگئی - تیرہ تاریخ سے آریہ بھائیوں کا
آنا شروع ہوا - اور ۱۶ تاریخ کی صبح تک
آتے رہے - کل اکیس و دس آریہ بھائی
پنجاب اور ممالک مغربی شمالی وادوہ سے
پدھارے - جنکی تفصیل بخوف طوالت چھاپنا

فضول ہے - کچھہ استریاں حسن پور سماج ضلع متھرا اور ایک ستری خاندان راجہ بھرت پور جوکہ مائی صاحبہ کے نام سے مشہور تھیں اور پنڈت لیکھرام جی کی دھرم پتنی اُستب میں پدہاری تھیں - جنکے واسطے الگ استھان بنا دیا گیا تھا - مفصلہ ذیل اوپدیشک صاحبان پنجاب اور ممالک مغربی شمالی سے پدہارے سوامی برہمانند جی ہردوار - سوامی پورنانند جی کانگنج - پنڈت لیکھرام جی جالندھر پنجاب پنڈت دولترام جی لاہور - پنڈت سیتا رام شاستری راولپنڈی - پنڈت بدری دت جی اوپدیشک لیکھم اُتر پرتی ندہی پنڈت للتی رام غازی آباد - پنڈت بھیم سین شرما اوپدیشک ویدپرچار کمیٹی مرادآباد - پنڈت کرپارام جی آنریری اوپدیشک ویدپرچار فنڈ کمیٹی مرادآباد - پنڈت نند کشور جی اوپدیشک پرتی ندہی سبھا -

اول دن کی کارروائی بتاریخ ۱۵ اگست ۱۸۹۶ع - بوقت صبح آٹھ بجے ہون شروع ہوا - چاروں اور ویدی کی بیٹھ کر آریہ بھائیوں کا سوستیہ وچن شانتی کا اوچارن کرنا اور آہوتی ڈالنا عجیب رشیوں کا زمانہ نظر آتا تھا - بعدہ پنڈت دولت رام جی نے سرمن شروع کیا - جسکو سنکر کون ایسا ہوگا - کہ جسکا دل اُس سچے پرماتما کی طرف نہ مائل ہو - اسوقت پنڈت جی کا سرمن دینا - حاضرین کا ایکسو ہوکر بڑے پریم سے سننا عجیب سمہ باندہ رہا تھا - اس کے بعد ہمارے فاضل اجل پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر جنکو ایک زمانہ جانتا ہے - اوسپہ اور بعد ایشور پرارتہنا کے اپنے ویاکھیان شروع کئے جنکی پُرزور

تقریر نے سامعین کے دلکو ایسا خوش کیا کہ چاروں اور واہ واہ کی آواز سنائی دیتی تھی - اسی درمیان میں ایک رگویدی پنڈت نے کچھہ اعتراض کئے - جنکو سمجھا دیا - کہ آپ دھرم چرچا کے وقت پدہارئیے جواب دئے جاوینگے - اسکے بعد پنڈت بھیم سین شرما جو آجکل ویدپرچار فنڈ کمیٹی مرادآباد کے اوپدیشک ہیں - اُٹھے - آپنے بھی آدہ گھنٹہ ہون کے فوائد پر مختصر مگر دلکش تقریر کی بعدہ بھجن دار لی صبح کی کارروائی سماپت ہوئی - اس کے بعد سب آریہ بھائی جانبے اوتارے کی طرف پدہارے اور سب نے ملکر پریتی بھوجن کیا - تت پشچات تین بجے دن سے پھر کارروائی آرنبھ ہوئی - اول وقت ۳ بجے سے چار بجے تک دھرم چرچا کا تھا - بھجن منڈلی نے بھجن گانا ۳ بجے سے ہی شروع کر دیا تھا - منتری صاحب نے کھڑے ہوکر بآواز بلند یہ فرمایا کہ جس کسی کو جس شئے پر جو کچھہ اعتراض ہو وہ پیش کرے - کیونکہ یہہ وقت صرف دھرم چرچا کے واسطے مقرر کیا گیا ہے ایک گھنٹہ تک انتظار کیا گیا - مگر کسی صاحب نے پرشن نہیں کئے - پھر بھجن شروع ہوئے - اسکے بعد ٹھیک چار بجے پنڈت بھیم سین شرما جی کا ویاکھیان شروع ہوا - آپنے اپنا ویاکھیان پرا اور اپرا ودیا وشئیہ پر دیا - اسوقت قریبًا ایک ہزار آدمی کا ہجوم تھا - کامل دو گھنٹہ تک آپکا ویاکھیان ہوتا رہا - اسکے بعد دو ایک بھجن ہوئے بعدہ پنڈت للتی رام جی کا لکچر شروع ہوا وہ بھی ودیا کے وشئے پر تھا - بعدہ ویدک

کالج کھولنے کے واسطے اپیل کی - اسپر یکایک ہی حاضرین جلسہ کو جوش ہوا اور روپیہ آنے لگا - قریب آدہ گھنٹہ تک روپیہ آتا رہا اور وعدہ ہوتا رہا - ۳۲۵ روپیہ کا چندہ ہوا جسکی فہرست کالج کمیٹی میں یقین ہے کہ بھیجیگی - اسکے بعد پنڈت لیکھرام جی کا ویاکھیان شروع ہوا - لوگ دور دور سے پنڈت جی کی آمد کی خبر سنکر پدہارے تھے آپکی تعریف کرنا فضول ہے - آپکو ایک زمانہ جانتا ہے - کہ جو کچھہ اثر اُن کے ویاکھیانوں کا ہوتا ہے وہ ظاہر ہوتا ہے - آپکا ویاکھیان سچائی کے وشئیہ پر تھا - آپنے وہ پرزور تقریر کی کہ جس نے اس شہر کے نوسیکھی آریہ سدہانتوں کی طرف توجہ دلائی - اس کے بعد سوامی برہمانند جی اُٹھے چونکہ سمہ زیادہ ہوگیا تھا - حاضرین جلسہ جیوں کے تیوں بیٹھے رہے - جو صاحب واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ سوامی جی کا ویاکھیان کیسا دلکش اور اثر ڈالنے والا ہوتا ہے - آپنے اپنا ویاکھیان ایک لاولی سے شروع کیا اور درشایا کہ آریہ ورت کی کیا حالت تھی - کس اوج پدوی سے گر گیا - اسکے بعد منتری بابو [illegible] صاحب اُٹھے اور بعد شکریہ اوپدیشک صاحبان اور حاضرین جلسہ اول دن کی کارروائی کو ختم کیا - بعدہ سب آریہ بھائی اپنے اپنے استھان کو پدہارے -

دوسرے دن کی کارروائی بتاریخ ۱۶ - اگست - چونکہ کل انجیر پر منتری صاحب نے بذریعہ پبلک یہہ کہدیا تھا کہ کل ۵ بجے پراتہ کال سے نگر کیرتن شروع ہوگا جسکی ہو سے ہی تیاریاں ہونے لگیں - نگر باسی بھجن منڈلی کے آنے کے منتظر تھے - بیکن

کوتوال شہر نے بہ سازش چند پوپوں ہمارے اس کام میں بڑا بھاری خنہ ڈالدیا۔ ہم کوتوال صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں

مگر اس مخالفت سے بڑی بھاری کامیابی ہوئی۔ کیونکہ آجکی تاریخ مجمع کثیر تھا بھجن منڈلی پھر اپنے سماج بھون میں بھجن گانے لگی۔ بوقت ۹ بجے صبح کے جیساکہ پروگرام میں درج تھا۔ اول مختصر ہون ہوا۔ اور یگیوپویت جیساکہ نوٹسوں میں مشتہر کیا گیا تھا ہونے لگے۔ مفصلذیل اصحاب کے یگیوپویت سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے۔ (۱) لالہ شنکر لال ساکن بھوجپور (۲) لالہ رام ناتھ حوالدار پلٹن نمبر ۱۰ (۳) لالہ رامسرنداس ساکن تحصیل مانٹ ضلع متھرا۔ (۴) لالہ بابولیو پرشاد ساکن آگرہ (۵) لالہ نور نگی لال ضلع آگرہ (۶) لالہ رامچندر ضلع مراد آباد۔ بعد ہوجانے یگیوپویت کچھہ بھجنوں کے بعد صبح کی کارروائی سماپت ہوئی۔ بعد فارغ بھوجن وغیرہ آریہ بھائی پھر سماج بھون میں پدھارنے لگے۔ ۲ بجے سے پیشتر ہی سماجمندر بھر گیا۔ اور بھجن منڈلی نے ہارمونیم کے ساتھ بھجن گانے شروع کیے۔ تین بجے دن سے پھر دھرم پرچار کا وقت تھا۔ لوگوں کا آنا شروع ہو ہی گیا تھا۔ ایک دم سے پورا ہال حاضرین جلسہ سے بھر گیا منتری صاحب نے قاعدہ کے موافق باواز بلند حاضرین جلسہ سے کہہ دیا کہ جس کسی کو کچھہ پرشن کرنا ہوں وہ صاحب پرشن کریں۔ اوتر دیئے جاوینگے۔ اسپر ایک صاحب نے پرشن کیئے۔ کہ چوٹی اور جنیو رکھنے سے کیا فائدہ ہے۔ جسکا اتر پنڈت لیکھرام جی نے دیا۔ اور اسکی تشفی کردی۔ کہ اسکے

رکھنے سے یہہ یہہ فائدے ہیں۔ اسکے بعد پنڈت نند کشور جی اپدیشک پرتی ندہی ادہشٹھ آپنے اپنا ویاکھیان بھگتی اور اپاسنا وشئے پر دیا۔ اس کے بعد ہمارے لائق مہاشئے پنڈت کرپارام جی اُٹھے۔ اور اپنا ویاکھیان شروع کیا۔ آپکا ویاکھیان ویدک دھرم یعنی وید پرچار اور اسکی ضرورت پر تھا۔ آپنے زمانہ حال اور گزشتہ سے مقابلہ کرکر وید پرچار فنڈ کے واسطے اپیل کی۔ اسوقت اس ایشور کی کرپا سے میگھہ منڈل نے بھی اپنا رنگ جمایا ہمارے یگ کرنے کا پرتکش پھل یہ ہوا کہ برشا ہونے لگی۔ لوگ گرمی سے دیاکل تھے ہی۔ اسوقت یکایک بادلوں کا جھوم آنا اور گھٹاؤں کا آنا عجیب سمہ باندہ رہا تھا اسوقت اپیل وید پرچار فنڈ کے واسطے ہوئی تھی۔ پنڈت جی کی خوش بیانی اور پُرجوش تقریر وید دھرم کی فضیلت پر حاضرین جلسہ کے دلوں کو باغ باغ کررہی تھی۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا نے اور آنند ایک سمہ کردیا حاضرین جلسہ نہائت اتساہ سے وید پرچار فنڈ کو چندہ دینے لگے۔ آدہ گھنٹہ تک روپیہ آتا رہا۔ کُل تعداد ۳۸۰ روپیہ لکھا گیا اور کچھہ جمع ہوا۔ اسوقت ایک مجمع کثیر تھا۔ مارے خوشی کے جامہ میں پھولے نہیں سماتے تھے۔ جوش میں آکر ہمارے لائق ممبر پنڈت تلسی رام جی M.A. ساکن مہاون ضلع متھرا کہ جو ابھی چند ہفتہ ہوئے تھے۔ اپنی درخواست داخلے ممبری آریہ سماج میں بھیجی تھی۔ جو کہ پیشتر ازیں تھیوسوفیکل سوسائٹی کے ممبر تھے۔ آجکل آپ مہاراجہ مرسان کے ہاں اتالیق

ہیں باواز بلند یہہ فرمایا کہ اسے بھائیو اس دھرم کاریہ میں یتھاشکتی سہائتا کرو۔ اور اپنی ٹوپی اوتار کر بھکشا مانگنی شروع کی۔ کچھہ دیر میں اُس ٹوپی میں چار روپیہ اوپر سے اکٹھا کیا۔ اس نوجوان کا یہہ جوش متھرا میں یہہ پہلا ہی موقعہ ہے۔ اس کے بعد سوامی برہمانند جی نے اپنا دوپٹہ اوتار کر وید پرچار کمیٹی کو دان کیا۔ اسکے بعد باہر کی طرف حاضرین جلسہ بدھارے سماج کے سامنے باہر میدان میں پنڈت رادھے لال کی کوشش سے سب آریہ بھائیوں کا فوٹو لیا گیا۔ کیونکہ ایسا موقعہ بہت کم ملتا ہے۔ پھر باہر فرش وغیرہ کا انتظام کیا گیا۔ پھر ویاکھیان ہونے لگے۔ اول پنڈت سیتارام جی شاستری کا ویاکھیان شروع ہوا۔ آپنے اپنا ویاکھیان دھرم بل پر دیا۔ آپنے اچھی طرح پر ثابت کردیا کہ سچا بل کونسا ہے۔ پھر پنڈت لیکھرام جی اٹھے اور آپنے اپنا ویاکھیان آریہ سماج کی ضرورت پر دیا۔ سامعین بڑے غور سے اس ویاکھیان کو سنتے رہے۔ اسکے بعد پنڈت بدری دت جی کا ویاکھیان دھرم کے لکشنوں پر ہوا۔ بعد اور اور آریہ بھائیوں کے ویاکھیان ہوتے رہے۔ اخیر پر سوامی برہمانند جی کا ویاکھیان ہوا۔ پھر بعد بھجن اور آرتی جلسہ نربگہن سماپت ہوا۔ اسکے بعد سارکباد کی غزل گائی گئی۔ ویاکھیانوں کے لگاتار ہونے سے سمہ زیادہ بتیت ہوگیا رات کے ۱۰ بجے تک دھرم پرچار رہا۔ مگر حاضرین جلسہ کا شوق بڑہتا گیا۔ بعدہ آریہ بھائی اپنے اپنے ستھان کو پدہارے۔ صبح ہوتے

ہی کچھ صاحبان بندرابن کو رونق افروز ہوتے۔ اس پرماتما کی کرپا اور آریہ بھائیوں کی کوشش سے متھرا سماج کا اتسب بڑی بھاری کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا۔ ایشور وہ دن جلد جلد آویں۔ کہ ہم لوگوں کا اتساہ بڑھتا رہے۔ اور دھرم کاریہ میں لگی رہیں ہمارے پردیسی آریہ بھائیوں کو البتہ بہت تکلیف رہی۔ کہ انکو ٹھیک سمے پر بھوجن وغیرہ کا انتظام نہ ہو سکا کچھ نہ کچھ دیری ہوتی رہی۔ سبب یہہ تھا کہ اس سماج میں ہمارے چند ہی پورشارتھی آریہ بھائی تھے۔ جو کہ تعداد میں بہت تھوڑے ہیں جس سے انتظام میں خلل پڑا۔ جو صاحب باہر سے پدھارے تھے۔ یا جنکو کچھ تکلیف ہوئی۔ کرپا کر کے وہ معاف کریں گے آئندہ سب باتوں کا لحاظ کیا جاوے گا

ہم اپنے بھائی حکیم متھرا جی کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ جنہوں نے چار یوم ٹھہر کر ہم لوگوں کی بڑی بھاری مدد کی۔ اور جنکی مدد سے یہہ کام اچھی طرح سے سماپت ہوا۔

تیسرے روز جبکہ تمام شہر میں اس جلسہ کی دھوم تھی۔ جہاں دیکھو آریہ سماج کا ذکر تھا۔ ایک ہمارے مہربان بابو لالہ ... جی کا کیتھ مختار کلکٹری جو کہ پورانک خیالات کے ہیں۔ مگر آریہ سماج کو اچھا جانتے ہیں بیتھاشکتی سماج کی مدد بھی کرتے رہتے ہیں۔ نہایت ہی شکریہ کے قابل ہیں کہ جنہوں نے بعد و چند دوستان سماج کو نمنترن پتر بھیجا کہ آج غریب خانہ پر بھی آریہ بھائی تشریف لا دیں۔ اور ہم لوگوں کو اپنے امرت روپی

دیاکھیانوں سے فیضیاب کریں۔ اسپر ہمارے آریہ بھائی پنڈت لیکھ رام جی اور پنڈت کرپا رام جی پنڈت بدری دت جی۔ پنڈت بھومتر سرا جی وغیرہ معہ آریلل بھائیوں کے وہاں پدھارے۔ اوقت بچھو شام پنڈت کرپا رام جی کا ایک دیاکھیان اور پنڈت لیکھ رام جی کا ایک دیاکھیان دھرم کے وشے پر ہوا۔ بعدہ بابو صاحب نے سب آریہ بھائیوں کو پریتی بھوجن دیا۔ بعد خاتمہ جلسہ آپنے آریہ بھائیوں کی تعریف میں مفصلہ ذیل غزل پڑھی۔ اسمیں کچھ شک نہیں۔ کہ بابو گوکل پرشاد صاحب کے لوگ ہیں۔ کہ جنہوں نے اتنا پرشرم اٹھایا۔ اس جلسہ کو دیکھکر تمام شہر میں افواہ پھیل گئی۔ کہ اب تو گھر گھر میں آریوں کے لکچر ہونے لگے جبکا کہ ذکر اب تک سارے شہر میں ہے پورانکوں کے دل میں عجب ہل چل پڑ رہی ہے جسکا بر تانت پھر ہم بھیجیں گا۔

غزل

مصنفہ بابو گوکل پرشاد صاحب کایستھ
تخلص خورسند

تمہیں آریو دیش کی جان ہو بس
تمہیں حامی دین ایمان ہو بس
تمہیں گوہر گنج عرفان ہو بس
ودا کے لئیں پریشان ہو بس
اگر تم نہ ویدوں کی گنتی چلاتے
تو کب ساحل گم شدہ ہاتھ آتے
تمہیں نے تو کشتی شکستہ کو جوڑا
تمہیں نے یہہ دنیا کا پاکھنڈ توڑا

اگر دیش کی انتی تم نہ کرتے
تو ہم آخرش گھور پاپوں میں رہتے
تمہیں نے تو رندوں کا میخانہ توڑا
صراحی و مینائے و پیمانہ توڑا
تمہیں نے تو چرچ اور میخانہ توڑا
سر کعبہ و سنگ بت خانہ توڑا

تمہیں نے تو ویدوں کا نقشہ جمایا
تمہیں نے رہے نیستی کو بتایا
نہ تا لب بہ پیش شما ہر کہ آید
بچپے گفتگو سے زبان در کشاید
بہ علم و ادب مادر دہر شاید
نزاید بمثل شما و نشاید
شما فخر ما رونق دو جہانی
کہ کردست از وید پیدا نشانی

تمہاری نگاہ سے عنایت رہیگی
زمانہ سے پھر کیا شکایت رہیگی
تمہاری اگر بس حمایت رہیگی
سعادت شیاطین نمایت رہیگی
تم سے عصمت وید کی کاٹو الو
طریف اور خورسند کو بھی بچالو

ویدپرچار فنڈ کمیٹی مرادآباد

متھرا سماج سے چلکر ڈیپوٹیشن بیسالی پہونچا جہاں اگرچہ سماج نہیں ہے لیکن کچھ بھائی سماج کے خیال کے ہیں۔ اور جو بڑے پریم کے ساتھ ڈیپوٹیشن کو ریلوے اسٹیشن سے لیگئے۔ وہاں ایک لکچر پنڈت

کرپارام جی کا دہرم دشہ پر ہوا جب وشنکر شرنا گن اپنت آنندت ہوئے اور وعدہ کیا کہ وہ جلد سماج قایم کرینگے۔ پٹیالی سے کاشگنج ہوتا ہوا ڈیپوٹیشن واپس آگیا۔ کاسگنج میں بوجہ قلت وقت لکچر کا بندوبست نہ ہوسکا۔

پنڈت بہو متر شرما ۱۵۔ اگست سے ۱۹۔ اگست تک متھرا رہے جہاں ایک لکچر ۳۰۰ کی حاضری میں دیا۔ اور اس کے دوسرے روز پرشنوتر بھی ہوئے ۲۰۔ اگست کو پیالی اور ۲۱۔ اگست کو کاشگنج ڈیپوٹیشن کے ہمراہ رہے۔ ۲۲ سے ۲۵ تک علیگڈھ رہے جہاں دو لکچر ۱۵ اور ۵۰۰ کی حاضری میں دیئے اور پرشنوتر بھی ہوئے۔ ۲۶۔ ۲۷ اگست کو اترولی سماج میں رہے۔ جہاں ایک لکچر ۱۰۰ کی حاضری میں دیا۔ وہاں سے چل کر پنڈت جی کاظم آباد سماج میں پہونچے جہاں کا سماج اوپدیشکوں کے ابھاو سے ٹوٹ چکا تھا۔ لکچر کا بندوبست نہ ہوسکا۔ پنڈت جی سے لوگ پرشنوتر کرتے رہے۔ اگر ایک دو مرتبہ اوپدیشک پھر جائیں تو سماج قایم ہوسکتا ہے۔

نوٹس

ممالک ہذا میں اوپدیش کا کام کرنے کے لئے علاوہ موجودہ اوپدیشکاں کے چار اوپدیشکوں کی اور ضرورت ہے۔ لہذا جو بھائی اوپدیش کا کام کرسکتے ہوں۔ وہ اپنی لیاقت اور کارگزاری کے حال سے مجھکو مطلع کریں۔ تاکہ ان سے فیصلہ کرلیا جاوے۔ المشتہر نرائن پرشاد سکریٹری
ویدپرچار فنڈ کمیٹی مرادآباد

دہرم کا راجیہ کلجگ میں

ناظرین اخبار سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ رشی منیوں کی ہندستان کس طرح سے ابہکش چیزوں کے سیون کی طرف بڑھی چلی جاتی ہے۔ یعنی ہندو قوم (مراد آریہ) میں گوشت خوری کا پرچار (بہ نسبت دیگر قوموں کے جو گوشت خوری کو پرم دہرم سمجھتے ہیں) بہت ہی بڑہ رہا ہے ایک زمانہ وہ تھا۔ کہ ان اتیاچاروں کو وام مارگی بہت گپت سے مکانوں میں کیا کرتے تھے۔ اور علانیہ کرنیوالوں کو لوگ بہت ہی بری نظر سے دیکھا کرتے تھے۔ مگر زمانہ نے پلٹا کھایا۔ کہ جو شخص ابہکش کا سیون نہیں کرتا۔ وہ مہذب دلائتی نہیں سمجھا جاتا۔ اور یہاں تک زور شور ہوا۔ کہ علانیہ ان بھرشٹ چیزوں کا سیون شروع ہوگیا۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ ان خرابیوں کی جڑ محض تاثیر صحبت کا ہی اثر ہے۔ آریہ ستان میں وہ خیالات اور آتما موجود ہیں۔ جو اس بھرشٹ کاریہ کو کرتے ہیں۔ مگر پاپ سمجھتے ہیں۔ مگر کمی صرف پرچار کی ہے۔ اوتم پرچار نہ ہونے کے باعث سے آریہ ستان برائی میں روز بروز بردرت ہوتی چلی جاتی ہے۔ میں اپنے تجربہ سے یقین کر چکا ہوں۔ کہ اگر برابر پرچار ہو۔ تو آریہ ستان جو اسوقت بری دشا میں دیکھی جاتی ہے۔ بہت جلد صحیح حالت میں آسکتی ہے۔ چنانچہ ان دنوں مجھے پرچار کے واسطے قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ میں جانا پڑا۔ وہاں بکثرت سے گوشت خوری کا رواج تھا۔ کہ قصابوں کو دس روپیہ سے زیادہ روزانہ کی آمدنی تھی۔ لوگوں کے ذہن نشین کرایا گیا۔ کہ ماس بھکشن مہاپاپ ہے۔ اسپر تمام اہل ہنود نے باتفاق رائے پاس کیا۔ کہ آج سے کوئی بھائی ماس نہ کھاوے۔ اور جو کھاتا ثابت ہوجاوے۔ برادری سے خارج اور پانچسو روپیہ ڈنڈ برادری کو دیوے اور کوئی برہمن ایسے ہاں کسی قسم کی کارروائی نہ کراوے۔ اس بات کے ہوتے ہی اردگرد کے گاؤں کے ہندؤوں نے بھی ہدایات پاس کر لی۔ کہ قصائی کو گاؤں میں داخل ہونے دے اور نہ کوئی ماس کھاوے۔ گوشت خوری کا رواج مسلمانوں میں یہاں تک گھسا ہوا ہے۔ کہ بہت سی قوموں میں یہ رسم ہوگئی ہے چنانچہ اس جگہ دو تین برادریوں میں یہ رسم تھی۔ کہ بکرے کا کان کاٹکر اسکے لہو کا ٹیکا دولہا کے ماتھے پر لگاتے تھے۔ اور اس بکرے کو مار کر بعد بیاہ کے آپسمیں برادری میں تقسیم کرتے تھے۔ چنانچہ ایک برادری کے ہاں بکرا موجود تھا۔ انہوں نے پاس کیا کہ آئندہ اور اب بجائے ماس کے حلوے کا ہانڈا تقسیم ہوا کرے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور جھیور جنکا پیشہ جال سے پکڑنا اور مچھلیاں لانا تھا۔ انہوں نے اپنے جال پھونک دئے اور عہد کیا کہ اور کام کرلینگے مگر یہ بھرشٹ کام نہ کرینگے۔ پنجاب کے دیگر شہروں و گاؤں کے اہل ہنود کو قلعہ سوبھا سنگھ کی برادری سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ کہ اس رنڈ و لنڈش کو اپنی اپنی برادری میں پاس کریں۔ تاکہ وہ قول رشی منیوں کا سارتھک ہو۔ کہ اہنسا پرمو دہرمہ نہ کیول یہ لیکچروں

ہیں رشی گوچر نہ ہو بلکہ کرم و بانی سے پرگٹ ہوتا ہو الوگوں کو اس اتم دھرم کی طرف رُچی دلاوے تاکہ منش ماتر اپنے کرتویہ کو پالن کرتے ہوئے ایشوریہ بانی کا پرچار کریں - اخیر میں تلعہ سوبھا سنگھ کے معزز اہل ہنود کا میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں - کہ جنہوں نے بڑی جوانمردی کا کام کیا - اور تن من دھن سے اپنے دھرم کے رکشا کے لیئے ودت ہوئے - اور مبلغ ... نقد وید پرچار فنڈ کے لیئے دان کیئے جو بذریعہ منی آرڈر شریمتی پرتی ندہی کی سیوا میں روانہ ہوئے - جنکی علیحدہ فہرست مفصل شایع کرنے کے واسطے روانہ ہوگی - خصوصاً پنڈت جگن ناتھ جی و بھائی کیسر سنگھ و لالہ ... چند جی سیٹھ و نمبردار و لالہ ہری چند و لالہ پالا رام جی و لالہ سندر رام جی و پنڈت ہرکشنداس و لالہ گنیشداس و لالہ مکندلال و لالہ پربھو دیال و رلاا ل ورو ڑے شاہ و ملک راج و دیگر صاحبان خصوصاً دھنیا واد کے لایق ہیں -

فقط - مکرر آنکہ اناتھ فنڈ جاری ہے - ایک پاٹھ شالا جاری ہوگی جسمیں سندھیا گایتری ہر ایک ہندو سیکھیگا - اور باقی جتنا پڑھنا چاہے پڑھے - قصاب بہت رولا برخلاف مچاتے ہیں جنکی آمدنی بہت کمی ہوئی یعنے اب بجائے دس روپیہ کے یعنے سنا کہ کل قصابوں کو ایک روز سات پیسہ کی آمدنی ہوئی اور جبتک میں یہاں ہوں یہی حال رہیگا - ہندو غور کریں - کہ جیو ہنسا جو ہو رہی ہے اسکا خون کس کے ذمہ ہے -

آپ کا ہم تشنی
اوپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

آریہ سماجک سالانہ جلسے

سرسہ ضلع حصار آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۱ - اکتوبر اور یکم نومبر ۱۸۹۶ع کو ہوگا -

پشاور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - اکتوبر ۱۸۹۶ع کو ہوگا - لالہ شیورام اوپ منتری نویدن کرتے ہیں - کہ دیگر سجن پرشوں اور آریہ اوپدیشکوں کے علاوہ پنڈت ... رام جی پنڈت لیکھرام جی - اور لالہ آتما رام جی ضرور درشن دیویں -

کوئٹہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ - ۲۷ ستمبر کو ہوگا - اور نگر کیرتن ۲۵ کی شام کو ہوگا -

مالیر کوٹلہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۰ و ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ع کو قرار پایا ہے -

---

آریہ سماجک خبریں

سوامی لکشمانند جی آجکل بجنور میں اوپدیش کر رہے ہیں - وہاں صرف ایک ماہ تک ٹھہر کر پھر ہردوار میں آجاوینگے - اور مستقل طور پر وہیں رہینگے -

لکھیم پور ضلع کھیری (اودھ) ایک اردو ہندی کا ماہوار پتر بنام آریہ بھاسکر جاری ہوا - حجم ۱۲ صفحہ پیمانہ ۱۰ × ۱۳ قیمت سالانہ عام سے للعہ راجوں مہاراجوں اور امیروں سے عہ روپیہ سالانہ یہ پتر پرتی ندہی کی طرف سے جاری ہے اخبار میں چھپوانے کے متعلق سب پتر مینجر کے نام اور قیمت وغیرہ پنڈت بھگوان دین جی

سکرٹری آریہ پرتی ندہی سبھا کے نام جانی چاہئے -

نہایت خوشی کا مقام ہے - کہ یکم ستمبر ۱۸۹۶ع کو ماسٹر آتما رام جی سکرٹری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے پتر اُتپن ہوا ہے - پرماتما چرنجیو رکھیں اور ہمیں امید ہے کہ جیسا کہ ماسٹر جی خود آریہ سماجوں کو اپنے منوہر اپدیشوں سے پرسنّ کر رہے ہیں - ویسے ہی اپنے بچہ کو بھی تعلیم دیوینگے -

اکولہ کی نیٹو جنرل لائبریری میں ٹھاکر شیو رتن سنگھ جی کا لکچروں کا سلسلہ شروع ہے -

باگریا ضلع لودھانہ کے سماجکوں کی سستی کی شکایت آتی ہے - کہ اکثر بہت ممبر اپنا ماہواری چندہ ادا ہی نہیں کرتے - ممبروں کو غور کرنا چاہیئے کہ سماج خرچ کہاں سے ہوگا - جبکہ آپ معمولی تھوڑا تھوڑا چندہ ہی نہیں دیسکتے - یہاں کے سماج کے سپتاہک جلسہ برابر ہوتے ہیں - ۳۰ - اگست کے سپتاہک جلسے میں لالہ رام لال نے ۵۰ کی حاضری میں لکچر دیا - اور بموقعہ میلہ گوگے نوین ویدک دھرم کا پرچار کیا -

جلال آباد آریہ سماج کے ۳۰ - اگست کے سپتاہک جلسہ میں بھجن سندھیا پاٹھ اور پرارتھنا کے بعد اول لالہ کرم چند ودیارتھی ودیا پاٹھی سکول نے اور پھر لالہ گوربخش رکے نے لکچر دیئے - حاضری ۳۰ کے قریب تھی - ۳۱ - اگست کی رات کو منتری آریہ سماج نے اور یکم و دوم ستمبر کو لالہ گوری شنکر بٹالوی نے خاص لکچر دیئے -

ہمارے ڈیرہ اسمٰعیلخاں نواسی بھائی آجکل وید پرچار فنڈ کے واسطے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں - گو مخالف بہت رکاوٹ میں ڈال رہے

ہیں۔ تو بھی امید ہے کہ امسال معمول سے بڑھکر چندہ دیں گے۔

یورپ میں سنسکرت زبان کی روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے۔ جرمن اور انگلستان میں تو پیشتر سے ہی تھی۔ مگر اب نیوزی لینڈ سے خبر آئی ہے۔ کہ وہاں بھی ایک سنسکرت سکول کھولا گیا ہے۔ بھارت ورشیوں کو شرم کرنی چاہیئے۔ کہ تم اپنی مادری زبان ہونے کے باوجود بھی اسکی قدر نہیں کرتے غیر ملک اور غیر قومیں کس طرح سے تعصب کی پٹی کو اتار کر اسکی پرورش کر رہی ہیں۔

مراد آباد آریہ سماج کے منتری لکھتے ہیں کہ ہمارا سالانہ جلسہ ۵ و ۶ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو ہوگا۔ آریہ گن تھا اور پدیشک ضرور درشن دیں اور برہمچاری نتیانند اور سوامی وشیشورانند جی سے خصوصاً پرارتھنا کرتے ہیں کہ وے کرپا کر کے اپنے وعدہ کی موافق جلسہ کی تواریخ سے قبل یہاں تشریف لے آویں۔

وزیر آباد آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بخیریت تمام نہایت ہوا۔ قریباً ۲۰۰ روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے ہوا۔

جھنگ گھمیانہ کے لالہ منا رام جی کی والدہ اور لالہ سوایا رام جی کی ہمشیرہ کا دیہانت ہو گیا۔ مرتک سنسکار خالص ویدک ہوا۔ برادری نے سخت مخالفت کی اور طرح طرح کے افواہ اڑائے۔ مگر آخر ش ناکامیاب ہی۔

لالہ منگت رائے جی اپ پردھان آریہ سماج کمالیہ نے موضع دو سوال تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان میں ویدک دھرم کا پرچار کیا اور کچھ کتب بھی مفت تقسیم کریں۔

سابقہ کسی پرچہ میں جو خبر لکھی جا چکی ہے کہ پاکپتن سے بابا دلگنیا بالشالا کمالیہ قریباً چالیس روپیہ چندہ ہوا۔ اب صحیح صحیح معلوم ہوا۔ کہ مبلغ پچاس روپیہ نقد ہوئے جو لالہ رام لعل سکریٹری آنرری آریہ ویاسٹر یان نے ۱۳۔ اگست لغایت ۲ ستمبر مواضعات امر گڑھ۔ نامری ملود اور کھڑلی میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

برہمچاری برہمانند جی کوہ مری سے ۹ ستمبر کو تشریف لائے ہیں۔ اسوقت تک ۳۰۳ روپیہ آٹھ آنہ وصول وید پرچار فنڈ کے چندہ میں ہو چکے تھے۔ ابھی اور ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ ۵۰۰ تک پہونچ جاویگا۔

تصحیح ہمارے کسی پچھلے پرچہ میں موضع ہاد پور کے ۲۰۷ اشخاص کی شدھی ہونے کے بارہ میں غلطی ہو گئی تھی۔ اصل تفصیل یہ ہے لڑکے لڑکیاں ۴۲ عورتین ۶۵ آدمی ۹۰ کل تعداد ۲۰۷

رجستھان پرانت کے
ساماجک سماچار

شری یت ٹھاکر گنپت سنگھ جی پردھان آریہ سماج بروده نے جو کہ بڑے اودار اور دُوردرشی آریہ ہیں پچیس روپیے وید پرچار فنڈ رجستھان کی سہایتا میں پردان کئے۔

آریہ سماج نیمچ نے اونیس روپئے وید پرچار فنڈ کی سہایتا میں دان دیئے۔ اور چندہ ہو رہا ہے سیٹھ مانگی لعل جی رشبھ دہناد کے لگ گیا ہیں۔ جو کہ اس فنڈ کو مضبوط کرنے کے لئے ہر پرکار کی سہایتا دی رہے ہیں آریہ سماج ریاست دہاں دلوں وان انتی کر رہا

ہے۔ آجکل ہفتہ وار جلسوں میں بڑے بڑے پرتشٹ آدمی بھی آتے ہیں۔ اودکت سماج نے پانچ روپیے وید پرچار فنڈ رجستھان کی سہایتا میں بھیجے۔

پرسنتی ندہی سبھا راجستھان کو ایک اور اپدیشک کی آوشکتا ہے۔ جسکو بیس روپئے ماسک تک تنخواہ دیجا دیگی۔ کوئی یوگیہ مہاشیہ ہو۔ تو آریہ سبھا جیں سوچت کریں تمہری کرپا ہوگی۔

۲۳۔ اگست کو شراونی کے دن پراتہکال آٹھ بجے سے ہی آریہ بھائی اور دیانند آشرم سکول کے ودیارتھی آج بھون اجمیر میں اپستھت ہوئے۔ پہلے ہون ہوا۔ بعد ازاں ودیارتھیوں سے سندھیا کی پریکشا لیکر پستکیں انعام میں دی گئیں۔ تت پشچات سب آریہ بھائیوں نے نئے یگیوپویت دھارن کئیے اور ایک ستھان پر بیٹھ کر سندھیا کی تھا بھجن گائے۔ خوب آنند رہا۔ شام کو سماج کی سپتاہک کارروائی بھجنوں سے آرمبھ ہوئی۔ بابو شیو پرشاد جی نے پرارتھنا کی۔ اور وید بھاشی کی کتھا ہوئی تت پشچات وزیر چند ودیارتھی نے سنکیرتن کیا اور سنگلسین طالب علم الیف اے کلاس گورنمنٹ کالج نے رام ہنسی نیتھ پر ایک اتی اتم تحریری مضمون پڑھکر سنایا۔ شرتا گن ایکسو تھے۔

آریہ سماج اجمیر کے ۲۶۔ اگست کے سپتاہک ادھیویشن میں اس پرکار کارروائی ہوئی۔

(۱) بھجن (۲) پرارتھنا بابو شیو پرشاد جی نے کی (۳) پنڈت پریم دت جی نے وید بھاشی بھومکا سے کتھا کی (۴) وزیر چند ودیارتھی نے سنکیرتن کیا۔ (۵) بابو رام بلاس سارڈا جی نے "دھکت کی ابھلاشا" اس وشے پر ویاکھیان دیا۔ (۶) اپ منتری مہاشے نے سماچار پتروں سے

کچھ پڑھکر سنایا۔ (۲) شنکا سمادھان کے پشچات ویدمنتر سے سبھا وسرجن ہوئی - آج میلے کا دن تھا۔ تو بھی قریباً ۱۳۰ استریاں اپستھت تھے - (۳) پنڈت ترکھا رام جی اوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان نے چار روز تک بھادرہ میں ویدک دھرم کا پرچار کیا ۱۵۰ اور ۲۰۰ کے درمیان شروتا اکثر ہوتے رہے۔ بعد اختتام بھادرہ کے آریہ بھائیوں نے سماج بھون بنانے کے واسطے چار سو کا چندہ لکھا - اور ابھی چندہ کیا جارہا ہے - (باقی آئیندہ)

لوکل

بروز نیکروار بتاریخ ۴ ستمبر ۱۹۲۶ء کو صبح ہی لالہ منشی رام پیڈرہ کے نئے کنوئیں کی پرتشٹھا کے تقریب میں انکے مکان پر خاص جلسہ ہوا۔ جسمیں تمام لوکل آریہ بھائی و دیگر معزز اصحاب شامل تھے۔ بڑے پریم سے بھجن گائے گئے - اور ہون ہوکر پرارتھنا کیگئی -

بعد ازاں مسٹر داس کو جسکا نام اصلی پنڈت متھرا پرشاد ہے - اور پنجاب کے مشہور اوپدیشک مسٹر ٹھاکر داس کے حقیقی بھائی ہیں - آریہ سماج کے پاک اصولوں کے ٹھیک طریقہ کے موافق شدھ کیا گیا۔ اور انکے ہاتھ سے حاضرین جلسہ کو جسمیں بڑے بڑے مشہور و معروف معزز اصحاب شامل تھے مٹھائی تقسیم کرائی گئی - جنہوں نے کہ بڑے خوشی سے انکے ہاتھ سے لیکر مٹھائی کھانا اپنا فخر سمجھا۔ امید ہے ہمارے گمراہ و دیگر عیسائی بھائی پنڈت متھرا پرشاد کی نیک مثال سے سبق

حاصل کریں گے - اور اپنے اصلی اور حقیقی سچے ویدک دھرم کی فضیلت سمجھیں گے - ہفتہ وار جلسہ حسب معمول خوب دھام دھام سے ہوا - لالہ دیوراج صاحب نے پہلے پرارتھنا کی۔ بعد ازاں نہایت عمدہ موثر سرمن دیا جس سے حاضرین کے دلوں پر بڑا اثر ہوا۔

لالہ دیوراج صاحب باہر ایک ماہ کے لئے پہاڑ پر تشریف لے گئے ہیں - اور بڑے زور شور سے کام کر رہے ہیں - لالہ دیوراج جی کی غیر حاضری میں ہمارے نہایت معزز مہربان مشہور پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر نواب صاحب بہادر والئی ریاست بہاولپور جو آجکل یہاں تشریف رکھتے ہیں - اور تعلیم النسوان کی ترقی میں انٹرسٹ لینے کیلئے پنجاب بھر میں مشہور ہیں - کنیا مہاودیالہ آشرم کے منیجر مقرر ہوئے ہیں - اور وہ اپنا کام نہایت سرگرمی اور محبت سے کر رہے ہیں جسکیلئے تمام آریہ پبلک انکے تہ دل سے مشکور ہے -

موسم بدلگیا - دن کو گرمی رات کو سردی پڑتی ہے کرتارپور میں سناتن سبھا کے لوگ آریہ سماج کی بڑی مخالفت کر رہے ہیں حقہ پانی بند کرنے کی دھمکیاں دیتے ہیں - سماج میں جانے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور نسبت نفرت ظاہر کرتے ہیں مگر امید ہے کہ آریہ بھائی ست دھرم پر دڑھ رہینگے اور انکی بھبکیوں کی ذرا پرواہ نہ کرینگے سردار سنتوکھ سنگھ صاحب بڑے دڑھ اور مستقل مزاج ہیں - انہیں سماج پر پکا شوق ہے - امید ہے کہ وہ ان مشکلات پر غالب آجاوینگے -

اطلاع دیانند اینگلو ویدک کالج جالندھر کا صیغہ ہائی سکول ۷ ستمبر سے کھل گیا ہے نئے طلباء داخل ہو رہے ہیں - ۵ اکتوبر تک داخلہ معاف کیا گیا ہے - بورڈنگ ہاؤس کے لئے ایک اور مکان کرایہ پر لیا گیا ہے - جوکہ پوری صفائی اور مرمت ہونے پر انشاء ٹرکے کی گنجائش کے قابل ہے - آگے دو وسیع مکان بھی بورڈنگ کے لئے موجود ہیں - اس لئے اطلاع دیجاتی ہے - کہ جو صاحبان اپنے طلباء کو بورڈنگ میں بھیجنا چاہیں انکی طلباء کی رہائش کے لئے معقول انتظام کیا جاویگا - اب طلباء کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی کالج کلاس ۲۰ - اکتوبر سے کھلیگی -

جمنا داس بی اے جنرل سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس دیانند کالج جالندھر شہر -

(۱) لواہ کی ضرورت (۳)

میرے ایک دوست لونجاہی کھتری ایک معزز خاندان سے عمر ۲۱½ سال تعلیم انٹرنس تک لیکن لیاقت عمدہ - قدرے شاستری خواندہ آرین خیالات کے سبزی خور بلکہ ممبر سماج برسر روزگار کسی خواندہ لڑکی سے جسکی عمر درمیان ۱۴ و ۱۵ سال ہو - شادی کرنا چاہتے ہیں - مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت سے زیادہ حالات سے آگاہی دیجا سکتی ہے -

جواہر سنگھ کلرک برگیڈ آفس امپیریل سروس جھنگ

(۱) اشتہار (۳)

ایک کتاب مسمی پریم جوت پرماتما کا لشنی سمامت جسمیں پرمیشور کے پہچاننے کا گیان اور دھرم اور وچار کا گیان بڑی کوشش سے لکھا گیا ہے - اور قیمت ۸ ر بلا محصول مقرر ہے سوتی رام کھتری دوکاندار بسطی قصبہ کہنہ سے مل سکتی ہے - جسکو ضرورت ہو منگالے -

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں لیاقت یافتہ اور ولایت کی اونچی ڈگری یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ سرمہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے - ضعف بصارت - ناخون چشم دھند جالا پڑبال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخن - پانی جانا - خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے - اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ مفید ہے - قیمت اس لئے کم رکھی ہے - کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اوٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ (عہ) ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپے (عہ) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپے (للعہ) مصری سرمہ فی تولہ عہ - خرچ ڈاک ذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں -

المشتہر پروفیسر میاں سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ اسناد

میں نے آپکے ممیرے کی سفید سرمہ کو میں نے خود برابر استعمال کیا جنکو انگریزی ادویہ کے استعمال کرنے سے کچھ فایدہ نہیں ہوا تھا - ایک عورت جسکی آنکھ کے پردے میں زخم تھا - اور دوسری ہندوستانی کو جسکو شروع کیٹرکٹ (موتیابند) تھا - اور تیسرے کو دھند اور ناخونہ تھا - آپکا سرمہ نسل اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی مفید پایا - میری رائے میں بجائے جہاں ہر قسم کی دوائی آنکھ کے امراض کے لئے میسر نہیں ہو سکتی - آپکا سرمہ قلیل ہوریئے کونین بذریعہ ڈاکخانجات فروخت ہونا چاہیئے - تاکہ ہر ایک امیر غریب اس نادر سرمہ سے مستفید ہو کر آپکو یاد کرے - سیاہ مصری ادویہ اور لوہ سرمہ بذریعہ وی پی پیمنٹ میرے نام والا فرما دیں - رقم شیخ عبدالعزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ چال پربیرہا ۹ مارچ ۱۸۹۶ء

(۲) جناب پروفیسر صاحب تسلیم - آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند ناخنہ تھا - زنک لوشن کاسٹک لوشن - لوبیک لوشن - لیڈ لوشن کسی سے اس کو فایدہ نہ ہوا - آپکے سرمہ کے چند دن کے استعمال سے کلی فایدہ ہو گیا - فقط راقم ... ڈاکٹر لودھی نرسر مقام دیوبند ۵ مئی ۱۸۹۶ء

(۳) منجانب ... میرے پاس ایک شیشی سرمہ کی ہے جو کہ مولوی میاں سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا - یہ بہت مفید پایا - آنکھوں کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے ... یہ آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے - اور بینائی کو طاقت دیتا ہے - درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے لئے نہایت مفید اور ... ہے میں نے ایسا کبھی کوئی ... فایدہ بخش نہیں دیکھی - راقم سردار محمد خان صاحب بہادر ... نائب انسپکٹر پولیس ...

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ مجھ ممیرے کا سرمہ جو کہ میاں سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے - ۱ - میں نے علاج کی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا - میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال مفید ہے - راقم خان بہادر ڈاکٹر شیرہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن ... پروفیسر سرجری کالج لاہور ... علاقہ ... ۱۸۹۶ء

(۵) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ مسٹر میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں ہمیشہ کمزور رہا کرتی تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا - میری رائے میں مذکورہ مریضوں کے واسطے کہ جنکی آنکھوں کا پانی جاتا رہتا ہے - اور جنکو دھند اور غبار سے کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے - فقط راقم ڈاکٹر ... صاحب بہادر ... اسسٹنٹ سرجن نہایت ... کالج لاہور ... جون ۱۸۹۵ء

پانچسو روپے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی شفا میں جو فریب یا ہزار کہے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچسو روپیہ انعام دیا جاویگا - جو لاہور کے لائنز بنک میں اسی مطلب کیلئے ۱۸۹۵ء سے جمع کیا گیا ہے -

اشتہار

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ ادویات مفصلہ ذیل خواہ عام کے واسطے میری دوکان میں موجود ہیں - اور ادویات مذکور قدیم سے آزمودہ کا نیتجہ اور ایسی جن صاحبوں کو ضرورت ہو میری دوکان سے آکر منگوا کر خرید کریں اور دیکھیں کہ ادویات مذکور سے کس قدر فائدہ ہوتا ہے۔ **معجون حیات بخش** معجون مذکور واسطے قوت دماغ - درد گردہ - درد مثانہ - کہنہ آتشک - سوزاک - بواسیر کے واسطے مفید ہے زرد رنگ کو سرخ کرتی ہے - اور قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے - اور دائمی قبض کے واسطے مفید ہے - قیمت دو روپیہ فی دو ہفتہ کیواسطے **دوائی اٹھرا** دوائی مذکور جن عورتوں کا حمل جلدی جلدی اسقاط ہو جاتا ہے - یا جنکی اولاد زندہ نہیں رہتی ہو - انکے واسطے بہت مفید ہے قیمت فی ڈبیہ عہ - **دوائی خارش** تر و خشک - یہ دوائی خارش کی ہر دو قسم کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس ۸ر **حبوب آتشک** - خواہ کتنا ہی پرانا آتشک ہو - دوائی مذکور ہر قسم کی تکلیف کو دو ہفتہ میں بالکل فائدہ کرتی ہے قیمت فی ڈبیہ ہے - **حبوب تلی عجیب** - حبوب مذکور تلی کیواسطے بہت ہی مفید ہے - اگر تلی برسوں کی ہو تو ایک ہفتہ میں بالکل فائدہ کرتی ہے قیمت فی ڈبیہ ہے - **بلوغ البواسیر** یہ دوائی ایک سنیاسی صاحب کی بتلائی ہوئی ہے اور آزمودہ ہے - جو سینکڑوں دفعہ آزمائی گئی ہے جس کسی کو بواسیر ہو دو ہفتہ میں بالکل صحت ہو جاتی ہے قیمت فی ڈبیہ عہ **معجون قوت باہ** معجون مذکور قوت باہ کیواسطے اکسیر جیسی ہے قیمت بہت ارزاں فی ڈبیہ عہ - **دوائی تپ دق و سل** تپ دق اور سل کے واسطے از حد مفید ہے قیمت ہے - **حب خاص** حب مذکور فالج لقوہ بلکہ تشنج امراض ریحی اور درد شقیقہ کے واسطے بہت مفید ہے قیمت ۲ر - **دوائی سوزاک** - سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو - دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے - قیمت ۲ر - **حبوبات** حب مذکور تقویت معدہ ... دوائی [illegible] ... **دوائے قوی** ... بارد ... مفید ... خفقان اور گرمی ... کی شکایت ... دور کرتی ہے ... فی ڈبیہ ... مرد ... بیمی

جس قدر ضعف بصر - غباری - جالا - ضعف بصر - تاریکی چشم - موتیابند آنکھوں سے پانی بہنا - خارش کے واسطے مفید ہے قیمت فی تولہ ہر قسم

۸ماہ دو مفید ہے۔ **اطلاع** قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہئے خرچ محصول ڈاک ذمہ خریدار - پرچہ ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ بھیجا -

المشتہر

حکیم لشمبر داس بازار بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

برہمی بوٹی

دماغ - اصلاحات ... نمبر ۱ ہم جرچہ قائم اور خون کو صاف کرنیوالی ایک بیچیر انتہائی ... بوٹی ہے - کہ جسکو ہمارے رشی منی گرودہ بالا رو لوگ بھیجے کے بیجان کیا کرتے تھے - اور خاصکر اپنیوں ... کے پیچھے ہیشتی مہرشی دیانند سرسوتی جی بھی اسکو استعمال کیا کرتے تھے اسی واسطے انہوں نے اپنے ... ستیارتھ پرکاش میں اسکا مفصل ذکر کیا ہے۔ اور اکثر بھا ناؤں نے جو بہار کی یاترا کو جاتے ہیں یہی تعریف سنی ہے یہیں سے یہ بوٹی برہمچاری برہمانند کی کوشش سے بہار پربت سے حاصل کی ہے - اور صرف اسکا عام لوگوں کے فائدہ کیواسطے بہت ارزاں کیا ہے یعنی ۸ر تولہ - **ترکیب استعمال** موسم سردی میں اسکو کوٹ کر کپڑے سے چھان لو - اور ایک تولہ کھیر وغیرہ کے ساتھ ... نوش کرو - گرمی کے موسم میں رات کو دھو کر اسکو بھگو رکھنا چاہئے - اور صبح کو کالی مرچ اور الائچی ڈالکر گھوٹ کر پی لینا چاہئے - **المشتہر** دیوی چند بسرا ٹاہرم ... ضلع کانگڑہ

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو - کہ اس کارخانہ میں دیسی پارچہ از قسم گبرون دسی کھیس دہوتی وسوتی سوسی وغیرہ وغیرہ طیار کرائے جاتے ہیں -

ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے - کہ بنظر ترقی و اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ کے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں - علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی آزار بند یا اور کوئی مشہور چیز طلب فرمادیں گے - تو وہ بھی ہم پہونچائی جاویگی - جو صاحب جس نمونہ کا کپڑا طیار کرانا چاہیں - نمونہ بھیجنے پر طیار کرایا جاویگا -

صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونجات کپڑا بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاویں گے - عدم واپسی نمونہ ۸ر چارج ہونگے - مال نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا - **المشتہران** جیرام بھیم داس لوہری ہرو پرائیٹر آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور -

فہرست کتب قابل فروخت موجودہ مطبع

چھپی ہوئی فہرست کے علاوہ ہیں

ناول چاندا اردو قیمت ۸ر مقبول ۸ر
ثبوت تناسخ یا مقبول اردو مصنفہ حکیم ... ۸ر
ست دھرم پرچار ۱۸ر پنج مہایگیہ ودھی اردو ۲ر
اپدیش پرچار قیمت ۸ر انقلاب زمانہ قیمت ۱ر
گورنیتی لوارن ہندی قیمت ۱ر ست کرم ودھی ہندی ۱۰ر
وکھنجن دیپکا ہندی قیمت ۳ر شاستر ارتھ ... اردو ۲ر
بیر گنج اردو قیمت ۵ر کھیتی کی ودیا ناگری ۱۰ر
ویدک ٹریکٹ نمبر الغایت نمبر ۱۳ انگریزی قیمت ۱ر
گلدستہ دھرم قیمت ۳ر ست است وچار ہندی ۱ر
نستے کی تحقیقات قیمت ۸ر حقیقت ... ہندی قیمت ۸ر
والومنڈل ہندی قیمت ۔ر عیسائی لیلا ہندی ۔ر
ہارمونیم گائیڈ پہلا بھاگ ہندی ۶ر گایتری منتر
سوامی جی کی تصویر قیمت ۱ر پنڈت گورودت کی تصویر ۱ر
علاج الادہام اردو ۱۰ر تحقیق الحق انگریزی ۴ر
گنگا سنان اردو قیمت ۔ر ... بھجن اردو قیمت ۔ر
... اردو قیمت ۱ر ... اردو قیمت ۲ر
بواہ ... قیمت ۔ر ... قیمت ۔ر
ہندو سنگھٹن قیمت ۱ر آریہ ... ۸ر
... کی کرتوت ۔ر بھجن ... ۲ر
بھجن لیلا اردو قیمت ۱ر بھجن ویراگ اردو قیمت ۔ر
مختصر جیون چرتر پنڈت گورودت اردو قیمت ۔ر
... پنڈت گورودت انگریزی ۲ر
... انگریزی پنڈت گورودت ۲ر
... انگریزی قیمت ۴ر ... ہندی ۲ر

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ست دھرم پرچارک

جلد ۳۴ — نمبر ۱۹۵۲ بکرمی

ہفت وار سکر جمعہ کے دن جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

اودیش

(۱) ویدک مت کا پرچار [illegible]
(۲) اشاریہ کا اہتمام [illegible]
(۳) [illegible] مضامین [illegible]
(۴) دھرم [illegible] ہی [illegible]
مختلف خبروں کا خلاصہ پیش کرنا

نیم

(۱) قیمت [illegible] خریداروں [illegible]
[illegible]
(۲) اجرت اشتہارات فی سطر [illegible]

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو مرض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل دانہ کی جاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ — اسکے کھانے سے دل اور دماغ و جگر و گردہ و مثانہ و ضعف و مثانہ کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے۔ دبلا آدمی فربہ ہو جاتے ہیں۔ منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کی جریان منی کو بالخاصیت مفید ہے۔ بچہ بھی [illegible] ہے۔ جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہیے۔ غرضیکہ جن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو نقص پیدا ہوئے ہیں انکے تدارک کے لیے بہتر ہے۔ یہ روغن مسیحا کے ہمراہ جلق زدوں کے حق میں اکسیر ہے۔ [illegible] کمزوری بھی جاتی رہتی ہے۔ قیمت فی تولہ دس روپیہ۔

روغن مسیحا — [illegible] صحت یاب [illegible] ہیں بحلق زدوں [illegible] رگ [illegible]

پٹھے درست ہو جاتے ہیں اور خاطر خواہ تندرستی بھی پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ

دوائی آتشک — خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر بالفرض ناسور بھی ہو گیا ہو۔ بغیر تکلیف کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک [illegible]

دوائی سوزاک — سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ہو یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ چار روپیہ۔

المشتہر حکیم تاراچند از گجرات پنجاب

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور عالم دوا

[illegible] ہیں بہت لوگ اس بیماری کی وجہ [illegible] مریض ہیں اور کوئی نسخہ کسی کو فائدہ نہ کرتا تھا لیکن بہ تجربہ [illegible] کوشش سے یہ دوا نکالی ہے۔ [illegible] یا جس کو کسی [illegible] سے [illegible] یا کمزوری ہو تو اس کو لگانے سے یا گولی کھانے سے [illegible] آ جاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی [illegible]

کی بیماری سے آرام ہو جاتا ہے۔ طلائی شیشی [illegible] فی شیشی ۵ عدد [illegible]

عرق کافور مصفیٰ کی حکمی دوا

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اب مصفیٰ سے بہت [illegible] نہیں مگر بعضوں میں سے ۵۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اس کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیے۔ مصفیٰ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی [illegible]

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال [illegible]

ست دھرم پرچارک جالندھر — ڈاکٹر [illegible] عرق کافور کے امتحان ہم نے بھی [illegible] چند جگہ استعمال کیا۔ مفید ثابت ہوا۔

اشتہار

گولیاں بواسیر خونی [illegible] نہایت مفید ثابت [illegible] قیمت [illegible]

المشتہر [illegible]

نمبر ۲۴ مطبوعہ ۴ اسوج سمت ۱۹۵۳ مطابق ۱۸ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر جلد ۸

آریہ سماجک سالانہ جلسے

قصور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۹-۲۰ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء

لودھیانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء

جھنگ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء

سکندر آباد ضلع بلند شہر آریہ سماج سالانہ جلسہ ۱۲ و ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء۔

جالندھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶، ۲۷ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء

راولپنڈی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بموقع تعطیلات کرسمس

مراد آباد آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۵ و ۶ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء

کمالیہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء

سرسہ ضلع حصار آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر سنہ ۱۸۹۶ء۔

پشاور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۴-۱۵ اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا - لالہ شیورام صاحب منتری نویدن کرتے ہیں کہ دیگر سجن پرشوں اور آریہ اپدیشکوں کے علاوہ پنڈت دولت رام جی - پنڈت لیکھرام جی اور لالہ آتمارام جی ضرور درشن دیویں۔

کوئٹہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء کو ہوگا - اور نگر کیرتن ۲۵ کی شام کو ہوگا - آریہ مہاشے درشن دیکر کرتارتھ کریں۔

مالیر کوٹلہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۰ و ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء کو قرار پایا ہے۔

عرض

براہ مہربانی مطبع کے اخراجات کی طرف توجہ فرما کر بابت سال حال زر مطالبہ معاونت فرماویں - مینیجر ممنون ہوگا۔

مراسلات

پرچار کی ضرورت

اے بھارتستھان وہ دن کہاں ہے کہ آریہ ستھان کو کافر اور بت پرست کے ناموں سے یاد کیا جاتا تھا - بلکہ بزور شمشیر مسلمان بنانا دین محمدی کی بہبودی اور ترقی کا باعث خیال کیا جاتا تھا یا جھوٹی باتوں اور کچی دلیلوں سے بہکا کر گرجے کی عمارت کی خوبصورتی دکھلا کر صدہا بھائیوں کو مسیح کا جھوٹا سہارا دکھلا کر عیسائی بنایا جاتا تھا بلکہ کرے کوئی اور بھرے کوئی کا مسئلہ خاطر خواہ ترقی کی حد تک پہنچ گیا تھا اور بھارتستھان ودیا کے ابھاو سے بالکل مت متانتروں اور گندی پالیسیوں کا شکار ہو رہی تھی اور طرح طرح کی خرابیوں میں پھنس رہی تھی - ایک طرف تو غیر مذاہب کے بھیڑیوں کی طرح اسکا شکار کر رہے تھے دوسری طرف پیشوایان مذہب اپنے گھمنڈ اور پرانی ڈگری کے زور سے برابر اپنی قربانی وصول کر رہے تھے - نرے حلوے پوری سے کام تھا - نہ اپدیش کا کام نہ ست کا نام تھا - مگر خدا کو سانچ پیارا ہے کی کہاوت بموجب ایک مہرشی بھارتستھان کا سچا ہمدرد پرگٹ ہوا جسنے قومی ادھار - اور دھرم سبھا کا بیڑا اٹھایا - اور آریاؤں کے اصلی دھرم کو پرگٹ کیا - مہرشی کے پرگٹ ہوتے ہی حق ظاہر ہوا کفر باطل ہوا کی صدا زمین و آسمان سے آنے لگی - اسکے ہاتھ میں لکڑی نہیں تھی جسکے اشارہ سے بت سرنگون ہوتے تھے - بلکہ وید ودیا اور ست مارگ کا اپدیش اسکی زبان سے نکلتا تھا - جسکو سن مسجد و کلیسا سے دھرم کی بزرگی کی صدا بلند ہوئی - اگرچہ بعض ابوجہل کے ہمنشینوں نے بہ اسکے کہ وہ ابوجہل کے بھتیجے کو رسول خدا مانتے تھے یا مسیح ماتر کو فرزند خدا جانتے تھے - اپنی سی جھوٹی کوشش کی اور ہندو قوم کے دیگر پیداواری ڈگری کی سبھا ختم ہوتی دیکھ کر پرچار کا و طرح طرح کے بہتان اور تہمتیں تراشیں - مگر ست کی ہمیشہ جے ہوتی ہے - مہرشی کا اپدیش راستی پسند اور دیرمعان طبیعتوں پر فوراً نقش ہوگیا - اور آج کچھ مدت نہیں گزری ہے کہ ویدک دھرم کا دشمنان ست کی سبھا میں سے چاروانگ ہندوستان میں بڑے زور سے بجتا ہے - بلکہ جھوٹے دھرم اور کچے مذہب ماند پڑتے جاتے ہیں - ہاتھ کنگن کو آرسی کیا - ایک گانو کا جھوٹے مارگ کو یکدم تیاگ ست دھرم کی اصلاح کرنا کچھ تھوڑی کامیابی نہیں ہے - آج اورنگ زیب ہندوستان کا بادشاہ نہیں ہے - کہ بزور شمشیر مسلمان کو شدھ کیا جاتا ہے - اور سکندر لودی دہلی کے تخت پر نہیں ہے - کہ ہندو اپدیشکوں کی زبانیں نکلوا دی جاویں - نہیں نہیں - آج بھارت ورش قیصرہ ہند دام ملکہا کے سایہ عاطفت میں ہے - ہر شخص ستیہ اور سچ کو

زنے کرنیکا اختیار رکھتا ہے میں اپنے ستیت ہوئے ہوئے بھائیوں کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں - کہ ست کی تلاش کریں - اور راستی سے حبس دھرم کو موکش مارگ اور سچا دیکھیں گرہن کریں - اب محمود غزنوی کی لوٹ مار کا اندیشہ نہیں اور نہ نومسلم کو دوبارہ اپنا دھرم گرہن کرنے کی سزا میں پھانسی دیا جاتا ہے - مگر ہم یہہ کبھی بغیر بھی نہیں رہ سکتے ہیں - کہ یہہ سب کچھ اپدیش اور پرچار کا نتیجہ ہے - اس لیئے آریہ پرشوں کو چاہیئے - کہ تن من دھن سے وید پرچار کی سہایتا کریں - اور ویدک دھرم کے مشن کو پورا کرنا اپنا اصلی فرض جانکر کامل کوشش کریں - پھر اپنی کوشش کا نتیجہ دیکھیں کہ جو کامیابی کشیاتی بادشاہوں اور حاکموں نے صدیوں میں حاصل کی ہوپ صاحبان ست کے سہارے سے برسوں اور مہینوں میں حاصل کرینگے - وید پرچار کی تدابیر آریہ سماجوں کے ادشٹا اپنے اپنے مناسب حال سوچ سکتے ہیں - مگر ایک ایک ضلع کیواسطے ایک باقاعدہ اپدیشک کا بہم پہونچانا شاید ضروری ہوگا - مگر حصار آریہ سماج کے اپدیشک کی طرح ضلع کے ایک ہی طرف گشت کرنا ضروری نہ سمجھا جاوے - بلکہ ضلع کے حدود کے اندر ہر قصبہ اور گرام میں اپدیش کی ضرورت ہے اب میں بہت آدھینتا سے حصار سماج کی سیوا میں پرارتھنا کرتا ہوں - کہ کبھی کبھی اپنے اپدیشک کو علاقہ تحصیل بھوانی میں بھیجا کریں - نیز موضع جانگ میں اپدیشک صاحبان کا دورہ ہونا ضروری ہے - کیونکہ اس گرام کے چند رئیسوں کے دل میں آریہ دھرم کی چاہ پیدا ہو رہی ہے - ضرور کامیابی ہوگی - نیز اس جرات کی معافی چاہتا ہوں - مہاشہ اپدیشک منڈل بھی توجہ فرما دیں -

آریہ بھائیوں کا
تیلو رام اننیہ دیانی ہانسو ضلع حصار

آریہ سماج شملہ کا چودھواں سالانہ جلسہ

مہاشہ اڈیٹر صاحب نمستے - سماج ہذا کا سالانہ جلسہ ۲۲ و ۲۳ - اگست ۱۹۰۹ع کو بہمہ وجوہ خوبی کیساتھ پورا ہوا - پنڈت پورنانند جی ایک عرصہ پہلے ہی تشریف لے آئے تھے آپکے اپدیشوں سے شروتاگن خوب لابھ اٹھاتے رہے - جلسہ کے موقعہ پر لالہ منشی رام جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر - پنڈت دولت رام جی لالہ الشنداس جی پوری ایم اے رونق افروز ہوئے تھے - لکچر اور اپدیش جو اس موقعہ پر ہوئے - خصوصیت کے ساتھ تاثیر بخش اور پر اثر تھے - پنڈت دولت رام جی کے لکچر عمدہ آمضمون پر تھے - کہ آریہ سبھاسدوں کو اپنی طبیعت میں دھرم بھاو پیدا کرنا چاہیئے خواہ مخواہ بیفایدہ فضولیات میں نہیں پڑنا چاہیئے - ویدوں نے جو ادیش منش کی زندگی کا بتلایا ہے - اسے پورا کرنا چاہیئے اپنے نت کرم سندھیا ہون آدی اچھی طرح پابندی کیساتھ کرنے چاہئیں جس سے منش جسم منجل ہو اور ایشور پراپتی نصیب ہو - پنڈت لیکھرام جی کے تاریخی لکچر ویدک دھرم کی بزرگی سچائی - اور قدامت کو ایسے صاف اور صریح طور پر جتلانے والے تھے - کہ حاضرین ششدر و دنگ رہ گئے - پنڈت صاحب موصوف نے نہایت معقول دلائل اور مستند حوالجات سے ثابت کیا کہ ویدک دھرم نہایت قدیم گہری سچائی رکھنے والا ہے - مختلف مذہبوں نے سچائی اسی سے حاصل کی ہے - لالہ الشنداس جی پوری نے وشواش پر اپنا اپدیش دیا تھا اور ثابت کیا تھا - کہ وشواس اعلے درجہ کی انسان کے دل کو مضبوط کرنے والی طاقت ہے - دلیل کے ناجایز استعمال سے وشواس کو خراب نہیں کرنا چاہیئے - دلیل کا استعمال کرو - مگر جائیز استعمال کرو - اور اپنے وشواس کو درست و مضبوط رکھو -

۲۳ - اگست کو دوپہر کا جلسہ ٹون ہال میں ہوا وہاں لالہ منشی رام جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بڑے موثر اور پر تاثیر لکچر کے بعد وید پرچار فنڈ کے لیئے اپیل کی - لالہ صاحب موصوف نے حسن فصاحت اور خوش بیانی اور جوش سے ویدک دھرم کی عظمت اور اسکے پھیلانے کی ضرورت کو پبلک کی روبرو پیش کیا - میری قلم میں طاقت نہیں - کہ بیان کرسکوں - چندہ مبلغ پانچسو چار روپیئے ہوا جسمیں سے تین سو بارہ روپیئے تین آنے نقد جمع ہوا - نقد جمع شدہ رقم میں سے کنیا مہاودیالہ صہ دیانند اینگلو ویدک سکول صہ - یتیم خانہ فیروزپور کے لیئے تھیں باقی دوسو بیانوے روپیئے گیارہ آنے وید پرچار کے لیئے جمع ہوا - یہہ رقوم اور کچھہ اور روپیہ جو پہلے سے سماج میں موجود تھا - اس طرح پرتی ندھی سبھا اور دیگر انسٹیٹیوشنز کو بھیجا گیا

ویدپرچار فنڈ مبلغ تین سو روپئے بدست لالہ منشی رام جی - ۳۹ روپئے برائے کنیا مہاودیالہ اور سات روپئے دس آنے برائے دیانند اینگلو ویدک سکول بدست پنڈت پورنانند جی ۔ موعودہ رقم بہت جلد وصول ہوجائیگی - یہہ اس قسم کا وعدہ نہیں ہے - کہ فہرست کو طویل کرنے اور پبلک میں چندہ کی زیادتی دکھلانے کو کرلیا جاوے - جلسہ سے کچھ پہلے ہم لوگوں نے بھی ایک فہرست کھولی تھی - جن صاحبان کے پاس ہم گئے - انہوں نے بڑی خوشی سے ویدپرچار فنڈ کی خوبی کو سنا اور امداد کی مگر چند شخصوں کے پاس جانے کے بعد ہماری رائے بدلگئی - اور لوگوں کے گھروں پر جاکر چندہ کی درخواست نہیں کی ۔ مدعا اس لکھنے سے یہہ ہے - کہ یہہ چندہ جو کچھہ جمع ہوا ہے صرف اپیل پر ہی ساد ہارن طور سے جمع ہوگیا ہے ویدپرچار فنڈ نیا انسٹیٹیوشن ہے - لوگ اسکے فوائد کو اب سمجھنے لگے ہیں - روز بروز پبلک پر یہہ نقش ہوتا جاتا ہے - کہ یہہ فنڈ ویدک دھرم کی سچائی اور عظمت پھیلانے میں ایک جادو کا کام کریگا - آریہ میسنجر مطبوعہ ۳- ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء میں ایک نوٹ ہمارے متعلق نکلا ہے - اس کے جواب میں ہم صرف اتنا ہی کہنا کافی سمجھتے ہیں - کہ جھوٹے کے منہ میں گھی اور شکر یہہ انہوں نے اپنے ہردے کی اشتعا ظاہر کی ہے - اور دل کا بخار نکالا ہے آخر میں ہم ایشور سے یہہ دعا مانگتے ہیں - کہ جس طرح اس سال سماج ہذا کا جلسہ خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ پورا ہوا - اسی طرح آئندہ بھی ہمکو کامیابی نصیب ہو - اور اپنے کلچرڈ بھائیوں سے یہہ پرارتھنا کرتے ہیں - کہ وہ اپنے دلکو شانت رکھیں - ہماری کامیابی سے اپنے دلکو دگدھ نہ کریں - انکی دروغگوئی سے ہم بدنام نہیں ہوتے - انکا اپنا ہردا خراب ہوتا ہے سب سے بہتر یہی ہے - کہ ہر ایک شخص اپنی پوری طاقت سے اپنے ہردے کے شدہ کرنے اور اعمال کو نیک بنانے کی کوشش کرے -

راقم
رگھناتھ داس از شملہ

رزولیوشن آریہ سماج پشاور جو انترنگ سبھا مورخہ ۶ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء میں پاس ہوا

تجویز نمبر ۱ چٹھی بابو تیجو مل صاحب درباب ایکٹ کہ آریہ میسنجر اخبار میں چھپا ہے - کہ لالہ منشی رام جی پرتی ندہی سبھا اس روپیہ کے واسطے جو الائنس بنک شملہ میں جمع ہے - ثالث مقرر نہیں کرنا چاہتے - اور چونکہ اپنیم نمبر ۳۹ میں درج ہے - کہ آریہ سماج کے معاملہ حتی الوسع اپنیمیں بردسے پنچایت فیصلہ کیا جایا کریں - اسواسطے ہمیں کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی - کہ کیوں بذریعہ ثالثان فیصلہ نہ کرایا جاوے - یہہ چٹھی مورخہ ۲۵- جولائی سنہ ۹۶ء تھی -

فیصلہ نمبر ۱ پنڈت موتیچند نے تجویز پیش کی - چونکہ میعاد قریب الاختتام ہے - لہذا روپیہ بذریعہ ٹرسٹیوں کے بنک سے نکالا جاوے - اور تصفیہ اس طرح کیا جاوے - کہ دوسرے صوبہ کی سماجوں میں سے چند چیدہ آدمی ثالث مقرر کرکے فیصلہ کیا جاوے جیسا کہ اپنیم نمبر ۳۹ کا منشا ہے - اس تجویز کی لالہ سرجن مل نے تائید کی - اور یہہ کہ عدالت میں جانا خلاف اپنیم اور ہانی کارک سماجوں کے واسطے ہے - بالاتفاق رائے پاس ہوا - اور نیز یہہ تجویز ہوا - کہ اس رزولیوشن کی ایک ایک کاپی آریہ اخبارات میں بھیجی جاوے -

راقم
شیورام اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج پشاور

ہنوں میں کلچرڈوں کے ویدپرچار اور اسکے حامیوں پر ناجائز اور کمینے حملے

کلچرڈ مہاشیوں نے جب آریہ سماج کی ہستی کو عدم میں پہونچانے کے لئے نا اتفاقی کا بیج بونا اور اس کے بانی مبانی شری سوامی مہرشی دیانند سرستی کے سدہانتوں کو ملیامیٹ کرنا اور آریہ سماج جیسی دہارمک اور مذہبی سوسائٹی کو پولیٹیکل آدمی بنانے کی کوشش کرنا اور اسکے برہ الوف رہنے والوں کو برا بھلا کہنا اور ویدک دہرم کی آڑ میں اپنے خیالات کا پرچار کرنا شروع کیا - تو پنجاب دیش کی آریہ سماجوں نے رزولیوشن پاس کرنے شروع کردیئے کہ ایسے لوگوں کو جنکا منشا آریہ سماج کو پولیٹیکل خیالات کے سانچے میں ڈھالنے کا ہے - آریہ سماجوں میں ہرگز ہرگز داخل نہ ہونے دیا جاوے - چنانچہ ۹- اپریل سنہ ۱۸۹۶ء کا ذکر ہے - کہ اپنی منتری

آریہ سماج نے آنترنگ سبھا میں اس معاملہ کو پیش کیا۔ جو کہ باتفاق رائے پاس ہوا۔ رفتہ رفتہ ان لوگوں نے اپنے ایک دوست کے ذریعہ جو کہ کچھ ڈ خیالات کو لیکر یہاں آیا تھا ناالتفاقی اور حسد کی آگ بھڑکانا شروع کر دیا چند روز کا ذکر ہے۔ کہ بھائی جگت سنگھ اور پنڈت حاتی رام یہاں تشریف لائے۔ آریہ سماج نے انکو مندر میں لکچر دینے اور اپنی معرفت انکے لکچروں کا انتظام کرنے سے صاف جواب دیدیا۔ جس سے وہ اپنا سا منہ لے کر بازار میں اپنے خیالات کو لوگوں پر دو تین روز تک ظاہر کرتے رہے۔

۲۶ اگست ۱۸۹۶ء کو ماسٹر دیویدیال اسسٹنٹ پروفیسر قومی کالج اور جگت سنگھ اوپدیشک معہ لالہ جیندا رام وکیل ڈیرہ اسمعیلخاں آ نکلے وہ چاہتے تھے۔ کہ آریہ سماج مندر میں ان کو لکچر دینے یا آریہ سماج کی معرفت انکے لکچروں کا انتظام کیا جاوے۔ مگر آریہ سماج نے انکی اس درخواست کو بھی اسیدفعہ نامنظور کیا۔ ۲۷ تاریخ کو انکی طرف سے نوٹس چھاپاں کیئے گئے۔ جنپر موٹے حروف میں آریہ سماج بنوں لکھا ہوا تھا۔ نیچے کی عبارت سے ظاہر ہوتا تھا کہ ماسٹر دیویدیال اور بھائی جگت سنگھ فلاں جگہہ میں لکچر دیوینگے۔ یہ نوٹس لالہ جیندا رام صاحب وکیل کی طرف سے لکھے گئے تھے: میں وکیل صاحب سے پوچھتا ہوں۔ کہ جب آریہ سماج نے آپکی درخواست کو ہی نامنظور کیا۔ تو پھر آریہ سماج بنوں اشتہاروں پر لکھنے کا کیا مطلب تھا۔ اور آپنے کس حیثیت سے آریہ سماج بنوں کی طرف سے نوٹس تحریر کیئے جناب کیا آپکا منشا اس سے پبلک کو دھوکا دینے کا نہ تھا۔ دوسرے اور تیسرے روز کے لکچر نے لیے جو نوٹس چھاپاں کیئے گئے انپر بھی یہی چالاکی تھی۔ اور وہ ماسٹر دیویدیال اور بھائی جگت سنگھ کے نام سے تھے۔

ایک لکچر کا حال سنیئے۔ مریدوں نے تو پیشتر کو پہلے ہی سے اوتار رکھا تھا۔ اس لیئے ہر ایک شائق لکچر کو یہ امید تھی۔ کہ چونکہ ماسٹر صاحب ایک اعلےٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ کسی عمدہ وشے (مضمون) کو لیکر حاضرین کو فیضیاب کرینگے۔ اور فلاسفرانہ مسایل اور اونچے اعلےٰ معلومات سے لوگوں کے دلوں میں سچے دھرم کی روح پھونکیں گے۔ اور آریہ سماج اور اسکے پوتر حالماگیر اصولوں کی بزرگی کا فوٹو حاضرین کے دلوں پر کھینچیں گے۔ لوگ جوق در جوق جمع ہونے لگے۔ اور مکان بھرنے لگا۔ یہاں تک کہ تعداد حاضری ستر کے قریب قریب جا پہونچی ہوگی۔ ستر مگر انگو میں بی اے اور ایم اے تو تھے نہیں لیکن انکے چند ہمخیال دوستوں کے سوائے کل کے کل سمجھدار تھے۔ جو کہ نفس مضمون کو بہت اچھی طرح سے سمجھ سکتے تھے۔ اور دیگر وہ لوگ جنہوں نے گزشتہ سال کے اتسو پر یا دیگر کسی جگہہ) لالہ منشی رام اور لالہ آتما رام اور پنڈت رام بھجدت جی کے لکچر سنتے تھے کب ممکن تھا۔ کہ ماسٹر دیویدیال کے اوپدیش نما لکچر کو پسند کرتے۔ جنکا سر دھڑ اور ٹانگیں جدا جدا تھیں۔ اپنے دعوی کو پایہ ثبوت تک پہونچانے کے لیئے دلیلیں بھی وہ ہانکیں۔ کہ جنکو انکے ساتھیوں کے سوائے اور کسی سمجھدار آدمی نے بھی پسند نہ کیا۔ لکچرار نے اٹھتے ہی اپنے مضمون کو ان الفاظ سے شروع کیا۔ کہ

"توواتمی سلف" یعنے انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے آپکو جانے۔ تین چار دفعہ اسی بات کو کہتے ہوئے سقراط وغیرہ حکمائے یونان کا ادا کردہ وہ شکریہ جو کہ انہوں نے خطہ یونان میں پیدا ہو کر کیا تھا سنایا۔ پھر لکچرار نے اپنی طرف سے اس لیئے شکریہ ادا کیا۔ کہ جس ملک میں آپکا جنم ہوا۔ وہ ملک سناتن سے رشی بھومی ہوتا اور کہلاتا چلا آیا ہے۔ آگے مہرشی سوامی دیانندجی کی یادگار کالج کو بتلاتے ہوئے ماسٹر مہراج کی زندہ قربانی کا ذکر کیا۔ اور وید پرچار کے حامیوں پر گلا پھاڑ پھاڑ کر زہر اوگلنا شروع کیا۔ اور انکو مہرشی کی یادگار کے ملیامیٹ کرنیوالے بتلایا۔ پھر کالج کی فضیلت جتلانے لگے کہا کہ کالج کا مدعا ودیارتھیوں کو ویداوین کرا کر ویدوں کا پرچار کرانا ہے۔ چنانچہ بانیاں کالج نے سنسکرت کی تعلیم کے لیئے باراں سال کی پڑھائی مقرر کی ہے۔ جو کہ لوگ اسمیں کامیابی حاصل کرینگے۔ وہ ویدوں کا پرچار کرینگے۔ اور تمام کالجوں سے اسی ایک قومی کالج کو بزرگی حاصل ہے۔ کیونکہ اسمیں لڑکوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے جسکی وجہ یہ ہے۔ کہ غریب سے غریب باپ بھی جسکی تنخواہ دس روپیہ ہو۔ اپنے لڑکے کو اس کالج میں تعلیم دلا سکتا ہے۔ کیونکہ تمام سکولوں اور کالجوں کی نسبت یہاں فیس بہت کم لیجاتی ہے۔ اور بتلایا کہ بانیان کالج کا منشا گیارہ لاکھ روپیہ جمع ہو جانے پر فیس بالکل معاف کر دینے کا ہے۔ لہذا اگر ویدوں کا پرچار کرانیکا واقعہ کوئی ہو سکتا ہے۔ تو فقط ایک یہی کالج

بکہ وہ لوگ جوکہ آجکل پرچار کر رہے ہیں۔ کیونکہ
اس پرچار سے سوائے نقصان کے اور کچھ بھی
حاصل نہیں ہو سکتا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کی
[illegible] بیانیوں اور گپوں سے حاضرین کو بھی
اپنے ساتھیوں کی طرح اندھی بھیڑ سمجھ کر
انکی آنکھوں میں دھول ڈالنے کی بھتیری کوشش
کی۔ اور جھوٹ کے طوفان باندھ باندھ کر ادھر
ادھر ہاتھ پاؤں مارتے رہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ
اپنے کالج کے لئے روپیہ کی امداد مانگتے رہے
اخیر میں ایک لطیفہ سنا کر اپنے لکچر کو ختم کیا
جسکا مطلب یہ تھا۔ کہ وہ لوگ جو کہ ان
حضرات کے برخلاف خیالات رکھنے والے ہیں
تمام کے تمام بیوقوف اور بدھو ہیں۔ اور اگر
کچھ عقل اور فہم و فراست رکھتے ہیں تو
یہی لکچرر حضرات جنکو کہ قومی کالج سے تعلق
اور واسطہ ہے۔

بی اے کی ڈگری اور اسسٹنٹ پروفیسری
تو یہ یقین دلاتی تھی۔ کہ ماسٹر صاحب کی
علمی لیاقت اور تجربوں سے حاضرین جلسہ
جلسہ کچھ فائدہ اوٹھاوینگے۔ مگر کھودا پہاڑ
اور نکلی مردہ چوہی۔ لکچر اوٹھایا تو یہاں سے
کہ "اوڈوائی سلف" اور ختم کیا یہاں کہ قومی
کالج کے برخلاف رائے رکھنے تمام لوگ بدھو اور
بیوقوف ہیں۔ اور درمیان میں قومی کالج کا
رونا پیٹنا اور وید پرچار کے معمولوں پر کیا کیا
پھاڑ کر [illegible] اوڑائے گئے ہیں۔
لکچرار صاحب تعلیم یافتہ پارٹی میں تو ایک طرف
اگر یہ لکچر آپکا انارکلی لاہور میں بھی ہوتا۔ تو
دکانوں کے نگترہ فروش اور قلفیاں بیچنے والے
بھی آپکے اس لکچر پر زور سے ہنسی اوڑاتے
ماسٹر جی یاد رہے۔ یہ ریاضی نہیں اور نہ

سکول اور کالج کے طالبعلموں کو الو کہہ
الو کہہ نام گھڑ لینے کا علم۔ جناب پبلک
میں لکچر دینا اور اپنے مضمون کو ابتدا سے
اخیر تک اچھی طرح سے نبھانا تھا۔ ایک دوسرا
کام ہے۔ ماسٹر صاحب سوامی جی کی یادگار
کو مٹیامیٹ وہ لوگ کر رہے ہیں جو وید
دھرم کا پرچار کر کے لوگوں کو ستیہ دھرم
کی طرف لا رہے ہیں۔ یا وہ لوگ جو کہ یورپین
خیالات کو لوگوں کے دلوں میں گھسیڑنے
کی کوشش کر رہے ہیں۔

آپنے کالج کا مدعا تو ویدوں کا پرچار کرنا
بتلایا۔ مگر کیا آپ بتلا سکتے ہیں یا آپکا
کوئی پیر بھائی کہ آج تک کالج نے اپنے
مدعا کو کسقدر پورا کیا۔ اور ان ویدپاٹھیوں
اور وید کا پرچار کرنے والوں کی تعداد
کسقدر ہے۔ جنہوں نے آپکے کالج سے
ویدوں کی شکشا پا کر آریہ سماج کو ترقی دی
ہے۔ ہاں اگر کچھ ہوا۔ (اگر) تو اس کے
برخلاف۔ اگر یہاں سے نکلے تو ویدوں
کی تعلیم کو غلط اور گندی بتلانیوالے
اور اگر تعداد بڑھی تو کوٹ پتلون ڈانٹ
کھڑے ہو کر موتنے والوں کی۔ اگر ترقی
ہوئی تو ناٹک پن کو۔

اور جو بانیان کالج نے سنسکرت کی
پڑھائی کے لئے بارہ سال میعاد مقرر کی
ہے۔ دیکھا جاویگا۔ جو کچھ اس سے فوائد
حاصل ہونگے۔ فی زمانہ سوال تو یہ ہے کہ
تاریخ پیدائش سے آج تک آپکے کالج نے
آریہ سماج کے لئے کام کیا کیا۔ اور کس قدر
تعداد ان پرشوں کی ہے۔ جو کہ بی اے
اور ایم اے کی ڈگری پانیوں کے مقابلہ

میں ویدوں کا پرچار کرنیوالے آپکے کالج نے
نکالے۔ اور جس مہرشی کی یادگار کالج
کہا جاتا ہے۔ اُنکے نرکیش سدھانتوں کو
دنیا میں پھیلانے والے کتنے آدمی ہیں۔

آگے آپنے فیس کے کم ہونے سے کالج
کی بزرگی اور فضیلت جتلائی۔ بھلا جناب
اس سے آریہ سماج کو کیا حاصل۔ اور وید و
پرچار کو کیا سہارا فیس کی کمی کا باعث اگر
کچھ ہو سکتا ہے تو یہ کہ انگلش بھاشہ
کو ترقی کیا جاوے۔ آپ لوگوں کو اگر اپنی
صداقت بھری کارروائی کا فخر ہے تو
بتلائیے کہ انگریزی تعلیم کے مقابلہ میں
سنسکرت کی خاطر فی ماہ کسقدر دھن اور
وقت صرف کیا جاتا ہے۔

پھر لکچرار مہاشے نے بانیان کالج کا شاستر
گیارہ لاکھ روپیہ جمع ہو جانے پر فیس کا
بالکل معاف کر دینا بتلایا۔ اور کہا کہ پھر یہ
ہوگا۔ اور وہ ہوگا۔

کیا ماسٹر لکچرار صاحب بانیان کالج
کی یہ چالاکی مداریوں کی چالاکی سے کوئی
درجہ کم رکھتی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ انکی
تمام کھیلیں اور انکے ہتھکنڈے لوگوں
کی نظروں میں معجزات اور کرامات خیال
کیئے جاتے تھے۔ وہ اپنے تماشے کے اخیر
میں لوگوں کے پاکٹ اپنی چالاکی سے
خالی کر لیا کرتے تھے۔ کہ اب دو کھیلیں
اور باقی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں کہ پہلے
دو چمڑے کے ٹکڑوں سے ایک بھیڑیا تو
ایک کتا بنا کر آگے آگے بھیڑیا اور پیچھے پیچھے
کتا دوڑاؤں گا۔ اور دونوں کی لڑائی
تماشبینوں کو دکھلاؤں گا۔ اُسکے بعد یک

منکا آسمان کی طرف پھینکا۔ اُسکے پھینکا جانے کے تھوڑی دیر بعد آسمان سے دو پریاں اُتریںگی۔ اور سبکے سامنے ناچ کرینگی جس سے تماشہ دیکھنے والے حظ اور لطف اُٹھاوینگے۔ مگر اس سے پہلے ضروری ہے کہ دیکھنے والوں سے اپنی روزی کے واسطے استدعا اور التجا کیجاوے۔ ناواقفیت کی حالت میں مداری لوگوں کے دام فریب میں آکر لوگ مداری کو پیسوں وغیرہ سے خوش کرتے تھے۔ ٹکے وغیرہ لیئے اور مداری صاحب چلدیئے۔ مگر زمانہ آیا کہ لوگ اُنکے ہتھکنڈوں سے واقف ہو گئے۔ اسلیئے اب وہ سارا تماشہ دیکھکر لڑائی وغیرہ کا نام سُنتے ہی چلدیتے ہیں۔ ماسٹر صاحب آپ اور آپکے پیر بھائی اچھی طرح یاد رکھیں۔ کہ جوں جوں لوگ آپکی واقف ہوتے جاوینگے۔ آپکی اس چالاکی کو بھی مداری صاحبان کی مذکورہ چالاکی سے کم نہ خیال کرینگے۔

آگے آپ فرماتے ہیں۔ کہ "ان دنوں جو لوگ وید پرچار کر رہے ہیں۔ وہ بالکل مدہو اور بیوقوف ہیں۔ اور آجکل جو پرچار ہو رہا ہے۔ اس سے سوائے نقصان کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔"

ماسٹر صاحب۔ عقل اور فہم و فراست کو کون جواب دے بیٹھے ہیں۔ فرمایئے تو بھی کالیج کا سرمایہ جو کہ پونے تین لاکھ تک پہونچ چکا ہے۔ یہ کسکی برکت ہے۔ اور کیا انہیں کے پرچار کا نتیجہ نہیں جن کو آپ آج مدہو اور بیوقوف بتلاتے ہیں۔ اور بتلایئے کہ کالیج نے آریہ سماجوں کو قائم کیا۔ یا آریہ سماجوں نے کالیج کو۔ اور آج تک جسقدر دُنیا کے خیالات پلٹے ہوئے اور ویدک دھرم کی طرف جھکے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کالیج کی برکت یا انہیں مدہوؤں کی برکت جو کہ آجکل وید پرچار کر رہے ہیں۔ ہاں میں بھولا آپکو ضرور اس سے نقصان پہونچا نہ کہ آریہ سماج اور ویدک دھرم کو۔ کیونکہ اس پرچار سے آپکے خیالات کے لوگ (پولیٹیکل مین) نہیں پیدا ہوئے۔ اور نہ ہونگے۔ اور آریہ سماج اور ویدک دھرم کو جو جو فواید اس پرچار سے ہوئے خاصکر جب سے وید پرچار فنڈ کھولا گیا ہے۔ اُن سے تمام جہان آگاہ ہے جناب لکچرار صاحب۔ "گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ" ماسٹر صاحب اگر تعصب کا موتیا بند نہیں ہو گیا۔ اور یہ اشارہ آپکا اگر آپکے اپنے ہی پرچارکوں کی طرف نہ تھا۔ تو اب بھی وید پرچار کرنے والے کہیں نہیں چلے گئے۔ اور اُنکا کام تمام جہان دیکھ رہا ہے۔ آپکو جس حالت میں سماج سے اُنس نہیں آپ سماج کے کاموں کو کس طرح پہچان سکتے ہیں۔ ہندو اور محمدی لوگ آریہ سماج کی پیدائش کے دن سے ہی اُسکی تنزلی اور کمزوری ظاہر کرتے چلے آئے ہیں۔ مگر ہر ایک منصف مزاج شخص اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج نے کیا کیا نمایاں ترقی کی ہے۔ چونکہ آپ لوگ آریہ سماج اور ویدک دھرم کے پکے شترو ہیں۔ اس لیئے آپکو بھی ایسا ہی سوجھتا ہے۔ اور اپنے جن پرچارکوں کی لیاقت کا آپکو فخر اور گھمنڈ ہے۔ اُنکے نام نامی تو شائع کیجیئے گا۔ تاکہ پبلک کو اُن آپ کے مہان پنڈتوں کو جاننے کا موقعہ ملے۔

لکچرار صاحب۔ آریہ سماج کا ہر ایک ممبر آپکی اور آپکے پرچارک پنڈتوں کی سنسکرت لیاقت کو جانتا ہے۔ اس لیئے کہنا پڑا کہ "چہ نسبت خاک را با عالم پاک"

ماسٹر صاحب آپ اور آپکے ساتھی یاد رکھیں۔ کہ جس بہودہ پیرایہ سے آپ پبلک میں کام کر رہے ہیں۔ جن چالوں سے آپ اپنے خیالات کے آدمی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ زمانہ آئے گا۔ کہ لوگ ان سے واقف ہونگے۔ اور آپ اور اُن تمام کو مہرشی کے پوتر سدہانتوں کی طرف جھکنا پڑیگا۔

راقم

اناتھ - ازبنوں

گروکل سمبندہی پرارتھنا

جناب اڈیٹر ستہ دھرم پرچارک۔ نمستے کرپا کرکے ذیل کے مضمون کو اپنے اخبار میں درج کرکے ممنون فرمادیں۔ وید پرماتما کی بانی ہے۔ اور تمام ودیاؤں کا بھنڈار ہے اسکے جاننے بنا منش اپنے فرائض کو پورا نہیں کر سکتا۔ جبتک اس ملک میں ویدوں کا پرچار رہا تب تک لوگ شدہ آچار نیل بھاؤ۔ نیز یوگابھیاس دوارا برہم تیا ست چت آنند جگدیش کے چرنوں میں آتما لگانے (جس سے سنسار کی تمام پراپتیوں اور

دکھو نکی نورتی ہوتی ہے۔) کے علاوہ ہر ایک ودیا میں مثلاً اگنی رتھ ودارہ غیر ممالک کے ساتھ تجارت کرنے۔ راج نیتی شلپ شاستر کاری۔ گائن ودیا۔ مصوری۔ کاریگری ویدک ودیا۔ گنت ودیا۔ تمام ملکوں سے فوقیت رکھتی۔ اِن ودیاؤں کے جاننے والے آجکل نوکری کے غلام بننے والوں کی طرح بی اے ایم اے ڈگریں حاصل کرکے نوکری کے پیچھے مارے مارے پھرتے اور آخر میں ناامید رہ کر اپنی ساری آیو کے برتھا کھونے والے نہیں تھے۔ وید ودیا کے ہونے سے انکے بیوہار اور پرمارتھ میں کسی پرکار کا وگھن نہیں ہوتا تھا۔ اب ہی یہہ بات کہ انکا پرچار اب کیسے ہو سکتا ہے۔ جس شخص نے انجن کا کام کبھی دیکھا نہیں وہ کیا بتلا سکتا ہے۔ کہ اسمیں فلاں فلاں سامگری ہے یا وہ اس ترکیب سے بنایا جاتا ہے۔ یدی کوئی سیکھنا چاہے تو اُسکو کاریگر کے پاس جانا چاہیئے جو کہ لائق انجنیر ہو۔ اور اُس کے بنانے کے قواعد جانتا ہو۔ ورنہ سمے اکارتھ کھوتا ہے۔ وید ودیا کے متلاشیوں کو مہارشی اگنی وایو۔ آدت۔ انگرہ۔ منوجی مہاراج۔ پتنجلی جی آدی چھ شاستروں کے کرتاؤں اور وید ودیا کے جان کرنے ہارے مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کے قواعد پر جو کہ اپنے آنیوالی سنتان کے واسطے چھوڑ گئے ہیں۔ دھیان دینا اوشیک ہے۔ وید ودیا کے جاننیکے واسطے ماتا پتا سے شکشت ادھکاری ہو کر اُتم گرو کے پاس گورو کل میں جو کہ اکانت میں ہونا چاہیے جانا اور چوبیس برس تک وہاں آگیا میں رہ کر

برہمچرج پورن کرنا۔ یہہ انکا پہلا اصول ہے۔ آیا ہم اپنی سنتان کو گھر میں رکھ کر اپنے آپ یا کسی لائق آچاریہ سے شکشا دلا سکتے ہیں۔؟ ہمارا یہہ ایسا خیال اُنکی رائے سے کوسوں دور ہے۔ کیونکہ بستی میں رہکر لڑکی لڑکوں کے ہر وقت کے میل جول سے انکے برہمچرج کا قایم نہ رہنا دوسرے گھر میں کسی نہ کسی شوک کے ہو جانے سے انکی طبیعتوں کا اشانت رہنا۔ تیسرا گھر میں رہنے سے کسی نہ کسی اپنے سمبندہی کا چھوٹی اوستھا میں شادی کے لیئے زور دینا۔ چوتھے آبادی کے بیچ میں ہر شُدہ جل وایو کے نہ ملنے سے روگی اور نربل رہنا۔ پانچویں گرو کا اپنے شش کو آگیا کے اُلٹ کام کرتے ہوئے نہ دیکھ کر ڈنڈ دینا اور لڑکے کا اپنے پیارے والدین کے آگے فریادی ہونے سے انکے ماتا پتا کے گرو سے اپریتی ہونی۔ چھٹے ماتا پتا کے کہیں اپنے رشتہ داروں کے جانے سے لڑکے کا ساتھ جانا اور لڑکے کا پاٹشالا میں نہ جانا۔ اور کئی ایسے اوگن ہیں جو کہ گھر میں رہکر وید ودیا کے جاننے میں وگھن ڈالنے والے ہیں سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج اپنے بنائے ستیارتھ پرکاش میں اِن وگھنوں کے دور کرنے کے واسطے منوجی مہاراج کی آگیا پرکاشت کرتے ہیں۔ منوسمرتی ادھیائے ۷ منتر ۱۵۲ جسکا ارتھ یہہ ہے کہ لڑکے لڑکیوں کو پاٹشالا میں بھیجدیں۔ اور انکی پاٹشالاؤں کا فرق دو دو کوس کا ہونا چاہیئے۔ پھر اُن

کی پاٹشالاؤں میں پانچ برس کا لڑکا اور لڑکی بھی پاٹشالا میں پانچ برس کی لڑکی نجانے پاوے۔ اور پھر سوامی جی مہاراج منوسمرتی کے ادھیائے ۲ منتر ۳۶ کا حوالہ دیتے ہیں جسکا ارتھ یہہ ہے کہ گرو کی آگیا سے سنان کر گرو کل سے انوکرم کے برہمن۔ کھشتری۔ ویش۔ اپنے اپنے ورن انوکول سندر لکشن یکت کنیا سے بواہ کریں۔ اِن سے صاف ظاہر ہے کہ گرو کل اکانت میں ہونا چاہیئے دیکھو سوامی دیانند جی کو ودیا کا پرکاش ہوا تو گھر سے نکلنے سمبندہی آدی چھ زینوں کے سنتان کو گیان کی پراپتی ہوئی تو گھر سے نکلکر سیلا رشی کے پاس جانے واچ شرویں کے پوتر نچیکیا کو لوک اور پرلوک کا گیان ہوا۔ تو گھر سے نکلکر یمراج کے پاس جانے سے لالہ شمبر داس دانا پوری کی یہہ رائے کہ والدین اپنے لڑکوں کے سدھار اور ودیا شکشا کا پربندھ گھر میں خود جیسے چاہیئے کر سکتے ہیں۔ نرمول ہے۔ ہم لالہ صاحب سے پوچھتے ہیں کہ پرماتما نے کونسی چیز اُس زمانہ کے لوگوں کو دے رکھی تھی۔ جو کہ آجکل نہیں دی جسکو نہ ہونے ہم اس کام کے لیئے اسامرتھ ہیں۔ کیا سوامی جی مہاراج اس زمانہ میں نہیں ہوئے پیارے بھائیو حوصلہ نہ ہارو ہمت کرو

مشکلے نیست کہ آساں نشود
مرد باید کہ ہراساں نشود

جب ہم ایسے پرکاش کے زمانہ میں کام نہیں کر سکینگے تو وہ کونسا وقت آئیگا کہ ہم اپنے آپکو اس کام کے لائق بنا سکینگے۔ ہم مکو پورا

سکا بنیاد ڈالنا چاہیئے۔ کہ ایسی آزادی کے
وقت میں سری سوامی جی کا آریہ ورت میں
آنا ہوا۔ مہاتما لالہ منشی رام جی نے (پھر ہم
سنتان کو آریہ کیونکر بنا سکو گے۔ کی نمبر
میں) جو خرچ کی تجویز مبلغ ۱۵ روپیہ
ماہوار والدین کا اپنے سنتان کے واسطے
دینا ٹھہرائی ہے۔ تخفیف کے لائق ہے
کیونکہ آج کل موجودہ آمدنیوں کے کم
ہونے کے بہت تھوڑے آدمی آپ کے
وچارے ہوئے خرچ کے اوٹھانے کے
لائق ہونگے۔ میری اس بارہ میں مفصل
ذیل رائے ہے۔ کہ بجائے پندرہ روپیہ کے
کے تیس ایسے ودیارتھیوں کی درخواست پر
گروکل کا آرنبھ کرنا چاہیئے جنکے والدین
۵ روپیہ ماہوار اپنے اپنے بچوں کے
لیئے دینا سویکار کریں۔ اور بھوجن کے واسطے
یہ انتظام ہووے۔ کہ ہر ایک سماج کا ممبر
فی روپیہ اس انجمن کا دیوے جس سے مہرشی کے
لگائے ہوئے پودے کو پانی پہونچ سکتا
ہے۔ اور اپنے آنیوالی سنتان کا اودھار ہو سکتا
ہے دان دیوے۔ جو کہ کچھ مشکل نہیں ہے
اور کھان پان کے لیئے سماجیں آٹا فنڈ
کھولیں۔ اگر کم سے کم تیس ایسے کام کرنے
والی سماجیں ہوں۔ جو کہ ماہواری ایک من
بجنہ آٹا بھکشا کے ذریعہ سے بہم پہونچا دیں
تو یہ کام نہایت آسانی کے ساتھ چل جاوے
بنے ایسی سہایتا کے واسطے یہاں بھی گیہوں
جنکا نام لوہچل ... تیار کر لینے
کا ... جنکا دام فی نقدان ۵ ر
مقرر ہے ... ۱۰ ر گروکل کے
... کیا کرینگا۔ ودیارتھیا کے حامیوں کو
چاہیئے۔ کہ ضرور اس طرف دھیان دیویں
آشا ہے کہ ہمارے دوسرے بھائی بھی دیسی
اشیا کو ذریعہ اپنے ملک کی ترقی کرتے
ہوئے اور اپنے بہت سے کچھ حصہ اپنے مفید
کاموں میں دیتے ہوئے۔ دکھلائی دینگے۔ اور
میں بھی اپنے عزیز مصور رام کو گروکل میں بھیجنے
کے واسطے طیار رہوں۔ امید ہے کہ میرے
دوسرے بھائی بھی میری تحریر کو دیکھکر اپنی
سنتان کو بھیجکر برہمچریہ دھارن کرانے
اور وید ودیا پڑھانے کی رچی ظاہر کرینگے۔
اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی

راقم
جگن ناتھ آریہ از نوچل

آریہ سماج نوانشہر ضلع جالندھر

پیارے اڈیٹر جی - نمستے

جن مہاشیوں نے آپکے گزشتہ
پیپر کا مطالعہ کیا ہوگا۔ انکو ودت ہوگا کہ
نوانشہر ضلع جالندھر میں بھی ایشور کی کرپا سے
آریہ سماج قایم ہو چکی ہے۔ لیکن چونکہ
اسکے پورشارتھی سبھاسد عموماً دور دیسانتر
میں چلے جاتے ہیں۔ اسواسطے سہایتا کی کاروائی
نیم الوسار نہیں ہوتی۔ پر سوا انکے واپس
آجانے پر سماج بڑی بارونق ہو جاتی ہے
ہر سوی وار کو نئے نئے ویاکھیان ہوتے
ہیں۔ اور سب بھائی ملکر ایشور سے پرارتھنا
کرتے اور بھجن گاتے ہیں۔ سبھاسدوں
نے بڑے پورشارتھ سے سماج مندر کے
واسطے تقریباً ستر روپیہ چندہ اکٹھا کر لیا ہے
پہلے تو ماسک چندہ بھی ہوا کرتا تھا۔ مگر اپدیشک
کے نہ ہونے اور پورشارتھی بھائیوں کے باہر
چلے جانے سے باقی سبھاسد شتھل ہو گئے۔ اور
چندہ وصول کرنیوالا کوئی آدمی نہ رہا۔ اس
موقعہ پر اب پھر نوانشہر سماج بڑی دقت پر ہے۔ مگر
جیسا کہ سب سجن جانتے ہیں۔ آریہ سماج کیواسطے
کوئی بھی وقت صاف نہیں۔ ہر وقت کٹھنتا
کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آریہ سماج نوانشہر کے
راستہ میں وہ کٹھنتا پیش آئی ہیں۔ کہ شاید ہی
کبھی انکا سامنا کٹھن مشکل سے کر سکتے ہیں۔ بعض
لوگوں نے یہاں کے سبھاسدوں کے حقہ
پانی بند کرنے کی کوشش تک بھی کی۔ مگر تھا
برابر مقابلہ میں پورشارتھ سے اور انہوں نے
درحقیقت لوگوں کی کچھ پرواہ نہ کی۔ اب ایک
اور مشکل آریہ سماج نوانشہر کے سامنے پیش
آئی ہے۔ اسی مشکل کا سامنا آریہ سماج بڑی
کوشش سے کر رہی ہے۔ مگر چونکہ یہ مشکل بغیر
سہایتا کے حل ہونی مشکل ہے۔ اسواسطے
آپ لوگوں کے چرنوں میں بنتی کچھ تھوڑا سا
بیانات نویدن کرتے ہیں۔ جیسا اُچت ہو
آپ سہایتا کریں۔

سنا جاتا ہے۔ کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی
طرف سے پروانہ جاری ہوا تھا۔ کہ دریافت
کیا جاوے۔ کہ آیا نوانشہر میں کوئی سناتن
دھرم سبھا یا سنگھ سبھا یا آریہ سماج یا اسٹری سبھا
یا کسی اور فرقہ کا کلب ہے یا نہیں۔ یہ پروانہ
تحصیلدار صاحب کے پاس پہنچا اور تحصیلدار
صاحب نے تحقیقات کے واسطے کمیٹی نوانشہر
کے پاس بھیجا۔ مگر پریزیڈنٹ صاحب
نے جو پورے بھاگوت کے حامی ہیں اور آریہ سماج
کے بڑے شترو ہیں۔ اسکے جواب میں لکھدیا

کہ یہاں پر کوئی سبھا نہیں - جب آریہ سماج کو اس بات کا پتہ ملا تو ہم آمادہ تھے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے حضور میں ایک درخواست بھیجی جاوے کہ یہاں آریہ سماج قایم ہے - پریزیڈنٹ صاحب نے اپنی طرف سے لکھدیا ہے کہ یہاں پر کوئی سبھا نہیں - یہ ارادہ ابھی پورا بھی نہیں ہوا تھا - کہ اتنے میں اور ہی خبر شہر میں پھیل گئی جس طرف جاؤ - یہی صدا آرہی تھی کہ لو جی آریہ پرشوں کی ضمانت ہو گئی - کوئی کہتا تھا کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی طرف سے حکم صادر ہوا ہے کہ جو جو آریہ ہیں ان سب کی ضمانت لیجاوے - کوئی کہتا تھا کہ بس اب سماج تو نیست و نابود ہو جاویگی - برہمنوں کے پھر گھر بسنے ہیں - کوئی بولدیتا تھا نہیں جی جس طرح چیر کوٹوں کی ضمانت ہوئی تھی - اسی طرح پر شاید کہیں آریہ سماج اور پورانک لوگوں کی لڑائی ہوئی ہوگی اسواسطے آریہ پرشوں کی ضمانت ہو رہی ہے - آریہ لوگ شانتی سے ان الفاظ کو سنتے رہے رودی ار کو دیواروں پر اشتہار چسپاں کر دیئے گئے اور لیکچر کی تیاری بڑے زور شور سے کیگئی پنڈت ہر چند داس دیارتھی ایف اے کلاس مشن کالج لاہور لیکچر دینے کے واسطے کھڑے ہوئے - لیکچر کے عین درمیان جبکہ ودیارتھی جی لوگوں کے کان کھول رہے تھے اور پورانوں کی اصلیت ظاہر کرتے ہوئے لوگوں کو جتلا رہے تھے - کہ کوئی آدمی مذہب میں دخل اندازی نہیں کر سکتا - اور جبکہ شریمتی ملکہ وکٹوریہ نے ہم سے وعدہ کیا ہوا ہے - کہ میں تمہارے مذہب میں دخل نہیں دونگی - تو کوئی مذہبی ہان پرش کس طرح کہہ سکتا ہے - کہ آریہ پرشوں کی ضمانت ہو گئی یا ہوگی - اچانک تین شخص محرر کمیٹی چنگی کا چپراسی اور ایک اور چپراسی بغلمیں قلمدان دبائے عین سبھا کے بیچ آ کھڑے ہوئے اور کہا کہ لکھاؤ کون کون سے آریہ یہاں بیٹھے ہیں - ہم نے ان سے نمرتا سے کہا کہ تم ہم سے رجسٹر لیکر نام لکھ سکتے ہو اسوقت بگھن نہ ڈالو - لیکن جب نرمی سے کچھ بن نہ آئی تو ودیارتھی جی سے رہا نہ گیا اور انہوں نے کہا کہ ہم محرر کمیٹی کی بسبب عمر میں بزرگ ہونیکے عزت کرتے ہیں - ورنہ خود پریزیڈنٹ کمیٹی بھی اس بات کا مجاز نہیں کہ کسی مذہبی سبھا میں آکر وگھن ڈالے اور لوگوں سے اپیل کی کہ آپ گواہ رہیں ہم کل صبح ہی محرر کمیٹی پر فوجداری مقدمہ دائر کرینگے - اور ایسا زور دیا کہ محرر کمیٹی کے چھکے چھوٹ گئے - اور وہ کانپر زبان سے کہنے لگا - کہ نہیں ہم بھی لیکچر ہی سننے آئے ہیں - اور یہہ کہہ کر دم دبا کر ہوا ہو گیا - پشچات اسکے بھی ودیارتھی جی نے لوگوں کو جتلایا کہ کسی بات کو بھی خیال میں نہ لاؤ - نام لکھنے سے کچھ نہیں بنتا - اور بڑے زور شور کی تقریر کے بعد جلسہ سماپت ہوا - لیکن جو غلط فہمی دور کرنے کے واسطے لیکچر دیا گیا تھا وہ پہلے کی نسبت بھی دگنی ہو گئی - کیونکہ لوگوں میں اب یہہ مشہور ہو گیا ہے - کہ بس آریوں کے نام لکھے گئے ہیں - اب دس پندرہ روز تک انکی ضمانت کا حکم ہو جاویگا - آریہ پرش ہر چند کوشش اور ہمت سے لوگوں کی زبان بند کرنا چاہتے ہیں لیکن جبتک کوئی حاکم آریہ پرش ابر سے آکر لوگوں کے شکوک رفع نہ کریں - لوگوں کی زبان درازی بند ہونی مشکل ہے اور آریہ سماج کا یہاں سے اکھڑ جانیکا اندیشہ ہے - اگر چہ ہاں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور پردہان آریہ سماج جالندھر غور فرما دیں - تو اس سے بہتر موقعہ اپدیشکوں کے کام کرنے کا ہاتھ نہیں آسکتا - اگر پنڈت لیکھرام جی یا اور کوئی اپدیشک ہماری سہایتا کیلئے عنایت کیا جاوے تو بہتری کیا ہوگی - محرر کمیٹی کے برخلاف مقدمہ فوجداری بھی دائر ہونیوالا ہے - صرف توقف اتنا ہے کہ معاملہ زیر بحث ممبران آریہ سماج نوانشہر کے ہے - جیسا قرار پائیگا عمل میں لایا جائیگا -

آپکا سیوک
منتری آریہ سماج نوانشہر

دواپہ پرچار منڈلی

بکمود رسے ہوکر منڈلی نذکوشنکر میں پہنچی وہاں پر برہمچاری ٹھاکر داس نے تالاب پر ۰، آدمیوں کی حاضری میں ایک نہایت ہی عمدہ ویاکھیان دیا جس سے سنکر تمام حاضرین محظوظ ہوئے اور سر ہلاتے تھے وہاں سے چلکر دوسرے روز مقام نجی بخو وہاں بھی برہمچاری ٹھاکر داس نے نہایت موزون ویاکھیان دیا - وہاں کے ذیلدار اور نمبرداروں نے بہت خاطر لی اور ابنی تشریف آوری سے منڈلی کو دوبالا کیا - خاطر معقول کی - اور لیکچر گرنتھ صاحب - کبیر صاحب اور بھرتری جی کے پرمانوں سے بھرپور تھا - لوگوں نے لائق لکچرار کی بڑی

پر خیالی - وہاں سے چلکر چھوٹے مقامات سے گزر کر جالندھر پہونچے - دوسرے روز یعنی ۲۴ - کو لالہ جمنا داس جی نے گرباپلہ میں لکچر دیا - اور برمہ چاری جی کے نام ماندہ اُڑھر جانیکا حکم ہوا - اسوجہ سے منڈلی الگ ہو گئی - مورخہ ۲۹ - کو میں انبالہ سماج کے جلسہ پر روانہ ہوا - اور ۳۰ - اگست کو سماج کے سالانہ جلسہ پر ودیا کی فضیلت پر لکچر دیا - سالانہ جلسے کے اختتام کے بعد میں مصوریہ میں گیا - اور وہاں چودہری رنوپ سنگھ کے مکان پر اُترا - آپ چھچھریری خاطر سے پیش آئے - یہ صاحب وہاں کے رئیس و زمیندار اعظم ہیں - آپ دردر آریہ ہیں - وہ وقت برابر سندھیا کرتے ہیں ہر وقت فرصت کے سمے میں آریہ سماج کا کام کرتے ہیں - بڑے سنجیدہ - حلیم - خیر خواہ ملک وغیرہ ہیں - آپکی ہر دلعزیزی نے سارے شہر کو انکا مطیع کر رکھا ہے - آپکو اور چودہری چھجو سنگھ کو اگر پشچم اُتر دیش میں پرچار کی تحریک کا بانی کہا جاوے تو بیجا نہ ہوگا - آپنے اور چودہری چھجو سنگھ جی نے ایک کثیر رقم ویدپرچار فنڈ کے لیئے عطا کی ہے اور آریہ مہاسبھا اخبار کے لیئے اجو ویدپرچار فنڈ کی تحریک کے لیئے ہم لوگ سے زیر نگرانی لالہ بھگوان دین سابق سری وید پرچار فنڈ کمیٹی نکلنا شروع ہوا ہے) ... کثیر ادا کیا ہے - افسوس کہ چودہری چھجو سنگھ صاحب کے درشن ہم یہاں نہ کر سکا - کیونکہ وہ وید پرچار فنڈ کے ڈیپوٹیشن کے لیئے باہر گئے ہوئے تھے - پھر دیکھا تا آریہ سماج پشچم اُتر دیش کے لیئے بڑے بھاری رکن اور کارکن ہیں - وہاں میں نے ویدوں کی عظمت پر ایک لکچر دیا - وہاں سے میں مرادآباد پہونچا - میرے پہونچنے سے پہلے نوٹس میرے لکچر کے جاری ہو چکے تھے - شام کو میرا لکچر آتمک اُنتی کا کیندر پر ہوا - حاضری معقول تھی - مرادآباد سماج ایک بڑی سرگرم اور پُرتار تھی سماج ہے اس سماج کے طفیل سے پشچم اُتر دیش کی سماجیں خواب غفلت سے بیدار ہوکر ویدپرچار فنڈ کے لیئے بہمہ تن مصروف ہیں - قحط کے دنوں سے یہ سماج غریب اور یتیموں کی پرورش کے لیئے یہ سماج بڑا کام کر رہی ہے - وہاں سے ہوکر میں ۶ ستمبر کو سہارنپور پہونچا - وہاں کا گرلز سکول کا ملاحظہ کیا - یہ سکول آریہ سماج نے کیول لڑکیوں کے لیئے کھولا ہے یہاں لڑکیوں کو وہاں تک بہت بڑے سنجیدہ اور معقول طور پر دیجاتی ہے - قریباً ستر سے زیادہ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں - نقشکاری نقشہ کاری اور گلکاری بھی بہت اچھی سکھلائی جاتی ہے - شام کے ۶ بجے ۳ ستمبر کو ... دکھلادیا ہے -

ساماجک خبریں

افسوس رائے بہادر لبدھا رام صاحب اگزیکٹو انجنیر جو کہ آریہ سماج کے معزز ممبروں میں سے تھے - کچھ عرصہ سے بیمار ہوکر امرتسر میں واسطے علاج کے تشریف لائے تھے - افسوس کہ عین جوانی کی عمر میں انکا ۱۸ ستمبر کی رات کو دیہانت ہو گیا آریہ سماج کو رائے صاحب کی موت سے بڑا ہی نقصان ہوا - رائے صاحب کی طبیعت سادہ تھی - غریب اور امیر سب سے یکساں برتاؤ رکھتے جس جگہ جاتے آریہ سدھانتوں کے منڈن میں اوپدیش و ویاکھیان دیتے معمولی میلوں پر بھی شان و شوکت کے خیال کو چھوڑ کر ویدک دھرم کا پرچار کیا کرتے تھے - آپ دو سالوں تک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اپ پردھان بھی رہے تھے - جگہ کی تنگی کے باعث اپنے بچھڑے بھائی کے جیون سے جو سبق مل سکتا ہے اُسے درج نہیں کیا گیا - آئندہ ہفتہ مفصل درج ہوگا -

ڈاکٹر کالنشی رام صاحب نے لیتاور سے مبلغ ۹۵۰ روپیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے خزانچی کے پاس بھیجدیئے ہیں جنکی بابت یہ لکھا ہے کہ یہ ماہوار بطور وظیفہ کنیا مہاودیالہ کی کسی یوگ کنیا کو دیا جاویگا - یہ رقم آریہ پرتی ندھی سبھا کے ماتحت رہیگی اور اُسی کی معرفت کل انتظام وظیفہ کا ہوگا - ڈاکٹر کالنشی رام جی نے استری شکشا کے پتر ... کو کام کرنے کا یہ دھار آسہ دکھلادیا ہے -

حسب ذیل وید پرچار فنڈ کے لیئے ذیل کے آریہ سماجوں سے ہو کر حاصل ہوا ہے - جگرانوں آریہ سماج ۱۳۰ ہتولن آریہ سماج ۴۲ ڈیرہ اسمعیل خان آریہ سماج ۵۴۴ - اسکے علاوہ کنیا مہاودیالہ کے لیئے بھی دھن اکثر ہوا ہے -

راولپنڈی - بتاریخ ۹ - اگست ۱۹۰۶ء کو سالانہ جلسہ آریہ سماج راولپنڈی میں اول ہون اور بھجن ہوکر لالہ کالنشی رام جی چوپڑہ نے پرارتھنا کرائی - تت پشچات مہاکرشنا پرشاد جی نے وید بھاشیہ کی کتھا کی - اور بعد ازاں لالہ کالنشی رام جی نے اپنے کوہ مری اور ایبٹ آباد جانے اور

وہاں دہرم پرچارک نے کیفیت سنائی۔ اِس ہفتہ کے دہرم چرچا کلب میں اواگون پر بحث تھی۔ ۱۶ کے ستسنگ جلسہ میں ہون آدمی کے بعد اوپاسنا لالہ مرلیدہر صاحب نے کرائے۔ اور کتھا ٹھاکر جمنا پرشاد نے کرائی۔ اِس ہفتہ کے دہرم چرچا کلب میں پھر اواگون پر بحث ہوئی۔ سوموار کے دن پنڈت دیودیال صاحب اوپدیشک کا ایک ویاکھیان ایشور بھکتی یعنی ایشور بھکتی پر ہوا۔ ۲۲ کے ستسنگ جلسہ میں ہون آدمی کے بعد لالہ گنگارام دہم نے اوپاسنا کرائی۔ اور ٹھاکر جمنا پرشاد جی نے کتھا کی۔ اِس ہفتہ کے دہرم چرچا کلب میں بھی اواگون پر بحث ہوئی۔

۲۰-۱۵ اگست کے ستسنگ جلسہ میں ہون آدمی کے بعد اوپاسنا لالہ کانشی رام چوپڑہ نے کرائی اور فرائض انسانی یعنی منش کا کرتویہ اِس بارے میں شری بیت برہم چاری نتیانند جی نے اپنا فصیح لکچر شروع کیا۔ قریباً دو گھنٹہ تک آپکا منوہر لکچر برابر سلسلہ وار نہایت ہی عمدگی سے ہوا جسمیں صرف دو فرض یعنی تندرستی اور ادم بیان ہو سکے۔ حاضرین کی تعداد تین چارسو سے کم نہ تھی۔ دوسرے دن یعنی سوموار کو پھر اُسی مضمون پر برہم چاری جی کا لکچر ہوتا رہا۔ آج بھی یہہ مضمون ختم نہ ہو سکا۔ مگر حاضرین ہر دو روز کے لکچر سننے سے آنندت ہوئے۔ اور برہم چاری جی کے اور لکچروں کے سننے کے نہایت ہی خواہشمند پائے گئے۔ اِس دن حاضرین کی تعداد دو تین سو کے لگ بھگ ہوگی۔ یکم کو سوامی پتشیرانند اور برہمچاری جی اور پنڈت پورنانند جی (یہہ صاحب ایبٹ آباد سے آج آئے تھے) بمقام سید پور یعنی رام کُنڈ

دہلی سبزی کے تشریف لے گئے اور وہاں بھی دہرم اُپدیش ہوا۔ قصبہ کے لوگوں نے اُپدیش بڑی شردہا اور پریم سے سُن کیا۔ اور آدر مان سے ستکار کیا۔ شام کو تینوں صاحبان یہاں سے بنوں کی طرف تشریف لے گئے۔ ۳ ستمبر سندر داس کو لالہ دیوراج جی (جو بنوں کو جاتے ہوئے چند گھنٹہ یہاں ٹھہرے تھے) کا دیا گیا۔ اُس جگہ مندر میں ہوا۔ لکچر ہماری ملک کی ضرورت پر تھا جسمیں انہوں نے دلائل اور حوالہ جات معقول سے تعلیم مستورات کا ہونا پرم آوشک ثابت کیا۔ جو لوگ عورات کو جاہل رکھنا۔ جو عورات نرا ہیم صاحب بنانا چاہتے ہیں۔ آپکی اچھی طرح تردید کرکے بتلایا کہ ہم لوگوں کو عورات کو دہارمک اوچ شکشا دے کر دیویئیں بنانا چاہیئے۔

۴ ستمبر ۱۹۰۶ء کے ستسنگ جلسہ میں ہون کے بعد اوپاسنا پنڈت بھگت رام جی شرما نے کی۔ اور کتھا یہہ بھاشا بھو سکا سے پنڈت دہنی رام جی شرما نے کی اور گرہست آشرم پر سرمن اوپدیش لالہ گوری شنکر جی نے دیا ہر ایک ستسنگ جلسہ میں شروتاگن کی تعداد معقول رہتی ہے۔ اوسط (سوائے خاص لکچروں کے) ۵۰ یا ۶۰ کے لگ بھگ ہر ایک اتوار کو ہو جاتی ہے۔ آما اوگرا ہی بھی کچھ نہ کچھ ہوتی رہتی ہے۔ سالانہ جلسہ دسہرہ کے دن سے پہلے ہو نہیں سکتا تمام تک اور دسہرہ کے دن گیارہ بجے سے ۲ بجے تک یعنی ۱۴-۱۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو ہوتا رہے گا ابھی دہوم دھام باہر کے آریہ بھائیوں پر منحصر

اور کل کارکنوں کی ہمت اور ہوشیاری پر منحصر ہے۔

راولپنڈی سماج کے گزشتہ سالانہ جلسہ پر پرتی ندہی سبھا کی طرف سے اوپدیشک منڈلی حسب دستور شامل ہوئے تھے۔ اب اُمید کی جاتی ہے۔ کہ منتظمان سبھا مذکور اِس اُتسو پر خاص کر یادرشٹ مدنظر رکھینگے۔ اور ہر طرح اِسکی رونق بڑہائینگے۔ لازمی ہے کہ دسہرہ کی تعطیلوں میں اب کوئی اور آریہ سماج اُتسو مقرر نہ کرے۔ امرتسر کے آریہ گن دیوالی کے ۷۔ اکتوبر کے آخری چھنچھر اور اتوار کو جلسہ بخوبی کر سکتے ہیں۔ یہاں صرف اسواسطے یہہ تاریخ لیگئی ہے۔ کہ انسپکٹر سوسائٹی اور ہمارا جلسہ ایک ہی دن ہو کر بے لطفی نہ پیدا کرے۔

گزشتہ ہفتہ میں کلچرو سماج میں پنڈت مولراج باشندہ علاقہ راولپنڈی (جو ملازم ریاست شاہپور ہے) ٹھیرا ہوا تھا۔ اُسکا لکچر برہم ہوم کام سے اُنہوں نے مشتہر کیا۔ مگر عجب کہ حاضرین سوائے دو چار گھر کے بھائیوں کے کوئی نہ گیا۔ پھر اتوار کو معمولی جلسہ میں دوسرا لکچر رکھا گیا۔ اِسمیں بھی پنڈت صاحب کی فصاحت کا پبلک میں سے چنداں کوئی شائق نہ بنا۔ وہی چند شخص اُنکے چیلے چانٹے سنتے رہے۔

رشتہ ہائے پرانت کے سماجک سماچار

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

(۹) بہادر سے ادکت۔ پنڈت جی جرہ پورہ

گئے - ڈاکٹر گنپت رام شرما نے جو بڑے پکچو ودرڈھ اُتساہی آریہ ہیں۔ اپنے ہاں ویاکھیان کرایا۔ سینکڑوں شروتا اکٹھے ہوئے - دوسرے دن سادھو پرکاشانند نے سماج مندر میں ویاکھیان دینے کے لیئے پنڈت جی سے نویدن کیا۔ پنڈت جی نے سدھانتوں کے بارے میں ان سے صاف صاف کہہ کر ویدوں کے مہتو پر ویاکھیان دینا سویکار کیا - ویاکھیان ہونے لگے - پرنتو چونکہ ان لوگوں کا استھان بدنام ہے - اس کارن شروتا قریباً پچاس ہی آئے - پنڈت جی نے ویدوں کی انیک مہتو بتلائے - اور "اہنسا پرمو دھرما" پر بہت زور دیا - اثر بہت اتم ہوا - پنڈت جی لکھتے ہیں کہ لوگوں نے جودھ پور کے بارے میں یونہی بڑی بڑی کلپنائیں کر رکھی ہیں - یہاں مانس پرچارکوں کے چار پانچ آدمی ہی ہیں - باقی قریباً پچاس آریہ بھائی ست پردھرہ ہیں - شوک ہے کہ آریہ بھائیوں نے برتھا درکر شریمان مہاشے سرکرنل پرتاب سنگھ جی سے اس جھگڑے کے مٹانے کے لیئے نویدن نہیں کیا۔ نہیں تو اچھا نتیجہ نکلتا - کیونکہ جہاں تک معلوم ہوا ہے - اوکت مہاراجہ صاحب بڑے بدھی مان وچارشیل اور دیش ہتیشی ہیں - وہ نہیں جانتے تھے کہ ان کے نام سے اتنا جھگڑا بڑھ کر آریہ لوگوں میں پھوٹ کا کارن ہوں - اور شریر لوگوں کو جہاں تہاں اسکی آڑ میں دو دو سماجیں کر آریہ سماجوں کو ہانی پہونچانے کا اوسر ملے - پرکاشانند جی بھی اب اپنے کیئے پر پچھتاتے معلوم ہوتے ہیں - ڈاکٹر گنپت سنگھ جی بڑی سرگرمی سے وید پرچار نند کے لیئے یتن کر رہے ہیں -

(۹) پنڈت ٹھاکر پرشاد جی کو استعفا دیکر گھر جانا پڑا - مہامنتری جی کی پالیسی بہت دنوں کے بعد کارگر ہوئی -

ریاست کوٹہ کے قریب ایک چھوٹے قصبہ میں ایک برہمن دیوتا رہتے ہیں جن کا نام پنڈت جوگل کشور ہے - آپ نام کو تو ہندو ہیں - مگر اندر سے کٹے مسلمان ہیں - قرآن حفظ یاد ہے - پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں اور مسلمانی مذہب کی تعلیم خفیہ طور پر اپنے چیلوں کو بھی دیتے ہیں - عرصہ چند یوم کا ہوا کہ ان کا ایک چیلا دہار میں گیا اور وہاں کھلم کھلا مسلمانوں کے ساتھ مل کر مسجد میں نماز پڑھی - رفتہ رفتہ یہ بات شہر میں مشہور ہوئی جب ماسٹر پیارے لال جی منتری آریہ سماج دہار کو اس معاملہ کی خبر ہوئی - وہ فوراً اوکت مہاشہ کے پاس جنکا نام لکشمی نراین شرما ہے گئے اور پرائیوٹ طور پر کئی گھنٹوں تک ان سے بات لابھ کی اور پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی بنائی ہوئی پستکیں انکو پڑھنے کے لیئے دیں - جنکا پرنام یہ ہوا کہ مہاشہ لکشمی نراین جی کا اعتقاد دین محمدی سے بالکل اٹھ گیا اور ویدک دھرم پر جم گیا - اندھکار میں پڑنے سے بچنے کے لیئے ایشور کا دھنیواد کیا - اور اپنے گورو جگل کشور کی طرف ایک پتر لکھا جسمیں انہیں گمراہی سے نکلنے کے لیئے اور ویدک دھرم گرہن کرنے کی سفارش کی اور ایک پتر پنڈت لیکھرام جی کی طرف تحریر کیا جسمیں انکو دھنیواد دیا اور اس قصبہ میں جاکر پنڈت جگل کشور اور اسکے چیلوں کو ویدک دھرم پر لانے کے لیئے پرم دربار تمنا کی - دونوں پتروں کی نقلیں

- رتھان پرتی ندھی سبھا کے دفتر میں آگئی ہیں پنڈت تُرکھا رام جی کو وہاں اپدیش کے لیئے روانہ کیا جاویگا -

آریہ سماج اجمیر آجکل خوب رونق پر ہے ہفتہ وار جلسوں میں حاضری ۱۰۰ تک ہو جاتی ہے اور جن لوٹے پھوٹے مانس پرچارکوں نے جو سینچر سماج کھولا تھا - اسکی حالت ناگفتہ بہ ہے باوجود کتنی پرکار کی شرمناک چالبازیوں اور جان توڑ کوششوں کے - لالٹین - گھڑی - میز بل نچ - نوکر اور گنے کے آدمی ملا کر بیس پچیس بمشکل سے حاضری ہوتی تھی - جودھ پور کا سبز باغ دکھا کر دین بھولے بھالے آدمیوں کو بہکانا چاہا مگر منہ کی کھائی -

بواہ کی ضرورت

(۲) (۳)

میرے ایک نیک ست بنسی کھتری ایک معزز خاندان سے عمر ۱۶½ سال تعلیم انٹرنس تک لیکن لیاقت عمدہ - قدرے شاستری خواندہ آرین خیالات کے سبزی خور بلکہ ممبر سماج برسر روزگار کسی خواندہ لڑکی سے جنکی عمر درمیان ۱۲ و ۱۳ سال ہو شادی کرنا چاہتے ہیں - مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت سے زیادہ حالات سے آگاہی ہو سکتی ہے جواہر سنگھ کلرک برگیڈ آفس ایسریل پریس برنجھوں

اشتہار

(۲) (۳)

ایک کتاب مسمی سیم جوت پرماتما کا نشی سماجست جسمیں پرمیشور کے پہچاننے کا گیان اور دھرم اور وچار کا گیان بڑی کوشش سے لکھا گیا ہے - اور قیمت آٹھ آنہ بلا محصول مقرر ہے - موتی رام کھتری ودوان کا رسالہ قصبہ کھنہ سے مل سکتی ہے - جسکو ضرورت ہو منگا لے -

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز ڈاکٹر ... میڈیکل کالج کے پروفیسر ... ڈاکٹروں ... ولایت کی یونیورسٹی سے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے تجربہ ... [illegible]
... ضعف بصارت ناخنہ ... دھند ... [illegible]
... جالا ... وغیرہ ... [illegible]
... قیمت ... [illegible]
... ممیرے کا سفید سرمہ ... خالص ممیرہ ... [illegible]
... درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر حکیم شیر سنگھ اہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

[illegible]

... [illegible]

(۵) ... ممیرے کا سرمہ ... [illegible]

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ... ثابت کرے کہ ... ممیرہ ... [illegible] ... پانچ ہزار روپیہ ... ۱۸۹۵ء ... [illegible]

اشتہار

خاص عام کو واضح ہو۔ کہ ادویات مفصلہ ذیل خاص عام کے واسطے میری دوکان میں موجود ہیں۔ اور ادویات مذکورہ بعد کے آزمودہ کامل ہیں اور ایسے جن صاحبوں کو ضرورت ہو میری دوکان سے آزمائش کے لئے خرید کریں۔ اور دیکھیں کہ ادویات مذکور سے کس قدر فائدہ ہوتا ہے۔ **معجون حیات بخش** معجون مذکور واسطے قوت دماغ۔ درد گردہ۔ درد مثانہ۔ کہنہ آتشک سوزاک۔ بواسیر کے واسطے مفید ہے۔ زرد رنگ کو سرخ کرتی ہے۔ اور قوت خاص کو بڑھاتی ہے۔ اور دائمی قبض کے واسطے مفید ہے۔ قیمت فی دبیہ دو روپیہ کے واسطے **دوائی اٹھرا** دوائی مذکور جن عورتوں کا حمل جلدی جلدی اسقاط ہو جاتا ہے۔ یا بچکی اولاد زندہ نہیں رہتی ہو۔ انکے واسطے بہت مفید ہے قیمت فی دبیہ للعہ۔ **دوائی خارش** تر و خشک۔ یہ دوائی خارش ہر دو قسم کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس دو چھٹانک **آتشک**۔ خواہ کتنا ہی پرانا آتشک ہو۔ دوائی مذکور ہر ایک قسم کی تکلیف کے دو ہفتہ میں بالکل فائدہ کردیتی ہے قیمت فی دبیہ ہے۔ **جوب تلی مجرب**۔ جوب مذکور تلی کے واسطے بہت ہی مفید ہے۔ اگر تلی بڑھ گئی ہو تو چار ہی دن میں بالکل فائدہ کردیتی ہے قیمت فی دبیہ ہے۔ **یونانی لوہیر** یونانی اکسیر جسکی تعریف حب کی شکل ہوئی مجرب پائی جاتی ہے۔ جو ہیکڑوں ادویہ سے آزمائی گئی ہے جس کیسا ہی بواسیر ہو دو ہفتہ میں بالکل صحت ہو جاتی ہے قیمت ۱۲ پوریہ۔ **معجون قوت باہ** معجون مذکور قوت باہ کیواسطے اکسیر جیسی ہے قیمت نصف تولہ فی دبیہ ہے۔ **دوائی تپ دق و سل** تپ دق اور سل کے واسطے از حد مفید ہے قیمت ہے **حب خیط** حب مذکور بالکل نئی ہے۔ بخصوص تشنج الامراض درد اور درد شقیقہ کے واسطے بہت مفید ہے قیمت ۲ **دوائی سوزاک** سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو۔ دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲ **حب حیات** حب مذکور تقویت معدہ و اصلاح ہاضمہ کیلئے مجرب ہے۔ دافع مرض نفخ شکم۔ مقوی دماغ دافع دق۔ قیمت ۲ **گولی دیتا یا قوتی** بارد مزاج لوگوں کیلئے نایاب چیز ہے خفقان اور گرمی تقویت اعضاء رئیسہ دل اور دماغ کی صفائی۔ اور خون گرم کرنے کیلئے بھی فائدہ مند ہے فی دبیہ مہیم سرور الہ ملکی ہے

مہر و شدہ۔ بخاری۔ جالا۔ ضعف بصر۔ تاریکی چشم موتیا بند آنکھوں سے پانی جانا۔ خارش کے واسطے مفید ہے قیمت فی تولہ ہر قسم کا ... طالع قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی جاتی ہے خرچ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔ پرچہ ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگا۔

المشتہر

حکیم لشمبر داس بازار بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

برہمی بوٹی

دماغ۔ بصارت۔ حافظہ یہم حریہ کو قائم اور خون کو صاف کرنیوالی ایک بیجیر اور ستری مسالک مقیدہ بوٹی ہے۔ کہ جسکو ہمارے رشی منی گروہ بالا رو گوں کے بچنے کے لئے بیان کیا کرتے تھے۔ اور اطباء کرام جنکو ہی بچے ہیں بھی شری دیانند سرسوتی جی بھی اسکو استعمال کیا کرتے تھے اسی واسطے انہوں نے اپنے بنائے گرنتھ ستیارتھ پرکاش میں بھی اسکا ضرور ذکر کیا ہے۔ اور اکثر مہاتماؤں سے جو ہمالیہ کی یاترا کو جاتے ہیں۔ اسکی تعریف سنی ہے بہیں یہ بوٹی بڑے چار ہی رہا سند کی کوشش سے بہمار سے حاصل کی ہے۔ اور نرخ اسکا عام لوگوں کے فائدہ کیواسطے بہت ارزان کیا ہے یعنی ۱/ فی پونڈ۔ **ترکیب استعمال** موسم سرما میں اسکو کوٹ کر کپڑے سے چھان لو۔ اور ایک تولہ چھٹانک دودھ کے ساتھ شیر بہکا نوش کرو۔ گرمی کے موسم میں رات کو دھو کر اسکو بھگو رکھنا چاہیئے۔ اور صبح کو کالی مرچ اور الائچی ڈالکر گھونٹ کر پی لینا چاہیئے۔ **المشتہر** دیوی چند بھرا تا مہرم پالکہ ضلع کانگڑہ

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو۔ کہ اس کارخانہ میں دیسی پارچہ از قسم گبرون دری کھیس دہوتی دسوتی سوسی وغیرہ وغیرہ طیار کرائے جاتے ہیں۔

ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بنظر ترقی و اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ کے پارچہ جات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی آزار بند یا دیگر اور کوئی مشہور چیز طلب فرماویں گے۔ تو وہ بھی ہم پہونچائی جاویگی۔ جو صاحب جس نمونہ کا کپڑا طیار کرانا چاہیں۔ نمونہ بھیجنے پر طیار کر دیا جاویگا۔

صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونجات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے۔ ایسی نمونہ پر ۱/ محصول چارج ہونگے۔ مال بعد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔

المشتہران

جیرام بیشمبر داس لوہری پروپرائٹر آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور

فہرست کتب قابل فروخت موجودہ مطبع چھپی ہوئی فہرست کے علاوہ ہیں

ناول جاں نثار اردو قیمت ۲ معہ محصول
ثبوت تناسخ ۱/ پہول اردو مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر ۲
ستیارتھ دھرم پرچار ۱/ تاریخ مہاراجہ گیہ دیوی اردو ۲
مہا بہارت قیمت ۱ انقلاب زمانہ قیمت ۱/
کورپتی ارن ہندی قیمت ۱/ ست کرم ودھی ہندی ۱/
دیکھیں دیو پکا ہندی قیمت ۳ ستارتھ کہت حبان اردو ۱/
بیر تیغ اردو قیمت ۵ کھیتی کی دوا ناگری ۱/
ویدک سسکرت نمبر ۱ اثبات نمبر ۱ انگریزی قیمت ۱/
گلدستہ دھرم قیمت ۱/ ست است و چار ہندی ۱/
تیرتھ کی تحقیقات قیمت ۱/ حقیقت سخ ہندی قیمت ۱/
والو سنسل ہندی قیمت — عیسائی لیلا ہندی ۱/
نہر سنیم گنگا نہار بہوگ ہندی ۱/ کاسیری منتر ۱/
سوامی جی کی تصویر قیمت ۱/ پنڈت گورودت کی تصویر ۱/
علاج الاوہام اردو ۱/ تحقیق الحق انگریزی ۱/
گنگا سنان اردو قیمت — ہیرا بجن اردو قیمت ۱/
لکھمی اردو قیمت ۱/ جانگنی اردو قیمت ۱/
بواہ بیوگا قیمت — ہندو بواہ بیوگا قیمت ۱/
ہندو سدہارن قیمت ۱/ آریہ سے گو رکھی کیول کشن ہندی ۱/
سکھر دیکی کرتوت — بہجن ستیارتھ پرکاش ۱/
بہجن لیلا اردو قیمت ۱/ بہجن ویراگ اردو قیمت ۱/
مختصر جیون چرتر پنڈت گورودت اردو قیمت ۱/
سنسکرت بہ نشد پنڈت گورودت انگریزی ۱/
ہیجیین سیرت انگریزی پنڈت گورودت ۱/
سنہیا انگریزی قیمت ۲ روپیہ رکت سندی

سمت دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام پلیڈر مینیجر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ارتھ ہم سب آپس میں متر بھاو سے برتیں

सद्धर्म प्रचारक

ست دھرم پرچارک

جلد ۳۶

سنہ ۱۹۵۳ بکرمی

نیم

(۱) قیمت عام خریداروں سے جالندھر میں پیشگی ... [illegible]

(۲) اجرت اشتہارات فی سطر ... [illegible]

اودیش

(۱) ویدک ست دھرم کا پرچار ... [illegible]

پیش کرنا

ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے

اشتہار مجرب دوائیں

ادویات جو مرض کو دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ اسکے کھانے سے دل و دماغ و جگر گردہ و مثانہ ضعف دور ہوتا ہے بار بار آنا بھی بند ہو جاتا ہے رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے دبلے پتلے فربہ ہو جاتے ہیں منی اسکے استعمال سے گاڑھی ہو جاتی ہے ہر قسم کی جریان منی کو یہ نہایت مفید ہے یہ بھی یکسر جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہئے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں انکے تدارک کیلئے تیر بہدف ہے۔ یہ روغن مسیحا کے ہمراہ جلق زدوں کے خوب ہیں ... کم ہو جاتی ہے بھی جاتی رہتی ہے قیمت فی تولہ دس روپیہ۔

روغن مسیحا ... [illegible]

پٹھے درست ہو جاتے ہیں اور خاطر خواہ تندرستی بھی پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ ...

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی پرانا ہو گیا ہو اور خواہ زخم بھی ہو گیا ہو بغیر منہ آنے کے دور ہو جاتا ہے قیمت خوراک ایک ہفتہ دو روپیہ۔

دوائی سوزاک سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ہو یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ چار روپیہ۔

المشتہر حکیم تارا چند از گجرات پنجاب

ڈاکٹر برمن کی ہومیو پیتھک اکسیر دوا

بہت لوگ اس بیماری کی ... [illegible] ... کو فایدہ نہ کرتا تھا لیکن ... تجربہ اور کوشش سے یہ دوا نکالی ہے ... کوئی خرابی ... یا کمزوری ہو تو اس طلا کے لگانے سے یا گولی کھانے ... [illegible]

کی بیماری سے آرام ہوتا ہے۔ طلائی شیشی قیمت ... فی شیشی ۵ عدد ... روپیہ۔

عرق کافور مصفیٰ کی حکمی دوا

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ ... سے بہت ... مریضوں میں سے ... ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے اسکا کل حال شیشی کے ساتھ کاغذ میں لکھا ہے۔ ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے ہیضہ کے علاوہ درد شکم کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ...

المشتہر ڈاکٹر گوپال لال برمن ہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر۔ ڈاکٹر برمن کا بنایا ہوا عرق کافور ... ہم نے بھی ہیضہ کی حالت میں چند دفعہ استعمال کیا۔ مفید ثابت ہوا۔

اشتہار

گولیاں بواسیر جو ... میں ... سال سے تجربہ سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں ... بیماری کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت ...

المشتہر ... [illegible]

سچا اشتہار

مفصلہ ذیل ادویات میری والد جناب پنڈت گنگارام صاحب ڈاکٹر ملازم حضور ولیعہد بہادر نواب صاحب بہادر جیند کی ہیں آپ انگلش میڈیکل سند یافتہ میڈیکل کالج کے ایجاد فرمائی ہیں۔ جنکو نہایت کامیابی کیساتھ ڈاکٹری پیشہ کرتے ہوئے تیس سال گذرے ہیں۔ اور جو انگریزی طبی لیاقت کیلئے مشہور پنجاب میں شہرت رکھتے ہیں۔ یہ ادویات ہزارہا مریضوں پر تجربہ کرنے سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں ان سے ملک و قوم کی بھلائی کی غرض سے مشتہر کیجاتی ہیں تاکہ جو شخص بیماری میں مبتلا ہوں اور علاج ڈاکٹری سے فائدہ حاصل کریں۔ گویا آپ بغیر ڈاکٹری استعمال کرکے گھر بیٹھے فیض حاصل کر سکتے ہیں۔

اس بات میں کوئی مبالغہ نہیں ہے کہ جو شخص بعض نیم حکیموں کی ادویات اگر استعمال کرتے ہیں تو مرض بجائے کم ہونے کے زیادہ تکلیف دہ ہو جاتی ہے اور مرض کو اور بڑھا دیتا ہے۔ اکثر ادویات محض نباتاتی اجزا سے تیار کی جاتی ہیں اور نہایت محنت و حفاظت سے تیار کیجاتی ہیں۔ اور جب تک ان کو عوام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تب تک ان کی آزمائش کی گئی ہے اور آپ پورے اطمینان کیساتھ انہیں استعمال کر سکتے ہیں۔

آخر میں میں نہایت ضروری خیال کرتا ہوں کہ دوائی منگوانے والے صاحبان مرض کی بابت پورا مفصل حال لکھیں تاکہ آپکو مرض کے مطابق دوائی بھیجی جاوے۔ ورنہ بہتر ہوگا کہ بیماری کا حال علامات وغیرہ منفصل طور پر لکھ بھیجیں ہم خود موزوں دوائی تجویز کرکے ارسال کریں گے۔

اسکے علاوہ ہمارے ہاں میڈیکل ہال اینڈ جنرل مرچنٹ سے ولایتی انگریزی ادویات نہایت عمدہ اور خالص ولایت سے منگوائی جاتی ہیں۔ اور جو آرڈر دیگا اسکو کفایت سے مل سکتی ہیں۔

فہرست ادویات

جوہر تریاق — جو ہمارے ہاں سے تیار ہوتا ہے و دیگر جملہ ادویات کی جڑی بوٹیوں سے تیار کیا گیا ہے اسکے موافق بڑی محنت و احتیاط و صفائی سے تیار کیا گیا ہے۔ ہمارا جوہر مفصلہ ذیل امراض کے لئے مجرب اکسیر ثابت ہوا ہے۔ اگر کسی جگہ ہو تو

پڑیوں نے ایک اپنا اثر کر چکا ہو۔ بدن کے پھوڑے پھنسی جاری امراض۔ بھگندر۔ ناسور۔ فساد خون۔ درد اعضا جسم سیاہ ہو جانا درد مثانہ۔ پتہ۔ وجع مفاصل وغیرہ وغیرہ سال بھر میں ایک دفعہ حفظ ما تقدم کے طور پر اگر اسکو استعمال کیا جاوے تو مذکورہ بالا امراض کے علاوہ کسی قسم کا پھوڑا پھنسی اور خارش نہیں ہوتی۔ اسکا بہت عمدہ ہی خوشبودار مرہم ہے۔ غرضیکہ یہ جوہر تریاق ہمارے کارخانے کی ادویات میں اپنی نظیر آپ ہی رکھتا ہے۔ زیادہ تعریف کرنا فضول ہے قیمت فی شیشی خورد دو روپیہ شیشی کلاں کی قیمت للعہ

ویجی ٹیبل نروائن ٹانک پلز یعنی حب مقوی اعصاب

جب کثرت محنت سے دماغ کمزور ہو جاتا ہے چہرہ زرد ہاتھ پاؤں میں درد ہاضمہ کمزور کسی کام کے کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ جب جوانی میں بیرج (منی) کی حفاظت نہ کرنے سے دل اور دماغ کی طاقت سست ہو جاتی ہیں۔ یہ گولیاں اکسیر کا کام دیتی ہیں۔ اور بدن کو توانا مضبوط اور طاقتور بنا دیتی ہیں۔ اسکے علاوہ جریان منی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ رقت منی احتلام۔ ضعف دماغ۔ ضعف معدہ۔ ضعف بصر کے لئے ہماری نروائن ٹانک پلز اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں سچ مچ سونے اور جواہرات میں تولنے کے لائق ہیں۔ قیمت بہت ہی تھوڑی یعنی ایک بکس جس میں ۳۲ گولیاں ہوتی ہیں۔ قیمت دو روپیہ ۲۴ گولی کا بکس للعہ

نامردی کی گولیاں فی بکس ۳۲ گولی قیمت للعہ

چوتھیا بخار

چوتھیا جوہری کونسا گھر ہے کہ جسمیں اس نادر دوائی کی ضرورت نہ ہو۔ کبھی بچہ بیمار ہے کبھی گھر میں بخار کی شکایت ہے۔ ہر وقت ڈاکٹر کو بلانا سہل نہیں ہوتا۔ یہ جوہری ہر قسم کے بخار کے لئے اکسیر ہے چوتھیا کے لئے تو خاصکر تیر بہدف علاج ہے۔ کونین اسکے سامنے بالکل مات ہے۔ یہ صرف نباتاتی اجزا سے تیار کی گئی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

اسپلین پلز یعنی طحال یعنی تاپ تلی کی گولیاں للعہ

اور مجرب گولیاں۔ وہ لوگ جو اس بیماری کا علاج کرتے کرتے مایوس ہو گئے ہیں۔ ہماری ان گولیوں کا ضرور استعمال کریں۔ حکیم۔ ڈاکٹر۔ ویدہم سے یہ گولیاں منگا کر استعمال میں لاتے ہیں۔ قیمت فی بکس دو روپیہ

اکسیر اکسیر یعنی دمہ کی مجرب دوائی

سینکڑوں مریض اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی صرف دو روپیہ

ذیابیطس کی مجرب گولیاں

ان گولیوں کے چند روزہ استعمال سے پیشاب کا بار بار آنا۔ پیاس کا زیادہ لگنا اور شکر جو پیشاب میں آتی ہے یکلخت موقوف ہو جاتی ہے اور کمزوری کا نام و نشان باقی نہیں رہتا قیمت فی بکس للعہ

دائمی قبض کی گولیاں

جن لوگوں کو دائمی قبض کی ہمیشہ تکلیف رہتی ہے وہ انکا استعمال کریں قبض دفع ہو جاویگی قیمت ۳۲ گولی دو روپیہ۔

بچوں کی گولیاں

ہم نزلہ زکام کھانسی کیلئے بیحد مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ

ہاضمہ کا اکسیر یعنی ہاضمہ کا عرق

جب تک ہاضمہ درست نہ ہو انسان کی زندگی بے لطف ہے۔ اسکے استعمال سے بھوک کا لگنا معدہ کا قوی ہونا بدن میں طاقت کا آنا۔ گھبراہٹ کا دور ہونا ایک معمولی بات ہے قیمت فی شیشی

درد سر کی دوا

کیسا ہی درد شدت سے ہو فوراً جاتا رہتا ہے اس سے بہتر عمدہ دوائی تجربہ میں نہ آئی ہوگی۔ قیمت ۱۰ روپیہ ایک درجن

داد یعنی دودی

اس دوائی کے لگانے سے داد جڑ سے اکھڑ جاتا ہے داغ بھی نہیں رہتا۔ قیمت فی بکس ۱۲

درد دانت کی دوائی

دانت میں درد کیسا ہی سخت کیوں نہ ہو۔ کرم خوردہ ہو۔ یا کھوکھلا ہو۔ ایکدفعہ لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی آٹھ آنہ

منجن

اسکے استعمال سے دانتوں سے بیہودہ دُرد و مسوڑوں سے خون نکلنا بند ہو جاتا ہے اور دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ دانت صاف شفاف موتیوں کی طرح چمکتے ہیں۔ فی بکس

عرق بواسیر

اسکے چند روزہ استعمال سے بواسیر خونی و بادی کو آرام ہو جاتا ہے مسوں کی سوزش و ٹیس و خون آنا بالکل آرام آ جاتا ہے۔ اس موذی مرض کے دفعیہ کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ۔

کرم کی دوا

نہایت عمدہ ہے قیمت فی بکس للعہ

نوٹ — ہر قسم کا سودا پاس [illegible] یہ قابل ہے نہایت [illegible] عمدہ ادویات [illegible] بکس [illegible] جواب کو

جو شخص ... دوائی منگوانا ... کے بیمار بتلائیں جن کے پاس کاغذات ... پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوائی بھیجا جاویگا۔ ہر ایک دوائی کی ترکیب حرف بحرف [illegible]

نمبر ۲۵ | مطبوعہ ۱۱ - اسوج سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۲۵ ستمبر ۱۸۹۶ء روز جمعہ | جلد ۸

آریہ سماجک سالانہ جلسے

قصور آریہ سماج سالانہ جلسہ ۱۹ و ۲۰ ستمبر ۱۸۹۶ء

لودھیانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ - ۲۹ ستمبر ۱۸۹۶ء

جھنگ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ - ۲۷ ستمبر ۱۸۹۶ء

سکندر آباد ضلع بلند شہر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۳ و ۱۴ - اکتوبر ۱۸۹۶ء -

جالندھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ دسمبر ۱۸۹۶ء - اور نگر کیرتن ۲۵ - دسمبر ۱۸۹۶ء

راولپنڈی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ایام التعطیلات دسہرہ میں -

مراد آباد آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۵ و ۶ نومبر ۱۸۹۶ء

کمالیہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر ۱۸۹۶ء

سرسہ ضلع حصار آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۱ - اکتوبر اور یکم نومبر ۱۸۹۶ء

پشاور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۴ و ۱۵ - ۱۶ - اکتوبر ۱۸۹۶ء - لالہ شیو رام اپ منتری نویدن کرتے ہیں - کہ دیگر سجن پرش اور آریہ اپدیشکوں کے علاوہ پنڈت دولت رام پنڈت لیکھ رام جی اور لالہ آتما رام جی ضرور درشن دیویں -

کوئٹہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ - ۲۷ ستمبر ۱۸۹۶ء - اور نگر کیرتن ۲۵ کی شام کو - آریہ مہاشے و اپدیشک صاحبان درشن دیکر کرتارتھ کریں -

مالیر کوٹلہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۰ و ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ء کو -

---

ست دھرم پرچارک

ست کا بل

شروع سرشٹی سے اس جگت میں دو پرکار کے منش پائے جاتے ہیں - دیو جنہیں اتم گن ہوا کرتے ہیں - اسر یعنی راکھشس دیدہ و دانستہ چلنے والے اور ایشور کی آگیا انگھن کرنیوالے - دوسرے شبدوں میں آستک اور ناستک - دوسرے شبدوں میں ودوان اور مورکھ - دوسرے شبدوں میں سچ بولنے والے اور اسَت بولنے والے کپٹی - پرنتو اگر دونو پرکار کے منشوں کے آتما سے پوچھا جاوے - کہ اسَت بولنا اچھا ہے یا ست - تو بے اختیار ہو کر انکی زبان سے ست کا شبد نکلتا ہے - اگر جھوٹ کو ست کا سہارا نہ ملتا تو کبھی جھوٹ دنیا میں رائج نہ ہوتا - اگر کوئی بڑا عالم سے عالم پرتشٹت ودوان - رشی یا منی بھی اوٹھ کر ایک بات کہدے اور پرتیت ہو جاوے کہ وہ اسَت کہتا ہے تو کوئی مورکھ بھی اسپر اعتبار نہ کریگا - یدی اسکا اسَت مانا بھی جاتا ہے - تو کیول اس تجربہ پر کہ وہ ست کے بولنے والا ہے کبھی اسَت نہیں کہیگا - اگر ہربرٹ سپنسر - مل یا کپل جیسے فلاسفر بھی اوٹھ کر چار ضرب پانچ مساوی بیس کے کہدیں تو میرا خیال ہے کہ تیسری کلاس کا ودیارتھی بھی نہیں مانیگا پس سدھ ہوا کہ ست کا وہ بل ہے کہ جسکے آگے بڑے بڑے فیلسوفوں اور ماہران علوم کو بھی سر جھکانا پڑتا ہے - ست کا وہ بل ہے کہ جسکے آگے بڑے بڑے یودھا - شور ویر - بہادر - پہلوان بھی مات ہو گئے - ست کا وہ بل ہے جسکے آگے بڑے بڑے دھنا دیہ - دولتمند اور بڑی سخرتوں کو گردن جھکانی پڑی کسی مت کے انویائی نے بھی جھوٹ کی تائید نہیں کی - ہانس پرچارکوں کی لیماندہ ہیاں چابنیوالا آریہ گزٹ فیروزپور کا ایڈیٹر جو اس پرچار کے حق میں مدد کرتے ہوئے سماج کا انعام جو وہ پورے حاصل کر چکا ہے - اور جسکو ہضم کر کے ڈکار بھی نہیں لیا - اب معلوم ہوتا ہے کہ روپیہ خرچ ہو جانے کی وجہ سے یا اخبار کے چلانے کے لیئے اور روپیہ کی حاجت ہونے کے سبب سے کچھ عرصہ ویدپرچار فنڈ کے حامیوں اور سوامی دیانند جی کے متن پر نہرا اوگل رہا ہے - میں ہرگز یہ نہیں چاہتا تھا - کہ ایسے متعصب اور زہریلے ایڈیٹر کی بابت کو پرچارک کے کالم میں جگہ دوں - کیونکہ اسکا کیا ہے پنجابی مثل ہے رجھتے دیکھاں تو اپرات - اودہے بھیاں ہی رات - دھبکا کھایا اوسنگایا - مگر یہ کہلانے کے لیئے کہ ست کا بل وہ ہے کہ تعصب کے پردوں کو چیر پھاڑ کر بھی باہر نکل آتا ہے ست کا بل جوالا مکھی پربتوں کی اگنی کی طرح ہے کہ لوہے کی چادروں اور پتھروں کو بھی ریزہ ریزہ کر کے باہر نکلتا ہے - اودیت ہوا ہوں - کہ ناظرین پر دکھلاؤنگا - کہ جو آدمی کہ ایک ہفتہ یا دو ہفتہ

کے اندر اپنی رائے بدل لیتا ہے - (نہیں نہیں اپنے غلطی کی) رائے نہیں بدلتا - بلکہ جس طرف پیر جی چلتے ہیں - اسی طرف چل پڑتا ہے - وہ کس وقعت کے قابل ہے -

آریہ گزٹ مورخہ ۱۰ - اگست کے سماجک خبر کے کالم میں ہنوں آریہ سماج کے جلسہ کے متعلق خبر لکھتے ہوئے ایڈیٹر صاحب یوں رقمطراز ہیں -

"معلوم ہوتا ہے کہ یہ سماج ایک پارٹی کا طرفدار ہے - ورنہ دیانند کالج نے کیا قصور کیا تھا - کہ اسکے لیئے اپیل نہ ہو - اور وید پرچار فنڈ کے لیئے اپیل کی جاوے - ہمارے آریہ بھائیوں کو ودیا کی ترقی کرنی ضرور چاہیئے جبوقت کوئی سماج میں داخل ہوتا ہے - تو اسے اصولو نپر اقرار کرنا پڑتا ہے - کہ ہم علم کی ترقی کرینگے ..."

ناظرین غور فرمائیے - کہ قومی اور کالج پیر جی اسطرح آریہ سماج کے اصولوں سے چیکسے کوگرتا ہے - کیا وید پرچار کے لیئے اپیل کرنیوالے اگر ایک پارٹی کے طرفدار ہیں - تو کیسی تحریر سے ہی ترشح نہیں ہوتا کہ کالج کی اپیل کے لیئے طرفداری کرنیکا × تک نہیں آتا - البتہ وید کا لفظ تو کئی دفعہ آیا ہے کوئی مشن بھی سماج میں اس لیئے داخل نہیں ہوتا - کہ علم کی ترقی کرینگے - ذرا تعصب کی آنکھیں کھولکر تیسرا اصول پڑھو جہاں صاف لکھا ہے - کہ وید کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے - اگر علم کی ترقی کے لیئے سماج میں داخل ہوتا ہے - تو ہر ایک انگریز مولوی - اور ناستک جسقدر تعلیم یافتہ ہیں وہ سب آریہ ہیں - جسقدر گورنمنٹ اور مشن سکول علم کی ترقی کے لیئے کوشش کر رہے ہیں - اسکا عشر عشیر بھی کالج پارٹی نہیں کر سکی - اور شاید دو سو برس میں بھی نہ کر سکیگی - مشنریوں کے سکول ہندوستان تو درکنار افریقہ کی گھاٹیوں - امریکہ کے قصبہ قصبہ - چین کے کنارے غرضیکہ کل دنیا موجود ہیں - کیا ان سبکو آریہ مہاتما کہنا چاہیئے - کیونکہ ایڈیٹر صاحب کی رائے میں آریہ وہ ہے جو دس اصولوں پر یہ اقرار کرتا ہے - کہ میں علم کی ترقی کرونگا -

سچ ہے تعصب انسان کو اندھا کر دیتا ہے شاید ایڈیٹر صاحب تیسرے اصول کو چھوڑ کر آریہ سماج کے اصول ودیا کی بردھی اور اودیا کے ناش کی طرف اشارہ کرتا ہے -

مجھے یہاں تشریح کی ضرورت نہیں کہ یہاں ودیا اور اودیا شبد سے کیا مراد ہے - اگر ایڈیٹر صاحب میں تعصب نہ ہوتا تو رائے بھاگو دت کی کتاب موسومہ ویدک دھرم پرچار کو پڑھکر معلوم کر لیتا - کہ در اصل سوامی جی کی ودیا اور اودیا شبد سے کیا مراد ہے - مگر یہاں تو گرو کا مرید بننے کا خیال مد نظر تھا نہ کہ سچائی کو پرکھنے کا - بھلا صاحب اگر دیانند کالج نے کچھ قصور نہیں کیا تو مشن سکولوں نے کیا قصور کیا ہے - کہ جسکے لیئے آریہ سماج اپیل نہ کریں - آپ چونک اٹھینگے - اور یکلخت بول اٹھینگے - کہ دیکھو یہ شخص ہمارے لڑکوں کو عیسائی بنانا چاہتا ہے - کیا ہم اپنے لڑکوں کو عیسائی بنا دیں -

گھبرائیے نہیں میں ثابت کر سکتا ہوں کہ آپکے کتنے گرو بھائی موجود ہیں - جو کہ مشن سکولوں میں اپنے لڑکوں کو پڑھاتے ہیں -

کیا ہم دیانند کالج یعنی مانس پرچارک کالج کے لیئے مدد دیں - جہاں سے ہماری اولاد گوشت اہاری اور اسٹر دیت نکلے -

پیارے ایڈیٹر جی - میں حد سے تجاوز کر گیا ہوں اور میں نے مفت میں اس مضمون پر یہاں بحث کی ہے - جھوٹ کے پاؤں کہاں - ست وہ ہے کہ خود بخود پرگٹ ہو جاتا ہے - میں اسی ایڈیٹر کی زبانی آپکو سچائی کھلا دیتا ہوں - آپ کیم ستمبر کے گزٹ ۵ صفحہ ملاحظہ فرمائیے - اسکا اقتباس ذیل میں درج ہے -

" شری ستی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی طرف سے بھائی جگت سنگھ صاحب و سردار ہرنام سنگھ صاحب وغیرہ کئی اوپدیشک برابر دھرم کا اوپدیش کر رہے ہیں - ایسے ہی اگر اور باقی صوبوں کی پرتی ندہیاں بھی بہت سے اوپدیشک مقرر کر کے اوپدیش کرا دیں - تو بہت جلد وید کا پرچار اس دیش میں ہو جاوے "

لیجیئے ناظرین مبارک ہو - ست نے اپنا بل دکھلایا یہاں اب وید پرچار کی ضرورت نہ صرف پرتی ندہی سبھا پنجاب کے لیئے محسوس کی گئی ہے بلکہ باقی صوبوں کی پرتی ندہیوں کے لیئے بھی اپیل کی گئی ہے وید کا پرچار ضرور کریں - اب میں اسپر کیا نوٹ چڑھاؤں - پبلک خود یہ گرگٹ کی سی رنگت بدلنے کو ملاحظہ کر سکتی ہے - دروغگوئی تو آپکے کالج کا پرابھاری اصول ہے - آریہ پبلک کو معلوم ہے کہ شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی طرف سے ڈیڑھ بنا دلی جھوٹھے اوپدیشک کام نہیں کرتے - بلکہ بیس کے قریب لائق اوپدیشک برابر کام کر رہے ہیں - مانس پرچارکوں کی بناوٹی پنچایت کو آریہ پرتی ندہی سبھا کے نام منسوب کرتا ہے - مگر فریب کھانے والیکو

× دیانند کالج کا نام اصولوں میں تو کہیں ... کالج پارٹی کا طرفدار ہی ... والا بھی ۳

شرم کیا۔ اُنہوں نے تو گرو کی پیروی کرنی ہے۔ ناظرین منتظر رہیں۔ کہ اگلے پرچہ میں وہ اسی مضمون کی تردید کریگا۔ کیونکہ جس طرف گروجی ہاتھ اُٹھا دیں گے۔ چیلا حکم سجا لادیگا۔

باقی آئندہ (جمنا داس)

ویدپرچار فنڈ

اور

ایڈیٹر آریہ گزٹ فیروزپور

ناظرین کو معلوم ہو۔ کہ ایڈیٹر آریہ گزٹ فیروزپور نے مورخہ ۸ ستمبر کے پرچہ میں ایک مضمون بعنوان " ویدپرچار فنڈ " نکالا ہے جسمیں اول اول تو اسکی سخت ضرورت بتلائی ہے۔ مثلاً " واقعی ویدپرچار اور ویدپرچار فنڈ " ایسا کام ہے۔ کہ ہم سب آریہ ہندوؤں کو کرنا چاہئے بلکہ ہر شہر اور ہر گاؤں میں اسکا پرچار ہونا ضروری ہے مجھکو بھی اس نام سے از حد محبت ہے میں چاہتا ہوں۔ کہ ہر ایک انسان وید کا پرچار کرے .. .. .. " تعریف لکھتے لکھتے ایڈیٹر صاحب کو قومی گرو کی نصیحت یاد آگئی۔ فوراً اصل مضمون کو چھوڑ کر مراد آباد سماج کی تحریک پر حملے کرنا شروع کیا ہے۔

مراد آباد سماج کی تحریک پر مفصلہ ذیل سوالات کر کے اپنے من مانے جواب ایڈیٹر صاحب نے دیئے ہیں۔

(۱) ہم جو یہ تحریک پاس کرتے ہیں اُس سے اسوقت کچھ فایدہ ہوگا یا نہیں۔

اسکا جواب ایڈیٹر صاحب دیتے ہیں کہ اس تحریک سے کچھ فایدہ نہیں کیونکہ ہم مدت سے دیکھ رہے ہیں کہ تھوڑا بہت ہر سماج۔ ہر ضلع وصوبہ میں ویدپرچار ہوتا ہے لیکن اس سے خاک فایدہ نہیں ہوا۔ بلکہ برعکس اسکے بعض بعض سماج اصلی حالت سے بھی جاتی رہی۔

تردید۔ پبلک کی آنکھوں میں دھول ڈالنا آپکا ہی کرشمہ ہے۔ مراد آباد سماج پر میں انصاف چھوڑتا ہوں۔ کہ پشچم اتر دیش کی پرتی ندہی سبھا نے آج تک کتنی سماجوں میں اوپدیش ہوتا رہا ہے۔ لالہ نرائن پرشاد سکرٹری ویدپرچار فنڈ کمیٹی مراد آباد نے مجھے بتلایا۔ کہ پرتی ندہی سبھا مذکور کی کتنی سماجیں ٹوٹ گئیں جہاں کہیں صرف اوپدیشک نہ پہنچنے کے سبب سے سماجوں کی اُنتی میں جو یک سخت رکاوٹ پڑ گئی صرف اوپدیشک بہم نہ پہونچنے کے سبب سے سہارنپور آریہ سماج کے سکرٹری نے مجھے بتلایا کہ سالوں تک یہاں کوئی اوپدیشک نہیں آیا۔ اسی وجہ سے ممبروں کا اُتساہ گھٹ گیا ہے۔ اور سماج کی اُنتی جاتی رہی ہے۔ پنجاب کی نسبت دیکھئے تو ویدپرچار فنڈ کے کھلنے سے پہلے پنڈت لیکھ رام جی و پنڈت سنی رام جی۔ پرتی ندہی سبھا کی طرف سے کام کرتے تھے۔ جنمیں سے پنڈت لیکھ رام جی کو تو سوائے تصنیفات کے سوامی جی کی سوانح عمری کا کام بھی سپرد تھا۔ اب کوئی آدمی یقین کرسکتا ہے۔ کہ ڈیرہ اوپدیشک پنجاب کی ساری سماجوں میں جا کر اوپدیش کرسکتا ہے۔ رجپوتانہ پرتی ندہی سبھا میں اب تک سوائے پنڈت تُلسی رام سے کوئی اوپدیشک نہیں۔ بنگال بہار کی پرتی ندہی سبھا میں یہی حال ہے بمبئی۔ مدراس کا ذکر کرنا بھی بیجا ہے۔ اب بتلائے ایڈیٹر صاحب کہ ہر سماج۔ ہر ضلع و ہر صوبہ میں کس طرح ویدپرچار ہوتا ہے۔ ہاں اسی واسطے تھوڑا بہت کا لفظ استعمال کیا ہے۔ فایدہ ہوتا کس سے جبکہ پرچار تھا ہی نہیں۔ ایڈیٹر صاحب کی رائے میں پرچار کرنا مفید نہیں کیونکہ اس سے کچھ فایدہ نہیں ہوا۔ نہ معلوم کہ آپ فایدہ سے کیا مراد لیتے ہیں۔ کیا ایک آدمی ایک دو ہل کے چلانے سے امید کرسکتا ہے۔ کہ اُسکے تمام کھیت جو کہ لاکھوں کروڑوں بیگھہ زمین کے ہیں سینچت ہو کر عمدہ فصل پیدا کریں۔

(امر دوم) کہ جہاں ویدپرچار فنڈ (مثلاً پنجاب) جاری ہے۔ وہاں اُس سے کچھ فایدہ ہوا یا نہیں۔ اس سے آپ ثابت کرتے ہیں کہ نہ تو کوئی سماجیں زیادہ بڑھیں نہ ممبر بڑھے۔ بلکہ سماجیں ٹوٹ ضرور گئیں۔

(تردید) جھوٹ بولنے کی وِدّیا تو آپ نے گروجی سے حاصل کی ہے۔

گر نہ بیند بروز شپر چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

کیا خوب ہوتا اگر پنجاب پرتی ندہی سبھا سے سماجوں کی فہرست منگوا کر دیکھئے۔

لیکن اگر بالفرض اسقدر نمایاں جلد ترقی نہ بھی ہوئی ہو۔ تو کیا اسکا یہ مطلب ہے۔ کہ آریہ سماج کو وہ کام جسکو کہ اپنا پرم دھرم سمجھتا ہے۔ چھوڑ دینا چاہئے۔ عیسائیوں نے سینکڑوں برس لگاتار کوشش کی بیس برس کے عرصہ تک چین میں ایک عیسائی نہ بنا۔ کیا اُنہوں نے کوشش کرنا چھوڑ دیا۔ مگر اب اسکا نتیجہ دیکھو کہ کسقدر عیسائی چین میں ہیں۔ اور کتنے عیسائیوں کے مدرسے ہیں جب وقت ٹمپرنس سوسائٹی نے شراب کے برخلاف لکچر دینا شروع کیا تھا پبلک اسکو پاگل اور سودائی سمجھا کرتی تھی۔ مگر اسکے لگاتار اوپدیش اور ہمت نے کچھ عرصہ کے بعد کیا اثر پیدا کر دکھلایا۔ آج

اگر اس سوسائٹی کو فروغ نہیں ہا۔ تو اوپدیش کے ابھاو کے سبب سے ورنہ یہہ سوسائٹی مثل آگ کی ترقی کرتی جاتی تھی۔

امر سیوم کہ آیا وید پرچار کا آریہ ہندو دہرم پر کچھہ اثر ہوا یا نہیں۔ جسکا جواب ایڈیٹر صاحب یوں دیتے ہیں۔ کہ کتنی سناتن سبھا ٹوٹ کر آریہ سماج بنگئی۔

جواب) مجھے تو ایڈیٹر صاحب کی لیاقت پر ہنسی آتی ہے۔ اسکا جواب تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ ڈی اے وی کالج نے خاک بھی ترقی نہیں کی۔ کیونکہ کتنے کالج اور سکول ٹوٹ گئے۔ اگر اندازہ کریں تو پچھلے سالوں کی بنسبت لاہور کے مشن کالج۔ گورنمنٹ کالج سناتن سکول۔ دیانندی سکول میں طلبا کی تعداد دن بدن زیادہ ہے۔ کیا اس سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ ڈی اے وی کالج نے ذرا بھی ترقی نہیں کی۔ اگر بالفرض بقول ایڈیٹر آریہ سماج کا مشن صرف تعلیم یافتہ سوسائٹی پر محدود ہے۔ تو بھلا وہ خود تو بتلا دیں کہ ڈی اے وی کالج کے پرنسپل نے تو گورنمنٹ کالج و مشن کالج کے پرنسپلوں اور پروفیسروں کو آریہ بنا لیا ہے۔ اور جتنے پنجاب میں تعلیم یافتہ ہیں۔ ان سب کو یا انکے ایک جزو اعظم کو آریہ بنا دکھلایا ہے۔

آریہ سماج کا مشن صرف تعلیم یافتوں کے لئے نہیں بلکہ ہل جوتنے والوں کسانوں اور ڈھور ڈنگر چرانے والوں کے لئے بھی ہے۔ کیا رامچندر جی و کرشن چندر جی کے پیرو ان پڑہ نہیں تھے۔ کیا مسیح کے حواری سب کچھ پڑھے تھے۔ کیا محمدؐ کے پیرو سب ایم اے تھے۔ کیا کبیر جی۔ بدھ۔ نانک کے معتقد سب کے سب انگریزی خواندہ تھے۔ بڑا دہی انصاف ہے کہ یہہ سب لیڈر خود بھی کچھ پڑھے لکھے نہیں تھے۔

امر چہارم سوامی جی کا اثر تمام پڑہے لکھے لوگوں پر ہوا۔ جو کہ ایم اے۔ بی اے تھے۔

جواب) اگر آپکا خیال ہے۔ کہ سوامی جی کا اثر تمام انگریزی تعلیم یافتوں پر ہوا تو بالکل غلط ہے۔ اثر ان ہی لوگوں پر ہوا جو کہ ست دہرم کے متلاشی تھے جنہیں ہٹ پات بالکل نہیں تھا۔ ورنہ سوامی جی عیسائی اور مسلمانوں کے ساتھ بحث کرنے کے باوجود بھی ان کو آریہ نہ بنا سکے۔ اگر وہ کچھہ اور عرصہ زندہ رہتے تو اپنے سرل ویاکھیانوں سے ہزاروں ان پڑھ ہل جوتنے والوں کو بھی آریہ بنا جاتے۔ کیا اودیپور کا مہارانا تعلیم یافتہ تھا۔ مگر اسنے سوامی جی کے ویاکھیان سنکر کس طرح ان کے سامنے سر جھکایا۔ اسی طرح دوسرے راجاؤں نے سوامی جی کو ہل جوتنے والے کسانوں تک پہنچنے کے لیئے وقت بھی نہیں ملا۔ ورنہ اگر ان لوگوں میں انکا اوپدیش ہوتا۔ تو سینکڑوں انکے پیچھے بھاگتے۔ کیا گرو نانک اور کبیر جی کی اوپدیش کا نمونہ ہمارے سامنے موجود نہیں جنہوں نے لاکھوں ہندووں کو اپنا مذہبی غلام بنایا۔ کیا آریہ سماج کے اوپدیشک آریہ سماج کے نیم کو پنجابی میں ورنن کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے یہہ ہمارا قصور ہے کہ ہم نے ایسا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ پرچار کا اسمیں کچھہ قصور نہیں۔ کون اس بات سے منکر ہے کہ آریہ سماج کا کام اودیا کو ناش کرتا ہے۔ مگر آپ ودیا اور اودیا کے معنے سمجھیں تو کیا کریں مفصل دیکھو آئے ٹھاکردت کی کتاب مصنفہ وید دہرم پرچار۔ آپ آریہ سماج کے تیسرے

اصول در پہلے اصول کو کیوں قطع نظر کرتے ہیں۔ کیا ہر ایک صوبہ و شہر میں گورنمنٹ و مشن نے سکول قائم نہیں کر دیئے۔ جو آپ اسقدر زور دینے لگے ہیں۔ ہم گورنمنٹ کے مشکور ہیں کہ گورنمنٹ نے ہمکو اس کام میں بڑی سہایتا دی ہے۔ آپ صریح طور پر پبلک کو دہوکا دیتے ہیں کہ دیانند اینگلو کالج سے جتنے طالب علم نکلتے ہیں آریہ نکلتے ہیں۔ جب وہاں استاد سناتن سبھا کے ممبر۔ برہمو۔ ناستک موجود ہیں۔ تو کیا انکی تاثیر سے لڑکے آریہ نکل سکتے ہیں۔ کرپا کر کے بارہ سال کے عرصہ میں جس قدر آریہ طالب علم وہاں سے نکلے۔ انکی تعداد تو گن سنائیے۔ کتنے طالب علم کھٹ شاستروں کے پڑہنے والے۔ کتنے وید ویکتا کتنے ستیارتھ پرکاش پڑہکر۔ کتنے اپنشدوں کے جاننے والے وہاں سے نکلے۔ ہاں بزرگوں کی عزت اتارنے والے۔ ماس پرچار کرنیوالے قصابوں کی بدی لینے والے۔ انڈے کھانیوالے آریہ سماج کے لیڈروں کو کوسنے والے تو بیشک نکلے ہیں اس بات کے ثابت کرنے کو تیار ہوں۔ کہ مشن کالج اور گورنمنٹ کالج میں آریہ طلبا کی تعداد ڈی اے وی کالج کی طلبا سے زیادہ ہے۔ اگر مسلمانوں کے ساتھ لڑائی کرانے والے طالب علم نکلتے ہیں۔ تو ڈی اے وی کالج سے۔ اگر متعصب۔ ریاکار۔ آریہ سماج کے دشمن طالب علم نکلتے ہیں تو ڈی اے وی کالج سے۔ اگر انڈے خور۔ ماس خور۔ ماس پرچارک طالب علم نکلتے ہیں۔ تو ڈی اے وی کالج سے۔ جب کالج کمیٹی کے لیڈر سندھیا کو سندھیا بازی۔ پرارتھنا کو فضول سوامی جی کرت گرنتھوں کو خشک تعلیم کے نام سے

منسوب کرتے ہیں۔ تو پبلک خود غور کرے۔ کہ طالبعلم کیسے آریہ نکلینگے۔ چو کفر از کعبہ خیزد کجا ماند مسلمانی۔ سو گر ہمیں مکتب ہمیں ملا کار طفلاں خراب خواہد شد۔ کیا آپ یہ دعوی کرتے ہیں۔ کہ پرنسپل صاحب کے اثر سے جو آپکی رائے میں آریہ ہیں لڑکے آریہ نکل سکتے ہیں۔ کیا آپکو معلوم نہیں کہ پرنسپل صاحب کالج میں ہسٹری (تواریخ) پڑھاتے ہیں۔ کیا لڑکے انگلستان اور فرانس کے عیسائیوں کی ترقی و تنزل کے پڑھنے سے آریہ بنجاوینگے۔ یا پرنسپل صاحب اسوقت انکو ہسٹری چھوڑ کر دھرم کی تعلیم دینے لگ جاتے ہیں۔ شاید ڈی اے وی کالج میں وید مقدس اگر ویدیکا پرچار کرتی ہے۔ کیونکہ اگر وہاں بی اے کلاس میں مطابق گورنمنٹ کالج و مشن کالج کے چند لڑکوں کو وید پڑھایا جاتا ہے تو سائین اچارج کا بھاشیہ نہ کہ سوامی دیانند کا۔ پس پبلک خود انصاف کرے کہ ڈی اے وی کالج نے کونسی خصوصیت بنسبت دوسرے کالجوں کے رکھی ہے۔ جہاں سے لڑکے آریہ نکلینگے۔ شاید وہاں کوئی کل پرنسپل صاحب نے ایجاد کر رکھی ہوگی۔ جسمیں لڑکوں کو ڈالا اور جھٹ آریہ بنکر نکل آئے۔ ورنہ وہاں کے طرز تعلیم کا انتظام سب پر روشن ہے۔

ہم اسبات میں ایڈیٹر آریہ گزٹ کے ساتھ متفق الرائے ہوں۔ کہ تحریر بہت اثر رکھتی ہے۔ لیکن جبتک لوگوں کو ان کتابوں کے پڑھنے کی طرف رغبت نہ دلائی جاوے تب تک کون انکو دیکھیگا۔ کیا جو لوگ کتابیں نہیں پڑھ سکتے۔ انکے کان تک تو ویدکی دھونی نہ پہونچائی جاوے۔ ذرا آنکھیں کھولکر تیسرا اصول آریہ سماج کا مطالعہ کرو۔

(امر پانچواں) کہ ہمکو وید کے پرچار کرنے والے نہیں مل سکتے۔ اس لئے ویدکا پرچار کرنا بند کرنا چاہئیے۔ کیونکہ نہ انکو کوئی سمجھ سکتا ہے اور نہ پڑھ سکتا ہے۔ اور سوائے برہمنو کے کوئی اوپدیش نہ کر سکتا ہے اور نہ کوئی سوائے برہمن کے کسی اور سے سن سکتا ہے۔

(جواب) واہ رے آپکی عقل اور دانائی آپنے کالج میں تو خوب ویدکے پڑھانے کا انتظام کر لیا ہے۔ اور وہاں سے خوب وید کے پنڈت نکل رہے ہیں۔

کیوں صاحب اگر کوئی پورا وید کا ماہر نہیں مل سکتا۔ تو وید پرچار کو بند کر دینا چاہئیے اگر پنجابیوں میں کوئی انگریزی انگریزوں کے برابر نہیں جان سکتا تو کیوں سب کالج بند نہ کر دئے جاویں۔ اگر سپنسر اور مل کی فلاسفی پڑھنے کے لئے ہر ایک طالبعلم لائق نہیں ہے تو کیوں نہ کالج سے فلاسفی اڑا دیجاوے۔ بھلا آپ تو انگ اور اوپانگ وید کے پڑھنے کا انتظام کرا لیتے۔ آپ وید پرچار فنڈ کے اغراض کو پڑھیں۔ پھر آپکو معلوم ہو جاویگا۔ کہ اس ضرورت کو پرتی ندھی سبھا نے محسوس کیا ہے۔ اور یہی سبب ہے وید پرچار فنڈ کھولا ہے۔ جسکا ایک کام یہ بھی ہے۔ کہ انگ اوپانگ اور ویدکے پڑھنے پڑھانے والے اوپدیشک طیار کئے جاویں۔ آپ کا یہ خیال غلط ہے بلکہ لوگ سوائے برہمن کے کسی اور کا اوپدیش نہیں سنینگے۔ کیا ہندوؤں نے بیاس جی ملاح کے بیٹے کا بشوامتر چھتری ذات کا۔ والمیک بھیل کا۔ گرونانک کھتری کبیر جلاہے کا۔ محمد ولیسی کا اوپدیش سننے سے انکار کیا تھا۔ کہ آج ہمارے جانو کے اوپدیش سننے سے انکار کرینگے۔ ہندو قوم ایسی ہے۔ کہ جہاں سے اسکو سب ملا اسکے گرہن کرنے میں ذات پات کا خیال تک نہیں کیا۔

(امر ششم) کہ ممالک مغربی و شمالی میں کالج کی تحریک پہلے سے ہے۔ اس لئے وید پرچار فنڈ کو بند کر دینا چاہئیے۔

(جواب) کیا یہ ضرور ہے۔ کہ اگر پہلے لوگ غلطی میں پڑے ہوں۔ تو اب بھی اسی غلطی پر کاربند ہیں۔ انہوں نے پنجاب کے ڈی اے وی کالج سے سبق سیکھ لیا ہے کہ کالج نے سوائے اسکے کہ سماجوں کے دو ٹکڑے کر دئے ہوں۔ سماجوں میں فساد ڈالدیا ہو۔ لڑکوں کو بجائے آریہ پیدا کرنے کی رغبت پیدا کیا ہو۔ اپنے بزرگوں کی عزت اوتارنے والا ادمین کیا ہو۔ اور کچھ نہیں کیا۔ اسطرح وہ آپکی نصیحت پر عمل کریں۔

آپکی تو ایک زبان نہیں۔ آپ تو پچھلی ہی میں آپ پچھلی اشاعت میں پرتی ندھی سبھا کی توجہ اوپدیشک رکھنے کی طرف کھینچتے تھے۔ اوپدیشک کہاں سے رکھیں۔ اور کہاں سے پیدا کریں جبتک کہ ہم وید پرچار فنڈ نہ کھولیں۔ آپ اپنی آپکی پچھلی اشاعت کی نصیحت پر ہم عمل کرینگے آپکی یہ اشاعت یکطرفہ ہے۔ اور تعصب حسد سے بھرپور ہے۔ اس لئے ہم اس کو بالکل وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ ملا جپنا داس

عرض

اگر ویلیو پے ایبل میں کچھ غلطی معلوم ہو تو ویلیو پے ایبل پارسل مدامانت میں رکھا کر مطبع سے بذریعہ خط و کتابت فہمید حساب کر لیا کریں اور پارسل کے واپس کرنے میں جلدی نہ فرمایا کریں۔ مینجر

ایڈیٹوریل نوٹس

پچھلی چند اشاعتوں میں یئے اِسبات کی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ آریہ سماج کا آدرش نہ کیول آتمک اُنتی ہی کرنا ہے۔ بلکہ شاریرک اُنتی کرنا بھی آریہ سماج کے ہر ایک ممبر کا دھرم و کرم ہے۔ آریہ سماج کے گلزار کے چند لہراتے ہوئے نونہال اور ہونہار پودے شاریرک اُنتی کے قواعد پر کاربند نہ ہونے سے مرجھا گئے۔ اور جو لوگ کہ ان سے پھل پھول کھانے کی آشا رکھتے تھے۔ وہ حسرت کی نگاہ سے اُنکی طرف دیکھتے رہ گئے۔ اِس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ اُنکی زندگی سے سبق سیکھ کر ہم بھی پرتی دن دیام (یعنی روزمرہ ورزش) کرنا اپنی زندگی کے کرتویہ کا ایک جزو سمجھیں۔ دُنیا میں جتنے پرچلت مذہب ہیں۔ چاہے کسی حد تک آتمک اُنتی کی وہ پکار کیوں نہ مچاتے ہوں۔ مگر شاریرک اُنتی کے بارے میں کسی مذہب نے بھی منش جاتی کو سبق نہیں سکھلایا۔ ویدک دھرم للکار کر اور دعویٰ کر کے دکھلاتا ہے۔ کہ نہ صرف ویدوں میں کئی جگہ صاف طور پر شاریرک اُنتی کرنے کے لئے وضاحت کے ساتھ ہدایت کی گئی ہے بلکہ ویدوں کی پرارتھنائیں بھی شاریرک اُنتی زیادہ زندگی کی خواہش اور صحت وری کی آرزو کے ساتھ بھرپور ہیں۔ ماسوائے اِسکے ویدوں سے جو آتمک اُنتی کا سبق ملتا ہے۔ وہ آتمک اُنتی بھی اگر بذریعہ جسم ہی (وِسلیب دیا) کسی جسم میں ایک جزو میں شاریرک اُنتی تو اُسکی ایک ایک جزو میں شاریرک اُنتی کے پہلو موجود ہیں۔ میں ایک دو مثالوں سے اپنے مطلب کو مشرح کر دیتا ہوں موجودہ پرچلت دھرموں میں سے جو خاصکر بڑے مشہور ہیں۔ مثلاً بُدھ مذہب جین مت عیسائی مت۔ اور اسلامیہ۔ اُنکی مقدس کتابوں میں کہیں بھی انسانی زندگی کو چار آشرموں میں تقسیم نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی کسی مت والے نے برہمچرج پر زور دیا ہے۔ اور اسکی میعاد مقرر کی ہے۔ یہ ویدک دھرم ہی ہے۔ کہ جہاں ایک طرف تو انسانی زندگی کے چار حصے مقرر کر کے زینہ زینہ اسکو آتمک اُنتی کے شِکھر پر چڑھا کر پرم سورگ دھام میں پہونچا دیتا ہے۔ دوسری طرف ایسی قدرتی تقسیم سے انسانی زندگی میں اروگتائی اور صحت قایم رہتی ہے۔ ۲۵ برس تک ویریہ کی رکھشا کرنے سے نہ صرف آدمی کا آتما مضبوط ہو جاتا ہے۔ بلکہ منش جت اِندری ہو جاتا ہے۔ اور اُسکی گیان اِندریاں بھی مشانہ۔ اور نیس سب توانا اور مکمل نشوونما پا کر اُسکو تمام کے روگوں سے محفوظ کرتے ہیں۔ ایسا ہی گرہست آشرم میں سوامی دیانندجی کی رائے نہایت ہی مستند و فضل معلوم ہوتی ہے۔ کہ منش کو استری کے پاس اڑہائی سال میں ایک دفعہ جانا چاہئے۔ گویا پچیس برس جو کہ گرہست آشرم کے لئے دیئے گئے ہیں اُنمیں صرف دس بچے تک پیدا کرنے کی اجازت ہے۔ اور اسکی تائید ڈاکٹر ٹرال صاحب اپنی کتاب موسوم ہیومن فزیالوجی میں کرتے ہیں۔ کہ دس بچے سے زیادہ پیدا کرنا نہ صرف بلحاظ اخلاق کفایت شعاری تمدن مضر ہے۔ بلکہ استری کی جسمانی حالت اور اولاد پیدا کرنے کے اعضاء وارکان تناسل بھی دُبلے و نحیف ہو جاتے ہیں۔ اور پھر عورت سے زیادہ بچے پیدا کرنا قانون قدرت کو توڑنا ہے کیونکہ کمزور اولاد پیدا ہو کر انسانی سوسائٹی کے لئے مضر اور بوجھ ہوگی۔ ایسا ہی ویدک دھرم انوسار منش کی روزانہ زندگی کا ملاحظہ کیجئے۔ پراتہ کال اُٹھکر سوچ آدی سے فارغ ہو کر اشنان کر کے سندھیا کرنا ضروری ہے۔ گویا کہ سویرے اُٹھنا اور اپنے جسم کو صاف ستھرا کرنا ہمارے دھرم کا ایک انگ ہے۔ جس کے لئے کہ آجکل کے ڈاکٹر بڑی ضرورت ظاہر کرتے ہیں سندھیا کرنے سے نہ صرف آتمک اُنتی ہوتی ہے۔ بلکہ سندھیا کی فلاسفی جاننے والے اِسبات کے قائل ہیں۔ کہ ایشور کی طرف چت لگانے سے یعنی پانچوں یگ ودھی انوسار روزمرہ کرنے سے منش سب پرکار کے کلیشوں اور روگوں سے بری رہتا ہے۔ اور اسکا ثبوت یہی ظاہر ہے۔ کہ یوگی جن جو کہ یوگ سادھن میں مگن رہتے ہیں۔ چاہے انہیں وقت پر خوراک ملے یا نہ ملے۔ چاہے خوراک ملذ ہو یا سادہ چاہے کپڑا پہننے کو ملے یا نہیں۔ ہمیشہ صحت ور اور ہٹے کٹے رہتے ہیں۔ اسواسطے سندھیا آدی نت کرم نہ صرف آتمک اُنتی کی بڑہتی کے لئے مفید ہیں۔ بلکہ شاریرک اُنتی کے لحاظ سے بھی ازبس مفید ہیں۔ (باقی آیندہ)

گرہونکا پھل اُدِس بھوگنا پڑتا ہی اگرچہ یہ مسئلہ ویدک دھرم کے پراچین سمے کی ترقی

کے زمانہ میں بڑے زور سے عروج پر تھا مگر
موجودہ مذاہب نے تو اِس مسئلہ کو بالائے طاق
رکھدیا تھا - ویدانت مت کی طرف دیکھو تو
اندریوں کے دوش کو بُرا سمجھتے ہیں یہ آتما
کو نرلیپ کرکے تمام سنسکار کے کرموں پاپوں
اور گُنہ کاروں کو انہوں نے اپنا ورثہ ٹھیرا
لیا ہے - اپنے تئیں ایشور سمجھ کر ان بُرے
کاموں کو کرتے ہوئے بھی نردوش سمجھتے
ہیں - عیسائی مذہب نے تو اسکے ساتھ اور
بھی زیادتی کردی - کہ حضرت عیسیٰ پر
ایمان لانے سے سارے کلیش و پاپ مٹ
جاتے ہیں - اسکا نام لینا ہی منش کو نجات
دے سکتا ہے - اور جو صلیب اٹھا کر
اسکے پیچھے پیچھے چلنے والے ہیں - انکے سر پر
سنہری تاج رکھا جاویگا - اور وہ بہشت کے
مالک ہونگے - مگر وہ مہاتما - ستباز - نیک نیت
پراوپکاری - ایشور کے گیان کو سچے دل سے
ماننے والے لیکن حضرت عیسیٰ کی ہستی یا پیغمبری
سے انکار کرنے والے انکا حال تو ناگفتہ بہ
ہوگا - ایسا ہی مسلمانوں نے کرموں کے پھل
پر قلم پھیری اور محمد صاحب کا سہارا لیا -
ہندوؤں بیچاروں کا کیا کہنا - شرادھ کئے
تو سارے باپ دور ت ہوگئے - تیرتھ
یاترا کرلیا تو تب مکتی ہوگئی - اکادشی کا برت
رکھ لیا تو تب پاپ بھاگ گئے - غرضیکہ
ہر ایک مذہب والے نے کرموں کے پھل
کا ذرا بھی دھیان نہ کرکے اپنی نجات یعنی
بچاؤ کا سہارا [illegible]
ہے - یہ آریہ سماج ہی ہے جسنے علم سائنس
کی کسوٹی کو ہاتھ میں رکھکر ثابت کردیا ہے
کہ کوئی کام بنا نتیجے نکالے نہیں ہوسکتا ہر ایک
کام یعنی کرم کا نتیجہ اوش بھوگنا پڑیگا - آگ میں
ہاتھ ڈالنے سے آگ کی خاصیت کا اثر
ضرور بھوگنا پڑیگا - بناوٹی مذاہب نے
تو انسان کو کرموں سے چھڑانے کی بجائے
الٹا کمارگ اور کُکرموں کی طرف کھینچا اور
محو کیا لیکن یہ ویدک دھرم ہی ہے جو منش
کو زندگی کے اعلیٰ فرض نیک کرم کرنا
بتلاتا ہے - اور اسی لئے ایش اپنشد کا دوسرا
منتر ہدایت کرتا ہے - اُتم کرم کرتے ہوئے
سو برس تک جینے کی آشا کرو ..

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگار صاحبان کی آرا کا ذمہ دار نہیں ہے

کروڑ ضلع ڈیرہ اسمعیلخاں

۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء کو برہمچاری نتیانند جی
سوامی وشیشورانند جی پنڈت پورنانند جی یہاں
پدھارے - انکے استقبال کے لئے ڈاکٹر
گشندت جی سکرٹری - خزانچی سماج مع چند
اور ممبران سماج کے حاضر تھے - چونکہ یہاں پر
ریل ایک بجے رات کے آتی ہے - اس لئے
ان مہاتماؤں کو سٹیشن پر سُلا گیا - صبح
سویرے سب صاحبان انکو سماج مندر
میں لائے - اور اشنان سندھیا آدی کے بعد
ان سے درشن لابھ ہوا - اسی شام کو برہمچاری
جی کا ویاکھیان دھرم وشے پر ہوا - چونکہ برہمچاری
جی بیمار ہوگئے تھے - اسلئے پنڈت پورنانند جی
نے اس لکچر کو بہت عمدہ طرح سے نبھایا -
مگر تاہم برہمچاری جی نے اپنا وعدہ پورا کیا
اور تھوڑا سا لکچر دیکر حاضرین جلسہ سے معافی
مانگ کر بیٹھ گئے - پنڈت جی نے لکچر وید
پرچار فنڈ کے لئے ۱۱ روپیہ نقد جمع ہوگئے
چونکہ اس بات کو سب اوپدیشکوں نے [illegible]
جانا تھا - اس لئے ہم سبکو بہت مایوسی ہوئی
اور انکو کہا گیا - کہ چونکہ آجکل یہ سماج نربل
ہے - اس لئے آپ یہاں پر ٹھہریں - مگر
وہ بوجہ تنگی وقت یہاں پر زیادہ نہ رہ سکے
خوش قسمتی سے اسی دن یہاں پر مہاتما دیو
جی پدھارے جنکے آنے کی خبر پہلے ہی سے
بذریعہ ڈاکٹر صاحب معلوم تھی - یہاں پر
سب لوگ کیا بالک کیا بوڑھا سبھی انکے
درشن کے ابھلاشی تھے - ۵ ستمبر کو انکا ویاکھیان
استری شکشا پر ہوا - لکچر بہت موثر اور دلربا
تھا - سامعین پر اسکا اثر پڑا - کہ کیا جاوے
چونکہ ڈاکٹر صاحب نے پہلے سے ہی مہاتما جی
کے اپدیش پبلک پر روشن کردیئے تھے - اور
بازار میں جاکر ہر ایک سے بھکشا مانگی تھی اسلئے
اس موقعہ پر آن کی آن میں مبلغ ۱۳۰ نقد
مہاودیالہ کے لئے چندہ ہوگیا - یہ سب کچھ
گشندت جی کے پُرشارتھ کا نتیجہ ہے - اور
ان کا پُرشارتھ قابل تعریف ہے - اسی روز
لالہ دیوراج جی ڈاکٹر صاحب کے مکان پر
دھرم شکشا شالہ کھولی - اور خود کنیاؤں
کو بھجن گانا سکھایا - اور وہ کنیائیں ایسے
پرسن ہوئے کہ گویا پریوار میں آنند کررہے ہیں
جسکا کارن یہ ہے - کہ ڈاکٹر صاحب کی
دھرم پتنی اور ہمشیرہ صاحبہ لالہ دیوراج
جی کے ۳ سال تک جالندھر کنیا پاٹشالہ میں

نشٹ پاتی رہی ہیں - اور یہ آتم شکشا کا ہی پھل تھا - کہ اسکو فی الواقعہ پر دار ہیں آنند پراپت ہوا - اور ڈاکٹر گشندت جی دہرم شکشا کلاس کے اودھیاپک مقرر ہوئے - اسموقعہ پر یہ بھی خالی از بیان نہ ہوگا - کہ لالہ صاحب موصوف نے یہاں کے پرنسپل اپر پرائمری گرل سکول کا معاینہ فرمایا - اور لڑکیوں کے لئے مٹھائی تقسیم کی - واہ دھن ہے - وہ پر دار جنکے ایسے سوشیل اور مہاتما پتر ہوں - جو کہ دیش کا سدھار اپنا سدھار سمجھیں -

آپ کا داس

جسونت رائے قایم مقام

سکرٹری آریہ سماج کردر

بھیرہ

بخدمت جناب اڈیٹر صاحب جی -

براہ نوازش مندرجہ ذیل کارروائی درج اخبار سفر ماکر ممنون فرماویں -

آج دقت ۹ بجے صبح سکول ہذا میں بصدارت حکیم رام رکھامل صاحب جلسہ اظہار افسوس وفات جناب رائے صاحب ہوا - اور تجاویز ذیل بالاتفاق رائے پاس ہوئیں -

(۱) یہ جلسہ برموقعہ وفات حسرت آیات جناب رائے صاحب رائے لبھورام صاحب ایگزیکٹو انجینیر و پریزیڈنٹ منیجنگ کمیٹی اینگلو سنسکرت ہائی سکول بھیرہ افسوس ظاہر کرتا ہے (یہ تجویز لالہ ہیرانند صاحب و بتائید لالہ گوردِاس رام صاحب)

(۲) اس سکول کے طلبا و مدرسین رائے صاحب کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں (یہ تجویز لالہ بھگت رام صاحب و بتائید پنڈت جیسے رام صاحب -)

(۳) رائے صاحب ممدوح مرحوم کا ایک فوٹو سکول کی طرف سے آفس روم میں ہمیشہ آویزاں رہے - (یہ تجویز لالہ رگھوناتھ صاحب و بتائید لالہ امیاداس صاحب -)

(۴) مندرجہ بالا تجاویز کی ایک نقل رائے صاحب ممدوح مرحوم کے فرزند ارجمند لالہ جیت رائے صاحب کے پاس بھیجی جاوے - نیز ایک ایک نقل ذیل کی اخباروں میں شایع کرائی جاوے +

دوست ہند بھیرہ - تازہ اخبار پنڈ دادنخان - ست دہرم پرچارک - خالصہ بہادر لاہور - آریہ پترکا - آریہ میسنجر - ٹریبون - بھارت سیوک - پیوپلز سرونٹ - ہندو ایڈووکیٹ - آرجن - پنجاب ٹائمز راولپنڈی -

(یہ تجویز لالہ امرناتھ صاحب بتائید لالہ ہر چند صاحب) لالہ رجکور صاحب و پنڈت لوندال صاحب نے بھی اظہار افسوس کیا -

رقم

ہیڈ ماسٹر اینگلو سنسکرت

ہائی سکول بھیرہ

پوپ گڈھ کے بیجا حملے آریہ سماج مصطفی آباد ضلع انبالہ پر

عرصہ قریبًا ایک ماہ کا ہوا - کہ لالہ مالکچند صاحب منتری آریہ سماج ہذا کا بچہ بوقت رات کے کسی شخص نے قتل کر دیا - بس پھر کیا تھا پھر تو پوپونکی خوب ہی بن پڑی - یعنی بوقت تحقیقات کے اس قتل کا الزام منتری صاحب مذکور کے ذمہ لگا کر خوب گواہیاں دینی شروع کی - اور گواہی کیا دینی تھی - دہی ڈہاک کے تین پات

اور وہی اُنکے پیچھے تعلق جھگڑا - کہ صاحب اسنے اپنے لڑکے کے پیدا ہونے کا سنسکار ہماسوی تی پر نہیں کیا - آریہ طریقہ پر کیا - اسپر اسکے پنچایت نے انکے گھر میں فساد مچایا - اور اسنے اسکو قتل کر دیا - مگر جہاں سچ ہوتا ہے وہاں سیخ کہاں جاتی ہے - ہماری منصف گورنمنٹ اور عادل حکام کی برکت سے ہمارے منتری صاحب کا بال بھی بیکا نہیں ہوا - اور یہ رجھک مار کر خود ہی بیٹھ رہے - واہ صاحب پوپ آپنے ایشور کا بھی خوف نہیں کیا - حالانکہ جانتے ہو - کہ یہ ناگہانی موت کس طرح سے ہوئی ہے پھر دیک دہرم کے ادکھاڑنے کی خاطر ایک آدمی کی جان لینے پر تیار ہو جاتے ہو - کونسا وہ دن ہوگا - کہ آپ لوگوں کے سدہار کی صورت نظر آویگی - پھر دیکھئے - کہ جب یہ معاملہ رفع دفع ہو چکا - ہمارے منتری صاحب نے بلاہر آریہ سماج سے پنڈت بدھا رام صاحب کو واسطے کرنے ہون داہلی شہر سے بلایا - اسپر پھر کل پوپ گڑھ نے فیصلہ یک طرفہ صادر کر دیا - کہ یہ سنسکار پھر آریہ طریقہ سے ہونے لگا ہے - اور اسنے دس پنڈ اور ایکا بسہ نہیں کرایا گیا - کوئی برہمن انکے یہاں جیمنے نہ جاوے بلکہ اُلٹا پنڈت بدھا رام صاحب کے بھی مخالف ہو گئے - بخبیر ہمارے پنڈت صاحب تو خوب درڑہ لشو ہی ہیں وہ کب سنتے تھے - پنڈت صاحب نے اور صرف ایک برہمن اور نئے منتری صاحب کے یہاں بھوجن پان کیا - مگر میں اُن سے پوچھتا ہوں - کہ آپ گڈریوں کہاروں وغیرہ کے بھوجن جیمتے ہو - کیا انکے یہاں بھی پنڈ دایکا دسہ ہوتا ہے - سرا دگی دکا لی کنٹھی والونکے بھوجن کھاتے ہو - انکے کیوں پنڈ -

نہیں کرواتے - افسوس کیا ان گیدڑ بھبکیوں سے
آریہ سماج کا بال بیکا ہو سکتا ہے - اور کیا ایک
آدمی کو بائیکاٹ کا پہنچانے سے آریہ سماج کا وجود اور سکتا
ہے - ست کی ہمیشہ جے ہوتی ہے - جسقدر آریہ سماج
کے ساتھ دشمنی کرینگے - اسیقدر ویش اور اسکی
ترقی ہوگی - ہائے افسوس جو لوگ مجوا کھیلتے ہیں
شراب خوری کرتے ہیں - مانس کھاتے ہیں - ویشیا
گمن کرتے ہیں - مسلمانوں کے ساتھ ہر طرح کا
بیوہار کرتے ہیں - انکے ساتھ کوئی دشمنی نہیں
کیجاتی - بلکہ انکے سبھا ہے جو آدمی ایشور بھگتی
کرتے ست بولتے انکے ساتھ دشمنی کیجاتی ہے
اسکی نظیر ڈھونڈنی نہیں ہندی مثال ہے - گھر سے
کے ساتھ کھوٹا - اسکو درگاہ کا لوٹا - ہم بطور
ہمدردی برادرانہ آریہ سماج مصطفیٰ آباد اور خاصکر
منتری صاحب کو تسلی دیتے ہیں - کہ ایسی لیہی
جاہلانہ حرکتوں سے گھبرائیں نہیں - مہربان
گورنمنٹ کا راج ہے - ایشور پرم دیو پرماتما سر پر
ہیں - جو ہمارے نیک و بد کو دیکھتا ہے
اوم شانتی شانتی شانتی

آپکا نیازمند
دولت رام منتری آریہ سماج لاہور

کرانچی

نمستی - کرپا کر کے مفصلہ ذیل اپنے اخبار گوہر بار
میں تحریر فرما دیں -
کرانچی شہر میں بروز اتوار بتاریخ ۲۳ - اگست ۱۹۰۶ء
بھائی رام سنگھ جی ساہوکار کے دو پتروں کا
آریہ شیلی سنسکار ہوا - سنسکار لفظ بلفظ مطابق
آریہ سنسکار ودھی کے تھا - اسمیں بھائی لالہ
پربھو دیال جی بھی تشریف لائے ہوئے تھے اور
علی الصباح بہت سے آریہ بھائیوں نے مل کر
نگر کیرتن کیا - کرانچی شہر کے نگر نواسیوں کو
ہری کیرتن سناتے ہوئے راستہ میں لالہ پربھو دیال
و دیگر بھائی ایک ایشور کی پوجا پر ویاکھیان
دیتے رہے - لالہ پربھو دیال جی کا لکچر خاصکر
پتھر پوجا کے برخلاف عجیب ہنسانیوالا تھا
اور پتھر پوجکوں کو انکی نادانی سے بہیے
پرکار متنفر کرانیوالا تھا - دس بجے نگر کیرتن
ختم ہوا - اور سنسکار آکر سماج مندر میں شروع
کیا گیا - نوٹس پہلے ہی شہر میں چھپوا کر بانٹے
گئے تھے - تاکہ پبلک کو دیکھنے کا موقعہ ملے کہ
آریہ لوگ یگیوپویت کا دھارن کرانا کس طرح
پرمانتے ہیں - اور خاصکر دھوکا باز لوگ
جو آریہ سماج کے بارے میں جھوٹی جھوٹی
گاتھائیں مشہور کرتے پھرتے ہیں - کہ جنیئو
کو اتروا ڈالتے ہیں - انکی فریب کی قلعی کھلنے
کا یہ خاص دن تھا - سنسکار بڑی تیزی
سے ہوتا رہا - اور جو کچھ کیا جاتا تھا - ہمارے
معزز پردھان لالہ ریواچند جی اسکا مطلب
سمجھاتے تھے - بالکوں کی ماتا خود سماج مندر
میں اوپستھت تھے - اور ماتا کی موجودگی
سنسکار کو زیادہ شوبھائمان بنا رہی تھی
اخیر میں لالہ ریواچند جی نے بالکوں کو
برہمچریہ کے نیم اور ودیا ہین کا اپدیش
کیا - اور بالکوں کے منہ سے انہی نیموں
کو کہلایا - تاکہ انکے دل پر منقش ہو جاویں
اسکے بعد ملک میں جنہیں کچھ شہر کے
معزز آدمی شامل تھے - حلوا بانٹا گیا - اسکے
اپرانت آریہ بھائیوں کو پریتی بھوجن
دیا گیا - اور رات کو ۹ بجے کے قریب نام کرن
سنسکار کرایا گیا - جسمیں صبح کی طرح خوب
ہون ہوا - اور بالک کی ماتا کو منشی ریواچند
جی نے اسکی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا -
بھوجن چھ دن کے نیم اور خاصکر سو برس
شانت رہنے پر بڑا زور دیا - ہے بھاگوان
جبتک بالک کو دودھ پلاتی ہو - گرم چیزوں سے
بچو - اور نرم غذا کھاؤ - یہ الفاظ تھے -
سندر سنگھ

ست کا پرکاش

دھنیہ بھاگ اس دیش کے جسمیں ایسے ستوادی
مہاتما دیکھے رہے ہیں - سچ پوچھو تو نہیں ست
پرشوں کے آشرے سنسکار کا پرواہ چلا جاتا
ہے - آپکو معلوم ہوگا - کہ وہ کون پرش ہیں
جنکا نام لینے سے ہی دلکو آنند ہوتا ہے - وہ
برہمچاری نتیانند جی مہاراج ہیں - وہ لوگوں
کو کرتارتھ کرتے ہوئے بنوں کے جلسہ کو سماپت
کر کے ڈیرہ میں تشریف لائے - جنکے ہمراہ سوامی
وشیشوانند جی مہاراج بھی تھے - انکی تاریخ
آمد ۹ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء تھی - چونکہ اس روز وہ
تھکے ہوئے تھے - اس لیئے اس دن کوئی ویاکھیان
نہیں دیا - ۱۰ ستمبر کے لیئے نوٹس دیا گیا - جو
انکا ویاکھیان سرائے اوتم چند شکارپوری میں
۷ بجے سے شروع ہو کر ۹ بجے تک ہوتا رہا - حاضری
۸۰۰ کے قریب تھی - ویاکھیان کیا تھا ایک
جادو بھری بانی تھی - جو لوگوں کو اپنی طرف
آکرشت کر رہی تھی - لوگ دیوار کی طرح
چپ چاپ سن رہے تھے - اس عمدگی سے
اپنے ویاکھیان کو ختم کیا - کہ سندر بھائی بھی
جو سماج کے سخت مخالف تھے - واہ واہ کر رہے
تھے - اور کہتے تھے - ایسا تھا تو پہلے کبھی تشریف
نہیں لایا - انکو یہاں ٹھہرایا جاوے - اور

جوں ہی برہمچاری جی بازار میں چلے۔ لوگوں میں جابجا انہیں مہاتما کا چرچہ تھا
دوسرے روز ۱۱ ستمبر پھر اسی مکان پر دیاکھیان "ایشور کے درشن" کے وشے پر ہوا کیا
کہا جاوے ۔ اُس دن اسقدر آدمی شروتا تھے ۔ کہ سرائے بھی بھر گئی ۔ خاص کر نسبت پہلے روز کے برہمن لوگ ہی تشریف لائے ہر ایک شخص اپنے من میں آنند آنند بھاؤ سے کیا تھا ۔ مانو سورگ دھام تھا میرے پاس میں زبان نہیں کہ اُس وقت کے آنند کو ورنن کر سکوں ۔ ایسے مہاتما کو دھنیاد ہے کہ جنکے ست اوپدیشوں سے ہم لوگوں کو لابھ پہنچا ۔ رات کو تو سماج مندر میں ہر روز لوگ اُتر پرشن کے لئے مہاتما جی کی خدمت میں حاضر ہوتے اور جواب باصواب پاکر بہرہ ور ہوتے ہے ۔ کیا اچھا ہوتا ۔ اگر برہمچاری جی کچھ روز اور ٹھہر کر ڈیرہ کے لوگوں کو اپنے اوپدیشوں سے لابھ پہونچاتے ۔

پھر ۱۲ ستمبر ۱۹۰۶ء کو پنڈت پورنانند جی مہاراج اوپدیشک شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا دیاکھیان (امرت کا چشمہ) پر اسی سرائے میں ہوا ۔ حاضری معقول ہی اور دیاکھیان نہایت عمدگی سے ادا کیا گیا

پھر ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء بروز آیتوار جو آریہ سماج کا سپتاہک جلسہ تھا ۔ آریہ مندر میں ہی دیاکھیان کے لئے تجویز ہوئی ۔ مکان کو خوب سجایا گیا ۔ اور شامیانہ لگایا گیا ۔ پہلے سوامی وشیشورانند جی نے پرارتھنا کی ۔ پھر پنڈت پورنانند جی نے ایک منوہر سرن دیا تت پشچات برہمچاری جی کا دیاکھیان ویدانت وشے پر ہوا کیونکہ جن مہاشیوں نے اس وشے پر دیاکھیان دینے کے لئے برہمچاری جی کی خدمت میں پرارتھنا کی تھی ۔ اسوقت سماج مندر میں اسقدر ہجوم شروتا گنوں کا تھا کہ مکان پُر تھا ۔ اور ایک دو ہندو سادھو بھی دیاکھیان سننے کے لئے آئے ۔ ہندو بھائی بہت ہی تھے ۔ نوین اور پراچین ویدانت کی اس طرح پر دیاکھیا کی کہ سب کی سمجھ میں اچھی طرح سے آیا ۔ حالانکہ یہ ویدانت وشیہ بہت ہی کٹھن ہے ۔ جو عام لوگ نہیں سمجھ سکتے اسوقت سب لوگ اچھی طرح سمجھ سکتے تھے کیا پیر کیا جوان سب ثنا خواں تھے اور کہتے تھے ۔ کہ مہاتما جی کو ضرور ہی یہاں ٹھہرایا جاوے ۔ ہم تہ دل سے اُنکے مشکور ہیں ۔ کہ ہم لوگوں کو ایشور اپاسنا کی بڑی بھلی بھانت بتلائی ۔ اور اوپدیش کیا ۔ ایشور ایسے مہاتما کو دیر تک بھارت میں سلامت رکھے تاکہ

وید پرچار فنڈ کو بھی اچھی سہایتا ملی یعنی انکی تشریف آوری کی خبر تو پہلے ہی سے تھی ۔ اس لئے چندہ اکٹھا کرنا شروع کیا گیا تھا ۔ امید تھی کہ تین سو تک چندہ ہو جاوے تو بھی غنیمت ہے ۔ کیونکہ تھوڑے دن پہلے کالج والوں نے لوگوں سے چندہ وصول کر لیا تھا ۔ جس سے کہ ہمکو امید تھی کہ اسقدر چندہ وصول نہ ہوگا ۔ خیر میں دھنیاد دیتا ہوں ۔ مہاشے دیوی داس جی ورما نے منتری اور گوردہ رام جی سبھا سد محرر لوکل فنڈ اور مہاشے خوشحال چند جی تالوار ممبر اور بھائی سادھو سنگھ جی سبھا سد اور لالہ چمن لال جی حکیم کا ۔ کہ جنکی کوشش ہمت سے اسقدر چندہ جمع ہوا ۔ خاص کر لالہ گوردھا رام اور مہاشہ خوشحال چند جی کا ان مہاشیوں نے اپنا کام کاج چھوڑ کر ٹانک میں جا کر چندہ اکٹھا کیا جسکی تعداد ۵۰ روپیہ ہے کُل چندہ بہ تفصیل ذیل ہے ۔

نقد حال [illegible]　　وعدہ
ڈیرہ خاص [illegible]　　ٹانک [illegible]
اپنا حصہ سماج سے دیا گیا [illegible]

سابق بھیجا گیا ۱۸ ۔ کُل میزان [illegible] اس سال چندہ ہوا ۔ جو دو سو روپیہ بطور سالانہ وضع کر کے باقی [illegible] نقد حوالہ پنڈت پورنانند جی کے ہاتھ پہونچانے سیوا میں منتری شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کیا گیا ۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں یہ چندہ دل کھول کر عام غریب لوگوں اور دکانداروں اور بیوپاریوں وغیرہ سے وصول ہوا ۔ جنہوں نے اس سے پہلے کبھی سماج کو ایک حبہ تک نہیں دیا تھا ۔ اور یہ بھی ایک ایک اور دو دو روپیہ کر کے جمع کیا گیا ہے تاہم بھی اُسکی تعداد بہ نسبت چندہ کالج کے معقول ہے ۔ جو ایک ایک شخص کالج میں سو سو روپیہ دے دیتا ہے ۔ ہم مبارک ہیں جبکہ لوگ ہماری تہ دل سے امداد کرتے ہیں اور ویدک دھرم کے پرچار کو انو بھو کرتے ہیں ڈاکٹر داس رام صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ نمبر ۲ بھی دھنیاد کے یوگیہ ہیں ۔ کہ انہوں نے پلٹن وغیرہ سے چندہ کرانے میں امداد کی ۔ اور یہ بھی خوشخبری سُنیے کہ بھکر ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں مہاشہ دیوراج جی کے ست اوپدیشوں سے [illegible] کنیا مہاودیالہ کے چندہ جمع ہوا بھکر میں ایک معزز عہدہ دار کو ایک صاحب نے ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے لکھا تھا ۔ کہ دھرم پال جی بھکر میں اپدیش کے واسطے آویگی ۔ آپ انکا چندہ نہ ہونے دینا ۔ فہرست چھپا نہیں تھا

پڑھ لکھنا بھی بیجا نہ ہوگا - کہ ہمارے خیرخواہاں گوکل ہم برہمچاری جی کے ویاکھیان سننے نہیں آیا کرتے تھے - اور کھیل کو اچھا سمجھتے ہیں - ایسی حسد سے کیا ہوتا ہے - حالانکہ جب بھائی جگت سنگھ ولالہ دیو دیال صاحب یہاں تشریف لائے تھے تو ہم سب لکچر سننے جاتے تھے - بلکہ دیگر لوگوں کو بھی ہمراہ لے جاتے تھے کہ یا ہمارا اوپدیشک لکچرار سے جی گھبراتا ہے - اور سنئیے خود ستائی اس کو ہندی میں ہمکس کو کہتے ہیں - ایک کالج کے اوپدیشک نے ودّیارتھیوں کو اپنے لکچروں کی عمدگی وغیرہ کی بابت خود مضمون نوٹ کر دیئے - کہ اخبار ٹریبیون میں مضمون بھیجیں حالانکہ مضمون نویسندہ کے منشا کے برخلاف تھا - آپ ہی لکچر دیویں اور آپ ہی اپنی صفت کرا دیں - بھلا یہ بھی کہیں ہوا ہے - شاید کہ ہمیں بھی یہی کارروائی اپنے منہ میاں مٹھو بننا چاہتے ہیں - مان نہ مان میں تیرا مہمان - یہی صاحبان ویش انتی کا ڈھیر او بھانے کا پرچار سمجھتے ہیں -

راقم

ایک آریہ از دیرہ اسمٰعیل خاں

لوکل

گزشتہ آیتوار کو معمولی ہون و بھجن کے بعد پنڈت شری پت جی نے سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں پرارتھنا کی - پھر برہمچاری ہیرانند نے ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی - تت پشچات لالہ جمنا داس جی ہیڈ ماسٹر ودیا ہائی سکول نے ایک لکچر آریہ دھرم کی خوبیوں پر دیا - تعداد حاضرین معقول تھی -

خشک سالی نے غریبوں کو بہت ہی تنگ کر دیا ہے - باوجودیکہ بادل آتے ہیں - مگر پھر بھی تقاطر نہیں ہوتا - فصل خشک ہو رہی ہیں - اچھا پرماتما کی جو اچھیا ہے سو پوری -

لالہ دیوراج جی اپنا لکچروں کا دورہ ختم کر کے واپس آ گئے ہیں - آپکی استری شکشا پر لکچروں کی ہر جگہ پر شنسا ہوئی ہے - گویا لوگ پہلے سے ہی آپکے منتظر بیٹھے تھے - اگر باہر جا کر استری مہا ودیالہ کے مقاصد آپ بیان کرتے ہیں تو لوگوں کی غلط فہمیاں کنیا مہا ودیالہ کے متعلق بالکل دور ہو جاویں -

سماچار جلسہ

بتاریخ ۶ اکتوبر ۱۸۹۶ء بوقت ۵ بجے شام کمیٹی ڈائریکٹران پنجاب پرسپر سٹینڈرڈ بینیفٹ کا ایک جلسہ بمقام دفتر فنڈ مذکورہ منعقد ہوا - تاکہ رائے لبھو رام ساہنی اکوز کیوٹو ڈائریکٹر واول میر مجلس فنڈ ہذا کی بیوقت موت پر اظہار افسوس کیا جاوے -

حاضرین جلسہ - لالہ ہرکشن لال پریسیڈنٹ لالہ لبھو داس - لالہ جیکشن کپور - لالہ رلا رام لالہ راجہ رام - لالہ گوردیال - ڈاکٹر بیج سنگھ ڈائریکٹران - گیان چند سکرٹری -

لالہ نرسنگھ داس و لالہ منشا رام بوجہ کسی ضروری کام کے شریک جلسہ نہ ہو سکے - اور انہوں نے پیغام و اظہار ہمدردی بھیج کر تحریر کیا کہ جو تجاویز حاضرین جلسہ جو تجویز کرینگے - اُن کا اُسکے ساتھ اتفاق رائے ہے -

(۱) تجویز ہوا کہ فنڈ ہذا کے ریکارڈ میں درج کیا جاوے کہ ڈائریکٹران فنڈ نے جو رائے صاحب لبھو رام ساہنی کے ہمراہ پنجاب پرسپر سٹینڈرڈ بینیفٹ فنڈ کے چلانے میں ملکر کام کرتے رہے ہیں - اُنکی بیوقت وفات کی خبر نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سُنی ہے - اور وہ اس واقعہ جانگداز کو اپنا ذاتی نقصان تصور کرتے ہیں - سوائے اسکے کوئی چارہ نہیں ہے - کہ رائے صاحب مرحوم کے خاندان کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا جاوے -

(۲) یہ بھی تجویز ہوا - کہ ایک نقل اس کارروائی کی لالہ جیت رائے خلف الرشید رائے صاحب مرحوم کے پاس بھیجی جاوے اور یہ کارروائی لوکل اخبارات میں بھی شائع کیجاوے -

آجکل پنڈت کلیانت شرما کی کرپا اور کوشش سے موضع محمود پور متصل مراد آباد میں شدھی سنسکار ایک لالہ تولا رام و لالہ خیالی رام ولشمی کا ن محمود پور کا ہوا - آپکے اپدیش کا اس ضلع میں ایسا اثر ہوا ہے - کہ تمام گاؤں کے خیالات یکلخت بدل گئے - اور آشا ہے کہ شرمان پنڈت جی دو ایک مرتبہ اس ضلع میں پدھارینگے - تو سماج اقامت ہو جاویگا

لالہ جمنا داس سکرٹری آریہ سماج کرتار پور لکھتے ہیں کہ پچھلے آیتوار کو برہمچاری برہمانند جی نے آریہ سماج کرتار پور میں لکچر دیا اگرچہ تعداد حاضرین چند کارنوں سے ۲۰۰ کے قریب تھی - مگر اثر اچھا پڑا - ایک دو صاحبان نے چند پرشن بھی کئے جنکو برہمچاری جی نے بہت عمدگی کے ساتھ اُتر دیا - آشا ہے کہ

اگر برہمچاری جی کرپا کر کے یہاں پر کبھی کبھی پدھارا کریں۔ تو سماج ترقی کر جاوے سردار اشوک سنگھ صاحب بڑی جانفشانی اور دلی اُتساہ سے کام کر رہے ہیں۔

آریہ سماج رانچی میں بروز آتوار بتاریخ ۱۳ ستمبر حسب معمول ہون پراتہنا کے بعد اندری پر ویاکھیان ہوئے۔ تتپشچات پنڈت آریہ منی جی نے ویاکھیان دیا۔ جس میں بتلایا کہ اور مذاہب سے ویدک دھرم میں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ایشور کی نردوش اُتم شکشا دی گئی ہے۔ جس کے بنا سچا سکھ غیر ممکن ہے۔ بابو برجموہن صاحب کے کیرتن کے بعد پنڈت جی نے ایک موثر لکچر میں مضمون کی پوری سچائی ثابت کر کے یہ درشایا۔ کہ لوک اور پرلوک کا سکھ اندری نگرہ بنا دشوار ہے۔ حاضری ۵۰ کے قریب۔ بعد آرتی جلسہ برخاست ہوا۔

پرتی ندھی سبھا پنجاب

پنڈت لچھمن جی پرچارک نے ۲ اگست سے ۹ اگست تک بھکر (ڈیرہ اسمٰعیل خاں) میں پراتہنا کرائی۔ اور چار ویاکھیان دیئے تعداد شروتا ہر روز بڑھتی گئی۔ ۹ کو ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ویاکھیان دیا۔ ۱۰ سے ۱۷ تک ٹانک (ڈیرہ اسمٰعیل خاں) میں ہر روز ایک ویاکھیان دیا۔ ۱۸ و ۱۹۔ اگست کو گُلے امام میں دو دو ویاکھیان دیئے۔ ۲۰ کو ٹانک میں ویاکھیان دیا۔ ۲۳ و ۲۴ کو ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں دو دو ویاکھیان دیئے۔ ۲۷ سے ۲۹ تک کُردُ سماج کی معرفت ایک میلہ پر پرچار کیا۔

پنڈت دیا نرمنی جی پرچارک نے یکم اگست تک موضع کوری (راولپنڈی) میں تین ویاکھیان دیئے۔ ۲ سے ۹ تک نوشہرہ شہر و صدر میں چار ویاکھیان دیئے۔ ۱۰ کو دوگئی کیمپ میں ایک ویاکھیان دیا۔ ۱۳ سے ۱۵ تک نوشہرہ میں مختلف وشیوں پر تین ویاکھیان دیئے۔

حکیم پنڈت رام جی پرچارک نے ۲ اگست کو سری گوبندپور (گورداسپور) میں ایک ویاکھیان دیا۔ ۳ و ۴ کو گھمان (گورداسپور) میں لکچر دیئے۔ جگہ پنڈت چنت رام اور آریہ راہداسوں سے مولوی صاحب کے ساتھ خوب بحث مباحثہ ہوا۔ ۵ سے ۷ تک سری گوبندپور میں چار ویاکھیان دیئے جسکے نتیجہ میں پورن چند نے شاستر ارتھ ہوا۔ ۸ سے ۱۰ تک بھاگووال (گورداسپور) میں آٹھ ویاکھیان دیئے۔ منشی بخشی چند نیند آریہ سماج کا ممبر بنا۔ اور محمد بخش نمبردار سے مباحثہ ہوا۔ ۱۱ سے ۱۳ تک قادیاں (گورداسپور) میں دو دو ویاکھیان دیئے۔ ۱۴ کو بٹالہ میں ایک لکچر دیا۔

پنڈت رام رتن جی پرچارک نے ۸ اگست سے ۱۰ تک کو لبیاں میں پرشنوتر کیئے۔ اور آریہ دھرم کا پرچار کیا۔ ۱۱ سے ۱۵ تک جگراؤں (لودھیانہ) میں ہر روز ایک ویاکھیان دیا۔ ہر رات کو بھجن دلا دئیے گئے۔

پنڈت پورنانند جی اپدیشک کوئٹہ سے چلکر سکھر ہوتے ہوئے ۱۸ جولائی کو لاہور تشریف لائے۔ لاہور سے جالندھر اور جالندھر سے انبالہ چھاؤنی پہنچے۔ وہاں تین چار دن قیام فرمایا۔ اور تین ویاکھیان دیئے۔ کالکا میں ۲۷ و ۲۸ کو دو دو ویاکھیان دیئے۔ ۲۹ و ۳۰ کو کسولی آریہ سماج میں دو لکچر دیئے۔ یکم اگست سے ۱۴ اگست تک شملہ میں قیام فرمایا۔ اور سالانہ جلسہ کی تقریب میں بہت موثر لکچر دیئے۔

لالہ متھرا داس جی پرچارک نے یکم جولائی سے ۱۸ اگست تک ضلع سیالکوٹ کے مختلف قصبات میں آریہ دھرم کا پرچار کیا۔ اس اثنا میں مسلمانوں سے بحث مباحثہ ہوا۔ پسرور اور قلعہ سوبھا سنگھ میں خاص طور پر پرچار کیا گیا۔ لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ چنانچہ قلعہ سوبھا سنگھ میں مبلغ ۵ روپیہ پرچار فنڈ کے لئے چندہ ہوا۔

لڑکی کی ضرورت

(۳) (۳)

میرے ایک دوست پنجابی کھتری ایک معزز خاندان سے عمر ۲۱ سال تعلیم انٹرنس تک لیکن لیاقت عمدہ۔ قدرے شاستری خواندہ آریہ خیالات کے سبزی خور بلکہ ممبر سماج بر سر روزگار کسی خواندہ لڑکی سے جسکی عمر درمیان ۱۲ و ۱۳ سال ہو شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت سے زیادہ حالات سے آگاہی ہو سکتی ہے۔

المشتہر

جواہر سنگھ کلرک برگیڈ آفس پشاور ڈویژن

اشتہار

(۳) (۳)

ایک کتاب مسمی پرم جوت پرماتما کا نشی صاحب جسمیں پرمیشور کے پہچاننے کا گیان اور دھرم اور ادھرم کا گیان بڑی کوشش سے لکھا گیا ہے اور قیمت آٹھ آنہ بلا محصول مقرر ہے۔ موتی رام کھتری دوکاندار بساطی قصبہ گکھڑ سے مل سکتی ہے جسکو ضرورت ہو منگا لے۔

اشتہار

جس ڈاڈ ٹشین کا اشتہار اخبار دھرم پرچارک میں دیا گیا تھا وہ مدت کی فروخت ہو چکی ہے

سرمہ ممیرے کا

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

سرمہ انگریزی دوا ہے میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں لیاقت یافتہ انگریزی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض چشم کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت دھند جالا پھولا ناخونہ غبار پڑوال سرخی ابتدائی موتیا بند ناخن پانی جانا وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی نہایت تیز ہو جاتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی بلکہ عینک لگانے والوں کو بھی یہ سرمہ مفید ہے۔ قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال کے نیچے کافی ہے۔ سرمہ ممیرے کا سفید نہایت اعلیٰ قسم فی تولہ (۲) خالص ممیرہ فی ماشہ (سیاہ سرمہ) ... محصول ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر فقیر میاں سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

قطرہ سفید

جناب... ممیرے کا سفید سرمہ گو میں نے بعض دیگر استعمال کیا جنکو انگریزی ادویہ کے استعمال کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا تھا۔ ایک صاحب کی آنکھ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا۔ اور دوسرے ہندوستانی کی جنکو شروع کیٹرکٹ (موتیا بند) تھا اور چشم کو دھند اور ناخونہ تھا۔ آپکا سرمہ نہایت اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی مفید پایا۔ میری رائے میں بہ مقابلہ ہر قسم کی دوائی آنکھ کے امراض کے لیے بہتر نہیں ہو سکتی۔ آپکا سرمہ قبل اس کے کہ ... ذریعہ اشتہار فروخت ہو جانا چاہیے تاکہ ہر ایک امیر غریب اس سرمہ سے مستفید ہو کر آپکو یاد کرے۔ سیاہ سرمہ بالی اور ...

... ڈاکٹر ... قائم مقام ... شیخ عبد العزیز ... میڈیکل کالج ... ۱۸۹۶ء

(۶) جناب ... صاحب ... آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو ... وہ ... لوشن کلکتہ لوشن ... وغیرہ ...

... لوشن کا بہت استعمال کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ سرمہ ... ممیرے کا استعمال سے ... کا فائدہ ہوا ...

مقام دیوبند ... ۱۸۹۶ء

(۳) ممیرہ اور ممیرے کا بہترین ... سرمہ جو کہ میاں سنگھ آہلووالیہ نے بنا کر ارسال کیا۔ نہایت مفید پایا۔ آنکھوں کی بیماریوں کے لیے اکسیر ہے ... علاوہ ازیں یہ آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے لیے نہایت مفید اور ... ہے۔ ... کوئی ... اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی ... خان بہادر ... اسسٹنٹ سرجن ... ۱۸۹۶ء

(۴) میں نے اپنی آنکھوں پر ... ممیرے کا سرمہ جو کہ میاں سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے ... بغیر علاج کی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال مفید ہے۔ ... خان بہادر

ڈاکٹر ... ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن ... ۱۸۹۶ء

(۵) میں نے ممیرے کا سرمہ جو میاں سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے اُن بعض مریضوں کی آنکھوں میں جنکو ... بیماری میں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاص کر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاتا رہتا ہے۔ اور ... کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ ...

ڈاکٹر ... لال ... اسسٹنٹ سرجن ... میڈیکل کالج لاہور ... جون ۱۸۹۵ء

پانچ ہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی شفا میں جو قریب بیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو انکو مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جاوے گا جو لاہور کے الائنس بنک میں اسی مطلب کے لیے بابت ۱۸۹۵ء جمع کیا گیا ہے۔

اشتہار

خاص و عام کو واضح ہو کہ ادویات مفصلۂ ذیل خاص کے واسطے میری دوکان میں موجود ہیں - اور ادویات مذکور تدیم سے آزمودہ کار ہیں اور ایسے جن صاحبوں کو ضرورت ہو میری دوکان سے آزمائش کے لئے خرید کریں اور دیکھیں کہ ادویات مذکور سے کیسا فائدہ ہوتا ہے۔ **معجون حیات بخش** معجون کو واسطے تقویت دماغ - درد گردہ - درد مثانہ - کہنہ آتشک - سوزاک - بواسیر کے واسطے مفید ہے - زرد رنگ کو سرخ کرتی ہے - اور قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے - اور دائمی قبض کے واسطے مفید ہے - قیمت دو روپیہ فی شیشہ یعنی ...

دوائی اطہر اس دوائی کو جن عورتوں کا حمل جلدی جلدی گر جاتا ہے - یا جنکی اولاد زندہ نہ رہتی ہو - انکے واسطے بہت مفید ہے قیمت فی شیشہ ... **دوائی خارش** تر و خشک - یہ دوائی خارش ہر دو قسم کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے - قیمت فی بکس ... **دوائی آتشک** - خواہ کتنا ہی پرانا آتشک ہو - دوائی کو بغیر سنہ کسی قسم کی تکلیف کے دو ہفتہ میں بالکل فائدہ کر دیتی ہے قیمت فی ... ہے - **جوب تلی** مجرب - جوب مذکور تلی کے واسطے بہت مفید ہے - اگر تلی بڑھی ہو تو جاتی نہیں - بالکل فائدہ کر دیتی ہے قیمت فی روپیہ ہے - **تیل جوہر** ... سینہ سی اسپ کی شلاک ... ہے - جو شخص ... بالکل صحت ... ہو قیمت ... **معجون قوت باہ** معجون مذکور قوت باہ کیواسطے اکسیر جیسی ہے قیمت ... فی روپیہ ... **دوائی تپ دق** سل تپ دق ... کیواسطے بہت مفید ہے قیمت ... **حب** مذکور ... بہت مفید ہے قیمت ... **دوائی سوزاک** ... کیسا ہی پرانا ہو - دوائی مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے - قیمت ... **حب حیات** حب مذکور تقویت معدہ ... دماغ ... قیمت ... **دوائی ... نولی** ... بار ... سفید ... اور ... تقویت ... کی صفائی - وغیرہ امراض کے واسطے بھی فائدہ مند ہے - فی روپیہ ... مردانہ ملیگی۔

سر درد - بخار - جالا - ضعف بصر - تاریکی چشم - موتیا بند آنکھوں سے پانی جانا - خارش کے واسطے مفید ہے قیمت فی تولہ ہر قسم سیاہ و سفید ... **اطلاع** قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہیے خرچ محصول ڈاک ذمہ خریدار - ہر ایک ترکیب استعمال ہر دوائی کے ساتھ ملیگی - **المشتہر**

حکیم ... داس بانار ... بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

برہمی بوٹی

دماغ - حرارت - ... برہم جڑی بوٹی کو قائم اور خون کو صاف کرتی ہے ایک بے نظیر ... ایسی بوٹی ہے کہ جسکو ... ہمارے رشی منی لوگ ... بالا رد ... کے کیا کرتے تھے - اور خاص کر انہوں نے ... سے سچے پتی ... دیا نند سرسوتی جی بھی اسکو استعمال کیا کرتے تھے اسی طرح انہوں نے اپنے بنائے گرنتھ کا ... میں اسکا مفصل ذکر کیا ہے - اور اکثر ... جو ... کی یا ... جانتے ہیں اسکی تعریف سنی ہے - ... جاری ہے ... کی کوشش ... سے حاصل کی ہے - اور نرخ اسکا عام لوگوں کے فائدہ کیواسطے بہت ارزاں رکھا ہے یعنی ... **ترکیب استعمال** موسم سردی میں اسکو ... کر ... سے چھان لو - اور ایک تولہ ... کے ساتھ ... نوش کرو - گرمی کے موسم میں رات کو ... کر اسکو بھگو رکھنا چاہیے - اور صبح کو ... اور الائچی ... گھوٹ کر پی لینا چاہیے - **المشتہر** ... دہرم ... بٹالہ ضلع کانگڑہ

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں دیسی پارچہ از قسم گبرون - دری - کھیس - ... - دھوتی - سوسی وغیرہ وغیرہ طیار کرائے جاتے ہیں -

ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے - کہ بنظر ترقی و اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ کے پارچات طلب فرماکر مشتہران کو مشکور فرماویں - علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ریشمی آزاربند یا دیگر اور کوئی مشہور چیز طلب فرماویں گے - تو وہ بھی ہم پہنچائی جاویگی - جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں - نمونہ بھیجنے پر طیار کرایا جاویگا -

---

صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے - عدم واپسی نمونہ پر ... چارج ہونگے - مال نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا - **المشتہران**

جیرام ... داس لوہی ... آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور -

فہرست کتب قابل فروخت موجودہ ... چھپی ہوئی فہرست کے علاوہ ہیں

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام ... کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ہم ست اسمیں ہرتر بھاؤ سے برتیں

اشتو بریہم کا پن

ست دھرم پرچارک

جلد ۸ سمبت ۱۹۵۳

جلد ۸ سنہ ۱۸۹۶ء

ہفت وار بروز شکر (جمعہ) جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے

اودیش

(۱) وید کی عظمت کا پرچار اور ستیہ سناتن ویدک دھرم کی تبلیغ کرنا (۲) شاستر اور آریہ مت کی تعلیمات اور مضامین شایع کرنا (۳) کبھی کبھی سماجک اور دیگر متفرق مضامین پیش کرنا (۴) دیگر مختلف خبروں کا خلاصہ پیش کرنا

نیم

(۱) قیمت عام اخبار سالانہ پیشگی ... (۲) ... [illegible]

سچا اشتہار

مفصلہ ذیل ادویات میرے والد جناب پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر ملازم حضور عالیجناب نواب صاحب بہادر جی سی ایس آئی والئی ریاست بہاولپور سند یافتہ میڈیکل کالج کی ایجاد شدہ ہیں جنکو نہایت کامیابی کیساتھ ڈاکٹر جی پیشہ کرتے [illegible] سال سے کرتے رہے ہیں۔ اور جو نہی انکی میڈیکل [illegible] پنجاب میں مشہور کرتا ہوں یہ ادویات ہر طرح تجربہ کرنے سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اس لئے ملک اور قوم کی بھلائی کیلئے مشتہر کی جاتی ہیں۔ تاکہ لوگ اشتہاری دواؤں اور حکیموں اور چالبازوں کے فریب سے نجات حاصل کریں گویا آپ ہندوستان کا سادہ خرچ کر کے [illegible] ڈاکٹری علاج سے فیض حاصل کر سکتے ہیں۔

ان ادویات میں کوئی ایسا مضر جزو شامل نہیں ہے کہ جو مثل نیم حکیموں کی ادویات کے اگر ایک شخص کو [illegible] دی جاوے تو بجائے [illegible] زیادہ تکلیف دہ [illegible] مرض [illegible] بعض نباتاتی جڑی بوٹیوں [illegible] سے تیار کی گئی ہیں۔ [illegible] بے کھٹکے [illegible] استعمال کر سکتے ہیں۔

میں صرف اتنا کہنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ دوائی کو [illegible] بھیجنے سے پہلے [illegible] مرض کی بابت پورا یقین حاصل کریں کہ آیا وہ [illegible] ہم خود عمدہ دوائی تجویز کر کے ارسال کرینگے۔

اسکے علاوہ ہمارا دوا خانہ میڈیکل ہال جالندھر شہر میں [illegible] ہر قسم کی انگریزی ادویات نہایت صاف [illegible] عمدہ خاص ولایت سے منگوائی جاتی ہیں اور سوداگروں کی نسبت کفایت سے مل سکتی ہیں۔

فہرست ادویات

جوہر [illegible] جو ہر قسم کی [illegible] کی جڑی بوٹیوں [illegible]

[illegible] تیار کی گئی ہے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] ہیں [illegible] امراض [illegible] فساد خون [illegible] اور [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] مثانہ [illegible] مستعمل [illegible] کے علاوہ کسی قسم کا [illegible] بہت عمدہ ہے [illegible] تجربہ [illegible] آپ ہی [illegible] زیادہ تعریف کرنا فضول ہے قیمت فی شیشی [illegible] چار آنہ۔

دیسی [illegible] ٹانک پلز یعنی [illegible] اعصاب [illegible] لگاتار [illegible] دماغ [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] ہیں [illegible] اور دماغ کی طاقتیں [illegible] ہو جاتی ہیں۔ یہ گولیاں [illegible] کام دیتی ہیں [illegible] جریان منی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ رقت منی۔ احتلام۔ ضعف دماغ۔ ضعف معدہ [illegible] ایک برکت [illegible] ہیں۔ یہ گولیاں [illegible] قیمت [illegible] یعنی ایک بکس جسمیں [illegible] گولیاں ہوتی ہیں قیمت [illegible] گولی کا بکس۔

ہاضمہ کی گولیاں فی بکس [illegible] گولی قیمت [illegible]

چوتھیا جو [illegible] سے [illegible] کی ضرورت ہو [illegible] کبھی [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کو [illegible] نہیں ہوتا [illegible] جو [illegible] قسم کے [illegible] کیلئے [illegible] ہے [illegible] بالکل [illegible] نباتاتی اجزا سے تیار [illegible] قیمت فی شیشی [illegible]

[illegible] یعنی [illegible] کی [illegible] گولیاں [illegible] علاج کرنے [illegible] ان گولیوں کا ضرور استعمال [illegible] قیمت فی بکس [illegible]

انکھ [illegible] یعنی [illegible] آنکھیں [illegible] صحت یاب ہو [illegible] قیمت فی شیشی صرف [illegible]

فیا بیطس کی مجرب گولیاں [illegible] استعمال سے پیشاب کا بار بار آنا۔ پیاس کا زیادہ لگنا اور [illegible] میں [illegible] ہو جاتی ہے [illegible] قیمت فی بکس [illegible]

[illegible] کی گولیاں [illegible] قیمت [illegible]

ہاضمہ [illegible] یعنی [illegible] کا عرق۔ [illegible] الناس کی زندگی [illegible] طاقتور ہونا [illegible] باتا ہے [illegible] فی شیشی [illegible]

دردسر کی دوا

[illegible] شدت ہو فورا اچھا [illegible] دوائی تجربہ [illegible] ہوگی قیمت [illegible]

[illegible] دوائی [illegible] قیمت فی بکس [illegible]

درد دانت کی دوائی

خواہ کیسا ہی [illegible] کیوں نہ ہو [illegible] فورا آرام [illegible] قیمت فی شیشی [illegible]

خوشبودار منجن

[illegible] استعمال [illegible] دانت [illegible] قیمت [illegible]

عرق [illegible]

استعمال [illegible] قیمت فی شیشی [illegible]

نوٹ [illegible] عمدہ ادویات [illegible] جالندھر [illegible]

تمام فرمائشیں بنام پنڈت [illegible] منیجر دوا خانہ میڈیکل ہال جالندھر شہر آنی چاہئیں

نمبر ۲۶ مطبوعہ ۱۸ اسوج سمت ۱۹۵۳ بکرمی ۲ اکتوبر ۱۸۹۶ء روز جمعہ جالندھر شہر جلد ۸

آریہ سماجک سالانہ جلسے

سکندر آباد ضلع بلند شہر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۲ و ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

راولپنڈی شاہ آباد ضلع انبالہ آریہ سماج کے سالانہ جلسے ۱۴ و ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۶ء کو ہونگے۔

پشاور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ اکتوبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

مراد آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۵ و ۶ نومبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

منٹگمری آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۷ و ۸ نومبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

جالندھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ دسمبر ۱۸۹۶ء
لودھیانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء اور مالیر کوٹلہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۰ و ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

سرسہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۰ اکتوبر و یکم نومبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔

معاونین کی خدمت میں گذارش

جن صاحب کی خدمت میں مطبع کی طرف سے کوئی وی پی پارسل پہونچے۔ اگر حساب میں غلطی معلوم ہووے۔ تو پارسل کو مدت انت میں رکھکر مطبع سے بذریعہ خط و کتابت فہمید حساب کر لیا کریں۔ اور واپس کرنے میں جلدی نہ کیجاوے۔
راقم آپکا منیجر خیرخواہ

ست دھرم پرچارک

ست کا بل

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

پچھلے پرچہ میں میں نے اس بات کو دکھلانے کی کوشش کی ہے کہ ست کا بل وہ ہے جس سے سب جھوٹھ اور کپٹ ناش ہو جاتے ہیں۔ آپنے دیکھا ہوگا کہ پیتل کا زیور سونے سے ملمع کیا ہوا ایک ناواقف پرش کو ویسا ہی راحت دیتا ہے جیسا کہ خالص سونے کا۔ پرنتو جس وقت اسکو پرتیت ہو جاتا ہے کہ یہ تو ملمع کیا ہوا زیور ہے۔ اسکی ساری تفریح غم سے بدلجاتی ہے۔

جھوٹ اور اسَت کی سجاوٹ رکھنے والے پرش چاہے چند دنوں کے لیے قوس قزح کی رنگت کی طرح اپنا جاہ و جلال کیوں نہ دکھلاویں لیکن آخرکار انکو ست کی شرن میں گرنا پڑتا ہے۔ جیسا کہ لوہا کاٹھ کے سہارے تیر جاتا ہے۔ ویسا ہی اسَت بھی ست کے سہارے پر تیر جاتا ہے۔ پرنتو آخرکار ست ست ہی ہے۔ اور اسی لیے مہابھارت میں آیا ہے۔ کہ ستیم یو جیتے (یعنی ست کی ہمیشہ فتح ہوتی ہے)۔

سناتن دھرم سبھا نے آریہ سماج کی دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دیکھ کر یعنی دوسرے شبدوں میں ست کا سورج لوگوں پر پرگٹ ہوتا ہوا دیکھ کر ہر طرح سے کوشش کی کہ اسَت کے گرہن سے ست وید کے سورج کو داغدار کریں۔ پرنتو سورج ویسے کا ویسا بے عیب اور پاک صاف رہا۔ سناتنیوں نے اپنے اسَت روپی میگھ منڈلوں سے وید روپی سورج کو ڈھانپنا چاہا۔ پرنتو سوریہ کی شعاعوں اور کرنوں نے بادلوں کو چھن بھن کر دیا۔ کہاں وہ زمانہ کہ سناتن سبھا زور سے پکار کر کہتی تھی کہ وید پڑھنا صرف برہمنوں کا ادھکار ہے۔ وید پڑھنا یون (اسلام) ملیچھوں اور شودروں کے سامنے ناجائز ہے۔ اور اب وہی سناتن دھرم سبھا ست کی ٹھوکر سے پراجے ہوکر لوگوں سے روپیہ جمع کر رہی ہے شودروں کے لڑکوں کو وید پڑھانے کے لیے (بولو ست کی جے) کہاں وہ زمانہ کہ سناتن دھرم سبھا للکار کر کہتی تھی کہ استری اور شودر کے لیے ودیا دھن کرنا ناجائز ہے اور آج ست کے بل نے انکو ایسا چکنا چور کیا کہ استریوں کے پاٹھشالا کھولی جاتی ہیں۔ اور ڈنکے کی چوٹ سے کنیاؤں کو ودیا دھن کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے۔ (کیا ست نے اپنا بل نہیں دکھایا)

کہاں وہ زمانہ کہ ہر ایک چٹھی کے سر پر ہر ایک پستک کے سرورق پر سری گنیشائے نمہ لکھا جاتا تھا۔ اور آج ست نے [illegible]

پایا۔ کہ پرماتما کا سب سے اُتم نام "اوم" شبد ہر ایک مضمون و پُستک کے شروع میں لکھا جاتا ہے۔

کہاں وہ زمانہ کہ تیرتھ یاترا موکش کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ اور آج ست کی روشنی سے اُنکی وہ آنکھیں کھُول دی ہیں کہ شاستر ارتھ کرتے ہوئے تیرتھ یاترا کو دھرم کا انگ بتلاتے ہیں۔ نہ کہ مکتی کا ذریعہ۔ سناتنی بھائی چاہے سوامی دیانند کو کتنا ہی کیوں نہ کوستے رہیں کتنا ہی گالیاں گلوچ سے یاد کیوں نہ کریں پرنتو وہ ست کے ادہین ہونے سے نہیں بچ سکتے اور نہ بھاگ سکتے۔ آریہ سماج شبد کو چاہے وہ کتنی بُری نگاہ سے دیکھیں۔ پرنتو آریہ سماج کا فعل ہے کہ جسنے تمام ست شاستروں کو اپنے آگے جھکا دیا ہے۔ اگرچہ عیسائی ست ہلالیہ ست۔ و دیگر ست شاستروں نے ہندو دھرم پر کتنے وار کیئے پرنتو یہہ بھولا گڈریا چپ چاپ بیٹھا رہا اور کہتا رہا کہ چاہے تم میری کتنی بھیڑیں کیوں نہ لیجاؤ میں تمہارے لئے کافی ہوں لیکن تم سے اتنا جلدی پرانے نہیں ہو سکتا۔ پرنتو جسوقت آریہ سماج روپی شیر نے وار کیا۔ اُنکی آنکھیں کھلیں۔ کہ ہیں یہہ کیا ہوا۔ یہہ تو مجھے نگل جاویگا۔ سو سناتنی بھائی چاہے کتنی آریہ سماج کی مخالفت کیوں نہ کریں۔ دراصل آریہ سماج کا کام ہلکا کر رہے ہیں۔ کنہیا لال الکھدھاری۔ ویدپاٹ لکھوا دیں۔ زمانہ آئے گی کہ وہ بھی اور دیگر ملکی و قومی اصلاحی کام کرنے سے سچ پوچھو تو آریہ سماج کی سہاتا کر رہے ہیں اور ایک دن آویگا۔ جبکہ دل و جان سے وید کے ایک ایک منتر پر عمل کرنے والے بنینگے اور سماج کے بنتی گا دینگے۔

انیساری ایک اور مالش پرچارکوں کا مجموعہ جو پیدا ہوا تھا۔ جہاں سے تو سچا ہے۔ آریہ سماج روپی ست گیان کی اگنی کو بجھانے کے درپے ہوا۔ اس فرقہ کے ناظرین سے مخفی نہیں کہ آریہ سماج کے کام میں کسقدر رخنہ سازی کی جب وید پرچار کا کام شرتی پرتی ندہی سبھا پنجاب نے کھولا تو پرچار کا کام خشک بتلایا جاتا تھا اور حلقے والوں میں اوپدیش کرنے پر طنز و مسخری اُڑاتے تھے۔ جو صاحبان آریہ میسنجر کو پڑھنے والے ہیں اُنکو معلوم ہوگا کہ لالہ امولک رام و لالہ مراد کا نام قابل ہم اسے نے جو قومی شہید کے پکے چیلے ہیں کسقدر اپنا بازار ندر اور ہیل تنخواہدار اوپدیشک رکھنے کی برخلاف دکھلایا۔ افسوس ہے کہ اُنہوں نے اسقدر محنت رائیگاں کی میسنجر کے کالم بیہودہ سیاہ کیئے ہیں۔ اُنکی میسنجر اب قصبات میں پرچار کرنے کے لیئے زور دے رہا ہے تنخواہدار اوپدیشک نہ صرف رکھ رہا ہے بلکہ اُن کے حاصل کرنے کے لیئے اشتہار دے رہا ہے اور یہہ سنسکیل کا عملی ثبوت ہے۔ سچ ہے کہ سپنسر اور ٹنڈل جیسے فیلسوفوں کی جہوٹھی فلاسفی جب قائم نہ رہی تو قومی شہید کے چیلوں کی فلاسفی کے پاؤں کہاں رہنے تھے۔ اب شکر ہے کہ قومی شہسواروں کو پرچار کی ضرورت محسوس ہوئی ہے اور تنخواہ دار اوپدیشک رکھے جاتے ہیں اور اپنی حلقے والوں میں اوپدیش پر زور دیا جاتا ہے آریہ گزٹ فیروزپور کا ایڈیٹر ابھی تک مرغی کی طرح ایک ٹانگ پر اڑا ہوا ہے۔ اور جس طرف گروجی کی آواز سنتا ہے۔ پر پھڑپھڑاتا ہے۔

چاہے تمام لوگوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لیئے سرکاری ہے کیوں نہ یہہ کام کیا جاتا ہو پرنتو ست کا فعل ہے کہ اپنا اثر دکھلائے بغیر نہیں رہتا۔ اس لیئے آریہ بندھو متر اور ہم ست کی کھڑگ بنا کر ادھرم روپی سنسار کو پرے کریں اور پھر دیکھینگے کہ ست کا ہر جگہ راج ہی راج قائم ہو۔ (باقی آئندہ از جمنا داس)

ایڈیٹوریل نوٹس

اوکاش نہیں ملتا۔ شام کا وقت ہوتا ہے متر اور دوست بات چیت کرنے کو آجاتے ہیں گلگشت کو جی چاہتا ہے۔ متر سے ملنے کو آنکھ آتی ہے پرنتو شوک کہ سندھیا کرنے کے لیئے اوکاش نہیں ملتا۔

(۲) پراتہ کال کو نیند بھی ہتھیاری ہوا خماری میں ڈالتی ہے۔ دُنیاوی اشنان اور اسکے لیئے تیاری ہوتی ہے معمولاً بیوپاروں کو کرنے کی تیاری سوچنے کا سمان ملتا ہے۔ پرنتو سندھیا کرنے کا اوکاش نہیں ملتا۔

(۳) دوست کی خاطرداری۔ مہمان کی خاطر تواضع میں رشتہ داروں کی تیمارداری۔ میں استری کے ساتھ وشے گمن آدی کرنے میں چاہے سارا دن یا رات خرچ ہو جاوے پرنتو پرماتما کے راجیہ میں اپنے تئیں حاضر کرنے کے لیئے اوکاش نہیں ملتا۔

(۴) جلسوں اور دعوتوں میں شکار کھیلنے میں ہفتے گزر جاویں۔ دُنیاوی دھندوں کے جھمیلوں میں پھنسے الجھے رہیں تو کچھ حرج نہیں۔ پرنتو آریہ سماج میں جانے کے لیئے

یا پرماتما کو یاد کرنے کے لیئے اوکاش نہیں ملتا۔ بہتر ہو۔ اگر ہم راجی دنیا پرستی کا پُتلا بنگیا ہے اگر ہم اسقدر دنیا کے غلام بنگئے ہیں کہ جو ان تمام دھندوں اور بکھیڑوں کا مول ہے۔ اسکی یاد ہی سے بے نصیب ہوگئے ہیں۔ تو بھائیو ہمکو کبھی اوکاش نہیں ملیگا۔ جبتک ہم شمشان بھومی میں نہیں پہونچینگے۔ اوکاش کا نام نہیں ملیگا۔ اس لیئے بھائیو ہمکو اپنا حساب روزمرہ صاف ستھرا رکھنا چاہیئے۔ جب آپ سنسارک حالتیں اپنے دکان لین دین کا حساب کتاب برقرار رکھنا پسند کرتے ہو۔ اور آج کا کام کل پر نہیں چھوڑ سکتے تو کیا ممکن ہو سکتا ہے کہ آتما سمبندھی اوستھا میں اپنے آچرن اور سمرن کا حساب کتاب کسی آئندہ سمے پر چھوڑیں۔ اگر ایسا کرینگے تو اوش حساب میں گڑبڑ پڑیگی۔ اور جب آخر سمے میں دیہہ انت ہونا لگیگا۔ تو سوائے رونے اور اشانت طبیعت کے کچھ پراپت نہیں ہوگا۔ (ر جمنا داس)

ویدک دھرم کے ہتیشی لالہ امیں چند صاحب

ٹھیکیدار سے مفصلہ ذیل لکھتے ہیں۔

"طلباء کے لیئے آپکے اخبار کی قیمت معہ محصول تین روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ لھذا مبلغ آٹھ روپیہ آج بذریعہ منی آرڈر ارسال کرکے امیدوار ہوں۔ کہ چار ایسے طالبعلموں کو ایک سال کے لیئے اخبار دیا جاوے۔ جو کہ ایک روپیہ سالانہ پیشگی اپنے پاس سے قیمت میں ادا کریں۔ اور دو روپیہ سالانہ ان آٹھ روپیہ میں سے فی طالبعلم مجرا کر لیا کریں۔ غرض یہہ ہے کہ اس آٹھ روپیہ بھیجنے سے چار طالبعلموں کو ایک سال کے لیئے اخبار پہونچتا رہے جو کہ ایک روپیہ سالانہ پیشگی اپنے پاس سے قیمت اخبار میں ادا کر دیویں۔ اول شرائط یہ ہیں۔ کہ ان چار طلباء میں سے کوئی طالبعلم خاص شہر جالندھر کے کسی سکول میں تعلیم نہ پاتا ہو۔ دوم اخبار منگوانے والے طلباء کا نام نہ ظاہر کیا جاوے۔ سوئم اگر آپکے پاس ایک ہی دن چار سے زیادہ درخواستیں آجاویں تو قوم سود کی طلباء کو ترجیح دیجاوے۔ اگر انمیں کوئی قوم سود کا طالبعلم نہ ہو۔ تو جنکی درخواستیں پہلے معہ ایک روپیہ پیشگی قیمت کی آویں انکو اخبار دیا جاوے۔

جو فائدہ آپکے پرچارک سے اسوقت آریہ جاتی کو پہونچ رہا ہے۔ اسکے بیان کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا ہوں"

ایسے پُرش اتیت دھنیا واد کے لائق ہیں۔ جو کہ اپنی جیب سے خرچ کرکے دیا آریہ جاتی کی دھارمک بہبودی کے خواہشمند ہیں انہی صاحبان نہ صرف اخبار کے خیرخواہ معلوم ہوتے ہیں۔ بلکہ ویدک مت کی اشاعت کو دل و جان سے چاہتے ہیں۔ امید ہی کہ اور صاحبان بھی ہمارے دھارمک پورشا رتھی بھائی کی اس غیر معمولی فیاضی اور مثال کا نمونہ پکڑینگے۔ (اڈیٹر)

وہ کون منشیہ ہی جسکا ہردا نہیں چاہتا کہ

میرا مکان عالیشان ہو۔ اسمیں شیشہ دار کھڑکیاں ہوں۔ آرام کُرسیاں لگی ہوں۔ غلیچے بچھے ہوں دیوار گیریاں اور فانوس کی جگمگاہٹ ہو جب دیپ مالا کا دن آتا ہے۔ تو ہر ایک امیر غریب اپنے مکان کو سجاتا ہے اور لوگوں کو اپنے مکان کی صفائی اور زینت دکھا کر پرسن ہوتا ہے۔ پیارے بھائیو یہی حالت آتمک اوستھا میں ہونی چاہیئے۔ ہر ایک پُرش کا آتما ابھلاشا کرتا ہے۔ کہ نیکی اور شدھ آچرن کی رنگتوں اور زینتوں سے اسکا آتمک دیپ استھان مزین اور مشتعل ہو۔ پرنتو دنیاوی لالچ۔ دنیاوی خواہشیں۔ نفسانی جذبے منش کی رُچی اس طرف سے ہٹا دیتے ہیں۔ پرنتو جو پُرش کہ مکان کی سجاوٹ کو اپنی عزت و شہرت کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ وہ زیور گرو رکھکر یا جائیداد فروخت کرکے قرض لیکر بھی مکان کو بنانے اور سجاتے ہیں۔ ایسا ہی مہاتما پُرش اپنے کرم اندریوں کو پراپت کرکے ست اور بلکر اپنے آتمک استھان کو اپنے شدھ آچرن سے سجاتے ہیں۔ اس لیئے ہر ایک منش کا فرض ہے کہ اس استھان کو سجانے کی کوشش نہ کرے جو کہ بارش سے خراب ہونیوالا ہے جو کہ زلزلہ سے گر جانیوالا ہے۔ جو کہ طوفان سے جانیوالا ہے جسکی مرمت کے لیئے ہر سال اہمیت کا بل پیش ہے۔ بلکہ آتمک استھان کو سجانے کی کوشش کرے۔ کہ جسکی سجاوٹ پر ہر ایک پُرش موہت ہوکر اسکی زینت اور سگندھ سے مستفیض اور مستفید ہو۔ (چ د)

مُراسلہ

کارروائی بھیرہ آریہ سماج

جلسہ مہاتمی خانہ آئی لیکھرام صاحب کا اگنی کنڈ انجمن

(۱) بہ تجویز لالہ ہیرانند صاحب و تائید لالہ ہری چند صاحب

یہ سماج اس جانگداز و روح فرسا واقعہ سے جو اس سماج کے بانی و پشت پناہ مہاتمان جناب ... صاحب رائے لبھا رام صاحب ایگزیکٹو انجینیر و ممبر سپلی مذہبی سبھا پنجاب (جو بلحاظ اعمال و اخلاق آریہ سماجوں کے لیئے نمونہ تھے) کی ناگہانی اور بے وقت وفات سے ظہور میں آیا متاثر ہو کر سخت افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) یہ تجویز لالہ نرسنگھ داس صاحب بتائید لالہ آتما رام صاحب۔

یہ سماج جناب رائے صاحب مرحوم کے پس ماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ ایشور انہیں شانتی دان کرے اور سب کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو جناب رائے صاحب مرحوم کی یادگار قائم کرنے کے لیئے تجویز سوچے۔

(۳) یہ تجویز بھگت رام منتری بتائید لالہ کرتا رام صاحب۔

مندرجہ بالا رزولیوشنوں کی ایک نقل لالہ لاجپت رائے صاحب خلف الرشید جناب رائے صاحب مرحوم کی خدمت میں بھیجی جائے اور ایک ایک نقل اخبارات دھرم پرچارک۔ آریہ پتر کا۔ آریہ مسینجر۔ ٹربیون میں واسطے اشاعت کے بھیجی جائے۔

داس
بھگت رام سکرٹری آریہ سماج بھیرہ

مرثیہ جناب رائے بہادر رائے لبھا رام صاحب سابق ایگزیکٹو انجینیر

ہائے کیسی یہ پڑی ہم پر
شیون و نوحہ ہوتا ہے گھر گھر
جگر خون ہو رہا ہے رو رو کر
ہمکو ہے بہا ہر اک خاطر

رنج و غم کا جمایا ہے ڈیرا
درد و حسرت نے ہائے آ گھیرا

کہاں جم جاہ ہے صاحب حشمت
کہاں عادل ہے معدن حکمت
کہاں گنج و خزینۂ عظمت
کہاں شکل مجسم شفقت

کہاں ذی عز رائے لبھا رام
رہے روشن ہمیشہ انکا نام

گیا سایہ ہما ہے سر سے وائے
بخت بد نے ہیں پچھاڑا ہائے
مہر انصاف و عدل یوں چھپ جائے
اجل جانکاہ اس طرح سے رولائے

شوک ایسے جوان کا مرنا
صاحب جاہ و شان کا مرنا

رائے صاحب کیا امیدیں تھیں
قوم کے دل میں کیا امنگیں تھیں
چندہ کی منتظر سماجیں تھیں
طالب مدد سب سبھائیں تھیں

ہاتھ کھولے سکول بیٹھے تھے
ہائے اب کس سے مدد مانگیں گے

کس سے لیں گے سبق دیانت کا
کس سے سیکھیں گے ہم شرافت وائے
حلم میں کوئی ہے نظیر بھلا
تو نہ تھا انسان اک فرشتہ تھا

سرفراز ہو وے ایسے رتبہ پر
پھر مجھے سمجھے سب ہی ہوں کہتر

تیرے دھنباد کہاں تک گائیں
کیسے احسان تیرے بتلائیں
داغ دل کھول کسکو دکھلائیں
پٹی زخموں پہ کس سے رکھوائیں

ہائے وہ دستگیر محتاجاں
آہ وہ غمگسار بے ساماں

شائق علم و قدر دان کمال
خادم قوم آں ہمایوں فال
گوہر کان ہنر و خوش افعال
دُر خوشاب بحر جاہ و جلال

حیف بسمل ہے کر گیا ہم کو
نیم جاں کر کے دہر گیا ہم کو

کب تک یاد کر کے رؤیں گے
کب تک آنکھیں اپنی کھوئیں گے
کب تک بے قرار سوئیں گے
سینہ رو رو کے اپنا دھوئیں گے

اجل ناگاہ نے کر دیا مجبور
کس طرح ہو گی یہ مصیبت دور

صبر آخر علاج ہے اُس کا
شاکر ہو اس پہ جو ہو اُسکی رضا
اُسکے فرماں تلے ہے ارض و سما
خالق خلق ہے وہ ایک خدا

اُسکا ہر ایک کام حکمت ہے
اُسی حکمت میں اسکی عظمت ہے

جب سکندر رہا نہ رستم و زال
بھیم و ارجن کا بھی ہوا یہ حال
بھگت یہ دنیا پھر ہے کس کا مال
پوچھ ہاتف سے تو وفات کا سال

گفت ہاتف کہ رائے لبھا رام
داد داغ فراق ابد و دوام

راجہ بھوج کے جیون چتر پر سرسری نظر

ابتی دو ہزار برس پہلے مالوہ دیس میں ایک مہاتما
راجہ سندھل کے گھر پیدا ہوئے۔ بالک ابھی پانچ
برس کا ہونے نہ پایا تھا۔ کہ پتا سر سے گزر گیا
چونکہ ابھی شاہی محلوں میں کھیلنے کے لائق تھا
اس لئے منتریوں اور درباریوں نے اس کے
پتا کی راجدھانی اسکے چچا کے سپرد کی۔ اور
راجکمار کو پاٹشالا میں داخل کیا۔ بالک ودیا دھیان
کرتا رہا۔ اچارج بھی اسکی شیلتا اور لیاقت دیکھ کر
اسے بہت سنیہ کرتا تھا۔ ودیارتھی اس کے
چال چلن کو دیکھ کر اس سے سبق حاصل کرتے تھے
بالک پن سے ہی ایشور کا پریمی بھگت پرتیت
ہوا۔ راجہ کو جب اسکی علمیت کا حال معلوم
ہوا تو اسکے ہردے میں رشک کی اگنی پرجولت
ہوئی سمجھا کہ بڑا ہو کر میرا راج چھین لیگا۔
اس دشمن کو ابھی سے مار کرنا چاہیے۔ اپنے
پریم ادہیکاری منتری کو بلایا اور ساری بات
اسکو سنائی۔ آخر کار یہ صلاح ٹھیری کہ
منتری کسی بہانہ سے اسکو بن میں لیجا دے
اور وہاں اسکو گھات کرے۔ آگیا کاری
منتری پاٹشالا میں گیا۔ بھوج کو رتھ میں
بٹھلا کر کسی لالچ سے جنگل میں لے گیا۔ وہاں راجہ کا
حکم سنایا۔ اور ننگی تلوار دکھا کر آنسوؤں کی
دھارا بہانے شروع کر دیے۔

بھوج نے بڑی ہمت سے کہا کہ خیر بھائی تمہارا
اس میں کیا دوش ہے تم اپنے آقا کی آگیا کا پالن
کرو۔ مگر ایک تو مجھے اخیر سمے پرماتما کے آگے
سر جھکا لینے دو۔ اور میرا ایک پتر جو میں ابھی
آپکو لکھ دونگا۔ راجہ جی کو دیدینا۔ اسکے
صبر اور استقلال کو دیکھ کر وزیر کا جی بھر آیا۔
تلوار نیچے پھینک دی اور عالم سکتہ میں کھڑا ہو گیا
بھوج نے زمین پر آسن جما کر آنکھیں بند
کرکے بڑے پریم سے پرمیشور کے آگے پرارتھنا
کی اور اپنی آتمک شانتی کے لئے اس سے کہ دہانگی
ننت لینچات ایک کاغذ پر مفصلہ ذیل مضمون
لکھ کر منتری کے حوالہ کیا۔

"میرے پیارے چچا صاحب جی۔ میں نے
آپکے داس کو آپکی آگیا پالن کرنے میں
کبھی انکار نہیں ہوا۔ اگر آپ مجھے دیش سے
نکل جانے کے لئے آگیا کرتے تو میں خود ہی
دیش سے نکل جاتا۔ اور آپکی راج بھومی کی
طرف ذرا آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتا۔ کیونکہ
میں اس دنیا کی راج پاٹ کو تچھ سمجھتا
ہوں۔ آپکو دھوکا اور فریب کرنے کی
کیا ضرورت تھی۔ آپ یوں ہی اس دیش
اور پاپ کے بھاگی بن رہے ہیں۔ کیا اچھا
دھیان ہے آپکو بھگوان سے۔ کہ آپ
اس مٹی کے ڈھیر کو سر پر اٹھا کر پرلوک
میں اپنے ہمراہ لیجا دینگے۔ بڑے بڑے
شور بیر جیسے یودھا بلوان۔ مہاراجے
ادھشٹھی بھی اس پرتھوی سے کوئی پدارتھ
اپنے ساتھ نہ لیجا سکے۔ رامچندر۔ یدھشٹر
پانڈو۔ کورو آدی انیک ادہیراج جو
اس سرشٹی میں اپنی لیلا رچ گئے ہیں وہ
بھی اپنی اپنی کہہ کر پرلوک کو پراپت
ہوئے۔ جہاں زر۔ زور۔ زمین
زن۔ اور زبان سازی میں سے ایک
زر ادعیب ہو۔ وہاں ادھرم ضرور ہوتا
ہے۔ پرنتو جہاں یہ چاروں ہوں
اس جگہ کا کیا ٹھکانہ"

وزیر ان الفاظ کو پڑھکر اسکے چرنوں میں بندہ ہوا
بھوج بھی محبت سے اسکے گلے لپٹ گیا اور
رونے لگا۔ وزیر نے اسکو تسلی دی اور
چھپا کر اپنے گھر میں لا کر رکھ دیا۔ ایک
شخص کا سر کاٹ کر وزیر نے راجہ منج کو
دکھلایا۔ اور وہ بھوج کا لکھا ہوا پتر بھی
اسکے آگے دھرا۔ راجہ نے جب خط کو پڑھا
اسکی آنکھیں کھل گئیں۔ زار زار رونے لگا
اور اپنی اس وحشیانہ حرکت پر نہایت ہی
نادم ہوا۔ مارے شرم کے سر اوپر نہ اٹھاتا
تھا۔ آخر خودکشی کا ارادہ کرکے تلوار کھینچ
لی۔ وزیر نے ہاتھ پکڑ لیا۔ اور کہا کہ مجھے
پہلے سے ہی معلوم تھا۔ کہ آپ پاپ کرم ایسا
کریں گے جلاسی پچھتا دیا ہے۔ جب آپ ایسے
وچار کر رہے ہیں۔ تو اپنی آپ کو کھو بیٹھے۔ ہم آپکے
بیٹے وہ بھوج کو جسکو ہم نے بچایا وہ میرے
مکان پر صحیح سلامت موجود ہے۔ راجہ
اتی پرسن ہوا۔ وزیر کو ٹیکا دیا۔ دلاسا دیا۔
بھوج کو بلا کر گلے سے لگا لیا۔ اور بڑے بڑے
اور سرکاریوں کو اکٹھا کر کے اسکے سامنے قصور
کا اقرار کیا۔ اور پھر خود سیاست سے نفرت کی
کو راج گدی پر بٹھا کر آپ بن پرست آشرم
میں داخل ہو گیا۔ بھوج نے گدی پر بیٹھ

ہی اپنا تمام وقت اپنے ملک کی بہبودی اور
انتظام میں صرف کرنا شروع کر دیا جو اصلاح
ملکی - قومی - اخلاقی و مجلسی - اس راجہ کے
وقت میں ظہور میں آئیں وہ زمانہ میں مشہور ہیں۔
اس راجہ نے ایک گھنٹی اپنے کمرہ سے لے کر
باہر راستہ تک لگا رکھی تھی - تاکہ جس شخص کو
اور حاکموں سے انصاف نہ مل سکے وہ اپنی
فریاد راجہ کے کان تک بہ آسانی پہنچا سکے
یعنے اپنے ملک کا بہت اچھا انتظام کر دیا -
راج نیتی (قانون ملکی) بہت عمدہ بنائے
پارلیمنٹ (راج سبھا) قائم کی - اپنے زمانہ کا
بڑا بھاری سنستو دیکھہ ریفارمر سمجھا جاتا ہے
تمام شہروں اور قصبوں میں مدرسے جاری
کیئے - لڑکیاں بھی اسکے وقت میں پڑھتی اور
وظیفے پاتی تھیں - لڑکیوں کے مدرسے الگ ہوتے
تھے انکی استانیاں بھی الگ ہوتی تھیں -

کوئی زبردست غریب کو نہیں ستا سکتا تھا
اور نہ کوئی حاکم کسی کی رعایت کر سکتا تھا - رشوت
اور سکامی پرشوں کو ڈنڈ دیئے بغیر نہیں چھوڑتا
تھا - ملازموں کے لیئے امتحان ہر ایک محکمہ
میں لازمی کر دیئے - شہر کے جاہلوں کے پڑھانے
کے لیئے بڑی کوشش کی - جو پنڈت یا ودوان
دور دیشوں سے آتے انکی قدر اور آدر بھاؤ
کرتا - ملک میں جابجا اوشدھی آلے (ہسپتال)
اور یتیم خانے (اناتھ آلے) قائم کیئے - سڑکیں
وغیرہ نکالیں - وہمی خیالات و باطل پرست
مکتشوں کو ڈنڈ دیئے بغیر نہیں چھوڑتا تھا -
ہر کنگست پران کے مصنف کو جو اسکے وقت
میں تصنیف کیا گیا تھا خوب ڈنڈ دیکر شہر سے
باہر کر دیا - غرضیکہ ہر پرکار سے دیش نکالی
اور پرادبکار کر کے اپنا نام بڑے بھاری ریفارمروں

دسنستو دیکھوں کی فہرست میں چھوڑ گیا
اسکے زمانہ میں سنسکرت زبان نے بھی بہت
کچھ ترقی حاصل کی - باقی آئندہ

راقم
جمنا داس

تحریری شاستر ارتھ متعلقہ آواگون مابین مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری و ماسٹر آتما رام جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

مولوی - (سوال نمبر ۱) قالب انسانی روحوں
کے لیئے اصل ہے یا کسی نیک کام کے عوض میں
یا گناہوں کی سزا بھگتنے کو ملتا ہے -

آریہ (جواب نمبر ۱) قالب انسانی روحوں کو جزا سزا
بھگتنے کے لیئے ملتا ہے - جب نیک اعمال زیادہ
ہوں تو یہ قالب ملتا ہے -

مولوی (س نمبر ۲) ابتدا میں خدا نے دنیا
میں مختلف اقسام پیدا کیئے تھے یا ایک ہی
اگر ایک تھا تو کون تھا -

آریہ - (ج نمبر ۲) ابتدا سے مراد آپ کی
کیا ہے ؟

مولوی - ابتدا سے مراد وہ زمانہ ہے
جس سے پہلے اقسام مخلوقہ نہیں تھے -

آریہ - ہم ایسا ابتدا کوئی نہیں مانتے - کیونکہ ہم
مانتے ہیں کہ روح - خدا اور مادہ تینوں ہمیشہ
سے قائم ہیں - جس طرح لفظ ہمیشہ کے معنے
سمجھنے کے لیئے ہم کبھی ابتدا کا لفظ استعمال نہیں
کر سکتے - اسی طرح سے یہاں بھی ابتدا کا لفظ
عاید نہیں ہو سکتا - البتہ موجودہ سرشٹی جب
ہوئی تو مختلف اقسام حیوانات کے اور انسان کے
ہوئے لیکن یہ مختلف اجسام اپنے پچھلے
جنموں کے پن یا پاپ کرموں کے مطابق دیئے
گئے تھے - ہم کسی روح کو یا سرشٹی کا انتہا یا ابتدا
نہیں کہہ سکتے - کیونکہ جو چیز ہمیشہ سے ہوتی
ہے - اسکو کوئی ابتدا اور انتہا عاید نہیں ہو سکتا
سندھیا کا منتر جو ہے اس میں بھی لکھا ہے کہ جیسا
پورب کلپ میں ایسا ہی نتیجہ موجودہ سرشٹی روحوں
کے پچھلے اعمال کے مطابق رچی گئی -

مولوی (س - نمبر ۳) اگر آپ روحوں اور
مادہ کو قدیم اور انادی مانتے ہیں - لیکن انکی
ترکیب کو تو حادث مانتے ہونگے - اگر حادث
مانتے ہیں تو حادث یعنے نوین کے لیئے کوئی
زمانہ ایسا ہونا چاہیئے جس سے پہلے وہ نہ ہو -

آریہ (ج نمبر ۳) ترکیب سے کیا مطلب ہے ؟

مولوی (س نمبر ۴) ترکیب سے مطلب وہ
حیثیت اور تعلق ہے جسکی وجہ سے ان دونو
کے مجموعہ کو ایک کہا جاتا ہے مثل انسان حیوان
وغیرہ -

آریہ (ج نمبر ۴) ہم کوئی ایسی ترکیب نہیں
مانتے جس میں روح اور مادہ کے تعلق کو ایک
کہہ سکیں - روح ہر حالت میں روح ہے اور مادہ
ہر حالت میں مادہ ہے اور انسان یا حیوان مجموعہ
شکل اور صورت میں آنے سے پہلے بھی مادے
سے تعلق رکھتی تھی - یعنے انسانی یا حیوانی
روح اس جسم کے ملنے سے پیشتر سوکشم شریر یا
جسم لطیف سے ملبوس تھی - اور موجودہ سرشٹی
ہونے سے پہلے جو حالت تھی - اس حالت میں بھی
جسم کثیف گو روح کو نہ ملا ہوا تھا لیکن اس حالت
میں بھی اسکا خدا یا مادہ سے تعلق جدا نہ تھا

کو پرلے کی حالت میں یہہ افعال نیک و بد نہیں کر سکتی تھی جیسا کہ خواب کے طاری ہونے کی حالت میں انسان ہوتا ہے۔

مولوی۔(س نمبر ۵) روح اس جسم لطیف سے تعلق چھوٹتے ہی کونسے قالب میں آتی۔ انسانی قالب میں یا کسی غیر میں اور سب روحیں آئیں یا بعض۔

آریہ (ج نمبر ۵) روح کا جسم لطیف سے تعلق اب بھی برابر ہے چھوٹا نہیں مختلف روحیں مختلف قالبوں میں اپنے اعمال کے مطابق آئیں۔ سب کا لفظ روحوں پر حاوی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ انسانی عقل کے لئے یہہ متعدد نہیں ہیں۔ جن روحوں کو اعمال بھگتنے کے لئے قالب میں آنیکی ضرورت تھی وہ روحیں آئیں۔

مولوی۔(س ۶) نمبر ۴ میں آپنے لکھا ہے کہ پرلے کی حالت میں روح نیک و بد افعال نہیں کر سکتی تھی۔ جب نیک و بد عمل ہی نہیں تو اعمال بھگتنے کے لئے قالب میں کون آئیں۔

آریہ (ج نمبر ۶) نمبر ۴ میں جو کہا گیا ہے اس سے مراد یہہ ہے۔ جیسا کہ وہاں بتلایا گیا ہے۔ کہ وہ خواب کی حالت ہے۔ لیکن یہہ نہیں کہا گیا کہ وہ کوئی ابتدائی حالت ہے۔ یا اس سے پہلے کئے ہوئے فعلوں کی روح سزا جزا بھگت چکی ہے۔ پرلے کی حالت میں بھی روحیں گو نیک و بد فعل نہیں کرتیں لیکن اس پرلے کی حالت سے پہلے وہ نیک و بد فعل کرتی رہی ہیں۔ اور اس پرلے کی حالت میں انکے وہ پہلے کئے ہوئے فعل تباہ نہیں ہو گئے۔ جیسا کہ نیند کے بعد اٹھکر ہماری دن کی کار روائی ضایع نہیں ہو جاتی۔ بلکہ دوسرے دن اسکا پھل برابر ملتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح موجودہ اجسام ان افعال کی سزا و جزا کے لئے دیئے گئے ہیں۔ جو کہ پرلے کی حالت میں بھی تباہ نہیں ہوئے تھے۔

مولوی (س نمبر ۷) پرلے کی حالت ہر ایک روح گنہگار ہے گناہ کے لئے ہے۔ یا بعض کے لئے۔ اور بعض کے لئے نہیں۔ اور اس پرلے کی حالت کو جزا و سزا میں دخل ہے یا نہیں۔ نیز اس سے پہلے اسی طرح دنیا تھی جیسی کہ اب ہے اگر تھی تو اس دنیا میں انسانی قالب کونسے نیک اعمال کے بدلہ میں تھا۔

آریہ (ج نمبر ۷) رات جیسی سب آدمیوں کے لئے ہے۔ ویسے ہی پرلے سب قسم کی روحوں کے لئے ہے۔ جزا اور سزا بھگتنے کیلئے جسم کثیف یعنی مختلف قالب ہی ذریعہ ہیں چونکہ پرلے کی حالت میں اجسام نہیں ہوتے۔ اسلئے پرلے کی حالت میں جزا سزا نہیں ملتی۔ پرلے سے پہلے اسی طرح دنیا تھی۔ اور اس دنیا میں انسانی قالب کا باعث نیک افعال اور حیوانی قالب کا باعث بد افعال تھے۔ کیونکہ اس سے بھی پہلے یعنی ہمیشہ سے موجود تھی یعنی روح کی صفات افعال اور عادات بھی ہمیشہ سے ہیں۔ اس لئے جبکہ ہم پہلے ہی اوپر کہہ چکے ہیں کہ روح انادی ہے۔ اور ساتھ ہی ایسے کرم کی طاقت بھی۔ پھر یہہ سوال کرنا کہ اس سے پہلے کوئی فعل تھے یا نہیں۔ چنداں ضروری معلوم نہیں ہوتا۔ کرم تو ہمیشہ سے روح کرتی ہے۔ کیونکہ وہ خود ہمیشہ سے ہے۔ میرے خیال ناقص میں اگر مولوی صاحب لفظ ہمیشہ کو سمجھنے کی کوشش فرماتے تو اس سوال کی ضرورت نہ تھی۔

مولوی (س نمبر ۸) روح جس صورت میں قدیم ہے اور خدا کی پیدائش سے نہیں تو اسکی محکوم بھی نہیں۔ جب تک کہ خدا اسکو کسی خاص قالب سے متعلق نہ کرکے اپنی رعایا بنائے۔ اس سے پہلے وہ کسی قانون خداوندی کے ماتحت نہیں ہو سکتی۔ پس جب خدا نے اسکو اپنا ماتحت بنایا تو کس قالب میں بنایا۔ انسانی قالب میں یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے کہ اسکے نیک اعمال پہلے نہیں کیونکہ وہ ماتحت نہیں تھی حیوانی قالب بھی نہیں دے سکتا۔ اس لئے کہ گناہ کوئی نہیں۔

آریہ (ج نمبر ۸) لفظ پیدائش سے آپ کا کیا مطلب ہے۔؟

مولوی۔(س نمبر ۹) نیستی سے ہستی میں لانا۔

آریہ (ج نمبر ۹) روح اگر خدا کی پیدائش ہے اور پہلے موجود نہیں تھی۔ پھر ہستی میں لائی گئی۔ تو اس سے ظاہر ہے کہ وہ خدا کے وجود کا ایک جزو ہے۔ کیونکہ نیستی سے کوئی چیز ہستی میں نہیں آسکتی۔ جیسا کہ ریت سے کبھی تیل نہیں نکل سکتا۔ اور محمدی صاحبان کے خیالات کے مطابق سوائے خدا کے کوئی چیز نہیں۔ اگر سوائے خدا کے کوئی چیز تھی جسکا نام چاہے نیستی رکھیں مگر وہ ہستی ہے۔ اور یہہ قاعدہ ہے کہ جو چیز جس سے بنی ہو۔ اسمیں علت مادی کے اوصاف موجود ہوتے ہیں۔ جیسا کہ کپڑے میں روئی کے اوصاف۔ پس اسوقت جب ہم روحوں یعنی انسانوں کو زناکاری وغیرہ کرتے دیکھتے ہیں۔ یہہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ زناکاری وغیرہ کا موجد خدا ہے۔ کیونکہ روح خدا کی پیدائش ہے۔ اور اسپر طرفہ یہہ کہ خدا بھی اپنی پیدائش کا حاکم نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اس کو زناکاری وغیرہ جرایم کبیرہ کے کرنے سے روک نہیں سکتا

اگر روک سکتا۔ تو کوئی روح گناہ کرتی ہوئی دکھائی نہ دیتی۔ تو اس سے ظاہر ہے کہ روح کو بقول آپکے خدا کی پیدائش ہی فرض کریں تو اسکی محکوم کیا ہوئی۔ یہہ تو ویسی سرکشی ہے جیسا کہ ایک باغی آدمی ہوتا ہے۔ اسلیے ہم نہیں سمجھتے کہ روح کو خدا کی پیدائش ماننے سے یہہ کہنا کہ وہ محکوم ہو جاتی ہے۔ کس طرح درست ہے۔ کیا کبھی پیدا شدہ محکوم آپکے خیال میں آقا کی نافرمانی کر سکتا ہے۔ اور اگر یہہ محکوم ہونے کی حالت میں گناہ کر سکتی ہے۔ جو کہ خدا کو منظور نہیں۔ تو پھر اسکی محکوم کہنا کس طرح سے درست ہے۔ علاوہ اسکے یہہ ٹھیک نہیں کہ جو پیدائش ہو وہ محکوم ہوتی ہے۔ کیا ہم انگریزوں کی پیدائش ہیں کہ انگریزوں کے محکوم ہیں۔ اور کیا گھوڑا ہماری پیدائش ہے جو ہمارا محکوم ہے۔ بچہ کمزور ہونے کی حالت میں باپ کا محکوم مانا جا سکتا ہے۔ لیکن جوانی کی نسبت میں اکثر سرکش ہو جاتا ہے۔ پس وہ دلیل کہ جو پیدائش ہو وہ محکوم ہوتی ہے درست نہیں ٹھہرتی۔ بلکہ بچہ کی اس مثال سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو اوصاف افعال عادات کسی دوسرے سے لیے ہوں۔ انکو اپنے سے بڑے اوصاف افعال عادات رکھنے والے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور یہی وجہ ہو سکتی ہے جس سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ کوئی روح کسی کی محکوم ہو سکے۔ کہ یہ پیدائش۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ روح اصنافی محدود الصفتیں رکھنی والی لا محدود پرمیشور کے تابع ہر حالت میں محکوم ہو سکتی ہے۔ اور یہی ہر حالت میں خدا کی ماہیت بالا سکے کیوں کے موافق سمجھنی چاہیے

چونکہ یہی خدا نہ تھی۔ اور نہ ہو گی آپ ہماری محدود ذات ہی ہمارے محکوم ہونے کی وجہ ہے۔ نہ کہ پیدائش۔ ہمارے اس بیان سے ظاہر ہے کہ ہر قالب اور ہر حالت میں اپنی ذاتی کمزوری کے باعث خدا کی محکوم ہے۔ کیونکہ اسکو اسکے سہارے کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ پس یہہ سوال کہ خدا نے اسکو کس قالب میں لا کر یا تخت بنا یا ٹھیک نہیں۔ روح چاہو کتنے بھی اعمال نیک و بد کیوں نہ کرے۔ وہ خدا سے سرکش نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہہ ذات سے ہی محدود ہے اور اسلیے اسکے نیک و بد فعل ہمیشہ محدود رہینگے ہم اسوقت انگریزوں کے مطیع ہیں وہ اسوجہ سے کہ انکے پاس ایک خاص چیز ہے۔ جو ہمارے پاس نہیں۔ اور ہمیں اس کمزوری کے باعث انکے سہارے کی ضرورت ہے لیکن ہم نیک و بد فعل کر سکتے ہیں۔ اور کسی حالتمیں بھی سرکش نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ سزا و جزا دینے والے وہ ہیں۔ اسی طرح سے جب ہم جانتے ہیں کہ خدا سزا و جزا کا دینے والا ہے تو ہم نیک و بد فعل کرتے ہوئے بھی ہر حالت میں اسکے محکوم ہیں۔

مولوی (اس نمبر ۱۰) پہلا حصہ آپکی تقریر کا افسوس کہ میں اسکو اصل سے متعلق نہیں پاتا۔ بلکہ وہ قدم اور حدوث روح سے متعلق ہے۔ جو مسئلہ گذر چکا ہے جسکا جواب اسوقت میں دینا گویا مناظرہ سے نکالنا ہے۔ اسلیے اس سے درگذر کر کے اصل مطلب کا جواب جو میرے ذمہ ہے گذارش کرتا ہوں محکوم کی بابت آپ کا اصول کہ جس کسی میں دوسرے کی نسبت اوصاف قلیل ہوں انکو دوسرے کی نسبت

اوصاف کا حصہ ہوں حاجت پڑتی ہے بھی ٹھیک نہیں۔ کیا آپ قائلین باقول یا مثال بالا سے کبھی کبھی محتاج ہوتے ہیں۔ کیا ضرورت کہ ایک زاہد تارک دنیا کسی ہشتی بچے پڑھے کا محتاج ہو کر محکوم ہو۔ یا ایک غریب نادار کسی زین ساز کا محکوم ہو۔ نیز یہہ بھی صحیح نہیں کہ جو محتاج ہو وہ محکوم ہو۔ کیا آقا اپنے نوکر کا محتاج ہے۔ تو کیا محکوم بھی ہے۔ انگریز جنگی۔ مثال آپنے بار بار دی ہے۔ اپنی رعایا سے ہر طرح کی حاجت رکھتے ہیں۔ تو محکوم بھی ہیں۔ محکومیت شے اور ہے اور حاجت شے اور ہے۔ نیز آپکا فرمانا کہ ہم انگریزوں کے محکوم ہیں۔ حالانکہ پیدائش نہیں۔ تعجب خیز۔ جنابمن انگریزوں کی حکومت بلکہ تمام بنی آدم کی آگے سے پر حکومت کئی طرح سے ہوتی ہے۔ یا تو وہ رعایا ہی اپنے حسن نظام کے انتظام کے لیے کسیکو حاکم بنالیں یا کوئی حاکم جبراً و قہراً انپر حکمران ہو۔ روحوں کی محکومیت میں یہہ دونوں نہیں ہو سکتے۔ پہلی تو کہ روحیں ہی خدا کو اپنے انتظام کے لیے حاکم بنا لیں اور حکمران سمجھیں۔ یہاں اس صورت میں ہے۔ کہ روحوں کو اپنی بدنظمی کا خوف ہو سو نہیں نیز یہہ حکمرانی بھی حادث اور نوپید ہوگی۔ جس سے یہہ نتیجہ نکلیگا۔ کہ خدا اپنی ذات کے رتبہ میں خود حاکم نہیں۔ بلکہ اسکی صرف مصنوعی حکومت ہے۔ جسکو وہ بعد اتفاق معزول بھی کر سکتے ہیں یا کرنا ممکن ہے۔ دوسری وجہ بھی کہ حکومت بھی خدا کی حکومت میں محال ہے۔ اسلیے کہ جبراً قہراً بلاوجہ کسی حق حقوق کے کسی پر کرنا بنی آدم تو کر سکتے ہیں لیکن خداوند تعالے جو سب صفات رذیلہ سے پاک اور بے لوث ہے

نہیں کر سکتا۔ پس روحوں پر خدا کی حکومت اس صورت میں کسی طرح نہ ہوئی۔ رہی آپکی گھوڑے کی مثال سو یہ بھی کسی قدر غلطی سے معاف نہیں۔ اس لیئے کہ گھوڑے کی حکومت یا تو اسوجہ سے ہے کہ ہم نے روپیہ خرچ کرکے اسکو محکوم بنایا ہے۔ اسوجہ سے کہ ہمارے زرخرید ہے۔ یا کسی نے ہمکو بخشا ہے۔ یا کسی کی وراثت میں ہمیں ملا ہے۔ وغیرہ وغیرہ ان صورتوں سے خدا کی حکومت کے متعلق چونکہ کوئی بھی نہیں نہ تو اسنے روحوں پر خرید کر حکومت حاصل کی تھی نہ اسکے زرخرید کی زائیدہ ہے نہ کسی نے اسکو بخشی ہے۔ نہ کسی کی وراثت میں ہے۔ اس لیئے خدا کی حکومت روحوں پر جو آپنے پیدائش پر منحصر کی تھی جس میں آپنے غور سے کام نہیں لیا نتیجہ کی تمثیل آپکی بھی صحیح نہیں سمجھی اسکی غلطی اور صحت سے مطلب نہیں۔

آریہ (جواب ۱۰) آپ کا یہہ کہنا کہ پہلا حصہ میرے جواب کا غیر متعلق ہے۔ بالکل درست نہیں چونکہ آپ بتلا چکے ہیں۔ کہ نیستی سے ہستی میں آنا پیدائش ہے۔ اس لیئے اگر آپ کا یہہ دعوی ثابت نہ ہوسکے تو یہہ کہدینا کہ اسکے متعلق دلیل کرنا خارج از بحث ہے درست نہیں ہوسکتا۔ سوال نمبر ۹ میں آپ گویا ثابت کرتے ہیں کہ روح خدا کی پیدائش ہونے کی وجہ سے ہی اسکی محکوم ہے۔ اس لیئے پیدائش کا معاملہ جسپر کہ آپکی دلیل کا دارمدار ہی طے ہوجانا بنیادی اصول ہے۔ میں نے آپسے جب جب پیدائش کے معنے طلب کیئے تو آپنے فرمایا کہ نیستی سے ہستی میں آنا پیدائش ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آپکا یہہ جواب بالکل درست نہیں کیونکہ دنیا بھر میں آپ اسکی کوئی مثال نہیں دے سکتے نیستی سے ہستی میں آنا ویسی ہی بات ہو کہ بیگانہ اور مردہ آدمی کا ہم سے بات چیت کرنا۔ یا بانجھ عورت کے لڑکے کی شادی ہو اور ریت سے نکالے ہوئے تیل کے آبی لمپ جلائے جائیں جیسی یہہ گپیں ہیں ویسی ہی یہہ بات سمجھی جاوے کہ نیستی سے ہستی ہوسکتی ہے۔

آپکے خیال میں روح خدا کی پیدائش ہونے کی وجہ سے اسکی محکوم ہے۔ جیسا کہ آپ کا سوال نمبر ۹ ظاہر کر رہا ہے۔ اگر کوئی آدمی کہے کہ میرے گھر میں شیر رہتا ہے اور ثابت ہوجاوے۔ کہ اسکا کوئی گھر ہی نہیں ہے تو پھر شیر کے ہونے نہ ہونے کا سارا جھگڑا ہی فیصلہ ہوجاتا ہے۔ اسیطرح اگر آپکی بانی روح کی پیدائش ثابت ہوسکے تب تو اسکا نتیجہ یعنے محکوم ہونا قابل غور مانا جاسکتا ہے لیکن جب آپ بنیادی اصول ہی دیر تک کرنا چاہتے ہیں تو میں نہیں سمجھتا۔ کہ آپ روح کو محکوم ثابت کرنے کو بھی کس طرح تیار ہوسکیں گے۔ یعنے آپکی پیدائش کو فرضاً مانکر بھی نمبر ۹ میں جواب دیا تھا۔ کہ محکوم ہونا پیدائش سے ہی ثابت نہیں ہوسکتا۔ اور اس ضمن میں جو دلائل پیش کیئے تھے۔ ان کو آپنے رد کرنے کی کوشش کی ہے لیکن رد نہیں کرسکے۔ چونکہ آپ میرے مطلب کو ٹھیک طور پر نہیں سمجھے۔ اس لیئے میں پھر چند دلائل پیش کرتا ہوں۔ مگر یہہ یاد رہے کہ آپکے ذمہ دو امر ثابت کرنے والے ہیں۔ اول نیستی سے ہستی میں آنا۔ اور دوم پیدا شدہ چیز ہی محکوم ہوسکتی ہے۔ نمبر ۱ میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ آپ کیا قالین بافوں کے محتاج ہوتے ہیں۔ میں نہیں سمجھا کہ اس مثال سے آپکا کیا مطلب ہے۔ ۔ زاہد تارک الدنیا کو کون کہتا ہے۔ کہ منشی یا مولوی کا محتاج ہے میں نے کب کہا ہے کہ غریب زین ساز کا محتاج ہے۔ آپ پوچھتے ہیں کہ آقا نوکروں کا محتاج ہے تو کیا محکوم بھی ہے۔ میں نے کہا تھا کہ جسمیں اوصاف افعال اور عادات دوسرے سے بڑھکر ہوں تو جو انمیں سے اس سے کم ہو وہی بڑھیا یعنی کامل اوصاف۔ افعال اور عادات والے کا محکوم ہوتا ہے۔ روح کے اوصاف۔ افعال اور عادات خدا کے مقابلہ پر بہت ہی کم درجہ کے ہیں اور روح اسی وجہ سے اپنے سے بڑھکر اوصاف وغیرہ رکھنے والے خدا کا سہارا لیتا ہے۔ جیسے آگ کا جلانا خاصہ جبلی ہے۔ لوہے کا چقماق پتھر سے ملنا اور آنکھ کا دیکھنا قدرتی صفت ہے ویسے ہی محدود روح کا غیر محدود خدا کی طرف کشش کیئے جانا اور اس سے سہارا لینا خاصہ جبلی ہے۔ اور اسکا نام ہم اپنے لفظوں میں محکوم ہونا سمجھتے ہیں

آپکا یہہ کہنا کہ ہم شالبافوں کے محتاج نہیں ہوتے تو میں کہونگا۔ کہ شالباف ہی میرے یا آپکے ننگے تن ڈھانکنے والے تو نہیں ہیں۔ لیکن جولاہا کو روٹی کھلاتا ہے۔ اسی کے محتاج ہیں گو ہماری اور آپکی بچپن کی حالت میں یہہ مثال نہ تھی۔ ہماری اور آپکی حالتیں کئی اور شامیں نگھٹ بنیں اس لیئے کیا وہ باتیں دنیا سے ہی غائب ہوگئیں کوئی شخص تو ضرور شالباف کا بھی محتاج ہے شالباف کا شاگرد محتاج ہونے کی حالتمیں شالباف کو اپنا حاکم سمجھتا ہے جیسے کہ ہمارے اور آپکے شاگرد ہم لوگوں کے محتاج ہوتے ہیں۔ یعنے جو انگریزوں کی مثال دی تھی اس سے آپکے مطلب کو واضح کرکے دکھانا ہی مقصد تھا۔

کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہم انگریزوں کے محکوم نہیں ہیں - اگر نہیں تو کہہ دیجیے -

یہاں پر آپ فرماتے ہیں کہ محکومیت اور شے ہے اور حاجت شے اور ہے - مہربانی کر کے اسکو صاف کیجیو - آپ حکومت کے متعلق فرما ... ہیں کہ رعایا ہی اپنے خلل نظام کے انتظام کے لیے کسی کو حاکم بنا سکتی ہے - تو کیا اسکا یہہ مطلب نہیں کہ رعایا انتظام کی محتاج ہو - اور اس سے تو آپنے میری بات کو تقویت دیدی یہی میں کہہ رہا تھا - کہ جو محتاج ہوتا ہے وہ محکوم بنتا ہے - رعایا جو انتظام کی محتاج ہے - وہ آپ کسی کو حاکم بناتے - تو اس سے کیا یہہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ محتاج تھی آخر بات آپکی یہہ ہے کہ کوئی جبراً یا قہراً کسی پر حاکم ہو سکتا ہے - ذرا سوچیے کہ اگر دو شخص ہوں اور ... چاہے تو کون کسکو محکوم بناتا ہے - آپ بلا تامل شاید فرمادیں کہ جو زبردست ہے زور والا ہے وہ کمزور کو محکوم بنائیگا - اسکا کیا دوسرا مطلب یہہ نہیں کہ محکوم وہی ہوتا ہے - جو کمزور اور دوسرے سے کم طاقتیں رکھے - آپ کہتے ہیں کہ ہم گھوڑے کو روپیہ خرچ کر کے محکوم بنا سکتے ہیں یہہ غلط ہے - جس شخص سے آپ گھوڑا خریدتے ہیں - یہہ تو اسکو عوضانہ دیتے ہیں - جس شخص نے گھوڑے کو پہلے قابو میں کیا تھا اسنے کسی کو کچھ روپیہ نہیں دیا - اگر گھوڑا عقل میں انسان کے برابر ہوتا تو کبھی قابو میں نہ آتا - چونکہ عقل کی طاقت میں گھوڑا کمزور ہے اس لیے محکوم بنتا ہے - خدا روپیہ خرچ کر کے ہمارا راجہ نہیں بنتا - بلکہ میں پھر کہونگا - کہ ہماری جبلی کمزوری اور اسکی جبلی طاقت اور ہماری جبلی یہہ صفت کہ اپنے سے بڑے کا سہارا ڈھونڈیں اسکو راجہ اور حاکم کہنے کے لیے کافی ہے - جس طرح آنکھ سورج کی محتاج ہے - ویسے ہی جیو ایشور کا محتاج ہے اور اس محتاج ہونے کی وجہ سے ہی جیو ایشور کا ... محکوم کہلاتا ہے - جس طرح زمین کو سورج کشش کرتا اور زمین سورج کو کشش کرتی ہوئی اسکے گرد گھومتی ہے اسی طرح ایشور روحوں پر بلا جبر حکومت کرتا اور روحیں ویسے ہی اسکو حاکم مانتی ہوئی کام کرتی ہیں - باقی آئندہ

مرسلہ

آتمارام از امرتسر

ویدپرچار فنڈ

اخبار آریہ ورت مورخہ ۹ اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء میں پنڈت بھیم سین جی کا ایک مضمون ویدک کالج اور وید پرچار فنڈ پر لکھا ہوا دیکھا گیا جو متعلق ممالک مغربی شمالی تھا - اور جسکا خلاصہ یہہ تھا - کہ بجائے کالج اور وید پرچار فنڈ کی ایک بڑی پاٹشالا کھولی جاوے اور جسمیں سنسکرت ودیا ویدانگ کی تعلیم زیادہ ہو اور انگریزی کی کم - اور وہاں سے جو لوگ پڑھکر نکلیں وہ اپدیشک بنائے جاویں - بڑے افسوس کا مقام ہے - کہ پنڈت جی کو مضمون لکھتے وقت یہہ خیال نہ آیا - کہ جو اپدیشک پڑھکر نکلیں گے - انکو تنخواہ کہاں سے ملیگی - کیا پنڈت صاحب نے کوئی جاگیر اسی سے وقف کردی ہے - جہاں سے اپدیشک صاحبان تنخواہ لیا کرینگے - یہی حال تو پنجاب میں بھی تھا - کہ اگر ویدک کالج سے لایق اپدیشک کسی وقت نکل بھی آویں (جسکی کہ امید نہیں) تو بھی انکی تنخواہوں وغیرہ کے واسطے روپیہ فراہم کرنا چاہیے - ہم نہیں جانتے لوگ وید پرچار فنڈ کسکو کہتے ہیں - صاحبان وہ اپدیشک جو کالج یا پاٹشالا سے نکلیں گے جہاں سے انکو تنخواہ ملیگی - اسی کا نام وید پرچار فنڈ ہے - اور اسکے واسطے ابھی سے برابر سعی کرنا چاہیے - امید ہے کہ ہماری مراد آبادی بھائی اس معاملہ میں ثابت قدم رہینگے میرا ارادہ اسپر سلسلہ مضامین لکھنے کا جسمیں یہ ثابت کرونگا - کہ پراونشل کام وید پرچار فنڈ ہی ہو سکتا ہے -

راقم

شیورام اسسٹنٹ سکریٹری آریہ سماج لشادر

قصور آریہ سماج کا دوسرا سالانہ

جلسہ

شکر ہے پرماتما کا کہ قصور آریہ سماج کا دوسرا سالانہ جلسہ ۱۹ - ۲۰ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء کو بخیر و خوبی سماپت ہوا - جلسہ کے واسطے لالہ سنتا مل لوہری کا مکان جو کہ سال گذشتہ میں بھی تجویز کیا گیا تھا اور پچھلے انتظام کے موافق اپدیشک مہاتماؤں اور باہر سے آئے ہوئے مہاشیوں کے واسطے رہنے کا بندوبست بھی اسی مکان میں کیا گیا - اب کے دفعہ رونق سالانہ جلسہ میں بہ نسبت سال گذشتہ کے دگنی تھی - باہر سے تقریباً ۸۰ مہاشہ تشریف لائے جنمیں ہمارے فاضل اور معزز اپدیشک مہاشہ بھی شامل ہیں - صاحبان اپدیشک میں سے شری یت برہمچاری نتیانند جی - سوامی شیونند جی

سامگری ہون طیار کردہ لالہ ...
نپساری سے ...
دیکھی ...

لالہ پنڈت آتما رام صاحب - پنڈت دولت رام صاحب - ماسٹر درگا پرشاد جی - لالہ منشی رام جی پردھان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب رونق افروز ہوئے - پنڈت لیکھرام آریہ مسافر اور ماسٹر آتما رام صاحب سکریٹری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب ساحبان کا ہم سے پختہ اقرار تھا - کہ آپ ہر دو صاحب جلسہ کے موقعہ پر ضرور تشریف لاوینگے - مگر افسوس کہ پنڈت لیکھرام صاحب تو بوجہ نکلنے دو پھوڑوں کے ہر دو ران پر درشن نہ دیسکے - اور ماسٹر آتما رام بسبب ہونے بیمار ... نہ پدھار سکے - ایشور ماسٹر آتما رام صاحب کی دہرم پتنی کو اور پنڈت لیکھرام صاحب کو جلد صحت بخشیں تاکہ ہر دو صاحب جلد ساماجک جلسوں پر رونق دوبالا کرنے کو بھرمن کریں - پھر بھی ایشور کی کرپا سے ہمارے جلسہ پر اپدیشک مہاشے گن اتنے پدھارے کہ شاید ہی کبھی کسی جلسہ پر رونق افروز ہوئے ہونگے ساماجک بھائی فیروز پور اور چھاونی - کیمپ شرقپور - لاہور - اور بہوانی سے پدھارے تھے - سماج ان دہرماتما مہاشوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے - کہ آپ سبھا جان نے جلسہ کو خوب رونق بخشی -

۱۰ نمبر ۱۸۹۶ء کو صبح کے وقت سماج مندر سے نگر کیرتن شروع ہوا - بڑی کامیابی سے نگر کیرتن کر کے سماج مندر میں واپس آئے - ابکی دفعہ نگر کیرتن میں فصو رایک عمدہ نیا دلی یہ ہوئی کہ ۱۸ - تاریخ کو رات کے وقت نگر کیرتن مشعلوں کی روشنی سے کیا گیا - اور سوئے سو نگر نیوں کو اودہار کر پریم کے بھجن سنائے گئے - کوچہ بہارت پتریوں کی بہیڑ تھی - نگر کیرتن کے سماج مندر میں پہنچتے ہی ایک بھجن کے بعد ہون ہوا بعد ازاں ... گنگا پرشاد وکیل سکرٹری آریہ سماج قصور ...

... میں یقین کرتا ہوں - کہ اگر ایسی ہی سامگری لالہ ہر بھگوان بھگت کو پہونچاتے رہینگے - تو پبلک کو ایک عمدہ چیز ملتی - اور انکو بھی قدرے فایدہ رہے گا - ساتھ ہی یہ بھی اقرار کرتے ہیں - کہ اگر سامگری خراب نکلے تو واپس کیجا سکتی ہے -

درخواستیں بنام لالہ ہر بھگوان نپساری شہر راولپنڈی جانی چاہئیں -

---

ویدپرچار پتریک ایک ہفتہ وار اردو پتر تقطیع ۱۰ × ۶½ حجم ۱۲ صفحے کاغذ معمولی سیرامپوری ویدپرچار فنڈ کا آرگن آریہ سماج مراد آباد کی طرف سے شایع ہونا شروع ہوا ہے - پہلا ہی نمبر میرے پاس پہونچا ہے جسمیں منشی لچھمن سروپ صاحب کے اعتراضوں کا جواب بڑی متانت سے دیا گیا ہے - میں امید کرتا ہوں - کہ اگر میرا ہمعصر اسی طرح سے ستیہ کے سہارے کام کرتا گیا تو ایک دن آویگا - کہ نیک نیت مخالف بھی ایسے حامی نظر آوینگے - قیمت ہر پیشگی - بلا محصول ... معہ محصول ڈاک ... کل درخواستیں بنام منشی رام دیال مدد ایڈیٹر ویدپرچار پتریک جانی چاہئیں -

---

... ایک موثر سرمن دیا - بعدہ لالہ دیوراج جی نے اپنے دہرم اپترا کا تخمینہ طور پر برتانت ہنسانے والے الفاظ میں ادا کیا - تلون میں لالہ دیوراج جی کی لڑکی کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی انوسار ہوا -

یہاں ستسنگ سبھا کھل گئی ہے - جسمیں اکثر ممبران سماج شام کے وقت اکٹھے ہو کر بھجن آدی گا کر پریم سے سندھیا کرتے ہیں - اور پھر بڑی سنجیدگی سے کچھ پرشن اتر ہوتے ہیں - آشا ہے - کہ یہ سبھا اچھے پرکار سے اُنتی پاویگی بڑے شوک سے پرگٹ کیا جاتا ہے کہ برہم چارنی پرمیشوری اکلوتی سپتری بچپن شکر کے روز دیہانت ہو گیا ہے - برہم چارنی کی شیتلتا پریم وبھگتی بہت سراہنے یوگ تھی - برہم چارنی نے آٹھ ماہ میں چار شریمتیوں کی پڑھائی ختم کر لی تھی - اچھے پرکار سے بھجن گانا جانتی تھی - اور اسکے شدھ آچرن نے بڑا اثر کنیا آشرم میں پیدا کر رکھا تھا - وہ ابھی سکول بورڈ کے قریبا ساٹھ روپیہ رہتی اور چند معزز ممبران آریہ سماج نے ویدک ریتی انوسار اسکو شمشان بھومی کے سپرد کیا - واستو میں کنیا مہاودیالیہ کو ایسی جدائی سے بڑی ہانی پہونچی ہے -

کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہم انگریزوں کے محکوم نہیں ہیں - اگر نہیں تو کہہ دیجئے -

یہاں پر آپ فرماتے ہیں کہ محکومیت اور شے ہے اور حاجت شے اور ہے - مہربانی کرکے اسکو صاف کیجئے - آپ حکومت کے متعلق فرما ...

سبھا پنجاب ... ۱۸ نومبر ... منٹگمری میں ویدک دھرم کا پرچار کیا اور تاریخ سالانہ جلسہ ۷ و ۸ نومبر ۱۸۹۶ء مقرر کرائی - پرچار کا یہ اثر ہوا - کہ ایک پنج سالہ نو مسلم کو شدھ کرکے شامل آریہ برادری کیا گیا - دھرم سبھا کی طرف سے کوئی مخالفت نہیں ہوئی -

خوشاب آریہ سماج نے لیکھرام جی کی بے وقت موت پر بذریعہ رزولیوشن افسوس ظاہر کیا ہے -

ایبٹ آباد آریہ سماج نے بھی لیکھرام جی کی بے وقت موت پر اظہار افسوس بذریعہ رزولیوشن ظاہر کیا -

آریہ سماج قصور میں ۲ ستمبر کے سپتاہ جلسہ میں ایک بڑا بھاری ہون ہوا جسمیں قریباً نصف روپیہ کی سامگری صرف ہوئی - بڑے بڑے اہلکار رئیس اس دھرم یگیہ میں شامل تھے -

رسکی آریہ سماج نے ایک بھری پاٹ شالا کھولنے کا وچار کر لیا ہے - چنانچہ فہرست چندہ کھولی گئی ہے - اب تک تقریباً نصف روپیہ چندہ ماہواری پیشگی جمع ہو چکا ہے - اور اس پاٹ شالا کے لئے ایک ایسی ادھیاپک کی ضرورت ہے جو ستیارتھ پرکاش درگوید بھاشیہ بھومکا پڑھ سکے لکھنا پڑھنا بھی جانتی ہو - اور کچھ اپدیش ...

... [illegible] ہماری بھی یہ صفت کر ... [illegible] آریہ سماج رڑکی کے سہارا دیتے ہوئے ہیں اس ...

... کافی ہے جج لالہ راداکشن پردھان اور ہے - ویسے ہی جیسے ... سماج اس محتاج ہونے کی وجہ سے ہی ہے جلسے ... پڑتی ہے جیسے طرح ...

بھائی لالہ ستھرا داس و لالہ جیرام داس پوری سٹہ آرین کلاتھ مینوفیکٹری (آریوں کا کپڑے کا کارخانہ) یہاں پر کھولکر مستقل رہائش کا انتظام کرلیا ہے جس سے پھر آریہ سماج کو زندہ کر دیا گیا اور امید ہے کہ اب دن بدن ترقی پکڑے گا -

۱۳ ستمبر اور ۲۰ ستمبر کو برابر سپتاہک جلسے ہوئے - اور کاشی ناتھ پور کے جواب میں ۱۹ و ۲۰ ستمبر کو خوب مدلل لکچر لالہ ... پوری پردھان آریہ سماج گوجرانوالہ نے دئیے - حاضری معقول ہوتی رہی -

۲۹ اگست ۹۶ء کو ایک نو عیسائی لڑکا مسمی دلیپرام جسکو دیکھلار انبالہ نے بذریعہ مقدمہ کرسچینوں سے واپس لیا تھا - برادری نے شدھ کرکے اپنے ساتھ شامل کر لیا - شاہ آباد سے بھی چند صاحب شامل تھے - ۳۰ و ۳۱ اگست کو چھاؤنی انبالہ کے سالانہ جلسہ کی تقریب میں ایک نو مسلم کو شدھ کرکے شامل برادری کیا گیا کوئی مخالفت نہیں ہوئی -

شاہ آباد ضلع انبالہ کی برادری نے اتفاق کیا ہے کہ ہم آریہ سماج کو توڑینگے - جس پر ممبروں نے ممبری سے استعفا دیدیا - باقی سب ڈٹے ہیں - اسی جوش پر تواریخ سالانہ جلسہ ۱۴ و ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۶ء قرار پائیں - یہ خبر چھاؤنی انبالہ سماج میں پہنچے وہاں سے

لالہ منشی رام و ماسٹر سوہن لال جی نے شاہ آباد میں جاکر خوب پرچار کیا جس سے اور ممبروں کے علاوہ مستعفی ممبران کا بھی کچھ حوصلہ بڑھ گیا ہے -

تازہ خبریں اور رائیں

پور انگوں کی ادر سیمیں ... ایک عجیب رسم سرنا گت کی ہے جو اکثر تماشوں میں ہوتی ہیں - لڑکیاں دو فریق بنکر بستیں گالی گلوچ بکتے ہیں معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ سرگودھا ... پور میں تو ابھی دفعہ خوب ہوئیں شہر کے ذی عزت لوگ خود تو انتظام نہ کر سکے - مگر پولیس کو کہا لیکن پولیس نے بھی اس بات کا کوئی خیال نہ کیا -

ہم اپنے پورانک بھائیوں سے پوچھتے ہیں - کہ کیا اسپر بھی کسی وید منتر کا پرمان نکالیں گے -

دھام پور ضلع بجنور میں بھی آریہ سماج قائم ہو گیا - آشا ہے کہ سماج بہت جلد اُنتی کرے گا -

نوٹس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ویدک پستکالہ کے لئے مذہب اسلام کی مفصلہ ذیل کتابوں کی ضرورت ہے اگر کوئی مہاشہ دان کریں تو ممنون و مشکور ہونگا - غنیۃ الطالبین - فتاوی عالمگیری - قرآن شریف مع ترجمہ فارسی عربی اردو - حمایل محشی - جلالین - تفسیر حسینی - تفسیر عزیزی - ترمذی - صحیح بخاری - کنز الدقائق مع ترجمہ - تا چلپی - شمسی بازغہ - میبذی - ہدایۃ الحکمت - عقاید نسفی -

جے چند - پستکادھیکش آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز ڈاکٹروں میڈیکل کالج کے پروفیسروں، شاہی سوداگروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ ناخونہ۔ دھند۔ جالا۔ پربال۔ غبار۔ پھولا۔ سرخی ابتدائی موتیابند وغیرہ پانی جانا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے بوڑھے جوان سب کیلئے یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ چار روپیہ کافی ہے مبلغ دو روپیہ (عہ) ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ (ع) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ ... ممیری سرمہ فی تولہ ... خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر پروفیسر میاں سنگھ اگھوریا مقام سبالہ ضلع گورداسپور پنجاب

[illegible]

آپ کا سرمہ سفید کئی مریضوں پر استعمال کیا جن کو ... آپ کے سرمہ کے استعمال کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوا تھا۔ ایک مریض کی آنکھ کے پردے میں زخم تھا۔ اور دو مریض ... کو شروع ... موتیابند ہوتا تھا۔ آخر سب کو ... آپ کا سرمہ اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ... مفید پایا میری رائے میں ہر ایک ... کی ... کیلئے امراض چشم کیلئے بہتر نہیں ہو سکتی آپ کا سرمہ ... ہر ایک دوا فروش کے پاس ہونا چاہیے ... ہر غریب اس نادر سرمہ سے مستفید ہو کر آپکو یاد کرے ... پانی اور دو تولہ سرمہ وی پی پوسٹ میرے نام روانہ کر دیں۔ رقیمہ ڈاکٹر شیخ عبدالعزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ ... ۵ مارچ ۱۹۰۶ء

آپ کا سرمہ ... ایک شخص پر استعمال کیا ... سرمہ سے ... رنگ ... آنکھ ... سیاہ لوشن ... مفید ثابت ہوا۔

آپکے سرمہ کے ایک شیشہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہو گیا۔ رقیمہ ڈاکٹر نواب شمس الدین ... مقام دیوبند ۵ مئی ۱۸۹۶ء

میں نے اور دیگر بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اگھوریا نے تیار کیا ہے استعمال کیا۔ نہایت مفید پایا۔ آنکھوں کی بیماریوں کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے علاوہ اسکے یہ آنکھوں کو تروتازہ رکھتا ہے۔ اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے واسطے نہایت مفید اور سود مند ہے۔ میں نے آج تک کبھی کوئی دوائی اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی۔ رقیمہ سردار محمد حیات خان بہادر سی ایس آئی ڈسٹرکٹ و سیشن جج قسمت جالندھر (۱۰ جنوری ۱۸۹۶ء)

میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ میاں سنگھ اگھوریا نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال مفید ہے۔ رقیمہ خان بہادر ڈاکٹر رحیم شاہ ایل ایم ایس ... اسسٹنٹ سرجن ...

ڈیرہ فیروز ... میڈیکل کالج لاہور ۱۲ مئی ۱۸۹۶ء

میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے۔ ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کو جن کے خشکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے۔ اور دھندلا ... غبار و کمزوری نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ رقیمہ ڈاکٹر برکت ... رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور یکم جون ۱۹۰۵ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمے کی سند میں سے جو قریب تین ہزار کے ہیں۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے۔ تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جو ہوم لا کے الائنس بنک میں اسی مطلب کیلئے یکم مارچ ۱۹۰۵ء سے جمع کیا گیا ہے۔

اشتہار ۲۹/۳۰

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ ادویات مفصلہ ذیل ہمیشہ سے میری دوکان میں موجود ہیں اور ادویات مذکور قدیم سے آزمودہ ہیں۔ اور اب بھی جن صاحبوں کو ضرورت ہو میری دوکان سے آزمایش کرکے خرید کریں۔ اور دیکھیں کہ ادویات مذکور کس قدر فایدہ ہوا ہے **معجون حیات بخش** معجون مذکور واسطے قوت دماغ۔ درد گردہ۔ درد مثانہ کہنہ آتشک۔ سوزاک لوگوں کے واسطے مفید ہے۔ زرد رنگ کو سرخ کرتی ہے۔ اور قوت نفس کو بڑھاتی ہے۔ اور دائمی قبض کے واسطے مفید ہے۔ قیمت فی دو ہفتہ کی خوراک ۲ روپیہ **دوای اٹھرا**۔ دوای مذکور جن عورتوں کا حمل جلدی جلدی اسقاط ہو جاتا ہے۔ یا جنکی اولاد زندہ نہیں رہتی ہو۔ انکو دوای بہت مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۵ روپیہ

دوای خارش تر و خشک۔ یہ دوای خارش ہر دو قسم کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس ۸/ **حبوب آتشک** خواہ کیسا ہی پرانا آتشک ہو۔ دوای مذکور بغیر منہ آنے کسی اور قسم کی تکلیف کے دو ہفتہ میں بالکل فایدہ کرتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۲ روپیہ **حبوب تلی** مجرب حبوب مذکور تلی کے واسطے بہت مفید ہے۔ اگر تلی بڑی ہوئی ہو تو چند روز میں بالکل فایدہ کر دیتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۱ روپیہ **بوٹی بواسیر** یہ بوٹی ایک سنیاسی صاحب کی بتلای ہوئی ہے پانچ جمعرات کو باندھنے سے دو ہفتہ میں بالکل صحت ہو جاتی ہے قیمت ... **معجون قوت باہ** معجون مذکور قوت باہ کو ... قیمت ... **دوای تپ** ... **حب ... طموس** ... مفید ہے قیمت ... **دوای سوزاک** ... سوزاک خواہ کیسا ہی پرانا ہو دوای مذکور کے استعمال کرنے سے صحت کلی ہو جاتی ہے قیمت ... **حب حیات** سب مذکور ... قوت

دماغ ضعیف ہو کثرت ریاح یعنی ریحی دافع قراقر نفخ شکم ... مقوی دماغ و تصفیہ حواس و تفتیح سدہ قیمت ۱۰۰ گولی ایک روپیہ۔

یاقوتی بارد محرورین کے لیے نہایت مفید ہے خفقان اور گرمی و تقویت اعضاء رئیسہ اور خون اور روح کی صفائی اور تیز گرمی کے بخار کو بھی فائدہ مند ہے۔ فی ڈبیہ ۱ روپیہ **سرمہ داری** یہ سرمہ مفید و نافع ہے۔ جالا ضعف بصر ناخونہ پڑبال دھند آنکھوں سے پانی جانا۔ خارش کے واسطے از حد مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ... قسم سیاہ و سفید ... **اطلاع** قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل آنی چاہیے۔ خرچ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔ ہر جگہ ترکیب استعمال ہر دوای کے ساتھ ملیگا۔ **المشتہر**

حکیم ... داس بازار ... بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

جھی بوٹی ۱۵/۸

دماغ۔ بصارت۔ حافظہ۔ ہیم چرچیہ کو قایم اور خون کو صاف کرنیوالی ایک مجرب اور مشہور دوای۔ یہ وہ بوٹی ہے کہ جسکو ہمارے رشی منی مذکورہ بالا روگوں سے بچنے کے لیے پان کیا کرتے تھے اور رشی منی مکرانیوں صدی کے بھیم پتامہ پرشی دیانند سرسوتی جی بھی اسکو استعمال میں لاتے تھے اسی لیے انہوں نے اپنے بنائے ستیارتھ پرکاش میں اسکا مفصل ذکر کیا ہے اور اکثر مہاتما لوگ جو ہمالہ کی یاترا کو جاتے ہیں ... یہ بوٹی ... برہمچاری بہمانند کی کوشش سے حاصل کی ہے۔ اور نرخ اسکا عام لوگوں کے فایدہ کیواسطے بہت ارزاں رکھا ہے یعنی ۱۰ ار تولہ۔ **ترکیب استعمال** ۳ ماشہ مصری میں ... کوٹ کر کپڑے سے چھان ہو۔ اور ایک ... دودھ کے ساتھ پھکی لیں ... گرمی کے موسم میں رات کو دہو کر اسکو بھگو رکھنا چاہیے۔ صبح کو کالی مرچ اور الایچی ڈالکر گھونٹ کر پی لینا چاہیے۔ **المشتہر** ... بالہ ضلع ...

آرین کلاتھ منیوفیکٹری بٹالہ

دوست ہو کہ اس کارخانہ میں ملیی پارچہ جات قسم گرمی و سردی کمیس۔ دھوتی۔ دسوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ تیار کیے جاتے ہیں۔

ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے کہ بغرض ترقی و اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ کے پارچات طلب فرماکر مشکوران کو مشکور فرمادیں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بالکل دیسی آزار بند یا دیگر کوئی مشہور چیز طلب فرماوینگے تو وہ بھی ہم بہم پہنچای جاویگی۔ جو صاحب جس نرخ کا کپڑا تیار کرانا چاہیں۔ نمونہ بھیجنے پر تیار کر دیا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات کپڑا بقیمت بہ نرخ نرخ وانہ کیے جاوینگے عدم واپسی نمونہ پر ... ہونگے۔ مال نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔ **المشتہر**

... داس پوری پروپرایٹر آرین کلاتھ منیوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور

ست دھرم پرچارک پستکالیہ

جالندھر شہر

ہمارے پستکالیہ میں ہر قسم کی کتابیں متعلقہ آریہ دھرم فروخت کے لیے موجود ہیں جو صاحب منگوانا چاہیں منیجر پستکالیہ سے درخواست کریں۔ بہت جلد تعمیل ارشاد کیجاویگی۔ کتابیں بقید قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجی جاتی ہیں

ناول چاند

نہایت دلچسپ اور پاکیزہ ہے قیمت فی جلد معہ محصول ڈاک ایکروپیہ ۸ آنہ۔ منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر

ست دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر میں لالہ منشی رام صاحب منیجر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

ہم سب اسمیں برتر "بھاؤ سے برتیں"

اپدیشو بہ نیم کا پالن

सद्धर्म प्रचारक

ست دھرم پرچارک

جلد ۸ سنہ ۱۹۵۳ ب

جلد ۸ سنہ ۱۸۹۹ ع

ہفت وار بروز شکر (جمعہ) جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے

اودیش

(۱) ویدوکت ست کا پرچار اور ... کا بے تعصب تنقید کرنا (۲) اشاعت ... سے متعلق مضامین خاص شایع کرنا (۳) کبھی کبھی ... پر گفتگو کرنا۔ (۴) ادھر ہم ہندی و دیگر مختلف خبروں کا مختصراً پیش کرنا

نیم

(۱) قیمت عام ... [illegible]

اتھار مجرب دوائیں

ادویہ ... مرض کو دور کرنے میں بے نظیر ... کا حکم رکھتی ہیں ... نقدیا بذریعہ ویلیو پے ایبل ... بھیجی جاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ اسکے کھانے سے دل و دماغ و جگر و گردہ و مثانہ ضعف و پیشاب کا بار بار آنا بھی اس سے جاتا رہتا ہے۔ رنگت چہرہ کی سرخ ہو جاتی ہے ... آدمی ... ہو جاتے ہیں ... اسکے استعمال سے ... جاتی ہے۔ ... کی جریان منی کو ... سفید ... جاتی رہتی ہے۔ جو لوگ قوت باہ سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ انکو ضرور قسمت آزمائی کرنی چاہئیے۔ غرضیکہ بچپن میں شادی کرنے سے یا جوانی میں کثرت جماع سے جو جو نقص پیدا ہوتے ہیں۔ ان سب کے دور کرنے کیلئے یہ ... ہے۔ یہ دوا ... کے ہمراہ ... نوکروں میں اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہیں بھیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ دس روپیہ۔

روغن مسیحا ... العلاج امراض ... ہیں۔ ... رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں ... خواہ ... ہی

پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی تولہ ... روپیہ۔

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر ناک میں داغ بھی ہو گیا ہو تو بغیر ... دنوں میں دور ہو جاتا ہے۔ قیمت خوراک ...

دوائی سوزاک سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ہو یا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو تو اسکو استعمال ... دو ... دنوں میں ... قیمت فی تولہ ...

المشتہر حکیم ... از حجرات پنجاب

ڈاکٹر ... کی بنائی ہوئی اکسیر دوا

... میں بہت دنوں ... کی ... بیکروں ... کسی کو فایدہ نہ کرتا تھا ... بڑے تجربہ ... یہ دوا نکالی ہے ... کرنے سے یا ... کوئی خرابی آنے سے ... بیرحم میں کسی قسم کا نقص یا کمزوری ہو تو ... نکلنے سے یا گولی کھانے سے ... اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اس گولی سے عورتوں کی ... آرام ہو جاتا ہے۔ ... شیشی ... گولی

فی شیشی ۵۰ عدد ...

عرق کافور ہیضہ کی حکمی دوا

تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ ہیضہ کو بہت ... مریضوں میں سے ۹۰ کو ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ ... ہر شخص کو ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئیے۔ ہیضہ کے علاوہ ... کو بھی آرام ہو جاتا ہے۔ فی شیشی ...

المشتہر

ڈاکٹر گوپال لال ... دہلی

ست دھرم پرچارک جالندھر ... بنایا ہوا ... استعمال کیا۔ مفید ثابت ہوا۔

اشتہار

... سات سال ... ثابت ... قیمت ... [illegible]

سچا اشتہار

مفصلہ ذیل ادویات میرے والد صاحب پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر ملازم حضور عالیجناب نواب صاحب بہادر جی ای ایس آئی والی ریاست بہاولپور سند یافتہ میڈیکل کالج نے ایجاد کی ہیں جنکو نہایت کامیابی کیساتھ ڈاکٹری پیشہ کرتے تیس سال ہو گئے ہیں۔ اور حضور آنریبل میکلوڈ صاحب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے سند عطا فرمائی ہے۔ یہ ادویات ہزار ہا مریضوں پر تجربہ کرنے سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اپنے ملک اور قوم کی بھلائی کی خاطر مشتہر کیجاتی ہیں۔ تاکہ لوگ معمولی فیس کیساتھ جو کہ اکثر حکیموں اور ڈاکٹروں کو دیجاتی ہے سخت مشکل میں ہیں گویا آپ تھوڑا سا دام خرچ کرکے بغیر ڈاکٹری کے گھر بیٹھے فیض حاصل کر سکتے ہیں۔

ان ادویات میں کوئی ایسا مضر جز شامل نہیں ہے کہ جس کا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو اگر ایک شخص کو دو کی بجائے تین گولیاں زیادہ بھی کھلا دی جائیں تو بھی کسی نقصان کا خطرہ نہیں۔ یہ تمام ادویات محض نباتاتی اجزا یعنی جڑی بوٹیوں سے نہایت محنت و احتیاط سے تیار کی گئی ہیں۔ اور جنہیں کئی طرح سے تسلی بخش پایا ہو جب انکو عموماً مکمل تسلی بخش کرنے کا ثبوت مل گیا ہے۔ اور آپ پورے اطمینان کیساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔

نیز ہم نے بڑی خرچ اٹھا کر یہ ادویات تیار کی ہیں کہ ادنیٰ سے ادنیٰ غریب آدمی بھی خرید کر فائدہ حاصل کر سکے۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی قسم کی ادویات تیار ہیں جنکی فہرست مفصل طور پر علیحدہ چھپی ہے۔ ہر ایک شخص کو مفت ارسال کی جا سکتی ہے۔

ان کے علاوہ دوا خانہ میڈیکل ہال جالندھر شہر میں ہر قسم کی انگریزی ادویات نہایت صاف ملتی ہیں۔ اور خاص ولایت سے منگائی گئی ہیں اور سوداگروں کو کمیشن بھی دیا جاتا ہے۔

فہرست ادویات

جو ہر شفا یعنی ہر قسم کے بخار کی اکسیر دوا ہے دو دن کی دوا کا ڈبہ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ ...

محنت دماغی اور جسمانی سے تیار کیا گیا ہے جو ہاضمہ کو طاقت بخشتی ہے۔ ہم نے تجربہ سے اکسیر مفید پایا ہے۔ خون کو صاف کرتی ہے۔ جو اب تک بیشمار لوگوں پر اپنا اثر کر چکا ہو۔ بعض بیہودہ پرہیز کی ضرورت نہیں۔ امراض جگر، امراض معدہ، ناسور، فساد خون۔ درد اعضا، جسم کا سیاہ ہو جانا، سوداوی مادہ، ہر قسم کے پھوڑے پھنسی، خارش وغیرہ سال بھر استعمال کیا جائے تو دفعہ حفظ ماتقدم کے طور پر بھی اگر استعمال کیا جائے تو بڑا فائدہ ہے۔ علاوہ ازیں کئی قسم کی بیماریوں اور خارش وغیرہ میں بھی بہت مفید ہے۔ خوش ذائقہ، خوش رنگ ہے۔ غرضیکہ یہ ادویات دنیا میں اپنی نظیر آپ ہی رکھتا ہے زیادہ تعریف کرنا فضول ہے۔ قیمت فی شیشی خورد دو روپیہ۔ شیشی کلاں کی قیمت چار روپیہ۔

وحیی بل یعنی ٹانک پلز یعنی مقوی اعصاب جب لگاتار دماغی محنت سے دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ چہرہ زرد نظر آتا ہے۔ معدہ کمزور ہو جاتا ہے کسی کام کرنے کو دل نہیں چاہتا جب جوانی میں بیہودگی کی وجہ سے (حفاظت) نہ کرنے سے دل اور دماغ کی طاقتیں سست ہو جاتی ہیں۔ یہ گولیاں اکسیر کا کام دیتی ہیں۔ دماغ کو ایسا مضبوط اور طاقتور بنا دیتی ہیں کہ علاوہ جریان منی، ضعف باہ، ضعف اعصاب، رقت منی، احتلام، ضعف دماغ، ضعف معدہ، ضعف بصر کیلئے بھی وحیی پلز ایک برکت اور نعمت ہیں۔ یہ گولیاں ایسے جسم کو جو سست اور بیکار ہو گئے ہوں پھر تازہ کر دیتی ہیں۔ قیمت بہت تھوڑی یعنی ایک بکس جس میں ۴۰ گولیاں ہوتی ہیں قیمت دو روپیہ ۔ ہر گولی کا بکس ۔

نادری اکی گولیاں فی بکس ۴۰ گولی قیمت ایک روپیہ

چھوٹا جو بہری کو نہ لگا ہے کہ جسے ایک نا معلوم خوشبو کی ہوا لگ جائے۔ کبھی پسینہ کی بو نکلتی ہے۔ جس وقت ڈاکٹر کو بلانا ممکن نہیں ہوتا یہ جب اچانک حملہ ہو جاتا ہے گھبرانے کی ضرورت نہیں فوراً استعمال کریں اکثر بیماریوں کا علاج یہی ہے قیمت فی شیشی ۔

سکین المرہم یعنی ہر قسم کے پھوڑے پھنسی کی مرہم۔ زخموں کیلئے اکسیر ہے۔ ان گولیوں کو حکیم ڈاکٹر بہت پسند کرتے ہیں۔ قیمت فی بکس ۔

اکسیر یعنی وہ کی بچپن کی بیماریاں بچوں کے بعض امراض کی صحت کا باعث ہوتی ہیں۔ قیمت فی شیشی صرف دو روپیہ۔

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ان گولیوں کے مسلسل استعمال سے پیشاب کا بار بار آنا، پیاس کا زیادہ لگنا اور پیشاب میں شکر آنی بند ہو جاتی ہے۔ یہ سخت موذی مرض جوانی ہی میں آدمی کو کمزور کر کے ناتوان کر دیتا ہے۔ قیمت فی بکس ...

ڈاکٹری قبض کی گولیاں جن لوگوں کو دائمی قبض کی شکایت رہتی ہے۔ وہ انکا استعمال کریں قبض دور ہو جائیگی ۲۴ گولی دو روپیہ۔ تکلیف نہیں ہوتی ہے ہر ایک کا تجربہ سے بڑی مفید ثابت ہوئی ہے قیمت فی شیشی ...

ہاضمہ کا اکسیر یعنی ہاضمہ کا عرق۔ جبتک معدہ درست نہ ہو انسانی زندگی بے لطف ہے۔ اسکے استعمال سے بھوک کا نہ لگنا، معدہ کا خراب ہونا، پیٹ میں درد کا آنا، گھبراہٹ کا دور ہونا آسان بات ہے۔ فی شیشی دو روپیہ۔ **درد سر کی دوا** ایسی سخت درد میں ہو جو فوراً جاتا رہتا ہے۔ اس سے بڑھ کر عمدہ دوا کہیں نہ پائی ہوگی قیمت ۲ روپیہ ایک روپیہ۔ **والدینی دوائی** دوا کا ایک دانہ ہوا جو درد سے ٹھہر جاتا ہے۔ قیمت فی بکس ۔ **درد دانت کی دوائی** دانت میں خواہ کیسا ہی درد ہو کرم خوردہ ہو۔ یا کیڑا لگا ہوا ہو لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی آٹھ آنہ۔ **خوشبودار منجن** اسکے استعمال سے دانت صاف اور مسوڑھے مضبوط ہو جاتے ہیں اور دانتوں کی تمام بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ فی بکس ۔ **عرق کافور** ہیضہ کے استعمال سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اور مرض کی شدت کم ہو جاتی ہے۔ فی شیشی ۔ **سکر مرض کی دوا** بہت عمدہ قیمت فی بکس ۔

نوٹ ہمارے ہاں انگلش اور یونانی ادویہ عمدہ ادویات بھی ملتی ہیں۔ لیکن صرف انہیں صاحبان کو جو ... بذریعہ خط و کتابت منگوائیں ... دو روپیہ سے کم کی ادویات ویلیو پے ایبل نہیں بھیجی جاتیں۔

تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام پنڈت امرناتھ مینیجر دوا خانہ میڈیکل ہال جالندھر شہر آنی چاہئیں۔

نمبر ۲۶ مطبوعہ ۲۵ اسوج سمت ۱۹۵۳ بکرمی مطابق ۹ اکتوبر ۱۸۹۶ء روز شنبہ جالندھر جلد ۸

آریہ سماجک جلسے

سکندرآباد ضلع بلندشہر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۲ و ۱۳ - اکتوبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا -

راولپنڈی شاہ آباد ضلع انبالہ آریہ سماج کے سالانہ جلسے ۱۴ اور ۱۵ - اکتوبر ۱۸۹۶ء کو ہونگے -

پشاور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۱۴ اور ۱۵ اور ۱۶ - اکتوبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا -

مرادآباد آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۵ و ۶ - نومبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا -

منٹگمری آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۷ و ۸ - نومبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا -

جالندھر آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا - اور نگر کیرتن ۲۵ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا -

لودھیانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا -

مالیر کوٹلہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۰ و ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا -

[illegible] چرتر مہرشی سوامی دیانند جی کا

بہت دفعہ کی کوشش سے انکی دفعہ بہت ہی ہوسکتا آتا ہے - جو سماد سہت لوگ آمن ہیں نگن صرف لیکن ہی بہرہ ہوسکے ہیں - جس طرح سے البحاثت ستھانوں میں رہکر لوگ رہیاس ہتھن پاٹھن وید پرچار اد کیا ہے - سب چتر موجود ہیں - ساتھ ہی اس کے نکشیپ جیون بھی درج ہے قیمت ۱۲ - دہ محصول نمن ٹکٹ بتہ پر ادیں - المشتہر منیجر گورچرن ٹیکالہ اشتہار آریہ سماج فرخ آباد

ستیہ دھرم پرچارک

کیا آریہ سماج ویدوں کی رکھشا کرنے والی سبھا ہے؟

دنیا کے محقق اور مورخ خواہ آریہ ورت میں رہنے والے ہیں - خواہ یورپ خواہ امریکہ میں خواہ ویدک مت کے پیرو ہوں خواہ کسی اور مت کے لیکن اس امر سے کسی کو بھی انکار نہیں کہ ویدوں کا گیان آریہ ورت کی تہذیب اور اسکے عروج و زوال کا بہت حصہ آریہ ورت کی تواریخ کے متعلق ہے - [illegible] کی ترقی کرتا ہے - شدھ آچار [illegible] مکتیوں - لوگی جنہوں نے اپنے [illegible] کیے لوگوں پر [illegible] کی کاہت کرنے کے لیے انکے اوپر بڑی بڑی تفسیریں اور تشریحیں لکھیں - چنانچہ مسٹر ہارگ شوپن ہار مسٹر [illegible] جیسے بھی اسبات کے قائل ہیں کہ اونیشدوں کی فلاسفی [illegible] دیا ہے جیسے فوقیت لیجاتا [illegible] صدی کی فلاسفی اور سائینس [illegible] عشیر نہیں - وہ اپنی زبان سے [illegible] سچی شانتی - پاکیزگی اور خوش اخلاقی کا

سبق اگر ملتا ہے - تو ان ہی پستکوں کے بیچ ہے لیکن سوال یہ ہے کہ یہ پستکیں کہاں سے نکلیں جیسے وید منتر نکال دیجیے باقی انمیں کیا رہجاتا ہے - جیسے دودھ سے ملائی اور دہی سے مکھن نکال لیں - باقی فضلہ رہجاتا ہے یہی حال اپنشدوں کا ہے - مغربی سائنس اور فلاسفی کے مصنف اور مولف چاہے زبان سے ویدوں کی تعریف و فضیلت اسقدر نہ کریں - جسقدر کہ اپنشدوں کی چاہے برہمو سماج والے - اپنے پلیٹ فارم پر لکچر دیتے ہوئے ویدوں کی تعریف نہ کریں - اور اونیشدوں سے ایک منتر لیکر جو دراصل ہی ہو اسکے اوپر شرح عالمانہ دیا کیا ان کتوں دیں مگر دراصل وہ ویدوں کی عظمت ہی دکھلا رہے ہیں - جب کہا جاتا ہے کہ ویدیں سمت دو یاد کا ایک [illegible] - تو یہ جو بھائی اد منتری اسپر تفصیلہ [illegible] ہیں - یہ تو اونیشدوں کی فلاسفی - کہتے شاستروں کے پڑھنے سے قائل ہوجاتے ہیں کہ ہاں ان پستکوں میں تو ہر ایک قسم کی ودیا موجود ہے - پس وید سے اسقدر کیونکر ظاہر کرسکے دو سبب ہوسکتے ہیں - ایک تو یہ کہ ویدوں پر سائے لگانیوالوں نے یا تو ویدوں کو نہ پڑھا ہے - نہ انکے گوڑہ آشا کو سمجھا ہے نہ انکے مضمون - گمبھیر منتروں پر اپنی ودیا بدھی کو جو لگائی ہے - دوسرا امر ہے کہ جو کہ یہ پستکیں [illegible] ہیں - اسلیے انکی فضیلت اور عظمت بیان کرنے سے مقابلتاً انکی اپنی [illegible] - انکے سامنے ان [illegible] بیچ دکھلائی دیگی - اسلیے اونیشدوں کی تعریف کرنے میں [illegible]

اس سے صاف ثابت ہوا کہ ویدوں کی
عظمت کے آگے ہر ایک وِدوان کو کسی نہ کسی
طرح سے سر جھکانا پڑتا ہے۔ آریہ ورت میں
تو قریبًا ہر ایک مذہب کے رہنما نے ویدوں کا
سہارا لیا۔ یہاں تک کہ جس کسی کو بھی ہر
گروہ ہر آدمی کو بھی اپنے ناپاک خیالات
پھیلانے کی جرأت نہ ہو سکی۔ جب تک کہ ظاہرا
طور پر ویدوں کو آگے ڈھال بنا کر نہ رکھا۔
غرضیکہ جب کسی نے اندریوں کے بس میں
ہو کر اندریوں کا غلام بنکر خود غرضی۔ خود پرستی
خود ستائی۔ خود نمائی۔ اور خود بینی اپنی پھیلانی
چاہی۔ اسنے بھی اپنے مطلب انوسار ویدوں کا
بھاشیہ کر دیا اور لوگوں کو اپنا موہت کر دکھلایا
ان وجوہات سے ویدوں پر کئی قسم کی ٹیکائیں
لکھی گئیں۔ ایک کا دوسرے سے نہ ملا بلکہ بعض
منتروں میں ایک دوسرے کے ورودھ ہونا
ویدوں کے ایشور کرت ہونے کو بھی جو ابدیتا
ہے۔ سچ سچ ویدوں کے ارتھ کرنے میں بے قدر
گڑبڑ پڑ گئی۔ اور کھلبلی مچائی گئی کہ ویدوں
کے ماننے والے بھی انیر ایشوروادی ہونے لگے
پرنتو ایشور جیسا کہ منشوں کے جسموں کی رکشا
کرنیوالا ہے۔ ویسا ہی آتمک رکشا کرنیوالا بھی
ہے۔ ضرورت ہوئی۔ کہ جہاں انیسویں صدی
کی روشنی میں مغربی فلاسفی اور سائنس کی تحقیقات
اور چھان بین کرنیوالے بلکہ موشگافی کرنے
والے ایشور سے منحرف ہو کر نفس پرست۔ زر پرست
شہوت پرست۔ خود پرست۔ زن پرست اور
سوفی پرست بن رہے تھے۔ ویدوں کے اصلی
ارتھ پرگٹ کرنے کے لیے نہ کہ اپنے من مانے
بلکہ پراچین رشیوں منیوں اور برہم یوگیوں کے
مستند ارتھوں کو مکمل صحیح طور پر پرگٹ کرنے
کے لیے سوامی دیانند جی نے جنم لیا۔
آپکی زندگی میں بڑے بڑے شاستری مہان
اُپادھیائے۔ وید تیرتھ آدی لائق پنڈتوں
نے انکے آگے سر جھکا دیا اور کوئی بھی آپکے
ارتھ کیے ہوئے پر رفیہ نہ رکھ سکا کسی سبھا
میں کسی پنڈت نے آپکے ارتھوں کو غلط
یا بناوٹی ثابت نہ کیا پس آریہ سماج کو فخر حاصل
کا یہ کہنا کہ سوامی دیانند اپنی مرضی کے مطابق
ارتھ کرتا تھا۔ اور ایک بناوٹی آریوں کے
گروہ کا کہنا۔ کہ ویدوں کے ارتھ بھی زمانہ کی
رفتار کے مطابق بدل جایا کرتے ہیں آپکے
صحیح اُنکی مورکھتا ہی کا ثبوت دیتا ہے سوامی
دیانند کی ابھلاشا تھی کہ ویدوں کا مکمل بھاشیہ
سنسار کے اُپکار کرنے کے لیے چھوڑ جاویں
مگر افسوس کہ اپنی اس پوتر آرزو کو اپنی گود
میں ہمراہ لیجانا پڑا۔ مرتے سمیں وصیت کر گیا
کہ میری سنتانو۔ ویدک دھرم کے پیرو۔ تمھارا
فرض ہوگا۔ کہ ویدوں کا پرچار دیش دیشانتروں
اور دیپ دیپانتروں میں جا کر یا نی اور اسکے دوا
کر دو۔ یہ الفاظ ہر ایک سماج مندر میں ہر ایک
فرین مکان میں بلکہ ہر ایک آریہ دیس میں ہر ایک ہاتھ پر
سنہری سیاہی سے لکھنے کے لائق ہیں (باقی آئندہ)

ایڈیٹوریل نوٹس

جبکہ سورج ہماری نظر سے غائب ہو جاتا ہے
اور تاریکی چھا جاتی ہے۔ اندھیرے میں کام
کرنے کے لیے بڑی مشکل پڑتی ہے۔ گیدڑ شیر
بگھیاڑ وغیرہ جانور جنکی خوراک قدرت کے
برخلاف ہوتی ہے۔ وہ تو خوشیاں مناتے
ہیں خوب کو وقت پہانتے اور پچھلی گھڑی دیتے
ہیں اور پرناشی حاصل کرکے خوشیاں مناتے
ہیں۔ جو منش پاپی کہ اندھیرے گھروں میں کام کرنے
کے لائق اپنے تئیں نہیں پاتے۔ وہ مصنوعی
روشنیوں سے اپنے کام میں لگن ہو جاتے ہیں بلکہ
بیاہ بلوں جگہ کی جگہ بجلی کی روشنی سے روشن کیا جاتا
ہے۔ بجلی روشنی سے اپنے مکان کو سجاتا ہے
اور خوش ہوتا ہے اپنی ہستی پر ہمیشہ کیلئے نازاں رہتا
ہے منش جاتی نے تو بہی دیا اور ترقی کو
یہاں تک پہنچایا کہ بجلی اور فانوس ایجاد
کیئے۔ یہاں تک کہ سائنس کے بل سے بجلی کی
روشنی حاصل کی گئی۔ پرنتو آخر کار انکو ماننا پڑا
کہ سورج کی روشنی کے مقابلہ میں یہ روشنیاں
عارضی ہیں یہی حالت آجکل اودھا میں ہے
ویدک دھرم روپی سورج کی روشنی کے لوپت
ہو جانے پر کامی پرش اور اندریوں کے غلام
تو خوشیاں مناتے ہیں وہ ایشوری گیان کو
غلط سمجھتے ہیں۔ اور دنیا پرستی کو اپنی زندگی
کا معراج سمجھتے ہیں۔ پرنتو جو پرش کہ پھر بھی
دھرم کا کام کرنے کے متلاشی ہوتے ہیں وہ
مصنوعی لیمپ جلاتے ہیں۔ وہ اپنے خیال کے
مطابق اپنی عارضی ترقی کے انوسار مذہب
چلاتے ہیں۔ پرنتو ایشور کے دیئے ہوئے قدرتی
ویدروپی سورج کے مقابلہ میں انکی روشنی
ہیچ اور ناچیز ہے۔ اس لیے سمجھو آؤ ہم اس
قدرتی سورج کی روشنی کے جہاں آدرشگاہ
سے اور اس سے مستفیض و مستفید ہوں کیونکہ
ویدروپی سورج کی روشنی سے سنسار کی ہر ایک
روح۔ جان اور زندگی کو ترو تازہ کرتی
ہے۔ اور منور کرتی ہے۔

لوکل

پرچارک کے ناظرین سے مخفی نہیں ہے
کہ پنڈت متھراداس کو جو گجرانوالہ کے
پادری ٹھاکرداس جی کا بھائی ہے اور
قریباً ۲۰ برس عیسائی دھرم میں گذار چکا
ہے۔ ۱۰ ستمبر کے شروع میں شدھ کیا گیا تھا
انکی استری بھی شدھ ہونے کو تیار تھی
مگر بار بار سے کچھ عیسائی بھائیوں نے انسکو بہکا کر
غلط فہمیوں میں ڈالکر ٹال میں ڈال رکھا تھا
مگر چند روز ہوئے۔ کہ انکی استری نے
اپنے ہاتھ سے ایک عرضی داخل شدھ ہونے
کے شرحان پر وہاں پرلی نزدیکی بھائی اید
میں کو تنگ کرا کی۔ چنانچہ گذشتہ اتوار
کو انکے شدھ کرنے کا پرشدہ کیا گیا تھا۔
آریہ سماج مندر میں ہون آدی کرنے کے
بعد پنڈت متھراداس کی استری نے ہاتھ جوڑ کر
ہیں معافی مانگی۔ اور کہا کہ مجھے اب یقین
ہو گیا ہے کہ مسیح انسان نجات نہیں دے سکتا
بلکہ ہوا ہے پرمیشور کے آسکی کوئی مخلوق
مکتی ماتر کو مکتی دھام کے مارگ پر نہیں
پہنچا سکتی۔ ساتھ ہی آسنے آریہ دھرم پر
دڑھ رہنے اور اسکے انوسار اپنے آچرن
بنانے کی پرتگیا کی۔ تت پشچات آسکے ہاتھ
سے شیرینی تقسیم کرائی گئی۔ جسکو سب چھوٹے بڑے
شوق سے کھایا۔ تت پشچات پنڈت شری دت
جی نے پرارتھنا کرائی اور پنڈت گنگادت
جی شاستری نے ایک منوہر اپدیش دیا۔

لالہ منشی رام جی نے (اگرچہ طبیعت علیل و
کمزور تھی) حسب ضرورت منشن کے شدھ
کرنے پر ایک موثر لکچر دیا۔ آپنے بتلایا کہ
دھرم اصل میں کیا چیز ہے اور ہندو قوم نے
کس کو آجکل دھرم سمجھ رکھا ہے۔ آپنے اچھے
اچھے پرمانوں اور حوالوں سے بتلایا۔ کہ
پراچین سمیں سے شدھ کرنے کی ریتی چلی
آئی ہے۔ گرے ہوئے منشوں کی سہایتا
کرنا اور پتت ولیچھ ہر ایک کو شدھ کرنا
منش ماتر کا دھرم ہے۔ آپنے بتلایا کہ آریہ
سماج در اصل ایک روحانی شفاخانہ ہے
جہاں سے کہ ہر ایک مریض اپنے دکھ درد
کو دور کر کے سکھ اور صحت کا بھاگی ہو سکتا
ہے۔ آپنے بتلایا کہ ہندو قوم کے کروڑ ہا
دھرم سے پتت ہو جانے کا خاص کارن
یہی بتلایا کہ اپنے بھائیوں سے ذرا سی غلطی
پر الگ ہو جاتے رہے۔ آپنے منو جی کا
شلوک پڑھ کر اسکی ترجمانی .. اسکو تشریح کیا
کیا کہ جل کے ذریعہ شریر شدھ ہو جاتا ہے اور
ہردے کو ست کے ذریعہ شدھ کر سکتے ہیں
آپنے بتلایا کہ ہندو قوم میں ایسی تاریکی چھا
گئی ہے کہ چوری کرنے والے۔ است بولنے
والے۔ جعلساز۔ زناکار اور ریاکار
سے کوئی پرائشچت نہیں کرایا جاتا اور نہ
انکو دھرم سے پتت سمجھا جاتا ہے۔ مگر اگر
کوئی سچے دل سے اپنے خیالات غلط کو چھوڑ کر
راہ راست پر آوے تو اسکو کوسنے کے لئے
طیار ہو جاتے ہیں۔ ہم بوجہ عدم گنجائش
آپکا مضمون مفصل نہیں رکھ سکے۔ اثر بہت
اچھا رہا۔
شہر میں ایک ودوان شاستری مہاشیوں نے

بہشت ہاتھ سے ہو چکا ہی۔ مگر وہ سودا دھرم کا جو
تھا۔ اب بھی کبھی دبی زبان سے تعریف
کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ولایت میں بھی میری
پاس کرسٹ والے انگریزوں کے ساتھ کھانا
پیا کرتے تھے۔ غرضیکہ انکو تو اپنے پیٹ
دیوتا کی پوجا کرانی منظور ہے۔ چنانچہ ابھی
ایک دو روز کا عرصہ ہوا کہ سناتن سبھا کا
سبھاسد ایک حلوائی کچوری فروخت کرتا تھا
کچھ انکے برتن سے گر پڑی۔ ایک چمار بھتری
نے اٹھا لی۔ اسنے جھٹ اسکے ہاتھ سے
چھین کر تھال میں رکھ کر بازار میں جا کر فروخت
کر دی۔ کیوں سناتن سبھا کے حامیوں۔ ایسا
شاستر تو منو جی نے جائز لکھا ہوگا۔ غرضیکہ
سناتنی بھائیوں کی خوبیاں کیا کیا بیان کریں
اس امر کی رپورٹ یہاں سناتن سبھا کو بھی کی گئی
مگر وہاں پوچھتا کون ہے۔ چند تو آریوں سے
[illegible] ہے۔
خشک سالی اور قحط سالی روز بروز افزوں
ہے۔ بادل خوب جھوم جھوم کر گھٹ سے نکھر آتے ہیں
لیکن یوں ہی کافور ہو گئے۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں

آریہ سماج بلیریان کا برتانت

۲۵ اگست ۱۹۰۶ء کو لالہ چونی لال و سردار
فتح سنگھ صاحب بہنگالہ نواسی آریہ سماج کو نے

ایک پتر بدیں مضمون بھیجا۔ کہ یہاں ایک
پنڈت کاشی ناتھ اجدھیا باشی تین روز
سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ جو دھرم سبھا
کے منتو کے انکول ویاکھیان دے رہے
ہیں۔ اور شاستر ارتھ کے لیئے بھی چیلنج
دیتے ہیں۔ لہٰذا گذارش ہے کہ اس پتر
کے دیکھتے ہی آریہ سبھاشیوں کو ضرور
تشریف لانی چاہیئے۔ پتر مذکورہ بالا
کے پہنچنے پر حکیم راسمنداس جی و لالہ گنہیا لال
و پنڈت کاشی رام جی اپدیشک آریہ سماج
ٹکیریاں قریباً پانچ بجے شام کے بہگا میں
پہنچ گئے۔ ہندو پنڈتاں سے جنکو کاشی جی
اُترے ہوئے تھے۔ شاستر ارتھ کے لیئے
دریافت کیا۔ مگر انہوں نے انکار کیا اور
کہا۔ پنڈت کاشی ناتھ جی کو ہم ودع
کر چکے ہیں۔ اب یہ یہاں نہیں ٹھہرینگے
کل علی الصبح ٹکیریاں جانیوالے ہیں۔ وہاں
چونکہ سماج ہے۔ وہیں شاستر ارتھ ٹھیک
ہو سکتا ہے۔ اور آپکو بھی یہاں آنے جانے
کی تکلیف نہ ہوگی۔ ہم لوگ بھی وہاں موقع
پر پہنچ سکتے ہیں۔ چونکہ اسوقت شام
ہو گئی تھی۔ ہمارے جوابی لکچروں کا پربندھ
نہ ہو سکا۔ حکیم صاحب واپس ٹکیریاں آ گئے
پنڈت کاشی رام جی و لالہ گنہیا لال جی وہیں
رہے۔ صبح پنڈت کاشی رام جی اپدیشک
کا لکچر قریباً ۶۰ یا ۷۰ کی حاضری میں متعلق
مورتی پوجا پر ہوا۔ لالہ گنہیا لال جی کا ویاکھیان
بھی موثر الفاظ میں پرانوں کی اصلیت
پر ہوا۔ ہندو پنڈتان بھی وہاں موجود
تھے۔ انکو چیلنج دیا گیا۔ کہ ایشور مورتی
پوجا آدی وشیوں پر وید وار تھی کیا جاوے
مگر کوئی صاحب نہ بولا۔ شام کے لکچر میں
پنڈت کاشی ناتھ جی اجدھیا باشی نے اپنے لکچر میں
کہا کہ ہم شاستر ارتھ کے لیئے تیار ہیں۔ جس نے
کرنا ہو کر لے۔ لالہ گنہیا لال نے اسی امر کی
اطلاع ٹکیریاں سماج کو دی۔ یہ خبر سنتے
ہی منشی رام منتری و سنت رام اپدیشک ٹکیریاں
بھی بہگا میں پہنچ گئے۔ منتری نے جاتے ہی
شاستر ارتھ کے لیئے تحریری نوٹس دے دیا
ہندوؤں کی طرف سے جواب ملا کہ اگر آج
ہی شاستر ارتھ کرنا ہو۔ تو کر لیں۔ ورنہ
ہم کل نہیں کرینگے۔ منتری نے کہا کہ ہم آج
ہی تیار ہیں۔ مگر شاستر ارتھ کے لیئے فریقین
کی طرف سے نیم قائم کیئے جاویں۔ جواب
ملا کہ ہم نیم قائم نہیں کرتے۔ اور اپنا لکچر شروع
کر دیا۔ لکچر کے خاتمہ پر سبھا میں یہ
مشہور کرنا شروع کیا۔ کہ آریہ شاستر ارتھ
نہیں کرتے۔ اس بات کو شرون کرتے
ہی آریہ ممبر اُسی سبھا میں جا پہنچے۔ اور
مورتی پوجا پر مباحثہ شروع ہو گیا
جب اجدھیا باشی جی اپنے دعوے کی
پشٹی کے لیئے کوئی پرمان نہ دے سکے۔ تو وید
منتروں کو چھوڑ کر شرادھ و شرادھ پر بحث
شروع کر دیا۔ (کہ یہ بتاؤ کہ ویدوں
میں مرتک شرادھ نہ کرنے کی بابت کہاں
لکھا ہے) آخر میں کہا گیا۔ کہ مرتک شرادھ کا وید میں
کہیں نہیں ہوتا۔ آپ پہلے اپنے دعوے
کا ثبوت ویدوں سے ثابت کریں۔ سبھا کی
ایسے کہ کوئی منتر پیش کیا جاتا۔ ہندو سبھا
نے چاروں طرف سے شور مچانا شروع
کر دیا۔ انکی اس حرکت ناشائستہ پر تحصیلدار
ونیر بہاں صاحب رئیس بہگا نے انکو
سخت ملامت کی۔ مگر وہ کب ماننے کے تھے
بدستور شور کرتے رہے۔ مجبوراً صاحب موصوف
آریہ لوگوں کو اپنے ہمراہ اپنے دیوانخانہ
پر لے گئے۔ مسئلہ تناسخ پر بات چیت کرنی
شروع کی۔ جسکا جواب تسلی بخش و اطمینان
بخش دیا گیا۔ تب اپدیشک و ممبران ٹکیریاں
سماج وہاں سے روانہ ہو کر ۹ بجے رات ٹکیریاں
پہنچے۔ تین روز کے بعد اجدھیا باشی ایک
پنڈت ٹکیریاں میں تشریف لے آئے
۳۱۔ اگست ۰۹ء کو سناتن دھرم سبھا کی
دھرم سالہ میں ویاکھیان دیا۔ بہت سی
گپول گپت باتیں بیان کیں۔ تیسرے ممبر کو
جواب کے لیئے سماج کی طرف سے منادی کرائی
گئی۔ قریباً دو سو کی حاضری میں بازار
کھاٹروں میں پنڈت کاشی رام جی اپدیشک
و لالہ گنہیا لال و حکیم راسمنداس و چودھری
لچھمنداس جی نے لکچر دیئے۔ اور دھرم سبھا
کی دکنڈ پالیسی کی قلعی کھولی۔ شروتا گنوں پر
عجیب اثر ہوا۔ ۲ ستمبر کو اجدھیا باشی
نے اپنے لکچر میں بیان فرمایا۔ کہ آریہ لوگ
کہتے ہیں۔ کہ پرمیشور ساکار نہیں۔ میں آپکو
چاروں ویدوں کے پرمان سے ایشور کا ساکار
ہونا دکھلاتا ہوں۔ ویدوں میں لکھا ہے
کہ جب گرگر جانور پیدا ہوا۔ تو تینوں لوگ
کمپایمان ہوئے۔ اور پرمیشور نے سنگھ ہو کر
ادم نمہ تین دفعہ ادچارن کیا۔ اور
یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ یہ جانور
پرمیشور کو کاٹنے آیا۔ تو پرمیشور نے دوڑ کر
نربدا ندی کی شرن لی ۔ باقی آئندہ

راقم منشی رام منتری آریہ سماج ٹکیریاں

قصور آریہ سماج کا دوسرا

سالانہ جلسہ

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

بعد ازاں پنڈت دولت رام نے ایشور اپاسنا اور سمرن بڑے پریم سے کروایا۔ بعد ازاں ماسٹر درگا پرشاد جی نے آریہ سماج کے نیموں کی فلاسفی پر ایک موثر لیکچر دیا۔ پھر ایک مہاتما لالہ بہادر مل نے ایک پرشن مذاہب کا اختلاف کیوں ہوا؟ اس شنکا پر کی جسکا جواب ماسٹر جی نے مختصر سا دیکر سمجھا دیا۔ ایک بھجن اور ایک لاونی کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ حاضرین جلسہ تقریباً ۱۵۰ کی تھی۔

دوپہر کے بعد پہلے دیانند اے سکول کے ہونہار [illegible] بعد ازاں دو بھجن ہوئے۔ اب پرشن اتر کا سمے آگیا۔

ایک مہاشہ [illegible] نے کئی شنکا کے متعلق کئی پرشن کیے۔ جنکا سوامی وشیشورانند جی نے اتر دیا۔ اسی پرکار اور کئی مہاشیوں نے کئی پرکار کے سوال کیے۔ جنکا جواب شانتی پورک دیکر ہر ایک کی شنکا نورت کی گئی۔ پرشن اتر کا سمے پروگرام میں ۳ بجے سے ۵ بجے تک تھا۔ لیکن کوئی بالا پرشن اتر صرف ۴ بجے تک ہوتے رہے۔ پھر کوئی مہاشہ اپدیش نہ ہوئے۔ لہذا ۴ بجے سے پنڈت دولت رام جی نے ویدک دھرم پر ایک دلچسپ اور موثر لیکچر دیا۔ سامعین بے حس و حرکت سنتے رہے۔ آپ نے بخوبی ثابت کر دیا۔ کہ صرف ایشور بھگتی سے ہی شانتی مل سکتی ہے۔ اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔ ایشور پراپتی کے اپائے ویدک پرمانوں سے مگر بہت خوش اسلوبی سے بیان فرمائے کہ حاضرین صاد صاد کرتے جاتے تھے۔ ساتھ ہی ویراگ کے بابت بھی حصہ لیے جاتے تھے جس سے اسقدر اثر ہوا کہ گویا اسوقت سوائے آپکے ست اپدیش کے راگ سے اور ہر طرف سے ویراگ ہی ویراگ ہے۔ آپ نے کام کرودھ لوبھ موہ کے نقصانات اچھی طرح بیان فرما کر دلنشین کر دیا۔ کہ ترک کے سب سے اعلیٰ کمال یہی چار کالیج دشمن ہیں۔ غرض آپ نے اس پیرایہ میں سمجھانے میں اتہاس اور پرانوں کی خوب مدد لیکر رشتہ کو ہر ایک کے دل نشین کر دیا۔ بعد ازاں دو بھجن ہوئے۔

پھر سوامی نتیانند جی اٹھے۔ اور پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر بتایا کہ شیر ببر کی طرح گرجت گرجتے سے آریہ ورت کی گزشتہ اور حال کی بزرگی اور خواری کا مقابلہ کرنے لگے۔ ساتھ ہی ساتھ کاران بھی بطور کتھا کے سناتے رہے۔ آپکے ست اپدیش کی تعریف کرنے کی لیاقت نہیں۔ آپکی ریاضت اور بزرگی اور فصاحت کو وہی مہاشہ جان سکتے ہیں۔ جنہوں نے کبھی آپکے درشن کیے ہوں گے۔ بھجن اور آرتی کے بعد ۹ بجے کی کارروائی ختم ہوئی۔ اسوقت شروتا و حاضرین جلسہ ۵۰۰ سے بڑھ کر تھی۔

۲۰ تاریخ کو روز گزشتہ کی طرح ہون اور نگر کیرتن ہوا۔ اس روز بڑی دھوم دھام سے نگر کیرتن کے ساتھ ہی ساتھ اردو اور دیوناگری میں آریہ سماج کے نیم دوکان دوکان اور ایک ایک نگرواسی کو تقسیم کیے گئے۔ ہون کے بعد سوامی وشیشورانند جی نے ایشور پرارتھنا کرائی۔ اس کے بعد ماسٹر درگا پرشاد نے دنیا کے مذاہب پر ایک لیکچر دیا۔ اب ایک ایک مذہب کی بزرگی اور اصلیت جتلا کر روشن کر دیا۔ کہ الہامی مذہب یا نیم صرف ویدک ہی ہے۔ اور اسی کے ذریعہ منش جیون سپھل ہو سکتا ہے۔ بھجن کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اسوقت حاضرین دو سو سے بڑھ کر تھی۔

دوپہر کی کارروائی بھجنوں سے شروع ہوئی۔ اول ایک بھائی نے گرو کے وشے میں پرشن کیا۔ جسکا اتر سوامی جی نے دیا۔ اور تسلی بخوبی کی گئی۔

پھر ایک کرسچین حضرت مسٹر ... خاں آئے۔ اور سوال کیا۔ کہ وید کے کلام الہٰی ہونے میں آپکے پاس کیا ثبوت ہے۔ ظاہری اور باطنی دلائل سے ثابت کرو۔ کہ وید سے روحانی اور باطنی کیا فائدہ ہے۔ جسکا جواب برہمچاری جی نے بخوبی دیا اور دلائل سے ثابت کر دیا۔ کہ وید ہی ایشور کرت ہیں۔ انیہ کوئی پستک نہیں۔ اور فائدہ روحانی اور باطنی سکھ اور مکتی بتلا کر پرمانوں اور عقلی دلائل سے سامعین کے دل میں تسلی کر دیا۔ گو متعصب پادری صاحب نے کچھ نہ سمجھا اور اپنے ہٹ پر ہی رہے۔ پھر جب لاجواب ہوتے تو ایک اور طرف کو نکلے اور کہا کہ آپکے دو فرقہ ایک پھل آہاری اور دوسرے ماس آہاری کیوں اور کس طرح ہوئے۔ حالانکہ ایک وید کے پیرو ہیں۔ اسکا جواب لالہ منشی رام پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے عیسائیوں کے تین فرقہ بتلا کر لاجواب کیا۔ پھر ایک بھجن ہوا۔

اب لالہ منشی رام صاحب پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنی منوہر بانی سامعین کے کانوں تک پہنچا کر انکو اپنی طرف کھینچا۔ آپ کا دلچسپ لکچر پنجابی زبان میں تھا۔ آپ کے ایک ایک شبد سے دھرم ٹپکتا تھا۔ سامعین خوب لطف سے سنتے تھے۔ کسی طرف سے کسی کی آواز نہ آتی تھی۔ آپ نے ویدک مذہب کی بزرگی جتلا کر بخوبی ثابت کر دیا۔ کہ ایشور ...

تمام پردہ دُنیا پر اشد ضرورت ہے جسکی ضرورت کو حاضرین نے بخوبی سمجھا - اور ذیل کا چندہ ہوا - وید پرچار فنڈ نقد [illegible] وعدہ [illegible]

کنیا مہاودیالہ جالندھر نقد [illegible] وعدہ [illegible]

لوکل فنڈ آریہ سماج قصور نقد [illegible] - وعدہ

دیانند ہائی سکول لاہور نقد [illegible] وعدہ [illegible]

میزان - [illegible] [illegible]

میزان ہر دو وعدہ و نقد [illegible] + [illegible] =

کُل [illegible]

اس [illegible] روپیہ میں لالہ بدری ناتھ صاحب خود ذمہ وار ہیں - [illegible] جو کہ آپنے خود اپنی ذمہ داری پر اقرار کیا ہے -

قصور سرکے کامند کے طالبعلم خود [illegible] کو سودا کرینگے - [illegible]

پنڈت کرپا رام صاحب فیروزپور سے آپ ہی [illegible] روپیہ روانہ کرینگے -

راقم
گنگا پرشاد گپت سکریٹری آریہ سماج قصور

پشاور

پشاور آریہ سماج میں پہلے تین موقعوں پر ویدک کالج کے لئے اپیل ہوا کرتی تھی - یعنی دسہرہ پر جب سالانہ جلسہ ہوتا ہے - دیوالی پر اور لباکھی پر جب وید پرچار فنڈ سکیم آیا اور انترنگ سبھا میں پیش ہوا - تو اُسوقت تجویز ہوا - کہ لباکھی کے موقعہ وید پرچار فنڈ کے لئے اپیل ہوا کرے اور دسہرہ اور دیوالی ویدک کالج کے واسطے ہیں - یہ انترنگ سبھا ۲۲ - نومبر ۱۹۰۵ء کو ہوئی تھی - چنانچہ بموجب اس رزولیشن کے لباکھی کے موقعہ پر وید پرچار الٹ ب رچا گیا - اور اپیل ہوکر قریباً چار سو روپیہ اکٹھا ہوا - جو ماسٹر آتما رام جی کو دیا گیا - اب جو دسہرہ پر سالانہ جلسہ ہوگا - ویدک کالج کے واسطے اپیل ہوگی - رزولیشن کا یہ منشا نہیں کہ جو لوگ کسی فنڈ کے حامی ہوں - اُنکو چندہ کی اگر اپیل سے ہی روکا جاوے - بلکہ یہ مطلب ہے - کہ سماج کے مندر کے اندر اپیل صرف اُسی چیز کی ہوگی جسکے واسطے رزولیشن پاس ہو چکا ہے - چاہے باہر سے کوئی کتنا ہی روپیہ اپنے پورشارتھ سے مانگ لاوے - چنانچہ لباکھی کے موقعہ پر جب وید پرچار اپیل ہوا تھا - اسوقت کالج کے لئے قریباً ما ۳۵۰ روپیہ باہر سے مختلف مقامات سے مانگ لائے تھے - اور اسوقت جیسا کہ ویدک کالج کے خاص کام کر رہے ہیں ویسے ہی وید پرچار کے ہتیشی بھی چندہ مانگ رہے ہیں اور مختلف مقامات سے مانگ لا رہے ہیں - رزولیشن کا یہ منشا بھی نہیں - کہ اگر ویدک کالج کی اپیل کے وقت کوئی شخص کسی دوسرے فنڈ کے لئے دیگا - تو نہیں لیا جاویگا - بلکہ بخوشی لے لیا جاویگا - گویا سماج نے پورے طور پر جائز آزادی ممبران کو دی ہوئی ہے - روپیہ کا کم بیش جمع ہونا یہ اُنکے اپنے پورشارتھ اور رو ادنیت پر منحصر ہے - صرف انتظامی معاملہ کو درست طور پر چلانے کے لئے اسقدر پابندی ضروری تھی جو کیگئی ہے - اسواسطے جو صاحب تشریف لاویں - اُنپر بھی انترنگ سبھا کے اس رزولیشن کی پابندی لازمی ہوگی - اسکے یہ معنے نہیں ہیں - کہ وید پرچار فنڈ کے حامیوں کو آنے سے منع کیا جاتا ہے - بلکہ دونوں طرف کے صاحب تشریف لاویں ہمیں دونوں آنکھیں برابر ہیں - سب کا آدر سمان یکساں کیا جاویگا - جسقدر وید پرچار کے لئے جمع ہو گیا وہ بھی بھیج کیا جاویگا - واجباً عرض کیا گیا - تاکہ غلط فہمی نہو -

راقم
شیو رام اسسٹنٹ سکریٹری آریہ سماج پشاور

ملتان شہر آریہ سماج کی کوشش سے سناتن دھرمیوں کا گہری نیند سے بیدار ہونا

اسے خیر خواہو آریہ ورت وساہوکاران رئیسان - بیوپاریاں - برہمنان ملتان شہر آپکو اچھی طرح یاد ہوگا - کہ جب آریہ سماج اپنے بچھڑے ہوئے بھائی کو ازروئے شاستر پرائشچت کراکر واپس لیتا تھا - تو یہ برائے نام سناتن دھرمی برہمن در بدر پھر کر لوگوں کو ہدایت کرتے تھے - کہ ممبران آریہ سماج سے کھانا پینا بند کردو - کئی دفعہ اُنہوں نے ایسی کوششیں کیں - لیکن ساکنان ملتان شہر نے اُنکی ہرگز نہ مانی - آخر مایوس ہوکر بیٹھ گئے اور سوچ کرنے لگے کہ اب کیا کیا جاوے - آریہ سماج نے اپنے دھرم رُوپی اوپدیشوں وغیرہ سے اچھی طرح ذہن نشین کردیا تھا - کہ آپکے ست شاستروں میں صاف آگیا دی ہوئی ہے - کہ بچھڑے ہوئے بھائی کو جو اپنے دھرم سے پتت ہو گیا ہو - پرائشچت کراکر واپس لے لینا چاہئے - اب برہمن لوگ آریہ سماج کے سچے دھرم رُوپی نقاروں سے بیدار ہوکر شاستر دیکھنے لگ پڑے ہیں -

لیکن حکمت عملی سے اب اپنے بھولے ہوئے بھائی کو واپس لینا یعنے مسلمان سے ہندو بنانا قبول کر لیا ہے۔ یہ حکمت عملی یہ ہے کہ آریہ سماج تو اسمیں کچھ چندہ جمع کر کے شاستر تک آ گیا اور نسار پر استچیت کرا کر اپنے بھولے ہوئے بھائی کو واپس لیا تھا لیکن ادھر سناتن دھرمی برہمن وغیرہ قریباً ۲۰۰ یا ۳۰۰ روپیہ کا اسکو پراشچت کر کے شدہ کر لیتے ہیں۔ یہ خوب حکمت عملی چلائی ہے۔ اب کئی لوگ اسکو شدھ کر رہے ہیں۔ آپ لوگ تو کہتے تھے۔ کہ آریہ سماج والے بہت برا کرم کرتے ہیں کہ مسلمان شدہ بھائیوں کو ہندو بنا لیتے ہیں۔ شاستر نہیں آ گیا نہیں ہے۔ اب بتلائیے کہاں سے آ گیا آ گئی۔ اور اب کس شاستروں کے روئے سے آپ برہمنوں نے بھوانیداس مرہوترہ ساکن شہر محلہ بھاٹیاں کو جو کئی سالوں سے مسلمان بن گیا تھا۔ اسکو دو سو روپیہ سے زیادہ کا زیر بار کر کے اسکو آج بتاریخ ۴ ستمبر ۱۹۱۰ء کو شدہ کیا ہے۔

آریہ سماج آپکی طرح لوگوں کو ورغلانا اور سکھلانا نہیں چاہتا۔ کہ آپ لوگ برہمنوں سے کھانا پینا بند کر دو۔ اگر ایسا کرے تو انکا روزگار مارا جائیگا۔ اور آپ لوگ دکھی ہونگے۔ ایسا کرنا اسکے اصول کے برخلاف ہے آریہ سماج چاہتا ہے۔ کہ آپ لوگ خود غرضی مطلب براری۔ اور جھوٹے جالوں کو توڑ دو اور اپنے ست شاستروں کو اچھی طرح دیکھو اور پڑھو پڑھاؤ۔ سوچ بچار کرو۔ آپ ست مارگ پر چلو اور اوروں کو چلاؤ۔ تاکہ آپکے اور آپکے بھائیوں کے دکھ جو اگیان سے بھاس ہے ہیں دور ہو ویں۔ اور آنند ہی آنند ہو۔ اور آریہ سماج کو دھنیاواد دو۔ اور انکی تن من دھن سے سہائتا کرو جنہوں آپ لوگوں کو اگیان روپی اندھیرے سے نکال کر ست ودیا کے پرکاش سے سیدھا راستہ دکھلایا۔ اور ڈیرہ اسمعیلخاں میں بھی تحریر کر بھیجو۔ کہ اب ہمکو شاستروں میں بھولے ہوئے بھائی کو جو اپنے دھرم سے پتت ہو گیا ہو۔ اسکو پھر واپس لینے کی آگیا ——— آریہ سماج کے ست اپدیشوں سے ملگئی ہے۔ اور آئندہ اسمیں کوئی نااتفاقی کی بات نہ کرو۔ اور سچے شاستروں پر چلو جو سکھ دینے والے ہیں۔

میں آئندہ کے لیئے پرمیشور سرب شکتیمان دیالو۔ اننت۔ اجنما۔ انادی سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ سناتن دھرمیوں کو جھوٹے جالوں سے چھوڑا دے۔ اصلی سناتن دھرم گرہن کرا دے۔ تاکہ سچے دل سے سب بھائی ملکر دھرم انوسار چلیں اور دوسروں کو چلا دیں۔ سنا گیا ہے۔ کہ ساہوکاران کارخانجات ملتان شہر سال بسال اپنے منافع سے کئی سو روپیہ دان کے لیئے نکالا کرتے ہیں۔ انکی سیوا میں التماس ہے۔ کہ خود غرض لوگوں کے کہنے پر نہ چلیں۔ جہاں دان دینا مناسب ہو۔ دیویں اور آریہ سماج کے جو آپ لوگوں کے سدھار کے لیئے تن من دھن سے اپکار کر رہا ہے۔ سہائتا کریں۔ نیک دھرم سمبندھی کاموں میں دان دینا پھل نیک پیدا کرتا ہے آپکا شبھ چنتک

بھورام ممبر آریہ سماج
ملتان شہر

آریہ سماج جگرائوں کا سالانہ دوسرا وارشکوتسب

اِس سالانہ جلسہ کا ذکر کرنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بیان کیا جاوے کہ کسطرح دس بارہ برس کے عرصہ کے بعد یہہ اُتسب دوسرا اتسب کہلایا مختصر بیان کیا جاتا ہے کہ سنہ ۱۸۹۵ء میں پہلے آریہ سماج جگرائوں قایم ہوا تھا مگر چونکہ ایکے رکن ڈہیلے ڈہالے لکیر کے فقیر تھے۔ اِس لیئے اپنے منصب کو بے توجہی کے سبب سے بہم نہ پہونچا سکے۔ اِس لیئے سماج کی ترقی بظاہر اِس عرصہ دراز تک کچھہ نہوئی مگر موجودہ کارکن سماج جو پہلے جلسہ سماج میں خوردسال تھے۔ آپکے ذہن میں کچھ کار سوا نقش برسنگ کی طرح اثر کر گئی تھی اور اُنہوں نے اِس تخم ریزی کو از سر نو رواج دیا اور کمر ہمت باندہ کر اوپدیش سننے سنانے شروع کیئے۔ حتی کہ باوجود مخالفت سخت کے جسکا ذکر آگے آئے گا۔ اپنی دردِتا سے کامیابی کے میدان میں قدم زن ہوتے ہے تعداد روز بروز افزوں ہوتی ہی۔ اور سچے خیالات کے ممبر کار خیر میں ساعی ہوئے۔ آخرش سب کے دل میں شوق ہوا۔ کہ سماج کا دوسرا جلسہ اس عرصہ کے بعد ضرور کیا جاوے۔ جو ایسے اُتساہ اور ادیکار کو بڑہا ہو۔ اور انترنگ سبھا میں پاس کر کے ۱۲ و ۱۳ ستمبر کا جلسہ آریہ سماج قرار پایا۔ اِس جلسہ کے تقریباً پر دس بارہ روز پیشتر ہی سے ہندو سبھا سے جوابی لیکچر ہوتے رہے۔ اور جابجا دیہات و قصبات گرد نواح

میں ست جگی میلہ کے اشتہار چھاپ کئے گئے اور سماجی بھائیوں بیرو سنجات کو بذریعہ خطوط تاریخ جلسہ سے اطلاع دیکر تشریف آوری کے لئے پرارتھنا کی گئی - چنانچہ آریہ بھائی جالندھر امرتسر - لاہور - لودھیانہ - اور روپڑ - باگڑیاں ہوگہ - بیاں - رائے کوٹ وغیرہ سے آریہ سماج جگرانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے رونق افروز ہوئے - اول وزا افتتاح جلسہ سے شام کے وقت نگر کیرتن شہر میں کیا گیا - مگر افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ ہمارے سناتن دھرمی سبھا کے سجنوں نے اس روز بھی مخالفت کا پیچھا نہ چھوڑا اور اپنی سبھا کو جو پہلے کبھی کبھی آریہ سماج کے مقابلہ میں دیکھا دیکھی کیا کرتے تھے - آفتاب غروب تک جاری رکھا اور عام یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے تھے کہ آریہ سماج کے جھنڈے ادھر سے گزرنے نہیں پاوینگے - مگر کیا ہو سکتا ہے - جب ست کا جھنڈا بلند ہوا - اسپر و نہ سماج کی مخالفت کا خیال بیرو سنجات کے سجنوں پر بڑا قابل افسوس تھا - اور ۲ اسمبر کو پنڈت دولترام جی کا اپدیش اسکے بعد پنڈت بھگت رام جی ودیارتھی کا نشش کے کرتب پر - اسکے بعد پنڈت دولت رام جی کا مکتی وشے پر اور بابا نرائن سنگھ جی کا مہنت وشے پر دیا گیا ہوا - اور ۳ اسمبر کو لالہ منشی رام جی کا اپدیش بعد ازاں پنڈت لیکھرام جی نے لکچر دیے اور پنڈت دولت رام جی نے وید پر چار فنڈ کی اپیل کی - پنڈت لیکھرام جی کے لکچروں سے گھبراتے ہوئے شہر کے ہندو بھائی عیسائیوں اور اہل اسلام کے مدد کے خواہاں ہوئے - انہوں نے اجرت دیکر دو ایک اردو خواں سجنوں کو رائے کوٹ سے اور پنڈت دیوان چند لاہور سے بلا لیا تھا - اور آریہ سماج کی نقل کر کے شہر میں نگر کیرتن کیا - اور عین سماج مندر کے سامنے آکر بیجا شور و غل کرنا شروع کیا جسکا مطلب سماج کی اڈئینس کو بے توجہ کرنیکا تھا - اپکی تھانہ تک دی گئی تھی - لالہ امر سنگھ صاحب اور لالہ منشی رام صاحب بھی اس جلسہ میں تشریف رکھتے تھے - انہوں نے اس مخالفت کو دیکھ کر بہت افسوس کیا - اسوقت لالہ منشی رام صاحب اپدیش کر رہے تھے - جب یہ واقعہ ہوا چنانچہ چند منٹ تک اپدیش کرنے سے بسبب شور و غل رکے رہے - شام کو پنڈت لیکھرام جی کا لکچر ویدوں کے الہامی ہونے پر تھا ہندو بھائیوں نے جب دیکھا - کہ مخالفت کی چال چلنے سے مطلب برآری نہیں ہوئی - اہل اسلام کے مولویوں اور عیسائی صاحبان کی نعلیں ہاتھ ڈالکر اپنی سبھا میں شامل کیا - ایسا حیرت انگیز واقعہ آج تک کہیں واقعہ نہیں ہوا - کہ ہندو سبھا اہل اسلام اور عیسائی صاحبان سے مدد خواہاں ہوئی ہو - مگر ایشور کی کرپا سے جلسہ نرگھن سمپورن ہوا - اور وید پرچار فنڈ کے لئے اکتیس روپیہ چندہ ہوا - اس جلسہ کے بعد ہندو سبھا نے طرح طرح کے بہتان اٹھائے کبھی تو یہ کہا - کہ آریہ بھائی جو بیرو سنجات سے آئے ہوئے تھے - ان کو یکوں پر سوار ہونے سے روک لیا - اور کبھی یہ کہتے تھے - کہ آئندہ جلسہ جگرانوں کا بالکل نہ ہوگا - اور نہ باہر کے سماجی لوگ جگرانوں میں آنے کا نام نہ لینگے - مگر ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ آئندہ جلسہ کی تاریخ ابھی سے مقرر کر کے اخباروں میں مشتہر کرائی جائیگی - اب میں باہر سے آئے ہوئے سماجک بھائیوں کا شکریہ ادا کرنے کے بعد خاص کر پنڈت رام رتن جی جنہوں نے جلسہ کے آرمبھ سے پہلے اپنے مونہر ویاکھیان سے ممبران سماج جگرانوں کو اتساہی بنایا -

راقم آپکا درشن ابھلاشی

بنارسی داس منتری آریہ سماج جگرانو

ایبٹ آباد اور گئو رکھیا

پاٹھک گن کو یاد ہوگا - کہ ایبٹ آباد کے کیچر دسنگٹے یہاں اپنے لاہوری بھائیوں کی پوری پوری نقل ادا کرنے کے واسطے ایک سکول قایم کیا ہوا ہے - جسکی تعلیم اخلاقی اور سب سے بڑھکر فناسک تعلیم کا حال اشاراتاً ایک دفعہ آپکے کالموں میں نکل چکا ہے - اور بشرط زندگی براہ نیک نیتی ہم آئندہ بھی پاٹھک گن کو مطلع کرتے رہینگے - فی الحال ہمارا ارادہ ان وسائل میں سے ایک کا ذکر کرنا ہے جنسے سکول کو قایم رکھ کر جارست قوم قوم پکارتے ہوئے اپنی ضد اور ہٹ کو پورا کیا چاہتے ہیں پچھلے ایک آتوار کو ایک عیسائی مشنری بنام جی ایچ ڈنل بغرض وعظ یہاں تشریف لائے - جب دیکھا کہ کسی طرح یہاں لوگوں کو اکٹھا نہیں کر سکتے - تو انہوں نے یہ خیال کر کے کہ کچھ لوگوں کو روپیوں کی ہر وقت ضرورت ہے - دھرم اور مذہب کا چنداں ان کو خیال نہیں - انکے پاس جاکر یہ کہا - کہ میں کچھ آپکے سکول کے واسطے چندہ جمع کر دیتا ہوں یعنے آپ شہر میں یہ اشتہار دے بھیجیں کہ آج سکول کے ہال میں میجک لنٹرن کا تماشا ہوگا - اور ہر ایک تماشائی کے لئے ٹکٹ مقرر کئے گئے تھے

نقل اشتہار تماشہ ذیل میں درج ہے -

"اشتہار" - چونکہ میں لاہور میں بغرض سیر
اس سٹیشن میں آیا ہوں اور آج بروز اتوار بوقت
۷ بجے شام کے البرٹ وکٹر انگلو سنسکرت سکول کے
ہال میں میجک لینٹرن یعنی جادو کی لالٹین کا
تماشا دکھلایا جاویگا - کہ جسمیں تمام عجائبات
دنیا نظر آتے ہیں - ہر ایک خاص عام کو اطلاع
دیجاتی ہے - کہ جو صاحبان تماشا دیکھنا چاہیں
وہ وقت مقررہ پر سکول میں تشریف لاویں اور شرح
ٹکٹ حسب ذیل ہوگی -

صاحبان معزز یعنی درجہ اول - - - - ۴ ؍
صاحبان شوقین یعنی درجہ دوم - - - - ۲ ؍
عام شائقین وطلباء - - - - - - ۱ ؍

اور جملہ آمدن رفاہ عام یعنے سکول ہذا کے طلباء
پر خرچ ہوگی - المشتہر
جی - ایچ - ڈینیئل "

جب اس نے ساتھ ہی یہہ کہا - کہ بعد چندہ آپکے
سکول کے واسطے ہی ہوگا - میں اس میں سے کچھہ نہیں
لینا چاہتا - تو صاحب پریزیڈنٹ بہادر کی
آنکھیں کھل گئیں - اور کرسی پر ہی ادہر ادہر
پلٹے ماری - اشتہار تماشہ بجنسہ خدمت میں ارسال
کرتا ہوں - اسمیں سماج مندر کو سکول ہال
کہا گیا ہے - واہ اے قومی ٹھگو! اسپر بھی اکتفا
نہ ہوئی - ڈونڈی بھی سارے شہر میں پٹوائی
گئی - نہ فقط اتنا ہی - ہر ایک ممبر علیحدہ علیحدہ
بھی بجائے خود ڈونڈی پیٹنے والے کا کام کر رہا تھا
جب وقت مقررہ آیا تو چپراسی نے ٹلی بجانی
شروع کی - مشنری صاحب دل ہی دل میں خوش
تھے - کہ آج جلسہ کی پوری پوری کارروائی ہوتی
ہے - مگر افسوس کہ ایک آدمی بھی نہ آیا - پھر چپراسی
کو ٹلی بجانے کا ارشاد ہوا - مگر بیفائدہ - حتی کہ
چار دفعہ ٹلی بجائی گئی - مگر فضول - آخر بعد
منت وسماجت کچھہ سکول کے لڑکے استاد اور
کچھہ لحاظ دار اور قرضدار تشریف شریف لائے
جوں جوں یہہ لوگ کوشش وغیرہ کرتے تھے -
ہمارے مشنری صاحب جامہ میں پہولے
نہیں سماتے تھے - آخر کار پادری صاحب
اٹھے - اور پہلے آدمی کا پنجر دکھاکر ایک
تصویر نکالی - اور کہنے لگے - کہ ایک کسان بیج
بونے گیا - اور بوتے وقت کچھہ راہ کے کنارے
گرا اور چڑیوں نے آکے چگ لیا - وغیرہ (دیکھو
متی باب ۱۳) اور جو نتیجہ کہ صاحب بہادر
نے نکالا - ہم صرف حضرات سامعین پر ہی
چھوڑتے ہیں - کہ انصاف کریں - پھر ایک
تصویر دکھائی - اور جلدی ہی تبدیلی کرکے
پھر وعظ ہونے لگا - اور اڑاؤ لڑکے کی
حکایت شروع ہوئی - (دیکھو لوقا باب ۱۵)
اور آخری الفاظ جو پادری صاحب نے
آسمان کی بادشاہت کی آڑ میں کہے - یہاں دہرانے
ضروری نہیں ہیں - ہاں ہم یہہ کہہ دیتے ہیں
کہ کلچرڈ لوگ شہر میں مہاتما لوگوں کو مسلمان
سلطان پکارتے ہیں - اور عیسائی عیسائی کا
لفظ انکو دیکھہ کر بولا کرتے ہیں - اب
بتا دیں - کہ امر واقعہ کس بات کی شہادت پکار
پکار کر دے رہا ہے - کیا وہ ہندو ہیں انکو
شرم نہ آتی ہوگی - جب سماج مندر (جسکو مغالطہ
دینے کے واسطے اشتہاروں میں سکول ہال چھپوایا
ہے) میں مشنری صاحب نے اسی باب (لوقا باب ۱۵)
میں لڑکے کے واسطے ضیافت میں موٹے بچھڑے
کے ذبح ہونیکا حال سنایا - جیسا کہ اس باب
کی آیت ۲۳ میں درج ہے - ہم ان سے
پوچھتے ہیں - کہ ان بچوں کے دلوں میں جو کہ وہ
ہمیشہ موحد کہلاکر بھی تشبیہ دیکر مہاتما لوگوں
سے بات چیت کر لینے اور انکا درشن تک کرنے
سے روکا کرتے ہیں - کچھہ اثر نہ ہوا ہوگا؟
مگر کچھہ بھی ہو - یاروں کو روپیوں سے کام ہے
بعد ازاں یہودی اور فریسی کا ہیکل میں جاکر
نماز پڑھنے کی روایت سنائی - اسوقت ٹھیک
وہی سماں تھا - اور کلچرڈ لوگوں کی ٹھیک وہی
حالت تھی - جو لالہ ہنسراج اور رائے مولراج
کی پنڈت گوپی ناتھ کے لکچر سے ہوئی تھی - مگر
شرم چہ کتی ست . . . . پھر ہمارے لائق
مشنری نے متی رسول کا چودہواں باب شروع
کیا - اور وہ بھگو بھگو کر مارین کہ وہی لوگ جاتے
ہیں - فارسی کا یہہ فقرہ کہ نقصان مایہ دیگر
شماتت ہمسایہ خوب زبان زد خلائق ہو رہا ہے
اب انجیل کے خاتمہ کا وقت آیا - اور مشنری صاحب
نے تصویر دکھا کر متی کی انجیل باب ۲۶ بولنا شروع
کیا - اور کہا کہ اب یہہ یسوع مسیح پطرس
رسول کی معرفت جس نے کہ خداوند یسوع مسیح کی
پیشینگوئی کے مطابق مرغ کی بانگ دینے
سے پہلے تین بار انکار کیا - پکڑوایا جاتا ہے
یا کتاب مقدس کی اصلی عبارت میں یوں کہو
کہ گرفتار یا پکڑوایا جاویگا - اور بھیڑیں تتر بتر
ہوجاوینگی - وغیرہ وغیرہ -

ایڈیٹر صاحب! ہم سچ کہتے ہیں کہ وہاں "یسوع
عیسیٰ مسیح" اور "خداوند عیسیٰ مسیح" کے سوا
کوئی لفظ نہ تھا - جسکو بارہ سے زیادہ دفعہ
دہرایا گیا ہو - حضرات ناظرین یہاں کے کلچرڈ
مہاشوں کی دہارمک حالت کی حد کو بخوبی
جان گئے ہونگے - اسمیں شک نہیں ہے - کہ وہ
پولیٹیکل باتوں کا ذکر کرتے ہوئے آسمان کو سر پر
اوٹھا لیا کرتے ہیں - ہم پھر کبھی انکے پالیٹکس

پر ذکر کرنیکا ارادہ رکھتی ہیں۔ اور دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ کس طرح انکی کرتوتوں سے اندیا بجائے اننتی کے اونتی کر رہا ہے۔ اور کریگا۔ کیونکہ ایسی

ایسی باتوں سے ایسا ہی ہونا چاہئے۔ اخیر میں ہم بڑے افسوس سے یہ بھی ذکر کرنا چاہتے ہیں کہ باوجود انکی کوشش اور ناجائز وسیلے کے آپ بشکل چھ سو پنچ کے قریب ووٹ حاصل نا کامیابی کے قائل ہم ان کو جرأت دیتے ہیں۔ کہ دل تھام کر ویوانند ابہی الیکشن نے کیا معلوم ان سے کیا کیا تجھ کرنا ہے۔ اور انڈیا کو بذریعہ انکے کس درجہ تک پہونچنا ہے۔

اس خط کو بند کرتے وقت ہمکو یہ بھی خبر ملی۔ کہ اُنہاکے تماشہ میں کالج و سبھا کے ایک سبھاسد نے جو کہ اس سبھا کے ہیڈ کے زیرنگرانی کام کرتے ہیں۔ اور جنکی روزی انہی کی خوشنودی پر منحصر ہے۔ ان کے کان میں یہ کہا کہ کیوں ڈھو میں کھلاسکے۔ واڑھی نوچواتے ہو۔ مگر ہیڈ صاحب کب سنتے تھے۔ آپکے دماغ میں تو روپیوں کا سانپ لہرا رہا تھا۔ مگر جب نتیجہ نکلا تو شکست کی کھائی۔ اور بخت پشیمانی کا سامان بندہ گیا۔

(**نوٹ**) ہم ناظرین صاحبان کی تسلی کے لئے تقریباً ہر ایک روایت کے ساتھ بھیجنے والوں کا حوالہ دیدیا ہے۔ تاکہ کالج والے لوگ جواب اپنے آپکو بری کرتے ہیں۔ اور ہر ایک کو کہتے ہیں۔ کہ یہ بیجا کی باتیں نہیں ہیں۔ صاف صاف معلوم کرلیں۔

راقم
ایک سبھاسد پنجابی

رزولیوشن پاس کردہ اسٹرانگ سبھا آریہ سماج جالندھر شہر

سری ایڈیٹر صاحب ستیہ دھرم پرچارک جالندھر
نمستے۔ آپکی سیوا میں ریزولیوشن اسٹرانگ سبھا بابت شوک پرکاشت کرنے دیہانت ہونے رائے صاحب رائے لہنا رام جی سرگباشی کے اپنے اخبار میں مشتہر فرمادیں۔

(۱) ٹھاکر دیال شستری نے پیش کیا اور لالہ دیوا راج جی نے تائید کی۔ کہ اس سبھا کو رائے صاحب رائے لہنا رام جی کے دیہانت ہونیکی خبر سنکر اتینت شوک ہوا ہے اور یہ سماج لالہ لدھا رام جی وغیرہ پسماندگان رائے صاحب موصوف کے ساتھ دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔
اتفاق رائے سے پاس ہوا

آپکا درشن ابھلاشی
ٹھاکر دیال شستری آریہ سماج
جالندھر شہر

پشاور

بابو ہی پر چودیہ پرچار انتب یہاں ہوا تھا اسکے بعد بہت سے سنسکار و ضروری معاملات آریہ سماج پشاور کے متعلق ہوئے جنکی بابت باقاعدہ طور پر اخبار میں نہیں چھپوایا گیا مختصر عرض ہے۔ ویدپرچار انتب ۱۱-۱۲ اپریل ۱۸۹۶ء کو ہوا تھا۔

(۱) ویدپرچار انتب کے موقعہ پر لالہ کرپا رام جی نے اپنے لڑکے کا منڈن سنسکار کیا تھا۔ اور جلسہ ساماجک پرشتوں کو پرتی بھوجن دیا جسب ذیل دان کیا۔ ویدپرچار فنڈ ۲ وید کالج ۲ ستری سبھا ودیالہ ۲ یتیم خانہ فیروزپور ۲ دیانند ہائی سکول ۲ گرلز سکول پشاور ۲ بائیز سکول پشاور ۲

(۲) ۱۶ اپریل ۱۸۹۶ء کو لالہ مہر چند اریہ سبھا کی لڑکی کا بواہ سنسکار ہمراہ لالہ دیوان چند آریہ سبھاسد ویدک ریتی سے ہوا۔ جو پنڈت دیویال صاحب اوپدیشک نے کرایا۔ لڑکی کیطرف سے حسب ذیل دان ہوا۔ ویدک کالج ۲ یتیم خانہ فیروزپور ۲۔ پنڈت دیویال جی کو دکشنا۔ پنڈت صاحب نے اپنے دو روپیہ میں سے ایک روپیہ ویدپرچار فنڈ کو دینے کا وعدہ کیا تھا۔ معلوم نہیں دیا ہے یا نہیں۔

(۳) ۲ مئی ۱۸۹۶ء کو ضلع پشاور تحصیل چارسدہ کے علاقہ میں شیورام اپدیشک آریہ سماج پشاور و لالہ شیوا رام اسسٹنٹ ممبر آریہ سماج ایبٹ آباد نے موضع سر کی سماری میں ایک میٹنگ کرایا جسکا مفصل بیانات چھپ چکا ہے۔ دان حسب ذیل تھا۔ ویدک کالج ۲ ویدپرچار فنڈ ۲ دیانند ہائی سکول ۲۔ استری مہاودیالہ ۲ یتیم خانہ فیروزپور ۲۔ گرلز سکول پشاور ۲ بائیز سکول پشاور ۲۔ بابا گوپال داس جی نے اپنی خوشی میں ایک روپیہ یتیم خانہ فیروزپور کو دیا تھا۔

(۴) ۳۱ مئی ۱۸۹۶ء کو لالہ کانشی رام جی خزانچی آریہ سماج پشاور کی دھرم پتنی شریمتی ٹھاکر دیوی کا دیہانت ہوگیا۔ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا بعدہ بھی تین دفعہ ہون انکے گھر پر ہوا۔ اس موقعہ پر ڈاکٹر صاحب نے قریباً سات آٹھ سو روپیہ قرضداروں کو بخش دیا۔ اور ... روپیہ کے زیورات مرحومہ سے دان کرنے

فروخت ہو کر ۳۰۰ ہزار روپیہ ویدک کالج کمیٹی کو برائے اجرائے ایک وظیفہ ۵ روپیہ ماہوار دیئے۔ اور ۱۵۰ روپیہ کنیا مہاودیالہ کے لئے ۳ ستمبر ۱۸۹۶ء کو نصف نوٹ بنام لالہ گیان چند خزانچی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب روانہ کئے گئے ہیں تاکہ تین روپیہ ماہوار کا ایک وظیفہ استری مہاودیالہ میں جاری کیا جاوے۔ ان روپیوں میں پانچسو روپیہ سردار بشندر سنگھ صاحب پلیڈر کوہاٹ بذریعہ ڈاکٹر صاحب کے دوست ہیں۔ نصف باقی بھی بھیجے گئے اور رسیدات ڈاکٹر صاحب کو دیگئیں۔

(۵) ۶ جون ۹۶ء کو طلبا آریہ اینگلو سنسکرت سکول کو انعام تقسیم کیا گیا۔ اس سکول کے طالبعلم گھٹ کر ۲۴ رہ گئے تھے لیکن پرماتما کی کرپا سے اب ترقی ہو کر ۶۲ درج رجسٹر ہیں۔ اور سکول اب روبترقی ہے۔ مڈل کھولنے کا کمیٹی نے حکم دیدیا ہے۔

(۶) ۷ جون ۹۶ء کو لالہ شیورام اسسٹنٹ سکرٹری کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ہوا۔ جسکا نام ویریندر رکھا گیا۔ اور [illegible] سنسکار کیا گیا۔

(۷) ۴ جولائی ۹۶ء کو لالہ شیورام صاحب اسسٹنٹ سکرٹری سماج مردان گیا۔ جہاں ۵ جولائی کو ایک بڑا ہون قریباً ۲۵ روپیہ کی سامگری کا کرایا۔ صبح سات بجے سے ۱۲ بجے تک ہون ہوتا رہا۔ اور بھجن اوپدیش بھی ہوئے۔ اسی جگہ ان دنوں بیماری تھی۔ قریباً چار روپیہ کی کتابیں اسجگہ مفت تقسیم کرنیکے واسطے منجانب آریہ سماج پشاور دیگئیں۔

ان کتابوں کے علاوہ بمقام چارسدہ بھی قریباً چار روپیہ کی کتابیں منجانب سماج ماہ اپریل میں مفت بانٹنے کے لئے بھیجی گئی تھیں۔

(۸) نیتی پرتی ندھی سبھا نے ایک اپیل کرکے التجا کی تھی۔ کہ سو روپیہ ہمیں پرچار کے لئے دو۔ اسپر سبھا نے قرار دیا تھا۔ کہ ہمارا تعلق اس پرتی ندھی سبھا سے نہیں تاہم سماج میں ایک نیز پرچار کا کام سمجھ کے اپیل کو بھیجا جاوے۔ چنانچہ ۵ جولائی ۹۶ء کو اپیل ہوئی اور ۲۱ روپیہ چندہ ہوا۔

(۹) ۱۹ جولائی ۹۶ء کو سماج میں بجوباری شمبھو پرشاد ایک بنگالی سادھو کی کنیا کی لئے جو بمقام ہردوار دہ بنانا چاہتا تھا۔ دس روپیہ چندہ ہوا۔

(۱۰) لالہ بہاری لال کپور جو سماج کے سبھاسد میں سے ہیں۔ انکے گھر میں لڑکی اتپن ہوئی تھی۔ اپنی دھرم پتنی کی صحت اشنان کرنیکے انہوں نے ۲ روپیہ یتیم خانہ فیروزپور کو ۱۲ جولائی کو دان دیا۔

(۱۱) بابو شیو سہائی جو ہمارے سماج کے پرجوش ممبروں میں سے ہیں۔ انکے گھر میں پتر اتپن ہوا تھا۔ دلونیت سے لڑکا بیمار ہوگیا۔ اور اسکی ماں بھی بیمار ہو کر ۱ اگست ۹۶ء کو پرلوک کو سدھاری۔ بابو صاحب موصوف نے سنسکار ویدک ریتی سے کیا قریباً ۱۰ دن تک بابو جی کے گھر ہون ہوتا رہا۔ بابو جی کی استری شریمتی رام کھی نے قیمتی ۱۰۰ روپیہ کے زیورات دان کیئے اور بابو صاحب نے دوسو روپیہ نقد اپنے پاس سے دان کرایا۔ اب بابو شیو سہائی جی کا ارادہ ہے کہ کچھ روپیہ شامل کر کے دیش کی کنیا پاٹشالاؤں کے اندر وظیفے جاری کریں۔ اور کل روپیہ وظیفوں پر خرچ کر دیں۔ یہہ وظیفے ایک ایک روپیہ ماہوار کے ہونگے۔ آریہ سماجوں کو چاہئے۔ کہ اپنی اپنی کنیا پاٹشالاؤں کے حالات سے بابو صاحب کو مطلع کریں۔ تاکہ جہاں جہاں وہ مناسب جانیں گے وظیفے جاری کرینگے۔ اسی شریمتی نے اپنی زندگی میں بروقت پن سنسکار سچا دان کیا تھا۔ کپڑے۔ بستر۔ چارپائی برتن وغیرہ۔

(۱۲) ۷ ستمبر ۹۶ء کو لالہ شیورام و بابو سرجی مل نوشہرہ میں ویدپرچار کے لئے چندہ مانگنے گئے۔ بیس روپیہ آٹھ آنہ چندہ ہوا لالہ شیورام نے نوشہرہ آریہ سماج میں [illegible] ۱۹ تاریخ ستمبر کو ایک لکچر بھی دیا۔

(۱۳) ۱۹ ستمبر ۹۶ء کو ویدک کالج کمیٹی کے ممبران بطرف مردان چندہ مانگنے گئے۔ جہاں سے وہ ایک معقول رقم لائے۔

(۱۴) ۳۰ اگست ۹۶ء کو لالہ کرپارام ممبر سماج نے اپنی لڑکی کا نام کرن سنسکار کرایا۔ اور ۱۰ روپیہ استری مہاودیالہ کو دان دیئے۔ اور آدر ستکار کیا۔

(۱۵) تھوڑا عرصہ گذرا۔ کہ بابو شیو سہائے صاحب کی ایک رشتہ دار عورت مرگئی تھی جس سے تین جوڑے کپڑوں کے اور چند پھلکاریاں پن کی تھیں۔ جنہیں چند یتیم خانہ فیروزپور کو بھیجی گئی ہیں۔

راقم

شیورام اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج

پشاور

آریہ سماجک خبریں

گجرات۔ ۷ بھادوں ۱۹۵۳ سمت کو لالہ ناتھ چند

صراف شنتری آریہ سماج گجرات کے پوتے ہیم سین کا مونڈن سنسکار۔ ویدک ریتی انوسار ہوا۔ ویسا ہی مہتہ ہردیال دت تعلقدار صاحب کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی انوسار ہوا۔ ہم ہر دو صاحبان کی دھرم بادا کے لئے دھنیاد کرتے ہیں۔

ست سنگ سبھا متعلقہ آریہ سماج گجرات کا ہفتہ واری جلسہ ۲۸ ستمبر کو بڑی دلی سے ہوا۔ بھجنوں کے بعد ودیارتھی شانتی سروپ نے پرارتھنا کی۔ لالہ شنکر داس اور لالہ کانشی رام صاحبان نے لکچر دیئے۔ مضمون حب الوطنی تھا۔ ماسٹر ہشیار سنگھ اور بابا گوبند سنگھ صاحب اس کام میں بہت دلچسپی لیتے ہیں یہ سبھا بہت ترقی پر ہے۔ چالیس سے زیادہ ممبر ہیں۔

لالہ گوبند داس سکرٹری آریہ سماج ڈسکہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ شری یت نرنجن داس سیالکوٹ سے ڈسکہ میں تبدیل ہوئے ہیں۔ آپکی تشریف آوری سے سماج ہذا کو بڑی تقویت پہنچی ہے۔ آپنے آتے ہی نیم انوسار چلنے پر سپتاہک جلسہ میں لکچر دیا۔ ۲۱ ستمبر کو میلہ گلوشاں میں حکیم سنت رام آریہ اپدیشک کے ساتھ شامل ہوکر بڑے زور شور سے لکچر دیا۔

منٹگمری سے ایک صاحب تحریر کرتے ہیں کہ لالہ متھرا داس صاحب کی تشریف آوری سے منٹگمری سماج خواب خرگوش سے جاگ اٹھا۔ آپکے لکچروں نے منٹگمری شہر میں دھوم مچادی ایک پتت شدہ بوٹا رام جو ۹ سال سے مسلمان ہوگیا تھا پاک پٹن سے منٹگمری میں آیا۔ اور آپکی تلاش کرتا ہوا سماج میں وارد ہوا اور آپکے دیا کھیانوں سے متاثر ہوکر شدھ ہونے کی التجا کی جسکے لئے ۲۸ ستمبر کی شام کی میٹنگ کی گئی جسمیں سماج اور سنگھ سبھا کے ممبران معہ چند بھاجی صاحبان شامل تھے۔ اسکے شدھ ہونے کے لئے تمام شہر میں منادی کرائی گئی۔ اور اشتہار دیئے گئے۔ دوسرے روز صبح کو سنگھ سبھا کے پردھان دستری معہ چند دیگر صاحبان بھی تشریف لائے۔ اور دیگر صاحبان کے ہجوم سے سماج مندر بھر گیا ہون کرنے کے بعد پتت شدہ کو گایتری منتر پڑھا کر یگیوپویت دھارن کرایا گیا۔ اور بعدہ ٹولیدر صاحب نے بڑے جوش و خروش سے شدھی کے بارے میں لکچر دیا۔ اور پھر پنڈت بشمبر ناتھ پردھان سماج ہذا نے مختصر ویاکھیان دیا۔ پھر آپکے ہاتھ سے شیرینی تقسیم کرائی گئی۔ جسکو سب صاحبان نے خوشی سے سویکار کیا۔ دوسرے روز بڑا بھاری نگر کیرتن کیا گیا۔ سناتنی بھائی بھی حسد کے مارے جل اٹھے۔ اور سناتن سبھا کے برخلاف لکچر دینے کے لئے شام کے ۷ بجے کا نوٹس دیا مگر آندھی نے انکا کام تمام کیا۔ آخر کار چند آدمیوں نے جمع ہوکر کہا کہ ان کے ساتھ کھانا پینا بند کرو۔ اور برہمن انکے گھر سے روٹی نہ لیں۔ منٹگمری میں اسوقت ست اسّت کا سنگرام ہو رہا ہے۔ شبھ چنتکوں کے لئے آزمائش کا موقعہ ہے۔ چونکہ انہوں نے کھان پان آدی کے بند کرنے میں ناجائز کاروائی کی ہے۔ اس لئے بعض سجنوں کی رائے ہے۔ کہ قانوناً چارہ جوئی کیجاوے۔ آریہ پرش تمام تکلیفات کے سہنے کے لئے مستعد و کمربستہ ہیں۔ اور استقلال کیساتھ مقابلہ کیلئے جلتے ہیں۔ پرمیشور ہمیں ست پرشوں کی سنگتا کیا کرتے ہیں۔

رانچی آریہ سماج میں گزشتہ آیتوار کو حسب معمول ہون کے بعد پنڈت شری آریہ منی جی نے پرارتھنا کی اور ایک اتم دھرم اپدیش دیا آپنے بتلایا۔ کہ ودیا اور ست کا پرچار دودھ نہیں ہے۔ سب ست ودیاؤں کا گیان وید ہی ہیں۔ اور پراچین کال میں جب تک ہم ودیا کا پرچار رہا۔ جبتک پٹھن پاٹھن رہا تبتک مت متانتروں کو اوکاش نہیں ملتا تھا لیکن جیسی اودیا پھیلی اور ویدوں کی اگیانتا کے عوض منشوں کا زیادہ آدر ہونے لگا تب مت متانتر نکل پڑے۔ آریہ سماج کا اودیش سرو ودیا کا پرچار ہے۔ حاضری قریب ۳۰ کے تھی۔

اشتہارات

بواہ کی ضرورت

میرے ایک دوست پنجابی کھتری ایک معزز خاندان سے عمر ۲۱ سال تعلیم انٹرمنس تک لیکن لیاقت عمدہ قدرے شاستری خواندہ آرین خیالات کے سبزی خور بلکہ ممبر سماج برسر روزگار کسی خواندہ لڑکی سے جسکی عمر درمیان ۱۲ و ۱۵ سال ہو۔ شادی کرنا چاہتے ہیں مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت سے زیادہ حالات سے آگاہی ہوسکتی ہے۔

المشتہر

جواہر سنگھ کلرک برگیڈ آفس امپیریل سروس

ٹروپس جموں

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

[illegible] مجربہ کیمیکل کالج لاہور کے پروفیسروں، نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے لیکر تجربہ اس سرمہ کی تعریف کی ہے۔ کیونکہ یہ سرمہ امراض قلب کیلئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ ناخنہ۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل سرخی ابتدائی نزول الماء پانی بہنا۔ خارش وغیرہ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے۔ اور عینک استعمال کرنیکی حاجت نہیں رہتی اور تندرست آنکھ کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت اس لیئے کم رکھی ہے۔ کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ چار آنہ [illegible] کافی ہے (۱) [illegible] (۲) ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ (۳) خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ [illegible] روپیہ (۴) مصری [illegible] فی تولہ ۸؍ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر میاں سنگھ آہلووالیہ مقام سیالہ ضلع گورداسپور پنجاب

دیپہ فیصیروز شہر نیز کالج لاہور۔ ۱۲۔ مئی ۱۹۰۵ء

میں نے ممیرے کا سرمہ جوکہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہوا ہے مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور ہو گیا ہیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے۔ اور دھندلا غبار کمزوری نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ دستخط ڈاکٹر [illegible] رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن [illegible]

یکم جون ۱۹۰۵ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب دو ہزار کے ہیں۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کرے۔ تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو ہمدم [illegible] کیساتھ میں اسی مطلب کیلئے ۱۹۰۵ء [illegible]

آپکا سرمہ ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہو گیا۔ دستخط ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند۔ ۵۔ مئی ۱۹۰۵ء

میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جوکہ سردار میاں سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا۔ نہایت مفید پایا۔ آنکھوں کی بیماریوں کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے علاوہ اسکے یہ آنکھوں کو تروتازہ رکھتا ہے۔ اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے واسطے نہایت مفید اور زود اثر ہے۔ میں نے آج تک کسی کوئی دوائی اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی۔ دستخط سردار محمد حیات خان بہادر سی ایس آئی ڈویژنل و سشن جج قسمت جالندھر (۸۔ جنوری ۱۹۰۶ء)

میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جوکہ میاں سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کیلئے ممیرے کے سرمے کا استعمال مفید ہے۔ دستخط خان بہادر ڈاکٹر میر شاہ [illegible] ایم۔ [illegible]

اشتہار [illegible]

[illegible] کے سرمہ سفید کو میں نے بغرض تجربہ استعمال کیا جن کو [illegible] استعمال کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوا تھا۔ ایک [illegible] کی آنکھ میں [illegible] ختم تھا۔ اور دو سرمہ مستعمل شروع کرنے پر تھا۔ [illegible] آپکا سرمہ اکسیر ثابت ہوا۔ [illegible] بھی [illegible] مفید پایا۔ میری رائے میں یہ ہر قسم کی [illegible] امراض کے لیئے اکسیر ہے۔ آپکا سرمہ [illegible] بذریعہ دواخانجات فروخت ہونا چاہیئے۔ تاکہ ہر ایک [illegible] غریب اس نادر سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو یاد کرے۔ [illegible] مہربانی ایک تولہ سرمہ دی پی پوسٹ میرے نام روانہ [illegible] دستخط ڈاکٹر شیخ عبدالعزیز میڈیکل انچارج شفاخانہ [illegible]

[illegible] ۹۔ مارچ ۱۹۰۶ء

[illegible] آپکا سرمہ [illegible] استعمال کیا [illegible] ناخنہ تھا۔ [illegible] ایک [illegible] فائدہ ہوا۔

اشتہار

بخواص عام کو واضح ہو۔ کہ ادویات مفصلۂ ذیل ناظرین کیواسطے میری دوکان میں موجود ہیں اور ادویات مذکور قدیم سے آزمودہ کی ہیں۔ اور اب بھی جن صاحبوں کو ضرورت ہو میری دوکان سے آزمائش کیلئے خرید کریں۔ اور دیکھیں کہ ادویات مذکور کس قدر فایدہ دیتی ہے **معجون حیات بخش** معجون مذکور واسطے قوت دماغ۔ درد گردہ۔ درد مثانہ۔ سوزاک۔ بواسیر کے واسطے مفید ہے۔ زرد رنگ کو سرخ کرتی ہے۔ اور قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ اور دائمی قبض کے واسطے مفید ہے۔ قیمت فی دبہ دو ہفتہ کیواسطے ہے۔ **دوای اٹھرا**۔ دوای مذکور جن عورتوں کا حمل ہمیشہ جلدی اسقاط ہوجاتا ہے۔ یا جنکی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ انکو واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی دبیہ للعہ

دوای خارش تر و خشک۔ یہ دوای خارش ہر دو قسم کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بکس ۸ **مجبوب آتشک** خواہ کیسا ہی پورانا آتشک ہو۔ دوای مذکور بغیر منہ پکنے اور قسم کی تکلیف کے دو ہفتہ میں بالکل فایدہ کرتی ہے قیمت فی ڈبیہ عہ **حبوب تلی** مجرب حبوب مذکورہ تلی کے واسطے بہت مفید ہے۔ اگر تلی بڑہ گئی ہو۔ تو چالیس روز میں بالکل فایدہ کر دیتی ہے قیمت فی دبیہ ہے **بوٹی بواسیر** یہ بوٹی ایک سنیاسی صاحب کی بتلائی ہوئی ہے ہمارے پاس موجود ہے جو آزمائی ہوئی ہے جس سے کیسا ہی بواسیر ہو دو ہفتہ میں بالکل صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲ تولہ ۱ **معجون قوت باہ** معجون مذکورہ قوت باہ کیواسطے اکسیر ہے۔ قیمت بہت ارزاں فی ڈبیہ **دوای تپ دق و سل** تپ دق اور سل کیواسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۲ **حب مطوس** حب مذکور فالج لقوہ سکتہ تشنج۔ امراض بلغمیہ اور درد کے واسطے بہت مفید قیمت ۲ **دوای سوزاک** سوزاک خواہ کیسا ہی پورانا ہو۔ دوای مذکور کے چار یوم استعمال کرنے سے صحت کلی ہوجاتی ہے۔ قیمت ۲ **حب حیات** حب مذکور تقویت معدہ

و صلاح ہضم و کثرت ریاح یعنی ریحی۔ دافع قراقر و نفخ شکم و مقوی دماغ و تصفیہ حواس و تفتیح سدہ قیمت ۲ گولی دو دپیہ۔

یاقوتی بارد محرورین کیلئے نہایت مفید ہے خفقان اور گرمی کو تقویت اعضاء رئیسہ اور خون اور روح کی صفائی اور تیز گرمی کے بخار کو بھی فایدہ مند ہے۔ فی ڈبیہ عہ **سرمہ واریدی** یہ سرمہ دہند۔ غبار ی۔ جالا۔ ضعف بصر۔ تاریکی چشم۔ موتیابند۔ آنکھوں سے پانی جانا۔ خارش کے واسطے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۲ قسم سیاہ و سفید عہ

اطلاع قیمت بذریعہ ویلیو پی ایل آنی چاہیئے۔ خرچ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔ ہر ایک ترکیب استعمال ہر دوای کے ساتھ ملیگا۔ **المشتہر**

حکیم لشمبر داس بازار بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

برہمی بوٹی ۵

دماغ۔ بصارت۔ حافظہ۔ برہم چریہ کو قایم اور خون کو صاف کرنیوالی ایک بیجیتر ارشدہی دوائی۔ یہ وہ بوٹی ہے کہ جسکو ہمارے رشی منی مذکورہ بالا روگوں سے بچنے کے لئے پان کیا کرتے تھے اور خاصکر انیسویں صدی کے پچھے تپسی مہرشی دیانند سرسوتی جی بھی اسکو استعمال میں لاتے تھے۔ اسی واسطے انہوں نے اپنے بنائے ہوئے سنسکار ودہی میں اسکا مفصل ذکر کیا ہے اور اکثر مہاتما رشی جو ہمالہ کی یاترا کو جاتے ہیں۔ اسی تعریف سنی ہے۔ ہمنے یہ بوٹی برہمچاری برہمانند کی کوشش سے ہمالہ پربت سے حاصل کی ہے۔ اور نرخ اسکا عام لوگوں کے فایدہ کیواسطے بہت ارزاں رکھا ہے۔ یعنی ۱۰ پونڈ۔

ترکیب استعمال موسم سرما میں اسکو کوٹ کر کپڑے سے چھان لو۔ اور ایک تولہ بھر دودھ کے ساتھ روزانہ نوش کرو۔ گرمی کے موسم میں رات کو دھو کر اسکو بھگو رکھنا چاہیئے۔ اور صبح کو کالی مرچ اور الاچی ڈالکر گھوٹ کر پی لینا چاہیئے۔ **المشتہر** دیوی چند بھرانا در بٹالہ ضلع گورداسپور

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ۲

دوست ہو کہ اس کارخانہ میں ملیشی پارچہ جات قسم گبرون دری کھیس۔ دوہتی۔ دسوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ جاتے ہیں۔

ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے کہ واشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ کے پارچہ فرماکر مشتہران کو مشکور فرمادیں۔ علاوہ ازیں بٹالہ کے نہایت آزار بنیاد گزر کوئی مشہور فرمائیں۔ تو وہ بھی ہم پہونچای جاویگی۔ جو صاحب کا گبرون طیار کرانا چاہیں۔ نمونہ کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی طرف نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ واپس بھیجے جاویں عدم دلچسپی کی صورت میں ۲ چارج ہونگے۔ مال بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہوگا۔ المشتہر

جیرامل اگرواس بیوپاری بٹالہ ضلع گورداسپور

سنت سرمہ چارک

جالندھر شہر

ہمارے آیشکالہ میں قسم سرمہ کی کتاب آریہ سرمہ فروخت کے لیئے موجود صاحب منگوانا چاہیں مینیجر سے درخواست کریں۔ بذریعہ تعمیل ارشاد کیجاویگی کتاب یا بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجی جاویگی

ناول چاند

نہایت دلچسپ اور پاکیزہ ہے قیمت ۔۔۔ اکبر دیدہ ور۔۔۔ قوم بھو۔۔۔

Dec ~~1918~~ 1896

1896

स्य॒ नंशे । प्र वः॑ पू॒ष्णे दा॒वन॒ आँ अच्छा॑ वोचेय

सुतातिम॒ग्नेः ॥ ५ ॥ १ ॥

वार्थः—अत्र वाचकलुप्तोपमा॰—ये मनुष्या यथाऽस्मान् प्रसा-

स्तथा वयमप्येतान् प्रीणयेम ॥ ३ ॥

भावार्थः—इस मन्त्र में उपमा और वाचकलुप्तोपमालंकार है—जैसे
जन सब के लिये आरोग्य पन देके रोगों को जलदी दूर कराते वैसे सब
वान् सब को सुखी कर अच्छी प्रतिष्ठा वाले करें ॥ ५ ॥

सत्कीर्त्यां (श्वेतनायै) प्रकाशाय (व्यन्ता) विविधवलं
(पान्ता) रक्षकौ (औशिजः) कामयमानपुत्रः (हुवध्यै) आद